BROWN
BOOK ONLY

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_226518
UNIVERSAL
LIBRARY

UnEven Page Numbers within the book only

لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة

ترجمہ اردو

۲۹/۶۲۵

کتاب تیسیر الوصول الی جامع الاصول من احادیث الرسول ص

بترمیمات قلیلہ اصل تجرید الاصول مشتمل بر علم حدیث

مؤلفہ قاضی القضات شرف الدین ہبۃ اللہ بن عبد الرحیم البارزی رحمۃ اللہ تعالی علیہ مسمّی بہ

تلخیص الصحاح

۱۳۴۳ھ

مجلد چہارم

مترجمہ

منشی عالم، مولوی فاضل، عالیجناب مولوی سید ابو الحسن محمد محی الدین خان صاحب بہادر

جسٹس ہائیکورٹ سرکار عالی نظام خلد اللہ ملکہ

تحت ادارہ شیخ محمد عبد الحی بن شیخ محی الدین تاجر کتب و

مالک مطبع صدیقی واقع بلدہ عہ لاہور طبع ہوئی

فہرست مضامین کتاب مستطاب تلخیص الصحاح ترجمہ اردو تیسیر الوصول جلد چہارم

صفحہ	مضامین کتاب	صفحہ	مضامین کتاب	صفحہ	مضامین کتاب
۱	کتاب الصوم اور اس مین تین باب ہین	۲۲	افطار سے جو واجب تا ہوا اسکا بیان۔		کو قوت دینے اور امداد کرنے کے بیان مین۔
〃	باب پہلا روزہ اور ماہ رمضان کی فضیلت مین۔	۲۳	کفارہ کے بیان مین۔	۶۹	فصل آٹھوین استیذان مین یعنی دوسرے کے گھر مین اجازت لیکر جاوے۔
		۲۵	کتاب صبر کے بیان مین۔		
۳	باب دوسرا روزہ کے واجبات و سنن و احکام مین۔	۳۰	کتاب صدق کے بیان مین۔		
۵	فصل اس بیان مین کہ روزہ کے ارکان مین نیت داخل ہے	۳۱	کتاب صدقہ اور نفقہ اہل و عیال کے بیان مین اور اسمین تین فصلین ہین۔	۷۲	فصل نوین سلام اور اسکے جواب کے بیان مین۔
〃	نفلی روزہ کی نیت کے بیان مین۔	〃	فصل پہلی صدقہ اور نفقہ کی فضیلت مین	۷۶	فصل دسوین مصافحہ کے بیان مین۔
۶	نواقض روزہ سے بچنے کے بیان مین	۳۳	اہل و عیال پر خرچ کرنے کے بیان مین	〃	فصل گیارہوین چھینک اور جمائی کے بیان مین۔
۷	بوسہ و کنار کے بیان مین	۳۴	فصل دوسری صدقہ کی ترغیب مین		
۸	بھول کر افطار کرنیوالے کے بیان مین۔	۳۸	فصل تیسری صدقہ کے احکام مین	۷۷	فصل بارہوین بیمار پرسی اور اسکی فضیلت کے بیان مین۔
〃	روزہ کے زمانہ کے بیان مین۔	۴۱	صلہ رحم کے بیان مین۔		
۹	عاشورہ کے روزہ کے بیان مین۔	۴۳	کتاب صحبت کے بیان مین اور اس مین اٹھارہ فصلین ہین۔	۷۹	فصل تیرہوین سواری اور راہ مین پیچھے کسی کو سواری پر بٹھا لینے کے بیان مین۔
۱۰	ماہ رجب کے روزہ کے بیان مین۔	〃	فصل پہلی اس بیان مین کہ عورت پر مرد کے کیا حق ہین۔	۸۰	فصل چودہوین ہمسایہ کے حقوق کے بیان مین۔
〃	ماہ شعبان کے روزہ کے بیان مین۔	۴۵	فصل دوسری اس بیان مین کہ عورت کے حقوق مرد پر کیا ہین۔	۸۳	فصل پندرہوین کسی مسلمان سے سلام کلام چھوڑ دینے اور قطع تعلق کرنے کے بیان مین۔
۱۱	شش عید کے روزون کے بیان مین۔	۴۶	حدیث ام زرع کی جسمین مکہ مین کی گیارہ عورتون کا قصہ ہر ایک اپنے اپنے شوہر کا عیب و ہنر فصاحت و بلاغت سے بیان کیا ہے۔	۸۴	فصل سولہوین عیب جوئی اور پردہ پوشی کے بیان مین۔
〃	ذالحج کی دسوین تاریخ تک روزہ رکھنے کے بیان مین۔				
〃	ہفتہ مین کس دن روزہ رکھنا چاہیے				
۱۲	ایام بیض کے روزون کے بیان مین۔				
۱۳	کن کن دنون مین روزہ رکھنا حرام ہے	۵۸	فصل تیسری صحبت و معاشرت کے بیان مین	۸۵	فصل سترہوین اجنبی عورتون پر نظر پڑ جانے کے بیان مین۔
۱۵	روزہ کی سنتون کے بیان مین۔	۵۹	فصل چوتھی آداب مجلس مین۔		
۱۶	روزہ افطار کرنے کے وقت مین۔	۶۲	فصل پانچوین مجالست نشین کے بیان مین۔		
〃	روزہ افطار کرنے مین جلدی کرنی چاہیے	۶۳	فصل چھٹی باہم دوستی اور محبت رکھنے کے بیان مین۔	۸۷	فصل اٹھارہوین متفرق حدیثون کے بیان مین۔
۱۹	باب تیسرا افطار کے مباح ہونے اور اس کے احکام کے بیان مین۔	۶۶	فصل ساتوین آپس مین ایک دوسرے	۸۹	کتاب مہر و بیان مین اسمین دو فصلین ہین

صفحہ	مضامین کتاب
۸۹	فصل پہلی مہر کی تعداد کے بیان مین۔
۹۲	فصل دوسری مہر کے احکام کے بیان مین۔
۹۴	کتاب شکار کے بیان مین اور اس مین تین فصلین ہین۔
"	فصل پہلی جنگلی شکار کے بیان مین
۹۶	فصل دوسری دریائی شکار کے بیان مین
۹۷	فصل تیسری کتے پالنے کے بیان مین۔
۹۸	کتاب صفات الٰہی کے بیان مین۔
۹۹	**حرف صاد۔**
	اس مین دو کتابین ہین ضیافت اور ضمان۔
"	کتاب ضیافت کے بیان مین۔
۱۰۲	کتاب ضمان کے بیان مین۔
۱۰۳	**حرف طاء**
"	باب پہلا پانی کے بیان مین۔
۱۰۶	باب دوسرا نجاست دور کرنے کے بیان مین۔
"	فصل پہلی پیشاب اور پائخانہ اور اُن کے متعلق کے بیان مین۔
۱۰۸	فصل دوسری منی کے بیان مین۔
۱۰۹	فصل تیسری خون حیض کے بیان مین۔

صفحہ	مضامین کتاب
۱۰۹	فصل چوتھی کتے اور دوسرے حیوانون کے بیان مین۔
۱۱۱	فصل پانچوین کھالون کے بیان مین۔
۱۱۲	باب تیسرا استنجا کرنے کے بیان مین اس مین دو فصلین ہین۔
"	فصل پہلی اس کے آداب کے بیان مین۔
۱۱۸	فصل دوسری اُن چیزون کے بیان مین جن سے استنجا کیا جائے
۱۲۰	باب چوتھا وضو کے بیان مین اس مین تین فصلین ہین۔
"	فصل پہلی وضو کی فضیلت کے بیان مین
۱۲۴	فصل دوسری وضو کے بیان مین۔
۱۲۹	فصل تیسری وضو کی سنتون کے بیان مین۔ اور وہ نو ہین۔
"	وضو کی پہلی سنت مسواک کرنا ہے
۱۳۰	دوسری سنت وضو کی دونون ہاتھ کا دھونا ہے
۱۳۱	تیسری سنت وضو کی ناک صاف کرنا اور ناک مین پانی ڈالنا اور کلی کرنا ہے۔
۱۳۲	چوتھی سنت وضو کی داڑھی اور انگلیون کا خلال کرنا ہے۔
"	پانچوین سنت وضو کی دونو کانون کا مسح کرنا ہے۔
"	چھٹی سنت وضو کی وضو کامل کرنا ہے

صفحہ	مضامین کتاب
۱۳۳	ساتوین سنت پانی کے مقدار کے بیان مین۔
۱۳۴	آٹھوین سنت وضو کی رومال ہے
"	نوین سنت وضو کی دعا اور بسم اللہ کہنا ہے۔
۱۳۵	باب پانچوان وضو توڑنے والی چیزون کے بیان مین اور اس مین چھ فرع ہین۔
"	پہلی فرع ان چیزون مین جو پیشاب اور پائخانہ کی راہ سے نکلے اور وہ چار قسم ہین۔
"	پہلی ہوا ہے۔
۱۳۶	دوسری چیز وضو کے توڑنے والی مذی ہے۔
۱۳۷	تیسری چیز وضو کے توڑنے والی قے ہے۔
۱۳۸	چوتھی چیز وضو کے توڑنے والی لہو ہے۔
۱۳۹	دوسری فرع عورت اور شرمگاہ کے ہاتھ لگانے مین اور یہ دو قسم ہے۔
"	پہلی قسم عورت کے چھونے مین۔
"	دوسری قسم ذکر کو ہاتھ لگانا ہے۔
۱۴۰	تیسری قسم سونے اور بیہوشی اور غشی کے بیان مین۔
۱۴۱	چوتھی نوع آگ کی پکی چیز کھانے مین اور وہ دو قسم ہے۔
"	پہلی قسم اس سے وضو کرنے کے بیان مین۔

صفحہ	مضامین کتاب
۱۴۲	دوسری قسم اس سے وضو کرنے کے بیان میں۔
۱۴۳	پانچویں فرع اونٹوں کے گوشت کے بیان میں۔
۱۴۴	چھٹی فرع متفرق حدیثوں کے بیان میں۔
〃	باب چھٹا مسح موزوں کے بیان میں۔
۱۴۸	باب ساتواں تیمم کے بیان میں۔
۱۵۴	باب آٹھواں نہانے کے بیان میں اور اس میں چھ فصلیں ہیں۔
〃	فصل پہلی غسل جنابت کے بیان میں۔
۱۶۵	فصل دوسری حیض اور نفاس والی کے غسل کے بیان میں۔
۱۶۶	فصل تیسری جمعہ اور عیدین کے بیان میں۔
۱۶۹	فصل چوتھی غسل میت اور اس کے بعد نہانے کے بیان میں۔
۱۷۱	فصل پانچویں غسل اسلام کے بیان میں۔
〃	فصل چھٹی حمام کے بیان میں۔
۱۷۳	باب ساتواں حیض کے بیان میں اور اس میں دو فصلیں ہیں۔
〃	فصل پہلی حیض والی عورت اور اس کے احکام میں
۱۷۸	فصل دوسری استحاضہ اور نفاس والی عورت کے بیان میں۔
۱۸۲	کتاب کہانے کے بیان میں اور اس میں

صفحہ	مضامین کتاب
	پانچ باب ہیں۔
۱۸۲	باب پہلا کہانے کے آداب کے بیان میں
۱۸۳	کہانے کے آلات اسباب کا بیان۔
〃	کہانے کے ابتدا میں بسم اللہ کہنا
۱۸۵	کہانا کہانے اور کہانے والے کا بیان۔
۱۸۷	کہانا کہا کر ہاتھ نہ دھونے کا بیان
۱۸۸	بہت کہانے کی مذمت کا بیان۔
۱۸۹	متفرق آداب کا بیان۔
۱۹۰	باب دوسرا مباح اور مکروہ کہانوں میں اور اس میں دو فصلیں ہیں
〃	فصل پہلی حیوانوں کے بیان میں۔
〃	سوسمار یعنے گوہ کا بیان۔
۱۹۱	خرگوش کا بیان۔
۱۹۲	بجو کے کہانے کا بیان۔
〃	خارپشت کے کہانے کا بیان۔
〃	جباری یعنے تعذری کہانے کا بیان۔
〃	مُدّی کے کہانے کا بیان۔
۱۹۳	گھوڑے کے کہانے کا بیان۔
۱۰۲	جلالہ کے کہانے کا بیان۔
۱۹۴	زمین کے جانور کیڑوں مکوڑوں کا بیان۔
〃	مضطر اور بے بس کا بیان۔
۱۹۵	صدقہ اور ہدیہ کے اونٹوں کا بیان
〃	گوشت کہانے کا بیان۔
۱۹۶	فصل دوسری اس چیز میں کہ حیوان نہیں یعنے بے جان چیزوں کا بیان۔

صفحہ	مضامین کتاب
۱۹۶	بیگانے کی چیز کہانے پینے کے بیان میں
۱۹۸	باب تیسرا احرام کہانوں کے بیان میں
۱۹۹	باب چوتھا ان کہانوں کے بیان میں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے کہائے اور انکی مدح کا بیان۔
۲۰۱	باب پانچواں ان کہانوں کے بیان میں جو باب کی طرف منسوب ہیں۔
〃	دعوت کی کہانے کا بیان۔
۲۰۳	ولیمہ کا بیان۔
۲۰۴	عقیقہ کا بیان۔
۲۰۵	فرع اور عتیر کا بیان
۲۰۶	کتاب طب اور جھاڑ پھونک کے بیان میں اور اس میں دو باب ہیں۔
〃	باب پہلا طب کے بیان میں۔
〃	دوا کے جائز ہونے کے بیان میں۔
〃	دوا کے مکروہ ہونے کا بیان۔
۲۰۷	ان دواؤں کا بیان جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیں۔
۲۲۲	باب دوسرا جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈوں کے بیان میں اور اس میں چار فصلیں ہیں۔
〃	فصل پہلی اس کے جائز ہونے کے بیان میں۔
۲۲۶	فصل دوسری اس کے منع ہونے کے بیان میں۔
۲۲۷	فصل تیسری طاعون اور وبا کے بیان میں۔

مرخداوری نوٹ صفحہ ۱۰۲ کی جگہ یہ صفحہ ۱۰۳ کی جگہ یہ صفحہ ۱۰۴ کی جگہ یہ صفحہ ۱۰۵ کی جگہ یہ صفحہ ۱۰۶ کی جگہ یہ صفحہ ۱۰۷ کی جگہ یہ صفحہ ۱۰۸ کی جگہ یہ صفحہ ۱۰۹ کی جگہ یہ صفحہ

صفحہ	مضامین کتاب
۲۲۸	فصل چوتھی آنکھہ کی تاثیر کے بیان میں
۲۲۹	کتاب طلاق کے بیان میں اور اس میں سات فصلیں ہیں۔
〃	فصل پہلی اس کے الفاظ کے بیان میں
۲۳۲	فصل دوسری صحت کے ساتھ طلاق دینے کے بیان میں۔
۲۳۳	فصل تیسری طلاق حائض کے بیان میں
۲۳۴	فصل چوتھی طلاق مجبور اور مجنون اور مست کے بیان میں
〃	فصل پانچویں نکاح کے پہلے طلاق کے بیان میں۔
۲۳۵	فصل چھٹی غلام اور لونڈی کی طلاق کے بیان میں۔
۲۳۷	فصل ساتویں متفرق احکام ہیں
۲۴۰	کتاب جنگوں بدار اور فال نیک لینے کے بیان میں
۲۴۳	**حرف ظا**
〃	اس میں کتاب الظہار ہے۔
۲۴۴	**حرف عین**
	اور اس میں چھہ کتابیں ہیں علم یعنی معاف کرنا۔ آزاد کرنا۔ عدت ستیر اعارت لینا۔ عمرے۔ رقبے۔
〃	کتاب علم کے بیان میں اور اس میں سات فصلیں ہیں۔
〃	فصل پہلی عالموں کی فضیلت کے بیان میں۔

صفحہ	مضامین کتاب
۲۴۶	فصل دوسری علم کی رغبت دلانے کے بیان میں
۲۴۸	فصل تیسری علم کے آداب کے بیان میں
۲۴۹	فصل چوتھی علم سیکھنے اور سکھلانے کے آداب کے بیان میں۔
۲۵۰	فصل پانچویں حدیث کی نقل اور روایت کرنے کے بیان میں۔
۲۵۱	فصل چھٹی حدیث کو لکھنے کے بیان میں
۲۵۲	فصل ساتویں علم کے اٹھہ جانے کے بیان میں۔
۲۵۳	کتاب معاف کرنے اور بخشنے کے بیان میں
۲۵۶	کتاب آزاد کرنے اور مدبر کرنے اور مکاتب کرنے اور غلام کے ساتھ رفاقت کرنیکے بیان میں اس میں چار باب ہیں۔
〃	باب پہلا اسکی فضیلت کے بیان میں
〃	باب دوسرا غلام کی رفاقت اور آداب حق کے بیان میں۔
〃	نیک عادت کے بیان میں۔
〃	غلام کے قصور معاف کرنے کے بیان میں
۲۵۷	خادم کو مارنے اور عیب لگانیکا بیان
۲۵۸	غلام کے نام رکھنے کا بیان۔
۲۵۹	باب تیسرا آزاد کرنے کے بیان میں۔
۲۶۲	باب چوتھا مدبر اور مکاتب کے بیان میں۔
۲۶۳	کتاب عدت و استبرا کے بیان میں اور اس میں پانچ فصلیں ہیں۔
〃	فصل پہلی طلاق اور خلع والی عورت کے بیان میں۔
۲۶۵	فصل دوسری فوت شوہر کی عدت کے بیان میں

صفحہ	مضامین کتاب
۲۶۶	فصل تیسری استبرا کے بیان میں
۲۶۸	فصل چوتھی سکان اور نان نفقہ کے بیان میں۔
۲۷۰	فصل پانچویں سوگ اور ترک زینت کے بیان میں۔
۲۷۳	کتاب مانگی ہوئی چیز کے بیان میں
۲۷۴	کتاب عمرے اور رقبے کے بیان میں
۲۷۶	**حرف غین**
	اسمیں سات کتابیں ہیں جنگ۔ غیرت۔ غصہ۔ غضب۔ غیبت کرنا۔ راگ اور کھیل سے باز رہنا۔
〃	کتاب جنگوں کے بیان میں۔
〃	جنگ بدر کا بیان۔
۲۸۲	حدیث بنی نضیر کا بیان۔
۲۸۳	کعب بن اشرف کو قتل کرنیکا بیان۔
۲۸۵	ابو رافع عبداللہ بن ابی الحقیق کے قتل کرنیکا بیان۔
۲۸۶	جنگ احد کا بیان۔
۲۹۰	جنگ جمع کا بیان۔
۲۹۲	بیر معونہ کے جنگ کا بیان
۲۹۳	جنگ قرارہ کا بیان
۲۹۴	جنگ خندق کا بیان۔
۲۹۶	جنگ ذات الرقاع کا بیان۔
۲۹۷	بنی مصطلق کے جنگ کا بیان۔
〃	جنگ ذی قرد کا بیان
〃	جنگ حدیبیہ کا بیان۔
	تمت

كِتَابُ الصَّوْمِ وَفِيهِ ثَلَاثَةُ أَبْوَابٍ

کتاب ہے روزہ کے بیان مین اور اس مین تین باب ہین ۔

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِي فَضْلِهِ وَفَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

پہلا باب

روزہ اور ماہ رمضان کی فضیلت مین

(۱) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ يَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِيْ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فِيْ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَفِيْ رِوَايَةٍ الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ وَقَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ اِنِّيْ صَائِمٌ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ قَوْلُهُ الصَّوْمُ لِيْ اَيْ لَمْ يُشَارِكْنِيْ فِيْهِ اَحَدٌ وَلَا عُبِدَ بِهٖ غَيْرِيْ فَاِنَّ سَائِرَ الْعِبَادَاتِ قَدْ عُبِدَتْ بِهَا الْكُفَّارُ اِنْتَهٰى فَاَنَا حِيْنَئِذٍ اَجْزِيْ بِهٖ عَلٰى قَدْرِ الْاِخْتِصَاصِ بِيْ وَاَنَا اَتَوَلَّى الْجَزَاءَ عَلَيْهِ بِنَفْسِيْ وَلَا اَكِلُهٗ اِلٰى غَيْرِيْ الْخُلُوْفُ بِضَمِّ الْخَاءِ تَغَيُّرُ رِيْحِ فَمِ الصَّائِمِ مِنْ تَرْكِ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ الرَّفَثُ مُخَاطَبَةُ الرَّجُلِ الْمَرْاَةَ بِمَا يُرِيْدُهٗ مِنْهَا وَقِيْلَ هُوَ التَّعْرِيْضُ بِذِكْرِ الْجِمَاعِ وَهُوَ الْحَرَامُ فِي الْحَجِّ عَلَى الْمُحْرِمِ وَاَمَّا الرَّفَثُ فِي الْكَلَامِ اِذَا كَانَ مَعَ امْرَاَةٍ فَلَا يُحَرِّمُ لٰكِنْ يُخِلُّ تَرْكُهٗ وَالصَّخَبُ الْمُخَاصَمَةُ وَالْجَلَبَةُ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اولاد آدم کا ہر ایک عمل نیک دس مثل سے سات سو مثل تک مضاعف کیا جاتا ہے اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا ہے مگر روزہ پس وہ میرے لیے ہے اور مین اسکا بدلہ دونگا ... وہ اپنی شہوت اور کھانا میری خاطر چھوڑتا ہے روزہ دار کو دو خوشی ہین ایک افطار کے وقت اور دوسری اپنے رب کے ملنے کے وقت روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک کستوری کی بو سے پاکیزہ تر ہے اور ایک روایت مین ہے کہ روزہ ڈھال ہے پس جب تمہارے روزہ کا دن ہو تو رفث نہ کرے اور شور نہ کرے اور اگر کوئی اسکو دشنام دے یا لڑائی کرے تو کہدے مین روزہ دار ہون مین روزہ دار ہون اس حدیث کو چھون نے روایت کیا ہے قولہ الصوم لی بی مراد یہ ہے کہ اس مین کوئی میرے ساتھ شریک نہین ہوا اور نہ کوئی میرسوا اسکے ساتھ عبادت کیا گیا پس تحقیق تمام عبادتین جو کہ سوا اسکے ہین کافرون نے اپنے معبودون کو انکے ساتھ عبادت کیا ہے پس مین اسوقت اسکا بدلا اسکے اختصاص کے مطابق دونگا اور مین بذات خود اس کے عوض کا متولی ہونگا اور کسی دوسرے کو سپرد نہ کرونگا الخلوف منہ کے ضمہ سے روزہ دار کے منہ کی بو کا کھانے اور پینے کے چھوڑنے کے باعث بدلنا الرفث سے مراد مرد کا عورت کو ایسی چیز کے ساتھ جو اس سے ارادہ رکھتا ہے مخاطب کرنا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ جماع کا ذکر صراحتاً کرنا اور وہ حج مین محرم پر حرام ہے اور جماع کا ذکر کلام سے جبکہ عورت کے ساتھ نہ ہو حرام نہین لیکن اسکا ترک مستحب ہی ضجب شور اور گھڑکار کو کہتے ہین

(۲) وَعَنْهُ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهٗ

وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ کے راستہ میں ایک دن روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کی آگ کے درمیان اسقدر خندق بنا تا ہے جسقدر زمین اور آسمان کے مابین ہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۳) **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِیْ بِاَمْرٍ یَنْفَعُنِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِهٖ فَقَالَ عَلَیْكَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَا عَدْلَ لَهٗ اَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ ترجمہ ابوامامہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھے ایسا امر فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نفع دے پس فرمایا کہ تو روزہ کو لازم رکھ اس لیے کہ اسکے برابر کوئی دوسرا عمل نہیں نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۴) **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ بَابًا یُقَالُ لَهُ الرَّیَّانُ لَا یَدْخُلُهٗ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ فَلَمْ یَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ وَمَنْ دَخَلَهٗ لَا یَظْمَأُ اَبَدًا ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہشت میں ایک دروازہ ہے جسکو ریان کہتے ہیں سوائے روزہ داروں کے کوئی اس میں داخل نہ ہوگا۔ اور وہ جب داخل ہوچکیں گے تو بند کیا جائیگا۔ پھر کوئی اس میں نہ جائیگا۔ سوائے ابوداؤد کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔ اور ترمذی نے زیادہ کیا ہے کہ جو اس میں داخل ہوگا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

(۵) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ غَیْرَ اَنَّهٗ لَا یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ الصَّائِمِ شَیْئًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص روزہ دار کو افطار کرادے تو اسکو..... اس روزہ دار کی مثل اجر ہوتا ہے مگر وہ روزہ دار کے اجر سے کچھ کم نہیں کرتا ترمذی اسکے راوی ہیں ف یعنی روزہ دار کو اجر روزہ کا کامل ملیگا اللہ تعالیٰ افطار کرانے والے کو اپنے فضل سے خود دیگا۔

(۶) **وَعَنْهُ** رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ وَفِیْ اُخْرٰی لِلنَّسَائِیِّ وَیُنَادِیْ مُنَادٍ كُلَّ لَیْلَةٍ یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ هَلُمَّ وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شیطانوں کی زنجیر ڈالے جاتے ہیں ابوداؤد کے سوائے چھیوں اسکے راوی ہیں اور نسائی کی دوسری روایت میں ہے اور پکارنیوالا ہر رات پکارتا ہے اے نیکی کے طالب جلدی کر اور اے برائی کے طالب بند رہ۔

(۷) **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الصَّوْمِ اَفْضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ قَالَ شَعْبَانُ لِتَعْظِیْمِ رَمَضَانَ قَالَ فَاَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ صَدَقَةٌ فِیْ رَمَضَانَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ رمضان کے بعد کونسا روزہ افضل ہے فرمایا شعبان کا روزہ رمضان کی تعظیم کے لیے پوچھا کہ کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا جو کہ رمضان شریف میں کیا جاوے۔ ترمذی اس کے راوی ہیں۔

ف ریان کے معنے بہت سیراب کرنے والا۔ چونکہ اس میں سے داخل ہوگا اسکو کبھی پیاس نہ ہوگی اسی سے اسکا نام ریان رکھا ہے ۱۲

اَلْبَابُ الثَّانِیْ فِیْ وَاجِبَاتِ الصَّوْمِ وَسُنَنِہٖ وَاَحْکَامِہٖ

دوسرا باب

روزہ کے واجبات اور سُنن اور احکام مین

(۱) **عَنِ ابْنِ** عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوُا الْھِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰی تَرَوْہُ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدِرُوْا لَہٗ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیِّ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاَکْمِلُوا الْعِدَّۃَ ثَلَاثِیْنَ وَلِمُسْلِمٍ وَالنَّسَائِیِّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُقَدِّمُوا الشَّھْرَ حَتّٰی تَرَوُا الْھِلَالَ اَوْ تُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ ثُمَّ صُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوُا الْھِلَالَ اَوْ تُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابن عمرؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جبتک چاند نہ دیکھو روزہ نہ رکھو اور بدون دیکھنے چاند کے افطار نہ کرو اور اگر بادل ہو تو اندازہ کرلو ترمذی کے سوائے جسمین اسکے راوی ہین اور بخاری کی روایت مین ہے کہ اگر بادل ہو تو تیس دن کا شمار پورا کرلو اور مسلم اور نسائی مین ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے رمضان کے روزے چاند دیکھنے یا شمار پورا کرنے سے پہلے نہ رکھو جب چاند دیکھ لو یا تیس دن کا شمار پورا کرلو تو روزہ رکھو ابوداود اور نسائی اسکے راوی ہین **ف** یعنے رمضان کا چاند دیکھکر روزہ رکھو اور تک کا روزہ نہ رکھو **ف** یعنی شوال کا چاند دیکھکر رمضان کے روزے چھوڑ دو۔

(۲) **وَعَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا یَتَحَفَّظُ مِنْ غَیْرِہٖ ثُمَّ یَصُوْمُ لِرُؤْیَۃِ رَمَضَانَ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْہِ عَدَّ ثَلَاثِیْنَ یَوْمًا ثُمَّ صَامَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت شعبان کی حفاظت اسقدر کرتے تھے کہ کسی دوسرے مہینہ کی اسقدر نہ کرتے تھے پھر رمضان کا چاند دیکھکر روزہ رکھتے اور اگر بادل ہوتا تو تیس دن شمار کرکے روزہ رکھتے ابوداود اس کے راوی ہین **ف** غم سے مراد بادل وغیرہ جو کہ چاند کو ڈھانپے۔

(۳) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْھِلَالَ یَعْنِیْ ھِلَالَ رَمَضَانَ فَقَالَ اَتَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ نَعَمْ قَالَ یَا بِلَالُ اَذِّنْ فِی النَّاسِ اَنْ یَّصُوْمُوْا غَدًا اَخْرَجَہٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک بدوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ مینے رمضان کا چاند دیکھا ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے سوائے کوئی لائق عبادت کے نہین اُسنے کہا ہان فرمایا کیا تو شہادت دیتا ہے کہ محمد رسول اللہ کا ہے کہا ہان فرمایا اے بلال لوگون مین منادی کردے کہ کل روزہ رکھین اصحاب سنن اسکے راوی ہین

(۴) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ تَرَاءَی النَّاسُ الْھِلَالَ فَاَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنِّیْ رَاَیْتُہٗ فَصَامَ وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِیَامِہٖ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ لوگون نے چاند ایک دوسرے کو دکھایا تو مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی کہ مینے چاند دیکھا ہے پس روزہ رکھا اور لوگون کو حکم روزہ رکھنے کا دیا۔ ابوداود اس کے راوی ہین۔

(۵) وعن حسین بن الحارث الجدلی عن الحارث بن حاطب رضی اللہ عنہ قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان نسلک لرؤیۃ فان لم نرہ وشہد شاہدا عدل نسکنا بشہادتہما اخرجہ ابوداؤد فذلک صومہما ترجمہ حسین بن حارث جدلی حارث بن حاطب سے روایت کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھیں اور اگر ہم نہ دیکھیں اور دو عادل گواہ (دیکھنے کی) شہادت دیں تو انکی شہادت سے روزہ رکھ لیں ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔ تسکنا سے مراد اس جگہ روزہ ہے۔

(۶) وعن ابی عمیر بن انس عن عمومۃ لہ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان رکبا اتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یشہدون انہم رأوا الہلال بالامس فامرہم ان یفطروا واذا اصبحوا ان یغدوا الی... مصلاہم اخرجہ ابوداؤد والنسائی ترجمہ ابوعمیر بن انس اپنے چچوں سے جو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں روایت کرتا ہے کہ ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئی اور شہادت دی کہ انہوں نے کل چاند دیکھا ہے پس حکم دیا کہ افطار کریں اور جب صبح ہو تو عید گاہ کو جاویں ابوداؤد اور نسائی اس کے راوی ہیں ف یعنی عید کی نماز پڑھیں۔

(۷) وعن کریب قال استہل علی رمضان وانا بالشام فرأیت الہلال لیلۃ الجمعۃ ثم قدمت المدینۃ فی آخر الشہر فسألنی ابن عباس رضی اللہ عنہ ثم ذکر الہلال فقلت رأیتہ لیلۃ الجمعۃ فقال انت رأیتہ فقلت نعم ورآہ الناس وصاموا وصام معاویۃ رضی اللہ عنہ فقال لکنا رأیناہ لیلۃ السبت فلا نزال نصوم حتی نکمل ثلاثین او نراہ فقلت او لا تکتفی برؤیۃ معاویۃ وصیامہ فقال لا ہکذا امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخرجہ الخمسۃ الا البخاری وہکذا ہو فی کتاب الحمیدی یوم الجمعۃ وکلہم قالوا لیلۃ الجمعۃ وہو الصحیح وکذا ہو فی جامع الاصول لیلۃ الجمعۃ ترجمہ کریب سے روایت ہے کہ مجھے رمضان کا چاند ملک شام میں دکھائی دیا جمعہ کی رات کو میں مہینہ میں مدینہ میں آیا تو ابن عباس نے مجھے چاند کو پوچھا اور کہا تم نے کب چاند دیکھا میں نے کہا جمعہ کی رات کو دیکھا اور لوگوں نے بھی دیکھا اور سب نے روزے رکھے معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا ابن عباس نے کہا ہم نے تو ہفتے کی رات کو دیکھا ہم اسی دن سے روزہ رکھتے ہیں اور رکھے جائیں گے یہانتک تیس روزے پورے ہوں یا چاند دیکھ لینگے تو میں نے کہا آپ کافی نہیں جانتے دیکھنا معاویہ کا اور انکا روزہ رکھنا آپ نے فرمایا نہیں ایسا ہی حکم ہے ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درست یہ عمل کرنے کا مسلم بخاری کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

ایسا ہی کتاب الحمیدی میں یوم الجمعہ کا لفظ ہے۔ حالانکہ اور سبھوں نے لیلۃ الجمعہ کہا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ایسا ہی جامع الاصول میں لیلۃ الجمعہ کا لفظ ہے۔

(۸) وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الصوم یوم تصومون والفطر یوم تفطرون والاضحی یوم تضحون اخرجہ ابوداؤد والترمذی ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ روزہ جس دن ہے جسدن تم روزہ رکھتے ہو اور افطار اس دن ہے جسدن تم افطار کرتے ہو قربانی اس دن ہے جسدن تم قربانی کرتے ہو۔ اسکو ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے

(۹) وعن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الشہر ہکذا وہکذا وصفق

يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ يَجْلِدُ أَصَابِعَهُ وَنَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ إِبْهَامَ الْيُمْنَى وَالْيُسْرَى أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ وَالنَّسَائِيِّ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هٰذَا وَهٰذَا يَعْنِي مَرَّةً تِسْعَةً وَعِشْرِينَ وَمَرَّةً ثَلَاثِينَ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مہینہ اسقدر ہے اور کہ والد اپنے دونوں ہاتھوں کو دو مرتبہ پوری انگلیوں کے۔ اور تیسری مرتبہ دائیں بائیں انگوٹھے کو دبایا۔ سوائے رزی کے پانچوں نے اسکو بیان کیا ہے۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ ہم امت امی ہیں نہ لکھتے ہیں نہ حساب کرتے ہیں۔ مہینہ اس قدر اور اسقدر ہے یعنی کبھی ۲۹ دن اور کبھی تیس دن۔

(۱۰) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ قِيلَ الْمُرَادُ بِهِمَا الْفَضِيلَةُ الْعَمَلِ فِي عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ وَإِنَّهُ لَا يَنْقُصُ فِي الْأَجْرِ وَالثَّوَابِ عَنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ترجمہ ابی بکرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دونوں مہینے عید کے ایک ساتھ نہیں کم ہوتے رمضان اور ذوالحجہ سوائے نسائی کے اسکو پانچوں نے روایت کیا ہے۔ کہا گیا ہے کہ اس تفضیل سے یہ مطلب ہے کہ عمل عشرہ ذوالحجہ کا اجر روزہ ثواب میں ماہ رمضان سے کم نہیں ہوتا ہے۔

فَصْلٌ فِي أَرْكَانِ الصَّوْمِ النِّيَّةِ

فصل اس بیان میں کہ روزہ کے ارکان میں نیت داخل ہے

(۱) عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس نے فجر سے پہلے روزے کی نیت نہیں کی اسکا روزہ نہیں۔ اصحاب سنن نے اسکو روایت کیا ہے۔

(۲) وَعَنْ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا قَالَتَا لَا يَصُومُ إِلَّا مَنْ أَجْمَعَ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ حضرت عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان دونوں نے کہا ہے کہ نہیں رکھتا ہے روزہ مگر وہ شخص جسنے نیت روزے کی فجر کے قبل کی ہے۔ اسکو مالک اور نسائی نے بیان کیا ہے۔

فِي نِيَّةِ صَوْمِ التَّطَوُّعِ

(نفلی روزے کی نیت)

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنِّي إِذًا صَائِمٌ ثُمَّ أَتَانَا يَوْمًا آخَرَ فَقُلْنَا أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ فَلَمَّا جَاءَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ وَقَدْ خَبَأْتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ هَاتِيهِ فَجِئْتُ بِهِ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ كُنْتُ أَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَ مُجَاهِدٌ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى إِنَّمَا أَنْتَ بِمَنْزِلَةِ رَجُلٍ يُخْرِجُ الصَّدَقَةَ مِنْ مَالِهِ فَإِنْ شَاءَ أَمْضَاهَا وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا الْبُخَارِيَّ ترجمہ عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ فرمایا ہمیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن کہ کیا تمہارے پاس

(کھانے کے لیے اچھا ہے پینے کہا نہیں آپنے فرمایا کہ اچھا تو میں اب روزہ دار ہون تو جب آپ باہر تشریف لے گئے تو ہمارے یہان کچھ تحفہ آیا۔ پھر جب آپ واپس آئے تو پینے کہا یا رسول اللہ ہمارے پاس یہ آیا تھا پینے اُس میں سے آپ کے لیے کچھ رکھہ چھوڑا ہے۔ فرمایا کہ لاؤ تو میں اُسکو کھاؤنگی آپنے اُسکو کہایا اور پھر فرمایا کہ پینے روزے کی حالت میں صبح کی نہی اب تک میں روزہ دار تھا۔ مجاہد رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اسکی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص اپنے مال سے صدقہ نکالتا ہے تو اگر وہ چاہے تو صدقہ میں دیدے اور اگر چاہے تو اپنے پاس ہی رہنے دے۔ اسکو پانچون نے سوائے بخاری کے روایت کیا ہے۔

(۲) **وَعَنْ** اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ كَانَ اَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَاْتِيْنَا فَيَقُوْلُ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ فَاِنْ قُلْنَا لَا قَالَ اِنِّيْ صَائِمٌ يَوْمِيْ هٰذَا وَفَعَلَهٗ اَبُوْ طَلْحَةَ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَحُذَيْفَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ ترجمہ ام الدرداء سے روایت ہے کہا کہ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ ہمارے آتے تھے تو کہتے تھے کہ کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے اگر ہم کہہ دیتے تھے کہ نہیں ہے تو کہتے تھے کہ آجکے دن میں روزہ دار ہوں۔ ابو ہریرہ۔ ابن عباس۔ ابو طلحہ۔ حذیفہ رضی اللہ عنہم نے بھی ایسا ہی کیا ہے اس کو بخاری نے ترجمہ میں روایت کیا ہے۔

اَلْاِمْسَاكُ عَنِ الْمُفْطِرَاتِ

(ناقض روزے سے بچنا)

(۱) **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَمَنِ اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْيَقْضِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ اِذَا غَلَبَهٗ مِنْ غَيْرِ اسْتِدْعَاءٍ ترجمہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جسکو قے آجاوے اُسپر قضا نہیں ہے اور جو عمداً قے کرے اُسکو قضا لازم ہے اُسکو ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ ذرعہ القیٔ کے یہ معنے ہیں کہ بلا خواہش قے آگئی

(۲) **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ ثَلٰثٌ لَا يُفَطِّرْنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالْاِحْتِلَامُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تین چیزیں ہیں جس سے روزہ دار کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ پچھنا۔ قے۔ اور احتلام۔ اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے

(۳) **وَعَنْ** مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ وَاَنَّهٗ سَاَلَ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ صَدَقَ اَنَا صَبَبْتُ لَهُ الْوَضُوْءَ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ معدان بن طلحہ سے روایت ہے کہ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قے کی روزہ ... توڑ ڈالا۔ انہون نے ثوبان رضی اللہ عنہ سے اسکو پوچھا انہون نے کہا کہ صحیح ہے خود میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے وضو کا پانی ڈالا۔ ابو داؤد اور ترمذی نے اسکو روایت کیا ہے۔

(۴) **وَعَنِ ابْنِ** عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ پچھنا لگوایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حالت احرام میں اور پچھنا لگایا درآن حالیکہ وہ روزہ دار تھے۔ سوا نسائی کے پانچون

اسکو روایت کرتے ہین۔

(۵) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ مَا کُنَّا نَدَعُ الْحِجَامَۃَ لِلصَّائِمِ اِلَّا الْکَرَاھَۃَ اَلْجُھْدِ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس رضے اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پچنا لگوانا ہم روزہ دار کے لیے مکروہ نہین سمجھتے تھے مگر ایسے کہ وہ ضعیف ہو جائیگا۔ اسکو بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۶) وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ رَجُلٍ صَحَابِیٍّ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِجَامَۃِ وَالْمُوَاصَلَۃِ وَلَمْ یُحَرِّمْھُمَا اِبْقَاءً عَلٰی اَصْحَابِہٖ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابولیلی ایک صحابی سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا پچنا لگانے اور روزے پر روزہ رکھنے سے اور انکو حرام نہین فرمایا یہ منع کرنا بطریق شفقت کے تھا اپنے اصحاب پر ابوداؤد نے اسکو روایت کیا ہے۔

(۷) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ وَاَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ ثَوْبَانَ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا وَمَعْقِلٍ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ عِنْدَ مَنْ ذَھَبَ اِلٰی اَنَّ الْحِجَامَۃَ لَا تُفْطِرُ اَنَّھُمَا تَعَرَّضَا لِلْاِفْطَارِ اَمَّا الْمَحْجُوْمُ فَلِاِضْعَافِہِ الَّذِیْ یَلْحَقُہٗ مِنْ ذٰلِکَ وَنَحْوِہٖ وَاَمَّا الْحَاجِمُ فَلِاَنَّہٗ رُبَّمَا وَصَلَ شَیْءٌ مِنْ دَمِ الْمَحْجُوْمِ اِلٰی حَلْقِہٖ فَیَبْلَعُہٗ وَنَحْوُ ذٰلِکَ ترجمہ رافع ابن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پچنا لگانے والے اور پچنا لگوانے والے دونون کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اسکو ترمذی نے بیان کیا ہے اور صحیح کہا ہے۔ ابوداؤد نے ثوبان اور شداد ابن اوس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ کے معنے اُس شخص کے نزدیک جو اُس طرف گیا ہے کہ پچنا لگانے سے روزہ نہین ٹوٹتا یہ ہین کہ وہ افطار کی وجہ پیدا کرتے ہین پچنا لگوانے والا تو اس وجہ سے کہ اسکو پچنا لگوانے سے ضعف لاحق ہو جاتا ہے اور پچنا لگانے والا اس وجہ سے کہ شاید اُس کے حلق مین کوئی قطرہ خون کا چلا جائے اور وہ اسکو نگل جائے اسیطرح کے اور وجوہات بھی ہین۔

(۸) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اشْتَکَتْ عَیْنِیْ اَفَاَکْتَحِلُ وَاَنَا صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ میری آنکھین دکھتی ہین کیا مین سرمہ لگاؤن آپ نے فرمایا ہان لگائے۔ ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۹) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِالْاِثْمِدِ الْمُرَوَّحِ عِنْدَ النَّوْمِ وَقَالَ لِیَتَّقِ الصَّائِمُ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ اَلْمُرَوَّحُ بِالْحَاءِ الْمُھْمَلَۃِ الْمُطَیَّبُ بِالرَّیْحَانِ ترجمہ عبدالرحمن ابن نعمان اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ ملا ہوا سرمہ لگانیکا سوتے وقت اور کہا کہ روزہ دار اس سے پرہیز کرے۔ اُس کا ابوداؤد راوی ہے۔ اَلْمُرَوَّحُ حا رمھملہ کے ساتھہ اسکے معنے سرمہ مشک آلودہ کے ہین۔

اَلْقُبْلَۃُ وَالْمُبَاشَرَۃُ

(بوسہ و کنار)

(۱) عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ اِنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَیُقَبِّلُ

بَعْضَ اَزْوَاجِهٖ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ ضَحِكَتْ وَفِیْ اُخْرٰی وَبَاشَرَ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّیْخَیْنِ اَلْاِرْبُ بِكَسْرِ الْهَمْزَةِ وَسُكُوْنِ الرَّاءِ الذَّكَرُ هٰهُنَا وَبِقَضْیِهَا الْحَاجَةُ وَالْمُرَادُ بِهَا هٰهُنَا حَاجَةُ الْجِمَاعِ ترجمہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ایک بی بی کا بوسہ لیتے تھے دران حالیکہ وہ روزہ دار رہتے تھے پھر ہنسیں۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ مباشرہ رہم کنار کرتے تھے وہ۔ اور حال یہ کہ روزہ دار رہتے تھے لیکن وہ تم لوگوں سے زیادہ اپنی حاجت پر قابض اور قادر تھے۔ اسکو سوائے نسائی کے پانچوں نے بیان کیا ہے۔ اور شیخین کا لفظ ارب ہے کسرہ ہمزہ اور سکون راء کے ساتھ اسکے معنی اس جگہ ذکر کیے ہیں اور ہمزہ اور را کے ضمہ کے ساتھ حاجت کے معنے ہیں۔ جگہ حاجت سے مراد حاجت جماع کی ہے۔

(۲) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَنَعْتُ الْیَوْمَ اَمْرًا عَظِیْمًا قَبَّلْتُ وَاَنَا صَائِمٌ قَالَ اَرَاَیْتَ لَوْ مَضْمَضْتَ بِالْمَاءِ قُلْتُ لَا بَاْسَ قَالَ فَمَهْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ قَوْلُهٗ فَمَهْ اَیْ فَمَاذَا عَلَیْكَ فِیْ بِالْهَا الْمُلْكَتِ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے آج ایک ایسا کام کیا ہے کہ جس سے مجھ کو خوف ہے میں نے بوسہ لیا اور حال یہ ہے کہ میں روزہ دار رہا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر روزہ میں تو کلی کرے۔ میں نے کہا کہ اس میں کچھ مباحث نہیں آپ نے فرمایا پھر یہ بھی ایسا ہی ہے اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ فمہ یعنے اُس سے کیا حرج ہو گیا۔ ہائے ساکن ہے۔

(۳) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ لَهٗ فَاَتَاهُ اٰخَرُ فَنَهَاهُ وَكَانَ الَّذِیْ رَخَّصَ لَهٗ شَیْخًا وَالَّذِیْ نَهَاهُ شَابًّا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ روزہ دار کو مباشرت کرنا کیسا ہے۔ تو آپ نے اجازت دی پھر ایک دوسرا شخص آیا اسکو منع فرمایا۔ جسکو کہ اجازت دی تھی وہ بہت بوڑھا آدمی تھا اور جسکو منع کیا تھا وہ جوان تھا اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۴) **وَعَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا كَانَ یَنْهٰی عَنِ الْقُبْلَةِ وَالْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بوسہ و کنار سے روزہ دار کو منع کرتے تھے اسکو مالک نے روایت کیا ہے۔

اَلْمُفْطِرُ نَاسِیًا

بھول کر افطار کرنے والا

(۱) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِیَ وَهُوَ صَائِمٌ فَاَكَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْیُتِمَّ صَوْمَهٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ ترجمہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بھول گیا اور وہ روزہ دار رہا۔ اور اس نے کھایا یا پیا۔ تو اسکا روزہ پورا ہو گیا اسکو اللہ نے کھلایا اور پلایا۔ اسکو پانچوں نے سوائے نسائی کے بیان کیا ہے۔

زَمَانُ الصَّوْمِ

روزے کا زمانہ

(۱) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُفْطِرُ مِنَ الشَّھْرِ حَتّٰی یُظَنَّ اَنَّہٗ لَا یَصُوْمُ مِنْہُ وَیَصُوْمُ حَتّٰی یُظَنَّ اَنَّہٗ لَا یُفْطِرُ مِنْہُ شَیْئًا وَکَانَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاہُ مِنَ اللَّیْلِ مُصَلِّیًا اِلَّا رَاَیْتَہٗ وَلَا نَشَاءُ اَنْ تَرَاہُ نَائِمًا اِلَّا رَاَیْتَہٗ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مہینہ میں کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزہ نہیں رکھتے تھے تو یہ گمان ہوتا تھا کہ اب اس مہینہ میں نہیں رکھیں گے اور جب کہنے لگتے تھے تو یہ گمان ہوتا تھا کہ وہ اس مہینہ بھر روزہ رکھے جاچکیں گے اور جس وقت تم رات میں انکو نماز پڑھتا ہوا دیکھنا چاہتے دیکھ سکتے تھے اور جس وقت سوتا ہوا دیکھنا چاہتے دیکھ سکتے تھے۔ اسکو شیخین اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ مَا صَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ شَھْرًا کَامِلًا قَطُّ غَیْرَ رَمَضَانَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی پورے مہینہ کا سوائے رمضان کے روزہ نہیں رکھا۔ شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

عَاشُوْرَآءَ

عاشورے کا روزہ

(۱) عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ صِیَامُ یَوْمِ عَاشُوْرَا اِنِّیْ اَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّکَفِّرَ السَّنَۃَ الَّتِیْ قَبْلَہٗ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ ترجمہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ سے یہ یقین رکھتا ہوں کہ عاشورے کے روزہ کو گذشتہ سال کی برائیوں کا کفارہ کردے اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے اور صحیح کہا ہے۔

(۲) وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ عَاشُوْرَا الصِّیَامَ قَبْلَ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ کَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عاشورہ کا روزہ رمضان کے روزہ کے فرض ہونے کے پیشتر تھا۔ اور جب رمضان کا روزہ فرض ہوگیا تو اب جو چاہے عاشورہ کے روزہ کو رکھے جو چاہے نہ رکھے اسکو نسائی کے سوا پانچوں نے روایت کیا ہے۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ فَرَاَی الْیَھُوْدَ تَصُوْمُ یَوْمَ عَاشُوْرَا فَقَالَ مَا ھٰذَا قَالُوْا ھٰذَا یَوْمٌ صَالِحٌ نَجَّی اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْہِ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَبَنِیْ اِسْرَائِیْلَ مِنْ عَدُوِّھِمْ فَصَامَہٗ مُوْسٰی فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَا اَحَقُّ بِمُوْسٰی مِنْکُمْ فَصَامَہٗ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مدینہ میں دیکھا کہ یہود عاشورے کے دن روزہ رکھتے ہیں تو پوچھا کہ اسکی کیا وجہ ہے؟ تو کہا گیا کہ یہ مبارک دن ہے جسمیں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو انکے دشمنوں سے نجات دی تھی اسلیے اس دن روزہ رکھا جاتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کے لیے ہم تمسے زیادہ حقدار ہیں اور آپ نے عاشورہ کا روزہ رکھا۔ اور روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ شیخین اور ابوداؤد نے اسکو روایت کیا ہے۔

(۴) وَعَنْ قَیْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ کُنَّا نَصُوْمُ عَاشُوْرَآءَ وَنُؤَدِّیْ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ لَمْ نُؤْمَرْ بِہٖ وَلَمْ نُنْہَ عَنْہُ وَکُنَّا نَفْعَلُہٗ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ ترجمہ قیس بن سعد ابن عبادہ

رضہ سے روایت ہی کہ ہم عاشورہ کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ اور زکوۃ فطر کی منادی کی گئی۔ پھر جب سے رمضان کا روزہ فرض ہوا ہم کو اس عاشورا کے روزہ کا حکم نہین دیا گیا اور نہ ممانعت کی گئی۔ اور ہم اسکو رکھتے رہے نسائی نے اسکو روایت کیا ہے

رَجَبُ ماہ رجب مین روزہ

(۱) عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَنِيْفٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ صَوْمِ رَجَبٍ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عباد ابن حنیف سے روایت ہے کہا کہ مینے سعید ابن جبیر سے رجب کے روزہ کی کیفیت پوچھی تو انہون نے کہا کہ مینے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزہ رکھتے تھے کہ گمان ہوتا تھا کہ اب فطار ہی نہین کرینگے اور جب چھوڑتے تھے تو گمان ہوتا تھا کہ اب روزہ ہی نہ رکھین گے۔ اسکو شیخین اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

شَعْبَانُ

ماہ شعبان کا روزہ

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ وَمَا رَاَيْتُهُ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَاَيْتُهُ فِيْ شَهْرٍ اَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِيْ شَعْبَانَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ ترجمہ عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہا کہ روزہ رکھتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو یہہ گمان ہوتا تھا کہ اب کہتے ہی چلے جائینگے اور جب چھوڑتے تھے تو یہ گمان ہوتا تھا کہ اب ایک بھی نہ رکھین گے۔ مینے انکو کبھی نہین دیکھا کہ انہون نے پورے مہینہ کا سوائے رمضان کے مہینہ کے کبھی روزہ رکھا ہو اور مینے انکو کسی مہینہ مین... اتنا روزہ رکھتے نہین دیکھا جتنا کہ وہ شعبان مین رکھتے تھے۔ اس کو چھیون نے روایت کیا ہے۔

(۲) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَاللَّفْظُ لِلتِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ ترجمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی نہین دیکھا کہ انہون نے پے در پے دو مہینے کا روزہ رکھا ہو مگر شعبان اور رمضان مین اسکو اصحاب سنن نے روایت کیا ہے۔ لفظ ترمذی اور نسائی کا ہے

(۳) وَعَنْ اُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَرَكَ تَصُوْمُ مِنْ شَهْرٍ مِنَ الشُّهُوْرِ مَا تَصُوْمُ مِنْ شَعْبَانَ قَالَ ذٰلِكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ عَنْهُ النَّاسُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيْهِ الْاَعْمَالُ اِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَاُحِبُّ اَنْ يُّرْفَعَ عَمَلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ مین کسی مہینہ مین آپ کو اسقدر روزے رکھتا ہوا نہین دیکھتا جسقدر کہ آپ شعبان کے مہینہ مین رکھتے ہین۔ آپنے فرمایا کہ یہہ ایک ایسا مہینہ ہے کہ اس سے لوگ غافل ہین یعنی رجب اور رمضان کے درمیان ہے یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس مین لوگون کے اعمال رب العالمین کے سامنے پیش کیے

جاتے ہین تو مین یہہ پسند کرتا ہون کہ میرے اعمال سوقت رب العالمین کے سامنے پیش ہون کہ مین روزہ رکھے ہوئے ہون اسکو نسائی نے روایت کیا ہے۔

سِتٌّ مِّنْ شَوَّالٍ

شش عید کے روزے۔

(۱) عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَاَتْبَعَہٗ بِسِتٍّ مِّنْ شَوَّالٍ کَانَ کَصِیَامِ الدَّھْرِ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس نے رمضان کا روزہ رکھا اور اُس کے بعد شوال کے مہینہ کا چھ روزے رکھہ لیا تو وہ صائم الدہر ہے۔ اسکو مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَشْرُ ذِی الْحِجَّۃِ

ذی حج کی دسوین تاریخ تک روزہ رکھنا

(۱) عَنْ ھُنَیْدَۃَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ امْرَاَتِہٖ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ تِسْعَ ذِی الْحِجَّۃِ وَیَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ مِّنْ کُلِّ شَھْرٍ اَوَّلَ اثْنَیْنِ مِنَ الشَّھْرِ وَخَمِیْسَیْنِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ منیدہ بن خالد اپنی بی بی سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی زوجہ مطہرہ سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نو تاریخ ذی الحجہ تک اور ایک عاشورہ کو دن روزہ رکھتے تھے۔ اور ہر مہینہ مین تین دن دوشنبہ اور پنجشنبہ کا روایت کیا اسکو ابو داؤد اور نسائی نے۔

(۲) وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ کَانَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا تَصُوْمُ یَوْمَ عَرَفَۃَ وَلَقَدْ رَاَیْتُھَا یَوْمَ عَرَفَۃَ یَدْفَعُ الْاِمَامُ ثُمَّ تَقِفُ حَتّٰی یَبْیَضَّ مَا بَیْنَھَا وَبَیْنَ النَّاسِ مِنَ الْاَدْمِ ثُمَّ تَدْعُوْ بِالشَّرَابِ فَتُفْطِرُ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ ترجمہ قاسم بن محمد روایت کرتے ہین کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا عرفہ کے دن روزہ رکھتی نہین ہمنے عرفہ کے دن شام کو انکو دیکھا کہ ہمارے جاتے تھے لوگ آگے سے پر کہڑے ہوتے رہے یہانتک کہ اُن کے اور لوگون کے درمیان مین کشادہ زمین ہوجاتی تھی تو پانی منگا کر افطار کرتی تھین روایت کیا ہے اسکو مالک نے۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صِیَامُ یَوْمِ عَرَفَۃَ اِنِّیْ اَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَنْ یُّکَفِّرَ السَّنَۃَ الَّتِیْ قَبْلَہٗ وَالسَّنَۃَ الَّتِیْ بَعْدَہٗ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم عرفہ کے بابت کہ مین اللہ تعالی سے یقین کرتا ہون کہ وہ کفارہ کرے گا اسکو سال گذشتہ اور سال آیندہ کا روایت کیا اسکو ترمذی نے

اَیَّامُ الْاُسْبُوْعِ

ہفتہ مین کس دن روزہ رکھنا چاہیے۔

(۱) عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَتَحَرّٰی یَوْمَ

الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اَلْاُخْرٰی اَلْقَصْدُ ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قصد کرتے تھے روزہ کا دوشنبہ اور پنجشنبہ کو روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی نے تحرّی کے معنے قصد کے ہین۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَاُحِبُّ اَنْ یُّعْرَضَ عَمَلِیْ وَاَنَا صَائِمٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پیش کئے جاتے ہین اعمال اللہ تعالی کے سامنے دوشنبہ اور پنجشنبہ کو تو مین پسند کرتا ہون کہ میرے عمل پیش کیے جاین درانحالیکہ مین روزہ دار ہون اُس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

اَیَّامُ الْبِیْضِ

اُجالے کے دن کے روزے

(۱) وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ قُدَامَةَ بْنِ مِلْحَانَ الْقَیْسِیِّ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنَا اَنْ نَّصُوْمَ الْبِیْضَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ وَقَالَ هُنَّ كَهَیْئَةِ الدَّهْرِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ عبدالملک بن قدامہ بن ملحان القیسی نے اپنے باپ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو حکم دیتے تھے کہ ہم ایام البیض یعنے ہر ہفتہ کے تیرہوین اور چودھوین اور پندرھوین تاریخون کو روزے رکھین اور فرماتے تھے کہ ان کا روزہ رکھنا بمنزلہ صیام الدہر کے ہے۔ ابوداؤد۔ اور نسائی نے اس کو روایت کیا ہے۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا یُفْطِرُ اَیَّامَ الْبِیْضِ فِیْ حَضَرٍ وَّلَا سَفَرٍ اَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہا تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہین چھوڑتے تھے روزہ اجالے دنون کا نہ حضر مین اور نہ سفر مین روایت کیا اسکو نسائی نے۔

(۳) وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِیَّةِ قَالَتْ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ اَیِّ اَیَّامِ الشَّهْرِ كَانَ یَصُوْمُ قَالَتْ لَمْ یَكُنْ یُبَالِیْ مِنْ اَیِّ الْاَیَّامِ یَصُوْمُ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ معاذۃ العدویہ نے کہا پوچھا مینے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم روزہ رکھتے تھے ہر مہینہ مین تین دن تو کہا کہ ہان پھر پوچھا مینے کس دن کا روزہ رکھتے تھے کہا کہ اسکی پروا نہین کرتے تھے کہ کس دن روزہ رکھین۔ روایت کیا اسکو مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی نے۔

(۴) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ فَذٰلِكَ صِیَامُ الدَّهْرِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی تَصْدِیْقَ ذٰلِكَ فِیْ كِتَابِهٖ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اَلْیَوْمُ بِعَشَرَةِ اَیَّامٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے روزہ رکھا ہر مہینہ مین تین دن پس صیام الدہر ہے پس اُتارا اللہ تعالی نے اسکی تصدیق کے لیے قرآن شریف

مین مَن جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا یعنی ایک دن کا روزہ رکھنا بجائے دس دن کے ہے روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی نے

(۵) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْغَنِیْمَۃُ الْبَارِدَۃُ الصَّوْمُ فِی الشِّتَآءِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ عامر بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جاڑے کے دنون کا روزہ ایک غنیمت بارد ہے روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

اَلْاَیَّامُ الَّتِیْ یَحْرُمُ صَوْمُھَا

کن کن دنون مین روزہ رکھنا حرام ہے

(۱) وَعَنِ ابْنِ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یَصْلُحُ الصِّیَامُ فِیْ یَوْمَیْنِ یَوْمِ الْفِطْرِ وَیَوْمِ النَّحْرِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَھٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ ترجمہ ابن سعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہین مناسب ہے روزہ رکھنا دو دنون مین یوم الفطر و یوم النحر روایت کیا اسکو پانچون نے سوائے ترمذی کے اور یہ لفظ مسلم کے ہین۔

(۲) وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَوْمُ عَرَفَۃَ وَیَوْمُ النَّحْرِ وَاَیَّامُ التَّشْرِیْقِ عِیْدُنَا اَھْلَ الْاِسْلَامِ وَھِیَ اَیَّامُ اَکْلٍ وَشُرْبٍ اَخْرَجَہُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَصَحَّحَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم عرفہ اور یوم النحر اور ایام تشریق ہم اہل اسلام کے نزدیک کھانے پینے کے دن ہین روایت کیا اسکو اصحاب سنن نے اور صحیح کہا ہے ترمذی نے اسکو

(۳) وَعَنْ نُبَیْشَۃَ الْھُذَلِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ یَوْمُ اَکْلٍ وَشُرْبٍ وَذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ ثَلٰثَۃُ اَیَّامٍ بَعْدَ یَوْمِ النَّحْرِ سُمِّیَتْ بِذٰلِکَ لِاَنَّھُمْ کَانُوْا یُنَشِّفُوْنَ فِیْھَا لُحُوْمَ الْاَضَاحِیِّ فِی الشَّمْسِ ترجمہ نبیشہ الہذلی نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ایام تشریق کہتے ہین کھانے پینے کے دن ہین اور اللہ کے بعد اللہ تعالی کا ذکر کیا اسکو روایت کیا مسلم نے ایام تشریق مین دن مین بعد یوم النحر کے اور انکا ایام تشریق اس لیے نام رکھا گیا ہے کہ ان دنون مین لوگ گوشت قربانی کا دھوپ مین سکھلاتے ہین۔

(۴) وَعَنْ صِلَۃَ بْنِ زُفَرَ قَالَ کُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ یُشَکُّ فِیْہِ مِنْ شَعْبَانَ اَوْ رَمَضَانَ فَاُتِیَ بِشَاۃٍ مَصْلِیَّۃٍ فَتَنَحّٰی بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ فَقَالَ عَمَّارٌ مَنْ صَامَ ھٰذَا الْیَوْمَ فَقَدْ عَصٰی اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَخْرَجَہُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَصَحَّحَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ صلہ ابن زفر سے روایت ہے کہ ہم عمار رضی اللہ عنہ کے پاس اس دن تھے جس دن کہ شک کیا جاتا ہے کہ آیا یہ شعبان کا دن ہے کہ رمضان کا پس ایک بھنی ہوئی بکری لائی گئی بعض حاضرین الگ ہو گئے اور کہا کہ ہم روزہ دار ہین تو کہا عمار رضی اللہ تعالی عنہ نے جس شخص نے روزہ رکھا اس دن مین اس نے ابو القاسم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کی روایت کیا اصحاب سنن نے اور صحیح کہا ترمذی نے اسکو

(۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَرْفَعُهُ قَالَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ فَلَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہا جس شخص نے ہمیشہ روزہ رکھا تو نہ اسکا روزہ ہوا اور نہ افطار۔ روایت کیا یہہ نسائی نے۔

(۶) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُوْمُوْا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب شعبان کا مہینہ نصف ہوجائے نہ روزہ رکھو ابوداود اور ترمذی نے اُس کو روایت کیا ہے

(۷) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ رَجُلًا كَانَ يَصُوْمُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان کے پہلے ایک یا دو روز کوئی روزہ نہ رکھے مگر جسکو ضروری روزہ رکھنا ہو۔ اسکو پانچون نے روایت کیا ہے۔

(۸) وَعَنْهُ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا ہے کہ عرفات مین عرفہ کا روزہ نہ رکھا جائے۔ روایت کیا ابوداود نے اسکو

(۹) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَصُوْمَنَّ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ يَصُوْمَ يَوْمًا قَبْلَهٗ اَوْ يَوْمًا بَعْدَهٗ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لَا تَخْتَصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِيْ وَلَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ فِيْ صَوْمٍ يَصُوْمُهٗ اَحَدُكُمْ ترجمہ پہر انہین سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا کہ ہرگز کوئی شخص جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے مگر یہ کہ اُس کے پہلے ایک دن یا ایک دن اُس کے بعد بھی رکھے سوائے نسائی کے اس کو پانچون نے روایت کیا ہے یہ لفظ بخاری کا ہے مسلم کی روایت مین ہے کہ تمہید کے لیے جمعہ کی رات کو اور روزے کے لیے جمعہ کے دن کو نہ مخصوص کرو۔ مگر یہ کہ روزہ کے سلسلہ مین آجاوی۔

(۱۰) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُسْرٍ السُّلَمِيِّ عَنْ اُخْتِهِ الصَّمَّاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ اِلَّا فِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ اَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ اِنَّهٗ حَدِيْثٌ مَنْسُوْخٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَ لِحَاءَ الْعِنَبَةِ قِشْرُهَا ترجمہ عبداللہ ابن بسر السلمی اپنی بہن صماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہین کہا اسنے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ روزہ رکھو یوم سبت کا مگر جس مہینہ مین تمپر روزہ فرض ہے اگر کسی کو کچھ بھی سوائے انگور کے ڈنٹھل اور لکڑی کے نہ ملے تو اسی کو چبالے۔ روایت کیا ابوداود نے اور کہا کہ یہہ حدیث منسوخ ہے اور ترمذی نے بھی اور حسن کہا اسکو (الحاء العنبۃ) یعنی چھلکا اسکا

سُنَنُ الصَّوْم

(روزے کی سنتین)

(۱) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السَّحُوْرِ بَرَکَۃً اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا اَبَا دَاؤٗدَ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے مین برکت ہے سوائے ابوداؤد کے پانچون نے اسکو روایت کیا ہے

(۲) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ فَصْلَ مَا بَیْنَ صِیَامِنَا وَصِیَامِ اَھْلِ الْکِتَابِ اَکْلَۃُ السَّحُوْرِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ ترجمہ عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اہل کتاب اور ہمارے روزون کے درمیان مین یہ فرق ہے کہ ہم سحری کھاتے ہین سوائے بخاری کے پانچون نے روایت کیا ہے۔

(۳) وَعَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا اِلَی الصَّلٰوۃِ قِیْلَ کَمْ بَیْنَ ذٰلِکَ قَالَ قَدْرُ خَمْسِیْنَ اٰیَۃً اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا اَبَا دَاؤٗدَ ترجمہ زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی۔ پھر نماز کے لیے اُٹھے پوچھا گیا کتنی دیر کے بعد۔ کہا کہ بقدر اس کے کہ پچاس آیتین پڑھی جاسکین سوائے ابوداؤد کے پانچون نے روایت کیا۔

(۴) وَعَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنْتُ اَتَسَحَّرُ فِیْ اَھْلِیْ ثُمَّ یَکُوْنُ بِیْ سُرْعَۃٌ اَنْ اُدْرِکَ صَلٰوۃَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ سہل ابن سعد رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین کہ مین اپنے گھر سحری کھاتا تھا۔ اور جلدی رہتی تھی مجھکو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پالون روایت کیا بخاری نے اسکو

(۵) وَعَنْ زَیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ قُلْنَا لِحُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَیُّ سَاعَۃٍ تَسَحَّرْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ھُوَ النَّھَارُ اِلَّا اَنَّ الشَّمْسَ لَمْ تَطْلُعْ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ ترجمہ زرین بن حبیش نے کہا کہ ہمنے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپنے سحری کھائی تھی۔ کہا صبح ہوگئی تھی صرف آفتاب نہین نکلا تھا۔ روایت کیا اس کو نسائی نے۔

(۶) وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا یَھِیْدَنَّکُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ حَتّٰی یَعْتَرِضَ لَکُمُ الْاَحْمَرُ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالشَّیْخَانِ۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ ھُوَ الْمُعْتَرِضُ وَلَیْسَ بِالْمُسْتَطِیْلِ لَا یَھِیْدَنَّکُمْ اَیْ لَا یَزْعَجَنَّکُمُ الْفَجْرُ الْمُسْتَطِیْلُ فَاِنَّہُ الصُّبْحُ الْکَاذِبُ فَلَا تَمْتَنِعُوْا بِہٖ عَنِ الْاَکْلِ وَالشُّرْبِ ترجمہ طلق ابن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہا و پیو اور نہ روکے تمکو چمکدار چڑھتی ہوئی روشنی یہانتک کہ سرخی نظر آنے لگا ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور شیخین نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہون نے کہا ہے کہ وہ چوڑی ہے مستطیل نہین ہے۔ لا یہیدنکم یعنے مستطیل روشنی تمکو نہ روکے کیونکہ وہ صبح کاذب ہے اس کی وجہ سے کھانے پینے سے نہ رکو۔

(۷) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اِذَا سَمِعَ اَحَدُکُمُ النِّدَاءَ

وَإِلَّا فَلْيُفْطِرْ فَإِنَّهُ طَهُورٌ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص اگر اذان سنے اور اُس کے ہاتھ میں برتن ہو تو برتن کو نہ رکھے یہاں تک کہ اپنی طرح اپنی حاجت پوری کرلے ابوداؤد نے اسکو روایت کیا ہے۔

وَقْتُ الْإِفْطَارِ

(روزہ افطار کرنے کا وقت)

(۱) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَاهُنَا وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هَاهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات اسطرف سے آئی اور دن اُس طرف جاگیا اور آفتاب ڈوب گیا تو روزہ دار کے روزہ افطار کرنے کا وقت آگیا۔ نسائی کے سوائے پانچوں نے اسکو روایت کیا ہے

(۲) وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَانَا يُصَلِّيَانِ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَنْظُرَانِ إِلَى اللَّيْلِ الْأَسْوَدِ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَا ثُمَّ يُفْطِرَانِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ حمید ابن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما مغرب کی نماز پڑھا کرتے تھے یہ قبل افطار کے رات کی سیاہی کو دیکھتے تھے اور نماز کے بعد افطار کرتے تھے یہ رمضان میں ہوتا تھا۔ اُس کو مالک نے روایت کیا ہے

تَعْجِيْلُ الْفِطْرِ

(افطار کرنے میں جلدی کرنی چاہیے)

(۱) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ أَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ لوگ بھلائی کے ساتھ رہینگے جبتک کہ افطار میں جلدی کرینگے ترمذی نے اور تینوں نے اسکو روایت کیا ہے۔

(۲) وَعَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الْكَرِيْمِ ابْنَ أَبِي الْمُخَارِقِ يَقُوْلُ مِنْ عَمَلِ النُّبُوَّةِ تَعْجِيْلُ الْفِطْرِ وَالْاِسْتِيْنَاءُ بِالسَّحُوْرِ الْاِسْتِيْنَاءُ التَّأْخِيْرُ ترجمہ مالک سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا عبدالکریم بن ابی المخارق سے وہ کہتے تھے کہ افطار میں جلدی کرنا اور سحری میں دیر کرنا یہ عمل نبوت سے ہے۔ استیناء کو معنے دیر اور تاخیر کرنے کے ہیں۔

(۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى رُطَبَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَعَلٰى تَمَرَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَمَرَاتٌ حَسَا حَسْوَاتٍ مِنْ مَاءٍ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قبل نماز پڑھنے کے تر کھجوروں سے افطار کرلیا کرتے تھے۔ اگر تر کھجوریں نہ ملتی تھیں تو چھوہارے سے اور جب ایک چھوہارا بھی نہ ملتا تھا تو

پانی سے افطار کرتے تھے ابو داؤد اور ترمذی نے اسکو روایت کیا ہے اور لفظ ترمذی کا ہے۔

(۴) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ معاذ بن زہرہ سے روایت ہے کہا کہ مجھکو یہہ حدیث پہونچی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب افطار کرتے تھے تو فرماتے اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ (اے اللہ میںنے تیرے ہی لیے روزہ رکھا اور تیری دی ہوئی روزی پر افطار کیا) ابو داؤد نے اسکو روایت کیا ہے۔

(۵) وَعَنْ مَرْوَانَ بْنِ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اَفْطَرَ ذَهَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤُدَ وَزَادَ رَزِيْنٌ فِيْ اٰخِرِهٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ترجمہ مروان بن سالم بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت افطار کرتے تھے تو فرماتے تھے کہ پیاس رفع ہوگئی آنتین سیراب ہوگئین اور اجر یقینی ہوگیا انشاء اللہ تعالی اسکو ابو داؤد نے روایت کیا ہے رزین نے اسکے اوّل مین الحمد للہ زیادہ کیا ہے۔

(۶) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ وَاصَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ شَهْرِ رَمَضَانَ فَوَاصَلَ نَاسٌ مِّنْ فَعَلَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ لَوْ مُدَّ لَنَا الشَّهْرُ لَوَاصَلْنَا وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَهُمْ اِنِّيْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ اِنِّيْ اَظَلُّ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ اَلْمُوَاصَلَةُ هٰهُنَا اَنْ يَّصُوْمَ يَوْمَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً لَا يُفْطِرُ فِيْهِنَّ وَالتَّعَمُّقُ الْمُبَالَغَةُ وَمُجَاوَزَةُ الْحَدِّ فِي الْاَمْرِ وَمَعْنٰى يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِيْ اَنَّ يُعْطِيْنِيْ وَيُقَوِّيْنِيْ عَلَيْهِ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ بِمَنْزِلَةِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ لَكِنْ ترجمہ انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رمضان کے اخیر مہینے مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مواصلہ (روزہ پر روزہ رکھنا) کی اُنکو دیکھکر اور لوگون نے بھی کی جب آپکو اسکی خبر ملی تو آپنے فرمایا کہ یہہ مہینہ ہمپر دراز ہوتا تو مین ایسی مواصلہ کرتا کہ یہہ غلو کرنے والے اپنے غلو سے باز آتے مین تمہاری طرح نہین ہون مجھکو میرا رب کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ اسکو شیخین اور ترمذی نے روایت کیا ہے مواصلہ کے بیان پر یہہ معنی ہین کہ دو دن یا تین دن تک روزہ رکھے درمیان مین افطار نہ کرے تعمق کے معنے مبالغہ اور کسی کام مین حد سے گذر جانے کے ہین۔ یطعمنی ویسقینی کے معنے یہ ہین کہ مجھکو وہ مدد اور تقویت دیتا ہے جو کہ بمنزلہ کھانے اور پینے کے ہوتی ہے۔

(۷) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَ مَرْوَانَ اَنَّ عَائِشَةَ وَاُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَخْبَرَتَاهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِيْ رَمَضَانَ جُنُبًا مِّنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ ترجمہ ابو بکر بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ میرے باپ نے مروان کو خبر دی کہ عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے اُن سے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رمضان مین فجر کا وقت آجاتا اُس حال مین کہ آپ بغیر احتلام کے جنبی ہوتے (یعنی جماع سے) تو آپ غسل کرکے روزہ رکھ لیتے اسکو چھیون نے روایت کیا ہے۔

(۸) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا لَا اَعُدُّ وَلَا اُحْصِيْ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اَن گنت مرتبہ دیکھا کہ وہ روزہ کی حالت مین مسواک کر رہے ہین اسکو بخاری ابو داؤد۔ اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ يَسْتَاكُ الصَّائِمُ اَوَّلَ النَّهَارِ وَاٰخِرَهٗ اَخْرَجَهُ

البخاری ترجمہ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ روزہ دار دن کے پہلے اور پچھلے حصہ مین مسواک کر لیا کرے بخاری نے ترجمہ مین اسکو روایت کیا ہے۔

(۱۰) وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ تعالیٰ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ اخرجہ البخاری وابوداؤد والترمذی

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹی باتین اور اُس کے اوپر عمل کرنا نہین چھوڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اسکی حاجت نہین ہے کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑے بخاری اور ابوداؤد اور ترمذی نے اسکو روایت کیا ہے۔

(۱۱) وعنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا دعی احدکم الی طعام وھو صائم فلیقل انی صائم اخرجہ مسلم وابوداؤد والترمذی ترجمہ یہ انہین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی جب کھانے کی طرف بلایا جائے اور وہ روزہ دار ہو تو کہدے کہ مین روزہ دار ہون مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی نے اسکو روایت کیا ہے۔

(۱۲) وعن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من نزل بقوم فلا یصومن الا باذنھم اخرجہ الترمذی وقال منکر لا نعرف احدا روی من الثقات غیر ھشام بن عروۃ ترجمہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی قوم مین مہمان اترے تو اسکو اون لوگون کے بلا اذن روزہ رکھنا نہین چاہیے اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے اسکو کسی ثقہ راوی نے نہین روایت کیا ہے سوا ہشام بن عروہ کے۔

(۱۳) وعن ام عمارۃ بنت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دخل علیھا فقدمت لہ طعاما فقال لھا کلی فقالت انی صائمۃ فقال ان الصائم اذا اکل عندہ المفاطیر صلت علیہ الملئکۃ اخرجہ الترمذی ترجمہ ام عمارہ بنت کعب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے یہان آئے مینے اُنکے سامنے کھانا پیش کیا آپ نے فرمایا کہ تو کھا مینے کہا کہ مین روزہ دار ہون۔ تو آپ نے فرمایا کہ جب کسی روزہ دار کا کھانا کھایا جاتا ہے تو ملائکہ علیہم السلام اسکے لیے رحمت کی دعا مانگتے ہین جبتک کہ لوگ کھانا کھا کر فارغ نہ ہون۔ ایک دوسری روایت مین ہے کہ جب روزہ دار کے پاس وہ لوگ کھانا کھائین جنکو روزہ نہو تو ملائکہ اُس کے لیے دعائے رحمت مانگتے ہین اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۱۴) وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تصوم المرأۃ وبعلھا شاھد الا باذنہ اخرجہ الخمسۃ الا النسائی وزاد ابوداؤد وفی غیر رمضان واللہ اعلم ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب عورت کا شوہر موجود ہو تو وہ بلا اجازت شوہر کے روزہ نہ رکھے۔ نسائی کے سوائے پانچون نے اسکو روایت کیا ہے۔ ابوداؤد نے اسمیں فی غیر رمضان (علاوہ رمضان کے) کا لفظ زیادہ کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِی اِبَاحَۃِ الْفِطْرِ وَاَحْکَامِہٖ

تیسرا باب

افطار کے مباح ہونے اور اُس کے احکام کے بیان مین

(۱) عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰی مَکَّۃَ فِیْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰی بَلَغَ کُرَاعَ الْغَمِیْمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّآءٍ فَرَفَعَہٗ حَتّٰی نَظَرَ النَّاسُ اِلَیْہِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِیْلَ لَہٗ بَعْدَ ذٰلِکَ اِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ اُولٰٓئِکَ الْعُصَاۃُ اُولٰٓئِکَ الْعُصَاۃُ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح کی سال مکہ کی طرف روانہ ہوئے رمضان کا مہینہ تھا۔ آپ منزل کراع الغمیم تک روزہ رکھتے گئے اور اور لوگون نے بھی روزہ رکھا پھر آپنے ایک پیالہ پانی منگوایا اور اُسکو ہاتھ مین اُٹھایا سب لوگون نے دیکھا پھر آپنے اُسکو پی لیا۔ اُسکے بعد آپسے کہا گیا کہ بعض لوگون نے روزہ رکھا ہے تو آپنے فرمایا کہ وہ گناہ گار ہین۔ وہ گناہ گار ہین مسلم اور ترمذی نے اُسکو روایت کیا ہے۔

(۲) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَمِنَّا الصَّآئِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِیْ یَوْمٍ حَارٍّ اَکْثَرُنَا ظِلًّا صَاحِبُ الْکِسَآءِ فَمِنَّا مَنْ یَّتَّقِی الشَّمْسَ بِیَدِہٖ فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُوْنَ فَضَرَبُوا الْاَبْنِیَۃَ وَسَقَوُا الرِّکَابَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ذَھَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْیَوْمَ بِالْاَجْرِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَآئِیُّ ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ ایک سفر مین تھے۔ ہم مین سے بعض لوگ روزہ دار تھے اور بعض تھے۔ پھر ہم ایک منزل پر اُترے سخت گرمی کے دن مین جبکے پاس چادر تھی اُسکو سایہ نصیب تھا۔ بعض لوگ آفتاب کی دھوپ سے بچنے کے لیے اپنے ہاتھہ سرون پر رکھے ہوئے تھے۔ تو روزہ دار لوگ وہان بیٹھہ گئے۔ اور جن لوگون نے روزہ نہین رکھا وہ اُٹھے انہون نے خیمے لگائے اور سواریون کو پانی پلایا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ توڑنے والے آج بڑے ثواب مین رہے بخاری اور نسائی نے اُسکو روایت کیا ہے۔

(۳) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَرَاٰی رَجُلًا قَدِ اجْتَمَعَ عَلَیْہِ النَّاسُ وَقَدْ ظُلِّلَ عَلَیْہِ فَقَالَ مَا لَہٗ فَقَالُوْا رَجُلٌ صَآئِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَیْسَ لِلْبِرِّ اَنْ تَصُوْمُوْا فِی السَّفَرِ فِیْ رِوَایَۃٍ لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِی السَّفَرِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر مین تھے تو آپنے ایک شخص کو دیکھا کہ بہت سے لوگ اُس کے گرد جمع ہین اور سُپر سایہ کیے ہوئے ہین۔ آپنے پوچھا کہ یہ کیا ہے لوگون نے کہا کہ یہ روزہ دار شخص ہے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نیکی نہین ہے کہ سفر مین تم روزہ رکھو ایک روایت مین ہے کہ سفر مین روزہ رکھنا بھلائی نہین ہے سوائے ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ سَاَلَ حَمْزَۃُ بْنُ عَمْرِوِ الْاَسْلَمِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِی السَّفَرِ وَکَانَ کَثِیْرَ الصِّیَامِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ

وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سفر میں روزہ رکھنے کا حکم پوچھا اور وہ بہت زیادہ روزہ رکھتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ چاہو رکھو چاہو نہ رکھو۔ چھوں نے اسکو روایت کیا ہے۔

(۵) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَا الصَّائِمُ یَعِیْبُ عَلَی الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَی الصَّائِمِ اَخْرَجَہُ الثَّلَاثَۃُ وَاَبُوْدَاؤُدَ۔

ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تھے تو بعض لوگ روزہ رکھتے تھے۔ اور بعض لوگ نہیں نہ روزہ رکھنے والا روزہ توڑنے والے کو برا سمجھتا تھا اور نہ روزہ توڑنے والا روزہ رکھنے والے کو برا سمجھتا تھا۔ تینوں نے اور ابوداؤد نے بھی اسکو روایت کیا ہے۔

(۶) وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ فِیْ حَرٍّ شَدِیْدٍ حَتّٰی اِنْ کَانَ اَحَدُنَا لَیَضَعُ یَدَہٗ عَلٰی رَاْسِہٖ مِنْ شِدَّۃِ الْحَرِّ وَمَا فِیْنَا صَائِمٌ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَابْنُ رَوَاحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رمضان میں نکلے جبکہ سخت گرمی تھی۔ یہانتک کہ بعض لوگ دھوپ کی شدت کی وجہ سے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھتے تھے ہم لوگوں میں سے سوائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابن رواحہ کے کوئی روزہ دار نہیں تھا۔ اسکو شیخین اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۷) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَیَّۃَ الضَّمْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَالَ انْتَظِرِ الْغَدَاءَ یَا اُمَیَّۃُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ صَائِمٌ فَقَالَ اُدْنُ مِنِّیْ حَتّٰی اُخْبِرَکَ عَنِ الْمُسَافِرِ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی وَضَعَ عَنْہُ الصِّیَامَ وَنِصْفَ الصَّلٰوۃِ اَخْرَجَہُ السَّبْعَۃُ ترجمہ عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک سفر سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا تو آپ نے فرمایا کہ ای امیہ انتظار کرو کھانا آتا ہے۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ میں روزہ دار ہوں۔ آپ نے فرمایا تم میں مسافر کے احکام سے مطلع کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر سے (بحالت سفر) روزہ معاف کیا اور نماز آدھی کر دی۔ نسائی نے اسکو روایت کیا ہے۔

(۸) وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ یُقَالُ لَہٗ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی وَضَعَ شَطْرَ الصَّلٰوۃِ عَنِ الْمُسَافِرِ وَاَرْخَصَ لَہٗ فِی الْاِفْطَارِ وَاَرْخَصَ فِیْہِ لِلْمُرْضِعِ وَالْحُبْلٰی اِذَا خَافَتَا عَلٰی وَلَدَیْہِمَا اَخْرَجَہُ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ بنی عبداللہ بن کعب بن مالک کے قبیلہ کا ایک شخص جسکا نام انس ابن مالک ہے روایت کرتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر کے لیے نصف نماز کو دی ہے اور اُس کے لیے روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی ہے جسطرح اُس عورت کو اجازت دی ہے جو بچہ کو دودھ پلاتی ہو یا حاملہ ہو جبکہ یہ اپنے حمل یا بچہ پر کسی قسم کی تکلیف کا خوف ہو۔ اصحاب السنن نے اسکو روایت کیا ہے۔

(۹) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ کَعْبٍ قَالَ اَتَیْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فِیْ رَمَضَانَ وَھُوَ یُرِیْدُ سَفَرًا وَقَدْ رُحِلَتْ لَہٗ رَاحِلَتُہٗ وَلَبِسَ ثِیَابَ سَفَرِہٖ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَاَکَلَ فَقُلْتُ لَہٗ سُنَّۃٌ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ رَکِبَ

اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ محمد بن کعب سے روایت ہے کہ مین حضرت انس کے پاس گیا رمضان کا مہینہ تھا اور وہ کہین سفر کو جانیوالے تھے پینے انکی سواری درست کی اور انہون نے اپنے سفر کے کپڑے پہنے اسکے بعد کھانا منگایا اور کہا یا پینے کہا کیا یہ سنت ہی تو فرمایا ہان پھر سوار ہوے۔ اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۱۰) وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِذَا كَانَ فِیْ سَفَرٍ فِیْ رَمَضَانَ فَعَلِمَ اَنَّهٗ دَاخِلٌ الْمَدِیْنَةَ مِنْ اَوَّلِ یَوْمِهٖ دَخَلَ وَهُوَ صَائِمٌ ترجمہ مالک سے روایت ہی کہ انکو خبر پہونچی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ جب رمضان مین کسی سفر سے آتے تھے اور انکو یہ یقین ہوتا تھا کہ آج دن کے پہلے حصہ مین مین مدینہ مین داخل ہوجاؤنگا تو روزہ رکھہ لیتے تھے

(۱۱) وَعَنْ مَنْصُوْرٍ الْكَلْبِیِّ اَنَّ دِحْیَةَ بْنَ خَلِیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنْ دِمَشْقَ اِلٰی اَلْمِقْدَارِ ثَلَاثَةَ اَمْیَالٍ فِیْ رَمَضَانَ فَاَفْطَرَ وَاَفْطَرَ مَعَهٗ نَاسٌ كَثِیْرٌ وَكَرِهَ اٰخَرُوْنَ اَنْ یُّفْطِرُوْا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَیْتُ الْیَوْمَ اَمْرًا مَا كُنْتُ اَظُنُّ اَنِّیْ اَرَاهُ اِنَّ قَوْمًا رَغِبُوْا عَنْ هَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ اَللّٰهُمَّ اِلَیْكَ اُفْضِیْ اِلَیْكَ اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ منصور کلبی روایت کرتے ہین کہ دحیہ بن خلیفہ رضی اللہ عنہ دمشق سے تین میل کے فاصلہ پر رمضان مین نکلے تو روزہ توڑ ڈالا اور بہت سے لوگون نے اُن کے ساتھہ روزہ توڑا بعض لوگون نے اسکو پسند نہین کیا۔ تو انہون نے کہا واللہ مینے آج ایسی بات دیکھی ہے جسکو دیکھنے کا مجھے گمان نہا ایک قوم ہے کہ جنہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے اصحاب کی سنت سے اعراض کیا یا اللہ ایسی قوم مین سے تو اپنے پاس مجھکو اٹھالے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۱۲) وَعَنْ عُبَیْدِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ اَبِیْ بَصْرَةَ الْغِفَارِیِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ فِیْ سَفِیْنَةٍ فِیْ رَمَضَانَ فَقُرِّبَ غَدَاؤُهٗ فَقَالَ اقْتَرِبْ قُلْتُ اَلَسْتَ تَرٰی الْبُیُوْتَ قَالَ اَتَرْغَبُ عَنْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَكَلَ وَاَكَلْتُ اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ عبید بن جبیر کہتے ہین کہ مین ابی بصرہ غفاری اصحابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ رمضان کے مہینہ مین ایک کشتی مین سوار تھا انکے سامنے صبح کا کھانا لایا گیا مجھے کہا کہ کھا مینے کہا کہ یہان سے مکانات نظر آتے ہین۔ تو کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سے تم روگردانی کرتے ہو۔ پس انہون نے کھایا اور مینے کھایا۔ اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے

(۱۳) وَعَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْمُحَبَّقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَهٗ رَمَضَانُ فِی السَّفَرِ وَلَهٗ جُمُوْلَةٌ یَاْوِیْ اِلٰی شِبَعٍ فَلْیَصُمْ رَمَضَانَ حَیْثُ اَدْرَكَهٗ اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ۔ اَلْجُمُوْلَةُ بِالضَّمِّ الْاَحْمَالُ وَبِالْفَتْحِ بِلَا هَاءٍ الْاِبِلُ یُحْمَلُ عَلَیْهَا اَیْ مَنْ كَانَ صَاحِبَ اَحْمَالٍ لِیُسَافِرَ فِیْهَا ترجمہ سلمہ ابن المحبق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو سفر مین رمضان آجاے اور اسکے پاس ایسی باربرداری ہو جسکی بدولت حالت سیری مین ٹھکانے پر پہونچ جاوے تو اُسے روزہ رکھنا چاہیے جہان اُسے رمضان آجاے۔ اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ جمولہ بضم جیم کے معنے بوجھ کے ہین اور بفتح جیم کے معنے اونٹ جسپر کہ بوجھ لادا جاتا ہے۔ یعنے جو شخص کہ مع اونٹ اور بوجھ کے سفر کرتا ہو۔

مُوجِبُ الْاِفطَار

(افطار سے جو واجب آتا ہے اُسکا بیان)

(۱) **عَنْ** نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کَانَ یَقُوْلُ یَصُوْمُ رَمَضَانَ مُدَّتَہٗ یَعْنِیْ مَنْ اَفْطَرَہٗ مِنْ مَرَضٍ اَوْ فِیْ سَفَرٍ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ جس شخص کے بیماری یا سفر کی وجہ سے رمضان کے روزے رہ گئے ہوں وہ انکو سلسلہ وار رکھے۔

(۲) **وَعَنِ** ابْنِ شِھَابٍ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ وَابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اخْتَلَفَا فِیْ قَضَاءِ رَمَضَانَ فَقَالَ اَحَدُھُمَا یُفَرِّقُ فِیْ بَیْنَہٗ وَقَالَ الْاٰخَرُ لَا یُفَرِّقُ لَا اَدْرِیْ ثُمَّھُمَا قَالَ یُفَرِّقُ فِیْ بَیْنَہٗ وَلَا اَیُّھُمَا قَالَ لَا یُفَرِّقُ فِیْ بَیْنَہٗ اَخْرَجَھُمَا مَالِکٌ ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے کہ ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما میں قضا رمضان کی بابت اختلاف ہوا۔ ایک نے تو یہ کہا کہ ان روزوں میں تفریق جائز ہے اور دوسرے نے کہا کہ نہیں جائز ہے (بلکہ سلسلہ وار رکھنا چاہیے) میں نہیں جانتا کہ کس نے یہ کہا تھا کہ تفریق جائز ہے اور کس نے کہا نہیں جائز ان دونوں کو مالک نے روایت کیا ہے۔

(۳) **وَعَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ کَانَ یَکُوْنُ عَلَیَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا اَسْتَطِیْعُ اَنْ اَقْضِیَہٗ اِلَّا فِیْ شَعْبَانَ وَذٰلِکَ لِمَکَانِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ ترجمہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے اوپر رمضان کے روزے رہے تھے اور میں اُن کی قضا شعبان کے پہلے نہیں کر سکتی تھی اور یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر تھا اسکو چھوں نے روایت کیا ہے۔

(۴) **وَعَنْھَا** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَعَلَیْہِ صَوْمٌ صَامَ عَنْہُ وَلِیُّہٗ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَقِیْلَ صَامَ عَنْہُ وَلِیُّہٗ عَلٰی ظَاھِرِہٖ وَھُوَ قَوْلُ الشَّافِعِیِّ الْقَدِیْمُ وَقِیْلَ الْمُرَادُ بِہِ الْکَفَّارَۃُ فَعَبَّرَ عَنْھَا بِالصَّوْمِ اِذْ کَانَتْ لَازِمَۃً وَعَلَیْہِ اَکْثَرُ الْفُقَھَاءِ ترجمہ انہیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مر گیا اور اُسپر رمضان کے روزے باقی ہیں تو اُسکا ولی اُس کے عوض میں روزے رکھے اسکو شیخین اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے کہا گیا ہے کہ صام عنہ ولیہ کے ظاہر معنے مراد ہیں اور یہی شافعی کا قدیمی قول ہے۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ اس سے مراد کفارہ ہے جسکی تعبیر روزہ سے کی گئی ہے اسلیے کہ یہی اُسکا سبب ہے۔ اسی پر اکثر فقہا ہیں۔

(۵) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ جَاءَتِ امْرَاَۃٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ اُمِّیْ مَاتَتْ وَعَلَیْھَا صَوْمُ نَذْرٍ اَفَاَصُوْمُ عَنْھَا قَالَ اَرَاَیْتِ لَوْ کَانَ عَلٰی اُمِّکِ دَیْنٌ اَکُنْتِ تَقْضِیْنَہٗ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَصُوْمِیْ عَنْ اُمِّکِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہ ایک عورت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور کہا میری ماں مر گئی ہے اور اسپر نذر کے روزے تھے تو کیا میں اسکی طرف سے رکھ سکتی ہوں تو آپ نے فرمایا کہ اگر تیری ماں کے اوپر کچھ قرضہ ہوتا اور تو اسکو ادا کرتی کیا اُسکا قرض ادا ہو جاتا یا نہ) اُس نے کہا کہ بیشک تو آپ نے فرمایا کہ اپنی ماں کے بدلے روزہ

رکھے اسکو پانچوں نے روایت کیا ہے۔

(۶) وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُنْكِرُ اَنْ يَّصُوْمَ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ اَوْ يُصَلِّيَ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ ترجمہ مالک سے روایت ہے کہ عبداللہ ابن عمر ان باتوں کا انکار کرتے تھے کہ کسی کے بدلے میں کوئی روزہ رکھے یا نماز پڑھے۔

(۷) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَاُهْدِيَ لَنَا طَعَامٌ فَاَكَلْنَا مِنْهُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَبَدَرَتْنِيْ بِالْكَلَامِ وَكَانَتْ بِنْتَ اَبِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصْبَحْتُ اَنَا وَعَائِشَةُ صَائِمَتَيْنِ مُتَطَوِّعَتَيْنِ فَاُهْدِيَ لَنَا طَعَامٌ فَاَفْطَرْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اقْضِيَا مَكَانَهٗ يَوْمًا اٰخَرَ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے اور حفصہ نے دونوں نے روزہ رکھا اور ہمارے پاس تحفہ میں کھانا آیا پس ہم نے اسکو کھایا۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو جلدی سے حفصہ نے کہا وہ اپنے باپ یعنی عمر رضی کی لڑکی تھیں) یا رسول اللہ میں نے اور عائشہ نے نفلی روزہ رکھا تھا اور ہمارے پاس تحفہ میں کھانا آیا ہم نے روزہ توڑ ڈالا تو آپ نے فرمایا کہ اس کے بدلے دوسرے دن روزہ رکھ ڈالو۔ مالک ابوداؤد اور ترمذی نے اسکو روایت کیا ہے۔

(۸) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اَفْطَرْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَيْمٍ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ قِيْلَ لِهِشَامٍ اَفَاُمِرُوْا بِالْقَضَاءِ قَالَ وَبُدٌّ مِّنْ قَضَاءٍ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہم نے ابر کے دن روزہ افطار کیا پھر آفتاب اس کے بعد نکل آیا ہشام سے (جو اس حدیث کے راوی ہیں) پوچھا گیا کہ پھر اسکی قضا کرنے کا حکم دیا گیا؟ تو کہا کہ قضا تو لازم ہے۔ بخاری اور ابوداؤد نے اسکو روایت کیا ہے۔

(۹) وَعَنْ اَسْلَمَ قَالَ فَعَلَ ذٰلِكَ عُمَرُ يَعْنِي الْقَضَاءَ وَقَالَ الْخَطْبُ يَسِيْرٌ وَقَدِ اجْتَهَدْنَا اَخْرَجَهُ مَالِكٌ الْخَطْبُ الْاَمْرُ وَالشَّاْنُ ترجمہ اسلم سے روایت ہے کہ یہ عمر نے بھی کیا ہے یعنی قضا۔ اسمیں ہمنے ناحق بات بڑھا رکھی ہے حالانکہ یہ مسئلہ آسان ہے اسکو مالک نے روایت کیا ہے خطب کے معنی حالت کے ہیں۔

(۱۰) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَفْطَرَ مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ مَرَضٍ وَّلَا رُخْصَةٍ لَمْ يَقْضِ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ وَاِنْ صَامَهٗ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے رمضان کا روزہ بلا مرض اور رخصت کی حالت کے افطار کر ڈالا تو اگر وہ سارے زمانہ کا روزہ رکھے تو اسکی قضا نہیں ہو سکتی۔ بخاری نے اسکو تعلیقاً روایت کیا ہے۔ ابوداؤد اور ترمذی نے بھی اسکو روایت کیا ہے۔

فِي الْكَفَّارَةِ

(کفارہ کا بیان)

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ مَا اَهْلَكَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلٰى اَهْلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ قَالَ أَنَا قَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ عَلٰى أَفْقَرَ مِنِّي وَاللهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرَ مِنَّا فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ وَالْعَرَقُ الزَّنْبِيلُ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ اللَّابَةُ الْأَرْضُ ذَاتُ الْحِجَارَةِ السُّودِ الْكَثِيرَةِ وَهِيَ الْحَرَّةُ وَكَلَابَتَا الْمَدِينَةِ حَرْفَاهَا مِنْ جَانِبَيْهَا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ میں ہلاک ہوگیا آپ نے پوچھا کہ کیوں۔ کہا کہ میں نے اپنی بی بی سے مجامعت کرلی درانحالیکہ میں روزہ دار تھا۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا کوئی غلام آزاد کرنے کی قدرت تجھکو ہے اُس نے کہا نہیں کہا کہ دو مہینے متواتر روزہ رکھ سکتا ہے۔ اُس نے کہا نہیں۔ پھر فرمایا کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے اُس نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا کہ اچھا بیٹھ جا پھر آپ کے پاس ایک ٹوکرا کھجور کا بھرا کوئی لایا تو آپ نے پوچھا کہ سائل کہاں ہے اُسنے کہا کہ میں حاضر ہوں تو آپ نے فرمایا کہ یہ لے اور صدقہ کر اُس نے کہا اپنے سے زیادہ محتاج پر۔ واللہ مدینہ کے دونوں لابہ کے درمیان میں کوئی مجھ سے بڑھکر فقیر نہیں ہے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسے اور فرمایا کہ اپنے بال بچوں کو کھلا دے۔ عرق زنبیل کو کہتے ہیں سوائے نسائی کے پانچوں نے اسکو روایت کیا ہے لابہ کے معنے زمین کے ہیں جو بہت زیادہ کالی ہو اُسی کو حرہ بھی کہتے ہیں مدینہ کے لابتین یعنے اُس کے دونوں جانب۔

(۲) وَعَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَبِرَ حَتّٰى كَانَ لَا يَقْدِرُ عَلَى الصِّيَامِ فَكَانَ يُفْتَدِي ترجمہ مالک سے روایت ہے کہ انکو یہ خبر پہونچی ہے کہ انس رضی اللہ عنہ اسقدر بڑھاپے کی وجہ سے ضعیف ہوگئے تھے کہ روزہ نہیں رکھ سکتے تھے تو فدیہ دیتے تھے۔

(۳) وَعَنْهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا سُئِلَ عَنِ الْحَامِلِ إِذَا خَافَتْ عَلٰى وَلَدِهَا وَاشْتَدَّ عَلَيْهَا الصِّيَامُ فَقَالَ تُفْطِرُ وَتُطْعِمُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا مُدًّا مِنْ حِنْطَةٍ بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ترجمہ انہیں سے روایت ہے کہ انکو یہ حدیث پہونچی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ حاملہ عورت کو جب روزہ میں تکلیف ہو اور اسکو اپنے حمل پر مجھ خوف معلوم ہو تو کیا کرے کہا کہ روزہ توڑ ڈالے اور ہر ایک دن کے بدلے میں ایک ایک مسکین کو کھلا دے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مُد سے ایک مُد گیہوں۔

(۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ رَمَضَانَ فَلْيُطْعَمْ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَ وَقْفَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مرگیا اور اُس پر رمضان کا روزہ باقی ہے تو ہر ایک روز کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلایا جاوے اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور اس حدیث کا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما تک موقوف ہونا صحیح ہے۔

(۵) وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ كَانَ عَلَيْهِ قَضَاءُ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقْضِهِ وَهُوَ قَوِيٌّ عَلٰى صِيَامِهِ حَتّٰى جَاءَ رَمَضَانُ آخَرُ فَإِنَّهُ يُطْعِمُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا مُدًّا مِنْ حِنْطَةٍ وَعَلَيْهِ مَعَ ذٰلِكَ الْقَضَاءُ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے کہ جس شخص پر رمضان کے روزے کی

قضا باقی تہی اور اسنے قضا نہین کیا حالانکہ روزہ رکھنے کی قوت اُس کو تہی یہانتک کہ دوسرا رمضان آگیا تو وہ ہر ایک دن کے بدلے مین ایک مسکین کو ایک مد گیہون دے اور قضا بہی کرے یہکو مالک نے روایت کیا ہے۔

کتاب الصبر

کتاب ہے صبر کے بیان مین۔

(۱) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَلٰی اِمْرَاَۃٍ تَبْکِیْ عَلٰی صَبِیٍّ لَّھَا فَقَالَ اتَّقِی اللّٰہَ وَاصْبِرِیْ فَقَالَتْ وَمَا تُبَالِیْ بِمُصِیْبَتِیْ فَلَمَّا ذَھَبَ قِیْلَ لَھَا اِنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَاَخَذَھَا مِثْلُ الْمَوْتِ فَاَتَتْ بَابَہٗ فَلَمْ تَجِدْ عَلٰی بَابِہٖ بَوَّابِیْنَ فَاَتَتْہُ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَمْ اَعْرِفْکَ فَقَالَ اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَۃِ الْاُوْلٰی اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ ترجمہ انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک عورت پر گذرے جو اپنی لڑکی کی موت کے غم مین رو رہی تہی آپنے اُس سے فرمایا کہ اللہ کا خوف کر اور صبر کر اُس نے جواب دیا کہ آپ کو میری مصیبت کی کیا پروا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہان سے چلے گئے تو اُس سے کہا گیا کہ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تہے پس وہ دم بخود ہوگئی، اور گویا اس کی موت آگئی پہر وہ حضرت کے دروازے پر آئی یہان اُس نے دیکہا کہ کوئی دربان نہین تہا پہر آپکے پاس آئی اور کہا کہ یا رسول اللہ مینے آپ کو پہچانا نہین۔ آپنے فرمایا کہ پہلے صدمہ کے وقت صبر کرنا چاہیے یعنی صدمہ اولی کے وقت صبر کرنا ہی در اصل صبر ہے۔ سوائے نسائی کے پانچون نے اسکو روایت کیا ہے۔

(۲) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اُصِیْبَ بِمُصِیْبَۃٍ فَقَالَ اَمَرَہُ اللّٰہُ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰہُ لَہٗ خَیْرًا مِّنْھَا قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قُلْتُ اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرٌ مِّنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ اَوَّلُ بَیْتٍ ھَاجَرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِنِّیْ قُلْتُھَا فَاَخْلَفَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاَرْسَلَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حَاطِبَ بْنَ اَبِیْ بَلْتَعَۃَ یَخْطُبُنِیْ لَہٗ فَقُلْتُ اِنَّ لِیْ بِنْتًا وَّاَنَا غَیُوْرٌ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَمَّا ابْنَتُھَا فَنَدْعُوْ اللّٰہَ یُغْنِیْھَا عَنْھَا وَاَدْعُوْ اللّٰہَ تَعَالٰی اَنْ یَّذْھَبَ بِالْغَیْرَۃِ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَمَالِکٌ فِیْ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیِّ ترجمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا تہا کہ آپنے فرمایا تہا کہ جسکو کوئی مصیبت پہونچے اور اُس نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یا اللہ تو میری مصیبت کا مجہکو ثواب دے اور اسکا بدلا اچہا عطا کر تو اللہ اسکو بدلا اچہا عطا کرتا ہے تو جب ابو سلمہ رضی اللہ عنہ مرگئے تو مینے کہا کہ ابو سلمہ سے بڑہکر کون مسلمان اب ہوگا کہ سب سے پہلے انہون نے ہجرت کی پہر اُس دعا کو بہی پڑہا تو اُس کے بدلے مین اللہ تعالی نے مجہکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا۔ کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاطب ابن بلتعہ کو میرے پاس نکاح کا پیغام دیکر بہیجا۔ مینے جواب دیا کہ میری ساتہہ ایک بیٹی ہے اور مین نہایت غیرت دار ہون تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اُسکی لڑکی کی نسبت اللہ سے ہم یہ دعا کرتے ہین کہ اُسکو اُس سے بے پروا کردے

اور یہ دعا کرتے ہین کہ اللہ تعالی اسکی غیبت کو دور کردے۔ اسکو مسلم اور مالک ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۳) وعن ابی سنان قال دفنت ابنی سنانا وابو طلحۃ الخولانی جالس علی شفیر القبر فلما دفنت قال الا ابشرک قلت بلی قال حدثنی ابو موسی الاشعری رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا مات ولد العبد قال اللہ لملئکتہ علیہم السلام قبضتم ولد عبدی فیقولون نعم فیقول قبضتم ثمرۃ فؤادہ فیقولون نعم فیقول ماذا قال عبدی فیقولون حمدک واسترجع فیقول ابنوا لعبدی بیتا فی الجنۃ وسموہ بیت الحمد اخرجہ الترمذی۔

ترجمہ ابوسنان سے روایت ہی کہا کہ مین اپنے بیٹے سنان کو دفن کرچکا۔ اور ابوطلحہ خولانی قبر کے کنارے بیٹھے تھے جب مین فارغ ہوگیا تھا۔ تو کہا کہ کیا مین تجھکو نہ بشارت دون۔ مینے کہا کہ کیون نہین تو کہا کہ مجھسے ابوموسی اشعری نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی بندہ کی اولاد مرجاتی ہے تو اللہ تعالی ملائکہ سے کہتا ہے کہ تم نے میرے بندے کی اولاد کو قبض کیا ہے۔ وہ کہتے ہین ہان تو اللہ تعالی کہتا ہے کہ اسکے دل کی خوشی کو تمنے قبض کرلیا ہے۔ تو کہتے ہین۔ ہان تو اللہ تعالی پوچھتا ہے کہ پھر میرے بندے نے کیا کہا تو وہ کہتے ہین کہ تیری تعریف کی اور انا للہ راجعون کہا تو اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میرے بندے کے لیے جنت مین ایک مکان بناؤ اور اسکا نام بیت الحمد رکھو۔ اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۴) وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول اللہ عزوجل من اذھبت حبیبتیہ فصبر واحتسب لہ ارضی لہ ثوابا دون الجنۃ اخرجہ الترمذی وصححہ قلت واخرجہ البخاری ایضا ولفظہ عن انس رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول ان اللہ تعالی قال اذا ابتلیت عبدی بحبیبتیہ ثم صبر عوضتہ منھما الجنۃ یرید عینیہ واللہ اعلم۔ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جس شخص نے اپنے دونون محبوب یعنے آنکھون کے جاتے رہنے پر صبر کیا۔ مین اسکو کوئی ثواب دیکر راضی نہین ہوتا۔ مگر جنت اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور صحیح کہا ہے۔ مین کہتا ہون کہ اسکو بخاری نے بھی روایت کیا ہے اور اسکا لفظ انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہ ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ تعالی نے کہا ہے کہ بندے کا جب امتحان لیا جاتا ہے اسکی دونون محبوب پر اور وہ صبر کرتا ہے تو اس کا بدلہ مین اسکو جنت دیتا ہون محبوبہ سے مراد آنکھین ہین واللہ اعلم۔

(۵) وعن ابی عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ لا یرضی لعبدہ المؤمن اذا ذھب بصفیہ من اھل الارض فصبر واحتسب لم ارض لہ ثوابا دون الجنۃ اخرجہ النسائی۔ ترجمہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب دنیا مین بندہ مومن کی پسندیدہ چیز چلی جاتی ہے اور وہ صبر کرتا ہے اور اسکو باعث ثواب شمار کرتا ہے تو اللہ تعالی کوئی ثواب دیکر اسے راضی نہین ہوتا ہے سوائے جنت کے۔ اسکو نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۶) وعن عطاء بن ابی رباح قال قال لی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما الا اریک امرأۃ من اھل الجنۃ قلت بلی قال ھذہ المرأۃ السوداء اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی اصرع وانی اتکشف

فَادْعُ اللّٰہَ لِیْ قَالَ اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَکِ الْجَنَّۃُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰہَ تَعَالٰی اَنْ یُعَافِیَکِ قَالَتْ اَصْبِرُ فَادْعُ اللّٰہَ لِیْ اَنْ لَّا اَتَکَشَّفَ فَدَعَا لَھَا اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ ترجمہ عطا ابن ابی رباح سے روایت ہے کہا کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ تجھکو مین ایک جنتی عورت دکھلاؤن مین نے کہا ہان تو کہا کہ یہ سیاہ فام عورت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور کہا کہ مین مرگی کے عارضہ سے گر جاتی ہون اور میرا ستر کھل جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اسکو دفع کردے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو صبر کر تجھکو جنت ملیگی۔ اور اگر چاہے تو مین اللہ سے دعا کرون کہ تجھکو شفا دی اوسنے کہا کہ مین صبر کرون گی آپ سے یہ دعا کیجئے کہ میرا ستر نہ کھلا کرے تو آپ نے اُسی کی دعا فرمائی اسکو شیخین نے روایت کیا ہے۔

(۸) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ بَعَثَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَیْہِ مَلَکَیْنِ فَقَالَ انْظُرَا مَاذَا یَقُوْلُ لِعُوَّادِہٖ فَاِنْ ھُوَ اِذَا جَاءُوْہُ حَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ رَفَعَا ذٰلِکَ اِلَی اللّٰہِ وَھُوَ اَعْلَمُ فَیَقُوْلُ لِعَبْدِیْ عَلَیَّ اِنْ اَنَا تَوَفَّیْتُہٗ اَنْ اُدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ وَاِنْ اَنَا شَفَیْتُہٗ اَنْ اُبْدِلَ لَہٗ لَحْمًا خَیْرًا مِّنْ لَحْمِہٖ وَدَمًا خَیْرًا مِّنْ دَمِہٖ وَاَنْ اُکَفِّرَ عَنْہُ سَیِّئَاتِہٖ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ ترجمہ عطا ابن یسار سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ دو فرشتون کو اسکے پاس بھیجتا ہے اور کہتا ہے کہ دیکھو کہ یہ اپنے عیادت کرنے والون سے کیا کہتا ہے پس جب لوگ اسکے پاس آتے ہین اگر وہ اللہ کی تعریف کرتا ہے اور حمد کرتا ہے تو یہ دونون فرشتے اللہ تعالیٰ سے جاکر کہتے ہین حالانکہ وہ خوب جانتا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے کا مجھپر حق ہے اگر مین اپنے بندے کو وفات دونگا تو جنت مین داخل کرون گا اور اگر شفا دونگا تو اُس کے گوشت کو اچھے گوشت سے اور اسکے خون کو اچھے خون سے بدلدونگا اور اسکے گناہ بخشدون گا۔ اسکو مالک نے روایت کیا ہے۔

(۹) وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ شَکَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَۃً فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَۃِ فَقُلْنَا اَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا اَلَا تَدْعُوْ لَنَا فَقَالَ قَدْ کَانَ مَنْ قَبْلَکُمْ یُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَیُحْفَرُ لَہٗ فِی الْاَرْضِ فَیُجْعَلُ فِیْھَا ثُمَّ یُؤْتٰی بِالْمِنْشَارِ فَیُوْضَعُ عَلٰی رَاْسِہٖ فَیُجْعَلُ نِصْفَیْنِ وَیُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِیْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِہٖ وَعَظْمِہٖ مَا یَصُدُّہٗ ذٰلِکَ عَنْ دِیْنِہٖ وَاللّٰہِ لَیُتِمَّنَّ اللّٰہُ تَعَالٰی ھٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰی یَسِیْرَ الرَّاکِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰی حَضْرَمَوْتَ فَلَا یَخَافُ اِلَّا اللّٰہَ وَالذِّئْبَ عَلٰی غَنَمِہٖ وَلٰکِنَّکُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ خباب ابن الارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبہ کے سایہ مین ایک چادر پر تکیہ لگائے ہوئے تھے تو ہمنے شکوہ کے طور پر کہا کہ کیا آپ ہماری مدد اللہ سے نہین مانگتے۔ ہمارے لیے آپ دعا نہین کرتے۔ تو آپنے فرمایا کہ اُسکے پیشرو مومنون کو پکڑ کر زمین مین گاڑ دیا جاتا اور اس کے سر پر آرہ لاکر رکھا جاتا تھا اور دو ٹکڑے کردیے جاتے تھے۔ اور لوہے کا کنگھا اسکے گوشت اور ہڈی پر کیا جاتا تھا مگر اسپر بھی وہ اپنے دین سے نہین پھرتے تھے اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ اسکام کو ضرور پورا کرے گا۔ یہانتک کہ سوار صنعا سے حضرموت تک برابر چلا جائے گا اور اسکو سوا اللہ کے اور اپنی بکریون پر بھیڑیے کے اور کسی کا بھی خوف نہین ہوگا۔ لیکن تم لوگ جلدی کررہے ہو اسکو بخاری۔ ابوداؤد اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۹) وعن اسامة بن زيد رضي الله تعالى عنهما قال ارسلت بنت النبي صلى الله عليه وسلم اليه ان ابنا لي احتضر فاشهدنا فارسل يقرأ السلام ويقول ان لله ما اخذ وله ما اعطى وكل عنده باجل مسمى فلتصبر ولتحتسب اخرجه الخمسة الا الترمذي ترجمہ اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک بیٹی نے ایک دفعہ بھیجا کہ میرا بیٹا نزع کی حالت مین ہے آپ تشریف لائیے تو آپ نے کہا میرا سلام کہو اور کہو کہ اللہ نے جو کچھ دیا ہے اُسی کا ہے اور جو کچھ لے لیا ہے اُسی کا ہے اور ہر چیز کی اُس کے یہان ایک مدت مقرر ہے پس صبر کرو۔ اسکو سوائے ترمذی کے پانچون نے روایت کیا ہے۔

(۱۰) وعن انس رضي الله عنه قال اشتكى ابن ابي طلحة فمات وابو طلحة خارج فلما رأت امرأته انه قد مات هيأت شيئا وتحت في جانب البيت فلما جاء ابو طلحة قال كيف الغلام قالت قد هدأت نفسه وارجو ان يكون قد استراح فظن ابو طلحة انها صادقة ثم تريت له العشاء ووطئت له الفراش فلما اصبح اغتسل فلما ان اراد ان يخرج اعلمته ان الغلام قد مات فصلى مع النبي صلى الله عليه وآله وسلم ثم اخبره بما كان منهما فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم لعله ان يبارك الله لكما في ليلتكما فحاملت بعبد الله بن ابي طلحة فولدت غلاما فقال لي ابو طلحة احفظه حتى تأتي به النبي صلى الله عليه وآله وسلم فاتى به ومعه تمرات فاخذها النبي صلى الله عليه وآله وسلم فمضغها ثم اخذ من فيه فجعلها في فم الصبي وحنكه بتمرة وسماه عبد الله متفق عليه ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک لڑکا بیمار تھا وہ مر گیا اسوقت حضرت ابوطلحہ باہر گئے ہوئے تھے جب انکی بی بی نے اسکو مرا ہوا دیکھا تو گھر کے ایک کونے مین اسکو کر دیا اور خود کسی چیز کو تیار کرنے لگین جب ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آئے تو پوچھا کہ لڑکے کا کیا حال ہے تو جواب دیا کہ مین امید کرتی ہون کہ وہ راحت مین ہو گیا ہے اسکا سانس ٹھیر گیا حضرت ابوطلحہ کو گمان ہوا کہ یہ سچ کہہ رہی ہین۔ پھر حضرت ابوطلحہ کے آگے کھانا رکھا اور فرش بچھا دیا اور جب وقت مل کیا تو جب حضرت ابوطلحہ گھر سے نکلنے لگے تب انکو بتلایا کہ لڑکا مر گیا ہے تو انہون نے جاکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور سب حال بیان کیا تو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ امید ہے اللہ تم دونون کی اس رات مین برکت دیگا چنانچہ اسکے بعد انکے نو اولادین ہوئین سبھون نے قرآن پڑھا۔ اسکو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۱۱) وعن القاسم بن محمد قال هلكت امرأة لي فاتاني محمد بن كعب القرظي رضي الله عنه يعزيني بها فقال انه كان في بني اسرائيل رجل فقيه عالم عابد مجتهد وكانت له امرأة وكان بها وجيها فماتت فوجد عليها وجدا شديدا حتى خلا في بيت واغلق على نفسه واعتجب فلم يكن يدخل عليه احد فبعث به امرأة من بني اسرائيل فجاءته فقالت ان لي اليك حاجة استفتيك فيها ليس يجزئني الا ان اشافهك بها وذكرت له ابا فاذن لها فقالت استفتيك في امر قال وما هو قالت اني استعرت من جارة لي حليا فكنت البسه زمانا ثم انها ارسلت تطلبه اناردته ايها قال نعم والله قالت انه قد مكث عندي زمانا فقال ذاك احق لرددك اياه فقالت له يرحمك الله افتأسف على ما عارك الله ثم اخذه منك وهو احق به منك فاصبر ما كان فيه ففعه الله يقوم بها اخرجه مالك ترجمہ قاسم بن محمد کہتے ہین کہ میری ایک بیوی کا انتقال ہو گیا تو میرے پاس محمد بن کعب قرظی تعزیت کے لیے آئے تو کہا کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص تھا جو بڑا فقیہ عالم عابد مجتہد تھا۔ اسکی ایک بیوی تھی جسپر وہ فریفتہ تھا۔ وہ مر گئی تو اسکو بیحد اسکی مفارقت سے غم ہوا یہانتک کہ وہ تنہا ایک کوٹھری مین رہنے لگا اور اسکا دروازہ بند کر کے

گوشہ میں بیٹھ رہا جسکی وجہ سے کوئی اسکے پاس نہیں جا سکتا تھا۔ یہ حال بنی اسرائیل کی ایک عورت نے بھی سنا وہ اسکے پاس آئی کہ مجھے اُس سے ایک ضرورت ہے میں اُنہیں سے پوچھ لوں گی۔ اور یہ بیمار کام سے وقت تک نہ نکلیگا جبتک کہ میں بیٹھا رہوں اُس سے نہ بولوں۔ اوسی دروازہ پر ٹھیر گئی۔ اسکو بھی خبر کر دی گئی اُس نے اندر آنے کی اجازت دی یہ عورت نے اندر جاکر کہا کہ میں ایک بات دریافت کرنا چاہتی ہوں اُس نے کہا کہ کہو۔ کہا کہ تم نے اپنی ایک پڑوسن سے کچھ زیور عاریت لیے تھے اور بہت دنوں تک اُسکو نہیں دیے۔ اب اُس نے ایک آدمی بھیجا ہے اُن زیوروں کو مانگتی ہے تو کیا میں واپس کر دوں یا نہ کروں۔ اوسنے کہا کہ واپس کر دو عورت نے کہا کہ وہ زیور بہت دن تک میرے پاس رہ چکا۔ اُس نے کہا اسی وجہ سے تو اور بھی تمکو واپس کرنا چاہیے تو اُس عورت نے کہا کہ اللہ تمہارے اوپر رحم کرے کیا اُس چیز پر افسوس کرتے ہو جو اسنے تمکو عاریت دی تھی اور پھر تم سے واپس لے لی۔ وہ واپس لینے کا حقدار تھا تو اس شخص نے غور کیا اور اسنے اُس عورت کی گفتگو سے اسکو نفع دیدیا۔ اسکو مالک نے روایت کیا ہے۔

(۱۲) **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا اَحَدَ اَصْبَرُ عَلٰی اَذًی سَمِعَہٗ مِنَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّہُمْ لَیَدَّعُوْنَ لَہُ الْوَلَدَ وَیَجْعَلُ لَہُ الْوَلَدَ وَیُعَافِیْہِمْ وَیَرْزُقُہُمْ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ

ترجمہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بری بات میں سے کہ اللہ سے زیادہ صبر نہیں کرتا۔ اس کے ساتھ شریک کیا جاتا ہے اسکے بیٹا بنایا جاتا ہے اور وہ انکو عافیت دیتا ہے اور روزی دیتا ہے۔ اسکو شیخین نے روایت کیا ہے۔

(۱۳) **وَعَنْ** اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَحْکِیْ نَبِیًّا مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ ضَرَبَہُ قَوْمُہٗ فَاَدْمَوْہُ وَھُوَ یَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَّجْھِہٖ وَھُوَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ ترجمہ ابن مسعود رضے اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہا کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ وہ ایک نبی کی حکایت بیان کر رہے ہیں کہ انکو انکی قوم نے مارا ہے اور خون نکل رہا ہے وہ اپنے چہرہ سے خون پونچھتے جا رہے ہیں اور کہتے جاتے ہیں کہ اے اللہ میری قوم کی مغفرت کر کیونکہ وہ نہیں جانتے۔ اسکو شیخین نے روایت کیا ہے۔

(۱۴) **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لِتَعَزِّ الْمُسْلِمُ بِمَصَائِبِھِمُ الْمُصِیْبَۃُ فِیْ اَخْرَجَہَا مَالِکٌ وَّفِیْ رِوَایَۃٍ لِّلتِّرْمِذِیِّ مَنْ اُصِیْبَ بِمُصِیْبَۃٍ فَلْیَذْکُرْ مُصِیْبَتِیْ فَاِنَّھَا اَعْظَمُ الْمَصَائِبِ ترجمہ عبدالرحمن بن القاسم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں پر جو مصیبت پڑے گی اس میں میری مصیبت تعزیت کا کام دیگی۔ اس کو مالک نے روایت کیا ہے۔ اور ترمذی کی۔ روایت میں ہے کہ جس شخص پر مصیبت پڑے وہ میری مصیبت کو یاد کرے کیونکہ یہ سب سے بڑی مصیبت ہے۔

(۱۵) **وَعَنْ** یَحْیٰی بْنِ وَثَّابٍ عَنْ شَیْخٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ الَّذِیْ یُخَالِطُ النَّاسَ وَیَصْبِرُ عَلٰی اَذَاھُمْ خَیْرٌ مِّنَ الَّذِیْ لَا یُخَالِطُھُمْ وَلَا یَصْبِرُ عَلٰی اَذَاھُمْ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ یحییٰ بن وثاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک بڑے صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان لوگوں سے ملتا جلتا ہے اور انکی باتوں پر صبر کرتا ہے

وہ اس سلمان سے اچھا ہے جو لوگوں سے نہیں ملتا اور نہ اُن کی باتوں پر صبر کرتا ہے۔ اُس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

کِتَابُ الصِّدْقِ

کتاب سچائی کے بیان میں

(۱) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الصِّدْقَ یَھْدِیْ اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَصْدُقُ وَیَتَحَرَّی الصِّدْقَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ صِدِّیْقًا وَاِنَّ الْکَذِبَ یَھْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَکْذِبُ وَیَتَحَرَّی الْکَذِبَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ کَذَّابًا اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سچائی بھلائی کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور بھلائی جنت کی طرف اور آدمی سچ بولتا ہے اور سچ بولنے کا قصد کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں وہ سچا لکھا جاتا ہے۔ اور جھوٹ فجور کی طرف راہ نمائی کرتا ہے اور فجور جہنم کی طرف۔ آدمی جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کو تلاش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے یہاں کذاب لکھا جاتا ہے۔ نسائی کے سوائے چھوں نے اسکو روایت کیا ہے۔

(۲) وَعَنْ اَبِی الْجَوْزَاءِ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا مَا حَفِظْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْہُ دَعْ مَا یَرِیْبُکَ اِلٰی مَا لَا یَرِیْبُکَ فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَانِیْنَۃٌ وَالْکَذِبَ رِیْبَۃٌ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابی الجوزاء کہتے ہیں کہ میں نے حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کون سی روایت حفظ کی ہے۔ فرمایا کہ شبہ والی چیز کو چھوڑ کر وہ چیز اختیار کر جسمیں شبہ نہ ہو۔ سچائی اطمینان والی چیز ہے۔ اور جھوٹ شبہ والی۔ اسکو ترمذی نے اور نسائی نے روایت کیا اور ترمذی نے صحیح کہا ہے۔

كِتَابُ الصَّدَقَةِ وَالنَّفَقَةِ

کتاب صدقہ (خیرات) اور نفقہ (اہل و عیال کے خرچ) کے بیان مین

وَفِيهِ ثَلَاثَةُ فُصُولٍ

اس مین تین فصلین ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِي فَضْلِهَا

پہلی فصل صدقہ اور نفقہ کی فضیلت مین

(۱) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَا تَصَدَّقَ اَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ اِلَّا اَخَذَهَا الرَّحْمٰنُ بِيَمِيْنِهٖ وَاِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرْبُوْ فِيْ كَفِّ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى تَكُوْنَ اَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ اَوْ فَصِيْلَهٗ اَخْرَجَهُ الْسِتَّةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ وَقَوْلُهٗ فَتَرْبُوْ اَيْ تَكْثُرُ وَتَزِيْدُ وَكَفُّ الرَّحْمٰنِ هٰهُنَا كِنَايَةٌ عَنْ مَحَلِّ قَبُوْلِ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ تَوْضَعُ وَاِنَّ فَلَا كَفَّ لِلّٰهِ وَلَا جَارِحَةَ تَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يَقُوْلُ الظَّالِمُوْنَ وَالْمُجَسِّمُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا وَالْفَلُوُّ الْمُهْرُ اَوَّلَ مَا يُوْلَدُ وَالْفَصِيْلُ وَلَدُ النَّاقَةِ اِلٰى اَنْ تَفْصِلَ عَنْ اُمِّهٖ

ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص نہین صدقہ کرتا ہے کوئی عمدہ چیز اور اللہ تعالی نہین پسند کرتا ہے مگر عمدہ چیز، اگر یہ کہ لیتا ہے اللہ تعالی اسکو اپنے داہنے ہاتھ مین اگرچہ وہ ایک کھجور ہوتی ہے تو اللہ تعالی کے ہاتھ مین بڑھتی ہے یہانتک کہ پہاڑ سے بڑی ہوجاتی ہے جسطرح کہ کوئی اپنے بچھڑے یا اونٹ کے بچے کو پرورش کرتا ہے۔ ابوداؤد کے سوائے اسکو چھون نے روایت کیا ہے۔ تربو یعنی بڑھتی ہے اور کف الرحمن سے یہان بطور کنایہ کے صدقہ کے قبول ہونے کا محل مراد ہے جس محل مین کہ وہ رکھا جاتا ہے۔ ورنہ اللہ تعالی کے لیے نہ کف ہے نہ اندام ہے بلند ہے اللہ تعالی اور نہایت برتر ان باتون سے جو ظالم اور مجسم لوگ اللہ تعالی کی شان مین، کہتے ہین۔ فلو کے معنی بچھڑے کے ہین جب اول اول پیدا ہوتا ہے اور فصیل اونٹنی کے بچے کو کہتے ہین جبکہ وہ اپنی ماں سے جدا کر دیا جاتا ہے۔

(۲) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا رَجُلٌ فِيْ فَلَاةٍ مِّنَ الْاَرْضِ اِذْ سَمِعَ صَوْتًا فِيْ سَحَابَةٍ اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَاءَهٗ فِيْ حَرَّةٍ فَاِذَا شَرْجَةٌ مِّنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِيْ حَدِيْقَتِهٖ يُحَوِّلُ

الماء بسحابته فقال له يا عبد الله ما اسمك قال فلان لاسم الذي سمع في السحابة فقال له يا عبد الله لم سألتني عن اسمي قال سمعت صوتا في السحاب الذي هذا ماؤه يسقي حديقة فلان لاسمك كما تصنع فيها قال اما اذ قلت هذا فاني انظر الى ما يخرج منها فاتصدق بثلثه واكل انا وعيالي ثلثا واردّ فيها ثلثه اخرجه مسلم الحرّة بفتح الحاء الارض ذات الحجارة السود والشراجة واحدة الشراج وهي مسائل الماء الى السهل من الارض والمسحاة المجرفة من الحديد ترجمہ برادر ہین سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص ایک میدان مین تہا اُس نے بدلی سے ایک آواز سنی کہ فلان کے باغ کو سیراب کر" چنانچہ وہ بدلی ایک طرف کو چلی اور ایک پتھریلی زمین مین جو پانی برسایا پہر نالہا نہان وہان کی نالیون مین سے ایک نالی نے تمام پانی کو گہیر لیا یہ شخص بہی پانی کے پیچہے پیچہے گیا تو دیکہا کہ باغ مین ایک شخص ہے جو پانی کو پہاوڑے سے باغ کی کیاریون مین پہرا رہا ہے تو اس شخص نے باغ والے سے پوچہا تمہارا کیا نام ہے اُس نے کہا کہ فلان وہی نام بتلایا جو کہ بدلی مین سُنا تہا۔ اور کہا کہ اے اللہ کے بندے تم نے میرا نام کیون پوچہا اُس نے جواب دیا کہ جس بدلی کا یہہ پانی ہے اُس مین سے یہنے یہ آواز سنی کہ فلان شخص کے باغ کو سیراب کر تمہارا ہی نام لیا اور ذرا مجہے بتلاؤ تو اس باغ کی پیداوار مین کیا عمل کرتے ہو اُس نے کہا کہ جب تم نے یہ پوچہا تو مین بتاتا ہون جو کچہہ اس باغ سے پیدا ہوتا ہے ایک تہائی خیرات کر دیتا ہون۔ اور ایک تہائی میرے اور میرے بال بچون کے صرف مین آتی ہے اور ایک تہائی پیداوار باغ مین لگاتا ہون رسکو مسلم نے روایت کیا ہے۔ حرّہ حا کی فتحہ کے ساتھ اُس مین کو کہتے ہین جس مین سیاہ کنکر بہرے ہون اور شراج شراج کا واحد ہے جس کے معنے نالیون کے ہین جنہین سے پانی نہ کر نرم مین مین جا پہنچتا ہے مسحاۃ کے معنے مین مجرفہ آہنی (بیلچہ) ہو

(۳) وعنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سبق درہم مائۃ الف درہم قیل وکیف ذلک یا رسول اللہ قال کان لرجل درہمان وتصدق باحدھما وانطلق احد الی عرض مالہ فاخرج عنہ مائۃ الف درہم فتصدق بہا اخرجہ النسائی عرض الشق جانب وناحیتہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک درہم لاکہہ درہم سے فضیلت لے گیا۔ لوگون نے پوچہا کہ کیونکر آپ نے فرمایا کہ ایک شخص کے پاس (صرف) دو درہم ہون جو اُن دونون مین کہرا ہے وہ اُس نے خیرات کر دیا۔ دوسرا شخص اپنے مال کے ایک گوشے مین گیا وہان سے ایک لاکہہ درہم نکالکر صدقہ کر دیا۔ تو پہلے شخص کا ایک درہم اُس کے لاکہہ سے افضل ہے۔ اسکو نسائی نے روایت کیا۔ عرض کے معنے جانب کے ہین۔

(۴) وعن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ جاءہ سائل فقال لہ ابن عباس اتشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ قال نعم قال فتصوم وتصلی قال نعم قال سالت وللسائل حق انہ یجوز علینا ان نتمثلک فاعطاہ ثوبا وقال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول ما من مسلم یکسو مسلما ثوبا الا کان فی حفظ اللہ تعالیٰ ما دام علیہ منہ خرقۃ اخرجہ الترمذی ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انکے ہان ایک سائل یا حضرت ابن عباس کے اُس سے فرمایا کہ کیا تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہے اس نے کہا ہان کہا کہ

تو نماز پڑھا کرتا ہے اور روزہ بھی رکھا کرتا ہے۔ کہا کہ ہاں۔ کہا کہ تو نے سچ کہا۔ اور سوال کرنے والے کا حق ہوتا ہے اب ہم پر حق ہے کہ تم سے سلوک کریں پس حکم دیا۔ کپڑا دیا۔ اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے۔ جو مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا پہناتا ہے جبتک کہ اس کے جسم پر ایک چیتھڑا بھی رہیگا۔ دینے والا اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہیگا۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۵) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ اَعْرَابِیًّا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْبِئْنِیْ عَنِ الْھِجْرَۃِ قَالَ دَیْحَانُ اَنْتَ بِھَا شَدِیْدٌ ھَلْ لَکَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِیْ صَدَقَتَھَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَھَلْ تَمْخُرُ مِنْھَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَھَلْ تُحْلِبُھَا یَوْمَ وِرْدِھَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰہَ لَنْ یَّلِتَکَ مِنْ عَمَلِکَ شَیْئًا اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ

ترجمہ ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ ایک اعرابی نے کہا یا رسول اللہ مجھکو ہجرت کا مسئلہ بتلائیے آپ نے فرمایا کہ تیرا بھلا ہو وہ تو بہت مشکل کام ہے کیا تیرے پاس اونٹ ہیں اس نے کہا ہاں فرمایا کیا ان کا صدقہ (زکوٰۃ) بھی دیتا ہے اس نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا کیا وہ دودھ پینے کے لیے مادہ بھی دیتا ہے اس نے کہا ہاں فرمایا جب ان کو گھاٹ پر لے جاتا ہے وہ دودھ دیتے ہیں تو کہا ہاں تو اپنے گھر بار سے دور کے اسی پار تو عمل کر اللہ تیرے عمل سے کچھ ضائع نہیں کرے گا اس کو ترمذی کے بائیوں نے روایت کیا ہے۔

(۶) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْعَافِیَۃُ عَشَرَۃُ اَجْزَاءٍ فَاِنَّ اَخَذَ بِعَشَرَۃِ اَجْزَاءٍ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ اللہ تعالیٰ کا غصہ بجھا دیتا ہے اور بری موت مرنے سے بچاتا ہے اس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

اَلنَّفَقَۃُ
(اہل و عیال پر خرچ کرنے کا بیان)

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ یَّوْمٍ یُصْبِحُ فِیْہِ الْعِبَادُ اِلَّا وَمَلَکَانِ یَنْزِلَانِ مِنَ السَّمَاءِ یَقُوْلُ اَحَدُھُمَا اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَّیَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُمْسِکًا تَلَفًا اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَفِیْ اُخْرٰی یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا ابْنَ اٰدَمَ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَیْکَ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو ہر روز آسمان سے دو فرشتے اترتے ہیں ایک کہتا ہے یا اللہ خرچ کرنے والے کو بدلہ عطا کر اور دوسرا کہتا ہے یا اللہ کنجوس کا مال برباد کر شیخین نے اس کو روایت کیا ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اے آدم کے بیٹے خرچ کر۔ میں تجھکو دیئے جاؤں گا۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ یُنْفِقُ مِنْ کُلِّ مَالٍ لَّہٗ زَوْجَیْنِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا اسْتَقْبَلَتْہُ حَجَبَۃُ الْجَنَّۃِ کُلُّھُمْ یَدْعُوْہُ اِلٰی مَا عِنْدَہٗ قِیْلَ وَکَیْفَ ذٰلِکَ قَالَ اِنْ کَانَ اِبِلًا فَبَعِیْرَیْنِ وَاِنْ کَانَ بَقَرًا فَبَقَرَتَیْنِ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ ترجمہ ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان اپنے ہر قسم کے مال سے جوڑا جوڑا اللہ کے راہ میں خرچ کرتا ہے جنت کے تمام دربان اسکو سامنے سے آئینگے ہر ایک اسکو اس چیز کی طرف بلائے گا جو اس کے پاس ہے (گو ان بے پوچھا کہ یہ کیونکر ہوا کہ جوڑا خرچ کرے)

فرمایا کہ اگر اُس کے پاس اونٹ ہون تو دو۔۔۔ اونٹ اور اگر گائے ہون تو دو گائے (یعنی دے) اس کو نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دِیْنَارٌ اَنْفَقْتَہٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ دِیْنَارٌ اَنْفَقْتَہٗ فِیْ رَقَبَۃٍ وَدِیْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِہٖ عَلٰی مِسْکِیْنٍ وَدِیْنَارٌ اَنْفَقْتَہٗ عَلٰی اَھْلِکَ اَعْظَمُھَا اَجْرًا الَّذِیْ اَنْفَقْتَہٗ عَلٰی اَھْلِکَ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک اشرفی فی سبیل اللہ تو نے صرف کی۔ اور ایک کسی کے آزاد کرانے کے لیے ایک کسی مسکین کو دی۔ ایک اپنے اہل کے نفقہ کے لیے دی تو سب سے بڑھکر ثواب اُسی کا ملے گا جو اپنے اہل کے نفقہ مین دی ہے۔ اسکو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۴) وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْبَدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا اَنْفَقَ عَلٰی اَھْلِہٖ نَفَقَۃً وَھُوَ یَحْتَسِبُھَا کَانَتْ لَہٗ صَدَقَۃً اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا اَبَا دَاؤُدَ ترجمہ ابی مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان جب اپنے اہل پر نفقہ دیتا ہے اور اسکو ثواب شمار کرتا ہے تو یہ صدقہ ہوتا ہے۔ اسکو سوائے ابو داؤد کے پانچون نے روایت کیا ہے۔

(۵) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ وَسَّعَ عَلٰی عِیَالِہٖ فِی النَّفَقَۃِ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَسَّعَ اللّٰہُ عَلَیْہِ سَائِرَ سَنَتِہٖ قَالَ سُفْیَانُ قَدْ جَرَّبْنَاہُ فَوَجَدْنَاہُ کَذٰلِکَ اَخْرَجَہٗ رَزِیْنٌ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے عاشورا کے دن اپنے عیال کے نفقہ مین فراخی کی سال بھر اسکو اللہ تعالیٰ رزق مین کشائش دیتا ہے سفیان نے کہا کہ ہمنے اسکا تجربہ کیا ہے۔ اور اسکو ٹھیک پایا ہے۔ اس کو رزین نے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِی الْحَثِّ عَلَیْھَا

دوسری فصل

صدقہ کی رغبت مین

(۱) عَنْ حَارِثَۃَ بْنِ وَھْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا فَیُوْشِکُ الرَّجُلُ اَنْ یَّمْشِیَ بِصَدَقَتِہٖ فَیَقُوْلُ الَّذِیْ یُعْطَاھَا لَوْ جِئْتَنَا بِھَا بِالْاَمْسِ قَبِلْتُھَا فَاَمَّا الْاٰنَ فَلَا حَاجَۃَ لِیْ فِیْھَا فَلَا یَجِدُ مَنْ یَّقْبَلُھَا مِنْہُ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ حارثہ بن وہب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ کرو کیونکہ عنقریب لوگ صدقہ لیکر نکلین گے اور جس کو دینگے وہ کہے گا کہ اگر کل لاتے تو مین لے لیتا مگر اب مجھکو حاجت نہین ہے اور وہ کوئی ایسا شخص نہ پائیگا جو اُس کے صدقہ کرے۔ اسکو نسائی اور شیخین نے روایت کیا ہے۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَطُوْفُ الرَّجُلُ فِیْہِ بِالصَّدَقَۃِ مِنَ الذَّھَبِ فَلَا یَجِدُ اَحَدًا یَاْخُذُھَا مِنْہُ وَیُرَی الرَّجُلُ الْوَاحِدُ یَتْبَعُہٗ اَرْبَعُوْنَ امْرَاَۃً یَلُذْنَ بِہٖ مِنْ قِلَّۃِ الرِّجَالِ وَکَثْرَۃِ النِّسَاءِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ ترجمہ ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کے اوپر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی صدقہ کرنے کے لیے اشرفیاں لیے پھریں گے لیکن کوئی ایسا نہ ملیگا کہ اسکو لے۔ اور ایک ایک شخص کے ساتھ چالیس چالیس عورتیں رہیں گی۔ اسی کے ساتھ پناہ پکڑیں گی۔ کیونکہ مرد کم ہوجائیں گے عورتیں زیادہ ہوجائیں گی۔ اسکو شیخین نے روایت کیا ہے۔

(۳) وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالصَّدَقَۃِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا تَتَخَطَّاھَا اَخْرَجَہٗ رَزِیْنٌ ترجمہ حضرت علی رضے اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صدقہ میں جلدی کرو کیونکہ صدقہ کو بلا ندکر بلا نہیں آتی۔ اسکو رزین نے نقل کیا ہے۔

(۴) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ الْاَرْضَ جَعَلَتْ تَمِیْدُ وَتَلْفَاءُ فَاَرْسَاھَا بِالْجِبَالِ فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلَائِکَۃُ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ مِنْ شِدَّۃِ الْجِبَالِ فَقَالُوْا یَا رَبَّنَا ھَلْ خَلَقْتَ خَلْقًا اَشَدَّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمِ الْحَدِیْدُ فَقَالُوْا ھَلْ خَلَقْتَ خَلْقًا اَشَدَّ مِنَ الْحَدِیْدِ قَالَ نَعَمِ النَّارُ قَالُوْا فَھَلْ خَلَقْتَ خَلْقًا اَشَدَّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمِ الْمَاءُ قَالُوْا فَھَلْ خَلَقْتَ اَشَدَّ مِنَ الْمَاءِ قَالَ نَعَمِ الرِّیْحُ قَالُوْا فَھَلْ خَلَقْتَ اَشَدَّ مِنَ الرِّیْحِ قَالَ نَعَمِ ابْنُ اٰدَمَ اِذَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ بِیَمِیْنِہٖ فَاَخْفَاھَا عَنْ شِمَالِہٖ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ۔ مَادَتِ الْاَرْضُ تَمِیْدُ اِذَا تَحَرَّکَتْ وَاضْطَرَبَتْ ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس وقت زمین کو پیدا کیا تو یہ ہلتی تھی اور لرزتی تھی۔ پھر پہاڑوں کے ساتھ اسکو جما دیا تو وہ ٹھیر گئی تو پہاڑوں کی مضبوطی سے ملائکہ علیہم السلام کو سخت تعجب ہوا اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ یا اللہ پہاڑ سے بھی زیادہ کوئی سخت چیز تو نے بنائی ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں۔ لوہا۔ تو انہوں نے کہا کہ لوہے سے بھی زیادہ کوئی سخت چیز ہے۔ کہا کہ آگ۔ کہا کہ آگ سے بھی کہا ہاں پانی۔ کہا کہ پانی سے بھی کہا کہ ہاں۔ ہوا۔ کہا کہ ہوا سے بھی۔ کہا کہ ہاں جس وقت بنی آدم اپنے دائیں ہاتھ سے صدقہ کرتا ہے اس طرح پر کہ بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔ اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے۔ بولتے ہیں مادت الارض تمید جب حرکت اور اضطراب کرے۔

(۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَذَکَرَ الصَّدَقَۃَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْئَلَۃِ اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی وَالْعُلْیَا ھِیَ الْمُنْفِقَۃُ وَالسُّفْلٰی ھِیَ السَّائِلَۃُ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ ترجمہ ابن عمر رضے اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حالانکہ آپ منبر صدقہ اور سوال سے بچنے کا ذکر فرما رہے تھے کہ اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے اوپر کا ہاتھ دینے والا ہے اور نیچے کا ہاتھ سوال کرنے والا۔ اسکو سوائے ترمذی کے پانچوں نے روایت کیا ہے۔

(۶) وَعَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ فِیْ رِوَایَۃٍ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یَّسْتَتِرَ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ فَلْیَفْعَلْ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ

ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آگ سے بچو اگرچہ آدھے چھوارے ہی کے ساتھ ہو دوسری روایت میں ہے کہ تم میں سے کسی کی یہ طاقت رہتا ہے کہ دوزخ سے بچے اگرچہ آدھے چھوارے ہی کے ساتھ ہو تو ضرور اسکو بچنا چاہیے۔ اس کو شیخین اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۷) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الصَّدَقَۃِ اَفْضَلُ قَالَ جُھْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ الْجُھْدُ بِالضَّمِّ اَلْوُسْعُ وَالطَّاقَۃُ مِنَ الْمُقِلِّ الَّذِیْ مَالُہٗ قَلِیْلٌ فَھُوَ یُعْطِیْ بِقَدْرِ مَالِہٖ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون صدقہ بڑا ہے آپ نے فرمایا کہ تنگدست کی (خیرات) مشقت (سے) اور پہلے اپنے عیال سے شروع کر۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ جہد کے معنے وسعت اور طاقت کے ہیں اس تنگدست سے جسکا مال بہت تھوڑا ہو۔ تو وہ بقدر اپنے مال کے صدقہ کرتا ہے۔

(۸) وَعَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ اَتٰی سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیُّ الصَّدَقَۃِ اَعْجَبُ اِلَیْکَ قَالَ الْمَاءُ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن المسیب سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور پوچھا کہ کس صدقہ کو آپ پسند کرتے ہیں۔ فرمایا کہ پانی۔ ابوداؤد نے اسکو روایت کیا ہے۔

(۹) وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَعْطُوا السَّائِلَ وَلَوْ جَاءَ عَلٰی فَرَسٍ اَخْرَجَہُ مَالِکٌ وَلِاَبِیْ دَاوٗدَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَلَوْ جَاءَ عَلٰی فَرَسٍ ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سائل کو دو اگرچہ وہ گھوڑے پر سوار آئے۔ مالک نے اسکو روایت کیا ہے ابوداؤد علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سائل کا حق ہے اگرچہ وہ گھوڑے پر چڑھ کر آیا ہے۔

(۱۰) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا نَقَصَ مَالٌ مِّنْ صَدَقَۃٍ وَمَا زَادَ اللّٰہُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَلَا تَوَاضَعَ عَبْدٌ لِلّٰہِ اِلَّا رَفَعَہُ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَمَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ دینے سے کبھی مال کم نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے سے بندے کی عزت بڑھاتا ہے۔ اور جو بندہ اللہ کے لیے تواضع کرتا ہے اللہ اسے سربلند کرتا ہے۔ اسکو مسلم اور مالک اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۱۱) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ کُلِّ جَادٍّ عَشَرَۃَ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ یُعْلَقُ فِی الْمَسْجِدِ لِلْمَسَاکِیْنِ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ جس شخص کی دس وسق (ایک پیمانہ ہے) کھجور ہو اترین وہ ایک خوشہ مسجد میں مساکین اہل صفہ کے لیے لٹکا دیا کرے۔ ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

(۱۲) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَوْمًا وَبِیَدِہٖ

عصاً وقد علق رجل قنو حشف فجعل يطعن فيه ويقول لو شاء رب هذه الصدقة تصدق بأطيب من هذا إن رب هذه الصدقة يأكل حشفا يوم القيمة اخرجه ابو داود والنسائي القنو العذق بما فيه من الرطب ترجمہ غوف بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایکدن مسجد مین تشریف لائے اور آپ کے ہاتھ مین عصا تھا۔ ایک شخص نے کھجور کا خوشہ لٹکا رکھا تھا آپ اُس خوشے مین لاٹھی سے چوکنے تھے اور فرماتے تھے اس صدقہ والا اگر چاہتا اس سے بہتر خوشہ خیرات کرتا اور فرمانے لگے اس صدقے کا صاحب قیامت کے دن حشف (ایک قسم کی خشک کھجور) کھائے گا۔ اُسکو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ قنو خوشہ کھجور کو کہتے ہین عذق اُن کھجورون کے جو اس مین لگی ہون۔

(۱۳) **وعن** جرير رضي الله تعالى عنه قال اتى النبي صلى الله عليه وآله وسلم قوم عراة مجتابي النمار متقلدي السيوف عامتهم من مضر فتمعر وجه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لما رأى بهم من الفاقة فدخل ثم خرج فأمر بلالا رضي الله تعالى عنه فأذن وأقام وصلى ثم خطب فقال يا أيها الناس اتقوا ربكم الذي خلقكم من نفس واحدة وخلق منها زوجها الآية والآية التي في الحشر اتقوا الله ولتنظر نفس ما قدمت لغد تصدق الرجل من ديناره من درهمه من ثوبه من صاع بره من صاع تمره حتى قال ولو بشق تمرة فجاء رجل من الأنصار بصرة كادت كفه تعجز عنها ثم تتابع الناس حتى رأيت كومين من ثياب وطعام حتى تهلل وجه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ثم قال من سن في الإسلام سنة حسنة فله أجرها وأجر من عمل بها من بعده من غير أن ينقص من أجورهم شيء ومن سن في الإسلام سنة سيئة كان عليه وزرها ووزر من عمل بها من بعده من غير أن ينقص من أوزارهم شيء اخرجه مسلم والنسائي قوله مجتابي النمار أي لابسيها جمع نمرة وهي شملة مخططة من مآزر الأعراب تمعر أي تغير وتلون من الغضب ترجمہ جریر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مجاہدین کی ایک جماعت آئی جو کمل پوش اور ہتیار بند تھی اور اکثر اُن مین سے قبیلہ مضر کے لوگ تھے اُنکے فاقہ کے حالت دیکھکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ رنج سے متغیر ہوگیا۔ آپ گھر مین گئے اور پھر برآمد ہوئے۔ پھر بلال رضی اللہ تعالی عنہ کو اذان کہنے کا حکم دیا۔ انہون نے اذان کہی۔ اور آپنے نماز پڑھائی۔ پھر خطبہ پڑھا اُس مین کہا کہ لوگو تم... اپنے رب سے ڈرو۔ جس نے تم کو ایک ہی نفس سے پیدا کیا ہے اور اسی سے اُس کے جوڑے کو پیدا کیا سارہی آیت پڑھی۔ اُس کے بعد وہ آیت پڑھی جو سورۂ حشر مین ہے اِتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ۔ یعنے لوگو اللہ سے ڈرو اور ہر نفس کو سوچنا چاہیے کہ کل کے لیے (یعنے اپنی عاقبت کے لیے) کیا آگے بھیجا ہے پھر فرمایا کہ انسان کو چاہیے کہ صدقہ کرلے۔ اشرفی۔ درہم۔ کپڑا۔ گیہون کی صاع۔ کھجور کی صاع۔ یہانتک کہ آپ نے فرمایا کھجور کا ٹکڑا ہی سہی چنانچہ ایک شخص انصار مین سے ایک تھیلی لایا۔ تو یہ تھا کہ اُس کے ہاتھ کو تھکا ڈالے۔ پھر لوگ پے در پے لانے لگے یہانتک کہ سینے کپڑے اور طعام کے دو ڈھیر لگے ہوئے دیکھے۔ یہانتک کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ بشاش ہوگیا۔ پھر آپنے فرمایا کہ جس نے اسلام مین کوئی اچھا طریقہ نکالا تو اُسکو اجر ملے گا۔ اور جو لوگ اُس طریقہ پر چلینگے اُنکا بھی اجر اُسکو ملیگا بلا اس کے

کہ اُن کے اجر مین کچھ کمی واقع ہو۔ اور جس شخص نے اسلام مین بُرا طریقہ نکالا اُس کے سر پر اسکا گناہ رہیگا۔ اور جو اُس طریقہ پر چلینگے اُنکا بھی گناہ رہیگا۔ بلا اسکے کہ اُنکے گناہ مین کچھ کمی ہو۔ اسکو مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ مجتابی الثمار کے معنے ہین نمار کے پہننے والے۔ نمار نمرہ کی جمع ہے یہ ایک قسم کا خط دار کمل ہوتا ہے جس سے اعراب (بدو) آزار (تہ بند) بناتے ہین تمعر کے معنے غصہ سے متغیر ہو گیا۔

(۱۴) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ اللَّیْلَةَ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَةَ عَلٰی سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰی سَارِقٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ زَانِیَةٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَةَ عَلٰی زَانِیَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰی زَانِیَةٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ غَنِیٍّ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَةَ عَلٰی غَنِیٍّ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰی سَارِقٍ وَّزَانِیَةٍ وَّغَنِیٍّ فَاُتِیَ فَقِیْلَ لَهٗ اَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ قُبِلَتْ اَمَّا السَّارِقُ فَلَعَلَّهٗ اَنْ یَّسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهٖ وَاَمَّا الزَّانِیَةُ فَلَعَلَّهَا اَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَاَمَّا الْغَنِیُّ فَلَعَلَّهٗ اَنْ یَّعْتَبِرَ فَیُنْفِقَ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص نے کہا کہ آج کی رات مین صدقہ کرون گا تو وہ اپنا صدقہ لیکر نکلا اور ایک چور کو دیدیا صبح کو لوگ ادہر اودہر کہتے تھے کہ آج رات چور کو صدقہ دیا گیا۔ اُسنے کہا یا اللہ تیرا شکر ہے میرا صدقہ چور کے ہاتھہ لگا۔ آج کی رات مین پھر صدقہ کرون گا۔ تو صدقہ لے کر نکلا اور ایک فاحشہ عورت کو دیدیا صبح کو لوگ ادہر اودہر کہتے تھے کہ آج رات فاحشہ کو صدقہ دیا گیا۔ اُس نے کہا الٰہی تیرا شکر ہے میرا صدقہ چور پر واقع ہوا اور فاحشہ پر۔ آج کی رات مین پھر صدقہ کرون گا۔ اُس رات کو جو صدقہ لے کر نکلا تو ایک مالدار کے ہاتھہ مین دیدیا۔ صبح کو پھر لوگ کہنے لگے کہ آج رات ایک غنی کو صدقہ دیا گیا۔ اُس نے کہا الٰہی تیرا شکر ہے میرا صدقہ چور اور حرامکار عورت اور مالدار کو ملا۔ اُس زمانہ کے نبی کی معرفت اُسکو اللہ کا پیغام آیا اور اس سے کہا گیا۔ کہ تیرے سب صدقے مقبول ہوئے۔ چور کو جو تو نے دیا وہ اس وجہ سے کہ ممکن ہے کہ اُس کی وجہ سے وہ چوری سے باز رہے زانیہ کا اس لیئے شاید وہ زنا سے باز رہے۔ اور غنی کو جو تو نے صدقہ دیا وہ اس وجہ سے مقبول ہوا کہ شاید اسکی وجہ سے اسکو عبرت ہو اور خود صدقہ دے اس چیز مین سے جو اللہ تعالی نے اوسے دیا ہے اسکو شیخین اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ اَحْكَامِ الصَّدَقَةِ

تیسری فصل

صدقہ کے احکام مین

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَیْرُ الصَّدَقَةِ

مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بہتر وہ صدقہ ہے کہ جو غنا کے ساتھ ہو اور پہلے اپنے عیال پر خیرات کر (یعنے ایسا نہ ہو کہ صدقہ کرکے پھر مانگنے کا محتاج رہو) بخاری اور ابوداؤد اور نسائی نے اس کو روایت کیا ہے۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِیْ دِيْنَارٌ قَالَ تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰی نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰی وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰی زَوْجَتِكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰی خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْتَ اَبْصَرُ بِهٖ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن صدقہ کا حکم دیا تو ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ میرے پاس ایک اشرفی ہے آپنے فرمایا کہ اسکو اپنی جان پر صدقہ کر اس نے کہا کہ اور بھی میرے پاس ہے۔ آپ نے فرمایا اپنی اولاد پر خیرات کر۔ اس نے کہا کہ اور بھی میرے پاس ہے کہا کہ اسکو اپنی بی بی پر صدقہ کر۔ اس نے کہا کہ اور بھی میرے پاس ہے کہا کہ اپنے خادم پر خیرات کر۔ اوس نے کہا کہ اور بھی ہے فرمایا کہ تو جہاں مناسب سمجھے خیرات کر۔ اس کو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِالصَّدَقَةِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ فَاَعْطَاهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ تَصَدَّقُوْا فَطَرَحَ الرَّجُلُ اَحَدَ ثَوْبَيْهِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَتَرَوْنَ اِلٰی هٰذَا الَّذِیْ رَاَيْتُمْ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ فَاَعْطَيْتُهٗ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ تَصَدَّقُوْا فَطَرَحَ اَحَدَ ثَوْبَيْهِ خُذْ ثَوْبَكَ وَانْتَهَرَهٗ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص فقیرانہ شکل سے مسجد میں آیا۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صدقہ کا حکم دے رہے تھے۔ لوگوں نے صدقہ دیا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں سے دو کپڑے اس شخص کو بھی دیے۔ پھر آپ نے لوگوں سے کہا کہ صدقہ کرو۔ اس نے انہیں دونوں کپڑوں میں سے ایک کپڑا ڈال دیا۔ آپنے فرمایا کہ دیکھتے ہو میں نے اسے فقیرانہ شکل میں دیکھکر یہ دو کپڑے دیئے تھے پھر میں نے کہا (لوگو) خیرات کرو تو اس نے ایک کپڑا اُن میں سے ڈال دیا۔ آپنے اسکو جھڑکا اور حکم دیا کہ اپنا کپڑا اٹھالے۔ اسکو ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۴) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِمِثْلِ بَيْضَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَبْتُ هٰذِهٖ مِنْ مَّعْدِنٍ فَخُذْهَا فَهِیَ صَدَقَةٌ مَا اَمْلِكُ غَيْرَهَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَاَتَاهُ مِنْ قِبَلِ رُكْنِهِ الْاَيْمَنِ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَاَتَاهُ مِنْ قِبَلِ رُكْنِهِ الْاَيْسَرِ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اَتَاهُ مِنْ خَلْفِهٖ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاَخَذَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَحَذَفَهٗ بِهَا فَلَوْ اَصَابَتْهُ لَاَوْجَعَتْهُ اَوْ قَالَ يَاْتِیْ اَحَدُكُمْ بِجَمِيْعِ مَا يَمْلِكُ فَيَقُوْلُ هٰذِهٖ صَدَقَةٌ ثُمَّ يَقْعُدُ يَتَكَفَّفُ النَّاسَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَيَتَكَفَّفُ النَّاسَ يَسْاَلُهُمْ وَيَطْلُبُ مِنْهُمْ مَا يَاْخُذُهٗ بِبَطْنِ كَفِّهٖ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص ایک بیضہ مرغ کے برابر سونا لایا۔ اور کہا کہ یا رسول اللہ

اسکو پینے معدن سے کالا ہے آپ لے لین یہہ صدقہ ہے۔ اس سے سوائے بالفعل میری ملکیت مین کچھ نہین ہے۔ آپنے اُس سے مُنہ پھیر لیا۔ پھر وہ داہنی طرف سے آیا۔ اور یہی کہا تو آپنے اُس سے اعراض کیا پھر بائین جانب سے آیا اور وہی بات کہی پھر آپنے اُس سے منہ پھیر لیا پھر وہ پیچھے سے آیا اور وہی ہی بات کہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو لے لیا اور اُس شخص کو اُس زور سے کہینچکر مارا کہ اگر اسکو لگ جاتا تو غالبًا اسکو بہت ضرر ہوتا۔ اور آپ نے فرمایا کہ بعض لوگ اپنی تمام ملکیت لاتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ صدقہ ہے پھر اس کے بعد بیٹھکر بھیک مانگتے ہین سب سے بہتر صدقہ وہ ہے کہ جو بہت غنا کے ساتھ ہو۔ اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۵) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَلَهَا اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا اَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ مِنْ اَجْرِ بَعْضٍ شَيْئًا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب عورت اپنے گھر سے کھانا خیرات کرتی ہے بروجہ اسکے کہ اس مین خرابی ڈالے تو اسکو اُس صدقہ کے خیرات کرنے کی وجہ سے اجر ملتا ہے۔ اور شوہر کو اس وجہ سے اجر ملتا ہے کہ اُس کا کمایا ہوا ہے اور خزانچی خدمتگار کا بھی یہی حکم ہے۔ ایک کے اجر سے دوسرے کا اجر کم نہ ہوگا۔ اسکو بخاری نے روایت کیا ہے۔

(۶) **وَعَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تُنْفِقُ الْمَرْاَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِهٖ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذٰلِكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بی بی بلا شوہر کے حکم کے اسکا مال صدقہ مین نہ دے۔ پوچھا گیا کہ کھانا بھی نہین۔ آپنے فرمایا ہمارا یہی سب سے بڑھکر مال ہے ترمذی نے اسکو روایت کیا ہے۔

(۷) **وَعَنْ** اِبْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَجُوْزُ لِاِمْرَاَةٍ عَطِيَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَجُوْزُ لِاِمْرَاَةٍ اَمْرٌ فِيْ مَالِهَا اِذَا مَلَكَ زَوْجُهَا عِصْمَتَهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کو کوئی چیز بلا اذن شوہر دینی نہین چاہیے اور ایک روایت مین ہے کہ عورت کو اپنے مال مین کچھ بھی اختیار نہین ہے جبکہ شوہر اسکی عصمت کا مالک ہوا ابوداؤد اور نسائی نے اسکو روایت کیا ہے۔

(۸) **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْاَمِيْنُ الَّذِيْ يُعْطِيْ مَا اُمِرَ بِهٖ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ اَخْرَجَاهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نیک نیت مسلمان خزانچی جب خوشی سے وہ چیز دیدیتا ہے جسکے دینے کا مالک حکم دیتا ہے تو وہ بھی صدقہ کرنے والون مین سے ہوتا ہے۔ اسکو شیخین نے روایت کیا ہے۔

(۹) **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ قَالَ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَضَاعَهُ الَّذِيْ عِنْدَهٗ فَاَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِيَهُ

وَظَنَنْتُ اَنَّهٗ يَبِيْعُهٗ بِرُخْصٍ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهٖ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ وَاِنْ اَعْطَاكَهٗ بِدِرْهَمٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَفِيْ رِوَايَةِ مَالِكٍ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ ترجمہ عمر رضہ سے روایت ہے کہ فی سبیل اللہ مینے ایک شخص کو گھوڑا دیا اُس نے اسکو ضائع کر دیا مینے ارادہ کیا کہ اُس گھوڑے کو اس سے خرید لون اور مجھے گمان ہوا کہ یہ سستا بیچیگا تو مینے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا۔ آپنے فرمایا کہ اسکو نہ خریدو۔ اور اپنے صدقہ کو واپس لو اگرچہ وہ ایک ہی درہم کو دے۔ کیونکہ صدقہ کو واپس لینیوالا ایسا ہے جیسے اپنی قے کا چاٹنے والا۔ اسکو چھیون نے روایت کیا ہے اور امام مالک کی روایت مین ہے کہ جیسے کتا کہ اپنی قے کو جاٹے۔

(۱۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ تُوُفِّيَتْ اَيَنْفَعُهَا اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اِنَّ لِيْ مَخْرَافًا فَاُشْهِدُكَ اَنِّيْ قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَنْهَا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا مُسْلِمًا۔ اَلْمَخْرَافُ الْحَدِيْقَةُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا اور اُس نے کہا یا رسول اللہ میری مان مرگئی ہے گیا اگر مین صدقہ کرون تو اسکو نفع پہونچے گا۔ آپنے فرمایا ہان اُس نے کہا کہ میرے پاس باغ ہے مین آپ کو گواہ کرتا ہون کہ مینے اپنی مان کی طرف سے اسکو صدقہ کیا بخاری مسلم کے سوا پانچون نے اسکو روایت کیا ہے۔ مخراف کے معنے ہین باغ۔

(۱۱) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ میری مان مرگئی ہے کونسا صدقہ بہتر ہے آپنے فرمایا پانی تو اُس نے ایک کنوان کھودا اور کہدیا کہ یہہ ام سعد کی طرف سے ہے ابوداؤد اور نسائی نے اسکو روایت کیا ہے۔

كِتَابُ صِلَةِ الرَّحِمِ

صلہ رحم کا بیان

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَّصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رحم عرش سے علق ہے اور کہتا ہے کہ جس نے مجھے جوڑا اُسکو اللہ جوڑے گا۔ اور جسنے مجھے توڑا اُسے اللہ کاٹ ڈالے گا۔ اُس کو شیخین نے روایت کیا ہے

(۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّبْسُطَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ اَنْ يَّسْاَلَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَعِنْدَ التِّرْمِذِيِّ تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهٖ اَرْحَامَكُمْ فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْاَهْلِ مَثْرَاةٌ[۱]

[۱] یعنی بہت دولت کردیا ہے۔

فِی الْمَالِ مَنْسَأَةٌ فِی الْاَثَرِ یُنْسَأُ اَیْ یُؤَخَّرُ وَالْاَثَرُ هُنَا الْاَجَلُ ترجمہ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو یہ چاہتا ہے کہ اللہ میری روزی بڑھا دے اور عمر دراز کرے وہ صلہ رحمی کرے بخاری اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ نسب کو جانو تاکہ صلہ رحمی کرو۔ کیونکہ صلہ رحمی سے دنیا میں ثروت اور عمر میں درازی ہوتی ہے۔

(۳) وَعَنْ مَیْمُوْنَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ اَعْتَقْتُ وَلِیْدَةً وَّلَمْ اَسْتَاْذِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ یَوْمُهَا الَّذِیْ یَدُوْرُ عَلَیْهَا فِیْهِ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَشَعَرْتَ اَنِّیْ اَعْتَقْتُ وَلِیْدَتِیْ قَالَ وَفَعَلْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّكِ لَوْ اَعْطَیْتِیْهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے ایک لونڈی آزاد کی جبکی میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت نہیں لی تھی جب انکی باری کا دن آیا کہ آپ اُس دن انکے پاس رہا کرتے تھے اُس دن انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کو معلوم ہے کہ میں نے اپنی لونڈی کو آزاد کر دیا آپ نے فرمایا کیا واقعی تم نے اُسے آزاد کر دیا انہوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تم نے اپنے ماموں کو کیوں نہیں دیدیا۔ اگر تم ایسا کرتیں تو تمہیں زیادہ ثواب ملتا۔ اسحدیث کو بخاری اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۴) وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلصَّدَقَةُ عَلَی الْمِسْكِیْنِ صَدَقَةٌ وَعَلٰی ذِی الرَّحِمِ اثْنَتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ اَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ ترجمہ سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسکین کو صدقہ دینے میں ایک حصہ اجر ملتا ہے اور قرابت دار کو دینے میں دو نا اجر ملتا ہے ایک صدقہ کا اور ایک صلہ رحمی کا۔ اس حدیث کو امام نسائی نے بیان کیا ہے۔

كِتَابُ الصُّحْبَةِ

کتاب ہے صحبت کے بیان مین

وَفِيهِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ فَصْلًا

اس مین اٹھارہ فصلین ہین

اَلْاَوَّلُ فِي حَقِّ الرَّجُلِ عَلَى الزَّوْجَةِ

فصل پہلی اس بیان مین کہ عورت پر مرد کے کیا حق ہین

(۱) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ اٰمِرُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مین کسی کو یہہ حکم دیتا کہ وہ کسی آدمی کو سجدہ کیا کرے تو مین پہلے عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے۔ اسحدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۲) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہین کہ جناب سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جو عورت مرجائے اور اسکا خاوند اُس سے راضی ہو وہ جنت مین داخل ہوگی۔ اسحدیث کو بھی ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۳) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُوْ امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَتَاْبٰى عَلَيْهِ اِلَّا كَانَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ اَنْ تَجِيْءَ فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى يُصْبِحَ وَفِيْ رِوَايَةٍ حَتّٰى تَرْجِعَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِذَا بَاتَتِ الْمَرْاَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَلْحَدِيْثَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی کہ جس کے قبضہ قدرت مین میری جان ہے۔ جب کوئی شوہر اپنی زوجہ کو اپنے پاس بلاتا ہے اور وہ آنے سے انکار کر دیتی ہے تو وہ ذات جو آسمانون پر ہے۔ اُس عورت پر غضبناک رہتا ہے تاوقتیکہ اُسکا شوہر اُس سے راضی ہوجائے۔ انہین کی ایک روایت مین ہے۔ کہ جب کوئی شخص اپنی زوجہ کو بلاتا ہے وہ آنے سے انکار کرتی ہے اور وہ اُسکا شوہر غصہ کی حالت مین سو جاتا ہے۔ تو اُس عورت پر صبح تک فرشتے لعنت کرتے رہتے ہین۔ ایک روایت مین ہے فرشتے لعنت کرتے رہتے ہین تاوقتیکہ وہ عورت اپنی حرکت سے باز آئے۔ ایک روایت مین کہ اگر عورت اپنے شوہر کا بستر چھوڑ کر رات گزارے تو

فرشتے اُسپر لعنت کرتے رہتے ہین اس حدیث کو بخاری و مسلم و ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

(۴) **وَعَنْهُ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ النِّسَآءِ خَیْرٌ قَالَ الَّتِیْ تَسُرُّہٗ اِذَا نَظَرَ اِلَیْھَا وَتُطِیْعُہٗ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُہٗ فِیْ نَفْسِھَا وَمَالِھَا بِمَا یَکْرَہُ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ ترجمہ بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کیا گیا کہ عورت کونسی اچھی ہے آپنے فرمایا عورت وہ اچھی ہے کہ اسکا شوہر جب اُسکو دیکھے تو وہ اُسکو خندہ پیشانی پائے اور جب اسکا شوہر اُسے کسی کام کے لیے کہے تو وہ اُسکی تابعداری کرے اور اپنی جان و مال کے متعلق ایسی کوئی بھی مخالفت نکرے جس سے وہ ناراض ہوجائے اسحدیث کو نسائی نے بیان کیا ہے۔

(۵) **وَعَنْ** عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَا یُسْئَلُ الرَّجُلُ فِیْمَا ضَرَبَ امْرَاَتَہٗ عَلَیْہِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا اگر شوہر کسی وجہ سے اپنی زوجہ کو مار پیٹ کرے تو اُس سے کوئی پوچھ کچھ نہین۔ اسحدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۶) **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ جَاءَتْ اِمْرَاَۃُ صَفْوَانَ بْنِ الْمُعَطَّلِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَصَفْوَانُ عِنْدَہٗ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ زَوْجِیْ یَضْرِبُنِیْ اِذَا صَلَّیْتُ وَیُفَطِّرُنِیْ اِذَا صُمْتُ وَلَا یُصَلِّی الْفَجْرَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ نَسَالَہٗ عَمَّا قَالَتْ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَمَّا قَوْلُھَا یَضْرِبُنِیْ اِذَا صَلَّیْتُ فَاِنَّھَا تَقْرَاُ بِسُوْرَتَیْنِ وَقَدْ نَھَیْتُھَا فَقَالَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَوْ کَانَتْ سُوْرَۃٌ وَاحِدَۃٌ لَکَفَتِ النَّاسَ وَاَمَّا قَوْلُھَا یُفَطِّرُنِیْ اِذَا صُمْتُ فَاِنَّھَا تَنْطَلِقُ تَصُوْمُ وَاَنَا رَجُلٌ شَابٌّ لَا اَصْبِرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَا تَصُوْمُ امْرَاَۃٌ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِھَا وَاَمَّا قَوْلُھَا لَا یُصَلِّیْ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِنَّا اَھْلُ بَیْتٍ قَدْ عُرِفَ لَنَا ذٰلِکَ لَا نَکَادُ نَسْتَیْقِظُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِذَا اسْتَیْقَظْتَ یَا صَفْوَانُ فَصَلِّ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین صفوان بن معطل رضی کی زوجہ آئین اُسوقت صفوان بھی آنجناب کی خدمت مین حاضر تھے اُنکی زوجہ کہتی تھین کہ جب مین نماز پڑھتی ہون تو یہ مجھے مارتے ہین اور جب روزہ رکھتی ہون تو میرا روزہ توڑ ڈالتے ہین اور جبتک کہ سورج نہین نکلتا یہ نماز نہین پڑھتے آنجناب نے اُن سے فرمایا تمہاری زوجہ کیا کہہ رہی ہے صفوان رضی نے عرض کی یا رسول اللہ انکا یہ کہنا کہ نماز پڑھنے سے مین انہین مارتا ہون اُسکی یہ وجہ ہے کہ نماز مین دو دو سورتین پڑھتی ہین اور مینے بارہا اُن سے انہین منع کیا ہے مگر یہ نہین مانتین۔ آنجناب نے فرمایا اگر نماز کے لیے صرف ایک ہی سورت ہوتی تو تمام لوگون کے لیے کافی تھی اور پھر صفوان رضی نے عرض کی یہ کہ مین انکا روزہ توڑوا دیتا ہون۔ اُسکی یہ وجہ ہے کہ یہ تو روزہ رکھتی چلی جاتی ہے اور مین جوان آدمی ہون مجھ سے صبر نہین ہوتا تو آنجناب نے فرمایا کہ کوئی عورت بدون اپنے شوہر کی اجازت کے روزہ نہ رکھا کرے پھر صفوان رضی نے عرض کی اور انکا یہ کہنا کہ مین صبح نکلے نماز پڑھتا ہون اُسکی یہ وجہ ہے کہ ہم ایسے گھر کے لوگ ہین کہ ہماری یہ عادت سب لوگ جانتے ہین کہ سورج نکلنے سے پہلے ہم بیدار نہین ہو سکتے آنجناب نے فرمایا صفوان تمہاری جب آنکھ کھلے تب ہی نماز پڑھ لو اس حدیث کو ابوداؤد

لہ یہ اہل زراعت شب رات کو کھیت مین پانی دیتے تھے بہت رات گئے سونا ملتا تھا اس لیے سورج نکلنے سے پہلے نہ جاگے ۱۲

نے بیان کیا۔

(۷) وَعَنْ اَبِی الْوَرْدِ بْنِ ثُمَامَۃَ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ رض لِابْنِ اَعْبَدَ اَلَا اُحَدِّثُکَ عَنِّیْ وَعَنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَکَانَتْ مِنْ اَحَبِّ اَھْلِہٖ اِلَیْہِ قُلْتُ بَلٰی قَالَ اِنَّھَا جَرَّتْ بِالرَّحٰی حَتّٰی اَثَّرَتْ فِیْ یَدِھَا وَاسْتَقَتْ بِالْقِرْبَۃِ حَتّٰی اَثَّرَتْ فِیْ نَحْرِھَا وَکَنَسَتِ الْبَیْتَ حَتّٰی اغْبَرَّتْ ثِیَابُھَا فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِخَدَمٍ فَقُلْتُ لَھَا لَوْ اَتَیْتِ اَبَاکِ فَسَاَلْتِیْہِ خَادِمًا فَاَتَتْہُ فَوَجَدَتْ عِنْدَہٗ حُدَّاثًا فَرَجَعَتْ فَاَتَاھَا مِنَ الْغَدِ فَقَالَ مَا کَانَ حَاجَتُکِ فَسَکَتَتْ فَقُلْتُ اَنَا اُحَدِّثُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّھَا جَرَّتْ بِالرَّحٰی حَتّٰی اَثَّرَتْ فِیْ یَدِھَا وَسَقَتْ بِالْقِرْبَۃِ حَتّٰی اَثَّرَتْ فِیْ نَحْرِھَا فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْخَدَمُ اَمَرْتُھَا اَنْ تَاْتِیَکَ فَتَسْتَخْدِمَکَ خَادِمًا یَقِیْھَا حَرَّ مَا ھِیَ فِیْہِ فَقَالَ اتَّقِی اللّٰہَ یَا فَاطِمَۃُ وَاَدِّیْ فَرِیْضَۃَ رَبِّکِ وَاعْمَلِیْ عَمَلَ اَھْلِکِ وَاِذَا اَخَذْتِ مَضْجَعَکِ فَسَبِّحِیْ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَاحْمَدِیْ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَکَبِّرِیْ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِیْنَ فَذٰلِکَ مِائَۃٌ فَھِیَ خَیْرٌ لَّکِ مِنْ خَادِمٍ قَالَتْ رَضِیْتُ عَنِ اللّٰہِ وَعَنْ رَّسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَلَمْ یُعَدِّھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابوورد بن ثمامہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ابن اعبد سے فرمایا کہ میں تم سے ایک واقعہ نہ بیان کروں جو مجھ سے اور فاطمہ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق ہے جو انجناب کی بہت پیاری بیٹی تھیں ابن اعبد نے عرض کی ہاں حضرت ضرور بیان کیجئے حضرت علی نے فرمایا یہ چکی پیسا کرتی تھیں جس سے اُن کے ہاتھوں میں نشان پڑ گئے تھے مشکیزے میں پانی بھر لاتی تھیں جسکا انکے سینے پر نشان ظاہر تھا اور اپنے مکان میں جھاڑو دیا کرتی تھیں جس سے انکے کپڑے گرد آلودہ رہتے تھے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کئی خدام آئے تو میں نے ان سے کہا کہ تم اپنے والد ماجد کے پاس جاکر ایک خادم مانگ لو اس لیے انجناب سے ایک خادم مانگنے کے لیے گئیں انجناب کے پاس بہت سے لوگ بیٹھے باتیں کر رہے تھے اس وجہ سے یہ اسوقت واپس آگئیں پھر دوسرے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے پاس آئے فرمایا کیوں فاطمہ تمہاری کیا حاجت تھی یہ خاموش رہیں میں نے کہا یا رسول اللہ میں عرض کرتا ہوں یہ چکی پیستی رہی ہیں جس سے انکے ہاتھوں میں نشان پڑ گئے ہیں اور مشکیزے میں پانی لاتی رہی ہیں جس سے انکے سینے میں ہو گیا ہے چونکہ اسوقت آپکے پاس غلام آئے ہیں اسی لیے میں نے ان سے کہا تھا کہ یہ آپ سے ایک خادم مانگیں جو انہیں کاروبار کی تکلیف سے بچائے اور یہ گھر میں آرام سے بیٹھیں آنجناب نے فرمایا اے فاطمہ خدا سے ڈرو اور اسکا حق ادا کرو۔ اپنے گھر انے جیسے کام کرو اور شب کو جب اپنے بچھونے پر لیٹو تو تینتیس ۳۳ دفعہ سبحان اللہ اور تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر کہا کرو یہ سو کلمے ہیں جو تمہارے لیے خادم سے کہیں بہتر ہیں انہوں نے کہا میں اللہ اور اللہ کے رسول سے راضی ہوں آخر کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں خادم نہ دیا۔ اسکو نسائی کے سوا پانچوں نے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ حَقِّ الْمَرْاَۃِ عَلَی الزَّوْجِ

دوسری فصل اسباب کے بیان میں کہ عورت کے حقوق مرد پر کیا ہیں۔

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ فَاِنَّ الْمَرْاَۃَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ مَا فِی الضِّلَعِ اَعْلَاہُ فَاِنْ ذَھَبْتَ تُقِیْمُہٗ کَسَرْتَہٗ وَاِنْ تَرَکْتَہٗ لَمْ یَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا

بالنساء خیرا اخرجہ الشیخان والترمذی ترجمہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم عورتوں کے ساتھ نرمی کیا کرو اسلیے کہ انکی پیدائش آدم کی پسلی سے ہوا اور زیادہ ٹیڑھی پسلی اوپر کی ہوتی ہے اگر تم اسے سیدھی کرنا چاہو تو وہ ٹوٹ جائے گی اور اگر اسے اُس کے حال پر چھوڑ دو تو وہ ٹیڑھی رہے گی اُس لیے تم اُن کے ساتھ بھلائی کیا کرو اس حدیث کو بخاری اور مسلم و ترمذی نے روایت کیا۔

(۲) وعن عمرو بن الاحوص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استوصوا بالنساء خیرا فانھن عوان عندکم لیس تملکون منھن شیئا غیر ذلک الا ان یاتین بفاحشۃ مبینۃ فان فعلن فاھجروھن فی المضاجع واضربوھن ضربا غیر مبرح فان اطعنکم فلا تبغوا علیھن سبیلا الا ان لکم علی نسائکم حقا ولنسائکم علیکم حقا فحقکم علیھن ان لا یوطئن فرشکم من تکرھون ولا یاذن فی بیوتکم لمن تکرھون الا وحقھن علیکم ان تحسنوا الیھن فی کسوتھن وطعامھن اخرجہ الترمذی۔ وعوان جمع عانیۃ وھی الاسیرۃ شبہ المرأۃ فی دخولھا تحت حکم الزوج بالاسیر والمبرح الشاق الشدید والشائن ترجمہ عمرو بن احوص سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا عورتوں سے نرمی کرو وہ تمہاری قیدی ہیں اُس کے سوا تم انہیں کوئی ضرر پہنچانے کی بشرطیکہ وہ بھی کوئی خطائے فاحش کریں اگر وہ ایسا کریں تو تم اپنے بستروں سے انہیں جُدا کردو اور تم انہیں مارو مگر ضرب شدید نہیں پھر اگر تمہاری تابعداری کریں تو تم بھی انکی ضرر رسانی کے درپے نہ ہو سنو تمہاری عورتوں پر تمہارا حق ہے اور تمہارے عورتوں کا حق ہے اُنپر تمہارا یہ حق ہے کہ جسکا تم اپنے گھر میں آنا ناپسند نہیں کرتے اُنہیں وہ تمہارے گھر میں نہ آنے دیں اور تمہارے گھر میں انہیں آنے کی اجازت دیں اور تمپر انکا حق یہ ہے کہ انکی کھانے پینے میں اُنکے لباس میں تم انکی ساتھ اچھا برتاؤ رکھو اس حدیث کو ترمذی نے بیان کیا اس حدیث میں عوان عانیہ کی جمع ہے عانیہ قیدی عورت کو کہتے ہیں اس حدیث میں جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زوجہ کو شوہر کی ماتحت ہونیمیں قیدی عورت کے ساتھ تشبیہ دی ہے اور ضرب سے ضرب شدید مراد ہے

(۳) وعن حکیم بن معاویۃ عن ابیہ رضؓ قال قلت یا رسول اللہ ما حق زوجۃ احدنا علیہ قال ان تطعمھا اذا طعمت وان تکسوھا اذا اکتسیت ولا تضرب الوجہ ولا تقبح ولا تھجر الا فی البیت اخرجہ ابوداؤد ترجمہ حکیم بن معاویہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ انکے والد نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم میں سے ہر ایک کی زوجہ کا اُس پر کیا حق ہے آپنے فرمایا کہ جب خود کھاؤ اُسے بھی کھانا کھلائے اور جب خود کپڑا پہنو تو اُس کے لیے لباس مہیا کرے اور اُس کے مُنہ پر مارے نہیں اُسے بُرا کہے اور نہ اپنے گھر کے سوا اُسے تنہا چھوڑے۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے بیان کیا ہے۔

حدیث اُم زرع

(۱) عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت جلس احدی عشرۃ امرأۃ فتعاھدن وتعاقدن ان لا یکتمن من اخبار ازواجھن شیئا قالت الاولی زوجی لحم جمل غث علی رأس جبل لا سھل فیرتقی ولا سمین فینتقل وفی روایۃ البخاری قیمتفی قالت الثانیۃ زوجی لا ابث خبرہ انی اخاف ان لا اذرہ ان اذکر اذکر عجرہ وبجرہ قالت الثالثۃ زوجی العشنق ان انطق اطلق وان اسکت اعلق قالت الرابعۃ زوجی کلیل تھامۃ لا حر ولا قر ولا مخافۃ ولا سآمۃ قالت الخامسۃ زوجی ان دخل فھد وان خرج اسد ولا یسأل عما عھد قالت السادسۃ زوجی ان اکل لفّ وان شرب اشتف وان اضطجع

أَلَفُّ وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ **قَالَتِ السَّابِعَةُ** زَوْجِي عَيَايَاءُ أَوْ عَيَايَا طِبَاقَا كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ **قَالَتِ الثَّامِنَةُ** زَوْجِي الرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ وَالْمَسُّ مَسُّ أَرْنَبٍ **قَالَتِ التَّاسِعَةُ** زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ طَوِيلُ النِّجَادِ عَظِيمُ الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ **قَالَتِ الْعَاشِرَةُ** زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ إِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ أَنَّ هُنَّ هَوَالِكُ **قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ** زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ فَمَا أَبُو زَرْعٍ أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَى نَفْسِي وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أُقَبَّحُ وَأَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ وَأَشْرَبُ وَأَتَقَمَّحُ أُمُّ أَبِي زَرْعٍ فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ عُكُومُهَا رَدَاحٌ وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ ابْنُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَيُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ طَوْعُ أَبِيهَا وَطَوْعُ أُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا وَلَا تَنْقُثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا **قَالَتْ** خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَأَخَذَ خَطِّيًّا وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا وَقَالَ كُلِي أُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِي أَهْلَكِ قَالَتْ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَقَدْ سَقَطَ حَدِيثُ أُمِّ زَرْعٍ مِنْ نُسْخَةِ قَاضِي الْقُضَاةِ وَقَدْ أَثْبَتُّهُ هُنَا مِنْ جَامِعِ الْأُصُولِ لِشُهْرَتِهِ وَقَدْ أَفْرَدَ شُرَّاحُ هَذَا الْحَدِيثِ بِالتَّالِيفِ وَقَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَذْكُرَ هُنَا مِنَ الْكَلَامِ عَلَيْهِ مَا تَمَسُّ الْحَاجَةُ إِلَيْهِ مِمَّا لَا بُدَّ مِنْهُ فَأَقُولُ وَبِاللهِ التَّوْفِيقُ **قَوْلُ الْأُولَى** زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ أَيْ مَهْزُولٍ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ أَيْ صَعْبِ الْأُصُولِ إِلَيْهِ وَصَفَتْهُ بِقِلَّةِ الْخَيْرِ بِقَوْلِهَا هُوَ كَلَحْمِ الْجَمَلِ لَا كَلَحْمِ الضَّأْنِ وَمَعَ ذَلِكَ مَهْزُولٌ رَدِيءُ الصَّعْبِ لِلتَّنَاوُلِ لَا يُوصَلُ إِلَيْهِ إِلَّا بِمَشَقَّةٍ شَدِيدَةٍ **وَقَوْلُ الثَّانِيَةِ** لَا أَبُثُّ خَبَرَهُ أَيْ لَا أَنْشُرُهُ وَأُشِيعُهُ وَقَوْلُهَا إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ أَيْ خَبَرُهُ طَوِيلٌ إِنْ شَرَعْتُ فِي تَفْصِيلِهِ لَا أَقْدِرُ عَلَى إِتْمَامِهِ لِلْكَثْرَةِ وَالْحَجْرُ وَالْبُعْرُ الْمُرَادُ بِهِمَا عُيُوبُهُ الْبَاطِنَةُ وَأَسْرَارُهُ الْكَامِنَةُ وَالْحَجْرُ تَعْقُدُ الْعَصَبِ الْعُرُوقِ حَتَّى تُرَى نَاتِئَةً فِي الْجَسَدِ وَالْبُعْرُ نَحْوُهَا إِلَّا أَنَّهَا فِي الْبَطْنِ خَاصَّةً **وَقَوْلُ الثَّالِثَةِ** زَوْجِي الْعَشَنَّقُ هُوَ الطَّوِيلُ الَّذِي لَا نَفْعَ فِيهِ وَإِنْ ذَكَرْتُ عُيُوبَهُ طَلَّقَنِي وَإِنْ سَكَتُّ عَنْهَا عَلَّقَنِي فَتَرَكَنِي لَا عَزَبًا وَلَا مُزَوَّجَةً قَالَ اللهُ تَعَالَى فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ **وَقَوْلُ الرَّابِعَةِ** زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ هَذَا وَصْفٌ بَلِيغٌ وَصَفَتْهُ بِعَدَمِ الْأَذَى وَبِالرَّاحَةِ وَلِذَا ذَكَرَ الْعَيْشَ وَالْإِعْدَالَ إِلَى كَلَيْلِ تِهَامَةَ الَّذِي لَا حَرَّ فِيهِ وَلَا بَرْدَ مُفْرِطَانِ وَإِنَّهَا لَا تَخَافُ غَائِلَتَهُ لِكَرَمِ أَخْلَاقِهِ وَلَا تَسْأَمُ مِنْهُ مَلَالَةً وَلَا سَآمَةً **وَقَوْلُ الْخَامِسَةِ** زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ أَيْ أَخَذَ هَذَا أَصْلُحُ بَلِيغٌ وَصَفَتْهُ بِكَثْرَةِ النَّوْمِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ وَعَدَمِ السُّؤَالِ عَنْ مَاذَا هَبَ عَنْ مَتَاعِهِ وَمَا يَتَفَقَّدُهُ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَهُ أَيْ عَمَّا عَهِدَهُ فِي الْبَيْتِ مِنْ مَتَاعِهِ وَمَالِهِ لِكَرَمِهِ وَقَوْلُهَا وَإِنْ خَرَجَ أَسَدَ أَيْ إِذَا خَرَجَ إِلَى النَّاسِ وَمَارَسَ الْحَرْبَ كَانَ كَالْأَسَدِ فِي

بالقباعة وقول السادسة زوجي ان اكل لف اي اكثر من الطعام وخلط من صنوفه حتى لا يبقي شيئا وان شرب اشتف اي استوعب ما في الاناء ولا يولج الكف يعلم البث هذا ذم له اراد انه ان اضطجع ورقد التف في ثيابه ناحية فلم يضاجعني يعلم ما عندي من محبة ولا بث هناك لا محبة الدلق من زوجها وقول السابعة زوجي غياياء او عياياء الى اخره عياياء بهملة ومعجمة ومعناه المهملة الذي لا يلقح وهو العنين الذي يعيي مباضعة النساء ويعجز عنها وبالمعجمة الذي لا يهتدي الى مسلك من الغيابة وهي الظلمة ومعناه طباقاء المطبقة عليه امور لا حمقا وقيل الغبي الاحمق القدم وقولها كل داء له داء اي جميع ادواء الناس مجتمعة فيه والفجر الرأس والفدل الكسر والضرب تقول انا معه بين جرحي رأس وضرب وكسر عضو او جمع بينهما وقول الثامنة زوجي المس مس ارنب في الريح ريح زرنب وصفته بلين الخلق والجانب وحسن العشرة وانه طيب الريح اطيب الناس في الناس وقول التاسعة زوجي رفيع العماد الى اخره فرفيع العماد وصف الله بالشرف وسناء الذكر والرفعة في قومه وطويل النجاد بكسر النون وصف له بطول القامة والنجاد جمائل السيف والطويل يحتاج الى طول حمائل سيفه والعرب تمدح بذلك وعظيم الرماد وصف له بالجود وكثرة الضيافة من اللحوم والخبز فيكثر وقوده ويكثر رماده وقولها قريب البيت من الناد اي النادي وهو مجلس القوم وصف له بالكرام والسؤدد لانه لا يقرب البيت من الناد الا من هذه صفته لان الضيفان يقصدون النادي واصحاب النادي يأخذون ما يحتاجون اليه في مجلسهم من البيت القريب من النادي وهذه صفة الكرام واللئام بخلاف ذلك وقول العاشرة زوجي مالك الى اخره تقول هو خير مما يصف له ابل كثيرة فهي بارکة بفنائها لا يريحها تسرح الا قليلا عند الضرر ركاء او معظم او قاتها لكون بارکة بفنائه فاذا نزل بيد الضيف قراهم من البانها وحومها والمزهر بكسر الميم عود الغناء الذي يضرب به واراد ان زوجها عوق ركابه اذا نزل بد الضيفان النحل لهم منها واتيانهم بالعيدان والعصا والتراب فاذا سمعت الابل صوت المزهر علمن انه قد جاءه الضيفان وانهن محدثات هوالك وقول الحادية عشرة زوجي ابو زرع الى اخره فمعنى اناس بنون ومهملة من النوس وهي الحركة من كل شيء متدل واذني بتشديد الياء على التثنية اي حلاني في قرطا وشنوءة فيها فهي تنوس اي تتحرك لكثرتها ومعنى ملأ من شحم عضدي اي اسمنني ودملاج بدلني فهما لان العضدين اذا سمنا قدرهما اولى ومنسني بجنبي بتشديد الجيم فجحت بكسر الجيم وفتحها والفتح افصح اي ترجحني وفرحت وعظمني فعظمت عند نفسي وتولها وجدني في اهل غنيمة بضم الغين تصغير الغنم اراد ان اهلها كانوا اصحاب غنم لا اصحاب خيل وابل لان الصهيل اصوات الخيل والاطيط اصوات الابل وحنينها والعرب انما تعتد باصحابهما لا باصحاب الغنم وتولها بشق بكسر الشين وفتحها قال ابو عبيد هو بالفتح والكسر نون

يكسر وذه تعني بشق جبل اي فاجيته لقلتهم وقلة غنمهم وقولها دائس هو الذي يدوس الزرع في بيدره ومنق بضم اوله وفتح ثانيه على المشهور وقد تكسر وتشديد القاف وارادوه بالفتح عند الجمهور الذي ينقي الطعام اي يخرجه من تبنه وقشوره وتنقيه الغربال اي انه صاحب زرع يدوسه وينقيه وقولها عندك اقول فلا افتح اي لا انقح قولي فيرده قل يقبل مني وارقد فاتصبح اي انام الصبحة اي بعد الصباح ليكفانيها بن يخدمها وارشرب فانقح بالنون بعد القاف وبالميم بدل النون معناه بالميم اروى حتى ادع الشراب من شدة الري وبالنون اقطع الشرب واتمهل فيه والعلوم الاعداد واوعية الطعام والرداح العظيمة الكثيرة وبيتها افساح بفتح الفاء وتخفيف السين المهملة اي واسع وقولها مفجعة بسل بفتح الميم والسين المهملة وتشديد اللام وشطبة بشين معجمة مفتوحة ثم طاء مهملة ساكنة ثم موحدة ثم تاء ما قطب من جريد النخل او شق لان الجريدة يشقق منها قضبان فمرادها انه مهفهف قليل اللحم كالشطبة وهو مما مدح به الرجل وقيل اذا رأت انه كالسيف يسل من غمده وقولها يشبعه ذراع الجفرة الذراع مؤنثة وقد تذكر والجفرة بفتح الجيم الانثى من اولاد المعز قيل من الضأن وهي ما بلغت اربعة اشهر وفصلت عن امها واذا رأت انه قليل الاكل والعرب تمدح به وقولها طوع امها اي مطيعة لها منقادة لامرها ومعنى ملء كسائها ممتلئة الجسم سمينة وفي رواية صعر رداتها بكسر الصاد والصعر الخالي اي صامرة البطن وغيظ جارتها المراد بالجارة هنا الضرة اي يغيظها ما ترى من حسنها ومحاسنها خلقا وخلقا وقولها لا تبث حديثنا تبثيثا بالباء اي لا تشيعه وتظهره بل تكتمه ولا تنقث ميرتنا المميرة الطعام المجاب ومعنى لا تنقث لا تفسده ولا تقربه وتذهب بركته وصفتها بالامانة ولا تملأ بيتنا تعشيشا بالعين المهملة اي لا تترك الكناسة والقمامة فيه متفرقة كعش الطائر بل هي مصلحة للبيت ممتلية بتنظيفه وروي بالغين المعجمة من الغش في الطعام والاوطاب جمع وطب وهي اوعية اللبن اللاتي يمخض فيها وسقي بلبان من تحت خصرها برمتانتين قال ابو عبيد سقتا انها ذات كفل عظيم فاذا استلقت على قفاها نتأ الكفل بها من الارض حتى تصير تحتها فجوة تجري فيها الرمان والسهي بالمهملة السيد الشريف وقيل التحي والشري بالمعجمة الفرس الفائق الجياد والحلي بفتح الخاء المعجمة وكسرها والفتح اشهر الرمح منسوب الى الخط قرية بساحل البحر عند عمان وسميت الرماح خطية لانها تحمل الى هذا الموضع وتثقف فيه واراح على نعما ترتيا اي اتى بها الى مراحها وهو موضع مبيتها والنعم الابل والبقر والغنم والترتي بالمثلثة وتشديد الياء الكثير من المال وغيره واعطاني من كل رائحة اي مما يروح من الابل والبقر والغنم والعبيد زوجا اي اثنين وميري اهلك بكسر الميم من الميرة اي اعطيهم وافضل عليهم وقوله صلى الله عليه وسلم لعائشة رضي الله عنها كنت لك كابي زرع قال العلماء هو تطييب لنفسها وايضاح لحسن عشرتها ايانا ومعناه انا لك كابي زرع وكان ذا ثلة اي المال والله اعلم

ترجمہ

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ انہون نے بیان کیا کہ ایک دفعہ گیارہ عورتون نے مجلس منعقد کی اور ہر ایک نے اس بات کا عہد کیا کہ وہ اپنے شوہر کے متعلق جو کچھ خیال رکھتی ہے۔ اُسے نہ چھپائے گی بلکہ اس مجلس مین سب کے سامنے بیان کردیگی چنانچہ ان مین سے ایک عورت نے کہا کہ میرا شوہر گویا دُبلے اونٹ کا گوشت ہے اور وہ بھی گویا پہاڑ پر رکھا ہوا ہے کہ جب کوئی اوپر چڑھے تو اسے دیکھے اور وہ بھی کوئی موٹی یا چکنی جگہ کا نہین کہ لوگ خواہ مخواہ بھی اُسے اٹھا لائین امام بخاری کی روایت مین فینتقل کی جگہ پر فینتقے واقع ہوا ہے **دوسری** عورت نے کہا کہ مین اپنے شوہر کی خبر تفصیل سے نہین بیان کرسکتی مجھے خوف ہے کہ اگر مین اس کا ذکر چھیڑون تو اسے ختم نہ کرسکون گی اور اگر مین اس کا ذکر کرون گی تو مجھے اس کے ظاہری باطنی کل عیب بیان کرنے پڑیں گے **تیسری** عورت نے کہا میرا شوہر لمبا بیوقوف (دوسرے لفظون مین) یا لمبا بے ڈھنگا ہے۔ اگر مین اُسکی نسبت کچھ کہون تو مجھے طلاق دیدیگا اور اگر خاموش رہون تو مجھے معلق رکھے گا **چوتھی** عورت نے کہا میرا شوہر ایسا ہے جیسے گرم ملکون کی رات کہ جس مین نہ گرمی ہوتی ہے اور نہ سردی مجھے اس سے کبھی خوف نہین ہوتا اور نہ اس سے مجھے کبھی رنج پہنچتا ہے **پانچوین** عورت نے کہا کہ میرا شوہر جب گھر مین آتا ہے تو گویا وہ چیتا ہوتا ہے اور جب گھر سے نکلتا ہے تو گویا شیر ہوتا ہے اور مجھ سے جو کچھ دریافت کرتا ہے۔ پھر نہین پوچھتا **چھٹی** عورت نے کہا میرا شوہر جب کھانا کھانے بیٹھتا ہے تو بالکل صفائی کردیتا ہے اور جب کچھ پیتا ہے تو برتن خالی کردیتا ہے اور جب لیٹتا ہے تو اپنا منہ لپیٹ لیتا ہے اور میری طرف کا تک نہین لیتا کہ وہ میرا رنج غم یا میری محبت معلوم کرے **ساتوین** عورت نے کہا کہ میرا شوہر تو کچھ نامرد سا ہے۔ آنکھون کا اندھا ہے بیوقوف ہے ہر ایک مرض اس کی بیماری ہے وہ تیرا سر پھوڑے یا ہاتھ پاؤن توڑ ڈالے بلکہ تیرا سر اور کل جسم زخمی کرڈالے **آٹھوین** عورت نے کہا میرے شوہر کی خوشبو تو ایسی ہے جیسے زرنب کی (ایک خوشبودار گھاس ہے) اور اسکو چھونا گویا خرگوش کو چھونا ہے **نوین** عورت نے کہا میرا شوہر اونچے محل والا لمبے پرتلے والا بڑی راکھ والا ہے اسکا مکان مجلس اور مسافرخانہ سے نزدیک ہے **دسوین** عورت نے کہا میرا شوہر مالک ہے اور مالک بھی کیسا بہتر مالک جس کے اوصاف بیشمار ہین اور جسکا قول تمہارے خیال سے کہین زاید ہے۔ اس کے بہت سے اونٹ ہین اور سب گھر مین ہی بندھے رہتے ہین اور جو جنگل مین جاتے ہین وہ اونٹ بہت تھوڑے ہین جب اس کے اونٹ باجے کی آواز سنتے ہین تو انہین یقین ہوجاتا ہے کہ وہ آج ذبح ہون گے **گیارہوین** عورت نے کہا میرا شوہر ابوزرع ہے اور کس خوبی کا ابوزرع ہے اس نے میرے کانون کو زیور سے جھلا دیا اور میرے بازؤون کو گوشت سے پُر کردیا ہے مجھ سے بہت خوش کیا ہے جس سے مین ہمیشہ اس کی طرف سے خوش رہتی ہون مین بکریون والون کے گھر پیدا ہوئی اس نے مجھے اپنے اکلاح مین لیکر اونٹ گھوڑے اور کھیتی باڑی والون مین کردیا مین اس سے جو چاہتی ہون سو کہتی ہون میری کوئی بات بھی اس کے سامنے رد نہین ہوتی رات کو صبح تک سوتی رہتی ہون خوب سیراب ہوکر پانی پیتی ہون (عرب پانی کی بڑی عزت کرتے ہین) اور اس کی والدہ تو والدہ ہی ہیں۔ انکے کھانے پینے کے برتن بڑے بڑے ہیں اور انکا مکان نہایت وسیع مکان ہے اور میرے شوہر کا بیٹا ہے اور بیٹا وہ جس کا بستر گویا کھجور کی ایک سبز شاخ کے برابر ہوتا ہے اور جس کی خوراک بکرے کی ایک دست سے زیادہ نہین ہوتی اور میری شوہر کی

بیٹی ان اوصاف کی بیٹی ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کی تابعدار اور فرمان بردار ہے اسکا چادر اس کے جسم سے بہرا رہتا ہے اور ایک روایت مین ہے صفر رداٹھا اسکا چادر اخالی رہتا ہو وہ (اپنے حسن وجمال کی وجہ سے) اپنی سوکن کے غیظ وغضب کی باعث ہے ابوزرع کی لونڈی ہی کیا اچھی لونڈی ہے۔ وہ ہمارے راز کو کسی سے بھی روبرو نہیں کہتی وہ ہمارے غلے (اناج) مین خیانت (چوری) نہیں کرتی اور نہ وہ ہمارے مکان مین کیچڑ کوڑا رہنے دیتی ہے ام زرع کہتی ہے کہ ایک دن ابوزرع گھر سے نکلا اس روز ہمارے یہان مشکیزون مین چھاچھ بلوئی جارہی تہی یہ چلاگیا اور ایک عورت کو دیکہہ آیا جس کے دو بچے بہی تہے اور بچے کیا گویا وہ دو چیتے تہے اس کی کمر کے نیچے سے ایک دوسرے کی طرف انار پھینک کر کھیل رہے تھے ابوزرع نے مجہے طلاق دیکر اس عورت سے نکاح کرلیا۔ اس کے بعد مینے بھی دوسرے شخص سے نکاح کرلیا جو ایک شریف آدمی تھا جو اصیل گھوڑے پر سواری کرتا ہے۔ اور مقام خط کے نیزے اپنے پاس رکھتا ہے میرے پاس اس نے بہت سے مواشی (اونٹ گہوڑے بکریان وغیرہ) پال رکھے ہین۔ اس نے مجہے ایک جانور کا ایک جوڑا دے رکھا ہے اور مجہہ سے کہدیا ہے کہ ام زرع خوب کہاپی اور اپنے عزیز واقربا کو بھی دے لے۔ ام زرع کہنے لگی اگر مین اس سب مال کو جو اس نے مجہے دے رکھا ہے۔ ایک جگہ جمع کرون تو ابوزرع کا ایک چھوٹے سے چھوٹا برتن بہی نہ بہرے گا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ قصہ سنکر مجہہ سے فرمایا[1] تمہارے حق مین ایسا ہی ہون جیسا کہ ام زرع کے حق مین ابوزرع تہا اس حدیث کو بخاری مسلم نے روایت کیا ہے قاضی القضاۃ کی کتاب تجرید مین یہ حدیث درج ہونے سے رہ گئی ہے۔ مگر جامع الاصول مین اس مقام مین مذکور ہے اور یہ حدیث ایک مشہور حدیث ہے اس لئے ہم نے اس کا ذکر ناضروری سمجہا۔ اس حدیث کی شرح مین (علمار نے مستقل) تالیفین لکہی ہین اور ہم بہی اس کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے اس حدیث کے الفاظ کے متعلق ضروری ابحاث کا مختصر طور پر ذکر کرنا مناسب خیال کرتے ہین اس لئے بعونہ تعالےٰ و منہ اس کے متعلق مندرجہ ذیل شرح لکہتا ہون۔ **پہلی عورت** کا یہ قول کہ میرا شوہر گویا دبلے اونٹ کا گوشت ہے اور وہ بہی گویا پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہوا ہے کہ اس گوشت کا اتارلانا بہی ایک وقت طلب بات ہے اس سے اسکی یہ مراد ہے کہ اس کا شوہر فیاض شخص نہین ہے بلکہ اس سے نفع پانیکی بہت کم توقع کیجا سکتی ہے کیونکہ عرب ایسے شخص کو کنایۃً یون لکہتے ہین کہ وہ اونٹ کا گوشت ہے مگر وہ اس موقع پر ایسے شخص کو کنایۃً ہیڑ بکری کا گوشت نہ کہتے اس کے ساتھ یہ بہی کہتے کہ دبلے اونٹ کا اور وہ بہی جبکہ پہاڑ کی چوٹی پر ہو تو ظاہر ہے کہ ایسے گوشت کو لاکر کون کہا سکتا ہے **دوسری عورت** کا قول کہ مین اپنے شوہر کی اخبار کو بیان نہین کرسکتی۔ مجہے اس بات کا خوف ہے کہ مین اسے ختم نہ کرسکون گی یعنی اس کی اخبار اس کے حالات طول طویل ہین اس کی تفصیل کے لئے بہت بڑا وقت درکار ہے۔ مین ان سب کو بتفصیل اس تہوڑے سے وقت مین بیان نہین کرسکتی۔ اس کے قول مین عجز اور بجز سے اسکی ظاہری بناوٹی عیب

---

[1] علمانے بیان کیا ہے کہ یہ آپ نے انہین خوش کرنے اور انکا حسن معاشرت کے لئے فرمایا۔ کما سنبالی فی قول الشارح مترجم ۱۲۔

مراد ہین کیونکہ عجر رگون پٹھون کی گرہون کو کہتے ہین جو جسم مین ظاہر ہوکر اُبھری ہوئی دکھائی دیتی ہون اور بجر بھی ایسی ہی رگون کو کہتے ہین صرف ان دونون مین فرق یہ ہے کہ بجر کا استعمال شکم کی رگون کیلئے مخصوص ہے **تیسری عورت** کا قول ہے کہ میرا شوہر طویل القامت (یا دوسرے لفظون مین) لمبا بے ڈھنگا ہے یعنی بے فیض آدمی ہے اگر مین اسکے عیوب کو ذکر کرون تو وہ مجھے طلاق دیدیگا اور اگر اسکی نسبت کچھ بھی نکہون اور خاموش رہون تو وہ مجھے معلق رکھے گا یعنی نہ تو مین شوہر والی رہون گی اور نہ بے شوہر کی اللہ تعالیٰ نے اس تعلیق کی ممانعت کرتے ہوئے فرمایا ہے فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ (یعنی تم اپنی ایک زوجہ سے زیادہ رغبت نہ کیا کرو جس سے اپنی دوسری زوجہ کو معلق چھوڑ رکھو) **چوتھی عورت** کا قول میرے شوہر کی مثال بالکل گرم ملکون کی شب کی طرح ہے کہ جس مین نہ تو زیادہ گرمی ہوتی ہے اور نہ زیادہ سردی ہوتی ہے نہ مین اس سے کبھی خایف ہوتی ہون اور نہ رنجیدہ ان الفاظ سے اس نے اپنے شوہر کی اعلےٰ درجہ کی تعریف کی ہے کہ وہ اس کے حق مین کسی قسم کے ضرر کا باعث نہین اور راحت و آرام و حسن معاشرت کے لحاظ سے وہ اُسکے حق مین گرم ملکون کی شب کی طرح تہا کہ جس مین سردی گرمی کی زیادتی مطلق نہین ہوتی۔ اس لئے اپنے شوہر کی علو ہمتی اور اس کے اخلاق کی وجہ سے نہ تو کسی بات کا خوف تھا اور نہ اس سے اسکو کبھی کسی قسم کا رنج و ملال پہنچنے کا ڈر **پانچوین** عورت کا قول کہ میرا شوہر جب گہر آتا ہے تو گویا چیتا ہوجاتا ہے (یعنی سوجاتا ہے کیونکہ یہ جانور سوتا بہت ہے) یہ بھی اعلےٰ درجہ کی تعریف ہے ان الفاظ سے اس نے یہ بیان کیا ہے کہ اس کا شوہر بہت سونے والا (یا آرام طلب) شخص ہے کہ گہر مین آتے ہی وہ اپنے بستر پر لیٹ جاتا ہے اور اپنے مال و اسباب کی اپنی زوجہ سے کبھی پوچھ گچھ نہین کرتا یہان تک کہ جس بات کے لئے کہ مجھ سے کہدیتا ہے اسے بھی کبھی نہین پوچھتا حالانکہ گہر مین خدا کے فضل سے سب کچھ ہوتا ہے لیکن اُسے اُس سے کچھ بحث نہین کہ میرے گھر مین کیا کچھ ہے یہ محض اسکی عالی ہمتی کا سبب ہے اور اس کا یہ کہنا کہ میرا شوہر جب گھر سے نکلتا ہے تو گویا شیر ہوتا ہے یعنے جب لوگون کے پاس جاتا ہے یا لڑائیون مین ہوتا ہے تو گویا شیر ہوتا ہے اس سے وہ اسکی شجاعت اور جوانمردی کی مدح کرتی ہے **چھٹی عورت** کا قول کہ میرا شوہر جب کہانا کہانے بیٹھتا ہے تو صفایا کر دیتا ہے یعنے اس کا شوہر بڑا کہانے والا تھا کہ تمام کھانا کو ملاکر کہا جاتا تھا کہ کوئی چیز بھی نہ باقی رہتی اور جب پانی پیتا تو برتن مین جتنا پانی ہوتا سب پی جاتا اور جب لیٹ جاتا تو لحاف مین سے میری طرف کروٹ بھی نہ لاتا تاکہ اسے میرا درد و غم بھی معلوم ہو اس سے وہ اس کی مذمت کرتی ہے یعنے جب وہ لیٹ جاتا ہے تو اپنے لحاف وغیرہ مین ایک طرف کو منہ لپیٹ کر پڑا رہتا ہے اور مجھے اپنے نزدیک نہین لیتے دیتا جس سے اسے میری محبت کا حال دریافت ہوسکتا یعنی میرے درد و غم کا یہ حال ہے مگر اسے کچھ بھی پروا نہین بلکہ وہ تو اپنی آسائش کے خیال مین رہتا ہے **ساتوین عورت** کا قول کہ میرا شوہر عنین یا کچھ فہم ہے کیونکہ راوی نے عیایا (بعین مہملہ اور غیایا (بغین معجمہ دونون کو شک کے ساتھ بیان کیا ہے عیایا (بعین مہملہ اس شخص کو کہتے ہین جو اچھی طرح سے جماع نہین کرسکتا ایسا شخص عنین کہلاتا ہے کہ جماع کرنیسے تھک جاتا ہے اور اس سے عاجز رہتا ہے اور غیایا (بغین معجمہ سے وہ شخص مراد ہے جو اپنی کج فہمی کیوجہ سے راست روی نہین اختیار کرسکتا اور طبا قار سے

وہ شخص مراد ہے کہ اس کی حماقت کی وجہ سے نیک و بد امور اس پر مساوی رہتے ہین بعض نے کہا کہ طباقار سے وہ مالدار اور احمق شخص مراد ہے جو خیر و شر دونون مین پیش قدمی کرتا ہے (یعنی دونون مین تمیز نہین کرسکتا) اور اس کا یہ قول کہ ہر ایک بیماری اس کی بیماری ہے یعنی کل امراض اور بلایان اسمین مجتمع ہین اسکے قول مین شبح کے معنی سرکوزنخمی کرنیکے ہین اور فلق کے معنے توڑنے پھوڑنے اور ضرب شدید کے ہین وہ کہتی ہے کہ میرے شوہر کے ساتھ میری ایسی حالت ہے کہ کبھی میرا سر پھوڑ دیتا ہے اور کبھی باقی جسم مین زخم کرتا ہے کبھی دونون مصیبتین (زخم سر و کسر عضو) کا صدمہ پہنچاتا ہے **آٹھوین عورت** کا قول کہ میرے شوہر کو چھونا گویا خرگوش کو چھونا ہے اور اس کی خوشبو گویا زرنب (ایک خوشبودار گھاس) کی خوشبو ہے اس سے اس کی یہ مراد ہے کہ اس کا شوہر ایک نرم مزاج اور خلیق اور برائی سے کنارہ کشی کرنیوالا شخص تھا۔ اور وہ اس کے ساتھ حسن معاشرت سے پیش آتا تھا اس کی خوشبو زرنب کی خوشبو ہے اس سے یہ مراد ہے کہ اسکے جسم سے خوشبو آتی تھی یا یہ کہ لوگون کی زبان پر اس کی مدح رہتی تھی **نوین عورت** کا قول یہ ہے کہ میرا شوہر اونچے محل والا ہے الخ اس سے اس نے اسکی شرافت اور اس کی قوم مین اسکی شہرت اور وقعت اور عزت کو بیان کیا ہے اور اونچے پرتلے والا ہے۔ اس سے اس نے اسکے قد و قامت کی خوبی کو بیان کیا ہے نجاد بکسر نون تلوار کے پرتلے کو کہتے ہین بڑے قد و قامت والا شخص اپنی تلوار کا پرتلہ بھی لمبا رکھتا ہے اور عرب کے لوگ قد و قامت کی طول سے مدح کیا کرتے ہین وہ بڑی سالہ والا ہے یعنے وہ اعلےٰ درجہ کا سخی اور مہمان نواز شخص تھا کہ اس کے مکان کثرت سے گوشت و روٹی پکتی رہتی ہے اس لئے کثرت سے ایندھن جلا کرتا اور راکھ زیادہ ہوا کرتی تھی اس کا گھر مجلس و مسافرخانہ کے نزدیک ہے نادی عرب مین قوم کے مجتمع ہونے کی جگہ یا مکان کا نام ہوتا تھا ان لفظون سے بھی اس نے اپنے شوہر کی سخاوت کی وصف اور اسکی قوم مین اس کی سرداری کو بیان کیا ہے کیونکہ مجلس و مسافرخانہ سے صرف اس شخص کا مکان زیادہ نزدیک ہوا کرتا تھا جو اعلیٰ درجہ کا سخی اور عالی ہمت ہوتا تھا اس لئے کہ کل مہمان و مسافر اسی مجلس و مسافرخانہ مین اترتے اور کھانا پینے کے متعلق اپنی ہر ایک ضرورت کو جو مکان کے اس سے زیادہ تر قریب ہوتا اسی سے پورا کیا کرتے اور ظاہر ہے کہ انکی حوائج کو پورا کرنا اعلےٰ درجہ کی سخاوت اور بخل کے بالکل خلاف بات ہے **دسوین عورت** کا قول کہ میرا شوہر مالک ہے الخ اسکا مطلب یہ ہے کہ میرے شوہر کا مرتبہ اس سے بھی عالی ہے جسقدر کہ مین اسوقت اس کے اوصاف بیان کرون گی۔ اسکے بہت سے اونٹ ہین جو ہمیشہ سائبان مین بندھے رہتے ہین اور بہت کم اوقات صرف ضرورت کے وقت چرنے جایا کرتے ہین اور باقی اوقات گھر کے سائبان مین بندھے رہتے ہین اسکے گھر مہمان آتے ہین تو وہ انہین اپنے اونٹون کے دودھ اور گوشت کے سامنے کردیتا تھا اسی کے قول مین مزہر مکسر و میم باجے وغیرہ لہو و لعب کے سامان کو کہتے ہین اس کی مراد یہ ہے کہ جب اسکے یہان مہمان آتے تھے تو وہ اپنے اونٹون مین کسی ایک کو ضرور ذبح کرتا اور مہمانون کے پاس باجے وغیرہ بجانے کے ساز اور دیگر آلات راگ و سرود لاکر ڈال دیتا اور شراب بھی انکے پاس لاتا جس سے وہ کھانے پینے گانے بجانے مین مشغول ہو جاتے اسکے اونٹ ان باجون

کی آواز سنکر جان لیتے کہ آج اسکے یہان مہمان آئے ہین اور وہ خود ان کی مہمان نوازی کیلئے ذبح کیئے جاکر آج ہلاک ہون گے گیارھوین عورت کا قول ..... کہ میرا شوہر ابوزرع ہے اخ اس کے قول مین اناس سین مہملہ کے ساتھ نوس سے مشتق ہے جس کے معنی متحرک ہونے کے ہین۔ ہر ایک ناز کی حرکت کو نوس کہتے ہین اذا ملی شدید یائے تحتانی کے ساتھ تثنیہ کا صیغہ ہے یعنی میرے شوہر نے میرے کانون کو بالیون اور جھمکے وغیرہ اسکے کل زیور سے بھر دیا ہے جس سے وہ ہر وقت اٹھتے بیٹھتے ہلتے رہتے ہین اور اس نے میرے بازوؤن کو چربی سے بھر دیا ہے اس کے یہ معنے ہین کہ اس نے مجھے فربہ کر دیا ہے۔ میرے کل جسم کو چربی سے بھر دیا ہے کیونکہ جب بازو موٹے ہوتے ہین تو دوسرے اور اعضاء کی فربہی بھی لازمی ہے اور تَجْحَجَنِی۔ فتجحجنی بکسرہ وفتحہ جیم (دگر فتحہ فصیح ہے) اس کے یہہ معنے ہین کہ اس نے مجھے خوش رکھا اسلیئے مین اس سے خوش ہون یعنی اس نے مجھے راحت و آرام دیکر آسودہ رکھا جس سے میرا دل اس کی طرف سے بہت خوش رہتا ہے وَجَدَنِی فِی اَهْلِ غُنَيْمَةٍ اس نے مجھے بکریون والون مین پایا (غنیمۃ غنم کی تصغیر ہے جس کے معنے بکری کے ہین) یعنی اس کے ماں باپ بکریان پالتے تھے۔ گھوڑے اونٹ وغیرہ نہین رکھتے تھے گھوڑون کی آواز کو صہیل اور اونٹون کی آواز کو اطیط اور جنہین برلتے ہین چونکہ اہل عرب اونٹ گھوڑے والون کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہین اسلئے اسکی ایسی تعریف کی وَجَدَنِی فِی دَسِيْعٍ دسیع کسرہ و فتحہ شین معجمہ کہتا ابو عبید نے اسے بالفتح کہا ہے اور محدثین اسے بالکسر پڑھتے ہین۔ معنے یہ ہین میرے شوہر نے مجھے ایک جانب مین پایا یعنے ایک پہاڑ کی جانب مین پایا۔ کیونکہ اس کے قبیلہ کے لوگ بہت تھے اور ان کی بکریان بہت تھین اس لئے یہہ لوگ ایک پہاڑ کے کنارے بستے تھے۔ اور دالیس اس شخص کو کہتے ہین جو غلہ کو کہلیان مین لے جاکر دانون کو خوشون سے نکالتا ہے اور منقی بضم اول و فتح ثانی اور یہی مشہور ہے اور کبھی اسے مکسور بھی پڑھتے ہین بالفتح سے مشاہیر علماء کے نزدیک وہ شخص مراد ہے جو غلہ کو اس کے چھلکون سے ہوا مین اڑا کر صاف کرتا ہے جس طرح کہ چھلنی مین کسی چیز کو چھان کر صاف کر لیا کرتے ہین مطلب یہ ہے کہ اس کا شوہر کاشتکاری بھی کرتا تھا اور اس کے نوکر چاکر غلہ کو کہلیان مین لیجا کر خوشون سے نکال کر اسے صاف کیا کرتے تھے اور اس کا یہہ کہنا کہ مین اسکے روبرو جو چاہون سو کہتی ہون مجھے کبھی وہ برا نہین کہتا +

اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ میری کسی بات سے برا نہین مانتا تاکہ اسے میری بات کی تردید کرنے کی ضرورت پڑے بلکہ وہ میری ہر ایک بات قبول کر لیتا ہے اور یہ کہ مین سوتی ہون تو صبح کر دیتی ہون اس کے یہ معنی ہین کہ مین صبح تک سوتی رہتی ہون اس کے نوکر چاکر اس کا کام کرتے رہتے ہین اسوقت مجھے وہ کسی کام کی تکلیف نہین دیتا وَاشْرَبُ وَاَتَقَمَّحُ اَتَقَمَّحُ قاف کے بعد نون کہا تھا اور ایک روایت مین بجائے نون کے میم واقع ہے یہ معنی یہ ہین کہ مین جب پانی پیتی ہون تو خوب سیراب ہوکر برتن رکھتی ہون اور نون کے ساتھ یہ معنی ہین کہ مین پانی کو آہستہ آہستہ بہت اطمینان سے پیتی ہون[1]۔

---

[1] عرب پانی کی بہت عزت کرتے ہین۔ اس لئے کھانے پینے کی چیزون مین اس کا ذکر ہی ضرور کرتے ہین۔ مترجم ۱۲

اسکے قول مین عکوم کے معنے ہین کپڑون کی گٹھڑیان اور اناج کے بڑے اور رداح سے انکا بڑا اور کثیر ہونا مراد ہے وَبَیْتًا فَسَاحًا اس کا گھر وسیع ہے فساح بفتحۂ فا و تخفیف سین مہملہ کے معنے وسیع کے ہین وَمَضْجَعُہٗ کَمَسَلِّ شَطْبَۃٍ مَسَلّ فتح وسین مہملہ وتشدید لام کے ساتھ ہے اور شطبۃ شین معجمہ مفتوحہ اور طائے مہملہ ساکن اور بائے موحدہ اور تائے تانیث کے ساتھ ہے ۔ ۔ ۔

یلعبان من تحت خصرھا برمانتین اسکے دونون بچے اسکی کمر کے نیچے سے ایک دوسرے کیطرف انار پھینک کر کھیل رہے تھے ابوعبید نے اسکی صورت یہ بیان کی ہے کہ اس کے کوبے بہت بھاری تھے جب وہ گدی کے بل چت لیٹتے تو اس کی کمر زمین سے اُٹھ جاتی تاکہ اسکی کمر کے نیچے اتنا سوراخ رہتا کہ انار ادہر اُدہر نکل جاتا اور سرے سین مہملہ کے ساتھ ہے اس کے معنے شریف و نجیب کے ہین۔ بعض نے اس کے معنے سخی کے کہے ہین اور شری شین معجمہ کے ساتھ ہے اسکے معنے اصیل اور عمدہ گھوڑے کے ہین اور خطی بفتحہ وکسرہ خاے معجمہ مگر فتحہ اشہر ہے خط کیطرف منسوب ہے جو ایک گانون ہے اور دریائے عمان کے کنارے پر واقع ہے وہانکے نیزون کو خطی کہتے ہین کیونکہ نیزے اسجگہ لاکر بنائے جاتے تھے وَاَرَاحَ عَلَیَّ نَعَمًا ثَرِیًّا اس نے میرے گھر پر بہت سے جانور ہانکدھ رکھے ہین نعم اونٹ گائے بکری وغیرہ جانورون کو کہتے ہین اور ثری فتحہ ثا سے مثلثہ اور تشدید یاے تحتانی کے ساتھ ہے جس کے معنے کثرت کے ہین وَاَعْطَانِیْ مِنْ کُلِّ رَائِحَۃٍ زَوْجًا یعنی اس نے مجھے ہر ایک جانور اور لونڈی غلام وغیرہ سب دو دو دے رکھے ہین وَمِیْرِیْ اَھْلَکِ میری بکسرہ میم میرہ سے مشتق ہے جس کے معنے کھانے پینے کی چیزون کے ہین معنے یہ ہین کہ تو بھی کھا پی اور اپنے عزیز و اقربا کو بھی دے لے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس قصہ کو مشکر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رض سے فرمایا کنت لک کابی زرع لام زرع مین بھی تمہارے حق مین اسی طرح ہون جسطرح کہ ابو زرع ام زرع کے حق مین تھا علماء نے بیان کیا ہے کہ یہ آپ نے انہین خوش کرنے اور اظہار حسن معاشرت کیلئے فرمایا تھا (جو ایک ضروری چیز ہے) اس مین لفظ کان زاید ہے یا دوام کے لئے ہے۔ واللہ اعلم

(۵) وعن جابر رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یفرک مؤمن مؤمنۃ ان کرہ منھا خلقا رضی اخر اخرجہ مسلم **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنی زوجہ سے ہمیشہ ناخوش نہ رہا کرے اگر اسکی کوئی عادت بُری معلوم ہو تو دوسری کسی خصلت کو پسند بھی کریگا۔ اس حدیث کو امام مسلم نے بیان کیا ہے۔

(۶) وعن ابن عمر رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رایت من ناقصات عقل و دین اغلب لذی لب من احداکن قالت امراۃ منھن جزلۃ وما نقصان العقل والدین قال اما نقصان العقل فان شھادۃ امراتین بشھادۃ رجل وامانقصان الدین فان احداکن تفطر رمضان وتقیم ایاما لا تصلی اخرجہ ابوداؤد اللب العقل والجزلۃ التامۃ وقیل ذات کلام جزل ای قوی شدید **ترجمہ** حضرت ابن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (چند عورتون سے خطاب کرتے ہوئے) فرمایا کہ ناقص عقل و ناقص دین مین سے عقل مند آدمی پر بہت جلد غالب آنیوالا تم مین سے بڑھکر مین نے کسی کو نہین پایا ان مین سے ایک عورت جو بہت بولنے والی تھی کہنے لگی یا رسول اللہ عورتون مین نقصان عقل و نقصان دین کیا ہے۔ آپ نے فرمایا اُس کا نقصان عقل یہ ہے کہ دو عورتون کی شہادت ایک مرد کی شہادت کے برابر رکھی گئی ہے اور ان کا نقصان دین یہ ہے کہ رمضان مین انہین روزے چھوڑنے پڑتے ہین اور ہر ماہ مین دو

کئی روز نماز نہیں پڑہتین اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا کب کے معنے عقل اور جزالہ کے معنے کامل عورت کے ہین بعض نے کہا کہ جزلہ کے معنے بولنے والی عورت کے ہین اور بولنے والی بھی وہ جو نہایت سختی کے ساتھ کلام مین گرفت کرے۔

(۷) وعن اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةً هِيَ اَضَرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میرے بعد مردون کے حق مین عورتون سے زیادہ ہی کوئی اور فتنہ ہوسکتا ہے اس حدیث کو شیخین اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۸) وعن مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَكَانَتْ لَهُ امْرَاَتَانِ فَخَرَجَ مِنْ عِنْدِ اِحْدٰهُمَا فَلَمَّا رَجَعَ قَالَتْ لَهُ اَيْنَ كُنْتَ مِنْ عِنْدِ غُلَانَةَ قَالَ اَتَيْتُ مِنْ عِنْدِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فَحَدَّثَنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَهْلَ السَّاكِنِ الْجَنَّةِ النِّسَاءُ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** مطرف بن عبداللہ سے روایت ہے اور کہ انکی دو بیبیان تہین یہ ان مین سے ایک کے پاس سے باہر گئے جب واپس آئے تو اپنی سوت کا نام لے کر کہنے لگی کہ تم فلانی کے پاس سے آئے ہو انہون نے کہا (نہین) مین تو عمران بن حصینؓ کے پاس سے آرہا ہون۔ انہون نے ہمین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سنائی کہ ساکنان جنت مین سے عورتین بہت تہوڑی ہین مسلم اس کے راوی ہین۔

(۹) وعن اَبِيْ سَعِيْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْاَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الرَّجُلُ يُفْضِيْ اِلٰى اَهْلِهٖ وَالْمَرْاَةُ تُفْضِيْ اِلٰى زَوْجِهَا ثُمَّ يَنْشُرُ اَحَدُهُمَا سِرَّ صَاحِبِهٖ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** ابوسعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدائے تعالی کے نزدیک قیامت کے دن بڑی خیانت یہ ہوئی کہ میان بی بی خلوت مین ہون پہر بعد مین ان دونون مین سے کوئی بھی اس وقت کے حالات کا افشا کرے۔ اس حدیث کو مسلم و ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۱۰) وعن عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ سَاخِطَةً فَقُلْتُ مِنْ اَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ قَالَ اِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً فَاِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ قُلْتُ اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہین۔ کہ مجھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو یا ناراض ہوتی ہو تو مجھے یہ تمہاری خوشی یا ناراضگی معلوم ہوجاتی ہے مین نے کہا یا رسول اللہ یہ آپ کس طرح معلوم کرلیتے ہین آپنے فرمایا جب تم راضی ہوتی ہو تو (قسم کہاتے ہوئے) کہتی ہو لا وربّ محمد اور جب ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو لا وربّ ابراہیم مین نے کہا ہان یارسول اللہ (بیشک آپ سچ فرماتے ہین) لیکن اللہ کی قسم مین صرف آپ کا نام ہی چہوڑتی ہون (آپ کی عظمت و محبت بدستور دل مین قائم رہتی ہے) اس حدیث کو شیخین نے روایت کیا ہے۔

الفصل الثالث فی آداب الصحبۃ

تیسری فصل (آداب صحبت ومعاشرت مین)

(۱) عن ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ولا تحسسوا ولا تناجشوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا وکونوا عباد اللہ اخوانا کما امرکم اللہ تعالی المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یخذلہ ولا یحقرہ بحسب امرئ من الشر ان یحقر اخاہ المسلم کل المسلم علی المسلم حرام دمہ وعرضہ ان اللہ لا ینظر الی صوارکم واجسادکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم التقوی ھھنا التقوی ھھنا التقوی ھھنا ویشیر الی صدرہ لا لا یبع بعضکم علی بیع بعض وکونوا عباد اللہ اخوانا ولا یحل لمسلم ان یھجر اخاہ فوق ثلاث اخرجہ الستۃ الا النسائی وھذا لفظ مسلم التجسس بالجیم البحث عن عورات الناس بالحاء استماع الحدیث والتدابر التقاطع والتھاجر

ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ سوءظنی سے ہمیشہ مجتنب رہنا اس لئے کہ سوءظنی سے زیادہ کوئی جھوٹ بات نہین کسی کی عیب جوئی نہ کرو نہ درپوشدہ ہوکر کسی کی) باتین سنو نہ ایک دوسرے پر فخر کرو نہ حسد کرو نہ بغض وعداوت رکھو اور نہ منہ موڑو۔ بلکہ خدا کے بندے اور ایک دوسرے کے بھائی بنے رہو چنانچہ خدا تعالی نے تمہین یہی حکم دیا ہے مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کا ساتھ چھوڑتا ہے نہ اسے حقیر جانتا ہے (برا بننے کے لئے) آدمی کو اتنی ہی برائی کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کی سب چیز حرام ہے۔ مال و خون و آبرو۔ خدا تمہاری صورتون کو نہین دیکھتا اور نہ وہ تمہارے قد وقامت کو دیکھتا ہے۔ بلکہ وہ تمہارے دلون کو تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے پھر آپنے سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین دفعہ فرمایا کہ تقوی کی یہ جگہ ہے تقوے کی یہ جگہ ہے تقوی کی یہ جگہ ہے مین تمہین اطلاع دیتا ہون کہ ہرگز کوئی مسلمان کسی کی خرید وفروخت پر اپنی خرید وفروخت نہ کرے تم سب خدا کے بندے ایک دوسرے کے بھائی بنے رہو مسلمان کو ہرگز جائز نہین کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی (مسلمان) سے سلام کلام ترک کرے اس حدیث کو بخاری کے سوا پانچون نے روایت کیا ہے اور الفاظ امام مسلم کے ہین تجسس کے معنے کسی کے خانگی امور سے بحث کرنا اور تحسس حا رحملہ کے ساتھ ہو اسکے معنے کسی کی پوشیدہ باتین سننے کے ہین اور تدابر کو معنے نوگونسی نہیں ہوسکتے ہین

(۲) وعنہ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق المسلم علی المسلم خمس رد السلام وعیادۃ المریض واتباع الجنازۃ واجابۃ الدعوۃ وتشمیت العاطس اخرجہ الخمسۃ وزاد مسلم فی روایۃ واذا دعاک فاجبہ واذا استنصحک فانصح لہ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر پانچ حقوق ہین اس کے۔ سلام کا جواب

دینا اُس کی بیمار پرسی کرنا اس کے جنازے کے ساتھ جانا اسکی دعوت قبول کرنی اسے چھینک آئے تو اسے اس کا جواب[1] دینا پانچون اس کے راوی ہین اور امام مسلم نے اپنی ایک روایت مین زیادہ کیا ہو کہ جب وہ تمہین دعوت دے تو تم اس کی دعوت قبول کرلو اور جب وہ تمہاری نصیحت طلب کرے (مشورہ پوچھے) تو تم اسے نصیحت کرو (خیر خواہی کی صلاح بتاؤ)

(۳) **وعن** اَبِی مُوْسٰی رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِیْضَ وَفُکُّوا الْعَانِیَ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ الْعَانِیْ الْاَسِیْرُ **ترجمہ** ابوموسے اشعری رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھوکے کو کھانا کھلادیا کرو بیمارون کی عیادت کرو اور قیدیون کو چھڑوا دیا کرو اس حدیث کو بخاری اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے عانی کہتے ہین قیدی کو۔

(۴) **وعن** اَبِیْ ذَرٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَیْئًا وَّلَوْ اَنْ تَلْقٰی اَخَاکَ بِوَجْہٍ طَلْقٍ وَّاِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَاَکْثِرْ مَآءَھَا وَاغْرِفْ لِجَارِکَ مِنْہُ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابوذر رض سے روایت ہے کہ اُن سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر رض تم نیک سلوک کو حقیر مت سمجھو۔ اگرچہ تم (اتنا ہی سلوک کرسکو کہ) اپنے بھائی (مسلمان) سے کشادہ پیشانی سے ملاقات کرو اور جب سالن پکاؤ تو اس مین شوربا زیادہ کرو اور اپنے پڑوسی کے پیالے مین بھی (دو چمچے) ڈال دو ترمذی اس کے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ آدَابِ الْمَجْلِسِ

چوتھی فصل آداب مجلس مین

(۱) **عن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ فِی الطُّرُقَاتِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَنَا بُدٌّ مِّنْ مَّجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِیْھَا فَقَالَ اِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّہٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَزَادَ فِیْ اٰخِرِہٖ عَنْ عُمَرَ وَتُغِیْثُوا الْمَلْھُوْفَ وَتَھْدُوا الضَّالَّ **ترجمہ** ابوسعید خدری رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ راستون مین نہ بیٹھا کرو صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ گذر نہین کرسکتے ہم لوگ وہان بیٹھکر بات چیت کرتے ہین آپ نے فرمایا اگر ایسی بات ہے تو راستے کے حق ادا کیا کرو۔ انہون نے عرض کی یا رسول اللہ اس کا حق کیا ہے آپ نے فرمایا نظر نیچی رکھنا کسی کو ایذا نہ دینا سلام کا جواب دینا نیک بات کا حکم کرنا برائی سے منع کرنا شیخین اور ابوداؤد اسکے راوی ہین ابوداؤد نے حضرت عمر رض کی ایک روایت مین اتنا زیادہ کیا ہے اور مصیبت زدہ کی فریاد رسی کیا کرو بھولے بھٹکے کو راستہ

---

[1] یعنی اسے چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو اسے دعائے خیر دینی یعنے یرحمک اللہ کہنا مترجم ۱۲۔

بتلایا کرو۔

(۲) **وعن** ابن عمر رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کانوا ثلاثۃ فلا یتناجی اثنان دون الثالث فان ذلک یحزنہ اخرجہ الثلثۃ وابوداود واخرجہ الخمسۃ الا النسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ بمعناہ **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مجلس میں تین آدمی ہوں تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آپس میں سرگوشی (کانا پھوسی) نہ کریں کیونکہ اس سے اسے رنج پہنچتا ہے شیخین اور امام مالک اور ابوداؤد اس کے راوی ہیں اور نسائی کے سوا پانچوں نے اس کا مضمون ابن مسعود رض سے روایت کیا ہے۔

(۳) **وعن** انس رض قال لم یکن شخص احب الیہم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانوا اذا رأوہ لم یقوموا لما یعلمون من کراھتہ لذلک اخرجہ الترمذی **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر صحابہ رض کو کوئی شخص محبوب نہ تھا اور جب صحابہ آپ کو دیکھتے تو کھڑے نہ ہوتے کیونکہ جانتے ہیں کہ آپ اسے ناپسند رکھتے ہیں ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۴) **وعن** ابی امامۃ رض قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما علی عصا فقمنا الیہ فقال لا تقوموا کما یقوم الاعاجم یعظم بعضھا بعضا اخرجہ ابوداؤد **ترجمہ** ابوامامہ رض سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے دست مبارک میں عصا لئے ہوئے ہماری طرف کو آئے تو ہم آپ کی تعظیم کیلئے کھڑے ہو گئے آپ نے فرمایا تم لوگ تعظیم کے لئے کھڑے نہ ہوا کرو جیسا کہ عجم کے لوگ ایک دوسرے کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں ابوداؤد اس کے راوی ہیں

(۵) **وعن** ابی مجلز قال خرج معاویۃ علی ابن الزبیر وابن صفوان رض فقاما لہ فقال اجلسا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سرہ ان یتمثل لہ الرجال قیاما فلیتبوأ مقعدہ من النار اخرجہ ابوداؤد والترمذی **ترجمہ** ابومجلز کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رض ابن زبیر اور ابن صفوان کے پاس آئے تو دونوں آپ کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوئے تو حضرت معاویہ رض نے ان سے فرمایا کہ تم لوگ بیٹھ جاؤ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ جسے یہ بات خوش لگے کہ لوگ اس کی تعظیم کے لئے اٹھا کریں تو وہ اپنا ٹھکانا آگ سمجھ رکھے ابوداؤد ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۶) **وعن** ابن عمر رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقیمن احدکم رجلا من مجلسہ ثم یجلس فیہ ولکن توسعوا وتفسحوا یفسح اللہ لکم وکان ابن عمر رض اذا قام لہ رجل من مجلسہ لم یجلس فیہ اخرجہ الخمسۃ الا النسائی **ترجمہ** حضرت ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی کسی بیٹھے ہوئے کو اس جگہ سے اٹھا کر خود وہاں نہ بیٹھے۔ لیکن کھل بیٹھو اور جگہ کشادہ کرو خدا تمہارے لئے کشادگی کر دے گا حضرت ابن عمر رض کا دستور تھا کہ جب کوئی ان کے لئے اپنی جگہ سے اٹھتا تو اس جگہ نہ بیٹھتے نسائی کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۷) **وعن** وھب بن حذیفۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج الرجل

لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ عَادَ فَهُوَ اَحَقُّ بِمَجْلِسِهٖ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ **ترجمہ** حضرت وہب ابن خذیفہ رض روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص کسی ضرورت کیلئے اپنی جگہ سے اٹھکر جائے اور پھر واپس آئے تو اپنی جگہ کا وہی زیادہ مستحق ہے ترمذی اس کے راوی ہین اور اسے صحیح بھی کہا ہے۔

(۸) **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رض قَالَ كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ اَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِیْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** جابر بن سمرہ رض کہتے ہین کہ جب ہم لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوتے تو ہم مین سے ہر ایک شخص کو جہان جگہ ملتی وہین وہ بیٹھ جاتا ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۹) **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يَّجْلِسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَعِنْدَهٗ اَنْ يُّفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ **ترجمہ** عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کو یہ بات جائز نہین ہے کہ وہ دو آدمیون کے درمیان ہین ان کی اجازت بغیر بیٹھ جائے ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہین مگر ترمذی کے لفظ یہ ہین کہ دو آدمیون کے درمیان بیٹھکر ان مین جدائی ڈالے کسی کو حلال نہین۔

(۱۰) **وعن** اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْمَجَالِسِ اَوْسَعُهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** ابوسعید خدری رض سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر مجلسین وہ ہین کہ وسیع ہون ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۱۱) **وعن** اَبِیْ مِجْلَزٍ قَالَ جَلَسَ رَجُلٌ فِیْ وَسْطِ الْحَلْقَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ رض مَلْعُوْنٌ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابومجلز سے روایت ہے کہ ایک شخص اگر حلقہ کے درمیان بیٹھ گیا تو حذیفہ رض کہنے لگے کہ جو شخص حلقہ کے درمیان بیٹھے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی اسپر لعنت ہے ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۲) **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رض قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَرَاٰهُمْ حِلَقًا فَقَالَ مَالِیْ اَرَاكُمْ عِزِيْنَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** جابر بن سمرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد مین تشریف لے گئے آپ نے لوگون کو دیکھا کہ وہ الگ الگ حلقہ کئے بیٹھے ہین آپنے فرمایا یہ کیا بات ہے کہ مین تم کو الگ الگ گروہ بنے ہوئے دیکھتا ہون مسلم ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۱۳) **وعن** عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ رض قَالَ مَرَّ بِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جَالِسٌ وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِیَ الْيُسْرٰى خَلْفَ ظَهْرِیْ وَاتَّكَاْتُ عَلٰى اَلْيَتِهَا فَقَالَ اَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** عمرو بن شرید اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھ پر گذرے مین اسوقت اپنا بایان ہاتھ پیچھے کیے ہوئے ہتھیلی ٹیک کر بیٹھا ہوا تھا آپنے فرمایا کیا تم ان لوگون کی نشست بیٹھتے ہو جن پر (ضد الغم کا) غضب نازل ہوا ہے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۱۴) **وعن** اَبِی الدَّرْدَاءِ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ جَلَسْنَا حَوْلَهٗ

وَكَانَ إِذَا قَامَ وَأَرَادَ الرُّجُوعَ تَرَعَ نَعْلَيْهِ أَوْ بَعْضَ مَا كَانَ عَلَيْهِ فَيَعْرِفُ ذٰلِكَ أَصْحَابُهُ فَيَلْبَثُونَ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ **ترجمہ** ابوداؤد رض بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (کسی مجلس میں) بیٹھتے تو ہم لوگ بھی آپ کے گرد بیٹھ جاتے اور جب آپ مجلس سے اُٹھکر جاتے اور واپس آنے کا ارادہ ہوتا۔ تو پاپوش وہیں اُتار کر چھوڑ جاتے یا اپنی اور کوئی چیز جس سے ہم لوگ پہچان لیتے کہ آپ واپس آئین گے اس لئے ہم اپنی جگہ پر ٹھہرے رہتے ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

(۱۵) **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الشَّمْسِ وَفِي رِوَايَةٍ فِي الْفَيْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ الظِّلُّ فَصَارَ بَعْضُهُ فِي الشَّمْسِ وَبَعْضُهُ فِي الظِّلِّ فَلْيَقُمْ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص دھوپ مین بیٹھا ہو اور ایک روایت مین ہے کہ سایہ مین بیٹھا ہوا اور وہ کم ہو گیا کہ اس کا نصف جسم دھوپ مین ہو گیا اور نصف سایہ مین تو اسے چاہئے کہ وہان سے اُٹھ کھڑا ہو ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

(۱۶) **وعن** قَيْسٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ جَاءَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَامَ فِي الشَّمْسِ فَأَمَرَهُ فَتَحَوَّلَ إِلَى الظِّلِّ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ **ترجمہ** قیس اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے آپ خطبہ پڑھ رہے تھے یہ آکر دھوپ مین کھڑے ہو گئے آپ نے اُن سے فرمایا کہ سایہ مین ہو جاؤ وہ سایہ مین ہو گئے ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِي صِفَةِ الْجَلِيْسِ

پانچوین فصل

صفت (حالت) ہمنشین کے بیان میں

(۱) **عن** أَبِي مُوْسٰى رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِفَةُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَجَلِيْسِ السُّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ فَصَاحِبُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَنَافِخُ الْكِيْرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ أَوْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ يُحْذِيَكَ يُعْطِيَكَ **ترجمہ** ابوموسے سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھے اور بُرے ہمنشین کی مثال اس طرح ہے جیسے عطار اور لوہار بہرحال عطار یا تمہین مفت خوشبو دے گا یا تم اس سے (عطر) خرید لوگے اور لوہار یا تو تمہارے کپڑے جلا دیگا یا (کم از کم) گندی بو اُس سے پاؤ گے۔ شیخین اس کے راوی ہیں۔

(۲) **وعن** جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ إِلَّا ثَلٰثَةَ مَجْلِسٍ سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ أَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ أَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب مجلسین امانت ہین (وہان کے مشورون کا اظہار جائز نہین مگر تین مجلسین (ایسی ہین) کہ ان کا بھید پوشیدہ رکھنا جائز نہین ایک جس مین) خون ناحق کی تجویز کی جاوے) (دوسرے) حرام کاری کی (تیسرے) ناحق کسی کا مال دبانے کی ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۳) وعن انس رض قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم في حاجة فابطأت على امي فلما جئت قالت ما حبسك قلت بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم في حاجة قالت وما هي قلت انها سر قالت لا تحدثن بسر رسول الله صلى الله عليه وسلم احدا اخرجه الشيخان واللفظ لمسلم **ترجمہ** حضرت انس سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کے لئے کہین بھیجا تھا۔ اس لئے مجھے گہر جانے مین دیر ہوئی جب واپس ہوکر گہر گیا تو میری والدہ نے مجھ سے پوچھا کہ تم اتنی دیر کہان رہے مین نے کہا مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کے لئے کہین بھیجا تہا انہون نے پوچھا کس کام کے لئے مین نے کہا وہ ایک راز کی بات ہے میری والدہ نے کہا تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے راز کو ہرگز کسی پر ظاہر نہ کرنا شیخین اس کے راوی ہین اور لفظ مسلم کے ہین۔

الفصل السادس في التحاب والتوادد

چھٹی فصل

باہم دوستی اور محبت رکھنے کا بیان

(۱) عن ابی هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لا تدخلوا الجنة حتى تؤمنوا ولا تؤمنوا حتى تحابوا الا ادلكم على شيء اذا فعلتموه تحاببتم افشوا السلام بينكم اخرجه مسلم وابو داود والترمذي **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے تم جنت مین نہین جا سکتے تاوقتیکہ تم مومن نہ بنجاؤ اور مومن اسوقت بنو گے کہ آپس مین ایک دوسرے سے محبت والفت رکہو مین تمہین ایک ایسی بات بتاتا ہون کہ جب تم اس کو کروگے آپس مین ایک دوسرے کے دوست بنجاؤ گے وہ یہ کہ تم آپسمین سلام علیک کرتے رہو۔ مسلم وابوداؤد وترمذی اس کے راوی ہین۔

(۲) وعن النعمان بن بشير رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل المؤمنين في توادهم وتراحمهم وتعاطفهم مثل الجسد اذا اشتكى منه عضو تداعى له سائر الجسد بالسهر والحمى اخرجه الشيخان **ترجمہ** نعمان بن بشیر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانون کی مثال آپس مین محبت اور شفقت والفت رکہنے کے بارہ مین اسطرح ہے جیسے کہ انسان کا سارا جسم جب اس کے کسی عضو کو تکلیف ہوتی ہے۔ کل جسم اس کا بیخوابی اور تپ (بخار) کے ساتھ شریک ہوجاتا ہے شیخین اسکے راوی ہین

(۳) وعن المقدام بن معدي كرب رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا احب احدكم اخاه فليخبره انه يحبه اخرجه ابو داود والترمذي **ترجمہ** مقدام بن معدیکرب رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے مسلمان بہائی سے محبت والفت رکہے تو چاہیے کہ اسے بہی خبر کردے کہ مین تم سے محبت رکہتا ہون ابوداؤد وترمذی اس کے راوی ہین۔

(۴) وعن انس رض قال كان رجل عند النبي صلى الله عليه وسلم فمر رجل فقال يا رسول الله اني احب هذا قال اعلمته قال لا قال فاعلمه فلحقه فقال اني احبك في الله فقال احبك الذي

اَحَبَّنِیْ لَہٗ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین بیٹھے تھے ایک شخص وہان سے گذرا توانہون نے کہا یارسول اللہ مین اس شخص سے محبت رکھتا ہون آپ نے فرمایا تم نے انہین اس بات کی خبر کردی ہے یہ بولے نہین آپ نے فرمایا تم اونہین اس بات کی خبر کردو۔ کہا پھر مین ان سے ملا اور کہہ دیا کہ مین تم سے بوجہ اللہ دوستی رکھتا ہون انہون نے کہا جس ذات پاک کے لئے تم مجھ سے محبت رکھتے ہو وہ تمہین دوست رکھے اس حدیث کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے

(۵) **وعن** یَزِیْدَ بْنِ نَعَامَۃَ الضَّبِّیِّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اٰخَی الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْیَسْأَلْہُ عَنِ اسْمِہٖ وَاسْمِ اَبِیْہِ وَمِمَّنْ ھُوَ فَاِنَّہٗ اَوْصَلُ لِلْمَوَدَّۃِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** یزید بن نعامہ ضبی رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص کسی کو اپنا بھائی بنا دے تو چاہیئے کہ وہ اسکا اور اسکے باپ کے نام اور قبیلہ و خاندان کو بھی اس سے دریافت کرے کیونکہ اس سے ان دونون مین اتحاد و اتفاق زیادہ ہوگا اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۶) **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَحْبِبْ حَبِیْبَکَ ھَوْنًا مَّا عَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ بَغِیْضَکَ یَوْمًا مَّا وَاَبْغِضْ بَغِیْضَکَ ھَوْنًا مَّا عَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ حَبِیْبَکَ یَوْمًا مَّا اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ اَلْھَوْنُ الرِّفْقُ وَالْاِضَانَۃُ مَا اِلَیْہِ تَعْبِیْدُ التَّقْلِیْلِ یَعْنِیْ اَحْبِبْہُ حُبًّا قَصْدًا اِلَّا اِفْرَاطَ فِیْہِ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ اپنے دوست کی دوستی کو حد سے زیادہ مت بڑہا کیونکہ ممکن ہے کہ کبھی تمہارا دوست تمہارا دشمن ہوجائے اور دشمن سے بغض و دشمنی بھی ایسی کرو کہ اندازہ سے بڑھ نہ جائے کیونکہ ممکن ہے کہ کبھی وہ تمہارا دوست ہوجائے ترمذی اسکے راوی ہین اور اسے صحیح کہا ہے ھون کے معنے نرمی کے ہین اور اس سے حرف ما کو ملا دینے سے تقلیل کا فائدہ ہوا یعنی بیچ اعتدال کے ساتھ اس سے محبت کرو کہ حد افراط کو پہنچ جائے۔

(۷) **وعنہ** رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ لِجَلَالِیْ اَلْیَوْمَ اُظِلُّھُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَّمَالِکٌ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی قیامت کے دن فرمائیگا کہ صرف میری وجہ سے محبت رکھنے والے لوگ کہان ہین آج مین انہین اپنے سایہ مین جگہ دونگا جبکہ میرے سایہ کے سوا اور کسی کا سایہ نہین اس حدیث کو مسلم و امام مالک رح نے روایت کیا ہے +

(۸) **وعن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اَلْمُتَحَابُّوْنَ لِجَلَالِیْ لَھُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُّوْرٍ یَغْبِطُھُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّھَدَاءُ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ **ترجمہ** معاذ بن جبل رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے جو لوگ صرف میری وجہ سے آپسمین محبت رکھتے ہین ان کے لئے نور کے منبر ہون گے جن پر انبیا و اور شہدا رکو بھی رشک ہوگا اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا اور اسے صحیح کہا ہے۔

(۹) **وعن** اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ مُّعَاذٍ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ

تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِينَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ اخرجه مالك
ترجمہ ابوادریس خولانی معاذ رضہ سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے میری ہی وجہ سے آپس مین محبت رکھنے والون پر میرے ہی لیئے بیٹھنے والون پر میری وجہ سے ایک دوسرے کی ملاقات کو جانے والون پر میرے راہ مین خرچ کرنے والون پر میری محبت لازم ہوگئی ہے اس حدیث کو امام مالک نے روایت کیا ہے۔

(۱۰) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوذر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا بہتر عمل یہہ ہے کہ اگر وہ کسی سے محبت رکھے تو صرف خدا کے لیئے اور بغض رکھے تو بھی خدا کے لیئے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۱۱) وَعَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ لَاُنَاسًا مَا ھُمْ بِاَنْبِیَاءَ وَلَا شُھَدَاءَ یَغْبِطُھُمُ الْاَنْبِیَاءُ وَالشُّھَدَاءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لِمَکَانِھِمْ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تُخْبِرُنَا مَنْ ھُمْ قَالَ ھُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰہِ عَلٰی غَیْرِ اَرْحَامٍ بَیْنَھُمْ وَلَا اَمْوَالٍ یَتَعَاطَوْنَھَا فَوَاللّٰہِ اِنَّ وُجُوْھَھُمْ لَنُوْرٌ وَّاِنَّھُمْ لَعَلٰی نُوْرٍ لَا یَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا یَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَقَرَاَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدائے تعالٰی کے بہت سے بندے ایسے ہین کہ نہ تو نبی ہین نہ شہید مگر قیامت کے دن خدای تعالے کے نزدیک اُن کا جو کچھہ مرتبہ ہوگا انبیاء اور شہدا اُسے دیکھہ کر رشک کرین گے صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ وہ کون لوگ ہین آپ ہمین انکا حال سنائیے آپ نے فرمایا وہ لوگ صرف خدا تعالے کی رضامندی کے لیئے غیر لوگون سے محبت و الفت رکھین گے جن سے نہ انکا رشتہ ہوتا ہوگا اور نہ انکو اُنکے مال و دولت کا کچھہ خیال ہوگا اُنکے چہرون پر نور برستا ہوگا ہمیشہ وہ خدا تعالے کی ہدایت پر رہین گے گو اور لوگ ہیبت زدہ ہو جائین اور غمگین رہین مگر انہین نہ کسی بات کا خوف ہوگا اور نہ رنج پھر آپ نے یہہ آیت شریف پڑہی اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ (خدا تعالے کے دوستون پر کوئی خوف اور کوئی رنج نہین) ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۱۲) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ تَعَالٰی عَبْدًا نَادٰی جِبْرِیْلَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّہٗ فَیُحِبُّہٗ جِبْرِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ فِیْ اَھْلِ السَّمَآءِ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْہُ فَیُحِبُّہٗ اَھْلُ السَّمَآءِ ثُمَّ یُوْضَعُ لَہُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ اَخْرَجَہُ الثَّلَاثَۃُ وَالتِّرْمِذِیُّ فِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ وَاِذَا اَبْغَضَ عَبْدًا نَادٰی جِبْرِیْلَ اِنِّیْ اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْہُ فَیُبْغِضُہٗ جِبْرِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ فِیْ اَھْلِ السَّمَآءِ اِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوْہُ ثُمَّ تُوْضَعُ لَہُ الْبَغْضَآءُ فِی الْاَرْضِ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خدا تعالے کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو جبریل علیہ السلام سے کہتا ہے ای جبریل خدا نے فلانے بندے کو اپنا دوست بنالیا ہے تم بھی اُسے اپنا دوست بنالو تو جبریل ۳ بھی اُسے اپنا دوست بنالیتے ہین پھر کل اہل آسمان سے کہدیا جاتا ہے کہ خدا تعالے اپنے فلانے بندے کو

دوست رکھتا ہے تم سب بھی اُسے دوست رکھو تو کل ساکنان آسمان اُس سے محبت کرنے لگتے ہین پھر زمین مین بھی اُسے قبول عامہ حاصل ہوتی ہے شیخین و امام مالک و ترمذی نے اسے روایت کیا اور امام مسلم نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ جب خدا تعالے کسی بندے سے دشمنی رکھتا ہے تو جبریل سے فرماتا ہے کہ مین فلانے بندے کو دشمن رکھتا ہون تم بھی اُس سے دشمنی رکھو تو جبریل بھی اُس سے دشمنی رکھتے ہین پھر تمام آسمانون مین پکار دیا جاتا ہے کہ خدا ے تعالے فلانے بندے سے بغض رکھتا ہے تم سب بھی اُس سے دشمنی رکھو تو ساکنان آسمان بھی اُس سے دشمنی رکھتے ہین اور زمین والے بھی اُس سے عداوت رکھتے ہین۔

(۱۳) **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ رض قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ الرَّجُلُ یُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّعْمَلَ عَمَلَھُمْ قَالَ اَنْتَ یَا اَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ وَفِیْ لَفْظٍ لِّلتِّرْمِذِیِّ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ وَّ التِّرْمِذِیِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ ترجمہ ابوذر رض سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ ایک شخص ایسا ہے کہ وہ کسی قوم سے محبت کرتا ہے مگر اُن جیسے کام نہین کر سکتا آپنے فرمایا ابوذر تم اُن لوگون کے ساتھ ہو جن سے تم محبت رکھتے ہو ترمذی مین اس طرح ہے کہ آدمی اُن لوگون کے ساتھ ہوگا جن سے محبت رکھتا ہے۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے ابوذر سے اور ترمذی نے صفوان بن عسال سے روایت کیا ہے۔

(۱۴) **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَۃٌ مَّا تَعَارَفَ مِنْھَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاکَرَ مِنْھَا اخْتَلَفَ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ وَاَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روحون کے لشکر ہین جنہین کے جھنڈ سو جوان ہین سے ازل ہین آشنا اور واقف تھا وہ اس عالم مین ملاپے اور الفت والے ہوا اور جو ان ہین سے وہان ناآشنا اور بے پہچان رہا وہ یہان بھی جدا اور پھٹکارا ہوا اس حدیث کو مسلم و ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور امام بخاری رہنے حضرت عائشہ رض سے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ فِی التَّعَاضُدِ وَالتَّنَاصُرِ

ساتوین فصل

آپس مین ایک دوسرے کو قوت دینے اور امداد کرنے کے بیان مین

(۱) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُہٗ وَلَا یُسْلِمُہٗ وَمَنْ کَانَ فِیْ حَاجَۃِ اَخِیْہِ کَانَ اللّٰہُ فِیْ حَاجَتِہٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُّسْلِمٍ کُرْبَۃً فَرَّجَ اللّٰہُ عَنْہُ بِھَا کُرْبَۃً مِّنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَزَادَ رَزِیْنٌ فِیْ رِوَایَۃٍ وَمَنْ تَشَفَّعَ شَفَاعَۃً مَطْلُوْبَۃً حَتّٰی یُثْبِتَ لَہٗ حَقَّہٗ ثَبَّتَ اللّٰہُ تَعَالٰی قَدَمَیْہِ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اُسپر ظلم کرتا ہے نہ اُسے مصیبت مین (پھنسا ہوا) چھوڑتا ہے اور جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی مین رہتا ہے خدا ے تعالے اُسکی حاجت روائی مین رہتا ہے اور جو کوئی مسلمان کی تنگی دور کرے خدا تعالے

اُس سے قیامت کی تنگیون مین سے کوئی بڑی تنگی دور کرے گا اور جو مسلمان کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے قیامت کے دن اللہ تعالے اُسکی پردہ پوشی کرے گا ابو داؤد اسکے راوی ہین اور زین نے ایک روایت مین اتنا زیادہ کیا ہے کہ جو شخص کہ کسی مظلوم کی ہمراہی کرے تاکہ اُس کا حق ثابت کرادے اللہ تعالے پل صراط پر اُسے ثابت رکھے گا جس دن (لوگون کے) قدم پھسلتے ہونگے۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُّؤْمِنٍ کُرْبَۃً مِّنْ کُرَبِ الدُّنْیَا نَفَّسَ اللّٰہُ عَنْہُ کُرْبَۃً مِّنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ یَّسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ یَسَّرَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاللّٰہُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْہِ وَمَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَلْتَمِسُ فِیْہِ عِلْمًا سَھَّلَ اللّٰہُ لَہٗ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّۃِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰہِ تَعَالٰی یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰہِ وَیَتَدَارَسُوْنَہٗ بَیْنَھُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَیْھِمُ السَّکِیْنَۃُ وَغَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَۃُ وَحَفَّتْھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَذَکَرَھُمُ اللّٰہُ فِیْمَنْ عِنْدَہٗ وَمَنْ بَطَّاَ بِہٖ عَمَلُہٗ لَمْ یُسْرِعْ بِہٖ نَسَبُہٗ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَّالْبَغْوِیُّ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کہ مسلمان کی کسی دنیوی مصیبت کو اُس سے دور کرے خدا تعالے اُس سے قیامت کی مصیبت کو دور کردے گا اسی طرح جو شخص کہ کسی تنگدست پر سہل گیری کرے گا خدا تعالی دنیا و آخرت مین اُسپر آسانی کرے گا اور جو مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالے دنیا اور آخرت مین اسکی پردہ پوشی کرے گا جب تک کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی امداد کرتا رہتا ہے خدا تعالے اسکی امداد کرتا رہتا ہے اور جو شخص کہ علم حاصل کرنے کے لیے راہ طے کرتا ہے خدا تعالے جنت کی راہ اُسکے لیے آسان کرتا ہے اور جب کوئی قوم خدا کے گھر مین جمع ہوکر کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہین اور آپس مین ایک دوسرے کو پڑھاتے ہین تو خدا تعالے کی طرف سے اُنکے دلون کو تسکین اور دلجمعی حاصل ہوتی ہے اور خدا کی رحمت کا اُنپر سایہ ہوتا ہے اور فرشتے انکو (ہر طرف سے) گھیر لیتے ہین اور خدا تعالے اپنے مقربین فرشتون مین انکا ذکر کرتا ہے اور جس شخص کو اسکا عمل پیچھے ڈالے وہ اپنی نسب کی وجہ سے سبقت نہین لے جاسکتا اس حدیث کو مسلم نے بایں الفاظ روایت کیا اور ابو داؤد اور ترمذی نے بھی روایت کیا ہے۔

(۳) وَعَنْہُ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ قُلْنَا لِمَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لِلّٰہِ وَلِکِتَابِہٖ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَخُوْنُہٗ وَلَا یَکْذِبُہٗ وَلَا یَظْلِمُہٗ وَاِنَّ اَحَدَکُمْ مِرْاٰۃُ اَخِیْہِ فَاِنْ رَاٰی بِہٖ اَذًی فَلْیُمِطْہُ عَنْہُ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ انہین سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دینداری نصیحت[1] کرنا ہے (نیک نیتی رکھنا) ہے صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ کس کے لیے آپ نے فرمایا اللہ کے اس کی کتاب کے اُس کے رسول کے مسلمانون کے امامون (مقتداؤن) کے لیے مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اسکا ساتھ نہین چھوڑتا نہ اُس سے جھوٹ بولتا

[1] خدا تعالے کے ساتھ نیک نیتی رکھنا اسکی وحدانیت کا اقرار کرنا کے ساتھ اچھا اعتقاد رکھنا خلوص و اخلاص سے اسکی عبادت کرنا ہے اور اسکی کتاب کے ساتھ نیک نیتی اسکے کلام الٰہی ہونے کی تصدیق کرنا اُسکے احکام کو ماننا ہے اسکے رسول کے ساتھ نیک نیتی اسکی نبوت کا اقرار کرنا اسکی اطاعت کرنا ہے اور امامون (مقتداؤن) کے ساتھ نیک نیتی انکی اطاعت کرنا انکی ہر ایک حق بات مان لینا اور لغزشون کو اپنی دل مین نہ دینا۔ ترمذی کی ایک روایت مین ہے اور عام مسلمانون کے ساتھ بھی نیک نیتی رکھنا اسکے یہ معنے ہین کہ انکو نصیحت کرتے رہنا ۱۲

ہے اُسپر ظلم کرتا ہے ہر ایک مسلمان اپنے بھائی کا آئینہ ہے چاہیے کہ اُس مین جو کچھ برائی دیکھے اُس سے اسے دور کرنے کی کوشش کرے۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَبَلَغَکَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِلْفَ فِی الْاِسْلَامِ فَقَالَ قَدْ حَالَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ قُرَیْشٍ وَالْاَنْصَارِ فِیْ دَارِیْ خَمْسًا اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاللَّفْظُ لَھُمَا وَاَبُوْدَاوٗدَ وَعِنْدَہٗ فِیْ دَارِنَا مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا ترجمہ عاصم احول سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مینے انس رضہ سے کہا کہ کیا تمہین یہہ حدیث پہونچی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام مین کسی کا حلیف بننا جائز نہین حضرت انس رضہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود میرے مکان مین پانچ مرتبہ قریش کے اور انصار کے درمیان (عقد) مخالفت کرائی تھی اس حدیث کو شیخین نے باین الفاظ روایت کیا ہے اور ابو داؤد نے بھی روایت کیا ہے مگر انکی روایت مین اس طرح ہے کہ ہمارے گھر مین آپ نے مخالفت کرائی دو دفعہ یا تین دفعہ۔

(۵) وَعَنْ اَنَسٍ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُنْصُرْ اَخَاکَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْصُرُہٗ اِذَا کَانَ مَظْلُوْمًا فَکَیْفَ اَنْصُرُہٗ ظَالِمًا قَالَ تَحْجُزُہٗ عَنِ الظُّلْمِ فَاِنَّ ذٰلِکَ نَصْرُہٗ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے مسلمان بھائی کی مدد کیا کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ کسی نے کہا یا رسول اللہ مظلوم کی تو مین مدد کرونگا مگر مین ظالم کی مدد کیسے کرون آپ نے فرمایا تم اسکو ظلم سے باز رکھو یہی اُسکی مدد ہے بخاری اور ترمذی اس حدیث کے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَّ عَنْ عِرْضِ اَخِیْہِ رَدَّ اللّٰہُ النَّارَ عَنْ وَّجْھِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابو درداء رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مسلمان کو آبروریزی سے بچالے اسکے منہ سے خدا تعالے قیامت کے دن دوزخ کی آگ دور کرے گا۔ ترمذی اس حدیث کے راوی ہین۔

(۷) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاہُ طَالِبُ حَاجَۃٍ اَقْبَلَ عَلٰی جُلَسَائِہٖ فَقَالَ اشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا وَیَقْضِی اللّٰہُ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ مَا شَاءَ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ ابو موسے رضہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین کوئی حاجت مند آتا آپ حاضرین سے فرماتے کہ تم لوگ بھی اُنکی سفارش کرو تمہین اسکا اجر ملے گا باقی وہی اُنکی کامیابی سو خدا تعالے جو چاہے گا اپنے رسول کی زبان سے اُن کا فیصلہ کرائے گا۔ اس حدیث کو شیخین ابو داود۔ نسائی۔ ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۸) وَعَنْہُ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰہِ تَعَالٰی اِکْرَامَ ذِی الشَّیْبَۃِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْاٰنِ غَیْرِ الْغَالِیْ فِیْہِ وَلَا الْجَافِیْ عَنْہُ وَاِکْرَامَ ذِی السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ اور انہین سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ کسی زیادہ عمر والے مسلمان اور حامل قرآن کی جو اسکے احکام مین اپنے رائے کو دخل نہ دیتا ہو اور ذی حشمت (بادشاہ) کی جو عدل و انصاف سے موصوف ہو تعظیم کرنا خدا کی تعظیم مین داخل ہے۔

ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۹) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهٖ اِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ يُّكْرِمُهٗ عِنْدَ سِنِّهٖ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا رَوَاهُ فِيْ رِوَايَةٍ وَيَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ انس رض سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جوان آدمی کسی عمر رسیدہ شخص کی تعظیم اُسکے بڑھاپے کی وجہ سے کرتا ہے خدائے تعالےٰ اسکے بڑھاپے کے وقت اُس کی تعظیم کے لیے کسی کو مسلط کر دیتا ہے اور یہ بھی آپ نے فرمایا کہ وہ شخص ہم مین سے نہین جو اپنے چھوٹون پر مہربانی اور بڑون کی توقیر نہ کرے اور ایک روایت مین یہ بھی ہے کہ نیک کام کا حکم نہ کرے اور بُرے کام سے نہ روکے۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۰) وَعَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّهَا مَرَّ بِهَا سَائِلٌ فَاَعْطَتْهُ كِسْرَةً وَمَرَّ بِهَا اَحْمَقُ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ وَلَهٗ هَيْئَةٌ فَاَقْعَدَتْهُ فَاَكَلَ فَقِيْلَ لَهَا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ ایک روز اُنکے پاس ایک سائل آیا آپ نے اُسے ایک ٹکڑا دے کر رخصت کیا بعد کو ایک ایسا شخص آیا جو اچھے کپڑے پہنے تھا اور ایک وضع دار آدمی تھا آپ نے اُسے بیٹھا کر کھانا کھلوا دیا کسی نے اُن سے اُس کی وجہ دریافت کی آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لوگون کا حفظ مراتب کیا کرو۔ ابو داؤد اس کے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّامِنُ فِي الْاِسْتِيْذَانِ

آٹھوین فصل

استیذان کے بیان مین یعنے جب کسی کے گھر جائے تو اس سے پہلے اندر جانے کی اجازت لیلے

(۱) عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ عَامِرٍ فَاسْتَاْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتٍ فَقَالَ اَاَلِجُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِهٖ اُخْرُجْ اِلٰى هٰذَا فَعَلِّمْهُ الْاِسْتِيْذَانَ فَقُلْ لَّهٗ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَاَدْخُلُ فَسَمِعَ الرَّجُلُ ذٰلِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَاَدْخُلُ فَاَذِنَ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ربعی بن حراش رض کہتے ہین کہ بنی عامر مین سے ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور اندر آنے کی اجازت چاہتے ہوئے اُس نے کہا (کیا مین اندر آجاؤن) آپ اس وقت مکان مین تشریف رکھتے تھے آپ نے خادم سے کہا کہ باہر جاؤ اور اسے اجازت لینے کا طریق سکھلا دو (یعنے) اُس سے کہو کہ (پہلے) السلام علیکم کہہ کر کہے کیا (اجازت ہے) مین اندر آجاؤن۔ تو اُس شخص نے آپ کا یہ ارشاد سن لیا تو اب کہا السلام علیکم (اجازت ہے) مین اندر آجاؤن۔ اُس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انہین اندر آنے کی اجازت دی اور یہ اندر چلے گئے۔ اس حدیث کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

(۲) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ رض قَالَ اَرَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَنْزِلِنَا فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ إِلَيَّ رَدًّا خَفِيًّا فَقُلْتُ لِأَبِي أَلَا تَأْذَنُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَرْهُ حَتّٰى يُكْثِرَ عَلَيْنَا مِنَ السَّلَامِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ سَعْدٌ رَدًّا خَفِيًّا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ثُمَّ رَجَعَ فَاتَّبَعَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ تَسْلِيمَكَ وَأَرُدُّ عَلَيْكَ رَدًّا خَفِيًّا لِتُكْثِرَ عَلَيْنَا مِنَ السَّلَامِ فَانْصَرَفَ مَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ لَهُ سَعْدٌ بِغُسْلٍ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ نَاوَلَهُ مُلْحَفَةً مَصْبُوغَةً بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ فَاشْتَمَلَ بِهَا ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ عَلٰى آلِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ثُمَّ أَصَابَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمَّا أَرَادَ الِانْصِرَافَ قَرَّبَ لَهُ سَعْدٌ حِمَارًا قَدْ وَطَّأَ عَلَيْهَا بِقَطِيفَةٍ فَقَالَ سَعْدٌ يَا قَيْسُ صَاحِبْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَحِبَهُ فَقَالَ مُرْكَبٌ مَعِي فَأَبَيْتُ فَقَالَ إِمَّا أَنْ تَرْكَبَ وَإِمَّا أَنْ تَنْصَرِفَ فَانْصَرَفْتُ

اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُد ترجمہ قیس بن سعد رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہماری ملاقات کے لیے تشریف لائے آپ نے باہر سے فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو میرے والد نے آہستہ سے سلام کا جواب دیا۔ مین نے اپنے والد سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اندر تشریف لانے کی اجازت کیون نہین دیتے انہون نے کہا ابھی ٹھہر جاؤ آپ کو ہم پر سلام بھیجنے دو چنانچہ پھر آپ نے فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ میرے والد نے پھر آہستہ سے جواب دیا تیسری دفعہ پھر آپنے فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ اسکے بعد آپ واپس تشریف لیجانے لگے تو میرے والد فوراً آپکے پیچھے گئے اور کہا یا رسول اللہ مین آپکے سلام کی آواز سن رہا تھا اور آہستہ آہستہ اسکا جواب دیرہا تھا چاہتا آپ ہم پر کئی دفعہ سلام بھیجین پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انکے ہمراہ واپس تشریف لے آئے تو میرے والد نے (کسی کو) حکم دیا کہ آپکے واسطے غسل کا پانی رکھے چنانچہ پانی رکھا گیا آپنے غسل فرمایا پھر میرے والد نے آپ کی خدمت مین ایک چادر پیش کی جو زعفران یا ورس (ایک قسم کی زرد رنگ کی گھاس) سے رنگی ہوئی تھی آپ نے اسے اوڑھ لیا پھر آپ نے ہاتھ اوٹھا کر ہمین دعا دی کہ اے پروردگار سعد کے اہل وعیال پر اپنی رحمت نازل فرما اور انپر اپنی مہربانی کر پھر آپ نے کھانا تناول فرمایا پھر جب آپ تشریف لے جانے لگے تو میرے والد نے آپ کی سواری کے لیے ایک گدھا پیش کیا جسپر ایک چادر پڑی ہوئی تھی اور مجھ سے کہا قیس جا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچا آ تین آپ کی ہمراہ ہولیا آپنے مجھ سے فرمایا کہ تم بھی میرے ساتھ سوار ہوجاؤ یا اس سے انکار کیا آپ نے فرمایا نہین یا تو میرے ساتھ تم بھی سوار ہوجاؤ یا (گھر کو) واپس جاؤ تو مین واپس ہوگیا ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ وَقَالَ ادْخُلْ قُلْتُ أَكُلِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ كُلُّكَ فَدَخَلْتُ قِيلَ أَمَا قَالَ ذٰلِكَ مِنْ صِغَرِ الْقُبَّةِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُد ترجمہ عوف بن مالک رضہ سے روایت ہے کہ مین غزوہ تبوک مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اس وقت آپ ایک چھوٹے سے قبہ مین تشریف رکھتے تھے جو چمڑے کا بنا ہوا تھا مینے آپ کو سلام کیا آپ نے جواب دیکر فرمایا اندر آؤ مینے عرض کی کیا مین سارا ہی آجاؤن آپ نے فرمایا (ہان) سارا ہی آجا تو مین اندر گیا۔ کہتے ہین عوف رضہ نے جو یہ کہا (مین سارا ہی آجاؤن) اس لیے کہ قبہ بہت ہی چھوٹا تھا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى بَابَ قَوْمٍ لَمْ يَسْتَقْبِلِ الْبَابَ مِنْ تِلْقَاءِ وَجْهِهِ وَلٰكِنْ مِنْ رُكْنِهِ الْأَيْمَنِ أَوِ الْأَيْسَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ أَنَّ الدُّوْرَ يَوْمَئِذٍ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا سُتُوْرٌ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عبداللہ بن بسر رض سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کسی کے مکان پر تشریف لاتے تو آپ اُسکے دروازے کے روبرو نہ ہوتے بلکہ دروازے کی داہنی یا بائین جانب سے آتے پھر فرماتے السلام علیکم السلام علیکم کیونکہ اس وقت دروازوں پر پردے نہین ہوا کرتے تھے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ رض قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَأَذِنَ لِيْ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت عمر رض نے مجھ سے بیان کیا کہ مین نے تین دفعہ (آپ کے دروازے) پر (کھڑے ہوکر) اندر آنے کی اجازت چاہی تو آپ نے مجھے اندر آنے کی اجازت دی۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْبَصَرُ فَلَا إِذْنَ زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ إِنَّمَا الْإِسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مکان مین تمہاری نظر جا پڑے تو اب اجازت کا وقت نہین ایک روایت مین ہے کہ اجازت لینا اس لیے ضروری ہے کہ کسی کے گھر مین نظر نہ جا پڑے۔

(۷) وَعَنْهُ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَجَاءَ مَعَ الرَّسُوْلِ فَذٰلِكَ لَهُ إِذْنٌ أَخْرَجَهُمَا أَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ اور انہین سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بلایا جاوے اور بلانے والے کے ساتھ آجاوے تو یہی اُسکے واسطے اذن ہے ان دونو حدیثون کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے

(۸) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَسْتَأْذِنُ عَلٰى أُمِّيْ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّيْ مَعَهَا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ اسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا فَقَالَ إِنِّيْ خَادِمُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا أَتُحِبُّ أَنْ تَرَاهَا عُرْيَانَةً قَالَ لَا قَالَ فَاسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا أَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ عطا بن یسار رض سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مین اپنی والدہ کے پاس جاؤن تو کیا اُسنے بھی اجازت لیکر اندر جایا کرون آپ نے فرمایا ہان اُس شخص نے کہا مین اُنکے ساتھ ایک ہی مکان مین رہتا ہون آپ نے فرمایا اجازت لیکر ہی جایا کرو پھر اُس شخص نے کہا مین تو اُن کا خادم ہون آپ نے فرمایا اجازت لیکر ہی جایا کرو کیا تم چاہتے ہو کہ کہین اُسے برہنگی کی حالت مین دیکھو۔ کہا نہین آپ نے فرمایا تو پھر اجازت ہی لیکر جایا کرو۔ امام مالک اسکے راوی ہین۔

(۹) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَنُكَ عَلَيَّ أَنْ تَرْفَعَ حِجَابِيْ وَأَنْ تَسْمَعَ سَوَادِيْ حَتّٰى أَنْهَاكَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ سَوَادِيْ أَيْ صَوْتِيْ ترجمہ ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ اُن سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری اجازت میرے پاس آنے کے لیے یہ ہے کہ پردہ اُٹھاکر میری آواز سنو یہان تک کہ مین تم کو منع کرون۔ مسلم اسکے راوی ہین۔ اس حدیث مین سواد کے معنے آواز کے ہین۔ ف یعنے پردہ اوٹھاکر کان لگاؤ اگر آواز سے معلوم ہو کہ مین ہون تو تم اندر آجاؤ

تمہارے لیے یہی اجازت ہے صریح اذن کی ضرورت نہیں ہاں اگر آواز سننے کے بعد منع کر دیا جاوے تو اذن نہیں۔

(۱۰) وَعَنْ جَابِرٍ رض قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا فَقُلْتُ اَنَا فَخَرَجَ وَھُوَ یَقُوْلُ اَنَا اَنَا کَاَنَّہٗ کَرِھَھَا اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا دروازے پر جاکر دستک دی تو آپ نے فرمایا کون ہے میں نے کہا میں ہوں آپ باہر تشریف لائے اور آپ فرما رہے تھے میں میں (یہ کیا جواب ہوا) گویا یہ جواب آپ کو ناپسند آیا نسائی کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۱۰) وَعَنْ اَنَسٍ رض اَنَّ رَجُلًا اَطْلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ فَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْہِ یَخْتِلُ الرَّجُلَ لِیَطْعُنَہٗ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ وَفِیْ اُخْرٰی لِلنَّسَائِیِّ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَنَّ بَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَیْنِیْہِ حَصَاصَۃُ الْبَابِ فَصَوَّبَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَخَّاہُ بِحَدِیْدٍ اَوْ عُوْدٍ لِیَفْقَأَ فَاَنْقَمَعَ فَقَالَ لَہٗ اَمَا اَنَّکَ لَوْ ثَبَتَّ لَفَقَأْتُ عَیْنَکَ اَلْمِشْقَصُ سَھْمٌ لَہٗ نَصْلٌ طَوِیْلٌ اَوْ عَرِیْضٌ وَحَصَاصَۃُ الْبَابِ الْاِنْقَابُ وَالشُّقُوْقُ الَّتِیْ تَکُوْنُ فِیْہِ وَالتَّوَخِّیْ الْقَصْدُ وَانْقَمَعَ تَغَیَّبَ ترجمہ انس رضہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی حجرے میں جھانکنے لگا تو آپ اسکی طرف ایک پہلدار تیر لے کر اٹھے گویا اب میں آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ اس شخص کی نظر بچاتے تھے تاکہ آپ یہ تیر اسکی آنکھ میں چبھو دیں۔ اس حدیث کو شیخین ابوداؤد نسائی ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور نسائی کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ ایک بدو آپ کے دروازے پر آنکر اس کے سوراخ میں آنکھ لگا کر جھانکنے لگا اسکی اس حرکت پر آپ کی نظر پڑی تو آپ نے ایک سوکھی ہوئی کھجور کی شاخ یا کوئی اور لکڑی لے کر اسکی طرف قصد کیا تاکہ اس کی آنکھ پھوڑ دیں اتنے وہ بدو اپنی جگہ سے سرک گیا آپ نے اس سے فرمایا اگر تو اپنی جگہ پر کھڑا رہتا تو میں تیری آنکھ پھوڑ دیتا۔ مشقص پہلدار تیر کو کہتے ہیں خواہ اس کا پھل لنبا ہو یا چوڑا ہو۔ اور خصاصۃ الباب سے وہ سوراخ اور دراڑیں مراد ہیں جو دروازوں میں ہوا کرتی ہیں اور توخی کے معنے قصد کرنے کے اور انقماع کے معنے پوشیدہ ہو جانے کے ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِی السَّلَامِ وَجَوَابِہٖ

دوسری فصل

سلام اور اسکے جواب کے بیان میں

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا انْتَھٰی اَحَدُکُمْ اِلَی الْمَجْلِسِ فَلْیُسَلِّمْ فَاِنْ اَرَادَ اَنْ یَّقُوْمَ فَلْیُسَلِّمْ فَلَیْسَتِ الْاُوْلٰی اَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَۃِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص تم میں سے کسی مجلس میں پہونچے تو سلام کرے اور جب وہاں سے اٹھنا چاہے تب بھی سلام کرے کیونکہ پہلا سلام (ملاقات کا) پچھلے (رخصت کے) سلام سے بڑھکر نہیں۔ ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ كَلَدَةَ بْنِ الْحَنْبَلِ قَالَ بَعَثَنِي صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَبَنٍ وَلَبَأٍ وَضَغَابِيسَ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ أُسَلِّمْ فَقَالَ ارْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ فَفَعَلَ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَعِنْدَ أَبِي دَاوُدَ جَلَايَةٌ بَدَلَ اللَّبَأِ الضَّغَابِيسَ صِغَارُ الْقِثَّاءِ ترجمہ کلدہ بن حنبل کہتے ہیں کہ مجھے صفوان بن امیہ نے دودھ اور پنیر اور کھیرے دیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا میں بدون اجازت لیے اندر چلا گیا اور سلام بھی نہیں کیا آپ نے فرمایا لوٹ جاؤ پہلے سلام کرو پھر کہو (کیا اجازت ہے) میں اندر آؤں۔ پس کلدہ نے ایسا ہی کیا۔ اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے مگر ابوداؤد کی روایت میں لفظ لبا (پنیر) کی بجائے لفظ جدایہ ہے (ہرنی کا بچہ) اور ضغابیس چھوٹے کھیروں کو کہتے ہیں۔

(۳) وَعَنْ أَنَسٍ رض قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُنْ سَلَامُكَ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ترجمہ انس رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ بیٹے جب تم اپنے گھر میں جایا کرو تو سلام کہا کرو کیونکہ تمہارا سلام کہنا تمہارے اور تمہارے گھر والوں کے حق میں برکت کا باعث ہوگا۔ ترمذی نے اس حدیث کو روایت کیا اور اسے صحیح کہا ہے۔

(۴) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رض قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ قُلْتُ وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ مِنْ صَحِيحِهِ بِهٰذَا اللَّفْظِ وَاللهُ أَعْلَمُ ترجمہ عمرو بن عاص رض کے بیٹے (عبداللہ) کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے دریافت کیا کہ اسلام میں کونسا کام زیادہ عمدہ ہے آپ نے فرمایا مسکین کو کھانا کھلانا اور ہر ایک کو سلام کرنا خواہ اس سے تعارف ہو یا نہ ہو۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے (مولف) میں کہتا ہوں اس حدیث کو امام بخاری نے بھی صحیح بخاری کی کتاب الایمان میں انہیں الفاظ سے روایت کیا ہے۔

(۵) وَعَنْ أَنَسٍ رض أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ یہ (خود انس رض) لڑکوں پر سے گذرے تو انہیں سلام کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ اس حدیث کو شیخین ابوداؤد ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۶) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رض قَالَتْ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ فَأَلْوَى بِيَدِهِ بِالتَّسْلِيمِ ترجمہ اسماء بنت یزید رض کہتی ہیں کہ ہم چند عورتوں پر سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گذرے تو آپ نے ہمیں سلام کیا۔ اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور ترمذی کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ نے سلام کرتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ بھی کیا۔

(۷) وَعَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رض قَالَ أَبُوْدَاوُدَ وَرَفَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ إِذَا مَرُّوْا أَنْ يُسَلِّمَ أَحَدُهُمْ وَيُجْزِئُ

عَنِ الْجُلُوْسِ اَنْ يَرُدَّ اَحَدُهُمْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عبید اللہ بن ابو رافع حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں ابو داؤد نے کہا اس حدیث کو امام حسن بن علی رضؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مرفوع بھی کیا ہے کہ فرمایا کہ جب کوئی جماعت کہیں پر گذرے تو اُن میں سے ایک شخص کا سلام کرنا کافی ہے اسطرح سے مجلس والوں کو بھی کافی ہے کہ ایک ہی شخص اُن میں سے سلام کا جواب دے اس حدیث کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

(۹) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابو امامہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدائے تعالےٰ کے فضل و کرم کا وہ شخص زیادہ مستحق ہے کہ جو لوگوں پر خود ہی پہلے سلام کیا کرے اس حدیث کو ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۹) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ ترجمہ ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ سوار آدمی پیدل چلنے والے کو اور چلنے والا بیٹھنے والے کو اور تھوڑے سے لوگ بہت سے لوگوں کو سلام کیا کریں۔ اس حدیث کو شیخین۔ ابو داؤد۔ ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۱۰) وَعَنْهُ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰٓئِكَ نَفَرٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ جُلُوْسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتّٰى الْاٰنَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدائے تعالےٰ نے جب حضرت آدم ع کو اپنی صورت پر پیدا کیا تو اُن کا قد ساٹھ گز لمبا تھا پھر اللہ تعالےٰ نے ان سے فرمایا کہ جاؤ یہ جو فرشتوں کی جماعت بیٹھی ہوئی ہے انکو سلام کرو اور جو کچھ وہ تمہیں دعا دیں گے اُسے اچھی طرح سے سننا یہی تمہاری اور تمہاری اولاد کی دعا ہو گی۔ آدم ع نے (ان کے پاس جاکر) کہا السلام علیکم فرشتوں نے جواب دیا السلام علیک و رحمۃ اللہ فرشتوں نے اُنکے جواب میں ورحمۃ اللہ زیادہ کیا۔ پس جنت میں ہر ایک داخل ہونے والے کی صورت آدم ع کی صورت ہو گی۔ آدم علیہ السلام کے بعد سے اب تک تمام خلق کے قد و قامت میں کمی واقع ہوتی آئی۔ اس حدیث کو شیخین نے روایت کیا ہے۔

(۱۱) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضہ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ وَقَالَ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ فَرَدَّ وَقَالَ ثَلٰثُوْنَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَلِاَبِیْ دَاوٗدَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ ثُمَّ اَتٰى اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ فَرَدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَرْبَعُوْنَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا تَكُوْنُ الْفَضَائِلُ ترجمہ عمران بن حصین رضؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے

اتنے میں ایک شخص نے آکر کہا السلام علیکم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا اور فرمایا دس (نیکیاں ہوئیں) پھر ایک اور شخص آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ آپ نے جواب دے کر فرمایا بیس (نیکیاں ہوئیں) پھر ایک اور شخص آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ نے جواب دے کر فرمایا تیس (نیکیاں ہوئیں) اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ ابوداؤد نے اسی مضمون کی ایک اور حدیث معاذ بن انس رضہ سے روایت کی ہے اس روایت میں اتنا اور زائد ہے کہ پھر ایک اور شخص آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ آپ نے جواب دیکر فرمایا چالیس (نیکیاں ہوئیں) پھر آپ نے فرمایا نیکیاں اسی طرح ہوا کرتی ہیں۔

(۱۲) وَعَنْ اَبِیْ تَمِیْمَۃَ بْنِ اَبِیْ جُرَیٍّ الْھُجَیْمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ رضہ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ عَلَیْکَ السَّلَامُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ لَا تَقُلْ عَلَیْکَ السَّلَامُ فَاِنَّ عَلَیْکَ السَّلَامُ تَحِیَّۃُ الْمَوْتٰی اِذَا سَلَّمْتَ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَقُوْلُ الرَّدَّ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابی تمیم بن ابی جری رضہ ہجیمی سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا علیک السلام یا رسول اللہ آپ نے فرمایا علیک السلام نہ کہا کرو علیک السلام مردوں کا (تحیۃ) سلام (دعا) ہے جب تم سلام کیا کرو تو یوں کہا کرو السلام علیکم اور جواب دینے والا کہا کرے وعلیکم السلام اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۱۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ عَلَیْکُمُ الْیَھُوْدُ فَاِنَّمَا یَقُوْلُ اَحَدُھُمُ السَّامُ عَلَیْکَ فَقُلْ وَعَلَیْکَ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم لوگوں کو یہودی سلام کریں (تو تم) اسکو سلام نہ سمجھو جب کوئی شخص ان میں سے تمہیں (ملتا ہے تو سلام کے عوض) السام علیک کہتا ہے (جسکے معنے ہیں تجھ پر موت پڑے) تو تم بھی (تجاہل عارفانہ کرکے اسکے جواب میں صرف) وعلیک کہدیا کرو (یعنے جو دعا تو نے ہم پر کی وہ تجھ پر ہی الٹ پڑے) اس حدیث کو شیخین وامام مالک ابوداؤد وترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۱۴) وَعَنْ اَنَسٍ رضہ یَرْفَعُہٗ اِذَا سَلَّمَ عَلَیْکُمْ اَھْلُ الْکِتَابِ فَقُوْلُوْا وَعَلَیْکُمْ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ ترجمہ انس رضہ حدیث کو مرفوع کرکے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اہل کتاب تم کو سلام کریں تو تم بھی وعلیک کہا کرو اس حدیث کو شیخین نے روایت کیا ہے۔

(۱۵) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَبْدَؤُا الْیَھُوْدَ وَلَا النَّصَارٰی بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِیْتُمُوْھُمْ فِیْ طَرِیْقٍ فَاضْطَرُّوْھُمْ اِلٰی اَضْیَقِہٖ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یہود ونصاریٰ کو (از خود) پہلے سلام نہ کیا کرو اور جب تمہاری اُن سے راستے میں ملاقات ہوجائے تو تم انہیں راستے کی تنگ مقام کی طرف مجبور کرو (تاکہ راستے کے کنارے دیوار سے لگ کر گذریں) اس حدیث کو ابوداؤد ومسلم وترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۱۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضہ اَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَبُوْلُ فَسَلَّمَ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ وَزَادَ اَبُوْدَاؤُدَ ثُمَّ اعْتَذَرَ اِلَیْہِ وَقَالَ اِنِّیْ کَرِھْتُ اَنْ اَذْکُرَ اللّٰہَ

إلا على طُهر ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر گذرا آپ پیشاب کر رہے تھے اُس نے آپ کو سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا مسلم ابوداؤد نسائی ترمذی اسکے راوی ہین - ابوداؤد نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ پھر آپ نے اس سے معذرت کی اور فرمایا کہ مین نے بدون طہارت کے اللہ تعالیٰ کا نام لینا پسند نہین کیا -

اَلْفَصْلُ الْعَاشِرُ فِی الْمُصَافَحَةِ

دسوین فصل

مصافحہ کے بیان مین -

(۱) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ رض اَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِیْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ قتادہ رض سے روایت ہے کہ انہون نے انس رض سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مصافحہ کیا کرتے تھے انہون کہا ہان - اس حدیث کو بخاری ترمذی نے روایت کیا ہے -

(۲) وَعَنِ الْبَرَآءِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَتَفَرَّقَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَهٰذَا لَفْظُهٗ وَفِیْ اُخْرٰى لِلتِّرْمِذِیِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ يَرْفَعُهٗ قَالَ مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْاَخْذُ بِالْيَدِ ترجمہ براء رض کہتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان جہان کہین ملجاتے ہین اور آپس مین مصافحہ کرتے ہین تو جدا ہونے سے پہلے انکی مغفرت ہو جاتی ہے اس حدیث کو ابوداؤد - ترمذی نے روایت کیا ہے اور لفظ ترمذی کے ہین اور ترمذی کی ایک اور روایت ابن مسعود رض سے مرفوعاً اس طرح ہے کہ تحیۃ (سلام) ہاتھ ملانے (مصافحہ کرنے) سے پورا (کامل) ہو جاتا ہے -

(۳) وَعَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَصَافَحُوْا يَذْهَبِ الْغِلُّ وَتَهَادَوْا وَتَحَابُّوْا وَيَذْهَبِ الشَّحْنَآءُ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ ترجمہ عطاء خراسانی رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس مین مصافحہ کیا کرو اس سے تمہارے درمیان مین عداوت نہ رہے گی ایک دوسرے کو تحفہ بھیجا کرو اس سے تم مین محبت پیدا ہوگی اور بغض (کینہ) جاتا رہے گا امام مالک اسکے راوی ہین -

اَلْفَصْلُ الْحَادِیْ عَشَرَ فِی الْعُطَاسِ وَالتَّثَاؤُبِ

گیارہوین فصل

چھینک اور جمائی کے بیان مین

(۱) عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقِيْلَ فِیْ ذٰلِكَ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَهٰذَا لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ تَعَالٰى اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَآئِیَّ وَفِیْ اُخْرٰى لِمُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوْهُ وَاِنْ لَّمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوْهُ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روبرو دو شخصون کو چھینک

آئی اُن مین سے ایک کو آپ نے چھینک کا جواب دیا (یرحمک اللہ فرمایا) اور دوسرے کو نہ دیا۔ آپ سے دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا اُس نے خدا کی تعریف کی (الحمد للہ کہا) اور اس دوسرے نے نہین کی شیخین ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہین۔ مسلم کی ایک روایت مین ابوموسے رضہ سے روایت ہے کہ جب تم مین سے کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ بھی کہے تو تم اُسے جواب دیا کرو (یعنے یرحمک اللہ کہا کرو) اور اگر وہ الحمد للہ نہ کہے تو تم بھی اسکی چھینک کا جواب نہ دو۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَمِّتْ اَخَاكَ ثَلَاثًا فَمَا زَادَ فَهُوَ زُكَامٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین مرتبہ اپنے مسلمان بھائی کی چھینک کا جواب دیا کرو اس سے زیادہ آئین تو (جانو) اُسے زکام ہے۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے

(۳) وَعَنْهُ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ وَیَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ كَانَ حَقًّا عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهٗ اَنْ یَّقُوْلَ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَلْیَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا یَقُلْ هَا فَاِنَّ ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّیْطَانِ یَضْحَكُ مِنْهُ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ قَوْلُهٗ فَلْیَكْظِمْ اَیْ لَا یَفْتَحْ فَاهُ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو پسند نہین کرتا پس جب تم مین سے کسی کو چھینک آئے اور الحمد للہ بھی کہے تو جو مسلمان سُنے اُسپر حق ہے کہ یرحمک اللہ کہے اور جمائی سو وہ شیطان کی جانب سے ہے جب نماز مین تم مین سے کسی کو جمائی آئے تو اُسے چاہیئے کہ جہانتک ہوسکے روکے اور ہا (ہا) نہ کرے کیونکہ یہ ایک شیطانی حرکت ہے شیطان اسے دیکھکر ہنستا ہے شیخین ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ فلیکظم کے معنے یہ ہین کہ اپنا مُنہ بند کرے۔

(۴) وَعَنْهُ رضہ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَطَسَ غَطّٰی وَجْهَهٗ بِیَدَیْهِ اَوْ بِثَوْبِهٖ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهٗ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ اور نیز ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو چھینک آتی تو آپ اپنے روی مبارک کو دونو ہاتھون یا اپنے کپڑے سے ڈھانک لیتے اور اپنی آواز کو پست کرتے۔ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضہ قَالَ كَانَتِ الْیَهُوْدُ یَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرْجُوْنَ اَنْ یَّقُوْلَ لَهُمْ یَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ فَیَقُوْلُ یَهْدِیْكُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَكُمْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ ترجمہ ابوموسے رضہ سے روایت ہے کہ یہودی آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس مین چھینکین لیتے اس امید پر کہ آپ اُن کو چھینک کے جواب مین) یرحمکم اللہ (اللہ تم پر رحم کرے) کہین گے پر آپ (انکی شمیت مین) فرماتے یَهْدِیْكُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَكُمْ (خدا تمہین ہدایت کرے اور تمہارے دل کی اصلاح کرے) ابوداؤد اور ترمذی نے اسے روایت کیا۔ اور ترمذی نے اسے صحیح کہا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ عَشَرَ فِیْ عِیَادَةِ الْمَرِیْضِ وَفَضْلِهَا

بارہوین فصل

بیمار پرسی کے ذکر اور اُس کی فضیلت کے بیان مین۔

(۱) عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَعُوْدُ مَرِيْضًا مُمْسِيًا إِلَّا خَرَجَ مَعَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهٗ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهٗ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ اَتَاهُ مُصْبِحًا خَرَجَ مَعَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهٗ حَتّٰى يُمْسِيَ وَكَانَ لَهٗ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْخَرِيْفُ هُنَا الْحَائِطُ مِنَ النَّخْلِ ترجمہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مریض کی بیمار پرسی کے لیے شام کو جاتا ہے تو اُسکے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں جو صبح تک اُسکے لیے دعاء مغفرت کرتے رہتے ہیں اور جنت کا ایک باغ اُسکے نام زد ہوتا ہے اور جو شخص صبح کو مریض کی عیادت کے لیے آتا ہے تو بھی اُسکے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں جو شام تک اُسکے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور جنت کا ایک باغ اُسے اجر میں ملتا ہے۔ اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے خریف کے معنے یہاں پر کھجور کے باغ کے ہیں۔

(۲) وَعَنْ ثَوْبَانَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ثوبان رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی بیمار کی بیمار پرسی کرتا ہے وہ جنت کے میوے چننے میں رہتا ہے یہانتک کہ لوٹے۔ مسلم اور ترمذی اُسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوْعِدَ مِنَ النَّارِ مَسِيْرَةَ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا قَالَ اَنَسٌ الْخَرِيْفُ الْعَامُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ انس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے خوب درست، یا فائدہ دیہ ثواب سمجھ کر اپنے مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کرے دوزخ کی آگ میں اور اُس میں ستر سال کی مسافت بعد کر دیا جائے گا۔ حضرت انس رضؓ فرماتے ہیں خریف کے معنے سال کے ہیں۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا اَوْ زَارَ اَخًا لَهٗ فِي اللّٰهِ تَعَالٰى نَادَاهُ مُنَادٍ اَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّاْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ تَبَوَّاْتَ اَيِ اتَّخَذْتَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ کسی مریض کی عیادت کرتا ہے یا ایسے مسلمان بھائی کی ملاقات کو جاتا ہے جس سے محبت و دوستی محض اللہ کے لیے ہو تو ایک پکارنیوالا (فرشتہ) پکار کر کہتا ہے کہ اے شخص تو اپنے گناہوں سے پاک ہوا۔ اور تیرا چلنا پاک ہوا (یعنے محض للّٰہیت سے تو نے قدم اُٹھایا ہے نہ غرض نفسانی سے) اور تو نے جنت میں اپنا گھر بنا لیا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رض قَالَ عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَّجَعٍ كَانَ بِعَيْنِيْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے درد چشم کی وجہ سے میری عیادت کی۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۶) وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَمَّا اُصِيْبَ سَعْدٌ رض يَوْمَ الْخَنْدَقِ فِيْ اَكْحَلِهٖ ضَرَبَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُوْدَهٗ مِنْ قَرِيْبٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب سعد رضؓ کو خندق والی لڑائی میں رگ ہفت اندام میں تیر لگا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں

انکے لیے ایک خیمہ لگوا دیا تاکہ آپ قریب سے انکی عیادت کرتے رہیں ابوداؤد اور نسائی اُسکے راوی ہیں۔

(۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَّمْ يَحْضُرْ اَجَلُهٗ فَقَالَ عِنْدَهٗ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ اِلَّا عَافَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایسے مریض کی بیمار پرسی کرے جسکی موت اس بیماری سے مقدر نہ ہو اور اُسکے پاس سات مرتبہ یہہ دعاء پڑھے جس کے معنے ہین۔ مین سوال کرتا ہون اللہ سے جسکی بڑی شان ہے اور جو عرش بزرگ کا مالک ہے کہ وہ تمہین شفا عطا فرمائے تو بے شک خدا تعالےٰ اُسے اس مرض سے صحت عطا فرمائے گا۔ ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۸) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتُمْ عَلٰى مَرِيْضٍ فَنَفِّسُوْا لَهٗ فِيْ اَجَلِهٖ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُطَيِّبُ نَفْسَهٗ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوسعید رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی مریض کے پاس جایا کرو تو اُسکے لیے درازی عمر کی دعا کیا کرو کیونکہ وہ اس سے خوش ہوتا ہے۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۹) وَعَنْ اَنَسٍ رض اَنَّ غُلَامًا مِّنَ الْيَهُوْدِ كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَعَادَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَقَالَ لَهٗ اَسْلِمْ فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهٗ فَقَالَ اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ فَاَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهٗ بِيْ مِنَ النَّارِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ ایک یہودی غلام جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت کیا کرتا تھا اتفاق سے بیمار ہوگیا آپ اسکی بیمار پرسی کے لیے تشریف لے گئے اور اُسکے سر کے پاس آپ بیٹھ گئے آپ نے اُس سے فرمایا کہ مسلمان ہوجا وہ اپنے باپ کی طرف دیکھنے لگا اُس وقت اُسکا باپ بھی اُس کے نزدیک موجود تھا اس نے کہا تم ابوالقاسم کا کہا مان لو چنانچہ وہ مسلمان ہوگیا پس آپ وہان سے واپس ہوئے۔ یہہ فرماتے ہوئے (خدا تعالےٰ کا شکر ہے جس نے میری وجہ سے اُسے آگ سے بچایا۔ اس حدیث کو بخاری و ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۱۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ مِنَ السُّنَّةِ تَخْفِيْفُ الْجُلُوْسِ وَقِلَّةُ الصَّخَبِ فِيْ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ اَخْرَجَهٗ رَزِيْنٌ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے انہون نے فرمایا کہ عیادت کے وقت مریض کے پاس کم بیٹھنا اور اُسکے پاس غل نہ کرنا مسنون ہے رزین اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ عَشَرَ فِي الرُّكُوْبِ وَالْاِرْتِدَافِ

تیرہوین فصل

سواری اور اپنے پیچھے کسی کو سواری پر بیٹھا لینے کے بیان مین۔

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَهٗ اُغَيْلِمَةُ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاٰخَرَ خَلْفَهٗ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے

جب جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام مکہ معظمہ مین تشریف لائے تو بنی عبد المطلب کے کئی لڑکون نے آپ کا استقبال کیا تو ان مین سے آپ نے ایک کو اپنے آگے اور ایک کو اپنے پیچھے بیٹھا لیا۔ اس حدیث کو بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۲) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رض اَنَّهٗ قَالَ لَهٗ اِبْنُ الزُّبَيْرِ اَتَذْكُرُ اِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَحَمَلَنَا وَتَرَكَكَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَهٰذَا لَفْظُهُمَا وَاَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ عبداللہ بن جعفر رضہ سے روایت ہے کہ اُن سے ابن زبیر نے کہا کہ تمہین یاد ہے کہ تم اور مین اور ابن عباس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ملے انہون نے کہا ہان مجھے یاد ہے ہم دونو کو تو آپ نے اپنی سواری پر بیٹھا لیا تھا اور تمہین چھوڑ دیا تھا۔ اس حدیث کو شیخین اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے مگر الفاظ شیخین کے ہین۔

(۳) **وَعَنْ** مُعَاذٍ رض قَالَ كُنْتُ رِدْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِمَارٍ يُقَالُ لَهٗ عُفَيْرٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** معاذ رضہ سے روایت ہے کہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے عفیر گدھے پر سوار تھا اس حدیث کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

(۴) **وَعَنْ** اَبِى الْمَلِيْحِ عَنْ رَّجُلٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَثَرَتْ بِهِ الدَّابَّةُ فَقُلْتُ تَعِسَ الشَّيْطَانُ فَقَالَ لَا تَقُلْ ذٰلِكَ فَاِنَّكَ اِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ تَعَاظَمَ حَتّٰى يَكُوْنَ مِثْلَ الْبَيْتِ يَقُوْلُ صَرَعْتُ بِقُوَّتِىْ وَلٰكِنْ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَاِنَّكَ اِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ تَصَاغَرَ حَتّٰى يَكُوْنَ مِثْلَ الذُّبَابِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** ابو الملیح سے روایت ہے کہ اُن سے ایک شخص نے کہا کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جانور پر سوار تھا تو اُس جانور کو ٹھوکر لگی مینے کہا شیطان غارت ہو آپ نے فرمایا اس طرح نہ کہو کیونکہ یہ کہنے سے شیطان مارے خوشی کے پہولکر کوٹھے کے برابر ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ مینے اپنی قوت سے اسے پچھاڑ دیا لیکن بسم اللہ کہو کیونکہ بسم اللہ کہنے سے وہ حقیر ہوتا ہے یہان تک کہ مکھی جیسا ہو جاتا ہے اس حدیث کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

(۵) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ رض قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مَّعَهٗ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِرْكَبْ وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ مِنِّىْ اِلَّا اَنْ تَجْعَلَهٗ لِىْ قَالَ فَاِنِّىْ قَدْ جَعَلْتُهٗ لَكَ فَرَكِبَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِىُّ **ترجمہ** عبداللہ بن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ ایک شخص آیا اُسکے ساتھ سواری کا گدھا بھی تھا اُس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ آپ سوار ہو جیے (یہ کہکر) وہ شخص پیچھے ہو گیا (اور زین کا خانہ آپکے لیے خالی کر دیا) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنی سواری کے صدر (اگلی جانب) کے مجھ سے زیادہ مستحق ہو اور سوا جو شخص تمہارے ساتھ سوار ہو اُسے پیچھے بیٹھنا چاہیے) ہان اگر تم (دل کی خوشی سے اپنا یہ حق) میرے لیے کر دو (تو مضائقہ نہین) اُسنے عرض کیا یا رسول اللہ مینے آپ کے لیے کر دیا تو آپ سوار ہوئے۔ ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ عَشَرَ فِىْ حِفْظِ الْجَارِ

چودھوین فصل

ہمسایہ کے حقوق کے بیان مین۔

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جبریل ہمیشہ ہمسایہ کے حقوق کی تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ وہ اسے وارث بنا دیں گے ۔ شیخین ۔ ابوداؤد ۔ ترمذی ۔ اسکے راوی ہیں

(۲) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رض قَالَ ذُبِحَتْ شَاةٌ لِابْنِ عَمْرٍو رض فَقَالَ لِاَهْلِهٖ هَلْ اَهْدَيْتُمْ مِنْهَا لِجَارِنَا الْيَهُوْدِيِّ قَالُوْا لَا قَالَ بَعِّثُوْا لَهٗ مِنْهَا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ عمرو بن شعیب رضہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرو رضہ کے گھر بکری ذبح کی گئی تو انہوں نے اپنے گھر میں پوچھا کہ تم نے اس میں سے ہمارے یہودی ہمسایہ کے لیے بھی کچھ بھیجا کہا نہیں انہوں نے کہا اسکے لیے بھی کچھ بھیجدو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے مجھے جبریل ہمیشہ ہمسایہ کے حقوق کی تاکید کرتے رہے ہیں عمرو بن شعیب رضہ نے اسی حدیث کو پورا بیان کیا جسے ہم اوپر بیان کر آئے ہیں ۔ اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے ۔

(۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَّا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ اَلْبَوَائِقُ الْغَوَائِلُ وَالطَّوَارِقُ جُمِعَ بِاعْتِبَارِ وَهِيَ لِلدَّاهِيَةِ ترجمہ ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ہمسائے اسکے شر سے محفوظ نہیں رہتے وہ شخص جنت میں نہ جائے گا شیخین اس کے راوی ہیں مگر الفاظ مسلم کے ہیں اس حدیث میں بوائق بائقہ کی جمع ہے جس کے معنے شر کے ہیں ۔

(۴) وَعَنْهُ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُحْسِنْ اِلٰى جَارِهٖ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَسْكُتْ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاللَّفْظُ لَهٗ ترجمہ انہیں سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا جو شخص کہ خدا تعالے اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ ہمسایہ کے ساتھ نیک سلوک کرے اور جو شخص خدا و رسول پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ نیک بات کہے یا چپ رہے شیخین و ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور الفاظ ابوداؤد کے ہیں ۔

(۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِيْ قَالَ اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ اُخْرٰى لِلشَّيْخَيْنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسَنَ شَاةٍ اَلْفِرْسَنُ خُفُّ الْبَعِيْرِ وَكُنَّا سَتُعَيِّرُهُنَّا لِلنِّسَاءِ فَيُعَيِّرْنَ ظِلْفًا بِظِلْفٍ ترجمہ عائشہ صدیقہ رضہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہمارے دو ہمسائے ہیں (اگر میں کچھ ہدیہ بھیجنا چاہوں تو) دونوں میں سے کس کے ہاں بھیجوں آپ نے فرمایا جسکا دروازہ تمہارے گھر سے قریب ہو اس کے ہاں بھیجا کرو اس حدیث کو بخاری و ابوداؤد نے روایت کیا ہے ۔ اور شیخین کی ایک دوسری

روایت مین ہے (جو انہون نے حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کی تحقیر نہ کرے اگرچہ وہ اُسکے یہان بکری کا کہر ہی کیون نہ بھیجدے۔ فرسن اونٹ کے کہر کو کہتے ہین مگر یہان بکری کا کہر مراد ہے

(۶) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَمْنَعُ اَحَدُكُمْ جَارَهٗ اَنْ یَّغْرِزَ خَشَبَةً فِیْ جِدَارِهٖ ثُمَّ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رضہ مَالِیْ اَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ وَاللّٰهِ لَاَرْمِیَنَّ بِهَا بَیْنَ اَكْتَافِكُمْ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ اَكْتَافِكُمْ رُوِیَ بِالتَّاءِ اَیْ عَلٰی ظُهُوْرِكُمْ فَلَا تَقْدِرُوْنَ عَلَی الْاِعْرَاضِ عَنْهَا وَبِالنُّوْنِ جَمْعُ كَتِفٍ وَهُوَ النَّاحِیَةُ یَعْنِیْ اَنَّهٗ یَجْعَلُهَا بَیْنَ اَظْهُرِهِمْ كُلَّمَا مَرُّوْا بِاَفْنِیَتِهِمْ رَاَوْهَا فَلَا یَنْسَوْنَهَا ترجمہ ابوہریرہؓ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص تم مین سے اپنی دیوار مین ہمسائہ کو لکڑی گاڑنے سے نہ روکے (یہ حدیث سناکر) پھر ابوہریرہؓ نے کہا کیا وجہ ہے مین تم لوگون کو دیکھتا ہون کہ تم اعراض کر رہے ہو بخدا مین یہ حدیث تمہارے کندہون کے درمیان مارون گا (یعنے حدیث سناکر تمہین چوٹ لگاتا رہون گا) سو انسائی کے چھپیون اسکے راوی ہین اکتاف (ت) کے ساتھ بھی مروی ہے مطلب یہ ہے کہ تمہاری پیٹھون مین چوٹ لگاتا رہون گا (یعنے عام مجمع مین یہ حدیث سنایا کرون گا) تو تم ان سے اعراض نہ کر سکوگے اور (ن) کے ساتھ بھی مروی ہے جسکے معنے ناحیہ اور جانب کے ہین مطلب یہ کہ تمہارے گھرون کے گرد و نواح مین ان حدیثون کو ڈال دونگا (یعنے سب چھوٹون بڑون عورت مرد کو سناکر یاد کرادون گا۔ ان حدیثون کی پوری تبلیغ کرون گا اور اس قدر روشن اور واضح ہو جائین گی) کہ جب یہ لوگ اپنے گھرون کے آنگنون مین گذرین گے تو گویا بچشم سر انکو دیکھ لین گے اور بھول نہ سکین گے۔

(۷) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضہ قَالَ كَانَ لِیْ عَضُدٌ مِّنْ نَّخْلٍ فِیْ حَائِطِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَ الرَّجُلِ اَهْلُهٗ فَكَانَ سَمُرَةُ یَدْخُلُ اِلٰی نَخْلِهٖ فَیَتَاَذّٰی بِهِ الرَّجُلُ فَطَلَبَ اِلَیْهِ اَنْ یُّبَاقِلَهٗ فَاَبٰی فَاَتَی الْاَنْصَارِیُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهٗ ذٰلِكَ فَطَلَبَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّبِیْعَهٗ فَاَبٰی فَطَلَبَ اَنْ یُّبَاقِلَهٗ فَاَبٰی قَالَ فَوَهَبَهٗ لَهٗ لَكَ كَذَا وَكَذَا اَمْرًا رَغَّبَهٗ فِیْهِ فَاَبٰی فَقَالَ اَنْتَ مُضَارٌّ ثُمَّ قَالَ لِلْاَنْصَارِیِّ اِذْهَبْ فَاقْلَعْ نَخْلَهٗ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْعَضُدُ هُنَا طَرِیْقَةٌ مِّنَ النَّخْلِ وَالْمِبْذَارُ الَّذِیْ یَضُرُّ رَفِیْقَهٗ وَشَرِیْكَهٗ وَجَارَهٗ ترجمہ سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ایک انصاری شخص کے باغ مین میری بھی ایک قطار درخت خرما کی تھی انصاری کے ساتھ اسکے اہل و عیال بھی باغ مین رہتے تھے جب سمرہ رضہ اپنے درختون کی طرف جاتے تو انصاری کو ناگوار گذرتا اسلیے انصاری نے ان سے درخواست کی کہ مبادلہ کر لین (یہ درخت مجھکو دیدین دوسری جگہ سے اتنے ہی درخت مجھ سے لیلین) انہون نے نہ مانا تو انصاری رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور اس بات کا ذکر کیا آپنے سمرہ کو کہا کہ اپنے درخت انصاری کے ہاتھ بیچدے تو سمرہ رضہ نے نہ مانا پھر آپ نے فرمایا اُس سے مبادلہ کرلے تب بھی انکار کیا آپنے فرمایا اچھا وہ درخت مجھے ہبہ کردو اور تم کو اتنا اتنا اجر ملیگا ایسے امر کا ذکر کیا جس مین انکو رغبت دلائی مگر انہون نے اس سے بھی انکار کیا آپنے اُن سے کہا تم (ہمسایہ کو) ضرر دینے والے آدمی ہو پھر آپنے انصاری سے کہا جاؤ تم اُس کے درخت اوکھیڑ ڈالو ابوداؤد اس کے راوی ہین۔ عضد کے معنے ہین کھجور کے درختون کی صف اور قطار اور مضار وہ شخص جو اپنے دوستون شریکون

لہ عربون کی عادت ہے کہ ایک دوسرے کے یہان سے آئی چیز کی بُرائی ضرور کرتی ہین اس لیے آپ نے منع فرمایا کہ تمہارے یہان بفرض محال اگر کوئی بکری کا کہر بھی بھیجدے تب بھی اسکی مذمت نہ کرو۔

ہمسایون کو تکلیف دے۔

(۹) وَعَنْ اَبِیْ صِرْمَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰہُ بِہٖ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوصرمہ رض کہتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی کو تکلیف دے گا خدا اُسے تکلیف دیگا جو کسی کو مشقت مین ڈالے گا خدا اُسے مشقت مین ڈالیگا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ عَشَرَ فِی الْھَجْرَانِ وَالْقَطِیْعَةِ

پندرہوین فصل

کسی مسلمان سے سلام کلام کو چھوڑدینے اور قطع تعلق کرنے کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَیَالٍ یَلْتَقِیَانِ فَیُعْرِضُ ھٰذَا وَیُعْرِضُ ھٰذَا وَخَیْرُھُمَا الَّذِیْ یَبْدَاُ بِالسَّلَامِ اَخْرَجَہُ السِّتَّةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ ترجمہ ابوایوب رض کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو جائز نہین ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دے کہ جب دونو ملین تو ایک دوسرے سے اعراض کرے اور اُن دونو مین سے اچھا وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔ شیخین ابوداؤد۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّھْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاِنْ مَرَّتْ بِہٖ ثَلَاثٌ فَلْیَلْقَہٗ وَلْیُسَلِّمْ عَلَیْہِ فَاِنْ رَدَّ عَلَیْہِ فَقَدْ اشْتَرَکَا فِی الْاَجْرِ وَاِنْ لَّمْ یَرُدَّ فَقَدْ بَاءَ بِالْاِثْمِ وَبَرِئَتِ الْمَارُّ مِنَ الْھَجْرِ فَوْقَ ثَلٰثٍ دَخَلَ النَّارَ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو جائز نہین کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑدے پس اگر تین دن گذر جائین تو چاہیئے کہ اس سے ملاقات کرکے سلام علیک کرے اگر وہ اسے سلام کا جواب دیدیگا تو دونو ثواب مین شریک ہونگے اور اگر اسنے سلام کا جواب نہ دیا تو ثواب صرف وہی گنہگار ہوگا۔ ایک اور روایت مین ہے جو شخص تین دن سے زیادہ کسی مسلمان کو چھوڑ رکھے تو وہ دوزخ مین جائیگا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ خِرَاشٍ السُّلَمِیِّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ھَجَرَ اَخَاہُ سَنَةً فَھُوَ کَسَفْکِ دَمِہٖ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوخراش سلمی رض سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰة والسلام نے فرمایا کہ اپنے مسلمان بھائی کو سال بھر تک چھوڑ دینا گویا اُسکا خون کرنا ہے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ فِیْ کُلِّ خَمِیْسٍ وَّاثْنَیْنِ فَیَغْفِرُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ لِکُلِّ امْرِءٍ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا اِلَّا مَنْ کَانَتْ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اَخِیْہِ شَحْنَاءُ فَیُقَالُ اُتْرُکُوْا ھٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَّمَالِکٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالشَّحْنَاءُ الْعَدَاوَةُ ترجمہ ابوہریرہ رض کہتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک جمعرات اور پیر کے دن اعمال پیش کیے جاتے ہین تو اُس روز خدا تعالےٰ ہر ایک شخص کو جس نے اُسکے ساتھ ذرا بھی شرک کیا ہو بخش دیتا ہے اور ان لوگون کی نسبت کہ جن مین کسی قسم کا بغض و عداوت ہو فرماتا ہے ان دونو کو ابھی رہنے دو یہان تک کہ آپس مین صلح کرین۔ اس حدیث کو مسلم و امام مالک و ابوداؤد و ترمذی نے روایت کیا ہے۔ شحناء کے

سے عداوت کے ہین۔

(۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتِ اعْتَلَّ بَعِيْرٌ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ وَعِنْدَ زَيْنَبَ فَضْلُ ظَهْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْنَبَ اَعْطِيْهَا بَعِيْرًا فَقَالَتْ اَنَا اُعْطِيْ تِلْكَ الْيَهُوْدِيَّةَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ وَبَعْضَ صَفَرٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رض فرماتی ہین کہ صفیہ بنت حیی کا اونٹ بیمار ہوگیا اور حضرت زینب کے نزدیک کئی اونٹ تھے آپ نے زینب سے کہا ایک اونٹ صفیہ کو دیدیجئے تو اُنھون نے کہا کیا مین اس یہودیہ کو اپنا اونٹ دونگی اس لیئے اُن سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سخت ناراض ہوئے اور ذی الحجہ اور محرم اور صفر کے کچھ دنون تک آپ نے اُن سے کلام نہین کیا۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ عَشَرَ فِيْ تَتَبُّعِ الْعَوْرَةِ وَسَتْرِهَا

سولھوین فصل

عیب جوئی اور پردہ پوشی کے بیان مین

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادٰى بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ يَا مَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ يُفْضِ الْاِيْمَانُ اِلٰى قَلْبِهٖ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تُعَيِّرُوْهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ فَاِنَّهٗ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِيْ جَوْفِ رَحْلِهٖ قَالَ وَنَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا اِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ مَا اَعْظَمَكِ وَمَا اَعْظَمَ حُرْمَتَكِ وَالْمُؤْمِنُ اَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللّٰهِ مِنْكِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ منبر پر کھڑے ہوکر بلند آواز سے فرمایا اے مسلمانو کے وہ گروہ جو صرف زبان سے اسلام قبول کرچکے ہین مگر ابھی اُنکے دل مین اس نے جگہ نہین کی تم لوگ مسلمانون کو ایذا مت دو انکو عار مت دلاؤ انکی عیب جوئی نہ کرو کیونکہ جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی عیب جوئی کرے گا خدا اسکی عیب جوئی کریگا اور جسکی عیب جوئی اللہ کرے گا اسے فضیحت کرے گا گو وہ اپنے مکان مین کیون نہ چھپا رہے ابن عمر رض ایک روز کعبہ کی طرف دیکھ کر فرمانے لگے (اے کعبۃ اللہ) تیری کیا عظمت ہے اور کتنا بڑا تیرا ادب ہے مگر مسلمان کی عزت خدا تعالے کے نزدیک تجھ سے بڑھ کر ہے اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۲) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ اَحْيَا مَوْءُوْدَةً اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عقبہ بن عامر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کسی کے عیب کو دیکھے اور اُسے چھپالے (خدا تعالہ کے نزدیک) وہ ایسا ہوگا جیسا کہ قبر سے زندہ گاڑی ہوئی لڑکی کا نکالنے والا شخص۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا اِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ

لہ جاہلیت کے زمانے مین عرب کا دستور تھا کہ وہ لڑکی کے پیدا ہونے سے بہت عار کرتے تھے یہان تک کہ جب انکی عورتین اس مصیبت کو نہ سہ سکتین تو لڑکے جاکر زندہ گاڑ آتین۔ اس حدیث مین اسی نا پر تمثیلاً بتلایا گیا کہ جو شخص خدا کے نزدیک اُس شخص کا ہوسکتا ہے جو زندہ لڑکی کو قبر سے نکال لائے وہی درجہ اسکے نزدیک عیب چھپانے والے کا ہے۔

تعالیٰ یوم القیٰمۃ اخرجہ مسلم ترجمہ ابوہریرہ رض کہتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ دنیا مین کسی کی عیب پوشی کرتا ہے خدا ے تعالے قیامت کے دن اسکی عیب پوشی کرے گا۔ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۴) وعن زید بن وھب قال اتی ابن مسعود فقیل لہ ھذا فلان تقطر لحیتہ خمرا فقال عبد اللہ رض انا قد نھینا عن التجسس ولکن ان یظھر لنا شیء نأخذ بہ اخرجہ ابوداؤد ترجمہ زید بن وہب سے روایت ہے کہ ابن مسعود رض کے پاس ایک شخص لایا گیا جسکی نسبت کہا گیا کہ شراب اسکی داڑہی سے ٹپک رہی ہے انہون نے فرمایا کہ ہمکو عیب جوئی کی ممانعت کی گئی ہے لیکن جب ہم پر کسی کے عیوب خود ظاہر ہو جائین تو پھر ہم اُسپر گرفت کرینگے۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

الفصل السابع عشر فی النظر الی النساء

سترہوین فصل

اجنبی عورتون پر نظر پڑ جانے کے بیان مین۔

(۱) عن ابن عباس رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا لا یخلون رجل بامرأۃ الا مع ذی محرم اخرجہ الشیخان ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو ہرگز کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی مین نہ بیٹھے۔ شیخین اسکے راوی ہین۔

(۲) وعن انس رض ان امرأۃ کان فی عقلھا شیء فقالت یا رسول اللہ لی الیک حاجۃ قال یا ام فلان انظری ای السکک شئت حتی اقضی لک حاجتک فخلا معھا فی بعض الطرق حتی فرغت من حاجتھا اخرجہ مسلم وابوداؤد ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ ایک عورت تھی جسکی عقل مین کسی قدر فتور تھا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ مجھے آپ سے کچھ کام ہے آپ نے فرمایا فلانے کی ماں تو ان گلیون مین سے جسطرف چاہے ہولے تاکہ مین تیرا کام کردون تو آپ اکیلے اُسکے ساتھ کسی کوچہ مین گئے یہان تک کہ وہ اپنی حاجت (بات) سے فارغ ہوئی مسلم اسکے راوی ہین۔

(۳) وعن جریر رض قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن نظر الفجاۃ فقال اصرف بصرک اخرجہ مسلم وابوداؤد والترمذی ترجمہ جریر رض سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ناگہانی نظر کا مسئلہ دریافت کیا آپ نے فرمایا اپنی نظر پھیر لیا کرو اس حدیث کو مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۴) وعن بریدۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی یا علی لا تتبع النظرۃ النظرۃ فان لک الاولی ولیست لک الثانیۃ اخرجہ ابوداؤد والترمذی ترجمہ بریدہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا اے علی اگر کسی اجنبی عورت پر ناگہانی نظر جا پڑے تو دوبارہ اُس طرف نظر نہ ڈالو کیونکہ پہلی ناگہانی نظر مین کوئی مضائقہ نہین مگر دوسری نظر ڈالنا جائز نہین۔ اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۵) وعن انس رض قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ رض بعبد قد وھبہ لھا وعلیھا ثوب

إِذَا قَنَّعَتْ بِهِ رَأْسَهَا لَمْ يَبْلُغْ رِجْلَيْهَا وَإِنْ غَطَّتْ بِهِ رِجْلَيْهَا لَمْ يَبْلُغْ رَأْسَهَا فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَلْقَاهُ مِنَ التَّحَفُّظِ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكِ بَأْسٌ إِنَّمَا هُوَ أَبُوكِ وَغُلَامُكِ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ ترجمہ حضرت انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رض کے پاس ایک غلام جو آپ نے انہین ہبہ کیا تھا ہمراہ لیکر تشریف لائے اُسوقت حضرت فاطمہ رض ایک ایسا کپڑا اوڑھے ہوئے تھین جس سے وہ اپنا سر ڈھانکتین تو پاؤن تک پہونچتا اور پیر ڈھانکتین تو سر تک نہ پہونچتا آپنے جب انکا یہہ حال دیکھا تو فرمایا فاطمہ کوئی مضائقہ کی بات نہین ہے (یہان) صرف تمہارا باپ ہے اور تمہارا غلام ہے ابوداؤد اسکے راوی ہین -

(۶) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ فَقَالَ الْمُخَنَّثُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أُمَيَّةَ أَخِي أُمِّ سَلَمَةَ يَا عَبْدَ اللهِ إِنْ فَتَحَ اللهُ لَكُمْ غَدًا الطَّائِفَ فَإِنِّي أَدُلُّكَ عَلَى ابْنَةِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلْنَ هَؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ يَعْنِي الْمُخَنَّثِينَ قَالَتْ فَحَجَبُوهُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ الْمُخَنَّثُ هِيتُ أَخْرَجَهُ الثَّلَاثَةُ وَأَبُوْدَاوُدَ وَقَوْلُ تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ أَيْ بِأَرْبَعِ عُكَنٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ أَرَادَ أَطْرَافَ الْعُكَنِ الْأَرْبَعِ مِنَ الْجَانِبَيْنِ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُنکے پاس تھے اور اُس وقت گھر مین ایک مخنث بھی تھا تو اُس نے ام سلمہ کے بھائی عبداللہ بن امیہ سے کہا اے عبداللہ اگر خدا ی تعالےٰ نے عنقریب طائف تمہارے لیے فتح کرادیا تو مین تمہین غیلان کی بیٹی بتلاؤن گا (تم اُسے گرفتار کرلینا) کیونکہ وہ ایسی جمیل ہے کہ جب (سامنے سے) آتی ہے تو اُسکے شکم پر چار شکن دکھلائی دیتے ہین اور (جب) پیٹھ پھیرتی ہے تو (اُسکی کمر پر) آٹھ شکن دکھلائی دیتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (یہ سُنکر) فرمایا کہ تمہارے گھرون مین یہ اگر یعنی مخنث نہ آنے پائین - ام سلمہ رض کہتی ہین پھر لوگ اس سے پردہ کرانے لگے - ابن جریج کہتے ہین اس مخنث کا نام ہیت تھا - اس حدیث کو شیخین - امام مالک ابوداؤد نے روایت کیا ہے -

(۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عباس رض کہتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مردون مین سے مخنثون پر اور عورتون مین سے مردون کی صورت بننے والیون پر لعنت کی ہے اور فرمایا ان کو اپنے گھرون سے نکال دو - اس حدیث کو بخاری اور ابوداود اور ترمذی نے روایت کیا ہے -

(۸) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رض فَأَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَذَلِكَ بَعْدَ أَنْ أُمِرْنَا بِالْحِجَابِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ احْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَلَيْسَ هُوَ أَعْمَى لَا يُبْصِرُنَا فَقَالَ أَفَعَمْيَاوَانِ أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ترجمہ ام سلمہ رض کہتی ہین کہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین تھی اور میمونہ بنت الحارث رض بھی اُس وقت آپ کے پاس موجود تھین اتنے مین ابن ام مکتوم آئے اُس وقت پردہ کی آیت اتر چکی تھی اس لیے آپ نے ہم سے آکر فرمایا پردے مین ہو جاؤ ہم نے کہا یا رسول اللہ وہ تو نابینا ہین ہمین دیکھ نہین سکتے آپ نے فرمایا کیا تم (بھی) نابینا ہو تم اسے نہین دیکھ رہی ہو - ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہین اور ترمذی نے اسے صحیح بھی کہا ہے -

(۹) وَعَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ خَارِجٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ وَقَدِ اخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَاءِ فِی الطَّرِیْقِ فَقَالَ اسْتَاْخِرْنَ فَلَیْسَ لَکُنَّ اَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِیْقَ عَلَیْکُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِیْقِ فَکَانَتِ الْمَرْاَۃُ تَلْصَقُ بِالْجِدَارِ حَتّٰی اِنَّ ثَوْبَھَا لَیَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ مِنْ لُصُوْقِھَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَتَحْقُقْنَ اَیْ تَاْخُذْنَ حُقَّھَا وَھُوَ وَسَطُھَا ترجمہ ابو اسید رض کہتے ہین ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکلے آپ نے دیکھا کہ راستے مین عورت اور مرد مختلط ہو کر جا رہے ہین آپ نے عورتون سے فرمایا تم پیچھے ہٹ جاؤ اور راستے کی ایک طرف ہو کر چلو تمہین بیچ سڑک سے چلنے کا کوئی حق نہین ہے پھر عورتون کا یہ دستور ہو گیا کہ ہر ایک عورت دیوار سے لگ کر چلنے لگی یہان تک کہ اسکا کپڑا دیوار مین اٹکنے لگا ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۱۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّمْشِیَ الرَّجُلُ بَیْنَ الْمَرْاَتَیْنِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مردون کو عورتون کے درمیان مین چلنے سے منع فرمایا ہے اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۱۱) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْاَۃُ عَوْرَۃٌ فَاِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَھَا الشَّیْطَانُ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن مسعود رض کہتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت پردے مین رہنے کے لائق ہے کیونکہ جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے (غور سے) تاکتا (گھورتا) ہے۔ اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۱۲) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ اِحْدٰی نِسَآئِہٖ فَمَرَّ بِہٖ رَجُلٌ فَدَعَاہُ وَقَالَ ھٰذِہٖ زَوْجَتِیْ فُلَانَۃُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کُنْتُ اَظُنُّ بِہٖ فَلَمْ اَکُنْ اَظُنُّ بِکَ فَقَالَ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَی الدَّمِ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ ترجمہ انس رض کہتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک[1] دفعہ ازواج مطہرات مین سے کسی کے ساتھ تھے اتنے مین ایک شخص وہان سے گذرا آپ نے اسے بلا کر فرمایا یہ فلانی ہین میری بیوی۔ انہون نے عرض کیا یا رسول اللہ کسی اور پر مین بدگمانی کرتا تو ممکن تھا آپ پر تو مین کسی قسم کا گمان نہین کر سکتا آپ نے فرمایا شیطان انسان کے جسم مین خون کی طرح پھرتا ہے۔ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّامِنُ عَشَرَ فِیْ اَحَادِیْثَ مُتَفَرِّقَۃٍ

اٹھارہوین فصل

متفرق حدیثون کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رض قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

[1] دوسری حدیث مین تصریح سے بیان کیا گیا ہے کہ مسجد مین معتکف تھے اور ام المؤمنین صفیہ بنت حیی آپ کے پاس آئی تھیں جب وہ واپس ہونے لگین تو آپ دروازے تک انہین پہونچانے کو تشریف لائے اتفاق سے دو آدمیون کا گذر ہوا تو آپ نے بلا کر فرمایا کہ یہ صفیہ ہین سبحان اللہ وہ لوگ سوء ظنی مین مبتلا ہو جائین تو اسلام سے خارج ہون کیونکہ شیطان انسان کا دشمن ہے یہ آپ کی کمال شفقت کی ایک چھوٹی سی نظیر ہے۔

وَاَنَا فِدَاؤُكَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ ابوذر رض کہتے ہین کہ مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پکارا ابوذر
مین نے جواب دیا آپ پر میری روح فدا ہو یا رسول اللہ بار بار حاضر ہون خدمت کو موجود ہون۔ اس حدیث
کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُصَاحِبْ اِلَّا
مُؤْمِنًا وَّلَا یَاْکُلْ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوسعید خدری رض کہتے ہین
مجھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مسلمان کے سوا کسی کے ساتھ نہ بیٹھنا اور پرہیزگار کے سوا کسی کو
اپنا کھانا نہ کھلانا۔ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ
اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رض کہتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اس لیے ہر ایک کو دیکھنا چاہیے کہ اُسنے کس کو اپنا دوست بنایا ہے
اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے

(۴) وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَۃِ
الصِّیَامِ وَالصَّدَقَۃِ وَالصَّلٰوۃِ قَالُوْا بَلٰی قَالَ صَلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ فَاِنَّ فَسَادَ ذَاتِ الْبَیْنِ ھِیَ الْحَالِقَۃُ
اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ وَزَادَ لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰکِنْ تَحْلِقُ الدِّیْنَ ترجمہ ابودرداء رض
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مین تم لوگون کو نماز روزے اور خیرات سے بھی زیادہ فضیلت
والا کام نہ بتاؤن صحابہ نے عرض کی ہان یارسول اللہ بتلایئے آپنے فرمایا آپس مین ایک دوسرے کی اصلاح کرنا کیونکہ
آپس کا فساد مونڈ دینے والی چیز ہے۔ اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے اسے صحیح کہا
اور اتنا اور زائد بیان کیا کہ میری یہ مراد نہین کہ بالون کے مونڈنے والی چیز ہے بلکہ اس سے میری یہ مراد ہے
کہ وہ دین کا صفایا کر دینے والی چیز ہے۔

(۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ رض بِالْجَابِیَۃِ فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ قُمْتُ فِیْکُمْ کَمَقَامِ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْنَا فَقَالَ اُوْصِیْکُمْ بِاَصْحَابِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ یَفْشُوا
الْکَذِبُ حَتّٰی یَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا یُسْتَحْلَفُ وَیَشْھَدَ الشَّاھِدُ وَلَا یُسْتَشْھَدُ اَلَا لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَۃٍ اِلَّا
کَانَ ثَالِثَھُمَا الشَّیْطَانُ عَلَیْکُمْ بِالْجَمَاعَۃِ وَاِیَّاکُمْ وَالْفُرْقَۃَ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَھُوَ مِنَ الْاِثْنَیْنِ
اَبْعَدُ مَنْ اَرَادَ بُحْبُوْحَۃَ الْجَنَّۃِ فَلْیَلْزَمِ الْجَمَاعَۃَ مَنْ سَرَّتْہُ حَسَنَتُہٗ وَسَاءَتْہُ سَیِّئَتُہٗ فَذٰلِکُمُ الْمُؤْمِنُ اَخْرَجَہُ
التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ ترجمہ ابن عمر رض کہتے ہین حضرت عمر رض نے موضع جابیہ مین ایک دفعہ خطبہ سناتے ہوئے فرمایا لوگو
مین تم کو خطبہ سُنانے اُسی طرح کھڑا ہوا ہون جس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمین کھڑے ہوکر خطبہ سنایا
(اس مین) آپ نے فرمایا مین اپنے اصحاب کی نسبت وصیت کرتا ہون پھر اُن لوگون کی نسبت جو صحابہ رض سے
ملین گے (یعنے تابعین) پھر اُن لوگون کی نسبت جو تابعین سے ملین گے (یعنے تبع تابعین) پھر (ان تینون
زمانون کے بعد) جھوٹ پھیل جائے گا یہان تک کہ لوگ بدون حلف دیئے حلف کہانے لگین گے اور بدون شہادت
مانگے شہادتین دینے لگین گے۔ ہرگز کوئی شخص اجنبی عورت کے ساتھ تخلیہ نہ کرے کیونکہ اُن دونو مین تیسرا

شخص شیطان ہوتا ہے اتفاق و اتحاد کو اپنے اوپر لازم رکھو تفرقہ سے دور رہو کیونکہ شیطان اکیلے کے ہمراہ ہوتا ہے اور دو سے دور بھاگتا ہے۔ جو شخص جنت کے بیچ بیچ کا خواستگار ہو اُسے لازم ہے کہ جماعت (مومنین) کے ساتھ رہے جسے نیکی پسند آتی ہو اور بدی بری لگتی ہو وہی سچا مسلمان ہے۔ اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا اور اسے صحیح کہا ہے

(۶) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَّ اَحَدُکُمْ فِیْ مَجْلِسٍ اَوْ سُوْقٍ وَّفِیْ یَدِہٖ نَبْلٌ فَلْیَاْخُذْ بِنِصَالِھَا لَا یَخْدِشْ بِھَا مُسْلِمًا قَالَ اَبُوْمُوْسٰی رض وَاللّٰہِ مَا مِنَّا حَتّٰی سَدَدْنَا بَعْضُنَا فِیْ وُجُوْہِ بَعْضٍ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ اَلتَّسْدِیْدُ التَّصْوِیْبُ ترجمہ ابوموسےٰ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مجلس میں یا بازار میں گذرے اور اُسکے ہاتھ میں تیر ہوں تو چاہیئے کہ وہ اسکے پیل کو پکڑے رہے اور کسی مسلمان کو اُسکا کہو نچانہ لگنے دے ابوموسےٰ رض کہتے ہیں کہ باوجود اسکے ہمارا یہ حال ہے کہ ہم ایکدوسرے کی طرف ہمیشہ تیر اوٹھائے رہے اس حدیث کو شیخین اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ تسدید کے معنے سیدھا کرنے کے ہیں۔

(۷) وَعَنْ جَابِرٍ رض قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّتَعَاطَی السَّیْفُ مَسْلُوْلًا اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلتَّعَاطِی الْاَخْذُ وَالْعَطَآءُ وَالْمُرَادُ عَدَمُ شَھْرِہٖ بَیْنَ النَّاسِ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ننگی تلوار لینے دینے سے منع فرمایا اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے تعاطی کے معنے لینے دینے کے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ لوگوں کے درمیان ننگی تلوار نہ کرے۔

کِتَابُ الصِّدَاقِ

کتاب (مہر کے بیان میں)

وَفِیْہِ فَصْلَانِ

اس میں دو فصلیں ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ مِقْدَارِہٖ

پہلی فصل اسکی مقدار کے بیان میں

(۱) عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رض قَالَ جَآءَتِ امْرَاَۃٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ جِئْتُ اَھَبُ نَفْسِیْ لَکَ فَنَظَرَ اِلَیْھَا فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِیْھَا وَصَوَّبَہٗ وَطَاَطَاَ رَاْسَہٗ فَلَمَّا رَاَتْ اَنَّہٗ لَمْ یَقْضِ فِیْھَا شَیْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ لَّمْ تَکُنْ لَّکَ بِھَا حَاجَۃٌ فَزَوِّجْنِیْھَا فَقَالَ فَھَلْ عِنْدَکَ مِنْ شَیْءٍ فَقَالَ لَا وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا وَجَدْتُّ شَیْئًا قَالَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِیْدٍ فَذَھَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِیْدٍ وَّلٰکِنْ ھٰذَا اِزَارِیْ قَالَ سَھْلٌ مَّالَہٗ رِدَآءٌ فَلَھَا نِصْفُہٗ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِاِزَارِکَ اِنْ لَبِسْتَہٗ لَمْ یَکُنْ عَلَیْھَا مِنْہُ شَیْءٌ وَاِنْ لَبِسَتْہُ لَمْ یَکُنْ عَلَیْکَ مِنْہُ شَیْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتّٰی اِذَا طَالَ مَجْلِسُہٗ قَامَ فَرَاٰہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُوَلِّیًا فَاَمَرَ بِہٖ فَدُعِیَ فَقَالَ مَاذَا مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ مَعِیْ سُوْرَۃُ کَذَا وَکَذَا عَدَّدَھَا فَقَالَ تَقْرَؤُھُنَّ عَنْ ظَھْرِ قَلْبِکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْھَبْ

فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا وَفِي رِوَايَةٍ اَنْكَحْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَفِي رِوَايَةٍ لِاَبِي دَاوٗدَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض ثُمَّ فَعَلَّمْهَا عِشْرِيْنَ اٰيَةً وَّهِيَ امْرَاَتُكَ وَفِي اُخْرٰى لَهٗ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْطٰى فِي صَدَاقِ امْرَاَةٍ مِلْءَ كَفَّيْهِ سَوِيْقًا اَوْ تَمْرًا فَقَدِ اسْتَحَلَّ ترجمہ سہل بن سعد رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت آئی اور کہنے لگی یارسول اللہ میں اسلیئے آئی ہوں کہ اپنی جان آپ کو ہبہ کردوں آپنے نظر اوٹھائی اور غور سے اُسے دیکھا پھر آپنے سر جھکا لیا جب عورت نے دیکھا کہ آپنے اسکے مقدمہ کا فیصلہ نہیں کیا تو وہ بیٹھ گئی اتنے میں ایک شخص نے اُٹھ کر کہا یارسول اللہ اس عورت کی اگر آپ کو کوئی ضرورت نہ ہو تو آپ اس سے میرا نکاح کرادیں آپنے فرمایا تمہارے پاس کچھ ہے اُس شخص نے کہا نہیں خدا یارسول اللہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے آپنے فرمایا جاؤ ڈھونڈھو اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہو تو وہی سہی وہ شخص گیا اور واپس آکر کہا اللہ کی قسم یارسول اللہ مجھے تو لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ملی میرے پاس صرف یہ تہ بند ہے سہل بن سعد (راوی حدیث) کہتے ہیں اُس شخص کے پاس کوئی چادر بھی نہ تھی (کہنے لگا) یہی تہ بند آدھا اس عورت کا ہوا آپنے فرمایا یہ تیرے تہ بند کو کیا کریگی اگر تو اسے پہنے گا تو اُسپر کچھ نہیں ہوگا اور اگر یہ پہنے تو تجھ پر کچھ نہ ہوگا پھر وہ شخص بیٹھ گیا یہاں تک کہ جب اُسے بیٹھے بیٹھے زیادہ عرصہ ہوگیا تو وہ اُٹھ کھڑا ہوا پس آپنے اسے پیٹھ پھیرے ہوئے (جاتے) دیکھا تو اسکے واپس بلانے کا حکم دیا پھر وہ بلایا گیا آپنے اُس سے پوچھا تمہیں قرآن مجید کتنا یاد ہے اُسنے کہا فلاں فلاں سورت مجھے یاد ہے آپنے فرمایا تم اپنے حافظہ سے انکو پڑھ سکتے ہو اُس شخص نے کہا جی ہاں آپنے فرمایا تو جاؤ میں نے تمہیں اس عورت کا مالک کردیا ایک روایت میں ہے کہ میں نے تمہیں قرآن مجید یاد ہونے کی وجہ سے تمہارا اُسکے ساتھ نکاح کردیا۔ اس حدیث کو اصحاب صحاح ستہ نے روایت کیا ہے۔ ابوداؤد کی ایک روایت میں ابوہریرہ رض سے اسطرح مروی ہے کہ جاؤ اسے بیس آیتیں سکھلا دو وہ تمہاری عورت ہے اور ابوداؤد کی ایک روایت میں جابر رض سے اسطرح مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی عورت کے مہر میں لپ بھر ستو یا خرمے دیدے تو وہ اُسے حلال ہوگی۔

(۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ فَزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلٰى نَعْلَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَضِيْتِ مِنْ نَفْسِكِ وَمَالِكِ بِنَعْلَيْنِ قَالَتْ نَعَمْ فَاَجَازَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ ترجمہ عبداللہ بن عامر رض نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ بنی فزارہ میں سے ایک عورت نے جوتی کے ایک جوڑے پر نکاح کیا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس سے پوچھا تو جوتی کے ایک جوڑی پر اپنا جان و مال دینے کو رضامند ہے اُسنے کہا ہاں آپنے اسے جائز رکھا۔ اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا اور صحیح کہا ہے۔

(۳) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ تَزَوَّجَ اَبُوْطَلْحَةَ اُمَّ سُلَيْمٍ رض فَكَانَ صَدَاقُ مَا بَيْنَهُمَا الْاِسْلَامُ اَسْلَمَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ قَبْلَ اَبِيْ طَلْحَةَ فَخَطَبَهَا فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ اَسْلَمْتُ فَاِنْ اَسْلَمْتَ نَكَحْتُكَ فَاَسْلَمَ فَكَانَ صَدَاقُ مَا بَيْنَهُمَا الْاِسْلَامُ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ حضرت انس رض کہتے ہیں کہ ابوطلحہ رض نے ام سلیم رض سے نکاح کیا تو اُن کا مہر صرف اسلام قرار پایا تھا کیونکہ ام سلیم رض نے ابوطلحہ رض سے پہلے اسلام قبول کرلیا تھا اُس کے بعد ابوطلحہ نے اُنسے نکاح کرنے کے لیے پیغام بھیجا انہوں نے کہا میں تو اسلام لاچکی ہوں اگر تم بھی اسلام لے آؤ تو میں تم سے نکاح کرونگی ابوطلحہ اسلام لے آئے اور ام سلیم رض کا مہر یہی اُنکا اسلام رہا۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ اَبِي الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيِّ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ رض يَوْمًا فَقَالَ اَلَا لَا تُغَالُوْا فِيْ صُدُقَاتِ النِّسَاءِ فَاِنَّ

ذٰلِكَ لَوْ كَانَ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا وَتَقْوٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَانَ اَوْلَاكُمْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَصْدَقَ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَائِهٖ وَلَا اَصْدَقَتْ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنَاتِهٖ اَكْثَرَ مِنْ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اُوْقِيَةً اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ

ترجمہ ابو عجفار سلمی کہتے ہین حضرت عمر رضہ نے ایک روز خطبہ پڑہا اثنمین فرمایا سنو تم لوگ عورتون کے مہر بہت زیادہ نہ باندہا کرو کیونکہ اگر یہ دینی یا دنیوی حیثیت سے کوئی خوبی کی بات ہوتی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم اس خوبی کے زیادہ مستحق ہوتے آپ کے ازواج مطہرات بین سے یا آپ کی بیٹیون مین سے کسی کا مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ نہ تہا اس حدیث کو اصحاب سنن نے روایت کیا ہے

(۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رضہ وَسُئِلَتْ كَمْ كَانَ صَدَاقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَزْوَاجِهٖ قَالَتْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ اُوْقِيَةً وَّنَشًّا اَتَدْرِيْ مَا النَّشُّ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ اُوْقِيَةٍ فَذٰلِكَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہو کہ اُنسے کسی نے دریافت کیا کہ جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ازواج مطہرات کا کیا مہر بندہتا تہا انہون نے فرمایا بارہ اوقیہ اور ایک نش پہر کہا تم جانتے ہو نش کسے کہتے ہین کہا نہین انہون نے فرمایا نش کہتے ہین نصف اوقیہ کو تو یہ کل پانچ سو درہم ہوئے اس حدیث کو مسلم اور ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ اوقیہ چالیس اور نش بیس درہم کو کہتے ہین۔

(۶) وَعَنْ اَنَسٍ رضہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ رضہ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ حضرت انس رضہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضہ کو آزاد کرکے اُنہین اپنے نکاح مین لے لیا اور یہی آزاد ہو جانا اُنکا آپ نے مہر ٹہہرایا۔ اس حدیث کو شیخین ابوداؤد۔ نسائی ترمذی نے روایت کیا ہے۔

(۷) وَعَنْهُ رضہ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رضہ اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ وَعِنْدَ الْاَنْصَارِيِّ امْرَاَتَانِ فَعَرَضَ عَلَيْهِ اَنْ يُّنَاصِفَهٗ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ فَقَالَ لَهٗ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلَّنِيْ عَلَى السُّوْقِ فَاَتَى السُّوْقَ فَرَبِحَ شَيْئًا مِّنْ اَقِطٍ وَّسَمْنٍ فَرَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَيَّامٍ وَّعَلَيْهِ وَضَرٌ مِّنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً اَنْصَارِيَّةً قَالَ فَمَا سُقْتَ اِلَيْهَا قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ بَعْدَ قَوْلِهٖ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَبَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْضَحْهُنَا اَنْ مِّنْ خَلُوْقٍ اَوْ طِيْبٍ وَّمَهْيَمْ كَلِمَةٌ يَمَانِيَّةٌ بِمَعْنٰى مَا اَمْرُكَ وَمَا شَاْنُكَ وَالنَّوَاةُ اِسْمٌ لِمَا وَزْنُهٗ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ كَمَا سَمَّوُا الْاَرْبَعِيْنَ اُوْقِيَةً وَّالْعِشْرِيْنَ نَشًّا ترجمہ انہین سے روایت ہو کہ جب عبدالرحمن بن عوف مدینہ مین آئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا اور سعد بن ربیع کا بہائی چارہ کرادیا انصاری کی دو بیٹیان تہین اُنہون نے عبدالرحمن سے کہا میرے گہر بار مین سے آدہا تم لے لو انہون نے کہا خدا تعالےٰ تمہارے گہر بار مین برکت کرے مجہے بازار کا راستہ بتاؤ پہر بازار گئے اور پنیر اور گہی کی خرید فروخت سے اُنہین نفع ہوا چند روز کے بعد انہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکہا کچہہ زردی کا دہبہ اپنے لگا تہا آپ نے اُنسے فرمایا عبدالرحمن یہ دہبہ کیسا ہے۔ انہون نے کہا مینے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا تم نے اُسکا مہر کیا دیا انہون نے کہا نواۃ برابر سونا آپ نے فرمایا تم ولیمہ بہی کرو اگرچہ ایک ہی بکری سہی۔ چھہون اسکے راوی ہین ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ خدا تمہین مبارک کرے۔

(۸) وَعَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رض اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمْهَرَ عَنْهُ اَرْبَعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وَبَعَثَ بِهَا اِلَيْهِ مَعَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ وَكَتَبَ بِذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ام حبیبہ رض سے روایت ہو کہ وہ عبد اللہ بن جحش کے نکاح مین تہین انکا ملک حبش مین انتقال ہوگیا - نجاشی (وہان کے بادشاہ) نے انہین اپنی جانب سے چار ہزار درہم مہر پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نکاح مین دیکر شرحبیل بن حسنہ رض کے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مذمت مین بھیج دیا اور آپ کو ایک عریضہ لکھا آپنے اُسے منظور کرلیا - ابو داؤد اور نسائی اسکے راوی ہین -

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِيْ اَحْكَامِهٖ

دوسری فصل

مہر کے احکام کے بیان مین

(۱) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ اَتَرْضٰى اَنْ اُزَوِّجَكَ مِنْ فُلَانَةَ قَالَ نَعَمْ وَقَالَ لِلْمَرْاَةِ اَتَرْضِيْنَ اَنْ اُزَوِّجَكِ مِنْ فُلَانٍ قَالَتْ نَعَمْ فَزَوَّجَ اَحَدَهُمَا مِنْ صَاحِبِهٖ فَدَخَلَ بِهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَّلَمْ يُعْطِهَا شَيْئًا وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ وَكَانَ لَهٗ سَهْمٌ بِخَيْبَرَ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجَنِيْ فُلَانَةَ وَلَمْ اَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَّلَمْ اُعْطِهَا شَيْئًا وَّاِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَعْطَيْتُهَا مِنْ صَدَاقِهَا سَهْمِيْ بِخَيْبَرَ فَاَخَذَتْهُ فَبَاعَتْهُ بَعْدَهٗ بِمِائَةِ اَلْفٍ زَادَ اَحْمَدُ الرَّوَاةِ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ النِّكَاحِ اَيْسَرُهٗ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عقبہ بن عامر رض سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا تم چاہتے ہو کہ مین فلان عورت سے تمہارا نکاح کردون انہون نے کہا ہان پھر آپنے عورت سے کہا تمہین منظور ہے کہ مین تمہارا نکاح فلان شخص سے کردون انہون نے بھی کہا ہان تو آپ نے اُن دونو کا نکاح کردیا یہ شخص اُسے اپنی کہریگے اور اُسکا کچھ مقرر نہ کیا اور نہ اُسے کچھ دیا یہ شخص حدیبیہ کی لڑائی مین شریک ہوا اور خیبر مین اُسکا حصہ تھا انہون نے اپنی وفات کے وقت کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فلانی سے میرا نکاح کردیا ہے مینے نہ اُسکا کچھ مہر مقرر کیا اور نہ کچھ دیا ہے مین تمہین گواہ بناتا ہون کہ مینے اپنا خیبر کا حصہ اُنکے مہر مین دیا اسنے وہ حصہ لے لیا اور اُن کی انتقال کے بعد ایک لاکھ کو فروخت کیا - ایک راوی نے اس حدیث کے شروع مین یہہ زیادہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر نکاح وہ ہے جس مین سہولت ہو - ابو داؤد اسکے راوی ہین -

(۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض وَسُئِلَ عَنِ امْرَاَةٍ مَّاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا فَقَالَ لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلًا وَّعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ فَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِيْ بَرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ بِمِثْلِ مَا قَضَيْتَ بِهٖ فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ رض اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَهٰذَا لَفْظُ التِّرْمِذِيِّ ترجمہ ابن مسعود رض سے روایت ہو کہ اُن سے کسی نے ایسی عورت کے مہر کا مسئلہ پوچھا کہ اُسکا خاوند مرگیا نہ ابھی تک اُس سے خلوت کی تھی نہ اُسکا کچھ مہر مقرر کیا تھا تو حضرت ابن مسعود رض

نے فرمایا اسے پورا مہر ملے گا اور اُسے عدت گذارنی پڑے گی اور اُسے میراث بھی ملے گی تو معقل بن سنان نے کہا میںنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپنے بروع بنت واشق کے حق مین بھی یہی فیصلہ کیا تھا تو حضرت ابن مسعود رضہ یہ سنکر بہت خوش ہوئے اس حدیث کو اصحاب سنن نے روایت کیا ہے اور لفظ ترمذی کے ہین ۔

(۳) وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَةً كَانَتْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاُمُّهَا بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَمَاتَ عَنْهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا وَلَمْ يُسَمِّ لَهَا صَدَاقًا فَجَاءَتْ اُمُّهَا تَبْتَغِي مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ صَدَاقَهَا فَقَالَ لَهَا ابْنُ عُمَرَ لَا صَدَاقَ لَهَا وَلَوْ كَانَ لَهَا صَدَاقٌ لَمْ اُمْسِكْهُ وَلَمْ اَظْلِمْهَا فَاَبَتْ اَنْ تَقْبَلَ مِنْهُ فَجَعَلُوْا بَيْنَهُمْ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رضہ فَقَضٰى اَنْ لَا صَدَاقَ لَهَا وَلَهَا الْمِيْرَاثُ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ نافع رضہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضہ کی ایک لڑکی جنکی مان زید بن خطاب کی بیٹی تہین عبداللہ بن عمر رضہ کے ایک فرزند کے نکاح مین تہین اور عبداللہ رضہ کے فرزند کا انتقال ہوگیا ۔ ابہی تک اپنی زوجہ سے صحبت بہی نہین کی تہی نہ اُسکا مہر کچہہ مقرر کیا تہا تو لڑکی کی والدہ عبداللہ بن عمر رضہ سے اپنی بیٹی کا مہر مانگنے آئین عبداللہ بن عمر رضہ نے کہا اُسے مہر نہین پہونچتا اور نہ ہم خود دیدیتے اور اُسپر ظلم نہ کرتے انکی والدہ نہ مانین تو زید بن ثابت رضہ اُنکے درمیان حکم قرار پائے انہون نے فیصلہ کیا کہ اُسے مہر نہین پہونچتا مگر میراث پہونچتی ہے ۔ امام مالک اُسکے راوی ہین ۔

(۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضہ اَنَّهٗ قَالَ لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ مُتْعَةٌ اِلَّا الَّتِيْ تُطَلَّقُ وَقَدْ فُرِضَ لَهَا وَلَمْ تُمَسَّ فَحَسْبُهَا نِصْفُ مَا فُرِضَ لَهَا اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین ہر مطلقہ کے لیئے متعہ (جوڑا) دینا لازم ہے مگر جس عورت کو صحبت سے پہلے طلاق دی گئی اور اُسکا مہر مقرر ہوچکا تہا اسکو مہر مقرر کا نصف ملے گا سو وہی اسکو کافی ہے ۔ امام مالک اسکے راوی ہین ۔

(۵) وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَضٰى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْمَرْاَةِ اِذَا تَزَوَّجَهَا الرَّجُلُ اَنَّهٗ اِذَا اُرْخِيَتِ السُّتُوْرُ وَجَبَ الصَّدَاقُ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ ابن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضہ نے ایسی عورت کے حق مین جسے کوئی شخص اپنے نکاح مین لے اور تنہا مکان مین پردے ڈالکر اُسکے ساتہ رہے یہ فیصلہ کیا کہ اُسکا مہر اُس کے ذمے واجب لادا ہوجاتا ہے ۔ امام مالک اس کے راوی ہیں ۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضہ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ عَلِيٌّ فَاطِمَةَ رضہ اَرَادَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا فَمَنَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يُعْطِيَهَا شَيْئًا فَقَالَ لَيْسَ لِيْ شَيْءٌ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطِهَا دِرْعَكَ فَاَعْطَاهَا دِرْعَهٗ ثُمَّ دَخَلَ بِهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابن عباس رضہ فرماتے ہین کہ جب حضرت فاطمہ رضہ کا نکاح حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہوا اور آپنے اُنکے پاس جانا چاہا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے تم انہین کچہہ (مہر) دیدو حضرت علی رضہ نے کہا میرے پاس تو کچہہ بہی نہین ہے آپ نے فرمایا تو تم انہین اپنی زرہ ہی دیدو تو انہون نے انکو اپنی زرہ دیدی پہر اُنکے پاس گئے اس حدیث کو ابوداؤد و نسائی نے روایت کیا ہے ۔

(۷) وَعَنْ عَائِشَةَ رضہ قَالَتْ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُدْخِلَ امْرَاَةً عَلٰى زَوْجِهَا قَبْلَ اَنْ يُّعْطِيَهَا شَيْئًا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ حضرت عائشہ رضہ فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہے حکم دیا کہ مین ایک عورت کو اُسکا مہر دیے جانے سے پہلے اُسکے شوہر کے پاس بیجدون ۔ اس حدیث

کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۸) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ مَا اَوْفَيْتُمْ بِهٖ مِنَ الشُّرُوْطِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ عقبہ بن عامر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان شروط کے پورا کرنے کا تم پر زیادہ حق ہے جن کے ذریعہ سے تمہاری عورتیں تم پر حلال ہوئی ہوں اس حدیث کو شیخین ابوداؤد نسائی ترمذی نے روایت کیا ہے۔

كِتَابُ الصَّيْدِ

شکار کا بیان

وَفِيْهِ ثَلَاثَةُ فُصُوْلٍ *

اس میں تین فصلیں ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْ صَيْدِ الْبَرِّ

پہلی فصل میں جنگل کے شکار کا بیان ہے

(۱) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رض قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا قَوْمٌ نَتَصَيَّدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْهَا قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ اِلَّا اَنْ يَّاْكُلَ الْكَلْبُ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّكُوْنَ اِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِّنْ غَيْرِهَا فَلَا تَاْكُلْ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ عدی بن حاتم رض کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ کتے چھوڑ کر شکار کرتے ہیں سو ہمیں کون سے شکار حلال ہیں آپ نے فرمایا جب تم اپنے سکھلائے ہوئے کتے کو بسم اللہ کر کے چھوڑو پھر وہ جو شکار تمہارے لیئے پکڑ رکھے تو اُسے کھاؤ اور جو خود کھانے لگے اُسے نہ کھاؤ کیونکہ اس میں شبہ ہے کہ یہ شکار اُس نے صرف اپنے لیے پکڑا ہے اور جب اُسکے ساتھ کوئی اور کتا بھی شریک ہو جائے تو بھی نہ کھاؤ۔ پانچوں اس کے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رض قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَهْلِ كِتَابٍ اَفَنَاْكُلُ فِيْ اٰنِيَتِهِمْ وَبِاَرْضِ صَيْدٍ اَصِيْدُ بِكَلْبِيَ الْمُعَلَّمِ وَبِقَوْسِيْ وَبِكَلْبِيَ الَّذِيْ لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَمَا يَصْلُحُ لِيْ قَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَاِنْ وَّجَدْتُّمْ غَيْرَهَا فَلَا تَاْكُلُوْا فِيْهَا وَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا وَكُلُوْا فِيْهَا وَمَا صِدْتَّ بِقَوْسِكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَّ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَّ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلَّمٍ فَاَدْرَكْتَ ذَكَاتَهٗ فَكُلْ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی رض کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم لوگ اہل کتاب کی بستیوں میں رہتے ہیں کیا ہم اُن کے برتنوں میں کھالیا کریں اور ہم لوگ شکار کی جگہ رہتے ہیں میں اپنے سکھائے ہوئے کتے سے بھی شکار کرتا ہوں اور بنیر کا شکار بھی کرتا ہوں اور بے سکھائے ہوئے کتے سے بھی مجھے ان میں سے کونسی شکار (کا کھانا) درست ہے

آپ نے فرمایا اہل کتاب کے برتنون کی نسبت جو تم نے ذکر کیا ہے تو تم ایسا کیا کرو کہ جب تمہین اور برتن ملجائین تو تم اُنکے برتنون مین نہ کھایا کرو ورنہ دھوکر انہین مین کھالیا کرو اور جو شکار تم تیر سے، یا اپنے سکھلائے ہوئے کتے سے کیا کرو اور تیر یا کتے کو بسم اللہ کہکر چھوڑو تو اُسے کھاؤ اور جو شکار کہ اپنے بے سکھائے کتے سے کرو اور اُسے ذبح بھی کر لو تو کھاؤ اور نہ نہ کھاؤ) پانچون اسکے راوی ہین۔

(۳) **وَعَنْهُ** رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَأَدْرَكْتَهُ فَكُلْهُ مَالَمْ يُنْتِنْ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ انہین ابو ثعلبہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی جانور کو تیر مارو اور وہ زخمی ہوکر تمہاری نظر سے غائب ہوجائے پھر اگر وہ تمہین ملے اور اُس مین تعفن نہ ہوا ہو تو اُسے کھالو اس حدیث کو مسلم اور ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۴) **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رض أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ إِذَا قَتَلَ الصَّيْدَ فَقَالَ كُلْ وَإِنْ لَّمْ يَتْرُكْ مِنْهُ إِلَّا بُضْعَةً وَّاحِدَةً أَخْرَجَهُ مَالِكٌ بَلَاغًا ترجمہ سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ اُن سے سکھلائے ہوئے کتے کا مسئلہ پوچھا گیا کہ اگر وہ شکار کو مار ڈالے تو اُسکا کیا حکم ہے انہون نے فرمایا کہ اُسے کھاؤ اگرچہ اُسکا ایک ہی ٹکڑا تمہارے پلے کتے نے چھوڑا ہو۔ اس حدیث کو امام مالک نے روایت کیا ہے کہ یہ حدیث انہین کسی سے پہونچی ہے۔

(۵) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِيْ كِلَابًا مُكَلَّبَةً فَأَفْتِنِيْ فِيْهَا فَقَالَ مَا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ كُلْبُكَ فَكُلْ قَالَ وَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَأَفْتِنِيْ فِيْ قَوْسِيْ قَالَ مَا رَدَّ عَلَيْكَ سَهْمُكَ فَكُلْ قَالَ وَإِنْ تَغَيَّبَ عَلَيَّ قَالَ وَإِنْ تَغَيَّبَ عَلَيْكَ مَالَمْ تَجِدْ فِيْهِ أَثَرَ سَهْمٍ غَيْرَ سَهْمِكَ أَوْ تَجِدْهُ قَدْ صَلَّ أَيْ أَنْتَنَ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہین کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میرے پاس سکھلائے ہوئے کتے ہین آپ مجھے اسمین کیا حکم دیتے ہین آپ نے فرمایا تمہارا کتا جو شکار تمہارے لیے روک رکھے تو تم اُسے کھاؤ۔ اُس شخص نے کہا اگر کتا اُسے مار ڈالے آپ نے فرمایا اگرچہ کتا اُسے مار ڈالے پھر اُس شخص نے کہا مین جو شکار اپنے تیر سے کرون اُس مین آپ مجھے کیا حکم دیتے ہین۔ آپ نے فرمایا تمہارے تیر کا شکار جو تمہین ملجائے اُسے کھاؤ اُس نے کہا اگر غائب ہوجائے آپ نے فرمایا اگر غائب ہوجائے اور پھر ملنے پر تم اُسپر اپنے تیر کا نشان پاؤ اور اُس مین تعفن نہ ہو تو کھاؤ ورنہ نہ کھاؤ۔ اس حدیث کو نسائی نے روایت کیا ہے۔

(۶) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رض قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يُقْتَلُ الصَّيْدُ وَلَا يُنْكَأُ الْعَدُوُّ وَإِنَّهُ يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ أَخَذَ بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ رَمْيُكَ حَصَاةً أَوْ نَوَاةً تَأْخُذُهَا بَيْنَ سَبَّابَتَيْكَ أَوْ تَأْخُذُ خَشَبَةً فَتَرْمِيْ بِهَا بَيْنَ إِبْهَامِكَ وَالسَّبَّابَةِ وَنَكَأْتُ الْعُوْدَ إِذَا قَشَرْتَهُ وَالتَّكَائِيُّ الْجَرْحُ مُسْتَعَارٌ مِّنْهُ وَفَقَأْتُ الْعَيْنَ إِذَا شَقَقْتَهَا وَخَصَفْتُهَا ترجمہ عبد اللہ بن مغفل رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کنکر وغیرہ پھینک کر مارنے سے منع فرمایا کہ اُس سے نہ تو شکار مرتا ہے اور نہ دشمن زخمی ہوسکتا ہے سوای اسکے کہ اُس سے کسیکی آنکھ پھوٹ جاتی ہے یا کسی کا دانت ٹوٹ جاتا ہے اس حدیث کو شیخین ابو داؤد نسائی نے روایت کیا ہے۔ خذف خاء معجمہ کے ساتھ ہے جسکے معنے

کنکر یا گٹھلی پھینک کر مارنے کے ہین خواہ اس طرح سے کہ اُسے دونو (یا تہ کی) کلمے کی انگلیون کے زور سے پھینکا جائے یا کسی لکڑی پر جما کر انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پھینکا جائے اور نکاۃ کے اصل معنے لکڑی کا چھلکا اتارنے کے ہین مگر مجازاً زخم کا چمڑا جمیل دینے کو بھی نکاۃ کہتے ہین اور فقات العین کے معنے آنکھ پھوڑنے کے ہین۔

(۷) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ صَيْدِ كَلْبٍ لَمْ يُسَمَّ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجوسیون کے کتون کے شکار کھانے سے منع فرمایا۔ اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِيْ صَيْدِ الْبَحْرِ

دوسری فصل

دریائی شکار کے بیان مین

(۱) عَنْ جَابِرٍ رضہ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلٰثُمِائَةٍ رَاكِبٌ وَّاَمِيْرُنَا اَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيْرَ قُرَيْشٍ وَّزَوَّدَنَا جِرَابًا فِيْهِ تَمْرٌ لَمْ يَجِدْ لَنَا غَيْرَهٗ فَكَانَ اَبُوْعُبَيْدَةَ يُعْطِيْنَا تَمْرَةً تَمْرَةً قِيْلَ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِهَا قَالَ كُنَّا نَمُصُّهَا كَمَا يَمُصُّ الصَّبِيُّ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا الْمَاءَ فَلَمَّا فَنِيَ وَجَدْنَا تَمْرَةً فَاَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ فَاَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِيْدٌ حَتّٰى اَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّيَ جَيْشَ الْخَبَطِ فَاَلْقَى لَنَا الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَقَالَ اَبُوْعُبَيْدَةَ رضہ مَيْتَةٌ ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدِ اضْطُرِرْتُمْ فَاَكَلْنَا مِنْهَا نِصْفَ شَهْرٍ وَّادَّهَنَّا مِنْ وَّدَكِهَا حَتّٰى ثَابَتْ اَجْسَامُنَا فَاَخَذَ اَبُوْعُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِّنْ اَضْلَاعِهَا فَنَصَبَهٗ ثُمَّ نَظَرَ اِلٰى اَطْوَلِ رَجُلٍ وَّاَطْوَلِ جَمَلٍ فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَمَرَّ تَحْتَهٗ وَجَلَسَ فِيْ جَاجِرِ عَيْنِهَا اَرْبَعَةُ نَفَرٍ وَّاَخَذْنَا مِنْ عَيْنِهٖ كَذَا وَكَذَا قُلَّةً مِّنْ وَّدَكٍ وَّتَزَوَّدْنَا مِنْ لَحْمِهَا فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ رِزْقٌ اَخْرَجَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَكُمْ فَهَلْ مَعَكُمْ مِّنْ لَحْمِهٖ فَاَرْسَلْنَا اِلَيْهِ مِنْهُ فَاَكَلَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَرَقُ الشَّجَرِ يُخْبَطُ بِعَصًا اَوْ نَحْوِهَا فَيُنْثَرُ فَتَاْكُلُهُ الْاِبِلُ وَالْوَدَكُ رَسْمُ اللَّحْمِ وَدَهْنُهٗ وَجَاجِرُ الْعَيْنِ الْعَظْمُ الْمُسْتَدِيْرُ حَوْلَهَا الَّذِيْ فِيْهِ الْحَدَقَةُ وَهُوَ وَقْبُ الْعَيْنِ وَالْقُلَّةُ هِيَ الْحُبُّ الْعَظِيْمُ مَعْرُوْفَةٌ بِالْحِجَازِ تَاْخُذُ الْقُلَّةُ مِنْهَا مِزَادَةً مِّنَ الْمَاءِ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے ہم تین سو سوارون کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ساحل کی طرف بھیجا اور ابو عبیدہ بن جراح کو آپنے ہمارا امیر بنایا مطلب یہ تہا کہ ہم لوگ قریش کے قافلہ کی راہ ملک شام کی طرف سے تجارت کرکے واپس آنے والا ہے گھات مین بیٹھین اور زاد راہ کیلئے آپنے پاس چھوہارون کا ایک تھیلا دیا اسوقت اور کوئی چیز ہمارے زاد راہ کیلئے نہ ملی اس سے ہم کو ابو عبیدہؓ روزانہ ایک کھجور دیتے کسی نے پوچھا ایک کھجور سے تمہارا کیا بنتا ہوگا جابر رضہ نے کہا اُسے ہم چوس چوس کر پانی پی لیتے۔ جب یہ بہی ہوچکین تو اب اُنکے نہ ہونے کی ہمین قدر آئی پندرہ روز تک ہم ساحل پر پڑے رہے اور بہوک کی سختی سے بہت پریشان ہوئے یہان تک کہ اُس وقت ہم درختون کے پتے جہاڑ جہاڑ کر کہانے لگے اس لیے ہمارا لشکر جیش الخبط کے نام سے ہی موسوم ہوگیا۔ اسکے بعد دریا کی موج نے ایک مچھلی جسے عنبر کہتے ہین ہماری طرف پھینک دی۔ ابو عبیدہ نے پہلے تو کہا یہ مردار ہے (اسے نہ کہانا چاہیے) پہر کہا نہین نہین ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے راہ خدا مین بہیجا ہے اور بہوک نے بہی ہمین بے قرار

کیا ہے اسے کہاؤ تو ہم نے پندرہ روز تک اسے خوب کہایا اور اُسکا تیل اپنے جسموں میں ملا یہاں تک کہ ہمارے جسم جیسے تھے ویسے ہی ہوگئے ابو عبیدہ بن جراح نے اسکی ایک پسلی کھڑی کرکے ہم میں سے بڑے سے بڑے قد آور آدمی اور بڑے سے بڑے اونٹ کو دیکھا کہ اس مرد کو اونٹ پر سوار کیا تو وہ شتر سوار اس پسلی کی ہڈی کے نیچے سے گذر گیا اور اُسکی آنکھ کا گہیرا اتنا بڑا تھا کہ چار آدمی اسکے اندر بیٹھ گئے اُسکی آنکھ میں سے کئی مشکے بھر کر بہنے چربی نکالی اور اُسکا گوشت زادراہ کر لیے اپنے ساتھ لائے جب ہم مدینہ پہونچے ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ واقعہ بیان کیا تو آپنے فرمایا یہ خدا تعالیٰ نے تمہارے لیے رزق نکالا تھا کیا تمہارے پاس اسکا کچھ گوشت ہے تو ہم نے وہ گوشت آپ کی خدمت میں بھی ارسال کیا آپ نے اُسے تناول فرمایا۔ اس حدیث کو چھوں اصحاب نے روایت کیا ہے۔ خبط کے معنے پتے کے ہیں جو اونٹ وغیرہ جانوروں کے چرانے کے لیے لاٹھی سے جھاڑے جاتے ہیں۔ اور ودک کے معنے چربی اور چکنائی کے ہیں۔ اور حجاج آنکھ کے گہیرے کی ہڈی کو کہتے ہیں جس میں آنکھ کا ڈیلا ہوتا ہے اور قلہ بہت بڑے مشکے کو کہتے ہیں جو حجاز میں معروف ہے اسمیں ایک مشک پانی سماتا ہے۔

(۲) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَلْقَاهُ الْبَحْرُ أَوْ جَزَرَ عَنْهُ فَكُلُوْهُ وَمَا مَاتَ فِيْهِ طَافِلًا فَلَا تَأْكُلُوْهُ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَرُوِيَ مَوْقُوْفًا عَلٰى جَابِرٍ قَالَ لَا بَأْسَ بِمَا لَفَظَهُ الْبَحْرُ جَزَرَ الْبَحْرُ عَنِ السَّمَكِ بِالْجِيْمِ إِذَا نَقَصَ عَنْهُ وَبَقِيَ عَلَى الْأَرْضِ وَلَفَظَ الْبَحْرُ السَّمَكَ بِفَتْحِ الْفَاءِ إِذَا أَلْقَاهُ عَلٰى جَانِبِهٖ ترجمہ انہیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مچھلی کہ دریا کی موج اسے باہر پھینک دے یا پانی کم ہو کر مچھلی زمین پر رہ جائے تو اسے کہاؤ اور جو دریا میں مر کر پانی کے اوپر آجائے تو اُسے نہ کہاؤ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ اور جابرؓ کی ایک اور موقوف روایت میں اس طرح آیا ہے کہ جس مچھلی کو دریا کی موج کنارے پر پھینک دے اُسکے کہانے میں کوئی مضائقہ نہیں جَزَرَ الْبَحْرُ عَنِ السَّمَكِ کے یہ معنے ہیں کہ پانی کم ہو کر مچھلی زمین پر دکھائی دے اور لَفَظَ الْبَحْرُ السَّمَكَ کے یہ معنے ہیں کہ دریا کی موج مچھلی کو کنارے پر پھینک دے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْ ذِكْرِ الْكِلَابِ

تیسری فصل

کتے پالنے کے بیان میں

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ انْتُقِصَ مِنْ أَجْرِهٖ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ وَكَانَ أَبُوْهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ إِلَّا أَبَا دَاوٗدَ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شکار یا ریوڑ کی حفاظت کے سوا کسی اور غرض سے کتے پالتا ہے ہر روز اُسکی نیکیوں کا ثواب دو قیراط کے برابر کم ہوتا رہتا ہے حضرت ابوہریرہؓ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ یا کھیتی کے حفاظت کے سوا شیخین امام مالک نسائی ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ریوڑ یا کھیتی کی حفاظت یا شکار کے سوا کسی اور غرض سے کتا پالے تو ہر روز اُسکی نیکیوں کا ثواب دو قیراط کے برابر کم ہوتا ہے شیخین ابوداؤد نسائی اسکے راوی ہیں

کتاب الصفات

صفات الٰہی کے بیان میں

(۱) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رض قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَا یَنَامُ وَلَا یَنْبَغِیْ لَہٗ اَنْ یَّنَامَ یَخْفِضُ الْقِسْطَ وَیَرْفَعُہٗ وَیُرْفَعُ اِلَیْہِ عَمَلُ اللَّیْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّہَارِ وَعَمَلُ النَّہَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّیْلِ حِجَابُہُ النُّوْرُ لَوْ کَشَفَہُ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْہِہٖ مَا انْتَہٰی اِلَیْہِ بَصَرُہٗ مِنْ خَلْقِہٖ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ سُبُحَاتُ وَجْہِ اللّٰہِ اَنْوَارُہٗ اَیْ لَوْ اَنْکَشَفَ مِنْ اَنْوَارِ اللّٰہِ الَّتِیْ تَحْجُبُ الْعِبَادَ عَنْہُ شَیْءٌ لَاَہْلَکَ کُلَّ مَنْ وَقَعَ عَلَیْہِ ذٰلِکَ النُّوْرُ ثُمَّ اَخَرَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ صَعِقًا وَتَقَطَّعَ الْجَبَلُ دَکًّا لَمَّا تَجَلَّی اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی ترجمہ ابو موسیٰ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم میں (خطبہ پڑھنے کو لیے) کھڑے ہوئے اور پانچ باتوں کا ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے، اور نہ اُسے سونا سزاوار ہے ہر ایک کی روزی کو وہی گھٹاتا اور بڑھاتا ہے دن کے اعمال رات ہونے سے پہلے اور رات کے اعمال دن نکلنے سے پہلے اُسکے پاس لے جاتے ہیں اُسکا حجاب نور ہے اگر وہ اپنا نور کو ظاہر کردے تو اسکی ذات کی تجلیاں جہاں تک وہ پہونچ سکیں تمام مخلوق کو جلا ڈالیں مسلم اسکے راوی ہیں خدا تعالیٰ کی ذات کی تجلیاں سکے انوار ہیں جنمیں سے کوئی نور ہی جو حجاب میں ہے اگر ظاہر ہوجائے تو جس چیز پر اسکی روشنی پڑے تو وہ اُس روشنی سے ہلاک ہوجائے جیسا کہ جب اللہ تعالےٰ نے کوہ طور پر اپنی تجلی کی تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہوگیا اور حضرت موسےٰ علیہ السلام بے ہوش ہوکر گرگئے

(۲) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ فَلْیَجْتَنِبِ الْوَجْہَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَزَادَ مُسْلِمٌ فَاِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ ترجمہ ابو ہریرہ رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کوئی تم میں سے اپنے مسلمان بھائی سے لڑ بیٹھے تو اُسکے منہ پر ہرگز نہ مارے۔ شیخین اسکے راوی ہیں اور مسلم نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم ع کو اپنی صورت پر بنایا ہے۔

(۳) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ اَنْ یَّقُوْلَ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ اٰمَنَّا بِکَ وَبِمَا جِئْتَ بِہٖ فَھَلْ تَخَافُ عَلَیْنَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ الْقُلُوْبَ بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ یُقَلِّبُھَا کَیْفَ یَشَاءُ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ حضرت انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا بہت کثرت سے پڑھا کرتے تھے (اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ) حضرت انس رض کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ پر اور جو کچھ کہ آپ لائے ہیں اُسپر ایمان لاچکے ہیں کیا آپ کو ہمپر ابھی خوف ہے آپ نے فرمایا ہاں بنی آدم کے دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں انہیں وہ جدھر چاہتا ہے پھیر دیتا ہے۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَھْلِھَا اِلٰی قَوْلِہٖ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا وَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَضَعُ اِبْھَامَہٗ عَلٰی اُذُنِہٖ ..... وَالَّتِیْ تَلِیْھَا عَلٰی عَیْنِہٖ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابو ہریرہ رض کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ یہ آیت ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اہلہا تا ان اللہ کان سمیعًا بصیرًا پڑھا کرتے اور اپنا انگوٹھا کان پر اور شہادت کی انگلی آنکھ پر رکھ لیتے۔ اس حدیث کو ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

حَرْفُ الضَّادِ وَفِيهِ كِتَابَانِ

حرف ضاد اور اس مین دو کتابین ہین

اَلضِّيَافَةُ وَالضَّمَانُ

ضیافت اور ضمان

كِتَابُ الضِّيَافَةِ

یہ کتاب ہے ضیافت کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِي كَرِيمَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةُ الضَّيْفِ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ اَصْبَحَ بِفِنَائِهٖ فَهُوَ عَلَيْهِ دَيْنٌ اِنْ شَاءَ اقْتَضٰى وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَاَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُوْمًا فَاِنَّ نَصْرَتَهٗ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ حَتّٰى يَاْخُذَ بِقِرٰى لَيْلَةٍ مِنْ زَرْعِهٖ وَمَالِهٖ اَلْقِرٰى نُزُلُ الضَّيْفِ وَهُوَ مَا يَعُدُّ لَهٗ وَيَحْضُرُ اِلَيْهِ مِنْ طَعَامٍ وَّشَرَابٍ وَّنَحْوِهِمَا

ترجمہ ابو کریمہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہمان کی رات (کی ضیافت) ہر مسلمان کے ذمے حق (لازم) ہے تو جس کسی کے صحن خانہ مین مہمان آوے اُسکی ضیافت صاحب خانہ پر فرض ہے (مہمان کو اختیار ہے) اگر چاہے[1] مطالبہ کرے چاہے چھوڑ دے ابوداؤد اسکے راوی ہین اور ابوداؤد کی دوسری روایت مین اس طرح آیا ہے کہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی قوم کے پاس مہمان ٹھیرے اور اُن کی ضیافت سے محروم رہے تو ہر مسلمان پر اسکی امداد لازم ہے یہان تک کہ اُن لوگون کی کھیتی[2] اور مال سے رات کی مہمانی (کے مقدار) وصول کرلے ... کے معنے ہین نزل (مہمان کی

[1] جلال الدین سیوطی وغیرہ شراح حدیث نے کہا اس قسم کی حدیثین (جنمین مہمان کی ضیافت نہ دینے والے کے مال سے زبردستی بقدر ضیافت لے لینے کا ذکر ہے) ابتدای اسلام کے وقت کی ہین بعد مین یہ حکم منسوخ ہوا ۱۲

[2] طیبی نے کہا یہ حدیث اُن ذمیون کے حق مین ہے جو دیہات مین رہتے ہون ان سے عہد تھا کہ جب تمہارے یہان کوئی مہمان آوے تو اسکی ضیافت تم پر لازم ہے انتہیٰ یا یہ امر حالت اضطرار پر محمول ہے جب بھوک سے ہلاکت کا خوف ہو۔ ملا علی قاری کی تصحیح کہا واللہ اعلم ۱۲ منہ

(ضیافت) یعنے جو کھانے پینے کی چیز مہمان کے لیے تیار کرکے اسکے سامنے پیش کی جاوے۔

(۲) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُوْنَنَا فَمَا تَرٰى قَالَ اِذَا نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاِنْ اَمَرُوْا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِيْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا وَاِلَّا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لَهُمْ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ ترجمہ اور عقبہ بن عامر رضہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین میںنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا (یارسول اللہ) آپ ہمین (کہین) بھیجتے ہین تو (بعض اوقات) ہم ایسے لوگون کے پاس جا ٹہیرتے ہین جو ہماری ضیافت نہین کرتے پس آپ (اُن لوگون کے بارہ مین) کیا فرماتے ہین آپ نے فرمایا جب تم کسی قوم کے ہان جا ٹہیرو اگر وہ (اپنی خادمون کو) تمہارے لیے اتنا مقدار دینے کا حکم کردین جتنا مہمان کو دینا مناسب ہوتا ہے تو تم اُن سے وہ قبول کرلو۔ ورنہ تم اُن سے مہمان کا حق جتنا (یعنے مہمانون کو) انہین درکار ہوتا ہے (زبردستی) لے لو۔ سوائے نسائی کے پانچون اصحاب سُنن نے اس حدیث کو روایت کیا

وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ اَمُرُّ بِهٖ فَلَا يَقْرِيْنِيْ ثُمَّ يَمُرُّ بِيْ اَفَاُجَازِيْهِ قَالَ بَلْ اَقْرِهٖ وَاِنْ رَدَّتِ الثِّيَابُ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ قُلْتُ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ اَعْطَانِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ قَالَ فَلْيُرَ عَلَيْكَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ الثِّيَابُ الرَّثَّةُ الْخَلَقَةُ الرَّوِيَّةُ ترجمہ اور عوف بن مالک رضہ سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا یا حضرت صہ (کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ) مین (مسافرت کی حالت مین) کسی شخص پر گذرتا ہون تو وہ میری مہمان داری نہین کرتا۔ پھر (کارِ قضا اگر کہین) وہ میرے ہان آنکلے تو کیا (آپ اجازت دیتے ہین کہ) مین اُس سے بدلہ لون آپ نے فرمایا نہ) بلکہ تو اُس کی ضیافت کر (راوی کہتے ہین) آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے پہٹے پرانے کپڑے دیکھ کر فرمایا کیا تیرے پاس کچھ مال ہے (یا نہین) مین نے عرض کیا اللہ تعالےٰ نے مجھے ہر قسم کا مال عطا کیا ہے۔ اونٹ (بھی دیے) بکریان (بھی دین) آپ نے فرمایا تو مناسب ہے کہ (مالداری کا نشان) تجھ پر دیکھا جاوے۔ ترمذی نے اس حدیث کو روایت کیا۔ اور اسے صحیح کہا۔ اور حدیث مین جو لفظ ثِیَابُ الشِّہَابِ کا آیا ہے اُس کے معنے ہین پرانے کم قیمت کپڑے۔

---

۵۱ یہ حکم ابتدائے اسلام مین تہا اب منسوخ ہے چنانچہ اوپر گذرا ۱۲ منہ

۵۲ یعنے جس طرح اُسنے میرے مہمان ہونے کے وقت میری ضیافت نہین کی تہی مین بہی اسکے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرون کہ جب وہ میرے ہان مہمان ہو تو مین اُسکی ضیافت نہ کرون ۱۲ منہ

۵۳ یعنے تمہارا لباس ایسا ہونا چاہیے جس سے ظاہر ہو کہ تم غنی آدمی ہو اس لیے کہ غنی کو ادنے لباس پہننا خدا تعالےٰ کی نعمت کی بے شکری ہے۔ ۱۲ منہ

(۴) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلضِّیَافَةُ ثَلٰثَةُ اَیَّامٍ وَمَا سِوٰی ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضیافت تین دن تک (لازم) ہے اور اسکے علاوہ صدقہ (خیرات) ہے۔ ابو داؤد اس حدیث کے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ اَلْعَدَوِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُكْرِمْ ضَیْفَهٗ جَائِزَتُهٗ قَالُوْا وَمَا جَائِزَتُهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ یَوْمٌ وَّلَیْلَةٌ وَالضِّیَافَةُ ثَلٰثَةُ اَیَّامٍ وَمَا وَرَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا یَحِلُّ لَهٗ اَنْ یُّقِیْمَ عِنْدَهٗ حَتّٰی یُؤْثِمَهٗ قَالَ یُقِیْمُ عِنْدَهٗ وَلَیْسَ لَهٗ شَیْءٌ یَقْرِیْهِ بِهٖ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ اَلْجَائِزَةُ الْعَطِیَّةُ قَالَ الْاِمَامُ یُكْرِمُهٗ وَیَتْحَفُهٗ وَیَحْفَظُهٗ یَوْمًا وَّلَیْلَةً وَّتَضْیِیْفُهٗ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ وَمَعْنٰی یُؤْثِمَهٗ یُوْقِعُهٗ فِی الْاِثْمِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ترجمہ اور ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا تعالےٰ پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے لازم ہے کہ مہمان کا جائزہ (پہلے دن کا کھانا) خوب اچھی طرح سے کرے حاضرین نے عرض کیا یا حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) جائزہ کیا ہے آپ نے فرمایا رات دن (کا کھانا) اور (معمولی) ضیافت تین دن تک (حق) ہے۔ اور اس کے علاوہ (جو ہو وہ) صدقہ (خیرات) ہے اور مہمان کو جائز نہیں کہ میزبان کے پاس ٹھیرا رہے یہاں تک کہ اُسے گنہگار کرے۔ لوگوں نے عرض کیا گنہگار کیسے کرے آپ نے فرمایا (اس طرح کہ) مہمان اُس کے گھر پڑا رہے اور اس (بیچارے) پاس کچھ موجود نہ ہو کہ اس کی ضیافت کرے۔ بجز نسائی کے باقی صحاح ستہ والوں نے اس حدیث کو روایت کیا۔ جائزہ کا لفظ جو حدیث میں واقع ہوا اُس کے معنے عطیہ اور بخشش کے ہیں۔ امام مالک رح نے کہا یعنے اُس کی تعظیم و اکرام کرے۔

اور تحفہ تحائف دے اور حفاظت وخدمت کرے۔ اور تین دن تک معمولی ضیافت کرے۔ اور حدیث مین جو لفظ یثمہ آیا ہے اس کے معنے ہین۔ اسے (یعنے میزبان کو) گناہ مین واقع کرے۔ واللہ اعلم۔

کتاب الضمان

یہہ کتاب ہے

بیان مین ضمان کے

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَجُلًا لَزِمَ غَرِیْمًا لَہٗ بِعَشَرَۃِ دَنَانِیْرَ فَقَالَ مَا اُفَارِقُکَ حَتّٰی تَقْضِیَنِیْ اَوْ تَاْتِیَ بِحَمِیْلٍ فَتَحَمَّلَ بِہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَاہُ بِہَا مِنْ وَّجْہٍ غَیْرِ مَرْضِیٍّ فَقَضَاہَا عَنْہُ فَقَالَ الْحَمِیْلُ غَارِمٌ اَخْرَجَہٗ رَزِیْنٌ وَالْحَمِیْلُ وَالْکَفِیْلُ وَالضَّامِنُ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص اپنے مقروض کو دس دینار کے بدلے چمٹا اور اس سے کہا مین تیرا پیچھا نہین چھوڑون گا یہان تک کہ تو میرا مال ادا کردے یا کوئی ضامن دے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی طرف سے ضامن ہوئے۔ پس قرض خواہ نے آپ سے نامناسب طور سے تقاضا کیا تو آپ نے وہ (دس دینار) اس کی طرف سے ادا کردیئے اور فرمایا ضامن (بھی) قرضدار ہوتا ہے۔ ابوالحسن رزین اس حدیث کے راوی ہین۔ اور لفظ حمیل جو حدیث مین آیا ہے اس کے معنے کفیل اور ضامن کے ہین۔

حَرْفُ الطَّاءِ وَفِيهِ خَمْسَةُ كُتُبٍ

(الطَّهَارَةُ (پاکی) الطَّعَامُ (کھانا) الطِّبُّ (طب) الطَّلَاقُ (طلاق) الطِّيَرَةُ (شگون بد)

كِتَابُ الطَّهَارَةِ وَفِيهِ تِسْعَةُ أَبْوَابٍ

(پاکی حاصل کرنے کے بیان مین جس مین نو باب ہیں۔)

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِي اَحْكَامِ الْمِيَاهِ

(پہلا باب پانی کے بیان مین)

(۱) **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ تَوَضَّاْنَا بِهٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّاُ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهٗ الْحِلُّ مَيْتَتُهٗ اَخْرَجَهُ الْاَرْبَعَةُ **ترجمہ** ابوہریرۃ رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ یارسول اللہ ہم سمندر مین سفر کرتے ہین اور اپنے ساتھ تھوڑا پانی لیتے ہین پھر اگر ہم اُس سے وضو کرین تو پیاسے مرجائین کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کرلیا کرین آپنے فرمایا اُسکا (سمندر کا) پانی پاک ہی اور اسکا (سمندر کا) مردہ حلال ہے۔ چاروں اسکے راوی ہین۔

(۲) **وَعَنْ** اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رض قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسْتَقِي لَكَ الْمَاءَ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَتُلْقٰى فِيْهَا لُحُوْمُ الْكِلَابِ وَخِرَقُ الْمَحَائِضِ وَعَذِرُ النَّاسِ فَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَهٰذَا لَفْظُ اَبِيْ دَاوٗدَ وَقَالَ سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ بْنَ سَعِيْدٍ قَالَ سَاَلْتُ قَيِّمَ بِئْرِ بُضَاعَةَ عَنْ عُمْقِهَا فَقُلْتُ اَلْتَرْمَا يَكُوْنُ الْمَاءُ فِيْهَا قَالَ اِلَى الْعَانَةِ قُلْتُ وَاِذَا نَقَصَ قَالَ دُوْنَ الْعَوْرَةِ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ قَدَّرْتُ بِئْرَ بُضَاعَةَ بِرِدَائِيْ مَدَدْتُهٗ عَلَيْهَا ثُمَّ ذَرَعْتُهٗ وَاِذَا عَرْضُهَا سِتَّةٌ اَذْرُعٍ وَسَاَلْتُ الَّذِيْ فَتَحَ لِيْ بَابَ الْبُسْتَانِ هَلْ غُيِّرَ بِنَاؤُهَا عَمَّا كَانَتْ عَلَيْهِ قَالَ لَا وَرَاَيْتُ فِيْهَا مَاءً مُتَغَيِّرَ اللَّوْنِ **ترجمہ** ابوسعید خدری رض سے روایت ہے کہ کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ہم آپکے لئے بضاعہ کے کنوئین سے پانی منگواتے ہین اور اُسمین کتون کے گوشت اور حیض کے چیتھڑے اور لوگون کا پاخانہ وغیرہ ڈالا جاتا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پاک ہی یہ کسی چیز سے ناپاک نہین ہوتا۔ یہ الفاظ ابوداؤد کے ہین۔ اور ابوداؤد سے روایت ہی کہ مینے قتیبہ بن سعید سے سُنا کہ اُنہون نے بضاعہ کے کنوئین کے محافظ سے پوچھا کہ اس کنوئین کی گہرائی کتنی ہے اور زیادہ سے زیادہ پانی اسمین کتنا ہوتا ہے (محافظ نے) جواب دیا کہ زیر ناف تک پھر مینے پوچھا کہ کمی کی حالت مین پانی کسقدر ہوتا ہے تو کہا کہ شرمگاہ ہی نیچے تک ابوداؤد سے روایت ہے کہ مینے بضاعہ کے کنوئین کو اپنی چادر سے ناپا اُسکی چوڑائی چھ ہاتھ نکلی اور مین نے اس شخص

سے جس نے باغ کا دروازہ کھولا تھا سوال کیا اسکی عمارت میں کچھ تغیر واقع ہوا ہے اُسنے کہا نہیں مینے اس میں دیکھا کہ پانی کا رنگ بدلا ہوا ہے۔

(۳) **وعن** ابن عمر رضی اللہ عنہما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یسأل عن الماء یکون فی الفلاۃ من الارض وما ینوبہ من الدواب والسباع فقال اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث اخرجہ اصحاب السنن ینوبہ یتردد الیہ من دابۃ وسبع ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا جب ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دشت بیان کی نسبت سوال کیا جس میں سے چوپائے اور درندے بھی پانی پیتے ہوں تو میں نے سُنا کہ آپنے فرمایا کہ جب پانی بقدر قلتین (پانچ مشک) ہو تو ناپاک نہیں ہوتا اصحاب سنن اسکے راوی ہیں ینوبہ کے معنے یہ ہیں کہ اسپر چوپائے اور درندے پانی پینے کو لئے آتے جاتے ہوں۔

(۴) **وعن** ابی ھریرۃ رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبولن احدکم فی الماء الدائم الذی لا یجری ثم یغتسل فیہ اخرجہ الخمسۃ وھذا لفظ البخاری ولمسلم فی اخری لا یغتسل احدکم فی الماء الدائم وھو جنب قالوا کیف یفعل یا ابا ھریرۃ قال یتناول تناولا ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے کوئی کھڑے پانی (جو جاری نہو) میں جسمیں تم ہی غسل کرتے ہو پیشاب نہ کرے۔ پانچوں اسکے راوی ہیں۔ یہ لفظ بخاری کے ہیں اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ تم میں سے کوئی کھڑے پانی میں جب کی حالت میں نہ نہائے۔ لوگوں نے پوچھا کہ اے ابوہریرہ رضہ پھر اور کسطرح غسل کرے اُنہوں نے جواب دیا کہ چلو سے پانی لے لے کر نہاوے۔

(۵) **وعن** یحیی بن عبد الرحمن ان عمر خرج فی رکب فیھم عمرو بن العاص حتی وردا حوضا فقال عمر وبن العاص یا صاحب الحوض ھل ترد حوضک السباع فقال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ یا صاحب الحوض لا تخبرنا فانا نرد علی السباع وترد علینا وان سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لھا ما اخذت فی بطونھا ولک ما بقی فھو لنا طھور وشراب اخرجہ مالک الی قولہ وترد علینا واخرج الباقیۃ رزین ترجمہ یحیی بن عبد الرحمن رضہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضہ مع چند سواروں کے جنمیں عمرو بن عاص بھی تھے سفر کو نکلے یہاں تک کہ انکا گذر ایک حوض پر ہوا عمرو بن عاص نے مالک حوض سے پوچھا کہ کیا تیرے حوض پر درندوں کا گذر ہوا کرتا ہے عمر بن خطاب رضہ نے مالک حوض سے فرمایا کہ ہمیں اس بات سے مطلع نہ کرنا کیونکہ ہم درندوں کا جوٹھا پانی استعمال کر لیا کرتے ہیں اور درندے ہمارا پینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ (درندوں نے) جو اپنے پیٹوں میں لے لیا ہے وہ انکا ہوا اور جو باقی رہا وہ ہمارے لیئے پاک ہے طہورًا کے معنے پاک کرنے والا شراب کے معنے پینا اسکے راوی (قول ترد علینا تک) مالک ہیں باقی کے راوی رزین ہیں۔

(۶) **وعن** حمید الحمیری قال لقیت رجلا صحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربع سنین کما صحبہ ابو ھریرۃ رضہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تغتسل المرأۃ بفضل الرجل ویغتسل الرجل بفضل المرأۃ زاد فی روایۃ ولیغترفا جمیعا اخرجہ ابو داود واللفظ لہ وللنسائی ترجمہ حمید حمیری سے روایت ہے کہ مینے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ایک صاحب ایسے سے ملاقات کی جو آپکے ساتھ چار برس تک رہا تھا جیسا ابوہریرہ رضہ آپ کے ساتھ رہے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ عورت مرد کے مستعمل پانی سے غسل کرے یا مرد عورت کے مستعمل پانی سے غسل کرے ایک روایت میں اتنا زیادہ کہ دونوں اکٹھے چلو بھر لیں۔ (تو مضائقہ نہیں) ابوداؤد اور نسائی اسکے

راوی ہیں۔ یہ الفاظ ابو داؤد کے ہیں۔

(۷) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جَفْنَۃٍ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَغْتَسِلَ مِنْہَا اَوْ یَتَوَضَّاَ فَقَالَتْ اِنِّیْ کُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَآءَ لَا یُجْنِبُ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سے ایک نے لگن (کہلی برتن) میں غسل جنابت کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے کہ اسمیں سے غسل یا وضو کریں اس بی بی نے کہا کہ میں جنبی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی میں جنابت اثر نہیں کرتی ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور اسکو صحیح تسلیم کیا ہے۔

(۸) **وَعَنْ** اَبِیْ جُحَیْفَۃَ رض قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْھَاجِرَۃِ فَاُتِیَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ فَجَعَلَ النَّاسُ یَاْخُذُوْنَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِہٖ مَنْ اَصَابَ مِنْہُ شَیْئًا تَمَسَّحَ بِہٖ وَمَنْ لَّمْ یُصِبْ مِنْہُ اَخَذَ مِنْ بَلَلِ یَدِ صَاحِبِہٖ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَاللَّفْظُ لِلشَّیْخَیْنِ ترجمہ ابی جحیفہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سخت گرمی میں تشریف لائے پانی منگایا گیا آپ نے وضو کیا لوگوں نے آپ کا مستعمل پانی لے لیا جسکو جتنا ہاتھ لگتا بدن پر مل لیتا جسکو کچھ بھی نہ ملتا وہ اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تری کو بدن پر مل لیتا پانچوں سوا ترمذی کے اسکے راوی ہیں۔ یہ الفاظ شیخین کے ہیں۔

(۹) **وَعَنْ** نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رض قَالَ لَا بَاْسَ اَنْ یَّغْتَسِلَ بِفَضْلِ الْمَرْاَۃِ مَالَمْ تَکُنْ حَائِضًا اَوْ جُنُبًا اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رض نے فرمایا کہ کچھ ڈر نہیں کہ مرد عورت کے مستعمل پانی سے غسل کرلے جب تک کہ عورت جنب یا حیض سے نہ ہو۔ مالک اسکے راوی ہیں۔

(۱۰) **وَعَنْ** عَائِشَۃَ رض قَالَتْ کُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ تَخْتَلِفُ اَیْدِیْنَا فِیْہِ مِنَ الْجَنَابَۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مِّنْ قَدَحٍ یُقَالُ لَہُ الْفَرَقُ قَالَ سُفْیٰنُ وَالْفَرَقُ ثَلٰثَۃُ اٰصُعٍ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَھٰذَا لَفْظُ الشَّیْخَیْنِ اَلْفَرَقُ بِفَتْحِ الرَّآءِ وَسُکُوْنِھَا قَدَحٌ یَسَعُ سِتَّۃَ عَشَرَ رَطْلًا وَالصَّاعُ مِکْیَالٌ یَسَعُ اَرْبَعَۃَ اَمْدَادٍ وَالْمُدُّ رِطْلٌ وَثُلُثٌ بِالْعِرَاقِیِّ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک برتن سے غسل جنابت کرلیتے تھے ہم باری باری سے اسمیں ہاتھ ڈالتے تھے دوسری روایت میں ہے کہ ایک پیالے سے نہاتے تھے جس کو فرق کہتے ہیں سفیان نے کہا کہ فرق تین صاع کا ہوتا ہے۔ پانچوں سوائے ترمذی کے اسکے راوی ہیں۔ یہ الفاظ شیخین کے ہیں۔ فرق ساٹھ رطل کے اور اسکی جزم کے ایک پیالہ سے جسمیں سولہ رطل آتے ہیں۔ اور صاع ایک پیمانہ ہے جسمیں چار مد ہوتے ہیں۔ اور مد بقدر ایک رطل عراقی کے ہے۔

(۱۱) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ یَتَوَضَّؤُنَ فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَمِیْعًا مِّنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَمَالِکٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مرد اور عورتیں ایک برتن سے اکٹھے وضو کیا کرتے تھے بخاری اور مالک اور ابو داؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۱۲) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ الْجِنِّ مَا فِیْ اِدَاوَتِکَ قُلْتُ نَبِیْذٌ قَالَ تَمْرَۃٌ طَیِّبَۃٌ وَّمَآءٌ طَھُوْرٌ فَتَوَضَّاَ مِنْہُ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَاللَّفْظُ لَہٗ وَالتِّرْمِذِیُّ اِلَّا اَدَاوَۃَ الْمَطْھَرَۃِ وَھُوَ اِنَآءٌ مِّنْ جِلْدٍ کَالسَّطِیْحَۃِ وَنَحْوِھَا ترجمہ ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کی رات[1] کو فرمایا کہ تمہارے برتن میں کیا ہے میں نے عرض کیا کہ نبیذ (بچور کھجور کا) آپ نے فرمایا کھجور جیب اور پانی پاک ہے پس آپ نے اس سے وضو

[1] یعنی وہ رات جسمیں کہ آپ نے جنوں کو دعوت اسلام کی تھی ۱۲

کرلیا۔ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔ الفاظ ابوداؤد کے ہین۔ اداوہ مطہرہ (چمڑے کا برتن جیسے توشہ دان وغیرہ) کو کہتے ہین۔

اَلْبَابُ الثَّانِیْ فِیْ اِزَالَةِ النَّجَاسَةِ وَفِیْهِ خَمْسَةُ فُصُوْلٍ

(دوسرا باب نجاست دور کرنے کے بیان مین۔)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِی الْبَوْلِ وَالْغَائِطِ وَمَا یَتَعَلَّقُ بِهِمَا

(پہلی فصل پیشاب اور پاخانہ اور انکے متعلق کے بیان مین۔)

(۱) **عَنْ** اُمِّ قَیْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رض اَنَّهَا اَتَتْ بِابْنٍ لَّهَا صَغِیْرٍ لَّمْ یَاْکُلِ الطَّعَامَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَسَ فِیْ حَجْرِهٖ فَبَالَ عَلٰی ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَآءٍ فَنَضَحَهٗ وَلَمْ یَغْسِلْهُ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَرَشَّهٗ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّیْخَیْنِ اَلنَّضْحُ رَشُّ الْمَآءِ عَلَی الشَّیْءِ وَلَا یَلْزَمُ الْغَسْلُ ترجمہ ام قیس بنت محصن رض سے روایت ہے کہ مین اپنے ایک دو بیٹے بچہ کو جو ہی اناج نہین کہاتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی آپنے اسکو اپنی گود مین بٹھلایا اسنے آپکے کپڑو پر پیشاب کر دیا۔ آپنے پانی منگوایا اور اپنے کپڑے پر چھڑکا اور اسکو دھویا نہین دوسری روایت مین صرف اتنا ہی کہ اسپر پانی چھڑکا۔ چھنون اسکے راوی ہین۔ یہ الفاظ شیخین کے ہین نضح کسی چیز پر اسطرح پانی چھڑکنے کو کہتے ہین جس مین دھونے تک نوبت نہ پہونچے۔

(۲) **وَعَنْ** لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ کَانَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ رض فِیْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَالَ عَلٰی ثَوْبِهٖ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلْبَسْ ثَوْبًا وَّاَعْطِنِیْ اِزَارَكَ حَتّٰی اَغْسِلَهٗ قَالَ اِنَّمَا یُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْاُنْثٰی وَیُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّکَرِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ لبابہ بنت حارث رض سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت حسین بن علی رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود مین بیٹھے تھے اور انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑون پر پیشاب کر دیا مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اور کپڑے پہن لیجئے اپنا تہ بند دیجئے کہ مین اسے دھو ڈالون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صرف لڑکی کے پیشاب (سے ناپاک شدہ کپڑے) کو دھویا جاتا ہے لڑکے کے پیشاب (والے کپڑے) پر صرف پانی کا چھڑکنا کافی ہے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۳) **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ فَقَامَ یَبُوْلُ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ فَتَرَکُوْهُ حَتّٰی بَالَ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَیْءٍ مِّنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ اِنَّمَا هِیَ لِذِکْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالصَّلٰوةِ وَقِرَآءَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ اَمَرَ رَجُلًا مِّنَ الْقَوْمِ فَجَآءَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّآءٍ فَشَنَّهٗ عَلَیْهِ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَهٰذَا لَفْظُهُمَا وَالنَّسَائِیُّ لَا تُزْرِمُوْهُ بِتَقْدِیْمِ الزَّایِ عَلَی الرَّآءِ اَیْ لَا تَقْطَعُوْا عَلَیْهِ بَوْلَهٗ وَقَوْلُهٗ فَشَنَّهٗ عَلَیْهِ بِالْمُهْمَلَةِ اَیْ صَبَّهٗ عَلَیْهِ وَبِالْمُعْجَمَةِ فَوْقَهٗ عَلَیْهِ مِنْ جَمِیْعِ جِهَاتِهٖ وَرَشَّهٗ عَلَیْهِ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مسجد مین بیٹھے تھے کہ ایک گنوار آیا کھڑا ہو کر مسجد مین پیشاب کرنے لگا اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو ٹہر ٹہر للکارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو مت روکو لوگون نے چہوڑ دیا جب تک کہ وہ پیشاب کر چکا پھر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو بلایا اور فرمایا کہ مسجدیں اسلیئے نہیں کہ اُن میں پیشاب یا پاخانہ کیا جاوے بلکہ یہ اسلیئے ہوتی ہیں کہ اُن میں اللہ کا ذکر کیا جاوے اور نماز اور قرآن پڑھا جاوے یہ آپنے ایک قوم کے کسی مرد کو حکم کیا کہ پانی لاوے اُسنے پانی کا ڈول لاکر پیشاب پر بہا دیا شیخین اور نسائی اسکو راوی ہیں اور یہ الفاظ شیخین کے ہیں۔ لاتزرموا کے معنی پیشاب کرنے سے روکنی کے ہیں۔ لاتقطعوا اسکو پیشاب کرنے سے بند مت کرو۔ فشنہ علیہ بالسین اُسپر بہا دیا۔ بالشین ہر طرف سے اُسپر گرا دیا۔

(۴) **وعن** ابی ھریرۃ ان اعرابیا دخل المسجد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس فصلی رکعتین ثم قال اللھم ارحمنی ومحمدا ولا ترحم معنا احدا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد تحجرت واسعا ثم لم یلبث ان بال فی المسجد فاسرع الیہ الناس فنھاھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال انما بعثتم میسرین ولم تبعثوا معسرین صبوا علیہ سجلا من ماء او قال ذنوبا من ماء اخرجہ الخمسۃ الا مسلما وھذا لفظ ابی داود والترمذی رح وکابی داود فی اخذ خذوا ما بال علیہ من التراب فالقوہ واھریقوا علی مکانہ الماء قال ابو داود وھذہ الروایۃ مرسلۃ لان ابن معقل لم یدرک النبی صلی اللہ علیہ وسلم تحجرت واسعا ای ضیقت السعۃ والرحمۃ والذنوب الدلو العظیمۃ وکذلک السجل لکنہ لا یسمی سجلا الا اذا کان فیہ ماء۔ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے تھے کہ ایک گنوار اندر آیا دو رکعت نماز پڑھی اور پھر کہا یا الٰہی مجھپر اور محمد ﷺ پر رحم کر اور ہمارے سوا کسی اور پر رحم نہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے وسیع رحمت کو محدود کر دیا ہی اتنے ہی میں وہ گنوار مسجد میں پیشاب کرنے لگا لوگ اسکی طرف جھپٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اور فرمایا کہ تم لوگوں پر آسانی کرنے کے لیئے بھیجے گئے ہو نہ کہ تنگی کرنے کے لیئے پھر فرمایا کہ ایک بڑا ڈول پانی یا ایک نوب (ڈول) پانی اسپر بہا دو پانچوں سوا مسلم کے اسکے راوی ہیں۔ یہ الفاظ ابو داود اور ترمذی رح کے ہیں ابو داود کی ایک اور روایت میں ہی کہ جس مٹی پر اُس نے پیشاب کیا ہی اسکو اُٹھا کر پھینک دو اور اُس جگہ پانی بہا دو۔ ابو داود نے کہا کہ یہ روایت مرسل ہی اسواسطے کہ ابن معقل نے رسول اللہ ص کا زمانہ نہیں پایا[1] تحجرت واسعا یعنی وسیع رحمت کو تو نے محدود کر دیا۔ ذنوب بڑے ڈول کو کہتے ہیں اسیطرح سجل بھی سجل صرف اُسی ڈول کو کہتے ہیں جس میں پانی موجود ہو۔

(۵) **وعن** ابی عبد اللہ الجشمی قال حدثنا جندب رض قال جاء اعرابی فاناخ راحلتہ ثم عقلھا ثم دخل المسجد فصلی خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما سلم رسول اللہ صلعم اتی الاعرابی راحلتہ فاطلقھا ثم رکب ثم نادی اللھم ارحمنی ومحمدا ولا ترحم معنا احدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترون اضل ھذا او بعیرہ الم تسمعوا الی ما قال قالوا بلی اخرجہ ابو داود۔ ترجمہ ابی عبد اللہ جشمی رض سے روایت ہی کہ ہم سے جندب رض نے حدیث بیان کی کہ ایک گنوار آیا اُسنے اپنی اونٹنی کو بٹھلایا پھر اُسکے گھٹنے باندھے اور مسجد میں داخل ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیچھے نماز پڑھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو وہ گنوار اپنی اونٹنی کی پاس آیا پس اُسکی گھٹنے کھولکر اُسپر سوار ہوا اور پکارا یا الٰہی مجھپر اور محمد ﷺ پر رحم کر اور اس رحم میں ہماری ساتھ کسی اور کو شریک نہ کر یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب رض کو فرمایا تم اُس گنوار اور اُسکی اونٹنی میں سے کس کو زیادہ گمراہ دیکھتے ہو کیا تم نے نہیں سنا جو اُسنے کہا اصحاب نے عرض کی کیوں نہیں دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو داود اسکے راوی ہیں۔

(۶) **وعن** ام سلمۃ رض انھا قالت لھا امرأۃ انی اطیل ذیلی وامشی فی المکان القذر فقالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطھرہ ما بعدہ اخرجہ الاربعۃ الا النسائی ولابی داود فی اخری ان امرأۃ من بنی عبد الاشھل قالت قلت یا رسول اللہ ان لنا طریقا الی المسجد منتنۃ فکیف نفعل اذا مطرنا فقالت الیس بعدھا طریق ھی

[1] یعنی یہ صحابی نہیں بلکہ یہ آدمی جو ان سے بھی بدتر ہے [2] یعنی ہم نے سنا ہے۔

أَطْيَبُ مِنْهَا قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَهٰذَا بِهٰذَا وَلَهُ فِي أُخْرٰى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَطِئَ أَحَدُكُمْ بِنَعْلِهِ الْأَذٰى فَإِنَّ التُّرَابَ لَهُ طَهُوْرٌ ترجمہ ام سلمہ رضہ سے روایت ہی کہ ایک عورت نے مجھ سے کہا کہ میرا دامن دراز ہوتا ہے اور مجھو اکثر پلید جگہ پر چلنا پڑتا ہے تو میںنے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بعد میں پاک جگہہ پر چلنا اسکو پاک کر دیتا ہے چار ون سوا ی نسائی کے اسکے راوی ہین - ابو داؤد کی دوسری روایت مین ہی کہ مجھو عبد الاشہل کی قبیلے کی ایک عورت نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کی کہ یا رسول اللہ ہمارا مسجد کو جانے کا رستہ ناپاک ہی بارش کی حالت مین ہم کیا کیا کرین آپ نے فرمایا کہ کیا اسکے بعد (مسجد تک) کوئی پاک رستہ نہین ہی اس عورت نے کہا ہان ہی آپنے فرمایا بس اسپر چلنے سے پاک ہو جاتا ہے - ابو داؤد کی ایک اور روایت مین ابو ہریرہ رضہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صہ نے فرمایا کہ تم مین جب کوئی اپنی جوتی سمیت گندگی پر چلا تو یہ خشک مٹی پر چلنا اس جوتی کو پاک کر دیتا ہے -

(۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ إِذَا مَرَّ ثَوْبُكَ أَوْ وَطِئْتَ قَذَرًا رَطْبًا فَاغْسِلْهُ وَإِنْ كَانَ يَابِسًا فَلَا عَلَيْكَ أَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ ترجمہ ابن عباس رضہ سے روایت ہی کہ جب تیرا کپڑا یا تو خود گندگی پر چلے تو اسکو دھو ڈال اور اگر گند کی خشک ہو تو دھونے کی ضرورت نہین - رزین اسکے راوی ہین -

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فِي الْمَنِيِّ

(دوسری فصل منی کے بیان مین)

(۸) عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَإِنَّ لُقَعَ الْمَاءِ فِي ثَوْبِهِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَهٰذَا لَفْظُ التَّخْيِيْرِ وَلِمُسْلِمٍ فِي أُخْرٰى أَنَّ رَجُلًا نَزَلَ بِعَائِشَةَ رض فَأَصْبَحَ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّمَا كَانَ يُجْزِئُكَ أَنْ تَغْسِلَ مَكَانَهُ فَإِنْ لَمْ تَرَ نَضَحْتَ حَوْلَهُ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي أُخْرٰى وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا أَحُكُّهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَابِسًا بِظُفُرِهِ ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھوتی اور آپ نماز کو لیے جاتے اور پانی کا نشان ابھی آپکے کپڑے پر ہوتا - پانچون اسکے راوی ہین اور یہ الفاظ شیخین کے ہین - مسلم کی ایک اور روایت مین ہی کہ ایک مرد حضرت عائشہ رضہ کے ہان مہمان ہوا جب صبح ہوئی تو وہ اپنا کپڑا دھونے لگا حضرت عائشہ رضہ نے کہا کہ کافی تھا اگر تو اسی دھنی کی جگہ کو دھو ڈالتا اور اگر تجھکو ٹھیک معلوم نہ تھا تو اسکے گرد پانی چھڑک دیتا مین اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو رگڑ ڈالتی اور دوسری روایت مین ہی کہ مین اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے خشک منی کو اپنے ناخون سے کھرچ ڈالتی تھی -

(۹) وَعَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ أَنَّهُ اعْتَمَّ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي رَكْبٍ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَأَنَّ عُمَرَ عَرَّسَ بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ فَرَيَّأَ مِنْ بَعْضِ الْمَاءِ فَاحْتَلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَدْ كَادَ أَنْ يُصْبِحَ فَلَمْ يَجِدْ مَعَ الرَّكْبِ مَاءً فَرَكِبَ حَتّٰى جَاءَ الْمَاءَ فَجَعَلَ يَغْسِلُ مَا رَأٰى مِنْ ذٰلِكَ الْاِحْتِلَامِ حَتّٰى أَسْفَرَ فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ أَصَبْحَتَ وَمَعَنَا مَاءٌ فَدَعْ ثَوْبَكَ يَغْسِلُ فَقَالَ عُمَرُ وَاعَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْعَاصِ لَئِنْ كُنْتَ تَجِدُ ثِيَابًا أَفَكُلُّ النَّاسِ تَجِدُ ثِيَابًا وَاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتُهَا لَكَانَتْ بِهِ سُنَّةً بَلْ أَغْسِلُ مَا رَأَيْتُ وَأَنْضَحُ مَا لَمْ أَرَهُ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ یحیے بن عبد الرحمن بن حاطب سے روایت ہی کہ انسے حضرت عمر بن خطاب رضہ کے ساتھ مع چند سوارون کے عمرو بن عاص رضہ بھی تھے حضرت عمر رضہ نے پچھلی رات کو ایک مقام پر جو پانی کے قریب تھا اتری پس حضرت عمر رضہ کو احتلام ہوا صبح ہونے کو قریب تھی کہ دیکھا کہ ڈیری مین پانی نہین ہے -

قافلہ چل پڑا یہانتک کہ پانی کی جگہ پر پہونچے حضرت عمر رضؓ جہان کہین منی کا نشان دیکھتے دہوڈالتے یہانتک کہ صبح روشن ہوگئی اور عمرو بن عاص نے حضرت عمر رضؓ کو کہا کہ ہماری پاس اور بہی کپڑے موجود ہین تم یہ کپڑا کہدو کہ دہویا جائے گا حضرت عمر رضؓ نے کہا تعجب ہے ابن عاص تجھہ پر اگر تم کو کپڑا ملتا ہے تو کل لوگون کو بہی ملتا ہے قسم ہے اللہ کی اگر مین ایسا کرون تو یہی رسم پڑ جائے مین دہوڈالتا ہون جس جگہ منی دیکھتا ہون اور جس جگہ منی نہین دیکھتا وہان پانی چھڑک دیتا ہون مالک اسکو راوی ہین۔

(۱۰) **وعن** ابن عباس رضؓ قال المنی بمنزلۃ المخاط فامطہ عنک ولو بإذخرۃ اخرجہ الترمذی بغیر اسنادہ ترجمہ ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ منی رینٹ کی برابر ہے پس اسکو کسی چیز سے (خواہ گہاس سے) کہرچ دو۔ ترمذی بغیر سند کے اسکے راوی ہین۔

الفصل الثالث فی دم الحیض

(تیسری فصل خون حیض کے بیان مین۔)

(۱۱) **عن** اسماء بنت ابی بکر رضؓ قالت جاءت امراۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت احدانا یصیب ثوبہا من دم الحیضۃ کیف تصنع بہ قال تحتہ ثم تقرصہ بالماء ثم تنضحہ ثم تصلی فیہ اخرجہ الستۃ ترجمہ اسماء بنت ابوبکر رضؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئی اور کہا کہ جب ہم مین سے کسی کے کپڑے کو خون حیض لگ جاوے تو اسکو کیا کرے آپنے فرمایا کہ اسکو کہرچ ڈالے پہر اسکو پانی سے ملپہر اسپر پانی چھڑکے۔ اور اس سے پڑہ لے جیہون اسکے راوی ہین۔

(۱۲) **وعن** عائشۃ رضؓ قالت ما کان لاحدانا الا ثوب واحد تحیض فیہ فاذا اصابہ شیء من دم قالت بریقہا فمصعتہ بظفرہا اخرجہ البخاری وہذا لفظہ وابوداود وزاد فی اخری فقصعہ بریقہا وفی اخری للبخاری قالت کانت احدانا تحیض ثم تقرص الدم من ثوبہا عند طہرہا فتغسلہ وتنضح سائرہ ثم تصلی فیہ المصع التحریک والفرک وہو المراد بالفتح کما فی روایۃ ابی داود ترجمہ عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ ہم مین سے کسی کے پاس ایک کپڑے سے زیادہ نہ ہوتا اسی مین اسکو خون حیض آتا پہر جب کچہہ خون اس کپڑے کو لگ جاتا تو وہ اسپر اپنی تہوک ڈالتی اور پہر ناخون سے مل ڈالتی بخاری اور ابوداود اسکے راوی ہین یہ الفاظ بخاری کے ہین بخاری کی ایک روایت مین ہی تہوک سے دہو دیتی۔ بخاری کی ایک اور روایت مین ہے کہ حضرت عائشہ رضؓ نے کہا کہ ہم مین سے کسی کو خون حیض آتا تو حیض سے پاک ہونے کی وقت اپنے کپڑے سے خون کو کہرچتی پہر اسکو دہوڈالتی اور باقی پر پانی چھڑکتی اور اسمین نماز پڑہ لیتی۔ المصع کے معنے ملنے اور کہرچنے کے ہین۔ ابوداود کی روایت مین فرس سے بہی یہی مراد ہے۔

الفصل الرابع فی الکلب وغیرہ من الحیوان

(چوتہی فصل کتے اور دوسرے حیوانون کے بیان مین)

(۱۳) **عن** ابی ہریرۃ رضؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ولغ الکلب فی اناء احدکم فلیغسلہ سبع مرات اولاہن بالتراب اخرجہ الستۃ واللفظ لمسلم ترجمہ ابن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے پانی کے برتن مین اگر کتا منہ ڈالے تو اسکو سات بار دہوڈالو پہلی بار مٹی سے جیہون اسکے راوی ہین۔ یہ الفاظ مسلم کے ہین۔

(۱۴) وعن ابن عمر رض قال کانت الکلاب تقبل وتدبر فی المسجد فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یکونوا یرشون شیئا من ذلک اخرجہ البخاری وھذا لفظہ وابو داود والمراد بقولہ تقبل وتدبر تعود ھا فی المسجد حیث لم یکن لہ ابواب من غیر تلویث بول ونحوہ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین مسجد مین کتے آتے جاتے تھے اور کسی جگہ (جہان سے کتا گذرتا) پانی نہ چھڑکا جاتا تھا۔ بخاری اور ابو داؤد اسکے راوی ہین یہ الفاظ بخاری کے ہین۔ مراد تقبل اور تدبر سے کتون کا مسجد مین گذرنا بغیر آلودہ کرنے پیشاب وغیرہ سے ہے جبکہ مسجدون کے دروازے نہ تھے۔

(۱۵) وعن کبشۃ بنت کعب بن مالک وکانت تحت ابن ابی قتادۃ ان ابا قتادۃ دخل علیھا فسکبت لہ وضوء فجاءت ھرۃ تشرب منہ فاصغی لھا الاناء حتی شربت قالت فرانی انظر الیہ فقال اتعجبین یا ابنۃ اخی قالت فقلت نعم فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انھا لیست بنجس انما ھی من الطوافین علیکم او الطوافات اخرجہ الاربعۃ ترجمہ کبشہ بنت کعب بن مالک سے جو ابن ابی قتادہ کے نکاح مین تھین روایت ہے کہ ابی قتادہ رض انکے ہان آئے انہون نے انکے (ابو قتادہ) کے لیے برتن مین پانی ڈالا انتے مین ایک بلی آکر پانی پینے لگی تو ابو قتادہ نے بلی کے لیے برتن کو جھکا دیا یہان تک کہ اُسنے پانی پی لیا وہ کہتی ہین کہ انہون نے دیکھا کہ مین انکی (ابو قتادہ کی) طرف دیکھ رہی ہون تو کہنے لگے اے میری بھتیجی کیا تو نے اسپر تعجب کیا مینے کہا ہان تو انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلی ناپاک نہین وہ اُن جانورون مین سے ہے جو ہر وقت تمہارے گھرون مین آکے پھرتے پھرتے رہتے ہین۔ چارون اسکے راوی ہین۔

(۱۶) وعن داود بن صالح بن دینار التمار عن امہ ان مولاتھا ارسلتھا بھریسۃ الی عائشۃ رض قالت فوجدھا تصلی فاشارت الی ان ضعیھا فجاءت ھرۃ فاکلت منھا فلما انصرفت عائشۃ من صلاتھا اکلت من حیث اکلت الھرۃ وقالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انھا لیست بنجس انما ھی من الطوافین علیکم والطوافات رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ بفضلھا اخرجہ ابو داود ترجمہ داؤد بن صالح بن دینار التمار سے روایت ہے وہ اپنی مان سے روایت کرتے ہین کہ اسکی مالکہ نے انکو ہریسہ دیکر حضرت عائشہ رض کے پاس بھیجا اُسنے دیکھا کہ حضرت عائشہ رض نماز پڑھ رہی ہین حضرت عائشہ رض نے اشارہ کیا کہ رکھدے اتنے مین ایک بلی آئی اور اُسنے وہ حریرہ کھایا جب حضرت عائشہ رض نماز سے فارغ ہوئین تو جہان سے بلی نے کھایا تھا وہین سے کھانے لگین اور کہنے لگین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بلی ناپاک نہین وہ اُن جانورون مین سے ہے جو تمہارے ارد گرد پھرتے رہتے ہین۔ اور کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلی کے جوٹھے (پانی) سے وضو کرتے دیکھا ہے۔ ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۱۷) وعن میمونۃ رض قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن فارۃ سقطت فی سمن فقال القوھا وما حولھا وکلوا سمنکم اخرجہ الستۃ الا مسلما ھذا لفظ البخاری وفی روایۃ لابی داود عن ابی ھریرۃ فان کان جامدا فالقوھا وما حولھا وان کان مائعا فلا تقربوہ وفی اخری لہ عن ابی سعید رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بغلام یسلخ شاۃ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنح حتی اریک فادخل یدہ بین

ے ایک قسم کا حلوا ہوتا ہے ۱۲

الجلد واللحم فدخس بها حتی دخلت الارض ثم مضی فصلی للناس ولم یتوضأ اخرجہ فی روایۃ یعنی لم یمس ماء

اندخس بجاء مجمعۃ الدال سس ترجمہ میمونہ رضہ سے روایت ہے کہ لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چوہے کا حکم پوچھا جسکہ وہ گھی مین گر پڑے آپنے فرمایا کہ اُس جگہ سے اور ارد گرد سے گھی کو پھینک دو اور باقی گھی کو کھالو۔ چھون اسکے راوی ہین سوای مسلم کے۔ یہ الفاظ بخاری کے ہین اور ابو داؤد کی ایک روایت مین جو ابو ہریرہ رضہ سے مروی ہے مذکور ہے کہ اگر گھی جما ہوا ہو تو اسکو اور اُس کے ارد گرد کے گھی کو پھینک دو اور اگر (گھی) پتلا ہو تو اسکے نزدیک نہ جاؤ (یعنی بالکل نہ کھاؤ) اور ابو داؤد کی ایک اور روایت مین ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک لڑکے پر ہوا جو بکری کی کھال اوتار رہا تھا مگر اچھی طرح نہ اتار سکتا تھا آپ نے فرمایا کہ ٹھیر جا کہ مین تجھے دکھاؤن (کہ کسطرح کھال اُتارتے ہین) تو آپنے اپنا ہاتھ کھال اور گوشت کی درمیان ڈالا اور اپنے ہاتھ کو کہان دہنسایا یہان تک کہ ہاتھ مونڈھے تک اندر چلا گیا پھر آپ وہان سے چلے گئے اور لوگون کو نماز پڑہائی اور وضو نہ کیا تھا ایک اور روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ پانی کو ہاتھ (تک) نہ لگایا۔ دخس کے معنے پوشیدہ کرنا۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِی الْجُلُوْدِ

(پانچوین فصل کہالون کے بیان مین)

(۱۸) عَنْ مُرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ قَالَ رَاَيْتُ عَلَى ابْنِ وَعْلَةَ السَّبَائِيِّ فَرْوًا فَمَسَسْتُهُ فَقَالَ مَالَكَ تَمَسُّهُ قَدْ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض فَقُلْتُ لَهُ اِنَّا نَكُوْنُ بِالْمَغْرِبِ وَمَعَنَا الْبَرْبَرُ وَالْمَجُوْسُ نُؤْتٰى بِالْكَبْشِ وَقَدْ ذَبَحُوْهُ وَنَحْنُ لَا نَاْكُلُ ذَبَائِحَهُمْ وَيَاْتُوْنَنَا بِالسِّقَاءِ يَجْعَلُوْنَ فِيْهِ الْوَدَكَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ دِبَاغُهُ طَهُوْرُهُ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ هٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ وَهُمْ قَرِيْبٌ يَكُوْنُ فِيْهَا اللَّبَنُ وَالْمَاءُ وَذَكَرَ نَحْوَهُ الْوَدَكُ دَسْمُ اللَّحْمِ ترجمہ مرثد بن عبداللہ یزنی سے روایت ہے کہ مینے ابن وعلہ سبائی کو ایک پوستین پہنے ہوئے دیکھا مینے اسکو چھوا تو ابن وعلہ کہنے لگا کہ تم اسکو کیون چھوتے ہو مین نے ابن عباس رضہ سے اسکی نسبت پوچھا تھا کہ ہم مغرب کے ملک مین جاتے ہین اور ہمارے ساتھ بربری اور مجوسی لوگ ہوتے ہین وہ بکرے لاتے ہین جسکو وہ خود ذبح کرتے ہین اور ہم اُنکے مذبوحہ جانور کو نہین کہاتے وہ ہمارے پاس مشکین لاتے ہین جسمین وہ چربی ڈالتے ہین۔ تو ابن عباس رضہ کہنے لگے کہ ہمنے اُسکا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا آپنے فرمایا کہ دباغت (رنگنا) اُسکو پاک کر دیتا ہے۔ چھون سوای بخاری اُسکے راوی ہین۔ اور یہ الفاظ مسلم کے ہین۔ نسائی کی ایک روایت مین ہے کہ اُنکے پاس مشکین ہوتی ہین جسمین دودھ اور پانی ہوتا ہے۔ باقی حدیث اسی طرح روایت کی ہے۔ ودک گوشت کی چکناہٹ کو کہتے ہین۔

(۱۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِاِهَابِهَا قَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ اِنَّمَا حَرُمَ عَلَيْكُمْ اَكْلُهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى هَلَّا اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوْهُ فَانْتَفَعْتُمْ بِهٖ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ وَهٰذَا لَفْظُ التِّرْمِذِيِّ اِهَابٌ الْجِلْدُ قَبْلَ الدِّبَاغِ ترجمہ ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک مردہ بکری پر ہوا آپنے لوگون سے فرمایا کہ تم نے اسکی کہال سے کیون نفع نہین اٹہایا لوگون نے عرض کی کہ وہ مردہ ہے۔ فرمایا کہ تم کو صرف اسکا کہانا حرام ہے۔ ایک اور روایت مین ہے کہ تمنے اسکی کہال کو کیون

نہ لیا اسکو رنگتے اور اُس سے نفع اُٹھاتے چمڑوں سوائے ابوداؤد کے اسکے راوی ہیں۔ یہ الفاظ تینوں کے ہیں۔ اہاب کہال خام کو کہتے ہیں۔

(۲۰) **وعن** عائشۃ رض قالت سُئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذکوۃ المیتۃ قال ذکوۃ المیتۃ دباغھا اخرجہ الاربعۃ الا الترمذی وھذا لفظ النسائی جعل الدباغ بمنزلۃ الذبح لانہ المذہوح طاہر ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے مردار کی کہال پاک کرنے کا حکم پوچھا آپنے فرمایا کہ اسکا پاک کرنا اسکا رنگنا ہے۔ چاروں سوائے ترمذی کے اسکے راوی ہیں۔ یہ الفاظ نسائی کے ہیں۔ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رنگنے کو مثل ذبح کرنے کی ٹھہرایا کیونکہ مذبوحہ جانور ہی پاک ہوتا ہے۔

(۲۱) **وعن** سودۃ بنت زمعۃ رض قالت ماتت لنا شاۃ فدبغنا مسکھا ثم مازلنا ننبذ فیہ حتی صار شنا اخرجہ البخاری والنسائی المسک بفتح المیم الجلد والشن الغربۃ البالیۃ ترجمہ سودہ بنت زمعہ رض سے روایت ہے کہ ہماری ایک بکری مرگئی ہم نے اسکی کہال کو رنگا پھر ہمیشہ ہم اسمیں کھجور بھگوتے رہے یہاں تک کہ وہ ایک پرانی مشک ٹکیٹی بخاری اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ مسک کے معنے کہال ہیں شن پرانی مشک کو کہتے ہیں۔

(۲۲) **وعن** عبداللہ بن عکیم رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی جھینۃ قبل موتہ بشہر لا تنتفعوا من المیتۃ باھاب ولا عصب اخرجہ اصحاب السنن وفی روایۃ الترمذی قبل موتہ بشہرین ترجمہ عبداللہ بن عکیم رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی موت سے ایک مہینہ پہلے قبیلہ جہینہ کیطرف لکھا کہ مردار کی کچی کہال اور پٹھوں سے نفع مت اٹھاؤ۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہیں۔ اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ اپنی موت سے دو مہینے پہلے۔

(۲۳) **وعن** اسامۃ رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن جلود السباع اخرجہ ابوداؤد ترجمہ اسامہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کہال (کے استعمال سے) منع فرمایا ہے۔ ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

الباب الثالث فی الاستنجاء وفیہ فصلان

(تیسرا باب استنجا کرنے کے بیان میں۔ اسمیں دو فصلیں ہیں)

الفصل الاول فی آدابہ

(پہلی فصل اسکے آداب کے بیان میں)

(۱) **عن** ابی موسیٰ رض قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فاراد ان یبول فاتی دمثا فی اصل جدار فبال ثم قال اذا اراد احدکم ان یبول فلیرتد لبولہ اخرجہ ابوداؤد رض الدمث الموضع اللین الذی فیہ رمل والارتیاد التطلب واختیار الموضع ترجمہ ابوموسے رض سے روایت ہے کہ میں ایکدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ آپنے پیشاب کرنے کا ارادہ کیا پھر آپنے ایک دیوار کے نیچے نرم زمین پر

لہ یعنے بغیر رنگنے کے اس سے نفع اٹھانا جائز نہیں ہے۔ ۱۲

آکر پیشاب کیا بعد میں فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو پیشاب کی حاجت ہو تو چاہیے کہ پیشاب کرنے کے لئے (نرم) جگہ تلاش کرے۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔ دمث نرم زمین کو کہتے ہیں جس میں ریت ہو اریتا دجگہ اختیار کرنے کو کہتے ہیں۔

(۲) **وَعَنِ** الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى لِحَاجَتِهٖ أَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے ہمیشہ بہت دور جاتے اصحاب سنن اسکے راوی ہیں۔ ترمذی نے اسکو صحیح تسلیم کیا ہے۔

(۳) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ قَالُوْا وَمَا اللَّاعِنَانِ قَالَ الَّذِيْ يَتَخَلَّى فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ أَوْ ظِلِّهِمْ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ هٰذَا لَفْظُهٗ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَلَهٗ فِيْ أُخْرٰى عَنْ مُعَاذٍ اِتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلٰثَ الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَالظِّلِّ **البراز** بِفَتْحِ الْبَاءِ مَوْضِعُ قَضَاءِ الْحَاجَةِ **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو لعنت ڈالنے والی چیزوں سے بچو لوگوں (اصحاب) نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کیا ہیں آپ نے فرمایا شارع عام اور سایہ دار جگہ میں پائخانہ کرنا مسلم اور ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔ یہ الفاظ مسلم کے ہیں مسلم کی ایک اور روایت میں جو معاذ سے مروی ہے مذکور ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین لعنت ڈالنے والی چیزوں سے بچنے کے لئے فرمایا یعنے پانی کے کنارہ شارع عام اور سایہ دار جگہ میں پائخانہ کرنے سے براز پائخانہ پھرنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔

(۴) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ رض قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَنْ يُّبَالَ فِي الْجُحْرِ قِيْلَ لِقَتَادَةَ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ قَالَ كَانَ يُقَالُ إِنَّهَا مَسَاكِنُ الْجِنِّ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** عبداللہ بن سرجس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سوراخ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا کسی نے قتادہ رض سے پوچھا کہ سوراخ میں پیشاب کرنا کیوں منع ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ کہا جاتا ہے کہ سوراخ جنوں کے گھر ہوتے ہیں۔ ابو داؤد اور نسائی اس کے راوی ہیں۔

(۵) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِيْ مُسْتَحَمِّهٖ فَإِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ وَزَادَ أَبُوْ دَاوٗدَ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ **ترجمہ** عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے غسل کرنے کی جگہ پیشاب نہ کیا کرو اسلئے کہ اکثر وسوسہ اسی سے پیدا ہوتا ہے۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہیں۔ اور ابو داؤد نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے۔ پھر اسمیں نہاوے۔

(۶) **وَعَنْ** أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ رض قَالَتْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِنْ عِيْدَانٍ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ يَبُوْلُ فِيْهِ مِنَ اللَّيْلِ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** امیمہ بنت رقیقہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی چارپائی کے نیچے ایک لکڑی کا پیالہ پڑا رہتا تھا جسمیں آپ رات کو پیشاب کرتے ابو داؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۷) **وَعَنْ** أَبِيْ أَيُّوْبَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا أَوْ غَرِّبُوْا قَالَ أَبُوْ أَيُّوْبَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الشَّامَ وَجَدْنَا مَرَاحِيْضَ قَدْ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَنَحْرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ

اللہ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ وَھٰذَا لَفْظُ الشَّیْخَیْنِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمَالِکٍ اَنَّ اَبَا اَیُّوْبَ قَالَ وَھُوَ بِمِصْرَ وَاللّٰہِ مَا اَدْرِیْ کَیْفَ اَصْنَعُ بِھٰذِہِ الْکَرَاہِیَۃِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَھَبَ اَحَدُکُمْ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ فَلَا یَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَۃَ وَلَا یَسْتَدْبِرْھَا بِقِبْلَۃٍ قَوْلُہٗ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا اَمْرٌ لِاَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ وَلِمَنْ قِبْلَتُہٗ عَلٰی ذٰلِکَ الْجِھَۃِ فَاَمَّا مَنْ کَانَ قِبْلَتُہٗ اِلَی الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ فَلَا یَسْتَقْبِلُھَا وَالْرَاحِیْضُ جَمْعُ مِرْحَاضٍ ھُوَ الْمُغْتَسَلُ وَمَوْضِعُ قَضَاءِ الْحَاجَۃِ وَالْکَرَاہِیْسُ بِنَائَیْنِ مُحْتَجَزَیْنِ مُرْتَفِعَتَیْنِ مِنْ نَحْوِ جَمْعِ کُرْسِیٍّ ھُوَ الْکَنِیْفُ الْمُشْرِفُ عَلٰی سَطْحٍ بِفِنَاءٍ اِلَی الْاَرْضِ فَاِذَا کَانَ مُرْتَفِعًا فَلَیْسَ بِکَرَاسٍ ترجمہ ابوایوب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم پاخانہ کرو تو قبلہ کیطرف منہ کیا کرو اور نہ پیٹھ بلکہ مشرق اور مغرب کی طرف ابوایوب رض نے کہا کہ جب ہم شام میں گئے تو ہم نے وہاں کے پاخانوں کو قبلہ سمت بنا ہوا دیکھا ہم وہیں پاخانہ پھرتے اور بعد میں اللہ سے استغفار کرتے چنانچہ اسکے راوی ہیں یہ الفاظ شیخین کے ہیں۔ اور مالک کی ایک روایت میں ہے کہ ابوایوب نے جبکہ وہ مصر میں تھے کہا قسم ہے اللہ کی میں نہیں جانتا کہ ہم ان پاخانوں کے ساتھ کیا کریں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ پاخانہ کرتے وقت نہ قبلہ کی طرف منہ کرو اور نہ پیٹھ اور مشرق اور مغرب کی طرف کرنے کا حکم اہل مدینہ کیلئے ہے اور نیز اُن لوگوں کو جنکا قبلہ اس سمت کو ہی لیکن جنکا قبلہ مشرق مغرب میں ہو وہ مشرق یا مغرب کی طرف پاخانہ کرتے وقت منہ یا پیٹھ نہ کریں مراحیض نہانے اور قضاء حاجت کی جگہ (غسل خانہ) کو کہتے ہیں۔ کراہیس اُن پاخانہ کو کہتے ہیں جو چھت پر ہو اور جسکے گرد قنات گڑی ہو۔ اور جو پاخانہ سطح زمین پر ہو تو اسکو کراہیس نہیں کہتے۔

(۸) **وَعَنْ** مَرْوَانَ الْاَصْغَرِ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عُمَرَ رض اَنَاخَ رَاحِلَتَہٗ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃِ ثُمَّ جَلَسَ یَبُوْلُ اِلَیْھَا فَقُلْتُ لَہٗ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلَیْسَ قَدْ نُھِیَ عَنْ ھٰذَا قَالَ بَلٰی اِنَّمَا نُھِیَ عَنْ ذٰلِکَ فِی الْفَضَاءِ فَاِذَا کَانَ بَیْنَکَ وَبَیْنَ الْقِبْلَۃِ شَیْءٌ یَسْتُرُکَ فَلَا بَاْسَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ رَحِمَہُ اللّٰہُ تعالٰی ترجمہ مروان اصغر سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر رض کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی اونٹنی قبلہ کے رخ بٹھلائی پھر پیشاب کرنے لگے میں نے اُنسے کہا اے ابوعبدالرحمن کیا (تم کو) اس سے منع نہیں کیا گیا ہے اُنہوں نے کہا ہاں کیوں نہیں (منع کیا گیا ہے) مگر وہ ممانعت میدان کو لئے ہے (لیکن) جب تیرے اور قبلے کے درمیان پردہ ہو تو (یہ) کچھ[1] ڈر نہیں۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ خدا اُن پر رحمت کرے

(۹) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ رَقِیْتُ فَوْقَ بَیْتِ حَفْصَۃَ رض لِبَعْضِ حَاجَتِیْ فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْضِیْ حَاجَتَہٗ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَۃِ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ وَھٰذَا لَفْظُ الشَّیْخَیْنِ وَلِمُسْلِمٍ فِیْ اُخْرٰی قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ یَقُوْلُ النَّاسُ اِذَا قَعَدْتَ لِحَاجَتِکَ فَلَا تَقْعُدْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃِ وَلَا بَیْتِ الْمَقْدِسِ لَقَدْ رَقِیْتُ عَلٰی ظَھْرِ بَیْتِ حَفْصَۃَ رض وَذَکَرَ الْحَدِیْثَ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ میں حضرت حفصہ رض کے مکان پر اپنی کسی حاجت کیلئے چڑھا میں نے دیکھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم شام کی طرف منہ کیئے اور قبلہ کی طرف پیٹھ دیئے ہوئے پاخانہ پھر رہے ہیں چنانچہ اسکے راوی ہیں یہ الفاظ شیخین کے ہیں مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ پاخانہ کرتے وقت نہ قبلہ کی طرف اور نہ بیت المقدس کیطرف منہ کرو (لیکن) میں حفصہ رض کے مکان پر چڑھا اور پھر ذکر کی (اوپر کی) حدیث

(۱۰) **وَعَنْ** حُذَیْفَۃَ رض قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَانْتَھٰی اِلٰی سُبَاطَۃِ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْ وَائِلٍ رض قَالَ کَانَ اَبُوْ مُوْسٰی رض یُشَدِّدُ فِی الْبَوْلِ وَیَبُوْلُ قَاعِدًا فِیْ قَارُوْرَۃٍ وَیَقُوْلُ اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کَانَ اِذَا اَصَابَ جِلْدَ اَحَدِھِمْ بَوْلٌ قَرَضَہٗ بِالْمَقَارِیْضِ فَقَالَ حُذَیْفَۃُ رض وَدِدْتُ اَنَّ صَاحِبَکُمْ لَا یُشَدِّدُ ھٰذَا التَّشْدِیْدَ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَتَمَاشٰی فَاَتٰی سُبَاطَۃَ قَوْمٍ خَلْفَ حَائِطٍ فَقَامَ کَمَا یَقُوْمُ اَحَدُکُمْ فَبَالَ

[1] ابن عمر رض کی کنیت ہے۔ ۱۲

فَانْبَذَتْ مِنْهُ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَجِئْتُ فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبَةٍ حَتّٰى فَرَغَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّيْخَيْنِ اَلسُّبَاطَةُ اَلْكُنَاسَةُ وَالزِّبَالَةُ قَالَ الْخَطَّابِيُّ وَسَبَبُ بَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضٌ اِضْطَرَّهُ اِلَيْهِ وَاِلَّا انْتِبَاذُ الْاِنْفِرَادِ وَاِلَّا فَتَرَاهِيَةُ النَّاحِيَةِ وَادَّنَاوُهُ اِلَيْهِ لِيَسْتَتِرَ بِهٖ عَنِ الْمَارَّةِ ترجمہ حذیفہ رض سے روایت ہی کہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہا کہ آپ کسی قوم کی گھوری پر پہونچے آپ نے (اُسپر) کہڑے ہوکر پیشاب کیا۔ اور ابو وائل رح سے روایت ہی کہ ابو موسیٰ رض پیشاب کے بارہ مین بہت تشدید کیا کرتے تھے اور بیٹھکر شیشہ مین پیشاب کیا کرتے اور کہتے کہ بنی اسرائیل کا دستور تہا کہ جب ان مین سے کسی کے بدن کو پیشاب لگتا تو اوسکو قینچی سے کترڈالتا حذیفہ نے کہا مین پسند کرتا ہون اس بات کو کہ تمہارا ساتہی (ابو موسے رض) پیشاب (کرنے) کے باب مین ایسی تشدید نہ کرے کیونکہ مینے دیکہا ہے کہ مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونون جارہے تہے آپ ایک قوم کی اڑ گھوری پاس جو دیوار کے تہے تہی پہونچکر آپ کہڑے ہوئے جیسے تم کہڑے ہوتے ہو اور پیشاب کرنے لگے مین آپ سے الگ ہوگیا آپنے مجہے (پاس آنے کا) اشارہ کیا مین آیا اور آپ کی پیٹھ پیچہے کہڑا ہوا جب تک کہ آپ پیشاب سے فارغ ہوئے۔ پانچون اسکے راوی ہین یہ الفاظ شیخین کے ہین سباطہ کناسہ اور زبالہ کوڑے کرکٹ ڈالنے کی جگہ کو کہتے ہین۔ خطابی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہڑے ہوکر پیشاب کرنا کسی بیماری کی باعث تہا جس سے آپ بیقرار ہوتے ہونگے۔ انتہاذ تنہا اور کنارہ ہوجانے کو کہتے ہین۔ اور آپ کا (حذیفہ کو) اپنے قریب کرنا اسلیئے تہا کہ راہگذرون سے آپ کو پردہ ہوجائے۔

(۱۱) **وَعَنْ** نَافِعٍ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رض يَبُوْلُ قَائِمًا اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ نافع رض سے روایت ہی کہ مینے ابن عمر رض کو کہڑے ہوکر پیشاب کرتے دیکہا۔ مالک رح اسکے راوی ہین۔

(۱۲) **وَعَنْ** عُمَرَ رض قَالَ رَاٰنِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْلُ قَائِمًا فَقَالَ يَا عُمَرُ لَا تَبُلْ قَائِمًا فَمَا بُلْتُ قَائِمًا بَعْدُ رَوَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ عُمَرُ رض مَا بُلْتُ قَائِمًا مُنْذُ اَسْلَمْتُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ عَنْ عُمَرَ وَضَعَّفَ الرِّوَايَةَ الْاُوْلٰى قَالَ وَمَعْنٰى النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ قَائِمًا عَلَى التَّاْدِيْبِ لَا عَلَى التَّحْرِيْمِ ثُمَّ قَالَ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ اِنَّ مِنَ الْجَفَاءِ اَنْ يَبُوْلَ الرَّجُلُ قَائِمًا اَلْجَفَاءُ خِلَافُ الْبِرِّ وَاللُّطْفِ ترجمہ عمر رض سے روایت ہی انہون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہکو کہڑے ہوکر پیشاب کرتے دیکہا تو مجہکو فرمایا کہ اے عمر کہڑے ہوکر پیشاب نہ کیا کر پہر اُسکے بعد مینے کبہی کہڑے ہوکر پیشاب نہین کیا عبید اللہ نے نافع سے انہون نے ابن عمر رض سے روایت کیا ہی کہ حضرت عمر رض نے کہا کہ جب سے مین اسلام لایا ہون مینے کبہی کہڑے ہوکر پیشاب نہین کیا۔ ترمذی اسکے راوی ہین اور عمر رض کی دوسری روایت کو صحیح تسلیم کیا ہے اور پہلی روایت کو ضعیف گردانا ہے۔ کہڑے ہوکر پیشاب کرنے کی ممانعت خلاف ادب ہونے پر محمول ہی نہ کہ حرمت پر۔ اور پہر کہا (ترمذی نے) کہ ابن مسعود رض سے مروی ہی کہ آدمی کا کہڑے ہوکر پیشاب کرنا خلاف تہذیب ہی جفا کے معنی بیوفائی اور لطف کی خلاف (کرنا) ہے۔

(۱۳) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رض اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ لِمَنْ حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُوْلُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوْهُ مَا كَانَ يَبُوْلُ اِلَّا قَاعِدًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ جو (شخص) تم سے یہ حدیث بیان کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہڑے ہوکر پیشاب کیا ہی تو اوسکو سچا مت جانو کیونکہ آپ ہمیشہ بیٹہکر پیشاب کیا

ف۵ یعنے پیشاب کرتے وقت بہت احتیاط کا حکم دیتے تھے۔ ف۱ ام خطابی ایک بڑے محدث گذرے ہین

کرتے ہی۔ ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہین۔

(۱۴) وعن عبد الله بن جعفر رض قال اردفني رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم خلفه فاسر الي حديثا لا احدث به احدا من الناس وكان احب ما استتر به رسول الله صلى الله عليه وسلم لحاجته هدف او حائش نخل اخرجه مسلم الهدف هنا الرفع والحائش الحائط من النخل ترجمہ عبد اللہ بن جعفر رض سے روایت ہے انہون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن مجھ اپنے پیچھے سوار کیا پھر چپکی سے مجھے ایک ایسی حدیث بتائی جو مین کسی کو بھی نہین بتاؤنگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پائخانہ کرتے وقت پردہ کے لیئے ٹیلہ یا کھجور کے باغ کو نہایت پسند کرتے ہی مسلم اسکے راوی ہین۔ ہدف اونچی جگہ (ٹیلہ) کو کہتے ہین۔ حائش کھجورون کے باغ کو کہتے ہین۔

(۱۵) وعن عبد الرحمن بن حسنة عن ابي موسى رض قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي يده كهيئة الدرقة فوضعها ثم جلس خلفها فمال اليها فقال بعض القوم انظروا يبول كما تبول المرأة فسمعه فقال اما علمت ما اصاب صاحب بني اسرائيل كانوا اذا اصابهم شئ من البول قرضوه بالمقاريض فنهاهم صاحبهم فعذب في قبره اخرجه ابو داود والنسائي ترجمہ عبد الرحمن بن حسنہ سے روایت ہے انہون نے ابو موسی رض سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپکے ہاتہ مین ڈہال جیسی (کوئی چیز) تہی آپنے اسکو رکہا اور اسکے پیچھے بیٹہ کر اسکی طرف پیشاب کرنے لگے بعض لوگون نے کہا کہ دیکہو آپ عورتون کی طرح پیشاب کرتے ہین آپنے یہ بات سنی اور فرمایا کہ کیا تم کو معلوم نہین جو (ایک) بنی اسرائیل کے ساتہی کو مصیبت پہونچی تہی (یہ فرمایا) انکا دستور تہا کہ جب انکی بدن پر پیشاب لگ جاتا تہا اُس (حصہ بدن) کو قینچی سے کترتے۔ اُن کے ساتہی نے انکو منع کیا پھر اسکو (ساتہی کو) قبر مین عذاب ہوا۔ ابو داؤد اور نسائی اس کے راوی ہین۔

(۱۶) وعن ابي سعيد الخدري قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يخرج الرجلان يضربان الغائط كاشفين عن عورتهما يمقتان فان الله تعالى يمقت على ذلك اخرجه ابو داود يضربان اي يقصدان الخلاء ومعنى يمقت يبغض ترجمہ ابو سعید خدری رض سے روایت ہے انہون نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے کہ دو مرد پائخانہ پھرتے وقت اپنی شرمگاہون کو ننگا کیے ہوئے باتین نہ کرین کہ اللہ اس سے ناراض ہوتا ہے ابو داؤد اسکے راوی ہین یضربان کے معنے پائخانہ کا ارادہ کرنا یمقت کے معنے غصہ کرنا ہے۔

(۱۷) وعن انس رض قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اراد الحاجة لم يرفع ثوبه حتى يدنو من الارض اخرجه ابو داود والترمذي وهذا لفظه ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تہی کہ جب قضاے حاجت کا ارادہ کرتے تو زمین سے قریب ہونے سے پہلے اپنا کپڑا نہ اٹہاتے ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین یہ الفاظ ترمذی کے ہین۔

(۱۸) وعن ابي هريرة رض ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من اكتحل فليوتر ومن فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج ومن استجمر فليوتر ومن فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج ومن اكل فما تخلل فليلفظ ما لاك بلسانه فليبتلع ومن فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج ومن اتى الغائط فليستتر وان لم يجد الا ان يجمع كثيبا من رمل فليستدبره فان الشيطان يلعب بمقاعد بني ادم من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج اخرجه ابو داود الا استجمار الا استنجاء بالجمار وهي الحجارة الصغار والوتر الفرد وقوله فليلفظ اي فليلق ما فيه ولاك الشئ يلوكه اذا ادارة في فيه والكثيب ما اجتمع من الرمل مرتفعا ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

ل۵ یعنی اسی طرح اس کو عذاب ہوگا اس ملعن کے سبب سے ۱۲

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص آنکھ مین سرمہ لگائے تو چاہیئے کہ طاق (یا بہ) لگائے جس نے ایسا کیا اچھا کیا اور جس نے ایسا نہ کیا اُسکے لیئے (کوئی) گناہ نہین اور جو ڈھیلون سے استنجا کرے تو چاہیئے کہ طاق ڈھیلے جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا اور جو ایسا نہ کرے اسپر (کوئی) گناہ نہین۔ جو کھانا کھاکر خلال کرے تو (خلال سے جو چیز نکلے) پھینکدے اور جو زبان پھیرنے سے نکلے اُسکو نگل لے جس نے ایسا کیا اُس نے اچھا کیا جو ایسا نہ کرے اُسپر کوئی حرج نہین جو شخص پائخانہ جاوے تو چاہیئے کہ پردہ کرلے اور اگر کوئی چیز نہ ملے تو ریت کا ڈھیر جمع کرکے اُسی کیطرف پیٹھ کرلے اس لیئے کہ شیطان آدمیون کی مقعد سے کھیلتا ہے پس جس نے ایسا کیا اُسنے اچھا کیا جو ایسا نہ کرے اُسپر کچھ حرج نہین۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین استجمار کے معنے جمار سے استنجا کرنا اور جمار چھوٹے پتھر کو کہتے ہین۔ وتر کے معنے طاق کے ہین فلیفعل کے معنے اپنی مرضی سے پھینکدے (لاکہ الشئی الخ کسی چیز کو منہ مین پھیرنا کثیب کے معنے ریت کا ٹیلا جمع ہونا۔

(۱۹) **وعن** جابر رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد البراز انطلق حتی لا یراہ احد اخرجہ ابوداؤد

ترجمہ جابر رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پائخانہ کو جاتے تو اسقدر (دور) چلے جاتے کہ آپ کسی کو نظر نہ آتے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۲۰) **وعن** سلمان رض وقال لہ المشرکون انا نری صاحبکم یعلمکم حتی الخراءۃ قال اجل لقد نھانا ان یستنجی احدنا بیمینہ او یستقبل القبلۃ لغائط او بول وان نستنجی برجیع او عظم وقال لا یستنجی احدکم بدون ثلثۃ احجار اخرجہ الخمسۃ الا البخاری واللفظ لمسلم وله فی روایۃ عن جابر رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استجمر احدکم فلیوتر قال الخطابی الخراءۃ مکسور الخاء ممدودۃ الالف للتخلی والقعود للحاجۃ قال والکراھۃ یفتحون الخاء ولا یمدون الالف وقال الجوھری فی الصحاح الخراءۃ بالفتح والمد

ترجمہ سلمان رض سے روایت ہی کہ مشرکون نے اُسے کہا کہ ہم دیکھتے ہین کہ تمہارا صاحب (پیغمبر) تمکو ہر چیز یہانتک کہ پائخانہ کرنا ہی سکھلاتا ہے آنحون (سلمان رض) نے کہا ہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو منع فرمایا (اس سے) کہ ہم مین سے کوئی داہنے ہاتھ سے استنجا کرے۔ یا پائخانہ یا پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرے یا لید یا ہڈی سے استنجا کرے یا تین ڈھیلون سے کم کے ساتھ استنجا کرے پانچون سوائے بخاری کے اسکے راوی ہین۔ یہ الفاظ مسلم کے ہین مسلم کی ایک روایت مین جو جابر رض سے مروی ہے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی (استنجا کے واسطے) ڈھیلے لے تو طاق لے۔ (امام) خطابی رض نے کہا ہے خراۃ کے معنے خلوت کرنے اور پائخانہ بیٹھنے کے ہین۔

(۲۱) **وعن** ابی قتادۃ رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا بال احدکم فلا یاخذ ذکرہ بیمینہ ولا یستنج بیمینہ ولا یتنفس فی الاناء اخرجہ الخمسۃ واللفظ للبخاری

ترجمہ ابی قتادہ رض سے۔ روایت ہے کہ تم پیشاب کرتے وقت اپنی ذکر کو داہنے ہاتھ سے نہ پکڑا کرو اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجا کیا کرو اور نہ پانی مین دم کیا کرو۔ پانچون اسکے راوی ہین۔ یہ الفاظ بخاری کے ہین۔

(۲۲) **وعن** عائشۃ رض قالت کانت ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیمنی لطھورہ وطعامہ وکانت یدہ الیسری لخلائہ وما کان من اذی اخرجہ ابوداؤد

ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا داہنا ہاتھ پاکی حاصل کرنے (وضو وغیرہ کرنے) اور کھانا کھانے کے لیئے مخصوص تھا اور بایان ہاتھ پائخانہ وغیرہ گندگی کے واسطے تھا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۲۳) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ رض يَقُوْلُ مَا مَسَسْتُ ذَكَرِيْ بِيَمِيْنِيْ مُذْ بَايَعْتُ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْلَمْتُ فَسَرَّ ذٰلِكَ لَمْ يَسْتَنْجِ بِهَا اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ ترجمہ ابن مسعود رض سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے عثمان رض سے سنا کہتے تھے کہ جب سے میں اسلام لایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے داہنے ہاتھ کی ساتھ بیعت کی ہے میں نے داہنے ہاتھ سے (اپنی) ذکر کو نہیں چھوا اسکی تفسیر یوں کی کہ داہنے سے استنجا نہیں کیا۔ رزین اسکے راوی ہیں۔

(۲۴) وَعَنْ اَنَسٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ وَضَعَ خَاتَمَهٗ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پائخانہ جاتے وقت انگوٹھی اتار کر رکھ جانے کو عادی تھے۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(۲۵) وَعَنْهُ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ هٰذِهِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ فَاِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ترجمہ انہیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پائخانہ میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھتے اللھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث یعنی یا الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں سے۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔ ایک روایت میں اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ ان پائخانوں میں جن حاضر ہوتے ہیں جب کوئی تم میں سے پائخانہ کو جائے تو یہ دعا پڑھے۔ اعوذ باللہ من الخبث والخبائث میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں سے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِيْمَا اسْتُنْجِيَ بِهٖ

(دوسری فصل اُن چیزوں کے بیان میں جن سے استنجا کیا جائے)

(۲۶) عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ تَبِعْتُهٗ اَنَا وَغُلَامٌ مِنَّا مَعَنَا اِدَاوَةٌ مِنْ مَّاءٍ يَسْتَنْجِيْ بِهٖ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّيْخَيْنِ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کو جاتے تو میں اور ایک لڑکا (ہم میں سے) پانی کا برتن لیکر آپ کے پیچھے پیچھے جاتے تاکہ آپ اُس سے استنجا کریں۔ پانچوں سوائے ترمذی کے اسکے راوی ہیں یہ الفاظ شیخین کے ہیں۔

(۲۷) وَعَنْ جَرِيْرٍ رض قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَى الْخَلَاءَ فَقُضِيَ حَاجَتَهٗ ثُمَّ قَالَ يَا جَرِيْرُ هَاتِ طَهُوْرًا فَاَتَيْتُهٗ بِالْمَاءِ فَاسْتَنْجٰى وَقَالَ بِيَدِهٖ هٰذَا لَكَ يَا اَرْزَنُ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ جریر رض سے روایت ہے کہ میں (ایک دن) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ آپ پائخانہ میں گئے بعد فراغت مجھ سے فرمایا اے جریر پانی لا میں پانی لے گیا آپنے اُس سے استنجا کیا اور اپنا ہاتھ زمین (مٹی) سے مل کر دھویا۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۲۸) وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْحَكَمِ اَوِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَالَ يَتَوَضَّاُ وَيَنْتَضِحُ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَهٰذَا لَفْظُهٗ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ سفیان بن حکم یا حکم بن سفیان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب پیشاب کرتے تو وضو کرتے اور پانی چھڑکتے تھے۔ ابو داؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ یہ الفاظ ابو داؤد کے ہیں۔

لہ کیونکہ اسپر اللہ تعالےٰ کا اسم کھدا ہوا تھا۔

(۲۹) **وعن** ابی ھریرۃ رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جاءنی جبریل علیہ السلام فقال یا محمد اذا توضأت فانتضح رواہ الترمذی الانتضاح رش الماء علی الثوب بعد الوضوء لئلا یعرض المتوضیء انہ قد خرج من ذکرہ بلل وقیل المراد بہ الاستنجاء بالماء وکانوا یستنجون غالبا بالحجارۃ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبرئیل ع میرے پاس آئے اور کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جب آپ وضو کیا کریں تو پانی چھڑک لیا کرو ترمذی اسکے راوی ہیں۔ انتضاح کے معنے وضو کے بعد کپڑوں پر پانی کا چھڑکنا اس لیئے کہ وضو کرنے والے کو یہ وہم نہ پیدا ہو کہ اسکے ذکر سے کوئی تراوت نکلی ہے بعضوں نے کہا کہ انتضاح سے مراد پانی سے استنجا کرنا ہے اسلیئے کہ عرب (کے لوگ) پتھر سے استنجا کیا کرتے تھے۔

(۳۰) **وعن** عائشۃ رض قالت بال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام عمر رض خلفہ بکوز من ماء فقال ما ھذا یا عمر فقال ماء تتوضأ بہ فقال ما امرت کلما بلت ان اتوضأ ولو فعلت لکانت سنۃ اخرجہ ابوداؤد **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا اور حضرت عمر رض پانی کا کوزہ لیئے ہوئے آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے آپ نے پوچھا اے عمر یہ پانی کیسا ہے انہوں نے (عمر رض نے) جواب دیا کہ آپ کے وضو کے لیئے پانی ہے فرمایا مجھ پر حکم نہیں ہوا کہ ہر پیشاب کے ساتھ وضو کیا کروں اگر میں ایسا کروں تو یہ سنت ہو جائے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۳۱) **وعن** انس رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لاھل قباء ان اللہ قد احسن الثناء علیکم فی الطھور فما ذاکم قالوا نجمع فی الاستنجاء بین الاحجار والماء اخرجہ رزین **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل قبا سے فرمایا کہ اللہ تعالے نے تمہاری طہارت کی بہت تعریف کی ہے وہ طہارت کیا ہے انہوں نے (اہل قبا نے) جواب دیا کہ ہم (پاخانے کے بعد) پہلے ڈھیلوں سے استنجا کرتے ہیں اور پھر پانی سے۔ رزین اسکے راوی ہیں۔

(۳۲) **وعن** عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ذھب احدکم الی الغائط فلیذھب معہ بثلثۃ احجار یستطیب بھن فانھا تجزیء عنہ اخرجہ ابوداؤد والنسائی **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی پاخانہ کو جاوے تو تین ڈھیلے اپنے ساتھ لے یہ اسکے لیئے کافی ہیں۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۳۳) **وعن** ابن مسعود رض قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الغائط فامرنی ان ائتیہ بثلثۃ احجار فوجدت حجرین والتمست الثالث فلم اجدہ فاخذت روثۃ فاتیتہ بھا فاخذ الحجرین والقی الروثۃ وقال انھا رکس اخرجہ البخاری وھذا لفظہ والترمذی والنسائی والرکس طعام الجن الرکس شبیہ بالوجیع **ترجمہ** ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک دن) پاخانہ کو گئے اور مجھے حکم دیا کہ تین ڈھیلے آپ کے (استنجے کے) لے آؤں پس میں دو ڈھیلے لے تیسرا تلاش کیا مگر نہ ملا بعضے (ایک) لید لی اور آپ کے پاس لایا آپ نے دونوں پتھر تو لیئے اور لید کو پھینک دیا اور فرمایا کہ یہ نجس ہے بخاری اور ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہیں یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور رکس راوی نے کہا کہ جنوں کا کھانا ہے۔ اور رکس گوبر کے مشابہ ہوتا ہے۔

(۳۴) **وعنہ** رض قال لما قدم وفد الجن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا یا رسول اللہ انہ امتک ان یستنجوا باعظم او روث او رمۃ فان اللہ جعل لنا فیھا رزقا فنھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک اخرجہ

اَصْحَابُ السُّنَنِ وَهٰذَا لَفْظُ اَبِیْ دَاوٗدَ اَلْحُمَّةُ اَلْقَحْمَةُ ترجمہ انہین سے روایت ہی کہ جب جنون کا ایلچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو کہنے لگے کہ یا رسول اللہ اپنی امت کو منع فرما دیجئے کہ ہڈی اور لید اور کوئلے سے استنجا نہ (کیا) کرین کہ اللہ تعالے نے اسمین ہماری روزی ٹھیرائی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین اس سے منع فرمایا۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔ یہ الفاظ ابو داؤد کے ہین حمہ کوئلے کو کہتے ہین۔

(۳۵) وَعَنْ رُوَیْفِعٍ رض قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا رُوَیْفِعُ لَعَلَّ الْحَیٰوۃَ سَتَطُوْلُ بِکَ بَعْدِیْ فَاَخْبِرِ النَّاسَ اَنَّہٗ مَنْ عَقَدَ لِحْیَتَہٗ اَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا اَوْ اِسْتَنْجٰی بِرَجِیْعِ دَابَّۃٍ اَوْ عَظْمٍ فَاِنَّ مُحَمَّدًا مِنْہُ بَرِیْءٌ اَخْرَجَہٗ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَاللَّفْظُ لَہٗ عَقَدَ لِحْیَتَہٗ اَیْ عَالَجَہَا حَتّٰی تَعْقِدَ وَتَجْعَدَ مِنْ قَوْلِہِمْ جَاءَ فُلَانٌ عَاقِدًا عُنُقَہٗ اِذَا لَوَّاہَا وَقِیْلَ اِنَّ الْاَعَاجِمَ کَانَتْ تَفْعَلُ ذٰلِکَ وَھُوَ اَعَمُّ التَّشَبُّہِ بِہِمْ وَقَوْلُہٗ تَقَلَّدَ وَتَرًا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ذٰلِکَ وَیَزْعُمُوْنَ اَنَّہَا تَرُدُّ الْعَیْنَ وَتَدْفَعُ عَنْہُمُ الْمَکَارِہَ فَنَہَوْا عَنْہُ وَالرَّجِیْعُ الرَّوْثُ وَالْعَلَفُ ترجمہ رویفع رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھو فرمایا کہ اے رویفع امید ہے کہ تیری زندگی میرے بعد دراز ہوگی پس لوگون کو خبر کر دینا کہ جو اپنی ڈاڑھی کو گرہ دیگا یا گلے مین تانت ڈالے گا یا چوپائے کی گوبر یا ہڈی سے استنجا کرے گا تو بیشک محمد اُس سے بیزار ہین ابو داؤد اور نسائی نے روایت کی ہی الفاظ نسائی کے ہین عقد لحیتہ کے معنے اُسمین محنت کرنی یہان تک کہ وہ گرہ دار اور گھنگرالی ہو جائے عربون کا قول ہے کہتے ہین کہ آیا فلانا اسلی گردن مین گرہ ہے جب اسکو مروڑے بعضون نے کہا کہ عجمی ایسا کرتے تھے پس مسلمانون کو اسکے ساتھ مشابہت پیدا کرنے کی ممانعت ہوئی تانت ڈالنے سے اس واسطے منع فرمایا کہ عرب والون کا اس کام کے کرنے سے نظر سے بچنے کا وہم تھا اور یہ کہ اس سے ناگوار چیزین دفع رہتی ہین مسلمانون کو اس سے ممانعت ہوئی رجیع کے معنے لید اور گندگی کے ہین۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِی الْوُضُوْءِ وَفِیْہِ ثَلٰثَۃُ فُصُوْلٍ

(چوتھا باب وضو کے بیان مین۔ اس مین تین فصلین ہین)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ فَضْلِہٖ

(پہلی فصل وضو کی فضیلت کے بیان مین)

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا یَمْحُوا اللّٰہُ بِہِ الْخَطَایَا وَیَرْفَعُ بِہِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَکَارِہِ وَکَثْرَۃُ الْخُطَاءِ اِلَی الْمَسَاجِدِ اِنْتِظَارُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَمَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ قَوْلُہٗ عَلَی الْمَکَارِہِ مَعْنَاہُ اَنْ تَتَوَضَّاَ مَعَ الْبَرْدِ الشَّدِیْدِ لِلْعِلَلِ الَّتِیْ بِکَ اَوْ مَعَہَا مَسُّ الْمَاءِ وَمَا اَشْبَہَ ذٰلِکَ مِنَ الْاَسْبَابِ الشَّاقَّۃِ وَقَوْلُہٗ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ شَبَّہَ الْاَعْمَالَ الْمَذْکُوْرَۃَ بِمُرَابَطَۃِ الْمُجَاھِدِیْنَ وَنَزَّلَھَا مَنْزِلَتَہَا ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ سے) فرمایا کیا مین تمکو وہ عمل نہ بتاؤن جس سے اللہ تعالے گناہون کو مٹاتا (بخشتا) اور درجات کو بلند کرتا ہے انہون (صحابہ) نے عرض کی ہان یا رسول اللہ (فرمائیے) آپ نے فرمایا دشوار وقت مین وضو کو کامل کرنا اور مسجدون مین بہت جانا۔ ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔

لہ یعنے احتیاط سے کرنا۔

پس یہی ہے اسلام کی سرحد پر پہرہ دینا یہی ہے سرحد پر پہرہ دینا مسلم اور مالک اور نسائی اسکے راوی ہین۔ مکارہ کے معنے سخت سردی یا ایسی بیماریون مین جن سے پانی کا چھونا ایذا کا باعث ہو ایسے اور مواقع پر وضو کرنا۔ فذلکم رباط ان مذکورۂ بالا عملون کو مجاہدین کے پہرہ وغیرہ کے ساتھ تشبیہ دی اور انکو بجاے اسکے ٹھہرایا۔

(۲) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رض قَالَ كَانَتْ عَلَيَّ رِعَايَةُ الْإِبِلِ فَجَاءَتْ نَوْبَتِي فَرَوَّحْتُهَا بِعَشِيٍّ فَأَدْرَكْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا يُحَدِّثُ النَّاسَ وَأَدْرَكْتُ مِنْ قَوْلِهِ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَقُلْتُ مَا أَجْوَدُ هٰذَا فَإِذَا قَائِلٌ يَقُولُ بَيْنَ يَدَيَّ الَّتِي قَبْلَهَا أَجْوَدُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُكَ جِئْتَ آنِفًا قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُسْبِغُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا الْبُخَارِيَّ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ وَعِنْدَ التِّرْمِذِيِّ بَعْدَ قَوْلِهِ وَرَسُولُهُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ ترجمہ عقبہ بن عامر رض سے روایت ہے انہون نے کہا کہ اونٹون کی چروائی ہمارے (ذمہ) تھی پس میری باری آئی مین انکو چراتا ہوا (ایک دن) مین انکو شام کے وقت (واپس) لایا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ کھڑے ہوکر لوگون مین حدیث بیان فرما رہے ہین اور مینے آپ کا یہ قول سنا جو مومن وضو کرے اور اچھا وضو کرے پھر کھڑے ہوکر دو رکعت نماز بحضور دل و بحضور وجہ ادا کرے بہشت اسکے لیئے واجب ہو جاتا ہے مینے کہا کیا عمدہ بات ہے ناگہان کسی کہنے والے نے میرے آگے سے کہا کہ جو (قول) اس سے پہلے آپنے فرمایا تھا وہ اس سے بھی عمدہ تھا مینے دیکھا کہ وہ عمر بن خطاب رض ہین اور کہا (عمر رض نے) مین دیکھتا ہون کہ تو ابھی آیا ہے۔ آپ نے فرمایا تھا تم مین سے جو وضو کرے اور کامل وضو کرے ..... اور پھر یہ دعا پڑھے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ۔ تو آٹھون بہشت کے دروازے اسپر کھل جاتے ہین اور وہ اسمین جس دروازہ سے چاہے داخل ہووے۔ پانچون سولے بخاری کے اسکے راوی ہین۔ یہ الفاظ مسلم کے ہین اور ابو داؤد کی روایت مین ہے وضو اچھا کرے ترمذی مین رسولہ کے بعد اتنا زیادہ ہے۔ اللّٰھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین۔

(۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنِهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ وَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَهٰذَا لَفْظُهُ وَمَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسلمان یا مومن بندہ وضو کرتا ہے اور منہ دھوتا ہے تو اسکے تمام گناہ جو اسنے اپنی آنکھ دیکھنے سے کیئے تھے پانی کے ساتھ یا اخیر قطرہ پانی کے ساتھ نکل جاتے ہین اور جب وہ اپنے ہاتھون کو دھوتا ہے تو اسکے دونون ہاتھ سے تمام گناہ جو اسکے دونون نے کیئے ہون پانی کے ساتھ یا اخیر قطرہ پانی کے ساتھ نکل جاتے ہین یہان تک کہ وہ گناہ سے پاک وصاف ہو جاتا ہے مسلم۔ مالک اور ترمذی اسکے راوی ہین یہ الفاظ مسلم کے ہین

لہ یعنے ان باتون مین اتنا ہی ثواب ہے جتنا کوئی مجاہد اسلام کی سرحد پر پہرہ وغیرہ دے۔ ۱۲ سہ مین گواہی دیتا ہون یہ کہ کوئی معبود برحق نہین مگر اللہ وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہین اور شہادت دیتا ہون کہ محمد اسکے بندے ہین اور رسول ہین ۱۲ سہ الٰہی بنا مجھکو توبہ کرنے والون مین ۱۲ مین اور بنا مجھکو پاک ہونے والون مین۔

(۴) وعن عثمان رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من توضأ فاحسن الوضوء خرجت خطایاہ من جسدہ حتی تخرج من اظفارہ وفی روایۃ ان عثمان رض توضأ ثم قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ نحو وضوئی ھذا ثم قال من توضأ ھکذا غفرلہ ما تقدم من ذنبہ وکانت صلوتہ ومشیہ الی المسجد نافلۃ اخرجہ الشیخان ترجمہ عثمان رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو وضو کرے اور اچھا وضو کرے تو اسکے بدن سے یہانتک کہ اسکے ناخنون کے نیچے تک سے بھی (تمام) گناہ نکل جاتے ہین اور ایک دوسری روایت میں ہی کہ عثمان رض نے وضو کیا پھر کہنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا کہ آپ نے اسی طرح وضو کیا جیسے کہ مینے کیا ہے اور پھر فرمایا کہ جو اسی طرح وضو کرے تو اس کے پہلے گناہ بخشے جاتے ہین اور اسکی نماز اور مسجد کو جانا اسکے لیے نوافل بنجاتی ہین شیخین اسکو روایت کیا ہے

(۵) وعن عمرو بن عبسۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منکم من رجل یقرب وضوءہ فیتمضمض ویستنشق فینتثر الا خرجت خطایاہ من وجھہ وفیہ وخیاشیمہ ثم اذا غسل وجھہ کما امرہ اللہ الا خرجت خطایا وجھہ من اطراف لحیتہ مع الماء ثم اذا غسل یدیہ الی المرفقین خرجت خطایا یدیہ من انامل یدیہ مع الماء ثم اذا مسح راسہ خرجت خطایا راسہ من اطراف شعرہ مع الماء ثم اذا غسل قدمیہ مع الکعبین خرجت خطایا رجلیہ من انامل یدیہ مع الماء فان ھو قام فصلی فحمد اللہ واثنی علیہ ومجدہ بالذی ھو اھلہ وفرغ قلبہ للہ الا انصرف من خطیئتہ کیوم ولدتہ امہ اخرجہ مسلم ترجمہ عمرو بن عبسہ رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو مرد وضو کے پانی کو قریب کرے پھر کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے پھر ناک جھاڑے تو اسکے چہرے اور منہ اور اسکی دونون نتھنون سے گناہ نکل جاتے ہین پھر جب اپنے چہرے کو دھوئے تو اسکے چہرے کے گناہ داڑھی کے بالون تک پانی کے ساتھ نکل جاتے ہین پھر جب اپنے دونون ہاتھ کہنیون سمیت دھوئے تو اسکے دونون ہاتھ کے گناہ پورون تک پانی سے جھڑ جاتے ہین پھر جب اپنے سر پر مسح کرے تو اسکے سر کے گناہ بالون کے سرے تک پانی سے نکل جاتے ہین پھر جب اپنے دونون پاون ٹخنون تک دھوئے تو اس کے دونون پاؤن کے گناہ انگلیون کو دونون پورون تک پانی کے ساتھ نکل جاتے ہین پھر اگر وہ کھڑے ہوکر نماز پڑھے اور خدا کی حمد اور ثنا کہے اور اسکے لایق اسکی بزرگی بیان کرے اور حضور دل سے خدا کی طرف متوجہ ہووے تو وہ گناہون سے پاک اور صاف ہوکر پھرتا ہے جیسے اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے دن پاک تھا مسلم اسکے راوی ہین۔

(۶) وعن عبد اللہ الصنابحی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال واذا توضأ العبد المؤمن فمضمض خرجت الخطایا من فیہ واذا انتثر خرجت الخطایا من انفہ فاذا غسل وجھہ خرجت الخطایا من وجھہ حتی تخرج من تحت اشفار عینیہ فاذا غسل یدیہ خرجت الخطایا من یدیہ حتی تخرج من تحت اظفار یدیہ فاذا مسح راسہ خرجت الخطایا من راسہ حتی تخرج من اذنیہ فاذا غسل رجلیہ خرجت الخطایا من رجلیہ حتی تخرج من تحت اظفار رجلیہ ثم کان مشیہ الی المسجد وصلوتہ نافلۃ لہ اخرجہ مالک والنسائی ترجمہ عبد اللہ صنابحی رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مومن بندہ ارادہ وضو کرے تو اسکے منہ کے گناہ نکل جاتے ہین اور جب ناک زمین پانی ڈالکر جھاڑے تو اسکے ناک کے گناہ نکل جاتے ہین پھر جب اپنا منہ دھوئے تو اسکے چہرے کے گناہ اس کی دونون آنکھہ کی پلکون کے نیچے تک نکل جاتے ہین پھر جب اپنے دونون ہاتھ دھوئے تو اسکے دونون ہاتھ کے گناہ اسکے ناخنون کے

نیچے تک نکل جاتے ہین پھر جب اپنے سر کا مسح کرے تو اسکے سر کے گناہ یہان تک کہ اسکے دونون کانون کے نیچے سے ہی نکل جاتے ہین پھر جب اپنے دونون پاؤن دہوئے تو اسکے دونون پاؤن کے گناہ یہان تک کہ اسکے ناخنون کے نیچے سے ہی نکل جاتے ہین پھر اسکا مسجد کی طرف چلنا اور اسکی نماز اس کے لیے نفل ہوتی ہے مالک اور نسائی اسکے راوی ہین۔

(۷) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاھِلِیِّ رض قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَبَسَۃَ رض یَقُوْلُ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ الْوُضُوْءُ قَالَ اَمَّا الْوُضُوْءُ فَاِنَّکَ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَغَسَلْتَ کَفَّیْکَ فَاَلْقَیْتَ مَا وَغَسَلْتَ وَجْھَکَ وَیَدَیْکَ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ وَمَسَحْتَ رَاْسَکَ وَغَسَلْتَ رِجْلَیْکَ اِغْتَسَلْتَ مِنْ زَعَامَۃِ خَطَایَاکَ کَیَوْمِ وَلَدَتْکَ اُمُّکَ قَالَ اَبُوْ اُمَامَۃَ فَقُلْتُ یَا عَمْرَو بْنَ عَبَسَۃَ اُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ اَکُلُّ ھٰذَا یُعْطٰی فِیْ مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ کَبِرَتْ سِنِّیْ وَدَنَا اَجَلِیْ وَمَا بِیْ مِنْ فَقْرٍ فَاَکْذِبَ عَلَی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ سَمِعَتْہُ اُذُنَایَ وَوَعَاہُ قَلْبِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ وَھٰذَا لَفْظُ النَّسَائِیِّ وَھُوَ طَرَفُ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ یَتَضَمَّنُ اِسْلَامَ عَمْرِو بْنِ عَبَسَۃَ وَسَیَجِیْءُ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ کِتَابِ الْفَضَائِلِ مِنْ حَرْفِ الْفَاءِ ترجمہ ابو امامہ باہلی رض سے روایت ہے میںنے عمرو بن عبسہ سے سنا کہتا تھا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ وضو کی کیفیت کسطرح ہے کہا جب تو وضو کرنے کا ارادہ کرے تو اپنی دونون ہتھیلیان دہوئے اور انکو پاک صاف کرے پھر اپنا منہ اور دونون ہاتھ کہنیون تک دہوئے پھر اپنے سر کا مسح کرے پھر اپنے دونون پاؤن دہوئے تو تو اپنے تمام گناہون سے پاک ہو جائے جیسے تو اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے دن پاک تھا ابو امامہ کہتا ہے مینے کہا اے عمرو بن عبسہ دیکھ تو کیا کہتا ہے کیا یہ سب باتین ایک مجلس مین بیان کی جاتی ہین تو اسنے کہا خبردار قسم ہے اللہ کی میری عمر بڑی ہوئی اور میری موت قریب پہونچی مجھکو کچھ ضرورت نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولون مینے یہ حدیث اپنے دونون کان سے سنی اور اپنے دل مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد رکھی مسلم اور نسائی اسکے راوی ہین اور یہ الفاظ نسائی کے ہین اور یہ ایک دراز حدیث کا ٹکڑا ہے جو عمرو بن عبسہ کی اسلام کو متضمن ہے اور انشاء اللہ کتاب الفضائل کے حرف فا مین عنقریب آویگی۔

(۸) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ عَلٰی طُھْرٍ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِہٖ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وضو پر وضو کرے خدا تعالیٰ اس کے لیے اس کے سبب سے دس نیکیان لکھتا ہے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۹) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَقَالَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ کُتِبَ فِیْ رَقٍّ ثُمَّ طُبِعَ بِطَابَعٍ ثُمَّ رُفِعَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَلَمْ یُکْسَرْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ ترجمہ ابو سعید خدری رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرکے یہ دعا پڑھے سبحانک اللھم وبحمدک استغفرک واتوب الیک یعنی الٰہی تو پاک ہے اور مین تیری تعریف کرتا ہون اور تجھ سے مغفرت مانگتا ہون اور تیری طرف توبہ کرتا ہون۔ تو وہ ایک کاغذ مین لکھی جاتی ہے پھر اسپر مہر کی جاتی ہے پھر اٹھا کر عرش کے تلے رکھی جاتی ہے پھر قیامت تک اسکی مہر نہ توڑی جاویگی یعنی قیامت کے دن اس کی مہر توڑ کر اسکے نامہ اعمال مین ڈالی جاویگی جس سے اسکا نامہ بہاری ہو جاویگا۔ رزین اسکے راوی ہین۔

لہ یعنی گناہون کے کفارہ زیادہ اور اس سے درجے بلند ہوتے ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ صِفَةِ الْوُضُوْءِ

(دوسری فصل وضو کے بیان مین)

(۱۰) عَنْ حُمْرَانَ اَنَّ عُثْمَانَ رض دَعَا بِمَاءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰی کَفَّیْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ اَدْخَلَ یَمِیْنَهٗ فِی الْاِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَّیَدَیْهِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اِلَی الْکَعْبَیْنِ ثُمَّ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ هٰذَا ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ لَا یُحَدِّثُ فِیْهِمَا نَفْسَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّیْخَیْنِ وَلِمُسْلِمٍ فِیْ اُخْرٰی عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ قَالَ سُئِلَ عُثْمَانُ رض عَنِ الْوُضُوْءِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰی یَدِهِ الْیُمْنٰی فَاَصْغٰی عَلَیْهِ الْیُمْنٰی ثُمَّ اَدْخَلَهَا فِی الْاِنَاءِ فَمَضْمَضَ ثَلٰثًا وَّاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا وَّذَکَرَ نَحْوَ مَا تَقَدَّمَ وَفِیْهِ ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَهٗ فَاَخَذَ مَآءً فَمَسَحَ رَاْسَهٗ وَاُذُنَیْهِ فَغَسَلَ بُطُوْنَهُمَا وَظُهُوْرَهُمَا مَرَّةً وَّاحِدَةً وَاَصْغٰی اُخْرٰی فَاَفْرَغَ بِیَدِهِ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی ثُمَّ غَسَلَهُمَا اِلَی الْکَوْعَیْنِ وَلَهٗ فِیْ اُخْرٰی وَمَسَحَ رَاْسَهٗ ثَلٰثًا ترجمہ حمران رض سے روایت ہے کہ عثمان رض نے (وضو کے لیئے) پانی منگایا پہر اپنی دونون ہتہیلیون پر تین بار پانی ڈالا اور انکو دہویا پہر اپنا داہنا ہاتہ پانی کے برتن مین داخل کیا اور (پانی لے کر) کلی کی اور ناک کو جہاڑا پہر اپنا چہرہ تین بار دہویا پہر اپنے دونون ہاتہ کہنیون تک تین بار دہوئے پہر اپنے سر کا مسح کیا پہر اپنے دونون پاؤن ٹخنون تک تین بار دہوئے پہر کہا میںنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپنے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا اور پہر فرمایا کہ جو شخص وضو کرے جیسا میںنے یہ کیا ہے پہر (خضوع دل سے) دو رکعتین نماز پڑہے ان مین کچہ دنیا ہی کی خیال نہ کرے تو اسکے اگلے گناہ بخشے جاتے ہین ترمذی کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین۔ اور یہ الفاظ بخاری اور مسلم کے ہین۔ اور مسلم کی ایک روایت مین ابن ابی ملیکہ سے آیا ہے کہا کہ کسی نے عثمان رض سے وضو کی کیفیت پوچہی تو انہون نے پانی منگایا (لوگ) پانی کا لوٹا لائے تو انہون نے اسکو اپنے داہنے ہاتہ پر جہکایا پہر برتن مین ہاتہ ڈالا پہر تین بار کلی کی اور تین بار ناک مین پانی ڈالا۔ اور باقی حدیث بیان کی جیسے اوپر بیان ہوئی اور اسمین یہ بہی ہے پہر اپنا ہاتہ اسمین ڈالا اور پانی لیکر اپنے سر اور دونون کانون کا مسح کیا اور انکا اندر باہر ایک بار دہویا اور اوس کی دوسری روایت مین ہے کہ اپنے داہنے ہاتہ سے بائین پر پانی ڈالا پہر انکو دونون پہونچون تک دہویا اور اسکی ایک روایت مین ہے کہ اپنے سر کا تین بار مسح کیا۔

(۱۱) وَعَنْ عَبْدِ خَیْرٍ قَالَ اَتَانَا عَلِیٌّ رض وَقَدْ صَلّٰی فَدَعَا بِطَهُوْرٍ فَقُلْنَا مَا یَصْنَعُ بِالطَّهُوْرِ وَقَدْ صَلّٰی مَا یُرِیْدُ اِلَّا لِیُعَلِّمَنَا فَاُتِیَ بِاِنَاءٍ فِیْهِ مَآءٌ وَطَسْتٌ فَاَفْرَغَ مِنَ الْاِنَاءِ عَلٰی یَمِیْنِهٖ فَغَسَلَ یَدَیْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا فَمَضْمَضَ وَنَثَرَ مِنَ الْکَفِّ الَّذِیْ یَاْخُذُ فِیْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَّغَسَلَ یَدَهُ الْیُمْنٰی ثَلٰثًا وَّغَسَلَ یَدَهُ الشِّمَالَ ثَلٰثًا ثُمَّ جَعَلَ یَدَهٗ فِی الْاِنَاءِ فَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّةً وَّاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْیُمْنٰی ثَلٰثًا وَّرِجْلَهُ الْیُسْرٰی ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّعْلَمَ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ هٰذَا اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَاللَّفْظُ لِاَبِیْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیِّ وَفِیْ اُخْرٰی لِلنَّسَائِیِّ فَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَاَشَارَ شُعْبَةُ مَرَّةً مِّنْ نَاصِیَتِهٖ اِلٰی مُؤَخَّرِ رَاْسِهٖ ثُمَّ قَالَ لَا اَدْرِیْ اَرَدَّهُمَا اَمْ لَا وَلِاَبِیْ دَاوٗدَ فِیْ اُخْرٰی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ دَخَلَ عَلِیٌّ رض وَقَدْ اَهْرَقَ الْمَآءَ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَتَیْنَاهُ بِتَوْرٍ فِیْهِ مَآءٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلَا اُرِیْكَ کَیْفَ کَانَ یَتَوَضَّاُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

سلم قلت بلی قال فاصغی الاناء علی یدیہ فغسلہما ثم ادخل یدہ الیمنی فارفع بہا علی الاخری ثم غسل کفیہ ثم تمضمض واستنثر ثم ادخل یدیہ فی الاناء جمیعا فاخذ بہما قبضۃ من ماء فضرب بہا علی وجہہ ثم القم بہا میمنہ ما اقبل من اذنیہ ثم الثانیۃ ثم الثالثۃ مثل ذلک ثم اخذ بیدہ الیمنی قبضۃ من ماء فصبہا علی ناصیتہ فترکہا تسنن علی وجہہ ثم غسل ذراعیہ الی المرفقین ثلثا ومسح راسہ وظہور اذنیہ ثم ادخل یدیہ جمیعا فی الاناء فاخذ قبضۃ من ماء فضرب بہا علی رجلہ وفیہا النعل فغسلہا بہا ثم الاخری مثل ذلک قال قلت وفی النعلین قال وفی النعلین وللنسائی فی اخری ثم تمضمض واستنشق بکف واحد ثلث مرات ترجمہ اور عبد بن خیر سے روایت ہی کہا کہ حضرت علی رضہ ہمارے پاس آئے بعد اسکے کہ نماز پڑھ چکے تھے تو انہون نے وضو کے لیئے پانی منگایا ہمنے (دل مین) کہا کہ نماز کے بعد وضو کرنے سے اُن کی کیا مراد ہے انکی یہی مراد ہے کہ ہمکو وضو کا طریق سکھلائین تو ایک پانی کا برتن اور طشت لائی گئے پھر برتن سے اپنے داہنے ہاتہ پر پانی ڈالا اور اپنے دونون ہاتہ تین بار دہوئے پھر تین بار کلی کی اور ناک مین ڈالا پھر کلی کرکے پانی گرایا پھر جس ہاتہ سے پانی لیا تہا اُسی سے ناک صاف کی پھر اپنا داہنا ہاتہ تین بار دہویا پھر بایان ہاتہہ تین بار دہویا پھر اپنا ہاتہ پانی کے برتن مین ڈالا اور ایک بار سر کا مسح کیا پھر اپنا داہنا اور بایان پاؤن تین تین بار دہویا پھر کہا جسکو خوش لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریق معلوم کرے تو وہ یہی ہے صحابی اسکے راوی ہین۔ اور الفاظ ابو داؤد اور نسائی کے ہین۔ اور نسائی کی ایک روایت مین ہی پھر اپنے سر کا مسح کیا اور شعبہ (راوی) نے ایک بار اپنے ماتھے سے سر کی پچھلی جانب تک اشارہ کیا پھر کہا مجھکو معلوم نہین کہ انکو پھر ماتھے کی طرف لائے یا نہین اور ابو داؤد کی ایک روایت مین ابن عباس رضہ سے آیا ہے کہ علی رضہ میرے پاس اندر آئے اور پیشاب کیا پھر وضو کا پانی منگایا تو ہم اُن کے پاس پانی کا ایک پیالہ لائے تو کہا لے ابن عباس کیا مین تمکو دکھاؤن کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسطرح وضو کیا کرتے تہے مینے کہا ہان (بتلائیے) تو انہون نے برتن کو اپنے دونون ہاتہ پر جہکایا یا پھر انکو دہویا پھر اپنا داہنا ہاتہ (برتن مین ڈالا) اور اُس سے اپنے بائین ہاتہ پر پانی ڈالا پھر اپنے دونون ہتہیلین دہوئین پھر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا پھر اپنے دونون ہاتہ برتن مین ڈالے اور پانی کا چلو لیکر منہ پر ڈالا پھر اپنے دونون انگوٹہون سے دونون کان کی اگلی طرف کا مسح کیا پھر اسی طرح دوسری اور تیسری بار کیا پھر اپنے داہنے ہاتہ سے پانی کا چلو لیکر ماتھے پر ڈالا وہ اُنکے منہ پر بہنے لگا پھر اپنے دونون بازو کہنیون تک تین تین بار دہوئے پھر اپنے سر پر اور دونون کان کی باہر کی طرف مسح کیا پھر اپنے دونون ہاتہہ لکہے پانی مین ڈالے اور پانی کا ایک چلو لیکر اپنے پاؤن پر جوتی سمیت ڈالا اور اُسکو اُس سے دہویا پھر اسیطرح دوسرے پاؤن کو دہویا ابن عباس رضہ کہتا ہے مینے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتی مین پاؤن دہوئے تہے انہون نے کہا ہان جوتی مین اور نسائی کی ایک روایت مین ہی مینے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتی مین پاؤن دہوئے تہے انہون نے کہا ہان جوتی مین اور نسائی کی ایک روایت مین ہے پھر ایک چلو سے تین بار کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا۔

(۱۲) وعن عبد اللہ بن زید بن عاصم الانصاری رض وقیل لہ توضأ لنا وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدعا بانا ء فعل نحو ما تقدم وفیہ فمسح برأسہ فاقبل بیدیہ وادبر بدأ بمقدم راسہ ثم ذہب بہما الی

فقاه ثم مسح رأسه حتى رجع إلى المكان الذي بدأ منه ثم غسل رجليه أخرجه الستة وفي رواية لمسلم مسح برأسه ثلثا وللبخاري رحمه الله أن النبي صلى الله عليه وسلم توضأ مرتين وفي رواية لأبي داود عن المقدام ثم مسح برأسه وأذنيه ظاهرهما وباطنهما وفي أخرى ومسح بأذنيه ظاهرهما وباطنهما وأدخل أصابعه في صماخي أذنيه والصماخ ثقب الأذن ترجمہ اور عبداللہ بن زید بن عاصم انصاری رض سے روایت ہی کہ کسی نے انسے کہا کہ ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو دکھلاؤ تو انہون نے پانی کا برتن منگایا پھر وضو کیا جیسے پہلے گذرا اور اسمین ہے پھر انہون نے اپنے سر کا مسح کیا پہلے اپنے دونون ہاتھ سر کی اگلی طرف لائے پھر پیچھے کی طرف لیگئے یعنے پہلے اپنے سر کی اگلی طرف ہی مسح کرنا شروع کیا پھر دونون ہاتھ سر کی پچھلی طرف کو لیگئے پھر جہان سے شروع کیا تھا وہین انکو پھر لائے پھر اپنے دونون پاؤن دھوئے جنھون اسکے راوی ہین اور مسلم کی ایک روایت مین ہی اور اپنے سر کا تین بار مسح کیا اور بخاری کی روایت مین ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو بار ہی وضو کیا ہے اور ابو داؤد کی روایت مین مقدام سے مروی ہے پھر اپنے سر اور دونون کان کا اندر باہر سے مسح کیا اور دوسری روایت مین ہی اور اپنے دونون کان کا باہر اندر سے مسح کیا اور اپنی انگلی کان کے دونون سوراخ مین داخل کی اور صماخ کان کے سوراخ کو کہتے ہین۔

(۱۳) **وعن** ابن عمرو بن العاص رض قال جاء أعرابي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يسأل عن الوضوء فأراه ثلثا ثلثا ثم قال هكذا الوضوء فمن زاد على هذا فقد أساء وتعدى وظلم أخرجه أبو داود والنسائي وهذا لفظه وفي رواية لأبي داود ثم مسح برأسه فأدخل إصبعيه السباحتين في أذنيه ومسح بإبهاميه على ظاهر أذنيه وبالسباحتين باطن أذنيه ومنهما من زاد على هذا أو نقص فقد أساء وظلم أو ظلم وأساء ترجمہ ابن عمرو بن عاص رض سے روایت ہی کہ ایک گنوار نے آکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وضو کا بیان پوچھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو تین تین بار وضو کرکے دکھلایا پھر فرمایا کہ وضو کا یہی طریق ہے یعنے تین تین بار ہر عضو کو دھونا سو جو تین سے زیادہ دھووے اُس نے برا کیا اور تعدی کی اور ظلم کیا ابو داؤد اور نسائی اسکے راوی ہین۔ اور یہ الفاظ نسائی کے ہین اور ابو داؤد کی روایت مین ہی پھر اپنے سر کا مسح کیا اور دونون شہادت کی انگلی اپنے دونون کانون مین ڈالین اور اپنے دونون انگوٹھے سے کانون کی باہر کیطرف مسح کیا اور دونون شہادت کی انگلیون سے انکی اندر کا مسح کیا اور اسمین یہ بھی ہے کہ جو اس سے بڑھائے گھٹائے وہ برا اور ظالم ہے۔

(۱۴) **وعن** ابن عباس رض قال توضأ رسول الله صلى الله عليه وسلم مرة مرة أخرجه البخاري وهذا لفظه وأبو داود والنسائي وفي رواية لأبي داود عن ابن عباس رض قال ألا أحتجون أن أريكم كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ فدعا بإناء فيه ماء فأفرغ عرفة بيده اليمنى فمضمض واستنشق ثم أخذ أخرى فغسل بها اليسرى ثم قبض قبضة من الماء ثم نفض يده ثم مسح برأسه وأذنيه ثم قبض قبضة أخرى من الماء فرش على رجله اليمنى وفيها النعل ثم مسح بيد يد يد فرق أقدمين ويد تحت النعل ثم صنع بالأيسر مثل ذلك وفي أخرى لأبي داود والترمذي عن الربيع بنت معوذ رض قالت فغسل كفيه ثلثا ومضمض واستنشق مرة ووضأ يديه ثلثا ثلثا ومسح برأسه مرتين بدأ بمؤخر رأسه ثم بمقدمه وبأذنيه كليتيهما ظهورهما وبطونهما ووضأ رجليه ثلثا وفي أخرى فمسح الرأس كله من قرن الشعر على كل ناحية

لِنَصِيبِ الشَّعْرِ لَا يُحَرِّكُ الشَّعْرَ عَنْ هَيْئَتِهِ وَفِي أُخْرَى مَسَحَ رَأْسَهُ وَمَسَحَ مَا أَقْبَلَ مِنْهُ وَأَدْبَرَ وَصَدْغَيْهِ وَأُذُنَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَفِي أُخْرَى مَسَحَ بِرَأْسِهِ مِنْ فَضْلِ مَاءٍ كَانَ فِي يَدِهِ ترجمہ ابن عباس رضہ سے روایت ہی کہ کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار (بہی) وضو کیا ہے بخاری اور ابو داؤد اور نسائی اسکے راوی ہین اور یہ الفاظ بخاری کے ہین - اور ابو داؤد کی روایت مین ابن عباس رضہ سے آیا ہے کہا کیا تم چاہتے ہو کہ مین تمکو دکہلاؤن کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسطرح وضو کیا کرتے تہے تو ابن عباس نے پانی کا برتن منگایا پہر اپنے داہنے ہاتہ سے پانی کا ایک چلو بہرا پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا پہر اور چلو لیا پہر اسکے ساتہہ دوسرا ہاتہ ملایا اور اپنے منہ کو دہویا پہر اور چلو لیا اور اُس سے اپنا داہنا ہاتہ دہویا پہر اور چلو لیا اور اُس سے بایان ہاتہ دہویا پہر ہاتہ مین چلو پانی لیکر ہاتہ جہاڑا پہر اپنے سر اور دونون کان کا مسح کیا پہر پانی کا ایک چلو لیا اور اپنے داہنے پاؤن پر چہڑکا اور اسمین جوتا پہنے تہے پہر اپنے دونون ہاتہ سے مسح کیا ایک ہاتہ دونون قدم کے اوپر اور ایک نیچے سے پہر اسی طرح بایان پاؤن دہویا اور ابو داؤد اور ترمذی کی دوسری روایت مین ربیع بنت معوذ رضہ سے آیا ہی اُسنے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونون ہتہیلیون کو تین بار دہویا اور اپنا منہ تین بار دہویا اور ایک ایک بار کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا پہر اپنے دونون ہاتہ تین تین بار دہوئے اور دوبار اپنے سر کا مسح کیا پہلے سر کی پچہلی طرف مسح کیا پہر اگلی طرف پہر اپنے دونون کان کا اندر باہر سے مسح کیا اور اپنے دونون پاؤن کو تین تین بار دہویا اور دوسری روایت مین ہے پہر اپنے ساے سر کا مسح کیا سر کی چوٹی سے ہر طرف بالون کے رخ پر اور بالون کو اپنی حالت سے نہ ہلایا اور ایک روایت مین ہے پہر اپنے سر کا مسح کیا اور اسکی اگلی اور پچہلی طرف اور دونون کنپٹیون اور کان پر ایک بار مسح کیا اور ایک روایت مین ہی کہ اپنے ہاتہ کے بچے ہوئے پانی سے اپنے سر کا مسح کیا۔

(۱۵) **وَعَنْ** أَبِي أُمَامَةَ رض قَالَ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ رَأْسَهُ وَقَالَ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ قَالَ حَمَّادٌ لَا أَدْرِي الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ مِنْ قَوْلِ أَبِي أُمَامَةَ أَمْ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ وَهٰذَا لَفْظُهُ وَعِنْدَ أَبِي دَاوُدَ قَالَ وَكَانَ يَمْسَحُ الْمَأْقَيْنِ يَعْنِي الْجَفْنَيْنِ وَقَالَ فِيهِ أَيْضًا الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ ترجمہ ابو امامہ رضہ سے روایت ہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا سو اپنے چہرے اور دونون ہاتہ کو تین تین بار دہویا اور اپنے سر کا مسح کیا اور فرمایا کہ دونو کان سر مین داخل ہین حماد (راوی) کہتا ہے مین نہین جانتا کہ دونون کان سر مین داخل ہین یہ ابو امامہ صحابی کا قول ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین اور ترمذی نے اسکو ضعیف کہا ہے اور یہ ترمذی کے الفاظ ہین اور ابو داؤد کی روایت مین ہے اور دونون آنکہہ کے گوشے (جو ناک کی جانب ہین) ملتے تہے یعنے وہطی کامل کرتے وضو کے اور اسمین یہ بہی ہی کہ دونون کان سر مین داخل ہین یعنے سر کے ساتہ کانون کا بہی مسح کرنا چاہیے۔

(۱۶) **وَعَنْ** جَابِرٍ رض قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَوَضَّأَ وَتَرَكَ عَلَى قَدَمِهِ مِثْلَ مَوْضِعِ الظُّفُرِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ قَالَ فَرَجَعَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَلِأَبِي دَاوُدَ أُخْرَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا یُصَلِّیْ فِیْ ظَہْرِ قَدَمِہٖ لُمْعَۃً قَدْرَ الدِّرْہَمِ لَمْ یُصِبْہَا الْمَاءُ فَاَمَرَہٗ اَنْ یُّعِیْدَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلٰوۃَ ترجمہ اور جابر رضہ سے روایت ہی کہ عمر بن خطاب رضہ نے مجھی خبر دی کہ ایک شخص وضو کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اُسکے دونوں پاؤن پر ناخن کے برابر جگہ خشک تہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ پھر جا اور اچھی طرح وضو کر کہا راوی نے کہ اُس شخص نے پھر وضو کرکے نماز پڑہی مسلم اور ابو داؤد اسکے راوی ہین اور ابوداؤد کی دوسری روایت مین حضرت مہ کے بعض اصحاب سے آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز پڑہتے دیکہا اسکے دونوں پاؤن پر درہم کے برابر خشک جگہ تہی وہان پانی نہ پہونچا تہا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو حکم کیا کہ پھر وضو کرکے نماز پڑہے۔

(۱۷) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رض قَالَ تَخَلَّفَ عَنَّا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفْرَۃٍ سَافَرْنَاہَا فَاَدْرَکَنَا وَقَدْ اَرْہَقَتْنَا الصَّلٰوۃُ وَنَحْنُ نَتَوَضَّاُ فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلٰی اَرْجُلِنَا فَنَادٰی بِاَعْلٰی صَوْتِہٖ وَیْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَہٰذَا لَفْظُ الشَّیْخَیْنِ وَلِمُسْلِمٍ فِیْ اُخْرٰی تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّؤُوْا وَہُمْ عِجَالٌ فَانْتَہَیْنَا اِلَیْہِمْ وَاَعْقَابُہُمْ تَلُوْحُ لَمْ یُمِسَّہَا الْمَاءُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیْلٌ لِّلْاَعْقَابِ وَبُطُوْنُ الْاَقْدَامِ مِنَ النَّارِ ترجمہ اور ابن عمرو بن عاص رضہ سے روایت ہی کہ ایک سفر مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے پیچھے رہے پہر آپ ہمارے پاس پہونچے اور نماز کا وقت قریب تہا ہم وضو کر رہے تہے تو ہم اپنے پاؤن پر (جلدی سے) مسح کرنے لگے (یعنی ہمارے پاؤن مین کچہہ جگہ خشک رہی) تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے پکارا کہ ایڑیون کو آگ سے خرابی ہو دو یا تین بار فرمایا پانچون اسکے راوی ہین سوائے ترمذی کے اور یہ شیخین کے الفاظ ہین اور مسلم کی ایک روایت مین ہے کہ بعضون نے عصر کے وقت جلدی کی اور جلدی سے وضو کیا پہر ہم لوگ انکے پاس پہونچے اور انکی ایڑیون مین چمکتی تہین (یعنی خشک تہین) انکو پانی نہ پہونچا تہا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرابی ہو ایڑیون کو آگ سے۔ وضو کو کامل کرو۔ ترمذی نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے فرمایا کہ ایڑیون اور قدمون کے نیچے کی طرف کو خرابی ہو۔

(۱۸) وَعَنْ جَابِرٍ رض اَنَّہٗ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَی الْعِمَامَۃِ فَقَالَ حَتّٰی تَمَسَّ الشَّعْرُ بِالْمَاءِ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ ترجمہ اور جابر رضہ سے روایت ہی کہ کسی نے اُنسے دستار پر مسح کرنے کا حکم پوچہا تو انہون نے کہا کہ جائز نہین جب تک کہ تو بالون پر پانی سے مسح نہ کرے۔ مالک اسکے راوی ہین۔

(۱۹) وَعَنْ ثَوْبَانَ رض قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَرِیَّۃً فَاَصَابَہُمُ الْبَرْدُ فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَہُمْ اَنْ یَّمْسَحُوْا عَلَی الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِیْنِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ الْعَصَائِبُ الْعَمَائِمُ لِاَنَّ الرَّاْسَ یُعْصَبُ بِہَا وَالتَّسَاخِیْنُ الْخِفَافُ لَا وَاحِدَ لَہَا ترجمہ ثوبان رضہ سے روایت ہی کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چہوٹا لشکر بہیجا تو انکو سردی پہونچی (یعنی بیمار ہوئے) تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم کیا کہ عصائب اور تساخین پر مسح کرلیا کرین ابوداؤد اسکے راوی ہین عصائب دستارون کو کہتے ہین۔ اسواسطے کہ اُنسے سر باندہا جاتا ہے اور تساخین موزون کو کہتے ہین۔ اسکا کوئی واحد نہین ہی۔

(۲۰) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّاُ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ قِطْرِیَّۃٌ فَاَدْخَلَ یَدَہٗ تَحْتَ الْعِمَامَۃِ فَمَسَحَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِہٖ وَلَمْ یَنْقُضِ الْعِمَامَۃَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ الْقِطْرِیُّ ثَوْبٌ اَحْمَرُ لَہٗ اَعْلَامٌ وَفِیْہِ

بَعْضُ الْعُشُوْنَةِ وَقِيْلَ الْبُرُوْدُ الْقِطْرِيَّةُ حُلَلٌ جِيَادٌ تُعْمَلُ مِنْ قِبَلِ الْبَحْرَيْنِ قَالَ الْاَزْهَرِيُّ وَالْبَحْرَيْنِ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا قَطَرٌ قَطَرِيَّةٌ ترجمہ انس رضہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا اور آپ قطری دستار پہنے تھے سو آپ نے اپنا ہاتھ پگڑی کے نیچے داخل کیا اور سر کی اگلی طرف کا مسح کیا اور دستار نہ توڑی۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں اور قطری ایک سرخ اور نقشدار کپڑا ہوتا ہے کچھ سخت اور بعضوں نے کہا کہ برود قطری عمدہ جوڑے ہوتے ہیں بحرین کی طرف سے آتے ہیں اور ازہری نے کہا کہ ملک بحرین میں قطری ایک گاؤں کا نام ہے۔

(۲۱) وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ اَبِیْ صَفِیَّةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ جَعْفَرٍ وَهُوَ مُحَمَّدٌ الْبَاقِرُ حَدِّثْكَ جَابِرٌ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً قَالَ نَعَمْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ثابت بن ابی صفیہ رضہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو جعفر محمد باقر سے کہا کیا جابر رضہ نے تم سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے اعضا کو ایک ایک بار ہی دھویا ہے اور دو دو بار ہی اور تین تین بار بھی اُسنے کہا ہاں اور ایک روایت میں ہے ایک ایک بار اُسنے کہا ہاں۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ رضہ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ وَقَالَ هٰذَا نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ترجمہ اور عبد اللہ بن زید رضہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو بار ہی وضو کیا ہے اور فرمایا کہ یہ نور علی نور ہے یعنے روشنی پر روشنی ہے۔

(۲۳) وَعَنْ عُثْمَانَ رضہ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ هٰذَا وُضُوْئِیْ وَوُضُوْءُ الْاَنْبِیَاءِ قَبْلِیْ وَوُضُوْءُ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَخْرَجَهُمَا رَزِیْنٌ ترجمہ اور عثمان رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے اعضا کو تین تین بار دھویا اور فرمایا کہ میرا اور مجھ سے پہلے پیغمبروں کا اور ابراہیم علیہ السلام کا بھی یہی وضو ہے۔ رزین ان دونوں حدیثوں کے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ سُنَنِ الْوُضُوْءِ وَهِیَ تِسْعٌ

(تیسری فصل وضو کی سنتوں کے بیان میں اور وہ نو ہیں۔)

اَلْاُوْلٰی اَلسِّوَاكُ (وضو کی پہلی سنت مسواک کرنا ہے)

(۲۴) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّیْخَیْنِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمَالِكٍ مَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ وَلِاَبِیْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیِّ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَلَاَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ زَادَ التِّرْمِذِیُّ قَالَ فَكَانَ زَیْدُ بْنُ خَالِدٍ یَشْهَدُ الصَّلَوَاتِ وَسِوَاكُهُ عَلٰی اُذُنِهٖ مَوْضِعُ الْقَلَمِ مِنْ اُذُنِ الْكَاتِبِ لَا یَقُوْمُ اِلَی الصَّلٰوةِ اِلَّا اسْتَنَّ ثُمَّ یَرُدُّهُ اِلٰی مَوْضِعِهٖ ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں اپنی امت پر دشوار نہ جانتا تو انکو ہر نماز کے وقت وضو کرتے وقت مسواک کا حکم کرتا۔ جیون اسکے راوی ہیں۔ اور یہ الفاظ شیخین کے ہیں اور مالک کی روایت میں ہے کہ ہر وضو کے ساتھ۔ اور ابو داؤد اور ترمذی میں زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اگر میں اپنی امت پر مشکل نہ جانتا تو انکو حکم کرتا کہ ہر نماز کے وقت مسواک کیا کریں اور میں عشا کی نماز میں تہائی رات تک تاخیر کرتا۔ ترمذی نے اتنا زیادہ کیا ہے کہا کہ زید بن خالد جب نمازوں میں حاضر

ہوتے تھے تو انکے مسواک انکے کان مین ہوتے تھے جیسے کاتب کے کان مین قلم ہوتا ہے۔ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے مسواک کرتے پھر اسکو کان مین رکھدیتے۔

(۲۵) **وَعَنْ** حُذَیْفَۃَ رض قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَشُوْصُ فَاہُ بِالسِّوَاکِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَھٰذَا لَفْظُ الشَّیْخَیْنِ یَشُوْصُ اَیْ یَدْلُکُ **ترجمہ** اور حذیفہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب رات کو (تہجد کی نماز کے لیے) کھڑے ہوتے تو اپنے منہ کو مسواک سے ملتے تھے۔ بجز ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین اور یہ الفاظ شیخین کے ہین۔

(۲۶) **وَعَنْ** عَائِشَۃَ رض قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْضَعُ لَہٗ وَضُوْءُہٗ وَسِوَاکُہٗ فَاِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یُصَلِّیْ اَشْنَّ اسْتَاکَ وَفِیْ اُخْرٰی کَانَ لَا یَرْقُدُ مِنْ لَیْلٍ وَلَا نَھَارٍ فَیَسْتَیْقِظُ اِلَّا تَسَوَّکَ قَبْلَ اَنْ یَّتَوَضَّاَ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاللَّفْظُ لَہٗ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** اور عایشہ رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی معہ مسواک رکھا جاتا تھا پھر جب رات کو (تہجد کی نماز کے لیے) کھڑے ہوتے تو پاخانے سے فارغ ہوکر مسواک کرتے اور دوسری روایت مین ہے کہ آپ کا دستور تھا کہ جب کبھی رات یا دن کو سوکر جاگتے تو وضو کرنے سے پہلے ضرور مسواک کرتے۔ مسلم اور ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین اور یہ الفاظ ابوداؤد کے ہین۔

(۲۷) **وَعَنْھَا** رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلسِّوَاکُ مُطَھِّرَۃٌ لِّلْفَمِ مَرْضَاۃٌ لِّلرَّبِّ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ **ترجمہ** اور عایشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک منہ کو پاک صاف کرتی ہے۔ اور خدا اُس سے راضی ہوتا ہے۔ نسائی اسکے راوی ہین۔

(۲۸) **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَسْتَنُّ بِسِوَاکٍ فِیْ یَدِہٖ یَقُوْلُ اُعْ اُعْ وَالسِّوَاکُ فِیْ فِیْہِ کَاَنَّہٗ یَتَھَوَّعُ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَھٰذَا لَفْظُ اِحْدٰی رِوَایَاتِ التَّھَوُّعُ التَّقَیُّؤُ **ترجمہ** اور ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ اکہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور آپ ہاتھ مین مسواک لیکر کر رہے تھے آپ منہ مین مسواک ڈالکر اُہ اُہ کر رہے تھے گویا قے کر رہے ہین۔ ترمذی کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین۔ اور یہ الفاظ بخاری کے ہین۔ تہوع کے معنے ہین قے کرنا۔

(۲۹) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرَانِیْ فِی الْمَنَامِ اَسْتَاکُ بِسِوَاکٍ فَجَآءَنِیْ رَجُلَانِ اَحَدُھُمَا اَکْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُ الْاَصْغَرَ مِنْھُمَا فَقِیْلَ لِیْ کَبِّرْ فَدَفَعْتُہُ اِلَی الْاَکْبَرِ مِنْھُمَا اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ **ترجمہ** اور ابن عمر رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا کہ مین ایک مسواک سے مسواک کر رہا ہون تو میرے پاس دو مرد آئے ایک دوسرے سے بڑا تھا تو مینے دونون سے چھوٹے کو مسواک دی تو مجھے کہا گیا کہ بڑے کو دے تو مین نے بڑے کو مسواک دی شیخین اسکے راوی ہین۔

(۳۰) **وَعَنْ** عَائِشَۃَ رض قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْطِیْنِی السِّوَاکَ لِاَغْسِلَہٗ فَاَبْدَأُ بِہٖ فَاَسْتَاکُ ثُمَّ اَغْسِلُہٗ فَاَدْفَعُہٗ اِلَیْہِ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** اور عائشہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو مسواک دھونے کو دیا کرتے تھے تو مین پہلے اس سے خود مسواک کرتی پھر دھوکر آپ کو دیدیتی۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

اَلثَّانِیَۃُ غَسْلُ الْیَدَیْنِ دوسری سنت وضو کی دونون ہاتھ کا دھونا ہے۔

(۳۱) **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِّنْ مَّنَامِہٖ فَلَا یَغْمِسْ یَدَہٗ

(۱۵) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسواک کرنا سنت ہے ہر وضو کے پہلے مسواک کرنا چاہیے۔ ۱۲

فِی الْاِنَاءِ حَتّٰی یَغْسِلَهَا ثَلٰثًا فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُهٗ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِاَبِیْ دَاوٗدَ فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ کَانَتْ تَطُوْفُ یَدُهٗ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی سوکر جاگے تو اپنا ہاتہ پانی کے برتن مین نہ ڈالے جب تک کہ اُسکو تین بار نہ دہوئے اسواسطے کہ اوسکو معلوم نہین کہ اسکا ہاتہ رات کہان رہا جہنون اسکے راوی ہین اور یہ الفاظ مسلم کے ہین اور ابوداؤد کی روایت مین ہے کہ اسکو معلوم نہین کہ اُسکا ہاتہ کہان پہرتا رہا۔

اَلثَّالِثَةُ اَلْاِسْتِنْثَارُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَالْمَضْمَضَةُ تیسری سنت وضو کی ناک صاف کرنا اور ناک مین پانی ڈالنا اور کلی کرنا ہے۔

(۳۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَلْیَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْیُوْتِرْ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُکُمْ فَلْیَجْعَلْ فِیْ اَنْفِهٖ مَاءً ثُمَّ لِیَنْثُرْ وَفِیْ اُخْرٰی فَلْیَسْتَنْثِرْ بِمُخَرَّیْهِ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ لِیَنْثُرْ وَفِیْ اُخْرٰی لَهُمَا وَلِلنَّسَائِیِّ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ مَنَامِهٖ فَلْیَسْتَنْثِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَبِیْتُ عَلٰی خَیْشُوْمِهٖ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرنا چاہے تو چاہیئے کہ ناک مین پانی ڈالکر جہاڑے اور جو ڈہیلون سے استنجا کرنا چاہے تو چاہیئے طاق ڈہیلے لیوے ترمذی کے سوائے چہون اسکے راوی ہین اور یہ بخاری کے الفاظ ہین اور مسلم کی روایت مین ہے کہ جب تم مین سے کوئی وضو کرے تو چاہیئے کہ اپنے ناک مین پانی ڈالکر جہاڑے اور دوسری روایت مین ہے کہ اپنی دونون نتہنون مین پانی ڈالے پہر جہاڑے اور بخاری اور مسلم اور نسائی کی ایک روایت مین ہے کہ جب تم مین سے کوئی سوکر جاگے تو تین بار ناک جہاڑے اسواسطے کہ شیطان اسکی نتہنو مین رہتا ہی۔

(۳۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ رضہ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ کَفٍّ وَاحِدٍ فَعَلَ ذٰلِکَ ثَلٰثًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ اور عبداللہ بن زید رضہ سے روایت ہی کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ ایک چلو سے کلی کی اور ناک مین پانی لیا اسی طرح تین بار کیا۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳۴) وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رضہ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَتَوَضَّاُ وَالْمَاءُ یَسِیْلُ مِنْ وَجْهِهٖ وَلِحْیَتِهٖ عَلٰی صَدْرِهٖ فَرَاَیْتُهٗ یَفْصِلُ بَیْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ اور طلحہ بن مصرف رضہ سے روایت ہی اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے روایت کی کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور آپ وضو کر رہے تھے اور چہرے اور داڑہی سے آپ کے سینے پر پانی بہتا تہا تو مین نے آپ کو دیکہا کہ کلی جدا کرتے تہے اور ناک مین جدا پانی ڈالتے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۳۵) وَعَنْ عَلِیٍّ رضہ اَنَّهٗ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِیَدِهِ الْیُسْرٰی ثُمَّ قَالَ هٰکَذَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ ترجمہ علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہی کہ انہون نے وضو کا پانی منگایا پہر کلی کی اور ناک مین پانی لیا پہر بائین ہاتہ سے جہاڑا پہر کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وضو اسی طرح تہا۔ نسائی اس کے راوی ہین۔

لہ یعنی شاید خواب غفلت مین دیر پر ہاتہ پہرتا رہا ہو اور گندگی کا کچہ اثر ہاتہ مین لگ گیا ہو لیکن اگر پانی سے استنجا کرکے سویا ہو تو اس صورت مین نیند سے جاگکر پانی مین بے دہوئے ہاتہ ڈالنا منع نہین ہوگا اسواسطے کہ اس صورت مین گندگی کے اثر لگ جانیکا احتمال نہین ہے لیکن دہونا افضل ہے۔ ۱۲

لہ یعنی ایک چلو پانی سے دونون کام نہین لیتے تہے بلکہ دونون کو لیئے جدا جدا پانی لیتے تہے۔ ۱۲

الرابعۃ تخلیل اللحیۃ والاصابع چوتھی سنت وضو کی داڑھی اور انگلیوں کا خلال کرنا ہے۔

(۳۶) **عن** عثمان بن عفان رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یخلل لحیتہ اخرجہ الترمذی وصححہ ترجمہ عثمان بن عفان رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی کا خلال کیا کرتے تھے ترمذی اس کو راوی ہیں اور اسکو صحیح تسلیم کیا ہے۔

(۳۷) **وعن** انس رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا توضأ اخذ کفا من ماء فیدخلہ تحت حنکہ و یخلل بہ لحیتہ ویقول ھذا امرنی ربی عز وجل اخرجہ ابوداؤد ترجمہ اور انس رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب وضو کرتے تو پانی کا ایک چلو لیکر داڑھی کے نیچے ڈالتے پھر اس سے اپنی داڑھی کا خلال کرتے اور فرماتے کہ میرے رب نے مجھکو ایسا حکم کیا ہے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۳۸) **وعن** المستورد بن شداد رض قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ یدلک اصابع رجلیہ بخنصرہ اخرجہ ابوداؤد والترمذی ترجمہ مستورد رض سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب وضو کرتے تو چھوٹی انگلی سے اپنے پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرتے ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۳۹) **وعن** لقیط بن صبرۃ رض قال قلت یا رسول اللہ اخبرنی عن الوضوء قال اسبغ الوضوء وخلل بین الاصابع وبالغ فی الاستنشاق الا ان تکون صائما اخرجہ اصحاب السنن اسباغ الوضوء اتمامہ وافاضۃ الماء علی الاعضاء فاما کاملا وزیادۃ علی مقدار الواجب ترجمہ اور لقیط بن صبرہ رض سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا حضرت مجھکو وضو کا طریق بتلائیے آپ نے فرمایا کہ وضو کو کامل کرا اور (پاؤں کی) انگلیوں میں خلال کر اور اچھی طرح ناک میں پانی ڈالکر صاف کر لیکن اگر تو روزے دار ہو تو مبالغہ نہ کر (یعنی مبادا حلق میں پانی اتر جاوے) اصحاب سنن اسکے راوی ہیں اسباغ الوضوء اسکو کہتے ہیں کہ پورا وضو کرے اور اعضاء پر پورے اور کامل طور پر قدر واجب سے زیادہ پانی بہا دے۔

الخامسۃ مسح الاذنین پانچویں سنت وضو کی دونوں کانوں کا مسح کرنا ہے۔

(۴۰) **عن** الربیع بنت معوذ رض قالت توضأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فادخل اصبعیہ فی جحری اذنیہ اخرجہ ابوداؤد ترجمہ ربیع معوذ کی بیٹی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو اپنی دونوں انگلیاں دونوں کانوں کے سوراخوں میں داخل کیں۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۴۱) **وعن** نافع قال کان ابن عمر یاخذ الماء باصبعیہ لاذنیہ اخرجہ مالک ترجمہ اور نافع رض سے روایت ہے کہ ابن عمر رض اپنے دونوں کانوں کے لیئے دونوں انگلیوں سے پانی لیتے تھے۔ مالک اس کے راوی ہیں۔

السادسۃ اسباغ الوضوء چھٹی سنت وضو کی وضو کامل کرنا ہے۔

(۴۲) **عن** ابی ھریرۃ رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان امتی یدعون یوم القیامۃ غرا محجلین من اثار الوضوء فمن استطاع منکم ان یطیل غرتہ فلیفعل وفی اخری ان ابا ھریرۃ توضأ فغسل وجھہ ویدیہ حتی کاد یبلغ المنکبین ثم غسل رجلیہ حتی رفع الی الساقین ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان امتی یاتون یوم القیامۃ غرا فذکر الحدیث اخرجہ الشیخان والنسائی واللفظ للشیخین ولمسلم فی اخری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول تبلغ الحلیۃ من المؤمن حیث یبلغ الوضوء

اَلْغُرَّةُ وَالتَّحْجِيْلُ بَيَاضٌ فِيْ وَجْهِ الْفَرَسِ وَقَوَائِمِهٖ وَذٰلِكَ مِمَّا يُحْسَنُهٗ وَيُزَيِّنُهٗ فَاسْتَعَارَهُ لِلْاِنْسَانِ وَجَعَلَ اَثَرَ الْوُضُوْءِ فِي الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ كَالْبَيَاضِ الَّذِيْ هُوَ لِلْفَرَسِ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب قیامت کو دن میری امت کو لوگ بلائیں جاوینگے تو انکی ہاتہ پاؤن اور چہرے وضو کے نشان سے روشن ہون گے سو تم مین سے جو شخص اپنی روشنی دراز کیا چاہے تو (اسے) چاہیئے کہ (زیادہ) کرلے اور انہین سے دوسری روایت مین ہے کہ ابوہریرہ رضہ نے وضو کیا پس اپنا منہ اور دونون ہاتہ دہوئے یہانتک کہ مونڈہون تک پہونچی پہر اپنے دونون پاؤن دہوئے یہان تک کہ پنڈلیون تک پہونچی پہر کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تہے کہ میری امت کی ہاتہ پاؤن قیامت کو دن روشن ہون گے پہر ذکر کی ساری حدیث شیخین اور نسائی اس کے راوی ہین اور الفاظ شیخین کے ہین۔ اور مسلم کی دوسری روایت مین ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تہے کہ جہان تک وضو کا پانی پہونچتا ہے وہان تک مومن کو زیور پہنایا جاویگا غرہ اور تحجیل اس سفیدی کو کہتے ہین جو گہوڑے کے منہ اور پاؤن مین ہوتی ہے اور اس سے وہ خوبصورت اور زینت دار ہوجاتا ہے سو اسکو آدمی کے لیے استعارہ کیا اور منہ اور دونون ہاتہ اور پاؤن مین وضو کے نشان کو گہوڑے کی سفیدی کی طرح ٹہیرایا۔

السابعۃ فی مقدار الماء

ساتوین سنت پانی کے مقدار مین ہے۔

(۴۳) عَنْ اَنَسٍ رضہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ اِلَى الْخَمْسَةِ اَمْدَادٍ وَيَتَوَضَّاُ بِالْمُدِّ وَفِيْ رِوَايَةٍ الْخَمْسَةِ مَكَاكِيْكَ وَيَتَوَضَّاُ بِمَكُّوْكٍ وَفِيْ اُخْرٰى بِخَمْسَةِ مَكَاكِيَّ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّيْخَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجْزِئُ فِي الْوُضُوْءِ رَطْلَانِ مِنْ مَّاءٍ وَعِنْدَ اَبِيْ دَاوٗدَ وَكَانَ يَتَوَضَّاُ بِاِنَاءٍ يَسَعُ رَطْلَيْنِ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ اَلْمَكُّوْكُ اَلْمُدُّ ترجمہ انس رضہ سے روایت ہو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور رہتا کہ چار مد سے پانچ مد پانی تک غسل کرتے اور ایک مد سے وضو کرتے اور ایک روایت مین ہے کہ پانچ مکوک سے غسل کرتے اور ایک مکوک سے وضو کرتے اور دوسری روایت مین ہے پانچ مکوک سے۔ پانچون اسکے راوی ہین اور یہ الفاظ شیخین کے ہین۔ اور ترمذی کی روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو کے لیے دو رطل پانی کافی ہے اور ابوداؤد کی روایت مین ہے کہ ایسے برتن سے وضو کرتے تہے جس مین دو رطل پانی آتا ہے اور صاع سے غسل کرتے تہے مکوک مد کو کہتے ہین۔

(۴۴) وَعَنْ سَفِيْنَةَ رضہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُهُ الصَّاعُ مِنَ الْمَاءِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيُوَضِّئُهُ الْمُدُّ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ سفینہ رضہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع پانی سے غسل جنابت کیا کرتے تہے اور ایک مد سے وضو کرتے تہے مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۴۵) وَعَنْ اُمِّ عَمَّارَةَ رضہ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَاُتِيَ بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ قَدْرُ ثُلُثَيِ الْمُدِّ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ فَاَحْفَظُ اَنَّهٗ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَجَعَلَ يَدْلُكُهُمَا وَجَعَلَ يَمْسَحُ اُذُنَيْهِ بَاطِنَهُمَا وَظَاهِرَهُمَا وَلَا اَحْفَظُ اَنَّهٗ مَسَحَ ظَاهِرَهُمَا ترجمہ ام عمارہ رضہ سے روایت ہو کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کا ارادہ کیا سو ایک برتن لایا گیا جسمین بقدر دو تہائی مد کے پانی تہا ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین۔ اور نسائی نے اتنا زیادہ کیا ہو کہا شعبہ نے

۱؎ یعنی وضو کو عضاء کو فرض دھکو سے بڑہا کر رہو سے مثلاً ہاتہ کو مونڈہو تک دہوؤ اور پاؤن کو پنڈلیون تک دہوؤ جیسا کہ اسکا بیان آئندہ حدیث مین ہے۔ ۱۲ منہ رح

مین یاد رکھتا ہون کہ آپنے اپنے دونون بازو دھوئے اور انکو ملنے لگے اور دونون کانون کا اندر سے مسح کرنا شروع کیا۔ اور مجھکو یاد نہین کہ آپ نے باہر سے بھی انکا مسح کیا ہو۔

(۴۶) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رض قَالَ جَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجْنَا لَهٗ مَاءً فِيْ تَوْرٍ مِنْ صُفْرٍ فَتَوَضَّاَ اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ **ترجمہ** عبد اللہ بن زید رض سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے تو ہمنے آپ کے لیئے پیتل کے ایک پیالے مین پانی نکالا تو آپ نے وضو کیا ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۴۷) **وَعَنْ** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ الْوَلْهَانُ فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَاءِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابی بن کعب رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو پر ایک شیطان متعین ہے اسکو ولہان کہتے ہین پس پانی کے وسواس سے بچو ترمذی اسکے راوی ہین۔

اَلتَّاسِعَةُ الْمِنْدِيْلُ

۔ آٹھوین سنت وضو کی رومال ہے

(۴۸) **عَنْ** عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا بَعْدَ الْوُضُوْءِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہی کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک کپڑا تھا جس سے وضو کے بعد بدن کو پونچھا کرتے تھے۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۴۹) **وَعَنْ** مُعَاذٍ رض قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ مَسَحَ وَجْهَهٗ بِطَرَفِ ثَوْبِهٖ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** معاذ رض سے روایت ہی کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب وضو کرتے تو اپنے منہ کو کپڑے کے کنارے سے پونچھتے تھے۔ ترمذی اس کے راوی ہین۔

اَلتَّاسِعَةُ الدُّعَاءُ وَالتَّسْمِيَةُ

۔ نوین سنت وضو کی دعا اور بسم اللہ کہنا ہے۔

(۵۰) **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاصَلٰوةَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهٗ وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکو وضو نہ ہو اوسکی نماز نہین ہوتی اور جو وضو کے ابتدا مین بسم اللہ نہ کہے اسکا وضو نہین۔ ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۵۱) **وَعَنْ** رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ عَنْ جَدَّتِهٖ عَنْ اَبِيْهَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** رباح بن عبد الرحمن بن ابی سفیان بن حویطب سے روایت ہی وہ اپنی دادی سے روایت کرتا ہے وہ اپنے باپ سے کہا کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص وضو کے ابتدا مین بسم اللہ نہ کہے اسکا وضو صحیح نہین۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۵۲) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى اَوَّلَ وُضُوْئِهٖ طَهُرَ جَسَدُهٗ كُلُّهٗ وَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ لَمْ يَطْهُرْ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعُ الْوُضُوْءِ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص وضو کے ابتدا مین اللہ کا نام لی اسکا سب بدن پاک ہو جاتا ہے اور اگر اللہ کا نام نہ لی تو صرف وضو کی جگہ پاک ہوتی ہے اور بدن پاک نہین ہوتا۔ رزین

(۵۳) **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى رض قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّاُ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ **ترجمہ** ابو موسی رض سے روایت ہی کہ مین رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور آپ وضو کر رہے تھے تو مینے سنا آپ فرماتے تھے یعنی یہ دعا پڑھتے تھے اللہم سے آخر تک یعنی الٰہی مجھکو میرے گناہ بخشدے اور میرے گھر کو کشادہ کر اور میری روزی مین برکت کر۔ رزین اسکے راوی ہین۔

اَلْبَابُ الْخَامِسُ فِی الْاَحْدَاثِ النَّاقِضَةِ لِلْوُضُوْءِ وَفِیْهِ سِتَّةُ فُرُوْعٍ

(پانچوان باب وضو توڑنے والی چیزون کے بیان مین اور اس مین چھ فروع ہین)

اَلْفَرْعُ الْاَوَّلُ فِی الْخَارِجِ مِنَ السَّبِیْلَیْنِ غَیْرِهِمَا وَهُوَ اَرْبَعَةُ اَنْوَاعٍ

(پہلی فرع اُس چیز مین جو پیشاب اور پائخانے کی راہ وغیرہ جگہ سے نکلے اور وہ چار قسم ہے)

اَلنَّوْعُ الْاَوَّلُ الرِّیْحُ

(پہلی ہوا سے)

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ اَوْ رِیْحٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ فِی الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ رِیْحًا بَیْنَ اَلْیَتَیْهِ فَلَا یَخْرُجْ حَتّٰی یَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ یَجِدَ رِیْحًا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَهٰذَا لَفْظُ التِّرْمِذِیِّ وَلِمُسْلِمٍ اِذَا وَجَدَ اَحَدُکُمْ فِیْ بَطْنِهٖ شَیْئًا فَاَشْکَلَ عَلَیْهِ اَخَرَجَ اَمْ لَا فَلَا یَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰی یَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ یَجِدَ رِیْحًا وَعِنْدَ اَبِیْ دَاوٗدَ اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَوَجَدَ حَرَکَةً فِیْ دُبُرِهٖ اَحْدَثَ اَوْ لَمْ یُحْدِثْ فَاَشْکَلَ عَلَیْهِ فَلَا یَنْصَرِفْ حَتّٰی یَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ یَجِدَ رِیْحًا ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو نہین ٹوٹتا مگر آواز یا بو سے اور ایک روایت مین ہے کہ جب تم مین سے کوئی مسجد مین ہو اور اپنے چوتڑون مین ہوا پاوے (تو مسجد سے) نہ نکلے جب تک کہ آواز نہ سنے یا بو نہ پاوے مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین اور یہ الفاظ ترمذی کے ہین اور مسلم کی روایت یہ ہے اور جب کوئی اپنے پیٹ مین کچھ پاوے اور اُسکو شبہ گذرے کہ کچھ نکلا ہے یا نہین تو مسجد سے بالکل نہ نکلے جب تک کہ آواز نہ سنے یا بو نہ پاوے اور ابو داؤد کی روایت مین ہے کہ جب تم مین سے کوئی نماز مین ہو اور اپنی دبر مین کچھ حرکت پاوے اور اُسکو شبہ پڑے کہ اُسکا وضو ٹوٹ گیا یا نہین تو (مسجد سے) نہ پھرے جب تک کہ آواز نہ سنے یا بو نہ پاوے۔

(۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ رض قَالَ شُکِیَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ یُخَیَّلُ اِلَیْهِ اَنَّهٗ یَجِدُ الشَّیْءَ فِیْ صَلٰوتِهٖ قَالَ لَا یَنْصَرِفُ حَتّٰی یَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ یَجِدَ رِیْحًا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَةٍ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدَ شَیْئًا بَیْنَ اَلْیَتَیْهِ فَلَا یَخْرُجْ حَتّٰی یَسْمَعَ قَشْمَتَهُمَا اَوْ طَنِیْنَهُمَا اَلْقَشْمَتُ خُرُوْجُ رِیْحٍ مِنْ خَرْقِ السِّقَاءِ اَرَادَ صَوْتَ الرِّیْحِ الَّتِیْ تَخْرُجُ مِنَ الْاِنْسَانِ ترجمہ ... عبداللہ بن زید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ایک شخص کا ذکر ہوا جسکے دل مین خیال گذرتا تھا کہ نماز مین اُس (کی دبر) سے کچھ چیز (ہوا) نکلی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (نماز سے) نہ پھرے جب تک کہ آواز نہ سنے یا بو نہ پاوے۔ ترمذی کے سوا سب پانچون اسکے راوی ہین۔ اور ابو داؤد نے ایک روایت مین زیادہ کیا ہے کہ جب تم مین سے کوئی مسجد مین داخل ہوا اور اپنے دونون

لہ بعضے لوگون کو نماز کی حالت مین کچھ ایسی بے معلوم ہوا نکلتی ہے جس سے اُنکو دل مین شبہ پڑتا ہے کہ شاید وضو ٹوٹ گیا ہو سو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک ہوا کی آواز نہ سنے یا بو نہ پاوے تب تک وضو نہین ٹوٹتا اس لئے کہ وضو کے ہونے کا یقین ہے اور شک سے یقین دور نہین ہوتا۔ ۱۲

چوتڑون کے درمیان کچھہ چیز (ہوا) پاوے تو جب تک اسکی آواز نہ سنے مسجد سے نہ نکلے شیش اُس ہوا کو کہتے ہین جو مشک کی مُنہ سے نکلتی ہے مراد وہ ہوا ہے جو آدمی (کی دبر) سے نکلتی ہے۔

(۳) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدِ الصَّلٰوةَ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَهٰذَا لَفْظُهٗ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلَفْظُهٗ أَتَى أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ وَتَكُوْنُ الرِّيْحَةُ وَيَكُوْنُ فِي الْمَاءِ قِلَّةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ترجمہ علی بن طلق رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز مین کسی کا وضو ٹوٹ جائے تو چاہیئے کہ (نماز سے) پہری اور وضو کرکے پہر نماز پڑہے ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین اور یہ الفاظ ابوداؤد کی ہین اور ترمذی کے الفاظ یہ ہین۔ کہ ایک گنوار آیا اور اسنے کہا یا حضرت ہم مین کوئی آدمی (کبھی) بیابان مین ہوتا ہے اور اُسکو ہوا آتی ہے اور پانی کم ملتا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی کا وضو ٹوٹ جاوے تو چاہیئے کہ وضو کرے اور عورتون سے دبر مین صحبت نہ کرو کہ اللہ تعالے حق بات کہنے سے نہیں شرماتا۔

اَلثَّانِي الْمَذِيُّ

(دوسری چیز وضو کے توڑنے والی مذی ہے)

(۴) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رض كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهٖ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ رض فَسَأَلَهٗ فَقَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهٗ وَيَتَوَضَّأُ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّيْخَيْنِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمَالِكٍ وَأَبِي دَاوٗدَ عَنِ الْمِقْدَادِ أَنَّ عَلِيًّا رض أَمَرَهٗ أَنْ يَسْأَلَ لَهٗ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا دَنَى مِنْ إِمْرَأَتِهٖ فَخَرَجَ الْمَذِيُّ مَاذَا عَلَيْهِ قَالَ عَلِيٌّ رض فَإِنَّ عِنْدِي ابْنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَهٗ قَالَ الْمِقْدَادُ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَنْضِحْ فَرْجَهٗ بِالْمَاءِ وَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ زَادَ أَبُوْدَاوٗدَ وَفِي أُخْرٰى لِيَغْسِلْ ذَكَرَهٗ وَأُنْثَيَيْهِ وَلَهٗ فِي أُخْرٰى قَالَ عَلِيٌّ رض كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَجَعَلْتُ أَغْتَسِلُ حَتّٰى تَشَقَّقَ ظَهْرِي فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ ذُكِرَ لَهٗ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ إِذَا رَأَيْتَ الْمَذِيَ فَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ فَإِذَا انْضَحَتِ الْمَاءَ فَاغْتَسِلْ ترجمہ محمد بن حنفیہ رض سے روایت ہے کہا کہ علی رض نے کہا کہ مجھکو مذی بہت آیا کرتی تہی تو مین شرمایا کہ (اسکا حکم) حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھون اس لیئے کہ آپ کی بیٹی میرے نکاح مین تہی تو مینے مقداد بن اسود کو کہا اسنے آپ سے پوچھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا ذکر دہو ڈالے اور وضو کرے چھون اسکے راوی ہین اور یہ الفاظ شیخین کے ہین۔ اور مالک اور ابوداؤد کی روایت مین مقداد سے آیا ہے کہ علی رض نے اُس سے کہا کہ اُس کے لیئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کے نزدیک جاوے اور (شہوت سے) اُسکو مذی نکلے تو اُسکا کیا حکم ہے حضرت علی رض نے کہا کہ میرے نکاح مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہے۔ اور مین حضرت سے پوچھتے ہوئے شرماتا ہون مقداد نے کہا کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس کا حکم پوچھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم مین سے مذی پاوے تو چاہیئے کہ اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑکے اور چاہیئے کہ

وضو کرے جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتا ہے۔ ابو داؤد نے ایک روایت میں اتنا زیادہ کیا ہے کہ چاہیئے کہ اپنا ذکر اور دونوں خصیے دھو ڈالے اور دوسری روایت میں یہ زیادہ ہے کہ علی رضؓ نے کہا کہ مجھکو مذی بہت آیا کرتی تھی تو میں نہاتا رہا یہانتک کہ میری پیٹھ پھٹ گئی تو میں نے یہ حال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا مت کیا کر جب تو مذی دیکھے تو اپنا ذکر دھو ڈالا کر اور وضو کر لیا کر جیسے نماز کے لیے وضو کرتا ہے پھر جب تو پانی (منی) ڈالے تو غسل کیا کر۔

(۵) **وعن** سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رضؓ قَالَ كُنْتُ أَلْقَى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً وَعَنَاءً وَكُنْتُ أُكْثِرُ مِنْهُ الْاِغْتِسَالَ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا يُجْزِئُكَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوْءُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَا يُصِيْبُ الثَّوْبَ مِنْهُ فَقَالَ يَكْفِيْكَ أَنْ تَأْخُذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَتَنْضَحَ بِهِ حَيْثُ تَرٰى أَنَّهُ أَصَابَ مِنْ ثَوْبِكَ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ اور سہل بن حنیف رضؓ سے روایت ہے کہا کہ میں مذی سے سختی اور تکلیف پاتا تھا اور میں اس سے نہایا کرتا تھا تو میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اسکا حکم) پوچھا تو آپنے فرمایا کہ تجھکو تو اس سے وضو کر لینا کافی ہے (یعنی مذی سے غسل لازم نہیں ہوتا) تو میں نے عرض کیا یا حضرت جو مذی کپڑے کو لگ جائے اسکا کیا حکم ہے فرمایا تجھکو کافی ہے یہ کہ جس جگہ تو اپنے کپڑے میں مذی لگی دیکھے وہاں پانی کا چلو لیکر چھڑک دے ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۶) **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رضؓ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا يُوْجِبُ الْغُسْلَ وَعَنِ الْمَاءِ يَكُوْنُ بَعْدَ الْمَاءِ فَقَالَ ذٰلِكَ الْمَذْيُ وَكُلُّ فَحْلٍ يُمْذِيْ فَتَغْسِلُ مِنْ ذٰلِكَ فَرْجَكَ وَأُنْثَيَيْكَ وَتَوَضَّأُ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عبداللہ بن سعد انصاری رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا چیز غسل کو واجب کرتی ہے اور جو پیشاب کے بعد پانی آتا ہے اسکا کیا حکم ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مذی ہے اور ہر نر مذی ڈالتا ہے سو مذی سے اپنا ذکر اور خصیے دھو ڈال اور وضو کر لے جیسی تو نماز کے لیئے وضو کرتا ہے ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔

(۷) **وعن** عُمَرَ رضؓ قَالَ إِنِّيْ لَأَجِدُ بَعْدَ رِيْحِيْ مِثْلَ الْحَرِيْرَةِ فَإِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَغْسِلْ ذَكَرَهُ وَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ يَعْنِي الْمَذْيَ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ اور عمر رضؓ سے روایت ہے کہا کہ میں پاتا ہوں کوئی چیز حریرہ[۵] کی طرح میرے بدن سے اترتی ہے پھر جب کوئی تم سے ایسی چیز پاوے تو چاہیئے کہ اپنا ذکر دھو ڈالے اور وضو کرے جیسے نماز کے لیئے وضو کرتا ہے مراد اس سے مذی ہے۔ مالک اس کے راوی ہیں۔

الثالث القیء

(تیسری چیز وضو کے توڑنے والی قے ہے)

(۸) **عن** أَبِي الدَّرْدَاءِ رضؓ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ وَكَانَ صَائِمًا فَتَوَضَّأَ قَالَ مَعْدَانُ وَلَقِيْتُ ثَوْبَانَ رضؓ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ صَدَقَ وَأَنَا صَبَبْتُ لَهُ وُضُوْءَهُ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابو درداء رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ میں قے کی تو آپ نے وضو کیا معدان نے کہا کہ میں دمشق کی مسجد میں ثوبان سے ملا اور میں نے اس سے (اس حدیث کا حال) پوچھا تو اسنے کہا کہ وہ سچا ہے میں آپکو

[۵] حریرہ رینھی کپڑے کو کہتے ہیں اور ایک قسم کا حلوا بھی ہوتا ہے جو چکا کر بیمار کو کھلاتے ہیں۔ ۱۲ صراح

لیے وضو کا پانی لایا تھا ابو داؤد اور ترمذی اس کے راوی ہین۔

الرّابِعُ الدَّمُ

(چوتھی چیز وضو کے توڑنے والی... لہو ہے)

(۹) عَنِ الْمِسْوَرِ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضہ مِنَ اللَّیْلَةِ الَّتِیْ طُعِنَ فِیْهَا فَاَیْقَظَ عُمَرُ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَقَالَ عُمَرُ نَعَمْ وَلَا حَظَّ فِی الْاِسْلَامِ لِمَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰی عُمَرُ وَجُرْحُهٗ یَثْعَبُ دَمًا اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ یَثْعَبُ یَسِیْلُ **ترجمہ** مسور رض سے روایت ہے کہ مین عمر بن خطاب رض کے پاس گیا جس رات وہ زخمی ہوئے تو مینے عمر رض کو صبح کی نماز کے لیئے جگایا تو عمر رض نے کہا کہ ہان پڑہتا ہون اور کہا جو نماز کو چہوڑ دی وہ اسلام سے بے نصیب ہے پہر عمر رض نے نماز پڑہی اور اونکا زخم لہو سے جوش مار رہا تہا مالک اسکے راوی ہین۔ یثعب کے معنے ہین بہ[1] رہا تہا

(۱۰) وَعَنْ جَابِرٍ رض قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ فَاَصَابَ رَجُلٌ اِمْرَاَةَ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ فَحَلَفَ لَا اَنْتَهِیْ حَتّٰی اُهْرِیْقَ دَمًا مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ فَخَرَجَ یَتْبَعُ اَثَرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَقَالَ مَنْ رَجُلٌ یَكْلَؤُنَا فَانْتَدَبَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَرَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ كُوْنَا بِفَمِ الشِّعْبِ قَالَ فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلَانِ اِلٰی فَمِ الشِّعْبِ اِضْطَجَعَ الْمُهَاجِرِیُّ وَقَامَ الْاَنْصَارِیُّ یُصَلِّیْ فَاَتَی الرَّجُلُ فَلَمَّا رَاٰی شَخْصَهٗ عَرَفَ اَنَّهٗ رَبِیْئَةٌ فَرَمٰی بِسَهْمٍ فَوَضَعَهٗ فِیْهِ فَنَزَعَهٗ حَتّٰی رَمٰی بِثَلَاثَةِ اَسْهُمٍ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ اَنْبَهَ صَاحِبَهٗ فَلَمَّا عَرَفَ اَنَّهُمْ قَدْ نَذِرُوْا بِهٖ هَرَبَ وَلَمَّا رَاٰی الْمُهَاجِرِیُّ مَا بِالْاَنْصَارِیِّ مِنَ الدِّمَاءِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَلَا اَنْبَهْتَنِیْ اَوَّلَ مَا رَمَاكَ قَالَ كُنْتُ فِیْ سُوْرَةٍ اَقْرَؤُهَا فَلَمْ اَحِبَّ اَنْ اَقْطَعَهَا اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ الْاِنْتِدَابُ الْاِجَابَةُ اِلٰی مَا یُؤْمَرُ بِهِ الْاِنْسَانُ وَالرَّبِیْئَةُ الَّذِیْ یَحْفَظُ الْقَوْمَ وَیَاْتِیْهِمْ بِخَبَرِ الْعَدُوِّ وَلِئَلَّا یَهْجُمَ عَلَیْهِمْ **ترجمہ** اور جابر رض سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہ جنگ ذات الرقاع مین نکلے تو ایک مسلمان مرد نے ایک مشرک عورت پائی یا اوسکو مار ڈالا تو اس مشرک نے قسم کہائی کہ جب تک مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہیون سے کسی کا خون نہ بہالون (تب تک) باز نہ آؤن گا تو وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچہے نکلا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک منزل پہ اُترے اور فرمایا کوئی ہے جو ہماری نگہبانی کرے تو ایک مہاجر اور ایک انصاری مرد نے آپ کا حکم قبول کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہاڑ کے درے پر جاکر کہڑے ہو جاؤ سو جب وہ دونون مرد پہاڑ کے درے کی طرف نکلے تو مہاجر لیٹ گیا اور انصاری کہڑا ہو کر نماز پڑہنے لگا (لڑتے ہین) وہ مشرک آیا اور اوس نے انصاری کا وجود دیکہکر پہچان لیا کہ یہ (لشکر کا) محافظ ہی تو اُسنے اُسکو ایسا تیر مارا جو اسکے بدن مین جا لگا انصاری نے اسکو کہینچکر نکالدیا یہان تک کہ اُسنے تین تیر مارے انصاری نے (اُسی حال مین) رکوع اور سجدہ کیا پہر اُسکا ساتہی جاگا اور جب اُس کافر نے پہچانا کہ اصحاب نے اسکو دیکہ لیا ہے تو بہاگ گیا اور جب مہاجر نے انصاری کے بدن سے لہو بہتا ہوا دیکہا تو کہا سبحان اللہ تو نے اول تیر لگنے کے وقت مجہکو خبردار کیون نہ کیا اُسنے کہا کہ مین ایک سورہ پڑہ رہا تہا مینے نہ چاہا کہ اسکو بیچ مین چہوڑ دون۔ ابو داؤد اسکے راوی ہین۔ انتداب کے معنے ہین کہ آدمی کو جو حکم ہو وہ قبول کرے اور بجالاوے اور رئیہ اسکو کہتے ہین جو قوم کا محافظ ہو اور دشمن کی خبر لاوے تاکہ دشمن اُن پر ہجوم نہ کرے۔

[1] یعنے اُن کے زخم سے لہو بہ رہا تہا۔ ۱۲

الفرع الثانی فی مس المرأۃ والفرج وفیہ نوعان

(دوسری فرع عورت اور شرمگاہ کے ہاتھ لگانے مین اور یہ دو قسم ہے)

الاول فی لمس المرأۃ

(پہلی فرع عورت کے چھونے مین)

(۱۱) **عن** عائشۃ رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل امرأۃ من نسائہ ثم خرج الی الصلوٰۃ ولم یتوضأ قال عروۃ فقلت لھا ومن ھی الا انت فضحکت اخرجہ اصحاب السنن **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیون سے کسی بی بی کا بوسہ لیا پھر نماز کی طرف نکلے اور وضو نہ کیا عروہ کہتا ہے مینے عائشہ رض سے پوچھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس بی بی کا بوسہ لیا تہا تمہارا ہی لیا ہوگا تو حضرت عائشہ رض ہنسنے لگین اصحاب سنن اس کے راوی ہین۔

(۱۲) **وعن** ابن عمر رض انہ کان یقول قبلۃ الرجل امرأتہ وجسہا بیدہ عن الملامسۃ فمن قبل امرأتہ او جسہا بیدہ فعلیہ الوضوء ومثلہ عن ابن مسعود اخرجہ مالک **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہی وہ کہتے تہے مرد کو اپنی بی بی کا بوسہ لینا اور اوسکو ہاتہ سے پکڑنا ملامست مین داخل ہے سو جو شخص اپنی بی بی کا بوسہ لے یا اوس کو ہاتہ سے پکڑے تو اوسپر وضو لازم ہے اور ابن مسعود رض سے بہی اسیطرح آیا ہی۔ مالک اس کے راوی ہین۔

(۱۳) **وعن** ابی بن کعب رض انہ قال یا رسول اللہ اذا جامع الرجل امرأتہ فلم ینزل قال یغسل ما مس المرأۃ منہ ثم یتوضأ ویصلی اخرجہ الشیخان **ترجمہ** ابی بن کعب رض سے روایت ہی اوسنے کہا یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مرد اپنی عورت سے جماع کرے بدون انزال کے (یعنی انزال ہونے سے پہلے ذکر کو اوس کے فرج سے باہر نکال لے تو اوسپر غسل آتا ہے یا نہین) کہا کہ اپنا ذکر دہو ڈالے پہر وضو کرکے نماز پڑہ لے شیخین اسکے راوی ہین۔

الثانی لمس الذکر

(دوسری نوع ذکر کو ہاتھ لگانا ہے)

(۱۴) **عن** طلق بن علی قال قدمنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء رجل کانہ بدوی فقال یا رسول اللہ ما تری فی مس الرجل ذکرہ بعد ما یتوضأ قال وھل ھو الا مضغۃ منہ او قال بضعۃ منہ اخرجہ اصحاب السنن واللفظ لغیر الترمذی **ترجمہ** طلق بن علی رض سے روایت ہی کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے تو ایک مرد گنوار سا آیا اور اوسنے کہا یا حضرت ص اگر وضو کے بعد مرد کا ذکر کو ہاتہ لگ جائے تو اوس کا کیا حکم ہے فرمایا (اس سے وضو نہیں ٹوٹتا) وہ تو اوسکے بدن کا ایک ٹکڑا ہے۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہین اور الفاظ غیر ترمذی کے ہین۔

(۱۵) **وعن** بسرۃ بنت صفوان رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مس ذکرہ فلا یصل حتی

یتوضأ اخرجہ الاربعۃ وھذا لفظ الترمذی ترجمہ اور بسرہ صفوان کی بیٹی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے ذکر کو ہاتھ لگائے وہ بدون وضو کے نماز نہ پڑھے چار راوی اس کے راوی ہیں اور یہ ترمذی کے الفاظ ہیں

(۱۶) وعن مصعب بن سعد بن ابی وقاص رض قال کنت امسک المصحف علی سعد بن ابی وقاص فاحتککت فقال سعد لعلک مسستَ ذکرک قلت نعم فقال قم فتوضأ فتوضأت ثم رجعت اخرجہ مالک ترجمہ مصعب بن سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ میں سعد بن ابی وقاص رض کے لئے قرآن پکڑے رہتا تھا اور وہ پڑھا کرتے تھے تو میں نے ایک دن کھجلایا تو سعد نے کہا کہ شاید تو نے اپنے ذکر کو چھوا ہے میں نے کہا ہاں فرمایا اٹھ اور وضو کر سو میں نے وضو کیا پھر میں (وضو کر کے) پلٹ آیا مالک اسکے راوی ہیں۔

(۱۷) وعن نافع قال کنت مع ابن عمر رض فی سفر فرأیتہ بعد ان طلعت الشمس توضأ ثم صلی فقلت لہ ان ھذہ لصلوۃ ما کنت تصلیھا فقال انی بعد ان توضأت لصلوۃ الصبح مسستُ فرجی ثم نسیت ان اتوضأ فتوضأت وعدت لصلوتی اخرجہ مالک ترجمہ نافع رض سے روایت ہے کہا کہ میں ایک سفر میں ابن عمر رض کے ساتھ تھا تو میں نے دیکھا کہ انہوں نے سورج نکلنے کے بعد وضو کر کے نماز پڑھی میں نے اُن سے کہا کہ یہ نماز تم نے آگے کبھی نہیں پڑھی تھی انہوں نے کہا کہ صبح کی نماز کے وضو کرنے کے بعد میرا ہاتھ اپنی شرمگاہ کو لگ گیا تھا پھر میں وضو کرنا بھول گیا تو اب میں نے وضو کر کے نماز پھر پڑھی ہے۔ مالک اسکے راوی ہیں۔

الفرع الثالث فی النوم والاغماء والغشی

(تیسری فرع سونے اور بے ہوشی اور غشی کے بیان میں)

(۱۸) عن انس رض قال کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینامون ثم یصلون ولا یتوضأون قیل لقتادۃ سمعتہ من انس رض قال ای واللہ اخرجہ مسلم وھذا لفظہ وابو داود والترمذی ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رض (بارہا وضو بیٹھے سو جایا کرتے تھے پھر (اسی وضو سے) نماز پڑھ لیتے تھے اور (تازہ) وضو نہ کرتے تھے کسی نے قتادہ سے کہا کہ کیا تو نے یہ حدیث انس رض سے سنی ہے اُس نے کہا ہاں قسم ہے اللہ کی۔ مسلم ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

(۱۹) وعن ابن عمر رض انہ کان ینام جالسا ثم یصلی ولا یتوضأ اخرجہ مالک ترجمہ اور ابن عمر رض سے روایت ہے کہ وہ بیٹھے بیٹھے سو جاتے تھے پھر نماز پڑھ لیتے تھے اور (تازہ) وضو نہ کرتے تھے۔ مالک رح اس کے راوی ہیں۔

(۲۰) وعن علی رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العینان وکاء السہ فمن نام فلیتوضأ اخرجہ ابو داود الوکاء ما یشد بہ راس القربۃ ونحوہ والسہ الاست وقیل حلقۃ الدبر ترجمہ علی رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں آنکھیں دبر کا سر بند ہیں پس جو شخص (وضو سے) سو جائے تو چاہیئے کہ (پھر) وضو کرے ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔ وکاء اُس چیز کو کہتے ہیں جس سے مشک وغیرہ کا بند باندھا جاوے اور سہ دبر کو کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ دبر کا حلقہ ہے۔

(۲۱) وعن ابن عباس رض انہ رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام وھو ساجد حتی غط ونفخ ثم قام یصلی فقلت یا رسول اللہ انک قد نمت قال ان الوضوء لا یجب الا علی من نام مضطجعا فانہ اذا اضطجع

إِسْتَحَبَّتْ مُوَاصَلَتُهُ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ وَهٰذَا لَفْظُ التِّرْمِذِيِّ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدے مین سوتے دیکھا یہان تک کہ خراٹے لینے اور بہکنے لگے پھر اُٹھکر نماز پڑہنے لگے مینے کہا یا حضرت آپ سوگئے تہے فرمایا وضو تو اُسپر واجب ہے جو لیٹ کر سو جائے اس واسطے کہ جب لیٹ جاتا ہے تو اُسکی جوڑ ڈہیلی ہو جاتے ہین ۔ اصحاب سنن اس کے راوی ہین ۔ اور یہ الفاظ ترمذی کے ہیں ۔

(۲۲) وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رض فَقُلْتُ لَهَا أَلَا تُحَدِّثِينِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ بَلٰى ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَتْ وَالنَّاسُ عُكُوفٌ يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ مِنْ حَدِيثٍ طَوِيلٍ وَأَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَيَأْتِي فِي حَرْفِ الْمِيمِ فِي ذِكْرِ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كِتَابِ الْمَوْتِ الْمِخْضَبُ بِكَسْرِ الْمِيمِ وَالْإِجَانَةُ وَقَوْلُهُ لِيَنُوءَ أَيْ لِيَنْهَضَ لِيَقُومَ ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رض سے روایت ہے کہا کہ مین حضرت عائشہ رض کے پاس اندر گیا تو مینے کہا کہ کیا تم مجھ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض الموت کا حال بیان کرتے ہو انہون نے کہا ہان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مرض الموت سے) بیمار ہوئے تو فرمایا کہ کیا لوگ نماز پڑہ چکے ہین ہمنے کہا نہین آپکے منتظر ہین فرمایا کہ میرے لیئے لگن مین پانی ڈالکر رکھو ۔ عایشہ رض فرماتی ہین ہمنے پانی ڈالکر کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا پھر اُٹھنے لگے تو بیہوش ہوگئے پھر ہوش مین آئے اور فرمایا کہ کیا لوگ نماز پڑہ چکے ہین ہمنے عرض کیا کہ نہین یا رسول اللہ آپکے منتظر ہین اور لوگ عشا کی نماز کو لیئے بیٹھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انتظار کر رہے ہین شیخین اسکے راوی ہین اور یہ ایک حدیث دراز کا ٹکڑا ہے جو شیخین نے روایت کی اور کتاب الموت کی حرف میم مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کو بیان مین آویگی مخضب لگن اور بالٹی کو کہتے ہین اور ینوء کے معنی ہین کہ اُٹھنے لگے ۔

(۲۳) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ فِي صَلٰوةِ الْكُسُوفِ فُتُّ حَتّٰى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ وَجَعَلْتُ أَصُبُّ فَوْقَ رَأْسِي مَاءً قَالَ عُرْوَةُ رض وَلَمْ تَتَوَضَّأْ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ اسماء ابو بکر رض کی بیٹی سے روایت ہے کہ اوس نے سورج گہن کی نماز کے بیان میں کہا کہ مین (نماز مین) کہڑی ہوئی یہان تک کہ مجھکو غشی آگئی تو مینے اپنے سر پر پانی ڈالنا شروع کیا عروہ نے کہا اور اُسنے وضو نہ کیا یعنی غشی سے وضو نہین ٹوٹتا شیخین اسکے راوی ہین ۔

اَلْفَرْعُ الرَّابِعُ فِي أَكْلِ مَا مَسَّتْهُ النَّارُ وَهُوَ نَوْعَانِ

(چوتھی نوع آگ کی پکی چیز کے کہانے مین ۔ اور وہ دو قسم ہے ۔)

اَلْأَوَّلُ فِي الْوُضُوءِ مِنْهُ

(پہلی قسم اُس سے وضو کرنے کے بیان مین)

(۲۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ وَجَدَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ فَارِظٍ يَتَوَضَّأُ عَلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ إِنَّمَا أَتَوَضَّأُ مِنْ

انوارِ اقط اکلتہا کانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول توضؤا مما مست النار اخرجہ الخمسۃ الا البخاری وھذا لفظ مسلم ولہ عن عائشۃ مثلہ الا انوار جمع نور وھی قطعۃ من الاقط وھو لبن جامد متحجر

ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ اون کو عبداللہ بن قارظ نے مسجد کے دروازے پر وضو کرتے پایا تو اُنہون نے کہا کہ مین تو پنیر کے ٹکڑے کہانے کے سبب سے وضو کرتا ہون اسواسطے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تہے کہ آگ کی پکی چیز (کہانے) سے وضو کیا کرو سولے بخاری کے پانچون اسکے راوی ہین اور یہ الفاظ مسلم کے ہین اور عائشہ رضہ سے بہی اسیطرح مسلم نے روایت کی ہے انوار جمع نور کی ہے اور وہ ایک ٹکڑا ہے پنیر کا۔ اور وہ دودہ سے جما ہوا پکایا گیا۔

الثانی فی ترک الوضوء

(دوسری نوع اُس سے وضو نہ کرنے کے بیان مین)

(۲۵) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکل کتف شاۃ وصلی ولم یتوضأ اخرجہ الستۃ الا الترمذی وھذا لفظ الشیخین وللبخاری فی اخری انہ انتشل عرقا من قدر ولمسلم انہ انتہش من کتف ثم صلی ولم یتوضأ انتشل العرق اخذہ بیدہ من القدر والعرق العظم اذا کان علیہ لحم وانتہش اللحم بسنہ نہشا وعنہ منہمہ اخذہ بمقدم اسنانہ

ترجمہ ابن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بکری کا اگلا بازو پکا ہوا کہایا پہر نماز پڑہی اور وضو نہ کیا۔ چنون اس کے راوی ہین سولے ترمذی کے اور یہ الفاظ شیخین کے ہین اور بخاری رح کی اور روایت مین ہے کہ آپ نے ہانڈی سے ہڈی بکڑی اور مسلم کی روایت مین ہے کہ آپ نے بکری کے مونڈہے سے گوشت نوچکر کہایا پہر نماز پڑہی اور وضو نہ کیا کہتے ہین انتشل العرق کے معنی ہین کہ ہاتہ کے ساتہ ہانڈی سے ہڈی بکڑی اور عرق اُس ہڈی کو کہتے ہین جسپر گوشت ہو اور انتہش اللحم ساتہ شین نقطہ دار اور بے نقطے کی ہے اسکے معنی ہین کہ گوشت کو اگلے دانتون سے بکڑا۔

(۲۶) وعن عمرو بن امیۃ رضہ انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحتز من کتف شاۃ بیدہ فدعی الی الصلوٰۃ فالقی السکین التی یحتز بہا ثم قام فصلی ولم یتوضأ اخرجہ الشیخان والترمذی وھذا لفظ الشیخین

ترجمہ عمرو بن امیہ رضہ سے روایت ہی کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ بکری کے مونڈہے سے گوشت کاٹ رہے تہے پہر نماز کی طرف بلائے گئے تو گوشت کاٹنے والی چہری ہاتہ سے پہینکدی پہر اُٹہکر نماز پڑہی اور وضو نہ کیا۔ شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہین اور یہ الفاظ شیخین کے ہین۔

(۲۷) وعن جابر رضہ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا معہ فدخل علی امرأۃ من الانصار فذبحت لہ شاۃ واتت بقناع من رطب فاکل منہ ثم توضأ للظہر وصلی ثم انصرف فاتتہ بعلاۃ من علاۃ الشاۃ فاکل ثم صلی العصر ولم یتوضأ اخرجہ الاربعۃ وھذا لفظ الترمذی ولابی داود والنسائی قال کان اخر الامرین من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترک الوضوء مما غیرت النار القناع الطبق والعلالۃ بقیۃ الشیء

ترجمہ اور جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکل (چلے) اور مین آپکے ساتہ تہا تو ایک انصاری عورت کے پاس گئے اُسنے آپ کو لیئے بکری ذبح کی اور تازہ چہوہارون کا طشت لائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے چہوہاری کہائی پہر وضو کرکے ظہر کی نماز پڑہی پہر نماز سے فارغ ہوکر پہرے پہر وہ آپ کی پاس بقایہ گوشت لائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ گوشت کہایا پہر عصر کی نماز پڑہی

اور (تازہ) وضو نہ کیا۔ چاروں اسکے راوی ہیں اور یہ الفاظ ترمذی کے ہیں اور ابوداؤد اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ دونوں باتوں میں آخری کام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ ہے کہ آپنے آگ کی پکی چیز سے وضو نہیں کیا۔ قتاع طبق کو کہتے ہیں اور علالہ باقی چیز کو کہتے ہیں۔

(۲۸) **وَعَنْ** عُبَيْدِ بْنِ ثُمَامَةَ الْمُرَادِيِّ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مِصْرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ رض مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ فِي الْمَسْجِدِ بِمِصْرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ أَوْ سَادِسَ سِتَّةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَارِ رَجُلٍ فَمَرَّ بِلَالٌ رض فَنَادَى بِالصَّلَاةِ فَخَرَجْنَا فَمَرَرْنَا بِرَجُلٍ وَبُرْمَتُهُ عَلَى النَّارِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَابَتْ بُرْمَتُكَ قَالَ نَعَمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَتَنَاوَلَ مِنْهَا بِضْغَةً فَلَمْ يَزَلْ يَعْلُكُهَا حَتّٰى أَخْرَمَ بِالصَّلٰوةِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ اور عبید بن ثمامہ مرادی رض سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے عبداللہ بن حارث ہمارے پاس مصر میں آئے تو میں نے انسے سنا مصر کی مسجد میں حدیث بیان کرتے تھے کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ میں اُن میں سے ساتواں یا چھٹا آدمی ہوں جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مرد کے گھر میں تھے پھر بلال رض وہاں سے گذرے اور نماز کی اذان کہی تو ہم نکلے اور ایک مرد پر گذرے جسکی ہانڈی آگ پر پک رہی تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ کیا تیری ہانڈی پک گئی ہے اُسنے کہا ہاں میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے ایک بوٹی لی پھر اسکو ہمیشہ چوستے رہے یہاں تک کہ نماز کی تکبیر تحریمہ کہی اور میں آپکو دیکھ رہا تھا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

۲۹ **وَعَنْ** سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ أَدْنٰى خَيْبَرَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَدَعَا بِالْأَطْعِمَةِ فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِسَوِيْقٍ فَأَمَرَ فَثُرِّيَ فَأَكَلَ وَأَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ ثُرِّيَ أَيْ بُلَّ بِالْمَاءِ ترجمہ سوید بن نعمان رض سے روایت ہے کہا کہ ہم جنگ خیبر کے سال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے یہاں تک کہ جب خیبر کے نزدیک صہبا میں پہونچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی پھر جب نماز پڑھ چکے تو کھانے منگائے تو آپ کو پاس ستو کے سوا کچھ نہ لایا گیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے بھگونے کا حکم فرمایا تو ستو بھگویا گیا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا اور ہم نے بھی کھایا پھر مغرب کی نماز کو کھڑے ہوئے اور آپنے کلی کی اور ہم نے بھی کلی کی اور وضو نہ کیا۔ بخاری اور مالک اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ ثری کے معنے ہیں کہ پانی سے بھگو دیئے۔

(۳۰) **وَعَنْ** أَنَسٍ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَلَمْ يَتَمَضْمَضْ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَصَلّٰى أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ اور انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا تو نہ کلی کی نہ وضو کیا سابق وضو سے نماز پڑھی۔ ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

اَلْفَرْعُ الْخَامِسُ فِي لُحُوْمِ الْاِبِلِ

(پانچویں فرع اونٹوں کے گوشت کے بیان میں)

(۳۱) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رض أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَّأْ قَالَ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ قَالَ نَعَمْ فَتَوَضَّأْ مِنْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ قَالَ أُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أُصَلِّي

فی مبارک الابل قال لا اخرجہ مسلم وللابی داود والترمذی عن البراء رض لا تصلوا فی مبارک الابل فانها من الشیاطین وسئل عن مرابض الغنم فقال صلوا فیها فانها برکۃ ترجمہ جابر بن سمرہ رض سے روایت ہے کہا ایک مرد نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا ہم بکری کے گوشت (کھانے) سے وضو کریں فرمایا چاہے تو وضو کرلیا کر اور چاہے تو نہ کیا کر پھر اُسنے کہا کہ اونٹ کے گوشت (کھانے) سے بھی وضو کریں یا نہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اونٹ کے گوشت سے وضو کیا کر پھر اُسنے پوچھا کہ کیا بکری کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھنا درست ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں پھر اُس نے پوچھا کہ اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں (جائز) مسلم اسکے راوی ہیں۔ ابو داؤد اور ترمذی میں براء رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز نہ پڑھا کرو اسواسطے کہ اونٹ شیطانوں کی جنس سے ہیں پھر کسی نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھنے کا حکم پوچھا تو فرمایا کہ وہاں نماز پڑھنا درست ہے اسواسطے کہ اُن میں برکت ہے یعنے اسواسطے کہ وہ بہشتی جانور ہیں۔

الفرع السادس فی احادیث متفرقۃ

(چھٹی فرع متفرق حدیثوں کے بیان میں۔)

(۳۲) عن ابن مسعود رض قال کنا لا نتوضا من موطئ ولا نکفت شعرا ولا ثوبا اخرجہ ابو داود الموطئ ما یوطأ فی الطریق من الاذی ترجمہ ابن مسعود رض سے روایت ہے کہا کہ ہم گندگی پر پاؤں رکھنے سے وضو کیا کرتے تھے اور نہ بالوں کا جوڑا باندھتے تھے اور نہ کپڑے سمیٹتے تھے ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔ اور موطی اُس گندگی کو کہتے ہیں جو راہ میں پاؤں کے نیچے آوے۔

(۳۳) وعن ابی ہریرۃ رض قال بینما رجل یصلی مسبلا ازارہ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذہب فتوضا فذہب فتوضا ثم جاء فقال لہ رجل یا رسول اللہ مالک امرتہ ان یتوضا فقال انہ کان یصلی وہو مسبل ازارہ وان اللہ لا یقبل صلوۃ رجل مسبل ازارہ اخرجہ ابو داود ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ کہا جس حالت میں کہ ایک مرد (ٹخنوں سے نیچے) تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ جا اور وضو کر وہ چلا گیا اور وضو کرکے پھر آیا تو ایک مرد نے عرض کیا کہ یا حضرت اُسنے آپ سے اُسے وضو کرنے کو کیوں کہا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ (ٹخنوں سے نیچے) تہبند چھوڑ کر نماز پڑھ رہا تھا اور جو شخص (ٹخنوں سے نیچے) تہبند چھوڑ کر نماز پڑھے اللہ اُسکی نماز قبول نہیں کرتا ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

الباب السادس فی المسح علی الخفین

(چھٹا باب مسح موزوں کے بیان میں)

(۱) عن المغیرۃ بن شعبۃ رض قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا مغیرۃ خذ الاداوۃ فاخذتها فانطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی توارای عنی فقضی حاجتہ وعلیہ جبۃ شامیۃ فذہب لیخرج یدہ من کمیہا

ل ۵ یعنے کیا بکری کے گوشت کھانے سے وضو کرنا واجب ہے فرمایا کہ واجب نہیں بلکہ اختیار ہے چاہے کرے یا نہ کرے ۱۲

فضاقت فاخرجت من اسفلها فصببت علیه فتوضأ وضوءه للصلاة ومسح علی خفیه ثم صلی اخرجه الستة و اخرجه قال فاهویت لانزع خفیه فقال دعهما فانی ادخلتهما طاهرتین فمسح علیهما هذا لفظ الشیخین ولمسلم رحمه الله فی اخری ان النبی صلی الله علیه وسلم مسح علی الخفین ومقدم راسه وعلی عمامته وللابی داود فی اخری ان النبی صلی الله علیه وسلم مسح علی الخفین فقلت یارسول الله نسیت فقال بل انت نسیت بهذا امرنی ربی عزوجل

ترجمہ مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہی کہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہا تو فرمایا کہ لے مغیرہ پانی کا برتن لے تو مینے پانی کا برتن لیا پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم چلے یہان تک کہ مجھ سے چھپ گئی پہر پائخانے سے فراغت کرکے آئے اور اُس وقت آپ شام کا جبہ پہنے ہوئے تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسکی آستین سے ہاتھ نکالنے لگے اسکی آستین تنگ ہوئی پہر آپنے اُسکے نیچے سے ہاتھ نکالا تو مینے آپ کے ہاتھ پر پانی ڈالا تو آپنے نماز کے لئے وضو کیا۔ اور اپنے موزون پر مسح کیا پہر نماز پڑہی۔ چھون اسکے راوی ہین اور دوسری روایت مین آیا ہے کہ مین جھکا کہ آپ کے موزے اُتار ڈالون تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انکو رہنے دے کہ مینے پاک پہنی ہین تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنپر مسح کیا یہ الفاظ شیخین کے ہین اور مسلم کی دوسری روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون موزون اور سر کی اگلی طرف اور اپنی دستار پر مسح کیا اور ابو داؤد کی دوسری روایت مین ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موزون پر مسح کیا مینے عرض کی کہ یا حضرت آپ بہول گئے فرمایا نہین بلکہ تو بہولا میرے رب عزوجل نے مجھکو اُسکا حکم کیا ہے۔

(۲) وعن بلال رض ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مسح علی الخفین فی الحضر اخرجه الخمسة الا البخاری وفی اخری لابی داود کان صلی الله علیه وسلم یخرج لحاجته فاتیه بالماء فیتوضأ ویمسح علی عمامته ومُوقیه **ترجمہ** اور بلال رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون موزون اور سر بند پر مسح کیا بخاری کے سوا پانچون اسکے راوی ہین اور ابو داؤد کی ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جائے ضرور کے لیے نکلتے تھے تو مین آپ کے پاس پانی لاتا تہا پہر آپ وضو کرتے اور اپنی دستار اور آنکہہ کی دونون گوشون پر مسح کرتے۔

(۳) وعن ابی عبیدة بن محمد بن عمار بن یاسر قال سألت جابر بن عبد الله رض من المسح علی الخفین فقال السنة یا ابن اخی وسألته عن المسح علی العمامة فقال امس الشعر اخرجه الترمذی **ترجمہ** اور ابو عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر رض سے روایت ہی کہ مینے جابر بن عبد اللہ رض سے موزون پر مسح کرنے کا حکم پوچھا تو انہون نے کہا کہ اے بہتیجے یہ سنت ہی پہر مینے اُن سے پگڑی پر مسح کرنے کا حکم پوچھا تو اُنہون نے کہا کہ بالون پر مسح کیا کر۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۴) وعن جریر انه توضأ ومسح علی خفیه فقیل له تفعل هذا قال نعم رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم بال ثم توضأ ومسح علی خفیه اخرجه الخمسة قال الاعمش قال ابراهیم وکان اصحاب عبد الله رض یعجبهم هذا الحدیث لان اسلام جریر رض کان بعد نزول المائدة هذا لفظ الشیخین وفی روایة ابی داود قال ما یمنعنی ان امسح وقد رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یمسح فقالوا انما کان ذلک قبل نزول المائدة قال ما اسلمت الا بعد نزول المائدة **ترجمہ** اور جریر رض سے روایت ہی کہ اُسنے وضو کیا اور موزون پر مسح کیا تو کسی نے اس سے کہا کہ تو اسطرح کرتا ہے اُسنے کہا ہان مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ نے پیشاب کیا پہر وضو کیا اور موزون پر مسح کیا یا پانچون

اسکے راوی ہین۔ اعمش راوی کہتا ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود رضہ کے ساتھیون کو یہ حدیث خوش لگتی تھی اس واسطے کہ جریر کا اسلام سورۂ مائدہ کے نازل ہونے کے بعد تھا یہ الفاظ شیخین کے ہین۔ اور ابوداؤد کی روایت مین آیا ہے پھر اُسنے کہا کہ مجھکو مسح کرنے سے کون چیز مانع ہے بعد اسکے کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے دیکھا تو لوگون نے کہا کہ یہ حکم (مسح موزون کا) تو سورۂ مائدہ کے اُترنے سے پہلے تھا جریر نے کہا کہ مین تو نزول مائدہ کے بعد مسلمان ہوا ہون

(۵) **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصَّلَوَاتِ يَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ وَّمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ عُمَرُ رض لَقَدْ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ فَقَالَ عَمْدًا صَنَعْتُهُ يَا عُمَرُ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ وَلَيْسَ فِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ ذِكْرُ الْمَسْحِ **ترجمہ** اور بریدہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ایک ضوء سے سب نمازین پڑھین اور دونون موزون پر مسح کیا تو عمر رضہ نے عرض کی کہ جو کام آپنے آج کیا ہے آگے کبھی نہین کیا تھا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے جان بوجھ کر کیا ہے اے عمر بخاری کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین۔ اور ترمذی اور نسائی کی روایت مین مسح کا ذکر نہین۔

(۶) **وَعَنِ** الْمُغِيْرَةِ رض قَالَ تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ وَقَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَكَانَ ابْنُ مَهْدِيٍّ لَا يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ لِاَنَّ الْمَعْرُوْفَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ وَرُوِيَ هٰذَا عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَلَيْسَا بِالْمُتَّصِلِ وَلَا بِالْقَوِيِّ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَاَبُوْاُمَامَةَ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَعَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ وَرُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ **ترجمہ** اور مغیرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور دونون جرابون اور موزونپر مسح کیا۔ ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہین اور اسکو صحیح کہتے ہین اور ابوداؤد نے کہا کہ ابن مہدی یہ حدیث بیان نہین کیا کرتا تھا اس واسطے کہ معروف مغیرہ رضہ سے یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے موزونپر مسح کیا اور یہ ابوموسے اشعری سے روایت ہے اُسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جرابون پر مسح کیا اور یہ حدیث متصل نہین اور نہ قوی ہے۔ ابوداؤد نے کہا کہ جرابون پر مسح کیا ہے علی رضہ بن ابی طالب اور ابن مسعود اور براء ابن عازب رضہ اور انس رضہ بن مالک رضہ اور ابوامامہ رضہ اور سہل بن سعد رضہ اور عمرو بن حریث رضہ نے اور عمر بن خطاب رضہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی یہی مروی ہے۔

(۷) **وَعَنْ** اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِيِّ رض قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى لِظَامَةَ قَوْمٍ يَعْنِيْ لِمَيْضَاةَ قَوْمٍ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى نَعْلَيْهِ وَقَدَمَيْهِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ اَلْكَظَامَةُ اَبْيَارٌ مُتَقَارِبَةٌ بَعْضُهَا مَقْبُوْلٌ فِيْ بَعْضٍ وَالْمَيْضَاةُ الْاِنَاءُ الَّذِيْ يَتَوَضَّاُ مِنْهُ كَالْاِدَاوَةِ **ترجمہ** اوس بن اوس ثقفی رضہ سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک قوم کے کظامہ پاس آئے تو کوئی آپ کے پاس پانی کا برتن لایا آپ نے (اُس سے)

لہ سورۂ مائدہ مین ہے اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ یعنے اس آیت مین پاؤن کے دھونے کا حکم ہے تو شاید مسح موزہ کا حکم اس سے پہلے ہوگا پھر اس آیت سے منسوخ ہوا تو جریر نے کہا کہ مین تو سورۂ مائدہ کے اترنے کے بعد مسلمان ہوا ہون اور مسلمان ہوکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو موزون پر مسح کرتے دیکھا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ موزون پر مسح کرنا منسوخ نہین بلکہ اب بھی مسح کرنا جائز ہے اور دھونے کا حکم اُس صورت مین ہے کہ پاؤن مین موزے نہ ہون ۱۲

وضو کیا پھر اپنے دونون جوتون اور قدمون پر مسح کیا ابو داؤد اسکے راوی ہین اور کظامہ ان چند کنوؤن کو کہتے ہین۔ جو آپس مین قریب قریب ہون اندر سے ایک کو دوسرے مین سوراخ ہوتا ہے کہ ایک کا پانی بہ کر دوسرے مین چلا جاوے اور میضاۃ اُس برتن کو کہتے ہین جس سے وضو کیا جاوے جیسے مشکین۔

(۸) وَعَنِ الْمُغِيرَةِ رضہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفِّ وَاَسْفَلِهٖ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَهٰذَا لَفْظُ التِّرْمِذِيِّ وَعِنْدَ اَبِيْ دَاوٗدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلٰى ظَاهِرِ الْخُفَّيْنِ وَفِي اُخْرٰى لِلتِّرْمِذِيِّ مِثْلُهٗ **ترجمہ** اور مغیرہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موزے کی اوپر اور نیچے دونون طرف مسح کیا کرتے تھے اصحاب سنن اسکے راوی ہین اور یہ ترمذی کے الفاظ ہین اور ابو داؤد مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے موزون کی اوپر کی طرف مسح کیا اور ترمذی کی دوسری روایت مین بھی اسیطرح ہے۔

(۹) وَعَنْ عَلِيٍّ رضہ اَنَّهٗ قَالَ لَوْ كَانَ الدِّيْنُ بِالرَّاْيِ لَكَانَ اَسْفَلُ الْخُفِّ اَوْلٰى بِالْمَسْحِ مِنْ اَعْلَاهُ وَلٰكِنْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ اَعْلَاهُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا رضہ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ ظَاهِرَ قَدَمَيْهِ وَقَالَ لَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ وَسَاَنَ الْحَدِيْثَ وَفِيْ اُخْرٰى مَا كُنْتُ اَرٰى بَاطِنَ الْقَدَمَيْنِ اِلَّا اَحَقَّ بِالْغَسْلِ حَتّٰى رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلٰى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ **ترجمہ** اور علی رضہ سے روایت ہی کہا کہ اگر دین قیاس پر ہوتا تو موزے کی نیچے کی طرف مسح کرنا اوپر کی طرف سے اولیٰ ہوتا لیکن مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اُسکی اوپر کیطرف مسح کرتے تھے ابو داؤد اسکے راوی ہین اور ایک روایت مین ہے کہ مینے علی رضہ کو دیکھا کہ اُنھون نے وضو کیا اور دونون قدم کو اوپر کیطرف سے دھویا (یعنے مسح کیا) اور کہا اگر مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کام کرتے نہ دیکھا ہوتا تو نہ کرتا اور بیان کی تمام حدیث اور دوسری روایت مین ہے کہ علی مرتضی نے کہا کہ مین دونون قدم کے نیچے کی طرف کو دھونا زیادہ لائق جانتا تھا یہان تک کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنے موزون کی اوپر کی طرف مسح کرتے تھے۔

(۱۰) وَعَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ اَتَيْتُ عَائِشَةَ رضہ اَسْاَلُهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ عَلَيْكَ بِابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رضہ فَاسْاَلْهُ فَاِنَّهٗ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَّلَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** شریح بن ہانی رضہ سے روایت ہے کہا کہ مین حضرت عائشہ رضہ سے مسح موزون کا حکم پوچھنے کو گیا تو عائشہ رضہ نے فرمایا کہ تو ابن ابی طالب (علی رضہ) کے پاس جا اور اُسسے مسح موزون کا حکم پوچھ کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ سفر کیا کرتے تھے تو ہمنے اُسسے (جاکر) پوچھا تو اُنھون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لیے (مسح موزے کی مدت) تین دن رات ٹھہرائی ہے اور مقیم کے لیے ایک دن رات ٹھہرائی ہے۔ مسلم اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۱۱) وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رضہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا مُسَافِرِيْنَ اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِّنْ بَوْلٍ وَّغَائِطٍ وَّنَوْمٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لِلنَّسَائِيِّ وَعِنْدَ التِّرْمِذِيِّ اِذَا كُنَّا سَفْرًا **ترجمہ** اور صفوان بن عسال رضہ سے روایت ہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم کیا کرتے تھے کہ جب ہم سفر مین ہون تو اپنے موزے تین دن رات نہ اُتارا کرین

نہ پیشاب کو وقت نہ پاخانے کے نہ سو جانے کے لیکن اگر نہانے کی حاجت ہو تو (موزے) اتار کر غسل جنابت کرے ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہیں اور ترمذی اسکو صحیح کہتے ہیں اور یہ الفاظ نسائی کے ہیں اور ترمذی میں ہے کہ جب ہم مسافر ہوں۔

(۱۲) وَعَنْ أَبِي بْنِ عُمَارَةَ رض وَكَانَ قَدْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْقِبْلَتَيْنِ أَنَّهُ قَالَ كَانَ يَا رَسُولَ اللهِ أَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَيَوْمَيْنِ قَالَ وَثَلَاثَةً قَالَ نَعَمْ وَمَا شِئْتَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ حَتَّى بَلَغَ سَبْعًا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَدَا لَكَ وَقَدِ اخْتُلِفَ فِي إِسْنَادِهِ وَلَيْسَ بِقَوِيٍّ ترجمہ ابی بن عمارہ رض سے روایت ہے اور اسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں موزوں پر مسح کر لیا کروں فرمایا کہ ہاں پھر اسنے عرض کیا کہ ایک دن اور دو دن اور تین دن یہی مسح کرنا جائز ہے فرمایا ہاں اور جب تک تو چاہے[1] ابو داود اسکے راوی ہیں۔ اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہا راوی نے یہاں تک کہ اسنے سات دن رات تک مسح کرنا پوچھا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں جب تک تیرا جی چاہے مسح کیا کر اور اس کی سند میں اختلاف ہے اور یہ حدیث قوی نہیں۔

(۱۳) وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةٌ أَيَّامٍ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَلَوِ اسْتَزَدْنَاهُ لَزَادَنَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ خزیمہ بن ثابت انصاری سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسافر کو موزوں پر مسح کرنا تین دن رات تک جائز ہے اور مقیم کو ایک دن رات جائز ہے اور اگر ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مسح موزے کے لیے زیادہ مہلت چاہتے تو ہمارے لیے زیادہ کرتے ابو داؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔

اَلْبَابُ السَّابِعُ فِي التَّيَمُّمِ

(ساتواں باب تیمم کے بیان میں۔)

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالُوا أَلَا تَرَى إِلَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ رض أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ رض وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعَنُ بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَمَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِي فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوا فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَ أَحَدُ النُّقَبَاءِ مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا بَعِيرَ الَّذِي

[1] یعنی ایک دن رات بھی جائز ہے اور تین دن رات بھی اور اس سے زیادہ جائز نہیں جیسا کہ پہلی حدیث سے معلوم ہوا ۱۲

كنت عليه فوجدنا العقد تحته اخرجه الستة الا الترمذي وهذا لفظ الشيخين وفي روايته ابي داود قالت بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم اسيد بن حضير وانا سا معه في طلب قلادة اضلتها عائشة فحضرت الصلوة فصلوا بغير وضوء فاتوا النبي صلى الله عليه وسلم فذكروا له ذلك فانزلت اية التيمم زاد في رواية فقال لها اسيد يرحمك الله ما نزل بك امر تكرهينه الا جعل الله فيه للمسلمين ولك فرجا النقباء جمع نقيب وهو المقدم على جماعة تكون امرهم مردودا اليه كالعريف والاكبر منه والمراد بالنقباء هنا سياق الانصار الى الاسلام في العقبة جعلهم النبي صلى الله عليه وسلم نقباء على قومهم وكان اسيد منهم ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہی کہا ہم ایک سفر مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تہے یہان تک کہ جب ہم بیدا یا ذات الجیش یہ دو جگہون کے نام ہین مین تہے تو میرا ہار ٹوٹ پڑا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکی تلاش کے لئے ٹہیر گئے اور لوگ بہی آپ کے ساتہ ٹہیر گئے اور وہان پانی نہ تہا اور نہ اونکے ساتہ پانی تہا تو لوگ (فریاد کو) ابوبکر رضہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کیا تو نہین دیکہتا جو کام عائشہ رضہ نے کیا اُسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگون کو ٹہیرا رکہا ہے اور اس جگہ مین پانی نہین اور نہ اُن کے ساتہ پانی ہے عائشہ رضہ کہتی ہین سو ابوبکر رضہ نے مجہکو جہڑکا اور جو اللہ نے چاہا سو کہا اور اپنی ہاتہ سے میری کوکہہ مین چوکنے لگے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری ران پر تہا اس سبب سے مین اپنی جگہہ سے نہ ہل سکتی تہی (کہا وا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جاگ پڑین) پہر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سوتے رہے یہان تک کہ آپنے صبح کی اور پانی موجود نہ تہا سو خدائے تعالے نے تیمم کی آیت (وتاری تو لوگون نے تیمم کیا تو اسید بن حضیر رضہ کے کہا اور وہ نقیبون مین سے ایک ہی کہ اے ابوبکر رضہ کی آل یہ تمہاری پہلی ہی برکت نہین۔ عائشہ رضہ کہتی ہین کہ جس اونٹ پر مین سوار تہی ہمنے اسکو اٹہایا تو ہمنے اسکے تلے ہار پایا ترمذی کے سوائے چہون اسکے راوی ہین۔ اور یہ الفاظ شیخین کے ہین۔ اور ابوداود کی روایت مین ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسید بن حضیر اور اسکے ساتہ چند آدمیون کو عائشہ رضہ کے ہار کی تلاش مین بہیجا جو گم ہو گیا تہا پہر نماز کا وقت ہوا اور لوگون نے بے وضو نماز پڑہی پہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے اور یہ حال آپسے عرض کیا تو خدا تعالے نے تیمم کی آیت اوتاری۔ اور ایک روایت مین ہے کہ اسید نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ اللہ تمپر رحم کرے کوئی مکروہ بات تمپر نہین اتری مگر کہ خدا تعالے نے اُسمین تمہارے اور مسلمانون کے لئے کشادگی کی۔ نقبا جمع نقیب کی ہے۔ اور نقیب مقدم کو کہتے ہین جسکو کسی جماعت پر اختیار رہو جیسے چوہدری ہوتا ہے اور جو اُس سے بڑا ہو اور مراد نقیبون سے اس جگہ وہ انصاری لوگ ہین جو عقبہ کی رات پہلے پہل مسلمان ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنی قوم پر نقیب ٹہیرایا اور اسید بہی انہین مین سے ہے۔

(۲) وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَّسَ بِاَوْلَاتِ الْجَيْشِ وَمَعَهٗ عَائِشَةُ فَانْقَطَعَ عِقْدٌ لَهَا مِنْ جَزْعٍ اَظْفَارٍ فَحَبَسَ النَّاسَ ابْتِغَاءَ عِقْدِهَا حَتّٰى اِذَا اَصْبَحَ الْفَجْرُ وَلَيْسَ مَعَ النَّاسِ مَاءٌ قَالَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهَا اَبُوْ بَكْرٍ رض وَقَالَ حَبَسْتِ النَّاسَ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ

۱؎ یعنی اس سے پہلے بہی کئی برکتین تمہارے سبب سے ہم کو ہوئین صرف یہی ایک نہین ۲؎ یعنی تمہاری کوئی مصیبت حکمت سے خالی نہین جو مشکل تم پر آتی ہے اُس مین امت کو لیے کوئی نہ کوئی بہتری ہوتی ہے۔ ۱۲

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی رَسُوْلِهٖ رُخْصَةَ التَّطَهُّرِ بِالصَّعِيْدِ الطَّيِّبِ فَقَامَ الْمُسْلِمُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبُوْا بِاَيْدِيْهِمُ الْاَرْضَ ثُمَّ رَفَعُوْا اَيْدِيَهُمْ وَلَمْ يَقْبِضُوْا مِنَ التُّرَابِ شَيْئًا فَمَسَحُوْا وُجُوْهَهُمْ وَاَيْدِيَهُمْ اِلَى الْمَنَاكِبِ وَمِنْ بُطُوْنِ اَيْدِيْهِمْ اِلَى الْاِبَاطِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ زَادَ اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فِيْ حَدِيْثٍ وَلَا اَعْتَدُّ بِهٰذَا النَّاسِ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ ابْنُ اِسْحٰقَ قَالَ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَذَكَرَ ضَرْبَتَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ وَلَمْ يَنْفُضُوْا مِنَ التُّرَابِ شَيْئًا وَفِيْ اُخْرٰى لِاَبِيْ دَاوٗدَ اِنَّهُمْ تَيَمَّمُوْا وَهُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّعِيْدِ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ وَضَرَبُوْا اَكُفَّهُمْ بِالصَّعِيْدِ ثُمَّ مَسَحُوْا بِوُجُوْهِهِمْ مَسْحَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ عَادُوْا فَضَرَبُوْا اَكُفَّهُمْ بِالصَّعِيْدِ مَرَّةً اُخْرٰى فَمَسَحُوْا بِاَيْدِيْهِمْ كُلِّهَا اِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْاٰبَاطِ مِنْ بُطُوْنِ اَيْدِيْهِمْ وَلَهٗ فِيْ اُخْرٰى قَالَ ابْنُ اللَّيْثِ اِلَى مَا فَوْقَ الْمِرْفَقَيْنِ جَزْعُ ظَفَارٍ وَاَظْفَارُ فَاَمَّا ظَفَارِ بِوَزْنِ قَطَامِ فَهُوَ مَدِيْنَةٌ بِالْيَمَنِ يَنْسُبُ الْجَزْعَ اِلَيْهَا وَاَمَّا اَظْفَارُ فَهُوَ اِسْمٌ لِنَوْعٍ مِّنَ الْجَزْعِ يَعْرِفُوْنَهٗ وَالصَّعِيْدُ التُّرَابُ وَقِيْلَ وَجْهُ الْاَرْضِ وَالْمُرَادُ بِالطَّيِّبِ الطَّاهِرُ مِنْهُ

ترجمہ اور عمار بن یاسر رضؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبلی رات کو اولات الجیش (ایک جگہ کا نام ہے) مین اُترے اور عائشہ رضؓ آپ کے ساتہ تہین انکا یمنی منکون کا ہار ٹوٹ پڑا تو اُن کے ہار کی تلاش کے لیے لوگ رُک گئے یہان تک کہ فجر روشن ہوئی اور لوگون کے پاس پانی نہ تہا تو ابوبکر رضؓ عائشہ رضؓ پر غصے ہوئے اور فرمایا کہ تو نے لوگون کو روک رکہا ہے اور انکے ساتہ پانی موجود نہین تو خدائے تعالےٰ نے اپنے رسول پر مٹی پاک سے تیمم کرنے کی رخصت نازل فرمائی پہر مسلمان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ اٹہے تو انہون نے اپنے ہاتہ زمین پر مارے پہر بدستور اپنے ہاتہ اُٹہائے اور ہاتہ مین کچہہ مٹی نہ لی پہر اپنے منہ اور ہاتہون پر مونڈہون تک اور ہاتہون کے اندر کی طرف بغلون تک مسح کیا۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین۔ ابوداؤد نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ ابن شہاب نے حدیث مین کہا کہ لوگون نے اسکا اعتبار نہین کیا۔ ابوداؤد نے کہا اور اسیطرح اسکو ابن اسحاق نے روایت کیا ہے اسمین کہا کہ یہ روایت ابن عباس رضؓ سے ہے اور زمین پر ہاتہ مارنا دوبار ذکر کیا اور نسائی کی روایت مین ہے کہ انہون نے ہاتہون سے مٹی نہ جہاڑی اور ابوداؤد کی دوسری روایت مین ہے پہر انہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ فجر کی نماز کے لیے مٹی سے مسح کیا یعنے اپنی ہتہیلیون کو مٹی پر مارا پہر اپنے ہاتہون سے ایک بار منہ کو ملا پہر اپنی ہتہیلیون کو دوسری بار مٹی پر مارا پہر اپنے سب ہاتہون کو مونڈہون تک اور اندر کی طرف بغلون تک مسح کیا اور اسکی دوسری روایت مین ہے ابن لیث نے کہا کہ کہنیون سے اوپر تک جزع ظفار وجزع اظفار دونون طور سے آیا ہے اور لیکن ظفار جو قطام کے وزن پر ہے تو وہ یمن مین ایک شہر کا نام ہے کہ اسکی طرف مہرے منسوب ہین اور لیکن اظفار سو وہ ایک قسم کے مہرے کا نام ہے جو معروف ہی اور صعید مٹی کو کہتے ہین اور بعضون نے کہا کہ روے زمین کو کہتے ہین۔ اور مراد طیب سے پاک مٹی ہے۔

(۳) **وَعَنْ** شَقِيْقٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِيْ مُوْسٰى رضؓ فَقَالَ اَبُوْمُوْسٰى اَرَاَيْتَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوْ اَنَّ رَجُلًا اُجْنِبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا كَيْفَ يَصْنَعُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ لَا يَتَيَمَّمُ وَاِنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا فَقَالَ اَبُوْمُوْسٰى كَيْفَ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ فِيْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ رَخَّصَ لَهُمْ فِيْ هٰذِهِ

الآية لا وفقك إذا أيها المسلمون الماء أن تيمموا بالصعيد فلما كرهتم هذا قال نعم قال أبو موسى يا عبد الله ألم تسمع قول عمار لعمر بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجنبت فلم أجد الماء فتمرغت في الصعيد كما تتمرغ الدابة ثم أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت له ذلك فقال إنما كان يكفيك أن تصنع هكذا وضرب بكفيه ضربة على الأرض ثم نفضها ثم مسح بها ظهر كفه بشماله أو ظهر شماله بكفيه ثم مسح وجهه أخرجه الخمسة إلا الترمذي وعند مسلم إنما كان يكفيك أن تقول بيديك هكذا ثم ضرب بيديه الأرض ضربة واحدة ثم مسح الشمال على اليمين وظاهر كفيه ووجهه فقال عبد الله أولم تر عمر لم يقنع بقول عمار وفي أخرى أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إنما كان يكفيك أن تقول هكذا وضرب بيديه الأرض فنفض يديه ومسح وجهه وكفيه هذا لفظ الشيخين

ترجمہ شقیق رض سے روایت ہے کہا کہ میں عبد اللہ اور ابو موسیٰ رض کے پاس تھا تو ابو موسے رض نے کہا کہ اے ابا عبد الرحمن بھلا بتلاؤ تو اگر کسی مرد کو نہانے کی حاجت ہو جاے اور وہ مہینے تک پانی نہ پاے تو نماز کو کیا کرے تو ابن عمر رض نے کہا کہ تیمم نہ کرے اگرچہ مہینے تک پانی نہ پائے تو ابو موسے رض نے کہا کہ پھر سورہ مائدہ کی اس آیت کا کیا مطلب ہے کہ اگر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کر لو تو عبد اللہ رض نے کہا کہ اگر انکو اس آیت سے رخصت دیجائے تو قریب ہے کہ پانی ٹھنڈے ہونے کے وقت مٹی سے تیمم کر لیں مینے کہا کہ تمنے اسکو اس وجہ سے مکروہ جانا ہے عبد اللہ رض نے کہا ہاں تو ابو موسے رض نے عبد اللہ سے کہا کہ کیا تو نہیں سنتا جو عمار رض سے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کسی کام کو بھیجا تو مجھکو احتلام ہوا اور نہانے کی حاجت ہوئی) اور مینے پانی نہ پایا تو مین مٹی مین لوٹا جیسے چوپایہ لوٹتا ہے (یعنی پھر مینے نماز پڑھی) پھر مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور مینے یہ حال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھکو تو کفایت کرتا تہا یہ کہ تو اسطرح کر لیتا اور اپنی ہتھیلی ایک بار زمین پر مارتی پھر اسکو جہاڑ اپھر اپنے بائین ہاتہ سے داہنی ہتھیلی کے اوپر یا داہنے سے بائین کی ہتھیلی کے ظاہر پر مسح کیا پھر دونون ہاتہ سے منہ کا مسح کیا ترمذی کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین اور مسلم کی روایت مین ہے کہ تجھکو تو کافی تہا کہ تو اپنے ہاتہ سے اسطرح کر لیتا پھر اپنا ہاتہ ایک بار زمین پر مار اپھر بائین سے داہنی پر اور دونون ہتھیلیون کے اوپر کیطرف اور اپنے منہ پر مسح کیا عبد اللہ نے کہا کیا تو نے نہین دیکہا کہ عمر رض نے عمار کے قول پر قناعت نہین کی اور دوسری روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھکو تو کافی تہا کہ تو اس طرح کر لیتا پھر اپنا ہاتہ زمین پر مارا پھر دونون ہاتہ جہاڑے اور اپنے منہ اور دونون ہتھیلیون پر مسح کیا۔ یہ الفاظ شیخین کے ہین۔

(۴) **وعن** عبد الرحمن بن أبزى أن رجلا أتى عمر رض فقال إني أجنبت ولم أجد ماء فقال له لا تصل فقال عمار أما تذكر يا أمير المؤمنين إذ أنا وأنت في سرية فأصابتنا جنابة فلم نجد الماء فأما أنت فلم تصل وأما أنا فتمعكت في التراب وصليت فقال صلى الله عليه وسلم إنما كان يكفيك أن تضرب بيديك الأرض ثم تنفخ ثم تمسح بهما وجهك وكفيك فقال عمر اتق الله يا عمار فقال إن شئت لم أحدث به فقال نوليك ما توليت أخرجه الخمسة إلا الترمذي وهذا لفظ الشيخين وعند أبي داود إنما كان يكفيك أن تقول هكذا وضرب بيديه الأرض ثم نفخهما ثم مسح بهما وجهه ويديه إلى نصف الذراع

وفی اخری لہ ولم یذکر المرفقین غیر مرۃ واحدۃ وفی اخری لہ الی المرفقین واخرج الترمذی من ھذا الوجہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرہ بالتیمم للوجہ والکفین قال وقد روی عنہ انہ قال تیممنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی المناکب والاباط السرۃ قطعۃ من الجیش تبلغ ثلثمائۃ وقولہ فولیتک ما تولیت ای نکلک الی ما فلت وترد الیک ما ولیتہ نفسک وھرضیت لھا بہ

ترجمہ اور عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے کہ ایک مرد عمر بن خطاب کے پاس آیا اور اُسنے کہا کہ میں جنبی ہوا (یعنی مجھکو نہانے کی حاجت ہوئی) اور مینے پانی نہ پایا تو عمر رضہ نے اس سے کہا کہ نماز نہ پڑھ تو عمار رضہ نے کہا کہ اے امیر المومنین کیا تجھکو یاد نہیں جبکہ میں اور تو (ہم دونوں) ایک چھوٹے لشکر میں تھے سو ہمکو نہانے کی حاجت ہوئی اور ہمنے پانی نہ پایا سو تم نے نماز نہ پڑھی اور لیکن میں تو مٹی میں لوٹا پھر مینے نماز پڑھی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھکو تو کفایت کرتا تھا کہ تو اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارتا پھر اُن میں پھونکتا پھر اُنسے اپنے منہ اور دونوں ہتھیلیوں پر مسح کرتا تو عمر رضہ نے کہا کہ اے عمار اللہ سے ڈر تو عمار نے کہا کہ اگر تو چاہے تو میں (کسی سے) یہ حدیث بیان نہ کروں تو عمر رضہ نے کہا کہ میں تجھکو پھیرتا ہوں جس طرف تو پھیرے۔ ترمذی کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں اور یہ الفاظ شیخین کے ہیں اور ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ تجھکو تو کافی تھا کہ تو اسطرح کرتا اور اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر انکو پھونکا پھر اُنسے اپنے منہ اور دونوں ہاتھ پر آدھے بازو تک مسح کیا اور اسکی دوسری روایت میں ہے کہ کہنیوں تک نہ پہونچے ایک ضرب ہے اور اسکی دوسری روایت میں ہے کہ کہنیوں تک اور ترمذی نے اس حدیث سے نکالا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو منہ اور دونوں ہتھیلیوں پر مسح کرلینے کا حکم فرمایا ترمذی نے کہا اور اُن سے مروی ہے کہ ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موٹے ہوئے اور بغلوں تک مسح کیا۔ اور سریہ لشکر کے ایک ٹکڑے کو کہتے ہیں جسکی تعداد چار سو کو پہونچے

ولم یذکر المرفقین غیر مرۃ واحدۃ یہ جو فرمایا کہ ہمکو پھیرتے ہیں جس طرف پھیرتا ہوں یعنے تجھکو تیری بات کی طرف سونپتے ہیں اور تیری طرف پھیرتے ہیں وہ بات جس کو تو نے اپنی نفس کے لیئے پسند کیا

(۵) وعن عمران بن حصین رض قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا معتزلا لم یصل مع القوم فقال یا فلان ما منعک ان تصلی مع القوم فقال یا رسول اللہ اصابتنی جنابۃ ولا ماء قال علیک بالصعید فانہ یکفیک اخرجہ الشیخان والنسائی وھذا لفظھم ترجمہ اور عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو الگ دیکھا اُسنے لوگوں کے ساتھ نماز نہ پڑھی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ اے فلانے تو نے لوگوں کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی اُس نے عرض کیا کہ یا حضرت مجھکو نہانے کی حاجت ہوئی اور پانی موجود نہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لازم جان اپنے اوپر مٹی کو (یعنی مٹی سے تیمم کرکے نماز پڑھ لے) کہ وہ تجھکو کافی ہے شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں اور یہ الفاظ انہیں کے ہیں۔

(۶) وعن ابی ذر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الصعید الطیب وضوء المسلم وان لم یجد الماء عشر سنین فاذا وجد الماء فلیمسہ بشرتہ فان ذلک خیر اخرجہ اصحاب السنن وھذا

لہ یہ کو اس واقعہ سے کچھ تعلق نہیں اور یہ حضرت ۲ نے یہ فرمایا ہے ۱۲

لفظ الترمذی وصححہ ترجمہ اور ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے (یعنی اگر پانی نہ ملے تو مٹی سے تیمم کرکے نماز پڑھنا درست ہی) اگرچہ دس برس تک پانی نہ پاوے پھر جب پانی پاوے تو اس سے وضو کرے کہ یہ بہتر ہے اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔ اور یہ الفاظ ترمذی کے ہین۔ اور اسکو صحیح کہتے ہین۔

(۷) وعن ابن عباس رضہ انہ قال وقد سئل عن التیمم ان اللہ تعالی قال فی کتابہ حین ذکر الوضوء فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وقال فی التیمم فامسحوا بوجوھکم وایدیکم وقال والسارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما وکان السنۃ فی القطع الکفین امامسح الوجہ والکفین یعنی التیمم اخرجہ الترمذی ترجمہ ابن عباس رضہ سے روایت ہی کہ کسی نے اُنسے تیمم کا حکم پوچھا تو اُنہون نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے اپنی کتاب مین وضو کے ذکر کے وقت یون فرمایا کہ اپنے موہون اور ہاتھون کو کہنیون تک دھویا کرو اور تیمم مین فرمایا کہ اپنے منہ اور ہاتھون پر مسح کرو اور فرمایا کہ چور اور چوری کا ہاتھ کاٹ ڈالو اور سنت نے بیان کردیا کہ چور کا ہاتھ پہونچے سے کاٹا جاوے اور اسی طرح تیمم مین بھی ہاتھون کو پہونچے تک مسح کرنا کافی ہے ترمذی رہ اس کے راوی ہین۔

(۸) وعن طارق ان رجلا اجنب فلم یصل فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر لہ ذلک فقال اصبت فاجنب اخر فتیمم وصلی فاتاہ فقال نحو ما قال للاخر یعنی اصبت اخرجہ النسائی ترجمہ اور طارق رضہ سے روایت ہی کہ ایک مرد کو نہانے کی حاجت ہوئی تو اُسنے نماز نہ پڑھی پھر وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور آپسے یہ حال عرض کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیری راے ٹھیک ہے پھر اور شخص کو نہانے کی حاجت ہوئی تو اُسنے تیمم کرکے نماز پڑھی پھر وہ حضرت ۴ کے پاس حاضر ہوا تو حضرت ۴ نے جو کچھ پہلے سے فرمایا تھا وہی اُسے فرمایا یعنے تیری راے ٹھیک ہی۔ نسائی اسکے راوی ہین۔

(۹) وعن ابن عباس رضہ قال اصاب رجلا جرح علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم احتلم فامر بالاغتسال فاغتسل فمات فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال قتلوہ قتلھم اللہ الم یکن شفاء العی السوال انما کان یکفیہ ان یتیمم وان یعصب علی جرحہ ثم یمسح علیھا ویغسل سائر جسدہ اخرجہ ابوداؤد ترجمہ اور ابن عباس رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک شخص زخمی ہوا پھر اُسکو احتلام ہوا تو کسی نے اسے نہانے کو کہا وہ نہایا اور مرگیا پھر یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپنے فرمایا کہ لوگون نے اسے قتل کیا خدا اُنپر لعنت کرے بے علم انجان کی شفا پوچھ لینا ہے اُسکو تو کافی تھا کہ تیمم کرتا اور اپنے زخم پر پٹی باندھ لیتا پھر اسپر مسح کرتا اور باقی بدن کو دھو ڈالتا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۱۰) وعن عمرو بن العاص رضہ قال احتلمت فی لیلۃ باردۃ فی غزوۃ ذات السلاسل فاشفقت ان اغتسلت ان اھلک فتیممت ثم صلیت باصحابی الصبح فذکروا ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا عمرو صلیت باصحابک وانت جنب فاخبرتہ بالذی منعنی من الاغتسال وقلت انی سمعت اللہ عزوجل یقول ولا تقتلوا انفسکم ان اللہ کان بکم رحیما فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عمرو بن عاص رضہ سے روایت ہے کہا کہ جنگ ذات السلاسل میں جاڑے کی ایک رات مجھکو احتلام ہوا تو میں ڈرا کہ اگر نہاؤں تو ہلاک ہو جاؤں تو میں نے تیمم کیا پھر میں نے (تیمم سے) اپنے ساتھیوں کو صبح کی نماز پڑھائی انہوں نے یہ حال حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمرو تو نے اپنے ساتھیوں کو جنابت سے نماز پڑھائی تو میں نے آپ سے غسل نہ کرنے کا عذر بیان کیا میں نے کہا کہ میں نے سنا اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اپنی جانوں کو قتل مت کرو کہ اللہ تم پر رحم کرنے والا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے اور کچھ نہ فرمایا ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(۱۱) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رض قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ فِیْ سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَیْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَیَمَّمَا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَصَلَّیَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِی الْوَقْتِ فَاَعَادَ اَحَدُهُمَا الصَّلٰوةَ وَالْوُضُوْءَ وَلَمْ یُعِدِ الْاٰخَرُ ثُمَّ اَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَا ذٰلِكَ فَقَالَ لِلَّذِیْ لَمْ یُعِدْ اَصَبْتَ السُّنَّةَ وَاَجْزَاَتْكَ صَلٰوتُكَ وَقَالَ لِلَّذِیْ تَوَضَّاَ وَاَعَادَ لَكَ الْاَجْرُ مَرَّتَیْنِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ اور ابو سعید خدری رضہ سے روایت ہے کہ دو مرد سفر کو نکلے اور نماز کا وقت ہوا اور انکے پاس پانی نہ تھا تو دونوں نے پاک مٹی سے تیمم کر کے نماز پڑھی پھر دونوں نے وقت میں پانی پایا تو ایک نے نماز اور وضو کو دوہرایا اور دوسرے نے نہ دوہرایا پھر دونوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور یہ حال آپ سے ذکر کیا تو جس نے نماز نہ دوہرائی تھی اُسکو فرمایا تو سنت کو پہنچا اور تیری پہلی نماز تجھکو کافی ہے اور جسنے وضو کر کے نماز دوہرائی تھی اسکو فرمایا تجھکو دوہرا ثواب ہے ابو داؤد اسکے راوی ہیں

(۱۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّهٗ اَقْبَلَ مِنْ اَرْضِهٖ بِالْجُرْفِ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ بِمَرْبَدِ النَّعَمِ فَتَیَمَّمَ وَصَلّٰی ثُمَّ دَخَلَ الْمَدِیْنَةَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَلَمْ یُعِدْ وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّهٗ اَقْبَلَ هُوَ وَابْنُ عُمَرَ رض مِنَ الْجُرْفِ حَتّٰی اِذَا کَانَا بِالْمِرْبَدِ نَزَلَ عَبْدُ اللّٰهِ فَتَیَمَّمَ صَعِیْدًا طَیِّبًا فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَیَدَیْهِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ ثُمَّ صَلّٰی اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ قُلْتُ وَاَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَةٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ترجمہ اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ وہ اپنی زمین سے جو جرف (ایک جگہ کا نام ہے) میں ہے آرہے تھے (کہ راہ میں) نماز کا وقت ہوا تو انہوں نے بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں تیمم کر کے نماز پڑھی پھر مدینے میں آئے بعد اسکے کہ سورج اونچا تھا تو انہوں نے نماز نہ دوہرائی اور ایک روایت میں نافع سے آیا ہے کہ وہ اور ابن عمر رضہ جرف سے آئے یہاں تک کہ جب مربد پہونچے تو عبد اللہ (سواری سے) اترے اور پاک مٹی سے تیمم کیا پھر اپنے منہ اور دونوں ہاتھ پر کہنیوں تک مسح کیا پھر نماز پڑھی مالک اس کے راوی ہیں اور بخاری نے اس کو ترجمہ میں روایت کیا ہے۔

اَلْبَابُ الثَّامِنُ فِی الْغُسْلِ وَفِیْهِ سِتَّةُ فُصُوْلٍ

(آٹھواں باب)

(نہانے کے بیان میں۔ اور اس میں چھ فصل ہیں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ

(پہلی فصل غسل جنابت کے بیان میں)

(۱) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَلَسَ بَیْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ زَادَ فِیْ رِوَایَةٍ وَاِنْ لَّمْ یُنْزِلْ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ وَعِنْدَ دَاوٗدَ بَعْدَ قَوْلِهِ الْاَرْبَعِ فَاَلْزَقَ بِالْخِتَانِ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمَالِكٍ عَنْ عَائِشَةَ رضہ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا قَبْلَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ رِجْلَاهَا وَشَفْوَاهَا وَقِیْلَ سَاقَاهَا وَفَخِذَاهَا وَمَعْنٰی جَهَدَهَا بَاشَرَهَا ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی عورت کے چوشاخے مین بیٹھے پھر اُسپر اپنی طاقت خرچ کرے تو اُسپر غسل واجب ہوجاتا ہے دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے اگرچہ اُسکی منی نہ نکلے ترمذی کے سوائے پانچون اُسکے راوی ہین۔ اور یہ الفاظ شیخین کے ہین اور ابوداؤد کی روایت مین اربع کے بعد اتنا زیادہ آیا ہے اور ختنہ ختنے سے ملجاوے تو غسل واجب ہوجاتا ہے اور مالک کی روایت مین عائشہ رضہ سے آیا ہے کہ جب مرد کے ختنے کی جگہ عورت کے ختنے کی جگہ سے آگے بڑھ جاوے تو غسل واجب ہوجاتا ہے مینے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باہم ایسا کیا پھر ہمنے غسل کیا کہتے ہین کہ مراد عورت کے چوشاخے سے اُسکے دونون پاؤن اور فرج کے کنارے ہین اور بعضون نے کہا کہ اُسکی دونون پنڈلیان اور ران ہین اور جہد پاکے معنے یہ ہین کہ اُس سے جماع کیا۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَجَاءَ وَرَاْسُهُ یَقْطُرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّنَا اَعْجَلْنَاكَ فَقَالَ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِذَا اُعْجِلْتَ اَوْ اُقْحِطْتَ فَلَا غُسْلَ عَلَیْكَ وَعَلَیْكَ الْوُضُوْءُ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّیْخَیْنِ وَفِیْ اُخْرٰی لِمُسْلِمٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ وَلِلنَّسَائِیِّ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رضہ مَرْفُوْعًا اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ اَلْاِقْحَاطُ عَدَمُ الْاِنْزَالِ ترجمہ ابوسعید خدری رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری مرد کو بلا بھیجا تو وہ آیا اور اُسکے سر سے پانی ٹپک رہا تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید ہمنے تجھکو جلدی مین ڈالا اُسنے کہا یا حضرت ہان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو جلدی کیا جاوے یا تیری منی نہ نکلے تو تجھپر غسل واجب نہین صرف تجھپر وضو واجب ہے شیخین اور ابوداؤد اُسکے راوی ہین اور یہ الفاظ شیخین کے ہین اور مسلم کی ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غسل تو منی (نکلنے) سے واجب ہوتا ہے اور نسائی مین ابوایوب سے مرفوع روایت آئی ہے کہ غسل تو منی سے واجب ہوتا ہے اقحاط کے معنے ہین منی کا نکلنا۔

(۳) وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ رضہ قَالَ اِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِیْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُهِیَ عَنْهَا وَقَالَ اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِی الْاِحْتِلَامِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَهٰذَا لَفْظُهٗ ترجمہ اور ابی بن کعب رضہ سے روایت ہے کہ جماع بے انزال سے غسل واجب نہ ہونے کی رخصت تو ابتدا اسلام مین تھی پھر اُسمین ممانعت وارد ہوئی (یعنے جماع کرنے سے غسل واجب ہوا گرچہ منی نہ نکلے) اور فرمایا کہ منی نہ نکلنے سے

ع یعنے حدیث الماء من الماء منسوخ ہے اسکا حکم ابتداء اسلام مین تھا اب نہین اور یہ حالت احتلام پر محمول ہے کہ جب تک احتلام مین منی نکلے غسل واجب نہین ہوتا ۱۲

ل یعنے جماع مین جب تک منی نہ نکلے غسل واجب نہین ہوتا نہ مرد پر نہ عورت پر اگرچہ مرد کا حشفہ عورت کی شرمگاہ مین داخل ہو لیکن یہ حدیث منسوخ ہے ابوہریرہ رضہ کی حدیث سے جو باب کے ابتدا مین گذری ۱۲

غسل نہ واجب ہونے کا حکم احتلام میں ہے۔ ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور یہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔ اور اسکو صحیح کہتے ہیں۔

(۴) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَمْ يَذْكُرْ اِحْتِلَامًا قَالَ يَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ يَرٰى اَنَّهٗ اِحْتَلَمَ وَلَا يَجِدُ بَلَلًا قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ رض وَالْمَرْاَةُ تَرٰى ذٰلِكَ اَعَلَيْهَا غُسْلٌ قَالَ نَعَمِ النِّسَاءُ شَقَائِقُ الرِّجَالِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اَلشَّقِيْقُ اَلْمِثْلُ وَالنَّظِيْرُ

ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایک مرد جاگ کر اپنی آلت کو سر پر تراوت پاتا ہے اور اسکو احتلام یاد نہیں فرمایا کہ غسل (واجب ہی) کرے اور ایک مرد خواب میں احتلام دیکھتا ہے اور کچھ تراوت نہیں پاتا فرمایا کہ اسپر غسل واجب نہیں ام سلمہ رض نے کہا کہ عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے اور تراوت دیکھتی ہے تو کیا اسپر بھی غسل واجب ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتیں بھی مردوں کی مثل ہیں ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور شقیق مثل و نظیر کو کہتے ہیں۔

(۵) **وَعَنْهَا** رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ رض سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْاَةِ تَرٰى فِيْ مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ هَلْ عَلَيْهَا مِنْ غُسْلٍ فَقَالَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رض فَضَحْتِ النِّسَاءَ تَرِبَتْ يَدَاكِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعِيْهَا يَا عَائِشَةُ وَهَلْ يَكُوْنُ الشَّبَهُ اِلَّا مِنْ قِبَلِ ذٰلِكِ اِذَا عَلَا مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ اَشْبَهَ الرَّجُلُ اَخْوَالَهٗ وَاِذَا عَلَا مَاءُ الْمَرْاَةِ مَاءَ الرَّجُلِ اَشْبَهَ الرَّجُلُ اَعْمَامَهٗ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَهٰذَا لَفْظُهٗ وَمَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَلِمُسْلِمٍ فِيْ اُخْرٰى اَنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِيْظٌ اَبْيَضُ وَمَاءَ الْمَرْاَةِ رَقِيْقٌ اَصْفَرُ فَمِنْ اَيِّهِمَا عَلَا اَوْ سَبَقَ يَكُوْنُ الشَّبَهُ وَمَعْنٰى قَوْلِهَا تَرِبَتْ يَدَاكِ التَّعَجُّبُ وَالْاِنْكَارُ عَلَيْهَا دُوْنَ الدُّعَاءِ

ترجمہ اور عائشہ رض سے روایت ہے کہ ام سلمہ رض نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ عورت اپنی خواب میں دیکھتی ہے جو مرد[۵] دیکھتا ہے کیا اسپر بھی غسل واجب ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں جبکہ پانی (منی) دیکھے عائشہ رض کہتی ہیں کہ میں اس سے کہا کہ تیرے دونوں ہاتھ خاک آلودہ ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ[۶] چھوڑ اسے کچھ نہ کہہ اور صورت شکل میں مشابہت تو اسی سبب سے ہوتی ہے جب عورت کی منی غالب ہو تو اولاد اپنے ماموں سے مشابہ ہوتی ہے اور جب مرد کی منی غالب ہو تو اولاد اپنے چچوں سے مشابہ ہوتی ہے مسلم اور مالک اور ابو داؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں اور مسلم کی اور روایت میں ہے کہ مرد کی منی گاڑھی اور سفید ہوتی ہے اور عورت کی منی پتلی اور زرد ہوتی ہے سو جو دونوں میں سے غالب ہو یا پہلے جاوے تو اولاد اسی کی شکل پر ہوتی ہے اور تربت یداک کے معنے تعجب اور انکار ہے اسپر بد دعا مراد نہیں ہے۔

(۶) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةً فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَاَنْقُوا الْبَشَرَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بال کے تلے جنابت (کا حکم) ہے سو بالوں کو دھو ڈالو اور بدن کو پاک و صاف کرو ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

---

[۵] یعنے خواب میں دیکھتی ہے کہ کوئی مرد اس سے جماع کر رہا ہے ۱۲ [۶] یعنی اگلی پچھلی ایک دوسرے سے مشکل ملتی ہے ۱۲

(۷) وَعَنْ عَلِيٍّ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهٖ كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِيٌّ رض فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِيْ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِيْ ثَلٰثًا وَكَانَ يَجُزُّ شَعْرَهٗ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ اور علی رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص غسل جنابت میں بال بھر کی جگہ بھی چھوڑ دے اسکو دھووے نہیں تو اسکو آگ میں ایسا ایسا عذاب ہوگا۔ علی رض نے فرمایا کہ میں اسی سبب سے اپنے سر کو منڈلیا اسی واسطے میں نے اپنے سر کو منڈایا تین بار کہا اور حضرت علی رض اپنے بال کاٹ ڈالا کرتے تھے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۸) وَعَنْ ثَوْبَانَ رض قَالَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ اَمَّا الرَّجُلُ فَلْيَنْشُرْ رَأْسَهٗ فَلْيَغْسِلْهُ حَتّٰى يَبْلُغَ اُصُوْلَ الشَّعْرِ وَاَمَّا الْمَرْاَةُ فَلَا عَلَيْهَا اَنْ لَّا تَنْقُضَهٗ لِتَعْرِفَ عَلٰى رَأْسِهَا ثَلٰثَ غُرَفَاتٍ بِكَفَّيْهَا اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ اور ثوبان رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت سے فتوی پوچھے گئے تو فرمایا کہ اگر مرد ہو تو اپنے بال کھولے پھر چاہیے کہ انکو جڑ تک دھو ڈالے اور اگر عورت ہو تو اسپر بالوں کا کھولنا واجب نہیں اسکو چاہیے کہ اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالے کہ یہ اسکو کفایت کرتا ہے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۹) وَعَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ كَمَا يَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُدْخِلُ اَصَابِعَهٗ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا اُصُوْلَ الشَّعْرِ حَتّٰى اِذَا ظَنَّ اَنَّهٗ قَدْ اَرْوٰى بَشَرَتَهٗ اَفَاضَ الْمَاءَ عَلَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَفِيْ اُخْرٰى بَدَاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَهُمَا الْاِنَاءَ وَفِيْ اُخْرٰى بَدَاَ بِيَمِيْنِهٖ فَصَبَّ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ فَغَسَلَهَا ثُمَّ صَبَّ الْمَاءَ عَلَى الْاَذٰى الَّذِيْ بِهٖ بِيَمِيْنِهٖ وَغَسَلَ عَنْهُ بِشِمَالِهٖ هٰذَا لَفْظُ الشَّيْخَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ قَالَتْ عَائِشَةُ رض كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفِيْضُ عَلٰى رَأْسِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَنَحْنُ نُفِيْضُ خَمْسًا مِنْ اَجْلِ الضَّفْرِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلشَّيْخَيْنِ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوَ الْحِلَابِ فَاَخَذَ بِكَفِّهٖ بَدَاَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ الْاَيْسَرِ ثُمَّ اَخَذَ بِكَفَّيْهِ فَقَالَ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهٖ وَفِيْ اُخْرٰى لِلْبُخَارِيِّ قَالَتْ كُنَّا اِذَا اَصَابَتْ اِحْدَانَا جَنَابَةٌ اَخَذَتْ بِيَدَيْهَا ثَلٰثًا فَوْقَ رَأْسِهَا ثُمَّ تَاْخُذُ بِيَدِهَا الْيُمْنٰى عَلٰى شِقِّهَا الْاَيْمَنِ بِيَدِهَا الْاُخْرٰى عَلٰى شِقِّهَا الْاَيْسَرِ الْحِلَابُ الْمِحْلَبُ وَهُوَ الْاِنَاءُ الَّذِيْ يُحْلَبُ فِيْهِ ترجمہ اور عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب غسل جنابت کا ارادہ کرتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے پھر وضو کرتے جیسے نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے پھر اپنی انگلیوں کو پانی میں داخل کرتے یہاں تک کہ جب آپ گمان کرتے کہ بدن تر ہوگیا ہے تو تین بار بدن پر پانی بہاتے پھر اپنا باقی بدن دھوتے پھر اپنے دونوں پاؤں دھوتے چھوں اسکے راوی ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ پانی کے برتن میں داخل کرنے سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے اور ایک روایت میں ہے کہ پہلے داہنے ہاتھ کو پانی ڈالکر دھوتا پھر جو بدن میں پلیدی ہوتی اسپر داہنے ہاتھ سے پانی ڈالتا پھر اسکو بائیں ہاتھ سے دھوتا یہ الفاظ شیخین کے ہیں اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ عائشہ رض نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین بار اپنے سر پر پانی بہایا کرتے تھے اور ہم پانچ بار بہاتے تھے چوٹیوں کے سبب سے اور شیخین کی روایت میں

عائشہ رضؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور رہتا کہ جب غسل جنابت کا ارادہ کرتے تو بقدر حلاب کے برتن کے منگاتے پھر ہتھیلی میں پانی لیکر پہلے اپنے سر کے داہنی طرف کو دھوتے پھر بائیں طرف کو پھر دونوں ہتھیلیوں میں پانی لیکر اپنے سر پر بہاتے اور بخاری کی دوسری روایت میں ہے عائشہ رضؓ نے کہا ہے کہ جب ہم میں سے کسی کو نہانے کی حاجت ہو جاتی تھی تو دونوں ہاتھ سے اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے تھے پھر اپنے داہنے ہاتھ سے اپنی بائیں جانب پر پانی ڈالتے اور بائیں ہاتھ سے داہنی جانب پر اور حلاب محلب کو کہتے ہیں اور وہ دودھ دوہنے کا برتن ہے۔

(۱۰) **وَعَنْ** مَیْمُوْنَۃَ رضؓ قَالَتْ سَتَرْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَۃِ فَغَسَلَ یَدَیْہِ ثُمَّ صَبَّ بِیَمِیْنِہٖ عَلٰی شِمَالِہٖ فَغَسَلَ فَرْجَہٗ وَمَا اَصَابَہٗ ثُمَّ مَسَحَ بِیَدِہٖ عَلَی الْحَائِطِ اَوِ الْاَرْضِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْھَہٗ وَیَدَیْہِ ثُمَّ غَسَلَ رَاْسَہٗ ثَلٰثًا ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰی جَسَدِہِ ثُمَّ تَنَحّٰی فَغَسَلَ رِجْلَیْہِ ثُمَّ اُتِیْتُہٗ بِالْمِنْدِیْلِ فَرَدَّہٗ یَنْفُضُ یَدَیْہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰی سَائِرِ جَسَدِہٖ ثُمَّ تَنَحّٰی فَغَسَلَ قَدَمَیْہِ فَاُتِیْتُہٗ بِالْمِنْدِیْلِ فَرَدَّہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰی رَاْسِہٖ ثَلٰثَ اَکُفٍّ مِلْءَ کَفَّیْہِ ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰی سَائِرِ جَسَدِہٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْہِ وَھٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ اِلَّا اَنَّ الْبُخَارِیَّ قَالَ ف

ہاتہ سے پانی لینا اور اپنے بدن پر ڈالنا

(۱۳) وعن عبید بن عمیر اللیثی قال بلغ عائشۃ رض ان عبد اللہ بن عمر یامر النساء اذا اغتسلن ان ینقضن رؤسہن فقالت یا عجبا لابن عمر وھو یامر النساء ان ینقضن رؤسہن افلا یامرھن ان یحلقن لقد کنت اغتسل انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد وما ازید ان افرغ علی راسی ثلث افراغات اخرجہ مسلم افرغت الاناء اذا قلبت ما فیہ من الماء **ترجمہ** اور عبید بن عمیر لیثی سے روایت ہے کہ عائشہ رض کو خبر پہونچی کہ عبد اللہ بن عمر عورتوں کو حکم کرتے ہیں کہ غسل (واجب) کے وقت اپنے سر کو کھولڈالا کریں تو عائشہ رض نے کہا کہ عجب ہے ابن عمر کے لیئے کہ عورتوں کو سر کے بال کھولنے کا حکم کرتے ہیں انکو یہ حکم کیوں نہیں کرتے کہ اپنے سر منڈا ڈالیں کہ البتہ میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دونوں) ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے اور میں نہ چاہتی کہ اپنے سر پر تین بار پانی بہاؤں مسلم اسکے راوی ہیں (کہتے ہیں) افرغت الماء جب کہ تو برتن کے پانی کو بہا ڈالے۔

(۱۴) وعن قتادۃ رض ان انس بن مالک رض حدثھم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طاف علی نسائہ بغسل واحد اخرجہ الخمسۃ الا مسلما **ترجمہ** اور قتادہ رض سے روایت ہے کہ انس بن مالک نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سب بی بیوں کے پاس جا کر ایک بار غسل کیا پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۱۵) وعن ابی رافع رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طاف ذات یوم علی نسائہ واغتسل عند ھذہ وعند ھذہ قال فقلت لہ یا رسول اللہ الا تجعلہ غسلا واحدا اخرا قال ھذا ازکی واطیب واطھر اخرجہ ابو داود والنسائی الطھارۃ والماء **ترجمہ** ابو رافع رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنی سب بی بیوں سے جماع کیا اسکے پاس بھی غسل کیا اور اسکے پاس بھی تو میں نے عرض کی یا حضرت اخیر میں آپ ایک ہی بار کیوں نہیں غسل کیا کرتے فرمایا یہ زیادہ تر پاک و صاف کرنے والا ہے (اس سے) ابو داود نے کہا کہ زکے کے معنے ہیں طہارت اور نماء۔

(۱۶) وعن ابی سعید الخدری رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اتی احدکم اھلہ ثم بدا لہ ان یعاود فلیتوضأ بینھما وضوءا اخرجہ الخمسۃ الا البخاری **ترجمہ** ابو سعید خدری رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے جماع کرے پھر دوسری بار جماع کرنے کا ارادہ ہو تو چاہیئے کہ دونوں جماع کے درمیان وضو کرلے بخاری کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۱۷) وعن عائشۃ رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل ویصلی الرکعتین وصلاۃ الغداۃ ولا اراہ یحدث وضوءا بعد الغسل اخرجہ اصحاب السنن **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے اور دو رکعت اور صبح کی نماز پڑہتے اور میں نہیں دیکھا کہ آپ نے غسل کے بعد تازہ وضو کیا ہو اصحاب سنن اسکے راوی ہیں۔

لہ یعنی اپنی سب بی بیوں سے جماع کرکے اخیر میں صرف ایک ہی بار غسل کیا ہر جماع کے ساتھ بار بار غسل نہ کیا معلوم ہوا کہ کئی بار جماع کرکے اخیر میں صرف ایک بار غسل کرلینا کافی ہے ۱۲ لہ یعنی ہر جماع کے ساتھ جدا جدا غسل کیا یہ افضل ہے اور پہلی صورت جائز ہے

(۱۸) وعنہا رض قالت کنت اغتسل انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد من قدح یقال لہ الفرق قال سفین رحمہ اللہ والفرق ثلثۃ اصع وفی اخری عن ابی سلمۃ قالت دخلت علی عائشۃ رض انا واخوھا من الرضاعۃ فسألناھا عن غسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الجنابۃ فدعت باناء قدر الصاع فاغتسلت وبیننا وبینھا ستر وفاضت علی راسھا ثلثا فالت وکان ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاخذن من رؤسھن حتی تکون کالوفرۃ اخرجہ الخمسۃ الا الترمذی وھذا لفظ الشیخین الوفرۃ ان یبلغ شعر الراس الی شحمۃ الاذن والجمۃ اطول من ذلک ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہو کہ مین اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم (دونون) ایک پیالے سے غسل کیا کرتے تھے جسکو فرق کہا جاتا ہتا سفیان رحمہ نے کہا کہ فرق تین صاع کا ہوتا ہے (اور فرق تین سیر انگریزی کا) ابوسلمہ رض سے دوسری روایت مین ہے کہ مین اور عائشہ رض کا رضاعی بہائی (ہم دونون) عائشہ رض کے پاس گئے تو ہمنون سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے غسل جنابت کا حال پوچھا تو انہون نے بقدر صاع کے ایک برتن منگایا اور غسل کیا اور ہمارے اور اُن کے درمیان پردہ تہا تو انہون نے اپنے سر پر تین بار پانی بہایا اور فرمایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیان اپنے بال کترا کرتی نہین یہان تک کہ وفرہ کی طرح ہو جاتے ترمذی کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین اور یہ الفاظ شیخین کے ہین اور وفرہ اُن بالون کو کہتے ہین جو کنپٹیون تک پہونچین اور جمہ انکو کہتے ہین جو اس سے دراز ہون۔

(۱۹) وعن محمد الباقر قال کنا عند جابر رض عند قوم فسألوہ عن الغسل فقال یکفیک صاع فقال رجل ما یکفینی فقال جابر کان یکفی من ھو اوفی منک شعرا وخیر منک یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخرجہ الشیخان والنسائی ترجمہ محمد باقر رض سے روایت ہو کہا کہ ہم اور کچھ لوگ جابر رض کے پاس تہے لوگون نے اُنسے غسل کا حکم پوچھا تو انہون نے کہا کہ تمکو ایک صاع پانی (غسل کے لیے) کافی ہو تو ایک مرد نے کہا کہ مجھکو تو ایک صاع کفایت نہین کرتا تو جابر نے کہا کفایت کرتا تہا انکو جو تجھسے زیادہ بال والے اور بہتر تہے یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین۔

(۲۰) وعن عائشۃ رض قالت کنت اغتسل انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم من نور من شبہ اخرجہ ابوداود ترجمہ اور عائشہ رض سے روایت ہو کہ مین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم (دونون) پیتل کے ایک لگن سے غسل کیا کرتے تہے ابوداود اسکے راوی ہین۔

(۲۱) وعن علی رض قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یغتسل بالبراز فصعد المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان اللہ حیی ستیر یحب الحیاء والستر فاذا اغتسل احدکم فلیستتر اخرجہ ابوداود والنسائی ترجمہ علی رض سے روایت ہو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو ننگے غسل کرتے دیکہا تو آپ منبر پر چڑہے اور خدا کی حمد اور ثنا کہی پہر فرمایا کہ خدا شرم دار اور پردے مین ہے۔ شرم اور پردے کو دوست رکہتا ہے پہر جب کوئی غسل کیا چاہے تو چاہیئے کہ پردے مین نہاوے۔ ابوداود اور نسائی اسکے راوی ہین۔

(۲۲) وعن ابی السمح رض قال کنت اخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان اذا اراد ان یغتسل قال ولینی فاوا

قَفَایَ فَاسْتُرُہٗ بِہٖ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ **ترجمہ** ابو سمح رض سے روایت ہے کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا پھر جب نہانے کا ارادہ کرتے تو فرماتے کہ میری طرف سے پیٹھ پھیر لے سو میں آپ سے پیٹھ پھیر لیتا اور اس سے آپ کو پردہ کرتا نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۲۳) **وَعَنْ** اُمِّ ھَانِیٍٔ رض قَالَتْ ذَھَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُّہٗ یَغْتَسِلُ وَفَاطِمَۃُ اِبْنَتُہٗ رض تَسْتُرُہٗ بِثَوْبٍ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ **ترجمہ** اور ام ہانی رض سے روایت ہے کہا کہ میں فتح مکہ کے سال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے آپ کو غسل کرتے پایا اور آپ کی بیٹی فاطمہ رض آپ کو کپڑے سے پردہ کر رہی تھیں مسلم اس کے راوی ہیں۔

(۲۴) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ فَاُتِیَ بِمِنْدِیْلٍ فَلَمْ یَمَسَّہٗ وَجَعَلَ یَقُوْلُ بِالْمَآءِ ھٰکَذَا اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا پھر آپ رومال لائے گئے تو آپ نے اس سے ہاتھ یا ؤں نہ پونچھے اور ہاتھوں کو جھاڑنے لگے نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۲۵) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ کَانَتِ الصَّلٰوۃُ خَمْسِیْنَ وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَۃِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّغَسْلُ الثَّوْبِ مِنَ الْبَوْلِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَلَمْ یَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْاَلُ حَتّٰی جُعِلَتِ الصَّلٰوۃُ خَمْسًا وَّغُسْلُ الْجَنَابَۃِ مَرَّۃً وَّغَسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثَّوْبِ مَرَّۃً اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے کہ (ابتدا میں) نمازیں پچاس تھیں اور غسل جنابت سات بار تھا اور جو کپڑا پیشاب سے ناپاک ہو اُسکو دھونا بھی سات بار تھا تو ہمیشہ آپ (خدا سے) سوال کرتے رہے یہانتک کہ نمازیں پانچ رہیں اور غسل جنابت اور پیشاب لگے کپڑے کا دھونا ایک بار رہا ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(۲۶) **وَعَنْ** عَائِشَۃَ رض قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَۃِ ثُمَّ جَآءَ فَاسْتَدْفَاَ بِیْ فَضَمَمْتُہٗ اِلَیَّ وَاَنَا لَمْ اَغْتَسِلْ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے کہ بہت وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنابت کے سبب سے غسل کیا پھر مجھ سے گرمی طلب کی تو میں نے آپ کو اپنے بدن سے لگایا اور میں نے غسل نہ کیا ہوا تھا ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲۷) **وَعَنْھَا** رض قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْسِلُ رَاْسَہٗ بِالْخَطْمِیِّ وَھُوَ جُنُبٌ فَیُجْتَزِیْ بِذٰلِکَ وَلَا یَصُبُّ عَلَیْہِ الْمَآءَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ وَمَعْنَاہُ اَنَّہٗ کَانَ یَکْتَفِیْ بِالْمَآءِ الَّذِیْ یَغْسِلُ بِہِ الْخَطْمِیَّ فَقَطْ **ترجمہ** اور عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں اپنے سر کو خطمی سے دھویا کرتے تھے پھر اُسپر کفایت کرتے اور اُسپر اور پانی نہ ڈالتے ابو داؤد اسکے راوی ہیں اور اسکے معنے یہ ہیں کہ آپ فقط اسی پانی پر کفایت کرتے جس سے خطمی دھوتے۔

(۲۸) **وَعَنْھَا** رض قَالَتْ کُنَّا نَغْتَسِلُ وَعَلَیْنَا الضِّمَادُ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُحْلِمَاتٌ وَّمُحْرِمَاتٌ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ **ترجمہ** اور عائشہ رض سے روایت ہے کہ ہم (سفر حج میں) حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے بعضی بدون احرام کے اور بعضی احرام سے سو ہم (اس حالت میں) غسل کیا کرتی تھے بعد اسکے کہ ہمنے اپنے بدن پر لیپ کیا ہوتا ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(۲۹) **وَعَنْ** عَلِیٍّ رض قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

مالم یکن جنبا اخرجہ اصحاب السنن واللفظ للترمذی وصححہ وفی اخرے للنسائی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من الخلاء ویقرأ القرآن ویاکل اللحم ولم یکن یحجبہ من القرآن شیٔ لیس الجنابۃ ترجمہ علی رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر حال مین قرآن پڑھا کرتے تھے جب تک کہ حالت جنابت مین نہ ہوتے اصحاب سنن اسکے راوی ہین اور یہ الفاظ ترمذی کے ہین اور اسکو صحیح کہتے ہین اور نسائی کی دوسری روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانے سے نکل کر قرآن پڑھا کرتے تھے اور جنابت کی سوا کوئی چیز آپ کو قرآن پڑھنے سے نہ روکتی تھی۔

(۳۰) وعن ابن عباس رضہ انہ لم یر بالقراءۃ للجنب باسا اخرجہ رزین قلت وعلقہ البخاری واللہ اعلم ترجمہ اور ابن عباس رضہ سے روایت ہی کہ جنبی کو قرآن کے پڑھنے کا کچھ ڈر نہین رزین اسکے راوی ہین مین کہتا ہون اور بخاری نے اسکو معلق بیان کیا ہے واللہ اعلم

(۳۱) وعن عائشۃ رضہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان ینام وھو جنب غسل فرجہ وتوضأ للصلوۃ اخرجہ الستۃ وھذا لفظ البخاری وفی اخرے لمسلم کان اذا اراد ان یاکل او ینام توضأ وضوءہ للصلوۃ وفی اخرے عن عبداللہ بن ابی قیس قال سألت عائشۃ رضہ عن وتر رسول اللہ ۴ وذکر الحدیث وفیہ قلت کیف کان یصنع فی الجنابۃ اکان یغتسل قبل ان ینام او ینام قبل ان یغتسل قالت کل ذلک قد کان یفعل ربما اغتسل فنام وربما توضأ فنام قلت الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ وفی روایۃ ابی داؤد عن عضیف بن الحارث قال قلت لعائشۃ رضہ ارایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل من الجنابۃ فی اول اللیل ام فی اخرہ قالت ربما اغتسل فی اول اللیل وربما اغتسل فی اخرہ قلت اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ قلت ارایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالہ کان یوتر اول اللیل وربما اوتر اخرہ قلت اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ قلت ارایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یجہر بالقرآن ام یخفت بہ قالت ربما جہر بہ وربما خفت بہ قلت اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعۃ وفی روایۃ الترمذی وابی داؤد وایم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینام وھو جنب ولا یمس ماء قال الترمذی وقد روی عنہا انہ کان یتوضأ قبل ان ینام وھو اصح وفی روایۃ النسائی کان اذا اراد ان یاکل او یشرب غسل یدیہ ثم یاکل او یشرب ترجمہ اور عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب جنابت مین سونا چاہتے تو اپنی شرمگاہ دہوتے اور نماز کا سا وضو کرتے چھون اسکے راوی ہین اور یہ الفاظ بخاری کے ہین اور مسلم کی ایک روایت مین ہے کہ جب آپ (حالت جنابت مین) کھانا یا سونا چاہتے تھے تو وضو کر لیتے تھے اور ایک روایت مین عبداللہ بن ابی قیس سے روایت ہی کہا کہ مینے عائشہ رضہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کی کیفیت پوچھی اور ذکر کی ساری حدیث اور اسمین یہ بھی ہے کہ مینے کہا کہ جنابت کی حالت مین کسطرح کیا کرتے تھے کیا غسل کر کے سوتے تھے یا نہانے سے پہلے سو رہتے تھے انہون نے کہا کہ یہ سب کام کرتے تھے کبھی تو نہا کر سوتے تھے اور کبھی وضو کر کے سو رہتے تھے مینے کہا اللہ اکبر تعریف اسکو جس نے دین مین گنجائش رکھی اور ابو داؤد کی روایت مین عضیف بن حارث سے ایسا ہے مین نے عائشہ رضہ سے کہا کہ بھلا بتلاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی اول مین غسل جنابت کیا کرتے تھے یا آخر مین تو عائشہ رضہ نے کہا کہ کبھی اول رات مین

غسل کر لیا کرتے تھے اور کبھی خیر مین پینے کہا اللہ اکبر سب تعریف اللہ کو جس نے دین کے کام مین گنجایش رکھی پھر پینے پوچھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اول رات مین وتر پڑھا کرتے تھے یا آخر مین انہون نے کہا کہ کبھی اول رات مین وتر پڑھا کرتے تھے اور کبھی آخر مین پینے کہا کہ اللہ سب سے بڑا ہے سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے دین کے کام مین گنجایش رکھی پینے کہا بھلا بتلاؤ تو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قرآن پکار کر پڑھتے تھے یا چپکے انہون نے کہا کبھی پکار کر پڑھتے تھے اور کبھی پوشیدہ پینے کہا اللہ بڑا ہے سب تعریف اللہ کو جس نے دین کے کام مین گنجایش رکھی اور نیز ترمذی اور ابو داؤد کی روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت مین بدون چھوئے پانی کے سو رہا کرتے تھے کہا ترمذی نے اور عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت مین) وضو کر کے سو رہتے تھے اور یہ روایت صحیح تر ہے[۵] اور نسائی کی روایت مین ہے کہ جب آپ کہانے پینے کا ارادہ کرتے تو ہاتھ دھو کر کہا پی لیتے تھے۔

(۳۲) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ ثُمَّ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّيْخَيْنِ **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رض نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ رات کو وقت مجھکو نہانے کی حاجت ہو جاتی ہے یعنے تو کیا بدون غسل کے سو رہنا درست ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ذکر کو دھو ڈالا کر پھر وضو کر کے سو رہا کر چھوں اسکے راوی ہین اور یہ الفاظ شیخین کے ہین۔

(۳۳) **وَعَنْ** نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رض إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ أَوْ يَطْعَمَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَمَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ طَعِمَ أَوْ نَامَ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ **ترجمہ** نافع رض سے روایت ہے کہ ابن عمر رض جب جنابت کی حالت مین سونا اور کہانا چاہتے تھے تو اپنا منہ اور دونون ہاتھ کہنیون تک دھو کر سر کا مسح کرتے یعنے وضو کرتے تھے پھر کہا لیتے یا سو رہتے تھے مالک اسکے راوی ہین۔

(۳۴) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنُبٌ فَانْخَنَسَ مِنْهُ فَذَهَبَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَهُ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ جُنُبًا فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ وَأَنَا عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ **انخنس** لغة **استتر** وانخنف **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کے ایک راہ مین مجھے ملے اور مین جنبی تھا تو مین آپ سے چھپ گیا پھر مینے جا کر غسل کیا پھر مین خدمت مین حاضر ہوا تو آپ نے مجھے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ تو کہان تھا مینے عرض کیا کہ مین جنبی تھا مجھ کو نہانے کی حاجت تھی تو مینے برا جانا کہ آپ کے پاس ناپاک بیٹھون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ پاک ایماندار ناپاک نہین ہوتا پانچون اسکے راوی ہین اور یہ الفاظ بخاری کے ہین انخنس کے معنے ہین پوشیدہ ہوا اور چھپ گیا۔

(۳۵) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ وَهُوَ جُنُبٌ فَحَادَ عَنْهُ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ كُنْتُ جُنُبًا قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ مِنْ أَصْحَابِهِ مَسَحَ وَدَعَا لَهُ قَالَ فَرَأَيْتُهُ يَوْمًا بِكْرَةً فَجِئْتُ عَنْهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُكَ فَجِئْتُ عَنِّي فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا

[۵] یعنے وضو کر کے سونے کی روایت زیادہ ترصحیح ہے یعنے حالت جنابت مین دونون ہاتھ دھو کر کہانا جایز ہے اگرچہ غسل نہ کیا ہو ۱۲

فَحِشْتُ اَنْ تَمَسَّنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یَنْجُسُ حَادَ اَیْ تَنَحّٰی ترجمہ حذیفہ رض سے روایت ہی کہ مین حالت جنابت مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا تو آپ سے الگ ہوا پہر مین غسل کر کے خدمت مین حاضر ہوا اور مینے عرض کیا کہ مجھکو نہانے کی حاجت تہی یعنے ناپاک تہا تو آپنے فرمایا کہ اَیماندار ناپاک نہین ہوتا مسلم اور ابو داؤد اور نسائی اس کے راوی ہین اور یہ الفاظ مسلم کے ہین - اور نسائی کی روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور رہتا کہ جب اپنے کسی صحابی سے ملتے تو اُسپر ہاتہ پہیرتے اور اسکے لئے برکت کی دعا کرتے تو مینے آپ کو ایک دن صبح کے وقت دیکہا تو مین آپسے الگ ہوگیا پہر جب دن اونچا ہوا تو مین آپکے پاس حاضر ہوا آپنے فرمایا کہ مینے تجھکو دیکہا کہ تو مجھ سے الگ ہوگیا تہا اُسنے کہا کہ مین ناپاک تہا تو مین ڈرا کہ آپ مجھے چھوئین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایماندار ناپاک نہین ہوتا - حاد کے معنے ہین الگ ہوا -

(۳۶) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوْفُ قِیَامًا فَخَرَجَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم فَلَمَّا قَامَ فِیْ مُصَلَّاہُ ذَکَرَ اَنَّہٗ جُنُبٌ فَقَالَ لَنَا مَکَانَکُمْ ثُمَّ رَجَعَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَیْنَا وَرَاْسُہٗ یَقْطُرُ فَکَبَّرَ وَصَلَّیْنَا مَعَہٗ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَھٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ نماز کی تکبیر ہوئی اور صفین برابر کہڑی کی گئین تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور جب اپنی مصلے پر کہڑے ہوئے تو یاد آیا کہ آپ کو نہانے کی حاجت ہی تو ہم سے فرمایا کہ اپنی جگہ مین کہڑے رہو پہر گئے اور غسل کر کے تشریف لائے اور آپ کے سر سے پانی ٹپکتا تہا پہر آپنے تکبیر کہی اور نماز پڑہی اور ہم نے بہی آپ کے ساتہ نماز پڑہی - ترمذی کے سوا چھون اسکے راوی ہین - اور یہ الفاظ بخاری کے ہین -

(۳۷) وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ فَاَوْمَاَ بِیَدِہٖ اَنْ مَکَانَکُمْ ثُمَّ جَاءَ وَرَاْسُہٗ یَقْطُرُ فَصَلّٰی بِھِمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَلَمَّا قَضَی الصَّلٰوۃَ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنِّیْ کُنْتُ جُنُبًا اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ ابوبکرہ رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز مین داخل ہوی پہر اپنے ہاتہ سے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ مین کہڑے رہو پہر تشریف لائے اور آپ کے سر سے پانی ٹپکتا تہا پہر آپنے اصحاب کو نماز پڑہائی اور ایک روایت مین (اتنا زیادہ) ہے پہر جب نماز پڑہ چکے تو فرمایا کہ سولے اسکے کچہ نہین کہ مین تو بندہ ہون (بہول جاتا ہون) مجھکو نہانے کی حاجت تہی ابو داؤد اس کے راوی ہین -

(۳۸) وَعَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ عُمَرَ رض صَلّٰی بِالنَّاسِ الصُّبْحَ ثُمَّ عَدَلَ اِلٰی اَرْضٍ بِالْجُرْفِ فَحَضَرَ فِیْ ثَوْبِہٖ اِحْتِلَامًا فَقَالَ اِنِّیْ لَاَمْسَیْتُ اُنْبُ الْوَدْکَ کَانَتِ الْعُرُوْقُ فَاغْتَسَلَ وَغَسَلَ الْاِحْتِلَامَ مِنْ ثَوْبِہٖ وَعَادَ لِصَلٰوتِہٖ وَفِیْ رِوَایَۃٍ بَعْدَ تَوَلُّدِ اِحْتِلَامًا فَقَالَ لَقَدْ ابْتُلِیْتُ بِالْاِحْتِلَامِ مُنْذُ وَلِیْتُ اَمْرَ النَّاسِ فَاغْتَسَلَ وَغَسَلَ مَا رَاٰی فِیْ ثَوْبِہٖ مِنَ الْاِحْتِلَامِ ثُمَّ صَلّٰی بَعْدَ ارْتِفَاعِ الضُّحٰی مُتَمَکِّنًا اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ ترجمہ اور سلیمان بن یسار رض سے روایت ہی کہ حضرت عمر رض نے لوگون کو صبح کی نماز پڑہائی پہر اپنی زمین کی طرف جرف مین گئے تو اُنہون نے اپنے کپڑے مین احتلام کا اثر پایا تو فرمایا کہ مجہے ہم ہرملی لگنے لگے ہا ہی بگیں نرم ہوگئین پہر انہون نے غسل کیا اور منی کو اپنے کپڑے سے دہویا اور نماز پہر پڑہی اور ایک روایت مین بعد اُن کے قول احتلام کے اتنا زیادہ ہے کہ انہون نے فرمایا کہ جب سے مین لوگون کا خلیفہ ہوا تب سے احتلام مین مبتلا ہون پہر اُنہون نے غسل کیا اور کپڑے سے منی کو دہویا پہر ٹہیک چاشت ہونے کے بعد نماز پڑہی - یعنے دوہرائی امام مالک اسکے راوی ہین -

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ غُسْلِ الْحَائِضِ وَالنُّفَسَاءِ

(دوسری فصل حیض اور نفاس والی کے غسل کے بیان مین)

(۲۹) عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ اِمْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِیْضِ فَاَمَرَهَا كَیْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ قَالَ خُذِیْ فِرْصَةً مِّنْ مِّسْكٍ فَتَطَهَّرِیْ بِهَا قَالَتْ كَیْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَتْ كَیْفَ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِیْ فَاجْتَذَبْتُهَا اِلَیَّ فَقُلْتُ تَتَبَّعِیْ بِهَا اَثَرَ الدَّمِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَفِیْ اُخْرٰی خُذِیْ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَوَضَّاَیْ ثَلٰثًا ثُمَّ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَحْیٰی اَوْ اَعْرَضَ بِوَجْهِهٖ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّیْخَیْنِ وَلِمُسْلِمٍ فِیْ اُخْرٰی اِنَّ اَسْمَاءَ وَهِیَ بِنْتُ شَكْلٍ رض سَاَلَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِ الْمَحِیْضِ فَقَالَ تَاْخُذُ اِحْدٰكُنَّ مَاءَهَا وَسِدْرَهَا فَتَطَهَّرُ فَتُحْسِنُ الطُّهُوْرَ فَتَصُبُّ عَلٰی رَاْسِهَا فَتَدْلُكُهٗ دَلْكًا شَدِیْدًا حَتّٰی تَبْلُغَ شُؤُوْنَ رَاْسِهَا ثُمَّ تَصُبُّ عَلَیْهَا الْمَاءَ ثُمَّ تَاْخُذُ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَتْ اَسْمَاءُ وَكَیْفَ تَطَهَّرُ بِهَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِیْ بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ كَاَنَّهَا تُخْفِیْ ذٰلِكَ تَتَبَّعِیْ بِهَا اَثَرَ الدَّمِ وَسَاَلَتْهُ عَنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ تَاْخُذُ مَاءً فَتَطَهَّرُ فَتُحْسِنُ الطُّهُوْرَ اَوْ تُبْلِغُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ تَصُبُّ عَلٰی رَاْسِهَا فَتَدْلُكُهٗ حَتّٰی تَبْلُغَ شُؤُوْنَ رَاْسِهَا ثُمَّ تُفِیْضُ عَلَیْهَا الْمَاءَ فَقَالَتْ نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْاَنْصَارِ لَمْ یَكُنْ یَمْنَعُهُنَّ الْحَیَاءُ اَنْ یَّتَفَقَّهْنَ فِی الدِّیْنِ اَلْفِرْصَةُ بِكَسْرِ الْفَاءِ اَلْقِطْعَةُ مِنْ صُوْفٍ اَوْ قُطْنٍ اَوْ غَیْرِهٖ وَشُؤُوْنُ الرَّاْسِ مَوَاصِلُ قَبَائِلِ الْقَرْنِ وَمُلْتَقَاهَا وَالْمُرَادُ اِیْصَالُ الْمَاءِ اِلٰی مَنَابِتِ الشَّعْرِ مُبَالِغَةً فِی الْغُسْلِ

ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہی کہ ایک انصاری عورت نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل حیض کا حکم پوچھا تو آپنے اُسکو غسل حیض کی کیفیت تبلائی پھر فرمایا کہ ایک ٹکڑا اون کا مشک آلودہ لے اور اُس سے پاکی حاصل کر اُس نے کہا کہ مین اُس سے کسطرح پاکی حاصل کرون فرمایا اس سے پاکی حاصل کر اُس نے کہا کسطرح آپنے فرمایا سبحان اللہ پاکی کر تو مینے اُسکو اپنی طرف کھینچا تو مینے کہا کہ لہو کے نشان ڈھونڈکر وہان مشک لگا ترمذی کے سوا سب پانچون اسکے راوی ہین اور دوسری روایت مین ہے کہ ایک چیتڑا مشک آلودہ لے پھر تین بار وضو کر پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم شرمائے اور اس سے منہ پھیر لیا اور یہ الفاظ شیخین کے ہین اور مسلم کی دوسری روایت مین ہے کہ اسماء شکل کی بیٹی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل حیض کا حکم پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی پانی اور بیر کے پتے لیوے پھر پاکی حاصل کرے پس اچھی طرح پاک ہووے پس اپنے سر پر پانی ڈالے تو اسکو اچھی طرح ملے یہانتک کہ اپنے سر کی چوٹیون تک پہونچے پھر اُسپر پانی بہاوے پھر ایک چیتڑا مشک آلودہ لیوے اور اُس سے پاکی حاصل کرے اسمانے کہا اور کسطرح پاکی ہووے آپنے فرمایا کہ سبحان اللہ اُس سے پاکی حاصل کر عائشہ رضی اللہ تعالے عنہانے کہا گویا وہ یہ بات چھپاتی تہی کہ اسکے ساتھ لہو کے نشان ڈھونڈ اور مینے آپ سے غسل جنابت کا حکم پوچھا فرمایا کہ پانی لے کر اُسکے ساتھ پاک ہووے پس اچھی طرح پاک ہووے یا پاکی مین مبالغہ کرے پھر اپنے سر پر پانی بہاوے یہان تک کہ سر کی چوٹی مین پہونچے پھر اُسپر پانی بہاوے تو عائشہ رض نے کہا کہ انصار کی عورتین اچھی ہین کہ انکو دین کی بات سمجھنے سے شرم نہین روکتی فرصہ ف کی زیر سے اون یا روئی وغیرہ کا ایک ٹکڑا ہے اور شؤون الراس سر کے ایک حصہ کی زلفون کے ملنے اور متصل ہونے کی جگہ کو کہتے ہین اور مراد یہہ ہے کہ بالون کی جڑون مین پانی پہونچاوے غسل مین بہت مبالغہ کرے۔

(۴۰) وَعَنْ اُمَيَّةَ بْنِ اَبِي الصَّلْتِ عَنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِي غِفَارٍ قَدْ سَمَّاهَا قَالَتْ اَرْدَفَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَقِيْبَةِ رَحْلِهٖ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنَاخَ وَنَزَلْتُ عَنْ حَقِيْبَةِ رَحْلِهٖ فَاَنَاخَهَا مَرِيْنٌ وَكَانَتْ اَوَّلَ حَيْضَةٍ حِضْتُهَا قَالَتْ فَتَقَبَّضْتُ اِلَى النَّاقَةِ وَاسْتَحْيَيْتُ فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بِيْ وَرَاَى الدَّمَ قَالَ مَالَكِ لَعَلَّكِ نُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاَصْلِحِيْ مِنْ نَّفْسِكِ ثُمَّ خُذِيْ اِنَاءً مِّنْ مَّاءٍ فَاطْرَحِيْ فِيْهِ مِلْحًا ثُمَّ اغْسِلِيْ مَا اَصَابَ الْحَقِيْبَةَ مِنَ الدَّمِ ثُمَّ عُوْدِيْ لِمَرْكَبِكِ قَالَتْ فَلَمَّا فَتَحَ خَيْبَرَ رَضَخَ مِنَ الْفَيْءِ قَالَتْ وَكَانَتْ لَا تَطْهُرُ مِنْ حَيْضَةٍ اِلَّا جَعَلَ فِيْ طُهْوِرِهَا مِلْحًا وَاَوْصَتْ بِهٖ اَنْ يُّجْعَلَ فِيْ غُسْلِهَا حِيْنَ مَاتَتْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَنُفِسَتِ الْمَرْاَةُ بِضَمِّ النُّوْنِ وَفَتْحِهَا مَعَ كَسْرِ الْفَاءِ اِذَا وَلَدَتْ وَبِفَتْحِ النُّوْنِ فَقَطْ اِذَا حَاضَتْ وَالرَّضْخُ الْعَطَاءُ الْقَلِيْلُ وَالْفَيْءُ يَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ اَمْوَالِ الْكُفَّارِ وَدِيَارِهِمْ بِغَيْرِ قِتَالٍ ترجمہ امیہ بن ابی صلت سے روایت ہی اُسنے (قبیلہ) بنی غفار کی ایک عورت سی روایت کی جسکا اُس نے نام لیا کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے کجاوے کی پالان مین بٹھالیا کہا پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فجر کے وقت اترے اور آپنے اونٹنی بٹھلائی اور مین بھی آپکے کجاوے کے پالان سے اتری تو ناگہان مین دیکھتی ہون کہ اسکو میرا لہو لگا ہے اور مجھکو (بالغ ہونے کے بعد) پہلے پہل یہی حیض آیا تھا تو مین شرماکر اونٹنی سے چمٹی رہی پھر جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا حال اور لہو دیکھا تو فرمایا تجھکو کیا ہے شاید تجھکو حیض ہوا ہے عرض کی ہان فرمایا کہ اپنے نفس کی اصلاح کر پھر پانی کا برتن لے اور اس مین نمک ڈال پھر جو پالان کو لہو لگا ہے اسکو دھو ڈال پھر اپنی سواری پر سوار ہو اُسنے کہا پھر جب خیبر فتح ہوا تو آپنے مجھے غنیمت کے مال مین سے بطور انعام کے کچھ دیا پھر جب وہ حیض سے پاک ہوا کرتی تہین تو غسل کے پانی مین نمک ڈال لیتی تہین پھر اُسنے وصیت کی کہ جب مین جاؤن تو میرے غسل کے پانی مین نمک ڈالین ابوداؤد اسکے راوی ہین نفست المرۃ ساتہ پیش نون اور زیر کے ساتھ زیر کے عورت کو کہتے ہین جبکہ بچہ جنے اور ساتہ فتح نون کے فقط جبکہ اوسکو حیض آوے اور رضخ قلیل انعام کو کہتے ہین اور فے اُس مال کو کہتے ہین جو بدون لڑائی کے کافرون سے مسلمانون کے ہاتہ آوے

الفصل الثالث فی غسل الجمعۃ والعیدین

(تیسری فصل جمعہ اور عیدین کے غسل مین)

(۴۱) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَاَنْ يَّسْتَنَّ وَاَنْ يَّمَسَّ طِيْبًا اِنْ وَّجَدَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ ترجمہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کا غسل واجب ہے ہر بالغ پر اور یہ کہ مسواک کرے اور خوشبو لگاوے اگر میسر ہو ترمذی کے سوا چھون اسکے راوی ہین۔

(۴۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ غُسْلُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ كَغُسْلِ الْجَنَابَةِ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی وہ کہتے تھے کہ غسل جنابت کی طرح جمعہ کا غسل بھی ہر بالغ پر واجب ہے۔ مالک اسکے راوی ہین۔

(۴۳) وَعَنِ الْبَرَاءِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَّغْتَسِلُوْا يَوْمَ

الْجُمُعَةِ وَلْيَمَسَّ اَحَدُهُمْ مِنْ طِيْبِ اَهْلِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَالْمَاءُ لَهٗ طِيْبٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ براء رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق ہے مسلمانوں پر کہ جمعے کے دن غسل کیا کریں اور چاہیئے کہ ہر کوئی اپنے گھر والوں کی خوشبو لگاوے پھر اگر خوشبو نہ ملے تو اوس کے لیئے پانی ہی خوشبو ہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۴۴) وَعَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ جُمُعَةٍ مِّنَ الْجُمَعِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عِيْدًا فَاغْتَسِلُوْا وَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طِيْبٌ فَلَا يَضُرُّهُ اَنْ يَّمَسَّ مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ مالک اور ابن سباق رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جمعہ میں فرمایا اے گروہ مسلمانوں کے اللہ تعالے نے اس دن کو عید ٹھیرایا ہے سو تم نہایا کرو اور جس کے پاس خوشبو ہو تو کچھ حرج نہیں کہ لگاوے اور لازم جانو اپنے اوپر مسواک کو۔ مالک اس کے راوی ہیں۔

(۴۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَا بَيْنَمَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَنَادَاهُ عُمَرُ اَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ شُغِلْتُ الْيَوْمَ فَلَمْ اَنْقَلِبْ اِلٰى اَهْلِيْ حَتّٰى سَمِعْتُ التَّاْذِيْنَ فَلَمْ اَزِدْ عَلَى اَنْ تَوَضَّاْتُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَلْوُضُوْءُ اَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُنَا بِالْغُسْلِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ ترجمہ ابن عمر رضہ اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالے عنہ جمعے کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے تو ناگہان عثمان بن عفان رضی اللہ تعالے عنہ اندر آئے تو عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ نے اُنکو پکارا کہ یہ کون گھڑی ہے یعنے تم اتنی دیر کہاں رہے تو انہوں نے کہا کہ میں ایک کام میں مشغول ہوا سو جب میں نے اذان سنی اُس وقت گھر کو پلٹا سو میں نے فقط وضو ہی کیا ہے تو عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ تم نے صرف وضو ہی کیا ہے اور حالانکہ تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو غسل کا حکم کیا کرتے تھے نسائی کے سوا چھوں کے اسکے راوی ہیں اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کی حدیث میں آیا ہے کیا تم نے نہیں سُنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو جمعے کے دن آوے تو چاہیئے کہ نہاوے۔

(۴۶) وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ جَاءَ نَاسٌ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالُوْا اَتَرٰى الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبًا قَالَ لَا وَلٰكِنَّهٗ اَطْهَرُ وَخَيْرٌ لِّمَنِ اغْتَسَلَ وَمَنْ لَّمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ وَسَاُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدَاَ الْغُسْلُ كَانَ النَّاسُ مَجْهُوْدِيْنَ يَلْبَسُوْنَ الصُّوْفَ وَيَعْمَلُوْنَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ وَكَانَ مَسْجِدُهُمْ ضَيِّقًا كَاَدِبِ السَّقْفِ اِنَّمَا هُوَ عَرِيْشٌ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ عَرِقَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ الصُّوْفِ حَتّٰى ثَارَتْ مِنْهُمْ رِيَاحٌ اٰذٰى بِذٰلِكَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الرِّيْحَ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِذَا

لہ یعنے اذان سننے کے بعد فقط اتنی ہی دیر ہوئی کہ میں نے وضو کیا اور میں نے کچھ دیر نہیں کی ۱۲

كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ فَاغْتَسِلُوْا وَلْيَمَسَّ اَحَدُكُمْ اَفْضَلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهٖ وَطِيْبِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثُمَّ جَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالْخَيْرِ وَلَبِسُوْا غَيْرَ الصُّوْفِ وَكَفَوُا الْعَمَلَ وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ وَذَهَبَ بَعْضُ الَّذِيْ كَانَ يُؤْذِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا مِنَ الْعَرَقِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَهٰذَا لَفْظُهٗ وَلَفْظُ الشَّيْخَيْنِ عَنْ طَاوٗسٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ ذَكَرُوْا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْسِلُوْا رُءُوْسَكُمْ وَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا اَجْنُبًا وَاَصِيْبُوْا مِنَ الطِّيْبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَّا الْغُسْلُ فَنَعَمْ وَاَمَّا الطِّيْبُ فَلَا اَدْرِيْ ترجمہ عکرمہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ ابن عباس رضہ کے پاس آئے انہون نے کہا کہ کیا جمعے کے دن نہانا واجب جانتے ہو انہون نے فرمایا نہین لیکن وہ پاک کرنے والا اور بہتر ہے اسکے لیے جو نہاوے اور جو نہاوے اسپر واجب نہین اور مین تمکو خبر دیتا ہون کہ غسل کی ابتدا کس طرح ہوئی لوگ محنتی تھے اون کے کپڑے پہنتے تہے اور اپنے پیٹھون پر کام کیا کرتے تھے اور انکی مسجد تنگ تھی چھت کے قریب اور چھت تو صرف چھپر تہا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک گرمی کے دن مین نکلے اور لوگون کو اونی کپڑون مین پسینہ آیا ہوا تہا یہانتک کہ اون سے بو آئی جس سے بعضون نے بعضون کو تکلیف دی پہر جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بو پائی تو فرمایا اے لوگو جب یہ دن ہوا کرے تو نہا لیا کرو اور چاہیئے کہ ہر کوئی عمدہ تیل اور خوشبو جو موجود ہو لگاوے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ پہر خدا نے مال دیا اور لوگون نے اون کی سوائے اور کپڑے پہننے اور محنت کشی سے انکو کفایت ہوئی اور انکی مسجد بہی کشادہ ہوگئی اور جو ایذا کہ ایک کو دوسرے کے پہننے سے پہنچتی تہی وہ جاتی رہی شیخان اور ابوداؤد اسکے راوی ہین اور یہ الفاظ ابوداؤد کے ہین ۔ اور الفاظ شیخین کے طاؤس کی روایت سے یہ ہین کہ مینے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ لوگ ذکر کرتے ہین کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن غسل کرو اور اپنے سر دہوؤ اگرچہ تم جنبی نہ ہو اور جو میسر ہو خوشبو لگاؤ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ غسل تو خوب ہے لیکن خوشبو لگانا سو مین نہین جانتا۔

(۴۷) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ قَوْلُهٗ فَبِهَا وَنِعْمَتْ اَيْ فَبِهٰذِهِ الْخَصْلَةِ يَعْنِي الْوُضُوْءَ يَنَالُ الْفَضْلَ وَقِيْلَ فَبِالسُّنَّةِ اَخَذَ وَنِعْمَتِ السُّنَّةُ هٰذِهٖ ترجمہ سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعے کے دن غسل کرے تو بہتر ہے اور خوب اور جو کوئی جمعے کے دن نہاوے تو نہانا افضل ہے اصحاب سنن اسکے راوی ہین قول حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فبہا ونعمت یعنی اس خصلت یعنی وضو سے فضیلت پاتا ہے اور بعضون نے کہا یعنے اس نے سنت کو لیا اور یہ سنت اچھی ہے

(۴۸) وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلٰى اَحَدِكُمْ لَوِ اتَّخَذَ ثَوْبَيْنِ لِجُمُعَتِهٖ سِوٰى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهٖ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ الْمِهْنَةُ بِكَسْرِ الْمِيْمِ وَسُكُوْنِ الْهَاءِ الْعَمَلُ

۵ یعنے معمولی کپڑون کے سوائے ایک جوڑا جمعے کے لیے جداگانہ رکھے جب جمعہ کی نماز کو جاوے پہن لے ۱۲

وَالْخِدْمَةُ وَرُوِيَ بِكَسْرِ الْمِيْمِ ترجمہ یحیی بن سعید رضی اللہ تعالے سے روایت ہے اسکو یہ حدیث پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم مین سے کسی پر حرج نہین اسمین کہ جمعہ کے لئے دو کپڑے جدا بنا رکھی محنت کے کپڑون سے علاوہ مالک اسکے راوی ہین اور مہنت ساتہ زبر میم کے اور جزم ہ کے کام اور محنت کو کہتے ہین اور زیر میم کے ساتہ بہی آیا ہے۔

(۴۹) وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَانَ لَا يَرُوْحُ اِلَى الْجُمُعَةِ اِلَّا ادَّهَنَ وَتَطَيَّبَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ حَرَامًا ترجمہ نافع رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضہ جب جمعہ کی نماز کے لیے جایا کرتے تھے تو تیل اور خوشبو لگایا کرتے تھے مگر احرام کی حالت مین۔

(۵۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَّغْدُوَ اِلَى الْمُصَلّٰى ترجمہ عمر رضے اللہ تعالے سے روایت ہے کہ وہ عید فطر کے دن نہایا کرتے تھے عید گاہ کی طرف جانے سے پہلے۔

(۵۱) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ غُسْلُ يَوْمٍ وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ اِلَّا مَالِكًا ترجمہ اور جابر عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ہفتہ مین ہر مسلمان پر جمعے کے دن نہانا واجب ہے۔ مالک کے سوائے تینون اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِيْ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَالْغُسْلِ مِنْهُ

(چوتہی فصل غسل میت اور اسکے بعد نہانے کے بیان مین)

(۵۲) عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَتْ اِبْنَتُهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَعْطَانَا حِقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ يَعْنِيْ اِزَارَهٗ وَزَعَمَ ابْنُ سِيْرِيْنَ اِنَّ الْاَشْعَارَ اَفْقَهُهَا مِنْ قَرْنٍ وَكَذٰلِكَ كَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يَاْمُرُ بِالْمَرْاَةِ اَنْ تُشْعَرَ وَلَا تُؤْزَرَ وَفِيْ اُخْرٰى اَغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا وَفِيْهَا قَالَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ اِمَّنْ حَنَّطْنَ رَاْسَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ نَقَضْنَهٗ ثُمَّ غَسَلْنَهٗ ثُمَّ جَعَلْنَهٗ ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ قَالَ سَكَنٌ نَاصِيَتُهَا وَقَرْنَيْهَا وَفِيْ اُخْرٰى فَضَفَرْنَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ وَاَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّيْخَيْنِ ترجمہ ام عطیہ انصاری رضے اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کا انتقال ہوا تو آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اسکو پانی اور بیری کے پتون سے تین بار یا پانچ بار نہلاؤ اور اگر مناسب جانو تو پانچ بار سے زیادہ نہلاؤ اور اخیر مین کافور

ڈالو پھر جب تم نہلانے سے فراغت پاؤ تو مجھکو اطلاع دو پھر جب ہمنے غسل میت سے فراغت پائی تو آپ کو خبر دی تو آپنے ہمکو اپنا تہبند دیا اور فرمایا کہ اسکو کفن کے نیچے پہنا دو اور ابن سیرین نے کہا کہ اشعار یہ ہے کہ انہوں نے میت کو اسمیں لپیٹا اور اسی طرح ابن سیرین حکم کیا کرتے تھے کہ عورت کو تہ بند میں لپیٹا جاوے اور کرتہ پہنا نہ باندھا جاوے اور دوسری روایت میں ہے کہ اسکو نہلاؤ تین بار یا پانچ بار یا سات بار یا اس سے بھی زیادہ اگر حاجت ہو اور پہلے اسکی داہنی طرفوں اور وضو کی جگہوں سے غسل شروع کرو اور اسمیں اتنا زیادہ ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کے سر کے بال گوندکر تین چوٹیاں کیں یعنی اول انکو کھولا پھر انکو دھویا پھر انکو گوندکر تین چوٹیاں کیا سفین (راوی) نے کہا کہ ایک چوٹی پیشانی کے بالوں کی اور دونوں طرف کے بالوں کی اور دوسری روایت میں ہے کہ ہمنے اُن کے بالوں کو گوندکر تین چوٹیاں کیا اور اُن کی پچھلی طرف پھینک ڈالا چھوں اسکے راوی ہیں اور یہ الفاظ شیخین کے ہیں۔

(۵۳) **وَعَنْ** اُمِّ قَیْسٍ بِنْتِ مُحْصِنٍ رض قَالَتْ تُوُفِّیَ ابْنِیْ فَجِئْتُ عَلَیْہِ فَقُلْتُ لِلَّذِیْ یَغْسِلُہٗ لَا تَغْسِلْ اِبْنِیْ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ فَیَقْتُلُہٗ فَاَنْطَلَقَتْ مُ عَائِشَۃُ بِنْتُ مُحْصِنٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ بِقَوْلِھَا فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا قَالَتْ طَالَ عُمْرُھَا فَلَا تَعْلَمُ اِمْرَأَۃٌ عُمِّرَتْ مَا عُمِّرَتْ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ **ترجمہ** ام قیس بنت محصن رض سے روایت ہے کہا کہ میرا بیٹا فوت ہوا میںنے اُسپر زاری کی یعنے روئی چلائی تو میںنے نہلانے والے سے کہا کہ میرے بیٹے کو ٹھنڈے پانی سے مت نہلا کہ وہ اُسکو مار ڈالیگا تو عکاشہ بن محصن نے جاکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکی بات سے خبر دی تو آپنے تبسم کیا پھر فرمایا کہ اُسنے اتنی دراز عمر والی ہو کر کیا بات کہی میں نہیں جانتا کہ کسی عورت کی اتنی عمر ہو جتنی عمر اسکی ہے نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۵۴) **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَسَّلَ الْمَیِّتَ فَلْیَغْتَسِلْ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَزَادَ وَمَنْ حَمَلَہٗ فَلْیَتَوَضَّأْ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میت کو غسل دے تو چاہیئے کہ پھر خود بھی نہالے۔ ابوداؤد اور ترمذی اسکو روایت کیا اور اسنے زیادہ کیا ہے کہ جو اسکو اُٹھاوے وہ وضو کرے۔

(۵۵) **وَعَنْ** نَاجِیَۃَ بْنِ کَعْبٍ اَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَمَّا مَاتَ اَبُوْطَالِبٍ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ عَمَّکَ الشَّیْخَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ فَقَالَ اذْھَبْ فَوَارِ اَبَاکَ ثُمَّ لَا تُحْدِثَنَّ شَیْئًا حَتّٰی تَاْتِیَنِیْ فَوَارَیْتُہٗ فَاَتَیْتُہٗ فَاَمَرَنِیْ فَاغْتَسَلْتُ فَدَعَا لِیْ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اَلْمُمَادَاۃُ السَّتْرُ وَاَرَادَ بِہِ الْکَفَنَ **ترجمہ** ناجیہ بن کعب سے روایت ہے کہ علی رضے اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ جب ابوطالب (علی رض کے باپ) مرگئے تو میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میںنے آپسے عرض کیا کہ آپ کا چچا بڈھا گمراہ مرگیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ جاؤ اور اپنے باپ کو مٹی میں دبا دے پھر کوئی بات نہ کریو یہانتک کہ میرے پاس آوے پھر میں اُسکو دبا کر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو آپنے مجھکو حکم فرمایا تو میںنے غسل کیا پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم میرے لیئے دعا کی ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں مواراۃ کے معنے چھپانے کے ہیں اور یہاں مراد دفنانا ہے۔

(۵۶) **وَعَنْ** عَائِشَۃَ رض قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْتَسِلُ مِنْ اَرْبَعَۃٍ مِنَ الْجَنَابَۃِ وَالْجُمُعَۃِ وَمِنَ الْحِجَامَۃِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَیِّتِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

سلہ یعنے جیسے زندگی میں آدمی تہ بند کو کمر میں باندھتا ہے ویسے کفنانے کے وقت مردے کو کمر میں تہ بند باندھے بلکہ اسکو لفافے کیطرح پہنا دے ۱۲

علیہ وسلم چار باتون سے غسل کیا کرتے تھے جنابت سے اور جمعہ کے لیے اور سینگی لگوانے سے اور میت کے نہلانے سے۔ ابو داؤد اس کے راوی ہین۔

(۵۷) وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی نَحَّطَ اَبَا لِسَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَحَمَلَهُ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةٍ وَمَالِكٌ ترجمہ نافع رض سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سعید بن زید رضی اللہ تعالے عنہ کے بیٹے کو خوشبو لگائی اور جنازہ اوٹھایا پھر مسجد مین داخل ہوکر نماز پڑھی اور تازہ وضو نہ کیا بخاری (ترجمہ مین) اور مالک اسکے راوی ہین۔

(۵۸) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ امْرَاَةَ اَبِيْ بَكْرٍ رض تم غَسَلَتْ اَبَا بَكْرٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ ثُمَّ خَرَجَتْ فَسَاَلَتْ مَنْ حَضَرَهَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَتْ اِنِّيْ صَائِمَةٌ وَاِنَّ هٰذَا يَوْمٌ شَدِيْدُ الْبَرْدِ هَلْ عَلَيَّ مِنْ غُسْلٍ فَقَالُوْا لَا اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ اسماء بنت عمیس ابوبکر کی بی بی ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ کو غسل دیا جبکہ انکا انتقال ہوا پھر وہ نکلین اور جو مہاجرین موجود تھے اُن سے پوچھا اور کہا کہ مین روزہ دار ہون اور دن نہایت سردی کا ہے تو کیا مجھپر نہانا واجب ہے انہون نے کہا کہ نہین مالک اسکے راوی ہین۔

الفصل الخامس فی غسل الاسلام

(پانچوین فصل غسل اسلام کے بیان مین)

(۵۹) عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْدُ الْاِسْلَامَ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ اَنَّهُ اَسْلَمَ فَاَمَرَهُ ترجمہ قیس بن عاصم رض سے روایت ہے کہ مین اسلام لانے کے ارادے سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا تو آپنے مجھکو پانی اور بیر کے پتون کے ساتھ نہانے کا حکم کیا اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔ اور ترمذی اور نسائی کی روایت مین ہے کہ وہ مسلمان ہوا تو آپنے نہانے کا حکم کیا۔

(۶۰) وَعَنْ عُثَيْمِ بْنِ كُلَيْبِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ اَسْلَمْتُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْقِ عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ يَقُوْلُ اَحْلِقْ قَالَ فَاَخْبَرَنِيْ اٰخَرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْاٰخَرِ مَعَهُ اَلْقِ عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ وَاخْتَتِنْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ اور عثیم بن کثیر بن کلب سے روایت ہے اُسنے اپنے باپ اُسنے اپنے دادا سے روایت کی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور اُسنے کہا کہ مین مسلمان ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کفر کے بال اپنے بدن سے پھینک دے یعنے منڈا ڈال کہا راوی نے اور مجھکو دوسرے نے خبر دی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکے دوسرے ساتھی سے فرمایا کہ اپنے بدن سے کفر کے بال پھینک دے اور ختنہ کر ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

الفصل السادس فی الحمام

(چھٹی فصل حمام کے بیان مین)

(۶۱) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنْ دُخُوْلِ الْحَمَّامِ قَالَتْ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ اَنْ يَّدْخُلُوْهُ فِي الْمَآزِرِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ عَائِشَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا نِسْوَةٌ مِّنْ نِّسَاءِ اَهْلِ الشَّامِ فَقَالَتْ لَعَلَّكُنَّ مِنَ الْكَوَارِيِّ الَّتِيْ يَدْخُلْنَ نِسَاؤُهَا الْحَمَّامَاتِ قُلْنَ نَعَمْ قَالَتْ اَمَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنِ امْرَاَةٍ تَخْلَعُ ثِيَابَهَا فِيْ غَيْرِ بَيْتِهَا اِلَّا هَتَكَتْ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ مِنْ حِجَابٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ الْكُوَارِيُّ اِسْمٌ يَقَعُ عَلٰى جُمْلَةٍ مِّنَ الْاَرْضِ مَخْصُوْصَةٍ كَالشَّامِ وَالْعِرَاقِ وَفِلَسْطِيْنَ وَنَحْوِ ذٰلِكَ

ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردون اور عورتون کو حمام مین داخل ہونے سے منع فرمایا پہر مردون کو تہ بندسے اسمین داخل ہونے کی اجازت دی اور ایک روایت مین ہے کہ شام کی کچھ عورتین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کے پاس آئین تو انہون نے فرمایا کہ شاید تم اُس جہت کی ہو جہان کی عورتین حمامون مین داخل ہوا کرتی ہین انہون نے کہا ہان عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا کہ خبردار مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جو عورت اپنے گہر کے سوا اور جگہ کپڑے اوتارے تو اُسنے وہ پردہ پہاڑ دیا جو اُسکے اور خدا کے درمیان ہے ابو داؤد اور ترمذی اسکی راوی ہین اور کورہ ایک اسم ہے کہ زمین کی خاص ایک جہت پر واقع ہوتا ہے جیسے شام اور عراق اور فلسطین وغیرہ ہے۔

(۶۲) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَفْتَحُ لَكُمْ اَرْضُ الْعَجَمِ وَسَتَجِدُوْنَ فِيْهَا بُيُوْتًا يُقَالُ لَهَا الْحَمَّامَاتُ فَلَا يَدْخُلَنَّهَا الرِّجَالُ اِلَّا بِاٰزَارٍ وَامْنَعُوْا مِنْهَا النِّسَاءَ اِلَّا مَرِيْضَةً اَوْ نُفَسَاءَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب تمہارے لیے عجم کی زمین فتح ہو جاویگی اور تم اُسمین ایسے گہر پاؤگے جنکو حمام کہتے ہین سو مردون کو چاہیئے کہ بدون تہ بند کے اُن مین داخل نہ ہون اور عورتون کو اُن مین داخل ہونے سے منع کرو مگر بیمار اور حیض والی عورت کو اُسمین داخل ہونا جائز ہے۔ ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۶۳) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ اِزَارٍ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَدْخُلَنَّ حَلِيْلَتُهُ الْحَمَّامَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَجْلِسْ عَلٰى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ جابر رضے اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکہتا ہو تو چاہیئے کہ بدون تہ بند کے حمام مین داخل نہ ہووے اور جو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکہتا ہو تو چاہیئے کہ بدون عذر کے اپنی عورت کو حمام مین نہ لیجاوے اور جو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکہتا ہو وہ اس دسترخوان پر نہ بیٹھے جسپر شراب پی جاتی ہو۔ ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہین۔ ؛

اَلْبَابُ التَّاسِعُ فِی الْحَیْضِ وَفِیْہِ فَصْلَانِ

(ساتوان باب حیض کے بیان مین اور اسمین دو فصلین ہین)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِی الْحَائِضِ وَاَحْکَامِہَا

(پہلی فصل حیض والی عورت اور اسکے احکام مین)

(۱) عَنْ اَنَسٍ رض اَنَّ الْیَہُوْدَ کَانُوْا اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَۃُ فِیْہِمْ لَمْ یُؤَاکِلُوْھَا وَلَمْ یُجَامِعُوْھَا فِی الْبُیُوْتِ فَسَاَلَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَیَسْاَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ قُلْ ھُوَ اَذًی فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوْا کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا النِّکَاحَ فَبَلَغَ ذٰلِکَ الْیَہُوْدَ فَقَالُوْا مَا یُرِیْدُ ھٰذَا الرَّجُلُ اَنْ یَّدَعَ مِنْ اَمْرِنَا شَیْئًا اِلَّا خَالَفَنَا فِیْہِ فَجَاءَ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ وَّعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ رض فَقَالَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الْیَہُوْدَ تَقُوْلُ کَذَا وَکَذَا اَفَلَا نُجَامِعُہُنَّ فَتَغَیَّرَ وَجْہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ قَدْ وَجَدَ عَلَیْہِمَا فَخَرَجَا فَاسْتَقْبَلَتْہُمَا ھَدِیَّۃٌ مِّنْ لَّبَنٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ فِیْ اٰثَارِھِمَا فَسَقَاھُمَا فَعَرَفْنَا اَنَّہٗ لَمْ یَجِدْ عَلَیْہِمَا اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ وَھٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَلِاَبِیْ دَاؤُدَ عَلَیْہِ نَجِدْ مَوْجِدَۃً اِذَا غَضِبَ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ یہود مین دستور تہا کہ جب اُن مین عورت کو حیض ہوتا تو اُسکے ساتہ گہرون مین جمع ہوتے تو اصحاب رض نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اسکا حکم) پوچہا تو خدا نے یہ آیت اتاری کہ تجہہ سے پوچہتے ہین حکم حیض کا تو کہہ وہ گندگی ہے سو حیض کی حالت مین عورتون سے الگ رہا کرو آخر آیت تک تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماع کے سوا ہر چیز کرنی جائز ہے تو خبر یہود کو پہونچی تو کہنے لگے کہ یہ مرد (یعنی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم) ہر بات مین ہماری مخالفت کرنی چاہتا ہے پہر اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ تعالے عنہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے اور کہنے لگے کہ یہود ایسا ایسا کہتے ہین کیا ہم اُنسے جماع نہ کریا کرین تو حضرت صلعم کا چہرہ متغیر ہوا یہانتک کہ ہمنے گمان کیا کہ آپ اُنپر غصے ہوے (یہ حال دیکہہ کر) وہ دونون نکلے تو دودہ کا ایک ہدیہ اُنکے سامنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپنے اُنکو بہیجے سے بلوایا اور اُنکو دودہ پلایا تو اُنہون نے پہچان لیا کہ آپ اُنپر خفا نہین ہوے بخاری کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین اور یہ الفاظ مسلم کے ہین وجد کے معنے ہین جبکہ غصے ہو۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَتٰی حَائِضًا فِیْ فَرْجِھَا اَوِ امْرَاَۃً فِیْ دُبُرِھَا اَوْ کَاھِنًا فَقَدْ بَرِیَ مِمَّا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حیض کی حالت مین عورت سے جماع کرے یا عورت کو دبر مین دخول کرے یا کسی کاہن کے پاس آوے تو وہ بری ہوا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ کَانَتْ اِحْدٰنَا اِذَا کَانَتْ حَائِضًا وَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّبَاشِرَھَا اَمَرَھَا اَنْ تَتَّزِرَ فِیْ فَوْرِ حَیْضَتِھَا ثُمَّ یُبَاشِرُھَا وَاَیُّکُمْ یَمْلِکُ اِرْبَہٗ کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْلِکُ اِرْبَہٗ اَخْرَجَہُ

لہ یعنی تاکہ یہود کو ہماری مخالفت ہوجاوے سلہ یعنی آپکے چہرے مین غصے کا نشان ظاہر ہوا سلہ یعنی قرآن و حدیث کے برخلاف کہے

السنۃ وھذا لفظ الشیخین وفی روایۃ ابی داود وفی فوح حیضتہا وفی روایۃ النسائی عن جمیع بن عمیر قال دخلت علی عائشۃ رضہ مع امی وخالتی فسألتاھا کیف کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصنع اذا حاضت احدکن قالت کان یأمرنا اذا حاضت احدنا ان نتزر بازار واسع ثم یلتزم صدرھا وثدییہا وعند مالک ان عبید اللہ بن عمر ارسل الی عائشۃ رضہ یسألھا ھل یباشر الرجل امرأتہ وھی حائض فقالت لتشد ازارھا علی اسفلھا ثم یباشرھا ان شاء وفی روایۃ لابی داود والنسائی ان رسول اللہ ص کان یباشر المرأۃ من نسائہ وھی حائض اذا کان ازارھا الی انصاف الفخذین والرکبتین محتجزۃ فوح حیضتہا وفوح حیضتہا بالزاء والحاء للمھملتین ای اوّلہ ومعظمہ والاحتجاز شد الازار علی العورۃ وھو بحجزۃ السراویل والحاجز الحائل بین الشیئین ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ جب ہم مین سے کسی کو حیض ہوتا تہا اور رسول اللہ ص اُس سے حیض کے جوش کے وقت مباشرت کا ارادہ کرتے تو اسکو تہ بند باندہنے کا حکم فرماتے یعنے وہ تہ بند باندہ لیتین پہر اُن سے مباشرت کرلیتے اور تم مین کون ایسا ہے جو اپنی حاجت کی روکنی پر قادر ہو جیسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حاجت کے مالک تہے جہون اسکے راوی ہین اور یہ الفاظ شیخین کے ہین اور ابوداؤد کی روایت مین فوح حیضتہا آیا ہے اور نسائی کی روایت مین جمیع بن عمیر سے آیا ہے کہ مین عائشہ رضہ کے پاس اپنی مان اور خالہ کے ساتہ داخل ہوا تو اُن دونون نے عائشہ رضہ سے پوچہا کہ جب تم مین سے کسی کو حیض آتا تہا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کسطرح کیا کرتے تہے عائشہ رضہ نے فرمایا کہ جب ہم مین سے کسی کو حیض آتا تہا تو ہمکو کشادہ تہ بند باندہنے کا حکم فرماتے تہے پہر اسکے سینے اور چہاتی کو اپنے سینے سے لگاتے تہے اور مالک کی روایت مین آیا ہے کہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضہ نے کسی کو عائشہ رضہ کے پاس پوچہنے کو بہیجا کہ کیا حیض کی حالت مین مرد اپنی عورت سے مباشرت کرلے۔ انہون نے فرمایا کہ چاہیئے کہ نیچے کے دہڑ مین تہ بند مضبوط باندہ لیوے پہر اگر چاہے تو مباشرت کریوے اور ابوداؤد اور نسائی کی روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی کسی عورت سے حیض کی حالت مین مباشرت کیا کرتے تھے بعد اسکے کہ نصف رانون اور گہٹنون تک تہ بند باندہی ہوتین فوح حیضتہا اور فوح حیضتہا ساتہ را اور حا اور حا بے نقطی کے حیض کے ابتدا اور جوش کو کہتے ہین اور احتجاز کے معنے ہین باندہنا ازار کا شرمگاہ پر اور ازار سے ماخوذ ہے پائجامہ باندہنے کی جگہ اور حاجز اس چیز کو کہتے ہین جو دو چیزون کے درمیان واقع ہو۔

(۴) وعن زید بن اسلم ان رجلا سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما یحل لی من امرأتی وھی حائض فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتشد علیہا ازارھا ثم شأنک باعلاھا اخرجہ مالک ترجمہ زید بن اسلم رضہ سے روایت ہی کہ ایک مرد نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ مجہکو میری عورت سے حیض کی حالت مین کیا چیز حلال ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکا تہ بند اسپر باندہ لے پہر اسکے اوپر کے دہڑ مین تیرا اختیار ہے مالک اسکے راوی ہین۔

(۵) وعن معاذ رضہ قال قلت یا رسول اللہ ما یحل لی من امرأتی وھی حائض قال ما فوق الازار والتعفف عن ذلک افضل اخرجہ رزین ترجمہ معاذ رضہ سے روایت ہی اُسنے عرض کی یا حضرت مجہکو میری عورت سے حیض کی حالت مین کیا چیز حلال ہے آپنے فرمایا جو تہ بند باندہنے کی جگہ سے اوپر ہے اور بچنا اس سے افضل ہے۔ رزین اسکے راوی ہین۔

لہ مباشرت کہتے ہین بدن سے بدن لگانے کو ۱۲

(۶) وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَاهَا مِنَ الْحَائِضِ شَيْئًا أَلْقَى عَلَى فَرْجِهَا ثَوْبًا أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ ترجمہ عکرمہ رض سے روایت ہے اُنسے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعض بی بیوں سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تھا کہ جب کسی بی بی سے حیض کی حالت میں مباشرت کرنا چاہتے تو اُسکی شرمگاہ پر کپڑا ڈال لیتے ابوداؤد اُس کے راوی ہیں۔

(۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ رَجُلٌ بِأَهْلِهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِذَا أَصَابَهَا أَوَّلَ الدَّمِ وَالدَّمُ أَحْمَرُ قَلِيْلٌ دِيْنَارٌ وَإِنْ أَصَابَهَا فِي انْقِطَاعِ الدَّمِ وَالدَّمُ أَصْفَرُ فَنِصْفُ دِيْنَارٍ قَالَ التِّرْمِذِيُّ قَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوْفًا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يَأْتِي أَهْلَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِدِيْنَارٍ أَوْ نِصْفِ دِيْنَارٍ قَالَ أَبُوْدَاوُدَ وَهٰكَذَا الرِّوَايَةُ الصَّحِيْحَةُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِذَا أَصَابَهَا فِي الدَّمِ فَدِيْنَارٌ وَإِذَا أَصَابَهَا فِي انْقِطَاعِ الدَّمِ فَنِصْفُ دِيْنَارٍ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی اپنی بی بی سے حیض کی حالت میں جماع کریوے تو چاہیے کہ آدھا دینار صدقہ کرے اصحاب سنن اسکے راوی ہیں، اور ایک روایت میں ہے کہ جب اسکے حیض کے ابتدا میں سرخ لہو میں جماع کریوے تو ایک دینار صدقہ دیوے اور جب حیض کے اخیر میں اس سے جماع کرے اور لہو کا رنگ زرد ہو تو آدھا دینار صدقہ دیوے ترمذی نے کہا یہ حدیث ابن عباس سے موقوف مروی ہے اور ابوداؤد کی روایت میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا ہے فرمایا کہ جو شخص اپنی بی بی سے حیض کی حالت میں جماع کریوے تو ایک دینار یا نصف دینار صدقہ دے ابوداؤد نے کہا کہ اسیطرح ہے صحیح روایت اور ایک روایت میں ہے کہ جب عورت سے حیض کے اخیر میں جماع کرے تو نصف دینار صدقہ کرے۔

(۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ اور عائشہ رض سے روایت ہے کہ میں حالت حیض میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمراہ ہو کر ایک ہی جمیون اسکے راوی ہیں۔

(۹) وَعَنْهَا رض قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَتَّكِئُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ ترجمہ اور عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری گود میں تکیہ کرکے قرآن پڑھا کرتے تھے اور مجھکو حیض ہوا ہوتا تھا ترمذی کے سوائے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۱۰) وَعَنْهَا رض قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا الْبُخَارِيَّ الْخُمْرَةُ حَصِيْرٌ صَغِيْرٌ مِنْ لِيْفٍ أَوْ خُوْصٍ يُقْدَرُ لِلْكَفِّ وَهُوَ الَّذِي تُخَمِّرُهُ الْآنَ الشِّيْعَةُ لِلسُّجُوْدِ وَالْحَيْضَةُ بِكَسْرِ الْحَاءِ الْحَالَةُ الَّتِي تَلْزَمُهَا الْحَائِضُ وَيَقْضِيْهَا اللَّفْعَةُ الْوَاحِدَةُ مِنْ دَفَعَاتِ الْحَيْضِ ترجمہ اور عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ مجھے مسجد سے مصلے پکڑا تو میں نے عرض کیا کہ میں حیض کی حالت میں ہوں آپ نے فرمایا کہ تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے بخاری کے سوائے پانچوں اسکے راوی ہیں۔ خمرہ چھوٹے مصلے کو کہتے ہیں جو کھجور کی کھال وغیرہ سے بقدر ہتھیلی کے ہوتا ہے اور وہ یہی ہے جسکو شیعہ لوگ سجدہ کے واسطے ٹھیرا رکھتے ہیں۔ اور حیضہ ساتھ زیر حا کے وہ حالت ہے جسکو حیض والی عورت لازم پکڑتی ہے اور زبر کے ساتھ ایک بار حیض آنے کو کہتے ہیں۔

(۱۱) وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حَجْرِ إِحْدَانَا فَيَتْلُوا

الْقُرْآنَ وَهِيَ حَائِضٌ وَتَقُومُ إِحْدَانَا بِخُمْرَتِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَتَبْسُطُهَا وَهِيَ حَائِضٌ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ اسود سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم میں سے کسی بی بی کی گود میں قرآن پڑھا کرتے تھے حیض کی حالت میں اور ہم میں سے کوئی بی بی آپ کا مصلے لیکر مسجد میں بچھا دیتی حالت حیض میں نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۱۲) **وَعَنْ** اِبْنِ عُمَرَ اَنَّ جَوَارِيَةً كُنَّ يَغْسِلْنَ رُجَالَهُ وَيُطَيِّبْنَهُ الْخُمْرَةَ وَهُنَّ حُيَّضٌ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ انکی لونڈیاں حالت حیض میں انکے پاؤں دھو پاکرتی تھیں اور انکو مصلے بچھا کرتی تھیں مالک اس کے راوی ہیں

(۱۳) **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ بَيْنَا اَنَا مُضْطَجِعَةٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَمِيْلَةٍ اِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَاَخَذْتُ ثِيَابَ حِيْضَتِيْ فَلَبِسْتُهَا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِيْ فَاضْطَجَعْتُ مَعَهٗ فِي الْخَمِيْلَةِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ الْخَمِيْلَةُ كِسَاءٌ لَهُ خَمْلٌ اَوْ اِزَارٌ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے جس حالت میں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک چادر میں (یا کمل) میں لیٹی ہوئی تھی کہ ناگہاں مجھکو حیض ہوا تو میں سرک گئی اور اپنے حیض کے کپڑے لیکر پہن لیے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تجھکو حیض ہوا ہے میں نے کہا ہاں تو آپ نے مجھکو بلایا تو میں آپکے ساتھ چادر میں لیٹ گئی شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں اور خمیلہ پہندنی دار چادر کو کہتے ہیں یا تہ بند کو۔

(۱۴) **وَعَنْ** عِمَارَةَ بْنِ غُرَابٍ اَنَّ عَمَّةً لَهٗ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ رض فَقَالَتْ اِحْدَانَا تَحِيْضُ وَلَيْسَ لَهَا وَلِزَوْجِهَا اِلَّا فِرَاشٌ وَّاحِدٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اُخْبِرُكِ بِمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ دَخَلَ لَيْلًا وَاَنَا حَائِضٌ فَمَضٰى اِلٰى مَسْجِدِهٖ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَتَعْنِيْ مَسْجِدَ بَيْتِهٖ فَلَمْ يَنْصَرِفْ حَتّٰى غَلَبَتْنِيْ عَيْنَايَ وَاَوْجَعَهُ الْبَرْدُ فَقَالَ اُدْنِيْ مِنِّيْ فَقُلْتُ اِنِّيْ حَائِضٌ فَقَالَ وَاِنْ اكْشِفِيْ عَنْ فَخِذَيْكِ فَكَشَفْتُ فَخِذَيَّ فَوَضَعَ خَدَّهٗ وَصَدْرَهٗ عَلٰى فَخِذَيَّ وَحَنَيْتُ عَلَيْهِ حَتّٰى دَفِئَ فَنَامَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَحَتّٰى عَلَيْهِ يَحْنِيْ اِذَا ثَنٰى عَلَيْهِ مَاءً اَوْ حَنَا يَحْنُوْ اِذَا عَطَفَ عَلَيْهِ وَاَشْفَقَ ترجمہ عمارہ بن غراب سے روایت ہے، کہا کہ اسکی پھپھی نے اس سے حدیث بیان کی کہ میں نے عائشہ سے پوچھا کہ ہم میں سے کسی کو حیض آتا ہے اور اسکا اور اسکے خاوند کا ایک ہی بستر ہے عائشہ نے فرمایا میں تجھے خبر دیتی ہوں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ایک رات آپ میرے پاس آئے اور مجھکو حیض آ رہا تھا تو مسجد کی طرف چلے گئے ابوداؤد نے کہا یعنے اپنے گھر کی مسجد میں پس پہرے یہانتک کہ میں سو گئی اور آپ کو سردی نے تکلیف پہونچائی تو آپ نے فرمایا مجھ سے قریب ہو میں نے کہا کہ میں حیض سے ہوں فرمایا اور اپنی دونوں رانیں کھولدے میں نے دونوں رانیں کھولدیں تو آپ نے اپنا رخسارہ اور سینہ میری ران پر کہا یہ میں آپ پر مڑ گئی یہانتک کہ آپ گرم ہو کر سو گئے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ کہا جاتا ہے حنی علیہ یعنی جبکہ سر مڑ جاوے اور کہا جاتا ہے حنی یحنو جبکہ اسکی طرف مڑے اور مہربانی کرے۔

(۱۵) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رض قَالَتْ كُنْتُ اَشْرَبُ مِنْ اِنَاءٍ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ بِهٰذَا اللَّفْظِ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَلَفْظُهُمَا اَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُنَاوِلُهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَمَهٗ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ وَضَعْتُ فِيْهِ وَفِيْ اُخْرٰى لِلنَّسَائِيِّ اَنَّ نُمَيْرَ بْنَ هَانِيٍ سَاَلَ عَائِشَةَ هَلْ تَاْكُلُ الْمَرْاَةُ مَعَ زَوْجِهَا وَهِيَ طَامِثٌ قَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنِيْ فَاَكُلُ مَعَهٗ وَاَنَا عَارِكٌ فَكَانَ يَاْخُذُ الْعَرْقَ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيْهِ فَاَخُذُهٗ فَاَتَعَرَّقُ

مِنْهُ وَضَعَ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فِي مِنَ الْعَرْقِ يَدْعُو بِالشَّرَابِ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ قَبْلَ أَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ فَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ نَبِيَّ مِنَ الْقَدَحِ الطَّامِثُ لِمَرْأَةِ الْحَائِضِ وَهِيَ الْعَارِقُ وَالْعَرْقُ الْعَظْمُ عَلَيْهِ بَقِيَّةُ اللَّحْمِ وَتَعْرَقَ أَكَلَ اللَّحْمَ الَّذِي عَلَيْهِ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ کہا کہ حالت حیض مین مین برتن سے پانی پیا کرتی تہی تو آپ اپنا منہ میرے منہ کی جگہہ کہتے تہے مسلم اور ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین ۔ اور یہہ الفاظ مسلم کے ہین اور ابوداؤد اور نسائی کے یہ الفاظ ہین کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ مین حیض کی حالت مین ہڈی چوسا کرتی تہی پھر مین اسکو دیتی تو آپ اپنا منہ میرے منہ کی جگہہ کہکر اسکو چوستے اور نسائی کی روایت مین ہے کہ شریح بن ہانی نے عائشہ سے روایت کی ہے اُس نے عائشہ سے پوچہا کہ حالت حیض مین عورت کو مرد کے ساتہہ کہانا جائز ہے عائشہ نے کہا ہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھکو بلاتے تہے تو مین آپکے ساتہہ کہانا کہاتی تہی اور مجھکو حیض ہوا ہوتا آپ ہڈی لیتے تہے اور اپنے منہ مین رکہتے پھر مین رکہتے پھر مین اسکو لیکر چوستی اور اپنا منہ ہڈی پر رکہتی پھر مین منہ رکہتی پھر پانی منگواتے اور اپنے منہ پر رکہتے پینے سے پہلے پھر مین اسکو لیکر پانی پیتی پھر اسکو رکہدیتی پھر آپ اسکو لیکر پانی پیتے اور جس جگہہ پیالے پر مین منہ رکہتی وہان منہ رکہتے ۔ اور طارث حیض والی عورت کو کہتے ہین اور اسکو عارک بہی کہتے ہین اور عرق اس ہڈی کو کہتے ہین جسپر کچہ گوشت باقی ہو ۔ اور کہا جاتا ہے تعرقہ جبکہ وہ ہڈی کا باقی گوشت کہاوے ۔

(۱۶) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رض قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ فَقَالَ اُوْكُلْهَا أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ عبداللہ بن سعد انصاری سے روایت ہے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حیض والی کے ساتہہ کہانیکا حکم پوچہا تو آپنے فرمایا کہ تجہکو اس کے ساتہہ کہانا جائز ہے ۔ ترمذی اسکے راوی ہین ۔

(۱۷) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رض أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لَهَا أَتَجْزِي إِحْدَانَا صَلٰوتُهَا إِذَا طَهُرَتْ فَقَالَتْ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ كُنَّا نَحِيضُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ أَخْرَجَ الْخَمْسَةُ الْحَرُورِيَّةُ جَمَاعَةٌ مِنَ الْخَوَارِجِ نَزَلُوا قَرْيَةً تُسَمّٰى حَرُورَاءَ وَقَوْلُهَا أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ تُرِيدُ أَنَّهَا خَالَفْتِ السُّنَّةَ خَرَجْتِ عَنِ الْجَمَاعَةِ كَخُرُوجِ أُولٰئِكَ عَنْ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے اُنسے کہا کہ جب ہم مین سے کوئی حیض سے پاک ہو تو کیا اسکو نماز کا قضا کرلینا کافی ہوجاتا ہے تو اُنہون نے فرمایا کہ کیا تو حروری ہے ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حیض آیا کرتا تہا سو ہمکو روزون کی قضا کا حکم ہوا کرتا تہا اور نماز کی قضا کا حکم نہ ہوتا تہا ۔ پانچون اس کے راوی ہین ۔ اور حروریہ خارجیون کی ایک جماعت کا نام ہے کہ وہ ایک گاؤن مین اُترے تہے جسکا نام حروراء تہا ۔ اور یہ جو عائشہ نے فرمایا کہ کیا تو حروریہ ہے تو انکی مراد یہ تہی کہ تو نے سنت کی مخالفت کیا اور تو جماعت سے نکلی جیسے یہ لوگ (خارجی) مسلمانون کی جماعت سے نکل گئے ہ

(۱۸) **وَعَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ وَاسْمُهَا بَسَّةُ الْأَنْدِيَّةُ قَالَتْ جَحَجْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ رض فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ يَأْمُرُ النِّسَاءَ أَنْ يَقْضِينَ صَلٰوةَ الْحَيْضِ فَقَالَتْ لَا يَقْضِينَ كَانَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ نِسَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَقْعُدُ فِي النِّفَاسِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً لَا تُصَلِّي وَلَا يَأْمُرُهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِقَضَاءِ صَلٰوةِ النِّفَاسِ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے ۔ ۔ ۔ ۔ اور اسکا نام بسہ

ل ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ حیض والی عورت کے ساتہہ کہانا پینا بلکہ اسکا جوٹہا بہی جائز ہے ۱۲

ائندی ہے کہا کہ سینے جحش کیا پھر بن ام سلمہؓ کے پاس گئی پیچھے کہا اسے سونہون کی مان سمرہ بن جندب عورتون کو حکم کرتا ہے کہ حیض کے دنون کی نمازین قضا کر یا کرین تو انہون نے فرمایا کہ قضا نہ کرین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بیون مین سے کسی عورت کو چالیس دن حیض آیا کرتا تھا اور وہ نماز نہ پڑھتی تھی اور نہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکو ایام حیض کی نماز کے قضا کا حکم کرتے تھے ابو داؤد اس کے راوی ہین۔

(۱۹) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رضہ اَنَّهَا قَالَتْ فِي الْمَرْاَةِ الْحَامِلِ تَرٰى الدَّمَ اَنَّهَا تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ بَلَاغًا

ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے فرمایا کہ اگر حاملہ عورت لہو دیکھہ لیوے تو نماز کو چھوڑ دیوے۔ مالک اسکو راوی ہین۔

(۲۰) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رضہ اَنَّهُ قَالَ لَا تَقْرَاُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا کہ نہ حیض والی عورت کو کچھ قرآن پڑھنا جائز ہے اور نہ جنابت والے کو ترمذی اس کے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ وَالنُّفَسَاءِ

دوسری فصل

استحاضے والی اور نفاس والی عورت کے بیان مین

(۱) **عَنْ** عَائِشَةَ رضہ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ رضہ اُسْتُحِيْضَتْ سَبْعَ سِنِيْنَ فَسَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَغْتَسِلَ وَقَالَ هٰذَا اَعْرَقُ كَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَهٰذَا اللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَ لِمُسْلِمٍ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ الَّتِيْ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ شَكَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا امْكُثِيْ قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِيْ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَلَهٗ فِيْ اُخْرٰى قَالَتْ عَائِشَةُ رضہ كَانَتْ تَغْتَسِلُ فِيْ مِرْكَنٍ فِيْ حُجْرَةِ اُخْتِهَا زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حَتّٰى تَعْلُوَ حُمْرَةُ الدَّمِ الْمَاءَ وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ اُسْتُحِيْضَتْ لَا تَطْهُرُ فَذَكَرَ شَاْنَهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنَّهَا رَكْضَةٌ مِّنَ الرَّحِيْمِ لِتَنْظُرَ قَدْرَ اَقْرَائِهَا الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُ بِهَا فَتَتْرُكُ الصَّلٰوةَ ثُمَّ تَنْتَظِرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَتَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَلَهٗ فِيْ اُخْرٰى اَمَرَهَا اَنْ تَدَعَ الصَّلٰوةَ قَدْرَ اَقْرَائِهَا وَحَيْضَتِهَا وَتَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ

ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ جحش کی بیٹی کو سات برس (لگاتار) لہو استحاضہ کا آتا رہا اسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (اسکا حکم) پوچھا تو آپنے اسکو فرمایا کہ غسل کر لیوے اور فرمایا کہ یہ لہو ایک رگ کا ہے تو وہ ہر نماز کے لیے غسل کر لیا کرتی تھی یا بخون اسکے راوی ہین اور یہ الفاظ بخاری کے ہین اور مسلم کی روایت مین ہے کہ ام حبیبہ عبد الرحمن بن عوف کے نکاح مین تھین اگر خون اسنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لہو استحاضہ کی شکایت کی تو آپنے فرمایا کہ ٹھہر کر جتنے دن تجھکو حیض آیا کرتا تھا پھر غسل کر لیا کر سو وہ ہر نماز

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض والی عورت سے حیض کے دنون مین فرض نماز ساقط ہے جس سے پاک ہونے کے بعد ان نمازون کا قضا کرنا لازم نہین ہے اور اسی طرح حیض کے دنون مین روزہ رکھنا بھی درست نہین لیکن اگر فرض روزہ ہو تو حیض سے پاک ہونے کے بعد قضا کر لیوے ۱۲

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض والی عورت کو حیض کی حالت مین قرآن پڑھنا مطلق جائز نہین اور نہ جنبی کو حالت جنابت مین جبتک کہ غسل نکرے اور پاک نہو وے ۱۲

سلہ یعنی یہ خون ایک رگ کا آتا ہے یہ حیض کا لہو نہین ہے کہ حیض کا حکم اسکی جاری ہو ۱۲ سلہ یعنے لہو استحاضہ کے شروع ہونے سے پہلے جس روز تجھکو حیض آیا کرتا تھا اتنے دن حیض شمار کیا کر ان مین نماز و صحبت دونون جائز نہین پھر اسکے بعد جائز ہے۔

کے وقت غسل کیا کرتی تہی اور اسکی دوسری روایت مین ہے کہ حضرت عائشہؓ ایک مکان مین جو انکی بہن زینب بنت جحش کے حجرہ مین تہا غسل کیا کرتی تہین یہانتک کہ لہو کی سرخی پانی کے اوپر آجاتی تہی اور نسائی کی روایت مین ہے کہ ام حبیبہؓ کو لہو استحاضہ شروع ہوا تہا کبہی وقت پاک نہ ہوتی تہین اسکا حال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا گیا تو آپنے فرمایا کہ وہ حیض کا لہو نہین ہے لیکن وہ شیطان کا لات مارنا ہے رحم سے چاہیے کہ اسکو دیکہتی رہے جتنے دن اسکو (پہلے) حیض آیا کرتا تہا اتنے دن نماز چہوڑ دیوے پہر اسکے بعد انتظار کرے پہر ہر نماز کے لیے تازہ غسل کر لیا کرے اور اسکی دوسری روایت روایت مین ہے کہ آپنے اسکو حکم کیا کہ بقدر اپنے سابق ایام حیض کے نماز چہوڑ دیا کرے پہر غسل کر کے نماز پڑہا کرے سو وہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تہین۔

(۲۲) وَعَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ اُسْتَحَاضُ فِيْ بَيْتِ اُخْتِيْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيْرَةً شَدِيْدَةً فَمَا تَرٰى فِيْهَا قَدْ مَنَعَتْنِيْ الصَّلٰوةَ وَالصَّوْمَ قَالَ اَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَاِنَّهٗ يُذْهِبُ الدَّمَ قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاتَّخِذِيْ ثَوْبًا قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ اِنَّمَا اَثُجُّ ثَجًّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَاٰمُرُكِ بِاَمْرَيْنِ اَيُّهُمَا فَعَلْتِ اَجْزَاَ عَنْكِ مِنَ الْاٰخَرِ وَاِنْ قَوِيْتِ عَلَيْهِمَا فَاَنْتِ اَعْلَمُ قَالَ لَهَا اِنَّمَا هٰذِهٖ رَكْضَةٌ مِنْ رَكَضَاتِ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِيْ سِتَّةَ اَيَّامٍ اَوْ سَبْعَةَ اَيَّامٍ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ ثُمَّ اغْتَسِلِيْ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتِ اَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَاْتِ فَصَلِّيْ ثَلَاثًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً اَوْ اَرْبَعًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَاَيَّامَهَا وَصُوْمِيْ فَاِنَّ ذٰلِكِ يُجْزِئُكِ وَكَذٰلِكِ فَافْعَلِيْ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيْضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ لِمِيْقَاتِ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ وَاِنْ قَوِيْتِ عَلٰى اَنْ تُؤَخِّرِيْ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِيْ الْعَصْرَ فَتَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتُؤَخِّرِيْنَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِيْنَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فَافْعَلِيْ وَتَغْتَسِلِيْنَ مَعَ الْفَجْرِ فَافْعَلِيْ وَصُوْمِيْ اِنْ قَدَرْتِ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَعْجَبُ الْاَمْرَيْنِ اِلَيَّ وَبَعْضُ الرُّوَاةِ قَالَ قَالَتْ حَمْنَةُ هٰذَا اَعْجَبُ الْاَمْرَيْنِ اِلَيَّ وَلٰكِنْ لَمْ تَجْعَلْهُ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَالتِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ وَعِنْدَهٗ بَدَلَ قَوْلِهٖ فَاتَّخِذِيْ ثَوْبًا فَلْتَجْلَسِ الْجَفْرَةَ الَّتِيْ اَرَادَتْ اَنْ تَمْلَاَهٗ يَجْرِيْ كَثِيْرًا وَاِنَّ كُرْسُفَهٗ الْقُطْنُ وَالْجَفْرَةُ كَالْاِسْتِفَارِ وَهُوَ اَنْ تُشَقَّ الْاَرْضُ فَرْجَهَا بِخِرْقَةٍ عَرِيْضَةٍ تُوْثَقُ الدَّمُ ترجمہ حمنہ بنت جحش سے روایت ہے کہ مجہکو اپنی بہن زینب بنت جحش کے گہر مین لہو استحاضہ آیا کرتا تہا تو مین نے کہا یا حضرت مجہکو نہایت ہی بہت لہو استحاضہ آتا ہے سو آپ اس بارے مین کیا فرماتے ہین اس نے مجہکو نماز اور روزے سے روک رکہا ہے تو آپنے فرمایا کہ مین تیرے سہ روئی بیان کرتا ہون[۱] کہ وہ لہو کو روک دیگی اس نے کہا کہ وہ اس سے زیادہ ہے (روئی سے نہین رک سکتا) آپنے فرمایا کہ کپڑا رکہہ لیا کر اس نے کہا کہ وہ اس سے بہی زیادہ ہے (یعنے اس سے بہی نہین رک سکتا) میرا لہو بہاؤ کی طرح جوش مارتا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین تجہکو دو باتون کا حکم کرونگا اُن دونون مین سے جو تو کریگی تجہکو دوسرے سے کفایت کریگا اور اگر تجہکو اُس کے کرنے کی قوت ہے تو تو جانتی ہے یہ شیطان کی لاتون سے ایک لات مارنا ہے سو تو چہ یا سات روز حیض کے گنا کر اللہ کے علم مین پہر غسل کر لیا کر یہانتک کہ جب تو دیکہے کہ مین اب حیض سے پاک ہوگئی ہون پہر

[۱] یعنی روئی لیکر اپنی شرمگاہ مین کہہ لے کہ اس سے لہو آنا بند ہو جاویگا ۱۲ [۲] یعنی اپنی طرف سے مجہ یا سات دن حیض کے قدر کر لیا کر ان دنون مین نماز نہ پڑہا کر پہر جب وہ دن گذر جایا کرین تو سمجہ لیا کر کہ مین اب حیض سے پاک ہوگئی ہون پہر غسل کر کے نماز پڑہ لیا کر ۱۲

یعنے جو دن تو نے حیض کے اپنے نزدیک مقرر کیے تھے گذر جاوین اور تو پاک وصاف ہو جاوے تو بہتر تیئس یا چوبیس دن نماز پڑھا کر اور روزے رکھا کر یہ تجھکو کفایت کرتا ہے اور بہر اسی طرح ہر مہینے مین کیا کر جیسے عورتین اپنے حیض اور طہر کے وقت حیض سے ٹھہرا کرتی ہین اور اُس سے پاک ہوا کرتی ہین اور اگر تو قوت رکھتی ہو اسکی کہ نماز ظہر مین تاخیر کرے اور عصر کی نماز مین جلدی کرے پھر غسل کرکے دونون نماز دن ظہر اور عصر کو جمع کر لیا کرے اور اسیطرح مغرب کی نماز مین تاخیر اور عشاء کی نماز مین جلدی کرے پھر غسل کرکے دونون نمازون کو جمع کرکے پڑھ لیا کرے تو کیا کر اور اگر تو فجر کی نماز کے لیے غسل کر سکے تو کیا کر۔ اور اگر تجھے قوت ہو تو روزے نہ رکھا کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور دونون باتون سے یہ بات میرے نزدیک بہت پسند ہے اور بعض راویون نے کہا کہ حمنہ نے کہا کہ دونون امرون مین سے یہ امر میرے نزدیک بہت پسند ہے یعنی قول حمنہ کا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ قول نہین ہے۔ ابو داؤد اسکے راوی ہین اور الفاظ بھی اسی کے ہین اور ترمذی نے بھی اسیطرح روایت کی ہے اور اس کے نزدیک اسکے قول کے بدلے کہ کوئی کپڑا رکھ لیا کر یا لنگوٹ باندھ لیا کر یہ پنجہ بھاڑ رہنے کو کہتے ہین اور اسکی مراد یہ ہے کہ وہ بہت بہتا ہے اور رکضہ ایک ضرب اور ایک دفعہ کو کہتے ہین اور تلجم استثفار کی طرح ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ عورت اپنی شرمگاہ کو ایک موٹے کپڑے سے باندھ لے جو لہو کو بند کر دیوے۔

(۲۳) **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِيْ حُبَيْشٍ اُسْتُحِيْضَتْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَلَا تُصَلِّيْ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ هٰذَا مِنَ الشَّيْطَانِ لِتَجْلِسْ فِيْ مِرْكَنٍ فَاِذَا رَاَتْ صُفَارَةً فَوْقَ الْمَاءِ فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَتَغْتَسِلُ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَاَمَرَهَا اَنْ تَتَوَضَّاَ فِيْمَا بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا اشْتَدَّ عَلَيْهَا اَغْتَسَلَ اَمَرَهَا اَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** اسماء عُمیس کی بیٹی سے روایت ہے کہا یا حضرت فاطمہ حبیش کی بیٹی کو اتنی اتنی مدت سے استحاضہ آتا ہے اور وہ نماز نہین پڑھتی تو آپنے فرمایا سبحان اللہ یہ شیطان کا لات مارنا ہے چاہیے کہ وہ لگن مین بیٹھے جب پانی کے اوپر زردی دیکھے تو چاہیے کہ ایک بار ظہر اور عصر کی نماز کے لیے نہایا کرے اور ایک بار مغرب و عشاء کی نماز کے لیے نہایا کرے اور انکے درمیان وضو کر لیا کرے ابن عباس نے کہا کہ جب اسپر نہانا دشوار ہوا تو آپنے اسکو حکم کیا کہ دونون نمازون کو جمع کر لیا کرے۔ ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۲۴) **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ اِنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تُهْرَاقُ الدِّمَاءَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا اُمَّ سَلَمَةَ رض النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَنْظُرْ عَدَدَ الْاَيَّامِ وَاللَّيَالِيْ الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُ فِيْهِنَّ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ اَنْ يُّصِيْبَهَا الَّذِيْ اَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَاِذَا خَلَفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ اَخْرَجَهُ الْاَرْبَعَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین ایک عورت کو لہو آیا کرتا تھا تو اُس کے لیے ام سلمہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فتوی پوچھا تو آپنے فرمایا کہ اس بیماری کے پیدا ہونے سے پہلے جتنے دن رات اسکو ہر ماہ مین حیض

۱؎ پہلی بات یہ ہے کہ چھ یا سات دن جو اپنی طرف سے حیض کے معین کیے ہون جب گذر جاوین تو صرف ایک بار غسل کر لیوے پھر ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کرے پھر غسل کرنے کی حاجت نہین اور دوسری بات غسل کرکے دو نمازون کو جمع کرکے پڑھنا ۱۲

۲؎ مراد یہ ہے کہ لنگوٹ باندھ لیوے اس سے معلوم ہوا کہ عورت کو لنگوٹ باندھنا جائز ہے ۱۲

آیا کرتا تھا انکو گنتی جاوے اتنے دن ہر مہینے مین نماز چھوڑ دیا کرے پھر جب یہ دن گذر جاوین تو چاہیے کہ غسل کرے پھر کپڑی سے لنگوٹ باندھے پھر اُس مین نماز پڑھے۔ ترمذی کے سوا چار دن اس کے راوی ہین۔

(۲۵) وَعَنْ مَوْلًى لِأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ الْقَعْقَاعَ وَزَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ أَرْسَلَاهُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ يَسْأَلُهُ كَيْفَ تَغْتَسِلُ الْمُسْتَحَاضَةُ قَالَ تَغْتَسِلُ مِنْ طُهْرٍ إِلَى طُهْرٍ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَإِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ اسْتَثْفَرَتْ بِثَوْبٍ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ وَكَذٰلِكَ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَهُوَ قَوْلُ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ وَعَطَاءٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ وَقَالَ مَالِكٌ أَظُنُّ حَدِيثَ ابْنِ الْمُسَيِّبِ مِنْ طُهْرٍ إِلَى طُهْرٍ إِنَّمَا هُوَ طُهْرٌ إِلَى طُهْرٍ وَلٰكِنَّ الْوَهْمَ دَخَلَ فِيهِ وَرَوَاهُ الْمُسَوَّرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ مِنْ طُهْرٍ إِلَى طُهْرٍ قَبْلَهَا النَّاسُ مِنْ طُهْرٍ إِلَى طُهْرٍ ذَكَرَ الْقَاضِي عِيَاضٌ أَنَّ رِوَايَةَ الْمُعْجَمَةِ صَحِيحَةٌ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ترجمہ سمی مولی ابی بکر بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ قعقاع اور زید بن اسلم دونون نے اسکو سعید بن مسیب کی طرف یہ بات پوچھنے کو بھیجا کہ استحاضے والی عورت کس طرح غسل کرے اُسنے کہا کہ طہر سے دوسرے طہر تک صرف ایک غسل کر لیا کرے ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کرے پھر اگر لہو اُسپر غالب ہو تو کپڑے سے لنگوٹ باندھ لیوے ابو داؤد اس کے راوی ہین اور اسی طرح ابن عمر اور انس سے مروی ہے اور یہی قول سالم بن عبد اللہ اور حسن اور عطاء رحمہم اللہ کا ہے اور کہا مالک نے کہ ابن سیب کی حدیث مین طہر الی طہر ٹھیک نہین بلکہ وہ (درحقیقت) من ظہر الی ظہر ہے یعنے ایک ظہر سے دوسری ظہر تک غسل کر لیا کرے لیکن اس مین راوی سے وہم ہو گیا ہے اور مسور بن عبد الملک نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے اور اسمین طہر الی طہر کہا ہے اور لوگون نے اُسکو بدلکر ظہر الی ظہر بنا لیا ہے اور قاضی عیاض نے ذکر کیا ہے کہ صحیح روایت ظ نقطے والی کے ساتھ ہے اور اللہ خوب جانتا ہے۔

(۲۶) وَعَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ إِذَا انْقَضَى حَيْضُهَا اغْتَسَلَتْ كُلَّ يَوْمٍ وَاتَّخَذَتْ ضَوْفَةً فِيهَا سَمْنٌ أَوْ زَيْتٌ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ علی رض سے روایت ہے کہ جب استحاضے والی عورت کے حیض کے دن گذر جاوین تو ہر دن غسل کر لیا کرے اور ایک ولی کا گالا بنا رکھے جسمین کچھ گھی یا زیتون کا تیل ہو ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۲۷) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ سَأَلَتْ امْرَأَةٌ ابْنَ عُمَرَ رض فَقَالَتْ إِنِّي أُقْبِلُ بِهَا أُرِيدُ أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ حَتّٰى إِذَا كُنْتُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ هَرَقْتُ لِي دَمًا فَرَجَعْتُ حَتّٰى ذَهَبَ ذٰلِكَ عَنِّي ثُمَّ اغْتَسَلْتُ حَتّٰى كُنْتُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ هَرَقْتُ لِي دَمًا ثُمَّ جِئْتُ فَكَذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا ذٰلِكِ رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ اسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ ثُمَّ طُوفِي أَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ عبد اللہ بن سفیان سے روایت ہے کہ مین نے ابن عمر سے عورت کے پوچھا تو اُس نے کہا کہ مین طواف کے ارادے سے خانہ کعبہ مین آئی یہانتک کہ جب مین مسجد کے دروازے تک پہونچی تو مجھکو لہو جاری ہوا تو مین پھر آئی یہانتک کہ وہ خون مجھ سے بند ہوا پھر مینے غسل کیا یہانتک کہ جب مین خانہ کعبہ کے دروازے مین پہنچی تو مجھکو پھر خون جاری ہوا پھر مین پلٹ آئی تو آپ نے فرمایا کہ یہ شیطان کی لات مارنا ہے سو تو غسل کر پھر کپڑے سے لنگوٹ باندھ کر طواف کر لے مالک اسکے راوی ہین۔

(۲۸) وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ رض تُسْتَحَاضُ وَكَانَ زَوْجُهَا يَغْشَاهَا وَمِثْلُهُ عَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے کہ ام حبیبہ کو لہو استحاضہ آیا کرتا تھا۔ اور اُسکا خاوند اُس سے

لہ یعنے خون استحاضہ طواف خانہ کعبہ کو مانع نہین ہے ۱۲

صحبت کیا کرتا تنہا اور حمنہ بنت جحش سے بھی اسیطرح مروی ہے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۲۹) وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رض قَالَتْ كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ بَعْدَ الطُّهْرِ شَيْئًا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ اور ام عطیہ سے روایت ہے کہ ہم حیض سے پاک ہونے کے بعد خاکی اور زرد رنگ کو کچھ چیز نہ گنا کرتے تھے ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین۔

(۳۰) وَعَنْ مُرْجَانَةَ مَوْلَاةِ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَتِ النِّسَاءُ يَبْعَثْنَ اِلٰى عَائِشَةَ رض بِالدُّرْجَةِ فِيْهَا الْكُرْسُفُ فِيْهِ الصُّفْرَةُ مِنْ دَمِ الْحَيْضِ يَسْاَلْنَهَا عَنِ الصَّلٰوةِ فَتَقُوْلُ لَا تَعْجَلْنَ حَتّٰى تَرَيْنَ الْقَصَّةَ الْبَيْضَاءَ تُنْقِيْ الطُّهْرَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةٍ وَمَالِكٌ الْقَصَّةُ الْجُصُّ وَالْمَعْنٰى اَنْ تَخْرُجَ الْخِرْقَةُ الَّتِيْ تَحْتَشِيْ بِهَا الْمَرْاَةُ بَيْضَاءَ نَقِيَّةً وَقِيْلَ اِنَّ الْقَصَّةَ كَالْخَيْطِ الْاَبْيَضِ تَخْرُجُ بَعْدَ اِنْقِطَاعِ الدَّمِ كُلِّهٖ ترجمہ مرجانہ عائشہ کی آزاد لونڈی سے روایت ہے کہا کہ عورتین عائشہؓ کے پاس ڈبیا بھیجا کرتی تھین اس مین روئی ہوتی تھی جسمین خون حیض کی زردی ہوتی تھی اُن سے نماز کا حکم پوچھتی تھین تو عائشہؓ فرماتی تھین کہ جلدی مت کرو یہانتک کہ تم چونے کی طرح سفید پانی دیکھو یعنے طہر کو بخاری اس کے راوی ہین ترجمہ مین اور مالک بھی۔ اور قصہ چونے کو کہتے ہین۔ اور اُسکے معنے یہ ہین کہ جو کپڑا کہ حیض کے وقت عورت اپنی شرمگاہ مین رکھتی ہے وہ خالص سفید نکلے اُس مین کوئی داغ نہ ہو اور بعض نے کہا کہ قصہ سفید تاگے کی طرح ہوتا ہے سب بہو بند ہوچکے بعد نکلتا ہے۔

(۳۱) وَعَنْ اِبْنَةِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ بَلَغَهَا اَنَّ نِسَاءً كُنَّ يَدْعُوْنَ بِالْمَصَابِيْحِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَنْظُرْنَ اِلَى الطُّهْرِ فَقَالَتْ . . . مَا كَانَ النِّسَاءُ يَصْنَعْنَ هٰذَا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةٍ وَمَالِكٌ ترجمہ اور زید بن ثابت کی بیٹی سے روایت ہے اُسکو خبر پہونچی کہ تمہاری عورتین رات کے درمیان چراغ منگاتی ہین طہر کو دیکھتی ہین تو اس نے کہا کہ حضرت کے زمانہ مین عورتین ایسا نہ کیا کرتی تھین بخاری اسکے راوی ہین۔ ترجمہ مین اور مالک بھی

(۳۲) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ كَانَتِ النُّفَسَاءُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْعُدُ بَعْدَ نِفَاسِهَا اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً وَكُنَّا نَطْلِيْ وُجُوْهَنَا الْوَرْسَ يَعْنِيْ مِنَ الْكَلَفِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے کہا کہ نفاس والی عورتین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین نفاس کے بعد چالیس دن رات بیٹھا کرتی تھین اور ہم اپنے چہرون مین ورس کا لیپ کرتے تھے یعنے کلف سے ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہین۔

كِتَابُ الطَّعَامِ وَفِيْهِ خَمْسَةُ اَبْوَابٍ

کتاب ہے کھانے کے بیان مین اور اُس مین پانچ باب ہین)

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِيْ اٰدَابِ الْاَكْلِ

پہلا باب کھانے کے آداب مین

۱؎ یعنے استنجا نے کی حالت مین خاوند کو عورت سے صحبت کرنا جائز ہے ۱۲

۲؎ یعنے جب اس کپڑے مین لہو کا داغ نہ لگے تو بدن دھو لینا چاہیے کہ اب مین حیض سے پاک ہوچکی ہون ۱۲

آلاتُ الطَّعام
کھانے کے آلات اسباب کا بیان

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اُكِلَ عَلٰى سُكُرُّجَةٍ قَطُّ وَلَا خُبِزَ لَهٗ مُرَقَّقٌ قَطُّ وَلَا اَكَلَ عَلٰى خِوَانٍ قَطُّ قِيْلَ لِقَتَادَةَ عَلٰى مَا كَانُوْا يَاْكُلُوْنَ قَالَ عَلَى السُّفَرِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ السُّكُرُّجَةُ بِضَمِّ اَوَّلِهٖ وَثَانِيْهِ وَثَالِثِهٖ مَعَ تَشْدِيْدِ الرَّاءِ اِنَاءٌ صَغِيْرٌ يُجْعَلُ فِيْهِ الْقَلِيْلُ مِنَ الْاُدْمِ وَالْخِوَانُ بِكَسْرِ الْخَاءِ وَهِيَ فَارِسِيَّةٌ ترجمہ انس سے روایت ہے مجھکو معلوم ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ کبھی طشتری پر کھانا کھایا اور نہ کبھی چپاتی کھائی اور نہ کبھی خوان پر کھایا کسی نے قتادہ سے پوچھا کہ پھر کس چیز پر کھایا کرتے تھے اُسنے کہا کپڑے کے دسترخوان پر بخاری اور ترمذی اسکے راوی ہیں سُکُرُّجہ ساتھ پیش حرف اول اور دوسرے اور تیسرے مشدد کے چھوٹے طبرتن کو کہتے ہیں جسمیں تھوڑا سالن اور اچار ڈالا جاتا ہے اور یہ فارسی لفظ ہے۔

(۲) وَعَنْ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَاَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ هَلْ اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّقِيَّ فَقَالَ مَا رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَكَلَّمَ النَّقِيَّ مُنْذُ اَبْعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى حَتّٰى قَبَضَهُ فَقُلْتُ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاخِلُ فَقَالَ مَا رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَكَلَّمَ مُنْخُلًا مِنْ حِيْنِ اَبْعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى حَتّٰى قَبَضَهُ قُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَاْكُلُوْنَ الشَّعِيْرَ غَيْرَ مَنْخُوْلٍ قَالَ كُنَّا نَطْحَنُهٗ وَنَنْفُخُهٗ فَيَطِيْرُ مِنْهُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ فَاَكَلْنَاهُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ النَّقِيُّ الطَّعَامُ الْاَبْيَضُ الْحُوَّارٰى ترجمہ ابوحازم سے روایت ہے کہا کہ میں نے سہل بن سعد سے پوچھا کہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میدہ کی روٹی کھائی ہے تو اُنہوں نے کہا کہ آپنے میدے کی روٹی نہیں دیکھی جب سے آپکو خدا نے پیغمبر کیا یہانتک کہ آپ کی روح قبض کی پھر میں نے کہا کیا تمہارے پاس چھلنیاں بھی نہیں اُنہوں نے کہا کہ آپنے چھلنی نہیں دیکھی جب سے آپکو خدا نے پیغمبر کیا یہانتک کہ آپ کی روح قبض کی میں نے کہا کہ تم اچھنے جو کس طرح کھاتے تھے اُنہوں نے کہا کہ ہم انکو پیس کر پھونک دیتے تھے سو اُڑ جاتا جو اُڑ جاتا اور جو باقی رہتا اُسکو ہم گوندھ کر کھا لیتے تھے بخاری اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ نقی سفید میدہ کو کہتے ہیں

اَلتَّسْمِيَةُ
کھانے کی ابتدا میں بسم اللہ کہنا

(۳) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا اِذَا حَضَرْنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَى الطَّعَامِ لَمْ نَضَعْ اَيْدِيَنَا حَتّٰى يَبْدَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَيَضَعَ يَدَهٗ وَاِنَّا حَضَرْنَا مَعَهٗ مَرَّةً طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَاَنَّهَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَاَخَذَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا ثُمَّ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ كَاَنَّمَا يُدْفَعُ فَذَهَبَ لِيَضَعَ يَدَهٗ فِي الطَّعَامِ فَاَخَذَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ جَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَاَخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهٰذَا الْاَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهٖ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ يَدَهٗ لَمَعَ يَدِهَا فِيْ يَدِيْ ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَكَلَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَوْلُهٗ كَاَنَّهَا تُدْفَعُ اَيْ كَاَنَّ دَرَاهَا مَنْ يَدْفَعُهَا اِلٰى قَدَمَيْهَا ترجمہ حذیفہ رضی سے روایت ہے کہ جب ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھانے پر حاضر ہوتے تھے تو جبتک آپ اُسمیں سے ہاتھ اُٹھا کر کھانا شروع نہ کر لیتے (تب تک) ہم اُس میں ہاتھ نہیں ڈالتے تھے اور ہم ایک بار آپکے ساتھ کھانے میں حاضر ہوئے تو ایک لڑکی آئی جیسے دھکا دی جاتی ہو تو وہ کھانے میں ہاتھ ڈالنے لگی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک گنوار آیا جیسے وہ دھکایا جاتا ہے تاکہ کھانے میں ہاتھ رکھے آپنے اُسکا ہاتھ بھی پکڑ لیا پھر فرمایا کہ مقرر شیطان حلال جانتا ہے اُس کھانے کو جسپر خدا کا نام نہ لیا جاوے اور شیطان اُس لڑکی کو لے آیا تھا تاکہ اُسکے سبب کھانے کو (اپنے اوپر) حلال جانے سو میں نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر وہ اس گنوار کو لے آیا تاکہ اُس کے ساتھ کھانے کو حلال جانے تو میں نے اُسکا ہاتھ بھی پکڑ لیا قسم ہے اُسکی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ مقرر شیطان کا ہاتھ

لہ اس حدیث سے صحابہ کا کمال زہد اور تقوی معلوم ہوا ۱۲ سہ پھنے نہایت جلدی جلتی تھی جیسے کوئی کسی کو دھکے دیتا ہے ۱۰

ان دونوں ہاتھ سمیت کے ساتھ میں ہے پھر آپ نے بسم اللہ پڑھکر کھانا کھایا مسلم اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ یہ جو کہا گانا مدفع یعنی گویا کہ اسکے پیچھے کوئی آدمی ہے جو اسکو پیچھے سے آگے کو ڈھکیلتا ہے۔

(۴) **وعن** عائشۃ رضؓ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم طعاما فلیقل بسم اللہ فان نسی فی الاکل فلیقل فی الاخر بسم اللہ اولہ واخرہ اخرجہ ابوداؤد والترمذی ترجمہ عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے کھانا کھائے تو چاہیے کہ بسم اللہ کہے پھر اگر کھانے کے اول میں بسم اللہ کہنا بھول جاوے تو چاہیے کہ اخیر میں یہ دعا پڑھے۔ بسم اللہ فی اولہ واٰخرہ یعنے شروع اللہ کے نام سے اسکے اول اور آخر میں ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۵) **وعنہا** رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل طعاما فی ستۃ من اصحابہ فجاء اعرابی فاکلہ بلقمتین فقال صلی اللہ علیہ وسلم اما انہ لو سمی لکفاکم اخرجہ الترمذی ترجمہ اور نیز انہیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چھ اصحاب کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے تو ایک گنوار آیا اپنے اسکو دو لقمے کھائے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار ہو اگر وہ بسم اللہ کہتا تو تمکو کفایت کرتا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۶) **وعن** وحشی بن حرب عن ابیہ عن جدہ وحشی بن حرب الحبشی ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قالوا یا رسول اللہ انا نأکل ولا نشبع قال لعلکم تفترقون قالوا نعم قال فاجتمعوا علی طعامکم واذکروا اسم اللہ یبارک لکم فیہ اخرجہ ابوداؤد ترجمہ وحشی بن حرب سے روایت ہے اُسنے اپنے باپ سے اُس نے اپنے دادا وحشی بن حرب حبشی سے روایت کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے عرض کی یا حضرت ہم کھانا کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے آپ نے فرمایا شاید تم جدے جدے کھاتے ہوگے انہوں نے کہا ہاں فرمایا اکٹھے ہوکر کھایا کرو اور بسم اللہ پڑھکر تمہارے کھانے میں برکت ہوگی۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۷) **وعن** امیۃ بن مخشی رضؓ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسا ورجل یاکل فلم یسم حتی لم یبق من طعامہ الا لقمۃ فلما رفعہا الی فیہ قال بسم اللہ اولہ واخرہ فضحک صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال ما زال الشیطان یاکل معہ فلما ذکر اسم اللہ استقاء ما فی بطنہ اخرجہ ابوداؤد ترجمہ اور امیہ بن مخشی رضؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور ایک مرد کھانا کھا رہا تھا اُس نے بسم اللہ نہ کہی یہانتک کہ اُسکے کھانے سے صرف ایک لقمہ باقی رہا پھر جب اُس نے وہ لقمہ منہ کی طرف اُٹھایا تو کہا بسم اللہ اولہ و آخرہ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسنے لگے پھر فرمایا کہ ہمیشہ شیطان اسکے ساتھ کھاتا رہا پھر جب اُسنے کھانے کو اخیر میں بسم اللہ کہی تو شیطان نے جو کچھ پیٹ میں کھایا تھا سب قے کر ڈالا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۸) **وعن** جابر رضؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا دخل الرجل منزلہ فذکر اللہ عند دخولہ وعند طعامہ قال الشیطان لا مبیت لکم ولا عشاء وان ذکر اللہ عند دخولہ ولم یذکر اللہ عند طعامہ قال ادرکتم المبیت والعشاء اخرجہ مسلم وابوداؤد ترجمہ اور جابر رضؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

لہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کسی کھانا کھانے کا ارادہ کرے تو اسکے اول میں بسم اللہ پڑھ لیوے اگر بسم اللہ نہ کہی تو کھانے میں شیطان شریک ہوتا ہے۔ ۱۲

سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اکٹھے ہوکر کھانا کھانے میں برکت ہوتی ہے اگرچہ تنہا کھانا بھی جائز ہے۔ ۱۲

نے فرمایا کہ جب کوئی مرد اپنے گھر میں داخل ہو اور اپنے داخل ہونے اور کھانے کے وقت اللہ کو یاد کرے تو شیطان (اپنے لشکر سے) کہتا ہے نہ تمکو یہاں رات رہنا نصیب ہے اور نہ رات کا کھانا اور اگر داخل ہونے کے وقت خدا کو یاد کرے اور رات کے کھانے کے وقت خدا کا نام نہ لیوے تو کہتا ہے کہ تم نے رات کا کھانا تو پایا اور تمکو یہاں رات کا رہنا نہیں ملے گا۔ اور اگر گھر میں داخل ہونے کے وقت خدا کا نام نہ لیوے اور نہ رات کے کھانے کے وقت تو شیطان کہتا ہے کہ تمنے رات کا رہنا اور کھانا دونوں پائے مسلم اور ابوداؤد اس کے راوی ہے۔

هَيْئَةُ الْأَكْلِ وَالْآكِلِ

کھانا کھانے اور کھانے والے کا بیان

(۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَمَالِكٌ وَأَبُوْدَاوٗدَ وَ

الترمذی ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بائیں ہاتھ سے نہ کوئی کھاوے اور نہ پیئے اسواسطے کہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا پیتا ہے مسلم اور مالک و ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۰) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رض قَالَ أَكَلَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهٖ فَقَالَ لَهٗ كُلْ بِيَمِيْنِكَ فَقَالَ لَا أَسْتَطِيْعُ مَا مَنَعَهٗ إِلَّا الْكِبْرُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لَا اسْتَطَعْتَ فَمَا رَفَعَهَا إِلٰى فِيْهِ بَعْدُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے کہا کہ ایک مرد نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بائیں ہاتھ سے کھایا تو آپنے اس سے فرمایا کہ داہنے ہاتھ سے کھا اس نے کہا میں (داہنے ہاتھ سے) نہیں کھا سکتا فقط تکبر نے اسکو منع کیا تھا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ تو کبھی نہ اٹھا سکے گا تو وہ اس کے بعد اپنا ہاتھ منہ کی طرف کبھی نہ اٹھا سکا مسلم اسکے راوی ہیں۔

(۱۱) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا فِيْ حَجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِيْ تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِيْ بَعْدُ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ ترجمہ عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے کہ میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں لڑکا تھا اور میرا ہاتھ پیالے میں پڑتا تھا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لڑکے اللہ کا نام لیکر اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھا کر اور اپنے آگے سے کھا کر تو پھر میں اسکے بعد ہمیشہ اسی طرح کھاتا رہا۔ نسائی کے سوائے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۱۲) وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ بَعَثَنِيْ قَوْمِيْ بَنُوْ مُرَّةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِصَدَقَاتِ أَمْوَالِهِمْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدْتُهٗ جَالِسًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ فَلَحَذَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقَ إِلٰى بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ رض فَقَالَ هَلْ مِنْ طَعَامٍ فَأُتِيْنَا بِجَفْنَةٍ كَثِيْرَةِ الثَّرِيْدِ وَالْوَذْرِ فَقَعَدْنَا نَأْكُلُ مِنْهَا فَخَبَطْتُ بِيَدِيْ فِيْ نَوَاحِيْهَا وَأَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلَى يَدَيَّ الْيُمْنٰى ثُمَّ قَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَإِنَّهٗ طَعَامٌ وَاحِدٌ ثُمَّ أُتِيْنَا بِطَبَقٍ فِيْهِ أَلْوَانُ التَّمْرِ وَالرُّطَبِ فَجَعَلْتُ آكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَجَالَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الطَّبَقِ فَقَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَإِنَّهٗ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ أُتِيْنَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهٗ وَقَالَ يَا عِكْرَاشُ هٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْوَذْرُ جَمْعُ وَذْرَةٍ بِسُكُوْنِ الذَّالِ وَهِيَ الْقِطْعَةُ مِنَ اللَّحْمِ ترجمہ عبداللہ بن عکراش بن ذوئب سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے روایت کی کہا کہ میری قوم بنو مرہ

بن حمید نے مجھے اپنے مالوں کی زکوٰۃ دیکر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تو میں مدینے میں آیا تو میں نے آپ کو مہاجرین اور انصار میں بیٹھے پایا تو آپ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر کو چلے پس فرمایا کہ کچھ کھانا ہے تو ہمارے پاس ایک کٹورا لایا گیا جسمیں بہت ثرید پڑی تھی اور گوشت کا ایک ٹکڑا تو ہم متوجہ ہوکر اُس سے کھانے لگے تو میں نے اپنا ہاتھ اُس میں پہیرا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے آگے سے کھانے لگے تو آپنے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا داہنا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا کہ اے عکراش ایک جگہ سے کھایا کر وہ کھانا ایک ہی قسم ہے پھر ہمارے آگے ایک طشت لایا گیا جسمیں خشک اور تر کھجوریں تھیں تو میں نے اپنے آگے سے کھانا شروع کیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ طشت میں پھرنے لگا آپنے فرمایا کہ اے عکراش جہاں سے چاہے کھا اسواسطے کہ وہ ایک قسم کھجور نہیں ہے پھر ہم پانی لائے گئے آپنے اپنا ہاتھ دھویا اور اپنی ہتھیلی کی تراوت سے اپنے منہ اور دونوں بازو اور سر کا مسح کیا اور فرمایا ای عکراش یہ وضو ہے آگ کی پکی چیز[1] سے ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور وذرجمہ وذرہ کی ہے ساتھ جزم ذال کے اور وہ گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔

(۱۳) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ تَنْزِلُ الْبَرَكَةُ وَسْطَ الطَّعَامِ فَكُلُوْا مِنْ حَافَتَيْهِ وَلَا تَاْكُلُوْا مِنْ وَسْطِهٖ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ۔ وَلَفْظُ اِلٰى دَاوٗدَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَاْكُلْ مِنْ اَعْلَى الصَّحْفَةِ وَلْيَاْكُلْ مِنْ اَسْفَلِهَا فَاِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ مِنْ اَعْلَاهَا ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کھانے کے درمیان میں برکت اُترتی ہے سو اُسکے درمیان سے نہ کھایا کرو بلکہ اُس کے دونوں کناروں سے کھایا کرو ابوداؤد اور ترمذی اُس کے راوی ہیں اور ابوداؤد کے الفاظ یہ ہیں کہ جب کوئی کھانا کھایا جاوے تو پیالے کے اوپر سے نہ کھاوے اور اسکے نیچے سے کھاوے اسواسطے کہ برکت اُس کے اوپر اُترتی ہے۔

(۱۴) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رضہ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقْرَنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ اِلَّا اَنْ يَّسْتَاْذِنَ اَصْحَابَهٗ اَخْرَجَهُ الْجَمَاعَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی دو دو کھجوریں جوڑ کر نہ کھاوے لیکن اگر اپنے ساتھیوں سے اجازت لیکر کھاوے تو درست ہے۔ نسائی کے سوا باقیوں اسکے راوی ہیں۔

(۱۵) **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّيْنِ فَاِنَّهٗ مِنْ صُنْعِ الْاَعَاجِمِ وَانْهَشُوْهُ نَهْشًا فَاِنَّهٗ اَهْنَاُ وَاَمْرَاُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ گوشت کو چھری سے مت کاٹا کرو کہ وہ عجمیوں کا فعل ہے اسکو دانتوں سے نوچکر کھایا کرو کہ وہ خوب ہضم رہتا ہے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۱۶) **وَعَنْ** اَبِيْ جُحَيْفَةَ رضہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا اٰكُلُ مُتَّكِئًا اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ الْمُتَّكِئُ الْمُرَادُ بِهٖ هُهُنَا الْمُعْتَمِدُ عَلَى الْوِطَاءِ الَّذِيْ تَحْتَهٗ ترجمہ ابوجحیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں ٹیکہ کرکے نہیں کھاتا۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہیں اور ٹیکہ کرنے سے مراد اعتماد کرنا ہے اُس گدیلے پر جو اسکے نیچے ہو

(۱۷) **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ جَالِسًا مُقْعِيًا يَاْكُلُ تَمْرًا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَلِاَبِيْ دَاوٗدَ وَفِيْ اُخْرٰى اُتِيَ بِتَمْرٍ عَتِيْقٍ فَجَعَلَ يَفْتُشُهٗ يُخْرِجُ مِنْهُ السُّوْسَ اِلْتِمَاسَ اَنْ يَّاْكُلَ فِي الْاَكْلِ اَنْ يَّجْلِسَ لِاَكْلٍ عَلٰى رِكْبَتَيْهِ مُسْتَوْفِزًا غَيْرَ مُتَّكِئٍ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ اونکا

[1] یعنی اگر کوئی آدمی آگ کی پکی چیز کھاوے تو اُس سے وضو کرنا لازم نہیں صرف ہاتھ دھو ڈالنا جائز ہے ۱۲

پر بیٹھنے کو برین کہا ہے تہے مسلم اور ابو داؤد اُس کے راوی ہین اور ابو داؤد کی دوسری روایت مین ہے کہ آپکے پاس پرانی کھجورین لائی گئین تو آپ اسمین ڈھونڈ کر کیڑے نکالنے لگے۔ اقعاء کے کہانے کی ہیئت یہ ہے کہ دونون کہنے زمین پر رکھکر سرسری طور سے بیٹھنے نہ قرار پکڑکر۔

(۱۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحْ يَدَهٗ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ اللَّفْظُ لَهُ ترجمہ اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی کہانا کہا چکے تو اپنا ہاتھ نہ پونچھے یہانتک کہ اُسکو چاٹے یا کسی سے چٹوائے شیخین اور ابو داؤد اسکے راوی ہین۔ لعق چاٹنے کو کہتے ہین۔

(۱۹) وَعَنْ جَابِرٍ رض قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَعْقِ الْاَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ فَاِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَاْخُذْهَا وَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَلَا يَمْسَحْ يَدَهٗ بِالْمِنْدِيْلِ حَتّٰى يَلْعَقَ اَصَابِعَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيِّ طَعَامِهٖ الْبَرَكَةُ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَزَادَ رَزِيْنٌ فِيْ رِوَايَةٍ عَنِ الْاِنْسِ فَاِنَّ اٰنِيَةَ الطَّعَامِ تَسْتَغْفِرُ لِلَّذِيْ يَلْعَقُهَا وَيَغْسِلُهَا وَتَقُوْلُ اَعْتَقَكَ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ كَمَا اَعْتَقْتَنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انگلیون اور پیالہ چاٹنے کا حکم فرمایا ہے اور فرمایا تم نہین جانتے کہ تمہارے کون سے کہانے مین برکت ہو اور جب کسی کے ہاتھ سے لقمہ گر پڑے تو چاہیے کہ اُسکو اٹھالیوے پھر جو مکروہ چیز اُسے لگی ہو اُس سے اُسکو صاف کرے اور اُسکو شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھہ رومال سے نہ پونچھے یہانتک کہ اپنی انگلیون کو چاٹے یا واسطے کردہ نہین جانتا کہ اُس کے کونسے کہانے مین برکت ہے مسلم اور ترمذی اُسکے راوی ہین اور رزین نے ایک روایت مین انس سے اتنا زیادہ کیا ہے کہ کہانے کے برتن بخشش مانگتا ہے جو اُسکو چاٹے پہر دہوئے کہتا ہے جیسا تو نے مجھکو شیطان سے آزاد کیا ہے ویسا ہی اللہ تجھکو آگ سے آزاد کرے۔

غسل الیدین والفم

(۲۰) وَعَنْ سَلْمَانَ رض قَالَ قَرَاْتُ فِي التَّوْرَاةِ اَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهٗ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهٗ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ سلمان رض سے روایت ہے کہا کہ مینے توریت مین پڑہا کہ کہانے کے بعد وضو کرنے سے کہانے مین برکت ہوتی ہے تو مینے یہ مسئلہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کیا تو آپنے فرمایا کہ کہانے سے پہلے وضو کرنا ہی برکت کا موجب ہے اور اسکے بعد وضو کرنا ہی برکت کا موجب ہے اور ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲۱) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ حَسَّاسٌ لَحَّاسٌ فَاحْذَرُوْهُ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ مَنْ بَاتَ وَفِيْ يَدِهٖ غَمَرٌ فَاَصَابَهٗ شَيْءٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ۔ حَسَّاسٌ شَدِيْدُ الْحِسِّ وَالْاِدْرَاكِ لَحَّاسٌ كَثِيْرُ اللَّحْسِ لِمَا يَصِلُ اِلَيْهِ وَالْغَمَرُ بِفَتْحِ الْمُعْجَمَةِ وَبِضَمِّ الْمِيْمِ وَبِضَمِّ الْغَيْنِ وَسُكُوْنِ الْمِيْمِ وَهُوَ الدَّسَمُ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہا کہ شیطان زیادہ حساس لحاس ہے تو اپنی جانون کو اُس سے بچاؤ اور جو رات کاٹے اور اسکے ہاتھہ پر چکنائی ہو پھر کوئی چیز اُسکو کاٹ کہائے تو وہ اپنے نفس کے سوا اور کسی کو ملامت نہ کرے ابو داؤد و ترمذی اسکے راوی ہین حساس اُسکو کہتے ہین جسکی حس اور ادراک بہت ہو اور لحاس وہ ہے جو بہت چاٹے

لہ مراد وضو سے کہانے کے پہلے اور پیچھے صرف دونون ہاتھہ کا دہونا ہے۔ نہ وضو نماز کا۔

اُس چیز کو جو اُس کے پاس پہونچے اور غرسا تہ زبر سیم کے گوشت کی بو اور چکنائی ہے۔

(۲۲) **وعن** ابن عباسؓ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما من الخلاء فقدم الیہ طعام فقالوا الا نأتیک بوضوء فقال انما امرت بالوضوء اذا قمت الی الصلوٰۃ اخرجہ النسائی ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ ایک دن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاخانے سے نکلے تو آپ کے آگے کھانا لایا گیا اصحاب نے عرض کیا حکم ہو تو پانی لاویں تو فرمایا کہ وضو کا حکم تو مجھکو صرف اسی وقت ہوا ہے جبکہ میں نماز پڑھنے کو اُٹھوں۔ بخاری کے سوائے پانچوں اس کے راوی ہیں

ذکر کثرۃ الاکل
بہت کھانے کی مذمت کا بیان۔

(۲۳) **عن** ابی ھریرۃؓ قال اضاف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضیفا کافرا فامر لہ بشاۃ فحلبت فشرب حلابھا ثم اخری فشرب حلابھا ثم اخری فشرب حلابھا حتی شرب حلاب سبع شیاہ ثم انہ اصبح فاسلم فامر لہ بشاۃ فحلبت فشرب حلابھا ثم اخری فلم یستتمہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم ان المؤمن یشرب فی معی واحد والکافر یشرب فی سبعۃ امعاء اخرجہ الثلاثۃ والترمذی قولہ فی سبعۃ امعاء تمثیل لرضوخ المؤمن بالیسیر من الدنیا وحرص الکافر علی الکثیر منھا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کافر مہمان کی ضیافت کی تو اسکے لیے ایک بکری دوہنے کا حکم کیا وہ دوہی گئی اُس نے اُسکا سب دودھ پی لیا پھر دوسری بکری دوہنے کا حکم کیا اُس نے اُسکا دودھ بھی پی لیا یہانتک کہ اُس نے سات بکریوں کا دودھ پیا پھر وہ صبح کو مسلمان ہوگیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکے لیے ایک بکری دوہنے کا حکم کیا وہ دوہی گئی وہ اُسکا سارا دودھ پی گیا پھر دوسری دوہی گئی وہ اُسکا سارا دودھ نہ پی سکا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے تینوں اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ یہ جو آپنے فرمایا سات آنتوں میں تو یہ تمثیل ہے اسکی کہ مومن تھوڑی دنیا پر راضی ہوجاتا ہے اور کافر دنیا پر بڑی حرص کرتا ہے۔

(۲۴) **وعن** ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام الاثنین کافی الثلثۃ وطعام الثلثۃ کافی الاربعۃ اخرجہ الثلثۃ والترمذی وفی اخری لمسلم والترمذی عن جابر طعام الاثنین یکفی الاربعۃ وطعام الاربعۃ یکفی الثمانیۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو آدمی کا کھانا تین کو کفایت کرتا ہے اور تین کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہے تینوں اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔ اور مسلم اور ترمذی کی دوسری روایت میں جابرؓ سے آیا ہے کہ دو آدمیوں کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہے۔

(۲۵) **وعن** ابن عمرؓ قال جشأ رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کف عنا جشاءک فان اکثرھم شبعا فی الدنیا اطولھم جوعا یوم القیمۃ اخرجہ الترمذی ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کار کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ڈکار کو ہم سے بند رکھ سوا سطے کہ جو لوگ دنیا میں بہت پیٹ بھر کر کھاتے ہیں وہ قیامت کے دن بہت بھوکے ہونگے۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲۶) **وعن** المقدام بن معدیکربؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ملأ آدمی وعاء شرا من بطن بحسب ابن آدم لقیمات یقمن صلبہ فان کان لا محالۃ فاعلا فثلث لطعامہ وثلث لشرابہ وثلث لنفسہ اخرجہ الترمذی ترجمہ مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی

لہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پائخانے سے نکلکر بدون ہاتھ دھوئے کھانا کھانا جائز ہے اور ہاتھ دھونا کھانے کے لیے ضروری نہیں ۱۲ ۱۲

نے اپنے پیٹ سے بدتر کوئی برتن نہیں بھرا آدمی کو چند لقمے کافی ہیں جو اُس کے پیٹ کو قائم رکھیں اور اگر لاچار زیادہ کھانیکی حاجت ہو تو تہائی پیٹ کو کھانے کے لیے رکھے اور تہائی پانی کے لیے اور تہائی دم لینے کے لیے رکھے ترمذی اس کے راوی ہیں۔

آداب متفرقہ
متفرق آداب کا بیان۔

(۲۷) عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَعْشُوْا وَلَوْ بِکَفٍّ مِنْ حَشِیْفٍ فَاِنَّ تَرْکَ الْعَشَاءِ مَهْرَمَةٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رات کو کھانا کھایا کرو اگرچہ ایک مٹھی ناقص کھجور ہو اسواسطے کہ آدمی رات کے نہ کھانے سے دبلہ ہو جاتا ہے۔ ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۲۸) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ مَا عَابَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ کَانَ اِذَا اشْتَهَاهُ اَکَلَهُ وَاِنْ کَرِهَهُ تَرَکَهُ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کسی کھانے کو عیب نہیں کیا اگر بھوک ہوتی تو کھا لیتے اور اگر بھوک نہ ہوتی تو نہ کھاتے نسائی کے سوائے پانچوں اس کے راوی ہیں

(۲۹) وَعَنْهُ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَقَطَ الذُّبَابُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَامْقُلُوْهُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیْهِ دَاءً وَفِی الْاٰخَرِ شِفَاءً وَاِنَّهُ یَتَّقِیْ بِجَنَاحِهِ الَّذِیْ فِیْهِ الدَّاءُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اَمْقُلُوْهُ اَیْ اِغْمِسُوْهُ ترجمہ اور نیز ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے پانی کے برتن میں مکھی گر پڑے تو اُسکو اُسمیں غوطہ دو اسواسطے کہ اُس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے اور وہ بیماری والے پر کو پہلے اس میں ڈالتی ہے بخاری اور ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔ امقلوہ کے معنی ہیں اُسکو ڈباؤ دو۔

(۳۰) وَعَنْ جَابِرٍ رض قَالَ اَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِ مَجْذُوْمٍ فَوَضَعَهَا مَعَهٗ فِی الْقَصْعَةِ وَقَالَ کُلْ ثِقَةً بِاللّٰہِ وَتَوَکُّلًا عَلَیْہِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَزَادَ زَیْنٌ فَقَالَ وَفَعَلَ ذٰلِکَ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ رض وَقَالَا مِثْلَ ذٰلِکَ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جذامی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ پیالے میں رکھ لیا اور فرمایا کہ اللہ پر اعتماد و توکیہ کر کے کھا ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور زیادہ کیا ہے زین نے پس کہا کہ ابوبکر اور عمر نے بھی یہ کام کیا ہے اور ان دونوں نے بھی اسیطرح کہا۔

(۳۱) وَعَنِ الشَّرِیْدِ بْنِ سُوَیْدٍ رض قَالَ کَانَ فِیْ وَفْدِ ثَقِیْفٍ رَجُلٌ مَجْذُوْمٌ فَاَرْسَلَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّا قَدْ بَایَعْنَاکَ فَارْجِعْ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ شرید بن سوید سے روایت ہے کہ ثقیف کے وفد میں ایک کوڑھی مرد تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے کہلا بھیجا کہ ہم نے تجھ سے بیعت کر لی تو لوٹ جا مسلم اسکے راوی ہیں۔

(۳۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِیَ بِاَوَّلِ الثَّمَرِ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَفِیْ ثِمَارِنَا وَفِیْ مُدِّنَا وَفِیْ صَاعِنَا بَرَکَةً مَعَ بَرَکَةٍ ثُمَّ یُعْطِیْ اَصْغَرَ مَنْ یَحْضُرُهٗ مِنَ الْوِلْدَانِ

لہ یعنے پیٹ کا بھرنا سب برتنوں سے بدتر ہے اور پیٹ بھر کھانا بہت بُرا ہے ۱۲

سہ وہ شخص جانا تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر بیعت کرے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صرف کلام سے تیری بیعت ہو گئی اب لوٹ جا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہانتک ہو سکے جذامی سے الگ رہے اس کے بدن کو نہ چھوئے اور یہ حدیث اُن لوگوں کے حق میں ہے جو ضعیف ایمان رکھتے ہیں اور پہلی حدیث مضبوط ایمان کے حق میں ہے ۱۲

اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جب کوئی پہلے پہل لاتا تھا تو یہ دعا کرتے تھے الٰہی برکت کر ہمارے مدینے میں اور ہمارے میووں میں اور ہماری مدین اور ہمارے صاع میں برکت پر برکت پھر جو چھوٹا لڑکا وہاں موجود ہوتا اسکو دیدیتے مسلم اس کے راوی ہیں۔

(۳۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً قَالَتْ فَجَآءَ سَائِلٌ فَاَعْطَوْهُ كُتْفَهَا فَجَآءَ اٰخَرُ فَاَعْطَوْهُ فَخِذًا مِنْهَا قَالُوْا مَا بَقِيَ مِنْهَا اِلَّا كُتْفُهَا فَقَالَ بَقِيَ كُلُّهَا اِلَّا كُتْفَهَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ انہوں نے بکری ذبح کی تو ایک سائل آیا اور اُسنے سوال کیا انہوں نے اسکو اسکی ایک ران دیدی پھر اور سائل آیا اور سوال کیا انہوں نے یہ اسکو دیدیا اور کچھ باقی رہا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسکا کتنا گوشت باقی ہے گھر والوں نے عرض کیا کہ ایک ران کے سوائے کچھ باقی نہیں تو آپنے فرمایا کہ سب بکری باقی ہے صرف ایک موندھا ہی نہیں رہا۔ ترمذی اُس کے راوی ہیں۔

اَلْبَابُ الثَّانِيْ فِي الْمُبَاحِ مِنَ الْاَطْعِمَةِ وَالْمَكْرُوْهِ وَفِيْهِ فَصْلَانِ

(دوسرا باب مباح اور مکروہ کھانوں میں اور اسمیں دو فصل ہیں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِي الْحَيَوَانِ

(پہلی فصل حیوانوں کے بیان میں)

اَلضَّبُّ سو سمار یعنی گوہ کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ رض اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهٗ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوْذًا فَقَدَّمَتْهُ اِلَيْهِ وَكَانَ قَلَّ مَا يُقَدَّمُ بَيْنَ يَدَيْهِ طَعَامٌ حَتّٰى يُحْدَثَ عَنْهُ وَيُسَمّٰى لَهٗ فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلَيْهِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ النِّسْوَةِ الْحُضُوْرِ اَخْبِرْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَدَّمْتُنَّ لَهٗ فَقُلْنَ هُوَ الضَّبُّ فَرَفَعَ يَدَهٗ فَقَالَ خَالِدٌ رض اَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَّمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِيْ فَاَجِدُنِيْ اَعَافُهٗ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهٗ فَاَكَلْتُهٗ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ فَلَمْ يَنْهَنِيْ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ الْمَحْنُوْذُ الْمَشْوِيُّ وَعِفْتُ الشَّيْءَ اَعَافُهٗ اِذَا كَرِهْتَهٗ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ خالد بن ولید نے اسکو خبر دی کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپ کی بی بی میمونہ کے پاس گیا اور وہ میری اور ابن عباس کی خالہ تھیں تو آپنے انکے پاس بھنی ہوئی گوہ پائی تو میمنے اسکو کھینچکر آپکے آگے کیا اور ایسا کم ہوتا تھا کہ آپکے آگے کھانا رکھا جاوے (اور آپ کھاویں) یہانتک کہ بیان کیا جاوے اور اسکا نام لیا جاوے تو آپنے اُسکی طرف ہاتھ جھکایا تو موجودہ عورتوں سے ایک عورت نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر کردو جو تم نے آپکے آگے رکھا تو انہوں نے عرض کیا کہ گوہ کا گوشت ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ اُٹھا لیا تو خالد نے عرض کیا

لہ یعنی جو خدا کی راہ میں سینکا گیا ہے اور جو خدا کی راہ میں تین دن وہ ضائع ہوئی ۱۲ ؎ یعنی جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے کھانا رکھا جاتا تو جبتک آپکے آگے اسکا نام نہ لیا جاتا کہ فلانا کھانا ہے تب تک کھاتے تھے اور ایسا کم اتفاق ہوتا تھا کہ بدون بتلائے کہا جاوے کہ کھانا کیا ہے ۱۲

کہ یا حضرت کیا یہ حرام ہے فرمایا نہین۔ لیکن وہ میری قوم کی زمین مین نہین ہوتی سو مین اپنے نزدیک اسکو مکروہ پاتا ہون کہا خالد نے سو مینے اسکو کھینچکر کھا لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھکو دیکھ رہے تھے سو آپنے مجھکو کھانے سے منع کیا محمود کہتے ہین کہ کہتے اور کہا جاتا ہے عفت الشئی اعافہ جبکہ مین اسکو مکروہ جانون۔

(۲) وعن ابی سعید رض قال سال اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی فی ارض مضبۃ ای انہ عامۃ طعام اھلی فلم یجبہ فقلنا عاودہ فعاودہ فلم یجبہ ثالثا ثم نادا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الثالثۃ فقال یا اعرابی ان اللہ غضب علی سبط من بنی اسرائیل فمسخھم دوابا یدبون فی الارض فلا ادری لعل ھذا منھا فلست اکلھا ولا انھی عنھا اخرجہ مسلم الغائط المکان المطمئن من الارض والمضبۃ بضم الضاد المعجمۃ وتشدید الموحدۃ الکثیر الضباب ترجمہ ابو سعید رض سے روایت ہے کہ ایک گنوار نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ مین سوسمار کی زمین مین رہتا ہون یعنے اس زمین مین گوہ بہت ہے اور میری قوم کا اکثر کھانا یہی ہے (تو فرمائیے حلال ہے یا حرام) آپنے اسکو کچھ جواب نہ دیا ہمنے کہا پھر پوچھ اس نے آپسے پھر پوچھا پھر بھی آپنے اسکو کچھ جواب دیا پھر اس نے تیسری بار پوچھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو پکارا اور فرمایا اے گنوار خدا تعالی نے بنی اسرائیل کی ایک قوم پر غصہ کیا تھا سو انکی صورت بدل کر انکو چوپائے کر دیا جو زمین پر چلتے پھرتے مین سو مین نہین جانتا کہ شاید گوہ بھی انہین مین سے ہو سو مین نہ اسکو کھاتا ہون نہ اس سے منع کرتا ہون مسلم اسکے راوی ہین۔ غائط زمین کی اسجگہ کو کہتے ہین جو پست ہو اور مضبہ ساتھ پیش ہم اور زبر ضاد معجمہ کے اور تشدید یا کے اس زمین کو کہتے ہین جس مین گوہین بہت ہون۔

الارنب
خرگوش کے کہانے

(۳) عن خالد بن الحویرث قال صاد رجل ارنبا فجاء بھا الی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فقال ما تقول فقال فدجی بھا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وانا جالس معہ فلم یامرنا باکلھا ولم ینہ ان اکلھا وزعم انھا تحیض اخرجہ ابو داود ترجمہ خالد بن حویرث سے روایت ہے کہ ایک مرد نے ایک خرگوش شکار کیا اور اسکو عبد اللہ بن عمر کے پاس لایا اور پوچھا کہ تو اسکے حق مین کیا کہتا ہے حلال ہے یا حرام، تو انہون نے فرمایا کہ یہ (خرگوش) حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا گیا اور مین اسوقت آپکے پاس موجود تھا سو نہ آپنے اسکو کھایا اور نہ اسکے کھانے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ خون حیض آتا ہے۔ ابو داود اسکے راوی ہین۔

(۴) وعن انس قال انفجنا ارنبا بمر الظھران فاخذتھا فاخذت منھا فاکلت ثم قلت بھا ابا طلحۃ رض فذبحھا بمروۃ فبعث معی بفخذھا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاکلہ فقیل لہ اکلہ قال قیلہ اخرجہ الجماعۃ انفجنا اثرنا ترجمہ انس سے روایت ہے کہ ہمنے مر الظہران (ایک جگہ کا نام ہے) ایک خرگوش اٹھایا یا ہمنے اسکے پیچھے دوڑا سو مینے اسکو پایا پھر مینے اسکو پکڑا ابو طلحہ کے پاس لایا انہون نے اسکو پتھر سے ذبح کیا اور اسکی ایک ران مجھکو دیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجا۔ پس آپنے اسکو کھایا کسی نے آپسے پوچھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو کھا لیا تھا کہا کہ قبول کر لیا تھا یا کچھ کہا اسکے راوی ہین۔

لہ ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ سوسمار یعنی گوہ کا کھانا حلال ہے ۱۲

سہ ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ خرگوش حلال ہے ۱۲

اَلضَّبُعُ بجو کے کھانے

(۵) **عَنِ** ابْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَلضَّبُعُ اَصَیْدٌ ھُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَیُؤْکَلُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَقَالَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ اَخْرَجَہٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَصَحَّحَہُ التِّرْمِذِیُّ وَعِنْدَ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ جَابِرٌ رض سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ ھُوَ مَیْدٌ وَجَعَلَ فِیْہِ کَبْشًا اِذَا صَادَہُ الْمُحْرِمُ **ترجمہ** ابن ابی عمار سے روایت ہے کہ میں نے جابر رض سے کہا کہ کیا بجو شکار ہے (یعنے اسکا کھانا حلال ہے) اُنہوں نے کہا ہاں میں نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے کہتے ہو انہوں نے کہا ہاں اصحاب سنن اسکے راوی ہیں اور ترمذی نے اسکو صحیح کہا ہے اور ابوداؤد کے نزدیک جابر رض سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بجو کے کھانے کا حکم پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ وہ شکار ہے اور جب کوئی اسکو احرام کی حالت میں شکار کرے تو اُس کے بدلے مینڈھا قربانی دیوے۔

(۶) **وَعَنْ** خُزَیْمَۃَ بْنِ جَزْءٍ رض قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ اَوَیَاْکُلُ الضَّبُعَ اَحَدٌ وَسَاَلْتُہٗ عَنْ اَکْلِ الذِّئْبِ فَقَالَ اَوَیَاْکُلُ الذِّئْبَ اَحَدٌ فِیْہِ خَیْرٌ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** خزیمہ بن جزء سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بجو کا حکم پوچھا تو فرمایا بھلا کوئی بجو کو بھی کھاتا ہے۔ پھر میں نے آپ سے بھیڑیے کے کھانے کا حکم پوچھا تو آپ نے فرمایا بھلا کوئی بھیڑیے کو بھی کھاتا ہے۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

اَلْقُنْفُذُ خارپشت کے کھانے کا بیان۔

(۷) **عَنْ** نُبَیْلَۃَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنْ اَکْلِ الْقُنْفُذِ فَتَلَا قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْمَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُہٗ الْاٰیَۃَ فَقَالَ شَیْخٌ عِنْدَہٗ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ ذُکِرَ الْقُنْفُذُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَبِیْثٌ مِّنَ الْخَبَائِثِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رض اِنْ کَانَ قَالَ ھٰذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھُوَ کَمَا قَالَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** نبیلہ انصاری سے روایت ہے کہ کسی نے ابن عمر سے خارپشت کے کھانے کا حکم پوچھا تو انہوں نے یہ آیت پڑھی قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْمَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُہٗ الآیۃ یعنے اے پیغمبر تو کہدے کہ میں نہیں پاتا اُس چیز میں کہ وحی کی گئی طرف میری کوئی چیز حرام کھانے والی سوائے مردار اور لہو جاری اور گوشت خنزیر کے اور اُس چیز کے جسپر پکارا گیا نام غیر اللہ کا الخ تو ایک شیخ نے جو اُن کے پاس بیٹھا تھا کہا میں نے ابوہریرہ سے سُنا کہتے تھے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو خارپشت کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ایک خبیث ناپاک اور گندی چیز ہے خبیث چیزوں سے تو ابن عمر رضی اللہ نے کہا کہ اگر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے تو خارپشت خبیث ہوا اور حرام ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

اَلْجَبَّارِیُّ جباری یعنے تعذری کے کھانے کا بیان

(۸) **عَنْ** سَفِیْنَۃَ رض قَالَ اَکَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَبَّارِیًّا اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْجَبَّارِیُّ ھُوَ الْجَبْرَجُ **ترجمہ** سفینہ رض سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تعذری کا گوشت کھایا ہے ابوداؤد اس کے راوی ہیں اور جباری جبرج کو کہتے ہیں۔

اَلْجَرَادُ ٹڈی کا بیان

(۹) **عَنِ** ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رض قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَاْکُلُ مَعَہُ الْجَرَادَ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ **ترجمہ** ابن ابی اوفی سے روایت ہے کہ ہم نے

۱؎ ان تینوں سے معلوم ہوا کہ خرگوش حلال ہے ۱۲ ۲؎ احمد سے معلوم ہوا کہ بجو کا کھانا حلال ہے ۱۲ ۳؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بجو اور بھیڑیے کا کھانا مذہب ہے اور شاید کہ اباحت کا حکم ابتدا میں ہوگا واللہ اعلم ۱۲ ۴؎ یعنے سہ کا کھانا مباح ہے ۱۲ ۵؎ یعنی جو آیت و جو حرم علیکم الخبائث میں ہے کہ رہے ہے

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمراہ جہاد کیا اور ہم آپکے ساتھ ٹڈی کھاتے تھے پانچون اسکے راوی ہین۔

(۱۰) وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ اَكْثَرُ جُنُوْدِ اللّٰهِ لَا اٰكُلُهُ وَلَا اُحَرِّمُهٗ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةِ رَزِيْنٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَهٗ عَاشَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَى الْجَرَادِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَهْلِكِ الْكِبَارَ وَاقْتُلْ صِغَارَهٗ وَاَهْلِكْ بَيْضَهٗ وَاقْطَعْ دَابِرَهٗ وَخُذْ بِاَفْوَاهِهَا عَنْ مَعَايِشِنَا وَاَرْزَاقِنَا اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَدْعُوْا عَلَى الْجَرَادِ وَهُوَ جُنْدٌ مِّنْ جُنُوْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّهٗ نَثْرَةُ حُوْتٍ فِي الْبَحْرِ ترجمہ سلمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹڈی کے کھانے سے پوچھے گئے آپنے فرمایا مذا کی مخلوقات مین یہ زیادہ مخلوق ہے نہ مین اسکو کھاتا ہون نہ حرام کہتا ہون ابوداؤد اس کے راوی ہین اور رزین کی روایت مین جابر سے آیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ٹڈی پر بددعا کی سو فرمایا الٰہی ہلاک کردے ٹڈی کی بڑی ٹڈیون کو قتل کردے اور چھوٹی ٹڈیون کو ہلاک کرڈال اور اسکی نسل کو قطع کردے اور ہماری معاش اور روزی سے اسکا منہ کو بند کردے تو دعا سننے والا ہے تو ایک مرد نے عرض کی یا رسول اللہ آپ ٹڈی پر کیون بددعا کرتے ہین اور وہ خدا کی ایک مخلوق ہے آپنے فرمایا یہ وہ چیز ہے جسکو دریا کی مچھلی پھیلاتی ہے۔

اَلْخَيْل گھوڑے کے کھانیکا

(۱۱) عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ نَحَرْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا وَنَحْنُ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَكَلْنَاهُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ اسماء بنت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ ہمنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مدینے مین گھوڑا ذبح کیا اور کھایا بخاری اور نسائی اسکے راوی ہین۔

(۱۲) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَكَلْنَا زَمَنَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَحُمُرَ الْوَحْشِ وَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَاَذِنَ فِي الْخَيْلِ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَاللَّفْظُ لِلتِّرْمِذِيِّ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ جابرؓ سے کہ ہمنے جنگ خیبر کے دن مین گھوڑون اور گدھون کا گوشت کھایا پہر آپنے ہمکو گدھون کے گوشت سے منع کردیا اور گھوڑون کے گوشت کی اجازت دی اصحاب سنن اسکے راوی ہین اور یہ الفاظ غیر ترمذی کے ہین۔ اور ترمذی نے اسکو صحیح کہا۔

اَلْجَلَّالَة جلالہ کے کھانیکا

(۱۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جَلَّالَةِ الْاِبِلِ اَنْ يُّرْكَبَ عَلَيْهَا اَوْ يُشْرَبَ مِنْ اَلْبَانِهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جوانٹ گندگی کھاتا ہوا اسپر سوار ہونا اور اسکا دودھ پینا منع ہے ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْجَثَّةِ وَهِيَ الْمَصْبُوْرَةُ لِلْقَتْلِ وَعَنْ اَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَشُرْبِ لَبَنِهَا وَعَنِ النُّتْرَةِ لِلْقَصَّاءِ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَاللَّفْظُ لِلتِّرْمِذِيِّ وَصَحَّحَهُ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا مجثمہ کے کھانے سے جو باندہ کر قتل کیا جاوے

لہ ٹڈی ایک پرندہ ہے جسکی گردن بڑی ہوتی ہے اور اسکی چونچ ہی کچھ دراز ہوتی ہے اسکا رنگ خاکی ہوتا ہے اور اسکا کھانا حلال ہے کہ وہ شکار نہین کرتا۔ ۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گھوڑے کا گوشت حلال ہے ۱۲ ۳ جلالہ اس جانور کو کہتے ہین جسکی گندگی کھانے کی عادت ہو خواہ بہیڑ ہو یا گائے وغیرہ ۱۲ ۴ مجثمہ وہ جانور ہے جو باندہ کر تیرون سے قتل کیا جاوے ۱۲

اور منع فرمایا جلالہ کے گوشت کھانے اور اسکے دودھ پینے سے ۔ اور شک کے مرے سے پانی پینے سے اصحاب سنن اس کے راوی ہیں اور یہ الفاظ ترمذی کے ہیں اور اسکو صحیح کہتے ہیں۔

(۱۵) وعن ذهدم بن مضرب قال اتی ابو موسیٰ بدجاجۃ فتنحی رجل من القوم فقال ما شانک فقال انی رایته یاکل شیئا فقذرته فحلفت ان لا اکله فقال ابو موسیٰ ادن فکل فانی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکله وامره ان یکفر عن یمینه اخرجه الشیخان والنسائی ترجمہ اور زہدم بن مضرب سے روایت ہے کہ ابو موسیٰ (اشعری ہوئی) مرغی لائے گئے یعنے کھانے کے لیے تو قوم سے ایک مرد الگ ہو گیا ابو موسیٰ نے کہا تیرا کیا حال ہے یعنے تو کیوں الگ ہو گیا ہے اس نے کہا کہ میں نے اسکو گندگی کھاتے دیکھا ہے تو میں نے اسکو مکروہ جانا سو میں نے قسم کھالی کہ اسکو کبھی نہ کھاؤں گا۔ تو ابو موسیٰ نے کہا کہ قریب ہو کر کھا میں نے اسکا گوشت کھاتے ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے اور انہوں نے اسکو حکم دیا کہ قسم کا کفارہ دیوے شیخین اسکے راوی ہیں۔

الحشرات

زمین کے جانور کیڑوں مکوڑوں

(۱۶) وعن الهلقام بن تلب عن ابیه قال صحبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم اسمع بحشرة من الارض تحریما اخرجه ابو داؤد ترجمہ ہلقام بن تلب اپنے باپ سے روایت کی کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہا ہوں تو میں نے آپ سے زمین کے کسی جانور کا حرام ہونا نہیں سنا ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔

المضطر

مضطر اور بے بس کا بیان

(۱۷) وعن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ ان رجلا نزل الحرة ومعه اهله وولده فقال له رجل ان ناقتی ضلت فان وجدتها فامسکها فوجدها فجاء صاحبها فقالت امراته اشرها فابی فنفقت فقالت فاسلمها حتی نقدم دخمها ونطحنها فقال حتی اسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتاه فساله فقال هل عندک غنی یغنیک قال لا قال فکلوها فجاء صاحبها فاخبره الخبر فقال هلا کنت نحرتها قال استحییت منک اخرجه ابو داؤد ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سمرہ سے روایت ہے کہ ایک مرد اپنے اہل اور اولاد سمیت حرہ میں اترا تو ایک مرد نے اسے کہا کہ میری اونٹنی گم ہو گئی ہے سو اگر تو پائے تو اسکو پکڑ رکھیو پس اسنے اس کو پایا اور اسکو مالک کو نہ پایا پھر وہ اونٹنی بیمار ہوئی تو اسکی عورت نے اسکو کہا کہ اسکو ذبح کر ڈال اس نے نہ مانا تو وہ مر گئی تو اسکی عورت نے کہا کہ اسکی کھال اتار کہ ہم اسکا گوشت اور چربی سوکھا لیویں اسنے کہا میں نہیں اتاروں گا جبتک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہ پوچھ لوں پس اس نے جاکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا کیا تیرے پاس کھانا نہیں کہ تجھکو اس سے بے پروا کر دے اس نے عرض کیا نہیں فرمایا تو اسکو کھا لو پھر اسکا مالک آیا اور اس نے اسکو اسکی خبر دی تو اس نے کہا کہ تو نے اسکو ذبح کیوں نہ کر لیا اس نے کہا مجھکو تجھ سے شرم آگئی۔ ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔

(۱۸) وعن الجعید العامری رضی اللہ عنہ قال قلت یا رسول اللہ ما یحل لنا المیتة قال ما طعامکم قلنا ما نغتبق ونصطبح قال ابو نعیم مولی عقبة قدح غدوة وقدح عشیة قال ذاک وابی الجوع فاحل لهم المیتة علی هذه الحال اخرجه ابو داؤد ترجمہ جعید عامری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے لیے مردار سے کیا چیز حلال ہے یعنی ہمکو مردار حلال ہے یا نہیں فرمایا تمہارا کھانا کیا ہے ہم نے عرض

لہ حشرات وہ جانور ہیں جو زمین پر چلتے پھرتے ہیں ۱۲

کیا جو ہم صبح و شام پیتے ہیں ابو نعیم عقبہ کے غلام آزاد نے کہا کہ عقبہ نے میرے لیے تفسیر کی یعنے لفظ تنبق و تضبح کی کہ ایک پیالہ دودھ کا صبح کو اور ایک شام کو پیتے ہیں فرمایا قسم ہے میرے باپ کی یہ بھوک ہے یعنے یہ مراد اسکے کھانے کو حلال کرتی ہے سو آپنے اُن کے لیے ایسی حالت میں مردار کو حلال کیا ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

نَعَمُ الصَّدَقَةِ وَالْجِزْيَةِ
صدقہ اور جزیہ کے اونٹوں کا بیان۔

(۱۹) عَنْ اَسْلَمَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ اِنِّیْ اَظْهَرُ نَاقَةً عَمْيَاءَ فَقَالَ اِذْ فَعْهَا اِلٰى اَهْلِ بَيْتٍ يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا قُلْتُ وَهِیَ عَمْيَاءُ قَالَ يُقْطَرُ دَفْهَا بِاٰلِ فَقُلْتُ وَكَيْفَ نَاْكُلُ مِنَ الْاَرْضِ فَقَالَ اَمِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ قُلْتُ بَلْ مِنْ نَعَمِ الْجِزْيَةِ فَقَالَ اَرَدْتُمْ وَاللّٰهِ اَكْلَهَا فَقُلْتُ اِنَّ عَلَيْهَا وَسْمَ نَعَمِ الْجِزْيَةِ فَاَمَرَ بِهَا عُمَرُ فَنُحِرَتْ وَكَانَ عِنْدَهٗ صِحَافٌ يَشْبَعُ الرَّهْطَ فَلَا تَكُوْنُ فَاكِهَةٌ وَلَا طَرِيْفَةٌ اِلَّا جَعَلَ مِنْهَا فِیْ تِلْكَ الصِّحَافِ فَيَبْعَثُ بِهَا اِلٰى اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَيَكُوْنُ الَّذِیْ يَبْعَثُ بِهٖ اِلٰى حَفْصَةَ اِبِلَّتَهٗ مِنْ اٰخِرِ ... ذٰلِكَ فَاِنْ كَانَ فِيْهِ نُقْصَانٌ كَانَ مِنْ حَظِّهَا فَجَعَلَ فِیْ تِلْكَ الصِّحَافِ مِنْ لَحْمِ تِلْكَ الْجَزُوْرِ فَبَعَثَ بِهَا اِلٰى اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَمَرَ بِمَا بَقِیَ مِنْ لَحْمِ تِلْكَ الْجَزُوْرِ فَصُنِعَ فَدَعَا عَلَيْهِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارَ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ ترجمہ زید بن اسلم رض سے روایت ہے کہ میںنے عمر رض فاروق سے کہا کہ شہر خانے میں ایک اندھی اونٹنی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ گھر والوں کو دیدو کہ وہ اس سے فائدہ اُٹھاویں میں نے کہا کہ وہ اندھی ہے کہا وہ اسکو اونٹوں کی قطار میں باندھ دیوینگے میں نے کہا کہ وہ زمین سے کس طرح (گھاس) کھائیگی تو انہوں نے فرمایا کہ وہ جزیہ کے اونٹوں میں سے ہے یا صدقہ کے اونٹوں میں سے میںنے کہا بلکہ وہ صدقے کے اونٹوں میں سے ہی تو انہوں نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی تم اسکو (ذبح کرکے) کھانا چاہتے ہو میںنے کہا کہ اسپر جزیہ کے اونٹوں کا داغ ہے سو حضرت عمر نے اُس کے ذبح کرنے کا حکم کیا پس وہ ذبح کی گئی اور انکے پاس نور کا بہان تھا جس سو جو میوہ اور عجب چیز ہوتی تھی اُن میں ڈالکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بیوں کی طرف بھیجا کرتے تھے۔ اور بیٹی حفصہ کی طرف سب سے پیچھے بھیجتے تھے پر اگر کچھ کمی ہوتی تو انہیں کے حصے میں ہوتی تو انہوں نے اُس اونٹ کا گوشت اُن رکابیوں میں ڈالا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بیوں کی طرف بھیجا اور اُس کے باقی گوشت کے پکانے کا حکم کیا وہ پکایا گیا تو انہوں نے اسپر مہاجرین اور انصار کو بلایا یعنے اور انکو کھلایا یا مالک اس کے راوی ہیں

اَللَّحْمُ
گوشت کھانے

(۲۰) عَنْ عُمَرَ رض قَالَ اِيَّاكُمْ وَاللَّحْمَ فَاِنَّ لَهٗ ضَرَاوَةً كَضَرَاوَةِ الْخَمْرِ اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ اَهْلَ الْبَيْتِ اللَّحِيْمِيْنَ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ الضَّرَاوَةُ الْعَادَةُ ترجمہ عمر رض سے روایت ہے کہ گوشت کھانے سے کہ اُس کی عادت شراب کی سی عادت ہے اور مقرر اللہ تعالیٰ گوشت کھانے والے لوگوں سے دشمنی رکھتا ہے مالک اُس کے راوی ہیں۔ ضراوت کے معنے عادت کے ہیں۔

(۲۱) وَعَنْ جَابِرٍ رض قَالَ اَدْرَكَنِیْ عُمَرُ رض وَاَنَا اٰخِذٌ مِنَ السُّوْقِ لَحْمًا فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْتُ اَرَدْتُ اللَّحْمَ فَاشْتَرَيْتُ صِنْهُ بِدِرْهَمٍ لَحْمًا قَالَ اَوَكُلَّمَا اشْتَهَيْتَ شَيْئًا اِشْتَرَيْتَهٗ حَسْبُ اَحَدِكُمْ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَّاْكُلَ كُلَّ مَا اشْتَهٰى اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ قَرَمٌ اِلَى الشَّیْءِ اِشْتِهَاءُهٗ وَمَالَتْ نَفْسُهٗ اِلَيْهِ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے کہ عمر فاروق رض نے مجھے پایا اور حالانکہ میں بازار سے آرہا تھا اور میرے ساتھ گوشت اُٹھانے والا تھا تو انہوں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے میںنے کہا کہ ہمارے جی نے گوشت کی خواہش کی سو میںنے ایک درہم سے گوشت خریدا تو اُنہوں نے کہا کیا جو

لہ یعنی تمکو دوا کہنا حلال ہے اور شاید ایک پیالہ تمام قوم میں مشترک ہوگا اس میں سے صرف ایک ایک گھونٹ سب کو آتا اسلیے مردار کو اُنکے لیے مباح کر دیا۔

چیز تیار ہی چاہے تو خرید لیتا ہے کافی ہے ایک کو تم مین سے یہ اسراف کہ کہا ہے جو اسکا جی چاہے۔ مالک اسکے راوی ہین کہا جاتا ہے فرم اس شے جبکہ اسکی خواہش کرے اور اسکا جی اسکی طرف جھکے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْمَا لَیْسَ بِحَیَوَانٍ

دوسری فصل

اس چیز مین کہ حیوان نہین یعنی بیجان چیزون کا بیان

(۲۳) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْیَعْتَزِلْنَا اَوْ لِیَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْیَقْعُدْ فِیْ بَیْتِہٖ وَاِنَّہٗ اُتِیَ بِقِدْرٍ فِیْہِ خَضِرَاتٌ مِّنْ بُقُوْلٍ فَوَجَدَ لَھَا رِیْحًا فَسَاَلَ فَاُخْبِرَ بِمَا فِیْھَا مِنَ الْبُقُوْلِ فَقَالَ قَرِّبُوْھَا اِلٰی بَعْضِ اَصْحَابِہٖ فَلَمَّا رَاٰہُ کَرِہَ اَکْلَھَا قَالَ کُلْ فَاِنِّیْ اُنَاجِیْ مَنْ لَا تُنَاجِیْ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ

ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص (کچا) لہسن پیاز کھاوے تو چاہیے کہ ہم سے الگ رہے یا فرمایا تو چاہیے کہ ہماری مسجد مین نہ آوے اور اپنے گھر مین بیٹھے اور یہ کہ آپکے پاس ایک ہانڈی لائی گئی جسمین ترکاری کی سبزیان تھین تو آپ کو اُن مین بو آئی آپنے پوچھا (اس مین کیا ہے) کسی نے عرض کیا کہ اسمین ترکاریان تھین فرمایا کہ اسکو بعض اصحاب کے پاس لے جاؤ اور آپنے اُسکا کھانا مکروہ جانا اور فرمایا تو کھالے اسلیے کہ مقرب مین کا نا ہوسی کرتا ہون جس سے تو کا نا ہوسی نہین کرتا۔ پانچون اسکے راوی ہین۔

(۲۳) وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ نُھِیْنَا عَنْ اَکْلِ الثُّوْمِ اِلَّا مَطْبُوْخًا اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** اور حضرت علی رضہ سے روایت ہے کہا کہ لہسن اور پیاز کے کھانے سے ہم منع کئے گئے ہین لیکن اگر پکا ہوا ہو تو کچھ مضائقہ نہین ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین

(۲۴) وَعَنْ اَبِیْ زِیَادِ بْنِ خِیَارِ بْنِ سَلَمَۃَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ رضہ عَنِ الْبَصَلِ فَقَالَتْ اِنَّ اٰخِرَ طَعَامٍ اَکَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْہِ بَصَلٌ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** اور زیاد بن خیار بن ابی سلمہ سے روایت ہے کہا کہ مین عائشہ سے پیاز کا حکم پوچھا تو اُنہون نے فرمایا کہ سب سے پچھلا کھانا جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھایا ہے اُس مین پیاز پڑا تھا۔ ابوداؤد اُسکے راوی ہین۔

طَعَامُ الْاَجْنَبِیِّ — بے گانے کھانے کا بیان۔

(۲۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ یَّاْخُذَ مَاشِیَۃَ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِہٖ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ تُؤْتٰی مَشْرُبَتُہٗ فَتُکْسَرَ خِزَانَتُہٗ فَیُنْتَقَلَ طَعَامُہٗ اِنَّمَا تَخْزُنُ لَھُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِیْھِمْ اَطْعِمَتُھُمْ اَخْرَجَہُ الثَّلٰثَۃُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْمَشْرَبَۃُ بِضَمِّ الرَّاءِ وَفَتْحِھَا الْعُرْفَۃُ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین سے کسی کسی کا جانور بدون اسکے اذن کے نہ دوہے کیا تم مین سے کوئی چاہتا ہے کہ کوئی (غیر) اسکے بالاخانہ مین آوے اور اسکا خزانہ توڑ کر اُسکا کھانا لیجاوے سوائے اسکے کچھ نہین کہ اُن کے مواشی کے تھن اونکے کھانے کا خزانہ ہین تمیون اور ابوداؤد اُسکے راوی ہین مشربہ ساتھ پیش کے اور زبر اسکے بالاخانہ کو کہتے ہین۔

(۲۶) وَعَنْ سَمُرَۃَ اِبْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمْ عَلٰی مَاشِیَۃٍ فَاِنْ کَانَ فِیْھَا

۱؎ ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ ہمیشہ کو گوشت کا کھانا منع ہے اور اسراف مین داخل ہے ۱۲ ۲؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کچا لہسن پیاز کھانا مکروہ ہے حرام نہین لیکن اگر کچا لہسن پیاز کھا کر گھر مین بیٹھے تو پھر مکروہ بھی نہین ۱۲

صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَأْذِنْهُ فَإِنْ أَذِنَ لَهُ فَلْيَحْلُبْ وَلْيَشْرَبْ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا فَلْيُصَوِّتْ ثَلَثًا فَإِنْ أَجَابَهُ فَلْيَسْتَأْذِنْهُ وَإِلَّا فَلْيَحْلُبْ وَلْيَشْرَبْ وَلَا يَحْمِلْ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی کسی کے جانوروں میں آوے اور انکا مالک اُن میں ہو وے تو چاہیے کہ اُس سے اجازت لیوے (یعنے دودھ پینے کی) پھر اگر وہ اجازت دے تو چاہیے کہ (انکا) دودھ دوہکر پیوے اور اگر انکا مالک اُن میں موجود نہ ہو تو چاہیے کہ تین بار پکارے (کہ کوئی انکا مالک پہان ہے) پھر اگر کوئی اسکے جواب میں بولے تو چاہیے کہ اس سے اذن لیوے اور اگر اسکو کوئی جواب نہ دے تو اسکو جائز ہے کہ (دودھ) دوہکر پی لیوے لیکن ساتھ نہ اُٹھا لیجاوے ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور اسکو صحیح کہا ہے۔

(۲۷) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَأْكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ الْخُبْنَةُ مَا يَأْخُذُهُ الْإِنْسَانُ فِي طَرَفِ ثَوْبِهٖ وَأَسْفَلِ إِزَارِهٖ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی باغ میں داخل ہو تو اسکو جائز ہے کہ میوہ کھاوے لیکن جھولی میں نہ لیوے ترمذی اسکے راوی ہیں۔ خبنہ کے معنے ہیں جو آدمی کپڑے کے کنارے یا تہ بند کے نیچے کی طرف میں اُٹھاوے

(۲۸) **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو رضہ قَالَ كُنْتُ أَرْمِي نَخْلَ الْأَنْصَارِ فَأُخِذْتُ وَفِي رِوَايَةٍ فَأَتَوْا بِي إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَافِعُ لِمَ تَرْمِي نَخْلَهُمْ قُلْتُ الْجُوْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا تَرْمِ وَكُلْ مَا وَقَعَ أَشْبَعَكَ اللّٰهُ وَأَرْوَاكَ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ترجمہ رافع بن عمرو سے روایت ہے کہ میں انصار کی کھجور کے درختوں میں پتھر مارتا تھا تو وہ مجھکو پکڑ کر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے گئے تو آپنے فرمایا اے رافع تو ان کی کھجوروں کے درختوں پر کیوں پتھر مارتا ہے میں نے عرض کیا یا حضرت بھوک کے سبب سے فرمایا پتھر نہ مارا کر اور گرا ہوا میوہ کھایا کر خدا تیرا پیٹ بھرے اور تجھکو سیراب کرے ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور اسکو صحیح کہتے ہیں۔

(۲۹) **وَعَنْ** عَبَّادِ بْنِ شُرَحْبِيْلٍ قَالَ أَصَابَتْنِي سَنَةٌ فَدَخَلْتُ حَائِطًا مِنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ وَبَرَكْتُ سُنْبُلًا فَأَكَلْتُ وَحَمَلْتُ فِي ثَوْبِي فَجَاءَ صَاحِبُهُ فَضَرَبَنِي وَأَخَذَ ثَوْبِي وَأَتَيْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَا عَلَّمْتَ إِذْ كَانَ جَاهِلًا وَلَا أَطْعَمْتَ إِذْ كَانَ جَائِعًا فَأَمَرَهُ فَرَدَّ عَلَيَّ ثَوْبِي وَأَعْطَانِي وَسْقًا أَوْ نِصْفَ وَسْقٍ مِنْ طَعَامٍ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ الْوَسْقُ سِتُّوْنَ صَاعًا وَالصَّاعُ أَرْبَعَةُ أَمْدَادٍ وَالْمُدُّ رِطْلٌ وَثُلُثٌ وَرِطْلٍ عَلَى الْخِلَافِ فِي الْمَذْهَبَيْنِ ترجمہ عباد بن شرحبیل سے روایت ہے کہا میں ایک سال قحط میں مبتلا ہوا تو میں مدینے کے ایک باغ میں جا گھسا سو میں نے میوہ تو ڑ کر کھایا اور کچھ اپنے کپڑے میں اُٹھایا پھر اسکا مالک آیا اور اُسنے مجھکو مارا اور میرا کپڑا چھین لیا اور مجھے پکڑ کر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا اور یہ حال حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا آپنے فرمایا نہیں جانا تو نے جبکہ یہ جاہل تھا اور نہیں کھلایا تو نے جبکہ وہ بھوکا تھا پھر آپنے اسکو حکم کیا اور اُس نے میرا کپڑا پھیر دیا اور مجھکو ایک وسق یا آدھا وسق اناج دیا۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع چار مد کا اور مد ایک رطل اور تہائی کا ہوتا ہے یا دو رطل

لہ یہ حکم حاجت اور ضرورت کے وقت ہے یعنے اگر بھوکا ہو تو اسکو جائز ہے ورنہ بغیر کہے باغ کا میوہ بدون اسکے اذن کے کہا لیوے اور بدون ضرورت کے جائز نہیں ۱۲

۲ یعنی یہ بھوکا رہا نہ تو نے اسکا حال معلوم کیا اور نہ اسکو کھانا دیا ۱۲ ۳ ایک صاع تخمیناً تین سیر انگریزی کا ہوتا ہے ۱۲

کا اس مین خلاف ہے اُن مذہبون کا۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِی الْحَرَامِ مِنَ الْاَطْعِمَةِ

تیسرا باب

حرام کہانون کے بیان مین

(۱) **عَنْ** اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ اَکْلِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ اَخْرَجَہُ السِّتَّةُ زَادَ مُسْلِمٌ وَّ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ فِیْ رِوَایَةٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّکُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّیْرِ بِمُعْجَمَتَیْنِ ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر[۱] دانت والے درندی کے کہانے سے منع فرمایا ہے جنہون اسکے راوی ہین اور زیادہ کیا ہے مسلم اور ابوداؤد اور نسائی نے ابن عباسؓ سے اور ہر پنجے والے[۲] پرند سے۔

(۲) **وَعَنْ** اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ اَھْلُ الْجَاھِلِیَّةِ یَاْکُلُوْنَ اَشْیَاءَ وَیَتْرُکُوْنَ اَشْیَاءَ فَبَعَثَ اللّٰہُ تَعَالٰی نَبِیَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنْزَلَ کِتَابَہٗ وَاَحَلَّ حَلَالَہٗ وَحَرَّمَ حَرَامَہٗ فَمَا اَحَلَّ فَھُوَ حَلَالٌ وَمَا حَرَّمَ فَھُوَ حَرَامٌ وَمَا سَکَتَ عَنْہُ فَھُوَ عَفْوٌ وَّتَلَا قَوْلَہٗ تَعَالٰی قُلْ لَّا اَجِدُ فِیْمَا اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُہٗ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ مَیْتَةً الْاٰیَةَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا کہ کفر کے زمانہ مین لوگ بعض چیزون کہاتے تھے اور بعض چیزون کہانے سے کراہت کی وجہ سے تو اللہ تعالی نے اپنا پیغمبر بھیجا اور اپنی کتاب اُتاری اور اپنی حلال چیز کو حلال کیا اور اپنی حرام چیز کو حرام کیا سو جو چیز حلال کی وہ حلال ہے اور جو حرام کی سو حرام ہے اور جس سے چپ ہوا وہ معاف ہے اور یہہ آیت پڑہی تو کہہ نہین پاتا مین اُس چیز مین کہ وحی کی گئی طرف میری کوئی چیز حرام کہانے والے پر جو کہاوے مگر یہ کہ ہو مردار آخر آیت تک اور روایت کی یہ حدیث ابوداؤد نے۔

(۳) **وَعَنْ** قَبِیْصَةَ بْنِ ھُلْبٍ الطَّائِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ فَقَالَ اِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا اَتَحَرَّجُ مِنْہُ فَقَالَ لَا یَتَخَلَّجَنَّ فِیْ صَدْرِکَ شَیْءٌ ضَارَعْتَ فِیْہِ النَّصْرَانِیَّةَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلتَّحَرُّجُ اَلتَّاَثُّمُ وَقَوْلُہٗ لَا یَتَخَلَّجَنَّ یُرْوٰی بِالْمُعْجَمَتَیْنِ وَبِالْمُھْمَلَتَیْنِ وَمَعْنَاھُمَا مُتَقَارِبٌ وَمَعْنَاہُ لَا یَدْخُلُ قَلْبَکَ مِنْہُ رِیْبَةٌ وَلَا یَتَحَرَّکُ فِیْہِ شَکٌّ مِّنَ الشَّکِّ وَالْاِخْتِلَاجِ وَالْحَرَکَةِ وَقَوْلُہٗ ضَارَعْتَ اَیْ شَابَھْتَ وَمَاثَلْتَ ترجمہ قبیصہ بن ہلب طائی سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ سے روایت کی کہا کہ ایک مرد نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ بعضا طعام ایسا ہے کہ ہم اُسکے کہانے کو گناہ سمجھتے ہین فرمایا کہ تیرے دل مین نہ داخل ہو کچھ شک جسمین تو عیسائیون کے مشابہ ہوا ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین تحرج کے معنی ہین گناہ سے بچنا۔ اور قول اُسکا لا یتخلجن حا اور خا دونون کے ساتھہ مروی ہے اور دونون کے معنے قریب ہین اور اُس معنی پہ ہین کہ نہ داخل ہو تیرے دل مین اُس سے کچھہ شک اور اختلاج کہتے ہین حرکت کرنے کو اور ضارعت کے معنے ہین تو مشابہ اور مماثل ہو۔

(۴) **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ کُلُّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ فَاَکْلُہٗ

---

[۱] یعنے جو درندہ دانت سے شکار کرتا ہے جیسے شیر چیتا ریچھہ بھیڑیا وغیرہ ۱۲ [۲] یعنے جو درندہ پنجے سے شکار کرے ۱۲ [۳] یعنے اُنکا کہانا مباح ہے اسمین خواہ مخواہ شک کرنا نہ چاہیے ۱۲

حرام اخرجہ مسلم ومالک وابوداود والنسائی ولابی داود فی اخری نھی عن اکل کل ذی ناب من السباع وکل ذی مخلب من الطیر ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دانت والے درندے کا کھانا حرام ہے مسلم اور مالک اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ اور ابوداؤد کی دوسری روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے ہر دانت والے درندے اور ہر پنجہ دار پرندے کے کھانے سے۔

(۲) وعن خالد بن الولید قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل لحوم الخیل والبغال والحمیر اخرجہ ابوداود والنسائی ولابی داود فی اخری عرضت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم خیبر فاتت الیھود الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشکوا ان الناس قد اسرعوا الی حظایرھم فقال صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل اموال المعاھدین الا بحقھا وحرام علیکم لحوم الاھلیۃ ودمائھا وما کان علی ظھورھا وکل ذی ناب من السباع وکل ذی مخلب من الطیر والمراد بالمعاھدین ھنا اھل الذمۃ ترجمہ خالد بن ولید سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھوڑے خچر اور گدھے کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ میں جنگ خیبر میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا سو یہودی لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے کلاکہ کیا کہ غازی لوگ ہمارے باڑوں کی طرف دوڑے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عہد و پیمان والوں کا مال ناحق حلال نہیں اور حرام ہیں تم پر گدھے پالتو ہوئے اور گھوڑے اور خچر اور دانت والا درندہ اور ہر پنجہ دار پرندہ اور مراد معاہدین سے اس جگہ ذمی کافر ہیں جنکے ساتھ مسلمانوں کا عہد و پیمان ہو چکا ہے۔

الباب الرابع فیما اکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ من الاطعمۃ ومدحہ

چوتھا باب

ان کھانوں کے بیان میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے کھائے اور انکی مدح کا بیان

(۱) عن جابرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سأل اھلہ الادم فقالوا ما عندنا الا الخل فدعا بہ فجعل یاکل ویقول نعم الادام الخل نعم الادام الخل اخرجہ الخمسۃ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے سالن مانگا تو انہوں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس سرکہ کے سوا کچھ سالن نہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سرکہ منگایا اور کھانے لگے اور فرمایا کہ کیا اچھا سالن ہے سرکہ اچھا سالن ہے سرکہ اچھا سالن ہے سرکہ بخاری کے سوا پانچوں اس کے راوی ہیں۔

(۲) وعن عمر وابی اسید قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا الزیت وادھنوا بہ فانہ من شجرۃ مبارکۃ اخرجہ الترمذی ترجمہ عمر اور ابواسید سے روایت ہے دونوں نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیتون کا تیل کھایا کرو اور بدن پر لگایا کرو کہ وہ بابرکت درخت کا تیل ہے ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۳) وعن انس ان خیاطا دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لطعام صنعہ لہ فذھبت معہ فقرب خبزا من شعیر ومرقا فیہ دباء وقدید فرایتہ صلی اللہ علیہ وسلم یتتبع الدباء من حوالی الصحفۃ فلم ازل احب الدباء من یومئذ اخرجہ الستۃ الا النسائی القدید اللحم المطبوخ المیبس ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ ایک درزی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا پکایا اور آپکو بلایا میں آپکے ساتھ گیا تو وہ جو کی روٹی اور کدو اور

لہ یعنی ہماری بیویوں اور اونٹوں کو لوٹنا چاہتے ہیں ۱۲ سلہ قرآن مجید میں زیتون کو مبارک کہا ہے ۱۲

اور سوکھے ہوئے گوشت کا شوربا آپ کے آگے لایا تو میں نے آپ کو دیکھا کہ رکابی کے کناروں میں گردو تلاش کرتے تھے سو میں اُس دن سے ہمیشہ کدو کو دوست رکھتا ہوں۔ نسائی کے سوا سے چھوں اس کے راوی ہیں۔ قدید پکے ہوئے خشک گوشت کو کہتے ہیں۔

(۴) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَۃٍ فِیْ تَبُوْکَ مِنْ عَمَلِ النَّصَارٰی فَدَعَا بِسِکِّیْنٍ فَسَمّٰی وَقَطَعَ وَاَکَلَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ جنگ تبوک میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پنیر نصاریٰ کا بنایا ہوا لایا گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھری منگائی اور بسم اللہ پڑھ کر پنیر کاٹا اور کھایا۔ ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

(۵) **وَعَنْ** یُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ رض قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کِسْرَۃً مِّنْ شَعِیْرٍ فَوَضَعَ عَلَیْہَا تَمْرَۃً وَقَالَ ھٰذِہٖ اِدَامُ ھٰذِہٖ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ یوسف بن عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا لیا اور اُس پر ایک کھجور رکھی اور فرمایا کہ یہ اسکا سالن ہے ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

(۶) **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ الْبِطِّیْخَ بِالرُّطَبِ وَیَقُوْلُ یَکْسِرُ حَرَّ ھٰذَا بَرْدُ ھٰذَا اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ وَھٰذَا لَفْظُہٗ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالشَّیْخَیْنِ وَاِلٰی دَاؤُدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ رض قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ وَلِاَبِیْ دَاؤُدَ عَنْ عَائِشَۃَ رض اَرَادَتْ اُمِّیْ اَنْ تُسْمِنَنِیْ لِدُخُوْلِیْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَقْبَلْ عَلَیْہَا بِشَیْءٍ مِّمَّا تُرِیْدُ حَتّٰی اَطْعَمَتْنِیْ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ فَسَمِنْتُ عَلَیْہِ کَاَحْسَنِ السِّمَنِ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تربوز کو تازہ کھجوروں کے ساتھ کھایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ تربوز اسکی گرمی کو توڑ دیتا ہے ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور یہ الفاظ اسی کے ہیں اور ترمذی اور شیخین ابوداؤد کی ایک روایت میں عبداللہ بن جعفر سے آیا ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ککڑی کو تازہ چھوہاروں کے ساتھ کھاتے تھے اور ابوداؤد میں عائشہؓ سے روایت ہے کہ میری ماں نے چاہا کہ مجھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجنے کے لیے فربہ کرے سو میں نے اُسکی کوئی چیز قبول نہ کی جو چاہتی تھی یہانتک کہ اُس نے مجھے تازہ کھجوروں کے ساتھ ککڑی کھلائی تو میں اس سے موٹی ہو گئی جیسے خوب موٹا ہوتا ہے۔

(۷) **وَعَنِ** ابْنَیْ بُسْرٍ السُّلَمِیَّیْنِ رض قَالَا دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدَّمْنَا اِلَیْہِ زُبْدًا وَّالتَّمْرَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ بسر کے دو بیٹوں سلیمیوں سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے آپ کے آگے مکھن اور خشک کھجور رکھی اور مکھن اور کھجور کو بہت چاہتے تھے ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

(۸) **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد کو بہت چاہتے تھے ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۹) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ کَانَ اَحَبُّ الطَّعَامِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الثَّرِیْدُ مِنَ الْخُبْزِ وَالثَّرِیْدُ الْحَیْسُ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالْحَیْسُ طَعَامٌ یُخْلَطُ مِنْ سَمْنٍ وَّتَمْرٍ وَّاَقِطٍ وَّقَدْ یُجْعَلُ عَوْضَ الْاَقِطِ دَقِیْقٌ اَوْ فَتِیْتٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روٹی کا ثرید اور حیس کا ثرید کھانوں میں بہت پسند تھا ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ اور حیس ایک قسم کا کھانا ہوتا ہے جو گھی اور پنیر اور کھجور سے ملا کر بنایا جاتا ہے اور کبھی اس میں پنیر کے

بدلے میدہ ڈالا جاتا ہے

(۱۰) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَرٰى اَحَدُكُمُ لَحْمًا فَلْيُكْثِرْ مَرَقَهٗ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ لَحْمًا اَصَابَ مَرَقًا وَّهُوَ اَحَدُ اللَّحْمَيْنِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ عبداللہ مزنی سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی گوشت خریدے تو چاہیے کہ اُسکا شوربا بڑھا دے اگر گوشت ہاتھ نہ آوے تو شوربا پاوے اور وہ آدھا گوشت ہے ترمذی اس کے راوی ہیں

(۱۱) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضؓ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهٗ فَنَهَسَ مِنْهَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ - اَلنَّهْسُ بِمُهْمَلَةٍ وَّمُعْجَمَةٍ اَلْاَكْلُ بِمُقَدَّمِ الْاَسْنَانِ وَقِيْلَ اَنَّهٗ بِالْمُعْجَمَةِ اَلْاَكْلُ بِالْاَضْرَاسِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی شخص گوشت لایا پس آپ کی طرف بکری کا ہاتھ اُٹھایا گیا اور وہ آپ کو بہت پسند تھا تو آپ نے اسکا گوشت دانتوں سے نوچکر کھایا ترمذی اس کے راوی ہیں - اور نہس کے معنے ہیں کھانا اگلے دانتوں سے -

(۱۲) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ وَسُمَّ فِي الذِّرَاعِ وَكَانَ يَرٰى اَنَّ الْيَهُوْدَ سَمُّوْهُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا کہ آپ کو بکری کا ہاتھ بہت پسند تھا اور بکری کے ہاتھ میں زہر ڈالا گیا اور آپنے معلوم کر لیا کہ یہود یوں نے اسمیں زہر ڈالا ہے ابوداؤد اسکے راوی ہیں -

(۱۳) **وَعَنْ** سَاهِلِ بْنِ سَعْدٍ رضؓ قَالَ كُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ كَانَتْ لَنَا عَجُوْزٌ تَاْخُذُ اُصُوْلَ السِّلْقِ فَتَطْرَحُهٗ فِي الْقِدْرِ وَتُكَرْكِرُ عَلَيْهِ حَبَّاتٍ مِّنْ شَعِيْرٍ وَّاللّٰهِ مَا فِيْهِ شَحْمٌ وَّلَا وَدَكٌ فَاِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ انْصَرَفْنَا فَسَلَّمْنَا عَلَيْهَا فَتُقَدِّمُهٗ لَنَا وَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ اَجْلِهٖ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ تُكَرْكِرُ اَيْ تَطْحَنُ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے کہا کہ ہم جمعہ کے دن بہت خوش ہوا کرتے تھے ہماری ایک بڑھیا تھی وہ چقندر کی جڑیں لیتی اور اُسکو ہانڈی میں ڈالتی اور اُسپر جو پیسکر گراتی قسم ہے اللہ کی نہ اُس میں کچھ چربی ہوتی نہ چکنائی پھر جب ہم جمعہ پڑھکر پھرتے تو اُسکو جاکر سلام کرتے وہ اُسکو ہمارے آگے لاتی یعنی اور ہم اسکو کھاتے اور اسیواسطے ہم جمعہ کے دن سے خوش ہوتے تھے شیخین اسکے راوی ہیں تکرکر کے معنے ہیں پیستی

(۱۴) **وَعَنْ** جَابِرٍؓ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الظَّهْرَانِ نَجْنِي الْكَبَاثَ وَهُوَ ثَمَرُ الْاَرَاكِ وَيَقُوْلُ عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْهُ فَاِنَّهٗ اَطْيَبُ فَقُلْتُ اَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ فَقَالَ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا رَعَاهَا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہا کہ ہمنے اپنی تئیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مرالظہران میں پیلو چنتے دیکھا اور کباث پیلو کے پھل کو کہتے ہیں اور فرماتے کہ لازم جانو اپنے اوپر سیاہ پیلو کو کہ وہ بہت عمدہ ہوتی ہیں میں نے کہا آپ بھی بکریاں چرایا کرتے تھے فرمایا ہر نبی نے بکریاں چرائی ہیں شیخین اسکے راوی ہیں -

اَلْبَابُ الْخَامِسُ فِي اَطْعِمَةٍ مُّضَافَةٍ اِلٰى اَسْبَابِهَا

پانچوان باب

اُن کھانوں کے بیان میں جو اسباب کی طرف محتاج ہیں

طَعَامُ الدَّعْوَةِ دعوت کے کھانے کا بیان (۱) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ا؎ یعنی اس لیے کہ گوشت کا اثر شوربے میں نکل آتا ہے ۱۲

أَجِيبُوا هٰذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِهِ وَهُوَ صَائِمٌ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَفِي أُخْرَى لِأَبِي دَاوُدَ مَنْ دُعِيَ وَلَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَمَنْ دَخَلَ عَلَى غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِيرًا اللُّغَيْرُ الذَّاهِبُ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم دعوت کی طرف بلائے جاؤ تو یہ دعوت قبول کرو اور ابن عمرؓ شادی وغیرہ کی دعوت میں جایا کرتے تھے روزے سے نسائی کے سوا اسے پانچوں اسکے راوی ہیں۔ اور ابوداؤد کی دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص دعوت کی طرف بلایا جاوے اور وہ دعوت قبول نہ کرے تو اس نے اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کی اور جو بے بلائے جاوے وہ چور بن کے اور لوٹ کر لٹیرا۔ مغیر لوٹنے والے کو کہتے ہیں

(۲) وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اجْتَمَعَ دَاعِيَانِ فَأَجِبْ أَقْرَبَهُمَا بَابًا فَإِنَّ أَقْرَبَهُمَا جِوَارًا وَإِنْ سَبَقَ أَحَدُهُمَا فَأَجِبِ الَّذِي سَبَقَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ حمید بن عبدالرحمن حمیری سے روایت ہے اس نے حضرت کے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دو شخص دعوت کریں تو جسکا دروازہ قریب ہو اسکی دعوت قبول کر اور اگر دونوں کے دروازے قریب ہوں تو جو ہمسائگی میں قریب ہو اسکی دعوت قبول کر اور اگر کسی نے پہلے دعوت کی ہو تو پہلے کی دعوت قبول کر۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رض قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ فِي وَجْهِهِ الْجُوعَ فَقَالَ لِغُلَامِهِ يَا لَحَّامُ اصْنَعْ لَنَا طَعَامًا لِخَمْسَةٍ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَدْعُوَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَدَعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَاتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا اتَّبَعَنَا فَإِنْ شِئْتَ تَأْذَنُ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ رَجَعَ قَالَ بَلْ أَذِنْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابومسعود انصاری سے روایت ہے کہ ایک انصاری مرد تھا اسکو ابوشعیب کہتے تھے اور اسکا ایک غلام قصائی تھا اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے چہرے میں بھوک کا اثر پہچانا تو اپنے غلام سے کہا اے کمبخت ہمارے لیے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر اسلیے کہ میں چاہتا ہوں کہ پانچ آدمیوں کی دعوت کروں جن میں پانچویں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں سو اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پانچ آدمیوں میں بلایا ایک مرد نے دعوت انکے ساتھ ہوا پھر جب دروازے پر پہونچا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ مرد ہمارے پیچھے لگا چلا آیا ہے اگر تو چاہے تو اسکو اجازت دے نہیں تو پھر جاوے اس نے کہا یا حضرت بلکہ میں نے اسکو اجازت دی۔ شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارِسِيًّا وَكَانَ طَيِّبَ الْمَرَقِ فَصَنَعَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا ثُمَّ جَاءَ يَدْعُوهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهٰذِهِ يَعْنِي عَائِشَةَ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ثُمَّ جَاءَ يَدْعُوهُ فَقَالَ وَهٰذِهِ فَقَالَ لَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

۱؎ یعنی دعوت قبول کرے پھر اگر روزہ دار نہ ہو تو کھاوے اور اگر روزہ دار ہو تو نہ کھاوے ۱۲ ۲؎ اسواسطے کہ بلا اجازت داخل ہوا ۱۲ ۳؎ یعنی اگر دو شخص آگے پیچھے دعوت کریں تو پہلے کی دعوت قبول کرنی چاہیے ۱۲ ۴؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے دعوت کسی کے گھر میں جانا درست نہیں اور نہ مدعو کو جائز ہے کہ کسی کو بلا اجازت صاحب دعوت کے اپنے ساتھ لے جاوے ۱۲

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ثُمَّ عَادَ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلُمَّ فَقَالَ نَعَمْ فَقَامَا يَتَلَدَّعَانِ إِلَى مَنْزِلِهِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک ہمسایہ فارسی تھا بہت عمدہ شوربا پکاتا تھا اُسنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا آپکے بُلانے کو آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اُسکو یعنی عائشہ کی بھی دعوت کر اس نے کہا نہ تو آپ نے فرمایا میں بھی نہیں قبول کرتا پھر آپ کے بلانے کو آیا تو آپ نے فرمایا کہ عائشہ کی بھی دعوت کر اس نے کہا نہ تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھی قبول نہیں کرتا پھر تیسری بار بُلانے کو آیا تو آپ نے فرمایا اور اُسکی بھی دعوت کر اُسنے کہا اچھا تو دونوں اُٹھ کھڑے ہوئے اور ایک دوسرے کے پیچھے ہو کر اُسکے گھر تک پہونچے۔ مسلم اور نسائی اس کے راوی ہیں۔

اَلْوَلِيْمَةُ
ولیمہ کا بیان

ف ولیمہ شادی کے کھانے کو کہتے ہیں جو نکاح کے بعد کھلایا جاتا ہے۔

(۵) عَنْ أَنَسٍؓ قَالَ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَتَقَدَّمَ فِي كِتَابِ الصَّدَاقِ مُطَوَّلًا ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف پر زردی کا نشان دیکھا تو فرمایا کہ یہ کیا ہے (یعنی اسکا کیا باعث ہے) اس نے کہا کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے گٹھلی کے برابر سونے پر تو فرمایا خدا تیرے لیے برکت کرے ولیمہ کر یعنی شادی کا کھانا پکا کر کھلا اگرچہ ایک بکری سے ہو۔ چھوں اسکے راوی ہیں اور کتاب الصداق میں یہ حدیث دراز پہلے گذر چکی ہے۔

(۶) وَعَنْهُؓ قَالَ مَا أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَحَدٍ مِّنْ نِّسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍؓ أَوْلَمَ بِشَاةٍ وَفِي رِوَايَةٍ أَطْعَمَهُمْ خُبْزًا وَّلَحْمًا حَتّٰى تَرَكُوْهُ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَأَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہا کہ جتنا ولیمہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زینب بنت جحشؓ کے نکاح میں کیا تھا اتنا اپنی اور کسی بی بی کے نکاح میں نہیں کیا کہ اُن کے نکاح میں ایک بکری سے ولیمہ کیا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے انکو روٹی گوشت کھلایا یہاں تک کہ انہوں نے سیر ہو کر اُسے چھوڑا شیخین اس کے راوی ہیں۔

(۷) وَعَنْهُؓ قَالَ أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ بِسَوِيْقٍ وَّتَمْرٍ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلِلْبُخَارِيِّ رح عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَؓ قَالَتْ أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعْضِ نِسَائِهِ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيْرٍ ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفیہؓ کا ولیمہ ستو اور کھجوروں سے کیا۔ ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔ اور بخاری میں صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بعض بی بیوں کا ولیمہ دو مد جو سے کیا ہے۔

(۸) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ أَوَّلَ يَوْمٍ حَقٌّ وَالثَّانِي سُنَّةٌ وَالثَّالِثُ سُمْعَةٌ وَمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے دن ولیمہ کرنا حق ہے[1] اور دوسرے دن سنت ہے اور تیسرے دن شہرت کے لیے ہے اور جو شہرت چاہے خدا اسکو مشہور کرے گا۔ ترمذی اس کے راوی ہیں۔

[1] یعنی پہلے دن ولیمہ کرنا لازم ہے اور اسکا قبول کرنا واجب ہے اور جو شہرت چاہے اور نمود نام کی غرض رکھے تو خدا اسکو قیامت کے دن سب خلقت میں مشہور کریگا کہ اُس نے نام نمود کے لیے کیا تھا یہ جھوٹا ہے پس خلقت کے درمیان رسوا ہوگا۔ ۱۲

(۹) وَعَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِیْمَةِ یُدْعٰی لَهَا الْاَغْنِیَاءُ وَیُتْرَكُ الْمَسَاکِیْنُ وَمَنْ لَّمْ یَاْتِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَفِیْ اُخْرٰی یُمْنَعُهَا مَنْ یَّاْتِیْهَا وَیُدْعٰی اِلَیْهَا مَنْ یَّاْبَاهَا اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ اعرج رح سے روایت ہے اُسنے ابوہریرہ سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدترکھانوں میں ولیمہ کا کھانا ہے جسمیں مالدار بلائے جاویں اور محتاج نہ بلائے جاویں اور جو دعوت میں نہ آوے وہ خدا اور رسول کا نافرمان ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ وہ کھانا بدتر ہے کہ جو اُسمیں آوے اُسکو روکا جاوے اور جسکی دعوت ہو وہ انکار لاوے۔ تینوں اور ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

اَلْعَقِیْقَةُ
عقیقہ کا بیان

عقیقہ وہ ہے جو لڑکا لڑکی پیدا ہونے کے بعد ساتویں دن کیا جاتا ہے لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی طرف سے ایک بکری۔

(۱۰) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ غُلَامٍ رَهِیْنَةٌ بِعَقِیْقَتِهٖ تُذْبَحُ عَنْهُ یَوْمَ سَابِعِهٖ وَیُحْلَقُ رَاْسُهٗ وَیُسَمّٰی اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر لڑکی لڑکا اپنے عقیقے میں گرو ہے کہ ساتویں دن اسکی طرف سے جانور ذبح کیا جاوے اور اسکا سر منڈایا جاوے اور اسکا نام رکھا جاوے اصحاب سنن اس کے راوی ہیں۔

(۱۱) وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ ضَمْرَةَ عَنْ اَبِیْهِ رض قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِیْقَةِ فَقَالَ کَاَحَبِّ الْعُقُوْقِ وَکَاَنَّهٗ کَرِهَ الْاِسْمَ قَالَ وَمَنْ وُّلِدَ لَهٗ وَلَدٌ فَاَحَبَّ اَنْ یَّنْسُكَ عَنْهُ فَلْیَفْعَلْ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ زید بن اسلم رض سے روایت ہے اسنے بنی ضمرہ کے ایک مرد سے اُسنے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عقیقہ سے پوچھے گئے تو فرمایا میں عقوق کو نہیں چاہتا گویا کہ آپنے یہ نام برا نام جانا اور فرمایا کہ جس کے یہاں لڑکا ہوا اور وہ اُسکی طرف سے جانور ذبح کیا چاہے تو چاہیے کہ کرے۔ مالک اس کے راوی ہیں۔

(۱۲) وَعَنْ اُمِّ کُرْزٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُکَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِیَةِ شَاةٌ وَّلَا یَضُرُّکُمْ ذُکْرَانًا کُنَّ اَمْ اِنَاثًا اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ۔ قَوْلُهٗ مُکَافِئَتَانِ بِکَسْرِ الْفَاءِ یُرِیْدُ شَاتَیْنِ مُسِنَّتَیْنِ مُتَجَازِیَتَیْنِ فِی الضَّحَایَا لَا تَکُوْنُ اِحْدٰهُمَا مُسِنَّةً وَّالْاُخْرٰی غَیْرَ مُسِنَّةٍ ترجمہ ام کرز سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ لڑکے کیطرف سے دو بکریاں دو دو سال کی ذبح کیجاویں اور لڑکی کیطرف سے ایک بکری اور کچھ ضرر نہیں کہ دونوں نر ہوں یا مادہ اصحاب سنن اسکے راوی ہیں مکافئتان ساتھ زیر کے مسنہ کو کہتے ہیں یعنی دو سال کی جو قربانی میں جائز ہوں ایک مسنہ اور دوسرا غیر مسنہ ہو۔

(۱۳) وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رض کَانَ یَقُوْلُ لَا یَسْاَلُ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِهٖ عَقِیْقَةً اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهَا وَکَانَ اِنَّمَا یَعُقُّ عَنْ وَّلَدِهٖ بِشَاةٍ شَاةً عَنِ الذُّکُوْرِ وَالْاِنَاثِ وَکَذٰلِكَ کَانَ یَفْعَلُ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ قَالَ مَالِكٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَبَلَغَنِیْ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ کَانَ یَفْعَلُ ذٰلِكَ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ جو شخص ابن عمر رض کو اُنکے گھر والوں سے عقیقہ کے لیے جانور مانگتا تھا۔ اسکو دیتے تھے اور اپنی اولاد کی طرف سے ایک ایک بکری عقیقہ کرتے تھے خواہ لڑکی ہو یا لڑکا۔ اور عروہ بن زبیر بھی اسی طرح کیا کرتے تھے مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مجھے خبر پہونچی

لہ اس سے معلوم ہوا کہ دعوت کا قبول کرنا واجب ہی لیکن اگر وہاں ناچ رنگ وغیرہ کوئی بدعت ہو یا کھانے میں شبہ ہو تو نہ جاوے ۱۲

سہ عقیقہ منع نہیں عقوق منع ہے اور والدین کی نافرمانی ترک عقیقہ سے پیدا ہوتی ہے ۱۲

کہ حضرت علی ہی اسی طرح کیا کرتے تھے مالک اس کے راوی ہیں۔

(۱۴) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ کَبْشًا کَبْشًا اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَلَفْظُ النَّسَائِیِّ بِکَبْشَیْنِ کَبْشَیْنِ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن رض وحسین رض کی طرف سے ایک ایک دنبہ عقیقہ کیا ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں اور نسائی کے لفظ کبشین کبشین ہیں

(۱۵) **وَعَنْ** عَلِیٍّ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ رض بِشَاۃٍ وَقَالَ یَا فَاطِمَۃُ اَحْلِقِیْ رَاْسَہٗ وَتَصَدَّقِیْ بِزِنَۃِ شَعْرِہٖ فِضَّۃً فَوَزَنَّاہُ فَکَانَ وَزْنُہٗ دِرْہَمًا اَوْ بَعْضَ دِرْہَمٍ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ علی رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن رض کی طرف سے ایک بکری عقیقہ کی اور فرمایا اے فاطمہ اس کا سر منڈا اور اس کے سر کے بالوں کے ساتھ چاندی تول کر خیرات کردے پھر ہمنے بالوں کو تولا تو ایک درہم یا کچھ کم درہم کے برابر پایا۔ ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۱۶) **وَعَنْ** جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ فَاطِمَۃَ رض اَنَّہَا وَزَنَتْ شَعْرَ الْحَسَنِ رض وَالْحُسَیْنِ وَزَیْنَبَ وَاُمِّ کُلْثُوْمٍ رض وَتَصَدَّقَتْ بِزِنَۃِ ذٰلِکَ فِضَّۃً اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ ترجمہ جعفر بن محمد سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ سے روایت کی اُس نے فاطمہ سے کہ انہوں نے حسن حسین کے بال تولے اور زینب اور ام کلثوم نے اور انکے برابر چاندی خیرات کی۔ مالک اس کے راوی ہیں۔

اَلْفَرْعُ وَالْعَتِیْرَۃُ

فرع اور عتیرہ کا بیان۔

(۱۷) **عَنْ** نُبَیْشَۃَ رض قَالَ نَادٰی رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کُنَّا نَعْتِرُ عَتِیْرَۃً فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فِیْ رَجَبٍ فَمَا تَاْمُرُنَا فَقَالَ اذْبَحُوْا لِلّٰہِ فِیْ اَیِّ شَھْرٍ کَانَ وَبَرُّوا اللّٰہَ وَاَطْعِمُوْا قَالُوْا اِنَّا کُنَّا نُفْرِعُ فَرَعًا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ فِیْ کُلِّ سَائِمَۃٍ فَرَعٌ تَغْذُوْہُ مَاشِیَتُکَ حَتّٰی اِذَا اسْتَحْمَلَ لِلْحَجِّ ذَبَحْتَہٗ وَتَصَدَّقْتَ بِلَحْمِہٖ عَلَی ابْنِ السَّبِیْلِ قِیْلَ اَرَاَیْتَ الْاِبِلَ قَالَ مَا شِئْتَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَفِیْ اُخْرٰی لِلنَّسَائِیِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّہٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَتَائِرِ وَالْفَرَائِعِ فَقَالَ مَنْ شَاءَ عَتَرَ وَمَنْ شَاءَ لَمْ یَعْتِرْ وَمَنْ شَاءَ فَرَعَ وَمَنْ شَاءَ لَمْ یَفْرَعْ فِی الْغَنَمِ تُصَحِّیْھَا وَقَبِیْصَ اَصَابِعَہٗ اِلَّا وَاحِدَۃً وَلِلْخَمْسَۃِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِیْرَۃَ وَالْفَرَعُ اَوَّلُ النِّتَاجِ کَانُوْا یَذْبَحُوْنَہٗ لِطَوَاغِیْتِھِمْ وَالْعَتِیْرَۃُ فِیْ رَجَبٍ ترجمہ نبیشہ رض سے روایت ہے کہ ایک دن پکارا یا حضرت ہم کفر کے وقت رجب کے مہینا میں عتیرہ کیا کرتے تھے یعنی رجب میں ایک جانور قربانی کیا کرتے اُسکا نام عتیرہ رکھتے تھے سو اب کیا حکم ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ کے لیے ذبح کیا کرو جس مہینے میں چاہو اور اللہ کے لیے نیکی کرو اور اللہ کے لیے کھانے کھلاؤ اصحاب نے کہا کہ ہم کفر کے وقت فرع کا جانور ذبح کیا کرتے تھے تو اب کیا حکم ہے فرمایا کہ ہر چرنے والے جانوروں میں فرع ہے کہ تیرے[1] مواشی انکو چارہ کھلائیں یہانتک کہ جب حاجیوں کے بوجھ لادنے کے لائق ہو جاوے تو اسکو ذبح کرکے اسکا گوشت مسافروں پر خیرات کرے کسی نے ابوقلابہ سے پوچھا کہ کتنی جانوروں میں فرع ہے اسنے کہا کہ سو جانور میں ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں اور نسائی کی دوسری روایت میں حارث بن عمرو سے آیا ہے کہ اسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرع اور عتیرہ کا حکم پوچھا تو

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ لڑکے کی طرف سے ایک بکرا بکری عقیقہ کرنا بھی جائز ہے لیکن افضل دو بکریاں ہیں لڑکے کی طرف سے جیسا کہ ام کرز کی حدیث میں گذرا ۱۲ [2] یعنی اس کے لیے چارہ لاد کر لاتے ہیں اور اسکو کھلاتے ہیں یہانتک کہ جوان ہو جاوے ۱۲

آپ نے فرمایا کہ جو چاہے عقیرہ کرے اور جو چاہے نہ کرے اور جو چاہے فرع کرے اور جو چاہے نہ کرے اور بکریون مین انکی قربانی ہے اور اپنی انگلیان اکٹھی کین مگر ایک یعنی ایک قربانی دیوے۔ اور یانچون نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین فرع اور نہ عقیرہ یعنی اسلام مین انکا حکم نہین اور فرع اونٹنی کا پہلا بچہ ہے جو اپنے بتون کے لیے ذبح کیا کرتے تھے۔ اور عقیرہ رجب مین کرتے تھے۔

کِتَابُ الطِّبِّ وَالرُّقٰی وَفِیْہِ بَابَانِ

(کتاب ہے طب اور جھاڑ پھونک کے بیان مین اور اسمین دو باب ہین)

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِی الطِّبِّ

پہلا باب طب کے بیان مین۔

جَوَازِ التَّدَاوِیْ (دوا جائز ہونے کے بیان مین)

(۱) عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَنْزَلَ الدَّآءَ وَالدَّوَآءَ وَجَعَلَ لِکُلِّ دَآءٍ دَوَآءً فَتَدَاوَوْا وَلَا تَتَدَاوَوْا بِحَرَامٍ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَلِلْبُخَارِیِّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنْ دَآءٍ اِلَّا اَنْزَلَ لَہٗ دَوَآءً وَلِاَبِیْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیِّ بِمَعْنَاہُ وَزَادَ اِلَّا دَآءً وَّاحِدًا قِیْلَ وَمَا ھُوَ قَالَ الْھَرَمُ ترجمہ ابو درداء رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا اُتاری اور ہر بیماری کے لیے دوا ٹھیرائی سو دوا کرو اور نہ دوا کرو حرام چیز سے ابو داؤد اسکے راوی ہین اور بخاری رحمۃ ابو ہریرہ رض سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو بیماری اُتاری اُس کے لیے دوا بھی اُتاری۔ اور ابو داؤد اور ترمذی نے اس کے معنے روایت کیے ہین لیکن اس مین اتنا زیادہ ہے کہ مگر ایک بیماری کی دوا کچھ نہین کسی نے پوچھا وہ کیا ہے فرمایا کہ بڑھاپا۔

(۲) وَعَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ دَآءٍ دَوَآءً فَاِذَا اُصِیْبَ دَوَآءُ الدَّآءِ بَرَأَ بِاِذْنِ اللّٰہِ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ ترجمہ اور جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بیماری کی ایک دوا ہے پھر جب وہ دوا بیماری کو پہونچے تو بیمار اللہ کے حکم سے تندرست ہو جاتا ہے مسلم اس کے راوی ہین۔

کَرَاھِیَۃِ ذٰلِکَ (دوا کے مکروہ ہونے کے بیان مین)

(۳) عَنْ عُقْبَۃَ ابْنِ عَامِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُکْرِھُوْا مَرْضَاکُمْ عَلَی الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُطْعِمُھُمْ وَیَسْقِیْھِمْ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ عقبہ بن عامر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بیمارون کو کھانے پینے پر مجبور نہ کیا کرو اس واسطے کہ اللہ تعالےٰ انکو کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ لَدَدْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِہٖ فَجَعَلَ یُشِیْرُ اِلَیْنَا اَنْ لَّا تَلُدُّوْنِیْ فَقُلْنَا کَرَاھِیَۃُ الْمَرِیْضِ لِلدَّوَآءِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ اَلَمْ اَنْھَکُمْ اَنْ تَلُدُّوْنِیْ قُلْنَا کَرَاھِیَۃُ الْمَرِیْضِ لِلدَّوَآءِ فَقَالَ لَا یَبْقٰی اَحَدٌ مِّنَ الْبَیْتِ اِلَّا لُدَّ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَّا الْعَبَّاسَ فَاِنَّہٗ لَمْ یَشْھَدْکُمْ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ اللَّدُّ وُسْقُ الْمَرِیْضِ الدَّوَا فِیْ اَحَدِ جَانِبَیْ فَمِہٖ وَاِنَّمَا اَمَرَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّلَدَّ کُلُّ مَنْ فِی الْبَیْتِ عُقُوْبَۃً لَّھُمْ عَلٰی فِعْلِ

ذٰلِكَ بِهٖ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ بَعْدَ نَهْيِهٖ عَنْهُ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہا کہ ہمنے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلق مین بیماری کے وقت مین دوا ڈالی تو آپ ہماری طرف اشارہ کرنے لگے کہ میرے حلق مین دوا مت ڈالو ہمنے کہا اسلیے کہ بیمار دوا کو مکروہ جانتا ہے پھر جب ہوش مین آئے تو فرمایا کیا میںنے تمکو منع نہ کیا تہا کہ میرے حلق مین دوا مت ڈالو ہمنے کہا شاید آپ اس وجہ سے منع کرتے ہین کہ بیمار دوا سے کراہت کرتا ہے فرمایا کہ کوئی گھر مین باقی نہ رہے مگر کہ اُس کے حلق مین دوا ڈالی جاوے اور مین دیکھ رہی تہی سوائے عباس کے کہ وہ تمہارے پاس حاضر نہ تہے بخاری اسکے راوی ہین۔ لدوہ کے معنے ہین بیمار کو دوا پلانا منہ کی ایک جانب سے اور یہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا کہ سب گھر والون کے حلق مین دوا ڈالی جاوے تو یہ انکو سزا دی اسلیے کہ انہون نے بدون اذن کے آپکو دوا پلائی بعد اسکے کہ آپنے منع کر دیا تہا۔

(۵) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَا أُبَالِي مَا أَتَيْتُ إِنْ أَنَا شَرِبْتُ تِرْيَاقًا أَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِيمَةً أَوْ قُلْتُ الشِّعْرَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِي أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ التِّرْيَاقُ هُوَ الدِّرْيَاقُ وَهُوَ مَعْرُوْفٌ وَلَا بَأْسَ بِشُرْبِهٖ مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ حَرَامٌ وَلَا تَحُلُّ التَّمِيمَةُ إِحْدَى التَّمَائِمِ وَهِيَ خَرَزَاتٌ كَانَتِ الْعَرَبُ تُعَلِّقُهَا عَلَى أَوْلَادِهِمْ يَتَّقُوْنَ بِهَا الْعَيْنَ فِيْ زَعْمِهِمْ فَأَبْطَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو اپنے کیئے کی کچہ پروا نہین اگر مین تریاق پیلون یا تعویذ لٹکاؤن یا اپنی طرف سے شعر بناؤن ابوداؤد اس کے راوی ہین تریاق ایک مشہور دوا ہے زہر کے دفع کرنے کی اور اگر اُس مین کچہ حرام اور ناپاک چیز نہ پڑی ہو تو اُس کے پینے مین کچہ مضائقہ نہین اور تمیم تمائم کا مفرد ہے وہ پہرے اور منکے ہین کہ عرب کے لوگ انکو لڑکون کے گلون مین لٹکایا کرتے تہے اس خیال سے کہ اُن سے نظر اثر نہین کرتی سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو باطل کیا۔

(۶) وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اكْتَوٰى وَاسْتَرْقٰى فَقَدْ بَرِئَ مِنَ التَّوَكُّلِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنے تئین داغا یا جہاڑ پہونک گروائی وہ توکل سے بری ہوا۔ ترمذی اسکے راوی ہین اور اسکو صحیح کہتے ہین۔

مَا وُصِفَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مِنَ الْأُدْمِ وَغَيْرِهٖ

اُن دواؤن کا بیان جو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کین،

(۷) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخِيْ قَدِ اسْتَطْلَقَ بَطْنُهٗ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَهٗ فَقَالَ إِنِّيْ سَقَيْتُهٗ عَسَلًا فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيْكَ فَسَقَاهُ فَبَرَأَ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا سو اُسنے کہا کہ میرے بہائی کا پیٹ جاری ہوا یعنے اسکو دست آتے ہین آپنے فرمایا اسکو شہد پلا اُسنے اسکو شہد پلایا پہر آپکے پاس آیا اور عرض کی کہ مینے اسکو شہد پلایا تہا اُس سے دست اور زیادہ ہوئے اسی طرح اسنے تین بار کہا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا سچا ہے اور تیرے بہائی کا پیٹ جہوٹا ہے اس نے اسکو پہر

۱؎ یعنی اگر ان تین کاموں مین سے کوئی کام مجھ سے صادر ہو تو مین اُن لوگون مین شمار ہونگا جو اللہ پر دا مین بدگمانون کے باز نہین آتے ۔ ۲؎ یعنے توکل کو برے سے گرا ۳؎ بمعنے دعا تعالی نے فرمایا ہے۔ فیہ شفاء للناس یعنی شہد مین لوگون کی شفا ہے یہ معلوم نہین شہد ہی سے اسکے دست بند ہوئے۔

شہد پلایا تو تندرست ہو گیا۔ شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۸) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَاءٍ اِلَّا فِی الْحَبَّۃِ السَّوْدَاءِ مِنْہُ شِفَاءٌ اِلَّا السَّامَ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ فِی الْحَبَّۃِ السَّوْدَاءِ الشُّوْنِیْزُ وَالسَّامُ الْمَوْتُ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بیماری نہین مگر کالے دانے مین اسکی شفا ہے بجز موت کے ابن شہاب راوی نے کہا کہ کالا دانہ کلونجی ہے اور سام موت کو کہتے ہین شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہین

(۹) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنِ اصْطَبَحَ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَۃٍ لَمْ یَضُرَّہٗ سُمٌّ وَّلَا سِحْرٌ ذٰلِکَ الْیَوْمَ اِلَی اللَّیْلِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر روز سات کھجورین قسم عجوہ سے کھاوے تو اُس کو اُس دن رات تک زہر ضرر کرتا ہے نہ جادو۔ شیخین ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۱۰) وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ فِیْ عَجْوَۃِ الْعَالِیَۃِ شِفَاءً اَنَّھَا تِرْیَاقٌ اَوَّلَ الْبُکْرَۃِ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ ترجمہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عجوہ عالیہ کی کھجور مین شفا ہے اور وہ تریاق ہے وقت اول صبح کے۔ مسلم اُس کے راوی ہین

(۱۱) وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْکَمْاَۃُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُھَا شِفَاءٌ لِّلْعَیْنِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ وَفِیْ اُخْرٰی لِلتِّرْمِذِیِّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّھُمْ قَالُوْا اَلْکَمْاَۃُ جُدَرِیُّ الْاَرْضِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْکَمْاَۃُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُھَا شِفَاءٌ لِّلْعَیْنِ وَالْعَجْوَۃُ مِنَ الْجَنَّۃِ وَھِیَ شِفَاءٌ مِّنَ السَّمِّ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَاَخَذْتُ ثَلَاثَۃَ اَکْمُؤٍ اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُھُنَّ فِیْ فَادُوْدَۃٍ وَکَحَلْتُ بِہَا جَارِیَۃً لِیْ عَمْشَاءَ فَبَرَاَتْ ترجمہ سعد بن زید سے روایت ہی کہ کہا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کہنبی من کی قسم سے ہے یعنے جو بنی اسرائیل کو اترا تھا اور اُسکا پانی آنکھہ کے لیے شفا ہے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین اور ترمذی مین دوسری روایت مین ابو ہریرہ سے آیا ہے کہ اُنہون نے کہا کہ کہنبی زمین کا چیچک ہے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کہنبی قسم من سے ہی اور اُسکا پانی آنکھہ کے لیے شفا ہے اور عجوہ ایک قسم کی کھجور بہشت مین سے ہی اور وہ زہر سے شفا رہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مینے تین یا پانچ یا سات کہنبیان لین پھر اُن کو شیشے مین نچوڑا اور اپنی لونڈی کی آنکھہ مین اُسکا پانی ڈالا تو وہ تندرست ہو گئی۔

(۱۲) وَعَنْ اِمْرَاَۃٍ کَانَتْ تَخْدُمُ بَعْضَ زَوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاسْمُھَا سَلْمٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ مَا کَانَ یَنَالُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَرْحٌ وَّلَا نَکْبَۃٌ اِلَّا اَمَرَنِیْ اَنْ اَضَعَ عَلَیْھَا الْحِنَّاءَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ایک عورت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعضی بیبیون کی خادمہ سے روایت ہے اور اُسکا نام سلمی تہا کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچہ زخم اور آبلہ نہ ہوا تہا مگر یہ کہ مجہکو حکم کرتے کہ مین اُسپر مہندی

لہ مدینہ منورہ مین عجوہ ایک عمدہ قسم کی کھجور ہوتی ہے۔ ۱۲

رکھون ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۳) **وعن** اسماء بنت عمیس قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بم تستمشین قلت بالسلم قال حار جار قالت ثم استمشیت بالسنا فقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لو کان شیئا کان فیہ شفاء من الموت کان فی السنا اخرجہ الترمذی قولہ تستمشین ای بم تستطلقین وبای دواء تشھلین بطنک وکنی بذالک عن الشیء لاختصاص الانسان فیہ الی التردد بالمشی الی الخلاء والسلم حب صغار یشبہ الحمص یؤخذ فی الادویۃ وقولہ حار حار اتباع والسنا نبت معروف یتداوی بہ ترجمہ اسماء بنت عمیس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ تم کس چیز سے دست لیا کرتے ہو میں نے عرض کیا سلم سے کہ یہ گرم ہے اسنے کہا پھر میں نے سنا سے دست لیئے تو آپنے فرمایا کہ اگر (بالفرض) کسی چیز مین موت سے شفا ہوتی تو سنا مین ہوتی۔ ترمذی اس کے راوی ہین قول آپ کا تستمشین یعنے کس چیز سے تم مسہل لیتے ہو اور کس چیز سے دست لیتے ہو اور مراد چلنا پھرنا ہے اسواسطے کہ دستون مین آدمی کو پاخانے کی طرف کئے جانے کی حاجت پڑتی ہے اور شبرم چھوٹے دانے ہوتے ہین مانند چنے کے دواؤن مین ڈالے جاتے ہین اور سنا ایک مشہور بوٹی ہے جس کے ساتھہ دوا کی جاتی ہے۔

(۱۴) **وعن** ام قیس بنت محصن رضی قالت دخلت بابن لی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقد علقت علیہ من العذرۃ فقال علام تدغرن اولادکن بھذہ العلاق علیکن بھذہ العود الھندی فان فیہ سبعۃ اشفیۃ منھا ذات الجنب یسعط بہ من العذرۃ ویلد بہ من ذات الجنب قال الزھری رحمہ اللہ تعالی بین لنا اثنتین ولم یبین لنا خمسا والعود الھندی ھو القسط اخرجہ الشیخان وابوداود قولہ علام تدغرن اللدغر علاج العذرۃ برفع لھات الصبی المعذور بالاصبع والعلاق الذی فی بعض الروایات والمعروف العلاق والعذرۃ وجع یعرض فی الحلق من الدم ترجمہ ام قیس بنت محصن سے روایت ہے کہ کہا کہ مین اپنے ایک لڑکے کو لیکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور مینے اس کے گلے مین علاج ورم و درد کے لیے انگلی ڈالی تھی آپنے فرمایا کہ کیون مارتی ہو حلق اپنے لڑکون کا ساتھہ اس بات کے لازم جانو اپنے اوپر اس عود ہندی کو کہ اسمین سات بیماریون سے شفا ہے اُن سات مین سے ایک ذات الجنب ہے حلق کے درد کے لیے منہ کی ایک جانب مین ڈالا جاتا ہے زہری رحمہ اللہ نے کہا کہ راوی نے دو چیزین ہمارے لیے بیان کین اور پانچ نہین بیان کین اور عود ہندی کہتے ہین قسط کو اور ابوداؤد اُس کے راوی ہین اور یہہ جو فرمایا علی ما تدغرن وغیرہ بیماری کے علاج کو کہتے ہین اس طور پر کہ لڑکے کے تالو کو انگلی سے دبایا جاوے اور عذرہ ایک درد ہے خون کے سبب حلق مین پیدا ہوتا ہے۔

(۱۵) **وعن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیکم بالاثمد فانہ من خیر اکحالکم یجلو البصر وینبت الشعر وکان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا اکتحل یکتحل فی الیمنی ثلثا ویبدی بھا ویختم بھا فی الیسری اثنین وفی روایۃ کان لہ مکحلۃ وکان یکتحل فی کل لیلۃ ثلثۃ فی ھذہ اخرجہ الترمذی والنسائی الا خیرۃ والاولی زینۃ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لازم جانو اپنے اوپر اثمد سرمہ کو کہ وہ تمہارے بہتر سرمون مین سے ہے کہ آنکھہ کو روشن کرتا ہے اور بالون کو اگاتا ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تھا کہ جب سرمہ لگانے کا ارادہ کرتے تو تین بار داہنی

لہ یعنی کیون علاج کرتی ہو اسکا ساتھہ اس سخت علاج کے یہ علاج ترک کرو ۱۲

آنکھہ مین سرمہ ڈالتے داہنی آنکھہ سے شروع کرتے اور دو بار بائین آنکھہ مین ڈالتے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک سرمہ دانی تھی ہر رات اس سے آنکھہ مین سرمہ ڈالا کرتے تھے تین سلائی داہنی آنکھہ مین اور تین سلائی بائی آنکھہ مین ترمذی اور نسائی اخیر حدیث کے راوی ہین اور بیہقی کے زرین ہین۔

(۱۶) **وَعَنْ** رافع بن خدیج رضہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم الحمی من فیح جھنم فبردوھا عنکم بالماء اخرجہ الشیخان والترمذی وفی روایۃ للترمذی عن نوبان رضہ اذا اصاب احدکم الحمی فان الحمی قطعۃ من النار فلیطفئھا عنہ بالماء فلیستنقع فی ماء جار والیستقبل جریۃ فیقول بسم اللہ اللھم اشف عبدک وصدق رسولک وذلک بعد صلوۃ الصبح قبل طلوع الشمس ولینغمس فیہ ثلثۃ غمسات ثلثۃ ایام فان لم یبرء فی ثلث فخمس فسبع فتسع فانھا لا تکاد ترفع باذن اللہ تعالی فیح النار وفیحھا ترجمہ رافع بن خدیج رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تپ کی گرمی دوزخ کے جوش سے ہے سو اسکو اپنے بدن سے پانی کے ساتھہ ٹھنڈا کرو شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین اور ترمذی کی ایک روایت مین نوبان سے آیا ہے کہ جب تم مین سے کسی کو بخار آوے تو بخار کی گرمی آگ کا ایک ٹکڑا ہے تو چاہیے کہ اسکو پانی سے بجھاوے پس چاہیے کہ جاری پانی مین بیٹھے اور جدھر سے پانی آتا ہو اُس طرف منہ کرے پھر کہے بسم اللہ سے رسولک تک یعنے شروع اللہ کے نام سے الٰہی اپنے بندے کو شفا دے اپنے رسول کو سچا کر اور یہ بعد نماز صبح کے سورج نکلنے سے پہلے کرے اور چاہیے کہ اُس مین غوطہ لگاوے تین دن تک پھر اگر تین دن مین تندرست نہو تو پانچ دن نہاوے اس مین بھی اچھا نہ ہو تو سات دن نہاوے نہین تو نو دن نہاوے اسواسطے کہ وہ اللہ کے حکم سے اُس سے آگے نہ بڑھے گا۔ فیح النار کے معنے ہین آگ کا جوش۔

(۱۷) **وَعَنِ** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم علیکم بھذا السنا والسنوت فان فیھما شفاء من کل داء الا السام قیل وما السام قال الموت والحبۃ السوداء تاخذ منھا حفنۃ او حفنتین فتسحقھا ثم تسفھا علی نفسک بماء فاتر غدوۃ وعشیۃ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے ایسی دوا بتلائی جو ہر بیماری سے شفا دیتی ہے اور کہا کہ مین نے اسکو لوح محفوظ سے نقل کیا ہے کہ تو سینہ کا پانی جو چھت پر جاری نہوا ہو ایک پاک صاف برتن مین لیوے پھر اسپر سورہ فاتحہ ستر بار پڑھے پھر آیۃ الکرسی ستر بار پڑھے پھر سورہ قل ہو اللہ احد ستر بار پڑھے اور قل عوذ برب الفلق ستر بار پڑھے اور قل اعوذ برب الناس ستر بار پڑھے اور لا الہ الا اللہ قدیر تک ستر بار پڑھے پھر تو سات دن روزہ رکھے اور ہر روز اُس پانی سے روزہ کھولے۔ رزین اس کے راوی ہین۔

(۱۸) **وَعَنْ** عائشۃ رضہ قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان التلبینۃ تجم فواد المریض وتذھب ببعض الحزن اخرجہ الشیخان ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تلبینہ بیمار کے دل کو آرام دیتا ہے اور کچھہ غم لے جاتا ہے شیخین اسکے راوی ہین۔

(۱۹) وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ بَعْضَ اَهْلِهِ الْوَعْكُ وَاَمَرَ بِالْحَسَاءِ مِنَ الْخَمِيْرِ فَيُصْنَعُ ثُمَّ اَمَرَهُمْ فَحَسَوْا مِنْهُ وَيَقُوْلُ اِنَّهُ لَيَرْتُوْ فُؤَادَ الْحَزِيْنِ وَيَسْرُوْ عَنْ فُؤَادِ السَّقِيْمِ كَمَا تَسْرُوْ اِحْدٰكُنَّ الْوَسَخَ عَنْ وَجْهِهَا بِالْمَاءِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ التَّلْبِيْنَةُ حَسَاءٌ يُتَّخَذُ مِنْ دَقِيْقٍ اَوْ نُخَالَةٍ وَرُبَّمَا جُعِلَ فِيْهِ وَمَعْنٰى تَجُمُّ فُؤَادُ الْمَرِيْضِ اَيْ تُزِيْلُ عَنْهُ الْاَلَمَ وَعَنِ الْحَزِيْنِ اَلْحُزْنَ وَمَعْنٰى تَرْتُوْ فُؤَادَ الْحَزِيْنِ تَشُدُّهُ وَتُقَوِّيْهِ وَيَسْرُوْ عَنْ فُؤَادِ السَّقِيْمِ اَيْ تَكْشِفُ عَنْهُ ضُرَّهُ وَتُزِيْلُهُ ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تھا کہ جب آپ کے گھر والوں میں سے کسی کو تپ آتی تو آٹے کے حریرہ کا حکم کرتے پس بنایا جاتا پھر حکم کرتے انکو پس وہ پیتے اور فرماتے کہ یہ غمگین کے دل کو اطمینان بخشتا ہے اور بیمار کے دل سے تکلیف دور کرتا ہے جیسے کوئی عورت تم میں سے اپنے چہرے سے پانی کے ساتھ میل دور کرتی ہے ترمذی اسکے راوی ہیں اور اسکو صحیح کہتے ہیں اور تلبینہ ایک قسم کا حریرہ ہوتا ہے جو آٹے یا چھان سے بنایا جاتا ہے اور اکثر اسمیں شہد ڈالا جاتا ہے اور تجم فواد المریض کے معنے ہیں کہ بیمار سے درد اور غمگین سے غم کو دور کرتا ہے اور ترتو فواد الحزین کے معنی یہ ہیں کہ اُس کے دل کو مضبوط اور قوی کرتا ہے۔ اور یسرو عن فواد السقیم کے یہ معنے ہیں کہ اُس سے ضرر کو کھوتا ہے۔ اور دور کرتا ہے۔

(۲۰) وَعَنْ اَنَسٍ اِنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰى اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَشَرِبُوْا وَصَحُّوْا اَخْرَجَهُ الَّذِيْ مِذِيُّ اجْتَوَوْا الْمَدِيْنَةَ اَيْ اسْتَوْخَمُوْهَا وَلَمْ تُوَافِقْهُمْ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے چند آدمی مدینے میں آئے تو انہوں نے مدینے کی آب وہوا ناموافق پائی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو صدقہ کے اونٹوں میں بھیجدیا اور فرمایا کہ اُن میں جاؤ اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیو انہوں نے انکا دودھ اور پیشاب پیا اور تندرست ہوگئے ترمذی اس کے راوی ہیں اجتووا المدینۃ یعنے مدینے میں اگر بیمار ہوئے اور وہاں کی آب وہوا انکو موافق نہ آئی۔

(۲۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ الشِّفَاءُ فِيْ ثَلٰثَةٍ شَرْبَةِ عَسَلٍ وَشَرْطَةِ مِحْجَمٍ وَكَيَّةٍ بِنَارٍ وَاَنْهٰى اُمَّتِيْ عَنِ الْكَيِّ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْعَسَلِ وَالْحَجْمِ الشِّفَاءُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شفا تین چیزوں میں ہے شہد پینے میں اور سینگی کھینچنے میں اور آگ کے داغ میں اور میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ شہد اور سینگی میں شفا ہے بخاری اسکے راوی ہیں۔

(۲۲) وَعَنْهُ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ خَيْرُ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعُوْطُ وَالْحِجَامَةُ وَاللَّدُوْدُ وَالْمَشِيُّ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ السَّعُوْطُ مَا يُسْتَعَطُّ بِهِ فِي الْاَنْفِ وَالْمَشِيُّ شُرْبُ الْمُسْهِلِ ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر چیز جسکے ساتھ تم دوا کرتے ہو ناک میں دوا ڈالنا اور سینگی لگانا اور حلق میں دوا ڈالنا اور مسہل کا پینا ہے ترمذی اسکے راوی ہیں سعوط وہ چیز ہے جو ناک میں ٹپکائی جاتی ہے اور مشی مسہل کا پینا ہے۔

(۲۳) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الرِّبْقِ وَالْوَرَسِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ قَالَ قَتَادَةُ يُلَدُّ بِهِ مِنَ الْجَانِبِ الَّذِيْ يُشْتَكٰى رَوَاهُ فِيْ رِوَايَةٍ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان تداوی من ذات الجنب بالقسط البحری والزیت اخرجہ الترمذی وصححہ ترجمہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ذات الجنب کے لئے زیتون کا تیل اور خوشبودار کہانس تلایا کرتے تھے کہا قتادہ نے کہ اُس کے حلق میں دوا ڈالی جاوے اگر جانب سے کہ بیمار ہو اور ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکو حکم کیا کہ ہم ذات الجنب کی بیماری کا کہٹہ دریائی اور زیتون کے تیل سے دوا کریں ترمذی اسکے راوی ہیں اور اُسکو صحیح کہتے ہیں۔

(۲۴) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَا فِیْ الْاَرْبَعَۃِ مِنَ الشِّفَاءِ الصَّبْرُ وَالثُّفَاءُ اَخْرَجَہُ رَزِیْنٌ الصَّبْرُ مَعْرُوْفٌ وَالثُّفَاءُ الْخَرْدَلُ وَقِیْلَ الْحُرْفُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو چیزوں میں کیا شفا ہے صبر اور ثفا میں زرین اسکے راوی ہیں صبر تو معروف دوا ہے اور ثفا رائی کو کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا حرف ہے۔ یعنی سیندان۔

(۲۵) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَاَعْطَی الْحَجَّامَ اَجْرَہٗ وَاسْتَعَطَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سینگی پچھنے والے کو اُسکی اجرت دی اور ناک میں دوا ڈالی شیخین اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۲۶) **وَعَنْ** اُمِّ الْمُنْذِرِ بِنْتِ قَیْسٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَمَعَہٗ عَلِیٌّ وَعَلَیْ نَاقَۃٌ وَنَاقَۃٌ مُعَلَّقَۃٌ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ مِنْہَا فَطَفِقَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَاْکُلُ مِنْہَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَہْ یَا عَلِیُّ اِنَّکَ نَاقِہٌ فَکَفَّ عَلِیٌّ فَصَنَعْتُ شَعِیْرًا وَسِلْقًا وَجِئْتُ بِہٖ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَصِبْ مِنْ ھٰذَا فَاِنَّہٗ اَوْفَقُ لَکَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّاقِہُ الَّذِیْ قَدْ اَبَلَّ مِنْ مَرَضِہٖ وَلَمْ تَتَکَامَلْ صِحَّتُہٗ وَالدَّوَالِیْ اَعْذَاقٌ مِنْ بُسْرٍ تُعَلَّقُ کُلَّمَا اَرْطَبَتْ اُکِلَ مِنْہَا وَاحِدَۃٌ ھٰکَذَا رَاَیْتُہٗ ترجمہ ام منذر بنت قیس سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے اور آپکے ساتھ علی رضہ تھے اور علی رضہ بیماری سے تازہ اُٹھے تھے اور ہمارا ایک خشک کھجور کا گچھا لٹکا ہوا تھا۔ تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو کر اُس سے کھانے لگے تو علی مرتضیٰ نے بھی اُس سے کھانا شروع کیا تو فرمایا ای علی تم باز رہو کہ تم بیماری سے ابھی اُٹھے ہو تو علی رضہ کھانے سے باز رہے پھر وہ جو کا آٹا اور چقندر پکا کر لائی تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ای علی اُسکو کھاؤ کہ یہ تمکو زیادہ موافق ہے۔ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ ناقہ وہ ہے جس نے بیماری سے صحت پائی ہو لیکن پوری صحت حاصل نہ ہوئی ہو اور دوالی کچی کھجور کا گچھا لٹکایا جاتا ہے جب وہ تازہ ہو جائے تو اُس سے کہا جاتا ہے اُسکا مفرد دالیہ ہے۔

(۲۷) **وَعَنْ** سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا جُرِحَ وَجْہُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ جَعَلَتْ فَاطِمَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْہِہٖ وَعَلِیٌّ یَسْکُبُ عَلَیْہَا الْمَاءَ فَلَمَّا رَاَتْ اَنَّ الْمَاءَ لَا یَزِیْدُ الدَّمَ اِلَّا کَثْرَۃً اَخَذَتْ قِطْعَۃَ مَصِیْرٍ فَاَحْرَقَتْ حَتّٰی صَارَ رَمَادًا فَاَلْصَقَتْہُ بِالْجُرْحِ فَاسْتَمْسَکَ الدَّمُ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ جب جنگ احد میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ زخمی ہوا تو فاطمہ رضی اللہ عنہا آپکے چہرے سے خون دھونے لگیں اور علی رضہ اسپر پانی ڈالتے تھے پھر جب آنحضرت

لہ یعنے اسکی تعریف کرتے تھے کہ اُن سے ذات الجنب کا دور کرنا خوب ہے ۱۲

نے دیکھا کہ پانی سے لہو زیادہ ہوا جاتا ہے تو انہوں نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لیا اور اُسکو جلا کر راکھ کیا پھر اُسکو زخم پر چپکایا تو لہو بند ہو گیا۔ شیخین اسکے راوی ہیں۔

(۲۸) **وَعَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ الْجُعْفِيَّ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ التَّدَاوِيْ بِالْخَمْرِ فَنَهَاهُ وَقَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَّلٰكِنَّهٗ دَاءٌ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے کہ طارق بن سوید نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شراب کے ساتھ دوا کرنے کا حکم پوچھا تو آپ نے اُسکو منع کیا اور فرمایا کہ یہ دوا نہیں ہے بلکہ بیماری ہے مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اُسکے راوی ہیں۔

(۲۹) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ دَوَاءٍ خَبِيْثٍ كَالسَّمِّ وَنَحْوِهٖ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَهٰذَا لَفْظُهٗ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زہر وغیرہ ہر خبیث دوا سے منع فرمایا ہے۔ ابوداؤد اور ترمذی اُسکے راوی ہیں اور یہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔

(۳۰) **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ اَنَّ طَبِيْبًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الضِّفْدَعِ يَجْعَلُهَا فِيْ دَوَاءٍ فَنَهَاهُ عَنْ قَتْلِهَا اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ عبدالرحمن بن عثمان تیمی سے روایت ہے کہ ایک طبیب نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مینڈک کا حکم پوچھا کہ اُسکو دوا میں ڈالے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکو اُن کے قتل کرنے سے منع فرمایا ابوداؤد اور نسائی اُس کے راوی ہیں۔

(۳۱) **وَعَنْ** اَبِيْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ عَلٰى هَامَتِهٖ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ وَيَقُوْلُ مَنْ اَهْرَاقَ هٰذِهِ الدِّمَاءَ فَلَا يَضُرُّهٗ اَنْ لَّا يَتَدَاوٰى مِنْ شَيْءٍ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابی کبشہ انماری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے سر پر اور اپنے دونو مونڈھوں کے درمیان سینگی کچھوایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو شخص یہ لہو گراوے تو اُسکو کچھ ضرر نہیں کہ دوا کرے کسی بیماری کا کسی چیز سے ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

(۳۲) **وَعَنْ** اَنَسٍ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْاَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَعِنْدَ الشَّيْخَيْنِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ وَلَمْ يَكُنْ يُعْطِيْ اَحَدًا اَجْرَهٗ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سینگی کچھواتے تھے اخدعین میں اور کاہل میں نسائی کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں۔ اور زیادہ کیا ہے ترمذی نے کہ آپ سترہویں اور انیسویں اور اکیسویں کو سینگی کچھوایا کرتے تھے۔ اور شیخین کی روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سینگی کچھواتے تھے اور کسی کی اجرت میں قصور نہیں کرتے تھے۔

(۳۳) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْعَبْدُ الْحِجَامُ يُذْهِبُ الدَّمَ وَيُخِفُّ الصُّلْبَ وَيَجْلُوْ عَنِ الْبَصَرِ وَقَالَ مَامَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ عَلٰى

لہ اس سے معلوم ہوا کہ شراب سے یا جس دوا میں شراب پڑی ہو دوا کرنا حرام ہے اور اُس سے فائدہ کچھ نہیں ہوتا بلکہ بیماری بڑھتی ہے" سہ منع اسواسطے فرمایا کہ یہ حرام ہے اور حرام سے دوا کرنا جائز نہیں اور یا اسواسطے کہ وہ ضرر کی نسبح کہتا ہے ۱۲ سہ یعنی ہر کسی بیماری کی کسی چیز سے دوا کرنے کی حاجت نہیں" ۴ اخدعین دو رگیں ہیں گردن کی جانب میں اور کاہل ایک رگ ہے مونڈھوں کے درمیان ۱۲

مَلَاءِ مِنَ الْمَلَئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ مِنْ اُمَّتِكَ بِالْحِجَامَةِ لَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا ہے غلام سینگی کھینچنے والا کہ لہو کو لے جاتا ہے اور پٹھے کو ہلکا کرتا ہے اور آنکھ کو روشن کرتا ہے اور کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج کی رات میں فرشتوں کی جس جماعت پر گذرتے وہ یہی کہتے تھے کہ لازم پکڑو اپنی ان کو اوپر سینگی کھچوانے کو اور اپنی امت کو سینگی کھچوانے کا حکم کیجئے۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۳۴) وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رض اَنَّہٗ کَانَ نَہٰی اَھْلَہٗ عَنِ الْحِجَامَۃِ یَوْمَ الثُّلٰثَاءِ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ یَوْمَ الثُّلٰثَاءِ یَوْمُ الدَّمِ وَفِیْہِ سَاعَۃٌ لَا یَرْقَاُ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کو منگل کے دن سینگی کھچوانے سے منع کرتے تھے اور کہتے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ منگل کا دن لہو کا دن ہے یعنے اسمیں لہو جوش مارتا ہے اور اُس میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اسمیں خون بند نہیں ہوتا ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

(۳۵) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ کَمَا رَمٰی سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ رض فِیْ اَکْحَلِہٖ حَسَمَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَہَا الثَّانِیَۃَ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَفِیْ رِوَایَۃِ التِّرْمِذِیِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَوَی النَّبِیُّ سَعْدَ بْنَ زُرَارَۃَ مِنَ الشَّوْکَۃِ اَلشَّوْکَۃُ حُمْرَۃٌ تَعْلُوُ الْوَجْہَ وَالْجَسَدَ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے کہ جب سعد بن معاذ کی رگ ہفت اندام میں تیر لگا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو اپنے ہاتھ کے ساتھ تیر کے پیل سے داغا وہ سوجھ گیا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو دوسری بار داغا مسلم ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور ترمذی کی روایت میں انس سے ایک ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعد بن زرارہ کو داغ دیا شوکہ بیماری سے اور شوکہ ایک قسم کی سُرخی ہے کہ اُس سے چہرہ اور تمام بدن سُرخ ہو جاتا ہے۔

(۳۶) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رض قَالَ نَھَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْکَیِّ فَابْتُلِیْنَا فَاکْتَوَیْنَا کَیَّاتٍ فَمَا اَفْلَحْنَا وَلَا اَنْجَحْنَا اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو داغنے سے منع فرمایا سو ہم ایک بیماری میں مبتلا ہوئے سو ہمنے کئی داغ دلوائے سو نہ ہمنے خلاصی پائی اور نہ مراد پائی ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

اَلْبَابُ الثَّانِیْ فِی الرُّقٰی وَالتَّمَائِمِ وَفِیْہِ اَرْبَعَۃُ فُصُوْلٍ

دوسرا باب جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈوں کے بیان میں اور اُسمیں چار فصل ہیں۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ جَوَازِ ذٰلِکَ

پہلی فصل اُسکے جائز ہونے کے بیان میں۔

(۱) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کُنَّا نَرْقِیْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تَرٰی فِیْ ذٰلِکَ فَقَالَ اعْرِضُوْا عَلَیَّ رُقَاکُمْ ثُمَّ قَالَ لَا بَاْسَ بِمَا لَمْ یَکُنْ فِیْہِ شِرْکٌ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ عوف بن مالک سے روایت ہے

کہا کہ ہم کفر کے زمانہ مین جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے تو ہمنے کہا یا حضرتؐ اسکا کیا حکم ہے فرمایا کہ اپنے منتر میرے آگے ظاہر کرو پھر فرمایا کہ جھاڑ پھونک کا کچھ ڈر نہین جبکہ اسمین شرک نہو۔ مسلم اور ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۲) **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَلَدَغَتْ رَجُلًا مِّنَّا وَنَحْنُ جُلُوْسٌ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَقْرَبٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْقِيْ فَقَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سانپ کے جھاڑ پھونک کی رخصت دی اور ایک شخص کو بچھو نے کاٹا اور ہم حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے تو ایک مرد نے کہا یا حضرت مین جھاڑ پھونک کرتا ہون تو فرمایا کہ جو تم مین سے اپنے بھائی کو نفع پہونچا سکے تو چاہیے کہ پہونچاوے مسلم اس کے راوی ہین۔

(۳) **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِيْ اُخْرٰى لِاَبِيْ دَاوٗدَ لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ اَوْ دَمٍ لَا يَرْقٰى وَفِي اُخْرٰى لَهٗ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ نَفْسٍ اَوْ حُمَةٍ اَوْ لَدْغَةٍ النَّمْلَةُ قُرُوْحٌ تَخْرُجُ بَيْنَ الْجَنْبَيْنِ وَقَدْ تَخْرُجُ فِيْ غَيْرِ الْجَنْبِ وَالنَّفْسُ الْعَيْنُ الَّتِيْ تُصِيْبُ الْاِنْسَانَ وَالْحُمَةُ السَّمُّ فَتَخْصِيْصُ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ لَا يَمْنَعُ رُقْيَةَ غَيْرِهِمَا مِنَ الْاَمْرَاضِ فَقَدْ ثَبَتَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَقٰى بَعْضَ الصَّحَابَةِ مِنْ غَيْرِهِمَا وَمَعْنَى الْحَدِيْثِ لَا رُقْيَةَ اَوْلٰى وَاَنْفَعَ مِنْ رُقْيَةِ الْعَيْنِ وَالسَّمِّ ترجمہ انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو اجازت دی جھاڑ پھونک کرنے کی زہرداز چیز سے اور نظر سے اور نملہ سے مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہین اور ابوداؤد کی دوسری روایت مین ہے کہ نہین ہے رقیہ مگر نفس سے یا زہر سے یا لہو سے جو بند نہ ہو اور اسکی دوسری روایت مین ہے سہل بن حنیف سے نہین ہے رقیہ مگر نفس سے یا زہر سے یا کاٹنے سے اور نملہ ایک قسم کے زخم ہین جو دونون پہلو مین نکلتے ہین اور کبھی غیر پہلو مین بھی نکلتے ہین اور نفس سے مراد آنکھ کی تاثیر ہے جو آدمی کو لگ جاتی ہے اور حمہ زہر کو کہتے ہین اور خاصکر آنکھ اور حمہ کو جو بیان کیا تو اسکا یہ مطلب نہین کہ اور بیماریون کے لیے جھاڑ پھونک جائز نہین ہوا بلکہ ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض اصحاب کو اور بیماریون سے بھی جھاڑ پھونک کی ہے اور معنے حدیث کے یہ ہین کہ زہر اور آنکھ کے منتر سے کوئی منتر زیادہ نافع نہین۔

(۴) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمّٰى وَمِنَ الْاَوْجَاعِ كُلِّهَا بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ نَعَّارٌ اَيْ عِرْقٌ يَضْرِبُ بِالدَّمِ اِذَا عَلَا وَاِذَا نَفَعَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو تپ اور سب بیماریون کے لیے یہ منتر سکھایا کرتے تھے بسم اللہ سے حرالنار تک یعنی شروع اللہ کے نام سے جو بہت بڑا ہے مین پناہ مانگتا ہون اللہ کی جو بڑی عظمت والا ہے ہر رگ خون بہانے والی سے اور گرمی آگ کی بدی سے۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔ نعر کیا رگ نے ساتھ لہو کے جبکہ اونچی اور بلند ہو۔

لہ الحدیث سے معلوم ہوا کہ جس منتر مین شرک نہو اُس کے ساتھ جھاڑ پھونک کرنا جائز ہے اور یہی معلوم ہوا کہ جس منتر مین کفر اور شرک کے الفاظ ہون یا اسکے معنے معلوم ہون اُسکے ساتھ جھاڑ پھونک کرنا جائز نہیں ہے ۲ مراد اس جھاڑ پھونک کرنا دعاؤن اور قرآن کی آیتون سے ہے ۳ طلب شفا کو ۴ یعنی اس دعا سے ہر بیماری پر دم کرنا چاہیے

(۵) وَعَنْ عَلِیٍّ رضہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰی مَرِیْضًا اَوْ اُتِیَ بِہٖ اِلَیْہِ قَالَ اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآؤُکَ شِفَآءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ۔ اَلْبَاْسُ الشِّدَّۃُ وَالْاَلَمُ وَالْمُغَادَرَۃُ التَّرْکُ ترجمہ علی رضہ سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تھا کہ جب کسی بیمار کے پاس جاتے یا کوئی بیمار اُنکے پاس آتا تو یہہ دعا پڑہتے اذہب الباس یعنی دور کردے بیماری کو اے رب آدمیون کے اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے نہین ہے شفا مگر تیری شفا ایسی شفا کہ نہ چھوڑے کسی بیماری کو۔ ترمذی اُسکے راوی ہین باس کے معنے شدت اور درد کے ہین اور مغادرۃ کے معنے ترک کے ہین

(۶) وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ رضہ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْہِ وَھُوَ مَرِیْضٌ فَقَالَ اَکْشِفِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ ثُمَّ اَخَذَ تُرَابًا مِنْ بُطْحَانَ فَجَعَلَہٗ فِیْ قَدَحٍ ثُمَّ نَفَثَ عَلَیْہِ ثُمَّ صَبَّہٗ عَلَیْہِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ ثابت بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس اندر تشریف لائے اور مین بیمار تہا تو آپنے یہ دعا پڑہی کہ دور کردے بیماری کو اے رب آدمیون کے ثابت بن قیس سے پہر آپنے بطحان کی مٹی لی اور اُسکو پیالے مین رکھا پہر دم کرکے اُسپر ڈالی۔ ابوداؤد اُس کے راوی ہین۔

(۷) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضہ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَآنِّ وَمِنْ عَیْنِ الْاِنْسَانِ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ اَخَذَ بِھِمَا وَتَرَکَ مَا سِوَاھُمَا اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوسعید خدری رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن بھوت اور آدمی کی نظر سے اعوذ پڑہا کرتے تہے یعنے اُن سے عاذ اللہ کہا کرتے تہے جبتک ابتدا مین اعوذ ہے پہر جب قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اُتری تو آپنے ان دونون سورتون کو لے لیا اور انکے سوا اسکو چھوڑ دیا۔ ترمذی اُسکے راوی ہین۔

(۸) وَعَنْہُ قَالَ اَتٰی جِبْرَئِیْلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اشْتَکَیْتَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ دَآءٍ یُؤْذِیْکَ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنِ حَاسِدٍ اَللّٰہُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ اور انہین سے روایت ہے کہا کہ جبریل حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اے محمد تم بیمار ہوا آپنے فرمایا ہان تو جبریل علیہ السلام نے یہ دعا پڑہی بسم اللہ ارقیک آخر تک یعنی شروع اللہ کے نام سے مین آپکو جہاڑ پہونک کرتا ہون ہر بیماری سے جو آپکو ایذا دے اور ہر آنکھ حاسد سے اللہ آپ کو شفا دے گا شروع اللہ کے نام سے۔ مسلم اور ابوداؤد اُس کے راوی ہین

(۹) وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رضہ اَنَّہٗ اُشْتُکِیَ اِلَیْہِ رَجُلٌ اِحْتَبَسَ لَبَوْلِہٖ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ اشْتَکٰی مِنْکُمْ شَیْئًا فَلْیَقُلْ رَبُّنَا اللّٰہُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُکَ اَمْرُکَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ فِی الْاَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَایَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ فَاَنْزِلْ شِفَآءً مِنْ شِفَآئِکَ وَرَحْمَۃً مِنْ رَحْمَتِکَ عَلٰی ھٰذَا الْوَجَعِ فَیَبْرَءُ اَمَرَہٗ اَنْ یُرْقِیَ بِہٖ فَرَقَاہُ فَبَرَءَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ وَالْحُوْبُ بِضَمِّ الْحَآءِ الْمُھْمَلَۃِ وَفَتْحِھَا الْاِثْمُ ترجمہ ابودرداء سے

لہ یعنے پہر انہین دونون سورتون سے بیمار پہونک کیا کرتے تہے اور کسی دعا سے جہاڑ پہونک نہین کرتے تہے ۱۲

روایت ہے کہ ایک مرد نے اُنکے پاس شکوہ کیا کہ میرا پہل بند ہے انہون نے کہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے جو شخص تم مین سے کہ بیمار ہو تو چاہیے کہ کہے ربنا اللہ الذی سے علی ہذا الوجع تک یعنی اے سب ہمارے جو آسمان مین ہے تیرا نام پاک ہے زمین اور آسمان مین تیرا حکم ہے جیسے کہ تیری رحمت آسمان مین ہے اسیطرح اپنی رحمت زمین مین اتار اور بخشدے ہمکو ہمارے گناہ اور خطائین تو رب ہے پاکون کا سو اس بیماری پر اپنی شفائین سے شفا اُتار اور اپنی رحمت مین سے رحمت اُتار پس اچھا ہوگا اور ہمکو حکم کیا کہ اسپر اس دعا سے جھاڑ پھونک کرے اُس نے جھاڑ پھونک کی پس تندرست ہوگیا۔ ابو داؤد اُس کے راوی ہین اور حوبا تھ پیش اور زبر جلد جملہ کے گناہ کو کہتے ہین۔

(۱۰) **وَعَنْ** عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّہٗ اشْتَکٰی اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَجَعًا یَجِدُ فِیْ جَسَدِہٖ مُنْذُ اَسْلَمَ فَقَالَ لَہٗ ضَعْ یَدَکَ عَلَی الَّذِیْ یَأْلَمُ مِنْ جَسَدِکَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِکَ مِرَارًا فَاَذْھَبَ اللّٰہُ مَا کَانَ بِیْ فَلَمْ اَزَلْ اٰمُرُ اَھْلِیْ وَغَیْرَھُمْ بِذٰلِکَ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَمَالِکٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے اُس نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس شکایت کی کہ مین جب سے مسلمان ہوا ہون تب سے میرے بدن مین درد ہوتا ہے تو آپنے فرمایا جس جگہ درد ہوتا ہے وہان اپنا ہاتھ رکھ اور تین بار بسم اللہ پڑھ اور سات بار یہ دعا پڑھ اعوذ بعزۃ اللہ آخر تک یعنے مین پناہ مانگتا ہون خدا کی عزت اور قدرت کی اس درد کی تکلیف سے جو جواب پاتا ہون اور جسکا آیندہ اندیشہ ہو اُسنے کہا سو مینے اسیطرح کئی بار کیا تو اللہ نے میرا درد دور کیا۔ سو مین ہمیشہ اپنے گھر والون اور غیرون کو بھی بتلاتا ہون مسلم اور مالک اور ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۱) **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کُنَّا فِیْ مَسِیْرٍ لَنَا فَنَزَلْنَا فَجَاءَتْ جَارِیَۃٌ فَقَالَتْ اِنَّ سَیِّدَ الْحَیِّ سَلِیْمٌ وَّاِنَّ نَفَرَنَا غُیَّبٌ فَھَلْ مِنْکُمْ رَاقٍ فَقَامَ مَعَھَا رَجُلٌ مَّا کُنَّا نَاْبُنُہٗ بِرُقْیَۃٍ فَرَقَاہُ فَبَرَاَ فَاَمَرَ لَہٗ بِثَلٰثِیْنَ شَاۃً وَّسَقَانَا لَبَنًا فَقُلْنَا لَہٗ اَکُنْتَ تَحْسِنُ رُقْیَۃً فَقَالَ لَا مَا رَقَیْتُہٗ اِلَّا بِاُمِّ الْکِتٰبِ قُلْنَا لَا تُحْدِثُوْا شَیْئًا حَتّٰی نَاْتِیَ اَوْ نَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَکَرْنَا لَہٗ فَقَالَ وَمَا یُدْرِیْکَ اَنَّھَا رُقْیَۃٌ اَصِیْبُوْا وَاضْرِبُوْا لِیْ بِسَھْمٍ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ النَّفَرُ ھُنَا الرِّجَالُ خَاصَّۃً وَاَفَادَتْ اَنَّھُمْ غَائِبُوْنَ عَنِ الْحَیِّ وَمَعْنٰی نَاْبُنُہٗ اَیْ نَھْمِزُہٗ **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر مین تھے تو ہم ایک جگہ اُترے اتنے مین ایک لونڈی آئی اُس نے کہا کہ اس قوم کے سردار کو سانپ نے کاٹا ہے اور ہمارے مرد سو وقت موجود نہین تو کیا تم مین کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ہے تو ایک مرد ہم مین سے اُٹھ کھڑا ہوا ہمکو گمان نہ تھا کہ یہ منتر جانتا ہے اُس نے اسپر منتر پڑھا وہ تندرست ہوگیا تو اُس نے اُسکو تیس بکریان دینے کا حکم کیا اور ہمکو دودھ پلایا جب اُس سے کہا کیا تو منتر پڑھنا جانتا تھا اُس نے کہا نہین اور نہ مین جھاڑ پھونک کیا ہے مگر سورہ فاتحہ سے ہمنے کہا کوئی بات نہ کرو یہانتک کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہونچین اور اُن سے پوچھین پھر جب ہم (مدینے مین) آئے تو ہمنے آپ سے اُسکا ذکر کیا آپنے فرمایا تونے کیونکر جانا کہ یہ منتر ہے بانٹ لو میرا حصہ لگاؤ۔ نسائی کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین۔ اور نفر سے

لہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جھاڑ پھونک کرنا جائز ہے بشرطیکہ دعاؤن اور قرآن کی آیتون سے ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تعلیم قرآن پر اجرت جائز ہے امام نووی نے کہا کہ اسپر سب علماء کا اتفاق ہے ۱۲

مراد اس جگہہ خاص دہین کہ اُسکی مراد یہہ تہی کہ وہ قوم مین اُسوقت موجود نہین اور نا ہنہ کے معنے تہمت کرنے کے ہین

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فِي النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ

دوسری فصل

اسکے منع ہونے کے بیان مین

(۱۲) **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ قِيْلَ مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْنَ يَكْتَوُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ رض فَقَالَ اُدْعُ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَقَالَ اَنْتَ مِنْهُمْ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ عمران رض سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت سے ستر ہزار آدمی بے حساب کے بہشت مین داخل ہونگے کسی نے عرض کیا یا حضرت وہ کون ہین فرمایا وے لوگ جو اپنے بدن کو نہین داغتے اور نہ جہاڑ پہونک کرواتے ہین اور نہ شگون بد لیتے ہین اور اپنے رب پر بہروسا کرتے ہین تو عکاشہ اُٹہہ کہڑا ہوا اور اُس نے عرض کیا کہ یا حضرت دعا کیجیئے کہ خدا مجھکو بہی انہین داخل کرے آپ نے فرمایا تو بہی اُن مین داخل ہوا پہر اور آدمی کہڑا ہوا اُسنے کہا یا حضرت دعا کیجیئے کہ اللہ مجھکو بہی اُن مین داخل کرے آپنے فرمایا عکاشہ تجھسے آگے بڑہ گیا۔ مسلم اُسکے راوی ہین۔

(۱۳) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الرُّقٰى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ قُلْنَا هٰذَا الرُّقٰى وَالتَّمَائِمُ قَدْ عَرَفْنَاهَا فَمَا التِّوَلَةُ قَالَ شَيْءٌ تَصْنَعُهُ النِّسَاءُ يَتَحَبَّبْنَ اِلٰى اَزْوَاجِهِنَّ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّوَلَةُ بِكَسْرِ التَّاءِ وَفَتْحِ الْوَاوِ مَا يُحَبِّبُ الْمَرْاَةُ اِلٰى زَوْجِهَا مِنْ اَنْوَاعِ السِّحْرِ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہا مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا فرماتے تہے کہ منتر اور تعویذ اور جپ کے گنڈون مین شرک ہے ایک عورت نے کہا کہ یہ بات تو کہو کہ میری آنکہہ بیمار ہوتی تہی تو مین فلانے یہودی کی طرف گیا جایا کرتی تہی وہ مجہے جہاڑ پہونک کرتا تہا تو میری آنکہہ بچہی ہوجاتی تہی۔ عبداللہ نے کہا کہ یہہ شیطان کا کام تہا کہ اُسمین اپنی انگلی سے چوکتا تہا اور جب وہ تجھے جہاڑ پہونک کرتا تہا تو باز رہتا تہا تجھکو کفایت کرتا تہا کہ تو یون کہتی یعنے یہہ دُعا پڑہتی لے جا بیماری کو اے رب آدمیون کے اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا نہین فائدہ دیتی ہے کوئی شفا سوائے شفا تیری کے ایسی شفا کہ کچہ بیماری نہ چہوڑے ابوداؤد اس کے راوی ہین تو کہا تہہ زیرت اور زبر واؤ کے ایک قسم جادو کی ہے جس سے مرد عورت پر عاشق ہوجاوی۔

(۱۴) **وَعَنْ** جَابِرٍ رض قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ النُّشْرَةِ قَالَ هِيَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنُّشْرَةُ مَا يُحَلُّ بِهِ عَنِ الْمَرِيْضِ مَا حَامَ بِهٖ مِنَ الدَّاءِ۔ ترجمہ جابر رض سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نشرہ سے پوچہے گئے فرمایا وہ شیطان کا کام ہے ابوداؤد اُس کے راوی ہین اور نشرہ وہ ایک قسم کا منتر ہی

جس سے بیمار کی بیہوشی دور کی جاتی ہے۔

(۱۵) وَعَنْ عِیسَی بْنِ حَمْزَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُکَیْمٍ وَبِهِ حَمْرَةٌ فَقُلْتُ أَلَا تُعَلِّقُ تَمِیمَةً فَقَالَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّقَ شَیْئًا وُکِّلَ إِلَیْهِ أَخْرَجَهُ أَبُودَاوٗدَ

ترجمہ عیسیٰ بن حمزہ رضہ سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن عکیم رضہ کے پاس اندر گیا اور اسکو سرخ باد ہوا تھا میں نے اس سے کہا کیا تو تعویذ گنڈہ نہیں لٹکاتا اس نے کہا میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں اس سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کچھ (تعویذ) لٹکاوے وہ اسی کی سپرد کیا جاتا ہے ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِی الطَّاعُوْنِ وَالْوَبَاءِ

تیسری فصل

طاعون اور وبا کے بیان میں

(۱۶) عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَقَالَ کَانَ عَذَابًا یَبْعَثُهُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَجَعَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ مَا مِنْ عَبْدٍ یَکُوْنُ فِیْ بَلَدٍ فَیَمْکُثُ فِیْهِ لَا یَخْرُجُ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا یَعْلَمُ أَنَّهُ لَا یُصِیْبُهُ إِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَهُ إِلَّا کَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِیْدٍ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ

ترجمہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طاعون کا حکم پوچھا آپ نے فرمایا وہ عذاب ہے کہ اللہ اگلی امتوں پر بھیجتا تھا سو اللہ نے اسکو ایمانداروں کے لیے رحمت ٹھہرایا ہے جو بندہ طاعون والے شہر میں ہو پھر وہیں صبر کرکے ثواب کے واسطے ٹھہرا رہے نکلے نہیں یقین جانتا ہو کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اسکے لیے (تقدیر میں) لکھا ہے وہی اسکو پہنچے گا تو اسکو شہید کے برابر ثواب ہوتا ہے۔ بخاری اس کے راوی ہیں

(۱۷) وَعَنْ أُسَامَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُوْنِ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا أَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ اسامہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی زمین میں طاعون سنو تو اس میں مت جاؤ اور جب کسی زمین میں پڑے اور تم وہاں موجود ہو تو اس میں سے باہر نکلو تینوں اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۸) وَعَنْ یَحْیَی بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَیْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ فَرْوَةَ بْنَ مُسَیْكٍ الْمُرَادِیَّ رضہ یَقُوْلُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدَنَا أَرْضٌ یُقَالُ لَهَا أَبْیَنُ هِیَ أَرْضُ رِیْفِنَا وَمِیْرَتِنَا وَهِیَ وَبِیَّةٌ فَقَالَ دَعْهَا عَنْكَ فَإِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوٗدَ الرِّیْفُ الْأَرْضُ ذَاتُ الزَّرْعِ وَالْخِصْبِ وَالْمِیْرَةُ الطَّعَامُ وَالْقَرَفُ الدُّنُوُّ مِنَ الشَّیْءِ وَکُلُّ شَیْءٍ دَانِیَةٍ فَقَدْ قَارَفْتَهُ وَالتَّلَفُ الْهَلَاكُ أَرَادَ أَنَّ مَنْ قَرُبَ مِنَ الْمَرِیْضِ وَدَنَا مِنْهُ تَلِفَ وَلَیْسَ هٰذَا مِنْ بَابِ الْعَدْوٰی بَلْ مِنْ بَابِ الطِّبِّ

ترجمہ یحییٰ بن عبداللہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ خبر دی مجھے اس شخص نے جس نے فروہ بن مسیک مرادی سے سنا کہتا تھا میں نے

لہ طاعون وبا عام کو کہتے ہیں اور حدیث میں آیا ہے کہ وہ دشمن جن ہوت کی نیزہ زنی ہے ۱۲

کہا یا حضرت ہمارے پاس ایک زمین ہے کہ اسکو ابین کہتے ہین وہ ہماری زراعت اور اناج کی زمین ہے لیکن اس زمین مین وبا ہے فرمایا کہ اسکو اپنے سے چھوڑ دے اسواسطے کہ زود کی سے ہلاکی ہے ابوداؤد اس کے راوی ہین۔ ریف زراعت اور زرانی والی زمین کو کہتے ہین اور بیرہ اناج کو کہتے ہین اور قرف کے معنے ہین قریب ہونا چیز سے جس چیز کے قریب ہو تو ہوا لفظ قارفت کا بجہ پر بولا گیا اور تلف کے معنی ہلاکی کے ہین اور مراد حدیث سے یہ ہے کہ جو شخص بیمار سے قریب ہو وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور یہ عدوی کے باب سے نہین بلکہ طب کے باب سے ہے۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِی الْعَیْنِ

چوتھی فصل

آنکھ کی تاثیر کے بیان مین

(۱۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْعَیْنُ حَقٌّ وَلَوْ کَانَ شَیْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْہُ الْعَیْنُ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَلَہٗ یَذْکُرِ الْعَیْنَ حَقٌّ وَلِلشَّیْخَیْنِ وَاَبُوْدَاؤُدَ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْعَیْنُ حَقٌّ زَادَ غَیْرُ الْبُخَارِیِّ وَنَہٰی عَنِ الْوَشْمِ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آنکھ کی تاثیر حق ہے اور اگر (بالفرض) کوئی چیز تقدیر سے آگے بڑھنے والی ہوتی تو آنکھ اس سے آگے بڑھ جاتی اور جب تم سے غسل کرنے کو کہا جائے تو نہا لیا کرو۔ مسلم اور ترمذی اس کے راوی ہین۔ اور نہین ذکر کیا کہ آنکھ حق ہے اور شیخین اور ابوداؤد نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آنکھ کا تاثیر حق ہے غیر بخاری نے ذکر کیا ہے اور منع کیا بدن گودنے سے۔

(۲۰) عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ کَانَ یُؤْمَرُ الْعَائِنُ اَنْ یَتَوَضَّاَ ثُمَّ یَغْتَسِلُ مِنْہُ الْمَعِیْنُ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ نظر لگانے والے کو حکم کیا جاتا تھا کہ وضو کرے پھر اس سے جس پانی سے نظر لگنے والا غسل کرے ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۲۱) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ اُمَامَۃَ بْنِ سَہْلِ بْنِ حُنَیْفٍ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَاہُ یَقُوْلُ اغْتَسَلَ اَبُوْ سَہْلٍ بِالْخَرَّارِ فَنَزَعَ جُبَّۃً کَانَتْ عَلَیْہِ عَامِرُ بْنُ رَبِیْعَۃَ یَنْظُرُ اِلَیْہِ وَکَانَ سَہْلٌ شَدِیْدَ الْبَیَاضِ حَسَنَ الْجِسْمِ فَقَالَ عَامِرٌ مَا رَاَیْتُ کَالْیَوْمِ وَلَا جِلْدَ مُخَبَّاۃٍ عَذْرَاءَ فَوُعِکَ سَہْلٌ مَکَانَہٗ فَاشْتَدَّ وَعْکُہٗ فَاُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَقِیْلَ لَہٗ مَا یَرْفَعُ رَاْسَہٗ وَکَانَ قَدِ اکْتَبَّ فِیْ جَنِیْبٍ فَقَالُوْا ھُوَ غَیْرُ رَاجٍ مَعَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاللّٰہِ مَا یَرْفَعُ رَاْسَہٗ فَقَالَ ھَلْ تَتَّہِمُوْنَ بِہٖ اَحَدًا فَقَالُوْا عَامِرَ بْنَ رَبِیْعَۃَ فَدَعَاہُ فَتَغَیَّظَ عَلَیْہِ وَقَالَ عَلَامَ یَقْتُلُ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ اَلَا بَرَّکْتَ اغْتَسِلْ لَہٗ فَغَسَلَ عَامِرٌ وَجْھَہٗ وَ

۱؎ اور حدیث مین آیا ہے کہ ایک کی بیماری دوسری کو لاہین لگ جاتی تو مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اس سے ہمارا دل نہین کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی بلکہ یہ دوا کے قسم سے ہے اور یہ اسکا ایک طبی علاج ہے ۱۲

۲؎ یعنے نظر لگانے والا پانی مین وضو کرے پھر جس پانی سے وہ شخص وضو کرے جسکو نظر لگی ہو ۱۲

يَدَيْهِ وَمِرْفَقَيْهِ وَكَبَّتَيْهِ وَاَطْرَافَ جَلِيْهِ وَدَاخِلَ اِزَارِهٖ فِيْ قَدَحٍ ثُمَّ صَبَّ عَلَيْهِ مِنْ وَرَائِهٖ فَبَرَأَ مِنْ سَاعَتِهٖ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ اَلْحَرَارُ بِخَاءٍ مُعْجَمَةٍ وَرَاءَيْنِ مُهْمَلَتَيْنِ مَوْضِعٌ بِقُرْبِ اَلْجُحْفَةِ وَالْحُنَّاءُ اَلْمَخْدَرَةُ وَالْعُذَّارَاءُ اَلْبِكْرُ وَقَوْلُهُ اَلَا بَرَّكْتَ اَيْ هَلَّا دَعَوْتَ لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَدَاخِلَ اِزَارِهٖ اَلطَّرَفُ اَلَّذِيْ يَلِيْ جَسَدَ اَلْمُؤْتَزِرِ ـــــ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ سرروایت ہے اس نے اپنے باپ سے سنا کہتے تھے کہ ابوسہل نے خرار میں غسل کیا اور اپنا پیراہن پہنا ہوا تھا اور عامر بن ربیعہ اسکی طرف دیکھ رہا تھا اور سہل بہت سفید خوب بدن والا تھا سو عامر نے کہا میں نے کوئی نہیں دیکھا مثل آج (۱) کی اور نہ کوئی بدن کنواری پردہ نشین کا مثل اس بدن کی تو سہل کو اسی وقت تپ ہوئی اور شدت کا بخار ہوا تو کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی اور آپ سے عرض کیا گیا وہ سر نہیں اٹھاتا اور اسکا نام شکرین لکھا گیا ہے لوگوں نے عرض کیا کہ یا حضرت وہ آپکے ساتھ نہیں جا سکتا واللہ وہ سر نہیں اوٹھا سکتا فرمایا اسکی نسبت تمہارا کیا گمان ہے لوگوں نے عرض کیا کہ عامر بن ربیعہ پر آپ نے اسکو بلایا اور سخت غصہ ہوئے اور فرمایا تم میں سے کوئی کیوں ناحق قتل کرتا ہے اپنے بھائی کو تو نے اس کے لیے برکت کی دعا کیوں نہ کی اس کے لیے غسل کر تو عامر نے اپنا منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں کہنیوں اور گھٹنوں اور پاؤں کی انگلیوں اور اپنے تہ بند کی اندر کی طرف کو ایک پیالے میں دھویا پھر پیچھے سے اسپر ڈالا تو اسی وقت تندرست ہو گیا مالک اسکے راوی میں خرار ساتھ خاء نقطے کے اور دو راء کے ایک جگہ ہے قریب جحفہ کے اور محناۃ پردہ نشین کو کہتے ہیں اور عذراء کنواری کو اور یہ جو فرمایا تبارک یعنے تو نے اس کے لیے برکت کی دعا کیوں نہ کی اور داخل ازار تہ بند کی وہ جانب ہے جو بدن کو لگتی رہتی ہے۔

كِتَابُ الطَّلَاقِ وَفِيْهِ سَبْعَةُ فُصُوْلٍ

(کتاب ہے)

طلاق کے بیان میں اور اسمیں سات فصل ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْ اَلْفَاظِهٖ

(پہلی فصل)

اُسکے الفاظ کے بیان میں۔

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اِذَا قَالَ اَنْتِ طَالِقٌ ثَلٰثًا بِفَمٍ وَاحِدٍ فَهِيَ وَاحِدَةٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ ذَكَرَهَا رَزِيْنٌ اِذَا قَالَ اَنْتِ طَالِقٌ اَنْتِ طَالِقٌ اَنْتِ طَالِقٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فِيْ وَاحِدَةٍ اِنْ اَرَادَ التَّوْكِيْدَ اَوْ لَمْ تَكُنْ غَيْرَ مَدْخُوْلٍ بِهَا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ جب کوئی ایک لفظ سے کہے

---

(۱) یعنے ایسا سفید اور عمدہ بدن میں نے کبھی نہیں دیکھا ۱۲ (۲) یعنی تو نے کیوں نہ کہا بارک اللہ علیک تا کہ نظر اسمیں تاثیر نہ کرتی ۱۲ (۳) یعنے طلاق کن کن لفظوں سے پڑتی ہے ۱۲ (۴) یعنی اپنی عورت کو ۱۲

تجھکو تین طلاق ہے تو ایک ہی طلاق پڑتی ہے ابوداؤد اُس کے راوی ہیں۔ اور زین کی روایت میں ہے کہ جب کوئی کہے تجھکو طلاق ہے تجھکو طلاق ہے تجھکو طلاق ہے تین بار اگر اُسکی مراد پہلی طلاق کی تاکید ہو تو ایک ہی طلاق پڑتی ہے۔ جبکہ اُس کے ساتھ نیت بھی ہو۔

(۲) **وعن** ابن عباس رض ان رجلا قال له انی طلقت امراتی مائة تطلیقة فماذا ترٰی علیّ فقال کلفت منک بثلث وسبع عن یتخذون ایات اللہ هزوا اخرجه مالك بلاغا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک مرد نے اُن سے کہا کہ میں نے اپنی عورت کو سو طلاق دی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ تین طلاقیں تیری طرف سے اُسکو پڑگئیں اور ستانوے طلاقوں سے تو نے خدا کی آیتوں کو ٹھٹھا ٹھہرایا۔ مالک اس کے راوی ہیں بطور رفع کے۔

(۳) **وعن** محمود بن لبید رض قال اخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن رجل طلق امراته ثلث تطلیقات جمیعا فقام غضبان ثم قال ایلعب بکتاب اللہ تعالٰی وانا بین اظهرکم حتی قام رجل فقال یا رسول اللہ الا اقتله اخرجه النسائی ترجمہ محمود بن لبید سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک مرد کی خبر ملی جس نے اپنی عورت کو تین طلاقیں اکٹھی دیں تو آپ غصہ سے کھڑے ہوئے یہ فرمایا کیا اللہ تعالٰی کی کتاب سے کھیلتا ہے اور حالانکہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں یہانتک کہ ایک مرد کھڑا ہوا اور اُس نے کہا یا حضرت صلعم حکم ہو تو اسکو مار ڈالوں۔ نسائی اس کے راوی ہیں۔

(۴) **وعن** عبد اللہ بن یزید بن رکانة عن ابیه عن جده رض قال قلت یا رسول اللہ انی طلقت امراتی البتة فقال ما اردت بها قلت واحدة قال واللہ ما اردت بها الا واحدة قلت واللہ ما اردت بها الا واحدة فقال هو ما اردت فردها الیه فطلقها الثانیة فی زمن عمر والثالثة فی زمن عثمان رض اخرجه ابوداؤد والترمذی ترجمہ اور عبد اللہ بن یزید بن رکانہ سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے اُس نے اپنے دادا سے روایت کی ہے اُس نے کہا یا حضرت میں نے اپنی عورت کو طلاق بتہ دی آپ نے فرمایا تو نے اُس سے کیا ارادہ کیا تھا میں نے کہا ایک۔ طلاق آپ نے فرمایا واللہ ایک طلاق ہی تیری مراد تھی میں نے عرض کیا واللہ میری مراد ایک ہی طلاق تھی سو فرمایا جو تیری مراد تھی وہی واقع ہوئی پھر اُسکو اُسکی طرف پھیر دیا پھر اُس نے اُسکو دوسری طلاق عمر فاروق کے زمانے میں دی اور تیسری طلاق عثمان رض کے زمانے میں دی۔ ابوداؤد اور ترمذی اُس کے راوی ہیں۔

(۵) **وعن** مالك انه بلغه انه کتب الی عمر بن الخطاب رض من العراق ان رجلا قال لامراته جبلك علی غاربك فکتب الی عامله ان مره ان یواتی فی بمکة فی الموسم فبینما عمر رضی اللہ عنه یطوف اذ لقیه الرجل فسلم علیه فقال له عمر من انت فقال انا الذی امرت ان اجیب الیک فقال له عمر اسالك بربّ هذه البنیة ما اردت بقولك جبلك علی غاربك فقال الرجل کرهت ان استحلفنی فی غیر هذا المکان ما صدقتك اردت بذلك الفراق فقال عمر رض هو ما اردت ترجمہ مالک سے روایت ہے انکو حدیث پہونچی کہ عمر بن

لہ اس واسطے کہ جب عورت تین طلاقوں سے بائن ہوگئی تو اب ستانوے طلاق کا محل نہ رہا تو یہ ٹھٹھا ہوا ۱۲

سہ یعنے ایک ہی طلاق پڑی ۱۲

خطاب کی طرف عراق سے لکھا گیا کہ ایک مرد نے اپنی عورت سے کہا ہے حبلک علی غاربک۔ تو انہوں نے اپنے عامل کی طرف لکھا کہ اسے کہدو کہ میں حج کے موسم میں تجھسے ملے سو جس حالت میں کہ حضرت عمر رضہ طواف کر رہے تھے کہ ناگہان وہ مرد ان سے ملا اور انکو سلام کیا عمر رضہ نے اس سے کہا کہ تو کون ہے اُس نے کہا میں وہی ہوں جسکو آپ نے حکم کیا تھا۔ لگے میں ملنے کا تو عمر رضہ نے اُس سے فرمایا کہ میں تجھسے پوچھتا ہوں اس گھر کے رب کی قسم دیکر کہا سچ اس قول سے تیری کیا مراد تھی حبلک علی غاربک تو اُس مرد نے کہا کہ اگر تو اور جگہہ میں مجھسے قسم لیتا تو میں تیرے آگے سچ نہ کہتا میری نیت جھوٹ دینے کی تھی تو عمر رضہ نے فرمایا جو تیری مراد تھی وہی ہوئی۔

(۶) **وَعَنْ** نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضہ کَانَ یَقُوْلُ فِی الْخَلِیَّۃِ وَالْبَرِیَّۃِ کُلُّ وَاحِدَۃٍ مِنْھُمَا ثَلٰثُ تَطْلِیْقَاتٍ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ ترجمہ نافع رضہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضہ نے فرمایا کہ جو شخص اپنی عورت سے خلیہ یا بریہ کہے تو دونوں سے ہر ایک میں تین تین طلاقیں پڑتی ہیں۔ مالک اُسکے راوی ہیں۔

(۷) **وَعَنْ** مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ عَلِیًّا کَانَ یَقُوْلُ فِی الرَّجُلِ یَقُوْلُ لِامْرَاَتِہٖ اَنْتِ عَلَیَّ حَرَامٌ اِنَّھَا ثَلٰثُ تَطْلِیْقَاتٍ ترجمہ مالک سے روایت ہے انکو حدیث پہونچی کہ حضرت علی رضہ فرماتے تھے اس مرد کے حق میں جو اپنی عورت سے کہے تو مجھپر حرام ہے کہ اُس سے تین طلاقیں پڑجاتی ہیں۔

(۸) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رضہ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ حَرَّمَ امْرَاَتَہٗ فَلَیْسَ بِشَیْءٍ ثُمَّ ھِیَ بِمِیْنٍ یُکَفِّرُھَا وَیَقُوْلُ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاللَّفْظُ لَھُمَا وَالنَّسَائِیُّ وَعِنْدَہٗ اَنَّ رَجُلًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنِّیْ جَعَلْتُ امْرَاَتِیْ عَلَیَّ حَرَامًا فَقَالَ کَذَبَتْ لَیْسَتْ بِحَرَامٍ ثُمَّ تَلَا ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ ثُمَّ قَالَ عَلَیْکَ اَغْلَظُ الْکَفَّارَۃِ عِتْقُ رَقَبَۃٍ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جو اپنی عورت کو اپنے اوپر حرام کرے تو یہ کچھ چیز نہیں یہ قسم ہے اس میں کفارہ قسم کا دیوے اور کہتے تھے البتہ تمہارے لیے رسول اللہ میں اچھی چال چلنی ہے شیخین اس کے راوی ہیں اور الفاظ شیخین کے ہیں اور نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ ایک مرد ابن عباس رضہ پاس آیا اور اُس نے کہا کہ میں نے اپنی عورت کو اپنے اوپر حرام کر دیا ہے اُنہوں نے فرمایا تو جھوٹا ہے حرام نہیں پھر یہ آیت پڑھی اے نبی کیوں حرام کرتا ہے جو اللہ نے تیرے لیے حلال کیا ہے۔ پھر فرمایا تجھپر کفارہ ہے بردہ آزاد کرنا۔

(۹) **وَعَنْ** مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ رَجُلًا اَتَی ابْنَ عُمَرَ رضہ فَقَالَ اِنِّیْ جَعَلْتُ اَمْرَ امْرَاَتِیْ بِیَدِھَا فَطَلَّقَتْ نَفْسَھَا ثَمَانًا تَرٰی فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رضہ لَہٗ کَمَا قَالَتْ فَقَالَ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَا تَفْعَلْ فَقَالَ اَنَا اَفْعَلُ اَنْتَ فَعَلْتَہٗ ترجمہ مالک سے روایت ہے انکو حدیث پہنچی کہ ایک مرد ابن عمر رضہ کے پاس آیا تو اُس نے کہا کہ میں نے اپنی عورت کی طلاق اُس کے ہاتھہ میں دیدی ہے تو اُس نے اپنے آپ طلاق لے لی ہے سو اُسکا کیا حکم ہے ابن عمر رضہ نے کہا میں دیکھتا ہوں جیسے عورت نے کہا ویسے اُسکو طلاق پڑ گئی تو اُس نے کہا اے آبا عبد الرحمن کر دیا ابن عمر رضہ کی کنیت ہے نہ کرو انہوں نے فرمایا میں کرتا ہوں تو نے اسکو کیا ہے۔

(۱۰) **وَعَنْ** خَارِجَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَاَتَاہُ مُحَمَّدُ ابْنُ اَبِیْ عَتِیْقٍ

۱؎ یعنی تیری رسی تیری گردن پر ہے جسنے چاہی تجھکو اختیار ہے ۱۲ ۲؎ یعنی طلاق ۱۲ ۳؎ یعنی تو مجھ سے خالی ہوئی یا الگ ہوئی ۱۲ ۴؎ یعنی جسنے طلاق کو اُسکے اختیار میں دیدیا اپنے تئیں طلاق دیوے یا نہ دیوے۔

وَعِنْدَهُ تَلَّ مَعَانٍ فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ نِعْمَا شَأْنُكَ فَقَالَ مَلَكْتُ امْرَأَتِي أَمْرَهَا فَفَارَقَتْنِي فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى ذٰلِكَ قَالَ الْقَدَرُ فَقَالَ زَيْدٌ إِرْتَجِعْهَا إِنْ شِئْتَ إِنَّمَا هِيَ وَاحِدَةٌ وَأَنْتَ أَمْلَكُ بِهَا أَخْرَجَهُ مَالِكٌ

ترجمہ خارجہ بن زید سے روایت ہے، کہ مین زید بن ثابت کے پاس بیٹھا ہوا تہا اپنے مین محمد بن عتیق اُنکے پاس روتا ہوا آیا زید نے اُن سے کہا کہ تیرا کیا حال ہے اُس نے کہا کہ اپنی عورت کی طلاق اُسکے ملک مین کی وہ مجہ سے جُدا ہوئی اُنہون نے کہا کہ اُسکا کیا سبب ہے کہا کہ تقدیر زید نے کہا کہ اگر تو چاہے تو اُس سے رجوع کرلے وہ فقط ایک ہی طلاق ہے اور تو اُسکا زیادہ مالک ہے۔ مالک اُسکے راوی ہین۔

(۱۱) **وَعَنْ** مَسْرُوْقٍ قَالَ مَا أُبَالِي خَيَّرْتُ امْرَأَتِي وَاحِدَةً أَوْ مِائَةً أَوْ أَلْفًا بَعْدَ أَنْ تُخَيِّرَنِي وَلَقَدْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ نِعْمَ فَقَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَكَانَ طَلَاقًا أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ **ترجمہ** مسروق سے روایت ہے کہا کہ مجھکو پروا نہین کہ مین عورت کو ایک بار اختیار دون یا سو بار یا ہزار بار جبکہ وہ مجھے اختیار کرلے اور البتہ پہنچے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُسکا حکم پوچہا تو اُنہون نے فرمایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو اختیار دیا کیا پس طلاق ہوئی۔ پانچون اُسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فِي الطَّلَاقِ قَبْلَ الدُّخُوْلِ

دوسری فصل

صحبت سے پہلے طلاق دینے کے بیان مین

(۱۲) **وَعَنْ** طَاوُسٍ أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ الدُّخُوْلِ بِهَا جَعَلُوْهَا وَاحِدَةً قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَلٰى كَانَ الرَّجُلُ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا جَعَلُوْهَا وَاحِدَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ فَلَمَّا رَأَى النَّاسَ تَتَايَعُوْا فِيْهَا قَالَ أَجِيْزُوْهُنَّ عَلَيْهِمْ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** طاؤس سے روایت ہے کہ ابوصہبا نے ابن عباس سے کہا کیا تم نہین جانتے کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو صحبت سے پہلے تین طلاقین دیتا تہا تو اُسکو ایک ہی طلاق ٹہیراتے تہے ابن عباس نے کہا ہان کیون نہین جب کوئی اپنی عورت کو صحبت سے پہلے تین طلاق دیتا تہا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین اور ابوبکر رضہ کے زمانے مین اور عمر رضہ کی ابتدا خلافت مین ایک ہی گنی جاتی تہی پہر جب عمر فاروق نے دیکہا کہ لوگ کثرت سے تین طلاقین دینے لگے تو فرمایا تین طلاقون کو اُنپر نافذ کردو۔ مسلم اور ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین۔

(۱۳) **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ قَالَ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَنْكِحَهَا فَجَاءَ يَسْتَفْتِي فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَسَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَقَالَ لَا نَرٰى أَنْ تَنْكِحَهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ فَقَالَ إِنَّمَا طَلَّقْتُ فِيْ أَيَّامِهَا وَاحِدَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّكَ

---

[1] یعنی ایک طلاق جسی بڑی ہے اس سے رجوع کرلے ۱۲ [2] یعنے اختیار دینے سے طلاق نہین پڑتی ۱۲

[3] یعنی فتوی دیدو کہ تین طلاقین پڑجاتی ہین ۱۲

ارسلت من يدك ما كان لك من فضل اخرجه مالك وهذا لفظه وابو داود ترجمہ محمد بن ایاس بن بکیر سے روایت ہے کہا کہ ایک مرد نے اپنی عورت کو صحبت سے پہلے تین طلاقین دین پھر اسکو خیال آیا کہ اُسے نکاح مین لاوے تو وہ فتوی پوچھتا ہوا آیا مین اُسکے ساتھ گیا تو اُس نے ابن عباس اور ابو ہریرہ رضہ سے پوچھا انہون نے کہا کہ ہم تیرا نکاح اُس سے جائز نہین دیکھتے یہانتک کہ وہ اور خاوند سے نکاح کرے اُس نے کہا کہ میری ایک طلاق سے وہ عورت بائن ہوگئی انہون نے فرمایا کہ تو نے اپنے ہاتھ سے اپنا اختیار کھو دیا یعنے ایک طلاق کافی تھی تین طلاق بے فائدہ دی اور جب سے دی تو اب کیا ہو سکتا ہے مالک اور ابو داؤد اسکے راوی ہین اور یہ الفاظ مالک کے ہین۔

(۱۴) وعن عطاء بن يسار قال سال رجل ابن عمر ودبن العاص عن رجل طلق امرأته ثلثا قبل ان يمسها فقال عطاء رحمه الله فقلت انما طلاق البكر واحدة فقال فى عبد الله انما انت قاض الواحدة تبينها والثلث تحرمها حتى تنكح زوجا غيره اخرجه مالك ترجمہ عطا بن یسار سے روایت ہے کہ ایک مرد نے ابن عمرو بن عاص سے ایک مرد کا حکم پوچھا جسنے اپنی عورت کو صحبت سے پہلے تین طلاقین دی تھین عطا کہتے ہین مینے کہا کہ کنواری عورت کو تو ایک ہی طلاق پڑتی ہے تو عبد اللہ نے مجھہ سے کہا کہ تم تو قاضی ہو عورت ایک طلاق سے بائن ہوجاتی ہے اور تین طلاقون سے حرام ہوجاتی ہے یہانتک کہ اور خاوند سے نکاح کرے۔ مالک اس کے راوی ہین۔

الفصل الثالث فى طلاق الحائض

تیسری فصل

طلاق حائض کے بیان مین

(۱۵) وعن ابن عمر رضى الله تعالى عنهما انه طلق امرأته وهى حائض فسال عمر النبى صلى الله عليه وسلم فقال مره فليراجعها ثم يمسكها حتى تطهر ثم تحيض فتطهر فان بدا له ان يطلقها فليطلقها قبل ان يمسها فتلك العدة كما امر الله عز وجل اخرجه الستة وفى رواية لمسلم مره فليراجعها ثم ليطلقها طاهرا او حاملا ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ انہون نے اپنی عورت کو حالت حیض[1] مین طلاق دی تو عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (اسکا حکم) پوچھا آپ نے فرمایا کہ اسکو کہو رجوع کرلیوے پھر اسکو اپنے پاس رہنے دے یہانتک کہ حیض سے پاک ہو پھر حیض بیٹھے پھر پاک ہو پھر اگر اُس کی نیت طلاق دینے کی ہو تو چاہیے کہ اسے طلاق دے صحبت کرنے سے پہلے پس یہی ہے وہ عدت جسکا خدا نے حکم کیا ہے چھٹوا اسکے راوی ہین۔ اور مسلم کی روایت مین ہے پس چاہیے کہ اُس سے رجوع کرلیوے پھر اُسے طلاق دے طہر کی حالت مین یا حمل کی حالت مین۔

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ حالت حیض مین طلاق حرام ہے لیکن پڑجاتی ہے ۱۲

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِی طَلَاقِ الْمُکْرَہِ وَالْمَجْنُوْنِ وَالسَّکْرَانِ

چوتھی فصل

طلاق مجبور اور مجنون اور مست کے بیان مین

(۱۶) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْہِ وَالْمَغْلُوْبِ عَلٰی عَقْلِہٖ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر طلاق نافذ ہے یعنے پڑجاتی ہے مگر دیوانے اور مسلوب العقل کی طلاق نہین پڑتی۔ ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۱۷) وَعَنْ عَلِیٍّ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْہِ وَالْمَکْرُہِ وَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنْ ثَلٰثَۃٍ عَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰی یَفِیْقَ وَعَنِ الصَّبِیِّ حَتّٰی یَدْرِکَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰی یَسْتَیْقِظَ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَۃٍ وَاُخْرٰی لَہٗ عَنْ عُثْمَانَ رضہ لَیْسَ لِسَکْرَانَ وَلَا مَجْنُوْنٍ طَلَاقٌ وَلَہٗ فِیْ اُخْرٰی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا وَقَالَ لَیْسَ لِمُسْتَکْرَہٍ وَلَا لِمَجْنُوْنٍ طَلَاقٌ ترجمہ علی رضہ سے روایت ہے، کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر طلاق جائز ہے مگر مجبور اور دیوانے کی طلاق نہین پڑتی اور کہا کیا تم نہین جانتے کہ تین آدمیون سے قلم اٹھا لیا گیا ہے ایک دیوانے سے جبتک کہ ہوش مین آوے اور لڑکے سے جب تک کہ بالغ ہو اور سوئے ہوئے سے یہان تک کہ جاگے بخاری اس کے راوی ہین۔ ترجمہ مین اور اسکی دوسری روایت مین عثمان رضہ سے آیا ہے کہ نشے والے اور دیوانے کی طلاق نہین پڑتی اور اسکی دوسری روایت مین ابن عباس سے آیا ہے کہ مجبور اور دیوانے کی طلاق نہین پڑتی۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِی الطَّلَاقِ قَبْلَ الْعَقْدِ

پانچوان فصل

نکاح سے پہلے طلاق دینے کے بیان مین

(۱۸) عَنْ مَالِکٍ رضہ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ وَعَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ وَالْقَاسِمَ ابْنَ مُحَمَّدٍ وَابْنَ شِھَابٍ وَسُلَیْمَانَ بْنَ یَسَارٍ رضہ کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اِذَا حَلَفَ الرَّجُلُ بِطَلَاقِ الْمَرْاَۃِ قَبْلَ اَنْ یَّنْکِحَھَا ثُمَّ اَکَّدَ اِنَّ ذٰلِکَ لَازِمٌ لَّہٗ اِذَا نَکَحَھَا ترجمہ مالک کے روایت کیا انکو حدیث پہونچی کہ عمر بن خطاب اور ابن مسعود اور سالم بن عبد اللہ رضہ اور قاسم بن محمد رضہ اور ابن شہاب اور سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالی عنہم کہتے تھے کہ جب کوئی مرد ایک عورت کی طلاق پر قسم کھاوے نکاح کرنے سے پہلے پھر قسم توڑے تو نکاح کرنے کے بعد طلاق پڑجاتی ہے۔

لہ یعنی انکی کلام کا کچھ اعتبار نہین ورنہ اوپر عند اللہ مواخذہ سے معلوم ہوا کہ دیوانے وغیرہ مذکورین کی طلاق نہین پڑتی ۱۲

(۱۹) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضہ كَانَ يَقُوْلُ فِيْمَنْ قَالَ كُلُّ امْرَأَةٍ اَتَزَوَّجُهَا فَهِيَ طَالِقٌ اِذَا اَنَا قُمْتُ فَقَعَدَتْ اَوْ اَمَةٍ بِعَيْنِهَا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ اِلَّا مَا فِيْهَا يَمِيْنُكَ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے اس شخص کے حق میں جو کہے کہ میں جو عورت نکاح کروں اُسکو طلاق ہے اور کسی قبیلے اور خاص عورت کا نام نہ لیوے تو طلاق نہیں پڑتی مگر اُسپر جسکا مالک ہو۔ مالکؒ اسکے راوی ہیں۔

(۲۰) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا طَلَاقَ وَلَا عِتْقَ وَلَا بَيْعَ اِلَّا فِيْمَا يَمْلِكُ وَمَنْ حَلَفَ عَلٰى مَعْصِيَةٍ فَلَا يَمِيْنَ لَهٗ وَمَنْ حَلَفَ عَلٰى قَطِيْعَةِ رَحِمٍ فَلَا يَمِيْنَ لَهٗ وَلَا نَذْرَ اِلَّا فِيْمَا يُبْتَغٰى بِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں طلاق اور نہ آزادی اور نہ بیع مگر اُن چیزمیں جو ملک میں ہو اور جو گناہ پر قسم کھادے اُسکی قسم نہیں اور جو ناتا توڑنے پر قسم کھادے اُسکی بھی قسم نہیں اور نہیں ہے نذر مگر خدا کی رضامندی میں ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۲۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ جَعَلَ اللّٰهُ الطَّلَاقَ بَعْدَ النِّكَاحِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةٍ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے طلاق کو نکاح کے بعد ٹھیرایا ہے۔ بخاری اس کے راوی ہیں ترجمہ میں۔

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ فِيْ طَلَاقِ الْعَبْدِ وَالْاَمَةِ

چھٹی فصل

غلام اور لونڈی کی طلاق کے بیان میں

(۲۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ طَلَاقُ الْاَمَةِ تَطْلِيْقَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لونڈی کی طلاق دو طلاقیں ہیں اور اُسکی عدت دو حیض ہیں۔ ابوداؤد اور ترمذی اُسکے راوی ہیں۔

(۲۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضہ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا طَلَّقَ الْعَبْدُ امْرَاَتَهٗ تَطْلِيْقَتَيْنِ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ حُرَّةً كَانَتْ اَوْ اَمَةً وَعِدَّةُ الْحُرَّةِ ثَلٰثُ حِيَضٍ وَعِدَّةُ الْاَمَةِ حَيْضَتَانِ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے وہ فرماتے تھے کہ جب غلام اپنی عورت کو دو طلاقیں دے تو وہ اُسپر حرام ہوجاتی ہے یہانتک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے خواہ آزاد ہو یا لونڈی اور آزاد عورت کی عدت تین حیض ہیں اور لونڈی کی عدت دو حیض ہیں مالک اس کے راوی ہیں۔

لہ یعنی طلاق اُسی عورت پر پڑتی ہے جو اُس کے نکاح میں ہو معلوم ہوا کہ نکاح سے پہلے طلاق نہیں پڑتی لغو ہے ۱۲ لہ اس سے معلوم ہوا کہ نکاح سے پہلے طلاق نہیں پڑتی ۱۲ سہ یعنی اُسکا بوسہ کرنا جائز نہیں ۱۲

(۲۴) وعن ابی حسن مولی بنی نوفل قال قلت لابن عباس رجل مملوک کانت تحته مملوکة ثم اعتقها تطلیقتین ثم عتقا بعد ذلک هل یصلح له ان یمسها قال نعم بقیت له واحدة تقضی بذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخرجه ابوداود والنسائی ترجمہ ابوالحسن مولی بنی نوفل سے روایت ہے کہ میںنے ابن عباس سے کہا کہ ایک غلام کے نکاح مین ایک لونڈی تھی اُس نے اُسکو دو طلاقین دین پھر دونون اسکے بعد آزاد ہوگئے تو کیا اسکو جائز ہے کہ اُسے نکاح کا پیغام کرے اُس نے کہا ہان اُس کے لیے ایک طلاق باقی ہے حکم کیا ہے ساتھہ اُس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین۔

(۲۵) وعن نافع قال کان ابن عمر یقول من اذن لعبده ان ینکح فالطلاق بید العبد لیس بید غیره من طلاق شیء فاما ان یأخذ الرجل امة غلامه وامة ولیدته فلا جناح علیه اخرجه مالک ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر کہا کرتے تھے کہ جو شخص اپنے غلام کو نکاح کرنے کی اجازت دے تو طلاق غلام کے ہاتھہ مین ہے اسکی طلاق کا غیر کو کچھ اختیار نہین اور اگر مرد اپنے غلام کی لونڈی یا لونڈی کی لونڈی چھین کر اُس سے صحبت کرے تو اسپر کچھ گناہ نہین مالک اس کے راوی ہین۔

(۲۶) وعن سلیمان بن یسار ان نفیعا مکاتبا کان لام سلمة زوج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم او عبدا کان تحته امرأة حرة فطلقها تطلیقتین ثم اراد ان یراجعها فسأل عثمان وزید بن ثابت فقال حرمت علیک اخرجه مالک ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ نفیع حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی ام سلمہ کا مکاتب یا غلام تھا اور اُسکے نکاح مین آزاد عورت تھی اُس نے اُسکو دو طلاقین دین پھر اُس نے چاہا کہ اُس سے رجوع کرے تو اُسنے عثمان رضی اللہ تعالی عنہ اور زید بن ثابت سے پوچھا دونون نے فرمایا کہ وہ تجھہ پر حرام ہوگئی مالک اُس کے راوی ہین۔

(۲۷) وعن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنهما قال طلاق الامة تطلیقتان وعدتها حیضتان او بیع سیدها وهبته لها وقیرانها اخرجه رزین ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے فرمایا کہ طلاق لونڈی کی پانچ چیزون مین آزاد کرنا اُسکا اور طلاق خاوند اُسکے کی اور بیع سردار اُس کے کی اور ہبہ کرنا اُسکا اور میراث مین ہاتھہ لگنا اُسکا رزین اُسکے راوی ہین۔

(۲۸) وعن عائشة رضی اللہ تعالی عنها قالت اردت ان اعتق جاریتین لی فامرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان ابدأ بالرجل قبل المرأة اخرجه ابوداود والنسائی وزاد رزین لئلا یکون لها خیار ترجمہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہا کہ میرے پاس دو غلام تھے میںنے چاہا کہ اُنکو آزاد کرون تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ آزاد کرون مرد کو عورت سے پہلے۔ ابوداؤد اور نسائی اُس کے راوی ہین۔ اور رزین نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ تا عورت کو فسخ نکاح کا اختیار نہ ہے۔

(۲۹) وعنها رضی اللہ تعالی عنها قالت کان فی بریرة ثلث سنن اعتقت فخیرت فی زوجها وقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الولاء لمن اعتق ودخل البرمة تفور فقربت الیه خبز وادم من ادم البیت فقال الم ار البرمة تفور قالوا ان لحم تصدق به علی بریرة وانت لا تأکل الصدقة

۱؎ یعنی اسکو پھر نکاح مین لاسکتا ہے ۱۲ ۲؎ یعنی ان پانچون طرح سے لونڈی پر طلاق پڑتی ہے ۱۲

فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَّ لَنَا هَدِيَّةٌ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ ترجمہ اور انہین سے روایت ہی فرمایا کہ بریرہ لونڈی کے مقدر مین تین حکم شروع ہوئی آزاد کی گئی اور اسکو اپنے خاوند کے پاس رہنے مین اختیار دیا گیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حق آزادی کا اُس کے لیے جس نے آزاد کیا اور آپ گھر مین تشریف لائے اور ہانڈی پک رہی تھی تو آپ کے آگے روٹی اور گھر کا سالن لایا گیا آپنے فرمایا کیا مین ہانڈی کیتی نہین دیکھ رہا ہون یعنے جو سالن پکے ہے وہ لاؤ گھر والون نے عرض کیا کہ وہ گوشت ہے جو بریرہ کو صدقہ دیا گیا اور آپ صدقہ نہین کہاتے آپنے فرمایا وہ اُس کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے تحفہ ہے یہ چھون اسکے راوی ہین -

(۳۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهٗ مُغِيْثٌ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ خَلْفَهَا يَطُوْفُ وَدُمُوْعُهٗ يَسِيْلُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ اَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيْثٍ بَرِيْرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيْرَةَ مُغِيْثًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَاْمُرُنِيْ قَالَ لَا اِنَّمَا اَنَا شَافِعٌ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا مُسْلِمًا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے، کہا کہ بریرہ کا خاوند غلام تھا اُسکو مغیث کہتے تھے گویا مین اُسکو دیکھ رہا ہون کہ اُسکے پیچھے گھومتا پھرتا ہے اور اسکے آنسون اُسکی داڑھی پر جاری ہین تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عباس سے فرمایا کیا تو تعجب نہین کرتا مغیث کی محبت سے جو بریرہ سے رکھتا ہے اور بریرہ کی نفرت مغیث سے کیسی ہے آپنے بریرہ سے فرمایا کہ اگر تو اُس کے پاس رہے تو خوب ہو اُس نے کہا یا حضرت کیا آپ کا حکم ہے فرمایا نہین مین تو فقط سفارش کرتا ہون اُس نے کہا مجھے اُسکی کچھ حاجت نہین مسلم کے سوائے پانچون اس کے راوی ہین -

(۳۱) وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ حَفْصَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَعْلَمَتْ زُبَرَاءَ كَانَتْ لِبَنِيْ عَدِيٍّ عُتِقَتْ عَبْدٍ اَنَّهٗ اِنْ سَكَنَتْ فَلَا خِيَارَ لَكِ فَقَالَتْ هُوَ الطَّلَاقُ ثُمَّ الطَّلَاقُ ثُمَّ الطَّلَاقُ فَفَارَقَتْهُ ثَلٰثًا ترجمہ مالک سے روایت ہے کہا مجھے حدیث پہونچی کہ ام المومنین حفصہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی نے معلوم کروایا زبراء کو جو قبیلے بنی عدی کی لونڈی تھی ایک غلام کے نکاح مین تھی پھر آزاد ہوگئی یہہ کہ اگر تو چاہے گی تو تجھہ کو کچھ اختیار رہے گا تو اُس نے کہا وہ طلاق ہے پھر طلاق ہے پھر طلاق ہے یہ کلمہ تین بار کہہ کر اُس سے جدا ہوئی

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ فِيْ اَحْكَامٍ مُتَفَرِّقَةٍ

ساتوین فصل

متفرق احکام مین

(۳۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ طَلَاقُ السُّنَّةِ اَنْ يُّطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِّنْ غَيْرِ جِمَاعٍ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ قُلْتُ وَتَرْجَمَ بِهِ الْبُخَارِيُّ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ترجمہ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ طلاق سنت یہ ہی کہ عورت کو طلاق دی تو حالت طہر مین بدون جماع کے نسائی اس کے راوی ہین - مین کہتا اور بخاری نے اسکا باب باندھا ہے - واللہ اعلم -

---

لہ یعنی اُس طہر مین طلاق دیوے جسمین جماع نہ کیا ہو ۱۲

(۳۳) وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ وَحُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُتْبَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ كُلَّهُمْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ رض يَقُوْلُ اَيُّمَا امْرَاَةٍ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا تَطْلِيْقَةً اَوْ تَطْلِيْقَتَيْنِ ثُمَّ تَرَكَهَا حَتّٰى تَحِلَّ وَيَتَزَوَّجَهَا زَوْجٌ غَيْرُهٗ فَيَمُوْتُ عَنْهَا اَوْ يُطَلِّقُهَا ثُمَّ يَرْدُدْهَا اَلْاَوَّلُ اِنَّهَا تَكُوْنُ عِنْدَهٗ عَلٰى مَا بَقِيَ مِنْ طَلَاقِهَا قَالَ مَالِكٌ وَهٰذَا قَالَ السُّنَّةُ الَّتِيْ لَا اخْتِلَافَ فِيْهَا عِنْدَنَا ترجمہ مالک سے روایت ہے کہا سنے ابن سیّب اور حمید بن عبدالرحمن اور عبیداللہ بن عبداللہ اور سلیمان بن یسار سے سُنا سب کہتے تھے ہم نے ابوہریرہ سے سُنا کہتے تھے سنے عمر فاروق سے سنا کہتے تھے کہ جس عورت کو خاوند ایک یا دو طلاق دے پھر اسے چھوڑ دے یہانتک کہ حلال ہو اور دوسرا خاوند اُس سے نکاح کرے پھر دوسرا خاوند اسکا مر جاوے یا اُسکو طلاق دیدے پھر پہلا خاوند اُسے نکاح کر لیوے کہ وہ اُس کے پاس ہے گی بقدر اپنی باقی طلاق کے کہا مالک نے کہ اس سُنت مین ہمارے نزدیک کچھ اختلاف نہین

(۳۴) وَعَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ شَيْئًا اَبْغَضَ اِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ وَفِيْ اُخْرٰى بَعْضُ الْحَلَالِ اِلَى اللّٰهِ الطَّلَاقُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ محارب بن دثار سے روایت ہے اُسنے ابن عمر سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی نزدیک کوئی چیز حلال طلاق سے زیادہ ناپسند نہین اور دوسری مین آیا ہے کہ حلال چیزون مین زیادہ ناپسند خدا کے نزدیک طلاق ہے ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۳۵) وَعَنْ ثَوْبَانَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ سَاَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقَهَا مِنْ غَيْرِ مَا بَاْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ثوبان رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت اپنے خاوند سے طلاق مانگے بغیر کسی عذر کے تو اُسپر بہشت کی بو حرام ہے ابوداؤد اور ترمذی اُسکے راوی ہین۔

(۳۶) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ الرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ مَا شَاءَ اَنْ يُّطَلِّقَ وَهِيَ امْرَاَتُهٗ اِذَا رَاجَعَهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ وَاِنْ طَلَّقَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ اَوْ اَكْثَرَ حَتّٰى قَالَ رَجُلٌ لِاِمْرَاَتِهٖ وَاللّٰهِ لَا اُطَلِّقُكِ فَتَبِيْنِيْنَ مِنِّيْ وَلَا اٰوِيْكِ اَبَدًا قَالَتْ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ اُطَلِّقُكِ فَكُلَّمَا هَمَّتْ عِدَّتُكِ اَنْ تَنْقَضِيَ رَاجَعْتُكِ فَذَهَبَتِ الْمَرْاَةُ فَدَخَلَتْ عَلٰى عَائِشَةَ فَاَخْبَرَتْهَا بِذٰلِكَ فَسَكَتَتْ حَتّٰى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُ فَسَكَتَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَاسْتَاْنَفَ النَّاسُ الطَّلَاقَ مُسْتَقْبِلًا مَنْ كَانَ طَلَّقَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ طَلَّقَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ دستور تھا یعنے ابتداء اسلام مین کہ مرد اپنی عورت کو جتنا چاہتا تھا طلاق دیتا تھا پھر اگر وہ عدت مین رجوع کر لیتا تو وہ اُسکی عورت رہتی اگرچہ اسے سو طلاق یا زیادہ دیتا یہانتک کہ ایک مرد نے اپنی عورت سے کہا کہ واللہ نہ مین تجھے طلاق دونگا کہ تو مجھ سے بائن ہو جاوے اور مین تجھ کو اپنے پاس کبھی جگہہ دونگا اس نے کہا اور کیونکر ہو گا اُس نے کہا مین تجھے طلاق

یعنی پہلے خاوند نے ایک یا دو طلاق دیکر اپنی عورت کو چھوڑا اور وہ عورت کسی دوسرے کے نکاح مین چلی گئی اور دوسرے خاوند سے جدا ہو کر پہلے کے نکاح مین آگئی ہے تو وہ عورت بقدر باقی طلاق پہلے کے نکاح مین رہ سکتی ہے یعنی اگر ایک طلاق باقی ہے تو ایک اگر دو ہین تو دو سے جدا ہو جاوے گی۔

دیا کرو لگا پھر جب تیسری عدت گذرنے کے قریب ہوا کرے گی تو مین تجھسے رجوع کر لیا کرون گا۔ تو وہ عورت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس گئی اور انکو اسبات کی خبر دی آپ چپ ہو رہین یہانتک کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو آپکو خبر دی آپ چپ رہے تو قرآن مین یہ حکم اترا کہ طلاق دو ہی بار ہے پھر رکھ لینا ہے موافق دستور کے یا رخصت کر دینا ہے اچھی طرح سے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا تو لوگون نے آیندہ کو از سر نو طلاق شروع کی جس نے پہلے طلاق دی تھی اور جس نے پہلے طلاق نہ دی تھی ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳۷) **وَعَنْ** عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ رض اَنَّهٗ سَاَلَهٗ رَجُلٌ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ ثُمَّ وَقَعَ بِهَا وَلَمْ يُشْهِدْ عَلٰى طَلَاقِهَا وَلَا عَلٰى رَجْعَتِهَا فَقَالَ طَلَّقْتَ لِغَيْرِ السُّنَّةِ وَرَاجَعْتَ لِغَيْرِ السُّنَّةِ اَشْهِدْ عَلٰى طَلَاقِهَا وَعَلٰى رَجْعَتِهَا فَقَالَ طَلَّقْتُ لِغَيْرِ السُّنَّةِ وَرَاجَعْتُ لِغَيْرِ السُّنَّةِ اَشْهِدْ عَلٰى طَلَاقِهَا وَعَلٰى رَجْعَتِهَا وَلَا تَعُدْ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے اُن سے پوچھا جس نے اپنی عورت کو طلاق دی پھر اُس سے صحبت کر لی نہ اُسنے اُسکی طلاق پر کوئی گواہ کیا ہے اور نہ اسکے رجوع پر تو انہون نے فرمایا کہ تو نے خلاف سُنت طلاق دی اور خلاف سُنت رجوع کیا اُس کی طلاق اور رجوع پر گواہ کر اور پھر ایسا نہ کرنا ابوداؤد اُس کے راوی ہین۔

(۳۸) **وَعَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ اَنْ تَسْاَلَ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَاِنَّ مَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حلال نہین کسی عورت کو کہ اپنی سوکن کی طلاق مانگے تاکہ اوندیل[۱] لیوے جو اُس کے پیالے مین ہے اور تاکہ نکاح کرے اس لیے کہ اُسکو تو وہی ملیگا جو اُسکی قسمت مین لکھا گیا ہے جمہون اُسکے راوی ہین۔

(۳۹) **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ اَلنِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِىُّ ترجمہ اور انہین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزین ہین کہ انکا قصد بھی قصد ہے اور انکا ٹھٹھا بھی قصد ہے نکاح اور طلاق اور رجوع کرنا۔ ابوداؤد اور ترمذی اُسکے راوی ہین۔

(۴۰) **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ فَمَتَّعَهَا بِوَلِيْدَةٍ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ عبدالرحمن بن عوفؓ سے روایت ہے کہ اُنہون نے اپنی عورت کو طلادی اور اُسکو متعہ مین لونڈی دی مالک اسکے راوی ہین ف متعہ اُس چیز کو کہتے ہین جو خاوند عورت کو طلاق کے وقت کچھ بطور سلوک کے دیتا ہے علاوہ مہر کے ادنی درجہ اُسکا ایک جوڑا ہے۔ اور اعلی درجہ ایک لونڈی ہے یا غلام۔

---

[۱] یعنے رجوع کرنا وہی طلاق مین جائز ہے۔ پہ تیسری طلاق کے بعد رجوع نہین ہو سکتا ۱۲

[۲] یعنے پہلی طلاقین شمار نہ ہوئین جو حکم انہونے سے پہلے دے چکے تھے ۱۲

[۳] یعنے اسکا کہنا آپ نے لیوے ۱۲

[۴] یعنی اگر کوئی ہنسی یا ٹھٹھے کے راہ سے کہے کہ مینے طلاق دی تو طلاق پڑجاتی ہے اگرچہ دل مین طلاق کی نیت نہ ہو ۱۲

کِتَابُ الطِّیَرَۃِ وَالْفَالِ

(کتاب ہے)

شگون[1] بد اور فال نیک لینے کے بیان مین

(۱) عَنْ بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یَتَطَیَّرُ مِنْ شَیْءٍ وَکَانَ اِذَا بَعَثَ عَامِلًا سَأَلَ عَنِ اسْمِہٖ فَاِنْ اَعْجَبَہٗ فَرِحَ بِہٖ وَرُئِیَ بِشْرُ ذٰلِکَ فِیْ وَجْھِہٖ وَاِنْ کَرِہَ اسْمَہٗ رُئِیَ ذٰلِکَ فِیْ وَجْھِہٖ فَاِذَا دَخَلَ قَرْیَۃً سَأَلَ عَنِ اسْمِھَا فَاِنْ اَعْجَبَہٗ فَرِحَ بِھَا وَاِنْ کَرِہَ اسْمَھَا عُرِفَ ذٰلِکَ فِیْ وَجْھِہٖ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کسی شے سے شگون نہ نہین لیتے تھے اور آپ کا دستور تھا کہ جب کسی تحصیلدار کو بھیجتے تو اسکا نام پوچھتے پھر اگر اسکا نام آپ کو خوش لگتا تو اس سے خوش ہوتے اور اگر اسکو بُرا مانتے تو اُسکا اثر آپ کے چہرے مین پہچانا جاتا۔ ابو داؤد اُس کے راوی ہین

(۲) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ کَلِمَۃً اَعْجَبَتْہُ قَالَ اَخَذْنَا فَالَکَ مِنْ فِیْکَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا دستور تھا کہ جب کوئی عمدہ بات سنتے تو فرماتے کہ ہمنے تیری نیک فال تیرے مُنہ سے لی۔ ابو داؤد اسکے راوی ہین

(۳) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ یُعْجِبُہٗ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَۃٍ اَنْ یَّسْمَعَ یَا رَاشِدُ یَا نَجِیْحُ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس رضے اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی کام کے واسطے نکلتے تھے (اور کسی کے مُنہ سے) یا رَاشِدُ[2] یا نَجِیْحُ سنتے تھے تو اس سے خوش ہوتے تھے۔ ترمذی اُس کے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ عُرْوَۃَ بْنِ عَامِرٍ الْقُرَشِیِّ قَالَ ذُکِرَتِ الطِّیَرَۃُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنُھَا الْفَالُ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ مَا یَکْرَہُ فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَدْفَعُ السَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عروہ بن عامر قرشی رضہ سے روایت ہے کہ مین نے حضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کے پاس شگون بد کا ذکر کیا تو آپنے فرمایا کہ بہتر اس مین فال ہے اور نہ پھیرے وہ مسلمان کو کام سے اور جب کوئی بُری بات دیکھے تو چاہیے کہ کہے یہ دُعا اِلّا بک تک پڑھے یعنی الٰہی تیرے سوا کوئی بھلائیان نہین دیتا اور تیرے سوا کوئی بدیون کو نہین مٹاتا اور نہین طاقت پھرنے گناہون سے اور نہ قوت بندگی کی مگر تیری توفیق سے۔ ابو داؤد اس کے راوی ہین۔

(۵) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ قَالَھَا ثَلٰثًا وَمَا مِنَّا اِلَّا اللّٰہُ یُذْھِبُہٗ بِالتَّوَکُّلِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَذَکَرَ التِّرْمِذِیُّ قَوْلَہٗ وَمَا مِنَّا

---

[1] شگون بد بیضاد درست نہین۔ رفال لینی درست ہے ۱۲ [2] راشد کے معنے ہین راہ پانیوالے سے خلاصی پانیوالے ۱۲

لِأَنَّ فِيهِ مَحْذُوفٌ وَتَقْدِيرُهُ وَمَا مِنَّا إِلَّا مَنْ يَتَطَيَّرُ بِهِ التَّطَيُّرَ وَسَيَأْتِي إِلَى قَلِيلٍ الْإِشَارَةُ لَهُ حُذِفَ ذَلِكَ لِاخْتِصَارٍ أَوْ اعْتِمَادًا عَلَى فَهْمِ السَّامِعِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَوْلُهُ وَمَا مِنَّا إِلَى آخِرِهِ هُوَ عِنْدِي مِنْ قَوْلِ عَبْدِ اللهِ ترجمہ ابن مسعود کی روایت سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شگون بد لینا شرک ہے یہ آپ نے تین بار فرمایا اور نہیں ہم میں سے کوئی مگر کہ لیجاتا ہے اسکو اللہ ساتھ توکل کے ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور قول اسکا وَمَا مِنَّا الخ تو اسمیں محذوف ہے اور وہ اصل میں یوں ہے اور نہیں ہم سے کوئی مگر کہ شگون بد اسکو عارض ہوتا ہے۔ اور دل میں آنیکے بُرائی گذرتی ہے لیکن یہ اختصار کی وجہ سے اور فہم سامع کے اعتماد پر حذف کیا گیا اور کہا سلیمان نے کہ میرے نزدیک یہ عبداللہ کا قول ہے۔ یعنے ماً منا الخ

(۶) وَعَنْ أَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ قَالُوا وَمَا الْفَأْلُ قَالَ كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ قَالَ وَيُعْجِبُنِي الْفَأْلُ الصَّالِحُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ ترجمہ انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگجاتی اور نہیں ہے شگون بد لینا اور مجکو فال خوش لگتی ہے لوگوں نے عرض کیا کہ فال کیا ہے فرمایا کہ اچھی بات نسائی کے سوائے پانچوں اسکے راوی ہیں اور بخاری نے اتنا زیادہ کیا ہے فرمایا کہ نیک فال مجھے خوش لگتی ہے یعنی بات نیک۔

(۷) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ يَعْنِي الشُّؤْمَ فِي شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالْمَسْكَنِ أَخْرَجَهُ الثَّلَاثَةُ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نحوست کسی چیز میں ہے تو گھوڑے اور عورت اور گھر میں ہے۔ تینوں اس کے راوی ہیں۔

(۸) وَعَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا غُولَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ يُقَالُ الصَّفَرُ حَيَّةٌ فِي الْبَطْنِ تُصِيبُ الْإِنْسَانَ إِذَا جَاعَ فَتُؤْذِيهِ وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَزْعُمُ أَنَّهَا تَعْدِي وَقِيلَ هُوَ تَأْخِيرُ الْمُحَرَّمِ إِلَى صَفَرٍ وَهُوَ النَّسِيءُ الَّذِي كَانَتِ الْجَاهِلِيَّةُ تَفْعَلُهُ فَأَبْطَلَهَا الْإِسْلَامُ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگجاتی اور صفر کا اعتبار نہیں غول کا مسلم اسکے راوی ہیں کہتے ہیں صفر ایک سانپ ہے جو آدمی کے پیٹ میں پیدا ہوتا ہے جب بھوکا ہوتا ہے تو آدمی کو ایذا دیتا ہے۔ اور عرب لوگ گمان کرتے تھے۔ کہ وہ متعدی ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا وہ تاخیر کرنا محرم کے مہینے کا صفر تک اور اسی کو نسی کہتے ہیں جو کفر کے وقت لوگ کیا کرتے تھے اسلام نے اسکو باطل کیا

(۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللهِ مَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَأْتِي الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ فِيهَا فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ

لہ یعنی بوجہ شگون بد لینے کے کام سے نہ رکے ۱۲ سے یعنی شگون بد لینے کا خیال دل میں خواہ مخواہ گذر جاتا ہے اور اس کے کام کا رنا بُرا معلوم ہوتا ہے ۱۲ سے یعنی دونوں جہینوں کو باری باری سے بدل لیتے ہیں ۴ سے یعنے اگر بالفرض نحوست ہوتی تو انہیں تین چیزوں میں ہوتی اور مقصود حدیث کا یہ ہے کہ نحوست کسی چیز میں نہیں ہے ۱۲

وَابُوْدَاؤد ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگجاتی اور نہیں صفر اور نہ ہامہ ایک گنوار نے کہا یا حضرت کیا حال ہے اونٹوں کا کہ بالو ملکے بیابان مین ہوتے ہین گویا کہ وہ ہرن ہین سو کوئی خارش دررا اونٹ اُن مین آکر داخل ہوتا ہے تو سب کو خارش دار کر دیتا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے اونٹ کو کس نے خارش پیدا کی تھی بخاری اور ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۱۰) وَعَنْ قُطْنِ ابْنِ قَبِيْصَةَ عَنْ اَبِيْهِ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْعِيَافَةُ وَالطَّيْرَةُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤُدَ اَلْعِيَافَةُ زَجْرُ الطَّيْرِ وَالتَّفَاؤُلُ بِهَا كَانَتِ الْعَرَبُ تَفْعَلُهٗ وَالطَّرْقُ الضَّرْبُ بِالْحَصَا وَقِيْلَ هُوَ الْخَطُّ فِي الرَّمْلِ وَفِيْ كِتَابِ اَبِيْ دَاؤُدَ اِنَّ الطَّرْقَ الزَّجْرُ وَالْعِيَافَةُ الْخَطُّ وَالْجِبْتُ كُلُّ مَا عُبِدَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَقِيْلَ هُوَ الْكَاهِنُ وَالشَّيْطَانُ ترجمہ قطن بن قبیصہ سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ سے روایت کی اُس نے کہا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ عیافت اور شگون بد اور طریق جبت مین داخل ہے۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین۔ اور عیافت کے معنے ہین جانورون کا اُڑانا اور اُن سے فال لینا عرب لوگ یہ کام کیا کرتے تھے اور طریق پتھرون کا مارنا ہے اور بعضون نے کہا کہ وہ لکیر کھینچنا ہے ریت مین اور ابوداؤد کی کتاب مین ہے کہ طریق جانور کا اڑانا ہے اور عیافت لکیر کھینچنے کو کہتے ہین۔ اور جبت وہ چیز ہے جو خدا کے سوائے پوجی جاوے اور بعضون نے کہا کہ کاہن اور شیطان کو کہتے ہین۔

(۱۱) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا فِيْ دَارٍ كَثِيْرٍ فِيْهَا عَدَدُنَا كَثِيْرٌ فِيْهَا اَمْوَالُنَا فَتَحَوَّلْنَا اِلٰى دَارٍ اُخْرٰى فَقَلَّ فِيْهَا عَدَدُنَا وَقَلَّتْ فِيْهَا اَمْوَالُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دَعُوْهَا ذَمِيْمَةً اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہا کہ ایک مرد نے عرض کیا یا حضرت ہم ایک گھر مین رہتے تھے اُس مین ہماری تعداد بہت تھی اور ہمارے مال بہت تھے پھر ہم دوسرے گھر مین جا رہے اُس مین ہمارے آدمی بھی گھٹ گئے اور ہمارے مال بھی کم ہوگئے تو آپ نے فرمایا کہ چھوڑ دو اُس کو اسحالت مین کہ وہ مذموم ہے ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

حَرْفُ الظَّاءِ وَفِيْهِ كِتَابُ الظِّهَارِ

حرف ظاء کا بیان

اور اس مین کتاب الظہار ہے

(۱) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْبَيَاضِيِّ رض قَالَ كُنْتُ اِمْرَأً اُصِيْبُ مِنَ النِّسَاءِ مَا لَا يُصِيْبُ غَيْرِيْ

فلما دخل شهر رمضان خفت عن اصیب من امرأتی شیئا یتتابع بی حتی اصبح فاظاهرت منها حتی ینسلخ شهر رمضان فبینا هی تخدمنی ذات لیلة اذ تکشف لی منها شیء فلم ألبث ان نزوت علیها فلما اصبحت خرجت الی قومی فاخبرتهم الخبر قال فقلت امشوا معی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قالوا لا واللہ فانطلقت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاخبرتہ فقال انت بذاک یا سلمة قلت انا بذاک یا رسول اللہ مرتین وانا صابر لامر اللہ فاحکم فی بما اراک اللہ قال حرر رقبة قلت والذی بعثک بالحق نبیا ما املک رقبة غیرها وضربت صفحة رقبتی قال فصم شهرین متتابعین قلت وهل اصبت الذی اصبت الا من الصیام قال فاطعم وسقا من تمر بین ستین مسکینا قلت والذی بعثک بالحق نبیا لقد بتنا وحشین ما لنا طعام قال فانطلق الی صاحب صدقة بنی زریق فلیدفعها الیک فاطعم ستین مسکینا وسقا من تمر وکل انت وعیالک بقیتها فرجعت الی قومی فقلت وجدت عندکم الضیق ووجدت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم السعة وحسن الرأی وقد امر لی بصدقتکم اخرجہ ابوداؤد والترمذی ولابی داؤد وفی اخری ان جمیلة کانت تخدم اوس بن الصامت وکان رجلا به لمم وکان اذا اشتد لممہ ظاهر من امرأته فانزل اللہ فیه کفارة الظهار التتابع التهافت فی الشر والتجاحر فیه ولا یکون الا فی الشر ومعنی نزوت وثبت علیها واراد به الجماع وقوله بتنا وحشین ای لا طعام لنا یقال اوحش الرجل اذا جاع وتوحش اذا خلا بطنه۔

ترجمہ سلمہ بن صخر بیاضی رضہ سے روایت ہے کہا کہ مین مرد بہت شہوت والا تھا یعنی صحبت عورتون سے مین کرتا تہا اور لوگ ذکر کرتے ہے پہر جب رمضان کا مہینا داخل ہوا تو مین ڈرا کہ عورت سے کچہ صحبت کر بیٹہون جسکی برائی صبح تک مجہے نہ چہوڑے تو مینے اُس سے ظہار[1] کر لیا یہانتک کہ مہینہ رمضان کا گذر جاے سو جس حال مین کہ وہ ایک رات میری خدمت مین حاضر تہی کہ اسکا کچہہ بدن میرے سامنے ظاہر ہوا تو مین نہ رہ سکا اُسپر چڑہ گیا۔ جب صبح ہوئی تو مین اپنی قوم کی طرف نکلا اور اُنکو اپنے حال سے خبر دی مینے کہا میرے ساتہہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چلو انہون نے کہا واللہ ہم نہین جائینگے پہر مین خود حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا اور اپنا حال آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اے سلمہ کیا تو نے یہہ کام کیا ہے مینے کہا ہان یا حضرت کیا ہے دوبار اور مین خدا کے حکم پر صابر ہون سو جو خدا کا حکم ہو بیان کیجئے آپ نے فرمایا کہ غلام آزاد کر مینے کہا قسم ہے اُسکی جسنے آپ کو سچا پیغمبر کیا ہے مین اُس کے سوائے اور گردن کا مالک نہین ہون اور مینے اپنی گردن پر تہپڑ مارا یعنے اپنی گردن کے سوائے اور کسی چیز کا مالک نہین ہون فرمایا پس روزے رکھ دو مہینے پے درپے مینے کہا کہ نہین مبتلا ہوا مین اس مصیبت مین مگر روزے کے سبب سے فرمایا پس ایک وسق کہجورون کا ساٹہہ مسکینون کو کہلا دے مینے کہا قسم ہے اُس ذات کی جسنے آپ کو سچا پیغمبر کیا ہمنے بہوکے رات کاٹی ہے ہمارے پاس کہانا نہین فرمایا پس زریق کے صدقہ کرنے والے کی طرف جا کہ وہ تجہہ کو صدقہ دے گا تو ایک وسق کہجورون کی ساٹہہ مسکینون کو کہلا اور باقی تو اور تیرا عیال کہا ؤ پہر مین اپنی قوم کی طرف پہرا مینے اُن سے کہا کہ مینے تمہارے پاس تنگی پائی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

[1] ظہار یہہ ہے کہ اپنی عورت سے کہے کہ تو مجہپر ایسی ہے جیسے میری ماں اور ظہر کے لفظ حدیث مین زائد ہے اسی واسطے اللہ نے قرآن مین اُنپر رد کیا کہ وہ انکی مائین نہین ہین اور ظہر کا لفظ ذکر نہین کیا۔

کے پاس کشادگی اور نیک سے پانی اور تمہارے صدقہ کا میرے لیے حکم فرمایا ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہین اور ابوداؤد کی دوسری روایت مین ہے کہ جمیلہ اوس بن صامت رضہ کے نکاح مین تھی اور وہ جنونی آدمی تھا جب اُسکا جنون زیادہ ہوتا تھا تو اپنی عورت سے ظہار کر لیا کرتا تھا تو خدا نے ظہار کا کفارہ اتارا۔ تابع کہتے ہین گرنے کو اور کجی کرنے کو ترمین اور نہین ہوتا ہے تابع مگر ترمین اور نزدت کے معنے ہین اُسپر کود ایعنے اُس سے صحبت کی اور بنا وحشین یعنے ہمارے پاس کہانا نہ تھا کہا جاتا ہے محاورے عرب مین۔ اوحش الرجل جب بھوکا ہو۔

حَرْفُ الْعَيْنِ وَفِيْهِ سِتَّةُ كُتُبٍ

حرف عین کا بیان اور اس مین چھ کتا بین ہین

اَلْعِلْمُ اَلْعَفْوُ اَلْعِتْقُ وَالتَّدْبِيْرُ اَلْعِدَّةُ وَالْاِسْتِبْرَاءُ اَلْعَارِيَةُ اَلْعُمْرٰى وَالرُّقْبٰى

علم سیکھنا معاف کرنا آزاد کرنا مدبر کرنا عدت استبرا عاریت لینا عمری رقبی

كِتَابُ الْعِلْمِ وَفِيْهِ سَبْعَةُ فُصُوْلٍ

کتاب ہے علم کے بیان مین اور اس مین سات فصل ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْ فَضْلِ الْعُلَمَاءِ

پہلی فصل

عالمون کی فضیلت کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضہ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ عَابِدٌ وَعَالِمٌ فَقَالَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمْ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَمَلٰٓئِكَتَهٗ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَاَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَاَهْلَ الْاَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا وَالْحِيْتَانَ فِي الْبَحْرِ يُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ ترجمہ ابوامامہ سے روایت ہو کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دو مردون کا ذکر ہوا اُن مین ایک عابد تھا اور دوسرا عالم تو آپ نے فرمایا کہ فضیلت عالم کی عابد پر جیسے مجھکو فضیلت ہے

تمہارے پر ترمذی اس کے راوی ہین اور اسکو صحیح کہتے ہین اور اسکی ایک روایت مین ہے کہ مقرر اللہ تعالی اور اسکے فرشتے اور تمام آسمان اور زمین والے یہانتک کہ چیونٹی اپنی سوراخ مین اور مچھلیان دریا مین رحمت کی دعا مانگتی ہین۔ اُنکے لئے جو لوگون کو نیکی سکھلاتے ہین۔

(۲) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقِيْهٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک (عالم) فقیہہ شیطان پر ہزار عابد سے سخت تر ہے ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۳) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَكْرَمُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ اَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَيُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ بْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ بْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ بْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْئَلُوْنِيْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ سب دیسون مین خدا کے نزدیک کون زیادہ بزرگ ہے فرمایا اُن مین خدا کے نزدیک زیادہ بزرگ وہ ہے جو اُن مین زیادہ پرہیزگار ہو لوگون نے عرض کی کہ یہہ بات نہین پوچھتے فرمایا پس یوسف علیہ السلام کہ خود نبی ہین اور انکا باپ نبی ہے اور اُن کا دادا نبی ہے اور اُنکا پردادا نبی ہے لوگون نے عرض کیا ہم یہہ نہین پوچھتے فرمایا کیا تم عرب کے خاندانون کا حال پوچھتے ہو کہا ہان فرمایا جو لوگ جاہلیت کے وقت مین افضل تھے وہی اسلام مین بھی افضل ہین جبکہ دین کو سمجھ لیوین شیخین اسکے راوی ہین۔

(۴) **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِيْهُ فِي الدِّيْنِ اِنِ احْتِيْجَ اِلَيْهِ نَفَعَ وَاِنِ اسْتُغْنِيَ عَنْهُ اَغْنٰى نَفْسَهٗ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ **ترجمہ** علی مرتضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مرد اچھا ہے جو دین مین سمجھ بوجھ رکھتا ہو اگر کسی کو اسکی طرف حاجت پڑے تو نفع دیوے اور اگر اسکی طرف کسی کو حاجت نہ پڑے تو خود بے پرواہ رہے زرین اسکے راوی ہین

(۵) **وَعَنْهُ** قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْيٰى سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ **ترجمہ** اور انہین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسنے میرے بعد میری مری سُنت زندہ کی اُس نے مجھے دوست رکھا اور جو مجھے دوست رکھے وہ میرے ساتھ ہوگا یعنے بہشت مین رزین اس کے راوی ہین۔

(۶) **وَعَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَطْلُبُ بِهٖ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالْحِيْتَانُ فِيْ جَوْفِ الْمَآءِ وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ اِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ وَاِنَّ الْاَنْبِيَآءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلٰكِنْ وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ اَخْرَجَهُ

۱؎ یعنے عالم لعن کے لیے کہ وہ لوگون کو وعظ و نصیحت کرتے ہین ۱۲ ۲؎ یعنی اسواسطے کہ عالم اس کے اخوا کو قبول نہین کرتا اور لوگون کو اسکے بہکانے سے بچاتا ہے ۱۲ ۳؎ یعنے اسپر عمل کیا اور اسکو لوگون مین رواج دیا ۱۲

ابوداؤد و ھذا لفظہ و الترمذی ترجمہ ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے کہ جو شخص طلب علم کے لیے کسی راہ مین چلے اللہ تعالی اسسے بہشت کی راہ چلاوے گا اور فرشتے طالب علم کی رضامندی کے لیے اپنے بازو رکھتے ہین اور تمام آسمان اور زمین والے اور مچھلیان پانی مین عالم کے لیے بخشش مانگتی ہین اور فضیلت عالم کی عابد پر جیسے چودھوین رات کے چاند کو فضیلت ہے باقی تارون پر اور علم لوگ پیغمبرون کے وارث ہین پیغمبرون کی میراث درہم دینار نہین ہوتی بلکہ وہ اپنی میراث صرف علم چھوڑ دیتے ہین سو جسنے علم سیکھا اُسنے پورا حصہ لیا ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور الفاظ ابوداؤد کے ہین۔

الفصل الثانی فی الحث علیہ

دوسری فصل

علم کی رغبت دلانے کے بیان مین

(۱) عن حمید قال سمعت معاویۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین اخرجہ الشیخان و اخرجہ الترمذی عن ابن عباس ترجمہ حمید سے روایت ہے کہا مینے معاویہ رض سے سُنا کہتے تھے مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے کہ اللہ جس کے حق مین بہتری کا ارادہ کرتا ہے اسکو دین مین سمجھ دیدیتا ہے شیخین اسکے راوی ہین اور روایت کیا ہے اسکو ترمذی نے ابن عباس سے رض

(۲) وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من خرج فی طلب العلم فھو فی سبیل اللہ حتی یرجع اخرجہ الترمذی و فی اخری لہ عن سخبرۃ مرفوعا من طلب العلم کان کفارتہ لما مضی ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص علم کی تلاش مین نکلے وہ خدا کی راہ مین گنا جاتا ہے یہانتک کہ پھر آوے ترمذی اس کے راوی ہین۔ اور اُس کی دوسری روایت بن سخبرہ سے مرفوع آیا ہے کہ جو شخص علم کی تلاش مین نکلے اُسکے پہلے گناہ بخشے جاتے ہین۔

(۳) وعن عقبۃ بن عامر رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعلموا قبل الظانین یعنی قبل الذین یتکلمون بالظن اخرجہ رزین و علقہ البخاری ترجمہ عقبہ بن عامر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علم سیکھ لو۔ اُنکل کرنے والون (کے پیدا ہونے) سے پہلے یعنی اُن لوگون سے پہلے جو اُنکل سے بات کرینگے رزین اسکے راوی ہین۔ اور معلق بیان کیا ہے اسکو بخاری نے۔

(۴) وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعلموا الفرائض وعلموا الناس فانہ مقبوض اخرجہ الترمذی و عن ابن مسعود بمعناہ و زاد رزین و ان مثل العالم الذی لا یعلم الفرائض و القرآن کمثل البرنس الذی لا راس لہ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فرائض اور قرآن سیکھو اور لوگون کو سکھلاؤ (اسلئے) کہ مین عنقریب قبض کیا

لہ یعنی اُسے شب مین داخل کرے گا ۱۲

جاؤن گا یعنے میری روح قبض ہوگی ترمذی اس کے راوی ہین۔ اور ابن مسعود رضہ سے اس کے معنے مروی ہین اور زر بن نے اسمین اتنا زیادہ کیا ہے کہ مثل اس عالم کی جو فرائض[1] کو نہ جانتا ہو کنٹوپ بے سر کی سی مثل ہے۔

(۵) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَنْ یَّشْبَعَ مُؤْمِنٌ مِّنْ خَیْرٍ یَسْمَعُہٗ حَتّٰی یَکُوْنَ مُنْتَہَاہُ الْجَنَّۃَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا مدار بندہ خیر یعنے علم سے سیر نہین ہوتا یہانتک کہ اسکی انتہا بہشت ہو ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْکَلِمَۃُ الْحِکْمَۃُ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ فَحَیْثُ وَجَدَھَا فَھُوَ حَقٌّ بِھَا اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حکمت کی بات مومن کی گم ہوئی چیز ہے جس جگہ پاوے وہ اس کے ساتھ لائق تر ہے۔

(۷) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْعِلْمُ ثَلٰثَۃٌ وَمَا سِوٰی ذٰلِکَ فَھُوَ فَضْلٌ اٰیَۃٌ مُّحْکَمَۃٌ اَوْ سُنَّۃٌ قَائِمَۃٌ اَوْ فَرِیْضَۃٌ عَادِلَۃٌ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ الْاٰیَۃُ الْمُحْکَمَۃُ ھِیَ الَّتِیْ لَا اشْتِبَاہَ فِیْھَا وَلَا اِخْتِلَافَ وَمَا لَیْسَ بِمَنْسُوْخٍ وَالسُّنَّۃُ الْقَائِمَۃُ ھِیَ الدَّائِمَۃُ الْمُسْتَمِرَّۃُ الَّتِیْ الْعَمَلُ بِھَا مُتَّصِلٌ لَا یُتْرَکُ وَالْفَرِیْضَۃُ الْعَادِلَۃُ ھِیَ الَّتِیْ لَا جَوْرَ فِیْھَا وَلَا حَیْفَ فِیْ قَضَائِھَا ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علم تین قسم ہے اور جو اس کے سوا ہے وہ زائد ہے آیت محکم یا سنت قائم یا فریضہ عادلہ ابو داؤد اس کے راوی ہین۔ آیت محکم وہ ہے جسمین کچھ شبہ نہ ہو اور نہ اختلاف اور نہ منسوخ ہو اور سنت قائمہ وہ ہے جسپر ہمیشہ لگاتار عمل جاری رہے کبھی متروک نہ ہو اور فریضہ[2] عادلہ وہ ہے جسمین نہ کوئی ظلم ہو اور نہ اس کے قضا کرنے مین گناہ ہو۔

(۸) وَعَنْ اَبِیْ وَاقِدِ اللَّیْثِیِّ قَالَ بَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِی الْمَسْجِدِ اِذْ اَقْبَلَ ثَلٰثَۃُ نَفَرٍ فَاَقْبَلَ اِثْنَانِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَذَھَبَ وَاحِدٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَرَاٰی اَحَدُھُمَا فُرْجَۃً فِی الْحَلْقَۃِ فَجَلَسَ وَجَلَسَ الْاٰخَرُ خَلْفَھُمْ وَاَمَّا الثَّالِثُ فَذَھَبَ مُدْبِرًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلٰثَۃِ اَمَّا اَحَدُھُمْ فَاٰوٰی اِلَی اللّٰہِ فَاٰوَاہُ اللّٰہُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْیٰی فَاسْتَحْیَی اللّٰہُ مِنْہُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰہُ عَنْہُ اَخْرَجَہُ الثَّلٰثَۃُ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابو واقد لیثی سے روایت ہے کہ جس حالت مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد مین بیٹھے تھے تین آدمی سامنے سے آئے اُن مین سے دو تو آگے بڑھکر آپکے سر پر کھڑے ہوئے ایک تو مجلس مین خالی جگہہ دیکھہ کر وہیں بیٹھ گیا اور دوسرا انکے پیچھے بیٹھ گیا لیکن تیسرا پیٹھ دیکر چلا گیا۔ پھر جب آپ بات سے فارغ ہوئے تو فرمایا کیا نہ بتلاؤن تمکو حال تینون آدمی کا۔ اُن مین سے ایک نے تو خدا کی طرف جگہہ لی پس خدا نے اسکو جگہہ دی اور دوسرا شرمایا تو خدا بھی اس سے شرمایا لیکن تیسرے نے منہ پھیرا تو خدا نے بھی اُس سے منہ پھیرا تینون اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

---

[1] فرائض ترکہ اور میراث کا علم مراد ہے ۱۲

[2] یعنی اسکو علم کی ہمیشہ خواہش رہتی ہے اور یہ خواہش اسکو بہشت مین لے جائے گی ۱۲

[3] یعنی اگر حکمت اور علم کی بات کسی نالائق کی زبان سے سُنے تو اسکو چاہیے کہ اسپر عمل کرے ۱۲

[4] مراد فریضہ عادلہ سے احکام اجتہادی ہین جنپر قرآن و حدیث کی مانند عمل کرنا واجب ہے اور فضل کے معنے زاید ہین یعنی اُس مین کچھ ضرورت نہین ۱۲

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ اٰدَابِ الْعِلْمِ

تیسری فصل

علم کے آداب کے بیان مین

(۱) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَکَتَمَهٗ اُلْجِمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَهٰذَا لَفْظُهٗ وَالْمُرَادُ بِذٰلِکَ الْعِلْمُ الَّذِیْ یَلْزَمُ تَعْلِیْمُهٗ وَیَتَعَیَّنُ فَرْضُهٗ کَمَا فِیْ سُئِلَ عَنِ الْاِسْلَامِ وَالدِّیْنِ وَکَحَدِیْثِ جِبْرَئِیْلَ یَسْئَلُ عَنِ الصَّلٰوةِ وَکَمَنْ جَآءَ مُسْتَفْتِیًا فِیْ حَلَالٍ وَحَرَامٍ فَیَلْزَمُهٗ تَعْلِیْمُهٗ وَجَوَابُهٗ وَمَنْ مَّنَعَهٗ اُسْتُحِقَّ الْوَعِیْدُ وَلَیْسَ الْاَمْرُ کَذٰلِکَ فِیْ نَوَافِلِ الْعِلْمِ الَّتِیْ لَا یَلْزَمُ تَعْلِیْمُهَا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص سے علم کا مسئلہ پوچھا جاے اور وہ نہ بتلاے تو (قیامت کے دن) اُس کے مُنہ مین آگ کی لگام (لگجاوے گی) ۔ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین ۔ اور یہہ الفاظ اُس کے ہین اور مراد اُس سے وہ علم ہے جسکا سکھلانا لازم ہے اور اُسکا فرض ہونا متعین ہے جیسے کوئی کافر دین اسلام سیکھنے کو آوے یا کوئی نومسلم نماز کے احکام آکر پوچھے یا کوئی حلال و حرام آکر پوچھے تو اُسکو سکھلانا اور جواب دینا لازم ہے ۔ اور جو نہ بتلاے وہ وعدہ عذاب کا مستحق ہے لیکن جو علم کہ زائد ہو اسکا سکھلانا لازم نہین ۔

(۲) **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَاَنْ یَّهْدِیَ بِهُدَاکَ رَجُلٌ وَّاحِدٌ خَیْرٌ لَّکَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے سبب ایک آدمی کا ہدایت پانا تجھکو بہتر ہے سُرخ اونٹ سے ابوداؤد اس کے راوی ہین

(۳) **وَعَنْ** اَبِیْ هَارُوْنَ الْعَبْدِیِّ قَالَ کُنَّا نَاْتِیْ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَیَقُوْلُ مَرْحَبًا بِوَصِیَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ النَّاسَ لَکُمْ تَبَعٌ وَاِنَّ رِجَالًا یَّاْتُوْنَکُمْ مِّنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ یَتَفَقَّهُوْنَ فِی الدِّیْنِ فَاِذَا اَتَوْکُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَیْرًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَضَعَّفَهٗ **ترجمہ** ابوہارون عبدی سے روایت ہے کہ ہم ابوسعید خدری کے پاس آیا کرتے تھے وہ کہتے تھے مرحبا ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت سے آپنے ہمکو فرمایا کہ بیشک لوگ تمہارے تابع ہین اور وہ زمین کے کنارون سے تمہارے پاس دین سیکھنے کو آوین گے سو جب وہ تمہارے پاس آوین تو انکے ساتھہ نیکی کرنے کی وصیت قبول کرو ۔ ترمذی اسکے راوی ہین ۔ اور اسکو ضعیف کہا ہے ۔

(۴) **وَعَنْ** یَزِیْدَ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ سَمِعْتُ مِنْکَ حَدِیْثًا کَثِیْرًا اَخَافُ اَنْ یَّنْسَانِیْ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ فَحَدِّثْنِیْ بِکَلِمَةٍ تَکُوْنُ جِمَاعًا فَقَالَ اِتَّقِ اللّٰهَ فِیْمَا تَعْلَمُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَزَادَ رَزِیْنٌ وَاعْمَلْ بِهٖ فَیُقَالُ کَلِمَةٌ جِمَاعٌ اِذَا جَمَعَتْ کَلِمَاتٍ **ترجمہ** یزید بن سلمہ سے روایت ہی مین نے کہا یا حضرت مینے آپسے بہت حدیث سنی ہے مین ڈرتا ہون کہ اُسکا اول آخر مجھے بھول جاے تو مجھے ایسی بات بتلائیے جو جامع ہو فرمایا ڈرتے رہو اللہ سے اس چیز مین جسکا تجھے علم ہے ترمذی اُس کے راوی ہین اور رزین

نے زیادہ کیا ہے اور اسپر عمل کرنا کہا جاتا ہے کلہ جماع ہیکہ جب چند کلمے جمع کرے۔

(۵) وَعَنْ عُمَرَ رضہ اَنَّهٗ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِمَنْ عِنْدَهٗ شَيْءٌ مِّنَ الْعِلْمِ اَنْ يُّضَيِّعَ نَفْسَهٗ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا ترجمہ عمر رضہ سے روایت ہے فرمایا کہ جسکے پاس کچھ علم ہو اسکو لائق نہیں کہ اپنی جان کو ضائع کرے بخاری اسکے راوی ہین بطور تعلیق کے۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِيْ اٰدَابِ الْعِلْمِ وَالتَّعَلُّمِ

چوتھی فصل

علم سیکھنے اور سکھانے کے آداب کے بیان مین

(۱) عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ حَدِّثِ النَّاسَ مَرَّةً فِي الْجُمُعَةِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ وَاِنْ كَثُرَتْ فَثَلٰثًا وَلَا تُمِلَّ النَّاسَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَلَا اُلْفِيَنَّكَ تَاْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِي الْحَدِيْثِ مِنْ حَدِيْثِهِمْ فَتَقُصُّ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيْثَهُمْ فَتُمِلُّهُمْ وَلٰكِنْ اَنْصِتْ فَاِذَا اَمَرُوْكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ يَشْتَهُوْنَهٗ وَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ فَاِنِّيْ عَهِدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ لَا يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عباس نے فرمایا کہ جمعے مین (صرف) ایک بار لوگون کو وعظ کیا کر اور اگر تو نہ مانے تو دو بار سہی اور اگر زیادہ کرے تو تین بار اور لوگون کو اس قرآن سے نہ تھکا دینا اور مین تجھے نہ پاؤن (اسحالت مین) کہ تو کسی قوم کے پاس آوے اور وہ اپنی کسی بات مین مشغول ہون اور تو انکو وعظ کرنے لگے اور انکی بات کو (بیچمین) سے کاٹ ڈالے اور انکو رنجیدہ کرے ولیکن چپ رہو جب تجھے کہین تو انکو وعظ کر اسحالت مین کہ انکو سننے کی خواہش ہو اور وہ بچے تک بندی سے دعا مین مقرر کرنے حضرت کو اور آپکے اصحاب کو پایا یہ کام نہ کرتے تھے بخاری اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ عَلِيٍّ رضہ قَالَ حَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا يَعْرِفُوْنَ اَتُحِبُّوْنَ اَنْ يُّكَذَّبَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ علی رضہ سے روایت ہے فرمایا کہ بیان کرو لوگون سے جو دین سے پہچانتے ہون کیا تم چاہتے ہو کہ خدا اور اسکے رسول کی تکذیب ہو۔ راوی اس کے بخاری ہین۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ مَا اَنْتَ بِمُحَدِّثٍ قَوْمًا لَا تَبْلُغُهٗ عُقُوْلُهُمْ اِلَّا كَانَ لِبَعْضِهِمْ فِتْنَةً اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے فرمایا کہ اگر تو لوگون سے ایسی حدیث بیان کرے جس کو انکی عقل نہ پہونچ سکے تو اُس سے بعضے لوگ گمراہ ہو جاتے ہین۔ مسلم اس کے راوی ہین۔

---

۵۱ یعنے کسی امیر رئیس بیدین کے پاس جا کر محتاج نہ ہووے اپنی عزت آبرو کو بچا وے۔ ۱۲

۵۲ یعنے خدا اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کو تک بندی کے الفاظ نہ بولے کہ یہ خدا کو منظور نہین بلکہ ایسے الفاظ سے دعا مانگے جسمین تک بندی نہو ۱۲

۵۳ جیسے مثلاً نماز روزہ وغیرہ کے احکام ہین یا معاد اور زہد وغیرہ کے مسائل ہین ۱۲

۵۴ یعنے اسکو نہ سمجھ سکین ۱۲

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِی رِوَایَۃِ الْحَدِیْثِ وَنَقْلِہٖ

پانچوین فصل حدیث کی نقل اور روایت کرنے کے بیان مین ؛

(۱) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَضَّرَ اللّٰہُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَیْئًا فَبَلَّغَہٗ کَمَا سَمِعَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی مِنْ سَامِعٍ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ نَضَّرَ اللّٰہُ اَمْرَأً بِتَخْفِیْفِ الضَّادِ وَتَشْدِیْدِہَا مَعْنَاہُ حَسَّنَہٗ وَجَمَّلَہٗ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی خوش رکھے اُس مرد کو جو ہمسے کچھ بات سُنے پھر جیسے سُنے ویسی ہو پہنچا دیوے اسواسطے کہ جسکو ہو پہنچائی گئی اُنمین بہت ایسے ہوتے ہین جو حدیث کو زیادہ یاد رکھتے ہین سامع سے ترمذی اسکے راوی ہین اور نضر اللہ امرأ اسمین تخفیف ضاد اور تشدید دونون کے اور اسکے معنے یہ ہین کہ اسکو خوش و بارونق رکھے ۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَوْلُہٗ وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَلَا حَرَجَ لَیْسَ فِیْہِ اِبَاحَۃُ الْکَذِبِ فِی الْاِخْبَارِ عَنْہُمْ وَرَفْعُ الْاِثْمِ عَمَّنْ نَقَلَ عَنْہُمْ کَذِبًا وَلٰکِنْ مَعْنَاہُ التَّرْخِیْصُ فِی الْحَدِیْثِ عَنْہُمْ عَلٰی مَعْنَی الْبَلَاغِ وَاِنْ لَمْ یَتَحَقَّقْ ذٰلِکَ بِنَقْلِ الْاِسْنَادِ لِاَنَّہٗ اَمْرٌ تَعْذُرُ لِبُعْدِ الْمَسَافَۃِ وَطُوْلِ الْمُدَّۃِ ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پہنچاؤ میری طرف سے اگرچہ ایک آیت ہو اور بنی اسرائیل کا حال بیان کیا کرو اسمین کچھ حرج نہین اور جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے تو چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین ٹھہرا لیوے بخاری اور ترمذی اسکے راوی ہین اور یہ جو فرمایا بنی اسرائیل کے حال بیان کرنیمین کچھ حرج نہین تو اُسکا یہ مطلب نہین کہ انکی خبرون کے بیان کرنے مین جھوٹ بولنا جائز ہے اور جو ان سے جھوٹی خبر نقل کرے اُسپر گناہ نہین بلکہ اسکے معنے یہ ہین کہ انکی خبر بطور تبلیغ کے بیان کرنی جائز ہے اگرچہ وہ نقل سند و ثبات نہ ہو اسواسطے کہ انکی خبرون کا باسناد نقل ہونا مشکل ہے کہ اس مانے اور اُس مانے کے درمیان فاصلہ دور کا ہے اور مدت دراز ہے ۔

(۳) وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ رضی اللہ عنہ قَالَ عَقَلْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَجَّۃً مَجَّہَا فِیْ وَجْہِیْ مِنْ دَلْوٍ مِنْ بِئْرٍ کَانَتْ فِیْ دَارِنَا وَاَنَا ابْنُ خَمْسِ سِنِیْنَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ ترجمہ محمود بن ربیع سے روایت ہے کہا کہ مجھے یاد ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ کلی جو میرے منہ مین ماری اُس کنوئیں کے ڈول سے جو ہمارے گھر مین تھا اور مین اُسوقت پانچ برس کا تھا شیخین اسکے راوی ہین ۔

(۴) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وِعَائَیْنِ فَاَمَّا اَحَدُھُمَا فَبَثَثْتُہٗ فِیْکُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُہٗ قُطِعَ ھٰذَا الْبُلْعُوْمُ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَقَالَ الْبُلْعُوْمُ مَجْرَی الطَّعَامِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ مین نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو باتین یاد رکھین سو ایک کو تو مینے تم مین پھیلا دیا ہے لیکن اگر مین دوسری بتلاؤن تو تم میری نٹاہ رگ کو کاٹ ڈالو بخاری اسکے راوی ہین کہا کہ بلعوم کہانے کی رگ کو کہتے ہین ۔

(۵) وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ قَالَ لَوْ وَضَعْتُمُ الصَّمْصَامَۃَ عَلٰی ھٰذِہٖ وَاَشَارَ اِلٰی قَفَاہُ ثُمَّ ظَنَنْتُ اَنِّیْ اُنْفِذُ کَلِمَۃً سَمِعْتُھَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ قَبْلَ اَنْ تَجِیْزُوْا عَلَیَّ لَاَنْفَذْتُھَا اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ تَعْلِیْقًا الصَّمْصَامَۃُ وَالصَّمْصَامُ السَّیْفُ ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے کہا کہ اگر تم تلوار میری اس گردن پر کھو یہ مجھے گمان ہو کہ مین وہ بات جاری

۱؎ یعنے جو اپنے کانون سے سنے وہ یاد نہین رکھتا اور جو سنکر لکھے پہنچا دیوے وہ یاد رکھتا ہے ۔ ۲؎ یعنی اگر مجھے حضرت کی کوئی حدیث یاد ہو تو ایسے نازک وقت مین بھی کہ تلوار میری گردن پر ہو اگر مجھے موقع ملے تو پہنچا دون اس سے نقل اور روایت حدیث کی بڑی تاکید ثابت ہوئی ۱۲

کرسکون گا جو مینے حضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے سُنی پہلے اس سے کہ تم مجھپر تلوار چلاؤ تو البتہ مین اُسکو جاری کرون بخاری اسکو راوی ہین بطور تعلیق کے اور صمصام تلوار کو کہتے ہین۔

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ فِی کِتَابَۃِ الْحَدِیْثِ

چھٹی فصل۔ حدیث کے لکھنے مین۔

(۱) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رض قَالَ کُنْتُ اَکْتُبُ کُلَّ شَیْءٍ سَمِعْتُہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَنَھَتْنِیْ قُرَیْشٌ وَقَالُوْا اَتَکْتُبُ کُلَّ شَیْءٍ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَشَرٌ یَتَکَلَّمُ فِی الرِّضَا وَالْغَضَبِ فَاَمْسَکْتُ عَنِ الْکِتَابَۃِ حَتّٰی ذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَوْمَاَ بِاِصْبَعِہٖ اِلٰی فِیْہِ وَقَالَ اُکْتُبْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا یَخْرُجُ مِنْہُ اِلَّا حَقٌّ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ۔ ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہا کہ مین جو بات حضرت سے سنتا تھا فوراً لکھہ لیا کرتا تھا تو قریش نے مجھے منع کیا اور کہنے لگے کیا تو ہر چیز لکھتا جاتا ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بندی ہین غصہ اور رضامندی مین کلام کرتے ہین تو مینے لکھنا چھوڑ دیا یہانتک کہ مینے یہ بات آپسے ذکر کی تو آپنے اپنی انگلی سے اپنے مُنہ کی طرف اشارہ کیا۔ اور فرمایا کہ لکھہ لیا کرو پس قسم ہے اُس کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ میرے منہ سے حق کے سوا کوئی بات نہین نکلتی ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۲) **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ شَکَا رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ لَاَسْمَعُ مِنْکَ الْحَدِیْثَ فَیُعْجِبُنِیْ وَکَاَنِّیْ اَحْفَظُہٗ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْتَعِنْ بِیَمِیْنِکَ وَاَوْمَاَ بِیَدِہٖ اِلَی الْخَطِّ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ۔ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری مرد نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس شکایت کی یعنی فہوس کیا اور عرض کی یا حضرت مین آپسے حدیث سنتا ہون جو مجھے خوش لگتی ہے لیکن مجھے یاد نہین رہتی تو آپنے فرمایا کہ اپنے داہنے ہاتھہ سے مدد لے اور اپنے ہاتھہ سے لکھنے کی طرف اشارہ کیا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ قِصَّۃً فِی الْحَدِیْثِ فَقَالَ اَبُوْ شَاۃَ اُکْتُبْ اِلَیَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اُکْتُبُوْا لِاَبِیْ شَاۃَ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ۔ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑھا پھر حدیث مین قصہ ذکر کیا اور اسمین ہے کہ ابوشاہ نے کہا کہ یا حضرت مجھے لکھہ دیجئے فرمایا ابوشاہ کو لکھدو۔ ترمذی اسکے راوی ہین اور اسکو صحیح کہتے ہین۔

(۴) **وَعَنْہُ** رض قَالَ مَا کَانَ فِیْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثَرُ حَدِیْثًا مِنِّیْ اِلَّا مَا کَانَ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو فَاِنَّہٗ کَانَ یَکْتُبُ وَلَا اَکْتُبُ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ۔ ترجمہ اور انہین سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحابین مجھسے زیادہ حدیث کا رکھنے والا کوئی نہ تھا مگر ابن عمر کہ وہ حدیثون کو لکھہ لیا کرتے تھے اور مین نہ لکھتا تھا۔ بخاری اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۵) **وَعَنْ** زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَتَعَلَّمْتُ لَہٗ کِتَابَ یَھُوْدَ یَا لِسُرْیَانِیَّۃٍ وَقَالَ اِنِّیْ وَاللّٰہِ مَا اٰمَنُ یَھُوْدَ عَلٰی کِتَابِیْ قَالَ فَوَاللّٰہِ مَا مَرَّ بِیْ نِصْفُ شَھْرٍ حَتّٰی تَعَلَّمْتُہٗ وَجَدْتُ فِیْہِ فَکُنْتُ اَکْتُبُ لَہٗ اِلَیْھِمْ وَاَقْرَاُ لَہٗ کُتُبَھُمْ اِلَیْہِ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ۔ ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم کیا تو مینے یہود کی کتاب سُریانی زبان مین سیکھی اور فرمایا قسم ہے اللہ کی کہ مجھے اپنی کتاب پر یہودیون سے امن حاصل نہین کہ تسع سے اللہ کی آدھا مہینہ بھی نہ گذرنے پایا کہ مینے اُسکو سیکھہ لیا سو مین انکی طرف خط لکھا کرتا تھا اور انکے خطوط

لہ لکھہ لیا کرو۔

آپکو پڑھ سُنایا کرتا تھا بخاری اور ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۶) **وَعَنِ** الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ قَالَ دَخَلَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اِلٰى مُعَاوِيَةَ فَسَاَلَهٗ مُعَاوِيَةُ عَنْ حَدِيْثٍ فَاَخْبَرَهٗ بِهٖ فَاَمَرَ مُعَاوِيَةُ اِنْسَانًا يَكْتُبُهٗ فَقَالَ زَيْدٌ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَنْ لَّا نَكْتُبَ شَيْئًا مِّنْ حَدِيْثِهٖ فَمَحَاهُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ مطلب بن عبداللہ بن حنطب سے روایت ہے کہ زید بن ثابت معاویہ کے پاس گئے تو معاویہ نے اُن سے ایک حدیث پوچھی اُنھون نے بتلائی معاویہ نے ایک آدمی کو حکم کیا کہ اُسے لکھ لے زید نے کہا کہ آپنے ہمکو حکم کیا ہے کہ ہم کوئی حدیث نہ لکھین تو معاویہ نے اسکو مٹا ڈالا ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۷) **وَعَنْ** اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لَا تَكْتُبُوْا عَنِّىْ شَيْئًا غَيْرَ الْقُرْاٰنِ وَمَنْ كَتَبَ غَيْرَ الْقُرْاٰنِ فَلْيَمْحُهٗ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالْاِذْنُ فِى الْكِتَابَةِ نَاسِخٌ لِّلْمَنْعِ مِنْهُ بِاِجْمَاعِ الْاُمَّةِ عَلٰى جَوَازِهٖ وَلَا يَجْتَمِعُوْنَ لَا عَلٰى اَمْرٍ مَّحْكِيْمٍ وَقَدْ قِيْلَ اِنَّمَا نُهِىَ اَنْ يُّكْتَبَ الْحَدِيْثُ مَعَ الْقُرْاٰنِ فِىْ صَفْحَةٍ وَّاحِدَةٍ فَيَخْتَلِطَ بِهٖ فَيَشْتَبِهَ[1] ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کے سوا مجھسے کچھ چیز نہ لکھا کرو جسنے قرآن کے سوا کچھ لکھا ہو تو چاہیے کہ اسکو مٹا ڈالے مسلم اسکے راوی ہین اور حدیث کا لکھنا باجماع امت جائز ہے اور لکھنے کی اجازت ممانعت کی ناسخ ہے اور نہین جمع ہوتی مگر صحیح بات پر اور بعضون نے کہا کہ منع تو یہہ ہے کہ حدیث کو قرآن کے ساتھہ ایک صفحہ مین نہ لکھا جاے کہ اسکے ساتھہ خلط ملط اور اشتباہ پڑے۔

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ فِىْ رَفْعِ الْعِلْمِ

ساتوین فصل علم کے اٹھہ جانیکے بیان مین

(۱) **عَنِ** ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَّنْتَزِعُهٗ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يَّقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَآءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِىُّ ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر اللہ نہین قبض کریگا علم کو کھینچ کر اسطرح کہ کھینچ لیوے اسکو لوگون سے لیکن قبض کریگا علم کو ساتھہ قبض کرنے عالمون کے یہانتک کہ جب کوئی عالم باقی نہ رہیگا تو لوگ جاہلون کو سردار بنائینگے پھر لوگ اُن سے مسئلے پوچھینگے وہ بے علمی سے فتوی دینگے پس خود بھی گمراہ ہونگے اور لوگون کو بھی گمراہ کرینگے بخاری اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) **وَعَنْ** اَبِى الدَّرْدَاءِ رضہ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَخَصَ بِبَصَرِهٖ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا اَوَانُ يُخْتَلَسُ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى لَا يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰى شَىْءٍ فَقَالَ زِيَادُ بْنُ لَبِيْدٍ الْاَنْصَارِىُّ رضہ كَيْفَ يُخْتَلَسُ الْعِلْمُ مِنَّا وَقَدْ قَرَاْنَا الْقُرْاٰنَ فَوَاللّٰهِ لَنَقْرَئَنَّهٗ وَلَنُقْرِئَنَّهٗ اَبْنَآءَنَا وَيُقْرِئُهُ اٰبَآءُنَا اَبْنَآءَهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا زِيَادُ اِنْ كُنْتُ لَاَعُدُّكَ مِنْ فُقَهَآءِ الْمَدِيْنَةِ هٰذِهِ التَّوْرَاةُ وَالْاِنْجِيْلُ عِنْدَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فَمَاذَا تُغْنِىْ عَنْهُمْ قَالَ جُبَيْرٌ فَلَقِيْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقُلْتُ اَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ اَخُوْكَ اَبُو الدَّرْدَاءِ فَاَخْبَرْتُهُ الَّذِىْ قَالَ فَقَالَ صَدَقَ وَاِنْ شِئْتَ لَاُخْبِرَنَّكَ بِاَوَّلِ عِلْمٍ يُّرْفَعُ اَوَّلُ عِلْمٍ يُّرْفَعُ مِنَ النَّاسِ الْخُشُوْعُ يُوْشِكُ اَنْ تَدْخُلَ الْمَسْجِدَ الْجَامِعَ فَلَا تَرٰى فِيْهِ رَجُلًا خَاشِعًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِىُّ وَمَعْنٰى بِبَصَرِهٖ اِلَى السَّمَآءِ اَىْ نَظَرَ اِلَيْهَا فَلَمَّا رَفَعَ عَنْهُ نَظَرَهٗ لَنَظَرَ الْمَبْهُوْتِ الْمَغْمُوْرِ عَلَيْهِ وَالْاِخْتِلَاسُ الْاَسْتِلَابُ وَاَخَذَ

[1] یعنی یہ حکم آیا ہے کہ قرآن کے سوا کچھ نہ لکھو تو یہہ حکم منسوخ ہے اور حدیث کا لکھنا باجماع امت جائز ہے ۱۲ [2] یعنی عالم لوگ مرجاوینگے تو علم بھی جاتا رہیگا ۱۲

الشق بسرعۃ والشکل فقد الاکم ولذھاب ترجمہ ابو درداء سے روایت ہے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تم ہو آپنے اپنی آنکھ آسمان کی طرف لگائی اور فرمایا یہ وہ وقت ہے کہ لوگون سے علم اُٹھا لیا جائیگا۔ یہانتک کہ کسی چیز پر اُس سے قادر نہو نگے تو زیاد بن لبید انصاری نے کہا کہ ہم مین سے علم کسطرح کھینچ لیا جائے گا۔ اور حالانکہ ہم قرآن پڑھتے ہین اور قسم ہے اللہ کی ہم اپنی اولاد اور عورتون کو پڑھا دینگے آپنے فرمایا تیری ماں تجھکو روئے اے زیاد مقررین تجھکو دیدینے تو فقہاء سے شمار کیا کرتا تھا یہ توریت اور انجیل یہود اور نصاری کے پاس موجود ہے انکو کچھ فائدہ نہین دیتی جبیر نے کہا کہ مین عبادہ بن صامت سے ملا مینے کہا کیا تو نہین سنتا جو تیرا بھائی ابو درداء کہتا ہے پھر مینے انکو انکی بات بتلائی انہون نے کہا کہ ابو درداء سچے ہین اور اگر تو چاہے تو مین تجھکو خبر دون جو علم سب سے پہلے اُٹھایا جائیگا خشوع ہے عنقریب تو جامع مسجد مین داخل ہوگا اور کوئی آدمی اسمین ناری کر نیوالا نہ دیکھیگا۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔ شخص بصرہ کے معنے ہین جبکہ کسی چیز کی طرف لگاتار دیکھتا رہے اُس سے نظر نہ پھیرے جیسے دیوانے اور بیہوش کی نظر ہوتی ہے اور استلاس کے معنے ہین چیز کو جلدی اچک لینا اور تکل کے معنے گم کرنا مان کا ہے اپنی اولاد کو

(۳) وعن عمر بن عبد العزیز انہ کتب الی ابی بکر بن حزم انظر ما کان من حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکتبہ فانی خفت دروس العلم وذھاب العلماء ولا تقبل الا حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولتفشوا العلم ولتجلسوا حتی یعلم من لا یعلم فان العلم لا یھلک حتی یکون سرا اخرجہ البخاری ترجمہ یفشوا یظھروہ ترجمہ عمر بن العزیز سے روایت ہے کہ اُس نے ابو بکر بن حزم کی طرف لکھا کہ جو جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہو اُسکو لکھ لو مین ڈرتا ہون کہ علم دُنیا سے مرجائے اور عالم مرجائین اور نہ قبول کرو کوئی چیز سوا حدیث حضرت کے اور چاہئے کہ علم کو پھیلاوین اور اُس کے لیے بیٹھین تاکہ بے علم لوگ علم سیکھین اس واسطے کہ علم نہین دور ہوگا یہانتک کہ پوشیدہ ہوجاوے بخاری اس کے راوی ہین۔ یفشوا کے معنی ہین ظاہر کرین۔

کتاب العفو والمغفرۃ

کتاب ہے معاف کرنے اور بخشنے کے بیان مین

(۱) عن ابی ایوب رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لولا انکم تذنبون لذھب اللہ تعالی بکم وجاء بقوم یذنبون فیغفر لھم اخرجہ مسلم والترمذی والمسلم عن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والذی نفسی بیدہ لو لم تذنبوا لذھب اللہ بکم ولجاء بقوم یذنبون فیستغفرون فیغفر لھم زاد رزین فی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والذی نفسی بیدہ لو لم تذنبوا لخشیت علیکم ما ھو اشد منہ وھو العجب ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم گناہ نکرتے تو اللہ تعالی تمکو لے جاتا اور اور مخلوق پیدا کرتا جو گناہ کرتے پھر انکو بخشتا مسلم اسکے راوی ہین اور ترمذی اور مسلم کی روایت مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تمکو مار ڈالتا اور دوسرے لوگ پیدا کرتا جو گناہ کرتے پھر بخشش مانگتے اور اللہ انکو بخشتا۔ رزین نے زیادہ کیا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ اگر تم گناہ نکرتے تو مجکو تمپر ڈر رہتا جو اُس سے سخت تر ہے اور وہ خود پسندی ہے۔

۱؎ یعنی نازمین خوف خدا اور خضوع نہ رہیگا ۱۲ ۲؎ یعنی علم کے اُٹھ جانے سے یہ مراد ہے کہ اُسپر عمل کرنیوالے اپنی خواہشون کے پیچھے پڑینگے یہ طلب مین کہ خود قرآن دنیا سے اُٹھایا جائیگا ۳؎ یعنے وہ زیادہ گناہون سے ڈرنے کی چیز ہے ۱۲

(۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَحْکِیْ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ اَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَذْنَبَ عَبْدِیْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَذْنَبَ عَبْدِیْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ یَا رَبِّ اغْفِرْ لِیْ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَذْنَبَ عَبْدِیْ فَعَلِمَ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِالذَّنْبِ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث قدسی مین فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے کہ جو بندہ گناہ کرتا ہے پھر کہتا ہے ای میرے رب میرا گناہ مجھے بخشدے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے گناہ کیا وہ جانتا ہے کہ اُسکا کوئی رب ہے جو گناہ بخشدیتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے دوسری بار پھر گناہ کرتا ہے پھر کہتا ہے اے میرے رب مجھے بخشدے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ اُسکا کوئی رب ہے جو گناہ بخشدیتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے پھر تیسری بار گناہ کرتا ہے پھر کہتا ہے ای میرے رب مجھے بخشدے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ اُسکا کوئی رب ہے جو گناہ بخشدیتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے جو تیرا جی چاہے البتہ مین تجھکو بخش چکا شیخین اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی یَا بْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰی مَا كَانَ مِنْكَ وَلَا اُبَالِیْ یَا بْنَ اٰدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَآءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِیْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا اُبَالِیْ یَا بْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ لَوْ اَتَیْتَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَایَا ثُمَّ لَقِیْتَنِیْ لَا تُشْرِكُ بِیْ شَیْئًا لَاَتَیْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ عَنَانُ السَّحَابِ وَقِیْلَ مَا عَنَّ لَكَ مِنْهَا اَیْ ظَهَرَ وَقُرَابُ الْاَرْضِ مَا یُقَارِبُهَا وَقِیْلَ مَا یُقَارِبُ مِلْأَهَا

ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے آدمی جب تو مجھ سے دعا مانگتا ہے اور امیدوار رہے گا مین تجھے بخشدون گا خواہ کوئی گناہ تجھ سے ہوا اور مجھے کچھ پروا نہین اے آدمی اگر تیرے گناہ آسمان کو پہونچین پھر تو مجھسے مغفرت مانگے تو مین تجھے بخشدونگا اور مجھے کچھ پروا نہین ای آدمی اگر تو زمین کے برابر گناہ کرے پھر مجھے ملے اسحال مین کہ تو میرے ساتھہ کسی چیز کو شریک نہین ٹھیرانا ہو تو مین اُسکے برابر تجھے مغفرت کرون گا ترمذی اسکے راوی ہین۔ عنان بادل کو کہتے ہین اور بعضون نے کہا جو تجھپر ظاہر ہو اور قراب مین کاوہ ہے جو اُس کے پر ہونے کے قریب ہو۔

(۴) وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ وَاللّٰهِ لَا یَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَتَاَلَّی عَلَیَّ اَنْ لَّا اَغْفِرَ لِفُلَانٍ فَاِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتَّاَلِّیْ الْحَلْفُ قَالَ الْاَیْمَانُ وَاِحْبَاطُ الْعَمَلِ اِبْطَالُهٗ وَتَرْكُ الْجَزَاءِ عَلَیْهِ

ترجمہ جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مرد نے کہا قسم ہے اللہ کی اللہ فلانے کو نہین بخشیگا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کون ہے جو قسم کہاوے مجھپر کہ مین فلانے کو نہین بخشون گا۔ یعنے تو بیشک اُسکو بخشدیا اور اُسکی بدیون کو دور کردیا مسلم اسکے راوی ہین اور تالی حلف اور قسم کو کہتے ہین اور حبط کہنے مین عمل کے باطل کرنے کو اور اُسکا بدلا نہ لینا۔

(۵) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ فِیْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ رَجُلَانِ مُتَوَاخِیَانِ

لہ الحدیث سے خدا تعالیٰ کی کمال استغنائی ظاہر ہوتی اور معلوم ہوا کہ جب کسی سے کوئی گناہ ہو تو فوراً توبہ کرے معافی اور مغفرت چاہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ شرک کے سوائی سب گناہ بدون توبہ کے معاف ہو سکتے ہین ۱۲

اَحَدُهُمَا مُذْنِبٌ وَالْاٰخَرُ فِي الْعِبَادَةِ مُجْتَهِدٌ فَكَانَ الْمُجْتَهِدُ لَا يَزَالُ يَرٰى الْاٰخَرَ عَلٰى ذَنْبٍ فَيَقُوْلُ اَقْصِرْ فَوَجَدَهُ يَوْمًا عَلٰى ذَنْبٍ فَقَالَ خَلِّنِيْ وَرَبِّيْ اَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيْبًا فَقَالَ لَهٗ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ اَوْ قَالَ لَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ فَقَبَضَ اللّٰهُ اَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالٰى لِلْمُجْتَهِدِ اَكُنْتَ عَالِمًا بِيْ اَوْ كُنْتَ عَلٰى مَا فِيْ يَدِيْ قَادِرًا اَوْ قَالَ لِلْمُذْنِبِ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِيْ وَقَالَ لِلْاٰخَرِ اذْهَبُوْا بِهٖ اِلَى النَّارِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رض تَكَلَّمَ وَاللّٰهِ بِكَلِمَةٍ اَوْبَقَتْ دُنْيَاهُ وَاٰخِرَتَهُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَدَمْعَنٰى اَوْبَقَتْ اَهْلَكَتْ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی اسرائیل مین دو آدمی آپسمین بھائی تھے دونون مین سے ایک گنہگار تہا اور دوسرا عبادت مین کوشش کرنیوالا سو جو عابد تہا وہ دوسرے کو ہمیشہ گناہ مین پاتا تہا اور اُسے کہتا تہا کہ باز رہ ایک دن اُسنے اُسکو ایک گناہ مین مشغول پایا اور کہا کہ باز رہ اُسنے کہا مجھے میرے رب کے حوالے کر تو میرا نگہبان نہین اُس نے کہا قسم ہے اللہ کی اللہ تجھکو (کبھی) نہین بخشیگا۔ یا تجھے بہشت مین داخل نہین کرے گا۔ پہر اللہ نے دونون کی روح قبض کی یعنے مر گئے اور دونو خدا کے پاس اکٹھے ہوئے تو اللہ تعالی نے عابد سے فرمایا کیا تو میرے قبضے کی چیزون پر قابو رکہتا تہا اور گنہگار سے فرمایا جا بہشت مین چلا جا اور دوسرے سے فرمایا کہ اسے دوزخ مین لے جاؤ۔ ابوہریرہ نے فرمایا کہ عابد نے ایسی بات کہی جسنے اسکی دنیا اور آخرت کو تباہ کر دیا۔ ابوداؤد اُس کے اوی ہین اور معنے اَوْبَقَتْ کے ہین کہ ہلاک کیا۔

وَعَنْهُ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَجُلٌ يُسْرِفُ عَلٰى نَفْسِهٖ فَلَمَّا حَضَرَ الْمَوْتُ قَالَ لِبَنِيْهِ اِذَا اَنَا مُتُّ فَاَحْرِقُوْنِيْ ثُمَّ اسْحَقُوْنِيْ ثُمَّ ذَرُّوْنِيْ فِي الرِّيْحِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّيْ لَيُعَذِّبَنِّيْ عَذَابًا مَا عَذَّبَ بِهٖ اَحَدًا فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهٖ ذٰلِكَ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْاَرْضَ فَقَالَ اجْمَعِيْ مَا فِيْكِ مِنْهُ فَفَعَلَتْ فَاِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ قَالَ مَخَافَتُكَ يَا رَبِّ فَغَفَرَ لَهٗ بِذٰلِكَ اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ اور انہین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مرد اپنے نفس پر زیادتی کرتا تہا یعنے گناہ کیا کرتا تہا پہر جب اُسے موت آئی تو اُس نے اپنی اولاد سے کہا کہ جب مین مر جاؤن تو مجھے جلا ڈالنا[1] پہر مجھے پیسکر ہوا مین اُڑا دینا واللہ اگر خدا نے مجھے قابو پایا تو مجھے ایسا عذاب کرے گا جو کسی کو نہین کیا۔ پہر جب وہ مر گیا تو یہ کام اسکے ساتھ کیا گیا اللہ تعالی نے زمین کو حکم کیا کہ اسکی خاک کو جمع کر اُسنے جمع کر دی تو ناگہان وہ خدا کے سامنے کہڑا تہا۔ اللہ نے فرمایا کہ تو نے یہ کام کس سبب سے کیا اس نے کہا اے رب تیرے خوف سے تو اس سبب سے اسکی مغفرت ہوئی تینون اور نسائی اُسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ رض قَالَتْ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّغْفِرَهٗ اِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا اَوْ مُؤْمِنٌ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ام درداء سے روایت ہے کہا مینے ابودرداء سے سنا کہتے تہے مینے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تہے امید ہے اللہ ہر گناہ کو بخشدے گا مگر جو شرک کی حالت مین مر جائے اور جو مومن دوسرے مومن کو جان بوجھ کر قتل کر ڈالے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

---

[1] یعنے جلا کر ہوا مین اُڑا یا گیا ۱۲

كِتَابُ الْعِتْقِ وَالتَّدْبِيرِ وَالْكِتَابَةِ وَمُصَاحَبَةِ الرَّفِيقِ وَفِيهِ أَرْبَعَةُ أَبْوَابٍ

کتاب ہے آزاد کرنے اور مدبر کرنے اور مکاتب کرنے اور غلام کے ساتھ رفاقت کرنیکے بیان مین

اسمین چار باب ہین

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِي فَضْلِهِ

پہلا باب

اسکی فضیلت کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ اَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اسْتَنْقَذَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ زَادَ فِي رِوَايَةٍ حَتّٰى فَرْجَهُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان مرد کو آزاد کردی تو اللہ اسکا ہر عضو اسکے ہر عضو کے بدلے آگ سے آزاد کردیتا ہے ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے یہانتک کہ اسکے ستر کو اسکے ستر کے بدلے خلاص کرتا ہے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ وَاثِلَةَ رضه قَالَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي صَاحِبٍ لَنَا اَوْجَبَ يَعْنِي النَّارَ بِالْقَتْلِ فَقَالَ اَعْتِقُوْا عَنْهُ يُعْتِقِ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ واثلہ سے روایت ہے کہ اس نے کہا کہ ہم ایک دوست کی بابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے اسپر دوزخ کی آگ اس کے قتل کرنیکی بدلے واجب ہوگئی تھی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تم اسکے بدلے غلام آزاد کرو تو اللہ تعالی اسکے ہر اعضا کے بدلے اسکا ہر اعضا دوزخ کی آگ سے آزاد کرے گا۔

اَلْبَابُ الثَّانِي فِي مُصَاحَبَةِ الرَّفِيقِ وَاٰدَابِ الْمَلَكَةِ

دوسرا باب

غلام کی رفاقت اور آداب خلق کے بیان مین

حُسْنُ الْمَلَكَةِ نیک عادت کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِي بَكْرَةَ رضه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین بدخلق ترمذی

(۲) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ مَكِيْثٍ الْجُهَنِيِّ رضه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسْنُ الْمَلَكَةِ نَمَاءٌ وَسُوْءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتَّمَامُ لِلزِّيَادَةِ وَاَيْمُنُ مُحَمَّدٌ الشُّؤْمُ ترجمہ رافع بن مکیث سے روایت ہے اور وہ صحابہ مین حاضر تھا کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نیک عادت اور خوش خوزیادتی اور برکت کا باعث ہے اور بدخو بے برکتی کا سبب ہے ابوداؤد اس کے راوی ہین اور نماء زیادتی کو کہتے ہین اور یمن شوم کی ضد ہے یعنی برکت۔

فَالْعَفْوُ عَنْهُ ۔ غلام کے قصور معاف کرنیکے بیان مین (۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضه قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

اللہ علیہ فقال یارسول اللہ کم اعفو عن الخادم فصمت صلے اللہ علیہ فقال یارسول اللہ کم اعفو فصمت رسول اللہ ثم سألہ فقال یارسول اللہ کم اعفو عن الخادم فقال اعف عنہ فی کل یوم سبعین مرۃ اخرجہ ابوداؤد والترمذی

ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ ایکمرد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی یا حضرت مین کتنے غلام سے معاف کردن آپ چپ رہے پھر اسنے کہا یا حضرت مین غلام سے کتنے قصور معاف کردن آپ چپ رہے پھر اسنے آپسے پوچھا اور عرض کی یا حضرت مین کتنے غلام سے معاف کردن فرمایا ہر روز ستر بار اسکو معاف کیا کرابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۴) وعن المعرور بن سوید قال رأیت اباذر وعلیہ حلۃ وعلی غلامہ مثلھا فسألناہ عن ذلک فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ یقول ھم اخوانکم وخولکم جعلھم اللہ تعالی تحت ایدیکم فمن کان اخوہ تحت یدیہ فلیطعمہ مما یاکل ولیلبسہ مما یلبس ولا تکلفوھم من العمل ما یغلبھم فان کلفتموھم فاعینوھم علیہ اخرجہ الخمسۃ الا النسائی

الخول احشم الرجل واتباعہ۔ ترجمہ معرور بن سوید سے روایت ہے کہا کہ مین نے ابوذر کو دیکھا اور وہ جوڑا پہنے ہوئے تہے اور انکا غلام بھی جوڑا پہنے ہوئے تہا مین نے اسکا سبب پوچھا کہنے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تہے وہ تمہارے بھائی ہین اور تمہارے خادم ہین خدا نے انکو تمہارے زیر دست کیا ہی سو جسکا بھائی اسکے زیر دست ہو تو چاہیے کہ اسکو کہلا کے جو آپ کہا دے اور اسکو پہنا دے جو آپ پہنے اور انکو ایسا کام نہ بتلاوے جو انکو باد آوے پھر اگر انکو مشکل کام بتلاوے تو خود بھی اس مین ان کی مدد کرو نسائی کے سوا پانچون اسکو راوی ہین۔ اور خول کہتے ہین نوکرون اور خادمون کو۔

(۵) وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی احدکم خادمہ بطعامہ فان لم یجلسہ معہ فلیناولہ لقمۃ او لقمتین او اکلۃ او اکلتین فانہ ولی حرہ وعلاجہ اخرجہ البخاری وھذا لفظہ وابوداؤد والترمذی

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی کا خادم اسکا کہانا لاوی اور اگر اسکو اپنے ساتھ نہ بٹہلاوی تو اسکو ایک لقمہ (ضرور) دیوے اسلیے کہ وہ اسکے کہانے پکانے اور اسکی گرمی سہ لیا ہے۔ بخاری اور ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین اور یہ الفاظ بخاری کے ہین۔

ضرب الخادم وقذفہ

خادم کو مارنے اور عیب لگانیکا بیان۔

(۶) عن ابی سعید الخدری رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا ضرب احدکم خادمہ فذکر اللہ تعالی فارفعوا ایدیکم عنہ اخرجہ الترمذی

ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے خادم کو مارے اور وہ خدا کا نام لیوے تو اپنے ہاتہ اس سے روکو ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۷) وعن معاویۃ بن سوید بن مقرن قال لطمت مولی لنا فھربت ثم جئت قبیل الظھر فصلیت خلف ابی فدعاہ ودعانی ثم قال ما حملک علی ما فعلت قال فعفا عنہ وعفا عنی ثم قال ھل لک من خادم قلت لا قال فلا تملک مملوکا فاذا استفدت فلیکن اول ما تعتقہ ابتغاء وجہ اللہ فلطمتہ او ضربتہ اخرجہ مسلم وابوداؤد والترمذی ومعنی امثل منہ افضل منہ مثل ما تفعل بک والخادم الذی یخدم ذکر کان او انثی

ترجمہ معاویہ بن سوید سے روایت ہے کہ مینے اپنے غلام کو طمانچہ مارا پھر مین بھاگا پھر مین ظہر سے کچہ پہلے آیا اور مین نے باپ کے پیچہے نماز پڑہی پھر اسنے اسکو اور مجکو بلایا اور اسنے کہا کہ اس سے بدلا لے اسنے معاف کردیا پھر کہا کہ ہم قوم ہی مقرن کا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین ایک لونڈی کے سوائے کوئی خدمت گار نہ تہا تو ہم مین سے ایک نے اسے طمانچہ مارا یہ خبر حضرت کو پہونچی آپنے فرمایا کہ

اسکو آزاد کر دو کسی نے عرض کیا کہ اسکے سوا کچھ اور کوئی خدمتگار نہیں فرمایا کہ اس سے خدمت لیں پھر جب تمکو اسکی حاجت نہ رہے تو اسکو آزاد کر دیں مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اُس کے راوی ہیں اور امثل منہ کے معنی یہ ہیں کہ جیسا اس نے تجھے کیا ہے ویسا اُس سے بدلا لے اور خادم خدمتگار کو کہتے ہیں مرد ہو یا عورت۔

(۸) **وَعَنْ** اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْبَدْرِیِّ رض قَالَ کُنْتُ اَضْرِبُ غُلَامًا لِیْ بِالسَّوْطِ فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ خَلْفِیْ یَقُوْلُ اعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ فَلَمْ اَفْهَمِ الصَّوْتَ مِنَ الْغَضَبِ فَلَمَّا دَنَا مِنِّیْ اِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ لِلّٰهُ اَعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ فَاَلْقَیْتُ السَّوْطَ مِنْ یَدِیْ فَقَالَ اعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اَنَّ اللّٰهَ اَقْدَرُ عَلَیْكَ مِنْكَ عَلٰی هٰذَا الْغُلَامِ قَالَ فَقُلْتُ لَا اَضْرِبُ مَمْلُوْكًا بَعْدَهٗ اَبَدًا اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابومسعود سے روایت ہے کہ میں اپنے غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا تو میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی کہ جان لے ابومسعود میں نے غصّے کے سبب آواز نہ سمجھی پھر جب مجھ سے قریب ہوئی تو ناگہان دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں معلوم کر اے ابامسعود ہوش کر اے ابامسعود تو میں نے کوڑا ہاتھ سے پھینک دیا فرمایا اے ابومسعود جان رکھ خدا تجھ پر زیادہ قادر ہے اس سے کہ تو اس غلام پر میں نے دل میں کہا کہ میں اسکے بعد کبھی غلام کو نہ ماروں گا مسلم ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۹) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ وَهُوَ بَرِیْءٌ مِمَّا قَالَ جُلِدَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ كَمَا قَالَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ اَلْقَذْفُ اَلرَّمْیُ بِالزِّنَا وَنَحْوِهٖ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے غلام کو عیب لگادے اور وہ اُس سے پاک ہو تو قیامت کو اُس کو کوڑے مارے جاویں گے مگر یہ سچا ہو نسائی کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں۔ قذف کہتے ہیں زنا وغیرہ کی تہمت کرنے کو۔

تسمیۃ المملوک
غلام کے نام رکھنے کا بیان۔

(۱۰) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ عَبْدِیْ وَاَمَتِیْ وَلْیَقُلْ فَتَایَ وَفَتَاتِیْ وَغُلَامِیْ وَلْیَقُلِ الْمَمْلُوْكُ رَبِّیْ وَرَبَّتِیْ لَا یَقُلِ الْمَالِكُ فَتَایَ وَفَتَاتِیْ وَلْیَقُلِ الْمَمْلُوْكُ سَیِّدِیْ وَسَیِّدَتِیْ فَاِنَّكُمُ الْمَمْلُوْكُوْنَ وَالرَّبُّ هُوَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ اَطْعِمْ رَبَّكَ اَسْقِ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ وَلْیَقُلْ سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ وَلَا یَقُلْ اَحَدُكُمْ عَبْدِیْ وَاَمَتِیْ وَلْیَقُلْ فَتَایَ وَفَتَاتِیْ وَغُلَامِیْ وَفِیْ اُخْرٰی لِمُسْلِمٍ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ عَبْدِیْ اَمَتِیْ كُلُّكُمْ عَبِیْدُ اللّٰهِ وَكُلُّ نِسَائِكُمْ اِمَاءُ اللّٰهِ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے میرا غلام میری لونڈی اور یہ غلام کہے کہ میرا رب اور میری ربہ بلکہ چاہیے کہ مالک یوں کہے کہ میرا جوان اور جوان عورت اور چاہیے کہ غلام یوں کہا کرے کہ میرا سردار اور میری سیدانی اسواسطے کہ تم سب مملوک ہو اور سب کا رب اللہ عزوجل ہے شیخین اسکے راوی ہیں اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ تم میں سے کوئی یوں نہ کہے کہ اپنے رب کو کھانا کھلا اپنے رب کو وضو کرا اپنے رب کو پانی پلا اور چاہیے کہ کہے میرا سردار اور میرا مولا اور تم میں سے کوئی یوں نہ کہے میرا بندہ اور میری لونڈی بلکہ یوں کہے میرا جوان مرد اور میری جوان عورت اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ کوئی یوں نہ کہے میرا غلام میری لونڈی تم سب اللہ کے بندے ہو اور تمہاری سب عورتیں اللہ کی لونڈیاں ہیں۔

(۱۱) **وَعَنْ** جَرِیْرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَلَا تُقْبَلُ لَهٗ صَلٰوةٌ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ جریر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو غلام بھاگ جائے اس سے ذمہ پاک ہوا اور اُس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ مسلم اور ابوداؤد و نسائی اللہ

نسائی اس کے راوی ہیں۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِی الْعِتْقِ

تیسرا باب

آزاد کرنے کے بیان میں

۱۔ **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اٰخَرَ قُوِّمَ عَلَیْہِ فِیْ مَالِہٖ قِیْمَۃَ عَدْلٍ لَا وَکْسَ وَلَا شَطَطَ ثُمَّ عَتَقَ عَلَیْہِ فِیْ مَالِہٖ اِنْ کَانَ مُوْسِرًا اِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْہُ مَا عَتَقَ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ وَھٰذَا لَفْظُ الشَّیْخَیْنِ اَلْوَکْسُ النُّقْصَانُ وَالشَّطَطُ مُجَاوَزَۃُ الْحَدِّ وَالْقَدْرِ **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص غلام آزاد کرے جو اس کے اور لوگوں کے درمیان مشترک ہو تو قیمت کی جاوے اس کی اس کے مال میں قیمت انصاف کی نہ کم نہ زیادہ پھر وہ غلام اس کے مال سے آزاد ہو جاتا ہے اگر وہ مالدار ہو نہیں تو آزاد ہوا اس سے جو آزاد ہوا چھوٹوں اس کے راوی ہیں اور یہ الفاظ شیخین کے ہیں وکس نقصان کو کہتے ہیں اور شطط زیادتی کو۔

۲ **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِیْ یُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ مَثَلُ الَّذِیْ یُھْدِیْ اِذَا شَبِعَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مثل اس شخص کے جو مرنے کے وقت آزاد کرے اس شخص کی مثل ہے جو تحفہ بھیجے بعد پیٹ بھر لینے کے ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

۳۔ **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ سِتَّۃَ مَمْلُوْکِیْنَ لَہٗ عِنْدَ مَوْتِہٖ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ مَالٌ غَیْرُھُمْ فَدَعَاھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَزَّاھُمْ اَثْلَاثًا ثُمَّ اَقْرَعَ بَیْنَھُمْ فَاَعْتَقَ ثَلٰثَۃً وَاَرَقَّ اَرْبَعَۃً وَقَالَ لَہٗ قَوْلًا شَدِیْدًا اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ **ترجمہ** عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے موت کے وقت اپنے چھ غلام آزاد کئے اور اس کے پاس ان کے سوائے اور کچھ مال نہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلایا اور ان کو تین حصے کیا پھر ان کے درمیان قرعہ ڈالا پس دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام رکھا اور اس کو سخت بات کہی بخاری کے سوائے چھوں اس کے راوی ہیں۔

۴۔ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اَیُّمَا وَلِیْدَۃٍ وَلَدَتْ مِنْ سَیِّدِھَا فَاِنَّہٗ لَا یَبِیْعُھَا وَلَا یَھَبُھَا وَلَا یُوْرِثُھَا وَھُوَ یَسْتَمْتِعُ مِنْھَا فَاِذَا مَاتَ فَھِیَ حُرَّۃٌ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ عمر بن خطابؓ نے فرمایا کہ جو لونڈی اپنے مالک کے نطفے سے بچہ جنے وہ اس کو نہ بیچے نہ ہبہ کرے نہ میراث چھوڑے بلکہ وہ جیتے جی اس سے فائدہ اٹھاوے پھر جب مالک مر جاوے تو وہ آزاد ہو جاتی ہے مالک اس کے راوی ہیں۔

لہ یعنے وہ باقی شریکوں کے حصے کی قیمت ادا کرے اور غلام سب اس کی طرف سے آزاد ہو گا ہیں تو وہ اسی کا حصہ آزاد ہو گا باقی پر ستور غلام رہیگا غلام کما کر باقی شریکوں کے حصوں کی قیمت ادا کرے ۱۲۔ ۲ یعنے اس کا ثواب نہیں ملتا ۱۲۔ ۳ یعنے اگر کوئی اپنی قرابت والے کو کسی کے ہاتھ میں غلام پاوے اور خرید لیوے مجرد خریدنے کے آزاد ہو جاتا ہے۔

۵- وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَذُوُو الْاَرْحَامِ هُمُ الْاَقَارِبُ وَكُلُّ مَنْ يَّجْمَعُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ نَسَبٌ وَّيُطْلَقُ فِي الْفَرَائِضِ عَلَى الْاَقَارِبِ مِنْ جِهَةِ النِّسَاءِ وَالْمَحْرَمُ مِنْ ذَوِي الْاَرْحَامِ مَنْ لَّا يَحِلُّ نِكَاحُهٗ كَالْاُمِّ وَالْبِنْتِ وَالْاُخْتِ وَمَذْهَبُ الشَّافِعِيِّ اَنَّهٗ يُعْتَقُ عَلَيْهِ الْاُصُوْلُ وَالْفُرُوْعُ دُوْنَ الْاِخْوَةِ ترجمہ سمرہ جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مالک ہو ذی رحم محرم کا تو وہ آزاد ہے اور ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں اور ذوالارحام قرابت والے لوگ ہیں اور جن لوگوں کے ساتھ تیری نسب ملے اور فرائض میں اقارب وہ ہیں جو عورت کی طرف سے ہوں اور محرم اس کو کہتے ہیں جس کے ساتھ نکاح کبھی حلال نہ ہو جیسے ماں بیٹی بہن اور مذہب شافعی کا یہ ہے کہ اصول[1] اور فروع اس پر آزاد ہو جاتی ہیں لیکن بھائی ملک میں آنے سے آزاد نہیں ہوتے۔

۶- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رض قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مُسْتَصْرِخٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ مَالَكَ فَقَالَ شَرُّ اَبْصُرُ لِسَيِّدِهٖ جَارِيَةً فَعَارَ فَجَبَّ مَذَاكِيْرَهٗ فَقَالَ اَذْهَبْ فَاَنْتَ حُرٌّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ نَصْرِيْ قَالَ نَصْرُكَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ اَلْجَبُّ اَلْقَطْعُ وَالْمَذَاكِيْرُ جَمْعُ ذَكَرٍ عَلٰى غَيْرِ قِيَاسٍ ترجمہ عمرو بن شعیب رض سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے روایت کی کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فریاد رسی کو آیا آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا کہا بدتر حال یعنی میں نے اپنے سردار کی لونڈی کی طرف دیکھا اس کو غیرت آئی تو اس نے میری خصیے کاٹ ڈالے حضرت نے فرمایا جا تو آزاد ہوا اس نے کہا یا حضرت میری امداد کس پر لازم ہے فرمایا تیری امداد ہر مسلمان پر لازم ہے ابوداؤد اس کے راوی ہیں جب کاٹنے کو کہتے ہیں اور مذاکیر جمع ذکر کی ہے غیر قیاس پر

۷- وَعَنْ سَفِيْنَةَ رض قَالَ كُنْتُ مَمْلُوْكًا لِاُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَتْ اُعْتِقُكَ وَاَشْتَرِطُ عَلَيْكَ اَنْ تَخْدُمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتَ فَقُلْتُ وَلَوْ لَمْ تَشْتَرِطِيْ عَلَيَّ لَمْ اَفْعَلْ غَيْرَهٗ فَاَعْتَقَتْنِيْ وَاشْتَرَطَتْ عَلَيَّ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ سفینہؓ سے روایت ہے کہ میں ام سلمہ رض کا غلام تھا اور انہوں نے فرمایا کہ میں تجھے آزاد کر دیتی ہوں اس شرط پر کہ تو زندگی بھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرے میں نے کہا اگر تم مجھ سے شرط نہ کرو تو بھی میں اس کے سوا اور کام نہ کروں گا انہوں نے مجھے آزاد کر دیا اور مجھ سے یہ شرط کر لی ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

۸- وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رض سُئِلَ عَنِ الرَّقَبَةِ الْوَاجِبَةِ تُشْتَرٰى بِشَرْطِ الْعِتْقِ فَقَالَ ترجمہ مالک سے روایت ہے کہ کسی نے ابن عمر سے پوچھا کہ جس غلام کا آزاد کرنا واجب ہو بشرط عتق اس کو خریدنا جائز ہے انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔

۹- وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رض اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَكُوْنُ عَلَيْهِ رَقَبَةٌ هَلْ يُجْزِئُهٗ اَنْ يُّعْتِقَ وَلَدَ زِنًا قَالَ نَعَمْ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ فضالہ ابن عبید انصاری سے روایت ہے کسی نے ان سے پوچھا کہ ایک گردن پر غلام آزاد کرنا واجب ہے تو کیا اس کے لئے جائز ہے کہ ولد زنا کو آزاد کر دے انہوں نے فرمایا ہاں (جائز ہے) مالک اس کے راوی ہیں۔

---

[1] یعنے باپ بیٹے ۱۲۔

۱۰ وعن عبد الرحمن بن ابی عمرو الانصاری رض ان امہ اراد ان تعتق فاخرت ذلک الی ان تصبح فماتت فقلت القاسم بن محمد ینفعها ان اعتق عنها فقال القاسم ان سعد بن عبادۃ رض اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان امی ھلکت فھل ینفعھا ان اعتق قال نعم اخرجہ مالک ترجمہ عبد الرحمن بن ابی عمرو انصاری سے روایت ہے کہ اس کی ماں نے غلام آزاد کرنیکا ارادہ کیا سو اس نے صبح تک تاخیر کی یہانتک کہ مرگئی تو میں نے قاسم بن محمد سے کہا کہ کیا اس کو فائدہ دیتا ہے یہ کہ میں اس کی طرف سے غلام آزاد کردوں قاسم نے کہا کہ سعد بن عبادہ رض حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا حضرت میری ماں مرگئی کیا اس کو فائدہ دیتا ہے کہ میں اس کی طرف سے غلام آزاد کروں آپ نے فرمایا ہاں مالک اس کے راوی ہیں۔

۱۱۔ وعن یحیی بن سعید قال توفی عبد الرحمن بن ابی بکر فی نومۃ نامھا فعتقت عنہ اختہ عائشۃ رض رقابا کثیرۃ اخرجہ مالک ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے کہا کہ جب عبد الرحمن بن ابی بکر فوت ہوئے ایک نیند میں کہ سوئے تھے تو اُن کی بہن حضرت عائشہ نے اُن کی طرف سے بہت غلام آزاد کئے مالک اس کے راوی ہیں۔

۱۲۔ وعن ابن عمر رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعتق عبدا وکان لہ مال فمال العبد لہ الا ان یشترط السید اخرجہ ابو داود وھذا لفظہ فمال العبد لہ الی اخرہ ھذا علی وجہ الندب والاستحباب لان یستحب للمالک لہ بذلک اذا کان العتق منہ انما ما قد عرق فانتزاب الی مساھمتہ بما فی یدہ من المال انما ما للنعمۃ والمعروف ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص غلام آزاد کرے اور اس کے پاس کچھ مال ہو تو وہ مال اسی کا رہیگا لیکن اگر سردار نے شرط کرلی ہو کہ مال بھی میں لیلوں گا تو سردار کا ہوگا ابو داود اس کے راوی ہیں اور یہ جو فرمایا کہ وہ مال غلام ہی کا رہے گا تو یہ بطور ندب اور استحباب کے ہے کہ مالک اس کو معاف کردے جبکہ بطور انعام اور معروف کے آزاد کرے سو اس کو ترغیب دی کہ اس کے ہاتھ کے مال سے بھی درگذر کرے تاکہ انعام اور ثواب پورا ہو۔

۱۳۔ وعن ربیعۃ بن ابی عبد الرحمن ان الزبیر بن العوام اشتری عبدا فاعتقہ ولاء العبد بنون من امرأۃ حرۃ فقال الزبیر ان بنیہ موالی وقال موالی امھم بل ھم موالینا فاختصموا الی عثمان رض فقضی للزبیر بولائھم اخرجہ مالک ترجمہ ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے روایت ہے کہ زبیر بن عوام نے ایک غلام خرید کر آزاد کردیا اور اس غلام کے کئی بیٹے تھے ایک آزاد عورت کے پیٹ سے زبیر نے کہا کہ اس کے بیٹے میرے غلام رہیں گے اور ان کی ماں کے مالکنے کہا نہ بلکہ وہ ہمارے غلام ہیں تو وہ حضرت عثمان کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے تو عثمان نے حکم کیا کہ اُن کے حقدار زبیر ہیں مالک اس کے راوی ہیں۔

۱۴۔ وعن عائشۃ رض قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرقاب ایھا افضل فقال اعلاھا ثمنا وانفسھا عند اھلھا اخرجہ مالک ترجمہ عایشہ رض سے روایت ہے

کہ کہا کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کس غلام کا آزاد کرنا افضل ہے فرمایا جو قیمت میں زیادہ ہو اور مالکوں کے نزدیک عمدہ ہو مالک اس کے راوی ہیں۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِي التَّدْبِيْرِ وَالْكِتَابَةِ

چوتھا باب

مدبر[1] اور مکاتب کرنے کے بیان میں

۱۔ عَنْ جَابِرٍ رض اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ غُلَامًا لَهٗ عَنْ دُبُرٍ فَاحْتَاجَ فَاَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْهِ مِنِّيْ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رض بِكَذَا وَكَذَا فَدَفَعَهُ اِلَيْهِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے اپنا غلام مدبر کیا پھر محتاج ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پکڑا اور فرمایا کون ہے کہ مجھ سے یہ غلام خریدے تو نعیم بن عبداللہ نے اس کو اتنی اتنی قیمت سے خریدا آپ نے وہ قیمت اُس کو دیدی پانچوں اس کے راوی ہیں۔

۲۔ وَعَنْ نَافِعٍ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ رض دَبَّرَ جَارِيَتَيْنِ لَهٗ وَكَانَ يَطَاُهُمَا وَهُمَا مُدَبَّرَتَانِ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ نے اپنی دو لونڈیوں کو مدبر کیا تو ان سے صحبت کرتے تھے[2] حالانکہ وہ مدبر تھیں مالک اُس کے راوی ہیں۔

۳۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَاتَبَ عَبْدَهٗ عَلٰى مِائَةِ اُوْقِيَةٍ فَاَدَّاهَا اِلَّا عَشَرَ اَوَاقٍ فَهُوَ عَبْدٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلِاَبِيْ دَاوٗدَ اَلْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهٖ دِرْهَمٌ ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اس نے اپنے باپ اس نے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کتابت کرے اپنے غلام سے سو اوقیہ پر سب ادا کرے مگر دس اوقیہ باقی ہوں تو وہ غلام ہی رہے گا ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ مکاتب غلام ہی رہے گا جب تک کہ اس پر ایک درہم باقی ہو اس کی بدل کتابت سے۔

۴۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا اَوْ مِيْرَاثًا وُرِّثَ بِحِسَابِ مَا عَتَقَ مِنْهُ وَقَالَ يُؤَدِّي الْمُكَاتَبُ بِقِيْمَةِ مَا اَدَّى دِيَةُ حُرٍّ وَقِيْمَةُ عَبْدٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لِلتِّرْمِذِيِّ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب غلام مکاتب[3] حد یا میراث کو پہنچے تو وارث ہوگا بحساب اس کے کہ آزاد ہوگا اور فرمایا کہ ادا کرے مکاتب بقدر اس کے کہ ادا کیا دیت آزاد کی اور بقدر اس کے کہ نہیں آزاد ہوا دیت غلام کی ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں اور لفظ ترمذی کے ہیں۔

---

[1] مدبر اس غلام کو کہتے ہیں جس کو مالک کہے کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے اور مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس کو مالک لکھدے کہ تو مجھے مثلاً سو روپیہ یکمشت یا چند قسطوں میں دیدے تو آزاد ہے ۱۲۔ [2] اس سے معلوم ہوا کہ مدبر سے خدمت لینی مالک کو جائز ہے ۱۲۔ [3] اس کی صورت یہ ہے کہ مکاتب مثلاً آدھی قسطیں ادا کر چکا تھا پھر کسی نے اس کو قتل کر ڈالا تو قاتل آدھی دیت آزاد کی اس کے وارثوں کو دے اور اس کی آدھی قیمت اس کے مالک کو دے مثلاً بدل کتابت ہزار درہم ہوا اور تہائی کے سوائے اس حدیث پر کسی کا عمل نہیں ہے ۱۲۔

۵ وعن ام سلمۃ رضہ قالت قال لنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان عند احدکن ما یؤدی فلتحتجب منہ اخرجہ ابوداؤد والترمذی ترجمہ ام سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے مکاتب کے پاس مال کتابت ادا کرنے کے موافق مال ہو تو چاہیئے کہ اس سے پردہ کرے ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔

۶۔ وعن عمر بن انس قال سئل سیرین انس الکتابۃ وکان کثیر المال فابی فانطلق سیرین الی عمر رضہ فدعاہ عمر فقال لہ کاتبہ فابی فضربہ بالدرۃ وتلا فکاتبوھم ان علمتم فیھم خیرا فکاتبہ اخرجہ البخاری ترجمہ عمر بن انس سے روایت ہے کہ سیرین نے انس سے مکاتب چاہے اور وہ بہت مالدار تھا تو اس کے مالک نے انکار کیا تو سیرین عمر رضہ کے پاس گیا عمر رضہ نے اس کو بلایا اور اس سے فرمایا کہ اپنے غلام سے مکاتبت کرا وہ نہ مانا تو انہوں نے اس کو درّے مارے اور یہ آیت پڑھی کہ مکاتبت کرو غلاموں سے اگر جانو ان میں بھلائی اور پھر اونہوں نے اس سے مکاتبت کی بخاری اس کے راوی ہیں۔

۷۔ وعن عائشۃ رضہ ان بریرۃ رضہ جاءت تستعینھا فی کتابتھا الحدیث وقد تقدم بتمامہ فی کتاب البیع من روایۃ الستۃ وزاد النسائی کاتبت بریرۃ علی نفسھا فی تسع اواق فی کل سنۃ اوقیۃ فخیرھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زوجھا وکان عبدا فاختارت نفسھا قال عروۃ ولو کان حرا ما خیرھا ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ بریرہ ان کے پاس آئیں اپنی مال کتابت میں مدد مانگنے کو آخر حدیث تک اور پوری حدیث کتاب البیع میں گذر چکی ہے چھوں اس کے راوی ہیں اور نسائی نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ مکاتب کیا بریرہ نے اپنی جان کو نو اوقیہ پر ہر سال میں ایک اوقیہ تو حضرت نے اس کو اس کے خاوند سے اختیار دیا اور اس کا خاوند غلام تھا تو بریرہ نے اپنی جان کو اختیار کیا کہا عروہ نے اگر آزاد ہوتا تو بریرہ کو اختیار نہ دیتے۔

کتاب العدۃ والاستبراء وفیہ خمسۃ فصول

کتاب ہے عدت اور استبراء کے بیان میں اور اس میں پانچ فصلیں ہیں جو

الفصل الاول فی عدۃ المطلقۃ والمختلعۃ

پہلی فصل

طلاق اور خلع والی عورت کے بیان میں

۱۔ عن اسماء بنت یزید بن السکن الانصاریۃ رضہ انھا طلقت علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یکن للمطلقۃ عدۃ فانزل اللہ تعالی العدۃ للطلاق فکانت اول من نزل فیھا العدۃ للطلاق اخرجہ ابوداؤد ترجمہ اسما بنت یزید بن سکن انصاری سے روایت ہے کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں طلاق دی گئی اور طلاق والی کے لئے عدت نہ تھی تو خدا تعالیٰ نے طلاق کی عدت اتاری تو پہلے پہل اس کے حق میں طلاق کی عدت اتاری اور ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

۲۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاللّٰٓئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ فَنَسَخَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ التَّرَبُّصُ اَلْمُكْثُ وَالْاِنْتِظَارُ وَالْقُرُوْءُ جَمْعُ قَرْءٍ بِفَتْحِ الْقَافِ وَهُوَ الطُّهْرُ عِنْدَ الشَّافِعِيِّ وَالْحَيْضُ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رح ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ اور : : : : طلاق والی عورتیں انتظار کریں اپنے تئیں تین حیض اور خدا نے فرمایا اور جو تمہاری عورتوں میں حیض سے ناامید ہوں اگر تم کو شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے پھر خدا تعالیٰ نے اس عموم سے یہ حکم خارج فرمایا پس کہا کہ پھر ان کو طلاق دو پہلے اس سے کہ ان کو ہاتھ لگاؤ سو ان پر حق نہیں تمہارے لئے عدت بیٹھنا ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں اور تربص کے معنے ہیں ٹھیرنا اور انتظار کرنا اور قروء جمع قرء کے ہے ساتھ زبر قاف کے اور شافعی کے نزدیک اس کے معنے ہیں طہر اور ابوحنیفہ کے نزدیک اس کے معنے ہیں حیض ۔

وَعَنْهُ رض فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ اِلٰی قَوْلِهٖ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا وَذٰلِكَ اَنَّ الرَّجُلَ كَانَ اِذَا طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا اِنْ رَاجَعَهَا وَاِنْ طَلَّقَهَا ثَلٰثًا فَنَسَخَ ذٰلِكَ فَقَالَ اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں اور طلاق والی عورتیں انتظار کریں اپنے تئیں تین حیض اور ان کو حلال نہیں کہ چھپاویں جو پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے شکموں میں اگر ہوں ایمان رکھتیں ساتھ اللہ کے خدا کے اس قول تک اگر دونوں چاہیں صلح کرنی اور اس کا بیان یہ ہے کہ پہلے دستور تھا کہ جب مرد اپنی عورت کو طلاق دیتا تو اس کو اس کا پھیر لیتا اور پھر اپنے پاس رکھ لینا جائز ہوتا اگرچہ اس کو تین طلاقیں دیدی ہوتیں پھر خدا نے یہ حکم منسوخ کر دیا پس فرمایا کہ طلاق رجعی دو بار ہے پھر رکھنا ہے موافق دستور کے یا رخصت کرنا ساتھ اچھی طرح کے نسائی اس کے راوی ہیں ۔

۳۔ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اِنَّ الْاَحْوَصَ هَلَكَ بِالشَّامِ حِيْنَ دَخَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ وَكَانَ قَدْ طَلَّقَهَا فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلٰی زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ زَيْدٌ اِنَّهَا اِذَا دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِئَ مِنْهَا لَا يَرِثُهَا وَلَا تَرِثُهٗ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ احوص (ایک صحابی کا نام ہے) شام کے ملک میں فوت ہوا جب کہ اس کی عورت تیسرے حیض کے لہو میں داخل ہوئی اور اس نے اس کو طلاق دیدی ہوئی تھی تو معاویہ نے بیعدگی پوچھنے کو زید بن ثابت کی طرف لکھا یعنی اس کا کیا حکم ہے تو زید بن ثابت نے اس کی طرف لکھا کہ جب وہ تیسرے حیض کے لہو میں داخل ہو جائے تو وہ اس سے جدا ہو جاتی ہے اور وہ اس سے جدا ہو جاتا ہے نہ وہ اس کا وارث ہوگا اور نہ وہ اس کی وارث ہوگی مالک اس کے راوی ہیں ۔

لہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب طلاق والی عورت کو تیسرا حیض شروع ہو جائے تو اس کی عدت تمام ہو جاتی ہے ۱۲ ۔

۴- وَعَنِ الرَّبِیْعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ رض اَنَّهَا اِخْتَلَعَتْ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَرَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَمَرَهُ اَنْ تَعْتَدَّ بِحَیْضَةٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اَلْاِخْتِلَاعُ فِیْ اَلْفَاظِ الْفِقْهِ هُوَ اَنْ یُّطَلِّقَهَا عَلٰی عِوَضٍ وَفَائِدَتُهٗ اِبْطَالُ الرَّجْعَةِ اِلَّا بِنِکَاحٍ جَدِیْدٍ

ترجمہ ربیع بنتی معوذ سے روایت ہے کہ اُس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنے خاوند سے خلع کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے حکم فرمایا کہ ایک حیض عدت[۱] بیٹھے اور ترمذی اور نسائی اس کے راوی ہیں اور خلع فقہ کی اصطلاح میں یہ ہے کہ مرد عورت کو طلاق دے عوض پر اور اس کا فائدہ[۲] باطل کرنا رجعت کا ہے مگر نئے نکاح سے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ عِدَّةِ الْوَفَاةِ

دوسری فصل

فوت ہونیکی عدت کے بیان میں

۱- عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رض اَنَّ امْرَأَةً مِنْ اَسْلَمَ یُقَالُ لَهَا سَبِیْعَةُ تُوُفِّیَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِیَ حُبْلٰی فَخَطَبَهَا اَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْکَکٍ فَاَبَتْ اَنْ تَنْکِحَهٗ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا نَصَّ اَنْ تَنْکِحِیْ حَتّٰی تَعْتَدِّیْ اٰخِرَ الْاَجَلَیْنِ فَمَکَثَتْ قَرِیْبًا مِّنْ عَشْرِ لَیَالٍ ثُمَّ جَاءَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا اِنْکِحِیْ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ وَلَفْظُ مُسْلِمٍ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ اِنَّ سَبِیْعَةَ نَفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَیَالٍ وَاِنَّهَا ذَکَرَتْ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَتَزَوَّجَ

ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے کہ قبیلہ اسلم کے ایک عورت سبیعہ نام کا خاوند مر گیا اور وہ حاملہ تھی تو ابو سنابل[۳] بن بعکک نے اُسے نکاح کا پیغام کیا اس نے نہ مانا تو اس نے کہا قسم ہے اللہ کی تجھے نکاح کرنا جائز نہیں یہانتک کہ تو عدت بیٹھے جو دونوں مدتوں میں دراز تر ہو پھر وہ قریباً دس رات ٹھہرے یعنی پھر اس نے سچ جنا پھر وہ حضرتؐ پاس آئی تو آپ نے اُسے فرمایا کہ نکاح کر لے ابوداؤد کے سوائے چھٹوں اس کے راوی ہیں اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم کے الفاظ یہ ہیں ام سلمہ نے کہا کہ سبیعہ نے اپنے خاوند کی موت کے چند روز بعد بچہ جنا اور اس نے یہ حال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے اس کو فرمایا کہ نکاح کرے۔

۲- وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ بَیْنَا اَنَا وَاَبُوْ هُرَیْرَةَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ تُوُفِّیَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِیَ حَامِلٌ فَوَلَدَتْ لِاَدْنٰی مِنْ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ مِنْ یَوْمِ مَاتَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اٰخِرُ الْاَجَلَیْنِ فَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ اَخْبَرَنِیْ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا وَاَنَّ تَزَوَّجَ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رض وَاَنَا اَشْهَدُ عَلٰی ذٰلِکَ اَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ

ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہا جس حال میں کہ میں اور ابوہریرہؓ ابن عباسؓ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک عورت اُن کے پاس آئی تو اُس نے کہا کہ میرا خاوند مر گیا ہے اور میں حاملہ ہوں پھر وہ اس کی موت سے بعد چار مہینے سے کم میں بچہ جنی تو ابن عباسؓ نے کہا کہ دونوں مدتوں میں دراز تر عدت بیٹھے تو ابوسلمہ نے کہا کہ مجھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اصحابی نے خبر

---

[۱] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خلع کی عدت ایک حیض ہے ۱۲۔ [۲] یعنے خلع کرنے کے بعد مرد عورت سے رجوع نہیں کر سکتا اور نہ اس سے صحبت حلال ہے مگر نئے نکاح سے ۱۲۔ [۳] ابوسنابل نے اس کو اس سبب سے غصہ ہو کر کہا کہ اُس نے اس کا کہنا نہ مانا ۱۲۔

دی کہ حضرت نے اسی طرح حکم کیا کہ نکاح کرے ابو ہریرہ نے کہا اور میں بھی گواہ ہوں نسائی اس کے راوی ہیں۔

۳۔ **وعن** نافعٍ قال سُئِلَ ابنُ عُمَرَ رضہ عن امرأۃٍ یُتوفّی عنہا زوجُہا وہی حاملٌ فقال اذا وضعتْ فقد حلّتْ وقال عمرُ رضہ لو وضعتْ وزوجُہا علی السریرِ لم یُدفن بعد حلّتْ اخرجہ مالکٌ

ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ کسی نے ابن عمر سے پوچھا کہ اگر عورت[1] کا خاوند مر جائے اور وہ حاملہ ہو تو اُس کا کیا حکم ہے تو انہوں نے کہا کہ جب بچہ جنے تو حلال ہو جاتی ہے یعنی اس کو نکاح کرنا جائز ہو جاتا ہے اور عمر فاروق نے فرمایا کہ اگر وہ بچہ جنے اور اُس کی لاش جو چارپائی پر رکھی ہوا بھی دفن نہ ہوا ہو تو حلال ہو جاتی ہے مالک اس کے راوی ہیں

۴۔ **وعن** عمرِو بنِ العاصِ رضہ انّہ قال لا تلبسوا علینا سُنّۃَ نبیّنا صلی اللہ علیہ وسلم عدّۃُ المتوفّی عنہا زوجُہا اربعۃُ اشہرٍ وعشرٌ یعنی فی امِّ الولدِ اخرجہ ابوداؤد

ترجمہ عمرو بن عاص سے روایت ہے انہوں نے کہا نہ ملاؤ ہم پر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو جو مرے خاوند والی کے بارے میں ہے کہ وہ چار مہینے دس دن[2] ہیں یعنی بچے والی لونڈی کے ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

۵۔ **وعن** ابنِ عمرَ رضہ انّہ کان یقولُ عدّۃُ امِّ الولدِ اذا توفّی عنہا سیّدُہا حیضۃٌ اخرجہ مالکٌ رحمۃُ اللہِ علیہ۔ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ ام الولد لونڈی کی عدت جبکہ اس کا مالک اُس سے مر جاوے ایک حیض ہے مالک اس کے راوی ہیں۔

الفصلُ الثالثُ فی الاستبراءِ

تیسری فصل

استبرا کے بیان میں

یعنی ہیں رحم کی پاکی طلب کرنے ایک حیض یا وضع حمل تک

عن ابی سعیدٍ رضہ قال بعثَ رسولُ اللہِ صلی اللہُ علیہ وسلم جیشًا الی اوطاسٍ فلقی عدوًّا فقاتلوہم فظہروا علیہم فاصابوا سبایا فکانہم تحرّجوا من غشیانہنّ من اجلِ ازواجہنّ من المشرکین فانزلَ اللہُ تعالٰی والمحصناتُ من النساءِ الا ما ملکتْ ایمانکم فہنّ لکم حلالٌ اذا انقضتْ عدّتہنّ اخرجہ الخمسۃُ الا النسائی

ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوطاس کی طرف لشکر بھیجا پس اُن کا دشمن سے مقابلہ ہوا اور ان کے ساتھ لڑے اور ان پر غالب ہوئے پس انہوں نے سندی پائی یعنی اُن کی عورتیں اور بال بچے گرفتار کئے تو گویا انہوں نے اُن سے صحبت کرنے کو گناہ سمجھے اس سبب کہ ان کے خاوند مشرکین موجود تھے تو یہ آیت

---

[1] جس عورت کا خاوند مر جاوے اور وہ حاملہ تو اس کی عدت وضع حمل ہے یعنے جب وہ بچہ جنے گی اُس کی عدت پوری ہو جاوے گی جیسا کہ قرآن کریم میں صریح آچکا ہے اور یہی مذہب ہے۔ لیکن ابن عباس وغیرہ بعض کے نزدیک جو دونوں عدتوں میں دراز تر ہو وہ گذارے خواہ وضع حمل ہو یا چار مہینے دس دن [2] یعنے اگر ام الولد لونڈی کا مالک مر جائے تو اس کی عدت چار مہینے دس دن ہیں اور ام الولد اس لونڈی کو کہتے ہیں جو مالک کے نطفے سے بچہ جنے ۱۲۔

لونڈی کو حرام ہیں تمہارے نکاح والی عورتیں مگر جو مالک ہوں وہ اپنے ہاتھ تمہارے یعنے جو تم بندی میں پکڑو وہ تم کو حلال ہیں جبکہ اُن کی عدت گذر جائے بخاری کے سوائے پانچوں اس کے راوی ہیں۔

۲۔ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رض قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُوْطَأَ السَّبَايَا حَتّٰى يَضَعْنَ مَا فِيْ بُطُوْنِهِنَّ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ منع فرمایا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بندیوں کے ساتھ صحبت کرنے سے یہانتک کہ جنیں جو اُن کے پیٹوں میں ہے ترمذی اس کے راوی ہیں۔

۳۔ وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِاِمْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَسْقِيَ مَاءَهٗ زَرْعَ غَيْرِهٖ يَعْنِيْ اِتْيَانَ الْحَبَالٰى وَلَا يَحِلُّ لِاِمْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَقَعَ عَلٰى امْرَاَةٍ مِنَ السَّبْيِ حَتّٰى يَسْتَبْرِئَهَا وَلَا يَحِلُّ لِاِمْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَبِيْعَ مَغْنَمًا حَتّٰى يُقْسَمَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ رویفع بن ثابت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں حلال کسی مرد کے لئے جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو یہ کہ بٹائی کھیتی کو اپنا پانی پلاوے یعنی حمل والی عورتوں سے صحبت کرے اور نہیں حلال کسی مرد کے لئے کہ صحبت کرے کسی عورت بندی سے یہانتک کہ اُسے پاک کر لیوے اور نہیں حلال کسی مرد کے لئے جو اللہ اور دن پچھلے پر ایمان رکھتا ہو یہ کہ بیچے مال غنیمت کا تقسیم ہونے سے پہلے ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔

۴۔ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رض قَالَ نَظَرَ ... صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ اِلٰى امْرَاَةٍ بِمَجَامِعِ بِنَاءٍ فُسْطَاطٍ فَسَاَلَ عَنْهَا فَقِيْلَ اَمَةُ فُلَانٍ فَقَالَ لَعَلَّهٗ يُرِيْدُ اَنْ يَّلِمَّ بِهَا فَقَالُوْا نَعَمْ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَلْعَنَهٗ لَعْنًا يَّدْخُلُ مَعَهٗ قَبْرَهٗ كَيْفَ يُوْرِثُهٗ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهٗ اَوْ كَيْفَ يَسْتَخْدِمُهٗ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهٗ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ الْمَجَامِعُ جَمْعُ مَجْمَعٍ ثُمَّ جَاءَ الْمُمَلَّةَ اَلْمَرْاَةُ الْحَامِلُ اِذَا دَنَا وَقْتُ وِلَادِهَا وَالْفُسْطَاطُ الْخَيْمَةُ الْكَبِيْرَةُ وَاَلَمَّ بِهَا بَاٰهَا اِذَا قَارَبَهَا وَالْمُرَادُ بِهٖ هُنَا الْجِمَاعُ وَالضَّمِيْرُ فِيْ يُوْرِثُهٗ وَيَسْتَخْدِمُهٗ رَاجِعٌ اِلَى الْوَلَدِ الَّذِيْ فِيْ بَطْنِهَا وَالْمَعْنٰى اِنَّ اَمْرَهَا مُشْكِلٌ اِنْ كَانَ وَلَدُهٗ لَمْ يَحِلَّ لَهٗ اِسْتِعْبَادُهٗ وَاِنْ كَانَ وَلَدُ غَيْرِهٖ لَمْ يَحِلَّ لَهٗ تَوْرِيْثُهٗ ترجمہ ابودرداء سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعضے سفروں میں ایک تنبو کے دروازے پر ایک حاملہ عورت دیکھی آپ نے اس کا حال پوچھا کہ کس کی لونڈی ہے کسی نے کہا کہ یہ فلانے کی لونڈی ہے تو فرمایا کہ شاید وہ اس سے صحبت بھی کرتا ہے لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں تو فرمایا کہ البتہ میں نے ارادہ کیا کہ حاملہ لونڈی سے صحبت کرنے والے پر ایسی لعنت کروں جو اس کے ساتھ اُس کی قبر میں جاوے کیونکہ پیٹ کے بچے کو اپنا وارث کرے گا حالانکہ وہ اس کو حلال نہیں کس طرح اس کو اپنا خدمتگار بنا وے گا حالانکہ وہ اس کو حلال نہیں مسلم اور ابوداؤد اس کے راوی ہیں اور مجامع اور جماع حاملہ عورت کو کہتے ہیں جبکہ اس کا جننے کا وقت قریب ہو اور فسطاط بڑے خیمے کو کہتے ہیں اور کہا جاتا ہے الم بہا یلم جبکہ اس کے قریب ہووے اور مراد اس سے اس جگہ جماع ہے اور ضمیر یورثہ اور یستخدمہ میں اس کے پیٹ کے بچہ کیطرف راجع ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ اسکا معاملہ مشکل ہے اگر وہ اس کا بیٹا ہے تو اس کا

لہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو عورتیں بندی میں پکڑی آویں عدت گذرنے پہلے ان سے صحبت کرنا حلال نہیں ہے ۱۲۔

دور کرنا جائز نہیں اور اگر کسی غیر کا بیٹا ہے تو اُس کو اپنا وارث بنانا حلال نہیں۔

۵۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ اَیُّمَا وَهِبَتِ الْوَلِیْدَةُ اَلَّتِیْ تُوْطَأُ اَوْ بِیْعَتْ اَوْ اُعْتِقَتْ فَلْیَسْتَبْرِئْ رَحِمَهَا بِحَیْضَةٍ وَلَا تُسْتَبْرَأُ الْعَذْرَاءُ اَخْرَجَهُ وَرَزِیْنٌ ثُلُثَ وَعَلَّقَهُ الْبُخَارِیُّ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ جب صحبت کی گئی لونڈی ہبہ کیجاوے یا بیچی جاوے یا آزاد کی جائے تو چاہئے کہ ایک حیض تک اُس کی رحم کی پاکی طلب کی جائے یعنے ایک حیض آنے تک اس سے صحبت نہ کی جائے اور اگر کنواری عورت ہو تو ایک حیض تک انتظار کرنے کی کچھ ضرورت نہیں زرین اس کے راوی ہیں میں کہتا ہوں بخاری نے اس کو معلق بیان کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِی السُّکْنٰی وَالنَّفَقَةِ

چوتھی فصل

سکان اور نان نفقہ کے بیان میں

۱۔ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ رض اَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا وَهُوَ غَائِبٌ فَاَرْسَلَ اِلَیْهَا وَکِیْلُهٗ بِشَعِیْرٍ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا لَکِ عَلَیْنَا مِنْ شَیْءٍ فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ لَهٗ فَقَالَ لَیْسَ لَکِ عَلَیْهِ نَفَقَةٌ وَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ فِیْ بَیْتِ اُمِّ شَرِیْکٍ رض ثُمَّ قَالَ تِلْکَ امْرَاَةٌ یَغْشَاهَا اَصْحَابِیْ اِعْتَدِّیْ عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ فَاِنَّهٗ رَجُلٌ اَعْمٰی تَضَعِیْنَ ثِیَابَکِ فَاِذَا حَلَلْتِ فَاٰذِنِیْنِیْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَکَرْتُ لَهٗ اَنَّ مُعَاوِیَةَ وَاَبَا جَهْمٍ خَطَبَاهَا فَقَالَ لَهَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَلَا یَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهٖ وَاَمَّا مُعَاوِیَةُ فَصُعْلُوْکٌ لَا مَالَ لَهٗ اِنْکِحِیْ اُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ رض فَکَرِهْتُهٗ ثُمَّ قَالَ اِنْکِحِیْ اُسَامَةَ فَنَکَحْتُهٗ فَجَعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا وَاغْتَبَطْتُ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ وَقَوْلُهٗ یَغْشَاهَا اَصْحَابِیْ اَیْ یَاْتُوْنَ مَنْزِلَهَا کَثِیْرًا وَقَوْلُهٗ فَاٰذِنِیْنِیْ اَیْ اَعْلِمِیْنِیْ وَاَرَادَ بِقَوْلِهٖ لَا یَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ التَّاْدِیْبَ وَالضَّرْبَ وَقِیْلَ اَرَادَ بِهٖ کَثْرَةَ الْاَسْفَارِ عَنْ وَطْنِهٖ ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ اُس کے خاوند نے اُسے طلاق دی اور حالانکہ وہ غائب تھا یعنی گھر میں موجود نہ تھا تو اس کے وکیل نے اس کو جو بھیجے وہ اُس سے ناراض ہوئے وکیل نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی تیرا ہم پر کچھ حق نہیں وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور یہ حال آپ سے ذکر کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہے تیرے لئے اُس پر کچھ خرچ اور آپ نے اُسے کہا کہ ام شریک کے گھر میں عدت گذارے پھر فرمایا کہ اس عورت کے پاس میرے اصحاب آتے جاتے ہیں ابن ام مکتوم کے پاس عدت بیٹھ اس واسطے کہ وہ اندھا مرد ہے تو اپنے کپڑے اتار رکھے گی پھر جب تو حلال ہو یعنی عدت گذر جائے تو مجھے اطلاع کر پھر جب وہ حلال ہوئی تو اُس نے آپ سے ذکر کیا کہ معاویہ ابوجہم نے مجھے نکاح کا پیغام کیا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا کہ ابوجہم تو اپنی لاٹھی کندھے سے نہیں اتارتا اور معاویہ تو مفلس قلاش ہے کہ اس کے پاس کچھ مال نہیں تو اسامہ بن زید سے نکاح کرے وہ سن کر اس سے ناخوش ہوئی پھر آپ نے فرمایا کہ اسامہ سے نکاح کرے تو اُس نے اُس سے نکاح کر لیا پس اللہ تعالےٰ نے اس میں بہتری کی اور وہ رشک کی گئی بخاری کے سوائے چھوؤں اس کے راوی ہیں۔ قولہ آپ کا یغشاہا اصحابی یعنے اس کے گھر میں آتے جاتے ہیں اور اذنینی کے معنے ہیں کہ مجھے خبر دینا اور یہ جو فرمایا کہ اپنی لاٹھی کندھے سے نہیں اتارتا تو مراد یہ ہے کہ بہت

ادب دیتا ہے اور مارتا ہے اور بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ اکثر سفر میں رہتا ہے وطن میں نہیں رہتا

۲۔ **وَعَنْ** نَافِعٍ اَنَّ بِنْتَ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ فَطَلَّقَهَا اَلْبَتَّةَ فَانْتَقَلَتْ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رض اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ سعید بن زید کی بیٹی عبداللہ بن عمر بن عثمان کے نکاح میں تھی اس نے اسکو تین طلاقیں دیں تو وہ اور مکان میں چلی گئی تو عبداللہ بن عمر نے اس پر اس بات سے انکار کیا یعنی جہاں طلاق ملے وہیں عدت کاٹے اور جگہ میں عدت کاٹنی جائز نہیں ہے مالک اس کے راوی ہیں۔

۳۔ **وَعَنْ** جَابِرٍ رض قَالَ طُلِّقَتْ خَالَتِيْ فَاَرَادَتْ اَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ اَنْ تَخْرُجَ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلٰى فَجُدِّيْ نَخْلَكِ فَعَسٰى اَنْ تَصَدَّقِيْ اَوْ تَفْعَلِيْ مَعْرُوْفًا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ جُدَّ النَّخْلَ اِذَا قَطَعَ ثَمَرَهَا ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ میری خالہ کو طلاق ملی سو اس نے چاہا کہ اپنے خرموں کو درخت سے توڑے تو ایک مرد نے اس کو باہر نکلنے سے ڈانٹا وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ نے فرمایا کیوں نہیں سو تو توڑ لے اپنی کھجوروں کو شاید کہ تو خیرات کرے[1] یا اور کوئی نیک کام کرے مسلم اور ابوداؤد اور نسائی اس کے راوی ہیں کہا جاتا ہے جد النخل جبکہ اسکا میوہ کاٹا جاوے

۴۔ **وَعَنْ** مُجَاهِدٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا اِلَّا بِهٖ قَالَ كَانَتْ هٰذِهِ الْعِدَّةُ تَعْتَدُّ عِنْدَ اَهْلِ زَوْجِهَا وَاجِبٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ قَالَ فَجَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ سَبْعَةَ اَشْهُرٍ وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَصِيَّةً اِنْ شَاءَتْ سَكَنَتْ فِيْ وَصِيَّتِهَا وَاِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ وَهُوَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى غَيْرَ اِخْرَاجٍ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ تَبَرُّجٍ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِيْنَةٍ اِنْ شَاءَتْ وَلَا سُكْنٰى لَهَا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ مجاہد سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں کہ جو لوگ تم میں سے مرجاتے ہیں اور بیویاں چھوڑ جاتے ہیں الخ کہا کہ یہ عدت[2] بیٹھنا خاوند کے گھر والوں کے پاس واجب تھا تو خداوند تعالیٰ نے یہ حکم اوتارا کہ جو لوگ تم میں سے مرجائیں اور چھوڑ جائیں اپنی عورتیں تو ان پر لازم ہے کہ وصیت کر دیں اپنی عورتوں کے واسطے خرچ دینا ایک برس تک نہ نکالہ دینا پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو گناہ نہیں تم پر جو کچھ کریں اپنے حق میں موافق دستور کے سو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے باقی سال[3] سات مہینے اور بیس راتیں وصیت ٹھیرائی ہے اگر چاہے تو اپنی وصیت میں ٹھیرے اور چاہے نکل جائے اور میں مطلب خدا کے اس قول کا کہ نہ نکالہ دینا پھر اگر خود بخود نکل جائیں تو گناہ نہیں تم پر جو کچھ کریں اپنے حق میں اور عدت بدستور اس پر واجب ہے کہا ابن عباس رض نے کہ منسوخ کر دیا ہے اس آیت نے اس کو کہ اس کو اس کے خاوند کے گھر والوں کے پاس عدت بیٹھنا واجب نہیں سو عدت بیٹھے جہاں چاہے اور اس کو رہنے کے لئے مکان دینا لازم نہیں بخاری و ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو بضرورت عدت میں گھر سے باہر نکلنا جائز ہے ۱۲ — [2] یعنے عورت پر واجب تھا کہ اپنے خاوند کی موت کی عدت اپنے خاوند کے رشتہ داروں کے پاس گذارے ۱۲ — [3] یعنے بعد اصلی عدت موت کے کہ وہ چار مہینے دس دن ہے

۵۔ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ جَاءَتْ إِمْرَأَةٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَذَكَرَتْ لَهُ وَفَاةَ زَوْجِهَا وَذَكَرَتْ حَرْثًا لَهُمْ بِقَنَاةٍ وَسَأَلَتْهُ هَلْ يَصْلُحُ لَهَا أَنْ تَبِيْتَ فِيْهِ فَنَهَاهَا عَنْ ذَالِكَ وَكَانَتْ تَخْرُجُ إِلَيْهِ سَحَرًا فَتَظَلُّ فِيْهِ ثُمَّ تَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ فَتَبِيْتُ فِيْ بَيْتِهَا أَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ ایک عورت ابن عمر کے پاس آئی اور اُن سے ذکر کیا کہ میرا خاوند مر گیا ہے اور اُس نے ذکر کیا کہ قناۃ[1] میں اُن کی کھیتی ہے اور اُن سے پوچھا کہ کیا مجھ کو جائز ہے کہ وہاں رات رہوں انہوں نے اس کو اس سے منع کیا سو وہ سحر کے وقت وہاں جایا کرتی ہے اور اُس میں ہتی پھر مدینے میں داخل ہوتی اور اپنے گھر میں رات کاٹتی تھی مالک اس کے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِي الْاِحْدَادِ

پانچویں فصل

سوگ اور ترک زینت کے بیانیں

اعن حَمِيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِيْ زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِيْ سَلَمَةَ بِهٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ الثَّلٰثَةِ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ أَبُوْهَا أَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ بِطِيْبٍ فِيْهِ صُفْرَةٌ خَلُوْقٌ أَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ بِهِ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ أَخُوْهَا فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ أَمَا وَاللّٰهِ مَا لِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَذَكَرَتْ نَحْوَهُ قَالَتْ زَيْنَبُ وَسَمِعْتُ أُمِّيْ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ ابْنَتِيْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنُهَا أَفَنَكْحُلُهَا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلٰثًا كُلُّ ذَالِكَ يَقُوْلُ لَا ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَأْسِ الْحَوْلِ قَالَتْ زَيْنَبُ وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حَفْشًا[2] وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيْبًا حَتّٰى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتٰى بِدَابَّةٍ حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَيْرٍ فَتَفْتَضَّ بِهِ فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطٰى بَعْرَةً فَتَرْمِيْ بِهَا ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدَ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيْبٍ أَوْ غَيْرِهِ قَالَ مَالِكٌ تَفْتَضُّ تَمْسَحُ بِهِ جِلْدَهَا أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ إِلَّا الْبُخَارِيَّ بَيْتُ مُغْلَقٍ قَصِيْرٍ يُحْبَسُ فِيْهِ الْمَجْنُوْنُ وَحَفْشًا بِضَمِّهِ ترجمہ حمید بن رافع سے روایت ہے کہا کہ خبر دی مجھے زینب ابو سلمہ نے ساتھ ان تین حدیثوں کے کہا کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ام حبیبہ صاحبہ کا باپ ابو سفیان فوت ہوا تو میں ان کے پاس گئی تو ام حبیبہ نے خوشبو منگوائی جس میں زردی تھی خلوق[3] یا غیر اس کا پھر وہ خوشبو ایک لڑکی کو ملی

---

[1] قناۃ ایک جگہ کا نام ہے جہاں اُس کا خاوند کھیتی کیا کرتا تھا ۱۲ اس سے معلوم ہوا کہ موت کی عدت میں عورت کو گھر سے باہر رات رہنا جائز ہے

[2] ایک قسم کی خوشبو کا نام ہے جو عرب میں بناتے ہیں ۱۲۔

پھر اپنے رخساروں کو لگائی پھر کہا قسم ہے اللہ کی مجھ کو خوشبو کی کچھ حاجت نہیں لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ حلال نہیں اس عورت پر جو خدا اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو کہ تین دن سے زیادہ کسی مُردے کے غم میں سوگ کرے اور اپنی زینت چھوڑے مگر اپنے خاوند کی موت پر چار مہینے اور دس دن سوگ کرنا ہے۔ کہتے ہیں فرض ہے کہا زینب نے پھر میں زینب جحش کی بیٹی پر داخل ہوئی جب کہ اس کا بھائی فوت ہوا تو اس نے خوشبو منگائی اور اپنے بدن پر لگائی پھر کہا قسم ہے اللہ کی مجھ پر خوشبو کی کچھ حاجت نہیں لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ حلال نہیں کسی عورت کے لئے جو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتی ہو پھر ذکر کی حدیث مثل اس کی کہا زینب نے اور میں نے اپنی ماں ام سلمہ سے سنا کہتی تھی کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو اس نے کہا کہ میری بیٹی کا خاوند مر گیا ہے اور اس کی آنکھیں دُکھتی ہیں کیا میں اُس کی آنکھ میں سُرمہ لگاؤں تو آپ نے فرمایا کہ نہ دو بار یا تین بار فرمایا ہر بار یہی فرماتے تھے کہ نہ سوائے اس کے کچھ نہیں اجہ چار مہینے دس دن تو زینت کا ترک کرنا واجب ہے اور البتہ کفر کے وقت تو تم میں سے مرے خاوند والی عورت مینگنی پھینکتی تھی برس دن کے بعد کہا زینب نے کہ کفر کے زمانے میں دستور تھا کہ جب کسی عورت کا خاوند مر جاتا تو تنگ مکان میں داخل ہو کر عدت بیٹھتی اور بُرے اور خراب کپڑے پہنتی خوشبو نہ لگاتی یہانتک کہ جب ایک برس گذر جاتا تو کوئی چوپایہ گدھا یا بکری یا پرندہ لایا جاتا تو اُس کو بدن سے ملتی اور جس چیز سے اپنے بدن کو ملتی تھی وہ اکثر مر جاتی تھی پھر گھر سے نکلتی پھر مینگنیاں دیجاتی پھر اُن کو اپنے سر پر سے پھینکتی یعنی تب عدت سے باہر ہو جاتی پھر اس کے بعد جو چاہتی خوشبو وغیرہ لگاتی کہا مالک نے قتض کے معنے ہیں کہ اس کو اپنے بدن سے ملتی چھوڑ دل اس کے راوی ہیں حفش چھوٹے اور تنگ گھر کو کہتے ہیں تنگ ہونیکے سبب سے اس کو حفش کہا گیا۔

۲۔ وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رض قَالَتْ كُنَّا نُنْهٰى اَنْ نُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا وَّلَا نَكْتَحِلُ وَلَا نَتَطَيَّبُ وَلَا نَلْبَسُ ثَوْبًا مَّصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ اِذَا اغْتَسَلَتْ اَحَدُنَا مِنْ مَحِيْضِهَا فِيْ نُبْذَةٍ مِّنْ كُسْتِ اَظْفَارٍ وَكُنَّا نُنْهٰى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ وَالنُّبْذَةُ الْقَدْرُ الْيَسِيْرُ مِنَ الشَّيْءِ وَالْكُسْتُ لُغَةٌ فِي الْقُسْطِ وَهُوَ مَعْرُوْفٌ وَالْاَظْفَارُ ضَرْبٌ مِّنَ الْعِطْرِ ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے کہا کہ ہمیں منع کیا جاتا تھا یہ کہ سوگ کریں کسی مُردے پر زیادہ تین دن سے مگر خاوند پر چار مہینے اور دس دن سوگ کرنا فرض ہے اور یہ کہ نہ ہم سُرمہ لگائیں نہ خوشبو اور نہ رنگا ہوا کپڑا پہنیں مگر وہ کپڑا جو سفید اور سیاہ ہو اور البتہ ہم کو رخصت ملی ہے وقت طہر کے کہ جب ہم میں سے کوئی اپنے حیض سے غسل کرے تو تھوڑی سی خوشبو کست اظفار لگا لیوے اور ہم کو منع کیا جاتا تھا جنازے کے ساتھ جانے سے ترمذی کے سوائے پانچوں اس کے راوی ہیں نبذہ تھوڑی چیز کو کہتے ہیں اور کست لغت ہے قسط میں اور وہ معروف ہے اور اظفار ایک قسم کی خوشبو ہے۔

۳۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُ الْمُتَوَفّٰى

لہ الا ثوب عصب بعضوں نے کہا کہ وہ ایک قسم کی چادر ہے کہ اس کا تانا باندہ کر رنگا جاتا ہے پھر بنا جاتا ہے تو اس میں سفید نقش باقی رہتے ہیں اس لئے خوبصورت نظر آتا ہے ۱۲۔

عَنْهَا نَ وَجْهَا الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ وَلَا الْحُلِيَّ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمْتَشِطُ
بِشَيْءٍ إِلَّا بِالسِّدْرِ تَغْلُفُ بِهِ رَأْسَهَا اَخْرَجَهُ الْاَرْبَعَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَهٰذَا لَفْظُ اَبِيْ دَاوٗدَ الْمُمَشَّقَةُ
مَاصُبِغَ بِالْمُشْقِ وَهِيَ الْمَغْرَةُ يَسْكُنُ الْغَيْنَ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ نہ پہنے مرے خاوند والی کپڑے رنگا ہوا گیری سے اور نہ زیور اور نہ خضاب کرے اور نہ سرمہ لگاوے
اور نہ کنگھی کرے سر میں کسی چیز سے مگر بیر کے پتوں سے کہ اُن سے اپنے سر پر لیپ کرے ترمذی کے سوائے
ہاروں اس کے راوی ہیں اور یہ لفظ ابوداؤد کے ہیں اور ممشق وہ ہے جو گیری سے رنگا جاوے اور وہ
مغرہ ہے ساتھ جزم غین کے۔

۴۔ **وَعَنِ** ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ طُلَيْحَةَ الْاَسَدِيَّةَ كَانَتْ تَحْتَ رَشِيْدٍ الثَّقَفِيِّ فَطَلَّقَهَا
فَنَكَحَتْ فِيْ عِدَّتِهَا فَضَرَبَهَا عُمَرُ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَقَرَّقَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ نُكِحَتْ فِيْ
عِدَّتِهَا فَاِنْ كَانَ زَوْجُهَا الَّذِيْ تَزَوَّجَهَا لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَاعْتَدَّتْ بَقِيَّةَ عِدَّتِهَا مِنَ
الْاَوَّلِ ثُمَّ كَانَ الْاٰخِرُ خَاطِبًا مِنَ الْخُطَّابِ فَاِنْ دَخَلَ بِهَا فَرَّقَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ اعْتَدَّتْ بَقِيَّةَ عِدَّةِ الْاَوَّلِ
ثُمَّ اعْتَدَّتْ مِنَ الْاٰخِرِ ثُمَّ لَا يَجْتَمِعَانِ اَبَدًا قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا اَصَابَ مِنْهَا اَخْرَجَهُ
مَالِكٌ ترجمہ ابن مسیب اور سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ طلیحہ اسدیہ رشید ثقفی کے نکاح میں تھی تو
اُس نے اس کو طلاق دی پھر اس نے عدت میں نکاح کر لیا تو حضرت عمر نے اُس کو اور اُس کے خاوند کو
چند درے مارے اور دونوں کے درمیان تفریق کر دی پھر کہا کہ جو عورت عدت میں نکاح کرے پھر اگر اُس کے
خاوند نے جس سے اُس نے نکاح کیا ہے اس سے صحبت نہ کی ہو تو ان کے درمیان تفریق کی جاوے
اور پہلے خاوند کی باقی عدت پوری کرے اور دوسرا خاوند پیغام کرنے والوں میں سے ایک پیغام
کرنے والا ہو گا اور اگر وہ دوسرے خاوند نے اس سے صحبت کر لی ہو تو بھی ان دونوں کے درمیان تفریق
کرائی جاوے پھر پہلے خاوند کی عدت پوری کرے پھر دوسرے خاوند کی عدت پوری کرے پھر وہ دونوں
کبھی جمع نہیں ہو سکتے کہا ابن مسیب نے اور اس کو پورا مہر ملے گا بسبب اُس کے کہ حلال کیا ہے اُس نے اس کی
شرمگاہ کو مالک اس کے راوی ہیں۔

۵۔ **وَعَنْ** نَافِعٍ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِيْ عُبَيْدٍ اشْتَكَتْ عَيْنَيْهَا وَهِيَ حَادٌّ عَلٰى اَخِيْهَا وَجْهَا ابْنُ عُمَرَ
فَلَمْ تَكْتَحِلْ حَتّٰى كَادَتْ عَيْنَاهَا تَرْمَصَانِ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ اَلرَّمَصُ الْبَيَاضُ الَّذِيْ تَقْذِفُهُ الْعَيْنُ رَطْبًا
ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ صفیہ بنت ابو عبید کی آنکھیں بیمار ہوئیں اور وہ اپنے خاوند ابن عمر کے
سوگ میں تھی سو اُس نے سرمہ لگایا یہانتک کہ قریب تھیں کہ اُس کی آنکھیں گدڑہ لاویں مالک اس کے
راوی ہیں اور رمص اس سفیدا اور گیلی گاڑھی چیز کو کہتے ہیں جو آنکھ ڈالتی ہے۔

۶۔ **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض اَنَّهُ تَلَا قَوْلَهُ تَعَالٰى وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ وَ
قَوْلَهُ تَعَالٰى اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ وَالَّٓئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ
اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَالَّٓئِيْ لَمْ يَحِضْنَ فَقَالَ هٰذِهِ عِدَّةُ الْمُطَلَّقَاتِ وَسَنُبَيِّنُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ
عَبْدُ الْمَدْخُوْلِ بِهَا بِقَوْلِهٖ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ

فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا وَقَالَ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ رُخْصَةَ الْحَوَامِلِ مِنْهُنَّ بِقَوْلِهٖ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ مِنْ مُّطَلَّقَةٍ اَوْ مُتَوَفًّى عَنْهَا اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی کہ طلاق والی عورتیں انتظار کروائیں اپنی جانوں کو تین حیض اور خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ جب تم عورتوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کو عدت کے شروع میں طلاق دو اور گنتے رہو عدت کو اور جو تمہاری عورتوں میں حیض سے ناامید ہوں اگر تم شک کرو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور جن کو حیض نہیں آیا تو انہوں نے کہا کہ یہ ہے گنتی طلاق والی عورتوں کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے حکم میں سے غیر مدخول بہا کو مستثنیٰ کر دیا ہے یعنی جس عورت سے صحبت نہ ہوئی ہو ساتھ اس آیت کے کہ اے ایمان والو جب تم ایماندار عورتوں سے نکاح کرو پھر ان کو طلاق دو ہاتھ لگانے سے پہلے تو تمہارا کچھ حق نہیں ان پر عدت میں بیٹھنا اور خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ تم میں سے مر جائیں اور چھوڑ جائیں عورتیں تو انتظار کروائیں اپنی جانوں کو چار مہینے اور دس دن پھر اللہ تعالیٰ نے اُن میں سے حاملہ عورتوں کے لئے رخصت دی پس فرمایا کہ حمل والی عورتوں کی عدت یہ ہے کہ بچہ جنیں خواہ طلاق والی ہو یا مرے ہوئے خاوند والی زرین اس کے راوی ہیں۔

كِتَابُ الْعَارِيَةِ

کتاب ہے مانگی ہوئی چیز کے بیان میں

۱۔ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَعَارَ مِنْهُ اَدْرَاعًا يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ غَصْبًا يَا مُحَمَّدُ قَالَ لَا بَلْ عَارِيَةٌ مَضْمُوْنَةٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ صفوان رض بن امیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ حُنین کے دن اُس سے زرہیں مانگیں تو اُس نے کہا کہ اے محمد کیا آپ یہ زور سے چھینتے ہیں فرمایا نہیں بلکہ میں عاریۃً لیتا ہوں جو پھیر دی جائے گی بالفرض تلف اس کا بدلا دیا جاوے گا ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

۲۔ وَعَنْ اَنَسٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَعَارَ قَصْعَةً فَضَاعَتْ عَلَيْهِ فَضَمِنَهَا لَهُمْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیالہ مانگا پھر وہ آپ کے پاس سے ضائع ہو گیا تو آپ نے ان کو اُس کا بدلا بھر دیا ترمذی اس کے راوی ہیں۔

۳۔ وَعَنْ سَمُرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَدِ مَا اَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَهُ قَالَ قَتَادَةُ ثُمَّ نَسِيَ الْحَسَنُ فَقَالَ هُوَ اَمِيْنُكَ لَا ضَمَانَ عَلَيْهِ يَعْنِي الْعَارِيَةَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لازم ہے ہاتھ پر جو اس نے لیا یہاں تک کہ ادا کرے کہا قتادہ نے پھر بھول گیا حسن پس کہا کہ وہ تیرا امین ہے اُس پر ضمان نہیں

۱؎ اس سے معلوم ہوا کہ اگر مانگی ہوئی چیز تلف ہو جائے تو اس کا بدلا لینا آتا ہے ۱۲۔

آتا یعنے عاریت میں ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔

۴۔ **وعن** ابی امامۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العاریۃ مؤداۃ والزعیم غارم والدین مقضی اخرجہ ابوداؤد والترمذی الزعیم الضمین والکفیل ترجمہ ابوامامہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مانگی ہوئی چیز ادا کی جاوے اور ذمہ وار ضامن ہے اور قرض کا ادا کرنا واجب ہے ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں اور زعیم ذمہ دار اور کفیل کو کہتے ہیں۔

۵۔ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم المنیحۃ اللقحۃ الصفی منحۃ والشاۃ الصفی مبیحۃ تغدو بإناء وترو ح بإناء اخرجہ الشیخان المنیحۃ الناقۃ او الشاۃ یعطیھا صاحبھا غیرہ لینتفع بھا ثم یعیدھا والقحۃ الناقۃ ذات اللبن وشاۃ صفی اذا کانت غزیرۃ اللبن کریمۃ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوب اونٹنی بہت دودھ دینے والی اچھی بخشش ہے اور بکری خوب دودھار اچھی بخشش ہے کہ برتن بھر صبح کو دودھ دیوے اور برتن بھر شام کو دودھ دیوے بخاری اور مسلم اس کے راوی ہیں اور منیحہ یہ ہے کہ اونٹنی یا بکری کسی غیر کو بطور احسان کے دیوے تاکہ وہ اس سے فائدہ اٹھاوے پھر اس کو پھیر دیوے اور لقحہ دودھار اونٹنی کو کہتے ہیں اور بکری صفی وہ ہے جو بہت دودھار ہو اور عمدہ۔

کتاب العمریٰ والرقبیٰ

کتاب ہے عمریٰ اور رقبیٰ کے بیان میں

۱۔ **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رجلا عمرٰی لہ ولعقبہ فقد قطع قولہ حقہ فیھا وھی لمن اعمر وعقبہ اخرجہ الستۃ وفی اخری للشیخین فقضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالعمریٰ لمن وھبت لہ ولھما فی اخری العمریٰ جائزۃ ولمسلم العمریٰ میراث لاھلھا ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کو چیز دے دے عمر بھر کے لئے اس کو اور اس کے وارثوں کو یعنے کہا کہ میں نے یہ چیز تجھ کو عمر بھر کو دی اور تیرے مرنے کے بعد تیرے وارثوں کے لئے ہوگی تو اس کے حق کو کاٹ دیا اور وہ گھر اسی کا ہو گیا جس کو دیا اور اسکے مرنے کے بعد اس کے وارثوں کا ہوگا چھیوں اس کے راوی ہیں اور شیخین کی دوسری روایت میں ہے کہ حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کا اس شخص کے لئے جس کو ہبہ کیا گیا اور شیخین کی دوسری روایت میں ہے کہ کسی کو عمر بھر چیز دیدینا جائز ہے اور مسلم کی دوسری روایت میں ہے کہ عمرے اس کے وارثوں کی میراث ہے۔

لہ یعنے جو چیز کسی سے مانگ لیوے اس کو ادا کرے اور اگر کسی چیز کا ضامن ہوا ہو تو بھر دے ۱۲ سہ یعنی جو کسی کو عمر بھر کے گھر دیدے یہ کہکر کہ یہ گھر میں نے تجھ کو دیا تیری عمر بھر کو اور تیرے بعد تیرے وارثوں کا ہوگا تو وہ اسی کے ملک ہو جاتا ہے جسکو دیا اور اس کے مرنیکے بعد اس کے وارث پاویں گے دینے والا پھر نہیں لے سکتا ۱۲۔

۲- **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لِعُمْرِهٖ مَحْيَاهُ وَمَمَاتُهٗ وَلَا يَرْقُبُوْا فَمَنْ اَرْقَبَ شَيْئًا فَهُوَ سَبِيْلُهٗ اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ وَلِلنَّسَائِيِّ اَلْعُمْرٰى اَنْ يُّعْطِيَ الْاِنْسَانُ اَخِرَدَارًا اَوْ اَرْضًا وَّيَقُوْلُ لَهٗ هِيَ لَكَ عُمْرَكَ اَوْ عُمْرِيْ فَاِذَا مَاتَ رَجَعَتْ اِلَيَّ وَالرُّقْبٰى اَنْ يُّعْطِيَهٗ اِيَّاهَا عَلٰى اَنْ تَكُوْنَ لِلْبَاقِيْ مِنْهُمَا فَيَقُوْلُ اِنْ مِتُّ قَبْلَكَ فَهِيَ لَكَ وَاِنْ مِتَّ قَبْلِيْ فَهِيَ لِيْ فَاِنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا يَرْقُبُ مَوْتَ صَاحِبِهٖ **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کو عمر بھر گھر دے ڈالے تو وہ گھر اسی کا ہو گیا جس کو دیا گیا اسکی زندگی بھر اور بعد مرنے کے بھی اور نہ رقبٰی دیں کوئی چیز کسی کو اور جو کسی کو کوئی چیز بطور رقبے کے دے تو وہی اس کی راہ ہے یعنے وہ شخص اس کا مالک ہو جاتا ہے جس کو دی ابو داؤد نسائی اس کے راوی ہیں۔ اور عمرے یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کو گھر یا زمین دے ڈالے اور اُسے کہے کہ تیرے لئے عمرے ہے یا میں نے تجھے عمر بھر دیا اور جب تو مر جائے تو میری طرف پھر آوے گا اور رقبے یہ ہے کہ دوسرے شخص کو گھر دے اس شرط پر کہ جو شخص ہم دونوں میں سے پیچھے زندہ رہے وہ اسی کا ہو گا یعنے کہے کہ اگر میں تجھ سے پہلے مر گیا تو وہ تیرا ہو گا اور اگر تو مجھ سے پہلے مر گیا تو میرا ہو گا اس واسطے کہ دونوں میں سے ہر شخص اپنے ساتھی کی موت کی انتظار کرتا ہے۔

۳- **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُرْقِبُوْا اَمْوَالَكُمْ فَمَنْ اَرْقَبَ شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِمَنْ اَرْقَبَهَا وَالْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَلَهٗ فِيْ اُخْرٰى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض لَا يَحِلُّ الرُّقْبٰى وَلَا الْعُمْرٰى فَمَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ وَمَنْ اَرْقَبَ شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ رقبے کرو اپنے مالوں کو اور جو شخص کسی کو کچھ چیز بطور رقبٰی کے دے تو وہ چیز اسی کی ہو گئی جسکو رقبے دے اور ایک روایت میں ہے کہ عمرے جائز ہے اس شخص کے لئے جس کو عمر بھر چیز دی گئی اور رقبے جائز ہے اس کے لئے جس کے لئے رقبے کیا گیا اور اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو پھیر لینے والا مثل اس شخص کے ہے جو اپنی قے کو پھر نگل جاوے نسائی اس کے راوی ہیں اور اس کی دوسری روایت میں ہے کہا ابن عباس نے کہ نہ رقبے حلال ہے اور نہ عمرے اور جو شخص عمر بھر کچھ چیز دیا جاوے تو وہ چیز اسی کی ہو گئی اور جو شخص کچھ چیز بطور رقبے کے دیا جاوے تو وہ چیز اُسی کی ہو گئی۔

۴- **وَعَنْ** نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رض وَرِثَ مِنْ اُخْتِهٖ حَفْصَةَ رض دَارًا كَانَتْ قَدْ اَسْكَنَتْ فِيْهَا بِنْتَ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ مَا عَاشَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ بِنْتُ زَيْدٍ قَبَضَ ابْنُ عُمَرَ الْمَسْكَنَ وَرَاٰى اَنَّهٗ لَهٗ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر اپنی بہن حفصہ سے ایک گھر کے وارث ہوئے جو انہوں نے زید بن خطاب کی بیٹی کو عمر بھر رہنے کے لئے دیا تھا پھر جب زید کی بیٹی مر گئی تو ابن عمر نے گھر پر قبضہ کر لیا اور انہوں نے خیال کیا کہ یہ گھر ان کا ہے مالک اس کے راوی ہیں۔

حَرْفُ الْغَيْنِ وَفِيْهِ سَبْعَةُ كُتُبٍ

غین کے حرف کا بیان اور اس میں سات کتابیں ہیں

اَلْغَزَوَاتُ اَلْغَيْرَةُ اَلْغَضَبُ اَلْغَصْبُ اَلْغِيْبَةُ اَلْغِنَاءُ وَاللَّهْوُ اَلْغَدْرُ

جنگ غیرت غصہ غصب غیبت کرنا راگ اور کھیل دغا کرنا

كِتَابُ الْغَزَوَاتِ

کتاب ہے جنگوں کے بیان میں

۱۔ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ اَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ غَزَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَاتَلَ فِيْ ثَمَانٍ مِنْهَا ترجمہ بریدہ رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سولہ جنگ کئے ہیں فخین اس کے راوی ہیں اور مسلم کی روایت میں آیا ہے کہ اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سولہ جنگ کئے ہیں اور اس کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنگ کئے ہیں ان سے آٹھ میں لڑائی کی۔

۲۔ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيْمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوْثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا اَبُوْ بَكْرٍ وَمَرَّةً عَلَيْنَا اُسَامَةُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات جنگ کئے ہیں اور جو اپ لشکر بھیجتے تھے اور خود نہ جاتے لے جاتے تھے اُن میں نو جنگوں میں نکلا ہوں ایک بار ہم پر ابو بکر سردار تھے اور ایک بار ہم پر اسامہ سردار تھے فخین اس کے راوی ہیں۔

غَزْوَةُ بَدْرٍ

جنگ بدر کا بیان

عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ شَاوَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَلَغَهُ اِقْبَالُ اَبِيْ سُفْيَانَ فَتَكَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ رض فَاَعْرَضَ عَنْهُ وَتَكَلَّمَ عُمَرُ رض فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رض اِيَّانَا تُرِيْدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَنَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُخَيِّضَهَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاهَا وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَضْرِبَ اَكْبَادَهَا اِلٰى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى نَزَلُوْا بَدْرًا وَوَرَدَتْ

عَلَيْهِمْ رَوَايَا قُرَيْشٍ وَفِيهِمْ غُلَامٌ أَسْوَدُ لِبَنِي الْحَجَّاجِ فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَهُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَأَصْحَابِهِ فَيَقُولُ مَا لِي عِلْمٌ بِأَبِي سُفْيَانَ وَلَكِنْ هٰذَا أَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فِي النَّاسِ فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ ضَرَبُوهُ فَقَالَ نَعَمْ إِنَّا أُخْبِرُكُمْ هٰذَا أَبُو سُفْيَانَ فَإِذَا تَرَكُوهُ وَسَأَلُوهُ قَالَ مَا لِي عِلْمٌ بِأَبِي سُفْيَانَ وَلٰكِنْ هٰذَا أَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فِي النَّاسِ فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ ضَرَبُوهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ انْصَرَفَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَتَضْرِبُونَهُ إِذَا صَدَقَكُمْ وَتَتْرُكُونَهُ إِذَا كَذَبَكُمْ ثُمَّ قَالَ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ هٰهُنَا قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا مَاطَ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَلِأَبِي دَاوُدَ فِي رِوَايَةٍ وَهِيَ الْمُرَادَةُ وَالْمُرَادُ هُنَا الْعِسَالُ الَّتِي تُحْمَلُ الرَّوَايَا وَالْمَصْرَعُ مَوْضِعُ الْقَتْلِ وَقَوْلُهُ مَا مَاطَ مَا مَاطَ مَا مَالَ وَلَا عَدَلَ ترجمہ انس رضؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کیا جبکہ آپ کو ابوسفیان کے آنے کی خبر پہنچی پس ابوبکرؓ نے کلام کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیرا پھر عمرؓ نے کلام کیا تو آپ نے اس سے بھی منہ پھیرا تو سعد بن عبادہ نے کہا یا رسول اللہ آپ ہم کو مراد رکھتے ہو سو قسم ہے اس کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ اگر آپ ہم کو حکم کریں دریا میں گھوڑے گسانے کا تو ہم ان کو اس میں گسا دیں اور اگر ہم کو حکم ہو کہ ہم ان کو ذی برک تک لنا دیں تو البتہ ہم حکم بجا لاویں گے سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلا دیا اور ترغیب دی پس چلے یہاں تک کہ بدر کے کوئیں میں اترے اور قریش کے پانی اٹھانے والے اونٹ اُن کے پاس پہنچے اور ان میں بنی حجاج کا ایک کالا لڑکا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے اس سے ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کا حال پوچھتے تھے تو وہ کہتا تھا کہ مجھے ابوسفیان کا کچھ حال معلوم نہیں لیکن یہ ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف لوگوں میں آتے جاتے ہیں جب اُس نے یہ کہا تو اصحاب اس کو مارنے لگے اُس نے مار کے ڈر سے کہا ہاں میں تمکو خبر دیتا ہوں ابوسفیان بھی فلانے مقام میں ہے پھر جب اصحابؓ نے اُس کا مارنا چھوڑ دیا تو دوسری بار اس سے پوچھا اُس نے کہا کہ مجھ کو ابوسفیان کی کچھ خبر نہیں لیکن ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف لوگوں میں موجود ہیں جب اُس نے یہ کہا تو اصحابؓ نے پھر اس کو مارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے آپ نے یہ حال دیکھا تو نماز سے پھرے پس فرمایا قسم ہے اُس کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ تم اُس کو مارتے ہو جب وہ تم سے سچ کہتا ہے اور اُس کو چھوڑتے ہو جب تم سے جھوٹ بولتا ہے پھر فرمایا یہاں فلانا قتل ہوگا اور یہاں فلانا مارا جائے گا اور اپنا ہاتھ زمین پر رکھتے تھے کہا راوی نے سو قسم ہے اللہ کی کہ اُن میں سے کوئی اپنی جگہ سے اِدھر اُدھر نہ ہوا مسلم اور ابوداؤد اس کے راوی ہیں اور روایۃ جمع ہے راویہ کی اور اس کے معنے ہیں پکھال اور مراد اس جگہ وہ اونٹ ہیں جو پانی کے پکھال اُٹھاتے ہیں اور مصرع سے مراد قتل ہونے کی جگہ ہے اور ما ماط کے معنے ہیں کہ نہ اِدھر ہوا نہ اُدھر ہوا۔

۲۔ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ أَلْفٌ وَأَصْحَابُهُ ثَلٰثُمِائَةٍ وَتِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ

لہ یعنے ہم حاضر ہیں اپنا جان و مال آپ پر نثار کریں گے ۱۲ ۲ لہ ایک جگہ کا نام ہے پانچ دن کی راہ مکے سے ۱۲ ۳ لہ یعنے جس جگہ آپ نے فرمایا تھا وہیں وہ کافر مارے گئے ایک بال کا فرق نہ ہوا اور یہ آپ کا معجزہ تھا کہ جیسے آپ نے فرمایا تھا اسی طرح واقع ہوا ۱۲

مَدَّ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَنْجِزْ لِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ اٰتِنِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنْ تَهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَا تُعْبَدْ فِي الْاَرْضِ فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ مَادًّا يَدَيْهِ حَتّٰى سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ مَنْكِبَيْهِ فَاَتَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَخَذَ رِدَاءَهُ فَاَلْقَاهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ الْتَزَمَهُ مِنْ وَرَائِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَفَاكَ مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ فَاِنَّهٗ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ فَاَمَدَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالْمَلٰٓئِكَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ اَلْعِصَابَةُ الْجَمَاعَةُ مِنَ النَّاسِ وَالْمُنَاشَدَةُ الْمَسْاَلَةُ وَالطَّلَبُ وَالْاِبْتِهَالُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَهِيَ تَفْسِيْرٌ فَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهٖ وَمُرْدِفِيْنَ اَيْ مُتَتَابِعِيْنَ يَتْبَعُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے عمر نے خطاب منے کہ جنگ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کی طرف نظر کی اور وہ ہزار آدمی تھے اور آپ کے اصحاب تین سو انیس ۳۱۹ مرد تھے تو آپ نے قبلہ کی طرف منہ کیا پھر اپنے دونوں ہاتھ دراز کر کے اپنے رب کے آگے عاجزی اور زاری کرنے لگے کہتے تھے الٰہی پورا کر جو تو نے مجھ سے وعدہ کیا الٰہی مجھے دے جو تو نے مجھ سے وعدہ کیا یعنی فتح الٰہی اگر تو نے اس اہل اسلام کی جماعت کو مار ڈالا تو پھر زمین میں تیری بندگی نہ ہوگی ہمیشہ حضرت اپنے رب کے آگے ہاتھ اٹھا کر عاجزی سے دعا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کی چادر مونڈھوں سے گر پڑی پھر ابوبکرؓ آئے انہوں نے آپ کی چادر پکڑ کر آپ کے مونڈھوں پر ڈالی پھر پیچھے سے آپ کو لپٹ گئے اور کہا یا حضرت آپ کو کافی ہے جو آپ نے اپنے رب[1] سے دعا کی سو بیشک وہ پورا کریگا جو اس نے آپ سے وعدہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ جب تم فریاد کرنے لگے اپنے رب سے پس خدا نے تمہاری دعا قبول کی کہ میں تم کو مدد دینے والا ہوں ہزار فرشتوں سے جو پے در پے آنے والے ہیں سو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے آپکی مدد کی مسلم اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔ عصابہ آدمیوں کی ایک جماعت کو کہتے ہیں اور مناشدت کے معنے ہیں اللہ کے آگے سوال اور دعا اور عاجزی کرنی اور یہ تفسیر ہے اس لفظ کی فجعل تہیف بربہ اور مردفین کے معنے ہیں متابعین یعنے آگے پیچھے لگاتار آنے والے۔

۳۔ **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ مِنَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ مَشْهَدًا لَاَنْ اَكُوْنَ صَاحِبَهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهٖ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُوْ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَا نَقُوْلُ كَمَا قَالَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ وَلٰكِنِ امْضِ وَنَحْنُ مَعَكَ عَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْرَقَ وَجْهُهٗ وَسَرَّهٗ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ میں مقداد بن اسود کے ساتھ ایک جگہ میں حاضر ہوا کہ البتہ میرا اسکے ساتھ ہونا مجھ کو زیادہ پیارا ہے اس چیز سے کہ اس کے برابر ہو دیئے سونے چاندی سے کہ وہ جنگ بدر کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور حالانکہ آپ مشرکوں پر بد دعا کر رہے تھے سو اس نے عرض کیا

[1] یعنے اب بس کیجئے آپ نے پورے سرے کی التجا کی ۱۲۔

یا حضرت ہم ویسے نہیں کہتے جیسے بنی اسرائیل نے کہا کہ جاؤ اور تیرا رب لڑے دونوں لڑو ہم تو یہاں جمے ہیں ولیکن آپ چلو اور ہم آپ کے ساتھ ہیں آپ کے دائیں اور بائیں اور آگے اور پیچھے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کا چہرہ روشن ہوا اور خوش ہوئے بخاری اس کے راوی ہیں۔

۴۔ **وعن** ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر ھذا جبریل اخذ برأس فرسہ علیہ اداۃ الحرب اخرجہ البخاری اداۃ الحرب آلتہما واراد بہ السلاح ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے دن فرمایا کہ یہ جبریل ہیں اپنے گھوڑے کا سر تھامے اور لڑائی کے ہتھیار پہنے بخاری اس کے راوی ہیں آداۃ الحرب کے معنے ہیں آلات اس کے اور مراد اس سے ہتھیار ہیں ف اس حدیث سے اور پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ جنگ بدر میں ہزار فرشتے حضرت کی مدد کو اترا تھا جن میں جبریل بھی تھے۔

۵۔ **وعن** ابن عمر بن العاص رض قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر فی ثلثمائۃ و خمسۃ عشر رجلا من اصحابہ فلما انتہی الیہا قال اللہم انہم حفاۃ فاحملہم اللہم انہم جیاع فاشبعہم اللہم انہم عراۃ فاکسہم اللہم انہم حفاۃ فاحملہم ففتح اللہ لہ یوم بدر فانقلبوا حین انقلبوا ما منہم رجل الا وقد رجع بجمل او جملین واکتسوا وشبعوا اخرجہ ابوداود ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ جنگ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین سو پندرہ اصحاب کے ساتھ نکلے پھر جب وہاں پہنچے تو آپ نے دعا کی الٰہی پھوکے ہیں ان کا پیٹ بھر دے الٰہی یہ ننگے ہیں ان کو کپڑا پہنا الٰہی یہ ننگے پاؤں ہیں ان کو سواری دے سو خدا تعالےٰ نے آپ کو جنگ بدر کے دن فتح دی پس پلٹے جبکہ پلٹے اور حالانکہ ان میں سے کوئی مرد ایسا نہ تھا جو ایک یا دو اونٹ لیکر نہ پھرا ہو اور انہوں نے کپڑے پائے اور سیر ہوئے ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

۶۔ **وعن** علی رضی اللہ عنہ قال لما کان یوم بدر قالت شیئا ثم اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انظر ما صنع فاذا ہو ساجد یقول یا حی یا قیوم برحمتک استغیث ثم ذہبت فقاتلت شیئا ثم جئت وہو علی حالہ ساجد یقول یا حی یا قیوم برحمتک استغیث ثم رجعت فقاتلت ثم جئت فاذا ہو کذلک حتی فتح اللہ علیہ اخرجہ رزین ترجمہ علی رض سے روایت ہے کہ جب جنگ بدر کا دن ہوا تو میں کچھ لڑا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا دیکھوں کیا کرتے ہیں سو ناگہاں آپ سجدے میں پڑے تھے کہتے تھے اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اے سب کے تھامنے والے میں تیری رحمت سے فریاد چاہتا ہوں پھر میں چلا گیا اور کچھ لڑا پھر میں آیا اور آپ بدستور سجدے میں پڑے تھے اے ہمیشہ زندہ رہنے والے سب کے تھامنے والے میں تیری رحمت سے فریاد رسی چاہتا ہوں پھر پلٹ گیا اور لڑتا رہا پھر میں آیا تو ناگہاں پھر بدستور سجدے میں پڑے ہوئے تھے یہانتک کہ خدا تعالےٰ نے آپ کو فتح دی رزین اس کے راوی ہیں۔

۷۔ **وعن** ابن مسعود رض قال مررت فاذا ابوجہل صریع قد ضربت رجلہ فقلت یا عدو اللہ قد اخزی اللہ الاخزی قال وکیف اخزانی اعمد من رجل قتلہ قومہ فضربتہ بسیف غیر طائل فلم یغن شیئا حتی سقط سیفہ من یدہ فاخذتہ فضربتہ حتی برد فتفلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سَيْفَهُ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَوْلُهُ فَنَفَلَنِيْ إِلَى آخِرِهِ مِنْ زِيَادَةِ زُرَيْنٍ قَوْلُهُ الْبُعْدُ قَالَ الْخَطَّابِيُّ هُوَ خَطَأٌ وَإِنَّمَا هُوَ الْعُمْدُ بِالْعَيْنِ قَبْلَ الْمِيْمِ وَهِيَ كَلِمَةُ الْعَرَبِ مَعْنَاهَا هَلْ زَادَ عَلَى رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ هَوْنٌ عَلَى نَفْسِهِ مَا حَلَّ بِهِ مِنَ الْهَلَاكِ وَيَجُوْزُ أَنْ لَا تَكُوْنَ خَطَأً بَعْنِيْ إِنَّكَ اسْتَعْظَمْتَ أَمْرِيْ وَاسْتَبْعَدْتَ قَتْلِيْ فَبَهَلْ هُوَ الْبُعْدُ مِنْ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ وَقَوْلُهُ بَرَدَ أَيْ سَكَنَ وَهَدَأَ بِهِ الْمَوْتُ وَقَوْلُهُ فَنَفَلَنِيْ سَيْفَهُ أَيْ أَعْطَانِيْهِ زِيَادَةً عَلَى نَصِيْبِيْ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ میں جنگ بدر کے دن گذرا سو ناگہاں میں نے دیکھا کہ ابوجہل گرا پڑا ہے میں نے اُس کے پاؤں پر مارا اور میں نے کہا کہ اے دشمن خدا کے اللہ نے ذلیل کیا اس شخص کو جو اس کی حمت سے دور تھا ابن مسعود نے کہا اور میں اس وقت اُس سے ڈرتا نہ تھا ابوجہل نے کہا کہ کون بعید تر ہے اُس شخص سے جس کو اس کی قوم نے قتل کیا پھر میں نے اُس کو تلوار ماری لیکن وہ کارگر نہ ہوئی یہانتک کہ اُس کی تلوار اُس کے ہاتھ سے گر پڑی پھر میں نے اُس کی تلوار لیکر اس کو مارا یہانتک کہ ٹھنڈا ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی تلوار مجھے انعام دی بخاری اور ابوداؤد اس کے راوی ہیں اور انعام دینے کا ذکر زرین نے زیادہ کیا ہے اور یہ جو کہا البعد تو خطابی نے کہا کہ یہ لفظ خطا ہے اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ وہ العمد ہے ساتھ عین کے میم سے پہلے اور یہ عرب کا قول ہے اور اس کے معنے یہ ہیں کہ کیا کچھ زیادہ ہے ذلت اُس شخص پر کہ اُس کی قوم نے اسے قتل کیا۔ آسان سمجھی اُس نے اپنے نفس پر وہ چیز جو اُتری اس پر ہلاکی سے یعنی میری اس میں کچھ رسوائی اور ذلت نہیں گو تم گمان کرو اور ممکن ہے کہ البعد کی لفظ ہی صحیح ہو یعنے تو نے میرے امر کو بڑا سمجھا اور میرے قتل ہونے سے بعید جانا سو کیا میں بعید تر ہوں اُس شخص سے جس کو اس کی قوم نے قتل کیا یعنے کچھ بڑی بات نہیں اور تمہارے قتل کرنے سے مجھے کچھ عار نہیں اور قول برد کے معنے ہیں ٹھنڈا ہو گیا یعنے مر گیا اور یہ جو کہا کہ آپ نے مجھے اس کی تلوار انعام دی یعنی میرے حصے پر زیادہ عطا کی۔

۸- **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَعَثَتْ أَهْلُ مَكَّةَ فِيْ فِدَاءِ أُسَارَاهُمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ فَدَاءَ زَوْجِهَا أَبِي الْعَاصِ ابْنِ الرَّبِيْعِ بِمَالٍ وَبَعَثَتْ فِيْهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيْجَةَ رض أَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى أَبِي الْعَاصِ فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيْدَةً ثُمَّ قَالَ إِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تُطْلِقُوْا لَهَا أَسِيْرَهَا وَتَرُدُّوْا عَلَيْهَا الَّذِيْ لَهَا فَقَالُوْا نَعَمْ وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ عَلَيْهِ وَعَدَهُ أَنْ يُخَلِّيَ سَبِيْلَ زَيْنَبَ إِلَيْهِ وَبَعَثَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُمَا كُوْنَا بِبَطْنِ يَأْجَجَ حَتّٰى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاهَا فَتَأْتِيَا بِهَا أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ جب مکہ والوں نے اپنے قیدیوں کا بدلا بھیجا یعنی چاندی سونا اُن کی چھڑوالی بھیجی تو زینب (آپ کی بیٹی) نے اپنے خاوند ابوالعاص کی چھڑوائی مال بھیجا اس میں اپنا ہار بھی بھیجا جو خدیجہ کے پاس تھا اور انہوں نے نکاح کے بعد زینب کو بطور جہیز کے دیکر ابوالعاص کے پاس بھیجا تھا پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو آپ کا دل رقت سے بھر آیا سو فرمایا کہ اگر تم اسکے قیدی کو چھوڑ دینا مناسب جانو اور اُس کا مال یعنے جو اُس نے اپنے خاوند ابوالعاص کی چھڑوائی بھیجا ہے کہ واپس کر دو سے کہا واپس کر دیتے ہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوالعاص سے چھوڑتے وقت عہد و پیمان لے لیا تھا کہ زینب کی راہ چھوڑ دے یعنے

اس کو مدینے میں ہمارے پاس بھیجدیوے اُس کو روکے نہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارث اور ایک انصاری مرد کو بھیجا یعنے زینب کے لانے کو اور ان سے فرمایا کہ تم بطن یاجج (ایک مقام ہے مکے کے پاس) میں ٹھیرنا یہانتک کہ زینب تم پر گذرے پھر اُس کے ساتھ رہنا یہانتک کہ تم اس کو (یہاں) لے آؤ یعنے تو وہ دونوں مکے میں جاکر اس کو لے آئے ابوداؤد اس کے راوی ہیں ف جنگ بدر کے دن بعضے کافر قتل ہوئے تھے اور بعضے قید میں پکڑے آئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا داماد ابوالعاص بھی کافروں کے ساتھ تھا وہ بھی قیدیوں میں پکڑا آیا تو مکے والوں نے اپنے اپنے آدمیوں کی چھوڑائی میں مال بھیجا اپنے مال لیکر قیدیوں کو چھوڑ دیا اس وقت زینب بھی مکے میں تھیں انہوں نے بھی اپنے خاوند ابوالعاص کی چھوڑوائی بھیجی اس میں ایک ہار بھی تھا جو خدیجہ رضہ کے گلے میں رہا کرتھا آپ کو وہ ہار دیکر زینب کی مفلسی اور تنہائی اور خدیجہ کی رفاقت یاد آئی اس سبب سے آپ کو سخت رقت ہوئی آپ نے اس کو بلا عوض چھوڑ دیا اور چھوڑتے وقت اُس سے عہد پیمان لے لیا کہ زینب کو ہمارے پاس بھیجدینا اس نے قول و قرار پورا کیا اور زینب کو آپ کے پاس بھیجدیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافر کو چھوڑوائی لیکر چھوڑ دینا جائز ہے۔

۹۔ **وعن** عائشة رضہ قالت خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل بدر فلما كان بحرة الوبرة أدركه رجل قد كان يذكر منه جراءة ونجدة ففرح أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم حين رأوه فقال يا رسول الله جئتك لأتبعك وأصيب معك فقال له صلى الله عليه وسلم تؤمن بالله ورسوله قال فارجع فلن أستعين بمشرك فمضى حتى إذا كان بالشجرة أدركه فقال كما قال أول مرة فقال له صلى الله عليه وسلم مثل ذلك فمضى ثم رجع وقال كما قال فقال له صلى الله عليه وسلم تؤمن بالله ورسوله قال نعم قال فانطلق فانطلق معه أخرجه مسلم وأبو داؤد والترمذي ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کی طرف پھرے جب حرۃ الوبرہ (ایک جگہ کا نام ہے چار میل مدینے سے) میں پہنچے تو ایک مرد جو دلاوری اور بہادری کے ساتھ مشہور تھا آپ کو ملا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اس کو دیکھ کر خوش ہوئے سو اُس نے کہا یا حضرت میں آپ کے ساتھ ہوتا ہوں تاکہ کچھ غنیمت پاؤں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اللہ پر اور اُس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے اُس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا پھر جا تم مشرک سے ہرگز مدد نہیں لیتے وہ چلا گیا یہانتک کہ جب درخت کے پاس پہنچے تو پھر آپ سے آملا اور کہا جو پہلی بار کہا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح فرمایا پھر آملا اور کہا جیسے پہلے کہا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کیا تو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے اُس نے کہا ہاں فرمایا پس چل (ساتھ ہمارے) تو وہ آپ کے ساتھ چلا مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اُس کے راوی ہیں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہاد میں کافر سے مدد لینی جائز نہیں ہے۔

۱۰۔ **وعن** أبي الطفيل رضہ قال قال حذيفة بن اليمان رضہ ما منعني أن أشهد بدرا إلا أني خرجت أنا وأبي الحسيل وأخذ نا كفار قريش فقالوا إنكم تريدون محمدا فقلنا ما نريد إلا المدينة فأخذوا منا عهد الله وميثاقه أن لا نقاتل معه فلما أتينا المدينة ذكرنا ذلك له صلى الله عليه وسلم فقال انصرفا نفي لهم ونستعين بالله تعالى عليهم أخرجه مسلم ترجمہ ابوطفیل سے

روایت ہے کہ حذیفہ بن یمان نے کہا کہ مجھ کو جنگ بدر میں حاضر ہونے سے کسی چیز نے نہ روکا مگر یہ کہ میں اور ابو جہیل دونوں نکلے اور کفار قریش نے ہم کو پکڑ لیا سو کہنے لگے کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے کا ارادہ رکھتے ہو کہا کہ ہم تو فقط مدینے میں جانے کا ارادہ رکھتے ہیں سو انہوں نے ہم سے اللہ کا عہد و پیمان لیا یہ کہ ہم آپ کے ساتھ ہو کر نہ لڑیں گے پھر جب ہم مدینے میں آئے تو ہم نے آپ سے یہ حال ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ پلٹ جاؤ اُن کا عہد و پیمان پورا کرو اور ہم اُن پر اللہ کی مدد چاہتے ہیں مسلم اس کے راوی ہیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کافروں سے عہد و پیمان کیا ہو تو اس کو پورا کرے لیکن یہ واجب نہیں اس لئے کہ اگر عہد و پیمان کرے کہ میں امام کے ساتھ جہاد نہ کروں گا تو اس کا پورا کرنا واجب نہیں لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ آپ کے اصحاب پر قول و قرار توڑنے کا الزام نہ آوے اور لوگوں میں اس کا چرچا نہ ہو۔

حدیث بنی النضیر
حدیث بنی نضیر کا بیان

۱۔ **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ وَفِيْهَا يَقُوْلُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رض

وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ لُؤَيٍّ ۔ حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرُ

فَاَجَابَهٗ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ يَقُوْلُ ۔

اَدَامَ اللّٰهُ ذٰلِكَ مِنْ صَنِيْعٍ ۔ وَحَرَّقَ فِيْ نَوَاحِيْهَا السَّعِيْرُ

سَتَعْلَمُ اَيُّنَا مِنْهَا بِنُزْهٍ ۔ وَتَعْلَمُ اَيُّنَا اَرْضٌ نَضِيْرُ

اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ وَفِيْهَا نَزَلَتْ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ اَلسَّرَاةُ جَمْعُ سَرِيٍّ وَهُوَ النَّفِيْسُ الشَّرِيْفُ وَالْمُسْتَطِيْرُ اَلْمُنْتَشِرُ وَقَوْلُهٗ بِنُزْهٍ اَيْ بِبُعْدٍ وَقُلَّانٌ يَتَنَزَّهُ عَنْ كَذَا اَيْ يَتَبَعَّدُ عَنْهُ وَاللِّيْنَةُ نَوْعٌ مِّنَ النَّخْلِ۔

ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجور کے درختوں کو جلا دیا اور کاٹ ڈالا اور وہی ہے بویرہ اور اسی کے حق میں حسان بن ثابت نے شعر کہا ہے اور آسان ہوا اپنی لو بلی کے سرداروں پر بویرہ کا جلا دینا کشادہ طور پر تو ابوسفیان بن حارث نے اُن کے جواب میں یہ اشعار کہے۔ کہ خدا اس کام کو ہمیشہ اسی طرح رکھے اور اس کے کناروں اور اطراف میں بھی آگ کو جلاؤ تو جان لے گا کہ ہم میں سے کون اُس سے بچتا ہے اور تو جان لیگا کہ ہماری کونسی زمین ضرر پاتی ہے نسائی کے سوائے پانچوں اس کے راوی ہیں اور مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ کیا ہے اور اسی کے حق میں یہ آیت اُتری کہ جو تم نے کھجور کا درخت کاٹا یا اپنی جڑ پر ثابت چھوڑا سو اللہ کے حکم سے ہے اور سراۃ جمع سری کی ہے اور وہ نفیس اور شریف آدمی کو کہتے ہیں اور مستطیر کے معنے ہیں متفرق اور کشادہ اور نزہ کے معنی ہیں دور اور لینہ ایک قسم درخت کھجور کا ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافروں کے پھلدار درختوں کو جلانا اور کاٹ ڈالنا جائز ہے۔

۲۔ **وَعَنْ** بِنْتِ مُحَيِّصَةَ عَنْ اَبِيْهَا قَالَ لَمَّا اَعْلَمَ اللّٰهُ تَعَالٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هَمَّتْ بِهِ الْيَهُوْدُ مِنَ الْغَدْرِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ظَفِرَ لَهُ بِهِ مِنْ رِّجَالِ يَهُوْدَ فَاقْتُلُوْهُ

قَالَتْ فَرَقَبَ أَبِي مُحَيِّصَةَ عَلَى شَبِيبَةَ رَجُلٌ مِنْ تُجَّارِ يَهُودَ فَقَتَلَهُ وَكَانَ عَمِّي حُوَيِّصَةَ إِذْ ذَاكَ لَمْ يُسْلِمْ وَكَانَ أَسَنَّ مِنْ أَبِي مُحَيِّصَةَ فَجَعَلَ يَضْرِبُهُ وَيَقُولُ أَيْ عَدُوَّ اللَّهِ أَمَا وَاللَّهِ لَرُبَّ شَحْمٍ فِي بَطْنِكَ مِنْ مَالِهِ قَالَ فَقَالَ لَهُ أَبِي قَتَلْتُهُ لِأَنَّهُ أَمَرَنِي بِذَلِكَ مَنْ لَوْ أَمَرَنِي بِقَتْلِكَ مَا تَرَكْتُكَ قَالَتْ فَأَسْلَمَ عَمِّي عِنْدَ ذَلِكَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ۔ ترجمہ محیصہ کی بیٹی اپنے باپ سے روایت کرتی ہے کہ جب اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو معلوم کروایا جو یہودیوں نے فریب اور دغا کا ارادہ کیا تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تم یہود کے مردوں کو پاؤ اس کو قتل کر ڈالو سو اُس نے کہا سو میرا باپ شبیبہ پر جو یہودیوں کا ایک سوداگر مرد تھا کود اسو اس نے اس کو قتل کر ڈالا اور اُس وقت میرا چچا حویصہ مسلمان نہ ہوا تھا اور میرے باپ سے عمر میں بڑا تھا سو اس کو مارنے لگا اور کہنے لگا اے اللہ کے دشمن خبردار اللہ کی قسم البتہ تیرے پیٹ میں اُس کے مال سے بہت چربی ہے یعنے تو اسی کا مال کھا کھا کر پلا ہوا ہے جس کو تو نے قتل کیا اُس کی بیٹی کہتی ہے سو میرے باپ نے اُس سے کہا کہ میں نے اُس کو قتل کیا ہے اس لئے کہ مجھ کو حکم کیا ہے اس کا اس شخص نے کہ اگر وہ مجھ کو تیرے مارنے کا حکم کرتا تو میں تجھ کو بھی نہ چھوڑتا اُس نے کہا سو میرا چچا اُسی وقت مسلمان ہو گیا ابو داؤد اس کے راوی ہیں

۳۔ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ حَارَبَتْ بَنُو النَّضِيرِ وَقُرَيْظَةُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَى بَنِي النَّضِيرِ وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَّمَ نِسَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَأَبُو دَاوُدَ الْجَلَاءُ التَّفْيُ عَنِ الْأَوْطَانِ۔

ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ قوم بنی نضیر اور قریظہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑائی کی تو آپ نے بنی نضیر کو جلاوطن کیا اور قریظہ کو برقرار رکھا اور اُن پر احسان کیا یہانتک کہ اس کے بعد قریظہ نے آپ سے لڑائی کی پس آپ نے اُن کے مردوں کو قتل کروایا اور انکی عورتوں اور مالوں اور اولاد کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کیا شیخین اور ابوداؤد اُس کے راوی ہیں اور جلا کہتے ہیں وطن سے نکال دینے کو۔

قتل کعب بن الاشرف
کعب بن اشرف کے قتل کرنیکا بیان

۱۔ **عَنْ** جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ رض أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَأْذَنُ لِي فِي الْقَوْلِ فِيكَ قَالَ قُلْ فَأَتَاهُ وَذَكَرَ مَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ إِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ أَرَادَ الصَّدَقَةَ وَقَدْ عَنَّانَا فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ قَالَ أَيْضًا وَاللَّهِ لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ إِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ الْآنَ وَنَكْرَهُ أَنْ نَدَعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَيِّ شَيْءٍ يَصِيرُ أَمْرُهُ ثُمَّ قَالَ قَدْ أَرَدْتُ أَنْ تُسْلِفَنِي سَلَفًا قَالَ فَمَا تَرْهَنُنِي نِسَاءَكُمْ فَقَالَ أَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ أَنَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا قَالَ فَتَرْهَنُونِي أَبْنَاءَكُمْ قَالَ يُسَبُّ ابْنُ أَحَدِنَا فَيُقَالُ رُهِنَ فِي وَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ مِنْ تَمْرٍ وَلٰكِنْ نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ يَعْنِي السِّلَاحَ قَالَ نَعَمْ وَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ بِالْحَارِثِ وَأَبِي عَبْسِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ فَجَاءُوا فَدَعَوْهُ لَيْلًا فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ إِنِّي لَأَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ صَوْتُ الدَّمِ قَالَ إِنَّمَا هُوَ مُحَمَّدٌ وَرَضِيعِي أَبُو نَائِلَةَ إِنَّ الْكَرِيمَ إِذَا دُعِيَ إِلَى طَعْنَةٍ لَيْلًا لَأَجَابَ قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا جَاءَ فَسَوْفَ أَمُدُّ يَدِي إِلَى رَأْسِهِ فَإِذَا اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَدُونَكُمْ قَالَ فَنَزَلَ وَهُوَ مُتَوَشِّحٌ فَقَالُوا نَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الطِّيبِ فَقَالَ نَعَمْ تَحْتِي

فُلَانَةُ اَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ قَالَ مُحَمَّدٌ فَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ اَشُمَّ مِنْكَ قَالَ نَعَمْ فَشَمَّ ثُمَّ قَالَ اَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ اَعُوْدَ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَمْكَنَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ دُوْنَكُمْ فَقَتَلُوْهُ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ الْوَسْقُ بِفَتْحِ الْوَاوِ سِتُّوْنَ صَاعًا وَاللَّاْمَةُ مُخَفَّفَةً اَلدِّرْعُ وَجَمْعُهَا لَاْمٌ وَهِیَ اٰلَةُ الْحَرْبِ الْمُوَشَّحُ بِالرَّدَاءِ هُوَ الَّذِیْ یَجْعَلُ فِیْ وَسْطِهٖ كَالْوِشَاحِ الَّذِیْ تَجْعَلُهُ الْمَرْاَةُ عَلٰی خِصْرِهَا۔ ترجمہ جابر رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا ہے جو کعب بن اشرف کو مار ڈالے اس لیے کہ تحقیق اس نے اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دی ہے تو محمد بن مسلمہ نے کہا کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں اس کو مار ڈالوں آپ نے فرمایا ہاں اس نے کہا کیا مجھ کو اجازت ہے کہ آپ کی طرف سے وہ بات کہوں جس میں مصلحت دیکھوں (یعنی ایسی بات کہوں جو باطن میں صحیح ہو اور مخاطب اس سے کچھ اور سمجھے) فرمایا کر لینا سو وہ اس کے پاس آیا اور رہنما ہیں کا تعلق ذکر کیا اور کہا کہ یہ مرد ہم سے صدقہ مانگتا ہے اور البتہ اس نے ہم کو تکلیف دی ہے جب اس نے یہ بات سنی تو کہنے لگا اللہ کی قسم تم اور بھی اس سے تکلیف پاؤ گے محمد بن مسلمہ نے کہا کہ ہم بھی اس کی تابع ہوئے ہیں اور ہم برا جانتے ہیں کہ اس کو چھوڑیں یہانتک کہ دیکھیں کہ اس کا انجام کار کیا ہوتا ہے پھر اس نے کہا میں چاہتا ہوں کہ تو مجھ کچھ قرض دے اس نے کہا کہ تم میرے پاس کیا چیز گرو رکھتے ہو اپنی عورتیں میرے پاس گرو رکھو محمد نے کہا کہ تو عرب میں خوبصورت ہے کیا ہم اپنی عورتیں تیرے پاس گرو رکھیں اس نے کہا پھر تم اپنی اولاد کو میرے پاس گرو رکھو محمد بن مسلمہ نے کہا کہ جب ہم میں سے کسی کے بیٹے کو لوگ گالی دیں گے تو کہیں گے یعنی طعنہ کریں گے کہ کھجور کے ایک یا دو وسق میں گرو رکھا گیا تھا لیکن ہم تیرے پاس اپنے ہتھیار گرو رکھتے ہیں اس نے کہا اچھا اور محمد نے اس سے وعدہ کیا کہ میں حارث اور ابو عبس بن جبیر اور عباد بن بشر کے ساتھ تیرے پاس آؤں گا کہا پس وہ رات کو اس کے پاس آئے اور اس کو بلایا وہ اتر کر ان کے پاس آیا تو اس کی عورت نے اس سے کہا کہ البتہ میں ایسی آواز سنتی ہوں کہ اس سے لہو ٹپکتا ہے تو کعب نے کہا کہ وہ تو صرف محمد بن مسلمہ اور میرا رضاعی بھائی ابو نائلہ ہے سخی اور جوانمرد کو لائق ہے کہ جب رات کو نیزہ زنی کی طرف بلایا جاوے تو کہا مانے کہا محمد نے جب وہ آیا تو میں اپنے دونوں ہاتھ اس کے سر کی طرف دراز کروں گا پھر جب میں اس پر قابو پا لوں تو تم اس کو پکڑ لینا کہا سو وہ اترا بدن کے درمیان چادر ڈالے ہوئے تو انہوں نے کہا کہ ہم تجھ سے خوشبو کی ہوا پاتے ہیں اس نے کہا ہاں میرے نکاح میں فلانی عورت ہے جو عرب کی سب عورتوں میں سے زیادہ عطر لگانے والی ہے محمد نے کہا مجھ کو اذن ہے کہ میں تیرے بال سونگھوں اس نے کہا ہاں پس اس نے بال سونگھے پھر کہا کیا مجھ کو اذن ہے کہ پھر تیرے بال سونگھوں اس نے کہا ہاں سو اس نے اس پر قابو پایا پھر کہا کہ اس کو پکڑ لو تو انہوں نے اس کو قتل کر ڈالا شیخین اور ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔ وسق ساٹھ زبر واؤ کے ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور لامۃ ساتھ تخفیف کے ذرع کو کہتے ہیں اور جمع اس کی لام ہے اور وہ لڑائی کا ہتھیار ہے اور متوشح اس کو کہتے ہیں جو چادر کو بدن کے درمیان ڈالے جیسے عورت ہار اپنے کو کمر پر ڈالتی ہے **ف** کعب بن اشرف نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد و پیمان توڑ ڈالا تھا اور آپ کی ہجو کرتا تھا اس لیے آپ نے اس کو مروا ڈالا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عہد و پیمان کو توڑ ڈالے اس کو قتل کرنا جایز ہے اور بعضوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے اس پر کہ جس کافر کو دعوت اسلام پہنچ چکی ہو اس کو غفلت کی حالت میں مار ڈالنا جائز ہے۔

قتل ابی رافع عبد اللہ بن ابی الحقیق

ابو رافع عبد اللہ بن ابی الحقیق کے قتل کرنے کا بیان

۱۔ عن البراءؓ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رھطا الی ابی رافع فدخل علیہ عبد اللہ بن عتیک بیتہ لیلا وھو نائم فقتلہ وفی روایۃ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ابی رافع الیھودی رجلا من الانصار وامر علیھم عبد اللہ بن عتیک وکان ابو رافع یؤذی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویعین علیہ وکان ابو رافع فی حصن لہ بارض الحجاز فلما دنا منہ وقد غربت الشمس وراح الناس بسرحھم قال عبد اللہ لاصحابہ اجلسوا مکانکم فانی منطلق ومتلطف البواب لعلی ان ادخل فاقبل حتی دنا من الباب ثم تقنع بثوبہ کانہ یقضی حاجۃ وقد دخل الناس فھتف بہ البواب یا عبد اللہ ان کنت تریل ان تدخل فادخل فانی اریل ان اغلق الباب فدخلت فکمنت فلما دخل الناس اغلق الباب ثم علق الاغالیق علی وتد قال فقمت الی الاقالید فاخذتھا ففتحت الباب وکان ابو رافع یسمر عندہ وکان فی علالی لہ فلما ذھب عنہ اھل سمرہ صعدت الیہ فجعلت کلما فتحت بابا اغلقت علی من داخل قلت ان القوم ندرونی لم یخلصوا الی حتی اقتلہ فانتھیت الیہ فاذا ھو فی بیت مظلم وسط عیالہ لا ادری این ھو من البیت فقلت ابا رافع قال من ھذا فاھوی نحو الصوت فاضربہ بالسیف وانا دھش فما اغنیت شیئا وصاح وخرجت من البیت فامکث غیر بعید ثم دخلت الیہ فقلت ما ھذا الصوت یا ابا رافع فقال لامک الویل ان رجلا فی البیت ضربنی قبل بالسیف قال فاضربہ فاثخنتہ ولم اقتلہ ثم وضعت صبیب السیف فی بطنہ حتی اخذ فی ظھرہ فعرفت انی قتلتہ فجعلت افتح الابواب بابا بابا حتی انتھیت الی درجۃ لہ فوضعت رجلی وانا ارے انی انتھیت الی الارض فوقعت فی لیلۃ مقمرۃ فانکسرت ساقی فعصبتھا بعمامتی ثم انطلقت حتی جلست علی الباب فقلت لا اخرج اللیلۃ حتی اعلم اقتلتہ فلما صاح الدیک قام الناعی علی السور فقال انعی ابا رافع تاجر اھل الحجاز فانطلقت الی اصحابی فقلت النجا فقد قتل اللہ ابا رافع فانتھیت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحدثتہ فقال ابسط رجلک فبسطت رجلی فمسحھا فکانھا لم اشتکھا قط۔ اخرجہ البخاری وسقط فی التجرید الروایۃ الثانیۃ وصبیب السیف بالصاد المھملۃ طرفہ

ترجمہ براءؓ سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو ابو رافع کی طرف بھیجا تو عبد اللہ بن عتیک رات کے وقت اس کے گھر کے اندر گئے اور وہ سویا ہوا تھا پس اس نے اس کو قتل کر ڈالا اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری مرد کو ابو رافع یہودی کی طرف بھیجا اور عبد اللہ بن عتیک کو اُن پر سردار کیا اور ابو رافع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیا کرتا تھا اور اس پر مدد کرتا تھا اور ابو رافع اپنے قلعے میں جو حجاز کی زمین میں تھا رہتا تھا پھر جب وہ اُس کے قریب پہنچے اور حالانکہ آفتاب غروب ہو چکا تھا اور لوگ شام کو اپنے مویشی لائے تو عبد اللہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم یہاں بیٹھو میں جاتا ہوں اور دربان سے نرمی

اور حیلہ سازی کرتا ہوں شاید کہ میں اندر داخل ہو جاؤں سو وہ متوجہ ہوا یہاں تک کہ دروازے سے قریب ہوا پھر اُس نے کپڑے سے اپنا سر ڈھانکا گویا پاخانے بیٹھا ہے اور لوگ اندر داخل ہو چکے تھے تو دربان نے اُس کو آواز دی کہ اے بندے خدا کے اگر تو اندر آنا چاہتا ہے تو اندر آ کیونکہ دروازہ بند کرتا ہوں سو میں اندر داخل ہوا اور گھاٹ میں بیٹھا پھر جب سب لوگ اندر داخل ہو چکے تو اُس نے دروازہ بند کر دیا پھر کنجیوں کو ایک میخ پر لٹکایا کہا سو میں نے اُٹھ کر کنجیوں کو لے لیا اور دروازہ کھولا اور ابو رافع کے پاس قصے کہانیاں پڑھے جاتے تھے اور وہ اپنے بالاخانوں میں رہا کرتا تھا پھر جب قصے کہانیاں والے اُس کے پاس سے چلے گئے تو میں اس کی طرف چڑھا سو میں نے شروع کیا کہ جب میں کوئی دروازہ کھولتا تھا تو اندر سے بند کر دیتا تھا میں نے کہا کہ اگر لوگوں نے مجھے معلوم کر لیا تو میرے پاس نہ پہنچ سکیں گے یہانتک کہ میں اس کو قتل کر ڈالوں گا سو میں آخر کار اُس کے پاس پہنچا سو ناگہاں وہ اندھیرے گھر میں اپنے عیال کے بیچ میں تھا میں نہ جانتا تھا کہ وہ گھر میں کہاں ہے میں نے کہا اے ابو رافع اُس نے کہا یہ کون ہے سو میں آواز کی طرف جھکا اور میں نے اُس کو تلوار کی ایک ضرب ماری اور میں خوفناک تھا سو میں نے کچھ کام نہ کیا یعنے میری تلوار کارگر نہ ہوئی اور وہ چلایا اور گھر سے نکلا اور تھوڑی دیر ٹھیرا پھر میں اس کی طرف داخل ہوا میں نے کہا کیسا ہے یہ آواز اے ابو رافع تو اُس نے کہا تیری ماں کے لئے خرابی ہو کسی مرد نے گھر میں ابھی مجھے تلوار ماری کہا پھر میں نے اُس کو تلوار ماری پس میں نے اس کا خون بہایا لیکن میں نے اُس کو قتل نہ کیا پھر میں نے تلوار کی ایک طرف اس کے پیٹ میں رکھی یعنے اور اُس کو دبایا یہانتک کہ اس کی پیٹھ میں پہنچی پھر میں نے پہچان لیا کہ میں نے اُس کو قتل کر ڈالا ہے پھر میں نے ایک ایک کر کے سب دروازے کھولے یہانتک کہ میں اس کی سیڑھی پر پہنچا سو میں نے اپنا پاؤں رکھا اور میں گمان کرتا تھا کہ میں زمین پر پہنچ چکا ہوں سو میں چاندنی رات میں گر پڑا پس میری پنڈلی ٹوٹ گئی پھر میں اُس کو اپنی پگڑی سے باندھ کر چلا یہانتک کہ میں دروازے پر بیٹھ گیا میں نے کہا کہ میں رات کو نہ نکلوں گا یہانتک کہ معلوم کر لوں کہ میں نے اُس کو قتل کر ڈالا پھر جب مرغ بولا تو موت کی خبر دینے والا قلعے کی دیوار پر کھڑا ہوا سو اس نے کہا کہ میں ابو رافع تاجر اہل حجاز کی موت کی خبر دیتا ہوں پھر میں اپنے ساتھیوں کی طرف چلا تو میں نے اُن سے کہا کہ خلاصی ہوئی اللہ نے ابو رافع کو قتل کیا پھر میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا اور آپ سے حال بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ پاؤں دراز کر میں نے پاؤں دراز کیا آپ نے اُس پر ہاتھ پھیرا سو گویا کہ وہ کبھی بیمار ہوا ہی نہیں تھا بخاری اس کے راوی ہیں اور تجرید میں دوسری روایت کو ساقط کر دیا ہے اور حبیب السیف ساتھ صاد مہملہ کے ہے معنی ہیں طرف اسکی

۲۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى الَّذِيْنَ قَتَلُوا ابْنَ اَبِي الْحُقَيْقِ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ لَقَدْ بَرِحَتِ امْرَاَتُهٗ عَلَيْنَا بِالصِّيَاحِ فَاَدْفَعُ السَّيْفَ عَلَيْهَا فَاَذْكُرُ نَهْيَ النَّبِيِّ فَاَكُفُّ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَاَسْرَعَ فِيْنَا مَا اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ ترجمہ عبدالرحمن بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اُن لوگوں کو جنہوں نے ابو رافع کو قتل کیا تھا عورتوں اور بچوں کے قتل کرنے سے تو انہیں سے ایک مرد نے کہا کہ البتہ اُس کی عورت ہمارے سر پر چلانے لگی تو میں نے اپنے سر پر تلوار اٹھائی پھر مجھ کو نہی یاد آئی تو میں اُس کے مارنے سے باز رہا اور اگر یہ منع نہ ہوتا تو ہم اُس سے راحت پاتے مالک اس کے راوی ہیں۔

غزوۂ اُحد
جنگ احد کا بیان

۱۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُحُدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِمَّنْ كَانَ خَرَجَ مَعَهٗ وَكَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ

لہ یعنے اسیوقت فوراً اچھا ہو گیا ۱۲۔

فِئَتَيْنِ قَالَتْ فِرْقَةٌ نُقَاتِلُهُمْ وَقَالَتْ فِرْقَةٌ لَا نُقَاتِلُهُمْ فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا طَيْبَةٌ تَنْفِي الرِّجَالَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خُبْثَ الْحَدِيْدِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے کہ کہا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد کی طرف نکلے تو کچھ لوگ جو آپ کے ساتھ نکلے تھے پھر آئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اُن کے حق میں دو گروہ ہو گئے ایک گروہ نے کہا کہ ہم اُن سے لڑیں گے اور دوسری جماعت نے کہا کہ ہم اُن سے نہیں لڑیں گے تو یہ آیت اُتری کہ تم کو کیا ہے کہ تم منافقوں کے حق میں دو گروہ ہو گئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک مدینہ پاک مقام ہے اور البتہ وہ میلے آدمیوں کو اس طرح نکال دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا میل نکال دیتی ہے شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔

۲۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ لَقِيَنَا الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَئِذٍ وَاَجْلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا مِنَ الرُّمَاةِ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ رض وَقَالَ لَا تَبْرَحُوْا اِنْ رَاَيْتُمُوْنَا ظَهَرْنَا عَلَيْهِمْ فَلَا تَبْرَحُوْا وَاِنْ رَاَيْتُمُوْهُمْ ظَهَرُوْا عَلَيْنَا فَلَا تُعِيْنُوْنَا فَلَمَّا لَقِيْنَاهُمْ هَرَبُوْا حَتّٰى رَاَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ فِي الْجَبَلِ قَدْ رَفَعْنَ عَنْ سُوْقِهِنَّ وَبَدَتْ خَلَاخِيْلُهُنَّ فَاَخَذُوْا يَقُوْلُوْنَ الْغَنِيْمَةَ الْغَنِيْمَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رض عَهِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَبْرَحُوْا فَاَبَوْا فَلَمَّا اَبَوْا صَرَفَ اللّٰهُ وُجُوْهَهُمْ فَاُصِيْبَ سَبْعُوْنَ قَتِيْلًا[1] فَاَشْرَفَ اَبُوْسُفْيَانَ فَقَالَ اَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجِيْبُوْهُ فَقَالَ اَفِي الْقَوْمِ ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ فَقَالَ لَا تُجِيْبُوْهُ فَقَالَ اَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ فَقَالَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ قُتِلُوْا وَلَوْ كَانُوْا اَحْيَاءً لَاَجَابُوْا فَلَمْ يَمْلِكْ عُمَرُ رض نَفْسَهُ فَقَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ اَبْقَى اللّٰهُ لَكَ مَا يَخْزِيْكَ فَقَالَ اَبُوْسُفْيَانَ اُعْلُ هُبَلْ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجِيْبُوْهُ فَقَالُوْا مَا نَقُوْلُ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُ اَعْلٰى وَاَجَلُّ قَالَ اَبُوْسُفْيَانَ لَنَا الْعُزّٰى وَلَا عُزّٰى لَكُمْ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجِيْبُوْهُ فَقَالُوْا مَا نَقُوْلُ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰى لَكُمْ قَالَ اَبُوْسُفْيَانَ يَوْمٌ بِيَوْمٍ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ وَتَجِدُوْنَ مُثْلَةً لَمْ اٰمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِيْ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجِيْبُوْهُ قَالُوْا مَا نَقُوْلُ قَالَ قُوْلُوْا لَا سَوَاءَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاكُمْ فِي النَّارِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاِلٰى قَوْلِهِ وَلَمْ تَسُؤْنِيْ وَاَخْرَجَ مَا بَقِيَهُ رَزِيْنٌ اَلسَّدُ الْعُدُوُّ وَقَوْلُهُ اُعْلُ اَمَرَ بِالْعُلُوِّ وَهُبَلُ اِسْمُ صَنَمٍ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ اَيْ تَكُوْنُ لَنَا مَرَّةً وَلَكُمْ مَرَّةً كَمَا تَكُوْنُ لِلْمُسْتَقِيْنَ بِالدَّلْوِ وَهُوَ السَّجْلُ لِاَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ يَدْلُوْ وَالْمُثْلَةُ تَشْوِيْهُ خِلْقَةِ الْقَتِيْلِ بِقَطْعِ اَوْ جَدْعٍ ترجمہ براء بن عازب رض سے روایت ہے کہ اُس دن ہم مشرکوں سے ملے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیراندازوں کا ایک لشکر رباط کے ناکے پر بٹھایا اور عبداللہ بن جبیر کو اُن پر سردار کیا اور فرمایا کہ تم اپنے مکان سے نہ ہٹیو اگرچہ تم ہم کو دیکھو کہ ہم کافروں پر غالب ہوئے اور تم اپنی جگہ سے نہ ہٹو اگرچہ تم کافروں کو دیکھو کہ ہم پر غالب ہوئے سو ہماری مدد نہ کرنا پھر جب ہمارا اُن سے مقابلہ ہوا تو کافروں کو شکست ہوئی یہانتک کہ میں نے عورتوں کو دیکھا کہ پہاڑ میں پنڈلیوں سے کپڑا اُٹھائے دوڑتی ہیں ان کی پازیبیں کھلی ہیں اور کہنے لگے کہ غنیمت لو غنیمت لو عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد کیا ہے کہ اپنی جگہ سے نہ ہٹیو انہوں نے نہ مانا پھر جب انہوں نے کہنا نہ مانا تو اللہ تعالےٰ نے اُن کے مُنہ پھیر دیئے یعنی جب ناکا خالی ہو گیا تو کافر اِدھر سے مسلمانوں پر

[1] یعنے جنگ احد کے دن ۱۲۔

ٹوٹ پڑے اور مسلمانوں کو شکست ہوئی اور ان میں سے ستر آدمی شہید ہوئے تو ابوسفیان جھانکا اور کہنے لگا کہ کیا مسلمانوں کی قوم میں محمد موجود ہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو جواب مت دو پھر اس نے کہا کہ کیا مسلمانوں میں ابی قحافہ کا بیٹا یعنے ابوبکر ہے آپ نے فرمایا کہ اس کو جواب مت دو پھر اس نے کہا کہ کیا قوم میں عمر بن خطاب موجود ہے سو ہم سے کسی نے اس کو جواب نہ دیا تو ابوسفیان نے کہا کہ یہ لوگ مارے گئے اور اگر زندہ ہوتے تو جواب دیتے تو عمر فاروق نہ رہ سکے بول اٹھے سو انہوں نے کہا کہ اے دشمن اللہ کے تو جھوٹا ہے اللہ نے زندہ رکھے ہیں وہ لوگ جو تجھ کو ذلیل کریں تو ابوسفیان کہنے لگا اونچا ہو اے ہبل (ایک بت کا نام ہے) تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو جواب دو اصحاب نے عرض کیا کہ ہم کیا کہیں فرمایا کہو اللہ اعلیٰ و اجل یعنے اللہ سب سے اونچا اور بزرگ تر ہے تو ابوسفیان نے کہا کہ ہمارے لئے عزیٰ (بت کا نام ہے) ہے اور تمہارا کوئی عزیٰ نہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو جواب دو اصحاب نے عرض کیا کہ ہم کیا کہیں فرمایا کہ کہو کہ ہمارا مولیٰ اللہ ہے اور تمہارا کوئی مولیٰ نہیں ابوسفیان نے کہا کہ یہ دن بدلے دن بدر کے ہے اور لڑائی مثل ڈول کے ہے اور تم بعض آدمی ناک کان کٹا ہوا پاؤ گے نہ میں نے اس کا حکم کیا ہے اور نہ مجھ کو برا لگا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو جواب دو اصحاب نے عرض کیا کیا کہیں فرمایا کہو برابر نہیں ہمارے مقتول مرے بہشت میں داخل ہونگے اور تمہارے مقتول آگ میں داخل ہونگے بخاری اور ابوداؤد اس کے راوی ہیں اس کے قول تک کہ مجھ کو برا نہیں لگتا اور باقی رزین نے روایت کی ہے اور رشد کے معنے ہیں دو رنا اعلیٰ امرہ ہے ساتھ بلند ہونیکے اور ہبل بت کا نام ہے اور الحرب سجال کے معنے ہیں کہ کبھی ہماری فتح ہوتی ہے اور کبھی تمہاری جیسے ڈول سے پانی نکالنے والے کے ایک بار ایک نکالتا ہے اور ایک بار دوسرا نکالتا ہے اور مثلہ کہتے ہیں مقتول کے ہاتھ پاؤں یا ناک کان کاٹنے کو۔

۳۔ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ غَابَ عَمِّیْ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ رض عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ غِبْتُ عَنْ اَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِکِیْنَ لَئِنْ اَشْھَدَنِیَ اللّٰہُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِتَالَ الْمُشْرِکِیْنَ لَیُرِیَنَّ اللّٰہُ مَا اَصْنَعُ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ اُحُدٍ اِنْکَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعْتَذِرُ اِلَیْکَ مِمَّا صَنَعَ ھٰؤُلَاءِ یَعْنِیْ اَصْحَابَہٗ وَاَبْرَاُ اِلَیْکَ مِمَّا صَنَعَ ھٰؤُلَاءِ یَعْنِی الْمُشْرِکِیْنَ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَہٗ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ یَا سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ اَلْجَنَّۃَ وَرَبِّ النَّضْرِ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَھَا مِنْ دُوْنِ اُحُدٍ قَالَ سَعْدٌ فَمَا اسْتَطَعْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا صَنَعَ ثُمَّ تَقَدَّمَ قَالَ اَنَسٌ رض فَوَجَدْنَا بِہٖ بِضْعًا وَثَمَانِیْنَ مَا بَیْنَ ضَرْبَۃٍ بِالسَّیْفِ وَطَعْنَۃٍ بِالرُّمْحِ وَرَمْیَۃٍ بِسَھْمٍ وَوَجَدْنَاہُ وَقَدْ مُثِّلَ بِہِ الْمُشْرِکُوْنَ فَمَا عَرَفَہٗ اَحَدٌ اِلَّا اُخْتُہٗ بِشَامَۃٍ اَوْ بَنَانِہٖ قَالَ اَنَسٌ کُنَّا نَرٰی اَنَّ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ نَزَلَتْ فِیْہِ وَفِیْ اَشْبَاھِہٖ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاھَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ الْاٰیَۃَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ میرا چچا انس بن نضر جنگ بدر میں حاضر نہ ہوا یعنی کسی سبب سے تو اس نے عرض کیا کہ یا حضرت یہ آپکا پہلا جنگ ہے جو آپ نے کافروں کے ساتھ کیا میں اس میں حاضر نہیں ہو سکا پھر اگر اللہ نے مجھ کو حضرتؐ کے ساتھ کافروں کے جنگ میں حاضر کیا تو اللہ دیکھے گا میں کیا کرتا ہوں پھر جب جنگ احد کا دن ہوا تو مسلمانوں کو شکست ہوئی تو وہ کہنے لگا الٰہی میں تیرے آگے عذر کرتا ہوں اُن لوگوں کے کام سے جو انہوں نے کیا یعنے اصحاب کے

کام سے اور میں تیرے آگے بیزاری ظاہر کرتا ہوں اُن کافروں کے کام سے پھر آگے بڑھا اور سعد بن معاذ اُس کے سامنے آئے تو کہا کہ اے سعد بن معاذ قسم ہے نضر کے رب کی البتہ میں بہشت کی خوشبو پاتا ہوں احد سے ورے تو سعد نے کہا یا حضرت میں طاقت نہیں رکھتا جو انس بن نضر نے کیا پھر آگے بڑھا یعنے اور کافروں سے لڑ کر شہید ہوا کہا انس نے سو ہم نے اس کے بدن میں کئی اوپر اسی زخم پائے کچھ تلواروں کے کچھ نیزوں کے کچھ تیروں کے کہا انس نے سو ہم نے اُس کو پایا اس حال میں کہ کافروں نے اس کے ہاتھ پاؤں ناک کان کاٹ ڈالے ہوئے تھے سو اس کو کسی نے نہ پہچانا صرف اس کی بہن نے اس کو پوروں سے پہچانا کہا انس نے ہم خیال کرتے تھے کہ یہ آیت اسی کے حق میں اور اس کے مثل مومنوں کے حق میں اتری کہ ایمان والوں میں سے بعضے مرد ہیں کہ سچ کر دیا انہوں نے جو عہد کیا تھا اللہ سے شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہیں

۴۔ **وعن** جابر رض قال قال رجل یوم احد للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ارأیت ان قتلت این انا یا رسول اللہ قال فی الجنۃ فالقی تمرات کن فی یدہ ثم قاتل حتی قتل اخرجہ الشیخان والنسائی

ترجمہ جابر رض سے روایت ہے کہ جنگ احد کے دن ایک مرد نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا حضرت بتلائیے کہ اگر میں مارا گیا تو کہاں ہونگا فرمایا بہشت میں سو اس نے کھجوریں پھینک دیں جو اس کے ہاتھ میں تھیں پھر لڑتا رہا یہانتک کہ شہید ہوا شیخین اور نسائی اس کے راوی ہیں ۔

۵۔ **وعن** ابن المسیب قال سمعت سعد بن ابی وقاص رض یقول نثل لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد کنانتہ فقال ارم فداک ابی وامی وکان رجل من المشرکین قد احرق المسلمین فرمیت لہ بسہم لیس فیہ نصل فاصاب جنبہ فسقط فانکشفت عورتہ فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی نظرت الی نواجذہ اخرجہ الشیخان الی قولہ فداک ابی وامی واخرج باقیہ مسلم الکنانۃ الجعبۃ التی فیہا النشاب ونثل ما فیہا القاہ ونثر

ترجمہ ابن مسیب سے روایت ہے کہ کہا میں نے سعد بن ابی وقاص رض سے سنا کہتے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن میرے لئے اپنا ترکش کھنڈا دیا اور فرمایا کہ تیر مار میرے ماں باپ تجھ پر قربان اور ایک کافر مسلمانوں کو جلا دیا کرتا تھا یعنے مسلمانوں کو بہت مار رہا تھا سو میں نے اُس کے لئے بے پھل کا ایک تیر کھینچا وہ اس کے پہلو میں جا لگا تو وہ اس سے گر پڑا اور اس کا ستر کھل گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے یہانتک میں نے آپ کے اگلے دانت دیکھے شیخین اس کے راوی ہیں اس قول تک کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان اور باقی مسلم نے روایت کی ہے کہ کتنا نہ تیروں کے تھیلے کو کہتے ہیں اور نثل ما فیہا کے معنے ہیں اس کو ڈالا اور کھنڈا دیا

۶۔ **وعن** سعد بن ابی وقاص رض قال رأیت علی یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی شمالہ یوم احد رجلین علیہما ثیاب بیاض یقاتلان کاشد القتال ما رأیتہما قبل ولا بعد جبریل ومیکال علیہما السلام اخرجہ الشیخان ترجمہ ۔ سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے کہ میں نے جنگ احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنے اور بائیں سفید پوشاک والے دو مرد دیکھے جو سخت لڑ رہے تھے میں نے ان کو کبھی پہلے نہ دیکھا تھا اور نہ پیچھے یعنی جبرائیل اور میکائیل فرشتے تھے ان پر سلام ہو شیخین اس کے راوی ہیں ۔

۷۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اُصِيْبَ اَبِيْ يَوْمَ اُحُدٍ فَجَعَلْتُ اَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهٖ وَاَبْكِيْ وَجَعَلُوْا يَنْهَوْنِيْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْهَانِيْ وَجَعَلَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ عَمْرٍو تَبْكِيْهِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْكِيْهِ اَوْ لَا تَبْكِيْهِ مَا زَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ تُظِلُّهٗ بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ کہا میرا باپ جنگ احد کے دن شہید ہوا تو میں اس کے منہ سے کپڑا کھولنے لگا اور میں رو رہا تھا اور لوگ مجھ کو منع کرتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو منع نہ کرتے تھے اور فاطمہ بنت عمرو اس کو رونے لگی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اس کو روئے یا نہ روئے اس پر فرشتے اپنے پروں کا سایہ کئے رہے یہانتک کہ تم نے اس کی لاش کو اٹھایا بخاری اور نسائی اس کے راوی ہیں۔

۸۔ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ يَوْمَ اُحُدٍ بَيْنَ دِرْعَيْنِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَطَافَ لَبِسَ اِحْدَاهُمَا فَوْقَ الْاُخْرٰى ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے اس نے روایت کی ایک مرد سے جسکا اس نے نام لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن دو زرہیں پہنیں ابوداؤد اس کے راوی ہیں طاف کے معنی ہیں کہ دونوں کو نیچے اوپر پہنا۔

۹۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِيِّهٖ هٰذَا وَيُشِيْرُ اِلٰى رُبَاعِيَتِهٖ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن فرمایا کہ سخت غضب ہوا خدا کا اس قوم پر جنہوں نے خدا کے پیغمبر سے ایسا کیا حضرتؐ اشارہ کرتے تھے اپنے دندان مبارک کے شہید ہونے پر نہایت غضب ہوا خدا کا اس مرد پر جس کو رسول اللہ قتل کرے راہ خدا میں شیخین اس کے راوی ہیں۔

۱۰۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رُبَاعِيَتُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ وَشُجَّ رَاْسُهٗ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَيَقُوْلُ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا نَبِيَّهُمْ وَكَسَرُوْا رُبَاعِيَتَهٗ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ ::: اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ شُجَّ رَاْسُهٗ اِذَا شَقَّ وَخَرَجَ دَمُهٗ وَسَلَتِ الدَّمَ عَنِ الْجُرْحِ اِذَا مَسَحَهٗ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ جنگ احد کے دن حضرتؐ کا دانت توڑا گیا اور آپ کا سر زخمی کیا گیا سو آپ اپنے چہرے سے لہو کو پونچھنے لگے اور فرماتے تھے کیونکر بھلا ہوگا اس قوم کا جنہوں نے اپنے پیغمبر کا سر زخمی کیا اور دانت توڑا اور حالانکہ وہ ان کو اللہ کی طرف بلاتا ہے سو خدا نے یہ آیت اتاری کہ تیرا کچھ اختیار نہیں مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور شج راسہ کے معنے ہیں اس کا سر پھٹ جاوے اور اس سے لہو نکلے اور کہا جاتا ہے سلت الدم جبکہ زخم سے لہو کو پونچھے۔

غزوۃ الرجیع — جنگ رجیع کا بیان

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً عَيْنًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ وَهُوَ جَدُّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذَكَرُوْا اِلَى حَيٍّ مِنْ ذُيَلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ لِحْيَانَ فَتَبِعُوْهُمْ بِقَرِيْبٍ مِنْ مِائَةِ رَامٍ فَاقْتَصُّوْا اٰثَارَهُمْ حَتّٰى اَتَوْا مَنْزِلًا نَزَلُوْهُ فَوَجَدُوْا

فِيهِ نَوًى ثُمَّ تَزَوَّدُوهُ مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالُوا هٰذَا تَمْرُ يَثْرِبَ فَتَبِعُوا اٰثَارَهُمْ حَتّٰى اَلْحَقُوهُمْ فَلَمَّا اَحَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ وَاَصْحَابُهُ لَجَاُوا اِلٰى فَدْفَدٍ وَجَاءَ الْقَوْمُ وَاَحَاطُوا بِهِمْ فَقَالُوا لَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ اِنْ نَزَلْتُمْ اِلَيْنَا اَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ اَمَّا اَنَا فَلَا اَنْزِلُ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ اَللّٰهُمَّ اَخْبِرْ عَنَّا رَسُولَكَ فَقَاتَلُوهُمْ حَتّٰى قَتَلُوا عَاصِمًا فِي سَبْعَةِ نَفَرٍ بِالنَّبْلِ وَبَقِيَ خُبَيْبٌ وَزَيْدٌ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَاَعْطَوْهُمُ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ فَنَزَلُوا اِلَيْهِمْ فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ حَلُّوا اَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَرَبَطُوهُمْ بِهَا فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ هٰذَا اَوَّلُ الْغَدْرِ وَاَبٰى اَنْ يَصْحَبَهُمْ فَجَرَّرُوهُ وَعَالَجُوهُ عَلٰى اَنْ يَصْحَبَهُمْ فَاَبٰى اَنْ يَفْعَلَ فَقَتَلُوهُ وَانْطَلَقُوا بِخُبَيْبٍ وَزَيْدٍ حَتّٰى بَاعُوهُمَا بِمَكَّةَ فَاشْتَرَى خُبَيْبًا بَنُو الْحَارِثِ ابْنِ عَامِرِ ابْنِ نَوْفَلٍ وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ يَوْمَ بَدْرٍ فَمَكَثَ عِنْدَهُمْ اَسِيرًا حَتّٰى اَجْمَعُوا قَتْلَهُ فَاسْتَعَارَ مُوسًى مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ لِيَسْتَحِدَّ بِهَا فَاَعَارَتْهُ فَاَخَذَ ابْنًا لَهَا وَهِيَ غَافِلَةٌ حَتّٰى اَتٰى بِهِ خُبَيْبًا فَوَضَعَهُ عَلٰى فَخِذِهِ فَلَمَّا رَاَتْهُ فَزِعَتْ فَزْعَةً عَرَفَ ذٰلِكَ مِنِّي وَفِي يَدِهِ الْمُوسٰى فَقَالَ اَتَخْشَيْنَ اَنْ اَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لِاَفْعَلَ ذٰلِكَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَكَانَتْ تَقُولُ مَا رَاَيْتُ اَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ لَقَدْ رَاَيْتُهُ يَاْكُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ وَمَا بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ ثَمَرَةٌ وَاِنَّهُ لَمُوثَقٌ بِالْحَدِيدِ وَمَا كَانَ اِلَّا رِزْقًا رَزَقَهُ اللّٰهُ خُبَيْبًا فَخَرَجُوا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فَقَالَ دَعُونِي اُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَنْصَرَفَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تَرَوْا مَا بِي جَزَعٌ مِنَ الْمَوْتِ لَزِدْتُ فَكَانَ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَحْصِهِمْ عَدَدًا وَقَالَ -

مَا اُبَالِي حِينَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا ... عَلٰى اَيِّ شِقٍّ كَانَ فِي اللّٰهِ مَصْرَعِي

وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْاِلٰهِ وَاِنْ يَشَا ... يُبَارِكْ عَلٰى اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

ثُمَّ قَامَ اِلَيْهِ عُقْبَةُ ابْنُ الْحَارِثِ فَقَتَلَهُ وَبَعَثَتْ قُرَيْشٌ اِلٰى عَاصِمٍ لِيُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِنْ جَسَدِهِ لِعَلَامَةٍ وَكَانَ قَتَلَ عَظِيمًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَبَعَثَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَدْ وَقَعَ فِي الْمَوْضِعِ الْغَيْظُ الْمُرْتَفِعُ وَمَعْنٰى عَالَجُوهُ اَيْ مَارَسُوهُ وَاَرَادُوا بِهِ اَنَّهُمْ خَدَعُوهُ لِيَتْبَعَهُمْ فَاَبٰى وَالْاِسْتِحْدَادُ حَلْقُ الْعَانَةِ وَالْقِطْفُ الْعُنْقُودُ وَهُوَ اسْمٌ لِكُلِّ مَا يُقْطَفُ وَالشِّلْوُ الْعُضْوُ مِنْ اَعْضَاءِ الْاِنْسَانِ وَالْمُمَزَّعُ الْمُفَرَّقُ وَالظُّلَّةُ الْمُثَنّٰى الْمُظِلُّ مِنْ فَوْقٍ وَالدَّبْرُ جَمَاعَةُ النَّحْلِ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا لشکر جاسوسی کو بھیجا اور عاصم بن ثابت کو انپر سردار کیا۔ اور وہ دادا ہے عاصم بن عمر بن خطاب کا سو وہ چلے یہانتک کہ جب عسفان اور مکے کے درمیان پہونچے تو ہذیل کی ایک قوم کو انکا حال معلوم ہوا جنکو بنو لحیان کہا جاتا تھا تو وہ قریب سو تیر انداز کے انکے پیچھے لگے اور انہونے انکے قدمون کے نشان پکڑے یہانتک کہ ایک جگہ مین پہونچے جہان وہ اترے تھے تو انہون نے وہان کھجور کی گٹھلیان پائین جو انہون نے مدینے سے خرچ راہ لیا تھا تو کہنے لگے کہ یہ تو مدینے کی کھجورین ہین۔ سو وہ انکے قدمون کے نشان کے پیچھے چلے یہانتک کہ ان سے جاملے پھر جب انکو عاصم اور اسکے ساتھیون نے معلوم کیا تو ایک اونچے ٹیلے پر پناہ پکڑی اور کافرون کی قوم نے آکر انکو گھیر لیا اور کہنے لگے کہ ہم تم سے عہد پیمان کرتے ہین کہ اگر تم ہمارے پاس اتر آؤ تو ہم تم مین سے کسی مرد کو قتل نہ کرینگے عاصم نے کہا کہ مین تو کسی کافر کے ذمہ پر نہین اترتا الٰہی ہمارے رسول کو ہمارے حال سے خبر دے سو انہون نے انسے لڑائی کی اور انکو تیر مارے یہانتک کہ انہون نے عاصم کو سات آدمیون سمیت مار ڈالا اور خبیب اور زید اور ایک مرد اور باقی رہا سو انہون نے انکو عہد پیمان دیا۔

تو وہ ان کے پاس آئے پھر جب کافرون نے انپر قابو پالیا تو انکی کمانون کی تانت اُتار کر اُسی سے انکو باندھ لیا تو تیسرے مرد نے کہا کہ یہ دغا ہے اور اس نے انکے ساتھ جانے سے انکار کیا سو انہون نے اسکو کھینچا اور سخت کوشش کی تاکہ وہ انکے ساتھ جاوے اُسنے ایک نہ مانی تو انہون نے اسکو قتل کر ڈالا اور خبیب اور زید کو لے چلے۔ یہانتک کہ دونو کو مکے مین جا بیچا سو خبیب کو تو حارث بن عامر بن نوفل کی اولاد نے خرید لیا (اسلئے) کہ خبیب نے جنگ بدر کے دن حارث کو قتل کیا تہا سو وہ انکے پاس قید رہا یہانتک کہ اسکے قتل کرنیکے لئے جمع ہوئے اور خبیب نے حارث کی بیٹی سے بال زیر ناف کے لینے کے لئے اُسترا مانگا اُس نے اُسکو اُسترا دیا۔ اُس نے کہا سو مین اپنے لڑکے سے غافل ہوئی وہ چڑہکر اُسکے پاس چلا گیا خبیب نے اسکو اپنی ران پر بٹھا لیا پھر جب مین نے اُسکو دیکھا تو مین سخت گہبرائی یہانتک کہ اُس نے گہبراہٹ میرے چہرے مین پہچان لی اور اُس کے ساتھ اُسترا تھا تو اس نے کہا کیا تو ڈرتی ہے کہ مین اسکو مار ڈالون اللہ چاہے مین ایسا کام نہ کرونگا اور وہ کہتی تہی کہ مین نے خبیب سے بہتر کبہی کوئی قیدی نہین دیکہا البتہ مین نے اُسکو دیکہا کہ انگور کا گچھا کہا رہا ہے اور حالانکہ مکے مین اسوقت کوئی میوہ نہ تہا اور وہ لوہے کی بیڑیون مین بندہا ہوا تہا اور نہ تہا وہ مگر (غیبی) رزق جو خدا نے اُسکو روزی دی سو حارث کی اولاد اُسکو قتل کرنے کے لئے حرم سے باہر نکلی تو اس نے کہا کہ مجہے چہوڑ دو مین دو رکعت نماز پڑہ لون پہر انکی طرف پہرا اور کہا کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم خیال کروگے کہ مجہکو موت کا ڈر دامن گیر ہوا ہے تو مین اس سے زیادہ نماز پڑہتا سو وہی ہے جس نے پہلے اہل قتل ہونیکے وقت دو رکعت نماز پڑہنے کی سنت جاری کی اور کہا کہ الٰہی انکے شمار کو گن رکھ۔ ؎

مجہے کچہ پروا نہین جبکہ مین مسلمانی کیحالت مین مارا جاؤن جس کروٹ پر ہو کہ اللہ کی راہ مین ہے قتل ہونا میرا اور یہ خدا کی راہ مین ہے۔ اور اگر خدا چاہیگا تو برکت کریگا جدا جدا ہوئے عضو کے جوڑون پر پہر عقبہ بن حارث اسکیطرف اُٹھا اور اُسکو قتل کر ڈالا اور قریش نے عاصم کی طرف آدمیون کو بہیجا کہ مرنے کے بعد اُسکے بدن سے کچہ ٹکڑا کاٹ لائین اور اُس نے جنگ بدر کے دن انکا ایک رئیس قتل کیا تہا سو خدا نے اُسپر سایہ کی طرح شہد کی مکہیون کو بہیجا اُنہون نے اسکے بدن کو انکے ایلچیون سے بچا لیا سو وہ اُسکے بدن سے کوئی چیز نہ کاٹ سکے بخاری اور ابو داؤد اسکے راوی ہین۔ اور فدفدمونٹی اور اونچی جگہ کو کہتے ہین اور عاجوہ کے معنے ہین اُنہون نے چارہ سازی کی اور مراد یہ ہے کہ اُنہون نے اُسے دہوکا دیا تاکہ اُنکے ساتھ جاوے اُس نے ایک نہ سُنی اور استحداد کے معنے ہین زیر ناف کے بال مونڈنے۔ اور قطف گچھے کو کہتے ہین اور وہ نام ہے ہر چیز کا جسکو توڑے اور شلو کے معنے عضو آدمی کے اعضا سے اور مزع کہتے ہین اُسکو جو جدا جدا کیا گیا ہو اور ظلہ اُس چیز کو کہتے ہین جو اوپر سے سایہ کرے۔ اور دبر کہتے ہین شہد کی مکہیون کی جماعت کو۔

غزوۂ بئر معونہ

(بئر معونہ کے جنگ کا بیان)

ف بئر معونہ ایک کنوئین کا نام ہے۔ (۱) عن انس رض قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوما من بنی سلیم الی بنی عامر وفی روایۃ بعث خالی حراما اخا لام سلیم رض فی سبعین راکبا فلما قدموا قال لھم خالی انا قدمکم فان امنونی حتی ابلغھم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والا کنتم منی قریبا

فَتَقَدَّمَ فَامَّنَهُ فَبَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُهُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَوْمَأَ إِلٰى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَطَعَنَهُ فَانْفَذَهُ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثُمَّ مَالَ عَلٰى بَقِيَّةِ اَصْحَابِهٖ فَقَتَلَهُمْ فَاَخْبَرَ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عُمَرَ قَدْ لَقِيَ رَبَّهٗ فَرَضِيَ عَنْهُ وَاَرْضَاهُ فَقَنَتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوْ فِي الصُّبْحِ عَلٰى اَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَبَنِيْ لِحْيَانَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ۔

ترجمہ انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی سلیم کے کچھ لوگوں کو قوم بنی عامر کی طرف بھیجا اور روایت میں ہے کہ آپنے میرے ماموں حرام ام سلیم رضہ کے بھائی کو ستر سواروں میں بھیجا پھر جب وہاں پہونچے تو میرے ماموں نے اُن سے کہا کہ میں تم سے آگے جاتا ہوں سو اگر اُنہوں نے مجھ امان دی یہانتک کہ میں اُنکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم پہونچاؤں تو فبہا اور نہیں تو تم مجھسے قریب رہنا میری مدد کرنا سو وہ آگے بڑھا اُنہوں نے اسکو امان دی سو جس حال میں کہ وہ اُن سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بیان کر رہا تھا تو ناگاہ اُنہوں نے اپنے ایک مرد کیطرف اشارہ کیا کہ اسکو مار ڈالے تو اس نے اسکو نیزہ مارا پھر نکل گیا تو اس نے کہا کہ اللہ سب سے بڑا ہے میں مراد کو پہونچا قسم ہے رب کعبہ کی پھر وہ اُسکے باقی ساتھیوں پر چڑھے اور ان کو بھی قتل کر ڈالا تو جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ وہ اپنے رب سے ملے سو وہ اُنسے راضی ہوا اور انکو راضی کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینا صبح کی نماز میں دعا قنوت پڑہی عرب کے چند گروہوں رعل اور ذکوان اور عصیہ اور بنو لحیان پر بد دعا کیا کرتے تھے۔ شیخین اسکے راوی ہیں۔

غزوۂ فزارہ

(جنگ فزارہ کا بیان)

(۱) **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضہ قَالَ غَزَوْنَا فَزَارَةَ وَعَلَيْنَا اَبُوْبَكْرٍ رضہ فَلَمَّا كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمَاءِ سَاعَةً اَمَرَنَا اَبُوْبَكْرٍ فَعَرَّسْنَا ثُمَّ شَنَّ الْغَارَةَ فَوَرَدَ الْمَاءَ فَقَتَلَ مَنْ قَتَلَ عَلَيْهِ وَسَبَا مَنْ سَبَا فَنَظَرْتُ اِلٰى عُنُقٍ مِنَ النَّاسِ فِيْهِمُ الذَّرَارِيُّ فَخَشِيْتُ اَنْ يَسْبِقُوْنِيْ اِلَى الْجَبَلِ فَرَمَيْتُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْجَبَلِ فَلَمَّا رَاَوْا السِّهَامَ وَقَفُوْا فَجِئْتُ بِهِمْ اَسُوْقُهُمْ وَفِيْهِمُ امْرَاَةٌ مِنْهُمْ مَعَهَا اِبْنَةٌ لَهَا مِنْ اَجْمَلِ الْعَرَبِ فَسُقْتُهُمْ حَتّٰى اَتَيْتُ بِهِمْ اَبَابَكْرٍ رضہ فَنَفَّلَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ رضہ اِبْنَتَهَا فَقَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَلَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوْقِ فَقَالَ يَا سَلَمَةُ هَبْ لِيْ الْمَرْاَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَعْجَبَتْنِيْ وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا ثُمَّ لَقِيَنِيْ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ يَا سَلَمَةُ هَبْ لِيْ الْمَرْاَةَ لِلّٰهِ اَبُوْكَ فَقُلْتُ هِيَ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَبَعَثَ بِهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَكَّةَ فَفَدٰى بِهَا نَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا اُسِرُوْا بِمَكَّةَ۔ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ۔ اَلْغَارَةُ الْحَرْبُ وَشَنَّهَا تَفْرِيْقُهَا فِيْ كُلِّ نَاحِيَةٍ وَالْعُنُقُ الطَّائِفَةُ

ترجمہ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ ہم قوم فزارہ کیطرف جنگ کے ارادے سے چلے اور ابوبکر رضہ ہمپر سردار ہمارے اور پانی کے درمیان ایک گھڑی رہگئی تو ابوبکر رضہ نے ہمکو حکم کیا تو ہم نے پچھلی رات اُتر کر آرام کیا پھر کئی طرف حملہ کیا پس پانی پر پہونچ سو قبل کیا جو قتل کیا اور قید کیا جو قید کیا پھر میں نے آدمیوں کے ایک گروہ کیطرف دیکھا جنمیں بچے اور عورتیں تھیں سو میں ڈرا کہ پہاڑ کیطرف مجھسے آگے بڑھ جاویں سو میں نے اُنکے اور پہاڑ کے درمیان تیر مارا پھر جب اُنہوں نے تیر دیکھا تو کھڑے ہو گئے سو میں انکو ہانکتا ہوا لایا اور اُنہی میں ایک عورت تھی کہ اسکے

ساتھ اسکی بیٹی عرب کی نہایت خوبصورت عورتون مین سے تھی سو مین نے انکو وا نکا یہانتک کہ مین انکو ابوبکرؓ کے پاس لایا تو ابوبکرؓ نے اسکی بیٹی مجکو انعام دی پھر مین مدینے مین آیا اور حالانکہ مین نے کپڑا نہ کھولا تھا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھسے بازار مین ملے تو فرمایا کہ اے سلمہ یہ عورت مجھے بخشدے تو مین نے کہا یا حضرت وہ مجھے خوش لگی ہے اور مین نے اسکا کپڑا نہین کھولا پھر آپ مجکو اگلے دن ملے سو فرمایا اے سلمہ عورت مجھے بخشدے تیرا باپ فضل الٰہی سے خوب شخص تھا یعنے تو بڑے باپ کا بیٹا ہے تیری چیز کا دیدینا کچھ بڑی بات نہین مین نے کہا یا حضرت مین نے آپکو بخشی اور حالانکہ ابھی تک مین نے اسکا کپڑا نہین کھولا کہا اس نے سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ عورت مکے مین بھیجدی اور کچھ مسلمان مکے مین قید تھے اُسکے بدلے انکو چھوڑا یا مسلم و ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ غارہ لڑائی کو کہتے ہین اور شن کے معنے ہین کہ انکو ہر کنارے مین متفرق کیا اور عنق ایک گروہ کو کہتے ہین۔

غزوۃ الخندق

(جنگ خندق کا بیان)

وَهِيَ الْاَحْزَابُ وَكَانَتْ فِيْ شَوَّالٍ سَنَةَ اَرْبَعٍ (اور اسی کو جنگ احزاب بھی کہتے ہین اور وہ شوال کے مہینے ۴ ہجری مین تھا

(۱) عَنْ اَنَسٍ رضہ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْخَنْدَقِ فَاِذَا الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ فِيْ غَدَاةٍ بَارِدَةٍ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ عَبِيْدٌ يَعْمَلُوْنَ ذٰلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا رَاٰى مَا بِهِمْ مِّنَ النَّصَبِ وَالْجُوْعِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْاٰخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ فَقَالُوْا مُجِيْبِيْنَ لَهٗ۔

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا

اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** انس رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق کیطرف نکلے اور مہاجرین اور انصار (مدینے کے گرد) خندق کھودتے تھے سردی کی صبح مین اور انکے غلام نہ تھے جو انکے لئے یہ کام کرین سو جب حضرتؐ نے انکی تکلیف اور بھوک دیکھی تو فرمایا کہ الٰہی سچی زندگی آخرت کی زندگی ہے سو بخشدے انصار اور مہاجرین کو تو انہون نے آپکے جواب مین کہا ہم وہ ہین جنہون نے محمدؐ سے بیعت کی جہاد پر ہمیشہ جبتک ہم زندہ رہینگے۔ شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین **ف** یہ جو فرمایا کہ سچی زندگی آخرت کی ہے یعنے دنیا کی زندگی کی کچھ حقیقت نہین ہے زندگی ہے آخرت کی تو الٰہی انکی مغفرت کر تو وہان کی زندگی کا لطف اٹھائین۔

(۲) وَعَنِ الْبَرَاءِ رضہ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ وَهُوَ يَقُوْلُ۔

وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقِيْنَا

وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا

وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** براء رضہ سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حالانکہ آپ ہمارے ساتھ خندق سے مٹی نکالتے تھے اور فرماتے تھے قسم خدا کی اگر نہوتی خدا کی رحمت

توہم دین کی راہ نہ پاتے اور نہ صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑہتے سو ہمپر تسکین کو اُتار دے اور ہمارے قدموں کو جما دے اگر کفار سے ملیں یعنے لڑائی کے وقت قدم نہ ہٹے اور مشرکون نے البتہ ہمپر زیادتی کی ہے جب وہ فتنے فساد کا ارادہ کرتے ہین تو ہم انکی بات کو نہین مانتے اور اسکے ساتھہ آواز کو بلند کرتے ہے۔ شیخین اسکے راوی ہین ف چوتھے سال ہجری مین کافرون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہجوم کیا اور مدینے کو گھیر لیا حضرت نے پناہ کے واسطے مدینے کے گرد کھائی کھودوائی آپ خندق سے مٹی نکالتے جاتے اور یہ حدیث فرماتے تھے آخر ایک رات حضرت کی دعا سے نہایت سرد اور سخت ہوا چلی جس نے کافرون کے خیمون کو اکھاڑ دیا اور آگ کو بجھا دیا کافر گھبرا کے خود بخود بہاگ گئے اور حضرت کی فتح ہوئی۔

(۴۴) وعن عائشة رض قالت لما رجع النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الخندق ووضع السلاح واغتسل اتاہ جبریل علیہ السلام فقال قد وضعت السلاح واللہ ما وضعناہ اخرج الیہم قال فالی این قال ھھنا واشار الی بنی قریظة فخرج الیہم فنزلوا علی حکمہ فردّ الحکم الی سعد رض فقال انی احکم فیہم ان تقتل المقاتلة وان تسبی النساء والذریة وان تقسم اموالہم وکان سعد اصیب یوم الخندق فی اکحلہ فضرب علیہ صلی اللہ علیہ وسلم خیمة فی المسجد یعودہ من قریب فقال سعد اللھم انک تعلم انہ لیس قوم احب الی ان اجاھدھم فیک من قوم کذبوا رسولک واخرجوہ اللھم فانی اظن انک قد وضعت الحرب بیننا وبینہم فان کان بقی من حرب قریش شیء فابقنی حتی اجاھدھم فیک وان کنت وضعت الحرب فافجرھا واجعل موتی فیھا فانفجرت من لیلتہ فلم یرعہم الا الدم یسیل الیہم فاذا سعد یغذ وجرحہ دمًا فمات منھا اخرجہ الشیخان۔ الا کحل عرق فی وسط الید یکثر فصدہ وقولہ ولم یرعہم ای فلم یفزعہم وقولہ یغذ وغذا الجرح بالذال المعجمة یغذ وغذ واذا سال دمًا

ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خندق سے پھرے اور آپ نے ہتہیار اُتارے اور غسل کیا تو جبریل آپکے پاس آئے سو کہا کہ آپنے ہتہیار اُتار ڈالے قسم اللہ کی ہم نے ابہی نہین اُتارے انکیطرف نکلو آپنے فرمایا کس طرف جبریل نے کہا اُسطرف اور بنی قریظہ کیطرف اشارہ کیا (یعنے قوم بنی قریظہ کیطرف چلو) تو حضرت انکیطرف نکلے وہ لوگ آپکے حکم پر اُترے (یعنے جو آپ ہمارے حق مین کرین ہمکو منظور ہے) تو آپنے حکم کو سعد کیطرف پھیرا (یعنے سعد جو حکم تمہارے حق مین کرین وہی ہوگا تو اُنہون نے بہی منظور کر لیا) تو سعد نے کہا کہ میرے ان کے حق مین حکم کرتا ہون کہ بالغ مردون کو قتل کیا جائے اور عورتون اور بچون کو بندی پکڑا جائے اور انکا مال غازیون مین تقسیم کیا جائے۔ اور سعد رض کو جنگ خندق کے دن رگ ہفت اندام مین تیر لگا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے لئے مسجد مین تنبو گاڑا تاکہ قریب سے انکی خبر پوچہا کرین تو سعد نے کہا الٰہی تو جانتا ہے کہ میرے نزدیک تیری راہ مین جہاد کرنا اُن لوگون سے زیادہ پسند ہے جنہون نے تیرے رسول کو جھٹلایا اور وطن سے نکالا یعنے میری یہی مراد ہے کہ کفار قریش سے جہاد کرون سو مین گمان کرتا ہون کہ تو نے ہماری اور انکی لڑائی موقوف کر دی ہے سو اگر کفار قریش کی کچھ لڑائی باقی ہو تو مجکو زندہ رکھہ تاکہ مین اُنسے تیری راہ مین لڑون اور اگر تو نے لڑائی کو موقوف کر دیا ہے تو زخم کو جاری کر اور اسی مین مجکو موت دے سو انکا زخم اسی رات جاری ہوا سونے گھبراہٹ مین ڈالا انکو مسجد مین مگر لہو نے جو انکیطرف

یہ کہہ کر پھونچا سو نا گہان اُنھون نے دیکھا کہ سعد کا زخم خون سے جوش مار رہا ہے پھر اُسی زخم سے فوت ہوے شیخین اُسکے راوی ہین۔ اکحل ایک رگ ہے درمیان ہاتھ کے اُسکا فصد اکثر ہوتا ہے۔ اور قول اسکا قلم عمیم یعنے نہ گہبراہٹ مین ڈالا اُنکو مگر لہو نے اور روع کے معنے ہین گہبراہٹ۔ اور قول اسکا یغذو الجرح ساتھ ذال نقطہ والے کے یعنے اُس سے لہو جاری ہوا۔

(۴) وعن جابر رض قال ان سعد بن معاذ رمی یوم الاحزاب قطعوا اکحلہ او اجلہ فحسمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالنار فانتفخت یدہ فترکہ الدم فحسمہ اخری فانتفخت یدہ فلما رای ذلک قال اللھم لا تخرج نفسی حتی تقر عینی من بنی قریظۃ فامسک عرقہ فما قطر قطرۃ حتی نزلوا علی حکم فحکم فیھم ان تقتل رجالھم وتستحیی نساؤھم فقال صلی اللہ علیہ وسلم اصبت حکم اللہ فیھم وکانوا اربعمائۃ فلما فرغ من قتلھم انفتق عرقہ فمات اخرجہ الترمذی وصححہ الحسم الکی لینقطع الدم والاستحیاء الابقاء وھو استفعال من الحیوۃ

ترجمہ جابر رض سے روایت ہے کہ سعد بن معاذ کو جنگ خندق کے دن تیر لگا انکی رگ ہفت اندام کو کاٹ ڈالا سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو آگ سے داغا تو انکے ہاتھ پر ورم ہو گئی پھر خون نے جوش مارا آپ نے اسکو دوسری بار پھر داغا پھر انکے ہاتھ پر ورم ہو گئی سو جب اُنھون نے یہ حال دیکھا تو کہا کہ الٰہی مجکو نہ مار یو جبتک کہ بنی قریظہ کیطرف سے میری آنکھ ٹھنڈی نہ ہو تو انکا لہو بند ہو گیا پھر کوئی قطرہ نہ گرا یہانتک کہ بنی قریظہ انکے فیصلے پر اُترے سو اُنھون نے انکے حق مین حکم کیا کہ انکے مرد قتل کیے جائین اور انکی عورتین زندہ رکہی جاوین تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے انکے حق مین اللہ کا حکم پایا۔ (یعنے اللہ کے حکم کے موافق فیصلہ کیا) اور وہ چار سو آدمی تہے پھر جب انکے قتل سے فارغ ہوے تو انکی رگ کہل گئی پھر فوت ہوے۔ ترمذی اسکے راوی ہین اور اسکو صحیح کہتے ہین۔ اور حسم کے معنے ہین داغنا تاکہ لہو بند ہو جاے اور استحیار کے معنے ہین زندہ رکہنا اور وہ استفعال ہے حیوۃ سے۔

غزوۃ ذات الرقاع

(جنگ ذات الرقاع کا بیان)

(۱) عن ابی موسے رض قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزاۃ ونحن ستۃ نفر بیننا بعیر نعتقبہ فنقبت اقدامنا ونقبت قدماي وسقطت اظفاري فکنا نلف علی ارجلنا الخرق فسمیت غزوۃ ذات الرقاع لما کنا نعصب من الخرق علی ارجلنا اخرجہ الشیخان۔ اعتقاب المرکوب ھو ان یرکبہ واحد بعد واحد۔ ونقب البعیر بکسر القاف اذا رقت اخفافہ والمراد بہ ھنا تفرحت وسقطت

ترجمہ ابو موسے رض سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنگ مین نکلے اور ہم چہ آدمی تہے ہمارے درمیان ایک اونٹ تھا کہ ہم اسپر باری باری سے سوار ہوتے تہے سو ہمارے پاؤن پہٹ گئے اور میرے دو لونڈ قدم پہٹ گئے اور ناخن گر پڑے سو ہم اپنے پاؤن پر چیتھڑے لپیٹتے تہے اس سبب سے اسکا نام جنگ ذات الرقاع رکہا گیا اسلئے کہ ہم کپڑونکو ٹکڑے ٹکڑے کر کے اپنے پاؤن پر باندہتے تہے۔ شیخین اسکے راوی ہین اعتقاب المرکوب کے معنے یہ ہین کہ ایک دوسرے کے بعد اسپر سوار ہو۔ اور نقب البعیر ساتھ زیر قاف کے جبکہ اسکے پاؤن پتلے ہو جاوین اور مراد اُس سے انجلہ یہ ہے کہ زخمی ہو گئے اور گر گئے۔

غزوۃ بنی المصطلق

(بنی مصطلق کے جنگ کا بیان)

قَالَ الْبُخَارِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی هِیَ غَزْوَةُ الْمُرَیْسِیْعِ قَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ وَذٰلِكَ سَنَةَ سِتٍّ (۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ اِلٰی نَافِعٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَسْاَلُهٗ عَنِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ فَكَتَبَ اِلَیَّ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ فِیْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ وَقَدْ اَغَارَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی بَنِی الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّوْنَ وَاَنْعَامُهُمْ تُسْقٰی عَلَی الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبٰی ذَرَارِیَّهُمْ وَاَصَابَ یَوْمَئِذٍ جُوَیْرِیَةَ حَدَّثَنِیْ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِیْ ذٰلِكَ الْجَیْشِ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ۔ اَلْمُرَیْسِیْعُ بِالْعَیْنِ الْمُهْمَلَةِ وَالْمُعْجَمَةِ مَاءٌ مَعْرُوْفٌ بِالْحِجَازِ۔ وَمَعْنٰی غَارُّوْنَ اَیْ غَافِلُوْنَ وَالْغِرَّةُ الْغَفْلَةُ۔ کہا بخاری رحمہ اللہ نے کہ وہ جنگ مریسیع ہے ابن اسحاق نے کہا کہ یہ جنگ ۶ سنہ ہجری مین تھا ترجمہ عبداللہ بن عون سے روایت ہے کہ کہا مینے نافع رحمہ اللہ کیطرف لکھا یہ بات پوچھنے کو کہ لڑائی سے پہلے کیا دعا پڑہی جائے تو اس نے میرطرف لکھا کہ یہ حکم اسلام کے ابتدا مین تہا اور البتہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی مصطلق قوم کو لوٹا اور حالانکہ وہ غافل اور بیخبر تہے اور انکے مویشی پانی پر پانی پلائے جا رہے تہے سو انکے بالغ مردون کو قتل کر ڈالا اور انکے بال بچون کو بندی پکڑا اور آپنے اُسدن ایک لونڈی پائی۔ حدیث بیان کی مجہے ساتھ اسکے عبداللہ ابن عمر اور وہ اس لشکر مین موجود تہا شیخین اسکے راوی ہین۔ اور مریسیع ساتھ عین بے نقطہ اور بانقطہ کے ایک پانی ہے معروف ملک حجاز مین۔ اور غارون کے معنے ہین کہ غافل اور بیخبر تہے اور غرہ کے معنے ہین غفلت۔

غزوۃ انمار

(جنگ انمار کا بیان)

(۱) عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ اَنْمَارٍ یُصَلِّیْ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ مُتَوَجِّهًا قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُتَطَوِّعًا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ انمار مین دیکہا اپنی سواری پر نفل پڑہتے تہے پورب کیطرف منہ کئے بخاری اسکے راوی ہین۔

غزوۃ الحدیبیۃ

(جنگ حدیبیہ کا بیان)

وَفِیْهَا ذِكْرُ غَزْوَةِ ذِیْ قَرَدٍ وَخَیْبَرَ۔ اور اسی مین جنگ ذی قرد اور جنگ خیبر کا بیان ہے۔

(۱) عَنْ عُرْفُطَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ یُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا حَدِیْثَ صَاحِبِهٖ قَالَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَیْبِیَةِ حَتّٰی اِذَا كَانُوْا بِبَعْضِ الطَّرِیْقِ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ بِالْغَمِیْمِ فِیْ خَیْلِ الْقُرَیْشِیِّیْنَ طَلِیْعَةً فَخُذُوْا ذَاتَ الْیَمِیْنِ فَوَاللّٰهِ مَا شَعَرَ بِهِمْ خَالِدٌ حَتّٰی اِذَا هُمْ بِقَتَرَةِ الْجَیْشِ فَانْطَلَقَ یَرْكُضُ نَذِیْرًا لِّقُرَیْشٍ وَسَارَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا كَانَ بِالثَّنِیَّةِ الَّتِیْ یُهْبَطُ عَلَیْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ فَقَالَ النَّاسُ حَلْ حَلْ قَالَتْ فَقَالُوْا خَلَاَتِ الْقَصْوَاءُ خَلَاَتِ الْقَصْوَاءُ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَاَتِ الْقَصْوَاءُ

وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيْلِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَسْأَلُوْنِيْ خُطَّةً يُعَظِّمُوْنَ فِيْهَا
حُرُمَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلَّا اَعْطَيْتُهُمْ اِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ قَالَ فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتّٰى نَزَلَ بِاَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى
ثَمَدٍ قَلِيْلِ الْمَاءِ تَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا فَلَمْ يَلْبَثِ النَّاسُ حَتّٰى نَزَحُوْهُ وَشُكِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْعَطَشَ فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهٖ ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يَجْعَلُوْا فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ مَا نَالَ يَجِيْشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتّٰى صَدَرُوْا
عَنْهُ بَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَهُمْ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ قَوْمِهٖ وَكَانُوْا عَيْبَةَ نُصْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ تِهَامَةَ فَقَالَ اِنِّيْ تَرَكْتُ كَعْبَ بْنَ لُؤَيٍّ وَعَامِرَ بْنَ لُؤَيٍّ نَزَلُوْا اَعْدَادَ مِيَاهِ الْحُدَيْبِيَةِ
مَعَهُمُ الْعُوْذُ الْمَطَافِيْلُ وَهُمْ مُقَاتِلُوْكَ وَصَادُّوْكَ عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَهُمْ لَمْ نَجِئْ لِقِتَالِ
اَحَدٍ وَلٰكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِيْنَ وَاِنَّ قُرَيْشًا قَدْ نَهَكَتْهُمُ الْحَرْبُ وَاَضَرَّتْ بِهِمْ فَاِنْ شَاءُوْا مَادَدْنَاهُمْ مُدَّةً وَ
يُخَلُّوْا بَيْنِيْ وَبَيْنَ النَّاسِ فَاِنْ اَظْهَرَ عَلَيْهِمْ فَاِنْ شَاءُوْا اَنْ يَّدْخُلُوْا فِيْمَا دَخَلَ فِيْهِ النَّاسُ فَعَلُوْا وَاِلَّا
فَقَدْ جَمُّوْا وَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاُقَاتِلَنَّهُمْ عَلٰى اَمْرِيْ هٰذَا حَتّٰى تَنْفَرِدَ سَالِفَتِيْ وَلَيُنْفِذَنَّ اللّٰهُ اَمْرَهٗ
فَقَالَ بُدَيْلٌ اَبْلِغُهُمْ مَا تَقُوْلُ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اَتٰى قُرَيْشًا فَقَالَ اِنَّا قَدْ جِئْنَاكُمْ مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ وَقَدْ سَمِعْنَاهُ
يَقُوْلُ قَوْلًا فَاِنْ شِئْتُمْ اَنْ نَّعْرِضَهُ عَلَيْكُمْ فَعَلْنَا فَقَالَ سُفَهَاؤُهُمْ لَا حَاجَةَ لَنَا اَنْ تُخْبِرَنَا عَنْهُ بِشَيْءٍ
وَقَالَ ذَوُو الرَّاْيِ مِنْهُمْ هَاتِ مَا سَمِعْتَهُ يَقُوْلُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا فَحَدَّثَهُمْ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَيْ قَوْمِ اَلَسْتُمْ بِالْوَالِدِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ اَوَلَسْتُ بِالْوَلَدِ قَالُوْا
بَلٰى قَالَ فَهَلْ تَتَّهِمُوْنِيْ قَالُوْا لَا قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ اسْتَنْفَرْتُ اَهْلَ عُكَاظٍ فَلَمَّا بَلَّحُوْا عَلَيَّ جِئْتُكُمْ بِاَهْلِيْ
وَوَلَدِيْ وَمَنْ اَطَاعَنِيْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَاِنَّ هٰذَا قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ اِقْبَلُوْهَا وَدَعُوْنِيْ اٰتِيْهِ فَقَالُوْا
ائْتِهِ فَاَتَاهُ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِّنْ قَوْلِهٖ
لِبُدَيْلٍ فَقَالَ عُرْوَةُ عِنْدَ ذٰلِكَ اَيْ مُحَمَّدُ اَرَاَيْتَ اِنِ اسْتَاْصَلْتَ اَمْرَ قَوْمِكَ هَلْ سَمِعْتَ بِاَحَدٍ مِّنَ الْعَرَبِ
اجْتَاحَ قَوْمَهٗ قَبْلَكَ وَاِنْ تَكُنِ الْاُخْرٰى فَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَرٰى وُجُوْهًا وَّاِنِّيْ لَاَرٰى اَوْبَاشًا مِّنَ النَّاسِ خَلِيْقًا
اَنْ يَّفِرُّوْا عَنْكَ وَيَدَعُوْكَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ اُمْصُصْ بَظْرَ اللَّاتِ اَنَحْنُ نَفِرُّ عَنْهُ وَنَدَعُهٗ فَقَالَ مَنْ ذَا
قَبْلَ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا يَدٌ كَانَتْ لَكَ عِنْدِيْ وَلَمْ اَجْزِكَ بِهَا لَاَجَبْتُكَ قَالَ وَجَعَلَ يُكَلِّمُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُلَّمَا كَلَّمَهٗ اَخَذَ بِلِحْيَتِهٖ وَالْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلٰى رَاْسِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ وَكُلَّمَا اَهْوٰى عُرْوَةُ بِيَدِهٖ اِلٰى لِحْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ يَدَهٗ بِنَعْلِ السَّيْفِ وَقَالَ اَخِّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ عُرْوَةُ
رَاْسَهٗ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالُوْا الْمُغِيْرَةُ ابْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ اَيْ غُدَرُ اَلَسْتُ اَسْعٰى فِيْ غَدْرَتِكَ وَكَانَ الْمُغِيْرَةُ صَحِبَ قَوْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَتَلَهُمْ وَاَخَذَ اَمْوَالَهُمْ ثُمَّ جَاءَ فَاَسْلَمَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا
الْاِسْلَامَ فَاَقْبَلُ فَاَمَّا الْمَالَ فَلَسْتُ مِنْهُ فِيْ شَيْءٍ ثُمَّ اِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمِقُ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِعَيْنَيْهِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا تَنَخَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِيْ كَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ
فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهٗ وَجِلْدَهٗ وَاِذَا اَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوْا اَمْرَهٗ وَاِذَا تَوَضَّاَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وَضُوْئِهٖ وَاِذَا تَكَلَّمَ
خَفَضُوْا اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهٗ وَمَا يَحِدُّوْنَ النَّظَرَ اِلَيْهِ تَعْظِيْمًا لَهٗ فَرَجَعَ عُرْوَةُ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَيْ قَوْمِ وَاللّٰهِ

لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوكِ وَوَفَدَتْ عَلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ وَاللّٰهِ إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ مُحَمَّدًا وَاللّٰهِ إِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ وَإِذَا أَمَرَهُمْ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّونَ النَّظَرَ إِلَيْهِ تَعْظِيمًا لَهُ وَإِنَّهُ قَدْ عُرِضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ فَاقْبَلُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ دَعُونِي آتِيهِ فَقَالُوا ائْتِهِ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا فُلَانٌ وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعَظِّمُونَ الْبُدْنَ فَابْعَثُوهَا لَهُ وَاسْتَقْبِلْهُ النَّاسُ يُلَبُّونَ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا يَنْبَغِي لِهٰؤُلَاءِ أَنْ يُصَدُّوا عَنِ الْبَيْتِ فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ الْبُدْنَ قَدْ قُلِّدَتْ وَأُشْعِرَتْ فَمَا أَرَى أَنْ يُصَدُّوا عَنِ الْبَيْتِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ فَقَالَ دَعُونِي آتِهِ فَقَالُوا ائْتِهِ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مِكْرَزٌ وَهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهُ إِذْ جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَهُلَ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابًا فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْكَاتِبِ فَقَالَ اكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ فَقَالَ سُهَيْلٌ أَمَّا الرَّحْمٰنُ فَوَاللّٰهِ مَا أَدْرِي مَا هُوَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ كَمَا كُنْتَ تَكْتُبُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ وَاللّٰهِ لَا نَكْتُبُهَا إِلَّا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ ثُمَّ قَالَ هٰذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَاللّٰهِ مَا نَعْلَمُ إِنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ وَلَا قَاتَلْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَرَسُولُ اللّٰهِ وَإِنْ كَذَّبْتُمُونِي اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُخَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ نَطُوفُ بِهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَاللّٰهِ لَا تَتَحَدَّثُ الْعَرَبُ أَنَّا أُخِذْنَا ضُغْطَةً وَلٰكِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَكَتَبَ وَقَالَ سُهَيْلٌ عَلَى أَنْ لَا يَأْتِيَكَ مِنَّا رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا قَالَ الْمُسْلِمُونَ سُبْحَانَ اللّٰهِ كَيْفَ يُرَدُّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ جَاءَ مُسْلِمًا بَيْنَنَا هُمْ لِذٰلِكَ إِذْ جَاءَ أَبُو جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو يَرْسُفُ فِي قُيُودِهِ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ أَسْفَلِ مَكَّةَ حَتَّى رَمَى بِنَفْسِهِ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ سُهَيْلٌ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا أَوَّلُ مَا أُقَاضِيكَ عَلَيْهِ أَنْ تَرُدَّهُ إِلَيَّ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَمْ نَقْضِ الْكِتَابَ بَعْدُ قَالَ فَوَاللّٰهِ إِذًا لَا أُصَالِحُكَ عَلَى شَيْءٍ أَبَدًا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجِزْهُ لِي قَالَ مَا أَنَا بِمُجِيزِهِ لَكَ قَالَ بَلَى قَالَ مَا أَنَا بِفَاعِلٍ قَالَ مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ بَلَى قَدْ أَجَزْنَاهُ لَكَ قَالَ أَبُو جَنْدَلٍ أَيْ مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ أُرَدُّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ جِئْتُ مُسْلِمًا أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ لَقِيتُ وَكَانَ قَدْ عُذِّبَ عَذَابًا شَدِيدًا فِي اللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَلَسْتَ نَبِيَّ اللّٰهِ حَقًّا قَالَ بَلَى قُلْتُ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ بَلَى قُلْتُ فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا إِذًا قَالَ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ وَلَسْتُ أَعْصِيهِ وَهُوَ نَاصِرِي قُلْتُ أَوَلَيْسَ كُنْتَ تُحَدِّثُنَا أَنَّا سَنَأْتِي الْبَيْتَ وَنَطُوفُ بِهِ قَالَ بَلَى أَفَأَخْبَرْتُكَ أَنَّكَ آتِيهِ وَمُطَوِّفٌ بِهِ قَالَ فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَيْسَ هٰذَا نَبِيَّ اللّٰهِ حَقًّا قَالَ بَلَى قُلْتُ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ بَلَى قُلْتُ فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا إِذًا قَالَ أَيُّهَا الرَّجُلُ إِنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ وَلَنْ يَعْصِيَ رَبَّهُ وَهُوَ نَاصِرُهُ فَاسْتَمْسِكْ بِغَرْزِهِ فَوَاللّٰهِ إِنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قُلْتُ أَلَيْسَ كَانَ يُحَدِّثُنَا أَنَّا سَنَأْتِي الْبَيْتَ وَنَطُوفُ بِهِ قَالَ بَلَى فَأَخْبَرَكَ أَنَّكَ تَأْتِيهِ الْعَامَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّكَ آتِيهِ وَمُطَوِّفٌ بِهِ قَالَ عُمَرُ فَعَمِلْتُ لِذٰلِكَ أَعْمَالًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْقَضِيَّةِ وَالْكِتَابِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قُومُوا

فَاحْرُوا ثُمَّ احْلِقُوا قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا قَامَ مِنْهُمْ رَجُلٌ حَتّٰى قَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا لَمْ يَقُمْ مِنْهُمْ أَحَدٌ دَخَلَ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَذَكَرَ لَهَا مَا لَقِيَ مِنَ النَّاسِ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَتُحِبُّ ذٰلِكَ اخْرُجْ وَلَا تُكَلِّمْ مِنْهُمْ أَحَدًا حَتّٰى تَنْحَرَ بُدْنَكَ
وَتَدْعُوَ حَالِقَكَ فَيَحْلِقَكَ فَخَرَجَ فَصَنَعَ الَّذِي قَالَتْ فَلَمَّا رَأَوْا ذٰلِكَ قَامُوا فَنَحَرُوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَحْلِقُ بَعْضًا
حَتّٰى كَادَ بَعْضُهُمْ يَقْتُلُ بَعْضًا غَمًّا ثُمَّ جَاءَهُ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ
الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ حَتّٰى بَلَغَ بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ فَطَلَّقَ عُمَرُ يَوْمَئِذٍ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا لَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
فَتَزَوَّجَ إِحْدٰيهُمَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَالْأُخْرٰى صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ ثُمَّ رَجَعَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
الْمَدِينَةِ فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ مُسْلِمٌ فَأَرْسَلُوا فِي طَلَبِهِ رَجُلَيْنِ وَقَالُوا الْعَهْدَ الَّذِي جَعَلْتَ
لَنَا قَدْ فَعَهْ إِلَى الرَّجُلَيْنِ فَخَرَجَا بِهِ حَتّٰى بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَنَزَلَا يَأْكُلَانِ مِنْ تَمْرٍ لَهُمْ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ لِأَحَدِ
الرَّجُلَيْنِ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرٰى سَيْفَكَ هٰذَا جَيِّدًا فَاسْتَلَّهُ الْآخَرُ فَقَالَ أَجَلْ وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَجَيِّدٌ لَقَدْ جَرَّبْتُ
بِهِ ثُمَّ قَالَ أَبُو بَصِيرٍ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْهِ فَأَمْكَنَهُ مِنْهُ فَضَرَبَهُ بِهِ حَتّٰى بَرَدَ وَفَرَّ الْآخَرُ حَتّٰى أَتَى الْمَدِينَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ
يَعْدُو فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُ لَقَدْ رَأٰى هٰذَا ذُعْرًا فَلَمَّا انْتَهٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ قُتِلَ وَاللّٰهِ صَاحِبِي وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَدْ أَوْفَى اللّٰهُ ذِمَّتَكَ وَرَدَّ دَتَنِي
إِلَيْهِمْ ثُمَّ أَنْجَانِي اللّٰهُ مِنْهُمْ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلُ أُمِّهِ مِسْعَرُ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ
ذٰلِكَ عَلِمَ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتّٰى أَتٰى سِيفَ الْبَحْرِ وَنَفَلَتْ أَبُو جَنْدَلٍ مِنْهُمْ فَلَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ فَكَانَ
لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ أَسْلَمَ إِلَّا لَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ حَتّٰى اجْتَمَعَتْ عِنْدَهُ عِصَابَةٌ فَوَاللّٰهِ مَا يَسْمَعُونَ بِعِيرٍ
لِقُرَيْشٍ خَرَجَتْ إِلَى الشَّامِ إِلَّا اعْتَرَضُوا لَهَا فَقَتَلُوهُمْ وَأَخَذُوا أَمْوَالَهُمْ فَأَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تُنَاشِدُهُ اللّٰهَ تَعَالٰى وَالرَّحِمَ لَمَّا أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ فَمَنْ أَتَاهُ مِنْهُمْ فَهُوَ آمِنٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ
هُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ حَتّٰى بَلَغَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَتْ حَمِيَّتُهُمْ أَنَّهُمْ
لَمْ يُقِرُّوا أَنَّهُ نَبِيٌّ وَلَمْ يُقِرُّوا بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَحَالُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَ
أَبُو دَاوُدَ وَقَتَرَةُ الْجَيْشِ الْغُبَارُ السَّاطِعُ وَلَا تَكُونُ الْقَتَرَةُ إِلَّا مَعَ سَوَادٍ فِي اللَّوْنِ وَالثَّنِيَّةُ الطَّرِيقُ الْمُرْتَفِعُ
فِي الْجَبَلِ وَالْقَصْوَاءُ اسْمُ نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَبَتْ بِذٰلِكَ وَلَمْ تَكُنْ مَشْقُوقَةَ الْأُذُنِ وَ
حَلَّ كَلِمَةُ زَجْرٍ لِلنَّاقَةِ وَالْحَتُّ حَرَنَتْ وَحَابِسُ الْفِيلِ هُوَ اللّٰهُ وَالْفِيلُ فِيلُ أَبْرَهَةَ الَّذِي قَصَدَ بِهِ
الْبَيْتَ يَخُضُّ بِهِ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ عَنْهُ وَالْخُطَّةُ الْحَالَةُ وَالْقَضِيَّةُ وَالطَّرِيقَةُ وَحُرُمَاتُ اللّٰهِ جَمْعُ حُرْمَةٍ وَ
الْمُرَادُ هُنَا حُرْمَةُ الْحَرَمِ وَحُرْمَةُ الْإِحْرَامِ وَحُرْمَةُ الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالثَّمْدُ الْمَاءُ الْقَلِيلُ الَّذِي لَا مَادَّةَ لَهُ وَالتَّبَرُّضُ
أَخْذُ الشَّيْءِ قَلِيلًا قَلِيلًا وَجَاشَتِ الْبِئْرُ بِالْمَاءِ ارْتَفَعَتْ وَفَاضَتْ وَالرَّيُّ ضِدُّ الْعَطَشِ وَالصَّدَرُ الرُّجُوعُ بَعْدَ
الْوُرُودِ وَعِيبَةُ نُصْحِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ مَوْضِعُ نُصْحِهِ وَسِوَهُ وَلَقْوَتُهُ فِي ذٰلِكَ الْمَاءِ وَالْعِدُّ
الْكَثِيرُ الَّذِي لَا انْقِطَاعَ لِمَادَّتِهِ كَمَاءِ الْعُيُونِ وَجَمْعُهُ أَعْدَادٌ وَالْعُوذُ جَمْعُ عَائِذٍ وَالنَّاقَةُ إِذَا وَضَعَتْ إِلَى
أَنْ يُقْرِيَ وَلَدَهَا وَالْمَطَافِيلُ جَمْعُ مِطْفَلٍ وَهِيَ النَّاقَةُ الَّتِي مَعَهَا فَصِيلُهَا وَاسْتَعَارَ ذٰلِكَ لِلنَّاسِ أَرَادَ بِهِ النِّسَاءَ وَ
الصِّبْيَانَ وَنَهَكَتْهُمُ الْحَرْبُ أَضَرَّتْ بِهِمْ وَأَثَرَتْ فِيهِمْ وَمَادَّتُهُمْ أَيْ جَعَلْتُ بِيَدِي وَبَيْنَهُمْ مُدَّةً وَهُمُوا أَيْ
اسْتَرِيحُوا وَالسَّالِفَةُ صَفْحَةُ الْعُنُقِ وَالْأَفْرَادُ هَالِكًا بَعْدَ هَالِكٍ عَنِ الْمَوْتِ وَيَلْحَوْا امْتَنَعُوا عَلَى وَتَقَاعَدُوا إِبَى وَعَرَضَ عَلَيْكُمْ

خطة رشد ای طلب منکم طریقا واضحا فی الهدی والاستقامة والاجتناب الاستیصال والاوباش والاوشاب الاخلاط من الناس والرقاع وخلیقا ای جدیرا واللات صنم کانوا یعبدونه والبظر ما قطعه الحاضنة من الهنة التی فی فرج المرأة کان هذا شتمًا لهم یدور فی السنتهم وعذر معذول عن عاذر وهو بناء للمبالغة والنخامة البصقة من اقصی الحلق والوضوء بفتح الواو ... الماء الذی یتوضأ به وما یحدون الیه النظر ای یلمون بعینهم منه هیبة وتبجیلا منه والفاجر المائل عن الحق المکذب به وکل انتصاب فی شر فهو بغی وردء فاعلهم ای صالحهم والضغطة الفهر والصق والرشف مشی المقید فی قیده فاجزره لی بالزای والراء ای اجعله جائزا غیر ممنوع او فاجعله فی حیائی وحفظی والدنیة القضیة التی لا یرضی بها ولا تراد والغرز لکور الناقة کالرکاب لسرج الفرس الا انه من جلد فان کان من حدید او خشب فهو رکاب والکوافر جمع عصمة وهو ما یمسک به والکوافر جمع کافرة والمراد بعصمتها عقد نکاحها ویل امه کلمة تتعجب بها او مسعر حرب ای موقدها والمسعر الخشب الذی یوقد به النار وسیف البحر جانبه وساحله والله اعلم

ترجمہ عروہ بن زبیر سے روایت ہے اُنسے روایت کی مسور بن مخرمہ اور مروان سے دونوں سے ایک دوسرے کی حدیث کی تصدیق کرتا تھا دونونے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے سال نکلے (یعنے عمرہ کے ارادے سے نکے کو چلے) یہان تک کہ جب بعضی راہ مین پہونچے (تو حضرت کو خالد کا حال معلوم ہوا) تو آپ نے فرمایا کہ خالد بن ولید قریش کے سوارون کو لیے آگے رو کے پڑا ہے سو تم کترا چلو داہنی طرف کی راہ سو قسم اللہ کی خالد کو انکا حال معلوم نہ ہوا یہان تک کہ جب انہون نے لشکر کی غبار اٹھتی دیکھی تو چلاتا دوڑتا ہوا قریش کو خبر دی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم چلے یہان تک کہ جب اُس پہاڑی پر پہونچے جس سے اُترتے ہین تو آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر بیٹھ گئی تو لوگون نے اسکو جھڑکا اور ڈانٹا کہ اُٹھ کہڑی ہو سو اُسنے جگہ کو مضبوط پکڑا اور نہ اُٹھی تو لوگون نے کہا کہ قصواء (حضرت ؐ کی اونٹنی کا نام ہے) اڑ گئی یا تھک گئی قصواء نے اڑی کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین اڑ گئی اونٹنی یا تھک گئی قصواء اور یہہ خو اُسکی نہین ولیکن اُسکو لیا ہاتھی کے روکنے والے نے (یعنے خدا نے) قسم ہے اُس ذات پاک کی جسکی قابو مین میری جان ہو کہ کہے والے نہ مانگین گے مجھسے کوئی کام جس مین آداب خدا کی تعظیم ہو مگر کرمین انکو دونگا (یعنے جس بات مین خانے کعبے کا ادب ہے مین وہ بات قبول کرالون گا پھر آپنے اونٹنی کو جھڑکا تو وہ اُٹھ کہڑی ہوئی کہا سو آپنے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے کترا کر اور راہ چلے یہان تک کہ حدیبیہ کی پرلی طرف اتری تھوڑے پانی کے ایک گڑہے پر کہ لوگ اُس سے تھوڑا تھوڑا لینے لگے سو کچھ دیر نہ ہوئی کہ لوگون نے اسکو کھینچ لیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پیاس کی شکایت ہوئی آپنے اپنے ترکش مین سے تیر نکالا پھر اُنکو حکم کیا کہ اُسکو اُسمین ڈالین سو قسم ہے اللہ کی ہمیشہ جوش مارتا رہا ہے واسطے اُنکے پانی ساتھہ سیراب کرنے کے یہان تک کہ (سیراب ہو کر اُس جگہ سے پھر وہ اسی حالت مین ہتھ کر نا گاہ بدیل بن ورقا خزاعی اپنی قوم کے چند آدمیون سمیت آیا اور وہ تہامہ والون مین سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خیر خواہ تھے سو اُنہون نے کہا کہ بنی کعب بن لوئی کو چھوڑا کہ اتری ہوئے ہین حدیبیہ کے پانی کے چشمون پر اور اُنکے ساتھہ اونٹنیان ہین بچے والیان اور وہ آپ سے لڑنے والے ہین اور آپ کو خانے کعبے سے روکنے والے ہین تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم کسی سے لڑنے کو نہین آئے ولیکن ہم تو عمرہ کرنے کو آئے ہین اور بیشک قریش کو لڑائی نے سُست کر ڈالا ہے اور انکو ضرر پہونچایا ہے سو اگر وہ صلح چاہین تو مین اُنکے لیے کچھہ مدت مقرر کردون (اور وہ کو خانے کعبے مین جانے سے نہ روکین) پھر اگر صلح کی مدت مین اور کافرون پر غالب ہو جاؤن تو

پہر اگر قریش داخل ہوا چاہین جسمین لوگ داخل ہوئے ہین (یعنے مسلمان ہوا چاہین) تو مسلمان ہوجاوین اور اگر مسلمان ہونے کا ارادہ نہ ہو تو پہر صلح کی مدت مین انہون نے آرام پایا اور اگر کفار قریش بھی نہ مانین گے تو قسم اُس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ البتہ مین اُن سے لڑتا رہون گا اپنے اُس کام پر (یعنے دین پر) یہانتک کہ میری گردن جدا ہو یا خدا اپنے دین کو غلبہ دیوے تو بدیل نے کہا کہ مین تمہاری بات انکو پہونچا دون گا سو وہان سے چلا یہان تک کہ قریش کے پاس آیا اور کہا کہ ہم تمہارے پاس اس مرد کے نزدیک سے آئے ہین اور البتہ ہمنے اسکو ایک بات کہتے ہوئے سُنا ہے سو اگر تم چاہو تو مین اسکو تمہارے آگے ظاہر کرون تو اُنکے بے وقوفون نے کہا کہ ہمکو کچھہ حاجت نہین کہ تو ہمکو اُس سے کسی بات کی خبر دے اور اُن مین سے عقل والون نے کہا کہ بیان کر جو تونے اسکو کہتے ہوئے سنا اُسنے کہا کہ مینے اسکو سنا ہے ایسا ایسا کہتا تہا سو اُسنے اُنسے بیان کیا جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا پہر عروہ بن مسعود اٹھہ کہڑا ہوا سو اُسنے کہا ای قوم کیا تم میرے باپ نہین ہو انہون نے کہا کیون نہین اُسنے کہا کیا مین تمہارا بیٹا نہین ہون انہون نے کہا کیون نہین کہا کیا تم مجھہ کو تہمت کرتے ہو انہون نے کہا نہین پہر اُسنے کہا کیا تم نہین جانتے کہ مینے عکاظ والون سے کہا تہا کہ لڑائی کے لیئے باہر نکلو پہر جب وہ میرے کہنے سے باز رہے اور نہ نکلے مین اپنے گہر والے اور اپنی اولاد اور غلام لیکر تمہارے پاس چلا آیا اُنہون نے کہا کیون نہین اُسنے کہا سو مقرر اُس شخص نے نیک خصلت تمہارے پیش کی ہے یعنے ہدایت کی واضح راہ تم سے طلب کی ہے اور مجھہ کو چہوڑو کہ مین اُسکے پاس جاؤن انہون نے کہا کہ جاسو وہ آیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے لگا تو آپنے جیسے بدیل سے فرمایا تہا ویسے اُس سے فرمایا تب عروہ نے کہا کہ ای محمد اگر تو اپنی قوم کی جڑہ اُکہاڑ ڈالے گا تو کیا تو نے عرب مین سے کسی کو سُنا ہے جس نے تجھہ سے پہلے اپنی قوم کی جڑہ اُکہاڑی ہو اور اگر کوئی اور بات ہو یعنے لڑائی تو البتہ مین دیکہتا ہون کئی مُنہ اور البتہ مین دیکہتا ہون اوباش لوگ (یعنے جو تمہارے ساتہہ ہین) جو اس لائق ہین کہ تم کو چہوڑ کر بہاگ جاوین تو ابوبکر نے اُس سے کہا کہ لات کا ذکر چوس کیا ہم آپ کو چہوڑ کر بہاگ جائین گے اُسنے کہا یہ کون ہے کسی نے کہا کہ ابوبکر رض تو اُسنے کہا کہ قسم ہے اُسکی جسکے قابو مین میری جان ہے اگر مجھہ پر تیرا احسان نہ ہوتا اور حالانکہ مینے تجھہ کو اسکا بدلہ نہین دیا تو البتہ مین تجھہ کو جواب دیتا کہا راوی نے اور وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کلام کرنے لگا سو جب وہ آپ سے بات کرتا تہا تو آپ کی داڑہی کو ہاتہہ لگاتا تہا اور مغیرہ بن شعبہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سر پر کہڑے ہتے اُنکے ہاتہہ مین تلوار تہی اور سر پر خود اور جب عروہ اپنا ہاتہہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی داڑہی کی طرف جہکاتا تہا تو تلوار کی نعل سے اُسکے ہاتہہ کو مارتا تہا اور کہتا تہا کہ اپنا ہاتہہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی داڑہی سے پیچہے ہٹا تو عروہ نے اپنا سر اوٹہایا اور کہا کہ یہ کون ہے لوگون نے کہا کہ مغیرہ بن شعبہ تو اُسنے کہا کہ ای دغاباز کیا مینے تیرے فریب کی مفسدی مٹانے مین کوشش نہین کی اور مغیرہ بن شعبہ کفر کے زمانے مین کافرون کے قافلے کے ساتہہ رفیق ہوئے تہے پہر انکو (دہوکا دیکر) مار ڈالا اور انکا مال لے لیا پہر (حضرت کے پاس) آکر مسلمان ہوگئے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام تو مین قبول کر لیتا ہون لیکن (انکا) مال (جو تو نے لیا ہے) سو مجھہ کو اُس سے کچھہ مطلب نہین پہر عروہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو آنکھہ کے گوشے سے دیکہنے لگا کہا سو قسم ہے اللہ کی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہنکہارے تہوکتے تو اُن مین سے کوئی نہ کوئی مرد اُس کہنکہار کو اپنے ہاتہہ پر لے لیتا تہا اور اسکو اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا تہا اور جب آپ انکو کچھہ حکم کرتے تہے تو وہ آپ کے بجالانے پر جہپٹتے تہے اور جب آپ وضو کرتے تہے تو اصحاب آپ کے وضو کے پانی پر لڑ مرنے کو تیار

ہوتے ہین اور جب آپ کلام کرتے ہین تو اُس وقت کوئی آپکے پاس اونچی نہ بولتا تہا اور تعظیم کے لیے آپ کو سامنے سے نہ دیکھتے ہین پہر عروہ اپنے ساتہیون (کفار قریش) کی طرف پلٹ گیا سو کہنے لگا کہ ای میرے لوگو البتہ مین ایلچی کیا گیا بادشاہون پر اور البتہ مین ایلچی بنکر گیا پاس کسرے کے اور قیصر کے اور نجاشی کے قسم ہے اللہ کی مینے کبہی کسی بادشاہ کو نہین دیکہا کہ اُسکے ساتہی اُسکی تعظیم کرتے ہون جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہی محمدؐ کی تعظیم کرتے ہین قسم ہے اللہ کی اگر وہ کہنکہارے کے تہوکتے ہین تو اُن مین سے کوئی مرد اسکو اپنے ہاتہہ مین لے لیتا ہے اور اسکو اپنے منہ اور بدن پر مل لیتا ہے اور جب انکو کچہہ حکم کرتے ہین تو اُنکے حکم کی طرف جہپٹتے ہین اور جب وہ وضو کرتے ہین تو قریب ہوتے ہین کہ اُنکے وضو پر لڑ مرین اور جب وہ کلام کرتے ہین تو سب چپ ہو جاتے ہین اور تعظیم سے اُنکے سامنے نظر نہین کرتے اور اُسنے نیک خصلت تمہاری پیش کی ہے سو اسکو قبول کرو پہر بنی کنانہ مین سے ایک شخص نے کہا کہ مجہے چہوڑو مین اُسکے پاس جاؤن انہون نے کہا کہ جاؤ سو جب وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے اصحاب پر جہانکا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ فلانا ہے اور وہ خانے کعبے کی قربانی اونٹون کی بہت تعظیم کیا کرتے ہین سو قربانی کے اونٹون کو اُسکے آگے بہیجو اور سامنے ہوئے اُسکو لوگ لبیک کہتے ہوئے پہر جب اُسنے یہ حال دیکہا تو کہا سبحان اللہ لائق نہین کہ لوگ خانے کعبے سے روکے جائین پہر جب وہ اپنے ساتہیون (کفار قریش) کی طرف پلٹ گیا تو (اُسنے جاکر) کہا کہ البتہ مینے قربانی کے اونٹون کو دیکہا کہ گلے مین جوتون کا ہار ڈالے گئے اور اشعار کیے گئے سو میری یہ رای نہین کہ وہ خانے کعبے سے روکے جائین پہر اُن مین سے ایک مرد کہڑا ہوا جسکا نام مکرز تہا سو اُسنے کہا کہ مجہہ کو چہوڑو مین اُسکے پاس جاؤن انہون نے کہا کہ جاؤ پہر جب وہ اُنپر جہانکا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مکرز ہے اور وہ فاجر آدمی تہا وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے لگا سو جس حالت مین کہ وہ آپ سے کلام کر رہا تہا کہ ناگاہ سہیل بن عمرو آیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا کام آسان ہوا تو اُسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہمارے اور اپنے درمیان ایک عہدنامہ لکہو تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کاتب کو بلایا اور فرمایا کہ لکہہ بسم اللہ الرحمن الرحیم تو سہیل نے کہا کہ رحمن کو تو ہم نہین جانتے کیا ہے ولیکن لکہہ اپنے قدیمی نام اللہم سے جیسے تو پہلے لکہا کرتا تہا تو مسلمانون نے کہا قسم ہے اللہ کی ہم نہین لکہتے مگر ساتہہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لکہہ اپنے قدیمی نام اللہم سے پہر لکہا کہ یہ وہ عہدنامہ ہے جسپر صلح کی محمد اللہ کے رسول نے تو سہیل نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی اگر ہم جانتے کہ تم اللہ کے رسول ہو تو ہم تم کو خانے کعبے سے نہ روکتے اور نہ تم سے لڑتے ولیکن لکہو محمد بن عبداللہ تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے، اللہ کی بیشک مین اللہ کا رسول ہون اگرچہ تمنے مجہے جہٹلایا لکہو محمد بن عبداللہ تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شرط پر کہ خانے کعبے مین جانے سے نہ روکین کہ ہم اُسکا طواف کرین تو سہیل نے کہا قسم ہے اللہ کی نہ چرچا ہو عرب مین اُسکا کہ ہم قہر اور غلبے سے پکڑے گئے (یعنے ہم تم کو اس سال خانے کعبے مین نہین جانے دینگے تاکہ کوئی یہ گمان کرے کہ ہم مغلوب ہو گئے) ولیکن آیندہ سال کو آکر عمرہ کر لینا پس کاتب نے یہی لکہا اور سہیل نے کہا کہ اسمین یہ شرط ہے کہ ہم مین سے جو شخص تمہارے پاس آوے اسکو ہماری طرف پہیر دو اگرچہ تمہارے دین پر ہو مسلمانون نے کہا سبحان اللہ جو مسلمان ہو کر آوے وہ کافرون کو کیونکر پہیر دیا جائیگا پہر وہ اسی حال مین تہے کہ ناگہان ابوجندل بن سہیل بن عمرو اپنی بیڑیون مین چلتا ہوا آیا اور وہ مکے کی نواح سے نکلا تہا یہان تک کہ اسنے اپنے تئین مسلمانون کے درمیان ڈالا تو سہیل نے کہا ای محمد یہ شخص اول ہے جسپر مین تم سے صلح کرتا ہون کہ وہ مجہہ کو پہیر دو تو

لہ الظہار کے معنے حج کے باب مین گذر چکے ہین ۱۲

حضرت صلعم نے فرمایا کہ ابھی ہمنے صلحنامہ پورا نہین کیا اُسنے کہا قسم ہے اللہ کی پن اب تم سے کبھی کسی چیز پر صلح نہ کرونگا حضرت صلعم نے فرمایا کہ اسکو ہمارے لیے جائز رہنے دے اُسنے کہا مین اسکو تمہارے لیے جائز نہین کرون گا آپنے فرمایا کیون نہین اُسنے کہا کہ مین یہہ بات نہین کرنیکا تو مکرز نے کہا کہ کیون نہین ہمنے اسکو تمہارے لیے جائز کیا ابو جندل نے کہا کہ اے گروہ مسلمانون کے کہ کیا مین کافرون کی طرف پھیر دیا جاؤنگا اور حالانکہ مین مسلمان ہوکر آیا ہون کیا تم نہین دیکھتے جو مینے تکلیف پائی اور البتہ وہ خدا کی راہ مین سخت مار مارا گیا تھا عمر بن خطاب نے کہا سو مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو مینے کہا کہ یا حضرت کیا آپ سچے نبی نہین آپنے فرمایا کیون نہین پھر مینے کہا کہ کیا نہین ہم حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر آپنے فرمایا کیون نہین مینے کہا سو اب ہم اپنے دین کی خفت کی بات قبول نہ کرینگے آپ نے فرمایا کہ مقرر مین اللہ کا رسول ہون اور مین اسکی نافرمانی نہین کرنیکا اور وہ میرا مددگار ہے مینے کہا کیا آپ ہمسے بیان نہ کیا کرتے تھے کہ ہم خانے کعبے مین جائینگے اور اُسکا طواف بجالائینگے مینے کہا نہین فرمایا سو تم بیشک خانے کعبے مین جاؤ گے اور اُسکا طواف بجالاؤ گے کہا پھر مین ابو بکر رض کے پاس آیا مینے کہا اے ابو بکر کیا حضرت سچے پیغمبر نہین انہون نے کہا کیون نہین مینے کہا کیا نہین ہم حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر انہون نے کہا کیون نہین ہے کہا سو اب ہم اپنے دین کی خفت کی بات نہین قبول کرینگے تو ابو بکر رض نے کہا کہ اے مرد بیشک وہ اللہ کے رسول ہین اور وہ اپنے رب کی نافرمانی ہرگز نہین کرتے اور وہ آپ کا مددگار ہے سو انکی رکاب کو مضبوط پکڑ پس قسم ہے اللہ کی البتہ آپ حق پر ہین مینے کہا کہ کیا آپ ہمسے بیان نہ کیا کرتے تھے کہ ہم خانے کعبے مین جائینگے اور اُسکا طواف بجالائینگے انہون نے کہا ہان کیا پس تجھہ کو آپنے خبر دی تھی کہ تم اسی سال خانہ کعبہ مین جاؤ گے مینے کہا نہین اُنہون نے کہا پس تم وہان جاؤ گے اور اسکا طواف کرو گے عمر نے کہا سو مین نے اس بے ادبی کے بدلے کئی عمل کیے پھر جب فارغ ہوا کاتب عہدنامے کے لکھنے سے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اٹھہ کھڑے ہو اور قربانی ذبح کرو پھر سر منڈاؤ کہا راوی نے قسم ہے اللہ کی کوئی اُن مین سے نہ اُٹھا یہان تک کہ آپنے یہہ تین بار فرمایا پھر جب ان مین سے کوئی نہ اٹھا تو آپ ام سلمہ رض کے پاس اندر تشریف لیگئے اور ان سے ذکر کیا جو لوگون سے رنج پایا تو ام سلمہ رض نے کہا کہ اے نبی اللہ کے کیا آپ یہہ چاہتے ہین آپ باہر نکلو اور کسی سے نہ بولو یہان تک کہ اپنی قربانی کے اونٹون کو ذبح کر ڈالو اور سر منڈنے والے کو بلاؤ کہ آپ کا سر مونڈے پھر حضرت صلعم باہر تشریف لائے پس کیا وہ کام جو ام سلمہ رض نے کہا تھا پھر جب اصحاب رض نے یہہ حال دیکھا تو اُٹھہ کھڑے ہوئے اور قربانی کرنے لگے اور ایک دوسرے کا سر مونڈنے لگا یہان تک کہ قریب تھا کہ بعض کو (کثرت ہجوم سے) غم کے مارے قتل کر ڈالے پھر مسلمان عورتین آئین تو اللہ عزوجل نے یہہ آیت اوتاری کہ اے ایمان والو جب ایمانداز عورتین ہجرت کرکے تمہارے پاس آئین تو انکا امتحان کرلو تا کہ عصم الکوافر تک پہونچے تو عمر فاروق نے اُن دن دو عورتون کو طلاق دی جو کفر کے وقت اُنکے نکاح مین تھین سو ایک سے معاویہ بن ابی سفیان نے نکاح کرلیا اور دوسری سے صفوان بن امیہ نے پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینے کی طرف پلٹے پھر قریش مین سے ایک مرد ابو بصیر مسلمان ہوکر (مدینے مین) آیا تو قریش نے اسکی طلب مین دو مردون کو بھیجا تو اُنہون نے کہا کہ جو عہد تھا ہمسے کیا ہے اُسکو پورا کرو تو آپ نے اسکو دونو مردون کے حوالے کیا سو دونو اسکو لے کر نکلے یہان تک کہ ذوالحلیفہ مین پہونچے پھر اترکر اپنی کھجورین کھانے لگے تو ابو بصیر نے ایک مرد سے کہا قسم ہے اللہ کی مقرر مین دیکھتا ہون کہ تیری یہہ تلوار بہت عمدہ ہے تو دوسرے نے اسکو کھینچا اور کہا کہ ہان قسم ہے اللہ کی البتہ وہ بہت عمدہ ہے مین اسکو بارہا آزما چکا ہون اور بہت تجربہ کیا ہے ابو بصیر نے کہا کہ مجھے دکھا مین اسکو دیکھون سو اُسنے اسکو اسپر قابو دیا ابو بصیر نے وہی تلوار اسکو لیکر ماری یہان تک کہ ٹھنڈا ہو گیا

سلہ یعنے جسمین ہمارے دین کی خفت لازم آوے ۱۲

یعنے فرگیا اور دوسرا بھاگ کر مدینے مین آیا اور دوڑتا ہوا مسجد مین داخل ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسکو دیکھا تو فرمایا کہ البتہ اس شخص نے خوف دیکھا پھر جب وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچا تو اُسنے کہا قسم ہے اللہ کی میرا ساتھی مارا گیا اور مقررین بھی قتل کیا جاتا ہون پھر ابوبصیر آیا تو اُسنے کہا یا حضرت ص البتہ اللہ تعنے آپ کا ذمہ پورا کیا اور آپنے مجھے انکی طرف پھیر دیا پھر خدا نے مجھکو ان سے بچا لیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُس کی مان کی بدبختی وہ تو لڑائی کی آگ کو بھڑکانے والا ہے کاش اُسکا کوئی مددگار ہوتا یعنے ابوبصیر کا پھر جب ابوبصیر نے یہہ بات سنی تو اُسنے معلوم کر لیا کہ آپ اُسکو انکی طرف پھیر دینگے تو وہ مدینے سے نکل کر سمندر کے کنارے جا ٹھہرا پھر اُن مین سے ابوجندل چھوٹا تو وہ بھی ابوبصیر سے جا ملا پھر جو شخص کفار قریش مین سے مسلمان ہوتا تھا وہ نکل کر ابوبصیر کے پاس جا رہتا تھا یہان تک کہ اسکے پاس جماعت جمع ہوئی سو قسم ہے اللہ کی جب وہ کفار قریش کا کوئی قافلہ جاتا ہوا ملک شام کو سن پاتے تھے تو اُسپر جا پڑتے تھے سو انکو مار ڈالتے تھے اور انکا مال لوٹ لیتے تھے قریش نے (نہایت عاجز ہوکر) حضرت صلعم کو اللہ تعنے اور رشتہ کی قسم دیکر کہلا بھیجا کہ ہم اس شرط سے باز آئے آپ انکو اپنے پاس بلا لیجیے سو اُنمین سے جو شخص (مسلمان ہوکر) آپکے پاس آوے اُسکو امان ہے تو حضرت ص نے انکو اپنے پاس بلا لیا تو اللہ عزوجل نے یہہ آیت اتاری کہ اور وہی اللہ ہے جس نے کافروں کے ہاتھون کو تم سے روکا اور تمہارے ہاتھون کو انسے روکا مکے کے بیچ مین حتی کہ حمیۃ الجاہلیۃ تک پہونچا اور انکی جاہلیت کی بیچ یہہ تھی کہ وہ حضرت ص کی پیغمبری کا اقرار نہ کرتے تھے اور آپ کو رسول نہ مانتے تھے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کا اقرار نہ کرتے تھے اور انہون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خانے کعبے مین جانے سے روکا۔ بخاری اور ابوداؤد اسکے راوی ہین ف خلاصہ اس حدیث کا یہہ ہے کہ ہجری کے چھٹے سال حضرت ص عمرہ کرنیکے لیے مدینے سے مکے کو چلے جب مکے کے پاس اس منزل پر پہونچے جسکا نام حدیبیہ ہے تو کفار قریش نے آپ کو کہلا بھیجا کہ ہم تم کو مکے مین نہین جانے دینگے تم سے لڑینگے آپنے فرمایا کہ ہم لڑنے کو نہین آئے ہم تو عمرہ کرنے کو آئے ہین آخر بہت گفتگو کے بعد صلحنامہ لکھا گیا اور دس برس کی صلح ہوئی پھر حضرت ص بدون عمرہ کے گئے پھر آئے اور دوسرے سال مکے مین جاکر عمرہ قضا کیا) اور قترۃ الجیش (اونچی اڑنے والے غبار کو کہتے ہین اور قترۃ اُسی غبار کو کہتے ہین جسکا کچھ رنگ سیاہ ہو اور ثنیہ کہتے ہین اس راہ کو جو پہاڑ کے اوپر چڑھے اور قصوا حضرت صلعم کی اونٹنی کا نام ہے یہ اُسکا لقب تھا اور اُسکے کان پھٹے ہوئے نہ تھے اور جحفہ جہاں سے راستہ اونٹنی کے اور الحت کے معنے ہین کہ اڑ گئی اور ہاتھی کے روکنے والا اللہ ہے اور ہاتھی سے مراد ابرہہ کافر کا ہاتھی ہے جس نے یہہ قصد کیا تھا کہ خانہ کعبے کو ڈھا دیوے سو خدا نے اسکو اُس سے بچایا اور خطہ کے معنے ہین حالت اور قضیہ اور طریقہ اور حرمات اللہ جمع ہے حرمت کی اور مراد اس سے اس جگہ ادب حرم کا اور ادب احرام کا اور ادب مہینے حرام کا ہے اور عہد اس ہتوڑی پانی کو کہتے ہین جسکا کوئی مادہ نہ ہو یعنے جو زمین کے اندر سے چشمہ سے جاری نہ ہوا اور تبرض کے معنے ہین ہتوڑا ہتوڑا چیز کو لینا اور جاش کے معنے ہین کہ اوپنا ہوا اور جاری ہوا اور زکی پیاس کی ضد ہے یعنے سیراب ہونا اور صدر کے بعضے ہین پھرنا بعد آنے کے اور عتیبہ نقیع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنے آپ کی خیر خواہی اور بہبود اور اعتماد کی جگہ اس پانی مین اور عد بہت پانی کو کہتے ہین جسکا مادہ کبھی بند نہ ہو جیسے پانی چشمون کا اور اسکی جمع اعداد ہے اور عود جمع عائد کی ہے اُس اونٹنی کو کہتے ہین جو بچہ جنے یہان تک کہ اُسکا بچہ قوی اور مضبوط ہو اور مطافیل جمع مطفل کی ہے اور وہ اُس اونٹنی کو کہتے ہین کہ اُسکا بچہ اُسکے ساتھ ہو اور یہہ استعارہ ہے واسطے آدمیون کے اور مراد اُس سے عورتین اور لڑکے ہین اور لنکتہم الحرب کے معنے ہین انکو لڑائی نے ضرر پہونچایا اور اُن مین اثر کیا اور نادوہم کے معنے ہین کہ مین اپنے اور اُنکے درمیان مدت مقرر کرون اور جموا کے معنے ہین کہ انہون نے آرام پایا اور سالفہ گردن کی صفحہ کو

کہتے ہین اور مراد اُس کے جدا ہونے سے مرجانا ہے اور بلحوا کے معنے ہین کہ مجھ سے باز رہے اور مجھ کو لیکر بیٹھ گئے۔ وعرض علیکم خطتہ رشد یعنے طلب کیا ہو تم سے راہ واضح ہدایت اور استقامت کا اور اجتیاح کے معنے ہین جڑ سے اکھاڑنا اور اوباش اور اوشاب کے معنے ہین مخلوط لوگ اور چرولہے اور خلیقا کے معنے ہین سزاوار اور لائق اور لات بت کا نام ہے جسکو پوجتے تھے اور بظرہ چیرنے جو ختنہ کرنے والی عورت کے فرج مین سے گوشت کا ٹکڑا کاٹتی ہے یہہ انکے بول وچال مین گالی تھی اور غدر معدول ہے غادر سے اور یہہ مبالغہ کا صیغہ ہے یعنے بڑا دغاباز اور تحامہ کہنگہار کو کہتے ہین جو حلق کی پرلی طرف سے آتا ہے اور وضوسا تہہ زبر واؤ کے اُس پانی کو کہتے ہین جس سے وضو کیا جاتا ہے اور مایحدون الیہ النظر کے معنے ہین کہ اپنی آنکھہ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نہ کرتے تھے آپکی ہیبت اور شرم سے اور خاجر کہتے ہین اسکو جو حق سے ایک طرف ہونیوالا ہے اور اسکے جھٹلانے والا ہو اور جو شر مین کہڑا ہوتا ہے وہ فجور ہے اور قاضا ہم یعنے اُن سے صلح کی اور حفظہ قہر کو کہتے ہین اور تنگی کو اور سف کے معنے ہین چلنا قیدی کا اپنی بیڑیون مین قاجزہ لی ساتھہ زاء اور راء کے ہے یعنے اسکو جائز نہ کہہ منع نہ کردیا اسکو میری حمایت اور نگہبانی مین رہنے دے اور دینیہ اُس فیصلے کو کہتے ہین جو بلا مرضی ہو اور مراد نہ ہو اور غرز اونٹ کی رکاب کو کہتے ہین جیسے گھوڑے کی زین کو رکاب ہوتی ہے لیکن وہ کہال سے ہوتی ہے اور اگر لوہے یا لکڑی سے ہو تو اسکو رکاب کہتے ہین اور عصم الکوافر جمع عصمت کی ہے اور وہ چیزوہ ہے جسے مضبوط پکڑا جاوے اور کوافر جمع کافرہ کی اور مراد عصمت سے عقد نکاح ہے اور ویل امہ تعجب کا کلمہ ہے اور سمر حرب یعنے اسکا بہڑکانیوالا اور مسعر اوس لکڑی کو کہتے ہین جس سے آگ جلائی جاتی ہے اور سیف البحر سے مراد اسکی جانب اور اُسکا کنارہ ہے واللہ اعلم۔

(۲) وعن علی رض قال خرج عبد ان الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الحدیبیۃ قبل الصلح فکتبا الیہ موالیہم یقولون یا محمد واللہ ما خرجوا الیک رغبۃ فی دینک وانما ھم ہوارب من الرق فقال ناس ردھم الیہم فغضب صلی اللہ علیہ وسلم من ذلک وقال ما اراکم تنتہون یا معشر قریش حتی یبعث اللہ علیکم من یضرب رقابکم وابی ان یردھم وقال ھم عتقاء اللہ تعالی اخرجہ ابوداود والترمذی۔ ترجمہ علی رض سے روایت ہے کہ صلح حدیبیہ کے دن دو غلام (کفار قریش کے) حضرت صلعم کی طرف نکل کر بہاگ آئے صلح ہونے سے پہلے تو انکے مالکون نے آپ کی طرف لکھا کہتے تھے اے محمد قسم اللہ کی یہہ تمہارے دین کی محبت سے تمہارے پاس نہین آئے اور سوائے اسکے کچھہ نہین کہ یہہ غلامی سے بہاگے ہین تو بعضے لوگون نے کہا انکو پہیر دیجیے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس سے ناراض ہوئے اور فرمایا کہ اے گروہ قریش کے مین دیکھتا ہون کہ تم باز نہین رہتے یہان تک کہ اٹھاوے تم پر اللہ وہ شخص جو تمہاری گردنین مارے اور آپنے انکے پہیرنے سے انکار کیا اور فرمایا کہ وہ اللہ تعالے کے آزاد کیے ہوئے ہین ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) وعن سلمۃ بن الاکوع رض قال قدمنا الحدیبیۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن اربع عشرۃ مائۃ وعلیھا خمسون شاۃ لا ترویھا فقال فقعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی جبا البئر فاما دعا او بصق فیھا فجاشت فسقینا واستقینا ثم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعانا للبیعۃ فی اصل الشجرۃ فبایعتہ فی اول الناس ثم بایع وبایع حتی اذا کان فی وسط الناس قال بایع یا سلمۃ قلت قد بایعتک یا رسول اللہ فی اول الناس قال وایضا ورانی اعزل فاعطانی حجفۃ ثم بایع حتی اذا کان فی اخر الناس قال الا تبایعنی یا سلمۃ قال قلت قد بایعتک یا رسول اللہ فی اول الناس وفی وسط الناس قال وایضا فبایعتہ الثالثۃ ثم قال یا سلمۃ این حجفتک التی اعطیتک قلت یا رسول اللہ لقینی عمی عامر اعزل

فاعطيته اياها فضحك وقال انك كالذي قال الاول اللهم اغنني حبيبا هو احب الي من نفسي ثم ان المشركين واسونا الصلح حتى مشى بعضنا في بعض وكنت تبيعا لطلحة بن عبيد الله اسقي فرسه واحسسه واخدمه واكل من طعامه وتركت اهلي ومالي مهاجرا الى الله ورسوله فلما اصطلحنا نحن واهل مكة واختلط بعضنا ببعض اتيت شجرة فكسحت شوكها فاضطجعت في اصلها فاتاني اربعة من المشركين من اهل مكة فجعلوا يقعون في رسول الله صلى الله عليه وسلم فابغضتهم فتحولت الى شجرة اخرى وعلقوا سلاحهم واضطجعوا فبينا هم كذلك اذ نادى منادٍ من اسفل الوادي يا للمهاجرين قتل ابن زنيم فاخترطت سيفي ثم شددت على اولئك الاربعة وهم رقود فاخذت سلاحهم فجعلته ضغثا في يدي ثم قلت والذي كرم وجه محمد لا يرفع احد منكم رأسه الا ضربت الذي فيه عيناه قال فجئت بهم اسوقهم الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وجاء عمي عامر برجل من العبلات يقال له مكرز يقوده الى رسول الله صلى الله عليه وسلم على فرس محجف وسبعين من المشركين فنظر اليهم فقال دعوهم يكون اهم بدء الفجور وثناه فعفا عنهم فانزل هو الذي كف ايديهم عنكم وايديكم عنهم ببطن مكة من بعد ان اظفركم عليهم قال ثم خرجنا راجعين الى المدينة فنزلنا منزلا بيننا وبين بني لحيان جبل وهم مشركون فاستغفر رسول الله صلى الله عليه وسلم لمن رقى هذا الجبل الليلة يعني طليعة قال سلمة فرقيت ذلك الليل مرتين او ثلثا ثم قدمنا المدينة فبعث صلى الله عليه وسلم بظهره مع رباح غلام له وانا معه خرجت بفرس طلحة فلما اصبحنا اذا عبد الرحمن الفزاري قد اغار على ظهر النبي صلى الله عليه وسلم فاستاقه اجمع وقتل راعيه فقلت يا رباح خذ هذا الفرس فابلغه طلحة واخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المشركين قد اغاروا على سرحه ثم قمت على اكمة فاستقبلت المدينة فناديت ثلثا يا صباحاه ثم خرجت في اثر القوم ارميهم بالنبل وارتجز .....

انا ابن الاكوع ... واليوم يوم الرضع

فالحق رجلا منهم فاصك سهما في رجله حتى خلص نصل السهم الى كتفه فقلت خذها وانا ابن الاكوع واليوم يوم الرضع فوالله ما زلت ارميهم واعقر بهم فاذا رجع الي فارس اتيت شجرة فجلست في اصلها ثم رميته فعقرته حتى اذا تضايق الجبل فعلوا في تضايقه علوت الجبل فجعلت ارميهم بالحجارة فما زلت اتبعهم حتى ما خلق الله من بعير من ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم الا خلفته وراء ظهري وخلوا بيني وبينه ثم اتبعتهم ارميهم حتى القوا اكثر من ثلثين بردة وثلثين رمحا يستخفون ولا يطرحون شيئا الا جعلت عليه رادما من الحجارة ليعرفها رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه حتى اتوا متضايقا من ثنية فاذا هم قد اتاهم فلان بن بدر الفزاري فجلسوا يتضحون يعني يتغدون وجلست على رأس قرن فقال الفزاري ما هذا الذي ارى فقالوا له لقينا من هذا البرح والله ما فارقنا منذ غلس يرمينا حتى انتزع كل شيء في ايدينا قال فليقم اليه نفر منكم اربعة قال فصعد الي منهم اربعة في الجبل فلما امكنوني من الكلام قلت لهم تعرفوني قالوا لا ومن انت قلت انا سلمة بن الاكوع والذي كرم وجه محمد صلى الله عليه وسلم لا اطلب رجلا منكم الا ادركته ولا يطلبني رجل منكم فيدركني قال احدهم انا اظن قال فرجعوا فما برحت مكاني حتى رأيت فوارس رسول الله صلى الله عليه وسلم يتخللون الشجر فاذا اولهم الاخرم الاسدي على اثره ابو قتادة

الأنصاري وعلى أثره المقداد بن الأسود فأخذت بعنان الأخرم فولوا مدبرين فقلت يا أخي هم أحد هم لا يقطعونك حتى تلحق برسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه فقال يا سلمة إن كنت تؤمن بالله واليوم الآخر وتعلم أن الجنة حق والنار حق فلا تحل بيني وبين الشهادة قال فخليته فالتقى هو وعبد الرحمن فعقر بعبد الرحمن فرسه وطعنه عبد الرحمن فقتله وخر على فرسه ولحق أبو قتادة رم فارس رسول الله صلى الله عليه وسلم بعبد الرحمن فطعنه فقتله فوالذي كرم وجه محمد صلى الله عليه وسلم لتبعتهم أعدو على رجلي حتى ما أرى ورائي أحدا من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا أعبارهم شيئا حتى عدلوا قبل غروب الشمس إلى شعب فيه ماء يقال له ذو قرد ليشربوا منه وهم عطاش فنظروا إلى أعدوا وراءهم تجليتهم عنه فماذا قوا منه قطرة فخرجوا يستندون في ثنية فأعدوا فالحق رجلا منهم فأصله بسهم في نغض كتفه فقلت خذها وأنا ابن الأكوع واليوم يوم الرضع فقال يا ثكلته أمه الوعه بكرة قلت نعم يا عدو نفسه ألوعك بكرة وأردوا فرسين على ثنية فجئت بهما أسوقهما إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على الماء الذي جليتهم عنه فإذا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد أخذ تلك الإبل وكل شيء استنقذته من المشركين وكل رمح وبردة وإذا بلال نحر ناقة من تلك الإبل التي استنقذت فإذا هو يشوي لرسول الله صلى الله عليه وسلم من كبدها وسنامها فقلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم خلني فأنتخب من القوم مائة رجل فأتبع القوم فلا يبقى منهم مخبر إلا قتلته فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى بدت نواجذه في ضوء النار وقال يا سلمة أتراك كنت فاعلا قلت نعم والذي أكرمك قال إنهم ليقرون الآن في أرض غطفان فجاء رجل من غطفان فقال نحر لهم فلان جزورا فلما كشفوا جلدها رأوا غبارا فقال أتاكم القوم فخرجوا هاربين قال فلما أصبحنا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كان خير فرساننا اليوم أبو قتادة وخير رجالتنا سلمة قال ثم أعطاني رسول الله صلى الله عليه وسلم سهم الفارس وسهم الراجل جميعا ثم أردف فني على العضباء راجعين إلى المدينة فبينا نحن نسير وكان رجل من الأنصار لا يسبق شدا فجعل يقول ألا مسابق إلى المدينة هل من مسابق وجعل يعيد ذلك فلما سمعت كلامه قلت ما تكرم كريما ولا تهاب شريفا قال لا إلا أن يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله بأبي أنت وأمي ذرني فلأسابق هذا الرجل بأن شئت قال فقلت إذهب إليك فثنيت رجلي فطفرت ثم عدوت فربطت علي شرفا أو شرفين أستبقي نفسي ثم عدوت في إثره ثم ربطت علي شرفا أو شرفين ثم إني رفعت حتى ألحقه فأصله بين كتفيه فقلت قد سبقت والله قال أنا أظن ثم سبقته إلى المدينة فلم تلث ثلاث ليال ثم خرجنا إلى خيبر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل عامر يرتجز ويقول

والله لولا الله ما اهتدينا ... ولا تصدقنا ولا صلينا

ونحن عن فضلك ما استغنينا ... فثبت الأقدام إن لاقينا

وألقين سكينة علينا

فقال صلى الله عليه وسلم من هذا السائق قال أنا عامر بن الأكوع قال غفر لك ربك يا عامر وما استغفر

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ يَخُصُّهُ اِلَّا اسْتُشْهِدَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْلَا مَتَّعْتَنَا بِعَامِرٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا خَيْبَرَ خَرَجَ مَلِكُهُمْ مَرْحَبٌ يَخْطِرُ بِسَيْفِهِ يَقُوْلُ

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّيْ مَرْحَبُ ۔۔۔ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ

اِذَا الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

فَتَقَدَّمَ عَلَيْهِ عَامِرٌ رض فَقَالَ

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّيْ عَامِرُ ۔۔۔ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ

فَاخْتَلَفَا ضَرْبَتَيْنِ فَوَقَعَ سَيْفُ مَرْحَبٍ فِيْ تُرْسِ عَامِرٍ وَذَهَبَ عَامِرٌ يَسْفُلُ لَهٗ فَرَجَعَ سَيْفُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ فَقَطَعَ اَكْحَلَهٗ وَكَانَتْ فِيْهَا نَفْسُهٗ قَالَ سَلَمَةُ رض وَخَرَجْتُ فَاِذَا نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُوْنَ بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ قَتَلَ نَفْسَهٗ قَالَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ قَالَ مَنْ قَالَ قُلْتُ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِكَ فَقَالَ كَذَبَ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ بَلْ لَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ اَرْمَدُ وَقَالَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُّحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَاَتَيْتُ عَلِيًّا فَجِئْتُ بِهٖ اَقُوْدُهٗ وَهُوَ اَرْمَدُ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَيْنَيْهِ فَبَرَاَ وَخَرَجَ مَرْحَبٌ وَقَالَ

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّيْ مَرْحَبُ ۔۔۔ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ ۔۔۔ اِذَا الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اَنَا الَّذِيْ سَمَّتْنِيْ اُمِّيْ حَيْدَرَهْ ۔۔۔ كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيْهُ الْمَنْظَرَهْ

اُوْفِيْهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ

ثُمَّ ضَرَبَ رَاْسَ مَرْحَبٍ فَقَتَلَهٗ وَكَانَ الْفَتْحُ عَلٰى يَدَيْهِ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ الزَّكِيَّةُ الْبِرُّ وَجِبَاهَا التُّرَابُ الَّذِيْ اَخْرَجَ مِنْهَا جَعَلَ حَرْثَهَا وَالْاَعْزَلُ الَّذِيْ لَا سِلَاحَ مَعَهٗ وَابْغِنِيْ اَعْطِنِيْ وَوَاسَوْنَا مِنَ الْمُوَاسَاةِ الْمُتَارَكَةُ وَالتَّبِيْعُ الْخَادِمُ الَّذِيْ يَتْبَعُ مَخْدُوْمَهٗ وَكَسَحْتُ سُتُوْلَهَا اَيْ بِحَيْثُهٗ وَالصِّعْتُ الْحُزْمَةُ الْمُجْتَمِعَةُ مِنْ قَضْبَانٍ اَوْ حَشِيْشٍ وَّنَحْوِهٖ مِمَّا يُوْحَدُ فِي الْيَدِ وَالْفِعْلَاتُ الْاُمَيَّةُ الصُّغْرٰى مِنْ فُرَيْشٍ وَالنَّسَبُ اِلَيْهِمْ عَيْلِيٌّ وَالْجَحْفُ الَّذِيْ عَلَيْهِ تَجَافِيْفُ سُتْرَتُهٗ فِي الْحَرْبِ وَبَدَا وُالْحُضُوْرِ وَثَنَاءَهٗ اَوَّلُهٗ وَتَوَابِيْهِ وَالطَّلِيْعَةُ الْجَاسُوْسُ وَالظَّهْرُ مَا يُسْتَعَدُّ مِنَ الْاِبِلِ لِلْغُزْوِ فِي الْاَحْمَالِ وَالسَّرْحُ الْمَوَاشِي السَّائِمَةُ وَالْاَكَمَةُ التَّرَابِيَّةُ وَنَحْوُهَا وَقَوْلُهٗ يَا صَبَاحَاهُ اَرَادَ يَوْمَ الصَّبَاحِ وَهُوَ يَوْمُ الْغَارَةِ وَيَوْمُ الرَّصْعِ يَوْمُ هَلَاكِ اللِّئَامِ الَّذِيْنَ يَرْضَعُوْنَ الْاِبِلَ وَلَا يَحْلُبُوْنَهَا خَوْفًا مِّنْ اَنْ يُّسْمَعَ حَلْبُهَا مُسْتَهَمٌ فَيْسَالُهُمْ لَبَنًا وَالصَّكُّ الضَّرْبُ وَالرَّحْلُ كَوْرُ النَّاقَةِ وَاَمَانَةُ اِلَيْهِ لِاَنَّهٗ رَاكِبٌ عَلَيْهِ وَالْبُرْدَةُ ضَرْبٌ مِّنَ الثِّيَابِ فِي الْاَعْلَامِ مِنَ الْحِجَارَةِ وَالْقَرْنُ جُبَيْلٌ قَصِيْرٌ مُّنْفَرِدٌ وَالْغَلَسُ ظُلْمَةُ اٰخِرِ اللَّيْلِ وَالْاِقْطَاعُ اَخْذُ الشَّيْءِ وَالْاِنْفِرَادُ بِهٖ وَالشِّعْبُ الْفُرْجَةُ بَيْنَ الْجَبَلَيْنِ كَالْوَادِيْ وَحَلْتُهُمْ عَنِ الْمَاءِ بِالْمُهْمَلَةِ اَيْ طَرَدْتُّهُمْ وَيُسَيِّدُوْنَ يَصْعَدُوْنَ فِي الْجَبَلِ وَتَعَضُّ الْكَيْفِ هُوَ الْغُضْرُوْفُ الْكَبِيْرُ الَّذِيْ عَلٰى اَعْلَاهُ وَقَوْلُهٗ اَكُوْعُهٗ بُكْرَةً اَيْ سَاَلَهٗ اَنْتَ الْاَكُوْعُ الَّذِيْ سَنَعَتَا بُكْرَةً فَقَالَ نَعَمْ وَاَرَادُوْا فَرَسَيْنِ اَيْ تَرْكَهُمَا وَلَمْ يَقِفُوْا عَلَيْهِمَا هَرَبًا خَوْفًا اَنْ يَّلْحَقَهُمْ وَالْاِنْتِخَابُ الْاِخْتِيَارُ وَ

الاِبقاء والقرٰی الضیافۃ والجزور البعیر ذکرا کان او انثی والعضباء لقب ناقۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
تکن لذالک ای مشقوقۃ الاذن وربطت ای تاخرت والثمد والشوط والقدر المعلوم فی المسافۃ
وخطر بسیفہ ای یھزہ معجبا بنفسہ وقیل اراد یخطر فی مشیتہ معجبا بنفسہ وسیفہ فی یدہ وشاکی
السلاح ای ذو شدۃ وشوکۃ وحدۃ فی سلاحہ وسفلت لہ اسفل فی الضرب اذا عمدت ضرب اساقلہ
من وسطہ الی قدمہ وحدد اسم الاسد سمت علیا اقلہ بذالک وکان ابوہ غائبا فلما قدم سماہ
علیا والسندرۃ مکیال ضخم ترجمہ سلمہ بن اکوع سے روایت ہی کہ ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ مین
آئے اور حالانکہ ہم چودہ سو آدمی تھے اور اُسپر بچاس بکریان تھین جو اس سے سیراب نہین ہوتی تھین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم گڑھے کی مٹی نکلی ہوئی پر بیٹھ گئے سو یا دعا یا اسمین لب ڈالی تو اُسنے پانی سے جوش مارا سو ہمنے جانورون کو پانی
پلایا اور خود بھی پیا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بیعت کے لیے بلایا درخت کی جڑ مین یعنے درخت کے نیچے سو ہمنے
آپ سے بیعت کی ان لوگون مین جنھون نے پہلے پہل آپ سے بیعت کی پھر لوگون نے بیعت کی اور بیعت کی یہان تک کے
جب درمیان کے لوگ بیعت کرنے لگے تو فرمایا۔۔۔ کہ بیعت کرا ای سلمہ مینے عرض کی کہ یا حضرت مین تو پہلے لوگون
مین آپ سے بیعت کر چکا ہون فرمایا پھر بھی کرلے اور حضرت نے مجھکو دیکھا کہ میرے پاس کوئی ہتھیار نہین تو آپ نے مجھکو
ڈھال دی پھر لوگون نے آپ سے بیعت کی یہان تک کہ جب پچھلے لوگ بیعت کرنے لگے تو فرمایا ای سلمہ کیا تو مجھ سے بیعت
نہین کرتا مینے کہا کہ یا حضرت مین تو آپ سے بیعت کر چکا ہون پہلے لوگون مین سے بھی اور درمیان کے لوگون مین
بھی فرمایا پھر بیعت کرلے پھر مینے آپ سے تیسری بار بیعت کی پھر فرمایا اے سلمہ کہان ہے وہ تیری ڈھال جو مینے تجھکو
دی تھی مینے کہا یا حضرت وہ میرے چچا عامر مجھ سے ملا اُسکے پاس کوئی ہتھیار نہ تھا تو مینے وہ ڈھال اُسکو دیدی تو آپ ہنسے
لگے اور فرمایا مقرر تو ویسا ہے جیسا اگلے زمانے مین کوئی مثل کہہ گیا ہے کہ اَللّٰھُمَّ ھَبْ لِیْ حَبِیْبًا ھُوَ نَفْسِیْ (یعنے اپنی جان پھر دوست کو مقدم رکھنا عمدہ بات ہی) پھر کافرون نے ہم سے صلح
طلب کی یہان تک کہ چلے بعضے ہمارے بعضون مین (یعنے ہم صلح کی خوشی سے ایک دوسرے کے پاس آنے جاتے
تھے اور مین طلحہ بن عبید اللہ کا خادم تھا اُسکے گھوڑے کو پانی پلاتا تھا اور خرخرہ کرتا تھا اور اُسکی خدمت کرتا تھا اور اُسکے
کھانے مین سے کھاتا تھا اور مینے اللہ اور اُسکے رسول کی طرف ہجرت کی تھی اور اپنا اہل و مال چھوڑ دیا تھا پھر جب ہمنے
۔۔۔

کے پاس کہینچتا ہوا لایا جھول والے گھوڑی پر ستر کافرون مین تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی طرف نظر کی سو فرمایا کہ انکو چھوڑ دو کہ انہین سے پہلی بار فتنہ فساد شروع ہوا اور انہین سے دوسری بار تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے معاف کر دیا تو خدا نے یہہ آیت اوتاری اور اللہ وہی ہے جسنے اُنکے ہاتھہ تمسے روکے اور تمہارے ہاتھہ اُنسے روکے مکے کے میدان مین بعد اسکے کہ تم کو اُن پر فتحیاب کیا کہا پھر ہم پلٹ کر مدینے کو چلے پس ایک منزل مین اترے کہ ہمارے اور بنو لحیان کے درمیان ایک پہاڑ تھا اور وہ بنو لحیان کافر تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش مانگی اُس شخص کے لیے جو رات کو اس پہاڑ پر چڑھے یعنے واسطے جاسوسی کے سلمہ رضہ نے کہا سو مین اس رات دو یا تین بار اس پہاڑ پر چڑھا پھر ہم مدینے مین آئے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواریون کو اپنے .... غلام رباح کے ساتھہ بھیجا اور مین بھی اسکے ساتھہ ابوطلحہ کا گھوڑا لیکر نکلا کہ مین انکو سواریون کے ساتھہ چراتا اور پانی پلاتا تھا پھر جب صبح ہوئی تو ناگہان عبدالرحمن فزاری نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سواریون کو لوٹا اور سب کو ہانک لیگیا اور چرواہونکو قتل کر ڈالا تو مینے کہا کہ ای رباح یہہ گھوڑا لیکر ابوطلحہ کو پہونچا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ کفار آپکے مواشی کو لوٹ لیگئے پھر مین ایک ٹیلے پر کھڑا ہوا اور مینے مدینے کی طرف منہ کرکے تین بار پکارا یا صباحاہ یعنے لوگو دوڑو پھر مین اُس قوم کافرون کے پیچھے لگا انکو تیر مارتا ہوا اور مین یہہ شعر پڑہتا تھا مین اکوع کا بیٹا ہون اور یہہ دن ہلاکی کا دن ہے سو مین اُن مین سے ایک مرد کو جا ملا تو مین نے اسکی زین مین تیر مارا حتے کہ تیر کا پھل اسکے مونڈہے سے پار ہوا سو مینے کہا کہ وہ مارا اور حالانکہ مین اکوع کا بیٹا ہون اور یہہ دن ہلاکی بدبختون کا دن ہے سو قسم ہے اللہ کی ہمیشہ مین انکو تیر مارتا رہا اور اُنکے گھوڑونکی کوچین کاٹتا رہا اور جب کوئی سوار میری طرف پھرتا تھا تو مین درخت کی پاس آتا تھا اور اسکی جڑھ کے پاس بیٹھکر اُسکو تیر مارتا تھا اور اُسکے گھوڑی کی کوچین کاٹ ڈالتا تھا یہان تک کہ جب پہاڑ کی تنگ آئی اور اسکی تنگ آہ مین گئے تو مین پہاڑ کے اوپر چڑہ گیا تو مین انکو (اوپر سے) پتھر مارنے لگا پھر مین ہمیشہ انکو تیر مارتا رہا اور اُنکے پیچھے لگا رہا یہان تک کہ جو اونٹ اللہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے پیدا کیا تھا مینے انکو اپنی پیٹھ کے پیچھے چھوڑا یعنے مین نے آپ کے سب اونٹون کو چھوڑا لیا اور انہون نے اسکو چھوڑ دیا پھر مین اُنکے پیچھے لگا انکو تیر مارتا ہوا یہان تک کہ انہون نے تیس چادرین اور تیس نیزے ڈالدیے اپنا بوجھہ ہلکا کرنے کو اور جو چیز ڈالتے تھے مین اپنے تیرون کا نشان کرتا جاتا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب اسکو پہچان لیوین یہان تک کہ ایک تنگ پہاڑی پر پہونچے سو ناگہان اُسکے پاس فلان بن بدر فزاری آیا تو وہ (وہان) صبحہ کا کھانا کھانے کو بیٹھہ گئے اور مین بھی ایک پہاڑی کے سر پر بیٹھہ گیا تو فزاری نے کہا کہ یہہ کون ہے جو مین دیکھہ رہا ہون اُنہون نے اُس سے کہا کہ ہمنے اس دلاور سے تکلیف پائی قسم ہے اللہ کی اُسنے ہمارا پیچھا نہین چھوڑا یہہ صبح کے اندھیرے سے ہمکو تیر مارتا چلا آیا ہے یہان تک کہ اُسنے ہمارے ہی چیز چھین لی ہے اُسنے کہا چاہیے کہ تم مین سے چار آدمی اسکی طرف اٹھین سلمہ رضہ نے کہا سو اُن مین سے چار آدمی پہاڑ پر میری طرف چڑہے سو جب اُنہون نے میرے ساتھہ کلام کرنے مین قدرت پائی یعنے میرے قریب پہونچے تو مینے کہا کہ تم مجھہ کو پہچانتے ہو انہون نے کہا کہ نہین اور تو کون ہے مینے کہا مین سلمہ بن اکوع ہون مینے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ کو بزرگ کیا کہ مین تم مین سے جسکے پیچھے لگون اسکو قتل کر ڈالون گا اور جو تم مین سے میرے پیچھے پڑیگا مجھہ کو نہ پکڑ سکے گا تو اُن مین سے ایک نے کہا مین گمان کرتا ہون (کہ یہ بات حق ہے) پھر وہ پلٹ گئے سو مین ہمیشہ وہین بیٹھا رہا یہان تک کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سواروں کو دیکھا کہ درختون کے درمیان سے آرہے ہین ....

..... سو ناگہان مینے دیکھا کہ سب سے آگے اخرم اسدی تھا اور اُسکے پیچھے ابوقتادہ انصاری تھے اور اُنکے پیچھے مقداد بن اسود تھے سو مینے اخرم کی باگ پکڑی کہا اور وہ پیٹھہ پھیر پھیر مینے کہا ای اخرم اُسنے ڈرتا کہ تجھکو قتل نہ

کر ڈالین یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب سے ملے اُنسے کہا ای سلمہ اگر تو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہی اور تو جانتا ہے کہ بہشت حق ہی اور دوزخ بھی حق ہی تو مجھ کو شہادت سے نہ روک کہا سو مینے اسکو چھوڑ دیا سو اسکا اور عبدالرحمن کا مقابلہ ہوا سو اُسنے عبدالرحمن کے گھوڑے کی کوچین کاٹ ڈالین اور عبدالرحمن نے اُسکو نیزہ مارا اور قتل کر ڈالا اور سرک کر اسکے گھوڑی پر ہو بیٹھا اور ابو قتادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سوار عبدالرحمن کو جا ملا اور اسکو قتل کر ڈالا سو قسم ہے اُسکی جسنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مُنہ کو بزرگ کیا کہ مین اُنکے پیچھے لگا اپنے پاؤن سے دوڑتا ہوا یہان تک کہ مینے کسی کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے نہ دیکھا اور نہ اُنکی گرد سے کچھ یعنے مین انہی دور اُنکے پیچھے دوڑتا ہوا چلا گیا کہ آپکے اصحاب کی گرد بھی مجھے نظر نہ آتی تھی یہان تک کہ وہ سورج ڈوبنے سے پہلے پہاڑ کے ایک پست دری کی طرف پہونچے کہ اسمین ایک پانی تھا جسکا نام ذی قرد تھا کہ وہ اُس سے پانی پیوین اور وہ پیاسے تھے سوانہون نے مجھے دیکھا کہ میرے اُنکے پیچھے دوڑتا آتا ہون تو مینے اُنکو پانی سے ہٹایا سوانہون نے اس سے ایک قطرہ بھی نہ چکھا اور وہ دوڑتے ہوئے ایک پہاڑی پر نکلے اور مین بھی دوڑا اور اُن مین سے ایک مرد کو جا ملا تو مینے اُسکے مونڈھے کی پتلی ہڈی مین تیر مارا اور مین نے کہا یہ لے اور حالانکہ مین اکوع کا بیٹا ہون اور یہ دن بدبختون کی ہلاکی کا دن ہے اُسنے کہا کہ اسکو اسکی ماں روئے تو وہی اکوع ہی جو صبح کو ہمارے پیچھے تھا مینے کہا ہان ای دشمن اپنی جان کے مین وہی صبح والا اکوع ہون اور وہ دو گھوڑون کو کمزور سمجھکر پہاڑ پر چھوڑ گئے مین اُنکو ہانکتا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا اور آپکے اس پانی پر جس سے مینے اُن کافرون کو ہٹا دیا تھا تو مینے دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان اونٹون کو اور ہر چیز کو جو مینے کافرون سے چھینی اور نیزے اور چادر کو لے لیا ہوا ہی اور بلال نے اُن اونٹون مین سے جو مینے ان سے چھینی تھی ایک اونٹنی ذبح کی ہی اور وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے اُسکا جگر اور کوہان بھون رہی تھے مینے کہا یا حضرت مجھے چھوڑ کر مین اصحاب مین سے سو مرد چن لون اور کافرون کے پیچھے جاؤن سو نہ رہے اُنمین سے کوئی مخبر بنکر کہ مین اُنکو قتل کر ڈالون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے یہان تک کہ آپکے اگلے دانت دن کی روشنی مین ظاہر ہوئے آپنے فرمایا ای کیا تو دیکھتا ہی کہ یہ کام کر سکے گا مینے کہا ہان قسم ہے اسکی جسنے آپ کو بزرگ کیا فرمایا مقرر اب اُنکی ضیافت ہو رہی ہی عطفان کی زمین مین پھر قوم عطفان سے ایک مرد آیا تو اُسنے کہا فلان شخص نے اُنکے لیے اونٹ ذبح کیا ہے پھر جب اُنہون نے کہال اوتار لی تو غبار اڑی دیکھی تو کہنے لگے کہ مسلمان تمہاری پیچھے آتے ہین سو وے یہ سنتے ہی وہان سے بھاگ نکلے کہا پھر جب ہمنے صبح کی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے سوارون مین بہتر سوار آج ابو قتادہ ہی اور ہمارے پیادون مین بہتر پیادہ سلمہ ہے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو دوہرا حصہ دیا ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادے کا ان دونو کو میرے لیے اکٹھا کیا پھر مجھکو عضبا (حضرت کی اونٹنی کا لقب ہے) اپنے پیچھے چڑھا لیا مدینے کو پلٹے وقت سو جس حالت مین کہ ہم چل رہے تھے تو اور ایک انصاری مرد تھا کہ دوڑنے مین کوئی اُس سے آگے نہ رہ سکتا تھا وہ کہنے لگا کہ کیا کوئی مدینے کی طرف آگے بڑھنے والا ہی کیا کوئی آگے بڑھنے والا ہی اور یہی بات بار بار کہتا تھا پھر جب مینے اسکی بات سنی تو مینے کہا کیا تو کسی بزرگ کو اکرام نہین کرتا اور کسی شریف سے نہین ڈرتا اُسنے کہا کہ نہین لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہون (تو البتہ اُنسے ڈرتا ہون) تو مینے کہا یا حضرت میرے ماں باپ آپ پر قربان مجھے چھوڑ دو کہ مین اسکے ساتھ دوڑون آپنے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو دوڑ مینے کہا کہ چل اپنے طور پر پھر مین نے اپنے پاؤن کو موڑا پھر مین کودا اور دوڑا اور مین نے اپنے تئین ایک دو قدم اس سے پیچھے رکھا پھر مین نے اسکے پیچھے دوڑا پھر مینے اپنے تئین ایک دو قدم اس سے پیچھے کہا پھر مین سخت دوڑا یہان تک کہ اُس سے جا ملا اور مینے اُسکے دونو مونڈھون کے درمیان مکا مارا پھر مینے کہا قسم ہے البتہ مین تجھ سے آگے بڑھ گیا ہون اُسنے کہا ہان مین گمان کرتا ہون سو مین اُس سے مدینے کی طرف آگے بڑھ گیا پھر ہم تین رات ہٹیرے پھر ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ خیبر کی طرف نکلے

تو میرے چچا عامر شعر پڑہنے لگے اور کہتے تہے ؎ قسم اللہ کی اگر اللہ ہم کو راہ نہ دکہلاتا تو نہ ہم صدقہ دیتے نہ نماز پڑہتے اور ہم تیرے فضل سے بے پرواہ نہیں ہین پس ہماری قدمون کو ثابت رکہہ اگر ہم کافرون سے ملین اور ہم پر تسکین کو اوتار دے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ آگے بڑہنے والا کون ہی کہا کہ عامر بن اکوع فرمایا ای عامر تیرے رب نے تجہے بخشدیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مرد کے لیئے خاصکر بخشش کی دعا مانگی وہ ضرور شہید ہوگیا تو عمر بن خطاب رضہ نے کہا کہ یا حضرت اگر آپ ہمکو عامر سے فائدہ اُٹہانے دیتے تو خوب ہوتا پہر جب ہم خیبر مین یہو نچے تو انکا بادشاہ مرحب اپنی تلوار کو ہلاتا ہوا لڑنے کو نکلا کہتا تہا ؎ البتہ اہل خیبر والے جانتے ہین کہ مین مرحب ہون پوری ہتیاروں والا بہادر تجربہ کار لڑائی مین جبکہ گرم ہو لڑائی اور بہڑکے تو اُسکی طرف عامر آگے بڑہا سو اُسنے کہا البتہ خیبر والے جانتے ہین کہ مین عامر ہون پوری ہتیار والا دلاور اپنے تئین لڑائی کی سختیون مین ڈالنے والا سو انہون نے ایک دوسرے کو تلوار ماری تو مرحب کی تلوار عامر کی ڈہال مین پڑی اور عامر اسکو نیچے سے مارنے لگا تو اُسکی تلوار اُلٹ کر خود اُسی کو لگی تو اُس سے رگ ہفت اندام کٹ گئی اور وہ اُسی مین فوت ہوگیا سلمہ رضہ نے کہا یہہ مین نکلا تو ناگہان حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے چند آدمی کہہ رہے تہے کہ عامر کا عمل باطل ہوا اُسنے اپنے تئین قتل کیا سو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا مینے کہا یا حضرت عامر کا عمل باطل ہوا فرمایا یہہ کس نے کہا مینے کہا کہ آپکے اصحاب مین سے چند آدمیون نے حضرت رضہ نے فرمایا کہ کہنے والا جہوٹا ہے بلکہ اسکو دوہرا ثواب ہے پہر آپ نے مجہے علی بن ابی طالب کے پاس بہیجا اور اُنکی آنکہین آئی تہین اور آپنے فرمایا کہ مقرر مین کل نشان دونگا اُس مرد کو جو خدا اور رسول سے محبت رکہتا ہے اور خدا اور رسول اُس سے محبت رکہتے ہین سو مین علی رضہ کے پاس آیا اور انکو کہینچتا ہوا حضرت صلعم کے پاس لایا اور انکی آنکہین دکہتی تہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لب مبارک انکی آنکہہ مین لگائی اور اُسی وقت صحت ہوگئی اور مرحب پہر نکلا اور کہنے لگا البتہ خیبر والے جانتے ہین کہ مین مرحب ہون پوری ہتیار والا دلاور تجربہ کار ہون جبکہ لڑائی گرم ہو اور بہڑکے تو علی رضہ نے اسکے جواب مین کہا مین وہ ہون کہ میرا نام میری مان نے حیدر یعنے شیر رکہا جنگل کے شیر کی طرح ہیبت ناک شکل والا مین انکو کشادہ پیمانے سے پورا ماپ دونگا یعنے دشمنون کو کشادہ اور جلدی قتل کرونگا پہر انہون نے مرحب کے سر پر تلوار ماری اور اُسکو مار ڈالا اور اُنکے ہاتہہ پر فتح ہوئی مسلم اسکے راوی ہین ف جنگ خیبر مین جب حضرت رضہ نے یہہ فرمایا تو رات کو اصحاب مین چرچا ہوا کہ دیکہیئے یہہ دولت کس کو نصیب ہو صبح کے وقت اصحاب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے ہر ایک شخص اسکا امیدوار تہا سو حضرت نے فرمایا کہ علی مرتضے کہان ہین لوگون نے کہا کہ یا حضرت انکی آنکہین دکہتی ہین آپنے لب مبارک انکی آنکہہ مین لگائی اُسی وقت صحت ہوگئی پہر حضرت رضہ نے انکو نشان دیا خدا نے اُنکے ہاتہہ پر فتح نصیب کی اس حدیث سے علی مرتضے کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص دلاور ہو تو لڑائی مین اسکو اپنی تعریف کرنی جائز ہے تاکہ اس سے دشمن کے دل مین رعب پیدا ہو اور یہہ کہ دلاورون کی تعریف کرنا مستحب ہے خاصکر جب کہ وہ کوئی نیک کام کرین اس لیئے کہ اسمین زیادہ نیکی کرنے کی ترغیب ہے انکو بہی اور غیرون کو بہی اور یہہ سب اُسی شخص کے لیئے جائز ہے جو خود پسندی کے فتنے سے امن مین ہو اور اس حدیث مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چار معجزے ہین پہلا معجزہ حدیبیہ کے پانی کا زیادہ ہو جانا ہے اور دوسرا حضرت علی رضہ کی آنکہہ کا اچہا ہونا تیسرا پیش گوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ خدا علی مرتضے کے ہاتہہ فتح دیگا چوتہا حضرت رضہ کا خبر دینا کہ غطفان کے قبیلے مین انکی ضیافت ہو رہی ہی اور اسی طرح واقع ہونا اور یہہ کہ دشمن کے

ساتھ صلح کرنا جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک دوسرے کے ساتھ آپس میں قدموں پر دوڑنا بلا عوض جائز ہے (نووی) اور یہ کہ رکیۃ کوئیں کو کہتے ہیں اور جباۃ اس مٹی کو کہتے ہیں جو اس سے نکالی جاوے اور اسکے گرد ڈالی جاوے اور اعزل اسکو کہتے ہیں جسکے پاس کوئی ہتھیار نہ ہو اور ابانعنی کے معنے ہیں کہ مجھے دے اور واسونا مواساۃ سے ہے اسکے معنے مشارکت اور موافقت اور تبیع خادم کو کہتے ہیں جو اپنے مخدوم کے تابع ہو اور کسحۃ کے معنے ہیں کہ پینے اسکے کانٹوں کو الگ کیا اور ضغث کے معنے ہیں گٹھا جو شاخوں اور گھاس وغیرہ سے جمع کر کے ہاتھ میں پکڑا جاتا ہے اور عیلات امیہ صغری ہے قریش میں سے اور نسب انکی طرف عیلی ہے اور مجلف اسکو کہتے ہیں جسپر زرہ پڑی ہو جو اسکو لڑائی میں دشمن کے ہتھیاروں سے بچاوے اور بدو الفجور وتنادہ کے معنے ہیں پہلی بار اور دوسری بار اور طلیعہ جاسوس کو کہتے ہیں اور ظہر از اونٹوں کو کہتے ہیں جو سواری اور لادنے کے لیے لائق اور مستعد ہوں اور سرح چرنے والے مویشی کو کہتے ہیں اور اکمہ ٹیلے کو کہتے ہیں اور یہ جو کہا یا صباحاہ تو مراد اس سے دن صباح کا ہے اور وہ دن لوٹ کا ہے اور یوم الرضع بدبختوں کے ہلاک ہونے کا دن ہے جو اونٹوں کا دودھ چوس لیتے ہیں اور دوہتے نہیں اس خوف سے کہ کوئی سائل انکے دوہنے کی آواز سنے اور انسے لے کر دودھ مانگے اور صنک کے معنے ہیں مارنا اور حل اونٹنی کی زین کو کہتے ہیں اور اسکی نسبت سوار کی طرف اس واسطے ہے کہ وہ اسپر سوار ہے اور بردہ ایک قسم ہے کپڑے کی اور آرام پتھروں کے نشان کو کہتے ہیں اور قرن چھوٹے پہاڑ کو کہتے ہیں جو تنہا ہو اور غلس پچھلی رات کے اندھیرے کو کہتے ہیں اور اقتطاع کے معنے ہیں اکیلے ایک چیز کا لے لینا اور شعب اس درے کو کہتے ہیں جو دو پہاڑوں کے درمیان ہو جیسے نالا اور حکیتم عن الماء کے معنے ہیں کہ پینے انکو ہٹا دیا اور یشتدون کے معنے ہیں پہاڑ پر چڑھتے ہوئے اور نعض الکتف وہ پتلی اور بڑی ہڈی ہے جو مونڈھے کے اوپر کی طرف میں ہے اور یہ جو کہا کوعہ بکرہ یعنے اُسنے اُس سے پوچھا کہ تو وہی اکوع ہے جو صبح کو ہمارے پیچھے لگا تھا اُس نے کہا ہاں اور اردوا فرسین یعنے انہوں نے دو گھوڑوں کو چھوڑ دیا اور اُنکے پاس کپڑے ہوئے واسطے بھاگنے اور خوف کے کہ سلمہ اُن سے جا ملے اور انتخاب کے معنے ہیں اختیار کرنا اور چھانٹ لینا اور قرے ضیافت کو کہتے ہیں اور جزور اونٹ کو کہتے ہیں اور عضباء لقب ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا اور اسکے کان پٹے ہوئے نہ تھے اور البطت کے معنے ہیں کہ میں پیچھے ہٹا رہا اور شرف ایک قدم کو کہتے ہیں اور مسافت کی ایک مقدار ہے کوا اور یخطر بسیفہ کے معنے ہیں کہ اسکو ہلاتا تھا غرور اور خودی سے اور بعضوں نے کہا کہ اکڑتا تھا اپنی چال میں خودی اور غرور سے اور حالانکہ اسکے ہاتھ میں تلوار تھی اور شاک السلاح کے معنے ہیں صاحب زور اور شوکت اور تیزی کا اپنے ہتھیاروں میں اور اسفل الضرب کے معنے یہ ہیں کہ اسکے نیچے کے دھڑ کو مارنا کہ سر سے قدم تک اور حیدرہ نام ہے شیر کا حضرت علی رضی کی ماں نے انکا یہ نام رکھا تھا اُنکے باپ اسوقت گھر میں موجود نہ تھے پھر جب انکے باپ آئے تو اُسنے انکا نام علی رکھا اور سندرہ بڑے پیمانے کو کہتے ہیں۔

(۴) وعن عمرو بن دینار قال سمعت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما یقول قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الحدیبیۃ انتم الیوم خیر اھل الارض وکنا الفا واربعمائۃ ولو کنت ابصر الیوم لاریتکم مکان الشجرۃ اخرجہ الشیخان ترجمہ عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سے حدیبیہ کے دن فرمایا کہ تم آج افضل ہو تمام اہل زمین سے اور ہم (اسدن) ایک ہزار چار سو تھے اور اگر آج میری آنکھیں ہوتیں تو میں تم کو درخت کی جگہ دکھا دیتا شیخین اسکے راوی ہیں ف یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ حدیبیہ کو دن فرمایا تھا اس دن اصحاب نے موت پر بیعت کی تھی یعنے میدان میں ٹکڑے ہو جائیں گے مگر قدم نہ ہٹائیں گے تب حضرت نے انکو یہ بشارت دی۔

تاریخ الخلفاء اردو

مصنفہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ جس میں خلفائے راشدین و دیگر خلفائے بنو امیہ و بنو عباس وغیرہ کے حالات سنہ ۱ ہجری سے سنہ ۹۰۳ ہجری تک درج ہیں۔ مترجمہ مولانا خلیل الرحمن صاحب مصنف اخبار الاندلس وغیرہ

اسمیں بحکم احادیث نبویہ مدت خلافت راشدہ علی منہاج النبوۃ اور اسکی مدح اور اسکے بعد ملک عضوض کا آنا۔ اور اسکی مذمت بیان کی گئی ہے۔ پہر اول الخلفاء افضل الخلائق بعد الانبیائے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے لیکر ترتیب وار خلفائے راشدین کے فضائل و اخلاق و شمائل علم و عمل، طرز سیاست و رعایا پروری اور اُنکے زمانے میں جو جو ترقیات ہوئیں۔ جہانتک اسلام کا علم لہرایا، ہر خلیفہ کے عہد میں جو جو حادثات غریبہ و واقعات عجیبہ وقوع میں آئے، سب کو بتقید سنہ و سال بیان کرکے آخر میں ان ائمہ فضلاء و علماء و مشاہیر وقت و یکتایان فن کی فہرست دی ہے۔ جنہوں نے ان کے عہد میں انتقال کیا۔ پھر خلافت راشدہ کی مدت گزرنے کے بعد مؤلف کتاب کے وقت تک جتنے خلفا ہوئے۔ اُن کی ذاتی خوبیاں اور جو جو اوصاف موجب ترقی اُن میں تھے یا اسکے برعکس جو جو خرابیاں اور کمیاں ہوتی رہیں سب کو مفصل بیان کیا۔ اور ہر ایک عہد کے فتوحات و عجائبات وغیرہ امور بالا کے بیان کا اول سے آخر تک پورا التزام کیا ہے۔ غرضیکہ صرف یہی ایک کتاب اسم بامسمّٰی ایسی مختصر ہے جسکے سوا کسی اور میں ایسے حالات اسطرح بالتفصیل نہیں۔ اس کا مطالعہ ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔

خاکسار نے نہایت کوشش و جانفشانی سے زر کثیر خرچ کرکے صرف عام مسلمانوں کے فائدے کیلئے بتدریج تصحیح چوتھی بار طبع کرائی ہے اور سابقہ ایڈیشنوں میں جو کسی قسم کی خامی رہ گئی تھی اب اس ایڈیشن میں درست کرادی ہے لکھائی چھپائی کاغذ نہایت عمدہ ضخامت ۳۳۲ صفحے، کم استطاعت بہائیوں کی سہولت کو مدنظر رکھکر باوجود بہت سی رقم صرف ہونیکے فی جلد صرف دو روپے قیمت رکھی ہے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

شیخ عبدالحی بن شیخ محی الدین تاجر کتب "مزنگ لاہور" سے منگائیے

صرف ٹائپ کوا پر سٹیم پریس وطن بلڈنگ لاہور میں طبع ہوا سنہ ۱۹۳۳ء

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

ترجمہ اردو

کتاب تیسیر الوصول الی جامع الاصول من احادیث الرسول

بترمیمات قلیلہ اہل تجرید الاصول مشتملہ علم الحدیث

مؤلفہ قاضی القضات شرف الدین ہبۃ اللہ بن عبد الرحیم البارزی رحمۃ اللہ علیہ مسمّٰی بہ

تلخیص الصحاح

۱۳۴۳ھ

مجلد پنجم

مترجمہ

منشی عالم مولوی فاضل عالیجناب مولوی سید ابو الحسن محمد محی الدین خان صاحب بہادر

جسٹس ہائیکورٹ سرکار عالی نظام خلد اللہ ملکہ

تحت ادارۂ شیخ عبد الحی بن شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب

مملوک مطبع صدیقی واقع بلدۂ بھوپال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غزوۂ ذی قرد
جنگ ذی قرد کا بیان

تقدم ذکرھا فی حدیث ابن الاکوع فی غزوۃ الحدیبیۃ وکان اتقدم مذکر خیبر
ترجمہ اسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے اکوع کی حدیث میں جنگ حدیبیہ میں اور اسی طرح جنگ خیبر کا ذکر بھی پہلے ہو چکا ہے۔

عمرۃ القضاء
عمرہ قضا کا بیان

عن البراء بن عازب قال اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذی القعدۃ فابی اھل مکۃ ان یدعوہ یدخل مکۃ حتی قاضاھم علی ان یدخل من العام المقبل فیقیم بھا ثلثا لا یدخل مکۃ السلاح الا السیف فی القراب وان لا یخرج من اھلھا باحد وان لا یمنع من اصحابہ من اراد ان یقیم بھا فلما دخلھا ومضی الاجل اتوا علیا فقالوا قل لصاحبک اخرج فقد مضی الاجل فخرج صلی اللہ علیہ وسلم فتبعتہ ابنۃ حمزۃ رض تنادی یا عم یا عم فتناولھا علی فقال لفاطمۃ دونک بنت عمک احملتھا فاختصم فیھا علی وزید وجعفر فقال علی انا احق بھا وھی ابنۃ عمی وقال جعفر ھی ابنۃ عمی وخالتھا تحتی وقال زید بنت اخی فقضی بھا صلی اللہ علیہ وسلم لخالتھا وقال الخالۃ بمنزلۃ الام وقال لعلی رض انت منی وانا منک وقال لجعفر اشبھت خلقی وخلقی وقال لزید انت اخونا ومولانا اخرجہ الشیخان وابو داؤد والنسائی قال الازھری ھو عمرۃ القضاء
ترجمہ براء ابن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قعدہ کے مہینے میں عمرہ کا احرام باندھا تو مکے والوں نے آپ کو مکے میں داخل ہونے سے روکا یہانتک کہ آپ نے ان سے صلح کی اس شرط پر کہ آیندہ سال کو مکے میں اور تین دن اس میں ٹھیرین نہ لاوین مکے میں ہتھیار کو مگر تلوار غلاف میں اور مکے والوں میں سے کیکو اپنے ساتھ نہ لے چلے اور اگر انکے اصحاب میں سے کوئی مکے میں رہنا چاہے تو اسکو منع نہ کرین پھر جب (آیندہ سال کو) آپ مکہ میں آئے اور مدت گذر گئی تو کفار قریش حضرت علی کے پاس آئے اور کہنے لگے اپنے ساتھی کو کہو کہ مکے سے نکل جاے پس البتہ مدت گذر چکی ہے پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکے سے) نکلے اور حمزہ کی بیٹی آپ کے پیچھے یکی پکارتی تھی اے چچا اے چچا تو حضرت علی نے اسکا ہاتھ پکڑا اور فاطمہ سے کہا کہ اپنے چچا کی بیٹی کو پکڑ لے حضرت فاطمہ نے اسکو اٹھا لیا پھر اس کی پرورش کے بارے میں علی اور زید اور جعفر جھگڑنے لگے علی نے کہا کہ وہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور جعفر نے کہا میرے چچا کی بیٹی ہے اور اسکی خالہ میرے

نکاح میں ہے اور زید نے کہا کہ میرے بھائی کی بیٹی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کی خالہ کے لیے اُسکا حکم کیا اور فرمایا کہ خالہ بجای ماں کے ہے یعنی اس کی پرورش کا حق اس کی خالہ کو ہے وہی اس کی پرورش کرے اور علیؓ مرتضی سے فرمایا کہ تو میرا ہے اور میں تیرا ہوں اور جعفر سے فرمایا کہ تو صورت اور سیرت میں میرے مشابہ ہے یعنے تو میرے ظاہر اور باطن کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے اور زیدؓ سے فرمایا کہ تو ہمارا بھائی اور آزاد کردہ ہے شیخین اس کے راوی قراب السیف کہا ازہری نے کہ وہ اسکا غلاف ہے

غزوۂ موتہ بارض الشام
شام کی زمین میں جنگ موتہ کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ اَمَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ مُؤْتَةَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ رض وَقَالَ اِنْ قُتِلَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ وَاِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ رض فَكُنْتُ مَعَهُمْ فِيْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَالْتَمَسْنَا جَعْفَرًا فَوَجَدْنَاهُ فِي الْقَتْلٰى فَوَجَدْنَا بِمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ بِضْعًا وَّسَبْعِيْنَ مَا بَيْنَ رَمْيَةٍ وَّطَعْنَةٍ زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ لَيْسَ مِنْهَا شَيْءٌ فِيْ دُبُرِهٖ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ موتہ میں زید بن حارث کو سردار کیا اور فرمایا کہ زید مارا جاوے تو جعفر طیار سردار ہے اور اگر جعفر بھی مارا جاوے تو عبداللہ بن رواحہ سردار ہے اور میں بھی اس جنگ میں انکے ساتھ تھا سو ہمنے جعفر کی لاش کو تلاش کیا سو ہمنے اس کے بدن کی اگلی طرف میں کچھ اوپر ستر زخم تیر اور نیزے کے پائے ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ان میں سے کوئی زخم اُس کی پچھلی طرف میں نہ تھا بخاری اس کے راوی ہیں ف شام کے حاکم نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایلچی کو مار ڈالا تھا اسواسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے آٹھویں سال موتہ پر جو ملک شام میں ایک شہر ہے ہزار آدمی کا ایک لشکر بھیجا اور زید بن حارثہ کو اُن کا سردار کیا پھر یہ حدیث فرمائی چنانچہ تینوں سردار شہید ہو گئے پھر مسلمانوں نے مشورہ کر کے خالد بن ولید کو سردار بنایا تو خدا تعالی نے انکی تدبیر سے فتح نصیب کی یہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے کہ جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا

(۲) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ وَاِنَّ عَيْنَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَذْرِفَانِ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مِنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ فَفَتَحَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ذَرَفَتِ الْعَيْنُ اِذَا سَالَ دَمْعُهَا ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لیا نشان کو زید نے سو وہ شہید ہو گیا پھر جعفر نے علم کو لیا سو وہ بھی شہید ہو گیا پھر عبداللہ بن رواحہ نے علم کو لیا سو وہ بھی شہید ہو گیا اور مقرر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو جاری تھے پھر علم کو لیا خالد بن ولید نے بدون سرداری کے سو خدا نے اسکو فتح نصیب کی بخاری اور نسائی اسکے راوی ذرفت العین کے معنے ہیں اس سے آنسو جاری ہوئے ف حضرت کو وہاں کی خبر اسی دن بطریق وحی کے معلوم ہوئی آپ نے مدینے میں لوگوں سے بیان فرمائی پھر اسی کے مطابق وہاں سے خبر آئی

(۳) **وَعَنْ** قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدًا یَقُوْلُ لَقَدِ انْقَطَعَ فِیْ یَدِیْ یَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ اَسْیَافٍ فَمَا بَقِیَ فِیْ یَدِیْ اِلَّا صَفِیْحَةٌ یَمَانِیَةٌ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہا کہ میں نے خالد سے سُنا کہتے تھے کہ جنگ موتہ کے دن میرے ہاتھ میں نو تلواریں ٹوٹیں سونہ باقی رہی میرے ہاتھ میں مگر ایک یمن کی تلوار بے قبضہ کے بخاری اسکے راوی ہیں

(۴) **وَعَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ رض قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَیْدِ بْنِ حَارِثَةَ رض فِیْ غَزْوَةِ مُؤْتَةَ وَرَافَقَنِیْ مَدَدِیٌّ مِّنَ الْیَمَنِ لَیْسَ مَعَهٗ غَیْرُ سَیْفِهٖ فَنَحَرَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ جَزُوْرًا فَسَاَلَهُ الْمَدَدِیُّ طَائِفَةً مِّنْ جِلْدِهٖ فَاَعْطَاهُ فَاتَّخَذَهٗ كَهَیْئَةِ الدَّرَقَةِ وَمَضَیْنَا فَلَقِیْنَا جُمُوْعَ الرُّوْمِ وَفِیْهِمْ رَجُلٌ عَلٰی فَرَسٍ اَصْفَرَ عَلَیْهِ سَرْجٌ مُّذَهَّبٌ وَّلَهٗ سِلَاحٌ مُّذَهَّبٌ فَجَعَلَ الرُّوْمِیُّ یَفْرِیْ بِالْمُسْلِمِیْنَ فَقَعَدَ لَهُ الْمَدَدِیُّ تَحْتَ صَخْرَةٍ فَمَرَّ بِهِ الرُّوْمِیُّ فَعَرْقَبَ فَرَسَهٗ بِسَیْفِهٖ فَخَرَّ الرُّوْمِیُّ فَعَلَاهُ الْمَدَدِیُّ بِسَیْفِهٖ فَقَتَلَهٗ وَحَازَ فَرَسَهٗ وَسِلَاحَهٗ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ بَعَثَ اِلَیْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ فَاَخَذَ مِنْهُ بَعْضَ السَّلَبِ قَالَ عَوْفٌ فَاَتَیْتُ خَالِدًا فَقُلْتُ لَهٗ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنِّیْ اسْتَكْثَرْتُهٗ لَهٗ فَقُلْتُ لَتَرُدَّنَّهٗ اِلَیْهِ وَلَاَعَرِّفَنَّكَهَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَبٰی اَنْ یَّرُدَّ عَلَیْهِ فَلَمَّا اجْتَمَعْنَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَصَصْتُ عَلَیْهِ قِصَّةَ الْمَدَدِیِّ وَمَا فَعَلَ خَالِدٌ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا حَمَلَكَ یَا خَالِدُ عَلٰی مَا صَنَعْتَ قَالَ اسْتَكْثَرْتُهٗ فَقَالَ رُدَّ عَلَیْهِ الَّذِیْ اَخَذْتَ مِنْهُ فَقُلْتُ دُوْنَكَهَا یَا خَالِدُ اَلَمْ اَفِ لَكَ فَغَضِبَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ یَا خَالِدُ لَا تَرُدَّ عَلَیْهِ هَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْنَ لِیْ اُمَرَآئِیْ لَكُمْ صَفْوَةُ اَمْرِهِمْ وَعَلَیْهِمْ كَدَرُهٗ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ وَیُكْفِرُ بِالْمُسْلِمِیْنَ الْفَرِیُّ الْقَطْعُ وَهُوَ كِنَایَةٌ عَنْ شِدَّةِ بَاْسِهٖ فِیْهِمْ وَقَوْلُهٗ لَاَعَرِّفَنَّكَهَا اَیْ لَاُجَازِیَنَّكَ بِهَا حَتّٰی تَعْرِفَ ضَیْعَكَ هٰذَا وَقَوْلُهٗ دُوْنَكَهَا اَیْ خُذْهَا كَاَنَّهٗ وَفّٰی لَهٗ بِمَا وَعَدَهٗ وَصَفْوَةُ الشَّیْءِ بِكَسْرِ الصَّادِ خَالِصُهٗ اِذَا اَنَّثْتَ الْهَاءَ كَسَرْتَ الصَّادَ وَاِذَا حَذَفْتَهَا فَتَحْتَهَا فَقُلْتَ صَفْوُ الشَّیْءِ ترجمہ عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے کہ میں جنگ موتہ میں زید بن حارثہ کے ساتھ نکلا اور یمن کا ایک مدد ی (یعنے ایک مرد ان لوگوں میں سے جو جنگ موتہ میں مسلمانوں کی مدد کو آئے تھے) میرا رفیق ہوا اسکے پاس تلوار کے سوای اور کچھ نہ تھا تو مسلمانوں میں سے ایک مرد نے اونٹ ذبح کیا تو مددی نے اُس سے اُسکی کھال کا ایک ٹکڑا مانگا اُس نے اُسکو دیا تو اُس نے اُسکو ڈال کیطرح بنا لیا اور ہم چلے گئے اور روم کے لشکر سے ہمارا مقابلہ ہوا اور ان میں ایک مرد زرد گھوڑے پر سوار تھا جس کی زین سنہری تھی اور اُس کے ہتھیار بھی سنہری تھے سو وہ رومی مسلمانوں کو کاٹنے لگا تو مددی اُس کے لیے ایک پتھر کی (کھاڑ میں) ہو بیٹھا پھر وہ رومی مارتا ہوا اس کے پاس سے گزرا تو اُسنے اپنی تلوار سے اُس کے گھوڑے کی کھوچیں کاٹ ڈالیں اور رومی گھوڑے سے گر پڑا اور مددی نے اُسکو اوپر سے تلوار ماری اور اُسکو قتل کر ڈالا اور اُس کے گھوڑے اور ہتھیاروں کو لے لیا۔ پھر

جب خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح نصیب کی تو خالد بن ولید نے اُس کو بلا بھیجا اور اُس کا کچھ اسباب لے لیا کہا عوف نے سو میں خالد کے پاس آیا تو میں نے اُس سے کہا کہ کیا تو نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا ہے ساتھ اسباب مقتول کے واسطے قاتل کے یعنے مقتول کا اسباب قاتل کو دیا جاوے اُنہوں نے کہا ہاں جانتا ہوں لیکن میں نے اُس کو اُس کے لیے بہت جانا تھا یعنے اسلیے اس میں سے کچھ لے لیا ہے میں نے کہا کہ یہ اسباب اسکو دیدو نہیں تو میں تجھکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بتاؤنگا یعنے تمھاری شکایت کرونگا پھر جب ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اکٹھے ہوئے تو میں نے مددی کا قصہ بیان کیا اور جو کچھ خالد نے کہا تو آپ نے فرمایا اے خالد تو نے یہ کام کس سبب سے کیا کہا کہ میں نے اسکو بہت جانا تھا فرمایا جو تو نے اُس سے لیا ہے اسکو پھیرے تو میں نے کہا لو اے خالد میں نے جو تم سے وعدہ کیا تھا سو پورا کیا یعنے میں نے کہا کیوں جو میں نے تم سے کہا تھا سو کر دکھایا (خالد کو بہت غصہ آیا) اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات سُنکر غضبناک ہوئے اور فرمایا اے خالد تو اسکو مت پھیر دے کیا تم میرے امیروں کو چھوڑنے والے ہو کہ انکی حکومت میں سے خالص اور صاف پانی تم لے لو اور میل انہیں کے لیے رہے (یعنے اگر غنیمت کا مال ہاتھ لگے تو سب لشکر بانٹ لیتا ہے اور اگر لشکر میں کچھ قصور ہو تو بدنامی اور مواخذہ سردار پر ہوتا ہے) مسلم اور ابوداود اور اسکے راوی ہیں اور فری کے معنے ہیں کاٹنا اور مراد یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کو سخت چور کرتا جاتا تھا اور یہ جو کہا عرفنکہا یعنے میں تجھکو اسکا بدلہ دونگا تا کہ تجھکو اپنے اس کام کا حال معلوم ہو اور یہ جو کہا دونکہا یعنے اب لوگو یا جو کہا تھا سو کر دکھایا اور صفوہ ساتھ زیر صاد کے خالص چیز کو کہتے ہیں جب اس میں ثا لغت رہے تو صاد کو زیر دیتے ہیں اور جب حذف ہو جائے تو زبر دیتے ہیں پس کہتے ہیں صفوا لشے ف اس حدیث میں حضرت نے حاکموں کی قدردانی کی یہ معلوم ہوا کہ بادشاہ کو سرداروں اور سپہ سالاروں کی خاطرداری ضرور ہے تا کہ لشکر پر رعب رہے کوئی سپاہی اپنے سردار پر شکایت کی جرأت نہ کرے

بَعَثَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِلَى الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ رواہ ابن اسامہ بن زید کا طرف حرقات کی جو قوم جہینہ میں سے ایک شاخ ہے ف بعث اس لشکر کو کہتے ہیں جس میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خود تشریف نہیں لیگئے

(۱) **عَنْ** أَبِي طُبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رض يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحَرَقَةِ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ فَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ فَلَمَّا غَشِيْنَاهُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَكَفَّ عَنْهُ الْأَنْصَارِيُّ وَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي فَقَتَلْتُهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أُسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قُلْتُ إِنَّمَا قَالَ مُتَعَوِّذًا قَالَ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَأَبُو دَاوُدَ وَزَادَ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَةٍ أُخْرٰى عَنْ جُنْدُبٍ أَقَتَلْتَهُ وَقَدْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَرَّرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ الْمُتَعَوِّذُ الْمُنْجِي خَوْفًا مِنَ الْقَتْلِ **ترجمہ** ابوطبیان رض سے روایت ہے کہ میں نے اسامہ بن زید سے سنا کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو گروہ حرقہ کی طرف بھیجا سو ہم صبح ہوتے ہی اُنپر جا پڑے ہم نے اُنکو شکست دی تو میں اور ایک انصاری مرد دونوں ان میں سے ایک مرد کو جا ملے سو جب

تھے اسکو گھیر لیا تو اُس نے زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہا یعنے کلمہ پڑھا سو انصاری تو اُس سے باز رہا اور میں نے اسکو نیزہ مار کے مار ڈالا پھر جب ہم مدینے میں آئے تو یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے اسامہ کیا تو نے اسکو قتل کر ڈالا لا الٰہ الا اللہ کہنے کے بعد میں نے کہا یا حضرت اُس نے تو اپنے بچاؤ کے لیے کلمہ پڑھا تھا یعنے وہ سچا مسلمان نہ تھا فرمایا کیا تو نے اسکو قتل کر ڈالا لا الٰہ الا اللہ کہنے کے بعد سو ہمیشہ پھر پھر یہی فرماتے رہے یہانتک کہ میں نے آرزو کی کہ میں اُس دن سے پہلے مسلمان نہوا ہوتا شیخین اور ابوداؤد اس کے راوی ہیں اور مسلم نے جندب سے دوسری روایت میں اتنا زیادہ کیا ہے کہ یا تو نے اسکو قتل کر ڈالا اور حالانکہ اُس نے لا الٰہ الا اللہ کہا تھا جب قیامت کے دن لا الٰہ الا اللہ آوے گا تو تو کیا کریگا (یعنے تو اسکا کیا جواب دیگا) آپ نے کئی بار دوھرایا مستعوذ اسکہتے ہیں جو خوف قتل سے پناہ پکڑے ف ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ کیا تو نے اُسکا دل چیر کے دیکھا تھا یعنے تجھ کو دل کا حال کیا معلوم ہوا کہ شریعت میں ظاہر پر حکم ہے۔ دل کا حال دریافت کرنے کا حکم نہیں

غزوۂ الفتح

جنگ فتح مکہ کا بیان

وَعَنْ عَلِیٍّ رض قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَیْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰی تَاْتُوْا رَوْضَۃَ خَاخٍ فَاِنَّ بِھَا ظَعِیْنَۃً مَعَھَا کِتَابٌ فَخُذُوْہُ مِنْھَا فَانْطَلَقْنَا تَعَادٰی بِنَا خَیْلُنَا حَتّٰی اَتَیْنَا الرَّوْضَۃَ فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِیْنَۃِ فَقُلْنَا اَخْرِجِی الْکِتَابَ فَقَالَ مَا مَعِیْ کِتَابٌ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْکِتَابَ اَوْ لَتُلْقِیَنَّ الثِّیَابَ فَاَخْرَجَتْہُ مِنْ عُقَاصِھَا فَاَتَیْنَا بِہٖ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا فِیْہِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِیْ بَلْتَعَۃَ اِلٰی اُنَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ اَھْلِ مَکَّۃَ یُخْبِرُھُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا حَاطِبُ مَا ھٰذَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَا تَعْجَلْ عَلَیَّ اِنِّیْ کُنْتُ اِمْرَأً مُّلْصَقًا فِیْ قُرَیْشٍ وَلَمْ اَکُنْ مِّنْ اَنْفُسِھِمْ وَکَانَ مَنْ مَّعَکَ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ لَھُمْ قَرَابَاتٌ یَحْمُوْنَ بِھَا اَمْوَالَھُمْ وَاَھْلِیْھِمْ بِمَکَّۃَ فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِیْ مِنَ النَّسَبِ فِیْھِمْ اَنْ اَتَّخِذَ فِیْھِمْ یَدًا یَّحْمُوْنَ بِھَا قَرَابَتِیْ وَمَا فَعَلْتُ ذٰلِکَ کُفْرًا وَّلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِیْنِیْ وَلَا رِضًی بِالْکُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ قَدْ صَدَقَکُمْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَضْرِبْ عُنُقَ ھٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ قَدْ شَھِدَ بَدْرًا وَمَا یُدْرِیْکَ لَعَلَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَطَّلَعَ عَلٰی اَھْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْھِمْ بِالْمَوَدَّۃِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَرَوْضَۃُ خَاخٍ بِمُعْجَمَتَیْنِ مَوْضِعٌ بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ وَالظَّعِیْنَۃُ فِی الْاَصْلِ الْمَرْاَۃُ مَا دَامَتْ فِی الْھَوْدَجِ ثُمَّ جُعِلَتِ الْمَرْاَۃُ الْمُسَافِرَۃُ ظَعِیْنَۃً ثُمَّ نُقِلَتْ اِلَی الْمَرْاَۃِ نَفْسِھَا سَافَرَتْ اَوْ اَقَامَتْ وَالْعُقَاصُ الْخَیْطُ الَّذِیْ تَشُدُّ بِہِ الْمَرْاَۃُ اَطْرَافَ ذَوَائِبِھَا وَالْمَعْنٰی اَخْرَجَتِ الْکِتَابَ مِنْ ضَفَائِرِھَا الْمَعْقُوْصَۃِ ترجمہ علی رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو اور زبیر رض اور مقداد کو بھیجا سو فرمایا

چلو یہانتک کہ شقنا لو کے باغ تک پہونچو سو مقرر وہاں ایک عورت شتر سوار ہے اسکے پاس ایک خط ہے سو اس سے اس خط کو لے لو سو ہم گھوڑے دوڑاتے ہوئے چلے یہانتک کہ ہم اس باغ میں پہونچے سو ناگہان ہمنے دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار ہے ہمنے کہا خط نکال اُس نے کہا میرے پاس کوئی خط نہین ہے ہم نے کہا یا خط نکال یا کپڑے اتار ڈال پھر اس نے اسکو اپنے جوڑے کے نیچے سے نکالا پھر ہم اس خط کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے سو ناگہان اس مین لکھا ہوا تھا کہ یہ خط ہے حاطب کیطرف سے مکے والوں میں سے بعضے کافروں کی طرف انکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعضے کاموں کی خبر دیتا تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے حاطب اس خط کے لکھنے کا سبب ہے اُس نے کہا یا رسول اللہ مجھپر جلدی نہ کیجیے (یعنے میری عرض سن لیجیے) مقرر میں قریش میں ملایا گیا ہوں اور میں انکی قوم سے نہیں ہوں جو آپ کے ساتھ مہاجرین ہیں مکے میں انکے قرابتی ہیں جو ان کے مالوں اور لڑکے بالوں کو نگاہ رکھتے ہیں سو میں نے چاہا کہ جب میرا ان میں کوئی رشتہ نہیں ہے تو ان پر کوئی احسان رکھوں جسکے سبب سے میرے لڑکے بالوں کو نگاہ رکھیں یعنے میرے لڑکے مکے میں ہیں میرا وہاں کوئی بھائی بند نہیں جو انکی خبر گیری کرے مینے اس خط سے چاہا کہ ان کافروں سے راہ و رسم پیدا کروں تاکہ وہ میرے لڑکے بالوں کو نہ ستائیں اور میں نے یہ کام اپنے دین سے کافر اور مرتد ہو کر نہیں کیا اور نہ اسلام لانے کے بعد کفر سے راضی نہیں ہوں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اُس نے تمسے سچ کہا تو حضرت عمر فاروق نے کہا یا حضرت حکم ہو تو اس کی گردن مارون کہ یہ منافق ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر وہ جنگ بدر میں موجود تھا اور شاید کہ خدا بدر والوں کے ایمان کو خوب جان چکا ہے سو خدا نے اُن سے کہدیا کہ کرو جو تمھارا جی چاہے سو البتہ مینے تم کو بخشدیا سو خدا تعالی نے یہ حکم اتارا اے ایمان والو نہ ٹھیراؤ میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست کہ انکو پیغام بھیجتے ہو دوستی کا۔ نسائی کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں اور روضہ خاخ ساتھ دو خاء نقطے دار کے ایک جگہ ہے درمیان مکے اور مدینے کے اور ظعینہ اصل میں عورت کو کہتے ہیں جب تک کہ ہودج میں ہو پھر ہر سوار عورت کو ظعینہ کہا گیا پھر عورت کو ظعینہ کہا گیا مسافر ہو یا مقیم اور عقاص اس دھاگے کو کہتے ہیں جس سے عورت اپنے چوٹیوں کے کناروں کو باندھتی ہے (یعنے پراندا) یعنے اُس نے چوٹیوں کے جوڑے کے نیچے سے نکالا

(۲) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوَةَ الْفَتْحِ فِيْ رَمَضَانَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ ابن عباس رضے اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کا جنگ رمضان کے مہینے میں کیا ہے شیخین اس کے راوی ہیں

(۳) **وَعَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ بَلَغَ ذٰلِكَ قُرَيْشًا فَخَرَجَ اَبُوْسُفْيَانُ بْنُ حَرْبٍ وَّحَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ وَّبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ يَلْتَمِسُوْنَ الْخَبَرَ فَاَقْبَلُوْا يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى اَتَوْا مَرَّ الظَّهْرَانِ فَاِذَا هُمْ بِنِيْرَانٍ كَاَنَّهَا نِيْرَانُ عَرَفَةَ فَقَالَ اَبُوْسُفْيَانَ مَا هٰذِهٖ فَقَالَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ نِيْرَانُ بَنِيْ عَمْرٍو فَقَالَ اَبُوْسُفْيَانَ عَمْرٌو اَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ فَرَاٰهُمْ نَاسٌ مِّنْ حَرَسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَدْرَكُوْهُمْ فَاَخَذُوْهُمْ فَاَتَوْا بِهِمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ اَبُوْسُفْيَانَ

فَلَمَّا سَارَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ احْبِسْ اَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ خَطْمِ الْجَبَلِ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَحَبَسَهُ الْعَبَّاسُ فَجَعَلَتِ الْقَبَائِلُ تَمُرُّ كَتِيْبَةً كَتِيْبَةً عَلٰى اَبِيْ سُفْيَانَ فَمَرَّتْ كَتِيْبَةٌ لَمْ يَرَ مِثْلَهَا فَقَالَ يَا عَبَّاسُ مَنْ هٰذِهٖ قَالَ غِفَارٌ فَقَالَ مَالِيْ وَلِغِفَارٍ حَتّٰى مَرَّتْ كَتِيْبَةٌ لَمْ يَرَ مِثْلَهَا فَقَالَ يَا عَبَّاسُ مَنْ هٰذِهٖ قَالَ هٰؤُلَاءِ الْاَنْصَارُ عَلَيْهِمْ سَعْدُ ابْنُ عُبَادَةَ مَعَهُ الرَّايَةُ فَقَالَ سَعْدٌ يَا اَبَا سُفْيَانَ اَلْيَوْمَ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ اَلْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ يَا عَبَّاسُ حَبَّذَا يَوْمُ الذِّمَارِ ثُمَّ جَاءَتْ كَتِيْبَةٌ وَهِيَ اَجَلُّ الْكَتَائِبِ فِيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ وَرَايَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الزُّبَيْرِ فَلَمَّا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ اَلَمْ تَعْلَمْ مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ مَا قَالَ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ كَذَبَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَلٰكِنْ هٰذَا يَوْمٌ يُعَظِّمُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِ الْكَعْبَةَ وَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُرْكَزَ رَايَتُهٗ بِالْحَجُوْنِ وَاَمَّرَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ مِنْ كَدًى وَدَخَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُدًى فَقُتِلَ مِنْ خَيْلِ خَالِدٍ يَوْمَئِذٍ رَجُلَانِ حُبَيْشُ بْنُ الْاَشْعَرِ وَكُرْزُ بْنُ جَابِرٍ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ خَطْمُ الْجَبَلِ بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ اَنْفُهُ النَّادِرُ مِنْهُ وَخَطْمُ الْخَيْلِ بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَالْخَيْلُ بِمُعْجَمَةٍ ثُمَّ مُثَنَّاةٍ تَحْتَانِيَّةٍ هُوَ الْمَوْضِعُ الْمُتَسَابِقُ الَّذِيْ تَخْتَصِمُ فِيْهِ الْخَيْلُ وَيَخْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَذٰلِكَ لِيَرَاهَا جَمِيْعَهَا وَتَكْثُرَ فِيْ عَيْنِهِ وَالدَّارَ بِكَسْرِ الدَّالِ الْمُعْجَمَةِ مَا يَلْزَمُكَ حِفْظُهٗ مِمَّا يَتَعَلَّقُ بِكَ وَالْمُرَادُ هُنَا بِهِ الْحَرْبُ لِاَنَّ الْاِنْسَانَ يُقَاتِلُ عَلٰى مَا يَلْزَمُهٗ حِفْظُهٗ وَالْكَتِيْبَةُ وَاحِدُ الْكَتَائِبِ وَهِيَ الْعَسَاكِرُ الْمُرَتَّبَةُ وَالْمَلْحَمَةُ الْحَرْبُ وَالْقِتَالُ الَّذِيْ لَا يَخْلُصُ مِنْهُ وَالْحَجُوْنُ اَحَدُ جَبَلَيْ مَكَّةَ مِنْ جِهَةِ الْغَرْبِ وَالشَّمَالِ ترجمہ عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے سال مکے کو چلے تو یہ خبر کفار قریش کو پہنچی تو ابوسفیان بن حرب اور حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقا خبر معلوم کرنے کو نکلے سو سامنے چلے آئے یہانتک کہ مرالظہران (ایک جگہ کا نام ہے) میں پہونچے سو نا گہان انہوں نے دیکھا کہ آگیں جل رہی ہیں گویا کہ عرفات کی آگیں ہیں تو ابوسفیان نے کہا کہ یہ کیسی آگیں ہیں تو بدیل بن ورقا نے کہا کہ بنی عمرو کی آگیں ہیں ابوسفیان نے کہا کہ عمرو اس سے کمتر ہیں پھر ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چوکیداروں نے دیکھ لیا تو انکو پکڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے ابوسفیان مسلمان ہوگیا پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلے تو عباسؓ سے فرمایا کہ ابوسفیان کو پہاڑ کی نکر پاس روک اور ٹھہرا رکھ تاکہ مسلمانوں کو دیکھے تو عباسؓ نے انکو ٹھیرایا پھر سب قبیلے لشکر لشکر ترتیب وار ابوسفیان پر گذرنے لگے سو ایک لشکر گذرا کہ اس کی مثل نہ دیکھا گیا تھا تو ابوسفیان نے کہا اے عباسؓ یہ کون لوگ ہیں کہا کہ غفار کا قبیلہ ابوسفیان نے کہا کہ مجھے غفار سے کیا مطلب ہے یہانتک کہ ایک لشکر گذرا کہ ویسا نہیں دیکھا گیا ابوسفیان نے کہا اے عباسؓ یہ کون لوگ ہیں عباسؓ نے کہا یہ انصاری لوگ ہیں اور ان پر سعد بن عبادہ سردار ہیں انکے ساتھ جھنڈا ہے تو سعد نے کہا اے ابوسفیان آج لڑائی کا دن آج کعبے میں لڑنا حلال ہوجائیگا ابوسفیان نے کہا اے عباس خوب ہے یہ دن لڑائی پر ایک لشکر آیا اور وہ لشکروں سے بڑا تھا ان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے اصحاب تھے اور حضرت کا

نشان زبیرؓ کے ہاتھ میں تھا پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوسفیان پر گزرے تو ابوسفیان نے کہا کیا آپ نہیں جانتے جو سعد نے کہا ہے کہا کہ اس نے ایسا کہا ہے فرمایا کہ سعد بن عبادہؓ نے جھوٹ کہا ہے ولیکن آج وہ دن ہے جس میں خدا تعالیٰ خانہ کعبہ کو بزرگی دیگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ آپ کا جھنڈا حجون میں گاڑا جاوے گا اور آپ نے خالد بن ولیدؓ کو حکم کیا کہ کدے کیطرف سے مکے میں داخل ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ادی کی طرف سے داخل ہوئے سو اس دن خالد کے سواروں سے دو شخص قتل ہوئے حبیش بن اشعر اور کرز بن جابر رضی اللہ عنہما بخاری اسکے راوی ہیں اور خطم الخیل ساتھ خائے معجمہ کے پہاڑ کی ناک جو آگے بڑھی ہوئی ہو اور خطم الخیل ساتھ حائے بے نقطہ کے ہے اور خیل ساتھ خائے نقطے دار کے پھر اس کے بعد یہ ہے جس کے تلے دو نقطے ہیں اور وہ تنگ جگہ کو کہتے ہیں جس میں گھوڑوں کی بہت بھیڑ اور ہجوم ہو اور ایک دوسرے پر چڑھے آویں گویا کہ ایک دوسرے کو پھلانگ ڈالتا ہے اور یہ اسواسطے تھا کہ تا وہ سب گھوڑوں کو دیکھے اور اس کی آنکھ میں بہت کثرت سے نظر آویں اور ذمار ساتھ زیر ذال معجمہ کے جس کی نگہبانی تجھ پر لازم ہو تیرے متعلقات میں سے اور مراد اس سے اس جگہ لڑائی ہے اس واسطے کہ آدمی لڑتا ہے اس چیز پر جس کی نگہبانی اس پر لازم ہو اور کتیبہ واحد ہے اس کی جمع کتائب ہے اور وہ لشکر ہے ترتیب دار اور ملحمہ اس لڑائی اور قتال کو کہتے ہیں جس سے خلاص نہ ہو اور حجون مکے کا ایک پہاڑ ہے اور ترا و بچھیم کیطرف

(۴) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ الْعَبَّاسُ بِأَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ فَأَسْلَمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ يُحِبُّ الْفَخْرَ فَلَوْ جَعَلْتَ لَهٗ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَغْلَقَ بَابَهٗ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَلْقَى سِلَاحَهٗ فَهُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَهُوَ اٰمِنٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عباسؓ ابوسفیان بن حرب کو ساتھ لائے سو وہ مرالظہران میں مسلمان ہوا تو عباسؓ نے کہا یا حضرت ابوسفیان ایک مرد ہے کہ فخر کو چاہتا ہے سو اگر آپ اسکو کوئی چیز عنایت کریں جس میں اسکا نام ہو تو بہتر ہے آپنے فرمایا ہاں جو ابوسفیان کے گھر میں گھس جائے وہ پناہ میں ہے اور جو اپنا دروازہ بند کر لیوے وہ بھی پناہ میں ہے اور جو اپنے ہتیار پھینکدے وہ بھی پناہ میں ہے اور جو خانہ کعبہ کی مسجد میں گھس گیا وہ بھی پناہ میں ہے ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

(۵) **وَعَنْ** اَنَسٍؓ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهٗ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ اِبْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکے کے دن مکے میں داخل ہوئے اور آپ کے (مبارک) سر پر خود تھی پھر جب آپ نے سر سے خود اتاری تو ایک مرد آپ کے پاس آیا سو اس نے کہا کہ ابن خطل کعبے کے پردے پکڑے ہوئے ہے یعنے اس نے پناہ لی ہے تو آپ نے فرمایا کہ اسکو قتل کر ڈالو چھٹوں اسکے راوی ہیں

(۶) وعن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ قال لما کان یوم الفتح امن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس الا اربعۃ نفر و امرأتین فیہم ابن ابی السرح فاختبأ عند عثمان رض فلما دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس الی البیعۃ جاء بہ عثمان الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی وقفہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا نبی اللہ بایع عبد اللہ فرفع رأسہ فنظر الیہ ثلثا کل ذلک یأبی ان یبایعہ ثم بایعہ بعد الثلثۃ ثم اقبل علی اصحابہ فقال ما کان فیکم رجل رشید یقوم الی ھذا حین رأنی کففت یدی عن بیعتہ فیقتلہ فقالوا ما ندری ما فی نفسک الا اومأت الینا بعینک فقال انہ لا ینبغی لنبی ان تکون لہ خائنۃ الاعین قال ابو داود وکان عبد اللہ اخا عثمان من الرضاعۃ اخرجہ ابو داود والنسائی الرشید اللبیب العاقل الفطن وخائنۃ الاعین کنایۃ عن الرمز والاشارۃ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن سب لوگوں کو پناہ دی مگر چار مردوں اور عورتوں کو پناہ دی انہیں میں ابن ابی السرح بھی تھا وہ عثمان رض کے پاس چھپا پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو بیعت کیطرف بلایا تو عثمانؓ اُس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے یہانتک کہ اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر لا کھڑا کیا اور کہا کہ یا حضرت عبداللہ سے بیعت لیجئے حضرت نے سر اوٹھا کر اس کی طرف تین بار دیکھا ہر بار اس کی بیعت سے انکار کرتے تھے پھر تین بار کے بعد اُس سے بیعت کی پھر آپ نے اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا تم میں کوئی مرد نہ تھا کہ اُسکی طرف اٹھ کھڑا ہوتا جب کہ اس نے دیکھا کہ میں نے اسکی بیعت سے اپنا ہاتھ روکا تھا اور اس کو قتل کر ڈالتا ہم نے کہا ہم نہیں جانتے جو آپ کے دل میں ہے آپ نے ہماری طرف آنکھ سے کیوں نہ اشارہ کیا (کہ ہم اُسکو قتل کر ڈالتے) فرمایا کہ نہیں لائق کسی نبی کے کہ اس کی آنکھ خائن ہو کہا ابو داؤد نے کہ عبداللہ بن ابی السرح عثمان کا رضاعی بھائی تھا۔ ابو داؤد اور نسائی اس کے راوی ہیں۔ اور رشید کہتے ہیں ہوشیار عاقل کو اور آنکھ خیانت کرنیوالی سے مراد رمز اور اشارہ کرنا ہے

(۷) وعن ابن مسعود رض قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح وحول البیت ستون وثلثمائۃ نصب فجعل یطعنھا بعود فی یدہ ویقول جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا جاء الحق وما یبدئ الباطل وما یعید اخرجہ الشیخان والترمذی النصب بضم الصاد وسکونہا الصنم وجمعہ انصاب ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے دن مکے میں داخل ہوئے اور خانہ کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے اور آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی اس سے آپ انکو چوکنے لگے اور فرماتے تھے کہ آگیا حق اور نکل بھاگا جھوٹ بیشک جھوٹ ہے نابود ہونے والا۔ آیا حق اور نہیں پیدا ہوتا باطل اور نہیں پھر آتا شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور نصب واحد ہے اور اس کی جمع انصاب ہے

(۸) وَعَنْ جَابِرٍ رض قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض زَمَنَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ اَنْ يَّاْتِيَ الْكَعْبَةَ فَيَمْحُوَ كُلَّ صُوْرَةٍ فِيْهَا وَلَمْ يَدْخُلْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يُحْتَكَّ كُلُّ صُوْرَةٍ فِيْهَا۔ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر فاروق کو فتح مکہ کے دن حکم کیا اور حالانکہ آپ بطحا مکہ کی پتھریلی زمین کا نام ہے، میں تھے کہ خانہ کعبہ میں جائیں اور جو اس میں تصویریں ہیں انکو مٹائیں اور نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے یہانتک کہ اُس کی سب تصویریں مٹائی گئیں یعنے جو تصویریں کہ کافروں نے خانہ کعبہ کے اندر رکھی اور لکھی ہوئی تھیں سب کو مٹا دیا۔ ان کا نام و نشان نچھوڑا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں

(۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ اَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ مُرْدِفًا اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رض وَمَعَهٗ بِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْحَجَبَةِ حَتّٰى اَنَاخَ بِالْمَسْجِدِ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّاْتِيَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَذَهَبَ عُثْمَانُ اِلٰى اُمِّهٖ فَاَبَتْ اَنْ تُعْطِيَهُ الْمِفْتَاحَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَتُعْطِيَنَّهُ اَوْ لَيَخْرُجَنَّ هٰذَا السَّيْفُ مِنْ صُلْبِيْ فَاَعْطَتْهُ اِيَّاهُ فَجَاءَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ اُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ فَمَكَثَ فِيْهِ نَهَارًا طَوِيْلًا ثُمَّ خَرَجَ فَاسْتَبَقَ النَّاسُ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ رض اَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَوَجَدَ بِلَالًا وَرَاءَ الْبَابِ قَائِمًا فَسَاَلَهٗ اَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَشَارَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَنَسِيْتُ اَنْ اَسْاَلَهٗ كَمْ صَلّٰى اَمِنْ سَجْدَةٍ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ الْحَجَبَةُ جَمْعُ حَاجِبٍ وَهُوَ سَادِنُ الْبَيْتِ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے دن مکے کے اوچان سے اپنی اونٹنی پر سامنے آئے اسامہ بن زید کو اپنے پیچھے چڑھائے ہوئے تھے اور آپ کے ساتھ بلال اور عثمان بن طلحہ رض کعبے کے دربانوں میں تھے یہانتک کہ آپ نے خانہ کعبہ کی مسجد میں اونٹنی بٹھائی اور عثمان کو حکم کیا کہ خانہ کعبہ کی کنجی لادے عثمان اپنی ماں کے پاس گیا (لیعنے اور اس سے کنجی مانگی) اُس نے کنجی دینے سے انکار کیا تو اس نے کہا قسم اللہ کی کنجی دیدے نہیں تو یہ تلوار میری سے نکل جائے گی (یعنے میں مارا جاؤنگا) تو اُس نے کنجی اسکو دی وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے اور آپکے ساتھ اسامہ اور بلال رض اور عثمان رض تھے سو آپ اُس کے اندر دن کو دیر تک رہے پھر باہر تشریف لائے اور لوگ آگے بڑھے یعنی خانہ کعبہ میں داخل ہونے کو اور پہلے پہل عبداللہ بن عمر داخل ہوئے سو انہوں نے بلال کو دروازے کے پیچھے کھڑے ہوئے پایا اور اُن سے پوچھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی ہے تو بلال نے اشارہ کیا اس جگہ کیطرف جہاں آپ نے نماز پڑھی تھی کہا عبداللہ نے سو میں بھول گیا کہ اس سے پوچھوں کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھیں بخاری اسکے راوی ہیں۔ اور حجبہ جمع ہے حاجب کی اور حاجب خانہ کعبہ کے دربان کو کہتے ہیں

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَسُوْلِهٖ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيْلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ

لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَاِنَّهَا اِنَّمَا اُحِلَّتْ لِیْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَاِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ فَلَا یُنَفَّرُ صَیْدُهَا وَلَا یُخْتَلٰی خَلَاهَا وَلَا یُقْطَعُ شَجَرُهَا وَلَا تَحِلُّ لُقْطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِیْلٌ فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ اِمَّا اَنْ یَّعْقِلَ وَاِمَّا اَنْ یَّقَادَ اَهْلُ الْقَتِیْلِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ اِلَّا الْاِذْخَرَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّا نَجْعَلُهٗ فِیْ قُبُوْرِنَا وَبُیُوْتِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخَرَ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ اَلْخَلَا الْعُشْبُ وَاِخْتِلَاؤُهٗ قَطْعُهٗ وَقَوْلُهٗ لَا تَحِلُّ لُقْطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ اَیْ لِمُعَرِّفٍ لَهَا عَلَی الدَّوَامِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر مکے کو فتح کیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے سو خدا کی حمد اور ثنا کی اور فرمایا کہ بیشک خدا نے مکے سے ہاتھی والوں کو روکا تھا اور اپنے رسول کو اور مسلمانوں کو اس پر غالب کیا اور مقرر مجھ سے پہلے کسی کو مکے میں لڑنا حلال نہیں ہوا صرف ایک گھڑی پر میرے واسطے حلال ہوا اور بیشک میرے بعد قیامت تک کسی کو اس میں لڑنا حلال نہ ہوگا سو نہ اسکا شکاری جانور بھگایا جاوے اور نہ اسکی گھاس کاٹی جاوے اور نہ اسکا درخت کاٹا جاوے اور اس کی گری پڑی چیز کسی کو لینا درست نہیں مگر اسکے لیے جو اسکو لوگوں میں مشہور کرے (یعنے لوگوں میں پکارے کہ میں نے کسی کی چیز پائی جسکی ہو اگر پتا بتاوے) اور جسکا کوئی آدمی مارا جائے وہ دو باتوں میں ایک بات کو جو بہتر جانے سو اختیار کرے یا تو دیت یعنی خون بہا قاتل سے لیوے یا خون کے بدلے خون لیوے پھر حضرت عباسؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ مگر اذخر کی گھاس کاٹنے کی اجازت دیجیے اس واسطے کہ ہم مکے والی لوگ اس گھاس کو قبروں میں اور اپنے چھتوں پر ڈالتے ہیں تو حضرتؐ نے فرمایا مگر اذخر کا کاٹنا درست ہے شیخین اور ابوداؤد اس کے راوی ہیں خلا سبز گھاس کو کہتے ہیں اور اختلا سے مراد کاٹنا اسکا ہے اور منشد کے معنی ہیں جو اسکو ہمیشہ لوگوں میں مشہور کرتا رہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اب کسی کو مکے میں لڑنا درست نہیں ہے۔

(۱۱) وَعَنْ ذُهَیْبٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ هَلْ غَنِمُوْا یَوْمَ الْفَتْحِ شَیْئًا قَالَ لَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ وہب سے روایت ہے کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا صحابہؓ نے فتح مکے کے دن کچھ غنیمت کا مال لوٹا تھا اس نے کہا کہ نہیں ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ جَابِرٍ رض قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلِوَاؤُهٗ اَبْیَضُ وَعَلَیْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مکے میں) داخل ہوئے اور حالانکہ آپ کا نشان سفید تھا اور آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا ابوداود اور ترمذی اسکے راوی ہیں

غزوۂ حنین

جنگ حنین کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اَرَادَ حُنَیْنًا مَنْزِلُنَا غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِخَیْفِ بَنِیْ كِنَانَةَ حَیْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَی الْكُفْرِ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ اَلْخَیْفُ مَا انْحَدَرَ عَنْ غِلَظِ الْجَبَلِ وَارْتَفَعَ عَنْ مَسِیْلِ الْمَاءِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ حنین کا ارادہ کیا تو فرمایا کہ ہم اگر اللہ نے چاہا تو کل قوم بنی کنانہ کے میدان میں اتریں گے جہاں قریش نے باہم کفر پر قسم کھائی

تھی شیخین اسکے راوی ہیں اور خیف وہ جگہ ہے جو سخت پہاڑ سے نیچے ہو اور پانی بہنے کی جگہ سے اونچی ہو یعنے متوسط ہو **ف** یعنی محصب میں قبل ہجرت کے جب حضرت صلعم مکے میں تھے تو قریش اور بنی کنانہ نے محصب میں اس بات پر قسم کھائی تھی کہ بنی ہاشم سے شادی بیاہ نہ کریں اور ان سے خرید و فروخت نہ کریں یہانتک کہ وہ تنگ ہو کر حضرت کو اُن کے حوالے کریں چنانچہ تین برس تک بنی ہاشم کو آگ اور پانی تک بھی نہ دیتے تھے کھانے کا تو کیا ذکر ہے آخر کو خدا نے کافروں میں پھوٹ ڈالی اور اپنے عہد و پیمان سے باز آئے حضرت فتح مکہ کے دن بھی وہیں اُترے تاکہ خدا کا احسان یاد رہے کہ جہاں کافروں نے کفر پر کمر باندھی تھی وہیں خدا نے مسلمانوں کو غالب کیا

(۳) **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رض قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَاَطْنَبْنَا السَّيْرَ حَتّٰى كَانَتْ عَشِيَّةً فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَجَاءَ فَارِسٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي انْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ حَتّٰى طَلَعْتُ عَلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاِذَا اَنَا بِهَوَازِنَ عَنْ بَكْرَةِ اَبِيْهِمْ بِظَعْنِهِمْ وَنَعَمِهِمْ وَشَائِهِمْ اجْتَمَعُوْا اِلٰى حُنَيْنٍ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تِلْكَ غَنِيْمَةُ الْمُسْلِمِيْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ اَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِرْكَبْ فَرَكِبَ فَقَالَ لَهٗ اسْتَقْبِلْ هٰذَا الشِّعْبَ حَتّٰى تَكُوْنَ فِيْ اَعْلَاهُ وَلَا تَغُرَّنَّ مِنْ قِبَلِكَ اللَّيْلَةَ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مُصَلَّاهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ اَحْسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ قَالُوْا مَا اَحْسَسْنَا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَجَعَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَهُوَ يَلْتَفِتُ اِلَى الشِّعْبِ حَتّٰى قَضٰى صَلٰوتَهٗ قَالَ اَبْشِرُوْا فَقَدْ جَاءَ فَارِسُكُمْ فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ فِيْ خِلَالِ الشَّجَرِ فِي الشِّعْبِ فَاِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ انْطَلَقْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ اَعْلَا هٰذَا الشِّعْبِ حَيْثُ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ طَلَعْتُ شِعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا فَنَظَرْتُ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا فَقَالَ هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ قَالَ لَا اِلَّا مُصَلِّيًا اَوْ قَاضِيَ حَاجَةٍ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَوْجَبْتَ فَلَا عَلَيْكَ اَنْ لَّا تَعْمَلَ بَعْدَهَا اَخْرَجَهَا اَبُوْدَاوٗدَ وَجَاءَ الْقَوْمُ عَنْ بَكْرَةِ اَبِيْهِمْ فَلَمْ يَفْلِتْ مِنْهُمْ اَحَدٌ وَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ نَادٰى اِلَيْهَا وَاَقَامَهَا وَاَوْجَبَ فُلَانٌ اِذَا فَعَلَ مَا يُوْجِبُ لَهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَالْمُرَادُ هُنَا الْجَنَّةُ ترجمہ سہل بن حنظلیہ رض سے روایت ہے کہ کہا ہم جنگ حنین کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے سو ہم دیر تک چلتے رہے یہانتک کہ شام ہوئی اور نماز کا وقت ہوا اتنے میں ایک سوار آیا اُس نے کہا یا حضرت میں آپ کے آگے چلا تھا یہانتک کہ میں ایسے ایسے پہاڑ پر چڑھا تو سونا گہان میں نے دیکھا کہ سب قوم ہوازن اپنی عورتوں اور اپنے مواشی اور بکریوں کے ساتھ مقام حنین میں جمع ہوئے ہیں تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرائے اور فرمایا کہ کل انشاء اللہ یہ مسلمانوں کے لیے غنیمت ہوگی یعنے مسلمانوں کو لوٹ ہاتھ لگے گی پھر فرمایا کون ہے جو آج رات کو ہماری نگہبانی کرے تو انس بن ابی مرثد غنوی نے کہا یا رسول اللہ میں آپ کی نگہبانی کروں گا فرمایا سوار ہو لے وہ سوار ہوا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ پہاڑ کی اوس اوپر کی راہ کی طرف متوجہ ہو یہانتک کہ

تو اسکے اوپر پہونچے اور نہ مغرور ہونا اپنی طرف سے رات کو کہا اُس نے پھر جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جائے نماز کیطرف نکلے پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی پھر فرمایا کیا تم نے اپنے سوار کو معلوم کیا اُنہوں نے کہا ہم نے نہیں دیکھا پھر نماز کی تکبیر ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز شروع کی اور آپ بار بار پہاڑ کی راہ کیطرف پھر کر دیکھتے تھے یہانتک کہ آپ نے نماز پوری کی پھر فرمایا تمکو خوشی ہو کہ تمھارا سوار آیا سو ہم درختوں کے درمیان پہاڑ میں دیکھنے لگے سو نا گہان وہ آپہونچا یہانتک کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سر پر کھڑا ہوا سو اُس نے کہا کہ میں چلا گیا یہانتک کہ اس راہ کے اوپر پہونچا جس جگہہ مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا تھا پھر جب صبح ہوئی تو میں پہاڑ کی دونوں راہوں پر چڑھا زکا اور میں نے نظر کی سو میں نے وہاں کسی کو نہیں دیکھا فرمایا کیا تو رات کو اترا تھا اُس نے کہا نہیں مگر نماز کو یا پاخانے کو تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے بہشت کو واجب کر لیا سو نہیں لازم تجھ پر کہ نہ عمل کرے بعد اس کے ابوداود اس کے راوی ہیں کہتے ہیں جاء القوم عن بکرۃ ابہیم جیکہ کوئی ان میں سے پیچھے رہے اور توجب بالصلوٰۃ کے معنے ہیں کہ اس کے لیے پکارا گیا اور تکبیر کہی گئی اور اوجب اس وقت کہتے ہیں جب کوئی ایسا کام کرے جو بہشت یا دوزخ کو واجب کرے اور مراد اس جگہہ بہشت ہے

(۳) **وَعَنْ** اَنَسٍ رض قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ اَقْبَلَتْ هَوَازِنُ وَغَطَفَانُ وَغَيْرُهُمْ بِذَرَارِيِّهِمْ وَنَعَمِهِمْ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةُ اٰلَافٍ وَمَعَهُ الطُّلَقَاءُ فَاَدْبَرُوْا عَنْهُ حَتّٰى بَقِيَ وَحْدَهٗ فَنَادٰى يَوْمَئِذٍ يَا اَنَسُ لَا تُخَالِطْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا قَالَ اَلْتَفَتَ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ مَعَكَ اَبْشِرْ ثُمَّ اَلْتَفَتَ عَنْ يَسَارِهٖ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ فَنَزَلَ فَقَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُوْنَ وَاَصَابَ غَنَائِمَ كَثِيْرَةً فَقَسَّمَهَا بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالطُّلَقَاءِ وَلَمْ يُعْطِ الْاَنْصَارَ مِنْهَا شَيْئًا فَقَالُوْا اِذَا كَانَتِ الشِّدَّةُ فَنَحْنُ نُدْعٰى وَنُعْطَى الْغَنَائِمَ غَيْرَنَا فَبَلَغَهٗ ذٰلِكَ فَجَمَعَهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ مَا شَيْءٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ فَسَكَتُوْا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَذْهَبُوْنَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحُوْزُوْنَهٗ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَضِيْنَا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ الطُّلَقَاءُ جَمْعُ طَلِيْقٍ وَهُوَ الَّذِيْ خَلٰى سَبِيْلُهٗ وَهُمْ اَهْلُ مَكَّةَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا بَعْدَ الْفَتْحِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ مَكَّةَ يَوْمَئِذٍ اِذْهَبُوْا فَاَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ مترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جنگ حنین کا دن ہوا تو قوم ہوازن اور غطفان وغیرہم اپنے بال بچوں اور مواشی کے ساتھ سامنے آئے اور اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس ہزار آدمی تھے اور آپ کے ساتھ وہ لوگ بھی تھے جو چھوڑے گئے تو سب نے پیٹھ دی یہانتک کہ آپ اکیلے باقی رہ گئے سو آپ نے اس دن دوبار پکارا اُن کے درمیان کوئی چیز نہ ملائی (پہلے) اپنے داہنی رخ پکارا سو فرمایا اے گروہ انصار کے

توانہوں نے کہا ہم حاضر ہیں خدمت میں یارسول اللہ ہم آپ کے ساتھ ہیں آپ کو خوشی ہو پھر آپ نے بائیں رخ پکار اسو فرمایا اے گروہ انصاریوں کے انہوں نے کہا ہم حاضر ہیں خدمت میں یا حضرت ہم آپ کے ساتھ ہیں آپ کو خوشی ہو اور آپ سفید خچر پر سوار تھے پھر خچر سے اترے اور فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کا رسول ہوں پھر کافروں کو شکست ہوئی اور آپ نے غنیمت کا بہت مال پایا اور اسکو مہاجرین اور نومسلم لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور اس میں سے انصار کو کچھ نہ دیا انصار نے کہا کہ جب کوئی سخت کام ہوتا ہے تو ہم کو بلایا جاتا ہے اور لوٹ کا مال ہمارے غیروں کو دیا جاتا ہے یہ خبر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپ نے ان کو جمع کیا اور فرمایا اے گروہ انصار کے کیا بات ہے جو تم سے مجھ کو پہونچی وہ سچ ہے پھر فرمایا اے گروہ انصار کے کیا تم راضی نہیں کہ لوگ دنیا کو لے جائیں اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لے جاؤ تم ان کو اپنے گھروں میں سمیٹ لیجاؤ انہوں نے کہا کیوں نہیں یارسول اللہ ہم راضی ہیں پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ پہاڑ کے نیچے کی راہ چلتے اور انصار اوپر کی راہ چلتے تو میں انصار کی راہ پر چلتا شخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور طلقا جمع ہے طلیق کی طلیق اس شخص کو کہتے ہیں جسکی راہ چھوڑی گئی ہو اور وہ مکے والے تھے جو فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ والوں کو اس دن فرمایا جاؤ تم چھوڑے گئے ہو۔

(۴) وَعَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فَقَالَ کُنْتُمْ وَلَّیْتُمْ یَوْمَ حُنَیْنٍ یَا اَبَا عُمَارَۃَ فَقَالَ اَشْھَدُ عَلٰی نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ مَا وَلّٰی وَلٰکِنِ انْطَلَقَ اَخِفَّاءُ مِنَ النَّاسِ وَ حُسَّرٌ اِلٰی ھٰذَا الْحَیِّ مِنْ ھَوَازِنَ وَھُمْ قَوْمٌ رُمَاۃٌ فَرَمَوْھُمْ بِرَشْقٍ مِنْ نَبْلٍ کَاَنَّھَا رِجْلُ جَرَادٍ فَانْکَشَفُوْا وَاَقْبَلَ الْقَوْمُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ سُفْیَانَ بْنُ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْدُ بِہٖ بَغْلَتَہٗ فَنَزَلَ وَدَعَا وَاسْتَنْصَرَ وَھُوَ یَقُوْلُ اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ اَللّٰھُمَّ نَزِّلْ نَصْرَکَ ثُمَّ صَفَّھُمْ قَالَ الْبَرَاءُ رض کُنَّا وَاللّٰہِ اِذَا احْمَرَّ الْبَاْسُ نَتَّقِیْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا الَّذِیْ یُحَاذِیْ بِہٖ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلْاَخِفَّاءُ ھُمُ الْخِفَافُ وَھُوَ الْمُسْرِعُ الَّذِیْ لَیْسَ لَہٗ شَیْءٌ یَعُوْقُہٗ وَالْحُسَّرُ جَمْعُ حَاسِرٍ وَھُوَ الَّذِیْ لَا دِرْعَ عَلَیْہِ وَالرَّشْقُ الرَّمْیُ وَالرِّجْلُ مِنَ الْجَرَادِ الْقِطْعَۃُ الْکَبِیْرَۃُ وَانْکَشَفُوْا اَیِ انْھَزَمُوْا وَالْبَاْسُ الشِّدَّۃُ وَالْخَوْفُ وَمَعْنٰی احْمَرَّ الْبَاْسُ اِشْتَدَّ الْحَرْبُ ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہے کہ ایک مرد براء بن عازب کے پاس آیا سو اس نے کہا ای ابو عمارہ کیا تم نے جنگ حنین کے دن پیٹھ پھیری تھی تو انہوں نے کہا کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے تو پیٹھ نہیں پھیری لیکن جلد باز اور بے زرہ لوگ اس قوم ہوازن کی طرف چلے اور وہ تیر انداز قوم تھی سو انہوں نے انکو تیر مارے گویا کہ وہ ٹڈیوں کا ایک لشکر تھا سو مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے سو وہ بھاگ کر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف پھر آئے اور ابوسفیان بن حارث حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خچر کو کھینچ رہے تھے یعنے تاکہ آگے نہ بڑھے سو آپ خچر سے اترے اور دعا کی اور مدد مانگی اور آپ فرماتے تھے کہ میں پیغمبر ہوں اس میں کچھ جھوٹ نہیں میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں الٰہی

اپنی مدد تا رپھر آپ نے انکی صف باندھی کہا براء رضی اللہ عنہ نے قسم ہے اللہ کی جب لڑائی بھڑ گئی تھی تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پناہ پکڑتے تھے اور البتہ ہم سے بڑا دلاور وہ شخص ہوتا تھا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کھڑا ہوتا تھا۔ شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اُحفا جمع خفیف کی ہے اور وہ جلد باز کو کہتے ہیں جس کے پاس کوئی چیز نہ ہو اس کو رو کے اور حسر جمع حاسر کی ہے اور حاسر اسکو کہتے ہیں جس پر زرہ نہ ہو اور رشق تیر مارنے کو کہتے ہیں۔ کہا نووی نے کہ رشق ساتھ زیر کے اُن تیروں کا نام ہے جنکو ایک جماعت یکبارگی اکٹھا مارے، والرجل سن الجراد ٹڈی کی ایک جماعت کو کہتے ہیں اور انکشفوا کے معنے ہیں کہ انکو شکست ہوئی اور باس کے معنے ہیں سختی اور خوف اور احم الباس کے معنے ہیں کہ لڑائی بھڑکی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے دعا کرنا وقت قائم ہونے لڑائی کے۔

(۵) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رض قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَ فِيْ سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ اَصْحَابِهٖ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ انْفَتَلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُطْلُبُوْهُ فَاقْتُلُوْهُ فَقَتَلْتُهٗ فَنَفَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَبَهٗ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے کہ کافروں کا ایک جاسوس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور حالانکہ آپ سفر میں تھے تو وہ آپ کے اصحاب کے پاس بیٹھکر باتیں کرنے لگا پھر پھر گیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو ڈھونڈ کر قتل کر ڈالو میں نے اس کو قتل کر ڈالا تو آپ نے مجھکو اسکا اسباب انعام دیا شیخین اور ابوداود اس کے راوی ہیں۔

(۶) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ اتَّخَذَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ خَنْجَرًا يَوْمَ حُنَيْنٍ فَكَانَ مَعَهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ اتَّخَذْتُهٗ اِنْ دَنَى مِنِّيْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ بَقَرْتُ بَطْنَهٗ فَجَعَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اقْتُلْ مَنْ بَعْدَنَا مِنَ الطُّلَقَاءِ الَّذِيْنَ انْهَزَمُوْا بِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَفٰى وَاَحْسَنَ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ اَلْبَقْرُ الشَّقُّ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام سلیمؓ نے جنگ حنین کے دن ایک خنجر لے رکھا سو وہ ام سلیمؓ کے پاس تھا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اے ام سلیمؓ یہ کیا ہے یعنے کیوں لیا ہے اُنھوں نے کہا میں نے یہ اسواسطے لے رکھا ہے کہ اگر کافروں میں سے کوئی میرے نزدیک ہوا تو اُسکا پیٹ پھاڑ ڈالونگی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسنے لگے پھر ام سلیمؓ نے کہا یا رسول اللہ جو لوگ تو مسلم ہمارے پیچھے ہیں جنھوں نے آپ کو شکست دلائی ہے انکو قتل کر دیجیے تو آپ نے فرمایا کہ اے ام سلیمؓ مقرر اللہ نے کفایت کی اور خوب کفایت کی یعنے اب اللہ نے ہم کو فتح دیدی ان کو کیوں ماریں مسلم اور ابوداود اس کے راوی ہیں اور بقر کے معنے ہیں پھاڑ کے۔

غزوۂ اوطاس

جنگ اوطاس کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رض قَالَ لَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَیْنٍ بَعَثَ اَبَا عَامِرٍ رض عَلٰی جَیْشٍ اِلٰی اَوْطَاسٍ فَلَقِیَ دُرَیْدُ بْنُ الصِّمَّۃِ فَقُتِلَ دُرَیْدٌ وَھَزَمَ اللّٰہُ اَصْحَابَہٗ وَکُنْتُ مَعَ اَبِیْ عَامِرٍ فَرُمِیَ فِیْ رُکْبَتِہٖ بِسَھْمٍ فَانْتَھَیْتُ اِلَیْہِ فَقُلْتُ یَا عَمِّ مَنْ رَمَاکَ فَاَشَارَ اِلٰی شَخْصٍ فَقَصَدْتُّ لَہٗ فَلَحِقْتُہٗ فَلَمَّا رَاٰنِیْ فَاَتْبَعْتُہٗ وَجَعَلَ اَقُوْلُ اَلَا تَسْتَحْیِیْ اَلَا تَثْبُتُ فَکَفَّ فَاخْتَلَفْنَا ضَرْبَتَیْنِ بِالسَّیْفِ فَقَتَلْتُہٗ ثُمَّ قَتَلْتُ لِاَبِیْ عَامِرٍ قَتَلَ اللّٰہُ صَاحِبَکَ قَالَ فَانْزِعْ ھٰذَا السَّھْمَ فَنَزَعْتُ فَنَزَعَ مِنْہُ الْمَاءُ فَقَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ اِقْرَءِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنِّی السَّلَامَ وَقُلْ لَہٗ یَسْتَغْفِرُ لِیْ وَاسْتَخْلَفَنِیْ اَبُوْ عَامِرٍ عَلَی النَّاسِ فَمَکَثَ یَسِیْرًا ثُمَّ مَاتَ فَلَمَّا رَجَعْتُ اَخْبَرْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْہِ وَرَاَیْتُ بَیَاضَ اِبْطَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِعُبَیْدٍ اَبِیْ عَامِرٍ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَوْقَ کَثِیْرٍ مِّنْ خَلْقِکَ اَوْ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِیْ فَاسْتَغْفِرْ قَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ ذَنْبَہٗ وَاَدْخِلْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَدْخَلًا کَرِیْمًا قَالَ اَبُوْ بُرْدَۃَ اِحْدٰھُمَا لِاَبِیْ عَامِرٍ وَالْاُخْرٰی لِاَبِیْ مُوْسٰی اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ

ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ حنین سے فارغ ہوئے تو ابو عامر رض کو ایک لشکر کا سردار کرکے اوطاس کیطرف بھیجا سو درید بن صمہ سے ان کا مقابلہ ہوا اور درید مارا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھیوں کو شکست دی اور میں ابو عامر کے ساتھ تھا سو اُن کو گھٹنے میں تیر لگا تو میں انکے پاس پہونچا اور میں نے ان سے کہا کہ اے چچا تجھ کو کس نے تیر مارا ہے انہوں نے ایک شخص کی طرف اشارہ کیا میں اسکی طرف چلا سو میں اس کو جا ملا پھر جب اس نے مجھے دیکھا تو پیٹھ دے کر بھاگا میں اُس کے پیچھے لگا اور میں نے اسے کہا کہ تجھکو شرم نہیں کیا تو ٹھہرا نہیں ہوتا تو وہ ٹھہرا ہو گیا سو ہمنے ایک دوسرے کو تلوار ماری تو میں نے اُس کو قتل کر ڈالا پھر میں نے ابو عامر رض سے کہا کہ جس نے تجھے تیر مارا تھا اللہ نے اسکو قتل کیا پھر اُس نے کہا کہ اس تیر کو کھینچ لے میں نے اسکو کھینچ لیا تو اُس سے پانی نکلا پھر اس نے کہا اے بھتیجا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میرا اسلام پہونچا دینا اور آپ سے کہنا کہ میرے لیے بخشش کی دعا کیں مانگیں اور ابو عامر نے مجھکو لوگوں پر خلیفہ کیا پھر تھوڑے دن جی کر مر گیا پھر جب میں پلٹ کر مدینے میں آیا تو میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آپ نے پانی منگایا اور وضو کیا پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی پھر فرمایا الٰہی بخشدے ابو عامر کو جسکا نام عبید ہے الٰہی قیامت کے دن اونچا کر اسکو اپنی اکثر خلق سے یا فرمایا کہ اکثر لوگوں سے اونچا رکھ ابو موسیٰ نے کہا میں نے عرض کی اور میرے واسطے بھی دعا کیجیے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ الٰہی عبد اللہ بن قیس کے گناہوں کو بخشدے اور قیامت کے دن اسکو عزت والے مقام میں داخل کر ابو بردہ نے کہا کہ ایک دعا ابو عامر کے لیے ہے اور دوسری ابو موسیٰ کے لیے شیخین اسکے راوی ہیں۔

غزوۃ الطائف
جنگ طائف کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ لَمَّا حَاصَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الطَّائِفَ فَلَمْ یَنَلْ مِنْھُمْ شَیْئًا قَالَ اِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَثَقُلَ عَلَیْھِمْ فَقَالُوْا نَذْھَبُ وَلَا نَفْتَحُہٗ وَقَالَ مَرَّۃً نَقْفُلُ فَقَالَ اغْدُوْا عَلَی الْقِتَالِ فَغَدَوْنَا فَاَصَابَھُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ اِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ فَاَعْجَبَھُمْ فَضَحِکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف کو گھیر لیا اور دشمن سے کوئی چیز ہاتھ نہ آئی یعنے اپنے فتحیابی نہ ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ ہم کل ان شاء اللہ پلٹنے والے ہیں تو یہ بات اصحاب پر گراں گزری اور کہنے لگے کہ ہم چلے جائیں اور حالانکہ ہمنے اس کو فتح نہیں کیا اور کبھی راوی نے مذہب کے بدلے نقفل کہا تو آپ نے فرمایا کہ صبح کو لڑائی پر چلو سو ہم صبح کو لڑائی پر گئے تو اصحابؓ کو زخم پہونچے یعنے بعضے اصحاب زخمی ہوئے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم ان شاء اللہ کل پلٹنے والے ہیں تو اصحاب اس بات سے خوش ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسنے لگے شیخین اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْعَاصِ رض قَالَ لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ ثَقِیْفٍ نَزَلُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَھُمُ الْمَسْجِدَ لِیَکُوْنَ اَرَقَّ لِقُلُوْبِھِمْ فَاشْتَرَطُوْا اَنْ لَّا یُعْشَرُوْا وَلَا یُحْشَرُوْا وَلَا یُجْبُوْا فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِکُمْ اَنْ لَا تُعْشَرُوْا وَلَا تُحْشَرُوْا وَلَا خَیْرَ فِیْ دِیْنٍ لَیْسَ فِیْہِ رُکُوْعٌ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْمُرَادُ بِالْحَشْرِ جَمْعُھُمْ اِلَی الْجِھَادِ وَالنَّفِیْرُ اِلَیْہِ وَبِقَوْلِہٖ یُعْشَرُوْا اَخْذُ الْعُشُوْرِ مِنْ اَمْوَالِھِمْ صَدَقَۃً وَبِقَوْلِہٖ وَلَا یُجْبُوْا بِفَتْحِ الْجِیْمِ وَضَمِّ الْبَاءِ الْمُوَحَّدَۃِ الْمُشَدَّدَۃِ وَاَصْلُ التَّجْبِیَۃِ اَنْ یَّقُوْمَ الْاِنْسَانُ مَقَامَ الرَّکِعِ وَاَرَادُوْا اَنَّھُمْ لَا یُصَلُّوْنَ قَالَ الْخَطَّابِیُّ وَیُشْبِہُ اَنْ یَّکُوْنَ اِنَّمَا سَمَحَ لَھُمْ بِالْجِھَادِ وَالصَّدَقَۃِ لِاَنَّھُمَا لَمْ یَکُوْنَا بَعْدُ وَاجِبَیْنِ فِی الْعَاجِلِ لِاَنَّ الصَّدَقَۃَ اِنَّمَا تَجِبُ بِالْقَضَاءِ الْحَوْلِ وَالْجِھَادُ اِنَّمَا یَجِبُ بِحُضُوْرِہٖ وَاِتْیَانِہٖ وَاَمَّا الصَّلٰوۃُ فَھِیَ رَاتِبَۃٌ فَلَمْ یَجُزْ اَنْ یَّشْتَرِطُوْا تَرْکَھَا ترجمہ عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت ہے کہ جب قوم ثقیف کے ایلچی آئے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اترے آپنے اُن کو مسجد میں اُتارا تاکہ انکے دل نرم ہوں تو اُنہوں نے شرط کی کہ نہ انکے مال سے عشر لیا جاوے اور نہ ان کو جہاد میں بلایا جاوے اور نہ وہ نماز پڑہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کو اجازت ہے کہ نہ عشر دو اور نہ جہاد کیطرف نکلو اور نہیں ہے کوئی خیر اس دین میں جس میں رکوع نہ ہو ابوداؤد اس کے راوی ہیں اور مراد ساتھ حشر کے جمع کرنا اُن کا ہے طرف جہاد کی اور نکلنا طرف اس کی اور یعشروا سے مراد انکے مالوں سے عشر لینا ہے صدقے میں اور قول انکا لایجبواسا تھ زبر جیم اور پیش باء موحدہ کے ہے جسپر تشدید ہے اور تجبیہ کے اصل معنے یہ ہیں کہ آدمی رکوع میں کھڑا ہووے اور ان کی مراد یہ تھی کہ نماز نہ پڑہیں کہا خطابی نے کہ شاید آپ نے جہاد اور صدقے میں انکو اس واسطے سہولت اور آسانی کی کہ ابھی اس وقت دونوں فوراً انپر واجب نہ تھی اس واسطے کہ نہ کوئی سال گزر جانے کے بعد واجب

ہوتی ہے اور جہاد اسی وقت واجب ہوتا ہے جبکہ حاضر ہو اور لیکن نماز تو ہمیشہ فرض ہے سو اس کے ترک کرنے کی شرط کرنی جائز نہیں۔

(۳) وَعَنْ وَهْبٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا رض عَنْ شَأْنِ ثَقِيفٍ إِذْ بَايَعَتْ قَالَ اشْتَرَطَتْ أَنْ لَا صَدَقَةَ عَلَيْهَا وَلَا جِهَادَ وَإِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيُصَلِّي قَوْمٌ وَيُجَاهِدُ قَوْمٌ إِذَا أَسْلَمُوا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ وہب سے روایت ہے کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے ثقیف کا حال پوچھا جب کہ انہوں نے بیعت کی کہا انہوں نے شرط کر لی تھی کہ نہ ان پر زکوٰۃ ہو اور نہ جہاد اور انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جب مسلمان ہونگے تو زکوٰۃ دینگے اور جہاد کرینگے ابوداؤد اس کے راوی ہیں

بَعْثُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ

خالد بن ولید کی بعث کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدًا إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَجَعَلُوا يَقُولُونَ صَبَأْنَا وَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ فَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ حَتّٰى قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ لَهُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ صَبَأْنَا إِذَا خَرَجَ مِنْ دِينٍ إِلَى غَيْرِهِ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالد کو بنی جذیمہ کی قوم کیطرف بھیجا دان کے مسلمان کرنے کو) سو خالد نے انکو اسلام کی دعوت کی تو وہ زبان سے اچھی طرح یہ بات نہ کر سکے کہ ہم اسلام لائے (یعنے اس لیے کہ انکو معلوم نہ تھا کہ مسلمان ہونے کے لیے کیا لفظ زبان سے کہا جاتا ہے) سو انہوں نے یوں کہنا شروع کیا کہ ہم بے دین ہوئے یعنے ہم مسلمان ہوئے اس واسطے کہ کافر مسلمانوں کو بے دین کہتے تھے سو خالد نے انکو قتل کرنا اور قید کرنا شروع کیا اور ہم میں سے ہر مسلمان کو ایک قیدی دیا تا کہ قتل کرے تو میں نے کہا واللہ میں تو اپنے قیدی کو قتل نہ کروں گا اور نہ کوئی میرا ساتھی قتل کرے یہانتک کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو ہمنے یہ حال حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا کہ الٰہی میں تیرے روبرو بیزاری ظاہر کرتا ہوں خالد کے کام سے جو اس نے کیا یہ آپ نے دو بار فرمایا ف یعنے خالد سے قصور ہوا کہ بے مطلب پوچھے انکو مارا الٰہی میں اس میں شریک نہیں ہوں معلوم ہوا کہ نیت کا اعتبار ہے اگر خلاف مقصود غلطی یا نادانی سے کوئی لفظ کفر کا جاوے تو اسکا کچھ اعتبار نہیں۔

سَرِيَّةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ

عبداللہ بن حذافہ سہمی اور علقمہ کے چھوٹے لشکر کا بیان

وَعَلْقَمَةُ بْنُ مُجَزِّزٍ الْمُدْلِجِيُّ وَيُقَالُ إِنَّهَا سَرِيَّةُ الْأَنْصَارِيِّ اور اس کو انصاری کا چھوٹا لشکر بھی کہا جاتا ہے

(۱) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رض قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا

مِنَ الْاَنْصَارِ وَاَمَرَهُمْ اَنْ یُّطِیْعُوْهُ فَغَضِبَ فَقَالَ اَلَیْسَ اَمَرَکُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تُطِیْعُوْنِیْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ فَاجْمَعُوْا حَطَبًا فَجَمَعُوْا فَقَالَ اَوْقِدُوْا فَقَالَ اُدْخُلُوْھَا فَھَمُّوْا وَجَعَلَ بَعْضُھُمْ یُمْسِکُ بَعْضًا وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا فَرَرْنَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَمَا زَالُوْا حَتّٰی خَمَدَتِ النَّارُ وَسَکَنَ غَضَبُہٗ فَبَلَغَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوْھَا مَا خَرَجُوْا مِنْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ لَاطَاعَۃَ فِیْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ اِنَّمَا الطَّاعَۃُ فِی الْمَعْرُوْفِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ ترجمہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک چھوٹا لشکر کسی جہاد کو بھیجا اور انصار میں سے ایک آدمی کو سردار کیا اور لشکر سے فرمایا کہ جو تمہارا سردار کہے اس کی فرمانبرداری کرنا تو ایک روز عبداللہ اپنے لشکر سے غصے میں آئے اور لشکر سے کہا کہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم کو حکم نہیں کیا کہ میری فرمانبرداری کرنا انہوں نے کہا کیوں نہیں اس نے کہا سو لکڑیاں جمع کرو انہوں نے لکڑیاں جمع کیں پھر کہا ان میں آگ جلاؤ انہوں نے آگ جلائی پھر لشکر سے کہا اس میں گھس جاؤ (یعنے اس لیئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری تابعداری تم پر واجب کی ہے) تو انہوں نے آگ میں گھسنے کا قصد کیا اور بعض نے بعضوں کو روکا اور کہنے لگے کہ ہم حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف آگ سے بھاگے ہیں (یعنی ہمنے حضرتؐ کا کلمہ آگ کے خوف سے پڑھا ہے ہم آگ میں کیونکر گھسیں) سو وہ ہمیشہ اسی گفتگو میں رہے یہاں تک کہ آگ بجھ گئی اور ان کا غصہ بھی ٹھنڈا ہو گیا تو یہ خبر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپ نے فرمایا کہ اگر وہ اس میں گھس جاتے تو ہمیشہ قیامت اسی میں پڑے رہتے اس سے کبھی نہ نکلتے خدا کے گناہ میں حاکم کی تابعداری جائز نہیں ہے اسکی فرمانبرداری تو نیک کام میں جائز ہے ترمذی کے سوا پانچوں اس کے راوی ہیں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار کی تابعداری اور ماں باپ کی فرمانبرداری اور استاد اور پیر کی فرمانبرداری خلاف شرع کام میں ہرگز درست نہیں۔

بَعْثُ اَبِیْ مُوْسٰی وَمُعَاذٍ اِلَی الْیَمَنِ قَبْلَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ

ابو موسیٰؓ اور معاذؓ کو حجۃ الوداع سے پہلے یمن کیطرف بھیجنے کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ ادْعُوا النَّاسَ وَبَشِّرَا وَیَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا فَقَدِمْنَا الْیَمَنَ فَکَانَ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِنَّا قُبَّۃٌ یَنْزِلُھَا عَلٰی حِدَۃٍ وَکَانَ یَتْزَاوَرَانِ فَاَتٰی مُعَاذًا اَبَا مُوْسٰی فَاِذَا ھُوَ جَالِسٌ فِیْ فِنَاءِ قُبَّتِہٖ وَاِذَا یَھُوْدِیٌّ قَائِمٌ عِنْدَہٗ قَالَ مَا ھٰذَا قَالَ یَھُوْدِیٌّ کَانَ یَھُوْدِیًّا فَاَسْلَمَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی یَھُوْدِیَّتِہٖ فَقَالَ مَا اَنَا بِجَالِسٍ حَتّٰی تُقْتَلَ فَقَتَلَہٗ ثُمَّ جَلَسَ قَالَ نَعَمْ قَضَاءُ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثَلٰثًا فَاَمَرَ بِہٖ فَقُتِلَ قَالَ مُعَاذٌ یَا اَبَا مُوْسٰی کَیْفَ تَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قَالَ اَتْفَوَّقُہٗ تَفَوُّقًا عَلٰی فَرَاشِیْ وَفِیْ صَلٰوتِیْ وَعَلٰی رَاحِلَتِیْ ثُمَّ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی لِمُعَاذٍ کَیْفَ تَقْرَأُ اَنْتَ فَقَالَ سَاَنْتِلُکَ بِذٰلِکَ اَمَّا اَنَا فَاَنَامُ ثُمَّ اَقُوْمُ

فَاقْرَءُ وَاحْتَسِبْ فِيْ نَوْمَتِيْ مَا احْتَسَبْ فِيْ قَوْمَتِيْ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ قَوْلُهُ اَتْفُوْقًا اَيْ قَرَأْتُهُ شَيْئًا بَعْدَ شَيْءٍ وَوَقْتًا بَعْدَ وَقْتٍ مِّنْ قَوْلِهِمْ نَاقَةٌ فَوْقَاءُ وَهُوَ اَنْ تُحْلَبَ ثُمَّ تُتْرَكَ سَاعَةً حَتّٰى تَدِرَّ ثُمَّ تُحْلَبَ ترجمہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو اور معاذ کو یمن کیطرف بھیجا اور فرمایا کہ لوگوں کو اسلام کیطرف بلاؤ اور بشارت دو اور نفرت نہ دلاؤ اور آسانی کرو مشکل نہ ڈالو اور باہم اتفاق رکھو اختلاف نہ کرو سو ہم یمن میں گئے سو ہم میں سے ہر ایک کے لیے الگ الگ ایک خیمہ تھا کہ وہ اس میں اترتا تھا اور آپس میں ایک دوسرے کی ملاقات کیے کرتے تھے سو ایک دن معاذ ابوموسےؓ کے پاس آئے اور وہ اپنے خیمے کے صحن میں بیٹھے تھے اور ناگہان ایک یہودی اُن کے پاس کھڑا تھا اُن کے قتل کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو اُنہوں نے کہا اے ابوموسیٰ یہ کون ہے ابوموسیٰ نے کہا کہ یہ پہلے یہودی تھا پھر مسلمان ہوا تھا پھر یہودی ہوگیا ہے تو اُنہوں نے کہا کہ میں نہیں بیٹھنے کا یہانتک کہ اس کو قتل کروا اُنہوں نے اُس کو قتل کرڈالا پھر بیٹھکر دونوں باہم باتیں کرنے لگے تو معاذؓ نے کہا اے ابوموسیٰ تم قرآن کو کس طرح پڑھا کرتے ہو اُنہوں نے کہا کہ میں اُس کو وقت بوقت پڑھا کرتا ہوں اپنے بستر پر اور اپنی نماز میں اور اپنی سواری پر پھر ابوموسےؓ نے معاذ سے کہا کہ تم کون کون وقت پڑھا کرتے ہو اُنہوں نے کہا کہ میں بھی تجھ کو خبر دونگا میں تو سو رہتا ہوں پھر اُٹھکر قرآن پڑھتا ہوں اور میں اپنے سونے میں بھی ثواب کی امید رکھتا ہوں جو اپنے کھڑے ہونے میں ثواب کی امید رکھتا ہوں۔ ترمذی کے سوا پانچوں اس کے راوی ہیں اور یہ جو کہا اتفوقا تفوقا تو اس کے معنے ہیں کہ پڑھتا ہوں کچھ قرآن پھر بعد کچھ دیر کے کچھ اور کچھ ایک وقت میں اور کچھ دوسرے وقت میں یہ ماخوذ ہے فواق ناقہ سے اور وہ یہ ہے کہ اونٹنی کو دوہا جاوے پھر ایک گھڑی چھوڑ دی جاوے یہانتک کہ اُسکے تھنوں میں دودھ بھر آوے پھر دوہا جاوے ف بشارت دو یعنے اجر اور ثواب کی اور نہ نفرت دلاؤ یعنے اُن کو حد سے زیادہ نہ ڈراؤ کہ خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہوجائیں اور آسانی کرو یعنے زکوٰۃ لینے وغیرہ کاموں میں ان پر آسانی کرو اور نہ مشکل ڈالو یعنے جو چیز اُن پر واجب نہیں وہ ان سے نہ لو خلاصہ یہ کہ ہر کام میں نرمی چاہیے تاکہ لوگ دین سیکھیں بدخلقی اور سختی جائز نہیں کہ لوگ نفرت پکڑیں۔

بعث عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

حجۃ الوداع سے پہلے علی بن ابیطالب اور خالد بن ولید کو یمن کی طرف بھیجنے کا بیان

عَنْ بُرَيْدَةَ رض قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا اِلٰى خَالِدٍ رض لِيَقْبِضَ مِنْهُ الْخُمُسَ فَاَخَذَ فَاصْطَفٰى عَلِيٌّ مِنْهَا سَبِيَّةً فَاَصْبَحَ وَقَدِ اغْتَسَلَ لَيْلًا وَكُنْتُ اَبْغَضُ عَلِيًّا فَقُلْتُ لِخَالِدٍ اَلَا تَرٰى اِلٰى هٰذَا فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا بُرَيْدَةُ اَتُبْغِضُ عَلِيًّا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا تُبْغِضْهُ فَاِنَّ لَهُ فِي الْخُمُسِ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ الْاِصْطِفَاءُ الْاِخْتِيَارُ وَهُوَ

افتعال من صفوۃ الشیٔ ای خیارہ وخالصہ والسبیۃ الامۃ التی سبیت وانما ابغض بریدۃ علیا لانہ ظن انہ اخذ مالیس لہ فلما اعلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الذی اخذ دون حقہ احبہ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کو خالد کی طرف بھیجا تاکہ اس سے مال غنیمت کا پانچواں حصہ لیویں خالد نے انکو پانچواں حصہ دیا تو حضرت علی مرتضیٰ نے ان میں سے ایک قیدی عورت چن لی پھر انہوں نے رات کو وقت اس کے صحبت کرکے صبح کو غسل کیا اور میں حضرت علی سے دشمنی رکھتا تھا تو میں نے خالد سے کہا تو اس کی طرف نہیں دیکھتا اس نے کہا کیا ہے پھر جب ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو میں نے آپ سے یہ حال کہا تو آپ نے فرمایا اے بریدہ کیا تو علی سے دشمنی رکھتا ہے میں نے کہا ہاں فرمایا اس سے دشمنی مت رکھ کہ خمس میں اسکا اس سے زیادہ حصہ ہے بخاری اسکے راوی ہیں اصطفا کے معنے ہیں اختیار کرلینا اور وہ باب افتعال ہے ماخوذ صفوۃ الشیٔ سے یعنے اس میں سے چیدہ اور خالص اور سبیہ اس لونڈی کو کہتے ہیں جو بندی میں پکڑی آوے اور بریدہ نے علی مرتضےٰ سے اس لیے دشمنی رکھی تھی کہ اس نے گمان کیا تھا کہ جو انہوں نے بندی میں سے عورت لی ہے وہ انکا حق نہیں ہے پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو معلوم کروایا کہ جو کچھ علی نے لیا ہے وہ انکے حق سے کمتر ہے تو انہوں نے محبت رکھنے لگے

غزوۂ ذی الخلصہ

ذی الخلصہ کی جنگ کا بیان

(۱) عن جریر بن عبد اللہ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تریحنی من ذی الخلصۃ وکان بیتا فی خثعم یسمی الکعبۃ الیمانیۃ فانطلقت فی خمسین ومائۃ راکب من احمس وکانوا اصحاب خیل وکنت لا اثبت علی الخیل فضرب فی صدری حتی رایت اثر اصابعہ فی صدری وقال اللھم ثبتہ واجعلہ ھادیا مھدیا فانطلق الیھا فکسرھا وحرقھا ثم ارسل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسولا یبشرہ فلما جاء الرسول قال ما جئتک حتی ما ترکتھا کانھا اجرب قال فبارک فی خیل احمس ورجالھا خمس مرات

وابو داود وذو الخلصۃ قیل کان اسم صنم لدوس وکان فی ذلک البیت وقیل ذو الخلصۃ ھو البیت الذی کان لخثعم بالیمن یسمی کعبۃ الیمانیۃ تشبیھا ببیت اللہ الحرام ترجمہ جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو مجھکو آرام نہیں دیتا ذی الخلصہ کے گرانے سے یعنے اسکو جاکر گرا نہیں دیتا کہ مجھے راحت پہونچے اور وہ ایک بتخانہ تھا یمن میں خثعم کی قوم میں اسکا نام کعبہ یمانیہ یعنے یمن کا کعبہ تھا سو میں قوم احمس کے ڈیڑھ سو سوار لیکر چلا اور وہ لوگ گھوڑے رکھا کرتے تھے اور میں گھوڑے پر ٹھیر نہیں سکتا تھا مارنے اس کی آپ سے شکایت کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے سینے میں مارا یہانتک کہ میں نے اپنے سینے پر آپ کی انگلیوں کا نشان دیکھا آپ نے فرمایا الٰہی ثابت رکھ اسکو (گھوڑے پر) اور کردے اس کو ہدایت کرنے والا راہ یاب سو جریر اس کیطرف گئے اور اسکو توڑ ڈالا اور جلا دیا خثعمین اور ابو داؤد اس کے راوی ہیں بعض نے کہا کہ ذو الخلصہ خود اس گھر کا نام تھا جو یمن میں خثعم کی قوم کے لیے تھا وہ اسکا حج کرتے تھے جیسے خانہ کعبہ کا حج کیا جاتا ہے

غزوۂ ذات السلاسل
جنگ ذات السلاسل کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ رض قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَلٰی جَیْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاَتَیْتُهٗ فَقُلْتُ اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ وَمِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكَتُّ مَخَافَةَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ فِیْ اٰخِرِهِمْ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ ترجمہ ابو عثمان نہدی رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن عاص کو (جنگ) ذات السلاسل کے لشکر پر سردار کر کے بھیجا کہا عثمان رض نے سو میں اس سے ملا اور پوچھا اُس سے کہا کہ تیرے نزدیک سب لوگوں میں کون بہت پیارا ہے اُس نے کہا کہ عائشہ رض کہا میں نے اور مردوں میں سے تیرے نزدیک بہت پیارا کون ہے اُس نے کہا کہ عائشہ رض کا باپ یعنے ابوبکر صدیق رض میں نے کہا پھر کون کہا عمر رض سو اُس نے بہت مردوں کو گنا پھر میں چپ ہو گیا اس ڈر سے کہ مبادا مجھ کو سب کے پیچھے ڈالدے شیخین اس کو روایت میں

غزوۂ تبوک
جنگ تبوک کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَرْسَلَنِیْ اَصْحَابِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُهٗ اَلْحُمْلَانَ لَهُمْ فِیْ نَفَرٍ مِّنَ الْعُسْرَةِ وَهِیَ غَزْوَةُ تَبُوْكَ فَاَفَقْتُهٗ وَهُوَ غَضْبَانُ وَلَا اَشْعُرُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصْحَابِیْ اَرْسَلُوْنِیْ اِلَیْكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَحْمِلُهُمْ عَلٰی شَیْءٍ فَرَجَعْتُ حَزِیْنًا مِّنْ مَّنْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ مَّخَافَةِ اَنْ یَّكُوْنَ قَدْ وَجَدَ فِیْ نَفْسِهٖ فَرَجَعْتُ اِلٰی اَصْحَابِیْ فَاَخْبَرْتُهُمُ الَّذِیْ قَالَ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَیَّ فَقَالَ اِنْطَلِقْ اِلٰی هٰذَیْنِ الْقَرْیَتَیْنِ وَهٰذَیْنِ الْقَرْیَتَیْنِ لِسِتَّةِ اَبْعِرَةٍ اِسْتَاْعَفَهُنَّ مِنْ سَعْدٍ رض جَدِیْدَةٍ فَانْطَلِقْ بِهِنَّ اِلٰی اَصْحَابِكَ فَقُلْ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَوْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَحْمِلُكُمْ عَلٰی هٰؤُلَاءِ فَارْكَبُوْهُنَّ فَانْطَلَقْتُ اِلٰی اَصْحَابِیْ بِهِنَّ فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَحْمِلُكُمْ عَلٰی هٰؤُلَاءِ وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَا اَدَعُكُمْ حَتّٰی یَنْطَلِقَ مَعِیَ بَعْضُكُمْ اِلٰی مَنْ سَمِعَ مَقَالَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ سَاَلْتُهٗ لَكُمْ وَمَنَعَهٗ اِیَّایَ اَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ اَعْطَاهُ اِیَّایَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَلَا تَظُنُّوْا اَنِّیْ حَدَّثْتُكُمْ شَیْئًا لَمْ یَقُلْهُ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ اِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدَّقٌ وَلَنَفْعَلَنَّ مَا اَحْبَبْتَ فَانْطَلَقَ اَبُوْ مُوْسٰی رض بِنَفَرٍ مِّنْهُمْ حَتّٰی اَتَوُا الَّذِیْنَ سَمِعُوْا قَوْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثُوْهُمْ بِمَا حَدَّثَهُمْ بِهٖ اَبُوْ مُوْسٰی اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ ترجمہ ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے ساتھیوں نے مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجا کہ میں انکے لیے عسرت کے لشکر میں سواری مانگوں اور وہ جنگ تبوک تھا سو میں نے آپ کو پایا اس حال میں کہ آپ غصہ میں تھے اور مجھکو معلوم نہ تھا میں نے کہا یا حضرت میرے ساتھیوں نے مجھ کو آپ کے پاس بھیجا ہے تا کہ آپ اُن کو سواری دیں آپ نے کہا قسم ہے اللہ کی میں اُن کو کچھ سواری نہیں دونگا سو میں غمگین ہو کر پلٹا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سواری نہ دینے کے سبب سے اور اس ڈر سے کہ آپ اپنے دل میں غصے ہوئے ہوں سو میں اپنے ساتھیوں کی طرف پھرا اور میں نے انکو خبر دی جو حضرت نے فرمایا پھر حضرت نے مجھ کو

بلوایا اور فرمایا کہ پکڑ لے لے البعیرین المتنوخ احدہما بصاحبہ ان اٹھے دونوں کو اور ان دونوں کو چھ اونٹوں کے لیے فرمایا جنکو سعد سے اُسی وقت خریدا تھا اور انکو اپنے ساتھیوں کے پاس لیجا اور کہنا کہ سقر اللہ تعالیٰ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو یہ اونٹ سواری کے لیے دیے ہیں سو تم اپر سوار ہو جاؤ سو میں انکو اپنے ساتھیوں کے پاس لے گیا اور بینے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو یہ اونٹ سواری کے لیے دیے ہیں لیکن قسم ہے اللہ کی میں تم کو نہیں چھوڑوں گا یہانتک کہ تم میں سے بعض میرے ساتھ اس شخص کے پاس چلے جس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام سنا ہے جبکہ میں نے آپ سے تمھارے لیے سوال کیا تھا اور آپ نے مجھکو پہلی بار سواری نہ دی تھی۔ پھر آپ نے مجھ کو اس کے بعد سواری دی تاکہ تم گمان نہ کرو کہ میں نے تم سے وہ بیان کی جو آپ نے نہیں کہی تو انہوں نے کہا قسم ہے اللہ کی البتہ تو ہمارے نزدیک سچا ہے اور البتہ ہم کریں گے جو تو چاہتا ہے تو ابو موسیٰ ان میں سے چند آدمی لیکر چلے یہانتک کہ ان لوگوں کے پاس آئے جنہوں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کلام سنا تھا سو جو بات ابو موسیٰ نے اُن سے بیان کی تھی وہی انہوں نے ان سے بیان کی شیخین اس کے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَادٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ فَخَرَجْتُ اِلٰی اَھْلِیْ وَقَدْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَقْبَلْتُ اَصْحَابُہٗ فَطَفِقْتُ فِی الْمَدِیْنَۃِ اُنَادِیْ اَلَا مَنْ یَحْمِلُ رَجُلًا لَہٗ سَھْمُہٗ فَاِذَا شَیْخٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَنَا سَھْمُہٗ عَلٰی اَنْ تَحْمِلَہٗ عُقْبَۃً وَّطَعَامُہٗ مَعَنَا فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَسِرْ عَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَ خَیْرِ صَاحِبٍ حَتّٰی اَفَاءَ اللّٰہُ عَلَیْنَا فَاَصَابَنِیْ قِلَادٌ فَسُقْتُھُنَّ حَتّٰی اَتَیْتُہٗ فَخَرَجَ تَعْدِلُ عَلٰی حَقِیْبَۃِ رَحْلِہٖ ثُمَّ قَالَ سُقْھُنَّ وَلَیْرَاتُہٗ ثُمَّ قَالَ سُقْھُنَّ مُقْلِلَاتٌ فَقَالَ مَا اَرٰی قِلَادَیْنِ اِلَّا کِرَامًا قُلْتُ اِنَّمَا ھِیَ غَنِیْمَتُکَ الَّتِیْ شَرَطْتَ لَکَ قَالَ خُذْ قِلَادَیْنِ یَا بْنَ اَخِیْ فَغَیْرُ سَھْمِیْکَ اَرَدْنَا اَخْرَجَہٗ اَبُوْ دَاوٗدَ وَیُقَالُ حَمَلْتُ فُلَانًا عُقْبَۃً اِذَا اَرْکَبْتُہٗ وَقْتًا وَاَنْزَلْتُہٗ وَقْتًا فَھُوَ بِعَقِبِ غَیْرِہٖ فِی الرُّکُوْبِ اَیْ یَجِیْءُ بَعْدَہٗ ترجمہ واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ تبوک میں پکارا اور میں اپنے گھر والوں کیطرف سے نکلا اور حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے پہلے اصحاب نکل گئے تھے سو میں مدینے میں پکارنے لگا کیا کوئی ایسا ہے کہ ایک مرد کو سواری دے اور اُسکا حصہ وہ لے سو ناگہان ایک انصاری بڈھے نے کہا کہ ہم اُسکو باری سے سواری دینگے اس شرط پر کہ اسکا حصہ ہم کو ملے اور اسکا کھانا ہمارے ساتھ ہوگا میں نے کہا کہ مجھکو منظور ہے اُس نے کہا سو چل اللہ تعالیٰ کی برکت پر کہا سو میں بہتر ساتھی کے ساتھ نکلا یہانتک کہ عطا کیا اللہ نے ہم پر مال غنیمت کا اور مجھ کو چند اونٹنیاں ملیں (یعنے میرے حصے میں آئیں) تو میں انکو ہانک کر اُس کے پاس لایا وہ نکلکر لیے ایک اونٹ کی زین کے پچھلی طرف پر بیٹھ گیا پھر کہا کہ ان کو میری طرف بیٹھ کر کے ہانک لیجا پھر کہا کہ انکو میرے

سامنے ہانک کر لایا پھر کہا میرے نزدیک تیری اونٹنیاں بہت عمدہ ہیں یعنے کہا یہ تو تیرا ہی مال غنیمت کا ہے جو یعنے تیرے لیے شرط کی تھی اُس نے کہا اے بھتیجا اپنی اونٹنیوں کو پکڑلے ہمارے مراد تو تیرے حصے کے سوائے کچھ اور تھی یعنے ثواب آخرت کا مراد ہے کہا جاتا ہے حملت فلانا عقبۃ یعنے جبکہ تو کسی کو ایک وقت سوار کرلیوے اور ایک وقت اتار ڈالے سو وہ سواری میں غیر کے پیچھے آتا ہے یعنے کچھ دور تک ایک سوار ہووے پھر وہ اُترے اور دوسرا سوار ہو جاوے علی ہذا القیاس باری باری سے اُس پر سوار ہوتے چلے جائیں اور حقبہ اونٹ کی زین کی پچھلی طرف کو کہتے ہیں +

کتاب الغیرۃ

کتاب ہے غیرت کے بیان میں

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَغَارُ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ یَغَارُ وَاِنَّ غَیْرَةَ اللّٰهِ اَنْ یَّاْتِیَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالے غیرت والا ہے اور مومن بھی غیرت والا ہے اور مقرر اللہ تعالی کی غیرت یہ ہے کہ مومن اللہ کی حرام کی ہوئی چیز کو کرے شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا اَحَدَ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَیْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ خدا سے زیادہ کوئی غیرت دار نہیں اسواسطے اُس نے بیحیائی کے کام خواہ کھلے ہوں خواہ چھپے جیسے شراب اور حرامکاری سب حرام کیے اور خدا سے زیادہ کوئی نہیں جسکو اپنی تعریف بہت پسند آئی ہو اور اسی واسطے اُس نے اپنی ذات کی تعریف کی ہے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رض یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ وَجَدْتُّ مَعَ اَهْلِیْ رَجُلًا اُمْهِلُهٗ حَتّٰی اٰتِیَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ كَلَّا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ كُنْتُ لَاُعَاجِلُهٗ بِالسَّیْفِ قَبْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِسْمَعُوْا اِلٰی مَا یَقُوْلُ سَیِّدُكُمْ اِنَّهٗ لَغَیُوْرٌ وَاَنَا اَغْیَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَغْیَرُ مِنِّیْ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَّمَالِكٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ اُعَاجِلُهٗ بِالسَّیْفِ اَیْ اَضْرِبُهٗ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ سعد بن عبادہ نے کہا یا حضرت اگر میں اپنی جورو کے پاس اجنبی مرد کو پاؤں تو کیا اسکو چھوڑ دوں یہانتک کہ چار گواہ تلاش کرکے لاؤں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں یعنے زنا کا دعوی اسی وقت ثابت ہوگا جب چار گواہ ہوں سعد نے کہا یہ کیونکر ہوگا قسم کھاتا ہوں اس ذات پاک کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کیا اگر میں اس حالت میں ہوں تو اُس کو تلوار

ہی ماروں اُس سے پہلے یعنے چار گواہ تلاش کر لانے تک اسکو مہلت نہ دوں تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سنو اپنے سردار کی بات کو مقرر وہ غیرت رکھتا ہے اور میں اُس سے بھی زیادہ "غیرت دار ہوں اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت دار ہے مسلم اور مالک اور ابوداؤد اس کے راوی عجلہ بالسیف کے معنے ہیں کہ میں اُس کو تلوار ماروں **ف** یعنے یہ قول غیرت کے سبب سے ہے اور غیرت خدا اور رسول کو پسند ہے اسحدیث سے معلوم ہوا کہ بدکاری کے وقت زانی کو قتل کر دینے سے عند اللہ گناہ نہیں لیکن اگر گواہ نہ ہونگے تو حاکم قصاص لیگا

(۴) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِہَا لَیْلًا قَالَتْ فَغِرْتُ عَلَیْہِ اَنْ یَّکُوْنَ اَتٰی بَعْضَ نِسَائِہٖ فَجَاءَ فَرَاٰی مَا اَصْنَعُ فَقَالَ اَغِرْتِ فَقُلْتُ وَمَا لِمِثْلِیْ لَا یُغَارُ عَلٰی مِثْلِکَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ جَاءَکِ شَیْطَانُکِ قُلْتُ اَوَمَعِیْ شَیْطَانٌ قَالَ لَیْسَ اَحَدٌ اِلَّا وَمَعَہٗ شَیْطَانٌ قُلْتُ وَمَعَکَ قَالَ نَعَمْ وَلٰکِنْ اَعَانَنِیَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَاَسْلَمَ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ **قَوْلُہٗ** فَاَسْلَمَ اَیِ انْقَادَ وَاَذْعَنَ وَصَارَ طَوْعًا فَلَا یَکَادُ یَغْرِنِیْ بِمَا لَا اُرِیْدُہٗ وَلَیْسَ مِنَ الْاِسْلَامِ الَّذِیْ ھُوَ بِمَعْنَی الْاِیْمَانِ **وَعَنْہَا** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ مَا رَاَیْتُ صَانِعَۃَ طَعَامٍ مِثْلَ صَفِیَّۃَ رض صَنَعَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامًا وَھُوَ فِیْ بَیْتِیْ فَاَخَذَنِیْ اَفْکَلٌ فَکَادَتْ تَعْرِفُ مِنْ شِدَّۃِ الْغَیْرَۃِ فَکَسَرْتُ الْاِنَاءَ ثُمَّ نَدِمْتُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا کَفَّارَۃُ مَا صَنَعْتُ قَالَ اِنَاءٌ مِثْلُ اِنَاءٍ وَطَعَامٌ مِثْلُ طَعَامٍ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اَلْاَفْکَلُ بِفَتْحِ الْھَمْزَۃِ الرِّعْدَۃُ مِنْ بَرْدٍ اَوْ خَوْفٍ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رات میرے پاس سے نکلے تو مجھ کو آپ پر غیرت آئی کہ شاید آپ کسی اور بی بی کے پاس چلے گئے ہوں پھر حضرت تشریف لائے اور دیکھا جو میں کر رہی ہوں فرمایا کیا تجھ کو غیرت آئی پس کہا میں نے کہ میرے جیسی آپ جیسے پر کیوں نہ غیرت کرے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ آیا ہے شیطان تیرا پاس کہا کیا میرے ساتھ شیطان بھی ہے فرمایا ہر آدمی کے ساتھ ایک شیطان ہے کہا اور آپ کے ساتھ بھی فرمایا میرے ساتھ بھی ہے لیکن اللہ نے مجھ کو اُس پر غالب کر دیا ہے سو وہ میرے تابع ہو گیا ہے اور اسلم کے معنے ہیں کہ تابع اور فرماں بردار ہو گیا سو مجھ کو وہ بات نہیں بتلاتا جو میں نہ چاہتا ہوں یعنے میرے خلاف مرضی کوئی بات مجھے نہیں بتلاتا اور یہ قول لفظ اسلام سے ماخوذ نہیں جو بمعنے ایمان ہے۔ اور انہیں سے روایت ہے کہا کہ بنائی صفیہ رض کی طرح کوئی عورت کھانا پکانے والی نہیں دیکھی اُس نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کھانا طیار کیا (یعنے اور برتن میں ڈالکر آپ کو بھیجا) اور حالانکہ آپ میرے گھر میں تھے سو مجھکو لرزے نے پکڑا سو میں سخت غیرت سے کانپنے لگی تو میں نے کھانے کے برتن کو توڑ ڈالا پھر میں نے کہا یا حضرت میرے اس فعل کا کیا کفارہ ہے فرمایا کہ برتن کی مثل برتن اور کھانے کی مثل کھانا ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ اَفکل ساتھ زبر ہمزہ کے کانپنے کو کہتے ہیں سردی سے ہو یا خوف سے۔

کتاب الغضب

کتاب ہے غصے کے بیان میں

(۱) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّوْنَ الصُّرَعَةَ فِيْكُمْ قَالُوا الَّذِيْ لَا تَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَلِلثَّلٰثَةِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے درمیان پہلوان کس کو شمار کرتے ہو اصحاب نے کہا کہ پہلوان وہ ہے جس کو مرد نہ پچھاڑ سکیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نہیں ولیکن پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے تئیں قابو میں رکھے یعنی زیادتی نہ کرے گالیاں بکے مسلم اور ابوداود اسکے راوی ہیں۔ اور واسطے تینوں کے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پہلوان وہ نہیں جو لوگوں کو پچھاڑے حقیقت میں پہلوان تو وہ ہے جو غصے کے وقت اپنی جان پر قابو رکھے یعنے باوجود غصے کے ایسی بیجا حرکت نہ کرے کہ آخر کو پچھتاوے

(۲) وَعَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدِ السَّعْدِيِّ فَكَلَّمَهٗ رَجُلٌ فَاَغْضَبَهٗ فَقَامَ فَتَوَضَّاَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ عَطِيَّةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَاِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ فَاِنَّمَا تُطْفَاُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَاِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّاْ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** ابووائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم عروہ بن محمد سعدی پر داخل ہوئے سو ایک مرد نے اس سے کلام کیا اور اسکو غصہ دلایا تو اُس نے اُٹھکر وضو کیا پھر کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے میرے دادے عطیہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ غصہ شیطان سے ہے اور شیطان کی پیدائش آگ سے ہے پھر جب کسیکو غصہ آئے تو چاہیے کہ وضو کرلے ابوداود اسکے راوی ہیں

(۳) وَعَنْ اَبِيْ ذَرِّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَاِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَاِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** ابوذر غفاری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی غصہ دار ہو اور حالانکہ وہ کھڑا ہو تو چاہیے کہ بیٹھ جاوے پھر اگر اُس کا غصہ دور ہو جاوے تو فبہا نہیں تو لیٹ جاوے ابوداود اسکے راوی ہیں

(۴) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رض قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى عُرِفَ الْغَضَبُ فِيْ وَجْهِ اَحَدِهِمَا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ غَضَبُهٗ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو مردوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دوسرے کو گالیاں دیں یہانتک کہ ایک کے چہرے میں غصہ کا اثر پہچانا گیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر میں ایک بات جانتا ہوں اگر وہ اُسکو کہتا تو اُس کا غصہ دور ہو جاتا وہ بات یہ ہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم یعنے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے

ابوداود اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۵) **وعن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا قال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصنی ولا تکثر علی لعلی لا انسی قال لا تغضب اخرجہ البخاری ومالک والترمذی **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے کہا یا حضرت مجھکو کچھ نصیحت کیجیے اور زیادہ نہ بتلایئے تاکہ میں بھول نہ جاؤں فرمایا غصہ نہ کیا کر بخاری اور مالک اور ترمذی اسکے راوی ہیں **ف** یہ شخص غصہ ور تھا اس واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو یہی وصیت کی غصہ دو قسم ہے بہتر اور برا سو جو غصہ کہ خدا کے لیے ہو وہ بہتر ہے اور جو اپنے نفس کے واسطے ہو وہ برا ہے اور یہی منع ہے۔

(۶) **وعن** سھل بن معاذ بن انس الجھنی عن ابیہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کظم غیظا وھو یستطیع ان ینفذہ دعاہ یوم القیمۃ علی رؤس الخلائق حتی یخیرہ فی ای الحور شاء اخرجہ ابوداود والترمذی وکظم الغیظ تجرعہ وترک المقابلۃ علیہ **ترجمہ** سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص غصہ کو دبا ڈالے اور حالانکہ وہ اسکو جاری کر سکتا ہو تو خدا تعالےٰ اسکو قیامت کے دن سب خلقت کے روبرو بلائیگا یہانتک کہ اسکو اختیار دیگا کہ جو حور چاہے لے لیوے ابوداود اور ترمذی اس کے راوی ہیں اور کظم الغیظ کے معنے ہیں کہ اسکو گھونٹ گھونٹ پی جائے اور اسکا مقابلہ نہ کرے

(۷) **وعن** ابن عباس رض قال لما قدم عیینۃ بن حصن نزل علی ابن اخیہ الحر بن قیس وکان من النفر الذین یدنیھم عمر رض وکان القراء اصحاب مجلس عمر رض ومشاورتہ کھولا کانوا او شبانا فقال عیینۃ یا ابن اخی استاذن لی علی امیر المؤمنین فاستاذن لہ فلما دخل قال ھی یا ابن الخطاب فوالله ما تعطینا الجزل ولا تحکم بیننا بالعدل فغضب عمر رض حتی ھم ان یوقع بہ فقال الحر یا امیر المؤمنین ان اللہ تعالیٰ یقول لنبیہ صلی اللہ علیہ وسلم خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاھلین وان ھذا من الجاھلین فوالله ما جاوزھا عمر حین تلاھا علیہ وکان وقافا عند کتاب اللہ تعالیٰ اخرجہ البخاری رح **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ جب عیینہ ابن حصن مدینہ میں آیا تو اپنے بھتیجے حر بن قیس کے پاس اترا اور حر بن قیس ان لوگوں سے تھا جنکو حضرت عمر فاروق رض اپنے پاس بٹھایا کرتے تھے اور حضرت عمر رض کے ہم مجلس اور مشورے والے قاری لوگ تھے بڈھے یا جوان تو عیینہ نے کہا اے بھتیجا میرے لیے امیر المؤمنین سے اذن لے اس نے اس کے لیے اذن لیا پھر جب عیینہ عمر فاروق رض کے پاس اندر گیا تو کہا کہ میں ہوں اے بیٹے خطاب کے سو قسم ہے اللہ کی نہ تو ہمکو عطا دیتا ہے اور نہ تو ہمارے درمیان انصاف کے ساتھ حکم کرتا ہے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ غضبناک ہوئے یہانتک کہ انہوں نے قصد کیا کہ اسکو ماریں تو حر نے کہا اے امیر المؤمنین بیشک اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے پیغمبر سے فرمایا ہے کہ درگذر

کو اور حکم کرنیک کام کا اور منہ پھیر جاہلوں سے اور بے شک یہ بھی جاہلوں سے ہے سو قسم ہے اللہ کی نہیں بھولا
اس سے عمر فاروق جب کہ اُس نے آیت اپر پڑھی اور وہ خدا کی کتاب پر بہت عمل کرنے والے تھے۔ بخاری اس
کے راوی ہیں۔

کتاب الغصب

کتاب ہے غصب یعنے ظلم کر کسی کی چیز چھین لینے کے بیان میں

(۱) وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ظَلَمَ قِیْدَ شِبْرٍ مِّنَ الْاَرْضِ طُوِّقَہٗ مِنْ سَبْعِ اَرْضِیْنَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَفِیْ اُخْرٰی لِلْبُخَارِیِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ بِغَیْرِ حَقِّہٖ خُسِفَ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلٰی سَبْعِ اَرْضِیْنَ اَلْقِیْدُ بِکَسْرِ الْقَافِ الْقَدْرُ ترجمہ ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے اُس نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ظلم سے بالشت بھر زمین چھین لے گا تو خدا تعالےٰ اسکے گلے میں سات طبق زمین کے طوق ڈالے گا۔ شیخین اسکے راوی ہیں اور بخاری کی دوسری روایت میں ابن عمر رض سے آیا ہے کہ جو کسی کی بالشت بھر زمین ناحق لیگا وہ قیامت کے دن زمین میں ساتوں طبق تک دھنسایا جاویگا اور قید ساتھ زیر قاف کے قدر کو کہتے ہیں

کتاب الغیبۃ والنمیمۃ

کتاب ہے غیبت اور چغلی کے بیان میں

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَۃُ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَہُ فَقَالَ رَجُلٌ اَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَہٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَھَتَّہٗ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ اَلْبُھْتُ اَلْکَذِبُ وَالْاِفْتِرَاءُ عَلَی الْاِنْسَانِ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے صحابہ نے کہا کہ اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے فرمایا اپنے بھائی مسلمان کی وہ بات ذکر کرنا جو اُسکو بری معلوم ہو سو ایک مرد نے کہا کہ بھلا بتلاؤ تو کہ اگر وہ بات جو میں کہتا ہوں میرے بھائی میں موجود ہو تو بھی غیبت ہے فرمایا کہ جو عیب اُسکا تو کہتا ہے اگر اس میں موجود ہو تو بس یہی غیبت ہے اور اگر وہ عیب جو تو کہتا ہے موجود نہ ہو تو نے اُس پر بہتان باندھا یعنے یہ بہتان ہے۔ ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں اور اسکو صحیح کہتے ہیں کہ بہت جھوٹ اور افترا ہے آدمی پر۔

(۲) وَعَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حَسْبُکَ مِنْ صَفِیَّۃَ قَصْرُھَا قَالَ لَقَدْ قُلْتِ کَلِمَۃً لَوْ مُزِجَ بِھَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْہُ قَالَتْ وَحَکَیْتُ لَہٗ اِنْسَانًا فَقَالَ مَا اُحِبُّ اَنِّیْ حَکَیْتُ اِنْسَانًا وَاِنَّ لِیْ کَذَا اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے میں نے کہا یا حضرت آپ کو صفیہ سے اتنا قد ہونے کا عیب کافی ہے یعنے اس سے بڑھکر اور کیا عیب ہے آپ نے فرمایا کہ البتہ

البتہ تو نے ایسی بات کہی ہے کہ اگر اسکو دریا میں ملایا جاوے تو اس میں ملا جاوے یعنے یہ بات ایسی بری ہے کہ اگر یہ بالفرض جسم دار ہو اور سمندر میں ملائی جاوے تو سمندر کا تمام پانی بگڑ جاوے عائشہ رضی نے کہا اور میں نے آپ سے ایک آدمی کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نہیں چاہتا کہ کسی آدمی کا کچھ ذکر کروں اور مجھ کو اس کے بدلے اتنا اتنا مال ملے۔ ابو داؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں ف یعنے اسلیے کہ ذکر کرنے سے اکثر کچھ نہ کچھ غیبت ہو جاتی ہے۔

(۳) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ لَیْلَۃَ الْمِعْرَاجِ بِقَوْمٍ لَّھُمْ اَظْفَارٌ مِّنْ نُّحَاسٍ یَخْمِشُوْنَ بِھَا وُجُوْھَھُمْ فَقُلْتُ مَنْ ھٰؤُلَاءِ یَا جِبْرِیْلُ قَالَ ھٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَیَقَعُوْنَ فِیْ اَعْرَاضِھِمْ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں معراج کی رات ایک قوم پر گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے ان سے وہ اپنے منہ کو چھیلتے تھے میں نے کہا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں جبرئیل نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو آدمیوں کا گوشت کھاتے ہیں اور انکی آبرو میں پڑتے ہیں یعنے انکی غیبت اور عیب گوئی کرتے ہیں۔

(۴) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَکَلَ بِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ اُکْلَۃً فَاِنَّ اللّٰہَ یُطْعِمُہٗ مِثْلَھَا مِنْ جَھَنَّمَ وَمَنْ کَسٰی ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ فَاِنَّ اللّٰہَ یَکْسُوْہُ مِثْلَہٗ مِنْ جَھَنَّمَ وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سُمْعَۃٍ وَّرِیَاءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ یَقُوْمُ بِہٖ مَقَامَ سُمْعَۃٍ وَّرِیَاءٍ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَخْرَجَھُمَا اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نوالہ کھاتے وقت کسی مسلمان کی غیبت کرے تو مقرر اللہ تعالیٰ اسکو اسی قدر دوزخ کی آگ کھلائیگا اور جو کپڑا پہنتے وقت کسی مرد مسلمان کی غیبت کرے تو اللہ تعالیٰ اسکو اسی قدر دوزخ کا کپڑا پہنائیگا اور جو سنانے اور دکھانے کے لیے کسی مسلمان کے ساتھ کھڑا ہو یعنے جو کسی مسلمان کا عیب لوگوں میں مشہور کرے خدا اسکو قیامت کے دن سنائیگا اور دکھائیگا ابو داؤد ان دونوں حدیثوں کے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَرْبَی الرِّبَا الْاِسْتِطَالَۃَ فِیْ عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَیْرِ حَقٍّ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ سعید بن زید سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑھ کر زبان سے درازی ہے بیجا عزت مسلمان کے بغیر حق کے ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔

(۶) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُھَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمٰی مُؤْمِنًا مِّنْ مُّنَافِقٍ بَعَثَ اللّٰہُ لَہٗ مَلَکًا یَحْمِیْ لَحْمَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ نَّارِ جَھَنَّمَ وَمَنْ رَّمٰی مُسْلِمًا بِشَیْءٍ یُرِیْدُ شَیْنَہٗ بِہٖ حَبَسَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی جِسْرٍ مِّنْ جُسُوْرِ جَھَنَّمَ حَتّٰی یَخْرُجَ مِمَّا قَالَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے بچایا کسی مومن کو منافق سے تو خدا اس کے لیے قیامت کے دن

ایک فرشتہ بھیجے گا جو اُس کے گوشت کو دوزخ کی آگ سے بچائیگا اور جو توہین کے لیے کسی مسلمان کو عیب لگائے وہ قیامت کے دن دوزخ کے پل پر روکا جائیگا یہانتک کہ جو کچھ اپنے قول سے یعنے جب تک اس کی سزا پوری نہ ہولے ابوداود اس کے راوی ہیں۔

(۷) وَعَنْ جَابِرٍ وَّاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا غِیْبَةَ لِفَاسِقٍ وَلَا لِمُجَاهِرٍ وَكُلُّ اُمَّتِیْ مُعَافًی اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ اَخْرَجَهُ رَزِیْنٌ ترجمہ جابر اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں غیبت ہے فاسق کی اور نہ پوشیدہ گناہ کو ظاہر کرنے والے کی اور میری سب امت کے گناہ معاف ہونگے مگر جو اپنے پوشیدہ گناہوں کو ظاہر کرتے ہیں رزین اس کے راوی ہیں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فاسق اور مجاہر کی غیبت کرنی جائز ہے۔

(۸) وَعَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ وَلَفْظُ مُسْلِمٍ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ ترجمہ حذیفہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت میں چغلخور نسائی کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں اور مسلم کی روایت میں نمام کا لفظ آیا ہے اسکے معنے بھی چغلخور ہیں۔

(۹) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُبَلِّغْنِیْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِیْ شَیْئًا فَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَیْكُمْ وَاَنَا سَلِیْمُ الصَّدْرِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مجھکو میرے اصحاب کی طرف سے کچھ بات نہ پہونچاوے یعنے کسی صحابی کی میرے پاس شکایت نہ کرے اس لیے کہ میں چاہتا ہوں کہ تمہاری طرف نکلوں اور حالانکہ میرا سینہ صاف ہو ابوداود اور ترمذی اسکے راوی ہیں ف یعنی کسی طرف سے میرے دل میں بغض اور کینہ نہ ہو۔

كِتَابُ الْغِنَاءِ وَاللَّهْوِ

کتاب ہے راگ اور کھیل کے بیان میں

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رضہ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِیْ جَارِیَتَانِ تُغَنِّیَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثٍ فَاضْطَجَعَ عَلَی الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهٗ وَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ رضہ فَانْتَهَرَنِیْ وَقَالَ مِزْمَارَةُ الشَّیْطَانِ فِیْ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْهُمَا فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا قَالَتْ وَكَانَ یَوْمَ عِیْدٍ وَكَانَ السُّوْدُ یَلْعَبُوْنَ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ فِی الْمَسْجِدِ فَاِمَّا سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِمَّا قَالَ تَشْتَهِیْنَ تَنْظُرِیْنَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَاَقَامَنِیْ وَرَاءَهٗ خَدِّیْ عَلٰی خَدِّهٖ یَقُوْلُ دُوْنَكُمْ یَا بَنِیْ اَرْفِدَةَ حَتّٰی اِذَا مَلِلْتُ قَالَ حَسْبُكِ قُلْتُ فَاذْهَبِیْ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ بُعَاثٌ اِسْمُ حِصْنٍ لِلْاَوْسِ كَانَ بِهٖ یَوْمٌ اشْتَهَرَ بَیْنَ الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ وَقَوْلُهَا اِنْتَهَرَنِیْ اَیْ زَجَرَنِیْ وَبَنُوْ اَرْفِدَةَ بِفَتْحِ الْفَاءِ وَكَسْرِهَا جِنْسٌ مِّنَ الْحَبَشِ

یرقصون ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس اندر تشریف لائے اور میرے پاس دو چھوٹی لڑکیاں لڑائی بعاث کی کرکے گانی تھیں حضرت بستر پر لیٹ گئے اور اپنا منہ پھیر لیا اتنے میں صدیق اکبر آئے اور انہوں نے مجھکو جھڑکا اور کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر میں شیطانی باجے کا کیا کام ہے تب حضرت انکی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا چھوڑ دے ان کو پھر جب صدیق اکبر غافل ہوئے تو میں نے ان کو چوکا تو وہ نکل گئیں اور وہ عید کا دن تھا اور حبشی لوگ مسجد میں ڈھال اور برچھیوں سے کھیلتے تھے سو یا تو میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا یا خود آپ نے فرمایا کہ کیا تجھ کو دیکھنے کی خواہش ہے میں نے کہا ہاں تو آپ نے مجھکو اپنے پیچھے کھڑا کیا اور حالانکہ میرا رخسارہ آپ کے رخسارے پر تھا اور فرماتے تھے کہ لو اپنی ڈبال اور برچھیوں کو اے ارفدہ کی اولاد یہانتک کہ جب میں تھک گئی تو فرمایا بس بیٹھ رہ کہا شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ بعاث اس قلعہ کا نام ہے اس میں اوس اور خزرج کے درمیان مشہور لڑائی ہوئی تھی آور انتہا کے معنے ہیں کہ مجھکو جھڑکا اور بنوارفدہ ساتھ زبر اور زیر ف کے حبشیوں کی ایک قوم کا نام ہے جو ناچتے ہیں۔

ف اس حدیث کے رو سے بعضے عالموں کا یہ مذہب ہے کہ خوشی کے حالوں میں جیسے شادی غنہ اور عید میں بے مزامیر کے نرا راگ یا دف کے ساتھ درست ہے بشرطیکہ کچھ حرج نہ ہو اور گانے والا خوب صورت لڑکا اور اجنبی عورت نہ ہو اور راگ کا مضمون بھی خلاف شرع نہ ہو عرضکہ راگ سننے کی عادت ہرگز درست نہیں بلکہ حدیث سے صاف منع معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید کا عذر فرمایا اور یہ جو فرمایا لواے ارفدہ کی اولاد تو یہ کہ حضرت نے عید کے دن حبشیوں سے کہا تھا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کھیل کو اس واسطے دیکھا کہ یہ جہاد کا وسیلہ ہے جیسے گھوڑے کی کسرت خصوصا ایسی مباح کاموں کا عید کے دن کچھ مضائقہ نہیں ہے

(۲) **وَعَنْ** عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ رض قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى قُرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رض فِيْ عُرْسٍ فَاِذَا جَوَارٍ يُغَنِّيْنَ فَقُلْتُ اَنْتُمَا صَاحِبَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ يُفْعَلُ هٰذَا عِنْدَكُمْ فَقَالَا اجْلِسْ اِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا وَاِنْ شِئْتَ اذْهَبْ فَقَدْ رُخِّصَ لَنَا فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ عامر بن سعد رض سے روایت ہے کہ میں ایک شادی میں قرظہ بن کعب اور ابی مسعود انصاری کے پاس گیا سو ناگہان میں نے دیکھا کہ چھوٹی چھوٹی لڑکیاں گا رہی ہیں میں نے کہا کہ تم دونوں جنگ بدر والوں میں سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہو تمہاری نزدیک یہ کام ہو رہا ہے دونوں نے کہا اگر تو چاہے تو ہمارے ساتھ بیٹھکر سن اور چاہے تو چلا جا کہ ہم کو شادی میں کھیل اور گانے کی رخصت دی گئی ہے نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۳) **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُنَزِّهُوْنَ اَسْمَاعَهُمْ عَنِ اللَّهْوِ وَمِنْ مَزَامِيْرِ الشَّيْطَانِ اُدْخُلُوْهُمْ فِيْ رِيَاضِ الْمِسْكِ ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَسْمِعُوْهُمْ مَحَامِدِيْ وَاَخْبِرُوْهُمْ اَنْ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ ترجمہ

محمد بن المنکدر سے روایت ہے کہ مجھکو خبر پہونچی کہ مقرر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرماوے گا کہاں ہیں وے لوگ جو اپنے کانوں کھیل اور شیطان کے باجوں سے دور رکھتے تھے انکو مشک کی زمین میں داخل کرو پھر فرشتوں سے فرماوے گا کہ ان کو میری حمد سناؤ اور انکو خبر کردو کہ نہیں ہے انپر کوئی خوف اور نہ وہ غم کھائیں گے زرین اسکے راوی ہیں۔

کِتَابُ الْغَدْرِ

کتاب ہے غدر اور فریب کے بیان میں

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يُعْرَفُ بِهٖ فَيُقَالُ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَفِيْ أُخْرٰى لِمُسْلِمٍ عَنِ الْخُدْرِيِّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اِسْتِهٖ يُرْفَعُ لَهٗ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ أَلَا وَلَا غَادِرَ أَعْظَمُ مِنْ أَمِيْرِ عَامَّةٍ

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پہلوں اور پچھلوں کو جمع کریگا تو ہر دغاباز کے لیے ایک جھنڈا کھڑا کرے گا جس سے وہ پہچانا جائیگا تو کہا جائے گا کہ یہ فلاں شخص کا فریب ہے نسائی کے سوا پانچوں اس کے راوی ہیں اور مسلم کی دوسری روایت میں آیا ہے کہ ہر دغاباز کے لیے ایک جھنڈا ہوگا اس کی دبر کے پاس بلند کیا جائے گا بقدر فریب اُسکے کے خبردار ہو اور نہیں کوئی زیادہ دغاباز عام لوگوں کے امیر سے ف غدر صندہے وفا کی یعنے پورا کرنے کی اور مراد اس سے عہد و پیمان کا توڑنا ہے اور یہ فلانے کا فریب ہے یعنے اس کے فریب کی علامت ہے اور اسکے لیے جھنڈا اسلیے کھڑا کیا جائیگا تاکہ وہ دغا کے ساتھ مشہور ہو اور مخلوق کے روبرو اس کی رسوائی اور ذلت ہو اور دبر کے نزدیک جھنڈا اس واسطے کھڑا کیا جائیگا کہ اسکی توہین اور حقارت ہو اس واسطے کہ عزت کا جھنڈا منہ کے سامنے ہوتا ہے اور امیر عامہ سے مراد وہ شخص ہے جو بزور بادشاہ بن بیٹھے بغیر اتفاق اہل حل اور عقد کے اور وہ بڑا دغاباز اس واسطے ہے کہ اُس نے اللہ اور رسول کا عہد توڑ ڈالا مالک ہوا اسکا جس کا وہ مستحق نہیں تھا اور منع کیا اُس سے جو ان کا مستحق تھا اور احتمال ہے کہ مراد یہ ہے کہ رعیت امام کے ساتھ دغا نہ کرے فتنہ فساد نہ اٹھا دے۔ خاصکر بادشاہ کے ساتھ کہ یہ بہت بڑا دغا ہے۔ لمعات

حَرْفُ الْفَاءِ وَفِيْهِ ثَلٰثَةُ كُتُبٍ

حرف فا۔ اور اس میں تین کتابیں ہیں

اَلْفَضَائِلُ اَلْفَرَائِضُ اَلْفِتَنُ

ف فضائل ف وراثت فتنے فساد

كِتَابُ الْفَضَائِلِ وَفِيهِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ

کتاب ہے فضائل کے بیان میں اور اس میں آٹھ باب ہیں

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِي فَضْلِ جَمَاعَةٍ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

پہلا باب پیغمبروں کی ایک جماعت کی فضیلت کے بیان میں

ذِكْرُ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَوَلَدِهٖ

ابراہیم علیہ السلام اور انکی اولاد کا بیان

(۱) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ اللّٰهِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ الْبَرِيَّةُ الْخَلْقُ ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے آپکو کہا کہ اے بہتر سب خلقت سے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر سب خلقت سے ابراہیم خلیل اللہ ہیں مسلم اور ابوداود اور ترمذی اس کے راوی۔ اور بریہ کے معنے ہیں خلق۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْكَرِيْمَ بْنَ الْكَرِيْمِ بْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ ابْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو خود بزرگ ہو اسکا باپ بھی بزرگ ہو دادا بھی بزرگ پڑدادا بھی بزرگ ہو سو یوسف علیہ السلام ہیں حضرت یعقوب کے بیٹے حضرت اسحاق کے پوتے حضرت ابراہیم کے پڑپوتے ف یعنے حضرت یوسف کے سوا یہ خاندانی بزرگی اور شرافت کہ جنکی چار پشت برابر پیغمبر ہوتے چلے آئے ہوں کسی کو حاصل نہیں ف اس حدیث سے حضرت یوسف علیہ السلام کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی بخاری اسکے راوی ہیں۔

ذِكْرُ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ

موسیٰ علیہ السلام کا بیان

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ وَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعٰلَمِيْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ عِنْدَ ذٰلِكَ يَدَهٗ فَلَطَمَ الْيَهُوْدِيَّ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى مُوْسٰى فَاِنَّ النَّاسَ يُصْعَقُوْنَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّفِيْقُ فَاِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ اَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ اَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ تَعَالٰى اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ قَوْلُهٗ اصْطَفٰى اَيِ اخْتَارَهٗ وَالصَّعْقَةُ الْمَوْتُ وَالْغَشْيُ وَبَاطِشٌ اَيْ اٰخِذٌ بِقَائِمَةِ الْعَرْشِ وَاَفَاقَ لِلْمَرِيْضِ وَالْمُغْمٰى عَلَيْهِ اِذَا عَادَ اِلٰى حَالِ صِحَّتِهٖ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک

مسلمان اور ایک یہودی آپس میں لڑے سو مسلمان نے کہا قسم ہے اُس کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب جہان سے چن لیا اور کہا یہودی نے قسم ہے اس کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو سب جہان سے چن لیا تب مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھا کر یہودی کو طمانچہ مارا پھر یہ خبر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو فرمایا کہ مجھکو موسیٰ سے بہتر نہ کہو اسلیے کہ مقرر سب لوگ قیامت میں صور کی آواز سے بیہوش ہوجائیں گے تو پہلے پہل میں ہوش میں آؤنگا تو ناگہاں میں موسیٰ کو دیکھوں گا اس طرح پر کہ عرش کا پایا پکڑے ہیں سو میں نہیں جانتا کہ موسیٰ علیہ السلام بھی بیہوش ہوگئے تھے پھر مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا مستثنیٰ لوگوں میں رہے جو بیہوش نہیں ہوئے لنائی کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں مصطفیٰ کے معنے ہیں کہ اُن کو پسند کیا اور صعقہ کے معنے ہیں موت اور بیہوشی اور باطش کے معنے ہیں کہ عرش کے پائے کو پکڑے ہوئے ہیں اور افاق کے معنے ہیں جبکہ بیمار اور بیہوش اپنی حالت صحت کیطرف عود کرے **ف** یعنے مسلمان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب پیغمبروں سے افضل کہتا تھا اور یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو افضل کہتا تھا تب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی یعنے اصل نبوت میں سب پیغمبر برابر ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو فضیلت ہے تو اور وجہ سے ہے خلاصہ یہ کہ اس طرح سے فضیلت نہ بیان کرو کہ اور پیغمبروں کی حقارت نکلے اسحدیث سے حضرت موسیٰ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔

ذکر یونس علیہ السلام

یونس علیہ السلام کا ذکر

(۱) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ مَا یَنْبَغِیْ لِعَبْدٍ اَنْ یَّقُوْلَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی وَنَسَبَهٗ اِلٰی اَبِیْهِ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَلَمْ یَذْکُرْ اَبُوْ دَاوٗدَ نَسَبَهٗ اِلٰی اَبِیْهِ قَوْلُهٗ وَنَسَبَهٗ اِلٰی اَبِیْهِ قَالَ بَعْضُهُمْ هٰذِهِ الْاَلْفَاظُ مُدْرَجَةٌ فِی الْحَدِیْثِ مِنْ کَلَامِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض فَاِنَّ یُوْنُسَ بْنَ مَتّٰی فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ مَنْسُوْبٌ اِلٰی اُمِّهٖ دُوْنَ اَبِیْهِ فَبَیَّنَ الرَّاوِیْ ذٰلِکَ بِقَوْلِهٖ وَنَسَبَهٗ اَیِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ اِلٰی اَبِیْهِ اَیْ دُوْنَ اُمِّهٖ لَا کَمَا فَعَلَتْ اَنَا مِنْ نِّسْبَتِهٖ اِلٰی اُمِّهٖ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بندے کو جائز نہیں کہ کہے کہ میں بہتر ہوں یونس متے کے بیٹے سے اور ان کو باپ کی طرف منسوب کیا شیخین اور ابوداود اس کے راوی اور ابوداود نے نسبت کا ذکر نہیں کیا اور بعضوں نے کہا کہ یہ الفاظ حدیث میں مندرج ہیں ابوہریرہ رض کی کلام سے اس واسطے کہ یونس بن متے حدیث میں اپنی ماں کی طرف منسوب ہے نہ باپ کیطرف راوی نے بیان کیا کہ حضرت نے انکو باپ کیطرف منسوب کیا ہے برخلاف اس کے کہ مینے کہا

ذکر داود علیہ السلام

داود علیہ السلام کا ذکر

(۱) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُفِّفَ عَلٰی دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ فَکَانَ یَاْمُرُ بِدَوَابِّهٖ اَنْ تُسْرَجَ فَیَقْرَءُ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ وَکَانَ لَا یَاْکُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ یَدَیْهِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہلکا اور آسان ہوگیا تھا داود علیہ

السلام پر پڑھنا زبور کا سودے اپنی سواری کے کسنے کا حکم کرتے تھے تو زبور کو زین کسنے سے پہلے پڑھ لیتے تھے اور نہ کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کے کسب سے بخاری اسکے راوی ہیں ف ایسی جلدی زبور کا پڑھ لینا حضرت داود کا معجزہ تھا اور باوجودیکہ بادشاہ تھے پر اپنے ہاتھ کے کسب سے کھاتے تھے یہ بڑے کمال کی بات ہے

ذکر سلیمان علیہ السلام

سلیمان علیہ السلام کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَتِ امْرَاَتَانِ وَمَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اَحَدِهِمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاکَمَا اِلٰی دَاوٗدَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَضٰی بِهِ لِلْکُبْرٰی فَخَرَجَتَا اِلٰی سُلَیْمَانَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِالسِّکِّیْنِ اَشُقُّهُ بَیْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰی لَا تَفْعَلْ یَرْحَمُکَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰی بِهِ لِلصُّغْرٰی اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو عورتیں تھیں انکے ساتھ اُن کے دو بیٹے تھے سو بھیڑیا آیا اور ایک عورت کے بیٹے کو لے گیا تو وہ عورت اپنے ساتھ والی عورت سے کہنے لگی کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لے گیا ہے سو وہ دونوں داؤد علیہ السلام کے پاس مقدمہ فیصل کروانے کو آئیں اُنہوں نے وہ لڑکا بڑی عورت کو دلوایا پھر وہ دونو نکل کر سلیمان علیہ السلام کے پاس آئیں اور ان سے یہ حال کہا تو سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ میرے پاس چھری لاؤ تاکہ میں اس لڑکے کو کاٹ کر آدھا آدھا ان دونوں عورتوں کو دوں تو چھوٹی عورت نے کہا خدا تجھ پر رحم کرے ایسا نہ کر یہ لڑکا اس بڑی عورت کا ہے یعنے اپنا دعوی چھوڑ دیا دوسری کو دیجیے تو سلیمان علیہ السلام نے وہ لڑکا چھوٹی عورت کو دلایا شیخین اور نسائی اس کے راوی ہیں ف جب چھوٹی عورت کو درد آیا تو معلوم ہوا کہ وہ لڑکا اسی کا ہے اسی واسطے سلیمان علیہ السلام نے اسی کو دلوایا اگر بڑی کا ہوتا تو وہ اس کے کاٹنے پر راضی نہ ہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب گواہ نہ ہوں تو حاکم کو لازم ہے کہ قرائن اور قیاس پر عمل کرے اس حدیث سے سلیمان علیہ السلام کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَنٰی سُلَیْمَانُ بَیْتَ الْمُقَدَّسِ سَاَلَ اللّٰهَ خِلَالًا ثَلٰثَةً سَاَلَهُ حُکْمًا یُصَادِفُ حُکْمَهُ فَاُوْتِیَهُ وَسَاَلَهُ مُلْکًا لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ فَاُوْتِیَهُ وَسَاَلَهُ حِیْنَ فَرَغَ مِنْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ اَنْ لَّا یَاْتِیَهُ اَحَدٌ لَا یَنْهَزُهُ اِلَّا الصَّلٰوةُ فِیْهِ اَنْ یَّخْرُجَ مِنْ خَطِیْئَتِهٖ کَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ اَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ وَیَنْهَزُهٗ اَیْ یَدْفَعُهٗ وَیُحَرِّکُهٗ ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس کو بنایا تو خدا تعالے سے تین باتیں مانگیں پہلی یہ کہ ان کا حکم خدا کے حکم کے مطابق پڑے سو خدا تعالے نے ان کو یہ بات عنایت کی دوسری یہ کہ انہوں نے ایسی بادشاہی مانگی جو ان کے بعد پھر ویسی کسی کو نہ ملے سو خدا نے انکو یہ بات بھی دی اور تیسری بات خدا سے یہ مانگی جب کہ بیت المقدس کے بنانے سے فارغ ہوئے کہ جو کوئی اس مسجد میں آوے اس حال میں کہ اسکے ملنے کا کوئی سبب نہ ہو یہ کہ نکالے اسکو گناہ سے مثل اس دن کے کہ ماں

کے پیٹ سے پیدا ہوا نسائی اسکے راوی میں یُنَھْنِھُہٗ کے معنے ہیں اسکو ہٹاتا ہے اور ہلاتا ہے ف احدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص بیت المقدس میں نماز پڑھے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوجاتا ہے کہ گویا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا

ذِکْرُ اَیُّوْبَ عَلَیْہِ السَّلَامُ

ایوب علیہ السلام کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا اَیُّوْبُ یَغْتَسِلُ عُرْیَانًا خَرَّ عَلَیْہِ رِجْلُ جَرَادٍ مِّنْ ذَھَبٍ فَجَعَلَ یَحْتَثِیْ فِیْ ثَوْبِہٖ فَنَادَاہُ رَبُّہٗ یَا اَیُّوْبُ اَلَمْ اَکُنْ اَغْنَیْتُکَ عَمَّا تَرٰی قَالَ بَلٰی یَا رَبِّ وَلٰکِنْ لَا غِنٰی بِیْ عَنْ بَرَکَتِکَ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ حضرت ایوب برہنہ نہا رہے تھے تو انپر سونے کی ٹڈیوں کا ایک جھنڈ گر پڑا تو حضرت ایوب چلو بھر بھر کر اپنے کپڑے میں رکھنے لگے سو اُنکے رب نے انکو پکارا کہ اے ایوب ؑ کیا میں نے تجھ کو مالدار اور ان سونے کی ٹڈیوں سے بے پروا نہیں کر دیا یعنے تو محتاج نہیں کیوں اُنکو سمیٹتا ہے حضرت ایوب نے کہا کہ تیری عزت کی قسم مجھکو مال کی تو کچھ پروا نہیں لیکن تیری برکت اور عنایت کی ہوئی چیز سے مجھکو بے پرواہی نہیں بخاری اور نسائی اسکے راوی ہیں ف یعنے اس مال کا لینا محتاجی کے سبب سے نہیں ہے بلکہ تیری عطا سمجھ کر لیتا ہوں کہ غلام مالک کی عطا کی ہوئی چیز سے کسی حالت میں بے پروا نہیں ہوسکتا کہ اُسکو خوشی مالک کی مہربانی پر ہے مثال پر معلوم ہوا اگر مالدار بے طمع اور بے تلاش ملے تو اس کو عنایت خدا سمجھ کر لے لینا توکل کے مخالف نہیں۔

ذِکْرُ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ

عیسے علیہ السلام کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ مِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا یَمَسُّہُ الشَّیْطَانُ حِیْنَ یُوْلَدُ فَیَسْتَھِلُّ صَارِخًا مِّنْ مَّسِّ الشَّیْطَانِ اِیَّاہُ اِلَّا مَرْیَمَ وَابْنَھَا اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ الْاِسْتِھْلَالُ صِیَاحُ الْمَوْلُوْدِ عِنْدَ الْوِلَادَۃِ وَالصُّرَاخُ الصِّیَاحُ وَالْبُکَاءُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا لڑکا پیدا نہیں ہوتا مگر کہ شیطان اسکو چوکتا ہے جبکہ وہ پیدا ہوتا ہے سو وہ رو اٹھتا ہے چلا کر شیطان کے چوکنے سے مگر مریم کو اور ان کے بیٹے کو شیطان نے ہاتھ نہیں لگایا شیخین اسکے راوی ہیں استہلال کے معنے ہیں چلانا بچے کا وقت پیدا ہونے کے اور صراخ کہتے ہیں چلا کر رونے کو ف حضرت مریم کی ماں نے اُن کی اولاد کے لیئے دعا مانگی تھی کہ شیطان کا انپر دخل نہ ہو چنانچہ قرآن مجید میں بھی وہ دعا مذکور ہے اس واسطے اللہ تعالے نے اُنکو شیطان کے چھونے سے بچایا۔

(۲) وَعَنْہُ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِابْنِ مَرْیَمَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ لَیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ نَبِیٌّ وَالْاَنْبِیَاءُ اِخْوَۃٌ اَبْنَاءُ عَلَّاتٍ اُمَّھَاتُھُمْ شَتّٰی وَدِیْنُھُمْ وَاحِدٌ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ اِذَا کَانَ الْاِخْوَۃُ لِاَبٍ وَاحِدٍ وَاُمَّھَاتٍ شَتّٰی کَانُوْا اَبْنَاءَ عَلَّاتٍ وَصِدْقُ اَبْنَاءِ

اَخْیَافٍ وَاِذَا کَانُوْا اَخْوَۃً لِاَبٍ وَّاحِدٍ وَاُمٍّ وَّاحِدٍ فَھُمْ اَعْیَانٌ ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور لوگوں کی نسبت قریب تر ہوں عیسے بن مریم سے دنیا میں اور آخرت میں میرے اور انکے درمیان کوئی نبی نہیں اور پیغمبر آپس میں سوتیلے بھائی ہیں ان کی مائیں جدی جدی ہیں اور سب کا دین ایک ہے شیخین ابوداود اس کے راوی ہیں جب باپ ایک ہو اور مائیں جدی جدی ہوں تو انکو علاتی بھائی کہتے ہیں اور مان ایک ہو اور باپ جدے جدے ہو تو ان کو اخیافی بھائی کہتے ہیں اور جب ماں باپ دونوں ایک ہی ہوں تو انکو عینی بھائی کہتے ہیں ف یعنے سب پیغمبروں کا دین ایک ہے یعنے توحید اور عبادت اور شریعتیں مختلف ہیں تو گویا پیغمبر سوتیلے بھائی ہیٹرے اور یہ جو فرمایا کہ میں عیسے کے قریب تر ہوں یعنے یہود عیسیٰ کی پیغمبری کو منکر تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکی پیغمبری ثابت کی اور انکی حقیت کے گواہ ہوئے

ذِکْرُ الْخِضْرِ عَلَیْہِ السَّلَامُ

خضر علیہ السلام کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سُمِّیَ بِذٰلِکَ لِاَنَّہٗ جَلَسَ عَلٰی فَرْوَۃٍ بَیْضَاءَ فَاھْتَزَّتْ تَحْتَہٗ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلْفَرْوَۃُ قِطْعَۃُ نَبَاتٍ مُجْتَمِعَۃٍ یَابِسَۃٍ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خضر کا نام تو اسی واسطے خضر ہوا کہ وہ صاف چٹی زمین پر بیٹھے تو وہ اُن کے نیچے سے سرسبز ہوگئی ف خضر کا نام ایسا ہے خضر کہتے ہیں سرسبز کو جیسے ان کی برکت سے زمین سرسبز ہوگئی تو وے خضر مشہور ہوگئے یعنے سرسبز اور خضر جمہور کے نزدیک زندہ ہیں اور بعض کے نزدیک زندہ نہیں فروہ کے معنے میں ایک ٹکڑا اکٹھا کیا ہوا سوکھی گھاس کا۔

اَلتَّخْیِیْرُ بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ

پیغمبروں کو ایک دوسرے پر فضیلت دینے کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُخَیِّرُوْنِیْ بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھ کو سب پیغمبروں سے افضل نہ کہو ابوداؤد اسکے راوی ہیں

اَلْبَابُ الثَّانِیْ فِیْ فَضَائِلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَنَاقِبِہٖ

دوسرا باب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل اور مناقب کے بیان میں

(۱) عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا خَطِیْبُھُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُھُمْ اِذَا اَیِسُوْا وَلِوَاءُ الْحَمْدِ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ وَاَنَا اَکْرَمُ وُلْدِ اٰدَمَ عَلٰی رَبِّیْ وَلَا فَخْرَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سب لوگوں

کے پہلے قبر سے نکلوں گا جب کہ لوگ قبروں سے) اٹھائے جائیں گے اور میں انکا پیشرو اور کھینچنے والا ہونگا جب کہ وہ جنت کیطرف چلیں گے اور میں ان میں کلام کروں گا جب کہ وہ (عذر سے) چپ ہو رہیں گے اور میں انکو خوشخبری دونگا جب کہ نا امید ہو جائیں گے اور حمد کا نشان اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں اپنے رب کے نزدیک سب اولاد آدم سے بزرگ ہوں اور یہ فخر کی بات نہیں ہے۔ ترمذی اسکے راوی ہیں

(۲) وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ کُنْتُ اَنَا اِمَامَ النَّبِیِّیْنَ وَخَطِیْبَھُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِھِمْ غَیْرَ فَخْرٍ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن سب پیغمبروں کا امام اور خطیب ہونگا اور میں ہی ان میں اول (شفاعت کروں گا) اس میں کوئی فخر نہیں ہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ جَابِرٍ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَھُنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ کَانَ کُلُّ نَبِیٍّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِہٖ خَاصَّۃً وَبُعِثْتُ اِلَی الْاَحْمَرِ وَالْاَسْوَدِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طَیِّبَۃً وَّطَھُوْرًا وَّمَسْجِدًا فَاَیُّمَا رَجُلٍ اَدْرَکَتْہُ الصَّلٰوۃُ صَلّٰی حَیْثُ کَانَ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ عَلَی الْعَدُوِّ بَیْنَ یَدَیْ مَسِیْرَۃِ شَھْرٍ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَۃَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو پانچ فضیلتیں ملیں کہ مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں ملیں ہر پیغمبر فقط اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور میں سرخ اور سیاہ سب کی طرف بھیجا گیا ہوں یعنے میں تمام عالم کے لوگوں کا پیغمبر ہوں۔ اور حلال ہوئے میرے واسطے غنیمت کے مال اور مجھ سے پہلے کسی کو حلال نہیں ہوئے اور میرے واسطے ساری زمین پاک کرنے والی اور سجدہ گاہ مقرر ہوئی یعنے ہر جگہ نماز اور تیمم درست ہے سو میری امت میں سے جس مرد کو جہاں نماز کا وقت ملے وہاں نماز پڑھ لیوے اور مجھ کو دشمن پر فتح نصیب ہوئی رعب اور خوف سے مہینے بھر کی راہ تک اور مجھ کو شفاعت دار تبہ عنایت ہوا شیخین اور نسائی اس کے راوی ہیں اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے اور میں جوامع الکلم کے ساتھ بھیجا گیا ہوں ف ان پانچ چیزوں میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب پیغمبروں سے افضل ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رعب یہ تھا کہ بادشاہ روم کا خوف کھاتا تھا اور یہود و نصاریٰ کو سوائے عبادت خانے کے اور جگہ نماز پڑھنا درست نہ تھا اور تیمم کا حکم بھی نہ تھا امت محمدی کو تمام زمین پر نماز اور تیمم کا حکم ہوا اور غنیمت کا مال بھی اسی امت کو درست ہوا اور قیامت میں پہلے پہل حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی شفاعت نہ کر سکے گا اور تمام عالم کی نبوت کا رتبہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا کسیکو حاصل نہیں ہوا اور جوامع الکلم اس کو کہتے ہیں جس میں لفظ تھوڑے ہوں اور مطلب بہت ہو جیسے قرآن اور حدیث کہ جن کے معانی کی کوئی حد نہیں ہے

(۱) وَعَنْ حُذَیْفَۃَ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فُضِّلْنَا عَلَی النَّاسِ بِثَلٰثٍ جُعِلَتْ

صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُورًا إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم کو فضیلت ملی لوگوں پر تین چیزوں سے ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کیطرح مقرر ہوئیں اور ہمارے لیے ساری زمین سجدہ گاہ ٹھیرائی گئی اور اس کی مٹی ہمارے لیے پاک کرنے والی مقرر ہوئی جبکہ ہم کو پانی نہ ملے مسلم اس کے راوی ہیں

(۵) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ النَّبِيِّيْنَ نَبِيٌّ اِلَّا اُعْطِيَ مِنَ الْاٰيَاتِ مَا مِثْلُهٗ اٰمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ وَحْيًا اَوْحَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيَّ فَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیغمبروں میں سے کوئی پیغمبر نہیں مگر کہ اسکو معجزے دیے گئے اس قدر کہ آدمی اس پر ایمان لائیں اور مجھکو تو وہ چیز دی گئی جو وحی ہے یعنے قرآن جسکو خدا نے میری طرف بھیجا سو میں امید کرتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے تابعدار سب پیغمبروں سے زیادہ ہوں گے شیخین اسکے راوی ہیں **ف** یعنے ہر پیغمبر کو خدا نے معجزے دیے کہ جس سے انکی راستی اور پیغمبری ثابت ہوجاے اور لوگ انپر ایمان لائیں لیکن حضرت کا معجزہ یعنے قرآن خدا کا کلام سب معجزوں سے نرالا اور افضل ہے کہ یہ معجزہ قیامت تک باقی ہے اور پیغمبروں کے معجزے باقی نہیں رہے اور جب قیامت تک باقی رہا تو ہر زمانے میں قیامت تک لوگ مسلمان ہوتے چلے جائیں گے اس واسطے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت سب پیغمبروں کی امتوں سے زیادہ ہوگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت اور بلاغت کا عرب میں بہت چرچا تھا اس واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن ملا اور کفار کو حکم ہوا کہ اگر تم کو آپ کی پیغمبری میں شبہ ہو تو ایک سورہ کے برابر کہو کسی سے نہ ہوسکا سب فصحاے عرب عاجز ہوگئے اور اعجاز قرآنی کے سبب سے قرآن میں اختلاف نہیں پڑا اسواسطے کہ اسلام میں بہت مذاہب ہوگئے ہیں ہر شخص اپنے مذہب کے موافق بنالیتا برخلاف توریت انجیل کے کہ اسمیں اعجاز نہ تھا اسی واسطے اس میں تحریف ہوگئی حتے کہ اصل الفاظ کا پتہ ملنا دشوار ہے

(۶) **وَعَنْهُ** رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ مِنْهُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں پیدا ہوا بنی آدم کے عمدہ اور بہتر زمانے والوں سے ایک زمانے والوں کے بعد دوسرے زمانہ والوں سے یہانتک کہ میں ان زمانے والوں میں سے ہوا جن سے ہوا **ف** یعنے حضرت آدمؑ کے زمانے سے حضرتؐ کے زمانے تک حضرتؐ کے باپ دادا شریف اور عمدہ خاندان تھے اور یہ مطلب نہیں کہ مسلمان تھے

(۷) **وَعَنْهُ** رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بُيُوْتًا فَاَحْسَنَهَا وَاَجْمَلَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيَتَعَجَّبُوْنَ لَهٗ وَيَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ فَاَنَا تِلْكَ اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ اَخْرَجَهُ

الشیخان ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری مثل اور مجھ سے پہلے پیغمبروں کی مثل اس مرد کی مثل ہے جس نے ایک گھر بنایا اور اسکو پورا بنایا اور اسکو خوب سجایا اور چمکایا مگر ایک اینٹ کا مقام اس کے ایک گوشے میں خالی چھوڑ دیا اور لوگ اس مکان میں گھومنے لگے اس سے تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کہ اس مکان میں اینٹ کیوں نہ رکھی گئی سو وہ اینٹ میں ہوں اور میں نے پیغمبروں کو ختم کر دیا ہے شیخین اس کے راوی ہیں۔

(۸) **وَعَنْ** انس رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰتِیْ بَابَ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاَسْتَفْتِحُ فَیَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَیَقُوْلُ بِکَ اُمِرْتُ اَنْ لَّا اَفْتَحَ لِاَحَدٍ قَبْلَکَ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں آؤنگا بہشت کے دروازے پر قیامت کے دن سو میں کہوں گا کہ دروازہ کھلے تو چوکیدار کہے گا تو کون ہے میں کہوں گا کہ میں محمد ہوں تو چوکیدار کہے گا کہ تجھ ہی کا مجھکو حکم ہوا ہے کہ نہ کھولوں کسی سے تجھ سے پہلے مسلم اس کے راوی ہیں

(۹) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَخَذَ بِیَدِیْ حَتّٰی خَرَجَ اِلٰی بَطْحَاءِ مَکَّۃَ فَاَجْلَسَنِیْ وَخَطَّ عَلَیَّ خَطًّا وَقَالَ لَا تَبْرَحَنَّ مِنْ خَطِّکَ فَاِنَّہٗ سَیَنْتَہِیْ اِلَیْکَ رِجَالٌ فَلَا تُکَلِّمْہُمْ فَاِنَّہُمْ لَنْ یُّکَلِّمُوْکَ ثُمَّ مَضٰی حَیْثُ اَرَادَ فَبَیْنَا اَنَا جَالِسٌ فِیْ خَطِّیْ اِذَا اَنَا بِرِجَالٍ کَاَنَّہُمُ الزُّطُّ اَشْعَارُہُمْ تُوَارِیْ اَجْسَامَہُمْ لَا اَرٰی عَوْرَۃً وَلَا اَرٰی قَشْرًا وَیَنْتَہُوْنَ اِلَیَّ لَا یُجَاوِزُوْنَ الْخَطَّ ثُمَّ یَصْدُرُوْنَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی کَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ جَاءَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جَالِسٌ فَدَخَلَ عَلٰی خَطِّیْ فَتَوَسَّدَ فَخِذِیْ فَرَقَدَ وَکَانَ اِذَا رَقَدَ نَفَخَ فَبَیْنَا اَنَا قَاعِدٌ وَھُوَ مُتَوَسِّدٌ فَخِذِیْ اِذَا اَنَا بِرِجَالٍ عَلَیْھِمْ ثِیَابٌ بِیْضٌ اَللّٰہُ اَعْلَمُ مَا بِھِمْ مِنَ الْجَمَالِ فَانْتَھَوْا اِلَیَّ فَجَلَسَ طَائِفَۃٌ مِّنْھُمْ عِنْدَ رَاْسِہٖ وَطَائِفَۃٌ عِنْدَ رِجْلَیْہِ ثُمَّ قَالُوْا بَیْنَھُمْ مَا رَاَیْنَا عَبْدًا قَطُّ اُوْتِیَ مِثْلَ مَا اُوْتِیَ ھٰذَا النَّبِیُّ اِنَّ عَیْنَیْہِ تَنَامَانِ وَقَلْبُہٗ یَقْظَانُ اُضْرِبُوْا لَہٗ مَثَلًا مَثَلُ سَیِّدٍ بَنٰی قَصْرًا ثُمَّ جَعَلَ مَاْدُبَۃً وَدَعَا النَّاسَ اِلٰی طَعَامِہٖ وَشَرَابِہٖ فَمَنْ اَجَابَہٗ اَکَلَ مِنْ طَعَامِہٖ وَشَرِبَ مِنْ شَرَابِہٖ وَمَنْ لَّمْ یُجِبْہُ عَاقَبَہٗ قَالَ ثُمَّ ارْتَفَعُوْا وَاسْتَیْقَظَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعْتُ مَا قَالَ ھٰؤُلَاءِ وَھَلْ تَدْرِیْ مَنْ ھُمْ قُلْتُ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ھُمُ الْمَلَائِکَۃُ قَالَ فَتَدْرِیْ مَا الْمَثَلُ الَّذِیْ ضَرَبُوْہُ قُلْتُ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ الرَّحْمٰنُ بَنَی الْجَنَّۃَ وَدَعَا عِبَادَہٗ اِلَیْھَا فَمَنْ اَجَابَہٗ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَمَنْ لَّمْ یُجِبْہُ عَاقَبَہٗ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ وَالْمُرَادُ بِالْقَشْرِ الشَّیْءُ اَیْ اَرٰی عَوْرَۃً مُنْکَشِفَۃً مِنْھُمْ وَلَا اَرٰی عَلَیْھِمْ ثِیَابًا تُغَطِّیْ عَوْرَاتِھِمْ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عشا کی نماز پڑھی پھر پھرے پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مکے کی پتھریلی زمین کی طرف نکلے پھر آپ نے مجھکو بٹھایا اور میرے گرد لکیر کھینچی اور فرمایا کہ نہ نکلیو اپنی لکیر سے سو مقرر شان یہ ہے کہ

کچھ مرد مجھ تک پہونچیں گے سو اُن سے بات نکریو کہ وہ تجھ سے ہرگز کلام نہ کرینگے پھر آپ چلے گئے جہاں چاہا سو جس حالت میں میں اپنی لکیر میں بیٹھا تھا کہ اچانک کچھ مرد میرے پاس آئے گویا کہ وہ رط کی قوم سے تھے اُن کے بالوں نے انکے بدنوں کو ڈھانک لیا تھا نہ میں ان کا ستر دیکھتا تھا اور نہ میں ان پر کپڑا دیکھتا تھا مجھ تک پہونچتے تھے لیکن لکیر سے آگے نہ بڑھتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف پھر جاتے تھے یہاں تک کہ پچھلی رات ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں بیٹھا ہوا تھا پھر میری لکیر کے اندر داخل ہوئے اور میری ران پر سر رکھ کر لیٹ گئے اور جب آپ سو جاتے تھے تو کھراٹے لیتے تھے سو جس حالت میں کہ میں بیٹھا ہوا تھا اور آپ میرے ران پر سر رکھکر سوئے ہوئے تھے کہ ناگہان کچھ مرد سفید کپڑے پہنے ہوئے آئے خدا جانتا ہے جس قدر وہ خوب صورت تھے سو وہ مجھ تک پہونچے سو ان میں سے ایک گروہ حضرت کے سر کے پاس بیٹھ گیا اور ایک گروہ آپ کے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا پھر وہ آپس میں کہنے لگے کہ ہمنے ایسا بندہ کبھی نہیں دیکھا کہ اس کو نعمت ملی ہو جو اس پیغمبر کو ملی مقرر اسکی دونوں آنکھیں سوتی ہیں اور اسکا دل جاگتا اس کی کوئی مثل بیان کرو اس کی مثل اس سردار کی سی مثل ہے جس نے محل بنایا پھر اس میں عام کھانا پکایا اور لوگوں کو اپنے کھانے پینے کیطرف بلایا سو جس نے اُسکا کہنا مانا اُس نے اسکا کھانا کھایا اور پانی پیا اور جس نے اُسکا کہا نہ مانا اسکو اس نے سزا دی پھر وہ اُٹھ گئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جاگے پھر فرمایا تو نے سنا جو انہوں نے کہا اور کیا تو جانتا ہے وہ کون تھے میں نے کہا کہ اللہ اور اُسکا رسول خوب جانتے ہیں فرمایا وہ فرشتے تھے پھر فرمایا کہ تو جانتا ہے کیا مطلب ہے اس مثال کا جو اُنہوں نے بیان کی میں نے کہا کہ خدا اور اسکا رسول خوب جانتے ہیں فرمایا کہ خدا نے بہشت بنایا اور اپنے بندوں کو اس کیطرف بلایا سو جس نے اسکا کہنا مانا وہ بہشت میں داخل ہوا اور جس نے اسکا کہا نہ مانا اس کو عذاب کرے گا ترمذی اسکے راوی ہیں اور اسکو صحیح کہتے ہیں اور مراد ساتھ فشر کے کپڑا ہے یعنے میں نے ان کا کوئی ستر کھلا ہوا دیکھا اور نہ میں نے اپنے کوئی کپڑا دیکھا جو ان کے ستروں کو ڈھانکے ہو

(۱۰) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ رض قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ رض فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا نَفْسِيْ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ عُمَرُ رض فَاِنَّهٗ الْاٰنَ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰنَ يَا عُمَرُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ **ترجمہ** عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ حضرت عمر فاروق رض کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے تو عمر رض نے کہا یا حضرت آپ میرے نزدیک ہر چیز سے زیادہ تر پیارے ہو سوائے میری جان کے یعنے میں آپ کو اپنی جان سے زیادہ محبوب نہیں رکھتا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہے ایمان کامل قسم ہے اُس کی جسکے قابو میں میری جان ہے یہانتک کہ ہوں میں تیرے نزدیک بہت پیارا تیری جان سے تو حضرت عمر فاروق رض نے کہا کہ مقرر شان یہ ہے کہ اب آپ میرے نزدیک میری جان سے بھی زیادہ پیارے ہو تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمر اب تیرا ایمان کامل ہوا بخاری اسکے راوی ہیں

(۱۱) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اَحَدِکُمْ یَوْمٌ وَلَا یَرَانِیْ ثُمَّ لَاَنْ یَّرَانِیْ اَحَبُّ اِلَیْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مَعَهُمْ قَالُوْهُ عَلٰی اَنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ نَفْسَهٗ اِلَیْهِمْ وَعَرَّفَهُمْ بِمَا یَحْدُثُ بَعْدَهٗ مِنْ تَمَنِّیْ لِقَائِهٖ عِنْدَ فَقْدِهِمْ مَا کَانُوْا یُشَاهِدُوْنَ مِنْ بَرَکَاتِهٖ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَامُهٗ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اسکی جس کے قابو میں محمدؐ کی جان ہے کہ البتہ تم میں سے کسی پر ایک دن آویگا اور مجھکو نہ دیکھے گا پھر بیشک میرا دیکھنا اسکے نزدیک محبوب تر ہوگا اس کے گھر والوں اور مال سے باوجود مال اور گھر والوں کے سو اصحابؓ نے اس کی یہ تعبیر کی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں اپنی موت کی خبر دی ہے اور ان کو بتلایا کہ لوگ آپ کی وفات کے بعد آپ کی ملاقات کی آرزو کریں گے جو آپ کی برکتوں کا مشاہدہ کیا کرتے تھے انپر اللہ کا درود اور سلام ہو

ف اس میں اشارہ ہے کہ اصحاب حضرت صلعم کے صحبت کو غنیمت جانیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف دیدار کی یہ تاثیر تھی کہ دسہم یقین کامل ہوتا تھا آداب اور نیک اخلاق حاصل ہوتے تھے اس واسطے اصحاب کو حضرت صلعم کی صحبت اپنے اہل وعیال اور مال سے زیادہ محبوب تھے شیخین اسکے راوی ہیں اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں

(۱۲) **وَعَنْهُ** رض قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰی وَجَبَتْ لَکَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَاٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ **ترجمہ** اور انہیں سے روایت ہے کہ کسیںے پوچھا یا حضرت صلعم آپ کو پیغمبری کب ملی فرمایا کہ مجھکو پیغمبری ملی حالانکہ آدم روح اور جسم کے درمیان تھے یعنے ابھی ان کا جسم زمین پر پڑا ہوا تھا انکی روح نے انکے جسم سے تعلق نہیں پکڑا تھا ترمذی اس کے راوی ہیں اور اسکو صحیح کہا ہے

(۱۳) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُکِّلَ بِهٖ قَرِیْنُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِیْنُهٗ مِنَ الْمَلَائِکَةِ قَالُوْا وَاِیَّاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِیَّایَ اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِیْ عَلَیْهِ فَاَسْلَمَ فَلَا یَاْمُرُنِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَقَدْ تَقَدَّمَ فِیْ کِتَابِ الْغَیْرَةِ مِنْ حَدِیْثِ عَائِشَةَ بِمَعْنَاهُ اَلْقَرِیْنُ الْمُصَاحِبُ وَکُلُّ اِنْسَانٍ فَمَعَهٗ قَرِیْنٌ مِّنَ الْمَلَائِکَةِ یَاْمُرُهٗ بِالْخَیْرِ وَیَحُثُّهٗ عَلَیْهِ وَقَرِیْنٌ مِّنَ الشَّیَاطِیْنِ یَاْمُرُهٗ بِضِدِّ ذٰلِکَ وَیَحُثُّهٗ عَلَیْهِ **ترجمہ** ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی نہیں مگر کہ ایک شیطان اسکا ساتھی اسکے ساتھ رہنے والا مقرر کیا گیا ہے اور ایک فرشتہ اسکا ساتھی اسکے ساتھ رہنے والا مقرر کیا گیا ہے لوگوں نے کہا کہ کیا آپ کے ساتھ بھی یا رسول اللہ شیطان اور فرشتہ مقرر ہے آپ نے فرمایا میرے ساتھ بھی ہے لیکن خدا نے مجھکو اس پر غالب کر دیا ہے سو وہ مسلمان ہوگیا ہے تابعدار ہے سو مجھکو نیکی کے سوا اور کچھ نہیں بتلاتا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کا ساتھی شیطان مسلمان ہوگیا ہے اور یہی مذہب ہے اہل سنت والجماعت کا کہ پیغمبروں کے سوا اور کتنا ہوں

سے معصوم نہیں مسلم اس کے راوی ہیں اور پہلے گزر چکی ہے کتاب الغیبۃ میں حدیث عائشہؓ کی اس کے معنے ہیں اور قرین ساتھی کو کہتے ہیں اور ہر آدمی کے ساتھ ایک فرشتہ ساتھی ہے جو اس کو نیکی بتلاتا ہے اور اس کی رغبت دلاتا ہے اور ایک شیطان اسکا ساتھی ہے جو اسکو بدکام بتلاتا ہے اور اس کی رغبت دلاتا ہے

(۱۴) **وَعَنْ** انسؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہیں جو مجھکو سلام کہے مگر کہ اللہ تعالیٰ میری روح مجھکو پھیر دیتا ہے یہانتک کہ میں اسکو جواب دیتا ہوں ابوداؤد اسکے راوی **ف** یہ مراد نہیں کہ آپ کا روح بدن میں نہیں ہوتا اس وقت پھر آتا ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم رب العزت کے مشاہدہ میں مشغول ہوتے ہیں سو روح پھیرنے سے اپکا ہوش میں آنا ہے اس استغراق سے ۔ لمعات

(۱۵) **وَعَنْہُ** قَالَ لَمَّا کَانَ الْیَوْمُ الَّذِیْ دَخَلَ فِیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ اَضَاءَ مِنْہَا کُلُّ شَیْءٍ فَلَمَّا کَانَ الْیَوْمُ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ اَظْلَمَ مِنْہَا کُلُّ شَیْءٍ وَمَا نَفَضْنَا اَیْدِیَنَا مِنْ دَفْنِہٖ حَتّٰی اَنْکَرْنَا قُلُوْبَنَا اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** اور انہیں سے روایت ہے کہ جس دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں داخل ہوئے تھے اس دن مدینے کی ہر چیز روشن ہوگئی تھی پھر جس دن آپ کا انتقال ہوا تو اس کی ہر چیز سیاہ ہوگئی اور ہمنے آپ کے دفنانے سے ابھی ہاتھ نہیں جھاڑے تھے یہانتک کہ ہمنے اپنے دلوں کو مخالف پایا ترمذی اسکے راوی میں **ف** یعنے انہیں شک شکوک پیدا ہونے لگے

(۱۶) **وَعَنِ** ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَبِّ اِنَّہُنَّ اَضْلَلْنَ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ وَقَوْلُہٗ اِنْ تُعَذِّبْہُمْ فَاِنَّہُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَہُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ فَرَفَعَ یَدَیْہِ وَقَالَ اَللّٰھُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ وَبَکٰی فَقَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ یَا جِبْرِیْلُ اِذْہَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ وَرَبُّکَ اَعْلَمُ فَسَلْہُ مَا یُبْکِیْہِ فَاَتَاہُ جِبْرَئِیْلُ فَسَاَلَہٗ فَاَخْبَرَہٗ بِمَا قَالَ وَھُوَ اَعْلَمُ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا جِبْرَئِیْلُ اِذْہَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ فَقُلْ لَہٗ اِنَّا سَنُرْضِیْکَ فِیْ اُمَّتِکَ وَلَا نَسُوْءُکَ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ **ترجمہ** ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی کہ اے میرے رب انہوں نے بہت آدمیوں کو گمراہ کردیا ہے سو جو میری تابع ہوا وہ میرا ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو تو بہت بخشنے والا ہے مہربان اور یہ آیت پڑھی اگر تو انکو عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخشدے تو تیمیک تو ہی ہے غالب حکمت والا حضرت نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور کہا الٰہی میری امت کو بخشدے اور رونے لگے تو اللہ عزوجل نے فرمایا کہ اے جبرئیل محمد کے پاس جا اور تیرا رب خوب جانتا ہے اور اُن سے پوچھ کہ آپ کے رونے کا کیا سبب ہے تو جبرئیل نے آکر آپ سے پوچھا پھر جبرئیل نے خدا تعالےٰ کو خبر دی جو کہا تھا اور اللہ جانتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے

فرمایا کہ اے جبریل محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جا اور اُن سے کہدے کہ ہم آپ کو آپ کی امت کے حق میں راضی کردیں گے اور رنجیدہ نہ کرینگے مسلم اسکے راوی ہیں

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِیْ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ وَمَنَاقِبِهِمْ وَفِیْهِ خَمْسَةُ فُصُوْلٍ

تیسرا باب اصحاب کے فضائل اور مناقب کے بیان میں اور اسمیں پانچ فصل ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ ذِکْرِ فَضَائِلِهِمْ عَلَی الْاِجْمَالِ

پہلی فصل انکے مجمل فضائل کے بیان میں

(۱) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ اُمَّتِیْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ رض فَلَا اَدْرِیْ اَذَکَرَ بَعْدَ قَرْنِهٖ قَرْنَیْنِ اَوْ ثَلٰثَةً ثُمَّ اِنَّ بَعْدَهُمْ قَوْمًا یَشْهَدُوْنَ وَلَا یُسْتَشْهَدُوْنَ وَیَخُوْنُوْنَ وَلَا یُؤْتَمَنُوْنَ وَیَنْذُرُوْنَ وَلَا یُوْفُوْنَ وَیَظْهَرُ فِیْهِمُ السِّمَنُ زَادَ فِیْ رِوَایَةٍ وَیَحْلِفُوْنَ وَلَا یُسْتَحْلَفُوْنَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَزَادَ فِیْ رِوَایَةٍ لِلشَّیْخَیْنِ وَلِلتِّرْمِذِیِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ یَمِیْنَهٗ وَیَمِیْنُهٗ شَهَادَتَهٗ اَلْقَرْنُ الْعَصْرُ وَهِیَ الْاُمَّةُ فِیْ کُلِّ عَصْرٍ مِنَ الْاَعْصَارِ کُلَّمَا انْقَضٰی عَصْرٌ سُمِّیَ اَهْلُهٗ قَرْنًا سَوَآءٌ طَالَ اَوْ قَصُرَ وَاَرَادَ بِقَوْلِهٖ قَرْنِیْ اَصْحَابَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُهٗ وَیَظْهَرُ فِیْهِمُ السِّمَنُ یَحْتَمِلُ اَنَّهٗ اَرَادَ اَنَّهُمْ یُحِبُّوْنَ التَّوَسُّعَ فِی الْمَاْکِلِ وَالْمَشَارِبِ وَهِیَ اَسْبَابُ السِّمَنِ وَقِیْلَ الْمَعْنٰی اَنَّهُمْ یُحِبُّوْنَ الْاِسْتِکْثَارَ مِنَ الْاَمْوَالِ وَیَدَّعُوْنَ مَا لَیْسَ لَهُمْ مِنَ الشَّرَفِ وَیَفْخَرُوْنَ بِمَا لَیْسَ مَعَهُمْ مِنَ الْخَیْرِ کَاَنَّهٗ اُسْتُعِیْرَ السِّمَنُ اِلَی الْاَحْوَالِ عَنِ السِّمَنِ فِی الْاَبْدَانِ ترجمہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگوں سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہیں یعنے اصحاب پھر وے لوگ بہتر ہیں جو اصحاب سے ملے ہوئے ہیں اور ان کے شاگرد اور صحبت یافتہ ہیں یعنے تابعین پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو تابعین سے ملے ہوئے ہیں اور ان کے ہم صحبت ہیں یعنے تبع تابعین عمران نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ آپ نے اپنے زمانہ کے بعد دو زمانوں کو بہتر کہا یا تین کو پھر ان تین زمانوں کے بعد وے لوگ آوینگے کہ گواہی دینگے بدون گواہی مانگے اور خیانت کرینگے امانت نہ رکھے جائیں گے نذر مانیں گے اور پوری نکریں گے اور ظاہر ہوگا ان میں موٹا پا اور ایک روایت میں ہے اور قسم کھاویں گے بدون قسم مانگے پانچوں اس کے راوی ہیں اور شیخین اور ترمذی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ان میں سے ایک کی گواہی ان کی قسم پر شتابی کرے گی اور قسم گواہی پر شتابی کرے گی۔ اور قرن ایک زمانے کا نام ہے اور وہ ایک امت ہے ایک زمانے میں زمانوں میں سے جب ایک زمانہ گذر چکے تو اس کے لوگوں کو قرن کہا جاتا ہے برابر ہے کہ وہ زمانہ ہو

یا چھوٹا اور قرنی سے مراد حضرتؐ کی آپ کے اصحاب ہیں اور یہ جو فرمایا کہ ان میں موٹاپا ظاہر ہوگا تو احتمال ہے کہ مراد یہ ہے کہ کھانے پینے میں کشادگی اور فراغت چاہیں گے اور یا اسباب موٹے ہونے کے ہیں اور بعضوں نے کہا بعضے یہ ہیں کہ چاہیں گے کہ مال بہت ہو اور کمینے ہو کر دعوی شرافت کا کرینگے اور فخر کریں گے اُس چیز کا جو اُن میں نہ ہوگی گویا کہ حالات کے موٹاپے کو بدون کے موٹاپے کے لیے استعارہ کیا ف جلال الدین سیوطی نے شرح بخاری میں کہا کہ قرن ایک زمانے کے ہمعصر اور ہم وضع کا نام ہے۔ بعضے کہتے ہیں کہ قرن ساٹھ برس کا ہوتا ہے اور بعضوں کے نزدیک سو برس کا لیکن صحیح بات تو یہ ہے کہ قرن کی کچھ مدت مقرر نہیں سو حضرتؐ کا اور اصحاب کا زمانہ ابتدائے نبوت سے اخیر صحابی کی موت تک ایک سو دس برس کا تھا اور تابعین کا زمانہ ایک سو ستر برس میں آخر ہوا اور تبع تابعین کا زمانہ دو سو بیس ہجری تک تمام ہوا اسی وقت میں نہایت بدعتیں ظاہر ہوئیں اور فرقہ معتزلہ نے زبان درازی شروع کی اور دین الٹ پلٹ گیا اور دین میں ہمیشہ کمی ہوتی گئی اب تک سو جیسا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ کے بعد حضرتؐ کی صحبت سو تین زمانوں تک خیریت غالب ہے گی بعد اس کے بدی غالب ہوگی فتنہ فساد زیادہ ہوگا خیریت کم ہوگی اور یہ مطلب نہیں کہ خیریت بالکل نہیں رہے گی اس واسطے کہ امت محمدی سب کی سب قیامت تک کبھی گمراہ ہوگی بلکہ ہر زمانے میں کچھ اہل حق قائم رہیں گے اگرچہ اہل باطل بکثرت ہوں اسی واسطے اہل سنت کا یہ قاعدہ ہے کہ جو فعل اور قول اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانے میں بے انکار اور بے تکرار رائج تھا وہ حق ہے اس کو قبول کیا چاہیے اور جو قول اور فعل ان تین زمانوں میں بے انکار رائج نہ تھا وہی بدعت ہے اس کو ہرگز قبول نہ کرنا چاہیے اگر عاقل آدمی اس قاعدے کو خوب سمجھے تو جتنی بدعتیں کہ جہان میں ہو چکی ہیں اور ہونگی ان کی برائی اور گمراہی بخوبی سمجھ جائے اور یہ جو کہا کہ گواہی دین گے بدون گواہی مانگے یعنے ان کو خوف خدا اور خوف قیامت نہیں رہے گا بلکہ آخرت کو بھول جائیں گے دنیا کی ریاست اور سامان کو کمال جانیں گے ریاضت اور محنت کو چھوڑ کر بدن کی آرایش میں مشغول ہونگے اور بندہ شکم ہو جائیں گے جیسا کہ اس زمانے کا حال ہے اور جھوٹ بولنے کی کچھ پروا نہ کرینگے ناحق گواہی دینے کو طیار ہو جائیں گے بدون خواہش مدعی کے تو دینداروں کو لازم ہے کہ سوائے اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے کسی کی رسم و راہ کو قبول نہ کریں

(۲) وَعَنْ جَابِرٍ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِیْ وَرَاٰی مَنْ رَاٰنِیْ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگ نہ چھوئے گی اُس مسلمان کو جس نے مجھے دیکھا یا جس نے میرے دیکھنے والے کو دیکھا ترمذی اس کے راوی ہیں

ف اس حدیث سے اصحاب اور تابعین کی کمال فضیلت ثابت ہوئی

(۳) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِھِمْ وَلَا نَصِیْفَہٗ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کہو برا کہو میرے اصحاب کو سو قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ اگر تم احد پہاڑ کے برابر سونا راہ خدا میں خرچ کرو تو ان کے مُدّ پاؤ کے برابر بھی ثواب نہ ملے بلکہ اس کے آدھے کے برابر بھی نہ ملے مسلم ان کے راوی ہیں

ف احادیث سے صحابہ کی کمال تعریف معلوم ہوئی اور معلوم ہوا کہ انکی عبادت کے برابر کسی کی عبادت تا قیامت نہیں ہو سکتی پھر ایسے دین کے سرداروں کو برا کہنا بڑی جرأت بے ایمانی ہے

(۴) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رض قَالَ صَلَّیْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا لَوْ جَلَسْنَا حَتّٰی نُصَلِّیَ مَعَہُ الْعِشَآءَ فَجَلَسْنَا فَخَرَجَ عَلَیْنَا فَقَالَ مَا زِلْتُمْ ھٰھُنَا قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَحْسَنْتُمْ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَآءِ وَکَانَ کَثِیْرًا مَّا یَرْفَعُ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَآءِ فَقَالَ النُّجُوْمُ اَمَنَۃٌ لِّلسَّمَآءِ فَاِذَا ذَھَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَی السَّمَآءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَۃٌ لِّاَصْحَابِیْ فَاِذَا ذَھَبْتُ اَنَا اَتَی اَصْحَابِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ وَاَصْحَابِیْ اَمَنَۃٌ لِّاُمَّتِیْ فَاِذَا ذَھَبَ اَصْحَابِیْ اَتٰی اُمَّتِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ اَلْاَمَنَۃُ جَمْعُ اَمِیْنٍ وَھُوَ الْحَافِظُ ترجمہ ابوموسیٰ رضی سے روایت ہے کہ ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پھر ہمنے کہا کہ اگر ہم عشا کی نماز پڑھنے تک یہیں بیٹھے رہیں تو خوب ہو سو ہم وہیں بیٹھے رہے پھر حضرت ہم پر نکلے اور فرمایا کہ تم اب یہیں بیٹھے ہو ہمنے کہا کہ ہاں کہا کہ تم نے بہت اچھا کیا پھر اپنا سر آسمان کیطرف اٹھایا اور آپ آسمان کیطرف بہت سر اٹھایا کرتے تھے اور فرمایا کہ تارے آسمان کی پناہ ہیں پھر جب تارے جاتے رہیں گے آسمان پر آوے گا جو کہا وعدہ ہوا ہے ٹوٹ پھوٹ جاوے گا اور میں پناہ ہوں اپنے اصحاب کی پھر جب میں جاتا رہوں گا تو آجائے گا میرے اصحاب پر جسکا وعدہ ہوا ہے اختلاف پڑجائیگا اور میرے اصحاب پناہ ہیں میری امت کی پھر جب میرے اصحاب جاتے رہیں گے تو آوے گا میری امت پر جسکا انکو وعدہ ہوا یعنی فساد اور بدعت عالم میں ظاہر ہوگی مسلم اسکے راوی ہیں ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اختلاف کا نام نہ تھا جو شبہ ہوتا حضرت کے عمل ہو جاتا حضرت جسکے بعد اصحاب میں اختلاف ہوا اول خلافت میں پھر جب تک اصحاب کا زمانہ رہا تو انکی برکت سے فساد اور بدعت کا رواج ممکن نہ تھا بعد اصحاب کے فساد شروع ہوا اور چند مدت کے بعد عالمگیر ہوگیا یہ حدیث معجزہ ہے کہ جسے آیندہ بات کی خبر دی ویسے ہی ہوا اور امنۃ جمع امین کی ہے اور امین نگہبان کو کہتے ہیں

(۵) وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ مَا مِنْ اَحَدٍ یَمُوْتُ مِنْ اَصْحَابِیْ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ لَھُمْ نُوْرًا وَّقَائِدًا اِلَی الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میرے اصحاب میں کسی زمین میں مرجائے وہ ان کے لیے قیامت کے دن نور اور قائد اٹھایا جاوے گا یعنی جو انکو جنت میں لیجائے گا ترمذی اسکے راوی ہیں

(۶) وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَاَلْتُ

رَبِّی عَزَّ وَجَلَّ عَنِ اخْتِلَافِ اَصْحَابِیْ مِنْ بَعْدِیْ فَاَوْحَی اِلَیَّ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَکَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِی السَّمَاءِ بَعْضُهَا اَقْوٰی مِنْ بَعْضٍ وَ لِکُلٍّ نُوْرٌ فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْءٍ مِمَّا هُمْ عَلَیْهِ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِیْ عَلٰی هُدًی قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ اَخْرَجَهُ رَزِیْنٌ ترجمہ سعید بن مسیب سے روایت ہے اس نے روایت کی عمر سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ میں نے اپنے رب عزوجل سے سوال کیا کہ میرے بعد میرے اصحاب کے اختلاف کا کیا حال ہوگا تو خدا نے مجھے حکم بھیجا کہ اے محمد میرے اصحاب میرے نزدیک بجائے تاروں کے ہیں آسمان میں بعضے قوی تر ہیں بعض سے اور ہر ایک کیواسطے روشنی ہے سو جس نے لیا ان کی کسی اختلافی بات کو تو وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نزدیک اصحاب مثل تاروں کے ہیں تم ان میں سے جسکی پیروی کروگے راہ پاؤگے رزین اس کے راوی ہیں

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ تَفْصِیْلِ فَضَائِلِهِمْ وَمَنَاقِبِهِمْ وَفِیْهِ فُرُوْعٌ

دوسری فصل انکے فضائل اور مناقب کی تفصیل کے بیان میں اور اس میں دو فرع ہیں

اَلْفَرْعُ الْاَوَّلُ فِیْمَا اشْتَرَکَ فِیْهِ جَمَاعَةٌ مِّنْهُمْ

پہلی فرع ان فضائل میں جن میں ایک جماعت اصحاب کی مشترک ہو

۱ **عَنْ** سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَبُوْبَکْرٍ فِی الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِی الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّةِ وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِی الْجَنَّةِ وَالزُّبَیْرُ فِی الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ مَالِکٍ فِی الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِی الْجَنَّةِ وَاَبُوْعُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِی الْجَنَّةِ وَسَکَتَ عَنِ الْعَاشِرِ فَقَالُوْا مَنِ الْعَاشِرُ فَقَالَ سَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ یَعْنِیْ نَفْسَهُ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَمَشْهَدُ رَجُلٍ مِّنْهُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَغْبَرُّ فِیْهِ وَجْهُهُ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِ اَحَدِکُمْ وَلَوْ عُمِّرَ عُمُرَ نُوْحٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَهٰذَا لَفْظُهٗ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کہ ابوبکرؓ بہشتی ہیں اور عمرؓ بھی بہشتی ہیں اور عثمانؓ بھی بہشتی ہیں اور علیؓ بھی بہشتی ہیں اور طلحہؓ بھی بہشتی ہیں اور زبیرؓ بھی بہشتی ہیں اور سعد بن مالک بھی بہشتی ہیں اور عبدالرحمن بن عوف بھی بہشتی ہیں اور ابوعبیدہ بن جراح بھی بہشتی ہیں اور دسویں سے حضرت چپ ہورہے تو لوگوں نے عرض کیا کہ دسواں کون ہے فرمایا کہ سعید بن زید میں راوی اس حدیث کو پھر کہا قسم ہے اللہ کی البتہ ان میں سے کسی کا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہونا کسی جگہ میں جس میں اسکا منہ غبار آلودہ ہو بہتر ہے تم میں کسی کے عمل سے اگرچہ اسکو نوح کی عمر ملے یعنے اوہ اتنے اتنی عمر عمل کرے ابوداؤد

اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور یہ الفاظ ابوداؤد کے ہیں

(۲) **وَعَنْ** انس رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارحم امتی بامتی ابوبکر واشدھم فی امر اللہ تعالیٰ عمر واشدھم حیاء عثمان وافضلھم علی واعلمھم بالحلال والحرام معاذ ابن جبل وافرضھم زید بن ثابت وافرءھم ابی بن کعب ولکل امۃ امین وامین ھذہ الامۃ ابوعبیدۃ بن الجراح وما اظلت الخضراء وما اقلت الغبراء اصدق لھجۃ من ابی ذر اشبہ عیسی علیہ السلام فی ورعہ فقال عمر رض اتعرف ذلک لہ قال نعم فاعرفوہ لہ رضی اللہ عنھم اجمعین اخرجہ الترمذی الخضراء السماء واظلال لھا تغطیتھا لما تحتھا والغبراء الارض واقلال لھا احمالھا لما فوقھا واللھجۃ اللسان والنطق ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں زیادہ ترحم کرنیوالے میری امت پر ابوبکر صدیق رض ہیں اور خدا کے دین میں سب سے سخت تر عمر رض فاروق ہیں اور ان سب میں زیادہ ترشرم والے عثمان رض ہیں اور ان میں عمدہ ترفیصلہ کرنے والے علی رض ہیں اور ان میں زیادہ حلال وحرام کو جاننے والے معاذ بن جبل ہیں اور ان میں زیادہ ترعلم اور وراثت کو جاننے والے زید بن ثابت ہیں اور ان میں زیادہ ترقاری قرآن کے ابی بن کعب ہیں اور ہر امت کا ایک امین ہوا کرتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں اور نہیں ڈھانکا آسمان نے اور نہیں اٹھایا زمین نے جو زیادہ ترسچ بولنے والا ہو ابوذر سے جو اپنی پرہیزگاری میں عیسے علیہ السلام سے زیادہ ترمشابہ ہے حضرت عمر فاروق رض نے کہا کیا ہم یہ بات ابوذر رض کو معلوم کروادیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں اسکو معلوم کروادو راضی ہوا اللہ ان سب سے ترمذی اس کے راوی ہیں اور خضراء سے مراد آسمان ہے اور اظلال سے مراد اسکا ڈھانک لینا ہے اس چیز کو جو اس کے نیچے ہے اور غبراء سے مراد زمین ہے اور اقلال اسکا اٹھانا ہے اس چیز کو جو اس کے اوپر ہے اور لہجہ کے معنے ہیں زبان اور بولنا۔

(۳) **وَعَنْ** حذیفہ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لا ادری ما قدر بقائی فیکم فاقتدوا بالذین من بعدی واشار الی ابی بکر وعمر رض واھتدوا بھدی عمار وما حدثکم ابن مسعود رض فصدقوہ اخرجہ الترمذی الھدی السمت والطریقۃ والسیرۃ ترجمہ حذیفہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ میں کب تک تم میں زندہ رہونگا سو پیروی کرنا ان دو شخصوں کی جو میرے بعد ہیں اور اشارہ کیا طرف ابوبکر اور عمر کی اور راہ پاؤ ساتھ طریقہ عمار کے اور جو ابن مسعود تم سے حدیث بیان کرے اس کو سچا جانو ترمذی اسکے راوی ہیں اور ہدی کے معنے ہیں عادت اور طریقہ اور خصلت

(۴) **وَعَنْ** جابر رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اری اللیلۃ رجل صالح کان ابابکر نیط برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونیط عمر بابی بکر ونیط عثمان بعمر رض قال جابر رض

فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا أَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا نُوْطٌ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَهُمْ وُكَاةُ الْأَمْرِ الَّذِيْ بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَقَوْلُهٗ نِيْطَ أَيْ عُلِّقَ بِهٖ وَضُمَّ إِلَيْهِ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات کو ایک نیک مرد خواب میں دکھلایا گیا کہ گویا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جوڑے گئے ہیں اور عمر فاروق رضی اللہ عنہم ابوبکرؓ کے ساتھ جوڑے گئے ہیں اور عثمانؓ عمرؓ کے ساتھ ملائے گئے ہیں کہا جابرؓ نے سو جب ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اُٹھے تو ہمنے کہا کہ نیک مرد تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں اور ملایا جانا بعض کا ہر ساتھ بعض کے سو وہ والی ہوں گے اُسکام کے جس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے ابوداؤد اس کے راوی ہیں قول اُسکا نیط کے معنے ہیں لٹکایا گیا ساتھ اسکے اور جوڑا گیا طرف اُسکی ف مراد اس حدیث میں خلافت ہے یعنے یہ لوگ آپ کے بعد خلیفہ ہونگے

(۵) وَعَنْ جَابِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُنِيْ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةِ أَبِيْ طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشْخَشَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا بِلَالٌ وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهٖ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهٗ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكٰى عُمَرُؓ وَقَالَ أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ الْخَشْخَشَةُ صَوْتُ السِّلَاحِ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے اپنے تئیں دیکھا کہ میں بہشت میں داخل ہوا تو ناگاہ وہاں رمیصا ابوطلحہ کی بی بی نظر پڑی اور مینے جوتی کی آہٹ سنی تو میں نے کہا یہ کون ہے (یعنے کس کی جوتی کی آواز ہے) تو فرشتوں نے کہا یہ بلال ہے اور میں نے ایک محل دیکھا کہ اُس کے صحن میں ایک عورت ہے تو مینے کہا کہ یہ کسکا محل ہے فرشتوں نے کہا کہ عمر بن خطاب کا ہے سو میں نے چاہا کہ اس کے اندر جاؤں اور اسکو دیکھوں پھر مجھکو تیرا رشک یاد پڑا اے عمر سو میں پھر آیا پشت دیکر تو عمر فاروق رونے لگے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا میں آپ پر رشک کرتا شیخین اسکے روای ہیں اور خشخشہ جوتی کی آہٹ کو کہتے ہیں ف اس حدیث میں ام سلیم کو جسکا رمیصا لقب ہے اور بلالؓ اور عمر فاروق کو بہشت کی بشارت ہے۔

(۶) وَعَنْ بُرَيْدَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِيْ إِلَى الْجَنَّةِ فَمَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَذَّنْتُ قَطُّ إِلَّا وَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا أَحْدَثْتُ قَطُّ إِلَّا وَتَوَضَّأْتُ عِنْدَهٗ وَرَأَيْتُ أَنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا أَخْرَجَهُمَا التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ ترجمہ بریدہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بلالؓ تو کس سبب مجھ سے پہلے بہشت میں پہونچ گیا سو میں بہشت میں داخل نہیں ہوا کہ میں نے اپنے آگے تیری جوتی کی آواز سُنی تو بلالؓ نے کہا یا حضرت مینے کبھی اذان نہیں دی مگر مینے دو رکعت

نماز پڑھی اور میں کبھی بے وضو نہیں ہوا مگر کہ میں نے اسی وقت وضو کر لیا اور میں نے اعتقاد کیا کہ اللہ کی دو رکعتیں مجھ پر حق ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں کے سبب یہ رتبہ تجھ کو ملا ترمذی اسکے راوی ہیں اور اس کو صحیح کہا ہے۔

(۷) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رض قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُوْهَا فَقُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ آپ کے نزدیک سب لوگوں میں بہت پیارا کون ہے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اور مردوں میں کون زیادہ پیارا ہے فرمایا کہ اسکا باپ یعنے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا پھر کون کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ پھر کئی مردوں کو گنا شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں

(۸) وَعَنْ أُسَامَةَ رض قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَتْ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ فَقَالَ أَتَدْرِي مَا جَاءَ بِهِمَا فَقُلْتُ لَا قَالَ لٰكِنِّي أَدْرِي ائْذَنْ لَهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْنَا نَسْأَلُكَ أَيُّ أَهْلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ قَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ أَهْلِكَ قَالَ أَحَبُّ أَهْلِي إِلَيَّ مَنْ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ يَعْنِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رض قَالَا لَا تُمَّ مَنْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ آخِرَهُمْ فَقَالَ إِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ ناگہان علی اور عباس رضی اللہ عنہما آئے روبرو آنے کی اجازت مانگی فرمایا کیا تو جانتا ہے یہ دونوں کیوں آئے ہیں میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا لیکن میں جانتا ہوں انکو اذن دے وہ دونو اندر آئے تو انہوں نے کہا یا حضرت ہم اسلیے آئے ہیں کہ آپ سے پوچھیں کہ آپ کے نزدیک اپنے گھر والوں میں سے کون زیادہ پیارا ہے فرمایا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا محمد کی بیٹی دونوں نے کہا کہ ہم اسلیے نہیں آئے کہ آپ سے آپ کے گھر والوں کا حال پوچھیں فرمایا کہ بہت پیارا میرے نزدیک میرے اہل میں سے وہ شخص ہے جس پر اللہ نے انعام کیا اور میں نے انعام کیا یعنے اسامہ بن زید دونوں نے کہا کہ پھر کون فرمایا کہ علی رضی اللہ عنہ بیٹا ابی طالب کا تو عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ آپنے اپنے چچا کو سب سے پیچھے ڈالدیا آپنے فرمایا کہ علی رضی اللہ عنہ نے تجھ سے پہلے ہجرت کی ہے ترمذی اس کے راوی ہیں

(۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ كُنَّا نُفَاضِلُ بَيْنَ النَّاسِ زَمَانَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَقُوْلُ أَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ فَلَا يُنْكَرُ ذٰلِكَ عَلَيْنَا أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں آدمیوں کے درمیان ایک کو دوسرے پر فضیلت دیا کرتے تھے سو ہم کہتے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر عمر رضی اللہ عنہ پھر عثمان رضی اللہ عنہ یعنے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سب سے مقدم جانتے تھے اور ہمپر انکار نہ کیا جاتا تھا بخاری اور ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں

(۱۰) وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ رضی اللہ عنہ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَۃٍ مُظْلِمَۃٍ فَخَرَجَا مِنْ عِنْدِہٖ فَاِذَا اَبْنُوْرَیْنِ بَیْنَ اَیْدِیْھِمَا فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا نُوْرٌ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ اسید بن حضیر اور عباس بن بشیر ایک اندھیری رات میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے رہے پھر دونوں آپ کے پاس سے نکلے تو ناگہاں نور کی دو مشعلیں اُن کے آگے روشن ہوئیں اور جب دونوں جدے جدے ہوئے تو ایک ایک مشعل دونوں کے ساتھ ہوگئی بخاری اس کے راوی ہیں

اَلْفَرْعُ الثَّانِیْ فِیْ ذِکْرِ فَضَائِلِھِمْ عَلَی الْاِنْفِرَادِ وَھُوَ قِسْمَانِ

دوسری فرع اُن کے جدے جدے فضائل کے بیان میں اور وہ دو قسم ہیں

اَلْقِسْمُ الْاَوَّلُ فِی الرِّجَالِ

پہلی قسم مردوں کے بیان میں

اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقُ رضی اللہ عنہ

ابوبکر صدیق کے فضائل کا بیان

(۱) عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ دَخَلَ اَبُوْبَکْرٍ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْشِرْ فَاَنْتَ عَتِیْقُ اللّٰہِ مِنَ النَّارِ قَالَتْ فَمِنْ یَوْمِئِذٍ سُمِّیَ عَتِیْقًا اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو حضرت نے ان سے فرمایا کہ تم کو بشارت ہو کہ تم کو آزاد کر دیا ہے اللہ نے آگ سے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے سو اسی دن سے اُن کا نام عتیق رکھا گیا یعنے آگ سے آزاد کیے گئے ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَاَرَانِیْ بَابَ الْجَنَّۃِ الَّذِیْ تَدْخُلُ مِنْہُ اُمَّتِیْ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَدِدْتُّ اِنِّیْ کُنْتُ مَعَکَ حَتّٰی اَنْظُرَ اِلَیْہِ فَقَالَ اَمَا اِنَّکَ یَا اَبَابَکْرٍ اَوَّلُ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل میرے پاس آیا سو اُس نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو بہشت کا وہ دروازہ جس سے میری امت داخل ہوگی دکھلایا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ میں دوست رکھتا ہوں کہ آپ کے ساتھ ہوتا تاکہ میں بھی وہ دروازہ دیکھتا تو حضرت صلے نے فرمایا خبردار ہو اے ابوبکر رضی اللہ عنہ کہ سب سے پہلے پہل تو ہی بہشت میں داخل ہوگا۔ ابوداؤد اس حدیث کے راوی ہیں

(۳) وَعَنْہُ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا یَدٌ اِلَّا وَقَدْ کَافَیْنَا

بِهَا مَا خَلَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا يَدًا اُكَافِيْهِ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَبِيْ بَكْرٍ وَمَا عَرَضْتُ الْاِسْلَامَ عَلٰى اَحَدٍ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ كَبْوَةٌ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّهٗ لَمْ يَتَلَعْثَمْ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **يُقَالُ** كَبَا الْفَرَسُ اِذَا خَرَّ لِوَجْهِهٖ وَالْمُرَادُ اَنَّ الصِّدِّيْقَ لَمْ يَتَرَدَّدْ فِيْ تَصْدِيْقِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّلَعْثُمُ الرَّدَّدُ فِي الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ وَالتَّنَعْنُعُ فِيْهِ وَقَوْلُهٗ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا اِلٰى اٰخِرِهٖ حَاصِلُهٗ اَنَّ الْخُلَّةَ تَلْتَزِمُ فَضْلَ مُرَاعَاةٍ لِلْخَلِيْلِ وَقِيَامًا بِحَقِّهٖ وَاِشْتِغَالَ الْقَلْبِ بِاَمْرِهٖ فَاَخْبَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ لَيْسَ عِنْدَهٗ فَضْلٌ مَعَ خُلَّةِ الْحَقِّ تَعَالٰى لِاشْتِغَالِ قَلْبِهٖ بِمَحَبَّةِ رَبِّهٖ فَلَا يَحْتَمِلُ مَيْلًا اِلٰى غَيْرِهٖ ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کا ہم پر کوئی احسان نہیں مگر کہ ہم نے اسکا بدلہ دیدیا ہے سوائے ابوبکرؓ کے اس واسطے کہ مقرر ان کا ہم پر ایک احسان ہے اسکا بدلہ اُن کو اللہ تعالے قیامت کے دن دیگا اور مجھکو کسی کے مال نے ایسا فائدہ نہیں دیا جیسا ابوبکرؓ کے مال نے مجھکو فائدہ پہونچایا اور میں نے اسلام کو کسی کے سامنے پیش نہیں کیا یعنے کسی کو مسلمان ہونے کے لیے نہیں کہا مگر کہ وہ پیچھے ہٹا سوائے ابوبکرؓ کے کہ مقرر انہوں نے کچھ تردد نہیں کیا اور اگر میں کسیکو اپنا جانی دوست ٹھیراتا تو ابوبکر ہی کو جانی دوست ٹھیراتا خبردار ہو البتہ تمہارا ساتھی اللہ تعالی کا دوست ہے ترمذی اس کے راوی ہیں۔ کہا جاتا ہے یعنے عرب کی بول چال میں کَبَا الفرس جبکہ اپنے منہ پر پیچھے ہٹ جائے اور مراد یہ ہے کہ صدیق اکبرؓ نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق میں کچھ تردد نہ کیا تھا آتے ہی مسلمان ہوگئے تھے اور تلعثم کے معنے ہیں قول اور فعل میں تردد کرنا سوچنا فکر کرنا اور یہ جو فرمایا کہ اگر میں کسیکو اپنا جانی دوست ٹھیراتا الخ تو مراد اس سے یہ ہے کہ خلت لازم پکڑتی ہے فضیلت رعایت خلیل کو اور اُس کے حق کے ساتھ قائم ہونے کو اور اُس کے دل کے مشغول ہونے کو سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ آپ کے نزدیک باوجود دوستی حق کے خلق کی دوستی کی کچھ فضیلت نہیں واسطے مشغول ہونے آپ کے دل کے اپنے رب کی محبت میں سو غیر اللہ کیطرف میل کرنے اور جھکنے کا کچھ احتمال نہیں۔

(۴) **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ رض قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهٗ فَبَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ فَعَجِبْنَا لِبُكَائِهٖ اَنْ يُّخْبِرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خُيِّرَ فَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ هُوَ اَعْلَمَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا غَيْرَ رَبِّيْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ لَا يُبْقِيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ

لہ خلت کے معنے ہیں صداقت اور محبت جو محبوب کے دل میں گھسی ہوئی ہو جو محبوب کے ستر پر اطلاع کی باعث ہو

بَابُ الْاَسُدَّ اِلَّا بَابُ اَبِیْ بَکْرٍ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا سو فرمایا کہ مقرر خدا نے اختیار دیا ہے اپنے بندے کو دنیا اور آخرت میں سو اس بندے نے آخرت کو اختیار کیا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رونے لگے ہم کو تعجب آیا اُن کے رونے سے کہ یہ رونے کا کون مقام ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بندے کی خبر دی ہے جو اختیار دیا گیا سو جب جلد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تب ہم اس کا مطلب سمجھے کہ خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ بندہ تھے جو اختیار دیے گئے یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی موت کی خبر دی تھی اصحاب میں سے سوائے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کوئی اس بھید کو نہ سمجھا (ہم سب میں زیادہ تر عالم وہی تھے) تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر سب آدمیوں میں سے مجھ پر بڑا احسان کرنے والا ساتھ دینے میں اور اپنے مال کے خرچ کرنے میں ابوبکر صدیق رض ہے اور اگر میں اپنے رب کے سوا کسی اور کو جانی دوست ٹھیراتا تو ابوبکر رض ہی کو جانی دوست ٹھیراتا لیکن اسلام کی برادری اور محبت ہمارے اور اس کے درمیان ہے مسجد کیطرف سب دروازے بند کر دیے جاویں مگر ابوبکر رض کا دروازہ کھلا رہے شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہیں

(۵) عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رض قَالَ کُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَ اَبُوْ بَکْرٍ اٰخِذًا بِطَرَفِ ثَوْبِہٖ حَتّٰی اَبْدٰی عَنْ رُکْبَتَیْہِ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا صَاحِبُکُمْ فَقَدْ غَامَرَ فَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّہٗ کَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَیْءٌ فَاَسْرَعْتُ اِلَیْہِ ثُمَّ نَدِمْتُ فَسَاَلْتُہٗ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ فَاَبٰی فَاَقْبَلْتُ اِلَیْکَ فَقَالَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکَ یَا اَبَا بَکْرٍ ثَلٰثًا ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ نَدِمَ فَاَتٰی مَنْزِلَ اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَ اَثَمَّ اَبُوْ بَکْرٍ فَقَالُوْا لَا فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ وَجْہُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَمَعَّرُ حَتّٰی اَشْفَقَ اَبُوْ بَکْرٍ رض فَجَثٰی عَلٰی رُکْبَتَیْہِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا کُنْتُ اَظْلَمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ اِلَیْکُمْ فَقُلْتُمْ کَذَبْتَ وَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ صَدَقْتَ وَوَاسَانِیْ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فَھَلْ اَنْتُمْ تَارِکُوْنَ لِیْ صَاحِبِیْ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا قَالَ فَمَا اُوْذِیَ بَعْدَھَا اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ غَامَرَ اَیْ خَاصَمَ وَالتَّمَعُّرُ تَغَیُّرُ اللَّوْنِ مِنَ الْغَضَبِ ترجمہ ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ابوبکر صدیق رض سامنے سے آئے اپنے کپڑے کا کنارہ پکڑے ہوئے یہانتک کہ اپنے گھٹنوں کو ننگا کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر تمھارے صاحب نے تو اپنی جان کو شدت میں ڈالا ہے یعنے ابوبکر صدیق نے پھر انہوں نے سلام کیا اور کہا کہ میرے اور ابن خطاب کے درمیان کچھ گفتگو ہو گئی تھی میں اُس پر غصہ ہوا پھر میں پچتایا پھر میں نے عمر سے سوال کیا کہ میرا قصور معاف کر دیں انہوں نے معاف نہ کیا سو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا معاف کرے گا اور تجھ کو بخشے گا اے ابوبکر رض اور یہ تین بار فرمایا پھر حضرت عمر رض بھی اس گفتگو سے پچتائے معاف کرانے کو حضرت صدیق اکبر کے گھر گئے تو کہا کہ کیا گھر میں ابوبکر ہیں گھر والوں نے کہا کہ نہیں پھر حضرت

صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرے میں غصہ ظاہر ہونے لگا یہاں تک کہ صدیق اکبرؓ تو گھٹنوں کے بل عاجزی سے کھڑے ہو کر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ میری طرف سے زیادتی ہوئی (یعنے عمرؓ کا کچھ قصور نہیں) تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر خدا نے مجھ کو تمھاری طرف پیغمبر کر کے بھیجا سو تمنے کہا کہ تو جھوٹا ہے (یعنے دل میں) اور ابوبکرؓ نے کہا کہ تم سچے نبی ہو اور اس نے میرے ساتھ اپنی جان و مال سے سلوک کیا تم لوگ میری خاطر سے میرے ساتھی کو چھوڑ دو گے یعنی اسکو کسی طرح رنج نہ پہونچاؤ دو یا تین بار آپ نے یہ فرمایا پھر اس دن کے بعد کسی نے ان کو رنج نہیں دیا بخاری اس کے راوی ہیں۔ غار کے معنے ہیں جھگڑا کیا اور تمعر کے معنے ہیں غصے سے رنگ بدل جانا

(۶) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رضہ قَالَ لَمَّا اشْتَدَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرَضُ قِيلَ لَهُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رضہ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رضہ رَقِيقُ الْقَلْبِ وَاِنَّهُ مَتٰى يَقُوْمُ مَقَامَكَ لَا يَكَادُ يُسْمِعُ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَلَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ رضہ فَلْيُصَلِّ فَعَاوَدْتُهُ فَقَالَ مُرُوْهُ فَلْيُصَلِّ فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَرَادَ بِقَوْلِهِ اِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ اِمْرَاَةَ الْعَزِيْزِ وَالنِّسَاءَ اللَّاتِي قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ اَيْ اِنَّكُنَّ تُحَسِّنَّ لِلرَّجُلِ مَا لَا يَجُوْزُ وَتَغْلِبْنَ عَلٰى رَاْيِهِ

ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بیماری کی شدت ہوئی تو آپ سے نماز کے لیے کہا گیا تو فرمایا کہ کہو ابوبکرؓ سے کہ لوگوں کو نماز پڑھاوے تو عائشہؓ نے کہا کہ ابوبکرؓ نرم دل ہے اگر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام پر نماز پڑھانے کو کھڑا ہوگا تو رونے لگیگا لوگ قرآن کی آواز نہ سن سکیں گے حضرت عمرؓ کو فرمایئے کہ نماز وہ پڑھائے حضرت نے فرمایا کہ ابوبکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر وہی بات کہی فرمایا کہ ابوبکرؓ سے کہو کہ نماز پڑھائے کہ مقرر تم یوسف کے ساتھ والی عورتوں کی طرح ہو بخاری اس کے راوی ہیں اور مراد یوسفؑ کے ساتھ والی عورتوں سے عزیز کی عورت ہے اور وہ عورتیں جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے یعنے تم مرد کو ناجائز چیز اچھی کر دکھلاتی ہو اور اسکی رائے پر غالب آتی ہو۔

(۷) **وَعَنْ** اَنَسٍ رضہ قَالَ كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رضہ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوْفٌ فِي الصَّلٰوةِ كَشَفَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الْحُجْرَةِ نَظَرَ اِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَاَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ فَضَحِكَ فَهَمَمْنَا اَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَكَصَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجٌ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَشَارَ اِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ وَاَرْخَى السِّتْرَ فَتُوُفِّيَ فِي يَوْمِهِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ

لہ اس حدیث سے صدیق اکبرؓ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی ۱۲

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضؓ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری میں جس میں آپ کا انتقال ہوا اور جب پیر کا روز ہوا اور لوگ نماز کی صفوں میں کھڑے تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرے کا پردہ اُٹھایا اور ہماری طرف نظر کی اور حالانکہ آپ کھڑے تھے گویا کہ آپ کا چہرہ قرآن کا ورق تھا پھر مسکرائے اور ہنسے سو ہمنے قصد کیا کہ خوشی سے فتنے میں پڑیں یعنے نماز کو توڑ ڈالیں حضرتؐ کے دیدار کے سبب سے تو صدیق اکبرؓ اپنی ایڑیوں پر پیچھے ہٹے تاکہ پہلی صف میں پہونچیں اور انہوں نے گمان کیا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے باہر آنے والے ہیں تو حضرتؐ نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ اپنی نماز پوری کرو اور پردہ ڈالدیا پھر اُسی دن آپ فوت ہوئے شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۸) **وَعَنْ** عُرْوَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضؓ عَنْ اَشَدِّ مَا صَنَعَ الْمُشْرِكُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ اَبِيْ مُعَيْطٍ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَوَضَعَ رِدَآءَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ فَخَنَقَهٗ خَنْقًا شَدِيْدًا فَجَآءَ اَبُوْبَكْرٍ رضؓ حَتّٰى دَفَعَهٗ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

ترجمہ عروہؓ سے روایت ہے کہ میںنے عبداللہ بن عمر رضؓ سے پوچھا کہ نہایت سخت تکلیف جو کافروں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی تھی وہ کیا ہے اس نے کہا کہ میںنے عقبہ بن ابی معیط کو دیکھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف آیا اور حالانکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے سو اُس نے اپنی چادر کو آپ کی گردن میں ڈالا اور آپ کا گلا سخت گھونٹا پھر ابوبکر آئے اور انہوں نے اسکو آپ سے ہٹایا پھر کہا کہ تم مارے ڈالتے ہو ایک مرد کو اس پر کہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور حالانکہ تمھارے پاس روشن نشانیاں لایا ہے تمھارے رب کیطرف سے بخاری اس کے راوی ہیں۔

(۹) **وَعَنْ** سُفْيَانَ قَالَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عَلِيًّا كَانَ اَحَقَّ بِالْاِمَامَةِ مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رضؓ فَقَدْ خَطَّاَ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارَ وَمَا اُرَاهُ اَنْ يَّرْتَفِعَ لَهٗ مَعَهُنَّ عَمَلٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا جو شخص کہے کہ علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ خلافت کے زیادہ حق دار تھے ابوبکر صدیق رضؓ اور عمر فاروق رضؓ سے تو اس نے ابوبکر اور عمرؓ اور مہاجرین اور انصار کو گناہ گار ٹھیرایا اور میں گمان کرتا ہوں کہ باوجود اس کے اس کا کوئی عمل قبول نہ ہوگا ابوداود اسکے راوی ہیں

ذکر عمر بن الخطاب

عمر فاروق رضؓ کے فضائل کا بیان

(۱) **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِاَبِيْ بَكْرٍ رضؓ يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَمَا اِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

لہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں صدیق اکبرؓ نے پانچ دن لوگوں کو امامت سے نماز پڑھائی یہ اشارہ ہے صدیق اکبرؓ کی خلافت کا کہ جو عہدہ حضرتؐ کا خاص تھا یعنے نماز کی امامت کو اپنی زندگی میں صدیق اکبرؓ کو دیا۔

اللہ صلی اللہ علیہ یقول ما طلعت الشمس ولا غربت علی رجل خیر من عمر اخرجہ الترمذی ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ عمر فاروق رضی نے ابوبکر رضی سے کہا اے بہتر سب لوگوں میں بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تو ابوبکر رضی نے کہا کہ جب تو نے یہ بات کہی تو البتہ میں نے سنا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے تھے کہ نہیں سورج چڑھا اور نہ غروب ہوا کسی مرد پر جو بہتر ہو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ترمذی اس کے راوی ہیں[1]

(۲) وعن ابن عمر رضی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اعز الاسلام بأحب الرجلین الیک بأبی جھل او بعمر بن الخطاب فکان احبھما الیہ عمر اخرجہ الترمذی ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی عزت دے اسلام کو ساتھ ایک مرد کے جو تیرے نزدیک دو مردوں میں سے بہت پیارا ہو یعنے ساتھ ابوجہل کے یا عمر بن خطاب رضی کے سو دونوں میں سے بہت پیارے خدا کی طرف عمر فاروق تھے ترمذی اسکے راوی ہیں[2]

(۳) وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ جعل الحق علی لسان عمر وقلبہ وقال ابن عمر ما نزل بالناس امر قط فقالوا فیہ وقال فیہ عمر الا نزل القرآن فیہ علی نحو ما قال عمر رض اخرجہ الترمذی وصححہ ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر اللہ تعالے نے عمر فاروق رضی کی زبان اور دل پر حق کو ٹھہرایا ہے۔ یعنے جو بات اُن کی زبان سے نکلتی ہے حق نکلتی ہے اور کہا ابن عمر رضی نے کہ لوگوں پر کبھی کوئی حادثہ نہیں اترا کہ لوگوں نے اس میں اپنی رائے سے کچھ کہا ہو۔ اور عمر فاروق رضی نے اس میں کچھ کہا ہو مگر کہ اس میں عمر رضی کے قول کے موافق قرآن اترا۔ ترمذی اس کے راوی ہیں اور اسکو صحیح کہا ہے

(۴) وعن سالم عن ابیہ قال سمعت عمر یقول لشیء قط انی لاظنہ کذا الا کان کما یظن بینا عمر جالس اذ مر بہ رجل جمیل فقال لقد اخطأ ظنی او ان ھذا علی دینہ فی الجاھلیۃ او لقد کان کاھنھم علی الرجل فدعی لہ فقال لہ عمر لقد اخطأ ظنی وانک لعلی دینک فی الجاھلیۃ او لقد کنت کاھنھم فی الجاھلیۃ فقال ما رأیت کالیوم استقبل بہ رجل مسلم فقال انی اعزم علیک الا ما اخبرتنی قال کنت کاھنھم فی الجاھلیۃ قال فما اعجب ما جاءتک بہ جنیتک قال بینما انا یوما فی السوق اذ جاءتنی اعرف فیھا الفزع قالت الم تر الجن وابلاسھا ویاسھا بعد ایناسھا ولحوقھا بالقلاص واحلاسھا قال عمر صدق بینا ان نائم عند الھتیم اذ جاءہ رجل بعجل فذبحہ فصرخ بہ صارخ لم اسمع صارخا قط اشد صوتا منہ یقول یا جلیح امر نجیح ورجل فصیح یقول لا الہ الا اللہ فوثب القوم فقلت لا ابرح حتی اعلم ما وراء ھذا فنادی یا جلیح امر نجیح ورجل فصیح یقول لا الہ الا اللہ

[1] اس حدیث سے عمر فاروق رضی عنہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی [2] یعنے ہو اسلیکہ وہ آپ کی دعا کی برکت سے مسلمان ہوئے اور انکو ساتھ اسلام کو بڑی عزت ہوئی

اِلَّا اللّٰہُ لَقُمْتُ فَمَا نُشِّیْنَا اِلَّا قَلِیْلًا هٰذَا نَبِیٌّ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ سالم سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ سے روایت کی کہا کہ میں نے حضرت عمرؓ سے نہیں سنا کہ کبھی کسی چیز کے حق میں کہا ہو کہ البتہ میں اسکو اس طرح پر گمان کرتا ہوں مگر کہ اسی طرح ہوتا تھا جس طرح گمان کرتے تھے جس حالت میں کہ عمر فاروق بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک مرد خوب صورت اوپر گزرا سو اُنہوں نے کہا کہ البتہ میں گمان کرتا ہوں کہ مقرر یہ شخص کفر کے وقت اپنے دین پر یا یوں کہا کہ کفر کے زمانے میں اُن کا کاہن تھا سو وہ مرد اُن کے لیے بلایا گیا تو عمر فاروق رضی نے اُس سے کہا کہ البتہ میرا گمان ہے کہ مقرر تو کفر کے زمانہ میں اپنے دین پر یا کہا کہ البتہ تو کفر کے زمانے میں اُن کا کاہن تھا اُس نے کہا کہ میں نے ایسا کبھی نہیں دیکھا جیسا آج دیکھا کہ مسلمان مرد کو کوئی شخص ایسی بات سامنے کہے یعنے چونکہ میں مدت سے مسلمان ہو چکا ہوں تو تم نے مجھ کو کفر کی بات سے کیوں عار دلائی تو حضرت عمر فاروق رضی نے کہا کہ میں تجھ کو قسم دیتا ہوں مگر کہ تو مجھ کو کچھ خبر دے اُس نے کہا کہ میں کفر کے وقت اُن کا کاہن تھا عمر فاروق رضی کے کہا بتلا کہ تیری بھتنی کیا عجب تر خبر تیرے پاس لائی اُس نے کہا جس حالت میں کہ میں ایک دن بازار میں تھا کہ ناگاہ وہ میرے پاس آئی میں اس میں گھبراہٹ پہچانتا تھا اُس نے کہا کیا تو نے نہیں دیکھا جنوں کو اور انکی گھبراہٹ کو اور اُن کی نا اُمیدی کو بعد لگاؤ پیدا کرنے کے اور ان کے لاحق ہونے کو ساتھ اونٹوں کے اور اُن کے پالانوں کے عمر رضی نے کہا کہ وہ سچا ہے جس حالت میں کہ میں اپنے بتوں کے پاس سویا ہوا تھا کہ ناگاہ ایک شخص بچھڑا لایا اور اُس کو ذبح کیا تو اُس پر کسی چلانے والے نے بلند آواز سے پکارا کہ میں نے اُس سے زیادہ تر بلند آواز والا کبھی نہیں سنا کہتا تھا اے جلیح (جن کا نام ہے) ایک بات ہے بامراد ایک مرد خوش تقریر لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے تو لوگ (آواز سنتے ہی) اُٹھکر بھاگ گئے میں نے کہا کہ میں تو اس جگہ کو نہیں چھوڑوں گا یہانتک کہ معلوم کروں جو اس کے پیچھے ہے پھر اُس نے پکارا اے جلیح ایک بات ہے مراد پانے کی ایک مرد خوش بیان لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے پھر میں اٹھا سو ہم کچھ دیر نہ ٹھیرے کہ کہا گیا کہ یہ پیغمبر ہے یعنے تھوڑے ہی دنوں کے بعد آپ پیغمبر مشہور ہوئے بخاری اسکے راوی ہیں

(۵) وَعَنْ عُمَرَ رضی قَالَ وَافَقْتُ رَبِّیْ فِیْ ثَلٰثٍ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوِ اتَّخَذْتَ مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی وَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَدْخُلُ عَلَیْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ اَمَرْتَ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِالْحِجَابِ فَنَزَلَتْ اٰیَةُ الْحِجَابِ فَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْغَیْرَةِ فَقُلْتُ عَسٰی رَبُّهٗ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ یُّبْدِلَهٗ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْكُنَّ فَنَزَلَتْ كَذٰلِكَ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَزَادَ فِیْ رِوَایَةٍ وَفِیْ اُسَارٰی بَدْرٍ ترجمہ حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ میں تین باتوں میں اپنے رب عزوجل سے موافق ہوا میں نے کہا یا حضرت اگر آپ مقام ابراہیم کو جائے نماز ٹھیرائیں تو خوب ہو تو یہ حکم اترا کہ ٹھیراؤ مقام ابراہیم کو جائے نماز اور میں نے کہا یا حضرت آپ کے پاس اندر نیک آدمی بھی آتا ہے اور بد بھی سو اگر آپ مسلمانوں کی ماؤں کو پردہ کا حکم کریں تو خوب ہو تو اسی کے موافق آیت حجاب

کی اتری اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیاں غیرت میں جمع ہوئیں (یعنے حضرت سے زیادہ خرچ مانگنے لگیں) تو میں نے کہا کہ اگر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کو طلاق دیدیں تو نزدیک ہے کہ اُن کا رب بدلے میں دے انکو عورتیں تم سے بہتر تو اسی طرح آیت اُتری شیخین اسکے راوی ہیں اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جنگ بدر کے قیدیوں کے حق میں

وَهٰذِهٖ اَحَادِيْثُ مُشْتَرِكَةٌ بَيْنَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رض

ان حدیثوں کا بیان جو ابوبکر رض اور عمر رض کی فضیلت میں مشترک ہیں

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَيْنَمَا رَاعٍ يَرْعٰى فِيْ غَنَمِهٖ اِذْ عَدَا الذِّئْبُ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهَا حَتّٰى اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ وَالْتَفَتَ اِلَيْهِ الذِّئْبُ وَقَالَ مَنْ لَّهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِيْ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ اُؤْمِنُ بِهٖ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَمَا ثَمَّ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا رَجُلٌ يَّسُوْقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا فَالْتَفَتَتْ اِلَيْهِ فَقَالَتْ اِنِّيْ لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا اِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَعَجُّبًا وَّفَزَعًا بَقَرَةٌ تَتَكَلَّمُ فَقَالَ اِنِّيْ اُؤْمِنُ بِهٖ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رض قَوْلُهٗ مَنْ لَّهَا يَوْمَ السَّبُعِ اَيْ مَنْ لَّهَا يَوْمَ الْفَزَعِ وَعِنْدَ الْفِتَنِ حِيْنَ يَتْرُكُهَا النَّاسُ هَمَلًا لَّا رَاعِيَ لَهَا تُهْمَلُ لِلذِّئَابِ وَالسِّبَاعِ فَجَعَلَ السَّبُعَ لَهَا رَاعِيًا لِكَوْنِهٖ مُنْفَرِدًا بِهَا "ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ ایک چرواہا اپنی بکریوں کو چرا رہا تھا اور اُسپر بھیڑیا دوڑا تو ان میں سے ایک بکری لے گیا تو وہ چرواہا اس کی تلاش میں اس کے پیچھے گیا یہاں تک اس نے اُسکو بھیڑیے سے چھڑا لیا تو بھیڑیے نے مڑکر اسکی طرف دیکھا اور کہا کہ کون بھیڑ بکری کو درندہ کے دن میں بچاوے گا جس دن میرے سوا اسکا چرانے والا کوئی نہ ہوگا تو لوگوں نے تعجب سے کہا سبحان اللہ بھیڑیا بھی کلام کرتا ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سفر میں اس بات پر ایمان لاتا ہوں اور ابوبکر رض اور عمر رض بھی ایمان لاتے ہیں اور حالانکہ ابوبکر رض اور عمر رض وہاں موجود نہ تھے شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہیں اور مسلم کے نزدیک ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ ایک مرد بیل کو ہانک رہا تھا اس پر بوجھ لادے ہوئے کہ بیل نے مڑکر اس کیطرف دیکھا سو کہا کہ میں اس بوجھ لادنے کے واسطے پیدا نہیں ہوا ہوں میں تو کھیتی کرنے کے واسطے پیدا ہوا ہوں تو لوگوں نے تعجب سے کہا سبحان اللہ بیل بھی بولتا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر میں اسبات پر ایمان لاتا ہوں اور ابوبکر اور عمر رض بھی ایمان لاتے ہیں یہ جو کہا کہ کون

سلہ یہ جو فرمایا کہ میں اسپر ایمان لاتا ہوں الخ بیل اور بھیڑیے کا بولنا خدا کی قدرت سے کچھ عجب نہیں۔ اس حدیث سے صدیق اور فاروق کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایمان کے ساتھ انکے ایمان کو ملایا۔

بچادے گا انکو دن سبع کے یعنے دن گھبراہٹ اور وقت فتنہ وفساد کے جبکہ لوگ انکو بیکار چھوڑ دینگے کوئی اُنکے چرانے والا نہ ہوگا بھیڑیے اور درندے انکو اُچک لینگے سو اس لیے درندوں کو انکا چرواہا ٹھہرایا اسلیے اُن کے ساتھ تب درندوں کے سوائے کوئی نہ ہوگا۔

(۶) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَھْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی یَرَاھُمْ مَنْ تَحْتَھُمْ کَمَا تَرَوْنَ الْکَوْکَبَ الطَّالِعَ فِیْ اُفُقِ السَّمَآءِ وَاِنَّ اَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ مِنْھُمْ وَاَنْعَمَا اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ قَوْلُہٗ وَاَنْعَمَا اَیْ زَادَا فِیْ ھٰذَا الْاَمْرِ وَتَنَاھَیَا فِیْہِ اِلٰی غَایَتِہٖ ترجمہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر اونچے درجے والوں کو نیچے والے اس طرح دیکھیں گے جیسے تم آسمان کے کنارے میں تارا چڑھا ہوا دیکھتے ہو اور مقرر ابوبکر اور عمر بھی اونہیں میں ہیں جنکے درجے بلند ہونگے اور خوب اونچے ہوں گے ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور یہ جو کہا انعما یعنے اس امر میں دونوں زیادہ ہیں اور اس میں نہایت کو پہونچے ہیں

(۷) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ ھٰذَانِ سَیِّدَا کُھُوْلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کے لیے فرمایا کہ مقرر یہ دونوں بہشت کے پہلے اور پچھلے بڈھوں کے سردار ہیں سوائے پیغمبروں اور مرسلوں کے ترمذی اسکے راوی ہیں

(۸) وَعَنْ حُذَیْفَۃَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْتَدُوْا بِالَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ رضؓ وَّعُمَرَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیروی کرنا ان دونوں کی جو میرے بعد ہیں گے یعنی ابوبکرؓ اور عمرؓ کی ترمذی اس کے راوی ہیں

(۹) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِیَّۃِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ رضؓ یَا اَبَتِ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ وَخَشِیْتُ اَنْ اَقُوْلَ ثُمَّ مَنْ فَیَقُوْلُ عُثْمَانُ فَقُلْتُ ثُمَّ اَنْتَ قَالَ مَا اَنَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ میںنے اپنے باپ سے یعنے حضرت علیؓ سے کہا کہ اے باپ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب لوگوں میں کون بہتر ہے اُنہوں نے کہا کہ ابوبکر صدیق میںنے کہا پھر کون کہا عمرؓ اور میں ڈرا کہ کہوں گا پھر کون سو کہیں کہ عثمان میںنے کہا پھر تم ہو کہا کہ نہیں میں مگر ایک مرد مسلمانوں میں سو بخاری اور ابوداؤد اس کے راوی ہیں

ذکر عثمانؓ

عثمانؓ کے فضائل کا بیان

(۱) عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتِ اسْتَاْذَنَ اَبُوْبَکْرٍ رضؓ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰی فِرَاشِیْ عَلٰی مِرْطِ عَائِشَۃَ فَاَذِنَ لَہٗ وَھُوَ عَلٰی حَالِہٖ فَقَضٰی اِلَیْہِ حَاجَتَہٗ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَہٗ وَھُوَ عَلٰی تِلْکَ الْحَالَۃِ فَقَضٰی اِلَیْہِ حَاجَتَہٗ ثُمَّ انْصَرَفَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

اللہ علیہ وآلہ وسلم وأصلح علیہ ثیابہ وقال اجمعی علیک ثیابک فأذن لہ فقضی إلیہ حاجتہ ثم انصرف قالت فقلت یا رسول اللہ ما ارک فزعت لأبی بکر وعمر کما فزعت لعثمان فقال یا عائشۃ إن عثمان رجل حیی وإنی خشیت إن أذنت لہ علی تلک الحالۃ أن لا یبلغ إلی حاجتہ أخرجہ مسلم وفی روایۃ ألا أستحی ممن تستحی منہ الملائکۃ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہا کہ ابوبکرؓ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (اندر آنے کے لیے) پروانگی مانگی اور حالانکہ آپ بستر پر لیٹے ہوئے تھے آپ پر پیری لوٹی تھی آپ نے اسی حال میں انکو پروانگی دی سو انہوں نے آپ سے اپنی حاجت پوری کی پھر حضرت عمر فاروقؓ نے اجازت مانگی آپ سے ان کو بھی اسی حال میں اجازت دی انہوں نے بھی آپ سے اپنی حاجت پوری کی پھر پھرے پھر عثمانؓ نے پروانگی مانگی تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھ بیٹھے اور کپڑے اپنے بدن پر درست کر لیے اور مجھ سے فرمایا کہ اپنے کپڑے بدن پر اچھی طرح سے درست کر لے پھر ان کو اجازت دی سو انہوں نے بھی آپ سے اپنا کام پورا کیا پھر پلٹے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے کہا یا حضرت آپ ابوبکرؓ اور عمرؓ کے لیے ایسے نہیں گھبرائے تھے جیسے عثمانؓ کے لیے گھبرائے تو آپ نے فرمایا اے عائشہ مقرر عثمانؓ شرم دار مرد ہے اور میں ڈرا کہ اگر میں اسی حالت پر رہا تو ان کی حاجت پوری نہ ہو۔ مسلم اس کے راوی ہیں اور ایک روایت میں ہے کیا میں نہ شرماؤں اس سے جس سے فرشتے شرماتے ہیں۔

(۲) وعن عثمان بن عبد اللہ بن موھب قال جاء رجل من أھل مصر یرید الحج فرأی قوما جلوسا فقال من ھؤلاء قالوا قریش قال فمن الشیخ فیھم قالوا عبد اللہ بن عمر فقال یا ابن عمر إنی سائلک عن شیء فحدثنی ھل تعلم أن عثمان فر یوم أحد قال نعم قال ھل تعلم أنہ تغیب عن بدر ولم یشھد قال نعم قال ھل تعلم أنہ تغیب عن بیعۃ الرضوان فلم یشھدھا قال نعم فقال الرجل اللہ أکبر ثم ولی فقال ابن عمر ھلم أبین لک أما فرارہ یوم أحد فأشھد أن اللہ عفا عنہ قال اللہ تعالی ولقد عفا اللہ عنھم وأما تغیبہ عن بدر فإنہ کان تحتہ رقیۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانت مریضۃ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم إن لک أجر رجل ممن شھد بدرا وسھمہ وأما تغیبہ عن بیعۃ الرضوان فلو کان أحد أعز ببطن مکۃ من عثمان لبعثہ فبعث صلی اللہ علیہ وسلم عثمان إلی مکۃ وکانت بیعۃ الرضوان بعد ما ذھب عثمان فقال صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ الیمنی علی الیسری وقال ھذہ لعثمان وکانت یسری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعثمان خیرا من أیمانھم لھم ثم قال ابن عمر للرجل اذھب بھا الآن معک أخرجہ البخاری والترمذی ترجمہ عثمان بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ مصر والوں میں سے ایک مرد حج کے ارادے سے آیا سو اس نے کچھ لوگ بیٹھے ہوئے دیکھے تو پوچھا کہ یہ کون ہیں لوگوں نے کہا قریش کے لوگ ہیں اس نے کہا ان میں بڈھا شخص کون ہے

لوگوں نے کہا کہ عبداللہ بن عمر ہیں تو اُس نے کہا اے ابن عمرؓ میں تجھ سے ایک بات پوچھتا ہوں سو مجھ سے بیان کر کیا تو جانتا ہے کہ عثمان جنگ احد کے دن بھاگ گئے تھے اُنہوں نے کہا ہاں پھر اُس نے کہا کیا تو جانتا ہے کہ وہ جنگ بدر میں حاضر نہ ہوئے تھے اُنہوں نے کہا ہاں پھر اُس نے کہا کیا تو جانتا ہے کہ وہ بیعۃ الرضوان میں بھی موجود نہ تھے اُنہوں نے کہا ہاں تو اس مرد نے کہا اللہ اکبر (یعنے بڑے افسوس کی بات ہے کہ وہ ان متبرک جگہوں میں حاضر نہ ہوئے) پھر وہ پیٹھ دیکر چلا تو ابن عمرؓ نے کہا کہ آ میں تجھ سے اِسکا سبب بیان کروں کہ جنگ احد کے دن ان کا بھاگنا سو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ نے اُن سے معاف کر دیا ہے اللہ تعالی نے فرمایا کہ البتہ اللہ تعالی نے اُنکا قصور معاف کر دیا اور جنگ بدر میں تو وہ اس سبب سے حاضر نہ ہوئے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی رقیہ اُن کے نکاح میں تھیں اور وہ بیمار تھیں تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ تم اُنکے پاس رہو اور تم کو جنگ بدر میں حاضر ہونے والوں میں سے ایک مرد کے برابر ثواب اور حصہ ملے گا اور وہ بیعۃ الرضوان میں اس سبب سے حاضر نہ ہوئے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکو مکے میں بھیجا تھا اور بطن مکے میں عثمان سے زیادہ عزت دار اور کوئی نہ تھا جسکو بھیجتے اور بیعۃ الرضوان حضرت عثمانؓ کے جانے کے بعد ہوئی تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا داہنا ہاتھ بائیں پر رکھا اور فرمایا کہ عثمان کا ہاتھ ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بایاں ہاتھ عثمانؓ کے لیے بہتر تھا اُن کے داہنے ہاتھ سے پھر ابن عمرؓ نے اس مرد سے کہا کہ اب ان باتوں کو لے اپنے ساتھ لے جا بخاری اور ترمذی اسکے راوی ہیں

(۳) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ رض اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَلْفِ دِيْنَارٍ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِيْ حَجْرِهٖ فَجَعَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا بِيَدِهٖ وَيَقُوْلُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَبَّابٍ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُثُّ عَلٰى تَجْهِيْزِ جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ ابْنُ عَفَّانَ رض فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ ثَلٰثُمِائَةِ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ مِنَ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ رح ترجمہ عبدالرحمان بن سمرہ سے روایت ہے کہا عثمانؓ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہزار اشرفی لائے جبکہ تنگی کے لشکر کا سامان درست کیا سو اُن کو آپ کی گود میں کھنڈایا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہاتھ سے اُن کو پلٹنے لگے اور فرماتے تھے کہ آج کے بعد عثمانؓ کو کوئی بد عمل ضرر نہ کرے گا دو بار فرمایا اور عبدالرحمن بن خباب نے کہا کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور حالانکہ آپ لشکر تنگی کے سامان درست کرنے کی رغبت دلاتے تھے تو حضرت عثمانؓ اُٹھے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں خدا کی راہ میں سو اونٹ دوں گا سمیت اُنکے پشت پوش اور پالانوں کے

پھر لشکر کے سامان درست کرنے کی رغبت دلائی پھر عثمان اُٹھے اور کہا کہ یا حضرت میں دو سو اونٹ مع انکی پشت پوش اور زین کے اللہ کے راہ میں دونگا۔ پھر رغبت دلائی پھر عثمان اٹھے اور کہا کہ یا حضرت میں خدا کی راہ میں تین سو اونٹ دونگا سمیت اُنکے پالان اور زین کے یعنے سب اسباب اور سامان کے ساتھ دونگا کہا سو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر سے اترتے ہوئے دیکھا فرماتے تھے کہ نہیں ہے عثمان پر گناہ کسی عمل کا بعد اس نیک عمل کے نہیں ہے عثمان پر گناہ کسی عمل کا بعد اس نیکی کے۔ ترمذی اس کے راوی ہیں

ذکر علی بن ابی طالب رضی

علی بن ابیطالب رضی کے فضائل کا بیان

(۱) **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَصَلّٰى عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلٰثَاءِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیر کے دن فوت ہوئے اور منگل کے دن علی مرتضیٰ رضی نے آپ پر نماز پڑھی ترمذی اسکے راوی ہیں

(۲) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا اٰخٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ جَاءَهٗ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اٰخَيْتَ بَيْنَ اَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَحَدٍ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ اَخِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحاب کو آپس میں ایک دوسرے کا بھائی ٹھیرایا تو علی مرتضیٰ روتے ہوئے آپ کے پاس آئے سو انہوں نے کہا یا حضرت آپ نے اپنے اصحاب میں برادری کردی ہے اور مجھکو کسیکا بھائی نہیں بنایا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو میرا بھائی ہے دنیا میں اور آخرت میں ترمذی اس کے راوی ہیں

(۳) **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا میں دوست اور مددگار ہوں علی بھی اسکے دوست اور مددگار ہیں ترمذی اسکے راوی ہیں

(۴) **وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ خَلَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُخَلِّفُنِيْ فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ وَالتِّرْمِذِيِّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ فَتَطَاوَلَ النَّاسُ لَهَا فَقَالَ اُدْعُوْا لِيْ عَلِيًّا فَاُتِيَ بِهٖ اَرْمَدَ فَبَصَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ وَدَفَعَ اِلَيْهِ الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ وَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ دَعَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِيْ اَلرَّمَدُ مَرْضٌ

فِی الْعَیْنِ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؓ کو مدینے میں خلیفہ کیا تو انہوں نے کہا یا حضرت کیا آپ مجھکو عورتوں اور لڑکوں میں خلیفہ کرتے ہیں تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس سے راضی نہیں کہ تو میرے[1] نزدیک ہو بجائے ہارون کے موسےٰ کے نزدیک مگر فرق اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہیں اور مسلم اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ خیبر کے دن فرمایا کہ البتہ میں کل علم دونگا اُس شخص کو جو اللہ اور اُس کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اُسکو دوست رکھتے ہیں تو لوگوں نے اس کے لیے گردن دراز کی (یعنے ہر شخص اسکا امیدوار ہوا کہ مجھکو یہ دولت نصیب ہو) تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس علیؓ کو بلاؤ وہ لائے گئے اس حال میں کہ اُن کی آنکھیں دکھتی تھیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن کی آنکھوں میں لب لگائی اور نشان انکے حوالے کیا تو خدا نے اُن کے ہاتھ پر فتح نصیب کی اور کہا کہ جب یہ آیت اتری آؤ ہم اپنے بیٹوں اور تمھارے بیٹوں کو بلاویں تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ کو بلایا اور فرمایا الٰہی یہ ہیں میرے گھر والے اور رمد آنکھ کی بیماری کو کہتے ہیں۔

(۵) **وَعَنْ** زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُوْلُ وَالَّذِیْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ اِنَّهٗ لَعَهِدَ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ اِلَیَّ اَنْ لَّا یُحِبَّنِیْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا یُبْغِضُنِیْ اِلَّا مُنَافِقٌ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالْحَبَّةُ بِفَتْحِ الْحَاءِ الْحِنْطَةُ وَالشَّعِیْرُ وَنَحْوُهُمَا وَبِکَسْرِهَا الْبُزُوْرَاتُ وَفَلْقُهَا شَقُّهَا لِلنَّبَاتِ وَالنَّسَمَةُ کُلُّ شَیْءٍ فِیْهِ رُوْحٌ وَبَرْؤُهَا خَلْقُهَا ترجمہ زر بن حبیش سے روایت ہے کہا سنا میں نے حضرت علیؓ سے کہتے تھے قسم ہے اُس کی جس نے دانے کو پھاڑا اور جاندار چیز کو پیدا کیا کہ البتہ ان پڑھ پیغمبر یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ عہد کیا ہے کہ جو شخص مجھ سے محبت رکھیگا وہ مومن ہے اور جو مجھ سے دشمنی رکھے گا وہ منافق ہے مسلم اور ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہیں اور حبہ ساتھ زبر کے گیہوں اور جو وغیرہ کو کہتے ہیں اور ساتھ زیر کے تخموں کو اور فلق کے معنے ہیں پھاڑنا اسکا واسطے اُگنے کے اور نسمہ جاندار چیز کو کہتے ہیں اور برء کے معنے ہیں پیدا کرنا اُسکا۔

(۶) **وَعَنْ** جَابِرٍ رضہ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِیًّا یَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ اَطَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهٖ فَقَالَ مَا انْتَجَیْتُهٗ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی انْتَجَاهُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ مَعْنٰی قَوْلِهٖ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ اَیْ اَمَرَنِیْ اَنْ اُنَاجِیَهٗ مَعَهٗ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ طائف کے دن علیؓ کو بلایا اور اُن سے کان میں چپکے سے باتیں کرنے لگے تو لوگوں نے کہا کہ آپ کی کاناپھوسی اپنے چچیرے بھائی کے ساتھ دراز ہوئی یعنے آپ بہت دیر

[1] یہ جو فرمایا کہ تو میرے نزدیک بجاے ہارون کے ہے موسیٰ کے نزدیک یعنی جیسے ہارون کی عزت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھی ایسی تمھاری عزت میرے نزدیک ہے، اس حدیث سے حضرت علیؓ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔

ساتھ کان میں بات کرتے رہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اُن سے کان میں بات نہیں کی ولیکن اللہ تعالیٰ نے ان سے بات کان میں کی ترمذی اسکے راوی ہیں اور یہ جو کہا لیکن اللہ تعالیٰ نے اُن سے بات کی تو اُس کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی نے مجھ کو حکم کیا ہے کہ میں ان سے کان میں بات کروں

(۷) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَۃَ مَعَ اَبِیْ بَکْرٍ ثُمَّ دَعَاہُ فَقَالَ لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یُّبَلِّغَ ھٰذَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِیْ فَدَعَا عَلِیًّا فَاَعْطَاہُ اِیَّاہُ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورہ برارت کے ساتھ ابوبکرؓ کو بھیجا پھر اُنکو بلا لیا اور فرمایا کہ نہیں سزاوار ہے واسطے کسی کے یہ کہ پہونچاوے اسکو مگر وہ مرد کہ میرے اہل بیت میں سے ہو پھر حضرتؐ نے حضرت علیؓ کو بلایا اور برارت کا حکم اُن کو دیا (یعنے تاکہ مکے میں جاکر کفار مکہ کو سورہ برارت سُناکر خبردار کریں) ترمذی اسکے راوی ہیں۔

ذِکْرُ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ رضی اللہ عنہ

طلحہ بن عبیداللہ کے فضائل کا بیان

(۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی شَھِیْدٍ یَمْشِیْ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکو خوش لگے کہ شہید کو زمین پر چلتے ہوئے دیکھے تو چاہیے کہ طلحہ بن عبیداللہ کو دیکھے۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ رَاَیْتُ یَدَ طَلْحَۃَ شَلَّاءَ وَقٰی بِھَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ الشَّلَلُ فَسَادُ الْیَدِ لِمَرَضٍ اَوْ قَطْعٍ ترجمہ قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ میں نے طلحہ کا ہاتھ بیکار دیکھا کہ اُس نے اُس کے ساتھ جنگ احد کے دن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بچایا تھا بخاری اس کے راوی ہیں اور شل کے معنے ہیں ہاتھ کا بیکار ہوجانا بیماری کے سبب سے ہو یا کٹ جانے سے

ذِکْرُ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رضی اللہ عنہ

زبیر بن عوام کا بیان

(۱) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَاِنَّ حَوَارِیَّ الزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلْحَوَارِیُّ خَالِصَۃُ الْاِنْسَانِ وَصَفِیَّتُہُ الْمُخْتَصُّ بِہٖ وَقِیْلَ النَّاصِرُ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر ہر پیغمبر کا کوئی خالص مددگار ہوتا رہا ہے اور میرا خالص مددگار اور جان نثار زبیرؓ ہے بیٹا عوام کا شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور حواری کے معنے ہیں خالص اور منتخب یار آدمی کا جو اس کے ساتھ خاص ہو

لہ ان حدیثوں سے حضرت علیؓ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی ۱۲

۲ جب خندق کو دن کافروں کے گروہوں میں بھوٹ پڑی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا شخص ہے جو کفار کے لشکر کی خبر لاوے زبیرؓ نے کہا یا حضرت میں جاتا ہوں تب حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی اسحدیث سے زبیرؓ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی

اور بعضے کہتے ہیں ناصر۔

ذِکرُ سَعدِ بنِ اَبی وَقّاصؓ

سعد بن ابی وقاص کا بیان

(۱) عَنْ عَلِیٍّ قَالَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْدِیْ اَحَدًا غَیْرَ سَعْدٍ رض سَمِعْتُہٗ یَوْمَ اُحُدٍ یَقُوْلُ اِرْمِ یَا سَعْدُ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں سنا کہ کسی پر فدا کرتے ہوں سوائے سعد کے میں نے آپ سے جنگ احد کے دن سنا فرماتے تھے کہ تیر مار اے سعد میرے ماں باپ تجھ پر قربان شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں

ذِکرُ سَعِیدِ بنِ زَیدٍؓ

سعید بن زید کا بیان

(۱) عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ زَیْدٍ[۱] یَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ وَاِنَّ عُمَرَ لَمُوْثِقِیْ عَلَی الْاِسْلَامِ اَنَا وَاُخْتُہٗ قَبْلَ اَنْ یُّسْلِمَ عُمَرُ وَلَوَدَّ اَحَدُنَا اَنْ یَّنْفَلِتَ لِلَّذِیْ صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَکَانَ مَحْفُوْظًا اَنْ تَنْفَلِتَ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہا کہ میں نے سعید بن زید سے سنا کہتا تھا قسم ہے اللہ کی البتہ میں نے اپنے تئیں دیکھا اور حضرت عمر مجھکو اسلام لانے پر باندھنے والے تھے مجھ کو اور اپنی بہن کو پہلے اس سے کہ مسلمان ہوں اور اگر کوئی گرا چاہتا واسطے اس چیز کے کہ تم نے عثمانؓ کے ساتھ کی تو لائق تھا کہ گر پڑتا بخاری اسکے راوی ہیں

ذِکرُ عَبدِ الرَّحمٰنِ بنِ عَوفٍؓ

عبد الرحمن بن عوف کا بیان

(۱) عَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِنِسَائِہٖ اِنَّ اَمْرَکُنَّ مِمَّا یُھِمُّنِیْ مِنْ بَعْدِیْ وَلَیْسَ یَصْبِرُ عَلَیْکُنَّ اِلَّا الصَّابِرُوْنَ الصِّدِّیْقُوْنَ ثُمَّ قَالَتْ لِاَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَقَی اللّٰہُ اَبَاکَ مِنْ سَلْسَبِیْلِ الْجَنَّۃِ وَکَانَ بْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ عَلٰی اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَرْضٍ بِیْعَتْ بِاَرْبَعِیْنَ اَلْفًا وَقَالَ اَبُوْسَلَمَۃَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَوْصٰی عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بِحَدِیْقَۃٍ لِاُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِیْعَتْ بِاَرْبَعِمِائَۃِ اَلْفٍ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہُ الْحَاکِمُ سَلْسَبِیْلٌ اِسْمُ عَیْنٍ فِی الْجَنَّۃِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی عورتوں سے فرمایا کہ مجھ کو اپنے پیچھے تمہارا بہت فکر ہے اور نہیں صبر کرتے تم پر مگر صابر اور صدیق (یعنے تمہارے خرچ نفقے میں وہی لوگ صبر کرتے ہیں جو صابر اور صدیق ہوں) پھر ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے فرمایا کہ خدا تیرے باپ کو بہشت کی نہر سے پانی پلاوے اور عبد الرحمن بن عوف نے مسلمانوں کی ماؤں پر ایک زمین صدقہ کی تھی جو چالیس ہزار سے بیچی گئی اور ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے کہا کہ عبد الرحمن نے امہات المومنین کے لیے ایک

---

[۱] سعید بن زید حضرت عمرؓ کے بہنوئی تھے جب عمرؓ فاروق کی بہن اور بہنوئی دونوں مسلمان ہوئے تو ابھی حضرت عمرؓ مسلمان نہ ہوئے تھے تو عمرؓ اپنے بہنوئی کو باندھکر مارا کرتے تھے اور اپنی بہن کو بھی تاکہ اسلام سے پھر جائیں مگر وہ باوجود اس سخت تکلیف اور مار کے اسلام سے نہ پھرے حدیث سے انکی بڑی فضیلت

ایک باغ کی وصیت کی تھی جو چار لاکھ کو بیچا گیا۔ ترمذی اس کے راوی ہیں اور اسکو صحیح کہا ہے اور سلسبیل جنت کی نہر کا نام ہے۔

ذکر ابی عبیدۃ بن الجراح رض

ابی عبیدہ بن جراح کا بیان

(۱) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنٌ وَاَنَّ اَمِیْنَنَا اَبُوْعُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَوٰی بِرَوَایَۃِ لِمُسْلِمٍ اَنَّ اَھْلَ الْیَمَنِ قَدِمُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا یُعَلِّمُنَا السُّنَّۃَ وَالْاِسْلَامَ فَاَخَذَ بِیَدِ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَقَالَ ھٰذَا اَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر امت کا ایک معتمد امانت دار ہے اور ہمارا امانت دار یعنے امت میری کا ابوعبیدہ ہے جراح کا بیٹا اور مسلم کی روایت میں ہے کہ یمن والے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ ہمارے ساتھ کوئی شخص بھیجیے جو ہم کو سنت اور اسلام کے احکام سکھائے تو حضرت نے ابوعبیدہ بن جراح کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ یہ اس امت کا امانت دار ہے شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔

ذکر العباس بن عبد المطلب رض

عباس بن عبد المطلب کا بیان

(۱) عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ مَنْ اٰذٰی عَمِّیْ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْہِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ الصِّنْوُ الْمِثْلُ ترجمہ علی رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میرے چچا کو تکلیف دی اس نے مجھ کو تکلیف دی اور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی طرح ہے اور صنو مثل کو کہتے ہیں

(۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ یَا عَمِّ اِذَا کَانَ غَدَاۃُ الْاِثْنَیْنِ فَاْتِنِیْ اَنْتَ وَوَلَدُکَ حَتّٰی اَدْعُوَ لَکُمْ بِدَعْوَۃٍ یَنْفَعُکُمُ اللّٰہُ بِھَا وَوَلَدَکَ قَالَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَہٗ فَاَلْبَسَنَا کِسَاءً ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِہٖ مَغْفِرَۃً ظَاھِرَۃً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰھُمَّ احْفَظْہُ فِیْ وَلَدِہٖ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَزَادَ رَزِیْنٌ فِیْ رِوَایَۃٍ وَاجْعَلِ الْخِلَافَۃَ بَاقِیَۃً فِیْ عَقِبِہٖ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عباس سے فرمایا کہ اے چچا جب پیر کے دن کی صبح ہو تو تم اپنی اولاد سمیت میرے پاس آئیو تاکہ میں تمہارے لیے دعا کروں جو تمکو اور تمہاری اولاد کو فائدہ پہونچائے ابن عباس نے کہا سو عباس صبح کو گئے اور ہم بھی ان کے ساتھ گئے حضرت نے ہم کو ایک کملی میں چھپا لیا پھر فرمایا الٰہی بخشدے عباس کو اور اسکی اولاد کو بخشش ظاہر اور باطن جو کوئی گناہ نہ چھوڑے الٰہی نگاہ رکھ اسکو اس کی اولاد میں ترمذی اسکے راوی ہیں اور رزین نے ایک روایت میں زیادہ کیا ہے اور خلافت کو اس کی پشت میں باقی رکھ۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ رَایَاتٌ سُوْدٌ لَا یَرُدُّهَا شَیْءٌ حَتّٰی تُنْصَبَ بِاِیْلِیَاءَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نکلیں گے خراسان سے جھنڈے سیاہ نہ پھیر سکے گی ان کو کوئی چیز یہانتک کہ گاڑی جاویں گے بیت المقدس میں ترمذی اسکے راوی ہیں

ذِکْرُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رضہ

جعفر بن ابی طالب کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ جَعْفَرًا یَطِیْرُ فِی الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلٰٓئِکَةِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جعفر کو دیکھا کہ بہشت میں فرشتوں کے ساتھ اڑتا پھرتا ہے ترمذی اس کے راوی ہیں

(۲) وَعَنْهُ قَالَ کُنْتُ اَلْصَقُ بَطْنِیْ بِالْحَصْبَاءِ مِنَ الْجُوْعِ وَاِنْ کُنْتُ لَاَسْتَقْرِیُ الرَّجُلَ الْاٰیَةَ وَاَنَا اَعْلَمُهَا کَیْ یَنْقَلِبَ بِیْ فَیُطْعِمُنِیْ وَکَانَ خَیْرُ النَّاسِ لِلْمَسَاکِیْنِ جَعْفَرُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ کَانَ یَنْقَلِبُ بِنَا فَیُطْعِمُنَا مَا کَانَ فِیْ بَیْتِهٖ حَتّٰی اِنْ کَانَ لَیُخْرِجُ اِلَیْنَا الْعُلْبَةَ لَیْسَ فِیْهَا شَیْءٌ فَنَشُقُّهَا فَنَلْعَقُ مَا فِیْهَا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلْعُلْبَةُ ظَرْفُ السَّمْنِ وَاللَّعْقُ اَخْذُ الطَّعَامِ بِالْاَصَابِعِ وَلَحْسُهَا وَذٰلِکَ لِقِلَّةِ الشَّیْءِ ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہا کہ میں پتھروں سے اپنا پیٹ ملایا کرتا تھا بھوک کے سبب سے اور مقرر میں کسی مرد سے آیت پوچھتا اور حالانکہ وہ مجھ کو معلوم ہوتی تھی تاکہ مجھ کو اپنے ساتھ لیجاوے اور کھانا کھلاوے اور سب لوگوں میں بہتر مسکینوں کے لیے جعفر بن ابی طالب تھے کہ ہم کو ساتھ لے جاتے تھے اور جو ان کے گھر میں موجود ہوتا تھا کھلاتے تھے یہانتک کہ ہماری طرف کپی لکالتے تھے جس میں کچھ چیز نہ ہوتی اور ہم اسکو پھاڑ کر جو کچھ اس میں ہوتا چاٹتے تھے بخاری اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔ علبہ گھی کے برتن کو کہتے ہیں اور لعق کے معنے ہیں لینا کھانے کا ساتھ انگلیوں کے اور چاٹنا ان کا اور یہ چیز کے کم ہونے کے سبب سے ہوتا ہے

(۳) وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِجَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِیْ وَخُلُقِیْ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ براء سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا کہ تو صورت اور سیرت میں میرے مشابہ ہے

ذِکْرُ حَسَنٍ وَالْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت حسن اور حسین رضے اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان

(۱) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ عَلٰی عَاتِقِهٖ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَةِ التِّرْمِذِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ حَسَنًا وَحُسَیْنًا فَقَالَ اِنِّیْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا ترجمہ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ

کو دیکھا اور حالانکہ حسن اسکے سر و مونڈھے پر تھے فرماتے تھے یعنی یہ دعا کرتے تھے کہ الٰہی میں اس سے محبت رکھتا ہوں سو تو بھی اس سے محبت رکھ شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین کو دیکھا سو فرمایا الٰہی میں اسنے محبت رکھتا ہوں سو تو بھی اسنے محبت رکھ

(۲) **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّى اَبُوْبَكْرٍ صَلٰوةَ الْعَصْرِ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِيْ وَمَعَهٗ عَلِيٌّ فَرَاَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهٗ عَلٰى عَاتِقِهٖ وَقَالَ بِاَبِيْ شَبِيْهٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَبِيْهًا بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** عقبہ بن حارث سے روایت ہے کہا کہ ابوبکر صدیق نے عصر کی نماز پڑھی پھر نکلکر چلے اور ان کے ساتھ حضرت علی رض تھے تو انہوں نے حسن کو لڑکوں میں کھیلتے ہوئے دیکھا سو ان کو اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور کہا کہ میرا باپ قربان کہ یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہے علی کے مشابہ نہیں اور علی ہنستے تھے بخاری اس کے راوی ہیں

(۳) **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ اَهْلِ بَيْتِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَضُمُّهُمَا وَيَشُمُّهُمَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ کسینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپکے نزدیک اپنے اہل بیت میں سے کون زیادہ تر پیارا ہے فرمایا کہ حسن اور حسین رض اور حضرت ان کو گلے لگاتے تھے اور سونگھتے تھے ترمذی اسکے راوی ہیں

(۴) **وَعَنْ** يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسَيْنٌ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِّنَ الْاَسْبَاطِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اَلسِّبْطُ وَلَدُ الْوَلَدِ وَاَسْبَاطُ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَوْلَادُ يَعْقُوْبَ وَهُمْ فِيْهِمْ كَالْقَبَآئِلِ فِي الْعَرَبِ وَقَدْ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حُسَيْنًا وَاحِدًا مِّنْ اَوْلَادِ الْاَنْبِيَآءِ **ترجمہ** یعلی بن مرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حسین میرا ہے اور میں حسین کا ہوں جو حسین سے محبت رکھے اللہ اس سے محبت رکھیگا اور حسین سبط ہے اسباط میں سے ترمذی اسکے راوی ہیں اور سبط پوتوں کو کہتے ہیں اور اسباط بنی اسرائیل سے مراد یعقوب علیہ السلام کی اولاد ہے اور وہ ان میں عرب کے قبیلوں کیطرح ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تنہا حسین کو پیغمبروں کی اولاد سے ٹھیرایا

(۵) **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ **ترجمہ** ابوسعید رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن حسین بہشتی جوانوں کے سردار ہیں ترمذی اسکے راوی ہیں اور ترمذی نے اسکو صحیح کہا ہے

(۶) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعِشَآءِ وَهُوَ حَامِلٌ حَسَنًا اَوْ حُسَيْنًا فَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ لِلصَّلٰوةِ فَصَلّٰى سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا الصَّبِيُّ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ فَرَجَعْتُ إِلَى سُجُودِي فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ سَجَدْتَ بَيْنَ ظَهْرَيْ صَلَاتِكَ سَجْدَةً أَطَلْتَهَا حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ أَوْ أَنَّهُ يُوحٰى إِلَيْكَ قَالَ كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ وَلٰكِنَّ ابْنِي ارْتَحَلَنِي فَكَرِهْتُ أَنْ أُعَجِّلَهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ عبداللہ بن شداد سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس باہر تشریف لائے رات کی ایک نماز میں (یعنے مغرب میں یا عشا میں) اور حالانکہ آپ حسن یا حسین کو اٹھائے ہوئے تھے پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور ان کو رکھا پھر نماز کے لیے اللہ اکبر کہا سو آپ نے نماز کا ایک سجدہ دراز کیا تو میں نے اپنا سر اُٹھایا تو ناگاہ لڑکا حضرت کی پشت پر تھا اور آپ سجدے میں تھے پھر میں سجدے میں چلا گیا پھر جب آپ نماز پڑھ چکے تو کسینے کہا یا حضرت آپنے نماز کے درمیان ایک سجدہ بہت دراز کیا یہانتک کہ ہمنے گمان کیا کہ کوئی نئی بات پیدا ہوئی یا آپ کی طرف وحی کی گئی فرمایا ان باتوں میں سے کوئی بات نہیں ہوئی لیکن میرا بیٹا مجھ پر چڑھ بیٹھا تھا سو میںنے ناگوار جانا کہ اسکو جلدی اتاروں یہاں تک کہ وہ اپنی حاجت پوری کرے نسائی اس کے راوی ہیں

(۷) وَعَنْ سَلْمٰى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ رَأَيْتُ الْآنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ دَعَلٰى رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ وَهُوَ يَبْكِي فَقُلْتُ مَا يُبْكِيكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آنِفًا أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ایک انصاری عورت سلمی سے روایت ہے کہا کہ میں ام سلمہ کے پاس گئی اور حالانکہ وہ رو رہی تھیں تو میںنے کہا کہ تم کیوں روتی ہو کہا کہ میںنے ابھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ کے سر اور داڑھی پر گرد پڑی ہوئی تھی اور آپ روتے تھے تو میں نے کہا یا حضرت آپ کیوں روتے ہیں فرمایا کہ ابھی میرے سامنے حسین قتل ہوئے ہیں ترمذی اس کے راوی ہیں

(۸) وَعَنْ أَنَسٍ رض قَالَ أُتِيَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِقَضِيبٍ فِي أَنْفِهِ وَيَقُولُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا فَقُلْتُ أَمَا إِنَّهُ كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ عبیداللہ بن زیاد امام حسین کا سر لایا اور ایک طشت میں رکھا تو ایک چھڑی اُنکے ناک میں مارنے لگا اور کہتا تھا کہ میں نے ایسا خوبصورت کوئی نہیں دیکھا پس میںنے کہا خبردار ہو کہ بیشک وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ ترمشابہ تھے بخاری اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور لفظ اس کے ترمذی کے ہیں

(۹) وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ لَمَّا جِيءَ بِرَأْسِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ وَأَصْحَابِهِ نُصِبَتْ رُؤُسُهُمْ فِي رَحَبَةِ الْمَسْجِدِ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِمْ وَهُمْ يَقُولُونَ قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ فَإِذَا حَيَّةٌ قَدْ جَاءَتْ فَجَعَلَتْ تَخَلَّلُ الرُّؤُسَ حَتّٰى

لہ جس وقت ام سلمہ نے خواب میں دیکھا تھا اسیوقت امام حسین شہید ہوئے تھے ۱۲ منہ رحبہ کشادہ جگہ کو کہتے ہیں جو مسجد کے آگے ہوتی ہے ۱۲

لہ اسحدیث سے امام حسن و حسین کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ انکے قتل سے نماز باطل نہیں ہوتی ۱۲

دَخَلْتُ فِي مِنْخَرِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ فَمَكَثْتُ هَنِيْهَةً ثُمَّ خَرَجْتُ فَذَهَبْتُ ثُمَّ عُدْتُ فَدَخَلْتُ فِيْهِ فَعَلْتُ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ فُضِدَتْ اَيْ جُعِلَ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ مُرَتَّبًا **ترجمہ** عمارہ بن عمیر سے روایت ہے کہ جب عبید اللہ بن زیاد اور اسکے ساتھیوں کے سر لائے گئے تو مسجد کے چبوترے میں رکھے گئے اور میں وہاں پہونچا اور حالانکہ لوگ کہتے تھے کہ البتہ آگیا ہے البتہ آگیا ہے سو ناگاہ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سانپ آیا اور سروں کے بیچ میں گھسنے لگا یہانتک کہ عبید اللہ بن زیاد کی نتھنی میں گھس گیا اور تھوڑی دیر ٹھیرا پھر نکلا اور چلا گیا پھر پھر آیا اور اسکی نتھنی میں گھس گیا اسیطرح اس نے دو یا تین بار کیا ترمذی اس کے راوی ہیں اور اسکو صحیح کہتے ہیں اور فضدت کے معنے ہیں کہ نیچے اوپر باترتیب رکھے گئے۔

ذِكْرُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَابْنِهِ اُسَامَةَ رض

زید بن حارثہ اور اسکے بیٹے اسامہ کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي اِمَارَتِهٖ فَقَالَ اِنْ تَطْعَنُوْا فِي اِمَارَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِي اِمَارَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهٗ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ يُقَالُ فُلَانٌ خَلِيْقٌ لِهٰذَا الْاَمْرِ اِذَا كَانَ اَهْلًا لَهٗ وَهُوَ بِهٖ حَقِيْقٌ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اسامہ بن زید کو لشکر کا سردار کیا تو بعضے لوگوں نے اُنکی سرداری میں طعنہ کیا تو حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اب طعنہ کرتے ہو اسامہ بن زید کی سرداری میں سو البتہ تم تو پہلے اس کے باپ یعنے زید کی سرداری میں بھی طعنہ کرتے تھے اور قسم خدا کی زید سرداری کے لائق تھا اور مقرر وہ مجھ کو سب لوگوں سے زیادہ پیارا تھا اور البتہ یہ اسامہ اُس کے بعد میرے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ پیارا ہے شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہیں اور جب کوئی کسی کام کے لائق ہو تو کہتے ہیں یہ خلیق ہے ساتھ اس کام کے ہے

(۲) عَنْهُ قَالَ فَرَضَ عُمَرُ لِاُسَامَةَ رض فِي ثَلٰثَةِ اٰلَافٍ وَخَمْسِ مِائَةٍ وَفَرَضَ لِيْ فِي ثَلٰثَةِ اٰلَافٍ فَقُلْتُ لِمَ فَضَّلْتَ اُسَامَةَ عَلَيَّ فَوَاللهِ مَا سَبَقَنِيْ اِلٰى مَشْهَدٍ فَقَالَ يَا بُنَيَّ كَانَ زَيْدٌ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِيْكَ وَكَانَ اُسَامَةُ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَاٰثَرْتُ حُبَّ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حُبِّيْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق نے اسامہ کے لیے تین ہزار پانچسو (درہم) وظیفہ مقرر کیا اور میرے لیے (صرف) تین ہزار وظیفہ مقرر کیا میں نے کہا کہ تم نے اسامہ کو مجھ پر فضیلت کیوں دی یعنے تم نے انکی تنخواہ مجھ سے زیادہ کیوں ٹھیرائی سو قسم ہے اللہ کی کہ وہ کسی جہنگ میں مجھ سے آگے نہیں بڑھے اُنہوں نے کہا اے بیٹا زید اسامہ کا باپ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تیرے باپ سے زیادہ پیارا تھا اور اسامہ حضرت کے نزدیک

تجھ سے زیادہ پیارا تھا سو میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے کو اپنے پیارے پر مقدم کیا ترمذی اس کے راوی ہیں۔

ذکر عمار بن یاسرؓ

عمار بن یاسر کا بیان

(۱) عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ اسْتَاْذَنَ عَمَّارٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَہٗ مَرْحَبًا بِالطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ عمار نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا کہ اس کو اذن دو مرحبا ہو پاک[۲] کو اور پاک کیے گئے کو ترمذی اسکے راوی ہیں

(۲) وَعَنْ عِکْرِمَۃَ قَالَ قَالَ لِیْ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلِابْنِہٖ عَلِیٍّ انْطَلَقَا اِلٰی اَبِیْ سَعِیْدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِیْثِہٖ فَانْطَلَقْنَا فَسَمِعْنَاہُ یُحَدِّثُ حَتّٰی اَتٰی عَلٰی ذِکْرِ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ کُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَۃً لَبِنَۃً وَعَمَّارٌ یَحْمِلُ لَبِنَتَیْنِ لَبِنَتَیْنِ فَرَاٰہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ یَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْہُ وَیَقُوْلُ وَیْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُہُ الْفِئَۃُ الْبَاغِیَۃُ یَدْعُوْھُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَیَدْعُوْنَہٗ اِلَی النَّارِ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَلَمْ یَذْکُرْ تَقْتُلُہُ الْفِئَۃُ الْبَاغِیَۃُ وَاَخْرَجَھُمَا اَبُوْبَکْرٍ الْبَرْقَانِیُّ وَاِسْمٰعِیْلِیُّ وَیْحَ کَلِمَۃٌ یُقَالُ فِیْ حَالِ الشَّفَقَۃِ وَالتَّعَطُّفِ وَوَیْسَ کَلِمَۃٌ یُقَالُ لِمَنْ یُتَرَحَّمُ عَلَیْہِ وَیُتَوَقَّیْ بِہٖ ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ نے مجھ سے اور اپنے بیٹے علی سے کہا کہ چلو ابوسعید کے پاس اور اُن سے حدیث سنو سو ہم گئے اور ہمنے اُن سے سنا حدیث بیان کرتے تھے یہانتک کہ مسجد کے بنانے کے حکم کا ذکر آیا سو انہوں نے کہا کہ ہم تو ایک ایک اینٹ اٹھاتے تھے اور عمار دو دو اینٹیں لاتے تھے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا سو انکے بدن سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرماتے تھے کہ افسوس ہے عمار پر کہ اُس کو باغی گروہ قتل کرے گا وہ تو اُن کو بہشت کی طرف بلاوے گا اور وہ اُس کو دوزخ کی طرف بلائیں گے بخاری اس کے راوی ہیں اور بخاری نے قتل کا ذکر نہیں کیا اور ابوبکر برقانی اور اسمٰعیلی بھی اسکے راوی ہیں اور ویح ایک لفظ ہے جو شفقت اور مہربانی کے وقت کہا جاتا ہے اور ویس بھی ایک لفظ ہے جو کہ اس شخص کے لیے کہا جاتا ہے جسپر رحم کیا جاوے۔

(۳) وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا خُیِّرَ عَمَّارٌ بَیْنَ اَمْرَیْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَیْسَرَھُمَا اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں اختیار دیا گیا عمارؓ کو دو کاموں میں مگر کہ اس نے دونوں میں سے آسان تر کو اختیار کیا یعنے جو غیر کے حق میں آسان ہو ترمذی اسکے راوی ہیں

(۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِیْلَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

---

[۱] ان حدیثوں سے اسامہ اور اُن کے باپ زید کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوبوں میں داخل ہوئے

[۲] پاک تھے یعنے فی نفسہ اور پاک کیا گیا یعنے ساتھ عمل شریعت کے ۱۲

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلِئَ عَمَّارٌ اِيْمَانًا اِلٰى مُشَاشِهٖ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَالْمَشَاشُ جَمْعُ مُشَاشَةٍ وَهِيَ رُؤُسُ الْعِظَامِ اللَّيِّنَةِ الَّتِيْ يُمْكِنُ مَضْغُهَا ترجمہ عمرو بن شرجیل سے روایت ہے اس نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک صحابی سے روایت کی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بھر اگیا ہے عمار ایمان سے ہڈیوں کے سر تک نسائی اسکے راوی ہیں اور مشاش جمع ہے مشاشہ کی اور مشاشہ نرم ہڈیوں کے سر کو کہتے ہیں

ذِكْرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض

عبداللہ بن مسعود رضؓ کا ذکر

(۱) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَاَلْتُ حُذَيْفَةَ عَنْ رَجُلٍ قَرِيْبِ السَّمْتِ وَالدَّلِّ وَالْهَدْيِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَاْخُذَ عَنْهُ فَقَالَ مَا نَعْلَمُ اَحَدًا اَقْرَبَ سَمْتًا وَلَا هَدْيًا وَلَا دَلًّا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ حَتّٰى يَتَوَارٰى بِجُدُرِ بَيْتِهٖ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ عبدالرحمن بن زید سے روایت ہے کہ میں نے حذیفہؓ سے پوچھا کہ کون شخص حضدت اور طریقہ اور ہدایت میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قریب ہے تاکہ ہم اس سے علم سیکھیں انہوں نے کہا میں نہیں جانتا کہ کوئی شخص حضدت اور ہدایت اور طریقے میں بہ نسبت ابن مسعودؓ کے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قریب تر ہو یہانتک کہ اپنے گھر کی دیواروں میں پوشیدہ ہو یعنے یہ حال معلوم نہیں کہ گھر میں جاکر کیا کرتے ہیں باہر تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے موافق عمل کرنے والا اُن سے زیادہ تر کوئی نہیں نظر آتا بخاری اور ترمذی اسکے راوی ہیں

(۲) وَعَنْ مَسْرُوْقٍ وَشَقِيْقٍ قَالَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ مَا نَزَلَتْ سُوْرَةٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا وَاَنَا اَعْلَمُ اَيْنَ اُنْزِلَتْ وَلَا اُنْزِلَتْ اٰيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلَّا وَاَنَا اَعْلَمُ فِيْمَا اُنْزِلَتْ وَلَوْ اَعْلَمُ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنِّيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى تَبْلُغُهٗ الْاِبِلُ لَرَكِبْتُ اِلَيْهِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ مسروق اور شقیق سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی لائق بندگی کے نہیں کہ قرآن کی کوئی سورت نہیں اتری مگر کہ میں اس کے اترنے کی جگہ جانتا ہوں جہاں اتری اور قرآن کی کوئی آیت نہیں اتری مگر کہ میں جانتا ہوں کہ کس معاملے میں اتری یعنے میں ہر آیت کا شان نزول جانتا ہوں اور اگر کوئی مجھ سے زیادہ تر قرآن کا جاننے والا معلوم ہوتا اس تک اونٹ پہونچ سکتے تو میں سوار ہو کر اس کے پاس جاتا شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِيْ مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَثْنَا حِيْنًا وَمَا نَرٰى ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَاُمَّهٗ اِلَّا مِنْ اَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَثْرَةِ دُخُوْلِهِمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلُزُوْمِهِمْ لَهٗ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوموسے سے روایت ہے کہ میں اور میرا بھائی یمن سے آئے اور ہم کچھ دن مدینے ٹھیرے تو ہم ابن مسعود اور اُن کی ماں کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت ہی میں سے خیال کرتے تھے اسلیے کہ وہ آپ کے پاس بہت آتے جاتے تھے اور بہت رہتے تھے شیخین

اور ترمذی اس کے راوی ہیں

(۴) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا الْآيَةَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ مِنْهُمْ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ

ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ نہیں ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے کوئی گناہ اس چیز میں جو کھالی جبکہ پرہیزگار رہیں آخر آیت تک تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تو انہیں میں سے ہے مسلم اور ترمذی اس کے راوی ہیں

ذِكْرُ اَبِيْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رض

ابوذر غفاری رض کا ذکر

(۱) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ لَقَدْ صَلَّيْتُ قَبْلَ اَنْ اَلْقَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلٰثِ سِنِيْنَ قِيْلَ فَاَيْنَ تُوَجِّهُ قَالَ حَيْثُ يُوَجِّهُنِيْ رَبِّيْ اُصَلِّيْ عِشَاءً حَتّٰى اِذَا كَانَ اٰخِرُ اللَّيْلِ اَلْقَيْتُ كَاَنِّيْ خِفَاءٌ حَتّٰى تَعْلُوَنِيَ الشَّمْسُ فَقُلْتُ لِاَخٍ لِيْ اُنَيْسٍ اِنَّ لِيْ بِمَكَّةَ حَاجَةً فَالْقَ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا اَتٰى مَكَّةَ فَرَاٰتْ عَلَيَّ ثُمَّ خَرَجَ فَقُلْتُ مَا صَنَعْتَ قَالَ لَقَدْ لَقِيْتُ رَجُلًا بِمَكَّةَ عَلٰى دِيْنِكَ يَزْعَمُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَرْسَلَهٗ قُلْتُ فَمَا يَقُوْلُ النَّاسُ قَالَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ شَاعِرٌ كَاهِنٌ سَاحِرٌ وَكَانَ اُنَيْسٌ اَحَدَ الشُّعَرَاءِ فَقُلْتُ مَا تَقُوْلُ اَنْتَ قَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ فَمَا هُوَ بِقَوْلِهِمْ وَلَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَهٗ عَلٰى اَقْرَاءِ الشِّعْرِ فَلَيْسَ يَلْتَئِمُ عَلٰى لِسَانِ اَحَدٍ بَعْدِيْ اَنَّهٗ شِعْرٌ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَصَادِقٌ وَاِنَّهُمْ لَكَاذِبُوْنَ قُلْتُ فَاكْفِنِيْ حَتّٰى اَذْهَبَ فَاَنْظُرَ قَالَ فَاَتَيْتُ مَكَّةَ فَتَصَعَّفْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَقُلْتُ اَيْنَ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ يَدْعُوْنَهُ الصَّابِئَ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَقَالَ الصَّابِئُ الصَّابِئُ فَمَالَ عَلَيَّ اَهْلُ الْوَادِيْ بِكُلِّ مَدَرَةٍ وَعَظْمٍ حَتّٰى خَرَرْتُ مُغْشِيًّا عَلَيَّ قَالَ فَارْتَفَعْتُ حِيْنَ ارْتَفَعْتُ حَتّٰى كَاَنِّيْ نُصُبٌ اَحْمَرُ فَاَتَيْتُ زَمْزَمَ فَغَسَلْتُ عَنِّيْ الدِّمَاءَ وَشَرِبْتُ مِنْ مَائِهَا وَلَقَدْ لَبِثْتُ ثَلٰثِيْنَ مَا بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ وَمَا كَانَ لِيْ طَعَامٌ اِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ فَسَمِنْتُ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِيْ وَمَا وَجَدْتُ عَلٰى كَبِدِيْ سُخْفَةَ جُوْعٍ فَبَيْنَا اَهْلُ مَكَّةَ فِيْ لَيْلَةٍ قَمْرَاءَ اَضْحَيَانَ اِذْ ضُرِبَ عَلٰى اَصْمِخَتِهِمْ فَمَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ اَحَدٌ وَاِذَا امْرَاَتَانِ مِنْهُمْ تَنْغُوَانِ اِسَافًا وَنَائِلَةَ قَالَ فَاَتَيَا عَلَيَّ فِيْ طَوَافِهِمَا فَقُلْتُ اَنْكِحَا اِحْدٰاهُمَا الْاُخْرٰى فَمَا تَنَاهَتَا عَنْ قَوْلِهِمَا حَتّٰى اَتَيَا عَلَيَّ فِيْ طَوَافِهِمَا فَقُلْتُ هُنَّ مِثْلُ الْخَشَبَةِ فَانْطَلَقْتَا وَتَقُوْلَانِ لَوْ كَانَ هٰهُنَا اَحَدٌ مِنْ اَنْصَارِنَا لَاَسْمَعَنَّاهُ مَا يَسُوْءُهٗ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَهُمَا عَابِطَانِ فَقَالَا مَا يُجْلِسُكَ يَا غُلَيِّمُ فَاَتَيْتُ فَاَخْبَرْتُهُمَا فَاَتَيَا مَعِيَ وَاَسْنَارَهَا فَاَلَا مَا قَالَ لَكُمَا قَالَتَا اِنَّهٗ قَالَ كَلِمَةً تَمْلَاُ الْفَمَ حَتّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ هُوَ وَمَا حِبُهٗ ثُمَّ صَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ كُنْتُ اَوَّلَ مَنْ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ غِفَارٍ قَالَ فَاَهْوٰى

بِيَدِهٖ فَوَضَعَ اَصَابِعَهٗ عَلٰى جَبْهَتِهٖ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ كَرِهَ اَنْ اَتَمَيَّتُ اِلٰى غِفَارٍ قَدْ هَبْتُ اَخْذَ
بِيَدِهٖ فَقَدَعَنِّيْ صَاحِبُهٗ وَكَانَ اَعْلَمَ بِهٖ مِنِّيْ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ مَتٰى كُنْتَ هٰهُنَا فَقُلْتُ مُنْذُ
ثَلٰثِيْنَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ قَالَ فَمَنْ كَانَ يُطْعِمُكَ قُلْتُ مَا كَانَ لِيْ مِنْ طَعَامٍ اِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ فَسَمِنْتُ حَتّٰى
تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِيْ وَمَا اَجِدُ عَلٰى كَبِدِيْ سُخْفَةَ جُوْعٍ فَقَالَ اِنَّهَا مُبَارَكَةٌ وَاِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِيْ فِيْ طَعَامِهٖ اللَّيْلَةَ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُمَا
فَفَتَحَ اَبُوْبَكْرٍ بَابًا فَجَعَلَ يَقْبِضُ لَنَا مِنْ زَبِيْبِ الطَّائِفِ فَكَانَ ذٰلِكَ اَوَّلَ طَعَامٍ اَكَلْتُهٗ بِهِمَا ثُمَّ غَيَّرْتُ
مَا غَيَّرْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ قَدْ وُجِّهْتُ اِلٰى اَرْضٍ ذَاتِ نَخْلٍ لَا اَرَاهَا
اِلَّا يَثْرِبَ فَهَلْ اَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّيْ قَوْمَكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَنْفَعَهُمْ بِكَ وَيَاْجُرَكَ فِيْهِمْ فَاَتَيْتُ اَخِيْ اُنَيْسًا فَقَالَ
مَا صَنَعْتَ قُلْتُ اِنِّيْ قَدْ اَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَقَالَ مَا لِيْ رَغْبَةٌ عَنْ دِيْنِكَ وَاِنِّيْ قَدْ اَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ
قَالَ فَاَتَيْنَا اُمَّنَا فَقَالَتْ مَا لِيْ رَغْبَةٌ عَنْ دِيْنِكُمَا وَاِنِّيْ قَدْ اَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَاحْتَمَلْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا قَوْمَنَا
غِفَارًا فَاَسْلَمَ بَعْضُهُمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَسْلَمَ
النِّصْفُ الْبَاقِيْ وَجَاءَتْ اَسْلَمُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِخْوَانُنَا نُسْلِمُ عَلَى الَّذِيْ اَسْلَمُوْا عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَهٰذَا لَفْظُهٗ وَ
فِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ وَلِلْبُخَارِيِّ لَمَّا بَلَغَ اَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهٗ
فِيْهَا مَاءٌ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَاَتَى الْمَسْجِدَ وَالْتَمَسَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا يَعْرِفُهٗ وَ
كَرِهَ اَنْ يَسْاَلَ عَنْهُ حَتّٰى اَدْرَكَهُ اللَّيْلُ فَاضْطَجَعَ فَرَاٰهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ اَنَّهٗ غَرِيْبٌ فَلَمَّا رَاٰهُ تَبِعَهٗ فَلَمْ
يَسْاَلْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قِرْبَتَهٗ وَزَادَهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ فَظَلَّ ذٰلِكَ
الْيَوْمَ وَلَا يَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَمْسٰى فَعَادَ اِلٰى مَضْجَعِهٖ فَمَرَّ بِهٖ عَلِيٌّ فَقَالَ مَا كَانَ
لِلرَّجُلِ اَنْ يَعْرِفَ مَنْزِلَهٗ فَقَامَ وَتَبِعَهٗ وَلَا يَسْاَلُ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا كَانَ
يَوْمُ الثَّالِثُ فَعَمِلَ ذٰلِكَ فَاَقَامَهٗ عَلِيٌّ مَعَهٗ ثُمَّ قَالَ اَلَا تُحَدِّثُنِيْ مَا الَّذِيْ اَقْدَمَكَ هٰذَا الْبَلَدَ
قَالَ اِنْ اَعْطَيْتَنِيْ عَهْدًا وَّمِيْثَاقًا لَتُرْشِدَنِّيْ فَعَلْتُ فَفَعَلَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ حَقٌّ وَهُوَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَصْبَحْتَ فَاتْبَعْنِيْ فَاِنِّيْ اِنْ رَاَيْتُ شَيْئًا اَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَاَنِّيْ
اُرِيْقُ الْمَاءَ فَاِنْ مَضَيْتُ فَاتْبَعْنِيْ حَتّٰى تَدْخُلَ مَدْخَلِيْ فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ يَقْفُوْهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَعَهٗ وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهٖ وَاَسْلَمَ مَكَانَهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ اِلٰى قَوْمِكَ فَاَخْبِرْهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَكَ اَمْرِيْ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَصْرُخَنَّ
بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتّٰى اَتَى الْمَسْجِدَ فَنَادٰى بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَثَارَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوْهُ حَتّٰى اَضْجَعُوْهُ فَاَتَى الْعَبَّاسُ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ

فَقَالَ وَيْلَكُمْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ وَإِنَّ طَرِيقَ تِجَارِكُمْ إِلَى الشَّامِ عَلَيْهِمْ فَانْفَلَتَ مِنْهُمْ
تُمَّ عَادَ سَنَةَ الْعَدِ لِمِثْلِهَا فَثَارُوا عَلَيْهِ فَضَرَبُوهُ فَكَبَّ عَلَيْهِ الْعَبَّاسُ فَانْفَلَتَ مِنْهُمْ فَكَانَ
هٰذَا أَوَّلَ إِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ الْخِفَارِ بِكَسْرِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ كِسَلَّةٍ يُطْرَحُ عَلَى السِّقَاءِ وَقَوْلُهُ فَرَأَتْ
أَيْ أَبْطَأَ وَأَقْرَأُ الشِّعْرِ طَرَائِقُهُ وَأَتْوَاعُهُ وَاحِدُهَا قَرِيٌّ بِفَتْحِ الْقَافِ وَالْمَدِّ الْمُسْتَحْكَمَةُ
وَقَوْلُهُ كَأَنِّي نَصَبٌ أَحْمَرُ أَرَادَ أَنَّهُمْ هَرَبُوا حَتَّى أَدْمَوْهُ فَصَارَ كَأَنَّهُ نَصَبٌ أَحْمَرُ وَ
النَّصَبُ الْحَجَرُ أَوِ الصَّنَمُ الَّذِي كَانُوا يَنْصِبُونَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَيَلُونَ يَحُونَ عَلَيْهِ فَيَحْمَرُّ مِنْ
دَمِ الْقُرْبَانِ وَالذَّبَائِحِ وَسَخَفَهُ الْجُوعُ رَقَّتْهُ وَهَزَالُهُ وَلَيْلَةٌ أَضْحِيَانٌ أَيْ مُضِيئَةٌ لَا غَيْمَ
فِيهَا وَالْأَضْحَكَةُ جُمُّ صِمَاخٍ وَهُوَ ثُقْبُ الْأُذُنِ وَالضَّرْبُ هٰهُنَا الْمَنْعُ مِنَ الِاسْتِمَاعِ وَكُنِّيَ بِهِ
عَنِ النَّوْمِ الْمُفْرِطِ وَاسَافُ وَنَائِلَةُ صَنَمَانِ تَزْعُمُ الْعَرَبُ أَنَّهُمَا كَانَا رَجُلًا وَامْرَأَةً فَزَنَيَا فِي
الْكَعْبَةِ فَمُسِخَا وَأَلْهَنَ عُنِيَ بِهِ الذِّكْرُ وَالْوَلْوَلَةُ الِاسْتِغَاثَةُ وَالصِّيَاحُ وَالِانْفِارُ الْجَمَاعَةُ أَيْ
مِنْ أَصْحَابِنَا وَجَمَاعَتِنَا وَهُوَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِينَ مِنَ الثَّلٰثَةِ إِلَى الْعَشَرَةِ وَقَوْلُهُ كَلِمَةً تَمْلَأُ
أَرَادَ تَأْتِي أَنَّهَا عَظِيمَةٌ لَا تُقَالُ وَالْقَدْعُ الْمَنْعُ وَالْكَسْعُ وَطَعَامٌ طَعْمٌ أَيْ طَعَامُ شِبَعٍ يَعْنِي أَنَّهُ
يُشْبِعُ وَيَكُفُّ الْجُوعَ وَيَكْفِي مِنْهُ وَالْغَابِرُ هٰهُنَا الْبَاقِي وَهُوَ مِنَ الْأَضْدَادِ وَظَهْرَانِيَ الْقَوْمِ وَالْأَمْرِ
أَيْ وَسْطُهُ وَفِيمَا يَبِينُهُ

ترجمہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ البتہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات سے تین برس پہلے نماز پڑھی ہے کسی نے پوچھا کہ تم کس طرف نماز پڑھا کرتے تھے کہا کہ جس طرف میرا رب مجھ کو متوجہ کرتا میں رات کو نماز پڑھا کرتا تھا یہانتک کہ جب پچھلی رات ہوتی تھی تو میں ڈالا جاتا تھا یعنے لیٹ رہتا تھا گویا کہ میں ایک کپڑا ہوں پڑا ہوا یعنے جیسے کپڑا بے جس و حرکت پڑا ہوا ہوتا ہے اسی طرح میں بھی پڑا رہتا تھا یہانتک کہ سورج مجھ سے چڑھ آتا اور اسکی گرمی مجھکو پہونچتی تو میں نے اپنے بھائی انیس سے کہا کہ مجھکو مکے میں ایک کام ہے سو تو میرا کام کر آ (یعنے اور میں نے اس کو اپنا کام بتلایا) سو وہ چلا یہانتک کہ جب وہ مکے میں گیا تو اس نے مجھ پر دیر لگائی اور پھر آیا میں نے کہا کہ تو نے کیا کیا اس نے کہا کہ میں مکے میں ایک مرد سے ملا جو تیرا ہم دین ہے وہ کہتا ہے کہ خدا تعالے نے اسکو پیغمبر کیا ہے میں نے کہا کہ لوگ کیا کہتے ہیں کہا کہتے ہیں کہ وہ شاعر ہے کاہن ہے جادوگر ہے اور انیس بھی ایک شاعر تھا میں نے کہا تو کیا کہتا ہے اس نے کہا کہ میں نے کاہنوں کی باتیں سنی ہیں وہ کاہنوں کی سی بات تو نہیں کہتا اور یعنے اس کے قول کو شعر کے ہر وزن پر بھی تولا ہے وہ شعر بھی نہیں قسم ہے اللہ کی بے شک وہ سچا ہے اور لوگ جھوٹے ہیں یعنے کہا سو مجھکو کفایت کر تا کہ میں خود جا کر دیکھوں کہا پھر میں مکے میں آیا اور ان میں سے ایک مرد کو ضعیف سمجھ کر پوچھا کہ وہ مرد کہاں ہے جسکو صابی کہتے ہیں تو میری طرف اشارہ کر کے کہنے لگا کہ یہ صابی ہے یہ صابی ہے یعنے دین سے پھرا ہوا تو سب مکہ والے کنکر اور ہڈیوں کے ساتھ مجھ

جبرئیل نے مجھ کو مارنے لگے یہانتک کہ میں بیہوش ہو کر گر پڑا پھر میں اٹھا جبکہ یہانتک گویا کہ میں سرخ بت ہوں پھر میں زمزم پر آیا اور میں نے اپنے بدن سے لہو کو دھویا زمزم کا پانی پیا اور البتہ تیس دن رات ٹھیرا رہا اور حالانکہ میرے واسطے زمزم کے سوائے کوئی کھانا نہ تھا اور میں موٹا ہو گیا یہانتک کہ میرے پیٹ کے شکن ٹوٹ گئے اور میں نے اپنے پیٹ پر بھوک کا ضعف نہ پایا سو جس حال میں کہ کعبے والے ایک صاف چاندنی رات میں تھے کہ اچانک انکے کانوں کے سوراخ بند کیے گئے یعنے سب لوگ سو گئے اس وقت خانہ کعبہ کے گرد کوئی طواف نہ کرتا تھا اور اچانک میں نے دیکھا کہ ان میں سے دو عورتیں ہیں کہ اساف اور نائلہ (دو بت کے نام ہیں) کو پکارتی ہیں کہا سو وہ طواف کرتی ہوئیں میرے پاس آئیں تو میں نے کہا کہ ایک کا دوسری کے ساتھ نکاح کر دو یعنے اساف کا نائلہ سے سو وہ اپنے قول یعنے اساف نائلہ کے پکارنے سے باز نہ آئیں یہانتک کہ جب طواف کرتی ہوئیں مجھ تک پہونچیں تو میں نے کہا اساف اور نائلہ کے فرج میں ذکر دو یعنے میں نے اساف اور نائلہ کو برا کہا تو دونوں چلیں چلاتی ہوئیں کہتی تھیں کہ اگر ہمارے مردوں میں سے یہاں کوئی ہوتا تو تمہارا بدلہ لیتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر ان کو سامنے سے آتے ہوئے ملے اور حالانکہ وہ احیان سے اتر رہے تھے تو دونوں نے پوچھا کہ تم کو کیا ہوا ہے کہنے لگیں کہ خانہ کعبہ میں اور اس کے غلافوں میں ایک بیدین ہے انہوں نے پوچھا کہ اس نے تم سے کیا کہا کہنے لگیں اس نے ایسی بات کہی ہے اس سے سنہ بھر جاتا ہے یعنے اس نے بہت بری بات کہی ہے پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خانہ کعبہ میں آئے اور حجر اسود کو بوسہ دیا اور اپنے ساتھی کے سمیت خانہ کعبہ کا طواف کیا پھر آپ نے نماز پڑھی پھر جب نماز پڑھ چکے تو پہلے پہل میں ہی نے آپ کو اسلامی طور پر دعا خیر دی یعنے میں نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ تو آپ نے جواب میں کہا وعلیک اور تجھ پر بھی سلام ہو اور اللہ کی رحمت پھر فرمایا کہ تو کن لوگوں میں سے ہے یعنے کہا قوم غفار میں سے۔ کہا کہ پھر آپ نے اپنا ہاتھ جھکایا اور اپنی انگلیاں اپنی پیشانی پر رکھیں یعنے اپنے جی میں کہا کہ شاید آپ نے برا مانا ہے یہ کہ یعنے اپنے تئیں غفار کیطرف منسبت کیا تو میں آپ کا ہاتھ پکڑنے لگے تو آپ کے ساتھی نے مجھ کو روکا اور وہ آپ کی مراد کو مجھ سے زیادہ تر جانتے تھے۔ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا کہ تو یہاں کب سے ہے میں نے کہا کہ تیس دن رات سے فرمایا کہ تجھ کو کھانا کون کھلاتا تھا یعنے کہا کہ زمزم کے پانی کے سوا میرے پاس کچھ کھانا نہ تھا سو میں موٹا ہو گیا یہانتک کہ میرے شکم کے شکن ٹوٹ گئے اور میں نے اپنے پیٹ میں بھوک کا ضعف نہیں پایا۔ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ زمزم کا پانی برکت والا ہے کھانا ہے آسودگی کا یعنی جیسے کھانا کھانے سے آدمی کو آسودگی حاصل ہوتی ہے ویسے ہی زمزم کے پانی سے اگر بھوک دفع کرنے کی نیت سے پیوے تو بھوک دفع ہو جاتی ہے تو ابوبکرؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھکو حکم ہو کہ میں آج رات اسکو کھانا کھلاؤں پھر حضرت چلے اور میں بھی دونوں کے ساتھ چلا پھر ابوبکرؓ نے دروازہ کھولا اور مٹھی بھر بھر ہم کو طائف کے خشک چھوہارے دینے لگے سو وہ پہلا کھانا تھا جو میں نے مکے میں کھایا پھر باقی رہا جو باقی

پھر میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ البتہ مجھکو خواب میں کھجوروں والی زمین نمودار ہوئی یعنے ہم مکے سے ہجرت کرکے اسی زمین میں جاوینگے اور مدینے کے سوائے ویسی کوئی زمین اور میرے خیال میں نہیں آتی سو کیا تو میری طرف سے اپنی قوم کو پیغام پہونچائیگا کہ وے ایمان لاویں شاید خدا اُن کو تیرے سبب سے فائدہ پہونچائے اور تجھ کو اس میں ثواب دے پھر میں (مکے سے پھر کر اپنے بھائی انیس کے پاس آیا اس نے کہا کہ تو نے کیا کیا میں نے کہا کہ مقرر میں مسلمان ہوگیا ہوں اور حضرت کو سچا پیغمبر مانا اُس نے کہا میں تیرے دین سے منہ نہیں پھیرتا اور مقرر میں بھی مسلمان ہوا اور آپ کو سچا جانا کہا کہ پھر ہم اپنی ماں کے پاس آئے تو اُس نے کہا کہ میں بھی تمہارے دین سے نہیں پھر سکتی ہوں اور مقرر میں بھی مسلمان ہوئی اور پیغمبر کو سچا جانا پھر ہمنے اپنے تئیں اُٹھایا اور چلے یہانتک کہ ہم اپنی قوم غفار کے پاس آئے سو اُن میں آدھے تو مسلمان ہوگئے اور آدھوں نے کہا کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں آوینگے تو ہم اسلام لاویں گے پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں آئے تو باقی آدھے بھی اسلام لائے پھر قوم اسلم کے لوگ آئے تو اُنہوں نے کہا یا حضرت ہمارے بھائی ہیں ہم مسلمان ہوئے جس پر وہ مسلمان ہوئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قوم غفار کو خدا نے بخشا اور اسلم کو سلامت رکھا یا اُن سے راضی ہوا اسلم اس کے راوی ہیں۔ اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں اور اسکی ایک روایت اور بخاری کی روایت میں ہے کہ جب ابوذر کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیغمبری کی خبر پہونچی تو اُنہوں نے خرچ راہ لیا اور ایک مشکیزہ پانی کا اٹھایا یعنے اور چلے یہانتک کہ مکے میں پہونچے پھر خانہ کعبہ کی مسجد میں آئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تلاش کیا اور حالانکہ حضرت کو نہ پہچانتے تھے اور برا جانا کہ کسی سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پتہ پوچھیں یہانتک کہ ان کو رات پڑگئی سو لیٹ گئے تو علی نے اُن کو دیکھا اور پہچان لیا کہ یہ مسافر ہے یعنے اور علی نے کہا کہ میرے ساتھ آ وہ اُن کو دیکھکر اُن کے ساتھ گئے لیکن دونوں میں سے کسی نے دوسرے سے کچھ نہ پوچھا یہانتک کہ صبح ہوئی پھر اپنا مشکیزہ اور خرچ راہ اٹھا کر مسجد میں چلے آئے اور تمام دن مسجد میں رہے اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ دیکھا یہانتک کہ شام ہوئی اور اپنے لیٹنے کی جگہ میں پھر آئے پھر علی اُنپر گذرے اور فرمایا کہ اس مرد کے لیے ابھی وقت نہیں آیا کہ اپنے اُترنے کی پہچانے یعنے اور اُنہوں نے کہا کہ میرے ساتھ آ تو ابوذر اُٹھکر اُن کے ساتھ چلے گئے اور کسینے دوسرے سے کچھ نہ پوچھا یہانتک کہ جب تیسرا دن ہوا تو اُنہوں نے پھر اسیطرح کیا تو حضرت علی نے اُن کو اٹھا کر پھر اپنے ساتھ لے گئے پھر ابوذر نے سے کہا کیا تو مجھکو نہیں بتلاتا کہ اس شہر میں کیوں آیا ہے تو ابوذر نے کہا کہ اگر تو مجھ سے عہد و پیمان کرے کہ تو مجھکو میرے مطلوب کی راہ بتلائیگا تو میں تجھ سے بیان کروں گا پھر اُنہوں نے حضرت علی کو اپنا مطلب بتلایا تو علی نے کہا کہ بیشک وہ سچے ہیں اور وہ اللہ کے رسول ہیں سو جب تو صبح کرے تو میرے پیچھے پیچھے چلا آئیو پھر اگر میں نے کوئی چیز دیکھی جس سے تجھ پر خوف کروں تو میں ٹھیر جاؤنگا گویا کہ میں پیشاب کرتا ہوں یعنے اور تم آگے بڑھ جائیو اور اگر میں بدستور چلا گیا تو میرے پیچھے چلے آئیو یہانتک کہ جہاں میں داخل ہوں وہاں گھس جائیو تو اُنہوں نے اسی طرح کیا سو

اُن کے پیچھے پیچھے چلے یہانتک کہ علیؓ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر داخل ہوئے اور ابوذرؓ بھی اُن کے ساتھ آپ کے پاس داخل ہوئے پھر ابوذرؓ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام سُنا اور اسی جگہ مسلمان ہوگئے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی قوم کیطرف پھر جا اور اُن کو خبر کردے یہانتک کہ میرا حکم تمھارے پاس پہونچے تو ابوذرؓ نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ میں بلند آواز سے اُن کے درمیان کلمہ پکار دونگا تو ابوذرؓ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلکر خانہ کعبہ کی مسجد میں آئے اور بلند آواز سے پکار کر کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنے میں گواہی دیتا ہوں اسکی کہ کوئی لائق بندگی کے نہیں سوائے خدا کے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد رسول اللہ کے ہیں اور کفار قریش اٹھے اور اُس کو مارنے لگے یہانتک کہ اُنھوں نے اُسکو بیہوش کر دیا پھر عباسؓ آئے اور اُسپر اوندھے ہوئے اور کہا تم کو خرابی ہو کیا تم نہیں جانتے کہ وہ قوم غفار میں سے ہے اور تمھارے سوداگروں کی راہ شام کو اُنہیں کے درمیان سے جاتی ہے سو عباسؓ نے اُسکو اُن سے چھوڑایا۔ پھر اگلے دن بھی ابوذرؓ نے اسی طرح کیا یعنے مسجد میں پکار کر کلمہ شہادت پڑھا پھر اُنھوں نے اُس پر حملہ کیا اور اُسکو مارنے لگے اور عباسؓ اُسپر اوندھے ہوئے اور اُس کو اُن سے چھوڑایا سو یہی ہے بیان ابوذرؓ کے اول مسلمان ہونے کا خفاء ساتھ زیر خا نقطے دار کے کملی یا چادر ہے جو مشک پر ڈالی جاتی ہے اور رث کے معنے ہیں دیر کی اور اقرار الشعر کے معنے ہیں طریقے اور قسمیں اُس کی اسکا واحد قر ہے ساتھ زیر قاف کے اور مدرہ پکائی گئی مٹی کو کہتے ہیں اور یہ جو کہا کانی نصب احمر تو مراد یہ ہے کہ اُنھوں نے اُسکو مارا یہانتک کہ اُسکو خون آلودہ کیا یعنے اُس کے تمام بدن سے خون جاری ہوا سو ہو گیا جیسے کہ وہ سُرخ بُت ہے اور نصب کے معنے ہیں پتھر یا بت جسکو کفار کے زمانے میں کھڑا کیا کرتے تھے اور اُس پر جانور ذبح کیا کرتے تھے تو وہ اُن جانوروں کے لہو سے سرخ ہو جاتا تھا اور سخفہ الجوع کے معنے ہیں اسکا ضعف اور دُبلا پن اور لیلۃ اصحیان کے معنے ہیں رات روشن جس میں ابر وغیرہ نہ ہو اور اصحخہ جمع ہے صماخ کی اور وہ کان کی سوراخ کو کہتے ہیں اور ضرب سے مراد اس جگہ منع ہے سننے سے اور مراد یہ ہے کہ وہ سو گئے اور اساف اور نائلہ دو بُت تھے عرب کے لوگ گمان کرتے تھے کہ ان میں ایک مرد تھا اور ایک عورت تھی سو دونوں نے کعبے میں زنا کیا تو وہ دونو پتھر ہو گئے اور ہُبَّن سے مراد ذکر ہے اور ولولہ فریاد کرنے اور چلانے کو کہتے ہیں اور انفار کے معنے ہیں جماعت یعنے ہمارے ساتھیوں اور جماعت سو اور وہ تین سے دس تک کو کہتے ہیں اور یہ جو کہا کہ اس بات سے منہ بھر جاتا ہے یعنے وہ بڑی بھاری بات ہے زبان پر نہیں آسکتی اور قرع کے معنے ہیں منع کرنا اور روکنا اور یہ جو کہا وہ طعام ہے یعنے وہ پیٹ کو بھر دیتا ہے اور بھوک کو روکتا ہے اور بھوک سے کفایت کرتا ہے اور عار کے معنے ہیں باقی اور یہ اضداد میں سے ہے اور ظہر انے القوم کے معنے ہیں اُس کے بیچ میں اور اسکے درمیان۔

ذِکرُ حُذَیفَۃَ بنِ الیَمَانِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُمَا

حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالے عنہما کا بیان

(۱) عَنْ حُذَیفَۃَ قَالَ سَالَتنِی اُمِّی مَتٰی عَھِدتَّ بِرَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قُلتُ مُنذُ کَذَا وَکَذَا فَدَعِیتنِی اِلٰی رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَاُصَلِّی مَعَہُ الْمَغرِبَ وَاَسَالُہُ اَن یَّستَغفِرَ لِی وَلَکَ فَاَتَیتُہُ فَصَلَّیتُ مَعَہُ الْمَغرِبَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی حَتّٰی صَلَّی الْعِشَاءَ فَتَبِعتُہُ فَمَمِ صَوتِی فَقَالَ مَن ھٰذَا حُذَیفَۃُ قُلتُ نَعَم قَالَ مَا حَاجَتُکَ غَفَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَکَ وَلِاُمِّکَ ھٰذَا مَلَکٌ لَم یَنزِل الْاَرضَ قَطُّ قَبلَ ھٰذِہِ اللَّیلَۃِ اِستَاذَنَ رَبَّہُ اَن یُّسَلِّمَ عَلَیَّ وَیُبَشِّرَنِی اَنَّ فَاطِمَۃَ سَیِّدَۃُ نِسَاءِ اَھلِ الْجَنَّۃِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَینَ سَیِّدَا شَبَابِ اَھلِ الْجَنَّۃِ اَخرَجَہُ التِّرمِذِیُّ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے کہ میری ماں نے مجھ سے پوچھا کہ تو کب سے مسلمان ہوا ہے میں نے کہا کہ ابتدا ایسے ایسے وقت سے اور مجھکو چھوڑ کہ میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤں اور آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں اور آپ سے سوال کروں کہ میرے اور تیرے لیے بخشش کی دعا مانگیں سو میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا اور میں نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پھر آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے یہانتک کہ عشا کی نماز پڑھی اور میں آپ کے پیچھے چلا آپ نے میری آواز سنی تو فرمایا یہ کون ہے حذیفہ نے کہا کہ ہاں فرمایا تیرا کیا کام ہے خدا نے مجھ کو اور تیری ماں کو بخشدیا مقربہ فرشتہ ہے کہ اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا اس نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ مجھ کو سلام کرے اور مجھکو بشارت دے کہ فاطمہ رض بہشتی عورتوں کی سردار ہیں اور سفر حسن حسین بہشتی جوانوں کے سردار ہیں ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنہُ قَالَ قَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰہِ لَو اسْتَخلَفتَ فَقَالَ اِنِ اسْتَخلَفتُ فَعَصَیتُمُونِی خَلِیفَتِی عَلَیکُم وَلٰکِن مَا حَدَّثَکُم بِہٖ حُذَیفَۃُ فَصَدِّقُوہُ وَمَا اَقرَاَکُم عَبدُ اللّٰہِ بنُ مَسعُودٍ رض فَاقرَاُوہُ اَخرَجَہُ التِّرمِذِیُّ ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہ لوگوں نے کہا یا حضرت اگر آپ کسیکو خلیفہ کردیں تو بہتر ہو تو آپ نے فرمایا کہ اگر میں خلیفہ کروں اور تم میرے خلیفے کی نافرمانی کرو تو تم پر عذاب نازل ہو لیکن جو حذیفہ رض تم سے بیان کرے اس کو سچا جانو اور جو عبداللہ بن مسعود رض تم کو پڑھائیں اسکو پڑھو یعنے اس لیے کہ وہ آخرت کے حالات سے ڈرانے والے ہیں ترمذی اس کے راوی ہیں

ذِکرُ سَعدِ بنِ مُعَاذٍ رض

سعد بن معاذ رض کا ذکر

(۱) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اُھدِیَ لِرَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ حُبَّۃٌ مِّن سُندُسٍ وَکَانَ یَنھٰی عَنِ الْحَرِیرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنھَا وَفِی رِوَایَۃٍ ثَوبُ حَرِیرٍ فَجَعَلنَا نَلمِسُہُ وَ نَتَعَجَّبُ مِنہُ فَقَالَ وَالَّذِی نَفسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَمَنَادِیلُ سَعدِ بنِ مُعَاذٍ فِی الْجَنَّۃِ خَیرٌ مِّن ھٰذَا اَخرَجَہُ الشَّیخَانِ وَالتِّرمِذِیُّ السُّندُسُ مَا رَقَّ مِنَ الْاَبرَیسَمِ وَالْاِستَبرَقُ مَا غَلُظَ مِنہُ

ترجمہ براء سے روایت ہے کہ کسینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ریشمی جبہ تحفہ بھیجا اور آپ ریشمی کپڑے کے پہننے سے منع فرمایا کرتے تھے تو اصحاب نے اسکی عمدگی اور نرمی دیکھکر تعجب کیا اور ایک روایت میں ہے کہ ریشمی کپڑا تحفہ بھیجا اور ہم اُس کو چھوتے تھے اور اس کی نرمی سے تعجب کرتے تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اُس کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ سعد بن معاذ کے رومال بہشت میں اس سے عمدہ اور نرم تر ہیں شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہیں اور سندس باریک ریشم کو کہتے ہیں اور استبرق ہوتے ریشم کو کہتے ہیں۔

(۲) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْتَزَّ الْعَرْشُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاهْتِزَازُ الْعَرْشِ كِنَايَةٌ عَنِ ارْتِيَاحِهٖ بِرُوْحِهٖ حِيْنَ صُعِدَ بِهَا لِكَرَامَتِهٖ عَلٰى رَبِّهٖ وَكُلُّ مَنْ خَفَّ لِاَمْرٍ وَارْتَاحَ لَهٗ فَقَدِ اهْتَزَّ لَهٗ وَالْمَعْنٰى فَرِحَ اَهْلُ الْعَرْشِ بِقُدُوْمِهٖ عَلَى اللّٰهِ لِمَا رَاَوْا مِنْ مَنْزِلَتِهٖ وَكَرَامَتِهٖ وَفَضْلِهٖ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنبش کی عرش نے اور ایک روایت میں ہے کہ خدا کے عرش نے سعد بن معاذ کی موت سے جنبش کی شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور عرش کے جنبش کرنے سے یہ مراد ہے کہ اُن کی روح سے خوش ہوا جب کہ وہ چڑھائی گئی واسطے بزرگ ہونے اُن کی روح کے اُن کے رب کے نزدیک اور جو کسی کام سے خوش ہو تو کہا جاتا ہے کہ اُس نے اس کے لیے جنبش کی اور معنے اس کے یہ ہیں کہ عرش کے رہنے والے اُن کی روح کی آمد سے خوش ہوئے بسبب اس کے کہ اُنہوں نے اسکی قدر اور بزرگی اور فضیلت دیکھی

(۳) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ مَا اَخَفَّ مَا كَانَتْ جَنَازَتُهٗ يَعْنُوْنَ لِحُكْمِهٖ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهٗ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ جب سعد بن معاذ کا جنازہ اوٹھایا گیا تو منافقوں نے کہا کہ ان کا جنازہ کیا ہلکا ہے یعنے اُن کی مراد یہ تھی کہ اُنہوں نے قوم بنی قریظہ کے قبیلہ کو قتل اور قید کروایا تھا اسلیے اُن کا جنازہ ہلکا ہے یعنے طعن کیا کہ اُس کی کچھ عزت نہیں رہی تو یہ خبر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی تو فرمایا کہ فرشتے اُن کے جنازہ کو اٹھائے ہوئے تھے۔ ترمذی اس کے راوی ہیں۔

ذِكْرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

عبداللہ بن عباس رضے اللہ عنہما کا ذکر

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰى صَدْرِهٖ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ وَفِيْ اُخْرٰى الْحِكْمَةَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو اپنے

پینے سے لگایا اور فرمایا کہ الٰہی اس کو دین میں بوجھ دیدے اور ایک روایت میں ہے کہ الٰہی اسکو قرآن کا علم سکھا دے اور ایک روایت میں ہے کہ الٰہی اسکو حکمت سکھا دے۔ شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہیں

ذِکرُ عَبدِ اللہِ بنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ عَنہُمَا

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کا ذکر

(۱) عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ عَنہُمَا قَالَ رَاَیتُ کَانَ بِیَدِی قِطعَۃً مِّنَ اِستَبرَقٍ وَلَیسَ مَکَانٌ اُرِیدُہٗ مِنَ الجَنَّۃِ اِلَّا طَارَت بِی اِلَیہِ قَالَ فَقَصَصتُہَا عَلٰی حَفصَۃَ فَقَصَّتہَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخَاکَ رَجُلٌ صَالِحٌ لَو کَانَ یَقُومُ مِنَ اللَّیلِ قَالَ فَمَا تَرَکتُ قِیَامَ اللَّیلِ بَعدَ ذٰلِکَ اَخرَجَہُ الشَّیخَانِ وَالتِّرمِذِیُّ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا کہ میں نے دیکھا کہ گویا کہ میرے ہاتھ میں ایک ریشمی ٹکڑا ہے اور میں بہشت جہاں چاہتا ہوں مجھکو اڑا لے جاتا ہے کہا سو میں نے یہ حال اپنی بہن حفصہ سے بیان کیا انہوں نے یہ حال حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ تیرا بھائی نیک مرد ہے اگر رات کو (تہجد کی نماز کے لیے) اٹھا کرتا) عبداللہ نے کہا سو میں نے اُس کے بعد کبھی رات کا اُٹھنا یعنے تہجد کی نماز پڑھنا نہیں چھوڑا۔ شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔

ذِکرُ عَبدِ اللہِ بنِ الزُّبَیرِ رَضِیَ اللہُ عَنہُمَا

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ذکر

(۱) عَنِ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنہُمَا قَالَت اَوَّلُ مَولُودٍ وُلِدَ فِی الاِسلَامِ عَبدُ اللہِ ابنُ الزُّبَیرِ فَاَتَوا بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ تَمرَۃً فَلَاکَہَا ثُمَّ اَدخَلَہَا فِی فِیہِ فَاَوَّلُ مَا دَخَلَ بَطنَہٗ رِیقُ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَخرَجَہُ الشَّیخَانِ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ پہلا لڑکا جو اسلام میں پیدا ہوا وہ عبداللہ بن زبیرؓ ہے اسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور لیکر چبائی اور اس کے حلق میں لگائی سو پہلے پہل اس کے پیٹ میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھوک ہی داخل ہوئی۔ شیخین اس کے راوی ہیں

(۲) وَعَنہَا قَالَت رَاَی رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فِی بَیتِ الزُّبَیرِ مِصبَاحًا فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ مَا اَرَی اَسمَاءَ اِلَّا قَد نَفِسَت فَلَا تُسَمُّوہُ حَتّٰی اُسَمِّیَہٗ فَسَمَّاہُ عَبدَ اللہِ وَحَنَّکَہٗ بِتَمرَۃٍ بِیَدِہٖ اَخرَجَہُ التِّرمِذِیُّ ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے زبیر کے گھر میں چراغ جلتا ہوا دیکھا تو فرمایا اے عائشہؓ میں نہیں دیکھتا مگر کہ اسماء نے بچہ جنا سو اُسکا نام تم نہ رکھنا میں خود اُسکا نام رکھوں گا تو آپ نے اُسکا نام عبداللہ رکھا اور اپنے ہاتھ سے اس کے حلق میں کھجور (چبا کر) لگائی ترمذی اس کے راوی ہیں۔

ذِکرُ بِلَالِ بنِ رَبَاحٍ رضی

بلال بن رباح کا بیان

(۱) عَنِ اَبِی ھُرَیرَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَا بِلَالُ حَدِّثنِی بِاَرجٰی عَمَلٍ عَمِلتَہٗ

فی الاسلام منفعۃ فانی سمعت اللیلۃ خشف نعلیک بین یدی فی الجنۃ فقال ما عملت فی الاسلام عملا ارجی عندی منفعۃ من انی لا اتطہر طہورا تاما فی ساعۃ من لیل او نہار الا صلیت بذلک الطہور ما کتب لی ان اصلی اخرجہ الشیخان وفی روایۃ للبخاری عن جابر قال کان عمر یقول ابو بکر سیدنا واعتق سیدنا یعنی بلالا رضی اللہ عنہم خشف نعلیک ای تحریکہما

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے بلال بتلادے مجھکو بڑے فائدے کا امید واری والا عمل جو تونے اسلام میں اپنے نزدیک کیا ہے یعنے تیرے نزدیک سب اعمال سے زیادہ ترنفع کی امید کس عمل پر ہے اس واسطے کہ میں نے تیرے دونوں جوتوں کی آہٹ بہشت میں اپنے آگے سنی تو بلال نے کہا کہ میں نے اسلام میں کوئی عمل نہیں کیا اپنے نزدیک اس سے زیادہ ترنفع کی امید کا کہ جب میں نے رات دن کی کسی ساعت میں پورا وضو کیا تو اس وضو سے نماز ضرور پڑھی شیخین اس کے راوی ہیں اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر رض کہا کرتے تھے کہ ابوبکر صدیق رض ہمارے سردار ہیں اور انہوں نے ہمارے سردار کو آزاد کیا یعنے بلال کو اور خشف نعلیک کے معنے جوتوں کے ہلانے کی آواز

ذکر ابی بن کعب رض

ابی بن کعب رض کا ذکر

(۱) عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لابی بن کعب ان اللہ امرنی ان اقرأ علیک لم یکن الذین کفروا قال وسمانی اللہ تعالی لک قال نعم فبکی ابی رض اخرجہ الشیخان والترمذی ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابی بن کعب رض سے فرمایا کہ خدا نے مجھکو حکم کیا ہے کہ میں تیرے آگے لم یکن الذین کی سورت پڑھوں تو ابی بن کعب رض نے کہا یا رسول اللہ کیا خدا تعالی نے میرا نام لیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں تو ابی بن کعب رض خوشی کے مارے رونے لگے شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہیں

ذکر ابی طلحۃ الانصاری رض

ابی طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا ذکر

(۱) عن ابی ہریرۃ رض قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی مجہود فارسل الی بعض نسائہ فقالت والذی بعثک بالحق ما عندنا الا الماء ثم ارسل الی اخری فقالت مثل ذلک فقال صلی اللہ علیہ وسلم من یضیفہ یرحمہ اللہ فقام ابو طلحۃ رض فقال انا یا رسول اللہ فانطلق بہ الی رحلہ فقال لامرأتہ ہل عندک شیء فقالت لا الا قوت صبیانی قال فعللیہم بشیء ثم نومیہم فاذا دخل ضیفنا فاریہ انا نأکل فاذا اہوی بیدہ لیأکل فقومی الی السراج کی تصلحیہ فاطفئیہ ففعلت فقعدوا واکل الضیف وباتا طاویین فلما اصبح غدا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد عجب اللہ البارحۃ من صنیعکما بضیفکما فانزل قولہ تعالی ویؤثرون

وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ الْمَجْهُودُ الْمَهْزُولُ الْجَائِعُ وَتَعْلِيلُ الطِّفْلِ وَعْدُهُ وَتَشْرِيفُهُ وَتَمْلِيتُهُ وَصَرْفُهُ عَمَّا يُرَادُ صَرْفُهُ عَنْهُ وَإِذَا نَامَ الصَّائِمُ لَوْلَهُ يُفْطِرْ فَهُوَ ظَاهِرٌ وَالْخَصَاصَةُ الْحَاجَةُ وَالْفَاقَةُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا سو اُس نے کہا کہ میں بھوکا ہوں تو آپ نے اپنی کسی بی بی کو کہلا بھیجا تو اُس نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کیا کہ ہمارے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں پھر اور بی بی کو کہلا بھیجا اُس نے بھی اسی طرح کہا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا ہے جو اس کی مہمانی کرے خدا اس پر رحم کرے گا تو ابوطلحہ اٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ یا حضرت میں اس کی مہمانی کرتا ہوں تو ابوطلحہ اس کو اپنے گھر لے گئے اور اپنی عورت سے کہا کہ کیا تمھارے پاس کچھ کھانا ہے اُس نے کہا کچھ نہیں مگر میرے لڑکوں کا کھانا رکھا ہے ابوطلحہؓ نے کہا کہ ان کو بہلا کر سُلا دے پھر جب ہمارا مہمان داخل ہو تو اس کو دکھلا یو کہ گویا ہم کھانا کھا رہے ہیں اور جب کھانا کھانے کے لیے ہاتھ جھکا دے تو چراغ کو درست کرنے کے بہانے سے اُٹھکر گل کر دینا تو اس عورت نے اسی طرح کیا اور بیٹھے رہے اور مہمان نے کھانا کھایا اور آپ دونوں بھوکے سو رہے پھر صبح کو ابوطلحہ رضؓ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ خدا کو بہت بھلا معلوم ہوا اور بہت راضی ہوا آج کی رات تمھارے کام سے جو تم دونوں نے اپنے مہمان سے کیا اور خدا نے یہ آیت اُتاری یعنے پیغمبر کے اصحاب اپنی جانوں پر غیروں کو مقدم رکھتے ہیں اگرچہ اُن کو تنگی اور حاجت ہو تیخین اس کے راوی ہیں اور مجہود دُبلے اور بھوکے کو کہتے ہیں اور تعلیل لڑکے کی یہ ہے کہ اُس کو جھوٹا وعدہ اور شوق اور آرزو دلاوے اور اُسکی مراد سے اُس کو پھیرے یعنے اسکو ذرا بہلا کر اور خیال میں لگا دے اور جب روزہ دار سو رہے بغیر افطار کرنے کے تو کہا جاتا ہے کہ یہ طاوی ہے اور خصاصہ کے معنے میں حاجت اور فاقہ

ذِکرُ سَلمَانَ الفَارِسِیِّ

سلمان فارسی رضے اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ تَلَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةَ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ فَقَالُوا مَنْ يَسْتَبْدِلُ بِنَا فَضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَنْكِبِ سَلْمَانَ رضؓ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقَوْمُهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ مَنُوطًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ فَارِسَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ الْمَنُوطُ الْمُعَلَّقُ بِالشَّيْءِ

ترجمہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی کہ اگر تم پھر جاؤ گے تو بدل دیگا کوئی لوگ سوائے تمھارے تو صحابہؓ نے کہا کہ ہمارے بدلے کون لاوے گا تو حضرتؐ نے سلمان کے مونڈھے پر ہاتھ مار کر پھر فرمایا کہ یہ اور قوم اسکی قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر ایمان پرویں[1] پر لٹکا ہوا ہوتا تو بھی

---

[1] پرویں ان چند تاروں کا نام ہے جو نہایت گہنے اور ثریا میں ملے ہوئے ہیں سو فرمایا کہ اگر ایمان نہایت دور ہوتا جہاں نظر کام نہیں کرتی تو بھی فارسیوں کو نصیب ہوتا اس حدیث سے فارسیوں کی بڑی بینی اور بہت استعداد ایمان ثابت ہوئی سو حقیقت میں ملک فارس میں بڑے بڑے کمال پیدا ہوئے ہیں جیسے امام اعظم اور بخاری اور مسلم کے سے اسی ملک میں پیدا ہوئے ۱۲

فارسی لوگ اُس کو پاجا تے ترمذی اس کے راوی ہیں منسوط سُتی ہوئی چیز ہے

ذِکرُ اَبُو مُوسیٰ الاَشعَرِیّ رضؓ

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا ذکر

(۱) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاَیْتَنِیْ وَاَنَا اَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِکَ لَقَدْ اُعْطِیْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِیْرِ اٰلِ دَاوٗدَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ وَزَادَ فِیْ رِوَایَۃِ الْبَرْقَانِیِّ فِیْ عَنْ مُسْلِمٍ لَوْ عَلِمْتُ وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَّکَ تَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِیْ لَحَبَّرْتُہٗ لَکَ تَحْبِیْرًا اَلتَّحْبِیْرُ التَّحْسِیْنُ ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اگر تو مجھکو دیکھتا جس وقت کہ میں رات کو تیرا قرآن پڑھنا سنتا تھا تو مجھکو بھلا معلوم ہوتا البتہ تجھکو بانسری مل داود کی بانسریوں میں سے یعنے تیری آواز بانسری کیطرح دلکش ہے اور تیری آواز میں لحن داؤدی کا اثر ہے شیخین اسکے راوی ہیں اور برقانی نے مسلم سے اتنا زیادہ کیا ہے قسم ہے اللہ کی یا حضرت اگر میں جانتا کہ میرا قرآن سن رہے ہیں تو میں اُسکو آپ کے لیے خوب اچھی طرح سے پڑھتا تحبیر کے معنے اچھی طرح کرنا سنوارنا

ذِکرُ عَبدِ اللّٰہِ بنِ سَلَامٍ رضؓ

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا ذکر

(۱) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِحَیٍّ یَمْشِیْ عَلَی الْاَرْضِ اِنَّہٗ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ وَفِیْہِ نَزَلَتْ وَشَھِدَ شَاھِدٌ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ عَلٰی مِثْلِہٖ اٰلَایَۃَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں سنا کہ کسی زندہ شخص کے حق میں کہا ہو کہ وہ بہشتی ہے مگر عبداللہ بن سلام کے لیے اور انہیں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی کہ بنی اسرائیل سے ایک گواہ نے گواہی دی اسکی مثل پر الآیہ شیخین اس کے راوی ہیں

ذِکرُ جَرِیرِ بنِ عَبدِ اللّٰہِ رضؓ

جریر بن عبداللہ کا ذکر

(۱) عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِیْ اِلَّا تَبَسَّمَ فِیْ وَجْھِیْ وَلَقَدْ شَکَوْتُ اِلَیْہِ اَنِّیْ لَا اَثْبُتُ عَلَی الْخَیْلِ فَضَرَبَ فِیْ صَدْرِیْ وَقَالَ اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْہُ وَاجْعَلْہُ ھَادِیًا مَّھْدِیًّا اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاللَّفْظُ لَھُمَا وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ جریرؓ سے روایت ہے کہا کہ جب سے میں مسلمان ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پردہ نہیں کیا اور نہ کبھی آپ نے مجھکو دیکھا مگر کہ میرے منہ پر مسکرائے اور میں نے آپ کے پاس گلہ کیا کہ میں گھوڑے پر نہیں ٹھیر سکتا تو آپ نے میرے سینے میں اپنا ہاتھ مارا اور دعا کی کہ الٰہی اسکو ٹھیرا دے اور کر اسکو ہدایت کرنے والا راہ یاب شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہیں

لہ ابو موسیٰ نہایت خوش آواز تھے رات کو قرآن پڑھ رہے تھے کہ حضرت اوپر سے گذرے اور کھڑے ہو کر سننے لگے ہر صبح کو یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے ابو موسیٰ کی نہایت فضیلت ثابت ہوئی

ذِکرُ جَابِرِ بنِ عَبدِ اللہِ وَاَبِیہِ

جابر بن عبد اللہ اور انکے باپ کا ذکر

(۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَقَدِ اسْتَغْفَرَ لِیْ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ الْبَعِیْرِ خَمْسًا وَعِشْرِیْنَ مَرَّۃً اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹ کی رات میرے لیے پچیس بار دعا کی ترمذی اسکے راوی ہیں

(۲) وَعَنْہُ قَالَ لَقِیَنِیْ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّۃً وَاَنَا مُهْتَمٌّ فَقَالَ لِیْ مَالِیْ اَرَاکَ مُنْکَسِرًا فَقُلْتُ اسْتُشْهِدَ اَبِیْ یَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَکَ عِیَالًا وَدَیْنًا فَقَالَ اَلَا اُبَشِّرُکَ بِمَا لَقِیَ اللہُ بِہٖ اَبَاکَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ مَا کَلَّمَ اللہُ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ وَاَنَّہٗ اَحْیَا اَبَاکَ وَکَلَّمَہٗ کِفَاحًا فَقَالَ یَا عَبْدِیْ تَمَنَّ عَلَیَّ اُعْطِکَ فَقَالَ یَا رَبِّ تُحْیِیْنِیْ فَاُقْتَلُ ثَانِیَۃً فَقَالَ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اِنَّہٗ قَدْ سَبَقَ مِنِّیْ اَنَّهُمْ اِلَیْهَا لَا یُرْجَعُوْنَ وَاَنْزَلَ فَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ الْاٰیَۃَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ کَلَّمَہٗ کِفَاحًا اَیْ مُوَاجَهَۃً لَا مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہا کہ ایک بار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے ملے اور میں غمگین تھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ میں تجھ کو دلگیر کیوں دیکھتا ہوں میں نے کہا کہ جنگ احد کے دن میرا باپ شہید ہوا اور اُس نے عیال اور قرض چھوڑا (مینے اور میرے اُسکے عیال اور قرض سے فکرمند ہوں) آپ نے فرمایا کیا میں تجھ کو بشارت نہ دوں اس چیز کی جس کے ساتھ باپ تیرا خدا سے ملا میں نے کہا کیوں نہیں فرمایا کہ خدا تعالے نے کبھی کسی سے بدون حجاب کے کلام نہیں کیا اور مقرر اوس نے تیرے باپ کو زندہ کیا اور اس سے روبرو کلام کیا پھر اُس نے فرمایا اے میرے بندے کچھ مجھ سے مانگ میں تجھ کو دونگا تو اُس نے کہا اے رب مجھ کو زندہ کر کہ میں دوبارہ تیری راہ میں شہید ہوں اللہ سبحانہ وتعالے نے فرمایا کہ میں نے یہ بات پہلے سے تقدیر میں لکھ رکھی ہے کہ وہ دنیا میں پھر نہ آئیں گے تو یہ آیت اتری کہ نہ گمان کر ان لوگوں کو جو خدا کی راہ میں شہید ہوئے کہ وہ مردے ہیں بلکہ وہ زندے ہیں اپنے رب کے نزدیک ترمذی اس کے راوی ہیں۔ کفاحا کے معنے ہیں روبرو بدون حجاب کے

ذِکرُ اَنَسِ بنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ

انس بن مالک کا ذکر

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ یَا رَسُوْلَ اللہِ خَادِمُکَ اَنَسٌ اُدْعُ اللہَ تَعَالٰی لَہٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَکْثِرْ مَالَہٗ وَوَلَدَہٗ وَبَارِکْ فِیْمَا اَعْطَیْتَہٗ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام سلیم (میری ماں) نے کہا یا رسول اللہ اپنے خادم انس کے واسطے دعا کیجیے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا الٰہی اُسکے مال اور اولاد کو بہت کردے اور برکت کر اُس میں جو تونے اسکو دیا شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہیں

(۲) وَعَنْ اَبِیْ خَلْدَۃَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِی الْعَالِیَۃِ سَمِعَ اَنَسٌ مِّنْ رَّسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ

لہ آپ کی دعا کی برکت سے انس ایک سو بیس برس تک زندہ رہے اور انکے گھر میں ایک سو بیس لڑکے پیدا ہوئے اور انکی بھیڑ بکری کا تو کچھ شمار ہی نہیں تھا "

خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِيْنَ وَدَعَا لَهُ وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِي السَّنَةِ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيْهِ رَيْحَانٌ يَجِيْءُ مِنْهُ رِيْحُ الْمِسْكِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوخلدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابوالعالیہ سے کہا کہ انس نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے اس نے کہا کہ انس دس سال آپ کی خدمت میں رہے ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لیے دعا کی ہے اور اُن کے باغ سال میں دو بار پھلتے تھے اور اس میں پھول تھے جس سے مشک (کستوری) کی خوشبو آتی تھی ترمذی اس کے راوی ہیں

ذِكْرُ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ

براء بن مالک کا بیان

(۱) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اَلْاَشْعَثُ الْبَعِيْدُ الْعَهْدِ بِالدُّهْنِ وَالتَّسْرِيْحِ وَالْغُسْلِ وَالطِّمْرُ الثَّوْبُ الْخَلَقُ وَلَا يُؤْبَهُ لَهُ اَيْ لَا يُعْرَفُ وَلَا يُعْلَمُ بِهٖ لِحَقَارَتِهٖ وَقَوْلُهُ لَاَبَرَّهُ اَيْ اَبَرَّ قَسَمَهُ اَيْ صَدَّقَهُ وَجَعَلَهُ فِيْهِ بَارًّا لَا يَحْنَثُ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت لوگ پریشان گرد آلودہ پرانے کپڑے والے حقیر اگر خدا کے بھروسے کسی بات پر قسم کھا بیٹھیں تو خدا انکی قسم کو سچا کر دیوے انہیں میں سے براء بن مالک ہیں ترمذی اس کے راوی ہیں اشعث وہ جسکو تیل لگائے کنگھی اور غسل کیے ہوئے بہت دن ہوئے ہوں اور طمر پرانے کپڑے کو کہتے ہیں اور لا یؤبہ لہ کے معنے ہیں نہ پہچانا جاتا ہو اور نہ معلوم ہو سکتا ہو اسلئے حقیر ہونے اس کے اور لابرہ کے معنے ہیں کہ اس کی قسم کو سچا کر دیتا ہے اور پھیر اتا ہے اُسکو قسم کا پورا کرنے والا نہ توڑنے والا

ذِكْرُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ

ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کا ذکر

(۱) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِفْتَقَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اَنَا اَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ فَاَتَاهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِيْ بَيْتِهٖ مُنَكِّسًا رَاْسَهُ يَبْكِيْ فَقَالَ مَا شَاْنُكَ فَقَالَ شَرٌّ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَاَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ اذْهَبْ اِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ اِنَّكَ لَسْتَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَلٰكِنَّكَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهُ تَعَالٰى يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ الْاٰيَةَ جَلَسَ ثَابِتٌ يَبْكِيْ فِيْ بَيْتِهٖ وَاحْتَبَسَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ثابت بن قیس کو تلاش کیا تو ایک مرد نے کہا یا حضرت میں آپ کے لیے اُسکا حال معلوم کرتا ہوں وہ اس کے پاس گیا اور اُسکو اپنے گھر میں نیچے سر کیے ہوئے بیٹھا روتا ہوا پایا تو اُس نے کہا کہ کیا حال ہے تیرا اُس نے کہا کہ میرا حال بدتر ہے کہ میں اپنی آواز

حضرت کی آواز سے اونچی کی سوالبتہ میرا عمل باطل ہوا اور وہ یعنے میں دوزخیوں میں سے ہوں تو اس مرد نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آکر خبر دی تو آپ نے فرمایا کہ اس کے پاس جا اور اس سے کہو کہ تو دوزخیوں میں سے نہیں ولیکن تو بہشتیوں میں سے ہے شیخین اس کے راوی ہیں اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ اے ایمان والو نہ اونچی کرو اپنی آواز کو پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سے تو ثابت اپنے گھر میں بیٹھکر رونے لگا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو ملاکر کیا اور ذکر کی حدیث۔

ذکر عدی بن حاتمؓ

عدی بن حاتم کا بیان

(۱) عَنْ عَدِیٍّ قَالَ اَتَیْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِؓ فِی نَفَرٍ مِّنْ قَوْمِیْ فَجَعَلَ یَفْرِضُ لِرِجَالٍ مِّنْ طَیِّءٍ الْقَیْنِ وَیُعْرِضُ عَنِّیْ فَاسْتَقْبَلْتُهٗ فَاَعْرَضَ عَنِّیْ ثُمَّ اَتَیْتُهٗ مِنْ جَیَالِ وَجْهِهٖ فَاَعْرَضَ عَنِّیْ فَقُلْتُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَتَعْرِفُنِیْ فَضَحِكَ وَقَالَ نَعَمْ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَعْرِفُكَ اٰمَنْتَ اِذْ كَفَرُوْا وَاَقْبَلْتَ اِذْ اَدْبَرُوْا وَوَفَیْتَ اِذْ غَدَرُوْا وَاِنَّ اَوَّلَ صَدَقَةٍ بَیَّضَتْ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَوُجُوْهَ اَصْحَابِهٖ صَدَقَةُ طَیِّءٍ جِئْتَ بِهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَخَذَ یَعْتَذِرُ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا فَرَضْتُ لِقَوْمٍ اَجْحَفَتْ بِهِمُ الْفَاقَةُ وَهُمْ سَادَةُ عَشَائِرِهِمْ لِمَا یَنُوْبُهُمْ مِنَ الْحُقُوْقِ قُلْتُ فَلَا اُبَالِیْ اِذَا اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ یَفْرِضُ اَیْ یُوْجِبُ لَهٗ هٰذَا الْمِقْدَارَ فِی الْعَطَاءِ وَجَیَالُ الشَّیْءِ تِلْقَاؤُهٗ وَمَا یُوَاجِهُهٗ وَاَجْحَفَتْ بِهِ الْفَاقَةُ اِذَا اَفْقَرَتْهُ وَاَذْهَبَتْ مَالَهٗ وَجَعَلَتْهُ مُحْتَاجًا اِلٰی عَشِیْرَتِهٖ وَالْفَاقَةُ الْفَقْرُ وَالْحَاجَةُ وَاَرَادَ بِقَوْلِهٖ لِمَا یَنُوْبُهُمْ مَا یَتَجَدَّدُ لَهُمْ مِنَ الْحَوَادِثِ الَّتِیْ یَحْتَاجُوْنَ اِلَی الْاِنْفَاقِ فِیْهَا

ترجمہ عدی سے روایت ہے کہ میں قوم کے کچھ لوگوں کے ساتھ عمر فاروقؓ کے پاس آیا تو انہوں نے قوم طے کے ایک مرد کے لیے دو ہزار وظیفہ مقرر کیا اور مجھ سے منہ پھیرا تو میں انکے سامنے ہوا پھر بھی انہوں نے مجھ سے منہ پھیر لیا۔ پھر میں اُن کے منہ کے مقابل سے آیا پھر بھی انہوں نے مجھ سے منہ پھیر لیا میں نے کہا اے امیر المؤمنین کیا تم مجھے پہچانتے ہیں تو وہ ہنسنے لگے اور کہا کہ ہاں قسم ہے اللہ کی البتہ میں تجھ کو پہچانتا ہوں کہ تو ایمان لایا تھا جب کہ وے کافر ہوئے اور سامنے آیا جبکہ انہوں نے پیٹھ دی اور تو نے قول پورا کیا جب کہ انہوں نے عہد توڑا اور مقرر پہلا صدقہ جس نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب کے منہ کو روشن کیا قوم طی کا صدقہ تھا کہ تو اس کو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا تھا پھر عذر کرنے لگے پھر فرمایا کہ صدقہ تو انہیں لوگوں کیواسطے فرض ہوا ہے جن کو فقر فاقہ نے محتاج کر دیا ہو اور حالانکہ وہ اُن کی قوم میں شریف ہیں بسبب اس کے کہ اُن پر بار بار حقوق پڑتے ہیں میں نے کہا کہ تو اب میں کچھ پروا نہیں کرتا شیخین اس کے راوی ہیں یفرض کے معنے ہیں کہ اس کے لیے عطا میں سے اس مقدار پر واجب اور مقرر کرتے تھے اور جیال شئے کے معنی ہیں اسکے سامنے اور جو اس کے روبرو ہو اور اجحفت الفاقۃ کے معنے ہیں جبکہ اسکو فقیر کر دے اور اسکے مال کو تباہ کر دے اور اسکو قرابتیوں کا محتاج ٹھہرائے اور فاقہ کے معنے ہیں فقر اور حاجت اور مایعوبہم سے وہ ضروری کام مراد ہیں جو روز بروز نئے پیش

آتے ہیں جنمیں انکو مال خرچ کرنے کی حاجت پڑتی ہے

ذکر ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَسْمَعُ مِنْکَ اَشْیَاءَ فَلَا اَحْفَظُھَا فَقَالَ اُبْسُطْ رِدَآءَکَ فَبَسَطْتُہٗ فَحَدَّثَنِیْ حَدِیْثًا کَثِیْرًا فَمَا نَسِیْتُ شَیْئًا حَدَّثَنِیْ بِہٖ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ وَھٰذَا لَفْظُہٗ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے میں نے کہا یا حضرت میں آپ سے بہت چیزیں سنتا ہوں اور بھولجاتا ہوں تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا کپڑا پھیلا میں نے کپڑا پھیلا یا پھر آپ نے مجھ سے بہت حدیثیں بیان کیں سو میں کوئی چیز نہیں بھولا جو آپ نے مجھ سے بیان کی شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور یہ لفظ ترمذی کے ہیں

ذکر جلیبیب رض

جلیبیب رضی اللہ عنہ کا ذکر

(۱) عَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ رض قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَغْزًی لَہٗ فَاَفَآءَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَقَالَ لِاَصْحَابِہٖ ھَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ قَالُوْا نَعَمْ فُلَانًا وَّفُلَانًا ثُمَّ قَالَ ھَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ قَالُوْا نَعَمْ فُلَانًا وَّفُلَانًا ثُمَّ قَالَ ھَلْ تَفْقِدُوْنَ مِنْ اَحَدٍ فَقَالُوْا لَا قَالَ لٰکِنِّیْ اَفْتَقِدُ جُلَیْبِیْبًا فَطَلُبُوْہُ فَوَجَدُوْہُ اِلٰی جَنْبِ سَبْعَۃٍ قَدْ قَتَلَھُمْ ثُمَّ قَتَلُوْہُ فَاَتَاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ قَتَلَ سَبْعَۃً ثُمَّ قَتَلُوْہُ ھٰذَا مِنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ ھٰذَا مِنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ ثُمَّ وَضَعَہٗ عَلٰی سَاعِدَیْہِ لَیْسَ لَہٗ سَرِیْرٌ اِلَّا سَاعِدُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی حُفِرَ لَہٗ وَوُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ وَلَمْ یَذْکُرْ غُسْلًا اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ قَوْلُہٗ اَفَآءَ اللّٰہُ عَلَیْہِ اَلْفَیٔ مَا یَحْصُلُ لِلْمُسْلِمِیْنَ مِنْ اَمْوَالِ الْکُفَّارِ وَاَھْلِھِمْ وَدِیَارِھِمْ بِغَیْرِ قِتَالٍ وَلَا حَرْبٍ ترجمہ ابوبرزہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جنگ میں تھے (یعنے اور بہت اصحاب آپ کے اس میں شہید ہوئے) اور خدا تعالی نے آپ کو مال عطا کیا تو حضرت نے فرمایا کیا تم کسی کو تلاش کرتے ہو صحابہ نے کہا کہ ہاں ہم فلانے اور فلانے کو تلاش کرتے ہیں۔ پھر فرمایا کیا تم کسیکو تلاش کرتے ہو صحابہ نے کہا کہ ہاں ہم فلانے اور فلانے کو تلاش کرتے ہیں پھر فرمایا کیا تم کسی کو تلاش کرتے ہو انہوں نے کہا کہ نہیں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لیکن میں تو جلیبیبؓ کو تلاش کرتا ہوں پھر اصحاب نے اسکو تلاش کیا تو انہوں نے اس کو سات آدمیوں کے پہلو میں پایا جن کو اس نے قتل کیا تھا پھر کافروں نے اسکو قتل کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے پاس آئے اور اس کے سرپر کھڑے ہوئے پھر فرمایا کہ اس نے سات کو قتل کیا تھا پھر کافروں نے اسکو قتل کیا یہ میرا ہے اور میں اسکا ہوں پھر اسکے سر کو اپنے بازو پر رکھا اور حضرت کے بازو کے سوا اس کے لیے کوئی چارپائی نہ تھی یہانتک کہ اسکے لیے قبر کھودی گئی اور اپنی قبر میں رکھا گیا اور نہیں ذکر کیا ابوہریرہؓ نے

لہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہزاروں حدیثیں یاد تھیں لوگوں کو انکی یاد پر تعجب ہوا تب انہوں نے یہ سبب بتلایا ۱۲

سہ جنگ کے بعد اصحاب اپنے عزیزوں اور دوستوں کی لاشیں تلاش کرتے تھے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی

مثل کو یعنے اسکے نھلانے کا ذکر حدیث میں نہیں ہے مسلم اس کے راوی ہیں افارا اللہ علیہ نے اس مال کو کہتے ہیں جو مسلمانوں کو کافروں سے بدون لڑائی کے ہاتھ لگے انکا مال ہو یا عورتیں بچے یا ملک

ذکر حارثۃ بن سراقہ رض

حارثہ بن سراقہ کا بیان

(۱) عن انس قال انت ام حارثۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقالت یا نبی اللہ حدثنی عن حارثۃ وکان قتل یوم بدر اصابہ سہم غرب فان کان فی الجنۃ صبرت وان کان غیر ذلک اجتھدت علیہ فی البکاء فقال یا ام حارثۃ انھا جنان فی الجنۃ وان ابنک اصاب الفردوس الاعلی اخرجہ البخاری والترمذی یقال اصابہ سہم غرب بالاضافۃ ذکرھا وتحرک الراء ونسکن اذا المدیر من این اتاہ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حارثہ کی ماں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی تو اس نے کہا یا حضرت حارثہ کا حال بتلایئے اور وہ جنگ بدر کے دن شہید ہوا تھا اسکو کسی بے معلوم شخص کا تیر لگا تھا اس نے کہا سو اگر حارثہ بہشت میں ہے تو میں اسکے غم میں صبر کروں اور اگر بہشت کے سوا کہیں اور ہے تو محنت کر کے خوب رولوں تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے حارثہ کی ماں حال تو یوں ہے کہ بہشت میں کئی بہشتیں ہیں اور مقرر تیرا بیٹا بہت اونچی بہشت میں پہونچا ہے بخاری اور ترمذی اس کے راوی ہیں سہم غرب ساتھ اضافت کے اور بدون اسکے اس تیر کو کہتے ہیں جسکا مارنے والا معلوم نہ ہو اور نہ جانے کہ کہاں سے آیا

ذکر خالد بن الولید رض

خالد بن ولید رض کا ذکر

(۱) عن ابی ھریرۃ رض قال نزلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منزلا فجعل الناس یمرون فیقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ھذا فیقول ابا ھریرۃ فاقول فلان فیقول نعم عبد اللہ ھذا ویقول من ھذا فاقول فلان فیقول بئس عبد اللہ ھذا حتی مر خالد بن الولید فقال من ھذا فقلت خالد بن الولید نعم عبد اللہ ھذا سیف من سیوف اللہ تعالی اخرجہ الترمذی ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک جگہ میں اترے تو لوگ گذرنے لگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ یہ کون ہے اے ابوہریرہ میں کہتا تھا فلانا ہے تو فرماتے یہ بندہ اللہ کا خوب ہے اور فرماتے یہ کون ہے میں کہتا کہ فلانا ہے فرماتے یہ بندہ اللہ کا برا ہے یہاں تک کہ خالد بن ولید گذرے فرمایا یہ کون ہے میں نے کہا کہ خالد بن ولید ہے فرمایا کہ یہ بندہ اللہ کا اچھا ہے یہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے ترمذی اس کے راوی ہیں

ذکر عمرو بن العاص رض

عمرو بن عاص کا ذکر

(۱) عن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلم الناس وآمن عمرو بن العاص اخرجہ الترمذی ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ لوگ اسلام لائے ہیں اور عمرو بن عاص ایمان لائے ہیں ترمذی اسکے راوی ہیں

ذکر ابی سفیان بن حرب رضی اللہ عنہ

ابوسفیان بن حرب کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ مَا سَأَلَ اَبُوْ سُفْيَانُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اِلَّا قَالَ نَعَمْ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نہیں مانگی ابوسفیان نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی چیز مگر کہا آپ نے کہ ہاں اسکو مسلم نے راوی ہیں

ذکر معاویہ رضی اللہ عنہ

معاویہ رضی اللہ عنہ کا بیان

(۱) عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عُمَيْرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ حِمْصَ وَلِيَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ النَّاسُ عَزَلَ عُمَيْرًا وَوَلِيَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ عُمَرُ لَا تَذْكُرُوْا مُعَاوِيَةَ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اهْدِهٖ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوادریس خولانی سے روایت ہے کہا کہ جب عمر بن الخطاب نے عمیر بن سعد کو حمص شہر کا نام ہے شام میں) کی حکومت سے معزول کیا تو معاویہ کو حاکم کیا تو لوگوں نے کہا کہ عمیر کو معزول کر دیا ہے اور معاویہ رضی اللہ عنہ کو حاکم کیا ہے تو عمر نے کہا کہ نہ ذکر کرو معاویہ کو مگر خیر سے (یعنے معاویہ رضی اللہ عنہ کو نیک یاد کرو) اس واسطے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ الٰہی اسکو ہدایت کر یعنے حضرت نے اس کے حق میں دعا خیر کی ہے ترمذی اسکے راوی ہیں

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ كُنْتُ اَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَارَيْتُ خَلْفَ بَابٍ فَجَاءَ فَحَطَأَنِيْ حَطْأَةً وَقَالَ اذْهَبْ اِلٰى مُعَاوِيَةَ فَادْعُهُ لِيْ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَاْكُلُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِيْ مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَاْكُلُ فَقَالَ لَا اَشْبَعَ اللّٰهُ بَطْنَهٗ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ حَطَأَنِيْ بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ جَاءَ مُفَسَّرًا فِي الْحَدِيْثِ قُلْتُ مَا حَطَأَنِيْ قَالَ قَفَدَنِيْ وَالْقَفْدُ صَفْعُ الرَّاْسِ بِبَسْطِ الْكَفِّ مِنْ قِبَلِ الْقَفَا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں لڑکوں کے ساتھ کھیلا کرتا تھا سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم آئے تو میں ایک دروازے کے پیچھے چھپ گیا تو آپ نے میرا سر دبایا اور فرمایا کہ معاویہ کے پاس جا اور اس کو میرے پاس بلا لا کہا پھر میں آیا اور میں نے کہا کہ وہ کھانا کھا رہا ہے فرمایا کہ پھر جا اور معاویہ رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلا لا کہا پھر میں آیا اور میں نے کہا کہ وہ کھانا کھا رہا ہے پھر فرمایا کہ جا اور معاویہ رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلا لا کہا پھر میں آیا اور میں نے کہا کہ وہ کھانا کھا رہا ہے تو فرمایا کہ خدا نہ دے اس کے پیٹ کو نہ بھرے مسلم اس کے راوی ہیں اور حطأنی ساتھ حا بے نقطہ کے حدیث میں اسکی تفسیر آگئی ہے میں نے کہا حطأنی سے کیا مراد ہے کہا کہ اسکے معنی ہیں قفدنی اور قفد کے معنے ہیں دبانا سر کا ہاتھ کی ہتھیلی کو کھولکر پیچھے کیطرف سے۔

لہ یہ اس واسطے کہ لوگ خوف سے مسلمان ہوئے اور عمرو بن عاص رغبت سے ایمان لائے ۱۲

(۳) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عُمَیْرَةَ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِیَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِیًا مَّهْدِیًّا وَّاهْدِ بِهٖ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ عبدالرحمن بن ابی عمیرہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاویہ کے لیے فرمایا کہ الٰہی کر اس کو ہدایت کرنیوالا راہ یاب اور اُس کے ساتھ ہدایت کر ترمذی اس کے راوی ہیں۔

اَلْقِسْمُ الثَّانِیْ مِنَ الْفَرْعِ الثَّانِیْ مِنَ الْفَصْلِ الثَّانِیْ مِنَ الْبَابِ الثَّالِثِ فِیْ فَضَائِلِ النِّسَاءِ الصَّحَابِیَّاتِ

دوسری قسم دوسری فرع سے دوسری فصل میں سے تیسرے باب میں سو صحابیہ عورتوں کے بیان میں

ذِکْرُ خَدِیْجَةَ بِنْتِ خُوَیْلِدٍ رض

خدیجہ بنت خویلد کا ذکر رضی اللہ عنہ

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ اَتٰی جِبْرَائِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ خَدِیْجَةُ قَدْ اَتَتْ وَمَعَهَا اِنَاءٌ فِیْهِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ اَوْ شَرَابٌ فَاِذَا هِیَ اَتَتْكَ فَاقْرَاْ عَلَیْهَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّهَا وَبَشِّرْهَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِیْهِ وَلَا نَصَبَ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ اَلْقَصَبُ هٰهُنَا اللُّؤْلُؤُ الْمُجَوَّفُ وَالصَّخَبُ الصِّیَاحُ وَالْجَلَبَةُ وَالنَّصَبُ التَّعَبُ

ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ جبریل حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو کہا یا رسول اللہ یہ خدیجہ رض آئی ہیں اور اُن کے ساتھ لاون والا برتن ہے یا کھانا ہے یا پینے کی چیز ہے سو جب وہ آپ کے پاس آئیں تو اُن کو ان کے رب کی طرف سے سلام کہنا اور اُن کو بشارت دینا ایک گھر کی بہشت میں پولے موتی سے نہ اس میں شور وغل ہے نہ کچھ تکلیف شیخین اسکے راوی ہیں اور قصب پولے موتی کو کہتے ہیں اور صحب چلانے اور شور وغل کرنے کو اور نصب تکلیف و رنج کو کہتے ہیں

(۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ نِّسَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰی خَدِیْجَةَ وَمَا رَاَیْتُهَا قَطُّ وَلٰكِنْ كَانَ یُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ یُقَطِّعُهَا اَعْضَاءً ثُمَّ یَبْعَثُهَا فِیْ صَدَائِقِ خَدِیْجَةَ وَرُبَّمَا قُلْتُ كَاَنَّهٗ لَمْ یَكُنْ فِی الدُّنْیَا اِمْرَاَةٌ اِلَّا خَدِیْجَةُ فَیَقُوْلُ اِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِیْ مِنْهَا وَلَدٌ قَالَتْ وَتَزَوَّجَنِیْ بَعْدَهَا بِثَلٰثِ سِنِیْنَ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

لہ حضرت خدیجہ بنت مالد اور فضیں جب اُن کا نکاح حضرت صلعم سے ہوا تو ایام سب مال حضرت صلعم پر لٹا دیا اور عورتوں میں سب سے پہلے وہی ایمان لائیں حضرت اسے بہت راضی رہے حضرت کی سب اولاد انہیں سے پیدا ہوئی بجز ابراہیم کے جو حضرت کی باندی ماریہ قبطیہ کے پیٹ سے پیدا ہوئے اور اولاد میں مرگئے خلاصہ حضرت کی حدیث کا یہ ہے کہ مجھ سے جتنی عورتوں نے بیاہ کیا ہے مجھ سے محبت ہوا ایک تو یہ کہ ان میں خوبیاں بہت تھیں دوسرا یہ کہ میری نسل قیامت تک انہی سے باقی رہے گی ۱۲

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ مجھکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی پر رشک نہیں آیا جو مجھ کو خدیجہ رضہ پر رشک آیا اور حالانکہ میں نے ان کو دیکھا نہ تھا ولیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو بہت یاد کیا کرتے تھے اور بہت وقت بکری ذبح کرتے پھر انکے جوڑ کاٹ کر خدیجہ کی مصاحب عورتوں کے پاس بھیجتے اور میں بہت وقت آپ سے کہتی کہ شاید اُن کے برابر دنیا میں کوئی عورت نہیں ہے تو حضرت ؐ فرماتے کہ مقرر خدیجہ رضہ ایسی تھیں اور ایسی تھیں یعنے ان میں بہت خوبیاں تھیں اور میری اولاد بھی انہیں سے ہوئی کہا عائشہ رضہ نے اور حضرت ؐ نے اُن کے مرنے سے تین برس بعد مجھ سے نکاح کیا شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ عَلِیٍّ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ نِسَائِہَا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَیْرُ نِسَائِہَا خَدِیْجَۃُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ وَاَشَارَ الرَّاوِیْ اِلَی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ وَزَادَ رَزِیْنٌ فِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ وَلَمْ یَکْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَرْیَمُ ابْنَۃُ عِمْرَانَ وَاٰسِیَۃُ امْرَاَۃُ فِرْعَوْنَ وَخَدِیْجَۃُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ وَفَاطِمَۃُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ ؐ وَفَضْلُ عَائِشَۃَ رضہ عَلَی النِّسَاءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ قُلْتُ وَمَا زَادَہُ رَزِیْنٌ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ بِدُوْنِ ذِکْرِ خَدِیْجَۃَ وَفَاطِمَۃَ ؓ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے زمانے میں مریم عمران کی بیٹی سب عورتوں سے افضل ہے اور اپنے زمانے میں خدیجہ خویلد کی بیٹی سب عورتوں سے افضل ہے اور راوی نے زمین و آسمان کی طرف اشارہ کیا یعنے تمام عالم کی عورتوں سے افضل ہے شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہیں اور رزین نے اپنی روایت میں زیادہ کیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں سے بہت لوگ کامل ہوئے ہیں اور نہیں کامل ہوئی عورتوں میں سے مگر مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون کی عورت اور خدیجہ رضہ خویلد کی بیٹی اور فاطمہ رضہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اور عائشہ رضہ کو عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے یعنے جیسے روٹی[1] گوشت کو باقی کھانوں پر اور جو رزین نے زیادہ کیا ہے اسکو بخاری نے روایت کیا ہے بدون ذکر خدیجہ اور فاطمہ کے واللہ اعلم

ذِکْرُ فَاطِمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا

حضرت فاطمہ رضے اللہ عنہا کا بیان

(۱) عَنْ جُمَیْعِ بْنِ عُمَیْرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِیْ عَلٰی عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فَسَاَلْتُ اَیُّ النَّاسِ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَۃُ ؓ قِیْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُہَا اِنْ کَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ جمیع بن عمیر سے روایت ہے کہ میں اپنی پھپھی کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس گیا تو میں نے پوچھا حضرت ؐ کے نزدیک سب عورتوں میں سے زیادہ تر محبوب کون تھیں کہا کہ فاطمہ رضہ کہا گیا اور مردوں میں سے کون بہت پیارا تھا کہا کہ انکے خاوند یعنے حضرت علی رضہ مقررہ میرے علم میں روزہ دار اور تہجد گذار تھے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

[1] ثریدیہ ہے کہ روٹی کو توڑ کر شوربے میں بھگو کر کھایا جاوے یہ کھانا عرب کے نزدیک بہت پسند تھا ۱۲

(۲) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاھَا فَبَکَتْ ثُمَّ نَاجَاھَا فَضَحِکَتْ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سَاَلْتُھَا عَنْ بُکَائِھَا وَضَحِکِھَا قَالَتْ اَخْبَرَنِیْ اَنَّہٗ یَمُوْتُ فَبَکَیْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِیْ اَنِّیْ سَیِّدَةُ نِسَآءِ اَھْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْیَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِکْتُ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے سال فاطمہ رض کو بلایا اور اُن سے کان میں چپکے سے بات کی فاطمہ رونے لگیں پھر اُنسے کان میں بات کی تو وہ ہنسنے لگیں کہا ام سلمہ نے پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوا تو میں نے فاطمہ رض سے رونے اور ہنسنے کا سبب پوچھا کہا کہ حضرت نے مجھے خبر دی کہ آپ کا انتقال ہوگا تو میں روئی پھر آپ نے مجھے خبر دی کہ میں بہشت کی عورتوں کی سردار ہوں سوائے مریم عمران کی بیٹی کے تو میں ہنسی ترمذی اس کے

راوی ہیں

ذِکْرُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کا ذکر

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشُ ھٰذَا جِبْرَائِیْلُ یُقْرِئُکِ السَّلَامَ فَقُلْتُ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَھُوَ یَرٰی مَا لَا اَرٰی اَخْرَجَہُ الْخَمْسَةُ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے عائشہ رض یہ جبریل علیہ السلام ہیں تجھکو سلام کرتے ہیں میں نے کہا اور اُنکو بھی سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اُسکی برکتیں کہا اور آپ دیکھتے تھے جو میں نہ دیکھتی تھی یعنے جبرئیل کو پانچوں اسکے راوی ہیں

(۲) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ مَا اَشْکَلَ عَلَیْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حَدِیْثٌ قَطُّ فَسَاَلْنَا عَائِشَةَ عَنْہُ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَھَا مِنْہُ عِلْمًا اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے کہا کہ ہم حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحاب پر کبھی کوئی حدیث مشکل نہیں ہوئی یعنے کسی حدیث میں شبہ نہیں گذرا پھر ہمنے حضرت عائشہ صدیقہ سے اسکا حال پوچھا مگر کہ ہمنے ان کے پاس اسکا علم پایا یعنے وہ اُنکو معلوم تھی ترمذی اس کے راوی ہیں اور اُسکو صحیح کہا

(۳) وَعَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَ عَلِیٌّ عَمَّارًا وَالْحَسَنَ اِلَی الْکُوْفَةِ لِیَسْتَنْفِرَھُمْ خَطَبَ عَمَّارٌ فَقَالَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَنَّھَا زَوْجَةُ نَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اِبْتَلَاکُمْ لِیَعْلَمَ اِیَّاہُ تُطِیْعُوْنَ اَوْ اِیَّاھَا اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ ابووائل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جب علی رض نے عمار اور حسن کو کوفہ کیطرف بھیجا تاکہ اُنسے جنگ کو لیے طلب کریں تو عمار نے خطبہ پڑھا اور کہا کہ مقرر میں جانتا ہوں کہ وہ یعنے عائشہ رض تمھارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہے دنیا اور آخرت میں لیکن اللہ نے تمکو مبتلا

ملا، مراد یہ ہے کہ یہ عورتیں تمام فضائل اور نیک خصلتوں میں کمال اور انتہا کو پہونچ گئی ہیں ۱۲

کیا ہے تاکہ معلوم کرے کہ تم علی رضؓ کی تابعداری کرتے ہو یا عائشہ رضؓ کی بخاری اس کے راوی ہیں

ذِکْرُ صَفِیَّۃَ بِنْتِ حُیَیِّ بْنِ اَخْطَبَ رضؓ

صفیہ بنت حیی بن احطب رضؓ کا ذکر

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِیَّۃَ رضؓ اَنَّ حَفْصَۃَ قَالَتْ اِنَّهَا بِنْتُ یَهُوْدِیٍّ فَبَکَتْ فَدَخَلَ عَلَیْهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهِیَ تَبْکِیْ فَقَالَ مَا یُبْکِیْکِ قَالَتْ قَالَتْ لِیْ حَفْصَۃُ اَنْتِ ابْنَۃُ یَهُوْدِیٍّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّکِ لَابْنَۃُ نَبِیٍّ وَاِنَّ عَمَّکِ لَنَبِیٌّ وَاِنَّکِ لَتَحْتَ نَبِیٍّ فَفِیْمَ تَفْخَرُ عَلَیْکِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِی اللّٰهَ یَا حَفْصَۃُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهُ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ صفیہ کو کوئی خبر پہونچی کہ کہتی ہیں کہ وہ یہودی کی بیٹی ہے وہ رونے لگیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکے پاس آئے اور حالانکہ وہ رو رہی تھیں تو آپ نے پوچھا کہ تمھارے رونیکا کیا سبب ہے کہا کہ حفصہ رضؓ نے مجھ سے کہا ہے کہ تو یہودی کی بیٹی ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ تو تو پیغمبر کی بیٹی ہے اور مقرر تیرے چچا پیغمبر ہیں اور تو پیغمبر کے نکاح میں ہے پھر وہ کس سبب سے تجھ پر فخر کرتی ہے پھر فرمایا اے حفصہ رضؓ اللہ سے ڈر ترمذی اور نسائی اس کے راوی ہیں اور ترمذی اسکو صحیح کہتے ہیں۔

ذِکْرُ سَوْدَۃَ بِنْتِ زَمْعَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا

سودہ زمعہ کی بیٹی رضی اللہ عنہ کا بیان

(۱) عَنْ عِکْرِمَۃَ قَالَ قِیْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ بَعْدَ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ مَاتَتْ سَوْدَۃُ فَسَجَدَ فَقِیْلَ لَهٗ فِیْ ذٰلِکَ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمْ اٰیَۃً فَاسْجُدُوْا وَاَیُّ اٰیَۃٍ اَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ اَزْوَاجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَلَهٗ تُسَمِّیَاهَا وَذَکَرَ رَزِیْنٌ فِیْ رِوَایَتِهٖ وَسَمَّاهَا ترجمہ عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صبح کی نماز کے بعد کسینے ابن عباس سے کہا کہ سودہ (حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی) فوت ہو گئیں اُنہوں نے سنکر سجدہ کیا کسی نے اسکا سبب پوچھا کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم کوئی نشانی دیکھو تو سجدہ کیا کرو اور کون نشانی بڑی ہوگی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیوں کے فوت ہو جانے سے ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں دونوں نے اُن کا نام نہیں لیا اور رزین نے اپنی روایت میں انکا نام لیا ہے

ذِکْرُ اُمِّ اَیْمَنَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا

ام ایمن رضے اللہ عنہ کا ذکر

(۱) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ لِعُمَرَ رضؓ بَعْدَ وَفَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰی اُمِّ اَیْمَنَ نَزُوْرُهَا کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَزُوْرُهَا فَلَمَّا اَتَیَا اِلَیْهَا بَکَتْ فَقَالَ لَهَا مَا یُبْکِیْکِ اَمَا تَعْلَمِیْنَ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

قَالَتْ بَلٰی اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلٰی وَلٰکِنْ اَبْکِیْ اِنَّ الْوَحْیَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَھَیَّجَتْھُمَا عَلَی الْبُکَاءِ فَجَعَلَا یَبْکِیَانِ مَعَھَا اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم کو ام ایمن کے پاس لے چلو کہ ہم اسکی زیارت کریں جیسے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی زیارت کیا کرتے تھے پھر جب دونوں اسکے پاس گئے تو وہ رونے لگی دونوں نے کہا کہ تم کیوں روتی ہو کیا تم نہیں جانتی ہو کہ جو خدا کے پاس ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بہتر ہے اس نے کہا ہاں میں جانتی ہوں جو خدا کے نزدیک ہے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بہتر ہے لیکن میں روتی ہوں اسواسطے کہ وحی آسمان سے بند ہوگئی تو اس نے انکو رولایا تو وہ دونوں بھی اُس کے ساتھ رونے لگے مسلم اس کے راوی ہیں

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ مِنَ الْبَابِ الثَّالِثِ فِیْ فَضَائِلِ اَھْلِ الْبَیْتِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ

تیسری فصل تیسرے باب اہل بیت رضی اللہ عنہم کے فضائل کے بیان میں

(۱) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا اللّٰہَ لِمَا یَغْذُوْکُمْ بِہٖ مِنْ نِعْمَتِہٖ وَاَحِبُّوْنِیْ بِحُبِّ اللّٰہِ وَاَحِبُّوْا اَھْلَ بَیْتِیْ لِحُبِّیْ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محبت رکھو اللہ سے اس واسطے کہ تم کو ہر صبح نعمت دیتا ہے اور محبت رکھو مجھ سے اللہ کی محبت کے سبب سے یعنے تم مجھسے اسواسطے محبت رکھو کہ تم اللہ سے محبت رکھتے ہو اور تمھارے رب کی محبت میری محبت کا سبب ہو اور محبت رکھو میرے اہل بیت سے میری محبت کے سبب سے یعنی میری محبت تمھارے نزدیک میرے اہل بیت کا سبب ہو یا چونکہ میں اسلئے محبت رکھتا ہوں تم بھی اُن سے محبت رکھو ترمذی اسکے راوی ہیں

(۲) **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ الْاٰیَۃَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیًّا وَّفَاطِمَۃَ وَحَسَنًا وَّحُسَیْنًا وَقَالَ اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَآءِ اَھْلِیْ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بھی بلائیں اور تمھارے بیٹوں کو بھی بلائیں الآیہ تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو بلایا اور کہا کہ الٰہی یہ میرے اہل بیت ہیں ترمذی اسکے راوی ہیں اور اسکو صحیح کہتے ہیں

(۳) **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ رض قَالَتْ نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَاَنَا جَالِسَۃٌ عَلٰی بَابِ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا وَفِی الْبَیْتِ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَعَلِیٌّ وَفَاطِمَۃُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ فَجَلَّلَھُمْ بِکِسَآئِہٖ وَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ فَاَذْھِبْ عَنْھُمُ الرِّجْسَ وَطَھِّرْھُمْ تَطْھِیْرًا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَسْتُ مِنْ اَھْلِ الْبَیْتِ فَقَالَ اِنَّکِ اِلٰی خَیْرٍ اَنْتِ مِنْ

اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ اَلرِّجْسُ النَّجَسُ وَکُلُّ مُسْتَقْذَرٍ وَقِیْلَ الْاِثْمُ

ترجمہ امام سلمہ سے روایت ہے کہ یہ آیت اتری اور حالانکہ میں حضرتؐ کے گھر کے دروازے پر بیٹھی ہوئی تھی اور اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے گندگی اے گھر والو اور پاک کرے تم کو پاک کرنا اس وقت گھر میں علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ تھے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کو ایک لوئی میں چھپا لیا اور کہا کہ الٰہی یہ میرے گھر والے ہیں سو گندگی کو اُن سے دور کر دے اور اُن کو پاک کر دے پاک کرنا میں نے کہا یا حضرت کیا میں اہل بیت میں داخل نہیں ہوں فرمایا کہ تو میرے نزدیک بہتر ہے تو پیغمبر کی بیبیوں سے ہے ترمذی اسکے راوی ہیں اور رجس گناہ اور ہر گندگی چیز کو کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ مراد گندہ ہے

(۴) **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حِیْنَ نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ یَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَۃَ اِذَا خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ قَرِیْبًا مِنْ سِتَّۃِ اَشْھُرٍ فَیَقُوْلُ الصَّلٰوۃَ اَھْلَ الْبَیْتِ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ خدا تو یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے گندگی اے گھر والو تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہؓ کے دروازے سے گذرتے تھے جبکہ نماز کیطرف نکلتے قریب چھ مہینے کے تو فرماتے تھے کہ نماز پڑھو اے گھر والو اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ دور کر دے تم سے گندگی کو اے گھر والو اور پاک کرے تم کو پاک کرنا ترمذی اسکے راوی ہیں

(۵) **وَعَنْ** عَائِشَۃَ رض قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ اَسْوَدُ فَجَاءَ الْحَسَنُ فَاَدْخَلَہٗ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَیْنُ فَاَدْخَلَہٗ ثُمَّ جَاءَتْ فَاَدْخَلَھَا ثُمَّ جَاءَ عَلِیٌّ فَاَدْخَلَہٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ اَلْمِرْطُ کِسَاءٌ مِنْ خَزٍّ اَوْ صُوْفٍ یُتَغَطّٰی بِہٖ وَالْمُرَحَّلُ الْمُوَشّٰی اَلْمَنْقُوْشُ الَّذِیْ فِیْہِ صُوَرُ الرِّجَالِ وَقَالَ الْجَوْھَرِیُّ ھُوَ اِزَارٌ خَزٌّ فِیْہِ عَلَمٌ **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر سے تشریف لائے اور حالانکہ آپ پر نقشدار کالی لوئی پہنے ہوئے تھے تو امام حسنؓ آئے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اس میں داخل کیا پھر امام حسینؓ آئے آپ نے اُن کو بھی اس میں لے لیا پھر فاطمہؓ آئیں آپ نے ان کو بھی اس میں داخل کر لیا پھر علیؓ آئے آپ نے ان کو بھی اس میں داخل کیا پھر فرمایا اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے گندگی کو اے گھر والو اور پاک کرے تم کو پاک کرنا مسلم اس کے راوی ہیں۔ مرط ریشمی چادر ہے جس کے ساتھ ڈھانکا اور پردہ کیا جاوے اور مرحل نقشدار کو کہتے ہیں جس میں کجاووں کی تصویریں ہوں اور کہا جوہری نے کہ وہ خز کا تہ بند ہوتا ہے اس میں نقش ہوتے ہیں

(۶) **وَعَنْ** یَزِیْدَ بْنِ حَیَّانَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمْ ثَقَلَیْنِ اَحَدُھُمَا کِتَابُ اللّٰہِ تَعَالٰی ھُوَ حَبْلُ اللّٰہِ الَّذِیْ مَنِ اتَّبَعَہٗ کَانَ عَلٰی

الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي فَقُلْنَا مَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ نِسَاؤُهُ قَالَ أَيْمُ اللّٰهِ إِنَّ الْمَرْأَةَ تَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ الْعَصْرَ مِنَ الدَّهْرِ فَيُطَلِّقُهَا فَتَرْجِعُ إِلَى أَبِيهَا وَقَوْمِهَا أَهْلُ بَيْتِهِ أَصْلُهُ وَعَصَبَتُهُ الَّذِينَ حُرِّمُوا الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ سَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ الْعَزِيزَ وَأَهْلَ بَيْتِهِ ثَقَلَيْنِ لِأَنَّ الْأَخْذَ بِهِمَا وَالْعَمَلَ بِمَا يَجِبُ لَهُمَا ثَقِيلٌ وَقِيلَ الْعَرَبُ تَقُولُ لِكُلِّ نَفِيسٍ خَطِيرٍ ثَقِيلٌ فَجَعَلَهُمَا ثَقَلَيْنِ إِعْظَامًا لِقَدْرِهِمَا وَتَفْخِيمًا لِشَأْنِهِمَا وَالْعَصَبَةُ أَهْلُ الرَّجُلِ مِنْ قِبَلِ الْآبَاءِ وَالْأَجْدَادِ **ترجمہ** یزید بن حیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُس نے زید بن ارقم سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک خدا تعالیٰ کی کتاب یعنے قرآن مجید کہ وہ اللہ کی رسی ہے جو اسکے تابع ہوا وہ ہدایت پر ہے اور جس نے اُسکو چھوڑا وہ گمراہی پر ہے دوسری میری اولاد ہم نے کہا کہ آپ کی بیبیاں بھی اہل بیت میں داخل ہیں کہا قسم ہے اللہ کی کہ عورت کچھ زمانہ مرد کے ساتھ رہتی ہے پھر وہ اسکو طلاق دیدیتا ہے تو وہ اپنے باپ اور قوم کیطرف چلی جاتی ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت اصل میں یعنے جڑ اور آپ کے عصبے جنپر صدقہ حرام ہے بعد آپ کے مسلم اس کے راوی ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مجید اور اپنے اہل بیت کو ثقلین ٹھیرایا اسواسطے کہ ان کو پکڑنا اور ان کی واجب کی ہوئی چیزوں پر عمل کرنا بھاری ہے اور بعضوں نے کہا کہ عرب ہر عمدہ اور نفیس چیز کو ثقل کہتے ہیں واسطے تعظیم قدر اوسکی کے اور بڑا جاننے شان اسکے کے اور عصبہ وہ لوگ ہیں جو باپ دادوں کیطرف سے قریبی ہوں۔

(۷) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَالَ ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مقرر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تعظیم کرو محمد (رسول) صلے اللہ علیہ وسلم کی ان کے اہل بیت میں یعنے انکی اہل بیت کی تعظیم کرو بخاری اس کے راوی ہیں

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي فَضَائِلِ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

چوتھی فصل انصار کے فضائل میں

(۱) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ الْأَنْصَارَ سَلَكُوا وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهُمْ وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَا بَنِي وَأُمِّي هُوَ مَا ظَلَمَ أَوَوْهُ وَنَصَرُوهُ وَكَلِمَةٌ أُخْرَى أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انصار چلتے پہاڑ کے نیچے کی راہ یا اوپر کی راہ تو میں انصار کی راہ چلتا نیچے کی یا اوپر کی اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصاریوں میں سے ایک مرد ہوتا کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان وہ یہ ہے کہ آپ پر ظلم نہ ہوا انہوں نے آپ کو جگہ دی اور آپ کی مدد کی یا اور کوئی بات کہی بخاری اس کے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ عَیْبَتِیَ الَّتِیْ اٰوِیْ اِلَیْھَا اَھْلُ بَیْتِیْ وَاِنَّ کَرِشِیَ الْاَنْصَارُ فَاعْفُوْا عَنْ مُسِیْئِھِمْ وَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِیْھِمْ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ مقرر میرے خاص لوگ جنکی طرف میں جگہ پکڑتا ہوں میرے اہل بیت ہیں اور میرے رازدار انصاری لوگ ہیں سو اُن کے بدکاروں سے معاف کرو اور اُن کے نیکوں کی نیکی قبول کرو ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُبْغِضُ الْاَنْصَارَ اَحَدٌ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ دشمنی رکھے انصار سے کوئی جو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور اسکو صحیح کہتے ہیں

(۴) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْاَنْصَارُ کَرِشِیْ وَعَیْبَتِیْ وَاِنَّ النَّاسَ سَیَکْثُرُوْنَ وَیَقِلُّوْنَ فَاقْبَلُوْا عَنْ مُحْسِنِھِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِیْئِھِمْ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ زَادَ الْبُخَارِیُّ فِیْ اُخْرٰی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بَعْدَ قَوْلِہٖ وَیَقِلُّوْنَ حَتّٰی یَکُوْنُوْا کَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ قَوْلُہٗ کَرِشِیْ وَعَیْبَتِیْ اَیْ مَوْضِعُ سِرِّیْ وَاَمَانَتِیْ فَاسْتَعَارَھُمَا لِاَنَّ الْمَجْتَرِیَّ یَجْمَعُ عَلَفَہٗ فِیْ کَرِشِہٖ وَالرَّجُلُ یَضَعُ ثِیَابَہٗ فِیْ عَیْبَتِہٖ وَقَالَ اَبُوْ عُبَیْدٍ یُقَالُ لِلْجَمَاعَۃِ مِنَ النَّاسِ کَرِشٌ کَاَنَّہٗ اَرَادَ جَمَاعَتِیْ وَصَحَابَتِیَ الَّذِیْنَ بِھِمْ اَثِقُ وَعَلَیْھِمْ اَعْتَمِدُ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انصار میرے خاص لوگ اور میرے رازدار ہیں اور لوگ بڑھ جائیں گے اور گھٹ جائینگے سو ان کے نیکوں کی نیکی قبول کرو اور اُن کے بدکاروں سے درگزر کرو شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور بخاری نے ابن عباسؓ سے دوسری روایت میں اتنا زیادہ کیا ہے بعد اس قول کے کہ گھٹ جائیں گے یہانتک کہ ہوجائیں گے جیسے آٹے میں نمک قول آپ کا کرشی وعیبتی یعنے میرے رازدار اور امانتی ہیں اس واسطے کہ جانور گھاس کو اپنے پیٹ میں جمع کرتا ہے اور مرد اپنے کپڑے اپنے تھیلے میں رکھتا ہے اور کہا ابوعبید نے کہ آدمیوں کی ایک جماعت کو کرش کہتے ہیں گویا کہ حضرت نے کی مراد یہ ہے کہ میری جماعت اور میرے اصحاب ہیں جنپر میرا اعتماد اور اعتبار ہے

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِیْ فَضَائِلِ اَھْلِ بَدْرٍ وَالْعَقَبَۃِ وَالشَّجَرَۃِ

پانچویں فصل اہل بدر اور عقبہ اور درخت[1] کے فضل میں

---

[1] حضرت کو معلوم ہوگیا تھا کہ انصاریوں پر زیادتی ہوگی سو اس حدیث میں انکی سفارش کردی یعنے امت محمدی کے حاکم کو لازم ہے کہ انکو نیکوں کی تعظیم کرے اور انکے بدکاروں کو چشم پوشی کرے یعنی سوائے حد و دکے انکی خطاؤں کو نہ پکڑے ۱۲ [2] صلح حدیبیہ میں ببول کے درخت کے نیچے پندرہ یا چودہ سو اصحاب نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی تھی کہ ہم مرجائیں گے مگر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سے نہیں پھریں گے خدا ان سب سے راضی ہوا ان میں سے کوئی دوزخی نہیں سب بہشتی ہیں ۱۲

(۱) عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعُدُّونَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ قَالَ مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ قَالَ وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَكَانَ رِفَاعَةُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ وَكَانَ رَافِعٌ مِنْ أَهْلِ الْعَقَبَةِ فَكَانَ يَقُولُ لِابْنِهِ مَا يَسُرُّنِي أَنِّي شَهِدْتُ بَدْرًا بِالْعَقَبَةِ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ رفاعہ بن رافع زرقی سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ تم جنگ بدر والوں کو اپنے درمیان کیسا گنتے ہو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم ان کو سب مسلمانوں سے افضل گنتے ہیں کہا اور اسیطرح جو فرشتے جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے وہ سب فرشتوں سے افضل گنے جاتے ہیں اور رفاعہ بھی ان لوگوں میں سے تھے جو جنگ بدر میں موجود تھے اور رافع ان اصحاب میں سے تھے جو گھاٹی پر حضرت کے پاس حاضر ہوئے تھے اور وہ اپنے بیٹے سے کہا کرتے کہ مجھکو خوش نہیں لگتا کہ میں گھاٹی کے بدلہ جنگ بدر میں حاضر ہوتا بخاری اسکے راوی ہیں

(۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطَّلَعَ اللهُ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ بدر والوں پر واقف ہو چکا ہے سو ان سے فرمایا کہ تم کرو جو تمھارا جی چاہے سو البتہ میں تم کو بخش چکا ہوں ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ میں نہ جاوے گا کوئی ان لوگوں میں سے جنہوں نے درخت کے نیچے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی مسلم ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِي فَضَائِلِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الْإِسْلَامِيَّةِ

چوتھا باب اس امت اسلامی کے فضائل کے بیان میں

(۱) عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُونَ لَهُ عَمَلًا إِلَى اللَّيْلِ عَلَى أَجْرٍ مَعْلُومٍ فَعَمِلُوا لَهُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالُوا لَا حَاجَةَ لَنَا إِلَى أَجْرِكَ الَّذِي شَرَطْتَ لَنَا وَمَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَفْعَلُوا أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ وَخُذُوا أَجْرَكُمْ كَامِلًا فَأَبَوْا وَتَرَكُوا وَاسْتَأْجَرَ أَجِيرِينَ بَعْدَهُمْ فَقَالَ أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَلَكُمُ الَّذِي شَرَطْتُ لَهُمْ مِنَ الْأَجْرِ فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا كَانَ حِينَ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَالُوا لَكَ مَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ وَلَكَ الْأَجْرُ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا فِيهِ فَقَالَ أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ فَإِنَّمَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ شَيْءٌ يَسِيرٌ فَأَبَوْا فَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُونَ بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ فَعَمِلُوا فَاسْتَكْمَلُوا أَجْرَا الْفَرِيقَيْنِ

كِلَيْهِمَا قَدْ لَكَ مِثْلُهُمْ وَمِثْلُ مَا قَبِلُوا مِنْ هٰذَا النُّوْرِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسلمانوں اور یہود اور نصاریٰ کی مثل اس مرد کی سی مثل ہے جس نے ایک قوم کو معین مزدوری پر رات تک مزدور ٹھیرایا سو کام کیا اُنہوں نے دوپہر تک کہنے لگے کہ ہمکو تیری مزدوری کی کچھ حاجت نہیں جو تو نے ہمارے لیے مقرر کی تھی اور جو ہمنے محنت کی وہ باطل ہوئی تو اُس نے کہا کہ ایسا مت کرو اپنا باقی کام پورا کرو اور اپنی مزدوری پوری لو اُنہوں نے نہ مانا اور چھوڑ گئے پھر اُس نے انکے بعد اور لوگوں کو نہ دور ٹھیرایا اور اُن سے کہا کہ تم اپنا دن پورا کرو اور جو مزدوری میں نے اُن کے لیے ٹھیرائی تھی وہ تم کو ملے گی تو انہوں نے کام کیا یہانتک کہ جب عصر کا وقت ہوا تو کہنے لگے جو ہمنے کام کیا وہ اکارت ہوا اور جو تو نے ہمارے لیے مزدوری ٹھیرائی تھی وہ ہمنے تجھکو چھوڑدی تو مالک نے کہا کہ اپنا باقی کام پورا کرو سوائے اس کے کچھ نہیں کہ اب تو بہت تھوڑا دن باقی رہ گیا ہے اُنہوں نے نہ مانا پھر اُس نے اور لوگوں کو مزدور ٹھیرایا جو باقی دن کام کریں تو انہوں نے کام کیا اور دونوں گروہ کی پوری مزدوری لی پس یہ ہے مثل اُنکی اور مثل اس چیز کی کہ قبول کیا اُنہوں نے اس نور یعنے دین اسلام سے بخاری اسکے راوی ہیں

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بَقَآؤُكُمْ فِيْمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ اُوْتِيَ اَهْلُ التَّوْرٰىةِ التَّوْرٰىةَ فَعَمِلُوْا بِهَا حَتّٰى انْتَصَفَ النَّهَارُ فَعَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ اُوْتِيَ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ الْاِنْجِيْلَ فَعَمِلُوْا اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ فَعَجَزُوْا فَاُعْطُوْا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا ثُمَّ اُوْتِيْنَا الْقُرْاٰنَ فَعَمِلْنَا اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَاُعْطِيْنَا قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ فَقَالَ اَهْلُ الْكِتَابَيْنِ اَيْ رَبِّ اَعْطَيْتَ هٰؤُلَآءِ قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ وَاَعْطَيْتَنَا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا وَنَحْنُ كُنَّا اَكْثَرَ عَمَلًا مِنْهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ اَجْرِكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ فَهُوَ فَضْلِيْ اُوْتِيْهِ مَنْ اَشَآءُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سوائے اسکے کچھ مثل نہیں ہوسکتی کہ تمھاری زندگی اور عمر اے مسلمانوں اگلی اُمتوں کی زندگی اور عمر کے مقابلے میں ایسی ہوسکتی ہے جیسے عصر کی نماز سے سورج غروب ہونے تک توریت والے یعنے یہود توریت دیے گئے اُنہوں نے اسپر عمل کیا یہانتک کہ دوپہر ہوئی پھر عاجز ہوئے سو انکو ایک ایک قیراط مزدوری ملی پھر نصاریٰ کو انجیل ملی تو اُنہوں نے عصر کی نماز تک اُسپر عمل کیا پھر وہ بھی عاجز ہوئے تو وہ بھی ایک ایک قیراط مزدوری دیے گئے پھر ہم قرآن دیے گئے سو ہم نے سورج ڈوبنے تک عمل کیا تو ہم کو دو قیراط مزدوری ملی تو پہلی دو کتابوں والے کہیں گے کہ اے ہمارے رب تو نے ان کو دو دو قیراطیں دیں اور ہم کو ایک ایک قیراط دی اور ہمارا کام اُنسے زیادہ ہے تو خدا تعالیٰ فرماوے گا کہ کیا میں نے تمپر تمھاری مزدوری میں کچھ ظلم کیا۔ یعنے مزدوری ٹھیر گئی تھی اُس سے کچھ دبا کیا ہے کہ نہیں جو ٹھیرا تھا وہ دیدیا فرماوے گا یہ یعنے دونی مزدوری دینا میرا فضل[1] ہے جس

[1] یعنے یہود اور نصاریٰ کی ہر چند عمریں زیادہ تھیں اور عبادت بھی بہت لیکن امت محمدی کو باوجود کم عمر اور کمی عبادت کے ان سے ثواب دونا ہے یہ خدا کا فضل ہے اپنے حبیب کی ضعیف امت پر الٰہی ہزار ہزار شکر تیری احسان کا کہ ہمکو اپنے حبیب کی امت میں کیا ۱۲

کو چاہوں دون بخاری اور ترمذی اسکے راوی ہیں

(۳) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِجَنَازَۃٍ فَاَثْنَوْا عَلَیْھَا خَیْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِاُخْرٰی فَاَثْنَوْا عَلَیْھَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ مَا وَجَبَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ھٰذَا اَثْنَیْتُمْ عَلَیْہِ خَیْرًا فَوَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ وَھٰذَا اَثْنَیْتُمْ عَلَیْہِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَہُ النَّارُ اَنْتُمْ شُھَدَاءُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک جنازہ گذرا تو صحاب نے اسکی تعریف کی اور اس کو نیک کہا تو آپ نے فرمایا کہ واجب ہوئی پھر دوسرا جنازہ گزرا تو صحاب نے اسکو بد کہا تو آپ نے فرمایا کہ واجب ہوئی تو حضرت عمر فاروق نے کہا یا حضرت کیا چیز واجب ہوئی فرمایا کہ جس کی تم نے تعریف کی اسکے لیے بہشت واجب ہوئی اور جسکو تم نے بد کہا اس کے لیے دوزخ واجب ہوئی تم خدا کے گواہ ہو زمین پر ابوداؤد کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَضَلَّ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنِ الْجُمُعَۃِ مَنْ کَانَ قَبْلَنَا فَکَانَ لِلْیَھُوْدِ یَوْمُ السَّبْتِ وَکَانَ لِلنَّصَارٰی یَوْمُ الْاَحَدِ فَجَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِنَا فَھَدَانَا لِیَوْمِ الْجُمُعَۃِ فَجَعَلَ الْجُمُعَۃَ وَالسَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَکَذٰلِکَ ھُمْ تَبَعٌ لَنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَھْلِ الدُّنْیَا وَالْاَوَّلُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الْمَقْضِیُّ لَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَبْلَ الْخَلَائِقِ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہکا دیا اللہ تعالیٰ نے جمعہ سے اُن کو جو ہم سے پہلے تھے سو یہودیوں کے واسطے ہفتے کا دن ہوا اور نصاریٰ کے واسطے ایک شنبے کا دن ہوا پھر خدا نے ہم کو پیدا کیا سو خدا نے ہم کو جمعہ کا دن بتلایا سو خدا نے جمعہ اور ہفتہ اور یک شنبہ ٹھیرایا یعنے جمعے کو ہفتے اور یک شنبے پر مقدم کیا اور اسی طرح وے لوگ قیامت کے دن ہمارے پیچھے ہونگے ہم دنیا میں تو پچھلے ہیں اور قیامت میں پہلے ہیں جنکا اول فیصلہ ہوگا سب خلق سے پہلے مسلم اور نسائی اس کے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَا اٰدَمُ فَیَقُوْلُ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ فَیُنَادِیْ بِصَوْتٍ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکَ اَنْ تُخْرِجَ بَعْثًا اِلَی النَّارِ قَالَ یَا رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ کُلِّ اَلْفٍ تِسْعُمِائَۃٍ وَتِسْعَۃٌ وَتِسْعُوْنَ فَحِیْنَئِذٍ تَضَعُ الْحَامِلُ حَمْلَھَا وَیَشِیْبُ الْوَلِیْدُ وَتَرَی النَّاسَ سُکَارٰی وَمَا ھُمْ بِسُکَارٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ فَشَقَّ ذٰلِکَ عَلَی النَّاسِ حَتّٰی تَغَیَّرَتْ وُجُوْھُھُمْ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاَیُّنَا ذٰلِکَ الرَّجُلُ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِنْ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ تِسْعُمِائَۃٍ وَتِسْعَۃٌ وَتِسْعُوْنَ وَمِنْکُمْ وَاحِدٌ ثُمَّ اَنْتُمْ فِی النَّاسِ کَالشَّعْرَۃِ السَّوْدَاءِ فِی الثَّوْرِ الْاَبْیَضِ اَوْ کَالشَّعْرَۃِ الْبَیْضَاءِ فِی الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ ترجمہ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کہیگا

ف۱ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر قوم کو دیندار گواہ ہیں اگر نیک اور بد کہنے کو بڑا دخل ہے اور فاسق کی تعریف اور بد کہنے کا کچھ اعتبار نہیں یہ مثل مشہور ہے کہ زبان خلق

اے آدم تو وہ کہیگا کہ حاضر ہوں تیری خدمت میں اور اطاعت میں اور سب بہتری تیرے ہی ہاتھوں میں ہے پھر آواز سے پکارا جاوے گا کہ اللہ تعالے تجھ کو حکم کرتا ہے کہ نکال دوزخ کا حصہ یعنے جو دوزخ میں ڈالے جائیں گے ان کو جدا کر آدم کہیں گے کہ الٰہی کس قدر سے دوزخ کا حصہ خداوند فرماوے گا کہ ہر ایک ہزار سے نوسو اور ننانوے یعنے ہزار آدمی میں ایک بہشتی اور باقی دوزخی تب پیٹ والی اپنا بچہ گرادے گی اور لڑکا بڈھا ہو جاویگا اور تو دیکھیگا لوگوں کو بیہوش اور دیوانے اور حالانکہ نہ ہونگے وہ بیہوش ولیکن عذاب اللہ تعالی کا سخت ہے تو یہ بات لوگوں پر سخت گذری یہانتک کہ انکے چہروں کے رنگ بدل گئے تو اصحاب نے کہا یا حضرت ہم میں سے ایسا بہشتی ہر دو کون ہوگا یعنے جب ہزار میں سے ایک ہی بہشتی ہے تو ہم کو نجات پانے کی کیا امید باقی رہی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم خاطر جمع رکھو خوش رہو اس واسطے کہ یاجوج ماجوج میں سے ہزار دوزخی ہوں گے اور تم میں سے ایک مرد بہشتی ہوگا یعنے دوزخ بھرنے کے واسطے یاجوج ماجوج کیا کم ہیں جو تم گھبراتے ہو پھر تم لوگوں میں یعنے تمھاری مثل اور امتوں میں جیسے سیاہ بال کی مثل سفید بیل کی کھال میں یا سفید بال کی مثل سیاہ بیل کی کھال میں[1] شیخین اسکے راوی ہیں

(۶) **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَعَدَنِیْ رَبِّیْ اَنْ یُّدْخِلَ مِنْ اُمَّتِیَ الْجَنَّۃَ سَبْعِیْنَ اَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَیْہِمْ وَلَا عِقَابَ وَمَعَ کُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَثَلٰثُ حَثَیَاتٍ مِنْ حَثَیَاتِ رَبِّیْ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ الْحَثْیَۃُ الْغَرْفَۃُ بِالْکَفِّ **ترجمہ** ابوامامہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ داخل کرے گا بہشت میں میری امت میں سے ستر ہزار نہ ان کا حساب ہوگا اور نہ انپر عقاب اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوگا اور تین لپیں میرے رب کی لپوں سے ترمذی اس کے راوی ہیں اور حثیہ کے معنے ہیں ہتھیلی سے لپ بھرنی

(۷) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بَابُ اُمَّتِیَ الَّذِیْنَ یَدْخُلُوْنَ مِنْہُ الْجَنَّۃَ عَرْضُہٗ لَیْسِیْرُ الرَّاکِبِ الْجَدَّ الْمُسْرِعِ الْمَجْوُدِ ثَلٰثًا ثُمَّ اِنَّہُمْ یَتَضَاغَطُوْنَ عَلَیْہِ حَتّٰی کَادَ مَنَاکِبُہُمْ تَزُوْلُ وَہُمْ شُرَکَاءُ النَّاسِ فِیْ سَائِرِ الْاَبْوَابِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ سِوٰی قَوْلِہٖ وَہُمْ شُرَکَاءُ النَّاسِ اِلٰی اٰخِرِہٖ فَھُوَ مِنْ زِیَادَۃِ رَزِیْنٍ وَلِلتِّرْمِذِیِّ فِیْ اُخْرٰی عَنْ بُرَیْدَۃَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ عِشْرُوْنَ وَمِائَۃُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ **التضاغط** الازدحام **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس دروازے سے میری امت بہشت میں داخل ہوگی اسکی چوڑائی میں خوب تیز چلانے والا سوار تین سال چلیگا پھر مقرر اس پر ہجوم کرینگے یہانتک کہ انکے مونڈھے جدا ہونے لگیں گے اور وہ باقی دروازوں میں بھی لوگوں کے ساتھ شریک ہونگے ترمذی اسکے راوی ہیں سوائے اس قول کے کہ وہ باقی دروازوں میں بھی لوگوں کے ساتھ شریک ہونگے

---

[1] یعنے امت محمدی بہ نسبت اگلی امتوں کے نہایت کم ہے دوزخ کے واسطے یاجوج ماجوج اور اگلی امتوں کے کافر کیا کم ہیں

کہ یہ زیادتی رزین کی روایت میں ہے اور ترمذی کی دوسری روایت میں بریدہ سے یوں آیا ہے کہ بہشتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہونگی ان میں سے اسی صفیں اس امت کی ہونگی اور چالیس باقی اُمتوں کی اقتضاغط کے معنے ہیں ہجوم کے

(۸) **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یَمُوْتُ رَجُلٌ مُّسْلِمٌ اِلَّا اَدْخَلَ اللّٰہُ مَکَانَہُ النَّارَ یَھُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نہیں مرتا کوئی مرد مسلمان مگر کہ اس کے بدلے اللہ تعالیٰ ایک یہودی یا نصرانی کو دوزخ میں داخل کرتا ہے مسلم اس کے راوی ہیں

(۹) **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قَالُوْا وَمَنْ یَّاْبٰی قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری سب امت بہشت میں داخل ہوگی مگر جس نے کہ نہ مانا اور انکار کیا لوگوں نے کہا کہ انکار کرنے والا کون ہے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اور میری سنت پر چلا وہ بہشت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی یا بدعت کالی اُس نے نہ مانا اور وہی منکر ہوا بخاری اس کے راوی ہیں

(۱۰) **وَعَنْ** اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَارَکُمُ اللّٰہُ مِنْ ثَلَاثِ خِلَالٍ اَنْ لَّا یَدْعُوَ عَلَیْکُمْ نَبِیُّکُمْ فَتَھْلِکُوْا جَمِیْعًا وَاَنْ لَّا یُظْھِرَ اللّٰہُ اَھْلَ الْبَاطِلِ عَلٰی اَھْلِ الْحَقِّ وَاَنْ لَّا تَجْتَمِعُوْا عَلٰی ضَلَالَۃٍ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابومالک اشعری سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو تین چیزوں سے پناہ دی ہے ایک یہ کہ پیغمبر تمہیں بددعا کرے اور تم سب ہلاک ہو جاؤ دوسری یہ کہ نہ غالب کریگا اللہ جھوٹ والوں کو سچ والوں پر تیسری یہ کہ نہ جمع ہوں گے گمراہی پر ابوداؤد اس کے راوی ہیں

(۱۱) **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُمَّتِیْ اُمَّۃٌ مَّرْحُوْمَۃٌ لَیْسَ عَلَیْھَا عَذَابٌ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابُھَا فِی الدُّنْیَا الْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت مرحوم ہے یعنے اللہ نے اپنا رحم کر دیا ہے آخرت میں اپنے کچھ عذاب نہیں ہے انکا عذاب دنیا میں فتنے و فساد اور زلزلے قتل ہے ابوداؤد اس کے راوی ہیں

(۱۲) **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلٰی اَمَانَیْنِ لِاُمَّتِیْ وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ وَمَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَھُمْ وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ فَاِذَا مَضَیْتُ تَرَکْتُ فِیْھِمُ اسْتِغْفَارًا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و

لہ اس حدیث میں اتباع سنت کی فضیلت ہے اور بدعت پر انکار ہے ۱۲

وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کے لیے مجھ پر دو امان اتاری ہیں ایک یہ آیت ہے کہ نہیں ہے اللہ کہ اُن کو عذاب کرے جب تک کہ تو اُن میں ہے اور دوسری یہ آیت اور نہیں اللہ اُن کو عذاب کرنیکا اور حالانکہ وہ استغفار کرتے ہوں سو جب میں چلا گیا یعنے فوت ہو گیا تو ان میں استغفار چھوڑ جاؤں گا قیامت تک یعنی جب تک لوگ توبہ استغفار کرتے رہیں گے اُنپر عذاب نازل نہیں ہوگا اور یہ امان اس امت میں قیامت تک باقی ہے ترمذی اس کے راوی ہیں

(۱۳) **وَعَنْ** عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَسْجِدَ بَنِیْ مُعَاوِیَةَ فَرَکَعَ فِیْهِ رَکْعَتَیْنِ وَصَلَّیْنَا مَعَهٗ وَدَعَا رَبَّهٗ طَوِیْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَیْنَا فَقَالَ سَاَلْتُ رَبِّیْ ثَلٰثًا فَاَعْطَانِیْ اثْنَتَیْنِ وَمَنَعَنِیْ وَاحِدَةً سَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا یُهْلِکَ اُمَّتِیْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ فَاَعْطَانِیْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا یُهْلِکَ اُمَّتِیْ بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِیْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا یَجْعَلَ بَاْسَهُمْ بَیْنَهُمْ فَمَنَعَنِیْهَا اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ السَّنَةُ الْجَدْبُ وَالْقَحْطُ ترجمہ عامر بن سعد سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے روایت کی کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی معاویہ کی مسجد میں داخل ہوئے اور اس میں دو رکعتیں نماز پڑھی اور ہم نے بھی آپکے ساتھ نماز پڑھی اور بہت دیر تک اپنے رب سے دعا کرتے رہے پھر ہماری طرف پھرے سو فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے تین چیزیں مانگیں سو خدا نے مجھ کو دو چیزیں دیں یعنے میری دو دعائیں قبول ہوئیں اور ایک چیز مجھکو نہ دی ایک دعا میں نے اپنے رب سے یہ مانگی تھی کہ میری اُمت کو عام قحط سے ہلاک نہ کرے سو خدا تعالیٰ نے میری یہ دعا قبول کی اور میں نے دوسری دعا یہ مانگی تھی کہ میری امت کو ڈبا کر ہلاک نہ کر دیوے سو خدا نے میری یہ دعا بھی قبول کی اور تیسری دعا میں نے یہ مانگی تھی کہ اُن کی آپس میں لڑائی اور خونریزی نہ ڈالے سو یہ دعا میری قبول نہ ہوئی مسلم اس کے راوی ہیں اور سنہ جدب[1] اور قحط کو کہتے ہیں

(۱۴) **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّشْفَعُ فِی الْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ وَمِنْهُمْ مَنْ یَّشْفَعُ فِی الْقَبِیْلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ یَّشْفَعُ فِی الْعُصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ یَّشْفَعُ فِی الْوَاحِدِ حَتّٰی یَدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَزَادَ رَزِیْنٌ وَاِنَّمَا شَفَاعَتِیْ فِیْ اَهْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ وَاِنَّهٗ لَیُؤْمَرُ بِرَجُلٍ اِلَی النَّارِ فَیَسْمُرُّ بِرَجُلٍ قَدْ سَقَاهُ شَرْبَةَ مَاءٍ عَلٰی ظَمَاٍ فَیَعْرِفُهٗ فَیَقُوْلُ لَا اَشْفَعُ لِیْ فِیْکَ مَنْ اَنْتَ فَیَقُوْلُ اَلَسْتُ اَنَا سَقَیْتُکَ الْمَاءَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا فَیَعْرِفُهٗ فَیَشْفَعُ لَهٗ فَیُرَدُّ مِنَ النَّارِ اِلَی الْجَنَّةِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے بعض شخص آدمیوں کی شفاعت کرے گا اور ان میں بعض قبیلے کی شفاعت کریگا اور بعض جماعت کی شفاعت کرے گا اور بعض فقط ایک آدمی کی شفاعت کریگا یہاں تک کہ بہشت میں داخل ہونگے ترمذی اس کے راوی ہیں اور رزین نے اتنا زیادہ کیا ہے اور میری شفاعت تو میری امت کے کبیرے گناہوں والوں کے حق میں ہوگی اور مقہور شان یہ ہے کہ البتہ ایک مرد کو آگ کی طرف لیجانے کا حکم ہوگا سو وہ ایک مرد پر گذریگا جس کو اُس نے

[1] قحط اور فرق امت محمدی میں ایسا نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا کہ تمام امت یکبارگی ہلاک ہو جائے جیسے اگلی امتیں ہلاک ہوئیں لیکن جنگ لڑائی ہمیشہ سے جاری

پیاس سے پیاسا کا ایک گھونٹ پلایا ہوگا سو وہ اسکو پہچان لے گا تو اس سے کہے گا کیا تو میری شفاعت نہیں کرتا وہ کہے گا تو کون ہے کہیگا کہ کیا میں نے تجھکو فلانے دن پانی نہیں پلایا تھا تو وہ اسکو پہچان لیگا سو اس کے لیے شفاعت کریگا تو وہ دوزخ سے بہشت کی طرف پھیرا جائیگا ترمذی اسکے راوی ہیں

(۱۵) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُمَّتِیْ مِثْلُ الْمَطَرِ لَا یُدْرٰی اٰخِرُہٗ خَیْرٌ اَمْ اَوَّلُہٗ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت مینہ کی مثل ہے معلوم نہیں کہ اسکا آخر بہتر ہے یا اول ترمذی اس کے راوی ہیں اور اسکو صحیح کہا ہے

(۱۶) **وَعَنِ** الْمُغِیْرَۃِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ ظَاھِرِیْنَ حَتّٰی یَاْتِیَھُمْ اَمْرُ اللّٰہِ وَھُمْ ظَاھِرُوْنَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَقَالَ الْبُخَارِیُّ وَھُمْ اَھْلُ الْعِلْمِ **ترجمہ** مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ قائم اور غالب رہیگا جب تک کہ قیامت آوے گی اور وہ غالب ہی رہیں گے شیخین اس کے راوی ہیں کہا بخاری نے کہ وہ اہل علم ہیں۔

(۱۷) **وَعَنْ** سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ اَھْلُ الْغَرْبِ ظَاھِرِیْنَ عَلَی الْحَقِّ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ **ترجمہ** سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ ڈول[۱] والے لوگ یعنے انصاری یا تمام عرب کے لوگ قائم رہیں گے حق دین پر قیامت تک مسلم اس کے راوی ہیں۔

(۱۸) **وَعَنْ** مُعَاوِیَۃَ بْنِ قُرَّۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَدَ اَھْلُ الشَّامِ فَلَا خَیْرَ فِیْکُمْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ مَنْصُوْرِیْنَ لَا یَضُرُّھُمْ مَنْ خَذَلَھُمْ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْمَدِیْنِیِّ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی ھُمْ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** معاویہ بن قرہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب شام والے بگڑ جائیں تو پھر تم میں کوئی خیر نہیں اور ہمیشہ میری امت میں سے ایک گروہ غالب رہیگا نہ ضرر کرے گا اُن کو جو ان کو ذلیل کیا چاہے گا یہانتک کہ قیامت قائم ہو کہا علی بن مدینی نے کہ وہ اہل حدیث ہیں ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۹) **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِّنْ

---

[۱] اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ شریعت کے احکام کے پھیلانے میں اور بدعات کے مٹانے میں نہیں تو اس میں کچھ شک نہیں کہ قرن اول یعنے اصحاب سب امت سے افضل ہیں پھر تابعین پھر تبع تابعین پس مراد یہ ہے کہ بعض افراد امت جمیع وجوہ سے بعض سے افضل نہیں اسواسطے کہ حدیثیں مختلف ہیں ۱۲ [۲] یعنے کہتے ہیں کہ سرخ کے لوگ مراد ہیں یا شام والے ۱۲

اُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِیْنَ عَلٰی مَنْ نَاوَاهُمْ حَتّٰی یُقَاتِلَ اٰخِرُهُمُ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤُدَ اَلْمُنَاوَاةُ اَلْمُعَادَاةُ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق دین پر لڑتے رہیں گے اور اپنے دشمنوں پر غالب رہیں گے یہانتک کہ اُن کا پچھلا گروہ مسیح دجال سے لڑے گا ابوداؤد اس کے راوی ہیں مناواۃ کے معنے دشمنی

(۲۰) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِیْ لِیْ حُبًّا نَاسٌ یَکُوْنُوْنَ بَعْدِیْ یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِیْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت میں مجھ سے نہایت محبت رکھنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہوں گے اُن میں سے ہر شخص چاہے گا کہ کاش مجھے دیکھتا اپنے اہل اور مال[1] سے مسلم اسکے راوی ہیں

(۲۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ غُرٌّ مِّنَ السُّجُوْدِ مُحَجَّلُوْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ عبداللہ بن بسر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن میری امت کے چہرے روشن ہونگے سجدے کے سبب سے اور ہاتھ پاؤں روشن ہونگے وضو کے سبب سے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲۲) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ قَبَضَ نَبِیَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَّسَلَفًا بَیْنَ یَدَیْهَا وَاِذَا اَرَادَ هَلَاكَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِیُّهَا حَیٌّ فَاَهْلَكَهَا وَهُوَ حَیٌّ یَنْظُرُ فَاَقَرَّ عَیْنَهٗ بِهَلَاكِهَا حِیْنَ كَذَّبُوْهُ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ ترجمہ ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب اراده کرتا ہے اللہ کسی امت پر اپنے بندوں میں سے رحمت کرنیکا تو امت سے پہلے اُن کے نبی کی روح قبض کرلیتا ہے یعنے پیغمبر کی وفات امت سے پہلے ہوتی ہے پھر اس پیغمبر کو اپنی امت کا میر سامان بنایا جاتا ہے اور پیشو اٹھیجتا ہے امت کے آگے اور جب خدا کسی امت کی ہلاکی اور بربادی چاہتا ہے تو اُمت پر عذاب بھیجتا ہے اس امت کے پیغمبر کے جیتے پھر مٹاتا ہے امت کو پیغمبر کے سامنے تاکہ پیغمبر کی آنکھ کو ٹھنڈک اور روشنی بخشے اس امت کو مٹا کر جبکہ اسکو ان کافروں نے جھوٹا کہا اور اسکا حکم نہ مانا[2]

---

[1] یعنے اگر آپ کو دیکھتا تو اپنا اہل و مال آپ پر قربان کرتا اور مراد یہ ہے کہ میرے زمانے کے بعض افراد سے یا حکما یا حقیقۃ ۱۲ [2] یعنی جس امت پر خدا عتاب کرنا چاہتا ہے تو اس کے پیغمبر کی پہلے وفات ہوتی ہے تاکہ امت اُس کے غم میں صبر کرے تو ثواب پاوے اور شریعت پر عمل کریں تو دونا ثواب حاصل ہو اور پیغمبر اپنی امت کے نیک عمل دیکھکر خوش ہو اور جس امت پر خدا غضب کیا چاہتا ہے تو اس کے پیغمبر سے پہلے امت کو ملاک کرتا ہے تاکہ پیغمبر کا دل ٹھنڈا ہو اس واسطے کہ اس امت کم بخت نے اپنے پیغمبر کی قدر نہ جانی۔ اس حدیث میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو دلاسا دیا ہے کہ میرے فراق میں زیادہ پریشان نہ ہوں میری وفات کو غضب الٰہی نہ جانیں بلکہ خدا کی رحمت سمجھیں اسی واسطے اس امت کو مرحومہ کہتے ہیں۔

اَلْبَابُ الْخَامِسُ فِی فَضْلِ جَمَاعَاتٍ مُتَفَرِّقَةٍ یَاْتِی تَفْصِیْلُهُمْ وَفِیْهِ خَمْسَةُ فُصُوْلٍ

پانچواں باب متفرق جماعتوں کے فضائل میں جنکی تفصیل آویگی اور اسمیں پانچ فصلیں ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ فَضْلِ قُرَیْشٍ

پہلی فصل قریش کے فضائل میں

(۱) **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عرب کے لوگ نیکی اور بدی میں قریش کے تابعدار[1] ہیں مسلم اس کے راوی ہیں۔

(۲) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَذَقْتَ اَوَّلَ قُرَیْشٍ نَكَالًا فَاَذِقْ اٰخِرَهَا نَوَالًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهُ النَّكَالُ الْعَذَابُ وَالْمَشَقَّةُ وَالنَّوَالُ الْعَطَاءُ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی تونے قریش کے اول لوگوں کو وبال چکھایا ہے یعنے جنگ بدر کے دن تو ان کے پچھلے لوگوں کو انعام چکھا ترمذی اسکے راوی ہیں اور اسکو صحیح کہتے ہیں نکال عذاب کو کہتے ہیں اور مشقت کو اور نوال عطا کو کہتے ہیں

(۳) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نِسَاءُ قُرَیْشٍ خَیْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ اَحْنَاهُ عَلٰی طِفْلٍ فِیْ صِغْرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰی زَوْجٍ فِیْ ذَاتِ یَدِهٖ وَكَانَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رض یَقُوْلُ وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِیْرًا قَطُّ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ اَحْنَاهُ مِنَ الْحُنُوِّ وَهُوَ الْعَطْفُ وَالشَّفَقَةُ وَاَرْعَاهُ مِنَ الرِّعَایَةِ وَالْحِفْظِ وَالْاِحْتِیَاطِ وَالرِّفْقِ بِهٖ وَتَخْفِیْفِ الْكَلَفِ وَالْاَثْقَالِ عَنْهُ وَذَاتُ یَدِهٖ مَا یَمْلِكُ مِنْ مَالٍ وَغَیْرِهٖ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قوم قریش کی عورتیں ان تمام عورتوں سے بہتر ہیں جو کہ اونٹ کی سواری کرتی ہیں نہایت مہربان ہیں چھوٹے لڑکوں پر اور بڑی نگہبان اپنے خاوند کے مال کی اور ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ مریم عمران کی بیٹی رض کبھی اونٹ پر سوار نہیں ہوئیں شیخین اسکے راوی ہیں احناہ حنو سے ماخوذ ہے مہربانی اور شفقت کو کہتے ہیں اور ارعاہ کے معنے رعایت اور نگہبانی اور احتیاط اور نرمی اور اسکی تکلیف اور بوجھ کو ہلکا کرنا اور ذات یدہ سے مراد وہ چیز ہے جو مال وغیرہ کا مالک ہو۔

---

[1] یعنے سرداری ہمیشہ قریش میں رہے گی کفر میں بھی اور اسلام میں بھی انکی سرداری اور حکومت کسیکا حق نہیں ۱۲

(۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيعٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَمْ يَكُنْ اَسْلَمَ اَحَدٌ مِّنْ عُصَاةِ قُرَيْشٍ غَيْرَ مُطِيْعٍ وَكَانَ اسْمُهُ الْعَاصِيْ فَسَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مُطِيْعًا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهٗ لَا يُقْتَلُ بِجَزْمِ اللَّامِ وَرُوِيَ بِضَمِّهَا وَوَجْهُ الْجَزْمِ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّقْتَلَ قُرَشِيٌّ صَبْرًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُ الْحُمَيْدِيِّ الضَّمَّ بِاَنَّ مَعْنَاهُ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ صَبْرًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُوَ مُرْتَدٌّ عَلَى الْكُفْرِ ترجمہ عبداللہ بن مطیع اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ نہ قتل ہوگا قوم قریش سے کوئی خواری اور قید سے اس دن کے بعد قیامت تک اور نہیں مسلمان ہوا تھا کوئی قریش کے گناہگاروں سے سوائے مطیع کے اور اس کا نام پہلے عاصی تھا پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مطیع رکھا اور قول آپ کا لا یقتل ساتھ جزم لام کے ہے اور پیش کے بھی مروی ہے اور جزم کی حالت میں معنے یہ ہیں کہ آپ نے منع کر دیا ہے کہ کوئی قرشی قید سے قتل نہ کیا جائے قیامت تک اور پیش کی حالت میں اسکے معنے یہ ہیں کہ نہ قتل ہوگا کوئی قرشی بعد اس دن کے قید سے قیامت تک اور حالانکہ وہ مرتد ہوا کفر پر[1] ترمذی اس کے راوی ہیں

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِيْ فَضْلِ جَمَاعَةٍ مِّنْ غَيْرِ الصَّحَابَةِ بِتَعْيِيْنِ اَسْمَائِهِمْ

دوسری فصل غیر اصحاب کی ایک جماعت کے فضائل میں جنکے نام متعین ہیں

اُوَيْسُ الْقَرَنِيْ

اویس قرنی کی فضیلت کا بیان

(۱) عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ اِذَا اَتٰى عَلَيْهِ اَمْدَادُ اَهْلِ الْيَمَنِ سَاَلَهُمْ اَفِيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ حَتّٰى اَتٰى عَلٰى اُوَيْسِ بْنِ عَامِرٍ فَقَالَ اَنْتَ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مِنْ مُّرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ كَانَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرَاْتَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَلَكَ وَالِدَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادِ الْيَمَنِ مِنْ مُّرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهٖ اَبْرَصُ فَبَرَاَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهٗ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَارٌّ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ فَاسْتَغْفِرْ لِيْ فَاسْتَغْفَرَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ الْكُوْفَةَ قَالَ اَلَا اَكْتُبُ لَكَ اِلٰى عَامِلِهَا قَالَ اَكُوْنُ فِيْ غَبْرَاءِ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيَّ قَالَ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَجَّ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِهِمْ فَوَافٰى عُمَرَ فَسَاَلَهٗ عَنْ اُوَيْسٍ فَقَالَ تَرَكْتُهٗ رَثَّ الْبَيْتِ قَلِيْلَ الْمَتَاعِ فَاَخْبَرَهٗ عُمَرُ بِمَا سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ الرَّجُلُ اَتٰى اُوَيْسًا فَقَالَ

[1] یہ حدیث آپ نے ابن حنظل کے قتل کرنے کے بعد فرمائی یعنے سب مسلمان ہوجاویں گے بعد اسلام کے کوئی مرتد نہ ہوگا جو اس طرح قید ہو کر مارا جاوے اور یہ مطلب نہیں کہ کوئی قریشی ظلم سے نہ مارا جاوے گا اس واسطے کہ بہت قریشی ظلم سے شہید ہوئے چنانچہ کربلا کا قصہ مشہور ہے۔

اسْتَغْفِرْ لِيْ فَقَالَ اَنْتَ اَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لِيْ فَقَالَ لَقِيْتَ عُمَرَ فَقَالَ نَعَمْ فَاسْتَغْفَرَ لَهٗ فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ فَانْطَلَقَ عَلٰى وَجْهِهٖ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ اَلْاَمْدَادُ جَمْعُ مَدَدٍ وَهُمُ الْاَعْوَانُ اَلَّذِيْنَ كَانُوْا يَجِيْئُوْنَ لِنَصْرِ الْاِسْلَامِ وَغُبَّرُ النَّاسِ بَقَايَاهُمْ وَاَرَادَ اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ الْمُتَاَخِّرِيْنَ لَا مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ الْمَشْهُوْرِيْنَ **ترجمہ** اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یمن کی مدد حضرت عمر فاروقؓ کے پاس آئی تو انہوں نے ان سے پوچھا کہ کیا تم میں اویس بن عامر بھی ہے یہاں تک کہ اویس بن عامر کے پاس آئے اور پوچھا کہ تو اویس بن عامر ہے اس نے کہا کہ ہاں کہا کہ تم قوم مراد میں سے پھر قرن میں سے ہو کہا ہاں کہا کیا تم کو سفید داغ کی بیماری تھی پھر تو اس سے اچھا ہو گیا مگر بقدر درہم کے ایک داغ باقی ہے اس نے کہا کہ ہاں پھر عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کیا تیری ماں بھی زندہ ہے اس نے کہا کہ ہاں کہا کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ آویگا تمہارے پاس اویس بن عامر یمن کی مددوں کے ساتھ مراد کی قوم سے اور منجملہ مراد کے قرن کے قبیلے سے اس کو سفید داغ کی بیماری تھی سو وہ اس بیماری سے چنگا ہو گیا مگر درہم کے برابر ایک داغ باقی ہے اس کی ایک ماں ہے کہ اس کا وہ بڑا خدمتگذار اور نیکوکار ہے اور اگر وہ خدا کے بھروسے پر کسی چیز کی قسم کھا بیٹھے تو خدا اس کو سچا کر دیوے سو اگر یہ تجھ سے ہو سکے کہ وہ تیرے واسطے مغفرت مانگے تو کیجیو یعنے اس سے دعا کروائیو سو میرے واسطے مغفرت کی دعا مانگو تو اویس قرنی نے ان کے لیے مغفرت کی دعا کی پھر عمر فاروق نے اس سے کہا کہ اب تو کہاں کا ارادہ رکھتا ہے کہا کہ کوفہ کا کہا کہ کیا میں تمہارے واسطے اپنے تحصیلدار کی طرف نہ لکھدوں کہا کہ خراب حستہ حال لوگوں میں رہنا مجھ کو زیادہ پسند ہے پھر جب آئندہ سال ہوا تو ان کے شریفوں سے ایک مرد نے حج کیا تو عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ملا انہوں نے اس سے اویسؓ کا حال پوچھا اس نے کہا کہ میں نے اس کو چھوڑا ہے اس حال میں کہ کم حیثیت اور تنگ گذران ہے تو عمر فاروق رضی نے اس کو خبر دی احادیث کی جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی پھر جب وہ مرد پلٹا تو اویس کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ میرے لیے مغفرت کی دعا کرو۔ انہوں نے کہا کہ تو ابھی نیک سفر سے آیا ہے پھر اس نے کہا کہ میرے لیے بخشش کی دعا کیجیے اویسؓ نے کہا کہ کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ملا تھا اس نے کہا کہ ہاں تب انہوں نے اس کے لیے مغفرت کی دعا کی پھر لوگ ان کا حال پا گئے تو وہ کہیں بے خبر چلے گئے مسلم اسکے راوی ہیں امداد جمع مدد کی ہے اور وہ مددگاروں کو کہتے ہیں جو اسلام کی مدد کو آتے تھے اور غبر الناس کے معنے ہیں بقایا لوگ اور اویس نے چاہا کہ پچھلے یعنے غیر مشہور لوگوں میں رہیں نہ اگلے مشہور لوگوں میں

النجاشی رحمۃ اللہ علیہ

نجاشی کے فضائل کا بیان

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّهٗ لَا يَزَالُ يُرٰى عَلٰى قَبْرِهٖ نُوْرٌ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نجاشی (حبش کا بادشاہ) مر گیا تو ہم سنتے تھے اور آپس میں چرچا کرتے

تھے کہ ہمیشہ اُس کی قبر پر روشنی نظر آتی ہے ابوداؤد اس کے راوی ہیں

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ فَضْلِ الْعَرَبِ

تیسری فصل عرب کے فضائل میں

(۱) عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تُبْغِضْنِیْ فَتُفَارِقَ دِیْنَکَ قُلْتُ وَکَیْفَ اُبْغِضُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَبِکَ ھَدَانِیَ اللّٰہُ قَالَ تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِیْ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ مجھ سے دشمنی نہ رکھیو کہ تو اپنے دین سے جدا ہو جاویگا میں نے کہا کہ میں آپ سے کیوں دشمنی رکھونگا اور حالانکہ آپ کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ہدایت کی فرمایا کہ تو نے عرب سے دشمنی رکھی تو مجھ سے دشمنی رکھی۔ ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ یَدْخُلْ فِیْ شَفَاعَتِیْ وَلَمْ یَنَلْہُ مَوَدَّتِیْ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے عرب کے لوگوں سے دغا کیا وہ میری شفاعت میں داخل نہیں ہوگا اور میری دوستی اسکو نہ پاوے گی ترمذی اسکے راوی ہیں

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ فَضْلِ الْعَجَمِ وَالرُّوْمِ

چوتھی فصل عجم اور روم کے فضائل کے بیان میں

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُوْرَۃَ الْجُمُعَۃِ فَلَمَّا بَلَغَ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ قَالَ لَہٗ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ ھٰؤُلَآءِ الَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِنَا فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ عَلٰی سَلْمَانَ وَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ بِالثُّرَیَّا لَتَنَاوَلَہٗ رِجَالٌ مِّنْ ھٰؤُلَآءِ وَفِیْ اُخْرٰی رَجُلٌ مِّنْ فَارِسٍ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورہ جمعہ پڑھی اور جب اس آیت پر پہونچے واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم یعنے اور اُن کیطرف جو ابھی ہم کو نہیں ملے تو ایک مرد نے کہا یا حضرت وہ کون لوگ ہیں جو ہمکو نہیں ملے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلمان فارسی پر ہاتھ رکھا اور فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ اگر ایمان پروین پر ہوتا تو بھی فارسی لوگ اسکو پاجاتے اور ایک روایت میں ہے کہ فارسیوں میں سے ایک مرد اسکو پاجاتا شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں

(۲) وَعَنْہُ قَالَ ذُکِرَتِ الْاَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نَابِھَ

اَوْ بِبَعْضِهِمْ اَوْثَقُ مِنِّیْ بِکُمْ اَوْ بِبَعْضِکُمْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس عجمیوں کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ البتہ مجھکو ان سب پر یا بعض پر زیادہ تر اعتماد ہے بہ نسبت تمہارے اور بعض تمہارے کے۔ ترمذی اس کے راوی

(۳) وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ الْقُرَشِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرُّوْمُ اَکْثَرُ النَّاسِ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اَبْصِرْ مَا تَقُوْلُ قَالَ اَقُوْلُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتَ ذٰلِكَ اِنَّ فِیْهِمْ خِصَالًا اَرْبَعَةً اِنَّهُمْ لَاَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَاَسْرَعُهُمْ اِفَاقَةً عِنْدَ مُصِیْبَةٍ وَاَوْشَکُهُمْ کَرَّةً بَعْدَ فَرَّةٍ وَاَجْبَرُهُمْ لِمِسْکِیْنٍ وَّ یَتِیْمٍ وَضَعِیْفٍ وَخَامِسَةٌ حَسَنَةٌ جَمِیْلَةٌ وَاَمْنَعُهُمْ مِنْ ظُلْمِ الْمُلُوْكِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ مستورد قرشی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ قیامت قائم ہوگی اس حال میں کہ رومی لوگ سب لوگوں سے زیادہ ہوئیں گے تو عمرو بن عاص رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا دیکھ کیا کہتا ہے کہا میں کہتا ہوں جو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہا کہ اگر تو یہ کہتا ہے سو مقرر ان میں چار خصلتیں ہیں مقرر یہ زیادہ تر بردبار ہیں سب لوگوں سے وقت فتنے فساد کے اور وقت مصیبت کے جلد تر ہوش میں آجاتے ہیں اور جلد تر پھر آنے والے ہیں بعد بھاگنے کے اور زیادہ تر خاطر داری کرنے والے ہیں مسکین اور یتیم اور ضعیف کی اور پانچویں نیک خوبی ہے اور زیادہ تر منع کرنے والے ہیں بادشاہوں کے ظلم سے مسلم اس کے راوی ہیں

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِیْ فَضْلِ قَبَائِلَ مَخْصُوْصَةٍ مِّنَ الْعَرَبِ

پانچویں فصل عرب کے خاص قبیلوں کے فضائل میں

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قوم اسلم کو خدا نے سلامت رکھا اور قوم غفار کو خدا نے بخشا شیخین اسکے راوی ہیں۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قُرَیْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَجُهَیْنَةُ وَمُزَیْنَةُ وَاَسْلَمُ وَاَشْجَعُ وَغِفَارُ مَوَالِیَّ لَیْسَ لَهُمْ مَوْلًی دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قوم قریش اور قوم انصار اور قوم جہینہ اور قوم مزینہ اور قوم اسلم اور قوم اشجع اور قوم غفار کا مددگار اور دوست خدا اور رسول ہے اور کوئی نہیں شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہیں

(۳) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْاَشْعَرِیِّیْنَ[1]

[1] اشعری یمن کی ایک قوم ہے جنمیں سے ابوموسیٰ اشعری بھی حدیث کے راوی ہیں حضرت نے انکی یہ عادت پسند کی تاکہ اور لوگ بھی اسیطرح آپس میں اتفاق کریں۔

بِالْقُرْاٰنِ حِیْنَ یَدْخُلُوْنَ بِاللَّیْلِ وَاَعْرِفُ مَنَازِلَ لَهُمْ مِّنْ اَصْوَاتِهِمْ بِاللَّیْلِ بِالْقُرْاٰنِ وَاِنْ كُنْتُ لَمْ اَرَ مَنَازِلَهُمْ بِالنَّهَارِ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَلَهُمَا فِیْ رِوَایَةٍ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَشْعَرِیِّیْنَ اِذَا اَرْمَلُوْا فِی الْغَزْوِ اَوْ قَلَّ طَعَامُ عِیَالِهِمْ بِالْمَدِیْنَةِ جَمَعُوْا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْهُ بَیْنَهُمْ بِاِنَاءٍ وَّاحِدٍ بِالسَّوِیَّةِ فَهُمْ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْهُمْ اَرْمَلُوْا یَعْنِیْ نَفَدَ زَادُهُمْ **ترجمہ** ابوموسیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ میں آواز پہچان جاتا ہوں اشعری لوگوں کے قرآن پڑھنے کے جبکہ وہ رات کو مدینے میں داخل ہوتے ہیں اور میں اُن کے مکان پہچانتا ہوں رات کو اُن کے قرآن کی آواز سے اگرچہ دن کو میں نے ان کے اترنے کے مکان نہیں دیکھے شیخین اس کے راوی ہیں اور ان کی ایک روایت میں انہیں سے آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر اشعری لوگ جب لڑائی میں محتاج ہوجاتے ہیں یا مدینے میں ان کی جورو لڑکوں کا کھانا کم ہوجاتا ہے تو جو کچھ اُن کے پاس ہو ایک کپڑے میں یک جا کرتے ہیں پھر ایک برتن سے آپس میں برابر بانٹ لیتے ہیں سو وے میرے ہیں اور میں انکا ہوں یعنے میں انسے راضی ہوں اور ارملوا کے معنے میں کہ انکا خرچ کم ہوجاتا ہے

(۴) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ لَا اَزَالُ اُحِبُّ بَنِیْ تَمِیْمٍ بَعْدَ ثَلٰثٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُهَا فِیْهِمْ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِیْ عَلَی الدَّجَّالِ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَكَانَتْ سَبِیَّةٌ مِّنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَعْتِقِیْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِیْلَ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ہمیشہ قوم بنی تمیم سے محبت رکھتا ہوں جب سے کہ میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تین باتیں ان کے حق میں سُنی میں نے آپ سے سنا فرماتے تھے کہ میری امت میں وے نہایت سخت ہیں دجال پر یعنے جبکہ دجال نکلے گا تو بنی تمیم کی قوم پر اسکا قابو نہ چلیگا اور اُن کے زکوٰۃ کے مال آئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ صدقے میری قوم کے ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس اُن میں سے ایک بندی عورت تھی تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو آزاد کردے اس لیے کہ مقرر وہ اسمٰعیل کی اولاد سے ہے شیخین اسکے راوی ہیں

(۵) **وَعَنْهُ** اَنَّ رَجُلًا مِّنْ قَیْسٍ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَنْ حِمْیَرَ اَفَاَعْرَضَ عَنْهُ فَاَعَادَ عَلَیْهِ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ حِمْیَرَ اَقْوَاهُهُمْ سَلَامٌ وَاَیْدِیْهِمْ طَعَامٌ وَهُمْ اَهْلُ اَمْنٍ وَاِیْمَانٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** اور انہیں سے روایت ہے کہ قوم قیس میں سے ایک مرد نے کہا کہ یا حضرت قوم حمیر کو لعنت کیجیے آپ نے اُس سے منہ پھیر لیا اُس نے پھر یہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ رحم کرے قوم حمیر پر اُن کے منہ میں سلام ہے اور ہاتھوں میں کھانا ہے یعنے سلام کرتے ہیں اور محتاجوں کو کھانا کھلاتے ہیں اور وہ امن اور ایمان والے ہیں ترمذی اس کے راوی ہیں

(۶) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ اَزْدَ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يُرِيْدُ النَّاسُ اَنْ يَّضَعُوْهُمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَّرْفَعَهُمْ وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُوْلُ الرَّجُلُ فِيْهِ يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ اَزْدِيًّا اَوْ يَا لَيْتَ اُمِّيْ كَانَتْ اَزْدِيَّةً اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ قَدْ رُوِيَ مَوْقُوْفًا عَلٰى اَنَسٍ وَهُوَ عِنْدَنَا اَصَحُّ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قوم ازد اللہ کی قوم ہے زمین میں لوگ چاہتے ہیں کہ اُن کو نیچا کریں یعنے اُن کو ذلیل کریں اور اللہ چاہتا ہے کہ اُن کو اونچا کرے انکی عزت کرے اور البتہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ اس میں آدمی کہے گا کہ کاش میں ازدی ہوتا اور کاش میری ماں ازد کی قوم میں سے ہوتی ترمذی اسکے راوی ہیں اور کہا کہ یہ انس پر موقوف مروی ہے اور وہ ہمارے نزدیک صحیح ہے

(۷) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ عَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَظَنَّ النَّاسُ اَنَّهٗ يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَاْتِ بِهِمْ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طفیل بن عمرو دوسی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا سو اُس نے کہا کہ دوس کی قوم ہلاک ہوئی اُنہوں نے نافرمانی کی اور انکار کیا ہے آپ انپر بددعا کیجیے تو لوگوں نے گمان کیا کہ انپر بددعا کرتے ہیں سو فرمایا کہ الٰہی دوس کی قوم کو ہدایت کر اور اُن کو مسلمان کرکے میرے پاس لے آ شیخین اسکے راوی ہیں

(۸) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ الصَّحَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْرِقْ نَا نَبَالَ ثَقِيْفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيْفًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ نے کہا یا حضرت قوم ثقیف کے تیروں نے ہمکو ملایا ہے آپ انپر بددعا کیجیے تو آپ نے فرمایا کہ الٰہی ہدایت کر قوم ثقیف کو ترمذی اسکے راوی ہیں

(۹) وَعَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰى حَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ رَجُلًا فَسَبُّوْهُ وَضَرَبُوْهُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ عُمَانَ اَتَيْتَ مَا سَبُّوْكَ وَمَا ضَرَبُوْكَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابوبرزہ اسلمی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرب کی ایک قوم کی طرف ایک مرد کو بھیجا تو اُنہوں نے اسکو گالی دی اور مارا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو عمان[1] کے لوگوں کے پاس جاتا تو نہ تجھکو گالی دیتے نہ مارتے مسلم اسکے راوی ہیں

(۱۰) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْمُلْكُ فِيْ قُرَيْشٍ وَالْقَضَاءُ فِي الْاَنْصَارِ وَالْاَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ وَالْاَمَانَةُ فِي الْاَزْدِ يَعْنِي الْيَمَنَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بادشاہی قریش میں ہے یعنی لائق ہے کہ انمیں ہے اور قضا انصار

---

[1] خدا تعالیٰ نے آپکی یہ دعا قبول کی اور وہ قوم مسلمان ہو کر حضرت ؐ کے پاس آئے ۱۲ [2] عمان شام یا یمن کے ملک میں ایک شہر کا نام ہے حضرت وہاں کے لوگوں کی خوش خلقی بیان کی ہے قضا سے مراد تقسیم ہونا ہی یا تحصیلدار ہونا مراد ہے کہ معاذ کو یمن میں تحصیلدار کرکے بھیجا اور بلال حبشی تھے اور ازد یمن کی ایک قوم ہے

میں اور اذان حبشیوں میں اور امانت ازدیوں میں یعنی یمن میں۔ ترمذی اس کے راوی ہیں

(۱۱) **وَعَنْ** اَبِیْ سَکِیْنَۃَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُحَرَّرِیْنَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دَعُوا الْحَبْشَۃَ مَا دَعَوْکُمْ وَاتْرُکُوا التُّرْکَ مَا تَرَکُوْکُمْ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤٗد ترجمہ ابوسکینہ ایک غلام آزاد کیا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک صحابی سے روایت کرتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑ دو حبشیوں کو جب تک تم کو چھوڑے رہیں اور چھوڑ دو ترکیوں کو جب تک تم کو چھوڑے رہیں ابوداؤد اس کے راوی ہیں

(۱۲) **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَکْرَہُ ثَلٰثَۃَ اَحْیَاءٍ ثَقِیْفًا وَبَنِیْ حَنِیْفَۃَ وَبَنِیْ اُمَیَّۃَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوئے اور حالانکہ وہ تین گروہ کو برا جانتے تھے ثقیف کو اور بنی حنیفہ کی قوم کو اور بنی امیہ کی قوم کو ترمذی اس کے راوی ہیں

زَیْدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ

زید بن عمرو بن نفیل کا بیان

(۱) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ یُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ لَقِیَ زَیْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ بِاَسْفَلِ بَلْدَحَ وَذٰلِکَ قَبْلَ اَنْ یَّنْزِلَ الْوَحْیُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَدَّمَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُفْرَۃً فِیْھَا لَحْمٌ فَاَبٰی اَنْ یَّاْکُلَ مِنْھَا ثُمَّ قَالَ زَیْدٌ اِنِّیْ لَا اٰکُلُ مِمَّا تَذْبَحُوْنَ عَلٰی اَنْصَابِکُمْ وَلَا اٰکُلُ اِلَّا مِمَّا ذُکِرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَکَانَ یَعِیْبُ عَلٰی قُرَیْشٍ ذَبَائِحَھُمْ وَیَقُوْلُ الشَّاۃُ خَلَقَھَا اللّٰہُ وَاَنْزَلَ لَھَا مِنَ السَّمَآءِ الْمَآءَ وَاَنْبَتَ لَھَا مِنَ الْاَرْضِ وَاَنْتُمْ تَذْبَحُوْنَھَا عَلٰی غَیْرِ اسْمِ اللّٰہِ اِنْکَارًا لِذٰلِکَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّ زَیْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ خَرَجَ اِلَی الشَّامِ یَسْاَلُ عَنِ الدِّیْنِ وَیَبْتَغِیْہِ فَلَقِیَ عَالِمًا مِّنَ الْیَھُوْدِ فَسَاَلَہٗ عَنْ دِیْنِھِمْ وَقَالَ لَعَلِّیْ اَنْ اَدِیْنَ دِیْنَکُمْ فَقَالَ لَا تَکُوْنُ عَلٰی دِیْنِنَا حَتّٰی تَاْخُذَ بِنَصِیْبِکَ مِنْ غَضَبِ اللّٰہِ قَالَ زَیْدٌ مَا اَفِرُّ اِلَّا مِنْ غَضَبِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَلَا اَحْمِلُ شَیْئًا مِّنْ غَضَبِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَبَدًا وَاَنَا اَسْتَطِیْعُہٗ فَھَلْ تَدُلُّنِیْ عَلٰی غَیْرِہٖ فَقَالَ مَا اَعْلَمُہٗ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ حَنِیْفًا قَالَ زَیْدٌ وَمَا الْحَنِیْفُ قَالَ دِیْنُ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَمْ یَکُنْ یَھُوْدِیًّا وَلَا نَصْرَانِیًّا وَلَا یَعْبُدُ اِلَّا اللّٰہَ فَخَرَجَ زَیْدٌ فَلَقِیَ عَالِمًا مِّنْ عُلَمَاءِ النَّصَارٰی فَذَکَرَ لَہٗ مِثْلَ ذٰلِکَ فَقَالَ لَنْ تَکُوْنَ عَلٰی دِیْنِنَا حَتّٰی تَاْخُذَ بِنَصِیْبِکَ مِنْ لَّعْنَۃِ اللّٰہِ قَالَ مَا اَفِرُّ اِلَّا مِنْ لَّعْنَۃِ اللّٰہِ وَلَا اَحْمِلُ مِنْ لَّعْنَۃِ اللّٰہِ شَیْئًا اَبَدًا وَاَنَا اَسْتَطِیْعُ فَھَلْ تَدُلُّنِیْ عَلٰی غَیْرِہٖ فَقَالَ لَا اَعْلَمُہٗ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ حَنِیْفًا قَالَ وَمَا الْحَنِیْفُ قَالَ دِیْنُ اِبْرَاھِیْمَ لَمْ یَکُنْ یَھُوْدِیًّا وَلَا نَصْرَانِیًّا وَلَا یَعْبُدُ اِلَّا اللّٰہَ تَعَالٰی فَلَمَّا رَاٰی زَیْدٌ قَوْلَھُمْ فِیْ اِبْرَاھِیْمَ خَرَجَ فَلَمَّا بَرَزَ رَفَعَ یَدَیْہِ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُشْھِدُکَ اَنِّیْ عَلٰی دِیْنِ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ الْحَنِيفُ الْمَائِلُ وَهُوَ فِي الْوَضْعِ الشَّرْعِيِّ الْمَائِلُ عَنِ الْأَدْيَانِ كُلِّهَا إِلَى دِينِ الْإِسْلَامِ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ زید بن عمرو سے ملے بلدح کے نواح میں اور یہ ملنا حضرت پر وحی اترنے سے پہلے یعنی پیغمبر ہونے سے پہلے تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کے آگے دسترخوان لیگئے جس پر گوشت تھا تو اُس نے کھانے سے انکار کیا پھر زید نے کہا کہ میں نہیں کھایا کرتا جو تم اپنے بتوں پر ذبح کرتے ہو اور میں نہیں کھاتا مگر جس پر خدا کا نام لیا جائے اور قریش کے ذبح کیے ہوئے جانوروں پر عیب کرتا تھا اور کہتا تھا کہ بکری کو خدا نے پیدا کیا ہے اور اُس کے لیے آسمان سے پانی اُتارا اور زمین سے گھاس اُگایا اور تم اُس کو خدا کے سوائے یعنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہو یہ اس کام سے انکار کے لیئے کہتا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ زید بن عمرو نے شام کیطرف نکلا دین تلاش کرنے اور پوچھنے کو سو ایک یہودی عالم سے ملا اور اُس سے اُنکا دین پوچھا اور کہا کہ البتہ مجھپر لازم ہے کہ میں تمھارے دین کی پیروی کروں اُس نے کہا کہ اگر تو ہمارا دین قبول کرے گا تو غضب الٰہی کا حصہ لیگا زید نے کہا کہ میں تو اللہ تعالے کے غضب ہی سے بھاگا پھرتا ہوں اور باوجود قدرت کے میں خدا کا غضب کبھی کچھ نہیں اٹھاؤں گا یا میں غضب الٰہی سے کبھی کچھ نہیں اٹھا سکتا سو کیا تو مجھ کو کوئی اور دین بتلاتا ہے یعنے بتلا اُس نے کہا کہ میں نہیں جانتا مگر یہ کہ تو حنیف ہو جائے زید نے کہا اور حنیف کس کو کہتے ہیں کہا کہ ابراہیم علیہ السلام کا دین نہ یہودی تھے نہ نصرانی اور خدا کے سوائی کسی کی عبادت نہیں کرتے تھے پھر زید وہاں سے نکلا اور نصرانی ایک عالم سے ملا اور اس سے بھی اسیطرح ذکر کیا تو اُس نے کہا کہ اگر تو ہمارے دین پر ہوگا تو خدا کی لعنت کا حصہ لیگا اُس نے کہا کہ میں تو اللہ کی لعنت ہی سے بھاگا پھرتا ہوں باوجود قدرت کے خدا کی لعنت کبھی کچھ نہیں اُٹھاؤں گا سو کیا تو مجھکو کوئی اور دین بتلاتا ہے یعنے مجھکو کوئی اور دین بتلاؤ اُس نے کہا میں نہیں جانتا مگر یہ کہ تو حنیف ہو جائے زید نے کہا اور حنیف کس کو کہتے ہیں کہا کہ دین ابراہیم علیہ السلام کا کہ نہ یہودی تھے نہ نصرانی اور اللہ تعالی کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے تھے پھر جب زید نے اُن کا قول ابراہیم علیہ السلام کے حق میں ایک دیکھا تو باہر نکلکر اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور کہا الٰہی میں گواہی دیتا ہوں کہ میں ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہوں بخاری اس کے راوی ہیں اور حنیف میل کرنے والے کو کہتے ہیں اور وہ شرع کی اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں جو سب دینوں کو چھوڑ کر اسلام کیطرف میل کرے

(۲) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَائِمًا مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ يَقُولُ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ وَاللهِ مَا مِنْكُمْ عَلَى دِينِ إِبْرَاهِيمَ غَيْرِي وَكَانَ يُحْيِي الْمَوْءُودَةَ يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقْتُلَ ابْنَتَهُ أَنَا أَكْفِيكَ مُؤْنَتَهَا فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا تَرْعَرَعَتْ قَالَ لِأَبِيهَا إِنْ شِئْتَ دَفَعْتُهَا إِلَيْكَ وَإِنْ شِئْتَ كَفَيْتُكَ مُؤْنَتَهَا أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ الْمَوْءُودَةُ الطِّفْلَةُ كَانُوا إِذَا وَلَدَ لِأَحَدِهِمْ بِنْتٌ حَفَرَ لَهَا حُفْرَةً وَدَفَنَهَا وَهِيَ حَيَّةٌ غَيْرَةً وَأَنَفَةً فَخَرَّمَ اللهُ تَعَالَى ذَلِكَ ترجمہ اسماء ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی بیٹی سے روایت ہے کہ میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو دیکھا اپنی پیٹھ سے خانہ کعبہ کو ٹیکے کیے ہوئے

کہتا تھا لے گروہ قریش کے قسم ہے اللہ کی کہ تم میں سے کوئی میرے سوائے ابراہیم علیہ السلام کے دین پر نہیں اور سودہ کو یعنے جو لڑکی زندہ زمیں گاڑی جاوے اُسکو زندہ کرتا تھا جبکوئی شخص اپنی بیٹی کو زمین میں گاڑنا چاہتا تھا تو اُس سے کہتا تھا کہ (اُسکو مت مار) میں تجھکو خرچ دونگا تو اُس کو اس سے لیتا تھا پھر جب چلنے پھرنے لگتی تھی تو اس کے باپ سے کہتا تھا کہ اگر تو چاہے تو تیرے حوالے کردوں اور اگر تو چاہے تو میں اس کے خرچ سے تجھ کو کفایت کروں بخاری اسکے راوی ہیں اور سودہ لڑکی کو کہتے ہیں کہ جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی تھی تو اس کو عار اور غیرت سے گڑھا کھود کر زندہ دبا دیتا تھا سو اللہ تعالیٰ نے یہ کام حرام کردیا۔

ابوطالب

ابوطالب کا بیان

(۱) عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ حَزْنٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ اَبَاطَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهٗ اَبَا جَهْلٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ فَقَالَ لَهٗ اَيْ عَمِّ قُلْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْجَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ اَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيَعُوْدَانِ لِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حَتّٰى قَالَ اَبُوْطَالِبٍ اٰخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ اَنَا عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاَبٰى اَنْ يَّقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ اُنْهَ عَنْكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْا اُولِيْ قُرْبٰى الاٰية وَاَنْزَلَ فِيْ اَبِيْ طَالِبٍ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ الاٰية اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ مسیب بن حزن سے روایت ہے کہ جب ابوطالب کو موت آئی یعنے قریب مرگ ہوا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے اور اس کے پاس ابوجہل اور عبداللہ بن امیہ موجود پائے تو آپ نے اس سے فرمایا کہ اے چچا لا الہ الا اللہ کہہ دے اس کلمہ کو کہ میں خدا کے پاس اس کلمہ کے کہنے کے سبب سے تیرے واسطے جھگڑوں گا یعنے تیرے اسلام کی گواہی دیکر تجھ کو بخشواؤں گا تو ابوجہل اور عبداللہ نے کہا کہ کیا تو عبدالمطلب کے دین سے منہ پھیرتا ہے سو حضرت وہ بار بار کلمہ کہنے کو فرماتے تھے اور وہ دونوں یہی بات بار بار دوہراتے تھے یہانتک کہ ابوطالب نے آخرش کو یہی کہا کہ میں عبدالمطلب کے دین پر مرتا ہوں اور کلمہ لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اللہ کی البتہ میں تیرے واسطے مغفرت کی دعا کرونگا جب تک کہ میں اس سے منع نہ کیا جاؤں گا تو خدا تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری کہ نہیں جائز ہے پیغمبر کو اور ایمانداروں کو کہ مشرکوں کے لیے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ قرابتی ہوں الآیۃ اور ابوطالب کے حق میں یہ آیت اُتری کہ اے پیغمبر تو نہیں ہدایت کرسکتا جسکو چاہے ولیکن اللہ ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے الآیۃ شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں

(۲) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ ذُكِرَ اَبُوْطَالِبٍ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّهٗ تَنْفَعُهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَنْ يُّجْعَلَ فِيْ ضَحْضَاحٍ مِّنَ نَّارٍ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِيْ مِنْهُ دِمَاغُهٗ

أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ الضَّحْضَاحُ الْمَاءُ الْقَلِيلُ كَاسْتَعَارَهُ لِلنَّارِ وَشَبَّهَ بِهِ فِي الْقِلَّةِ مَا يَكُونُ فِيهِ أَبُو طَالِبٍ مِنَ النَّارِ الْقَلِيلَةِ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ابو طالب کا ذکر ہوا فرمایا امید ہے کہ قیامت کے دن میری شفاعت اسکو نفع دیگی اس طور سے کہ تھوڑی آگ میں ڈالا جاوے گا جو اس کے ٹخنوں تک پہونچے کہ اُس سے اُسکا دماغ اُبلیگا شیخین اسکے راوی ہیں اور ضحضاح تھوڑے پانی کو کہتے ہیں پھر اُسکو آگ کیواسطے استعارہ کیا اور کمی میں اسکے ساتھ تشبیہ دی اس تھوڑی آگ کو جس میں ابو طالب ہوگا۔

(۳) وَعَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ أَغْنَيْتَ عَنْ عَمِّكَ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ نَعَمْ هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ يَحُوطُكَ يَحْفَظُكَ وَيَصُونُكَ وَيَذُبُّ عَنْكَ وَيَتَوَفَّرُ عَلَى مَصَالِحِكَ ترجمہ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا حضرت کیا آپ نے چچا کو کچھ فائدہ پہونچایا کہ وہ آپ کی نگہبانی کیا کرتا تھا اور آپ کے لیے غصہ کیا کرتا تھا فرمایا کہ ہاں وہ تھوڑی آگ میں ہے اور اگر میں نہ ہوتا تو دوزخ کے نیچے تہ میں ہوتا شیخین اسکے راوی ہیں اور یحوطک کے معنے ہیں کہ آپ کی حفاظت کیا کرتا تھا اور بچاتا تھا آپ کو اور آپ کے دشمن کو دفع کرتا تھا۔ اور آپ کی بھلائی میں بہت کوشش کرتا تھا

مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى

مالک بن انس کا بیان

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يُضْرَبَ النَّاسُ أَكْبَادَ الْإِبِلِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ فَمَا يَجِدُونَ عَالِمًا أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِينَةِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي حَدِيثِهِ هُوَ مَالِكُ ابْنُ أَنَسٍ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ لوگ علم کی طلب میں اونٹوں پر سفر کرینگے سو مدینے کے عالم سے کوئی زیادہ نہ پائیں گے کہا عبد الرزاق نے اپنی حدیث میں کہ وہ مالک بن انس ہیں ترمذی اسکے راوی ہیں

اَلْبَابُ السَّادِسُ فِي فَضَائِلِ الْأَزْمِنَةِ وَالْأَمْكِنَةِ وَفِيهِ فَصْلَانِ

چھٹا باب زمانوں اور مکانوں کے فضائل میں اور اس میں دو فصلیں ہیں

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِي فَضَائِلِ الْأَزْمِنَةِ

پہلا فصل زمانوں کے فضائل میں

اَلْعِيدُ

عید کے دن کی فضیلت کا بیان

(۱) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُرْطٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْظَمَ الْأَيَّامِ عِنْدَ اللهِ يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ

اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ یَوْمُ النَّفْرِ هُوَ الْیَوْمُ الثَّانِیْ مِنْ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ ترجمہ عبداللہ بن قرط سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب دنوں سے افضل عید قربانی کا دن ہے پھر دن نفر کا ابوداود اس کے راوی ہیں اور یوم النفر وہ ایام تشریق کا دوسرا دن ہے

(۲) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَلَهُمْ یَوْمَانِ یَلْعَبُوْنَ فِیْهِمَا فَقَالَ مَا هٰذَانِ الْیَوْمَانِ قَالُوْا كُنَّا نَلْعَبُ فِیْهِمَا فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ اَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ خَیْرًا مِّنْهُمَا یَوْمَ الْاَضْحٰی وَیَوْمَ الْفِطْرِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے میں تشریف لائے اور حالانکہ انکے لیے دو دن تھے کہ وہ ان میں کھیلا کرتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ یہ کیسے دن ہیں صحابہ نے کہا کہ ہم کفر کے وقت ان میں کھیلا کرتے تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ اللہ نے تم کو ان سے بہتر دو دن بدلے میں یعنے عید قربانی کا دن اور عید فطر کا دن ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں

عشر ذی الحجہ

ذیحجہ کے پہلے دس دنوں کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَیَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِیْهِنَّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْاَیَّامِ الْعَشْرِ قَالُوْا وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ یُخَاطِرُ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ یَرْجِعْ بِشَیْءٍ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ فِیْ اُخْرٰی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَعْدِلُ صِیَامُ كُلِّ یَوْمٍ مِنْهَا بِصِیَامِ سَنَةٍ وَقِیَامُ كُلِّ لَیْلَةٍ مِّنْهَا بِقِیَامِ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دن ایسے نہیں جس میں نیک عمل کرنا خدا کے نزدیک بہت پیارا ہو ان دس دنوں سے یعنے ذیحجہ کے دس دنوں سے صحابہ نے کہا اور راہ خدا میں جہاد کرنا بھی اتنے افضل نہیں فرمایا اور جہاد بھی اس سے افضل نہیں مگر اس مرد کا جہاد اس سے افضل ہے جو نکلا اپنی جان اور مال نثار کرتا ہوا پھر کچھ چیز بھی لیکر نہ پھرا یعنے شہید ہو گیا بخاری اور ابوداود اور ترمذی اس کے راوی ہیں اور ترمذی نے دوسری روایت میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اتنا زیادہ کیا ہے کہ ان میں سے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزے کے برابر ہے اور اس کی ہر رات کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہے

ف اس حدیث سے عشرہ ذیحجہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔

یوم عرفہ

عرفہ کے دن کا بیان

(۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ یَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ یُّعْتِقَ اللّٰهُ فِیْهِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ یَّوْمِ عَرَفَةَ وَاِنَّ اللّٰهَ لَیَدْنُوْ ثُمَّ یَتَجَلّٰی ثُمَّ یُبَاهِیْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عرفے کے دن سے زیادہ تر کوئی دن نہیں جس میں خدا بندوں کو دوزخ سے زیادہ آزاد کرتا ہو مقرر

اللہ تعالیٰ بہت قریب ہوتا ہے اور ظہور فرماتا ہے پھر خدا تعالیٰ حج کرنے والوں کے سبب سے فرشتوں میں فخر کرتا ہے یعنے اور کرم سے فرماتا ہے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ف عرفہ نویں تاریخ ذیحجہ کا نام ہے اس دن حج ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفے کا دن سب دنوں سے افضل ہے۔

(۲) وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كُرَيْزٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ اَيَّامِكُمْ يَوْمُ عَرَفَةَ وَافَقَ يَوْمَ جُمُعَةٍ وَهُوَ اَفْضَلُ مِنْ سَبْعِيْنَ حَجَّةٍ فِيْ غَيْرِ يَوْمِ جُمُعَةٍ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَاَفْضَلُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ مِنْ قَوْلِهٖ اَفْضَلُ الدُّعَاءِ اِلٰى اٰخِرِهٖ وَاَخْرَجَهٗ بِطُوْلِهٖ رَزِيْنٌ ترجمہ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب دنوں سے افضل عرفے کا دن ہے جو جمعہ کے دن سے موافق پڑے یعنے عرفہ کا دن جمعہ ہو اور وہ افضل ہے ستر حج سے جمعہ کے غیر دن میں اور افضل دعا وہ ہے جو عرفہ کے دن دعا کیجاوے اور افضل ذکر جو میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے کہا یہ ذکر ہے لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ یعنے خدا کے سوائے کوئی چیز لائق عبادت کے نہیں وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں مالک اسکے راوی ہیں افضل الدعا ہے آخر تک اور رزین نے پوری نقل کی ہے

نِصْفُ شَعْبَانَ

شعبان کی پندرھویں کا بیان

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِاَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ وَمِمَّنِ اسْتَحَقَّ النَّارَ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ماہ شعبان کی پندرھویں رات کو پہلے آسمان کیطرف نزول فرماتا ہے پھر قوم کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ آدمیوں کو بخشتا ہے ترمذی اسکے راوی ہیں اور رزین نے زیادہ کیا ہے کہ ان لوگوں میں سے جو دوزخ کے مستحق ہیں۔

يَوْمُ الْجُمُعَةِ

جمعے کے دن کی فضیلت کا بیان

(۱) عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ قَالُوْا وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ اَيْ بَلِيْتَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ اوس بن اوس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے دنوں میں سے افضل جمعہ کا دن ہے اسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن اُن کی وفات ہوئی اور اسی دن میں صور پھونکا جاوے گا اور اسی دن میں قیامت قائم ہوگی سو اس دن میں مجھ پر درود زیادہ پڑھا کرو

اس لیے کہ تمہارا درود اس دن میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے یعنی مجھکو اس کی اطلاع پہونچتی ہے صحابہ نے کہا کہ ہمارا درود کس طرح آپ کے سامنے پیش کیا جائیگا اور حالانکہ آپ کا جسم گل چکا ہوگا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر پیغمبروں کے بدن کو کھانا حرام کر دیا ہے ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں

(۲) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اَوْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان ہر جمعے کی رات یا جمعے کے دن مرجاوے اسکو اللہ قبر کے فتنے سے بچا لیتا ہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۳) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ يَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ يُقَلِّلُهَا اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جمعہ کے دن ذکر ہوا سو فرمایا کہ جمعہ کے دن میں ایک ساعت ہے کہ جو مرد مسلمان اس کو پاوے اور اس میں خدا سے کوئی چیز مانگے اور حالانکہ وہ کھڑا نماز پڑھتا ہو تو خدا اسکو وہ چیز دیتا ہے اور اشارہ کیا ہے اپنے ہاتھ سے کہ وہ کم ہے یعنے تھوڑا وقت ہے تینوں اور نسائی اس کے راوی ہیں

(۴) **وَعَنْ** اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هِيَ مَا بَيْنَ اَنْ يَّجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰى اَنْ تَنْقَضِيَ الصَّلٰوةُ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوبردہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جمعہ کی مقبول ساعت امام کے منبر پر بیٹھنے سے نماز کے ادا ہونے تک ہے مسلم اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں

(۵) **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ اِلْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِيْ تُرْجٰى يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تلاش کرو جمعہ کی مقبول ساعت کو عصر کے بعد سے آفتاب کی سرخی ڈوبنے تک ترمذی اسکے راوی ہیں **فائدہ** حدیثوں میں ثابت ہے کہ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اس میں جو مسلمان دعا کرے سو قبول ہوتی ہے لیکن اس میں اختلاف ہے کہ وہ گھڑی کونسی ہے سو یہی دو قول ان میں نہایت صحیح ہیں جو ابوبردہ اور انس رض کی حدیث مذکور میں آئے ہیں

اَلْمُحَرَّمُ

محرم کا بیان

(۱) **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ افضل روزہ بعد رمضان کے خدا کے مہینے محرم کا روزہ ہے اور افضل نماز بعد فرض پنجگانہ کے رات کی نماز یعنے تہجد کی نماز ہے بخاری کے سوا پانچوں اس کے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ عَلِيٍّ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ أَيَّ شَهْرٍ تَأْمُرُونِي أَنْ أَصُومَ بَعْدَ رَمَضَانَ فَقَالَ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَسْأَلُ عَنْ هٰذَا إِلَّا رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَى مَنْ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ بَعْدَ رَمَضَانَ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ صَائِمًا بَعْدَ رَمَضَانَ فَصُمِ الْمُحَرَّمَ فَإِنَّهُ شَهْرُ اللّٰهِ فِيهِ تَابَ عَلَى قَوْمٍ وَيَتُوبُ فِيهِ عَلَى آخَرِينَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور کسی مرد نے اُن سے پوچھا کہ مجھکو رمضان کے بعد کس مہینے کے روزے رکھنے کا حکم ہے تو اُنھوں نے کہا کہ میں نے کوئی نہیں سُنا جس نے یہ مسئلہ پوچھا ہو مگر ایک شخص نے میرے روبرو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تھا سو اُس نے کہا یا حضرت مجھکو رمضان کے بعد کس مہینے کے روزے رکھنے کا حکم ہے سو فرمایا کہ اگر تو رمضان کے بعد روزہ رکھنا چاہے تو محرم کا روزہ رکھ مقررہ اللہ کا مہینہ ہے اسی میں خدا نے ایک قوم کی توبہ قبول کی اور اسی میں اور لوگوں کی توبہ قبول کرے گا ترمذی اسکے راوی ہیں

اللیل

رات کی فضیلت کا بیان

(۱) عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فِي اللَّيْلِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میںنے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ مقررات میں ایک ساعت ہے کہ جو مسلمان اُسکو پاوے اور اس میں کوئی بھلائی دنیا اور آخرت کی اللہ سے مانگے تو اللہ اس کو دیتا ہے اور یہ ساعت ہر رات میں ہوتی ہے مسلم اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فِي فَضَائِلِ الْأَمْكِنَةِ وَفِيهِ ثَلٰثَةُ فُرُوعٍ

دوسری فصل مکانوں کے فضائل میں اور اس میں تین فرع ہیں

اَلْفَرْعُ الْأَوَّلُ فِي فَضْلِ مَكَّةَ

پہلی فرع مکہ کی فضیلت کے بیان میں

(۱) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا يُصَلَّى فِيهِ الْكَعْبَةُ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ عَامًا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق پہلا گھر جو لوگوں کیواسطے مقرر کیا گیا یہی ہے جو مکے میں ہے برکت والا جس میں نماز پڑھی جاتی ہے یعنے خانہ کعبہ میںنے کہا کہ پھر کون سا گھر بنایا گیا تھا فرمایا کہ مسجد بیت المقدس میں نے کہا ان دونوں کے درمیان کتنی مدت کا فرق ہے فرمایا کہ چالیس برس کا شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ

الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَاِنَّمَا سَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ وَالنَّسَائِيُّ وَهٰذَا لَفْظُ التِّرْمِذِيِّ وَلَفْظُ النَّسَائِيِّ اَلْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب حجر اسود بہشت سے اترا تب دودھ سے زیادہ تر سفید تھا اور سوائے اسکے کہ نہیں کہ آدمیوں کے گناہوں نے اسکو سیاہ کر دیا ہے ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہیں اور ترمذی نے اسکو صحیح کہا ہے اور یہ لفظ ترمذی کے ہیں اور نسائی کے یہ الفاظ ہیں کہ حجر اسود بہشت سے ہے **ف** شاید یہ حدیث بطور تمثیل کے واقع ہوئی ہے یعنے حجر اسود برکت اور یمن کے سبب سے بہشت کے موتیوں کے مشابہ ہے تو گویا کہ وہ بہشت سے اترا اور یہ آدمیوں کے گناہوں کی قریب ہے کہ جماد میں اثر کریں تو پھر ان کے دلوں میں کیوں نہ اثر کریں گے عینی۔

(۳) **وَعَنِ** ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَوَاقِيْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَاَضَاءَتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رکن اور مقام دو یاقوت ہیں بہشت کے یاقوتوں سے اللہ تعالیٰ نے ان کا نور مٹا دیا ہے اور اگر ان کا نور نہ مٹاتا تو مشرق اور مغرب کے درمیان یعنے تمام دنیا کو روشن کر دیتے ترمذی اسکے راوی ہیں

(۴) **وَعَنِ** الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَحُجَّنَّ هٰذَا الْبَيْتَ وَلَيَعْتَمِرَنَّ بَعْدَ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ **ترجمہ** خدری سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ یاجوج و ماجوج کے بعد بھی اس خانہ کعبہ کا حج اور عمرہ ہوگا۔ بخاری اسکے راوی ہیں **ف** یعنی اسوقت میں بھی لوگ خانہ کعبہ کا حج اور عمرہ کیا کرینگے۔

(۵) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ مِنْ فَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ بِهِمَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ احرام باندھینگے ابن مریم حج یا عمرے کا یا دونوں کا اکٹھے روحا کی راہ سے مسلم اسکے راوی ہیں **ف** روحا ایک مقام کا نام ہے مکے اور مدینے کے درمیان اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب آسمان سے اتریں گے تو شریعت محمدی پر عمل کرینگے اور خانہ کعبہ کا حج و عمرہ کرینگے

(۶) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَفِيْهِمْ اَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ اَلْبَيْدَاءُ اَلْاَرْضُ الْوَاسِعَةُ اَلْقَفْرُ وَقَدْ جَاءَ اَنَّ

الْمُرَادُ بِهِ الْبَيْدَاءُ الَّتِي بِالْقُرْبِ مِنَ الْمَدِينَةِ وَهِيَ مَعْرُوفَةٌ بِقُرْبِ ذِي الْحُلَيْفَةِ ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک لشکر کفار کا خانہ کعبہ سے لڑنیکو آویگا پھر جب کہ وہ زمین کے میدان میں پہونچیں گے تو اُن کے اگلے پچھلے سب میں میں دھنسائے جاویں گے میں نے کہا یا رسول اللہ سب اگلے پچھلے کیونکر دھنسائے جاویں گے اور ان میں بازاری لوگ بھی ہونگے اور وہ لوگ جو ان میں سے نہیں یعنے اُنکا کیا قصور ہے کہ وہ بھی عذاب میں شریک ہونگے آپ نے فرمایا کہ پہلے پچھلے سب دھنسائے جائیں گے پھر قیامت میں اٹھیں گے اپنی اپنی نیت پر شیخین اسکے راوی ہیں اور الفاظ بخاری کے ہیں بیدا کشادہ زمین کو کہتے ہیں جس میں پانی نہ ہو اور یہ بھی آیا ہے کہ مراد وہ بیدا ہے جو مدینے کے قریب ہو اور وہ معروف ہے قریب ذوالحلیفہ کے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدوں کے ساتھ نیکوں کو بھی دنیاوی عذاب ہوتا ہے لیکن آخرت میں جیسی نیت ہوگی ویسا عوض ملیگا۔

(۷) وَعَنْ شَقِيقٍ أَنَّ شَيْبَةَ بْنَ عُثْمَانَ قَالَ دَخَلَ عُمَرُ رض الْكَعْبَةَ فَرَأَى مَا فِيهَا مِنَ الْمَالِ فَقَالَ لَا أَخْرُجُ حَتَّى أَقْسِمَ مَالَ الْكَعْبَةِ قُلْتُ مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ قَالَ لِمَ قُلْتُ لِأَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَأَى مَكَانَهُ وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا أَحْوَجُ مِنْكَ إِلَى الْمَالِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ فَقَامَ فَخَرَجَ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَهَذَا لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ ترجمہ شقیق سے روایت ہے کہ شیبہ بن عثمان نے کہا کہ عمر فاروق کعبے میں داخل ہوئے اور اس میں جو مال تھا سو دیکھا تو اُنہوں نے کہا کہ میں باہر نہیں نکلوں گا یہاں تک کہ کعبے کا مال تقسیم کروں میں نے کہا کہ یہ تو کر نہیں سکتا اُنہوں نے کہا کیوں نہیں میں نے کہا کہ تو یہ نہیں کر سکتا اُنہوں نے کہا کیوں میں نے کہا اس واسطے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر رض کا مکان مصرف دیکھا اور ان کو مال کی تم سے زیادہ حاجت تھی اور اُنہوں نے اسکو نہیں نکالا تو عمر فاروق اٹھکر نکل آئے یعنے اس کو تقسیم نہ کیا بخاری اور ابوداؤد اس کے راوی ہیں اور یہ الفاظ ابوداؤد کے ہیں

(۸) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ لِلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْمُرَادُ لَا يُقْصَدُ مَوْضِعٌ مِنَ الْمَوَاضِعِ بِنِيَّةِ الْعِبَادَةِ وَالتَّقَرُّبِ إِلَى اللهِ إِلَّا إِلَى هَذِهِ الْأَمَاكِنِ الثَّلَاثَةِ تَعْظِيمًا لِشَأْنِهَا وَتَشْرِيفًا ترجمہ ابوسعید خدری رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کجاوے نہ باندھے جاویں یعنے سفر کرنا سوائے ان تین مسجدوں کے درست نہیں ایک تو ادب والی مسجد یعنے خانہ کعبہ دوسری مدینہ طیبہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد تیسری ملک شام میں بیت المقدس سلیمان علیہ السلام کی بنائی ہوئی شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور مراد یہ ہے کہ عبادت اور تقرب الی اللہ کی نیت سے ان مسجدوں کے سوا اور کسی جگہ کیطرف قصد نہ کیا جاوے کہ ان مسجدوں کی عظمت اور بزرگی زیادہ ہے ف اکثر احتیاط والے عالم موجب اس حدیث کے کہتے ہیں کہ اولیاء اور بزرگوں کی قبروں پر سفر کرکے جانا درست نہیں۔

(۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي

هٰذَا اَفْضَلُ وَفِیْ رِوَایَةٍ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِیْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میری اس مسجد میں نماز پڑھنا افضل ہے اور ایک روایت میں ہے کہ بہتر ہے ہزار نماز پڑھنے سے اور مسجدوں میں سوائے خانہ کعبہ کے مسجد کے ابوداؤد کے سوائے چھوں اسکے راوی ہیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ خانہ کعبہ کی مسجد میں ایک نماز پڑھنے کا ثواب لاکھ نماز کے برابر ہے۔

(۱۰) وَعَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْعَدَوِیِّ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ وَهُوَ یَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰی مَكَّةَ ائْذَنْ لِیْ اَیُّهَا الْاَمِیْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ یَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَوَعَاهُ قَلْبِیْ وَاَبْصَرَتْهُ عَیْنَایَ حِیْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ اَنَّهٗ یَقُوْلُ بَعْدَ حَمْدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَیْهِ اِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَمْ یُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا یَحِلُّ لِاِمْرِئٍ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا یَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقُوْلُوْا اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ یَاْذَنْ لَكُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِیْ فِیْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْیَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِیْلَ لِاَبِیْ شُرَیْحٍ مَا ذَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ یَا اَبَا شُرَیْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا یُعِیْذُ عَاصِیًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ الْعَضْدُ الْقَطْعُ بِالْحَدِیْدِ وَالْفَارُّ الْهَارِبُ وَالْخَرْبَةُ الْعَیْبُ وَالْمُرَادُ بِهَا هٰهُنَا التَّفَرُّدُ بِالشَّیْءِ وَالتَّغَلُّبُ عَلَیْهِ مِمَّا لَا تُجِیْزُهُ الشَّرِیْعَةُ وَقَدْ جَاءَ فِیْ سِیَاقِ الْحَدِیْثِ عِنْدَ الْبُخَارِیِّ اَنَّ الْخَرْبَةَ الْخِیَانَةُ وَالْبَلِیَّةُ ترجمہ ابوشریح عدوی سے روایت ہے کہ میں نے عمرو بن سعید (جو عبدالملک کیطرف سے مدینے پر حاکم تھا) سے کہا اور حالانکہ وہ (ابن زبیر سے لڑنے کے واسطے) مکہ کیطرف لشکر بھیج رہا تھا کہ اے امیر مجھکو حکم ہو تو میں تجھ سے ایک حدیث بیان کروں جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح کے دن مجھ کو فرمائی میں نے آپ سے سنا کہ خدا کی حمد اور ثنا کے بعد فرمایا کہ مقرر خدا نے کہ حرام کیا ہے آدمیوں نے اس کو حرام نہیں کیا سو جو مرد کہ خدا پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسکو حلال نہیں کہ اس میں کسیکا خون بہائے یا کسکے کا درخت کاٹے پھر اگر کوئی اس میں خون کرنا درست جانے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کرنے کی دلیل سے تو اس سے کہدینا کہ مقرر خدا نے اپنے رسول کو حکم دیا تھا اور تم کو حکم نہیں دیا اور مجھکو بھی دن کی فقط ایک ہی ساعت میں اجازت ہوئی پھر اس کی حرمت پلٹ آئی آج جیسے کل تھی اور چاہیے کہ جو لوگ اسوقت حاضر ہیں وے غائب لوگوں کو یہ حکم پہونچا دیں کسینے ابوشریح سے پوچھا کہ عمرو نے تجھ سے کیا کہا یعنے کیا جواب دیا کہا کہ اس نے کہا کہ اے ابوشریح میں اسکو تجھ سے زیادہ جانتا ہوں کہ حرم مکہ نہ گنہگار کو پناہ دیتا ہے نہ خونی کو نہ چور کو جو خون یا چوری کرکے مکے میں بھاگ آوے ابوداود کے سوائے پانچوں اسکے راوی ہیں عضد کے معنے ہیں لوہے سے کاٹنا اور فار بھاگنے والے کو کہتے ہیں اور خربہ کے معنے ہیں عیب اور مراد اس سے اس جگہ تنہا ہونا ہے ساتھ چیز کے اور اسپر جبراً غلبہ کرنا جسکو شریعت جائز نہ رکھے اور سیاق حدیث

میں بخاری سے آیا ہے کہ خربہ خیانت اور بلا ہے ف اس وقت عبداللہ بن زبیر مکہ میں امام بحق تھے اور یہ قول اسکا کہ مکہ خونی کو پناہ نہیں دیتا بظاہر حق تھا اور درحقیقت باطل تھا اسواسطے کہ عبداللہ بن زبیر نے کسیکا خون ناحق نہیں کیا تھا کہ اُن کو اس کے قصاص میں مارا جاتا اور نہ چوری وغیرہ کوئی جرم موجب حد کیا تھا بلکہ وہ عبدالملک بن مروان سے خلافت کا زیادہ حقدار تھا۔

(۱۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَاِنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهٗ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهٗ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهُ قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَقَوْلُهٗ وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُعَرِّفٍ اَيْ عَلَى الدَّوَامِ بِخِلَافِ غَيْرِهَا فَاِنَّهٗ مُحَدَّدٌ بِسَنَةٍ وَاحِدَةٍ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ نہیں ہے ہجرت بعد فتح ہونے مکہ کے لیکن جہاد اور نیت کا ثواب باقی ہے اور جب جہاد کے لیے تم کو بلایا جائے تو نکلو پھر مقرر اس شہر کو خدا نے حرام کیا ہے جسدن کہ آسمان اور زمین کو پیدا کیا سو وہ حرام ہے اللہ کے حرام کرنے سے قیامت تک اور تحقیق شان یہ ہے کہ مجھ سے پہلے کسی کو مکے میں لڑنا حلال نہیں ہوا اور میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت ہی حلال ہوئی سو وہ حرام ہے خدا کے حرام کرنے سے قیامت تک نہ مکے کا خاردار درخت کاٹا جاوے اور نہ اُسکا شکار بھگایا جاوے اور نہ اُس کی گری پڑی چیز اٹھائی جاوے مگر اس کے لیے جو اسکو لوگوں میں مشہور کرے اور نہ اُسکی گھانس کاٹی جاوے تو عباس نے کہا کہ یا رسول اللہ مگر اذخر کی گھانس کاٹنے کی اجازت دیجیے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مگر اذخر کا کاٹنا درست ہے ترمذی کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں اور یہ جو کہا کہ مکے کی گری پڑی چیز حلال نہیں مگر اس کے لیے جو مشہور کرے یعنے ہمیشہ مشہور کرتا رہے لیکن اگر مکے کے سوائے اور کسی جگہ کوئی چیز گری پڑی پاوے تو اسکو فقط ایک ہی سال تک مشہور کرے پھر اپنے کام میں لاوے

(۱۲) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّحْمِلَ السِّلَاحَ بِمَكَّةَ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں حلال کسی کو کہ مکے میں ہتیار اٹھاوے مسلم اسکے راوی ہیں

(۱۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِمَكَّةَ مَا اَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَاَحَبَّكِ اِلَيَّ وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمِيْ اَخْرَجُوْنِيْ مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکے کے حق میں فرمایا کہ تو کیا پاک شہر ہے اور مجھ کو

کیا پیارا ہے اور اگر میری قوم مجھکو یہاں سے نہ نکالتی تو میں تیرے سوا کسی جگہ میں نہ رہتا ترمذی اس کے راوی ہیں

(۱۴) **وَعَنْ** یَعْلَی بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْاِحْتِکَارُ الطَّعَامِ فِی الْحَرَمِ اِلْحَادٌ فِیْہِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ اَلْاِحْتِکَارُ اِدِّخَارُ الطَّعَامِ وَالْاَقْوَاتِ لِتَغْلُوَ اَسْعَارُھَا وَتُبَاعُ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ وَالْاِلْحَادُ الظُّلْمُ وَاَصْلُہُ الْمَیْلُ وَالْعُدُوْلُ عَنِ الشَّیْءِ **ترجمہ** یعلی بن امیہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حرم مکہ میں اناج کا بندر کھنا گرانی کی انتظاری پر اس میں بیدینی ہے ابوداؤد اس کے راوی ہیں اور احتکار اس کو کہتے ہیں کہ اناج اور کھانے کی چیزوں کو بند کر رکھے تاکہ جب گراں ہو تب مسلمانوں پر بیچے اور الحاد کے معنے ہیں ظلم اور اصل اسکا میل کرنا ہے ایک شے سے۔

(۱۵) **وَعَنْ** عَائِشَۃَ رض قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ قَوْمَکِ حِیْنَ بَنَوُا الْکَعْبَۃَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاھِیْمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا تَرُدُّھَا عَلٰی قَوَاعِدِ اِبْرَاھِیْمَ فَقَالَ لَوْلَا حَدَثَانُ قَوْمِکِ بِالْکُفْرِ لَفَعَلْتُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَئِنْ کَانَتْ عَائِشَۃُ سَمِعَتْ ھٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا اَرٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَرَکَ اِسْتِلَامَ الرُّکْنَیْنِ اللَّذَیْنِ یَلِیَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَیْتَ لَمْ یُتَمَّمْ عَلٰی قَوَاعِدِ اِبْرَاھِیْمَ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا اَبَادَاوٗدَ وَحَدَثَانُ الشَّیْءِ اَوَّلُہٗ وَالْمُرَادُ بِہٖ قُرْبُ عَھْدِھِمْ بِالْجَاھِلِیَّۃِ وَاَنَّ الْاِسْلَامَ لَمْ یَتَمَکَّنْ بَعْدُ فَکَاَنَّھُمْ کَانُوْا یَنْفِرُوْنَ لَوْ ھُدِمَتِ الْکَعْبَۃُ وَغُیِّرَتْ ھَیْئَتُھَا **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیری قوم یعنے قریش نے جبکہ کعبے کو بنایا تو انہوں نے ابراہیمؑ کی بنیادوں سے کم کر دیا تو میں نے کہا یا حضرت ﷺ آپ اس کو پھر کے بنائیے ابراہیمؑ کی بنیاد پر تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ قریب نہ ہوتا تو میں یوں ہی کرتا تو ابن عمرؓ نے کہا کہ اگر عائشہؓ نے یہ حدیث حضرتؐ سے سنی ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ نہیں ترک کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بوسہ دینا ان دونوں کونوں کو جو حطیم کے متصل ہیں مگر اسی واسطے کہ خانہ کعبہ ابراہیمؑ کی بنیادوں پر پورا نہیں ہوا ابوداؤد کے سوا چھوں اسکے راوی ہیں۔ حدثان الشے کے معنے ہیں اول اسکا اور مراد اس سے یہ ہے کہ ان کے کفر کا زمانہ قریب ہوا اور ابھی اسلام نے ان کے دل میں جگہ نہیں پکڑی سو گویا کہ تھے وہ نفرت کرتے اس سے کہ خانہ کعبہ ڈھایا جاوے اور اسکی شکل بدلی جاوے **ف** کفر کے زمانے میں کفار قریش نے خانہ کعبہ بنایا تھا خرچ کی کمی سے حضرت ابراہیمؑ کی قدیم بنیاد سے شمال کیطرف جدھر حطیم ہے سات ہاتھ کم کر دیا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو دوبارہ اس واسطے نہ بنایا کہ قریش تازہ مسلمان ہوئے تھے ان کو رنج ہوتا کہ پیغمبر نے ہماری بنائی ہوئی عمارت کو مٹا یا شاید اسلام سے پھر جاتے

(۱۶) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ لَمَّا بُنِیَتِ الْکَعْبَۃُ ذَھَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَالْعَبَّاسُ یَنْقُلَانِ الْحِجَارَۃَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

فَسَلَّ اجْعَلْ إِزَارَكَ عَلَى رَقَبَتِكَ يَقِيكَ الْحِجَارَةَ فَفَعَلَ وَكَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُبْعَثَ فَخَرَّ اِلَى الْاَرْضِ فَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اِزَارِيْ اِزَارِيْ فَشَدَّهُ عَلَيْهِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ فَصَارَ اَوَّلَ بَعْدُ مُحْرِمًا ترجمہ عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا کہتے تھے کہ جب کعبہ بنایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت عباس پتھر لانے گئے تو عباس نے حضرت سے کہا کہ اپنے تہبند کو اپنی گردن پر رکھ لو جو کہ تم کو پتھروں کی تکلیف سے بچاوے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یونہی کیا اور یہ واقعہ حضرت کے پیغمبر ہونے سے پہلے تھا تو حضرت زمین پر گر پڑے اور آپ کی دونوں آنکھیں آسمان کیطرف لگ گئیں تو فرمایا کہ میرا تہبند مجھ کو دو میرا تہبند مجھکو دو پھر آپ نے بدن پر تہبند باندھا شیخین اس کے راوی ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ بیہوش ہو کر گر پڑے پھر اس کے بعد کبھی ننگے نہیں دیکھے گئے

(۱۷) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ بَرِيْدَ قَالَا لَمْ يَكُنْ لِلْمَسْجِدِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَائِطٌ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ حَوْلَ الْبَيْتِ حَتّٰى كَانَ عُمَرُ بَنٰى حَوْلَهُ حَائِطًا قَصِيْرًا فَعَلَاهُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ عمرو بن دینار اور عبید اللہ بن ابی زبیر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں خانہ کعبہ کی چاردیواری نہ تھی خانہ کعبہ کے گرد نماز پڑھا کرتے تھے یہانتک کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا اور اس کے گرد احاطہ بنایا اسکی دیواریں چھوٹی تھیں پھر ابن زبیر نے اسکو اونچا کیا بخاری اسکے راوی ہیں

(۱۸) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ وَفِيْ اُخْرٰى لِلْبُخَارِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض كَاَنِّيْ بِهٖ اَسْوَدَ اَفْحَجَ يُقَلِّبُهَا حَجَرًا حَجَرًا يَعْنِي الْكَعْبَةَ اِنَّمَا صَغَّرَ السُّوَيْقَتَيْنِ لِاَنَّهٗ اَرَادَ صِغَرَ سَاقَيْهِمَا وَدِقَّتَهُمَا وَذٰلِكَ غَالِبٌ فِيْ سُوْقِ الْحَبَشَةِ وَالْفَحَجُ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّاقَيْنِ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ڈھاویگا کعبے کو ایک حبشی چھوٹی پتلی پنڈلیاں والا شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں اور بخاری کی ایک روایت میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آیا ہے کہ گویا کہ میں اس کعبہ ڈھانے والی کالے پنڈلی کو دیکھتا ہوں کہ خانہ کعبہ کے پتھر پتھر اوکھاڑے گا اور اسکی پنڈلیوں کو چھوٹا کہا تو اس واسطے کہ مراد اس سے اسکا کمزور ہونا اور پتلا ہونا ہے اور اکثر حبشیوں کی پنڈلیاں اس طرح ہوتی ہیں اور فحج ما بین الساقین کے بعد کو کہتے ہیں ف قیامت کے قریب ایک حبشی ضعیف الخلقت کعبے کو ڈھاویگا اس کی حکمت خدا تعالیٰ کو معلوم ہے

(۱۹) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَا تَرَكُوْكُمْ فَاِنَّهٗ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ اِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ اَلْكَنْزُ الْمَالُ الْمَحْبُوْءُ وَالْمُرَادُ بِهٖ مَالُ الْكَعْبَةِ الَّذِيْ كَانَ مُعَدًّا لِهَدَامِ الدُّوْرِ الْقَدِيْمَةِ وَغَيْرِهَا ترجمہ ابن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑ دو حبشیوں کو جب تک تم کو چھوڑ دیں

اس واسطے کہ نہیں نکالیگا خزانہ کعبے کا مگر چھوٹی پتلی پنڈلیاں والا ابو داود اس کے راوی ہیں اور کنز پوشیدہ مال کو کہتے ہیں اور مراد اس سے کعبے کا مال ہے جو پرانی نذروں وغیرہ کا وہاں رکھا ہوا تھا

اَلْفَرْعُ الثَّانِیْ فِیْ فَضْلِ مَدِیْنَةِ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

دوسری فرع مدینہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت کو بیان میں

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ مَا بَیْنَ كَذَا اِلٰی كَذَا لَا یُحْدِثُ فِیْهَا اَحَدٌ حَدَثًا فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُمَا اَنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ حَتّٰی بَدَا لَهٗ اُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَی الْمَدِیْنَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ جَبَلَیْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ اِبْرَاهِیْمُ مَكَّةَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِیْ مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ اَلْحَدَثُ اَلْاَمْرُ الْحَادِثُ الْمُنْكَرُ الَّذِیْ لَیْسَ بِمُعْتَادٍ وَلَا مَعْرُوْفٍ فِی السُّنَّةِ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حرام کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ کو درمیان فلانی اور فلانی جگہ کے سو جو اس میں کوئی بدعت نکالے تو اس پر خدا کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت ہے خدا قبول نہ کرے گا اس سے قیامت کے دن نہ نفل عبادت کو نہ فرض کو شیخین اس کے راوی ہیں اور ان کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سامنے سے آئے یہانتک کہ آپ کے لیئے احد کا پہاڑ ظاہر ہوا تو فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم کو چاہتا ہے اور ہم اس کو چاہتے ہیں پھر جب مدینے پر پہنچے تو فرمایا الٰہی میں حرام کرتا ہوں جو مدینے کے دونوں پہاڑوں کے درمیان ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام کیا ہے الٰہی برکت کر ان کے مد اور صاع میں حدث نئے کام کو کہتے ہیں جو منکر ہو نہ معتاد ہو نہ سنت میں معروف ہو ف الحدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے حرم مکے میں درخت کا کاٹنا اور شکار کرنا حرام ہے ویسے ہی مدینے کے حرم میں بھی درست نہیں اور یہی ہے مذہب اکثر اماموں کا۔

(۲) وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ مَا كَتَبْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَّا الْقُرْاٰنَ وَمَا فِیْ هٰذِهِ الصَّحِیْفَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْمَدِیْنَةُ حَرَامٌ مَا بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِیْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا ذِمَّةُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحِدَةٌ یَسْعٰی بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فِیْ ذِمَّتِهٖ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّیْخَیْنِ زَادَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَلَا یُخْتَلٰی خَلَاهَا وَلَا یُنَفَّرُ صَیْدُهَا وَلَا یُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا اِلَّا مَنْ اَشَادَهَا وَلَا یَصْلُحُ لِلرَّجُلِ اَنْ یَحْمِلَ فِیْهَا السِّلَاحَ لِقِتَالٍ وَلَا یُقْطَعُ مِنْهَا

فجرة الا ان یعلف الرجل بعیرہ غیر و ثور جبلان بالمدینة وقیل لیس بها ثور ولکنه بمکة ولعل الحدیث ما بین عیر الی احد او الصحیح ان بها ثورا او الحدث بکسر الدال فاعل الحدث وبفتحها الامر المبتدع وخفرت الرجل اذا امنته واخفرته اذا نقضت عهده والصرف النافلة والعدل الفریضة والاشادة رفع الصوت بالشئ والمراد تعریف اللقطة واذاعتها ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے کہ ہمنے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ نہیں لکھا مگر قرآن اور جو اس ورق میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ حرام ہے عیر اور ثور کے درمیان کے دو پہاڑ میں مدینے کی دونوں طرف میں سو جو اس میں کوئی بدعت نکالے یا بدعت نکالنے والے کو جگہ دیوے تو اس پر خدا کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت ہو خدا نہ اسکی نفل نماز کو قبول کریگا نہ فرض کو مسلمانوں کا ذمہ ایک ہو ان کا ادنے آدمی بھی اس کے ساتھ کوشش کیا جاوے یعنے اگر مسلمانوں میں سے کوئی ادنے آدمی بھی کسی کافر کے ساتھ عہد و پیمان کرے تو مسلمانوں کو چاہیے کہ اسکا ذمہ نہ توڑیں اور جو کسی مسلمان کا عہد توڑے تو اسپر بھی خدا کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت ہے نہ اللہ اسکی نفل عبادت کو قبول کرے گا نہ فرض کو پانچوں اسکے راوی ہیں اور یہ الفاظ شیخین کے ہیں اور ابو داؤد نے زیادہ کیا ہے کہ نہ حرم مدینے کا درخت کاٹا جاوے اور نہ اسکا شکار بھگایا جاوے اور نہ اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جاوے مگر جو اس کو مشہور کرے اور نہیں جائز ہے کسی مرد کو کہ اس میں لڑائی کے لیئے ہتھیار اٹھائے اور نہ اسکا درخت کاٹا جاوے لیکن اگر کوئی سردانی اونٹ کو گھاس کھلائے تو جائز ہے اور عیر اور ثور مدینے میں دو پہاڑ ہیں اور بعض نے کہا کہ مدینے میں ثور کسی پہاڑ کا نام نہیں ہے لیکن وہ مکے میں ہے اور شاید حدیث یوں ہے کہ عیر سے احد پہاڑ تک صحیح یہ ہے کہ وہاں بھی ثور ہے اور محدث ساتھ زیر دال کے بدعت نکالنے والے کو کہتے ہیں اور ساتھ زبر کے بدعت کو کہتے ہیں اور حضرت الرجل کے معنے ہیں جب کہ تو اس کے عہد و پیمان کو توڑے اور صرف نفل کو کہتے ہیں اور عدل فرض کو اور اشادۃ کے معنے ہیں کسی چیز کو پکار کر مشہور کرنا اور مراد مشہور کرنا ہے گری چیز کا اور کھنڈانا اسکا

(۳) وعن ابی هریرة رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لا یصبر علی لاواء المدینة وشدتها احد من امتی الا کنت له شفیعا او شهیدا یوم القیامة اخرجه مسلم والترمذی وزاد مسلم لا یدعها احد رغبة عنها الا ابدل الله فیها من هو خیر منه اللاواء الشدة والمراد بها عظم مشقته علی الانسان من ضیق عیش او قحط او خوف او نحوه ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو میری امت سے مدینے کے قحط اور سختی پر صبر کرے گا اور اس میں ٹھیرا رہے گا میں اسکو قیامت کے دن بخشاؤنگا یا اسکا گواہ ہوؤنگا مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور زیادہ کیا ہے مسلم نے یہ کہ نہ چھوڑے گا کوئی مدینے کو برا جانکر کہ خدا اس کے عوض اس میں بہتر کو لاوے گا اور لاواء شدت کو کہتے ہیں اور جس میں آدمی پر بڑی مشقت ہو تنگ گذران یا قحط یا خوف وغیرہ سے ف ان حدیثوں سے مدینے کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور وہاں کے رہنے والوں کو عمدہ بشارت ہے۔

(۴) وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَتُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ أَخْرَجَهُ الثَّلَاثَةُ وَمَعْنَى يَبُسُّونَ يَسُوقُونَ بَهَائِمَهُمْ سَائِرِينَ عَنِ الْمَدِينَةِ إِلَى غَيْرِهَا وَالْأَصْلُ فِيهِ أَنَّ بَسْ بَسْ كَلِمَةُ زَجْرٍ لِلْإِبِلِ **ترجمہ** سفیان بن ابی زہیر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یمن کا ملک فتح ہوگا سو آویگی ایک قوم جلدی کرتی ہوئی سو اٹھا لیجاویگی اپنے گھر والوں کو اور جو انکا کہا مانے گا اور حالانکہ مدینے کا رہنا ان کے حق میں بہتر ہے اگر وہ جانتے اور فتح ہوگا شام کا ملک سو بعضے لوگ آویں گے جلدی کرتے ہوئے سو اٹھا لیجاویں گے اپنے گھر والوں کو اور جو ان کا کہا مانیگا اور حالانکہ مدینے کا رہنا انکے حق میں بہتر ہوگا اگر ان کو سمجھ ہوتی اور فتح ہوگا عراق کا ملک سو بعضے لوگ آویں گے جلدی کرتے ہوئے سو اٹھا لے جاویں گے اپنے گھر والوں کو اور جو ان کا کہا مانے گا اور حالانکہ مدینے میں رہنا ان کے لیئے بہتر ہے اگر وہ جانتے تینوں اسکے راوی ہیں اور معنے یبسون کے یہ ہیں کہ اپنے چوپایوں کو ہانک لیجاویں گے مدینہ کو چھوڑ کر اور طرف چلیں گے اور اصل اس میں یہ ہے کہ لفظ بس بس اونٹ کے جھڑکنے کے لیے بولا جاتا ہے **ف** یعنے فتح اسلام کے بعد لوگ ملک شام اور یمن وغیرہ میں جا بسیں گے اور حالانکہ مدینے کا چھوڑنا اور اس کی برکات سے محروم رہنا ان کے حق میں بہتر نہ ہوگا

(۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى يَقُولُونَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خُبْثَ الْحَدِيدِ أَخْرَجَهُ الثَّلَاثَةُ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ خُبْثَ الْفِضَّةِ وَمَعْنَى تَأْكُلُ الْقُرَى أَنَّ اللهَ يَفْتَحُ الْإِسْلَامَ بِأَهْلِهَا وَهُمُ الْأَنْصَارُ تُفْتَحُ الْقُرَى عَلَى أَيْدِيهِمْ وَيَغْنَمُهُمْ إِيَّاهَا فَيَأْكُلُونَهَا وَهَذَا مِنْ بَابِ الْإِتِّسَاعِ وَالِاخْتِصَارِ وَحُذِفَتِ الْمُضَافَاتُ التَّقْدِيرُ تَأْكُلُ أَهْلُهَا أَمْوَالَ الْقُرَى وَغَيَّرَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اسْمَ يَثْرِبَ بِطَيْبَةَ وَطَابَةَ كَرَاهَةَ التَّثْرِيبِ وَهُوَ الْمُبَالَغَةُ فِي اللَّوْمِ وَالتَّعْنِيفِ وَالتَّعْيِيرِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو اس بستی میں رہنے کا حکم ہوا جو سب بستیوں کو کھا ویگی لوگ اسکو یثرب کہتے ہیں اسکا عمدہ نام تو مدینہ ہے بری لوگوں کو مدینہ نکالدیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا میل نکال دیتی ہے تینوں اسکے راوی ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ میل چاندی کا اور تاکل القریٰ کے معنے یہ ہیں کہ اللہ مدینے والوں سے اسلام کی مدد کریگا اور وہ انصار لوگ ہیں اور ان کے ہاتھ پر شہر فتح ہونگے اور وہ غنیمت کا مال لوٹیں گے سو وہ اسکو کھائیں گے اور یہ باب الاتساع اور اختصار سے ہے اس میں مضاف محذوف ہے اور کلام در اصل یوں ہے کہ شہروں کے مالوں کو کھا جاویگا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یثرب کا نام بدل کر مدینے کا نام طیبہ اور طابہ رکھا واسطے مکروہ

جانتے تثریب کو اور وہ مبالغہ ہے ملامت میں اور سختی اور عار دلانے میں ف مدینہ کا نام اول یثرب تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدلکر طابہ اور مدینہ رکھا

(۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَلْیَمُتْ بِھَا فَاِنِّیْ اَشْفَعُ لِمَنْ یَّمُوْتُ بِھَا اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس سے ہو سکے یہ کہ مدینے میں مرے تو چاہیے کہ اس میں مرے اسواسطیکہ جو مدینے میں مریگا میں اسکی شفاعت کرونگا ترمذی اسکے راوی ہیں

(۷) وَعَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وُعِکَ اَبُوْبَکْرٍ وَبِلَالٌ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فَدَخَلْتُ عَلَیْھِمَا فَقُلْتُ یَا اَبَتِ کَیْفَ تَجِدُکَ وَیَا بِلَالُ کَیْفَ تَجِدُکَ وَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ اِذَا اَخَذَتْہُ الْحُمّٰی یَقُوْلُ

کُلُّ امْرِءٍ مُّصَبَّحٌ فِیْ اَھْلِہٖ وَالْمَوْتُ اَدْنٰی مِنْ شِرَاکِ نَعْلِہٖ

وَکَانَ بِلَالٌ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِذَا اُقْلِعَ عَنْہُ الْحُمّٰی یَرْفَعُ عَقِیْرَتَہٗ وَیَقُوْلُ

اَلَا لَیْتَ شِعْرِیْ ھَلْ اَبِیْتَنَّ لَیْلَۃً بِوَادٍ وَحَوْلِیْ اِذْخِرٌ وَّجَلِیْلٌ

وَھَلْ اَرِدَنْ یَوْمًا مِّیَاہَ مَجَنَّۃٍ وَھَلْ یَبْدُوَنْ لِیْ شَامَۃٌ وَّطَفِیْلٌ

قَالَتْ فَاَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِذٰلِکَ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَۃَ کَحُبِّنَا مَکَّۃَ اَوْ اَشَدَّ اَللّٰھُمَّ وَصَحِّحْھَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مُدِّھَا وَصَاعِھَا وَانْقُلْ حُمَّاھَا وَاجْعَلْھَا بِالْجُحْفَۃِ اَخْرَجَہُ الثَّلٰثَۃُ اِلَّا عَلَّ اِلَّا لَمَ وَقِیْلَ ھُوَ الْحُمّٰی وَالْعَقِیْرَۃُ الصَّوْتُ وَالْجَلِیْلُ النَّبَاتُ الطَّوِیْلُ وَھُوَ مِنْ نَبْتِ الْبَادِیَۃِ وَمَجَنَّۃُ مَوْضِعٌ مَعْرُوْفٌ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ مَکَّۃَ سِتَّۃُ اَمْیَالٍ وَکَانَ لِلْعَرَبِ فِیْہِ سُوْقٌ وَشَامَۃٌ وَطَفِیْلٌ جَبَلَانِ بِاَرْضِ مَکَّۃَ وَمَا وَالَاھَا ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے سے ہجرت کرکے مدینے میں آئے تو ابوبکرؓ اور بلالؓ تپ کی بیماری سے بیمار ہوئے تو میں انکے پاس خبر کو گئی میں نے کہا اے باپ تمہارا کیا حال ہے اور اے بلال تمہارا کیا حال ہے اور ابوبکرؓ کا تو یہ حال تھا کہ جب ان کو تپ ہوتی تو یہ شعر پڑھتے ۵ ہر آدمی صبح کیا ہے اپنے گھر والوں میں اور موت قریب تر ہے اسکی جوتی کے تسمے سے اور بلالؓ کا یہ حال تھا کہ جب انکی تپ اترتی تھی تو مکے کے اشتیاق میں بلند آواز سے یہ شعر میں پڑھنے لگتے تھے ۵ خبردار کاش مجھکو معلوم ہوتا کہ کیا میں کبھی رات کاٹوں گا مکے کے نالے میں اور حالانکہ میرے گرد اذخر اور جلیل ہو اور کیا میں اترونگا کسی دن مجنہ کے پانیوں پر اور کیا میں دیکھوں گا شامہ اور طفیل کو کہا عائشہؓ نے سو میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی خبر دی تو آپ نے دعا کی کہ الٰہی ہمارے نزدیک مدینے کو پیارا کردے جیسے ہم کو مکے سے محبت ہے یا اس سے بھی زیادہ اتنی اور چنگا کردے مدینے کو یعنے مدینے کی آب وہوا کو درست کردے اور برکت کر ہمارے لیئے اسکے ۵ اور صاع میں اور لیجا اسکی تپ کو سو ڈالدے اسکو جحفہ میں تینوں اسکی

راوی ہیں اور وعک کے معنے ہیں تکلیف درد اور بعضوں نے کہا کہ وہ تپ کی تکلیف ہے اور عفیرہ کے معنی ہیں آواز اور جلیل جنگل کی ایک گھاس کو کہتے ہیں اور مجنہ ایک مشہور جگہ ہے مکے سے چھ میل پر اور وہاں عرب کا بازار لگا کرتا تھا اور شامہ اور طفیل دو پہاڑ ہیں مکے کی زمین میں

(۸) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِیْنَۃِ ضِعْفَیْ مَا جَعَلْتَ بِمَکَّۃَ مِنَ الْبَرَکَۃِ اَخْرَجَہُ الثَّلٰثَۃُ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یعنے دعا کی کہ الٰہی مدینے میں مکے سے دونی برکت دے تینوں اس کے راوی ہیں

(۹) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِیَ بِاَوَّلِ الثَّمَرِ قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَفِیْ ثِمَارِنَا وَفِیْ مُدِّنَا وَفِیْ صَاعِنَا بَرَکَۃً مَعَ بَرَکَۃٍ اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ وَخَلِیْلُکَ وَاِنِّیْ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ وَاِنَّہٗ دَعَاکَ لِمَکَّۃَ وَاَنَا اَدْعُوْکَ لِلْمَدِیْنَۃِ لِمِثْلِ مَا دَعَاکَ لِمَکَّۃَ وَمِثْلِہٖ مَعَہٗ ثُمَّ یَدْعُوْہُ اَصْغَرَ مَنْ یَحْضُرُہٗ مِنَ الْوِلْدَانِ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَمَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تھا کہ جبکوئی پہلا پھل آپ کے پاس لاتا تو یوں دعا کرتے الٰہی برکت دے ہم کو ہمارے مدینہ میں اور ہمارے پھل میں اور ہمارے مُدّ میں اور ہمارے صاع میں برکت پر برکت الٰہی ابراہیم علیہ السلام تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر اور تیرا دوست ہے اور میں تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہوں اور البتہ اُس نے تجھ سے مکے کیواسطے دعا کی تھی اور میں تجھ سے مدینے کیواسطے دعا کرتا ہوں جیسے اُس نے تجھ سے مکے کے لیئے دعا کی اور اس کے ساتھ اس کے برابر اور بھی پھر جو چھوٹا لڑکا وہاں موجود ہوتا اُسکو وہ پھل دیتے مسلم اور مالک اور ترمذی اسکے راوی ہیں صاع اور مد دونوں پیمانے کے نام ہیں اور مراد اس سے اناج کی برکت ہے

(۱۰) وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَلٰی اَنْقَابِ الْمَدِیْنَۃِ مَلَائِکَۃٌ لَا یَدْخُلُھَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ اَخْرَجَہُ الثَّلٰثَۃُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَزَادَ مُسْلِمٌ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَاْتِی الْمَسِیْحُ الدَّجَّالُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَھِمَّتُہُ الْمَدِیْنَۃَ حَتّٰی یَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تُصْرَفُ الْمَلَائِکَۃُ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ وَجْھَہٗ قِبَلَ الشَّامِ وَھُنَالِکَ یَھْلِکُ اَلنَّقْبُ الْمَضِیْقُ بَیْنَ الْجَبَلَیْنِ وَقَوْلُہٗ یَنْزِلُ دُبُرَ اُحُدٍ اَیْ خَلْفَہٗ ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ کی راہوں پر فرشتے متعین ہیں نہ اس میں طاعون داخل ہوگی اور نہ دجال تینوں اور ترمذی اس کے راوی ہیں اور مسلم نے زیادہ کیا ہے کہ دجال پورب کیطرف سے آویگا اور اُسکا قصد مدینے کا ہوگا یہانتک کہ پہاڑ احد کے پیچھے اترے گا پھر فرشتے اُسکا منہ پھیر دیں گے شام کیطرف اور وہیں جاکر ہلاک ہوجاویگا اور نقب کہتے ہیں تنگ راہ کو جو دو پہاڑوں کے درمیان ہو اور دُبر احد سے یہ مراد ہے کہ احد کے پیچھے

(۱۱) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَیَطَؤُہُ الدَّجَّالُ

إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ نَقْبٌ مِنْ أَنْقَابِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا فَيَنْزِلُ السَّبْخَةَ ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا شہر نہیں جسکو دجال نہ روندے گا یعنے سب جگہ اسکا عمل ہوجائیگا سوائے مکے اور مدینے کے اس کے دروازوں میں سے کوئی دروازہ ایسا نہ ہوگا جس پر فرشتے قطار باندھے نگہبانی نہ کرتے ہوں پھر دجال آویگا مدینے کے قریب شور زمین میں پھر مدینہ اپنے سب لوگوں کے ساتھ کانپے گا تین بار تو نکل جاوینگے دجال کیطرف سب کافر اور منافق شیخین اسکے راوی ہیں

(۱۲) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي أَخْرَجَهُ الثَّلَاثَةُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کے درمیان ایک باغ ہے بہشت کے باغوں میں سے اور میرا منبر میرے حوض پر ہوگا یعنے قیامت میں تینوں اسکے راوی ہیں

(۱۳) **وَعَنِ** الْخُدْرِيِّ قَالَ تَمَارَى رَجُلَانِ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ وَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مَسْجِدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَسْجِدِي هَذَا أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَهَذَا لَفْظُهُ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** خدری سے روایت ہے کہ دو مرد جھگڑے اس مسجد کے حق میں جو تقوی پر بنائی گئی یعنے وہ مسجد کونسی ہے تو ایک مرد نے کہا کہ وہ مسجد قبا ہے اور ایک مرد نے کہا کہ وہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ میری ہی مسجد ہے مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور یہ الفاظ ترمذی کے ہیں

(۱۴) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَخْرَبُ قَرْيَةٍ مِنْ قُرَى الْإِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِينَةُ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کے شہروں میں سب سے مدینہ پیچھے خراب ہوگا یعنے جب مدینے کے سوا کہیں اسلام نہ رہے اس وقت مدینہ ویران ہوگا ترمذی اسکے راوی ہیں

(۱۵) **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَافِي السِّبَاعُ وَالطَّيْرُ وَآخِرُ مَنْ يَحْشُرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وُحُوشًا حَتَّى إِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلَى وُجُوهِهِمَا أَخْرَجَهُ الثَّلَاثَةُ الْعَوَافِي جَمْعُ عَافِيَةٍ وَهِيَ كُلُّ طَالِبٍ مِنْ سَبُعٍ وَطَيْرٍ وَدَابَّةٍ وَغَيْرِ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّهُ كَثُرَ اسْتِعْمَالُهُ وَغَلَبَ عَلَى السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ وَيُعَنَّى الرَّاعِي بِالْغَنَمِ إِذَا دَعَاهَا لِتَعُودَ إِلَيْهِ **ترجمہ** اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑ جاویں گے مدینے کو اچھی حالت پر رہیں گے وہاں کمر وحشی جانور اور چڑیاں اور چوپائے جمع ہونے والوں میں دو بکریاں چرانے والے ہونگے مزینہ کی قوم سے ارادہ کریں گے مدینے کا

کہ آواز دیکر وہاں کی بکریاں ہانک لیجائیں سو وے مدینے میں وحشی جانوروں کو پاویں گے یہانتک کہ جب وہ ثنیۃ الوداع پر پہونچیں گے تو دونوں سمت کے بل گر پڑینگے یعنے مرجائیں گے تینوں اسکے راوی ہیں عوانی جمع عافیہ کی اور اسکے معنے ہیں طلب کرنے والا درندہ ہو یا پرندہ یا چوپایہ وغیرہ لیکن اکثر استعمال میں درندے اور پرندوں کو کہتے ہیں اور ینعق الراعی بالغنم کے معنے ہیں کہ چرواہا بکریوں کو بلائے تاکہ اس کیطرف مڑ آئیں ف ثنیۃ الوداع ایک ٹیلہ کا نام ہے پاس مدینے کے اسحدیث میں خبر ہے کہ قیامت کے قریب مدینہ اجاڑ ہوجاوے گا

(۱۶) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَاْزِرُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَاْزِرُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ لَيَاْزِرُ اَىْ يَنْضَمُّ وَيَلْتَجِئُ ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر ایمان سمٹ جاویگا مدینے کی طرف جیسے سانپ سمٹ جاتا ہے اپنے بل کیطرف شیخین اسکے راوی ہیں لیازر کے معنے ہیں کہ جڑ جاویگا اور جگہ پکڑے گا ف قیامت کے وقت کفر کا ہر طرف غلبہ ہوگا آخر سب ملکوں کے ایماندار سب طرفوں سے سمٹ کر مدینے میں امام مہدی کے پاس جمع ہوں گے۔

(۱۷) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَمَّى اللّٰهُ الْمَدِيْنَةَ طَابَةَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر اللہ تعالیٰ نے مدینے کا نام طابہ رکھا ہے مسلم اس کے راوی ہیں

(۱۸) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اِلٰى جُدُرَاتِ الْمَدِيْنَةِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَهٗ وَاِنْ كَانَ عَلٰى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ اَوْضَعَ اَىْ اَسْرَعَ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تھا کہ جب سفر سے آتے اور مدینہ کی دیواریں دیکھتے تو اپنی سواری کو جلدی چلاتے اور اگر چوپائے پر ہوتے تو اسکو مدینے کی محبت سے چھیڑتے اور ہلاتے بخاری اور ترمذی اسکے راوی ہیں اوضع کے معنے ہیں جلدی کرنے کے

(۱۹) وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوْكَ تَلَقَّتْهُ رِجَالٌ مِّنَ الْمُخَلَّفِيْنَ فَاَتَوْا رُعْيَانًا اَخْرَجَ بَعْضُ مَرْكَبِهٖ مَعَهُ اَنْفَهُ فَاَزَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اللِّثَامَ عَنْ وَجْهِهٖ وَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ غُبَارَهَا شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ وَاَرَاهُ ذَكَرَ مِنَ الْجُذَامِ وَالْبَرَصِ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ ترجمہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ تبوک سے پھرے تو پیچھے رہنے والوں میں سے بعضے لوگ آپ کو آگے مڑ کر جانے انہوں نے غبار اڑائی تو آپ کے ساتھیوں سے بعضوں نے اپنی ناک ڈھانک لی تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چہرے سے پردہ اٹھایا اور فرمایا قسم ہے اس ذات کی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ مدینے کی غبار شفا ہے ہر بیماری سے اور میں خیال کرتا ہوں کہ ذکر کیا کہ شفا کوڑھ اور سفید داغ سے رزین اسکے راوی ہیں

مسجد قباء

مسجد قبا کا ذکر

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَزُوْرُ مَسْجِدَ قُبَاءَ كُلَّ سَبْتٍ رَاكِبًا وَمَاشِيًا وَيُصَلِّيْ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تھا کہ ہر ہفتے کے دن مسجد قبا کی زیارت کو جاتے کبھی سوار اور کبھی پیادہ اور اس میں دو رکعتیں نماز پڑھتے چھوں اسکے راوی ہیں سوائے ترمذی کے۔

(۲) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ حَتّٰى يَاْتِيَ مَسْجِدَ قُبَاءَ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ كَانَ لَهٗ كَعِدْلِ عُمْرَةٍ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو نکل کر چلے یہانتک کہ مسجد قبا میں پہونچے پھر وہاں دو رکعتیں نماز پڑھے تو اسکو عمرہ کے برابر ثواب ہوتا ہے ترمذی اسکے راوی ہیں

جبل احد

احد پہاڑ کا ذکر

(۱) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اُحُدًا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ احد ایسا پہاڑ ہے کہ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں تینوں اور ترمذی اس کے راوی ہیں ف احد ایک پہاڑ ہے قریب مدینے طیبہ کے۔

العقیق وذو الحلیفۃ

عقیق اور ذو الحلیفہ کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ مُعَرَّسِهٖ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِيْ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ قَالَ مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ وَقَدْ اَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمُنَاخِ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُنِيْخُ بِهٖ يَتَحَرّٰى مُعَرَّسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بِبَطْنِ الْوَادِيْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَسَطًا مِنْ ذٰلِكَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ وَالتَّحَرِّيْ اَلْقَصْدُ وَالْاِعْتِمَادُ لِتَحْقِيْقِ الْغَرَضِ الْمَطْلُوْبِ وَالْمُعَرَّسُ مَوْضِعُ التَّعْرِيْسِ وَهُوَ نُزُوْلُ الْمُسَافِرِ اٰخِرَ اللَّيْلِ نُزْلَةً لِلْاِسْتِرَاحَةِ وَالتَّنْوِيْرِ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں نظر آیا اور حالانکہ آپ ذو الحلیفہ کے نالے کے اندر پچھلی رات کو اتر کر سوئے ہوئے تھے سو آپ سے کہا گیا کہ مقرر آپ بابرکت میدان میں ہو کہا موسی بن عقبہ نے کہ سالم نے ہمارے ساتھ اونٹ بٹھائے اس جگہ مسجد سے جہاں عبد اللہ سواری بٹھایا کرتے تھے اور قصد کرتے تھے اس جگہ جہاں حضرت نے پچھلی رات کو اترا کرتے تھے اور وہ جگہ اس مسجد سے نیچے ہے جو نالے کے اندر ہے اسکے اور قبلہ کے درمیان برابر شیخین اسکے راوی ہیں اور تحری قصد اور اعتماد کو واسطے غرض تحقیق مطلوب کے اور معرس تعریس کی جگہ کو کہتے ہیں اور اس کے معنے ہیں اترنا مسافر کا پچھلی رات کو واسطے آرام اور سونے کے۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِوَادِي الْعَقِيْقِ يَقُوْلُ اَتَانِيْ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّيْ فَقَالَ صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے روایت کی ابن عمر رض سے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اور حالانکہ آپ عقیق کے نالے میں تھے کہ آیا میرے پاس ایک آنیوالا میرے رب کیطرف سے سو اس نے کہا کہ نماز پڑھ اس مبارک نالے میں اور کہہ کہ داخل ہوا عمرہ حج میں بخاری اور ابوداود اس کے راوی ہیں ف وادی عقیق ایک نالے کا نام ہے مکہ اور مدینہ کی راہ میں اور ذوالحلیفہ بھی ایک جگہ کا نام ہے یا مدینے کے مدینے والے وہاں سے احرام باندھتے ہیں

(۴) وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يُّجَاوِزَ الْعَرْسَ اِذَا قَفَلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى يُصَلِّيَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ اَوْ مَا بَدَا لَهٗ لِاَنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَرَّسَ بِهٖ وَهُوَ عَلٰى بِسْتَةِ اَمْيَالٍ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ مالک سے روایت ہے کہ کہا کہ نہیں لائق ہے کسیکو کہ حضرت کو معرس سے آگے بڑھے جبکہ مدینے کی طرف پلٹے یہانتک کہ اس میں دو رکعت نماز پڑھے یا جس قدر چاہے واسطے کہ مجھکو حدیث پہونچی کہ حضرت پچھلی رات کو وہاں اترتے تھے اور وہ جگہ مدینے سے چھ میل ہے ابوداود اس کے راوی ہیں ف یہ معرس حضرت کی ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس ہے

اَلْفَرْعُ الثَّالِثُ فِيْ فَضْلِ اَمَاكِنَ مُتَعَدِّدَةٍ مِّنَ الْاَرْضِ

تیسری فرع زمین کے کئی مکانوں کی فضیلت کے بیان میں

اَلْحِجَازُ
حجاز کا بیان

(۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الدِّيْنَ لَيَاْرِزُ اِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَاْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِيَّةِ مِنْ رَاْسِ الْجَبَلِ اِنَّ الدِّيْنَ بَدَاَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا كَمَا بَدَاَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ وَهُمُ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ سُنَّتِيْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ لَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ اَيْ لَيَعْتَصِمَنَّ وَيَلْتَجِيَنَّ وَالْاَرْوِيَّةُ الْوَاحِدَةُ مِنْ شِيَاهِ الْجَبَلِ ترجمہ عمرو بن عوف رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ دین عرب کے ملک کیطرف سمٹ جاویگا جیسے سانپ اپنے بل کیطرف سمٹ جاتا ہے اور البتہ ٹھکانا پکڑیگا دین ملک حجاز میں جیسے جگہ پکڑتی ہے پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی پر اور شروع ابتدا میں دین اسلام ظاہر ہوا مسافر کی طرح پھر آخر کو ویسا ہی ہو جاویگا جیسے پہلے تھا سو خوشی ہو جیو مسافروں کو اور وہ لوگ وہی ہیں جو درست کرتے ہیں جو لوگوں نے میری سنت بگاڑی ترمذی اسکے راوی ہیں لیعقلن الدین کے معنے میں ہاتھ ماریگا اور جگہ پکڑے گا اور حمایت میں رہیگا اور اروی ایک پہاڑی بکری کو کہتے ہیں

۲ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ غِلَاظُ الْقُلُوْبِ وَالْجَفَاءُ فِي اَهْلِ الْمَشْرِقِ وَالْاِيْمَانُ فِي اَهْلِ الْحِجَازِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دلوں کی سختی مشرق کے لوگوں میں ہے اور ایمان حجاز کے لوگوں میں ہے مسلم اس کے راوی ہیں ف مدینے سے مشرق کیطرف مضر کی قوم رہتی تھی وہ نہایت سخت لوگ ہیں عرب میں حجاز اس ملک کا نام ہے جس میں مکہ اور مدینہ ہے

جَزِيْرَةُ الْعَرَبِ
عرب کے جزیرے کا ذکر

(۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ اَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ التَّحْرِيْشُ الْاِغْرَاءُ وَاِيْقَاعُ الْفِتَنِ بَيْنَ النَّاسِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر شیطان کی آس ٹوٹ گئی اس سے کہ اب نمازی لوگ عرب کے ٹاپو میں اس کو پوجیں لیکن ان میں فتنہ اور فساد ڈالنے کا اسکو قابو ہے مسلم اس کے راوی ہیں۔ تحریش کے معنے ہیں جوش دلانا اور لوگوں کے درمیان فساد ڈلوانا ف شیطان پرستی سے مراد بت پرستی ہے عرب کے ملک میں بت پرستی کبھی نہیں ہوگی البتہ فتنہ و فساد بہت ہوئے اور ہونگے اس حدیث سے عرب کی بڑائی ثابت ہوئی

۲ - وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعُ دِيْنَانِ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَحَصَرَ عَنْ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَتّٰى اَتَاهُ الْيَقِيْنُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ فَاَجْلَا يَهُوْدَ خَيْبَرَ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَقَالَ وَقَدْ اَجْلَا عُمَرُ يَهُوْدَ نَجْرَانَ وَفَدَكَ وَاَمَّا يَهُوْدُ خَيْبَرَ فَخَرَجُوْا مِنْهَا لَيْسَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ وَلَا مِنَ الْاَرْضِ شَيْءٌ وَاَمَّا يَهُوْدُ فَدَكَ فَكَانَ لَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ وَنِصْفُ الْاَرْضِ قِيْمَةً مِنْ ذَهَبٍ وَوَرِقٍ وَاِبِلٍ وَحِبَالٍ وَاَثَاثٍ ثُمَّ اَعْطَاهُمُ الْقِيْمَةَ وَاَجْلَاهُمْ مِنْهَا اَلْفَحْصُ اَلْبَحْثُ عَنْ حَقِيْقَةِ الْاَمْرِ وَكَشْفُهُ وَالْيَقِيْنُ ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عرب کے جزیرے میں دو دین جمع نہ ہونگے یعنے عرب کے ملک میں کوئی کافر نہ رہنے پائے کہا ابن شہاب نے کہ عمر فاروق نے اس بات کی تحقیق کی یہانتک کہ ان کو یقین آیا اور دل ٹھنڈا ہوا کہ بے شک حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے تو انہوں نے یہود کو خیبر سے نکالدیا مالک اس کے راوی ہیں اور کہا کہ عمر فاروق نے نجران اور فدک کے یہود کو بھی جلاوطن کیا پھر خیبر کے یہود تو وہاں سے خالی ہاتھ نکلے پھلوں اور زمینوں سے کوئی چیز ان کو نہ ملی اور لیکن فدک کے یہود سوان کو آدھے پھل اور آدھی زمین کی قیمت اور اونٹوں اور رسیوں اور پالانوں کی قیمت سونے چاندی سے دی پھر ان کو قیمت دیکر وطن سے نکالدیا اور فحص کے معنے ہیں کسی کام کی حقیقت دریافت کرنا اور اسکا کھولنا اور الیقین کے معنے ہیں یقین۔

۳۔ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَاُخْرِجَنَّ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ فَلَا اَتْرُکُ فِیْھَا اِلَّا مُسْلِمًا قَالَ سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ جَزِیْرَۃُ الْعَرَبِ مَا بَیْنَ الْوَادِیْ اِلٰی اَقْصَی الْیَمَنِ اِلٰی تُخُوْمِ الْعِرَاقِ اِلَی الْبَحْرِ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ ضرور میں نکال دوں گا یہود اور نصاریٰ کو عرب کے ٹاپو سے سو میں مسلمان کے سوا اس میں کسی کو نہ چھوڑوں گا کہا سعید بن عبد العزیز نے کہ عرب کا ٹاپو وہ ملک ہے جو وادی القریٰ سے یمن کی پرلی طرف تک ہوا اور عراق کے کناروں سے سمندر تک مسلم اور ابوداود اور ترمذی اسکے راوی ہیں

اَلْیَمَنُ
یمن کا ذکر

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَتَاکُمْ اَھْلُ الْیَمَنِ ھُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَۃً وَاَلْیَنُ قُلُوْبًا اَلْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالْحِکْمَۃُ یَمَانِیَۃٌ وَرَاْسُ الْکُفْرِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُیَلَاءُ فِیْ اَھْلِ الْاِبِلِ وَالسَّکِیْنَۃُ وَالْوَقَارُ فِیْ اَھْلِ الْغَنَمِ اَخْرَجَہُ الثَّلٰثَۃُ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلْاَفْئِدَۃُ جَمْعُ فُؤَادٍ اَلْخُیَلَاءُ اَلْکِبْرُ وَالْفُحْشُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یمن والے تمہارے پاس آئے ان کے دل نرم اور ملائم ہیں عمدہ ایمان یمن والوں کا اور حکمت بھی یمنی ہے اور چوٹی کفر کی مشرق کیطرف ہے اور فخر اور بڑائی مارنا اور تکبر کرنا اونٹ والوں میں ہے اور غریبی اور چین بکری والوں میں ہے تینوں اور ترمذی اسکے راوی ہیں افئدہ جمع فواد کی ہے دل کو کہتے ہیں اور خیلاء کے معنے تکبر اور خود پسندی ف اکثر فتنے فساد مشرق کیطرف سے ہوئے دجال بھی اسطرف سے نکلیگا پھر فرمایا کہ جانوروں کی صحبت کی بھی تاثیر ہوتی ہے شتربان اکثر بدخلق سخت ہوتے ہیں اور بکری چرانے والے اکثر مسکین نرم دل ہوتے ہیں سو اسلئے پیغمبروں نے بکریاں چرائیں ہیں اور حکمت اس علم کو کہتے ہیں جس سے دین و دنیا آراستہ ہو جائے حدیث میں بڑی فضیلت ہے یمن والوں کی

اَلشَّامُ
ملک شام کا ذکر

(۱) عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سَتَکُوْنُ ھِجْرَۃٌ بَعْدَ ھِجْرَۃٍ فَخِیَارُ اَھْلِ الْاَرْضِ اَلْزَمُھُمْ مُھَاجَرَ اِبْرَاھِیْمَ وَیَبْقٰی فِیْ کُلِّ اَرْضٍ اِذْدِرَاکَ شَرَارُ اَھْلِھَا تَلْفِظُھُمْ اَرْضُوْھُمْ تَقْذَرُھُمْ نَفْسُ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَیَحْشُرُھُمْ اِلَی النَّارِ مَعَ الْقِرَدَۃِ وَالْخَنَازِیْرِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤٗدَ وَتَلْفِظُھُمْ اَیْ تَقْذِفُھُمْ کَمَا تَرٰی اللَّفَاظَۃَ مِنَ الْفَمِ وَقَوْلُہٗ تَقْذَرُھُمْ نَفْسُ اللّٰہِ مَعْنَاہُ یَکْرَہُ اللّٰہُ خُرُوْجَھُمْ اِلَیْھَا وَمَقَامَھُمْ بِھَا فَلَا یُوَفِّقُھُمْ لِذٰلِکَ فَیُصِیْرُوْا بِالرَّدِّ وَتَرْکِ الْقَبُوْلِ کَالشَّیْءِ الَّذِیْ تَقْذَرُہٗ فَلَا تَقْبَلُہٗ ترجمہ ابن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی سو زمین والوں میں بہتر وہی شخص ہوگا جو ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت گاہ کو لازم پکڑے گا یعنے ملک شام کو اور اس وقت ہر زمین میں وہی لوگ باقی رہجائیں گے جو اہل زمین میں بدتر ہونگے ان کی زمین ان کو پھینکدے گی اسے عزوجل کا نفس پاک ان کو برا جانیگا اور ان کا حشر آگ کیطرف بندروں اور سوروں کے ساتھ ہوگا ابوداؤد اس کے راوی

ہیں معظم کے معنے ہیں کہ ان کو پھینکدیگا جیسے لفظ منہ سے پھینکا جاتا ہے اور تقدیر ہم نفس اسد کے معنے ہیں کہ برا جانیگا اللہ اسکے نکلنے کو طرف اسکی اور اسکے تیرنے کو ساتھ اسکے سو اسکو اسکی توفیق نہ دیگا تو ہو جائیں کے ساتھ رد ہونے اور قبول نہ ہونے کی مثل اس چیز کے کہ نفس اسکو گندی جانتا ہے اور نہیں قبول کرتا۔

۲۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا يَوْمًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نُؤَلِّفُ الْقُرْاٰنَ فِي الرِّقَاعِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لِلشَّامِ فَقُلْتُ لِمَ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لِاَنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ بَاسِطَةٌ اَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے کہ ہم ایک روز حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس قرآن کو چمڑے کے ٹکڑوں میں جمع کر رہے تھے سو فرمایا کہ خوشی ہو جیو شام والوں کو میں نے کہا یا رسول اللہ کیوں فرمایا اسواسطے کہ فرشتوں نے اسکو اپنے پروں سے ڈھانکا ہوا ہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۳۔ وَعَنِ ابْنِ جَوَالٍ الْاَزْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَيَصِيْرُ الْاَمْرُ اِلٰى اَنْ تَكُوْنُوْا اَجْنَادًا مُجَنَّدَةً جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ فَقُلْتُ خِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ قَالَ عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَاِنَّهَا خِيَرَةُ اللّٰهِ مِنْ اَرْضِهٖ يَجْتَبِيْ اِلَيْهَا خِيَرَتَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ فَاَمَّا اِنْ اَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ وَاسْقُوْا مِنْ غُدُرِكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ تَوَكَّلَ لِيْ بِالشَّامِ وَاَهْلِهٖ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَوْلُهٗ خِرْ لِيْ بِكَسْرِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ اَيْ اِخْتَرْ لِيْ الْاَصْلَحَ وَالْاِجْتِبَاءُ الْاِخْتِيَارُ وَالْاِصْطِفَاءُ ترجمہ ابن جوال رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب ہے انجام کار یہ ہوگا کہ تم کئی گروہ ہو جاؤ گے ایک گروہ شام میں ہوگا اور ایک گروہ یمن اور ایک گروہ عراق میں تو میں نے کہا یا رسول اللہ میرے لیے اختیار کرو اگر میں یہ وقت پاؤں تو کس فوج کے ساتھ ہوں فرمایا سو تو اپنے اوپر لازم جان شام کو کہ وہ خدا کی چیدہ اور بہتر زمین ہے چنے جاتے ہیں طرف اسکی بندے اسکے اور اگر تم نہ مانو پھر تم اپنے اوپر یمن کو لازم پکڑو اور پانی پلاؤ اپنے حوضوں سے سواسطے کہ اللہ تعالے ضامن ہوا ہے میرے لیے شام کا اور وہاں کے رہنے والوں کا۔ ابوداؤد اس کے راوی ہیں اور خرلی ساتھ زیر خ نقطے دار کے یعنے میرے لیے بہتر جگہ منتخب کرو کہ میں وہاں رہوں اور اجتبا کے معنی ہیں پسند کرنا اور چن لینا۔

۴۔ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوْطَةِ اِلٰى جَانِبِ مَدِيْنَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ وَهِيَ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ اَخْرَجَهَا اَبُوْدَاوٗدَ وَالْمُرَادُ بِالْفُسْطَاطِ هُنَا الْبَلَدُ الْجَامِعُ لِلنَّاسِ وَالْمَلْحَمَةُ الْحَرْبُ وَالْقِتَالُ وَالْغُوْطَةُ اِسْمٌ لِلْبَسَاطِيْنِ وَالْمِيَاهِ الَّتِيْ عِنْدَ دِمَشْقَ وَهِيَ غُوْطَةُ دِمَشْقَ ترجمہ ابوالدرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کا خیمہ لڑائی کے دن غوطہ میں ہوگا اس شہر کی جانب میں جسکو دمشق کہا جاتا ہے اور وہ شام کے سب شہروں میں بہتر ہے ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور مراد فسطاط سے اس جگہ شہر ہے جس میں بہت آدمی

جمع ہوں اور لحمہ لڑائی کو کہتے ہیں اور غوطہ نام ہے ان باغوں اور پانیوں کا جو دمشق کے پاس ہیں اور وہ غوطہ دمشق کا کہلاتا ہے۔

۵۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَيَاتِي مَلِكٌ مِنْ مُلُوكِ الْعَجَمِ فَيَظْهَرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا إِلَّا دِمَشْقَ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عبد الرحمن بن سلیمان سے روایت ہے کہا کہ عجم کے بادشاہوں سے ایک بادشاہ آویگا سو وہ سب شہروں پر غالب ہو جاویگا سوائے دمشق کے ابوداود اسکے راوی ہیں

بَيْتُ الْمُقَدَّس
بیت المقدس کا ذکر

(۱) عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفْتِنَا فِي بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَقَالَ ائْتُوْهُ فَصَلُّوْا فِيْهِ فَإِنْ لَمْ تَأْتُوْهُ فَابْعَثُوْا زَيْتًا يُسْرَجُ فِي قَنَادِيْلِهِ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ میمونہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہا کہ یا حضرت ہم کو بیت المقدس کا حکم بتلایئے فرمایا کہ وہاں جاؤ اور اس میں نماز پڑھو اور اگر وہاں نہ جاؤ تو تیل بھیجو جو اسکی قندیلوں میں جلایا جاوے ابوداود اس کے راوی ہیں

وَجّ
وج کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِنَّ صَيْدَ وَجٍّ وَعِضَاهَهُ حَرَمٌ مُحَرَّمٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَوَجٌّ وَادٍ بَيْنَ الطَّائِفِ وَمَكَّةَ قَالَ الْخَطَّابِيُّ وَلَا أَعْلَمُ لِتَحْرِيْمِهِ مَعْنًى إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى سَبِيْلِ الْحِمٰى لِيَتَوَفَّرَ مَنَافِعُ الْمُسْلِمِيْنَ أَوْ أَنَّهُ حُرِّمَ وَقْتًا مَخْصُوْصًا ثُمَّ أُحِلَّ يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ قَوْلُهُ فِيْ جَامِعِ الْأُصُوْلِ قَبْلَ نُزُوْلِهِ الطَّائِفَ لِحِصَارِ ثَقِيْفٍ ثُمَّ عَادَ الْأَمْنُ فِيْهِ إِلَى الْإِبَاحَةِ ترجمہ ابن زبیر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وج کا شکار اور درخت حرم ہے اللہ تعالے نے حرام کر دیا ہے ابوداود اسکے راوی ہیں وج ایک نالہ ہے طائف اور مکے کے درمیان کہا خطابی نے کہ میں اسکے حرام ہونے کے کوئی معنی نہیں جانتا یعنے وہ حرام نہیں مگر یہ کہ بطور رکھ اور رہنے کے ہو کہ اس سے مسلمانوں کو ایک قسم کا فائدہ پہونچے اور یا یہ کہ آپ نے ایک خاص وقت میں حرام کیا ہو پھر حلال کر دیا ہو۔ دلالت کرتا ہے اس پر قول ابن اثیر کا جامع الاصول میں پہلے اترنے آپکے طائف میں واسطے محاصرہ ثقیف کے پھر بدستور مباح ہو گیا

مَسْجِدُ الْعُشَّارِ
مسجد عشار کا بیان

(۱) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعُشَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُهَدَاءَ لَا يَقُوْمُ مَعَ شُهَدَاءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ الْمَسْجِدُ بِالْأَبْلَةِ مِمَّا يَلِي الْبَصْرَةَ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ مقرر خدا تعالے قیامت کے دن مسجد عشار سے شہید لوگ اٹھائیگا کہ انکے سوا بدر کے شہیدوں کے ساتھ کوئی برابر نہ ہوگا۔ ابوداود اس کے راوی ہیں اور کہا کہ یہ مسجد ابلہ میں ہے متصل بصرے کے۔

انہار مخصوصہ

خاص نہروں کا بیان

۱۱ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سَیْحَانُ وَجَیْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّیْلُ کُلٌّ مِّنْ اَنْھَارِ الْجَنَّۃِ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سیحان اور جیحان اور فرات اور نیل ہر ایک بہشت کی نہروں میں سے ہے اس کے راوی مسلم ہیں ف سیحون اور جیحون ترکستان میں ہیں اور فرات عراق میں اور نیل مصر میں یعنے ان نہروں کا پانی بہشت کے پانی کے مشابہ ہے یا یہ کہ ان نہروں کی امداد وہاں سے ہوتی ہے واللہ اعلم بالصواب

قَدْ تَمَّتْ ثَلٰثَۃُ اَرْبَاعِ الْکِتَابِ بِفَضْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی الْمُیَسِّرِ لِلصِّعَابِ

یہاں تین ربع کتاب کے تمام ہوئے ساتھ فضل اللہ کے جو مشکلوں کا آسان کرنے والا ہے

اَلْبَابُ السَّابِعُ فِیْ فَضَائِلِ اَعْمَالٍ وَّاَقْوَالٍ مُّتَفَرِّقَۃٍ وَفِیْہِ ثَلٰثَۃُ فُصُوْلٍ

ساتواں باب فضائل اعمال واقوال متفرقہ کے بیان میں اور اس میں تین فصل ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ فَضْلِ صَلَوَاتٍ مَّخْصُوْصَۃٍ

پہلی فصل خاص نمازوں کے فضائل کے بیان میں

۱۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَۃُ اِلَی الْجُمُعَۃِ وَرَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ کَفَّارَاتٌ لِّمَا بَیْنَھُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْکَبَائِرُ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک کے درمیان کے گناہوں کا اتار ہیں جب تک کبیرے گناہ ظاہر نہ ہوں مسلم اور ترمذی اس کے راوی ہیں ف معلوم ہوا کہ نیکیاں صرف صغیرے گناہوں کو دور کرتی ہیں بشرطیکہ کبیرے گناہوں سے بچے اور کبیرے توبہ سے معاف ہوتے ہیں اور حق العباد آدمی کو معاف کرنے پر موقوف ہے

۲۔ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّی الصُّبْحَ فَھُوَ فِیْ ذِمَّۃِ اللّٰہِ فَلَا یَبِیْعَنَّکُمُ اللّٰہُ بِشَیْءٍ مِّنْ ذِمَّتِہٖ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَزَادَ رَزِیْنٌ فَاِنَّہٗ مَنْ یَّطْلُبْہُ یُدْرِکْہُ ثُمَّ لَا یُفْلِتْہُ ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح کی نماز پڑھے وہ اللہ کے امان میں آجاتا ہے سو کہیں ایسا نہ ہو کہ خدا تعالے مطالبہ کرے کسی باب میں اپنی امان کے سبب سو ترمذی اس کے راوی ہیں اور زیادہ کیا ہے رزین نے یہ کہ مقرر خدا جس کو ڈھونڈتا ہے پکڑ لیتا ہے پھر اس کو کبھی نہ چھوڑے گا۔

۳۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَآئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَآئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْاَلُهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَالنَّسَائِيُّ يَتَعَاقَبُوْنَ اَيْ يَجِيْءُ طَائِفَةٌ بَعْدَ طَائِفَةٍ اَيْ اِنَّ مَلَآئِكَةَ اللَّيْلِ تَصْعَدُ وَتَنْزِلُ مَلَآئِكَةُ النَّهَارِ وَبِالْعَكْسِ ترجمہ اور انہیں سے روایت کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں آگے پیچھے آتے جاتے ہیں فرشتے ہر ایک رات اور دن میں اور جمع ہوتے ہیں فجر اور عصر کی نماز میں پھر آسمان پر چڑھ جاتے ہیں وہ فرشتے جو رات کو تمہارے درمیان رہے تو خدا تعالیٰ اُن سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ تمہارا حال اُن سے زیادہ تر جانتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا تو فرشتے کہتے ہیں کہ ہم ان کو چھوڑ آئے نماز پڑھتے اور جاتے وقت پایا ان کو نماز پڑھتے تینوں اور نسائی اسکے راوی ہیں یتعاقبون یعنے گروہ بعد گروہ آتا ہے یعنے رات کے فرشتے چڑھتے ہیں اور دن کے فرشتے اترتے ہیں وبالعکس ف معلوم ہوا کہ ہر دن رات میں اخبار نویس فرشتوں کی دوبارہ بدلی ہوتی ہے اور بندوں کا حال دوبارہ دربار الٰہی میں حاضر ہوتا ہے مگر آدمی کو کچھ خیال نہیں کہ احکم الحاکمین کے جاسوس میری سب کارگذاری دوبارہ دربار الٰہی میں عرض کرتے ہیں ضعف ایمان کا سبب ہو جو غفلت میں عمر گذرتی ہے

۴۔ وَعَنْ عَمَّارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ عمارہ بن رویبہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آگ میں کبھی داخل نہیں ہوگا جس نے سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے نماز پڑھی یعنے نماز فجر اور عصر کی مسلم اور ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں

۵۔ وَعَنْ مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ فِيْ مُصَلَّاهُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى يُسَبِّحَ رَكْعَتَيِ الضُّحٰى لَا يَقُوْلُ اِلَّا خَيْرًا غُفِرَ لَهٗ خَطَايَاهُ اِنْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ التَّسْبِيْحُ هٰهُنَا وَالْهُوَ النَّافِلَةُ ترجمہ معاذ جہنی سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص فجر کی نماز کے بعد اپنے نماز پڑھنے کی جگہ بیٹھا رہے یہاں تک کہ چاشت کی دو رکعتیں پڑھے نیک بات کے سوا زبان سے نہ کہے تو خدا تعالےٰ اس کے گناہوں کو بخشدیتا ہے اگرچہ دریا کی جھاگ سے زیادہ ہوں ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور تسبیح سے مراد یہاں نفل نماز ہے

۶۔ وَعَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيْ لِلّٰهِ تَعَالٰى كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ قَالَتْ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ ترجمہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ نہیں جو ہر روز فرض کے سوا بارہ رکعتیں سنت خدا کے واسطے پڑھے مگر کہ خدا اسکے واسطے بہشت میں گھر بناتا ہے کہ ام حبیبہؓ نے سو میں نے

ان کو نہیں چھوڑا جب سے میں نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا بخاری کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں

ف اس حدیث میں بارہ رکعت سنت مؤکدہ کی فضیلت کا بیان ہے۔ یعنے دو رکعت سنت فجر کی چھ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی۔

۷۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يَسْهُوْ فِيْهِمَا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرے سو اچھی طرح وضو کرے۔ پھر دو رکعت نماز پڑھے ان میں بھولے نہیں تو خدا اس کے اگلے گناہ بخشدیتا ہے۔ ابوداود اس کے راوی ہیں

۸۔ وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُنَافِقِيْنَ شُهُوْدُ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَهُمَا اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ ترجمہ ابن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور منافقوں کے درمیان فرق عشا اور صبح کی نماز میں حاضر ہونا ہے وہ ان میں نہیں آسکتے مالک اس کے راوی ہیں۔

۹۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ اَخْرَجَهُ الْاَرْبَعَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نماز پڑھنا آدمی کا اپنے گھر میں افضل ہے اسکے نماز پڑھنے سے میری اس مسجد میں سوائے فرض نماز کے یعنے فرض نماز کا مسجد میں پڑھنا افضل ہے نسائی کے سوائے چاروں اسکے راوی ہیں۔

۱۰۔ وَعَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ يَرْفَعُهٗ قَالَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي الْفَلَاةِ اِذَا اَتَمَّهَا تَضَاعَفُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِي الْجَمَاعَةِ عَشْرَ اَمْثَالِهَا اَخْرَجَهٗ رَزِيْنٌ ترجمہ عبد الواحد سے مرفوع روایت ہے کہ نماز پڑھنا مرد کا بیابان میں جبکہ اسکو پورے طور پر ادا کرے جماعت کی نماز سے دونا ثواب رکھتا ہے مثل اس کی یعنے جس قدر جماعت کی نماز کا ثواب ہے اس سے دونا ثواب اسکو ملتا ہے رزین اسکے راوی ہیں

۱۱۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ وَالْفَذُّ الْفَرْدُ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کی نماز اکیلے آدمی کی نماز سے ستائیس درجے یا پچیس حصے افضل ہے ابوداود کے سوا چھیوں اسکے راوی ہیں اور فذ اکیلے کو کہتے ہیں

۱۲۔ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ثَلٰثَةٍ فِيْ قَرْيَةٍ وَّلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلٰوةُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ وَ

النَّسَائِيُّ وَزَادَ زَيْنٌ وَإِنَّ ذِئْبَ الْإِنْسَانِ الشَّيْطَانُ إِذَا خَلَا بِهِ أَكَلَهُ أَلَا يَسْتَحْوِذُ الْاِسْتِيلَاءُ عَلَى الشَّيْءِ وَ الْغَلَبَةُ ترجمہ ابودرداء سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تین آدمی گاؤں میں یا جنگل میں ہوں اور ان میں جماعت سے نماز نہ پڑھی جاوے، تو اس پر شیطان غالب ہو جاتا ہے سو لازم پکڑو اپنے اوپر جماعت کو بعد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور زین نے زیادہ کیا ہے کہ آدمی کا بھیڑیا شیطان ہے جب اسکو تنہا پاتا ہے تو کھا جاتا ہے۔ استحوذ کے معنے غلبہ کے ہیں

۱۳۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ يُصَلِّي فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا رَجُلٌ يَتَّجِرُ عَلٰى هٰذَا فَيُصَلِّي مَعَهُ فَقَامَ رَجُلٌ فَصَلّٰى مَعَهُ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ يَتَّجِرُ بِفَتْحِ الْمُثَنَّاةِ تَحْتُ وَإِسْكَانِ الْمُثَنَّاةِ فَوْقُ الْجِيْمِ أَيْ يُحَصِّلُ لِنَفْسِهِ بِالصَّلٰوةِ مَعَهُ مَكْسَبًا مِنَ الثَّوَابِ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے کہ ایک مرد آیا اور حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے سو وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا کوئی مرد ہے کہ اس پر سوداگری کرے اور اسکے ساتھ نماز پڑھے تو ایک مرد نے اٹھکر اسکے ساتھ نماز پڑھی۔ ابوداود اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور یتجر کے معنے ہیں کہ اسکے ساتھ نماز پڑھ کر اپنے واسطے ثواب حاصل کرے۔

۱۴۔ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ اللَّيْلَ كُلَّهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي مَالِكٌ وَأَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عشا کی نماز جماعت سے پڑھے تو گویا کہ وہ آدھی رات نفل پڑھتا رہا اور جو فجر کی نماز جماعت سے پڑھے تو گویا کہ وہ ساری رات نفل پڑھتا رہا مسلم اور مالک اور ابوداود اور ترمذی اسکے راوی ہیں

۱۵۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ لَا تَفُوْتُهُ تَكْبِيْرَةُ الْإِحْرَامِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بَرَاءَتَيْنِ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چالیس دن جماعت سے نماز پڑھے تکبیر تحریمہ اس سے فوت نہ ہو تو اللہ تعالے اسکے لیے دو براءتیں لکھتا ہے ایک براءت دوزخ سے اور ایک براءت نفاق سے ترمذی اسکے راوی ہیں

۱۶۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اَللّٰهُمَّ أَرْشِدِ الْأَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَوْلُهُ ضَامِنٌ أَيْ إِنَّ صَلٰوةَ الْمُقْتَدِيْنَ بِهِ فِي عُهْدَتِهِ وَصِحَّتِهَا مَعْدُوْدَةٌ بِصِحَّةِ صَلٰوتِهِمْ ضَامِنٌ لَهُمْ بِخِفَّةِ صَلٰوتِهِمْ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ بِهِ وَيَأْتَمِنُوْنَهُ عَلٰى أَوْقَاتِ صَلٰوتِهِمْ وَسِيَاجِهِمْ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ امام ضامن ہے

اور مؤذن امانتدار ہے الٰہی اماموں کو ہدایت کر اور مؤذنوں کو بخشدے ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں قول آپ کا ضامن ہے یعنی امام مقتدیوں کی نماز کا ضامن ہے اور انکی نماز کی صحت امام کی نماز کی صحت پر موقوف ہے تو وہ انکی نماز کی صحیح ہونے کا ضامن ہے اور مؤذن امانت دار ہے ان لوگوں کا جو اس پر اعتماد رکھتے ہیں اپنی نماز اور روزے کے وقتوں کا اس کو امانت دار جانتے ہیں۔

۱۷۔ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَةٍ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ وَفِيْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ ضِعْفًا وَذٰلِكَ اَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً اِلَّا رُفِعَتْ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَّحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ فَاِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ وَقِيْلَ مَا يُحْدِثُ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا لَمْ يَفُسْ اَوْ يَضْرِطْ وَلَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرد کی نماز جماعت میں اس کی گھر اور بازار کی نماز سے پچیس درجے زیادہ ہے اور اسکا سبب یہ ہے کہ جب آدمی نے اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کیطرف نکلا اس حال میں کہ نماز کے سوا اسکے نکلنے کا کوئی سبب نہ ہو تو ایسا شخص کوئی قدم نہیں چلتا مگر کہ خدا تعالیٰ اسکے سبب سے اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور اسکی جہت سے اسکا ایک گناہ دور کرتا ہے پھر جب نماز پڑھنے لگے تو ہمیشہ فرشتے اسکو دعا کرتے رہتے ہیں جب تک کہ اس مکان میں بیٹھا رہے جس میں نماز پڑھ چکا۔ فرشتے کہتے ہیں الٰہی اس پر مہر کر الٰہی اس پر رحم کر الٰہی اسکی توبہ قبول کر یہ وعدہ اس شرط پر ہے جب تک کہ مسجد میں کسیکو تکلیف نہ دیوے جب تک کہ مسجد میں دنیا کی بات نہ کہے یا وضو نہ ٹوٹے کسینے کہا کہ حدث سے کیا مراد ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا جب تک کہ گوز نہ کرے اور ہمیشہ تم میں سے ہر کوئی نماز ہی میں ہے جب تک کہ نماز کی انتظار کرتا رہے نسائی کے سوا چھوں اسکے راوی ہیں **ف** یعنے مسجد میں جتنی دیر جماعت کی انتظار میں گزرتی ہے وہ سب نماز ہی میں داخل ہے نماز کے انتظار کا ثواب بھی نماز کے برابر ملتا ہے بشرطیکہ سوائے انتظار نماز کے اور کسی کام کے واسطے مسجد میں نہ ٹھیرا ہو

۱۸۔ **وَعَنِ** ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اِنِّيْ لَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا مَا اُحَدِّثُكُمُوْهُ اِلَّا احْتِسَابًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الصَّلٰوةَ لَمْ يَرْفَعْ قَدَمَهُ الْيُمْنٰى اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً وَلَا وَضَعَ قَدَمَهُ الْيُسْرٰى اِلَّا حَطَّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً فَلْيُقَرِّبْ اَوْ لِيُبْعِدْ فَاِنْ اَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى فِيْ جَمَاعَةٍ غُفِرَ لَهٗ وَاِنْ اَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلّٰى بَعْضٌ وَبَقِيَ بَعْضٌ فَصَلّٰى مَا اَدْرَكَ وَاَتَمَّ مَا بَقِيَ كَانَ كَذٰلِكَ وَاِنْ اَتَى وَقَدْ صَلَّوْا فَصَلّٰى وَاَتَمَّ الصَّلٰوةَ كَانَ كَذٰلِكَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری مردم نے لگا سو اس نے کہا کہ میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں میں اسکو تم سے بیان نہیں کرتا مگر ثواب کے واسطے یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

سنا فرماتے تھے کہ جب تم میں کوئی اچھی طرح وضو کرے پھر نماز کو چلے تو اپنا داہنا پاؤں نہیں اٹھاتا مگر کہ خدا اس کے سبب سے اسکے لیے ایک نیکی لکھتا ہے اور وہ اپنا بایاں پاؤں نہیں رکھتا مگر کہ اسکی ایک بدی دور کرتا ہے سو چاہیے قریب ہووے یا دور رہے پھر اگر مسجد میں آوے اور اس میں جماعت سے نماز پڑھے تو اسکو بخش دیتا ہے اور اگر مسجد میں آوے اور کچھ نماز جماعت ہو چکی ہو اور کچھ باقی ہو پھر جو باوے سو پڑھے اور جو باقی ہو تمام کرے تو بھی اسکو اسی طرح ثواب ملتا ہے اور اگر مسجد میں آوے اور حالانکہ لوگ جماعت سے نماز پڑھ چکے ہوں پھر نماز پڑھے اور نماز تمام کرے تو بھی اسی قدر ثواب ملتا ہے ابوداؤد اسکے راوی ہیں

۱۹۔ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ مُتَطَھِّرًا اِلَی الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ کَانَ اَجْرُہٗ کَاَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ خَرَجَ اِلٰی تَسْبِیْحَۃِ الضُّحٰی لَا یَنْصِبُہٗ اِلَّا ذٰلِکَ کَانَ کَاَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلٰوۃٌ عَلٰی اِثْرِ صَلٰوۃٍ لَّا لَغْوَ بَیْنَھُمَا کِتَابٌ فِیْ عِلِّیِّیْنَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّصَبُ التَّعَبُ وَاللَّغْوُ اَلْھَذْرُ مِنَ الْقَوْلِ وَعِلِّیِّیْنَ اَعْلٰی مَکَانٍ فِی الْجَنَّۃِ ترجمہ ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خوب پاک ہو کر اپنے گھر سے فرض نماز کی طرف نکلے تو اس کو حاجی احرام والے کے برابر ثواب ہے اور جو شخص چاشت کے نفلوں کے لیے نماز کے سوائے اسکی تکلیف کا کوئی سبب نہ ہو تو اسکو عمرہ کرنے والے کے برابر ثواب ہو اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے جنکے درمیان کوئی لغو بات نہ ہو علیین میں لکھی جاتی ہے ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور نصب مشقت کو کہتے ہیں اور لغو بیہودہ بات کو کہتے ہیں اور علیین بہشت کا اعلیٰ درجہ ہے۔

۲۰۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَرَادَ بَنُوْ سَلِمَۃَ اَنْ یَّتَحَوَّلُوْا اِلٰی قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلَا تَحْتَسِبُوْنَ اٰثَارَکُمْ فَاَقَامُوْا اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ اَلْاِحْتِسَابُ اِدِّخَارُ الْاَجْرِ عِنْدَ اللّٰہِ بِفِعْلِ الْخَیْرِ وَالْاٰثَارُ اٰثَارُ مَشْیِھِمْ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ قوم بنوسلمہ نے ارادہ کیا مسجد نبوی کے پاس جا رہنے کا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے قدموں کو موجب ثواب نہیں جانتے بخاری اسکے راوی ہیں احتساب کے معنے ہیں خدا کے پاس ثواب کا جمع کرنا نیکی کرنے سے اور آثار سے مراد ان کے چلنے کا نشان ہے ف مطلب یہ ہے کہ ہر ہر قدم کے بدلے ثواب ملتا ہے اور جس قدر تم مسجد سے دور رہو گے اسیقدر زیادہ ثواب ملیگا پس اپنے قدیم مکان ہی میں رہے

۲۱۔ وَعَنْ بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بَشِّرِ الْمَشَّائِیْنَ فِی الظُّلَمِ اِلَی الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ اندھیری راتوں میں مسجدوں کیطرف چلتے ہیں ان کو بشارت دو پوری روشنی کی قیامت کے دن ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ فَضْلِ عِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ

دوسری فصل بیمار کی خبر پوچھنے کی فضیلت کے بیان میں

۱۔ فِیْہِ حَدِیْثُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَا مِنْ رَجُلٍ یَعُوْدُ مَرِیْضًا مُمْسِیًا وَحَدِیْثُ اَنَسٍ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَعَادَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ وَحَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ عَادَ مَرِیْضًا وَزَارَ اَخَاہُ فِی اللّٰہِ وَقَدْ مَرَّتْ ھٰذِہِ الْاَحَادِیْثُ فِیْ کِتَابِ الصُّحْبَۃِ مِنْ حَرْفِ الصَّادِ فِی الْفَصْلِ الثَّانِیْ عَشَرَ مِنْہُ فِیْ عِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ وَفَضْلِھَا ترجمہ حضرت علی کی حدیث ہے کہ جو کسی بیمار کی خبر کو جاوے شام کے وقت اور حدیث انس رضی کی کہ جو اچھی طرح وضو کرے اور اپنے بھائی مسلمان کی خبر کو جاوے اور حدیث ابوہریرہ رضی کی کہ جو اللہ کیواسطے کسی بیمار کی خبر پوچھے یا اپنے بھائی کی ملاقات کو جاوے اور پہلے گذر چکی ہیں یہ حدیثیں کتاب الصحبت میں حرف صاد کی بارہویں فصل میں بیمار کی عیادت اور اسکی فضیلت کے بیان میں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ فَضْلِ اَعْمَالٍ وَّاَقْوَالٍ مُشْتَرَکَۃِ الْاَحَادِیْثِ وَمُتَفَرِّقَۃٍ

تیسری فصل اعمال اور اقوال کی فضیلت میں جن میں مشترک اور متفرق حدیثیں آئی ہیں ❊

۱۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَاَصْبَحْتُ یَوْمًا قَرِیْبًا مِنْہُ وَنَحْنُ نَسِیْرُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ وَیُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ فَقَالَ لَقَدْ سَاَلْتَنِیْ عَنْ عَظِیْمٍ وَاِنَّہٗ لَیَسِیْرٌ عَلٰی مَنْ یَسَّرَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ تَعْبُدُ اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا وَتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِی الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَیْتَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی اَبْوَابِ الْخَیْرِ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الصَّوْمُ جُنَّۃٌ وَالصَّدَقَۃُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَۃَ کَمَا یُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوۃُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ شِعَارُ الصَّالِحِیْنَ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ اِلٰی قَوْلِہٖ یَعْمَلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِہٖ وَذِرْوَۃِ سَنَامِہٖ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ وَعَمُوْدُہُ الصَّلٰوۃُ وَذِرْوَۃُ سَنَامِہِ الْجِھَادُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِمِلَاکِ ذٰلِکَ کُلِّہٖ قُلْتُ بَلٰی قَالَ کُفَّ عَلَیْکَ ھٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی لِسَانِہٖ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَکَلَّمُ بِہٖ فَقَالَ ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ یَا مُعَاذُ وَھَلْ یَکُبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ اَوْ قَالَ عَلٰی مَنَاخِرِھِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِھِمْ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ الشِّعَارُ الْعَلَامَۃُ وَالْمُرَادُ بِذِرْوَۃِ سَنَامِہٖ اَعْلٰی مَوْضِعٍ فِی الْجَنَّۃِ وَاَشْرَفُہٗ وَمَلَاکُ الْاَمْرِ بِفَتْحِ الْمِیْمِ وَکَسْرِھَا قِوَامُہٗ مَا یُلَاطُ بِہٖ وَالْحَصَائِدُ جَمْعُ حَصِیْدَۃٍ وَھِیَ مَا یُحْصَدُ مِنَ الزَّرْعِ شُبِّہَ اللِّسَانُ وَمَا یَقْطَعُ بِہٖ مِنَ الْقَوْلِ بِالْمُنْجَلِ وَمَا یُقْطَعُ بِہٖ مِنَ النَّبَاتِ ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا تو میں نے ایک دن آپ کے قریب صبح کی اور ہم چلتے تھے تو میں نے کہا یا حضرت مجھ کو ایسا عمل بتلایئے جو مجھ کو بہشت میں لیجاوے اور آگ

سے دور ڈالے تو آپ نے فرمایا کہ تو نے بڑی بات پوچھی اور البتہ وہ آسان ہے جس پر خدا آسان کردے (وہ عمل یہ ہے کہ) تو خدا کی عبادت کر اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراوے اور نماز کو پڑھے اور زکوٰۃ دیوے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اور خانہ کعبہ کا حج کرے پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤں تجھ کو دروازے خیر کے میں نے کہا یا حضرت کیوں نہیں بتلایئے فرمایا روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو مٹاتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے اور رات کو نماز پڑھنا نیکوں کی علامت ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی کہ جدا ہوتے ہیں ان کے پہلو بستروں سے (قول تک کہ یہ بدلا ہے اسکا جو عمل کرتے تھے پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤں تجھ کو چوٹی امر دین کی اسلام اسکا ستون نماز اور اسکی کوہان کی بلندی جہاد ہے پھر فرمایا کیا میں تجھ کو ان سب کاموں کے مضبوط کرنے والی چیز نہ بتلاؤں میں نے کہا کیوں نہیں فرمایا اسکو قابو رکھ اور اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا میں نے کہا یا حضرت کیا ہم اپنی باتوں سے پکڑے جائیں گے فرمایا کہ تیری ماں تجھکو روئے اے معاذ کہ نہیں ڈالیں گے لوگوں کو آگ میں منہ کے بل یا فرمایا کہ ناکوں کے بل مگر یول ان کی زبانوں کے ترمذی اسکے راوی ہیں اور شعار کے معنے میں علامت اور مراد ذروہ سنام سے اعلے اور عمدہ جگہ ہے بہشت میں اور ملاک الامر ساتھ زبر میم اور زیر کے وہ چیز ہے جس سے وہ قائم اور تمام ہو اور حصائد جمع ہے حصیدہ کی کٹی ہوئی کھیتی کو کہتے ہیں زبان اور اس کے بولوں کو داتری اور اس سے کاٹی ہوئی کو انگوری کے ساتھ تشبیہ دی یعنے جیسے داتری ہر انگوری کو کاٹتی چلی جاتی ہے گیلی سوکھی اچھی بری میں تمیز نہیں کرسکتی اسی طرح بعضے لوگوں کی زبان ہے کہ صبح سے شام تک بکتے چلے جاتے ہیں۔ اچھی بری بات میں کچھ تمیز نہیں کرسکتے۔

۲۔ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَمَاتَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یَّغْفِرَ لَہٗ هَاجَرَ اَوْ مَاتَ فِیْ اَرْضِ الَّتِیْ وُلِدَ فِیْهَا فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا نُخْبِرُ بِهَا النَّاسَ فَیَسْتَبْشِرُوْنَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ مِائَۃَ دَرَجَۃٍ مَا بَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَعَدَّهَا اللّٰہُ لِلْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ وَلَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَیْہِ وَلَا تَطِیْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا بَعْدِیْ فَعَدَتْ خَلْفَ سَرِیَّۃٍ وَلَوَدِدْتُ اَنِّیْ اُقْتَلُ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ ۔ ترجمہ ابو درداء سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز کو قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور مرجاوے اس حال میں کہ خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو اللہ پر حق ہو جاتا ہے کہ اسکو بخشدے خواہ اس نے ہجرت کی ہو یا اسی زمین میں مرجاوے جس میں پیدا ہوا ہے کہا یا حضرت کیا ہم لوگوں کو اس کی خبر نہ کریں کہ وہ (سنکر) خوش ہوں فرمایا کہ بہشت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں میں اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین میں خدا نے ان کو اپنے راہ کے غازیوں کے واسطے تیار کیا ہے اور اگر میں ایمان والوں پر بوجھ نہ جانتا اور میں سب کے لیے سواری بھی نہیں پاتا اور ان کے دل خوش نہیں ہوتے کہ مجھ سے پیچھے رہیں تو میں کسی چھوٹے لشکر سے پیچھے نہ رہتا اور البتہ میں دوست رکھتا ہوں کہ خدا کی راہ میں شہید ہوں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید ہوں نسائی اسکے راوی ہیں۔

۳- وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا وَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِحَرْبٍ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ اَدَآءِ مَا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ وَلَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ کُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ اَعْطَیْتُهٗ وَاِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَهُ مَسَاءَتَهٗ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ اَلتَّرَدُّدُ فِیْ حَقِّ اللّٰهِ مُحَالٌ وَمَعْنَاهُ مَا تَرَدَّدْتُ رُسُلِیْ فِیْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ کَتَرَدُّدِیْ اِیَّاهُمْ فِیْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو شخص میرے ولی سے عداوت کرے تو میں اس کو لڑائی سے خبردار کرتا ہوں اور میرے بندے نے میری تردید کی کسی چیز سے نہیں چاہی جو مجھ کو بہت پیاری ہو فرض ادا کرنے سے اور میرا بندہ ہمیشہ نفل عبادتوں کے ذریعہ سے میری نزدیکی چاہا کرتا ہے یہانتک کہ میں اس کو چاہنے لگتا ہوں اور جب میں اسکو چاہنے لگتا ہوں تو میں اسکا کان ہوجاتا ہوں جس سے سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہوجاتا ہوں جس سے دیکھتا ہے اور اسکا ہاتھ ہوجاتا ہوں جس سے پکڑتا ہے اور اسکا پاؤں ہوجاتا ہوں جس سے چلتا ہے اگر وہ مجھ سے کچھ مانگے تو میں اسکو دیتا ہوں اور اگر مجھ سے پناہ مانگے تو البتہ اسکو پناہ میں رکھتا ہوں اور مجھ کو کسی چیز میں تردد نہیں ہوتا جیسے مجھ کو ایمان دار کی روح قبض کرنے میں تردد ہوتا ہے وہ موت کو مکروہ جانتا ہے اور میں اسکے ملول ہونے کو برا جانتا ہوں بخاری اس کے راوی ہیں اور تردد کرنا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حق میں محال ہے اور اس کے معنے یہ ہیں کہ میرے بھیجے ہوئے فرشتے کسی چیز میں تردد نہیں کرتے جسکا میں کرنے والا ہوں جیسے میں ان کو مومن کی روح قبض کرنے میں تردد کرتا ہوں

ف ولی سے مراد اس حدیث میں متقی ہے چنانچہ قرآن میں ہے کہ اولیا اللہ وہ ہیں جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے اور ہر چند خدا تردد سے پاک ہے لیکن اس میں مزید رحمت کا بیان ہے یعنے جوش رحمت سے مومن کے تردد کو خدا نے اپنی طرف نسبت کیا جیسے دوسری حدیث میں بیماری اور بھوک پیاس کو اپنی طرف نسبت کیا حالانکہ بھوک پیاس بندے کو ہوتی ہے نہ خدا کو کہ اسکی ذات اس سے پاک ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کوئی عبادت ادائے فرض سے افضل نہیں اور یہ جو کہا کہ میں اسکا کان آنکھ وغیرہ ہوجاتا ہوں یعنے اس کے کان آنکھ ہاتھ پاؤں کو گناہوں سے روکتا ہوں اور یہ مطلب نہیں کہ بندہ عین اللہ ہوجاتا ہے کہ یہ صریح کفر اور الحاد ہے اور جیسے کہ بھوک و پیاس خدا تعالےٰ کے حق میں محال ہے ویسے ہی یہ حدیث بھی اسی کی مثال ہے پس مرزا **قادیانی** نے جو تبلیغ میں اس حدیث سے اپنے خدا ہونے پر استدلال کیا ہے تو بس یہی ایک دلیل کافی ہے اسکے کذاب اور دجال ہونے پر اسلیے کہ اس حدیث کے اخیر الفاظ صاف ثابت ہے کہ بندہ بندہ ہی رہتا ہے خود خدا نہیں بنجاتا اس واسطے کہ بندہ کو سائل اور مستعیذ ٹھیرایا ہے اور سائل اور مسئول اور مستعیذ اور معیذ کا ایک شے ہونا محال ہے اور بالبداہت باطل ہے۔

۴۔ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ کُلُّھُمْ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰہِ رَجُلٌ خَرَجَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَھُوَ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی حَتّٰی یَتَوَفَّاہُ اللّٰہُ فَیُدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ اَوْ یَرُدُّہٗ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَۃٍ وَرَجُلٌ رَاحَ اِلَی الْمَسْجِدِ فَھُوَ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی حَتّٰی یَتَوَفَّاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فَیُدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ وَرَجُلٌ دَخَلَ بَیْتَہٗ بِسَلَامٍ فَھُوَ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰہِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ قَوْلُہٗ ضَامِنٌ فَاعِلٌ بِمَعْنٰی مَفْعُوْلٍ وَمَعْنَاہُ مَضْمُوْنٌ عَلَی اللّٰہِ وَقَوْلُہٗ دَخَلَ بَیْتَہٗ بِسَلَامٍ اَرَادَ بِہٖ لُزُوْمَ الْبَیْتِ لِاَجْلِ السَّلَامَۃِ مِنَ الْفِتَنِ تَرْغِیْبًا فِی الْعُزْلَۃِ وَتَقْلِیْلِ الْخُلْطَۃِ ترجمہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی ہیں کہ وے سب اللہ کی ضمانت میں ہیں ایک وہ شخص جو خدا کی راہ میں جہاد کو نکلا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے یہانتک کہ خدا اسکو موت دے اور اس کو بہشت میں داخل کرے یا اس کو اجر یا غنیمت کے ساتھ گھر میں پھیر لاوے دوسرا وہ مرد ہے جو مسجد کیطرف نکلا سو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے یہانتک کہ خدا اس کی روح قبض کرے اور اسکو بہشت میں لیجاوے تیسرا وہ مرد ہے جو اپنے گھر میں سلام سے داخل ہوا کہ وہ بھی اللہ کی ضمانت میں ہے اور ضامن فاعل ہے ساتھ معنے مفعول کے اور اسکے معنے ہیں کہ ضمانت کیا گیا ہے اللہ پر اور یہ جو کہا کہ داخل ہوا اپنے گھر میں سلام سے تو مراد اس سے گھر کو لازم پکڑنا ہے اور طلب سلامت رہنے کی فتنوں سے اس میں رغبت دلائی ہے گوشہ گیری کی لوگوں سے

۵۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ وَالصِّیَامَ وَالذِّکْرَ تُضَاعَفُ عَلَی النَّفَقَۃِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِسَبْعِمِائَۃِ ضِعْفٍ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نماز اور روزہ اور ذکر خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے سات سو حصے زیادہ ثواب رکھتا ہے ابوداؤد اسکے راوی ہیں

۶۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النُّعْمَانُ بْنُ قَوْقَلٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِذَا صَلَّیْتُ الْمَکْتُوْبَۃَ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَاَحْلَلْتُ الْحَلَالَ وَحَرَّمْتُ الْحَرَامَ وَلَمْ اَزِدْ عَلٰی ذٰلِکَ شَیْئًا اَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَاللّٰہِ لَا اَزِیْدُ عَلٰی ذٰلِکَ شَیْئًا اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نعمان بن قوقل نے کہا یا حضرت بتلاؤ تو اگر میں فرض نماز پڑھوں اور رمضان کا روزہ رکھوں اور حلال کو حلال جانوں اور حرام کو حرام جانوں اور اس پر کچھ چیز زیادہ نہ کروں تو میں بہشت میں داخل ہونگا فرمایا کہ ہاں تو اس نے کہا قسم ہے اللہ کی میں اس پر کچھ چیز زیادہ نہیں کرونگا مسلم اس کے راوی ہیں

۷۔ وَعَنِ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَمَرَ یَحْیٰی بْنَ زَکَرِیَّا عَلَیْھِمَا السَّلَامُ بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ اَنْ یَّعْمَلَ بِھَا وَاَنْ یَّاْمُرَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَنْ یَّعْمَلُوْا بِھَا وَاِنَّہٗ کَادَ اَنْ یُّبْطِیَ بِھَا فَقَالَ لَہٗ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَکَ بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ اَنْ تَعْمَلَ بِھَا وَتَاْمُرَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَنْ یَّعْمَلُوْا بِھَا فَاِمَّا اَنْ تَاْمُرَھُمْ بِھَا وَاِمَّا اَنْ اٰمُرَھُمْ بِھَا

فَقَالَ يَحْيٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اَخْشٰى اِنْ سَبَقْتَنِيْ بِهَا اَنْ يُخْسَفَ بِيْ اَوْ اُعَذَّبَ فَجَمَعَ النَّاسَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَامْتَلَاَ الْمَسْجِدُ وَقَعَدُوْا عَلَى الشُّرَفِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ اَعْمَلَ بِهِنَّ وَاٰمُرَكُمْ اَنْ تَعْمَلُوْا بِهِنَّ اَوَّلُهُنَّ اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا فَاِنَّ مَثَلَ مَنْ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اِشْتَرٰى عَبْدًا مِنْ خَالِصِ مَالِهٖ بِذَهَبٍ اَوْ وَرِقٍ وَقَالَ هٰذِهٖ دَارِيْ وَهٰذَا عَمَلِيْ فَاعْمَلْ وَاَدِّ اِلَيَّ فَكَانَ يَعْمَلُ وَيُؤَدِّيْ اِلٰى غَيْرِ سَيِّدِهٖ فَاَيُّكُمْ يَرْضٰى اَنْ يَكُوْنَ عَبْدُهٗ كَذٰلِكَ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَمَرَكُمْ بِالصَّلٰوةِ فَاِذَا صَلَّيْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ يَنْصِبُ وَجْهَهٗ لِوَجْهِ عَبْدِهٖ فِيْ صَلٰوتِهٖ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ وَاٰمُرُكُمْ بِالصِّيَامِ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ فِيْ عِصَابَةٍ مَعَهٗ صُرَّةٌ فِيْهَا مِسْكٌ وَكُلُّهُمْ يُحِبُّ اَنْ يَجِدَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَاٰمُرُكُمْ بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَسَرَهُ الْعَدُوُّ فَاَوْثَقُوْا يَدَيْهِ اِلٰى عُنُقِهٖ وَقَدَّمُوْهُ لِيَضْرِبُوْا عُنُقَهٗ فَقَالَ اَنَا اَفْدِيْ نَفْسِيْ مِنْكُمْ بِالْقَلِيْلِ وَالْكَثِيْرِ فَفَدٰى نَفْسَهٗ مِنْهُمْ وَاٰمُرُكُمْ اَنْ تَذْكُرُوا اللّٰهَ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِيْ اَثَرِهٖ سِرَاعًا حَتّٰى اِذَا اَتٰى عَلٰى حِصْنٍ حَصِيْنٍ فَاَحْرَزَ نَفْسَهٗ مِنْهُمْ وَكَذٰلِكَ الْعَبْدُ لَا يُحْرِزُ نَفْسَهٗ مِنَ الشَّيْطَانِ اِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنَا اٰمُرُكُمْ بِخَمْسٍ اَللّٰهُ تَعَالٰى اَمَرَنِيْ بِهِنَّ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْجِهَادِ وَالْهِجْرَةِ وَالْجَمَاعَةِ فَاِنَّهٗ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ اِلَّا اَنْ يُرَاجِعَ وَمَنْ دَعَا دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ فِيْ جَهَنَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰى فَادْعُوْا بِدَعْوَى اللّٰهِ الَّذِيْ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ عِبَادَ اللّٰهِ تَعَالٰى اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ

ترجمہ حارث اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں کا حکم کیا کہ خود ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بتلائیں کہ وہ بھی ان پر عمل کریں اور تحقیق وہ گویا کہ قریب تھے کہ ان میں دیر کریں تو عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم کیا ہے پانچ باتوں پر عمل کرنے کا اور بنی اسرائیل کو حکم کرو کہ وہ بھی انپر عمل کریں سو یا تو تم ان کو ان باتوں کا حکم کرو۔ اور یا میں ان کو انکا حکم کرتا ہوں تو یحییٰ علیہ السلام نے کہا کہ اگر تم نے مجھ سے پہلے اُن پر عمل کر لیا تو میں ڈرتا ہوں کہ زمین میں دھنسایا جاؤں یا عذاب کیا جاؤں پھر تو انہوں نے لوگوں کو بیت المقدس میں جمع کیا اور مسجد بھر گئی اور اونچی جگہ میں بیٹھے سو فرمایا کہ مقرر خدا نے مجھے حکم کیا ہے پانچ باتوں پر عمل کرنے کا اور یہ کہ میں تم کو بھی انپر عمل کرنے کا حکم کروں ان میں پہلی بات یہ ہے کہ تم خاص خدا کی بندگی کرو اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھیراؤ اس واسطے کہ شرک کرنیوالے کی مثل اس شخص کی مثل ہے جس نے اپنے خالص مال سونے یا چاندی سے غلام خریدا اور اس سے کہا کہ یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا کام ہے سو کام کرا ور مزدوری مجھ کو دے سو وہ کام کرتا تھا اور مزدوری اپنے مالک کے سوا اور کو دیتا تھا سو تم میں کون راضی ہے کہ اسکا غلام ایسا ہو اور مقرر خدا نے تم کو نماز کا حکم کیا ہے پھر جب تم نماز پڑھنے لگو تو ادھر اُدھر نہ دیکھو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نماز میں اپنا منہ بندے کے سامنے رکھتا ہے جب تک کہ وہ ادھر اُدھر

دیکھیے اور حکم کیا ہے خدا نے تم کو روزے کا مقرر روزہ دار کی مثل اس شخص کی سی مثل ہے جو ایک گروہ میں میٹھا ہو اور اس کے ساتھ مشک کی ایک تھیلی ہو سب کو اس کی خوشبو خوش لگتی ہو اور یہ کہ روزہ دار کے منہ کی بو خدا کے نزدیک مشک کی خوشبو سے افضل ہے اور خدا نے تم کو حکم کیا ہے زکوٰۃ و خیرات کا سو مقرر زکوٰۃ دینے والے کی مثل اس مرد کی سی مثل ہے جسکو دشمن نے قید کر لیا اور انہوں نے اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن میں باندھے اور اس کو آگے کیا تاکہ اس کی گردن مارے تو اس نے کہا کہ میں اپنا تھوڑا بہت مال بدلا دیکر اپنی جان تم سے چھڑاتا ہوں سو اس نے بدلا دیکر اپنی جان کو ان سے چھڑایا اور خدا تعالیٰ نے تم کو حکم کیا ہے کہ اللہ کو یاد کرو سو مقرر ذاکر کی مثل اس مرد کی سی مثل ہے کہ دشمن اسکے پیچھے دوڑا یہانتک کہ وہ ایک مضبوط قلعے میں پہونچا یعنے اور وہاں نے پناہ لی سو اپنی جان کو ان سے بچایا اور اسی طرح بندہ اپنے تئیں شیطان سے نہیں بچا سکتا مگر اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور میں بھی تمکو حکم کرتا ہوں پانچ چیزوں کا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ان کا حکم کیا ہے سننے اور کہا ماننے اور جہاد اور ہجرت کرنے اور جماعت لازم پکڑنے کا اس واسطے کہ جو جدا ہوا جماعت سے بالشت بھر تو اس نے اسلام کا پٹہ اپنی گردن سے اتارا مگر یہ کہ رجوع کرے اور جو کفر کا بول بولے تو وہ دوزخ میں ڈالا جاوے گا تو ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ اگرچہ روزہ دار اور نماز گذار ہو فرمایا اگرچہ روزہ دار اور نماز گذار ہو سو اسے اللہ کے بندو اللہ کا بول بولو جسنے تمہارا نام مسلمان اور مومن رکھا ترمذی اس کے راوی ہیں

۸۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ اللَّيْلَةَ اٰتٍ مِنْ رَبِّيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَتَانِيْ رَبِّيْ فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّيْ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ لَا فَوَضَعَ يَدَهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اَتَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ نَعَمْ فِي الدَّرَجَاتِ وَالْكَفَّارَاتِ وَنَقْلِ الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَاِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ فِي السَّبَرَاتِ وَانْتِظَارِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ اِذَا صَلَّيْتَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ قَالَ وَالدَّرَجَاتُ اِفْشَاءُ السَّلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اِطْلَاقُ الصُّوْرَةِ عَلَى اللّٰهِ لَا يَجُوْزُ وَالْمُرَادُ بِمَا جَاءَ فِي الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ اَتَاهُ بِاَحْسَنِ صِفَةٍ اَوْ يَكُوْنُ الْمَعْنٰى عَائِدًا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَيْ اَتَانِيْ رَبِّيْ وَاَنَا فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ وَالْمَلَاُ الْاَعْلٰى الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ وَالسَّبَرَاتُ بِاِسْكَانِ الْمُوَحَّدَةِ جَمْعُ سَبْرَةٍ وَهِيَ شِدَّةُ الْبَرْدِ وَفِيْ بَعْضِ النُّسَخِ الْمَكْرُوْهَاتُ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا کہ آیا میرے پاس رات کو کوئی آنے والا میرے رب کیطرف سے اور ایک روایت میں ہے کہ میرا رب میرے پاس آیا تھا نہایت عمدہ صورت میں تو اُس نے کہا اے محمدؐ میں نے کہا کہ حاضر ہوں خدمت میں بار بار اور حاضر ہوں فرمایا کیا تو جانتا ہے کس بات میں جھگڑتے ہیں بلند رہنے والے لوگ میں نے کہا کہ میں نہیں جانتا سو خدا تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے دونوں مونڈھوں کے درمیان رکھا یہانتک کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنی چھاتی میں پائی سو مجھ کو معلوم ہو گیا جو آسمانوں اور زمین میں ہے پھر فرمایا اے محمدؐ کیا تو جانتا ہے کس بات میں جھگڑتے ہیں بلند رہنے والے لوگ میں نے کہا کہ ہاں درجوں اور کفاروں میں یعنے کن عملوں سے درجے بلند ہوتے ہیں اور کن عملوں سے گناہ جھڑتے ہیں یعنے اور گناہوں کے اتارنیوالے یہ اعمال ہیں جماعت کی نماز کے واسطے قدموں سے چلکر جانا نہایت سردی میں وضو کا کامل کرنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کی انتظار کرنا اور جس نے ان کی نگہبانی کی وہ خیر سے جیا اور خیر سے مرا اور پاک ہو جاتا ہے گناہوں سے مثل اس دن کی کہ اس کی ماں نے اسے جنا۔ پھر کہا اے محمدؐ میں نے کہا کہ حاضر ہوں خدمت میں بار بار اور حاضر ہوں کہا کہ جب تو نماز پڑھا کرے تو یہ دعا مانگا کر الٰہی میں تجھ سے مانگتا ہوں نیکیوں کا کرنا اور برے کاموں کا چھوڑنا اور محتاجوں سے محبت رکھنا اور جب تو اپنے بندوں کو فتنے میں مبتلا کرنا چاہے تو مجھ کو اپنی طرف اٹھا لے بغیر ڈالنے کے فتنے میں کہا کہ (درجات کے بلند کرنے والے یہ عمل ہیں) اسلام کا پھیلانا اور کھانا کھلانا اور رات کو نماز پڑھنا جبکہ لوگ سوتے ہوں ترمذی اسکے راوی ہیں اور یہ کہنا جائز نہیں کہ اللہ کی صورت ہے اور مراد صورت سے حدیث میں صفت ہے یعنے اچھی صفت میں یا معنے حضرت کیطرف پھرتے ہیں یعنے میرا رب میرے پاس آیا اور حالانکہ میں اچھی صورت میں تھا اور مراد ملا الاعلےٰ سے نزدیک والے فرشتے ہیں اور سبرات سخت سردی کو کہتے ہیں اور بعضے نسخوں میں مکروہات آیا ہے

۹۔ وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ غُرَفًا یُرٰی ظُھُوْرُھَا مِنْ بُطُوْنِھَا وَبُطُوْنُھَا مِنْ ظُھُوْرِھَا فَقَامَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ لِمَنْ ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لِمَنْ اَطَابَ الْکَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَاَدَامَ الصِّیَامَ وَصَلّٰی بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت میں ایسے محل ہیں کہ ان کا باہر اندر سے نظر آتا ہے اور ان کا اندر باہر سے نظر آتا ہے تو ایک گنوار اٹھ کھڑا ہوا اس نے کہا یا حضرتؐ وہ کس کے واسطے ہیں فرمایا اس کے واسطے جو اچھا کلام کرے اور محتاجوں کو کھانا کھلائے اور ہمیشہ روزے رکھے اور رات کو نماز پڑھے اور حالانکہ لوگ سوتے ہوں ترمذی اسکے راوی ہیں

۱۰۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَہٗ حِیْنَ یَذْکُرُنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِّنْھُمْ فَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَیَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ اِلَیْہِ ذِرَاعًا وَاِنِ اقْتَرَبَ

إِلَيَّ ذِرَاعًا اِقْتَرَبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِيْ مَشْيًا اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا بلند اور بزرگ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں جیسا گمان کہ میرے ساتھ رکھے اور میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جس دم کہ مجھکو یاد کرتا ہے پھر اگر بندہ مجھ کو اپنے جی میں یاد کرے تو میں بھی اس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر مجھکو مجمع میں یاد کرے تو میں اس کو اس مجمع میں یاد کرتا ہوں جو اسکے مجمع سے بہتر ہے یعنے میں اسکا ذکر فرشتوں میں کرتا ہوں اور اگر بالشت بھر مجھ سے قریب ہو تو میں اس سے ہاتھ بھر قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ ہاتھ بھر مجھ سے قریب ہووے تو میں اس سے کلابچ بھر نزدیک ہوتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چلکر آوے تو میں اس کیطرف دوڑکر آتا ہوں شیخین اسکے راوی ہیں **ف** یعنے بندہ جتنا خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اس کا دونا چوگنا خدا بندے پر متوجہ ہوتا ہے اسکا مددگار رہو کر دین کے مشکل کام اس پر آسان کر دیتا ہے اس حدیث میں ذکر کی فضیلت اور نیک عمل کی ترغیب ہے جس سے حسن ظن خدا سے حاصل ہو اور اگر گناہ پر اڑکر یوں کہے کہ خدا مجھکو بخشے گا تو یہ حسن ظن نہیں اسکا نام رجا ہے

۱۱۔ **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَاَزِيْدُ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَآءُ سَيِّئَةٍ مِثْلُهَا وَاَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ شِبْرًا اَتَقَرَّبُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ لَقِيَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِيْئَةً لَا يُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَقِيْتُهٗ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ قُرَابُ الْاَرْضِ مَا يُقَارِبُ مِلْاَهَا **ترجمہ** ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا عزوجل فرماتا ہے کہ جو ایک نیکی کرے تو اس کو اسکے دس گنا ثواب ہے اور اس سے بھی زیادہ اور جو ایک بدی کرے تو بدی کا بدلہ اسکے برابر ہے اور میں بخشتا ہوں اور جو بالشت بھر مجھ سے قریب ہووے الحدیث اور جو مجھ سے ملے زمین بھر گناہ لیکر اس حال میں کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھیراتا ہو تو میں اس سے اتنی ہی مغفرت کے ساتھ ملتا ہوں مسلم اس کے راوی ہیں قراب الارض کے معنے جو اس کے پر ہونے کے قریب ہیں

۱۲۔ **وَعَنْ** اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ مَا بَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَآءٌ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَايِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَآئِيُّ مُوْبِقُهَا اَيْ مُهْلِكُهَا **ترجمہ** ابومالک اشعری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وضو آدھا ایمان ہے اور الحمد للہ بھر دیتا ہے میزان کو اور سبحان اللہ والحمد للہ بھر دیتے ہیں زمین اور آسمان کے درمیان کو اور نماز نور ہے اور صدقہ دلیل ہے صدق ایمان پر اور صبر کرنا روشنی کا موجب ہے اور قرآن حجت ہے تیرے لیے یا تجھ پر سب لوگ صبحکو کام پر جاتے ہیں پس بعض آدمی اپنے نفس کو بیچکر اسکو آگ سے آزاد کر دیتا ہے اور بعض اسکو ہلاک کرنے والا ہے مسلم اور ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہیں موبق کے معنے ہلاک کرنے والا

۱۳- وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَوْمًا مَنْ اَصْبَحَ الْیَوْمَ مِنْکُمْ صَائِمًا قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ الْیَوْمَ مِنْکُمْ جَنَازَةً قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مِسْکِیْنًا قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مَرِیْضًا قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اَنَا قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِیْ رَجُلٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ "ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں آج کون روزہ دار ہے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ہوں پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کون آج جنازے کے ساتھ چلا ہے ابوبکر صدیق رضؓ نے کہا کہ میں پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کس نے آج محتاج کو کھانا کھلایا ہے ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ میں نے پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کس نے آج بیمار کو پوچھا ہے ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ میں نے پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص میں یہ چاروں کام ایک دن میں جمع ہوں وہ بہشت میں داخل ہوگا مسلم اس کے راوی ہیں۔

۱۴- وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ یُصَلُّوْنَ کَمَا نُصَلِّیْ وَیَصُوْمُوْنَ کَمَا نَصُوْمُ وَیَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ اَمْوَالِهِمْ قَالَ اَوَلَیْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَکُمْ مَا تَصَّدَّقُوْنَ بِهٖ اِنَّ بِکُلِّ تَسْبِیْحَةٍ صَدَقَةً وَکُلِّ تَکْبِیْرَةٍ صَدَقَةٌ وَکُلِّ تَحْمِیْدَةٍ صَدَقَةٌ وَبِکُلِّ تَهْلِیْلَةٍ صَدَقَةٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْیٌ عَنْ مُنْکَرٍ صَدَقَةٌ وَفِیْ بُضْعِ اَحَدِکُمْ صَدَقَةٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیَاْتِیْ اَحَدُنَا شَهْوَتَهٗ وَیَکُوْنُ لَهٗ فِیْهَا اَجْرٌ قَالَ اَرَاَیْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِیْ حَرَامٍ اَکَانَ عَلَیْهِ وِزْرٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ کَذٰلِکَ اِذَا وَضَعَهَا فِی الْحَلَالِ کَانَ لَهٗ اَجْرٌ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَلِلتِّرْمِذِیِّ فِیْ رِوَایَةٍ تَبَسُّمُکَ فِیْ وَجْهِ اَخِیْکَ صَدَقَةٌ وَاِرْشَادُکَ الرَّجُلَ الطَّرِیْقَ صَدَقَةٌ وَاِمَاطَتُکَ الْحَجَرَ وَالشَّوْکَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَةٌ وَاِفْرَاغُکَ مِنْ دَلْوِکَ فِیْ دَلْوِ اَخِیْکَ صَدَقَةٌ "ترجمہ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بعض اصحابؓ نے کہا یا رسول اللہ مالدار لوگ ثواب لے گئے وہی نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں اور اپنی حاجت سے زیادہ مالوں کو صدقہ دیتے ہیں خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا خدا نے تم کو وہ نہیں دیا جس کا تم صدقہ دو البتہ ہر ایک بار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر ایک بار اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور ہر ایک بار الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ہر ایک بار لا الٰہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور نیک بات بتلانا صدقہ ہے اور ہر بری کام سے روکنا صدقہ ہے اور تمہارے جماع کرنے میں بھی صدقہ ہے اصحابؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم میں سے کوئی اپنی شہوت کا کام کرے تو اس میں بھی اس کو ثواب ہوگا یعنے اپنی لذت میں ثواب ہونے کی کیا وجہ ہے ثواب تو عبادت میں ہوتا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بھلا بتلاؤ تو کہ اگر حرام میں اپنی شہوت رانی کرے یعنے زنا تو البتہ اس پر عذاب ہوگا تو اسی طرح جب شہوت کو حلال میں رکھے تو اس کو ثواب ہوگا یعنے ثواب شہوت پر نہیں بلکہ خدا کی اطاعت پر ہے مسلم اس کے راوی ہیں اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ تیرا اپنے بھائی

کے ساتھ ہنسنا بھی صدقہ ہے اور کسی مرد کو راہ بتلانا بھی صدقہ ہے اور پتھر کانٹا ہڈی راہ سے ہٹانا بھی صدقہ ہے اور اپنا ڈول اپنے بھائی کے ڈول میں ڈالنا بھی صدقہ ہے ف یعنے صدقہ اور خیرات کا ثواب صرف مال ہی پر موقوف نہیں کہ تم کو افسوس آوے بلکہ ہر ایک نیک عمل میں خیرات کا ثواب ہے یہانتک کہ جماع میں بھی ثواب ہے بشرطیکہ نیت بخیر ہو۔

۱۵۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ نَشَرَ اللّٰہُ عَلَیْہِ کَنَفَہٗ وَاَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ رِفْقٌ بِالضَّعِیْفِ وَالشَّفَقَۃُ عَلَی الْوَالِدَیْنِ وَالْاِحْسَانُ اِلَی الْمَمْلُوْکِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ کَنَفُ الْاِنْسَانِ ظِلُّہٗ وَحِمَاہُ الَّذِیْ یَاْوِیْ اِلَیْہِ الْخَائِفُ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں ہیں جس میں وہ ہونگی اللہ اسپر اپنا پردہ پھیلائے گا اور اسکو بہشت میں لیجائے گا کمزور کی مدد کرنا اور والدین پر شفقت کرنا اور غلام کے ساتھ احسان کرنا ترمذی اس کے راوی ہیں کنف کے معنے میں سایہ اور جگہ حمایت کی جن کی طرف خوف کرنیوالا جگہ پکڑے

۱۶۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ حَقٌّ عَلَی اللّٰہِ عَوْنُھُمُ الْمُجَاھِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالْمُکَاتَبُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْاَدَاءَ وَالنَّاکِحُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْعَفَافَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی کی مدد کرنا اللہ پر حق ہے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے اور غلام مکاتب کی جو بدل کتابت کو ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اور اسکی جو حرام سے بچنے کے لیے نکاح کرے ترمذی اسکے راوی ہیں

۱۷۔ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ یُحِبُّھُمُ اللّٰہُ وَثَلٰثَۃٌ یُبْغِضُھُمُ اللّٰہُ فَاَمَّا الثَّلٰثَۃُ الَّذِیْنَ یُحِبُّھُمُ اللّٰہُ فَرَجُلٌ اَتٰی قَوْمًا فَسَاَلَھُمْ بِاللّٰہِ وَلَمْ یَسْاَلْھُمْ بِقَرَابَۃٍ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھُمْ فَمَنَعُوْہُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْقَابِھِمْ فَاَعْطَاہُ سِرًّا لَا یَعْلَمُ بِعَطِیَّتِہٖ اِلَّا اللّٰہُ وَالَّذِیْ اَعْطَاہُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَیْلَتَھُمْ حَتّٰی اِذَا کَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَیْھِمْ مِمَّا یَعْدِلُ بِہٖ فَنَزَلُوْا فَقَامَ رَجُلٌ یَتَمَلَّقُنِیْ وَیَتْلُوْا اٰیَاتِیْ وَرَجُلٌ کَانَ فِیْ سَرِیَّۃٍ فَلَقِیَ الْعَدُوَّ فَانْھَزَمُوْا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِہٖ حَتّٰی یُقْتَلَ اَوْ یُفْتَحَ لَہٗ وَاَمَّا الثَّلٰثَۃُ الَّذِیْنَ یُبْغِضُھُمُ اللّٰہُ فَالشَّیْخُ الزَّانِیْ وَالْفَقِیْرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِیُّ الظَّلُوْمُ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمیوں سے اللہ عزوجل محبت رکھتا ہے اور تین سے دشمنی رکھتا ہے جن سے اللہ محبت رکھتا ہے (ان میں سے) ایک وہ مرد ہے جو کسی قوم کے پاس آیا اور اُن کو اللہ کے نام سے سوال کیا قرابت کے سبب سے سوال نہ کیا سو اُنہوں نے اُسکو کچھ نہ دیا پھر ایک مرد ان کی ایڑیوں پر پیچھے ہٹا اور اسکو کچھ صدقہ چھپے دیا اس کے صدقہ کو کوئی نہیں جانتا مگر اللہ اور وہ شخص جس نے اسکو دیا اور دوسری وہ قوم کہ رات بھر چلتی رہی یہانتک کہ جب سو جانا ان کو بہت پیارا ہوا اس چیز سے کہ اس کے برابر ہو تو وہ اترے تو ایک مرد ان میں سے کھڑا ہوا میری خوشامد کرنے لگا

اور میری آنکھیں پڑنے لگا تیسرا وہ مرد کہ ایک لشکر میں تھا پھر وہ دشمن سے ملا سو لوگ بھاگ گئے اور وہ اپنے سینے سے دشمن کے سامنے ہوا یہانتک کہ قتل کیا جاوے یا اس کی فتح ہو لیکن وہ تین آدمی جن سے اللہ دشمنی رکھتا ہے سو بڈھا جو زنا کرنے والا اور محتاج تکبر کرنے والا۔ اور مالدار ظلم کرنے والا۔ ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

۱۸۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَبْعَةٌ یُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَاَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلٰی ذٰلِكَ وَتَفَرَّقَا عَلَیْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُهٗ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سات شخص ہیں جنکو خدا اپنے سایے میں رکھے گا جس دن اسکے سایے کے سوا کہیں سایہ نہ ہوگا یعنے قیامت میں ایک تو منصف حاکم دوسرا وہ جوان جو آہنگ جوانی سے خدا کی بندگی میں مشغول ہوگا تیسرا وہ جسکا دل مسجد میں لگا رہتا ہے یہانتک کہ اس کیطرف پھر جاوے یعنے جماعت کا فکر رکھتا ہے اور جماعت کیواسطے مسجد میں جاتا ہے چوتھے وہ دو مرد ہیں جو خدا ہی کے واسطے آپس میں محبت رکھتے ہیں ملتے ہیں تو اسی پر اور جدا ہوتے ہیں تو اسپر۔ پانچواں وہ مرد ہے جسکو مالدار باعزت خوبصورت عورت نے بلایا یعنے بدکاری کے واسطے تو اس نے کہا کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں۔ چھٹا وہ مرد جس نے خیرات کی تو اسکو چھپایا یہانتک کہ نہیں جانتا اسکا بایاں ہاتھ کہ کیا خرچ کیا اسکے داہنے ہاتھ نے۔ ساتواں وہ مرد ہے جس نے اللہ کو یاد کیا خالی مکان میں سو اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہوے یعنے خوف الٰہی سے رویا۔ ابوداؤد کے سوا چھوں اس کے راوی ہیں۔

۱۹۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا اِلٰی هُدًی كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنِ اتَّبَعَهٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَیْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنِ اتَّبَعَهٗ لَا یَنْقُصُ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَیْئًا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَمَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو ہدایت کی طرف بلاوے تو اس کو اس شخص کے برابر ثواب ملتا ہے جو اس کی تابع ہوا ان کے ثواب سے کچھ چیز کم نہیں ہوتی یعنے سب کو برابر ملتا ہے اور جو گمراہی کیطرف بلاوے تو اس پر اسکے برابر گناہ ہوتا ہے جو اس کے تابع ہوا ان کے گناہوں سے کچھ چیز کم نہ ہوگی مسلم اور مالک اور ابوداود اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۲۰۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ كَفَاعِلِهٖ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نیکی کا کام بتلاوے اسکو اسکے کرنے والے کے برابر ثواب ہوتا ہے ترمذی اسکے راوی ہیں

۲۱۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَلٰٓئِکَتِهٖ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ اِذَا هَمَّ عَبْدِیْ بِعَمَلِ سَیِّئَةٍ فَلَا تَکْتُبُوْهَا حَتّٰی یَعْمَلَهَا فَاِذَا عَمِلَهَا فَاکْتُبُوْهَا عَلَیْهِ وَاحِدَةً وَاِنْ تَرَکَهَا لِاَجْلِیْ فَاکْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً وَاِذَا هَمَّ بِعَمَلِ حَسَنَةٍ وَلَمْ یَعْمَلْهَا فَاکْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاکْتُبُوْهَا لَهٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ بدی کرنے کا قصد کرے تو اس کو اس پر مت لکھو یہاں تک کہ اسکو کرے پھر اگر وہ اس بدکام کو کرے تو اس پر ایک بدی لکھو اور اگر وہ اسکو میرے خوف سے چھوڑ دے تو اسکو اسکے لیے ایک نیکی لکھو اور اگر نیکی کرنے کا قصد کرے تو اس کو کرے نہیں تو اس کو اسکے لیے ایک نیکی لکھو، پھر اگر وہ اس نیکی کو کرے تو اس کو اسکے لیے دس گنا لکھو (یعنے اس کیواسطے دس گنا ثواب لکھو) سات سو گنا تک بڑھیں اور ترمذی اس کے راوی ہیں **ف** سبحان اللہ کیا اسکی رحمت اپنے بندوں پر بیحساب ہے کہ بدکام کے قصد کو نہ لکھا جاوے اور نیک کام کے قصد کو بدون کیے لکھا جاوے اور بدی کو ایک ہی رکھے اور نیکی کو دس گنا کر ڈالے۔

۲۲۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ حَافِظَیْنِ رَفَعَا اِلَی اللّٰهِ مَا حَفِظَا مِنْ عَمَلِ عَبْدٍ مِنْ لَیْلٍ اَوْ نَهَارٍ فَیَجِدُ اللّٰهُ فِیْ اَوَّلِ الصَّحِیْفَةِ وَاٰخِرِهَا خَیْرًا اِلَّا قَالَ لِلْمَلٰٓئِکَةِ اُشْهِدُکُمْ اِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ مَا بَیْنَ طَرَفَیِ الصَّحِیْفَةِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دو نگہبان فرشتے نہیں کہ خدا کی طرف اٹھاویں جو انہوں نے بندے کے عمل سے نگاہ رکھا رات میں یا دن میں پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نامہ اعمال کے اول اور آخر میں خیر کو پاوے مگر کہ فرشتوں سے کہتا ہے کہ میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اپنے بندے کو بخشدیا جو نامہ اعمال کے دونوں کناروں کے درمیان ہے یعنے اس کے گناہوں کو ترمذی اسکے راوی ہیں

۲۳۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَابَ شَیْبَةً فِی الْاِسْلَامِ کَانَتْ لَهٗ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ رَمٰی بِسَهْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَبَلَغَ الْعَدُوَّ اَوْ لَمْ یَبْلُغْهُمْ کَانَ لَهٗ عِتْقُ رَقَبَةٍ وَمَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً کَانَتْ لَهٗ فِدَآءَهٗ مِنَ النَّارِ عُضْوًا عُضْوًا اَخْرَجَهٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَهٰذَا لَفْظُ النَّسَائِیِّ

ترجمہ عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بڈھا ہوا اسلام میں بڈھا ہونا (یعنے اس کے بال سفید ہوئے) تو وہ اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگا اور جس نے خدا کی راہ میں تیر پھینکا پھر وہ دشمن تک پہونچا یا نہ پہونچا تو اس کو ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے اور جس نے مسلمان غلام کو آزاد کیا تو وہ آگ سے اسکا بدلہ ہوگا اسکا ہر ہر عضو (یعنے اس کا ہر عضو اس کے عضو کے بدلے آزاد ہوگا۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہیں اور یہ لفظ نسائی کے ہیں

۲۴۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ

اللّٰہ عزّ وجلّ یوم القیٰمۃ یا ابن اٰدم مرضت فلم تعدنی فیقول یا ربّ کیف اعودک وانت ربّ العالمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعدہ اما علمت انک لو عدتہ لوجدتنی عندہ یا ابن اٰدم استطعمتک فلم تطعمنی قال یا ربّ کیف اطعمک وانت ربّ العالمین قال ان عبدی فلانا استطعمک فلم تطعمہ اما علمت انک لو اطعمتہ لوجدت ذلک عندی یا ابن اٰدم استسقیتک فلم تسقنی قال یا ربّ کیف اسقیک وانت ربّ العالمین فیقول ان عبدی فلانا استسقاک فلم تسقہ اما انک لو سقیتہ لوجدت ذلک عندی اخرجہ مسلم ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالے قیامت کے دن فرماویگا کہ اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا تھا سو تونے مجھ کو نہ پوچھا بندہ کہیگا کہ اے میرے رب میں تجھ کو کیونکر پوچھتا اور حالانکہ تو سارے جہان کا مالک ہے پالنے والا ہے (یعنے بیمار ہونا مخلوق کی شان ہے بیماری سے اور خالق سے کیا نسبت) خدا تعالی فرماویگا کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ میرا فلانا بندہ بیمار ہوا تھا سو تونے اس کی بیمار پرسی نہ کی کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا تو مجھکو اس کے پاس پاتا یعنے میری رحمت اور ثواب کو پاتا اے آدم کے بیٹے میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا سو تونے مجھکو نہ کھلایا بندہ کہے گا اے میرے رب میں تجھ کو کیونکر کھانا کھلاتا حالانکہ تو سارے جہان کا مالک پالنے والا ہے خدا فرماوے گا کہ کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ میرے فلانے بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا سو تونے اسکو نہ کھلایا تجھ کو معلوم نہ تھا کہ اگر تو اس کو کھانا کھلاتا تو اس کا ثواب میرے پاس پاتا اے آدم کے بیٹے میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا سو تونے مجھ کو نہ پلایا بندہ کہے گا اے میرے رب میں تجھ کو کیونکر پانی پلاتا اور حالانکہ تو سارے جہان کا پالنے والا ہے خدا فرماویگا کہ میرے فلانے بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا سو نے اسکو نہ پلایا ہاں جان رکھ اگر تو اسکو پانی پلاتا تو اس کا ثواب میرے پاس پاتا مسلم اسکے راوی ہیں ف اہل ایمان کی خدا تعالی کے نزدیک اتنی بڑی عزت ہے کہ اس کی ضرورت اور حاجت کو اپنی ذات پاک کی طرف نسبت کیا حالانکہ وہ ذات مقدس سب ضرورتوں سے پاک ہے اس حدیث میں بھوکے پیاسے مسلمان کو کھانا کھلانے اور پانی پلانے کی ترغیب ہے

۲۵- وعن ابی سعید رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من اکل طیبا وعمل فی سنۃ واٰمن الناس بوائقہ دخل الجنۃ قال لہ رجل یا رسول اللّٰہ ان ھذا الیوم فی الناس کثیر قال فسیکون فی قرون بعدی اخرجہ الترمذی والمراد بالبوائق ھنا الغوائل والشرور والظلم والغش ترجمہ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو حلال پاک مال کھاوے اور سنت کے موافق عمل کرے اور لوگوں کو اپنی شرارتوں سے امن میں رکھے وہ بہشت میں داخل ہوگا تو ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ ایسے مرد تو اس وقت لوگوں میں بہت ہیں (کہا آئندہ بھی بہت ہونگے) سو فرمایا کہ ایسا مرد میرے بعد کے زمانوں میں بھی پایا جاویگا یعنے پہلے زمانوں میں بھی ایسے لوگ ہوں گے لیکن بہ نسبت پہلے زمانوں کے کمتر ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور مراد بوائق سے اس جگہ آفتیں اور شرارت ظلم اور دغا ہے

۲۶- وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَحَ مِنْحَةَ لَبَنٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْ هَدٰى صَالًّا طَرِيْقًا اَوْ اَعْمٰى رَقَاقًا كَانَ لَهٗ مِثْلُ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْمِنْحَةُ الْعَطِيَّةُ وَالْمِنْحَةُ النَّاقَةُ وَالشَّاةُ تُعَارُ لِيَنْتَفِعَ بِلَبَنِهَا ثُمَّ تُعَادُ "ترجمہ" براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو عطا کرے دودھ والا جانور یا بھولے یا اندھے کو راہ بتلائے تو اس کو ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے ترمذی اس کے راوی ہیں اور منحہ عطیہ کو کہتے ہیں ورمنحہ وہ اونٹنی اور بکری ہے کہ مانگ لی جاوے تاکہ اس کے دودھ سے نفع اٹھا کر پھیر دیجاوے

۲۷- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ سِرًّا فَاِذَا اُطْلِعَ عَلَيْهِ اَعْجَبَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَهٗ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِيَةِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْمَعْنٰى اَعْجَبَ ثَنَاءُ النَّاسِ عَلَيْهِ بِالْخَيْرِ فَقَالَ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَمَّا اِذَا اَعْجَبَهٗ عِلْمُ النَّاسِ بِهٖ لِيُكْرَمَ وَيُعْظَمَ بِذٰلِكَ فَهُوَ وَقِيْلَ مَعْنَاهُ اَعْجَبَهٗ اِطِّلَاعُ النَّاسِ عَلَيْهِ رَجَاءَ اَنْ يَعْمَلُوْا بِمِثْلِ عَمَلِهٖ فَيَكُوْنُ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ لِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً كَانَ لَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا "ترجمہ" ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے کہا یا حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہ آدمی ایک عمل چھپے کرتا ہے پھر جب کوئی اس پر اطلاع پاوے تو اس سے خوش ہوتا ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو دوہرا ثواب ہے ایک ثواب چھپے کرنیکا اور ایک کھلے کرنے کا ترمذی اسکے راوی ہیں اور اعجبہ کے معنے ہیں کہ لوگ اسکی تعریف کریں وہ اس سے خوش ہووے اس واسطے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم خدا کے گواہ ہو زمین میں لیکن اگر وہ اس بات سے خوش ہو کہ لوگ میرا حال معلوم کر کے اس سبب سے میری تعظیم اور تکریم کریں گے تو یہ ہے اور بعضوں نے کہا کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ خوش ہووے اس امید سے کہ لوگ اس پر اطلاع پا کر اس کے موافق عمل کریں تو جو اس پر عمل کرے گا اس کے برابر اسکو بھی ثواب ہوگا اس واسطے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو نیک رسم جاری کرے اسکو اسکا ثواب ہوتا ہے اور جو اس پر عمل کرے اس کے برابر بھی اسکو ثواب ہے

۲۸- وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِلرَّجُلِ يَعْمَلُ الْخَيْرَ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَقَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ "ترجمہ" ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے کہا یا حضرت آدمی نیک کام کرتا ہے اور اس پر لوگ اسکی تعریف کرتے ہیں تو فرمایا کہ یہ مسلمان کو دنیا میں بشارت ہے مسلم اسکے راوی ہیں

۲۹- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَفْدُ اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ الْغَازِيْ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ "ترجمہ" ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے ایلچی تین ہیں غازی اور حاجی اور عمرہ کرنے والا نسائی اسکے راوی ہیں

۳۰- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ اَوْ اِنْسَانٌ اَوْ بَهِيْمَةٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ بِهٖ صَدَقَةٌ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ

ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہیں جو کسی درخت کو لگائے یا کھیتی بوئے پھر اس سے کوئی پرندہ یا آدمی یا چوپایہ کھائے مگر کہ وہ اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔

اَلْبَابُ الثَّامِنُ فِیْ فَضَائِلِ الْمَرَضِ وَالْمَوْتِ وَالنَّوَائِبِ وَفِیْہِ ثَلٰثَۃُ فُصُوْلٍ

آٹھواں باب مرض اور موت اور مصیبتوں کے فضائل کے بیان میں اور اس میں تین فصلیں ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِی الْمَرَضِ وَالنَّوَائِبِ

پہلی فصل بیماری اور مصیبتوں کے بیان میں

۱۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّھُمَا سَمِعَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا یُصِیْبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَّصَبٍ وَّلَا نَصَبٍ وَّلَا سَقَمٍ وَّلَا حَزَنٍ حَتَّی الْھَمِّ یَھُمُّ بِہٖ اِلَّا کَفَّرَ اللّٰہُ بِہٖ مِنْ سَیِّاٰتِہٖ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ النَّصَبُ وَالْوَصَبُ اَلْوَجَعُ وَالْمَرَضُ ترجمہ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں پہونچتا ایماندار کو درد اور نہ محنت مشقت اور نہ کوئی بیماری اور نہ کوئی تکلیف اور نہ کوئی غم یہاں تک کہ تشویش جو اس کو فکر میں ڈالے مگر کہ خدا اس کے سبب سے اس کے گناہوں کو دور کر ڈالتا ہے شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہیں نصب اور وصب کے معنے ہیں درد اور بیماری ف ہر ایک رنج اور تکلیف سے کم ہو یا زیادہ ایماندار کے گناہ دور ہوتے ہیں تو لازم ہے کہ تکلیف میں صبر کرے۔

۲۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اُمِّ السَّائِبِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فَقَالَ مَالَکِ تُزَفْزِفِیْنَ فَقَالَتِ الْحُمّٰی لَا بَارَکَ اللّٰہُ فِیْھَا فَقَالَ لَا تَسُبِّی الْحُمّٰی فَاِنَّھَا تُذْھِبُ خَطَایَا بَنِیْ اٰدَمَ کَمَا یُذْھِبُ الْکِیْرُ خُبْثَ الْحَدِیْدِ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ تُزَفْزِفِیْنَ بِالزَّاءِ الْمُکَرَّرَۃِ وَاَصْلُ التَّزْفِیْفِ الْحَرَکَۃُ الشَّدِیْدَۃُ کَاَنَّہٗ سَمِعَ مَا عَرَضَ لَھَا مِنْ وَعْدِ الْحُمّٰی وَیُرْوٰی بِالرَّاءِ الْمُھْمَلَۃِ مِنْ رَفْرَفَۃِ جَنَاحِ الطَّائِرِ وَھِیَ تَحْرِیْکُہٗ عِنْدَ الطَّیَرَانِ فَشُبِّہَ حَرَکَۃُ وَعْدِھَا بِہٖ وَالْاَوَّلُ اَکْثَرُ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام سائب پر داخل ہوئے تو فرمایا تجھ کو کیا ہوا کہ تو کانپ رہی ہے اس عورت نے کہا کہ مجھ کو تپ ہے خدا اس کو برکت نہ کرے تو حضرت نے فرمایا کہ گالی مت دے برا ہے کہ تپ کو اس واسطے کہ وہ آدمیوں کے گناہوں کو دور کرتی ہے جیسی آگ کی بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہے مسلم اسکے راوی ہیں تزفزفین میں زا مکرر ہے اور اصل تزفیف سخت حرکت کو کہتے ہیں گویا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سنا جو اس کو لرزہ تپ عارض ہوا تھا اور زا بے نقطوں کے ساتھ

بھی ایک روایت میں آیا ہے رفرف سے پرندے بازو کو کہتے ہیں اور وہ اسکا ہلانا ہے وقت اڑنے کے تو لازم کی ملزوم کے ساتھ تشبیہ دی اور پہلا اکثر ہے واللہ اعلم

۳۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَحْمُوْمًا فَقَالَ لَهٗ اَبْشِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ هِیَ نَارِیْ اُسَلِّطُهَا عَلٰی عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ لِتَكُوْنَ حَظَّهٗ مِنَ النَّارِ (اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ)

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک تپ والی کی خبر کو گئے تو فرمایا کہ تجھے بشارت ہو اس واسطے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ میری آگ ہے میں اسکو قابو دیتا ہوں اپنے مومن بندہ پر تاکہ وہ اسکا حصہ آگ سے ہو زرین اس کے راوی ہیں

۴۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَیْرًا عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوْبَةَ فِی الدُّنْیَا وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ الشَّرَّ اَمْسَكَ عَنْهُ حَتّٰی یُوَافِیَ بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ (اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ)

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو دنیا میں تکلیف جلد بھیجتا ہے اور جب کسی کے ساتھ بدی کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے درد تکلیف کو روکتا ہے یہانتک کہ اسکو قیامت میں پورا پورا دیگا ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۵۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا اِبْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِیَ لَهٗ فَلَهُ الرِّضٰی وَمَنْ سَخِطَ لَهٗ فَلَهُ السُّخْطُ (اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ)

ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ زیادہ ثواب زیادہ مصیبت میں ملتا ہے اور یہ کہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو چاہتا ہے تو ان کو بلا میں مبتلا کرتا ہے پھر جو اس سے راضی ہو اس سے خدا راضی ہوتا ہے اور جو غصے ہوا اس سے خدا غصے ہوتا ہے ترمذی اس کے راوی میں

۶۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوَدُّ اَهْلُ الْعَافِیَةِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حِیْنَ یُعْطَی اَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ اَنْ لَوْ كَانَتْ جُلُوْدُهُمْ قُرِضَتْ فِی الدُّنْیَا بِالْمَقَارِیْضِ (اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ)

ترجمہ جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن جب مصیبت والوں کو ثواب ملیگا تو عافیت و آرام والے لوگ آرزو کرینگے کہ کاش دنیا میں ان کے چمڑے قینچیوں سے کاٹے جاتے ترمذی اسکے راوی ہیں

۷۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا یَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِیْ نَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَمَالِهٖ حَتّٰی یَلْقَی اللّٰهَ وَمَا عَلَیْهِ خَطِیْئَةٌ (اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِیُّ)

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان والے مرد اور عورت اپنی جان اور اولاد اور مال کی مصیبت میں ہمیشہ مبتلا رہتا ہے یہاں تک کہ خدا

سے ملتا ہے یعنے مرکر اور حالانکہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا مالک اور ترمذی اسکے راوی ہیں

۸۔ وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَآءً قَالَ الْاَنْبِیَآءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ یُبْتَلَی الرَّجُلُ عَلٰی حَسَبِ دِیْنِہٖ فَاِنْ کَانَ شَدِیْدًا فِیْ دِیْنِہٖ صُلْبًا اُشْتُدَّ بَلَآؤُہٗ وَاِنْ کَانَ فِیْ دِیْنِہٖ رِقَّۃٌ اِبْتَلَاہُ اللّٰہُ عَلٰی حَسَبِ دِیْنِہٖ فَمَا یَبْرَحُ الْبَلَآءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰی یَتْرُکَہٗ یَمْشِیْ عَلَی الْاَرْضِ وَلَیْسَ عَلَیْہِ خَطِیْئَۃٌ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ۔ یُقَالُ جَآءَ الْقَوْمُ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ اَیْ جَآءَ اَشْرَفُھُمْ وَاَجْلَھُمْ وَخَیْرُھُمْ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ فِی الرُّتْبَۃِ وَالْمَنْزِلَۃِ ترجمہ مصعب اپنے باپ سعد سے روایت کرتا ہے کہ میں نے کہا یا حضرت سب لوگوں میں زیادہ تکلیف دہ بیماری کس کو ہوتی ہے فرمایا کہ پیغمبروں کو پھر اس سے کمتر ان لوگوں کو جو درجے میں ان سے کمتر ہیں پھر جو ان سے کمتر ہیں وعلی ہذا القیاس ہر آدمی دین کے موافق مبتلا ہوتا ہے سو اگر اپنے دین میں مضبوط اور سخت تر ہو تو اس کو بیماری بھی سخت آتی ہے اور اگر دین میں سست اور نرم ہو تو اس کو دین کے موافق اسہ بیماری میں مبتلا کرے پھر ہمیشہ بیماری بندے کے ساتھ رہتی ہے یہانتک کہ اوسکو چھوڑتی ہے اور حالانکہ اس پر کوئی گناہ نہیں رہتا ترمذی اسکے راوی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آئے لوگ امثل پھر امثل یعنے آئے اُن کے اشراف اور بزرگ اور بہتر یکے بعد دیگرے موافق اپنے اپنے رتبے کے

۹۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا اُخْرِجُ اَحَدًا مِّنَ الدُّنْیَا اُرِیْدُ اَنْ اَغْفِرَ لَہٗ حَتّٰی اَسْتَوْفِیَ کُلَّ خَطِیْئَۃٍ فِیْ عُنُقِہٖ بِسُقْمٍ فِیْ بَدَنِہٖ اَوْ اِقْتَارٍ فِیْ رِزْقِہٖ اَخْرَجَہُ رَزِیْنٌ اَلْاِقْتَارُ التَّضْیِیْقُ عَلَی الْاِنْسَانِ فِیْ رِزْقِہٖ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ تم ہے میری عزت اور بزرگی کی کہ میں نہیں نکالوں گا کسی کو دنیا سے جسکو میں بخشا چاہوں یہانتک کہ میں پورا لوں اسکے ہر گناہ کو کہ اسکی گردن میں ہے اس کے بدن کو بیماری سے یا رزق کی تنگی سے یعنے بیمار رہتا ہے یا تنگ دست یہانتک کہ اس پر کوئی گناہ باقی نہ رہے رزین اسکے راوی ہیں۔ اقتار کے معنے ہیں آدمی پر رزق کی تنگی کرنا

۱۰۔ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ الْعَبْدُ یَعْمَلُ عَمَلًا صَالِحًا فَشَغَلَہٗ عَنْہُ مَرَضٌ اَوْ سَفَرٌ کُتِبَ اللّٰہُ لَہٗ کَصَالِحِ مَا کَانَ یَعْمَلُ وَھُوَ صَحِیْحٌ مُّقِیْمٌ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ ابوموسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ نیک عمل کر رہا ہو پھر کوئی بیماری یا سفر اسکو اس سے روکے تو اللہ تعالے اس کے لیے نیک عمل کا ثواب لکھتا ہے حالت صحت اور اقامت میں کیا کرتا تھا بخاری اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ مَوْتِ الْاَوْلَادِ

دوسری فصل اولاد کے مرنے کے بیان میں

(۱) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَتِ النِّسَاءُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ غَلَبَنَا عَلَیْکَ الرِّجَالُ فَاجْعَلْ لَّنَا یَوْمًا مِّنْ نَّفْسِکَ فَوَعَدَھُنَّ مِنْ یَّوْمٍ فَوَعَظَھُنَّ وَاَمَرَھُنَّ وَکَانَ فِیْمَا قَالَ لَھُنَّ مَا مِنْکُنَّ امْرَاَۃٌ تُقَدِّمُ ثَلٰثَۃً مِّنْ وَّلَدِھَا اِلَّا کَانَ لَھَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَۃٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاثْنَیْنِ قَالَ وَاثْنَیْنِ کَانَ لَھَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ ترجمہ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عورتوں نے کہا یا حضرت آپکے پاس مرد ہم پر غالب ہوتے ہیں یعنے مرد آپ کی صحبت میں ہر دم حاضر رہتے ہیں اور ہم سیکھتے ہیں ہم کو موقع نہیں ملتا سو ہمارے واسطے ایک دن اپنی طرف سے مقرر فرمایئے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن کا ان سے وعدہ کیا پھر آپ نے ان کو وعظ کیا اور حکم فرمایا اور جو آپ نے ان سے فرمایا تھا اس میں ایک یہ بات تھی فرمایا کہ تم میں سے ایسی کوئی عورت نہیں جو آگے بھیج چکی ہو تین لڑکے یعنے اُس کے تین لڑکے مر گئے ہوں مگر کہ وہ اس عورت کے اور دوزخ کے درمیان پردہ ہوں گے یعنے اسکو دوزخ سے بچاویں گے پھر ایک عورت نے کہا کہ یا رسول اللہ کہ اگر کسی کے دو لڑکے مر گئے ہوں فرمایا اور دو بھی اوسکو آگ سے بچاویں گے شیخین اسکے راوی ہیں

۲۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یَمُوْتُ لِاَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ ثَلٰثَۃٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّہُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّۃَ الْقَسَمِ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ وَفِی اُخْرٰی لِلتِّرْمِذِیِّ اِثْنَانِ وَاحِدٌ وَمَعْنٰی تَحِلَّۃَ الْقَسَمِ اَیْ لَا تَمَسُّہُ النَّارُ اِلَّا مَسَّۃً یَّسِیْرَۃً مِّثْلَ تَحْلِیْلِ قَسَمِ الْحَالِفِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں میں سے جس کے تین لڑکے مر گئے ہوں اسکو دوزخ کی آنچ نہ لگے گی مگر بقدر قسم پوری کرنے کے یعنے دوں اسکے راوی ہیں اور ترمذی کی ایک روایت میں آیا ہے کہ دو اور ایک لڑکے کا بھی یہی حکم ہے اور تحلۃ القسم کے معنے یہ ہیں کہ اسکو تھوڑی آگ لگیگی جیسے کوئی قسم خورندہ اپنی قسم کھولے۔

۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ لَہٗ فَرَطَانِ مِنْ اُمَّتِیْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ بِھِمَا قَالَتْ عَائِشَۃُ وَمَنْ کَانَ لَہٗ فَرَطٌ قَالَ وَمَنْ کَانَ لَہٗ فَرَطٌ یَا مُوَفَّقَۃُ قَالَتْ فَمَنْ لَّمْ یَکُنْ لَّہٗ فَرَطٌ مِّنْ اُمَّتِکَ قَالَ اَنَا فَرَطُ اُمَّتِیْ لَنْ یُّصَابُوْا بِمِثْلِیْ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ اَلْفَرَطُ السَّابِقُ الْمُتَقَدِّمُ عَلَی الْقَوْمِ فِیْ طَلَبِ الْمَاءِ وَالْمَنَازِلِ وَاِذَا مَاتَ لِلْاِنْسَانِ وَلَدٌ صَغِیْرٌ فَھُوَ فَرَطٌ لَہٗ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے جسکے لیئے دو فرط ہوں وہ انکے سبب سے جنت میں داخل ہوگا عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے کہا کہ جس کے لیئے ایک فرط ہو وہ بھی اے موفقہ حضرت عائشہ نے کہا کہ جسکا کوئی فرط نہ ہو آپ کی امت سے فرمایا کہ میں اپنی امت کا میر سامان ہوں میرے مرنے کے برابر ان کو کوئی مصیبت نہیں پہونچی ترمذی اسکے راوی ہیں اور فرط اسکو کہتے ہیں جو پانی یا اترنے کی جگہ تلاش کرنے کے لیئے قوم سے آگے بڑھ کر چلا جائے جسکو میر سامان کہتے ہیں اور جب کسی آدمی کا چھوٹا لڑکا مرجائے تو وہ اسکے لیئے میر سامان ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِی حُبِّ الْمَوْتِ وَلِقَاءِ اللّٰہِ

تیسری فصل موت اور ملاقات اللہ کی محبت کے بیان میں

۱۔ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ وَمَنْ کَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ کَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ اِنَّا لَنَکْرَہُ الْمَوْتَ قَالَ لَیْسَ ذٰلِکَ وَلٰکِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَہُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰہِ وَکَرَامَتِہٖ وَلَیْسَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا اَمَامَہٗ فَاَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ وَاَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ وَاِنَّ الْکَافِرَ اِذَا حَضَرَہُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَعُقُوْبَتِہٖ فَلَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَہَ اِلَیْہِ مِمَّا اَمَامَہٗ فَکَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ وَکَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ

ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو خدا کا ملنا پسند کرے موت اور آخرت چاہے خدا اسکے ملنے کو چاہتا ہے اور جو خدا کا ملنا برا جانے یعنی خدا اس کے ملنے کو برا جانتا ہے تو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ موت تو ہم کو بری معلوم ہوتی ہے فرمایا یہ اسکا مطلب نہیں لیکن جب ایماندار قریب مرگ ہوتا ہے تو اسوقت اسکو فرشتے خدا کی رضامندی اور کرم کی خوشی سناتے ہیں تو اس کو موت ہر چیز سے زیادہ تر پیاری لگتی ہے سو وہ خدا کا نہایت مشتاق ہوتا ہے تو خدا بھی اس کا ملنا چاہتا ہے اور جب کافر مرنے لگتا ہے تو فرشتے اس کو عذاب الٰہی اور دکھ کی خبر سناتے ہیں تو اس کو موت ہر چیز سے زیادہ تر بری لگتی ہے تو وہ خدا کا ملنا برا جانتا ہے اور خدا تعالےٰ بھی اسکے ملنے کو برا جانتا ہے ابوداؤد کے سوا پانچوں اس کے راوی ہیں۔

کِتَابُ الْفَرَائِضِ وَالْمَوَارِیْثِ وَفِیْہِ ثَلٰثَۃُ فُصُوْلٍ

کتاب ہے فرائض اور وراثتوں کے بیان میں اور اس میں تین فصلیں ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ اَسْبَابِ الْمِیْرَاثِ وَمَوَانِعِہٖ

پہلی فصل اسباب میراث اور اس کے منع کرنے والی چیزوں کے بیان میں

۱۔ عَنْ اُسَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یَرِثُ الْمُسْلِمُ الْکَافِرَ وَلَا الْکَافِرُ الْمُسْلِمَ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ وَلَمْ یَذْکُرْ مَالِکٌ وَلَا الْکَافِرُ الْمُسْلِمَ

ترجمہ اسامہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میراث نہ پاویگا مسلمان کافر کی اور نہ کافر مسلمان کی نسائی کے سوا چھ نے اسکے راوی ہیں اور بخاری نے ذکر کیا مالک نے یہ جملہ کہ نہ کافر مسلمان کی **ف** لینے کا فر اور مسلمان میں وراثت نہیں اگر ایک کا باپ کافر ہو تو مسلمان بیٹا اس کا حصہ نہیں پاسکتا و بالعکس اور یہی مذہب چاروں اماموں کا ہے

۲۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَجَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَعَنِ ابْنِ عَمْرٍو وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ جَابِرٍ ترجمہ ابن عمرو بن عاص رضؓ اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو مختلف مذہب والے آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہیں ہو سکتے ابوداؤد اسکے راوی ہیں ابن عمرو سے اور ترمذی جابرؓ سے

۳۔ وَعَنْ اُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِيْ دَارِكَ بِمَكَّةَ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِّنْ رِّبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ وَكَانَ عَقِيْلٌ وَّرِثَ اَبَا طَالِبٍ وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَّلَا عَلِيٌّ لِاَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيْلٌ وَّطَالِبٌ كَافِرَيْنِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے کہا یا حضرت آپ کل مکے میں اپنے گھر کہاں اتریں گے فرمایا کہ کیا عقیل نے ہمارے واسطے کوئی گھر یا مکان چھوڑا ہے اور عقیل اور طالب ابوطالب کے وارث ہوئے تھے اور جعفر اور علیؓ اسکے وارث نہ ہوئے اس واسطے کہ وہ دونوں مسلمان ہو چکے تھے اور عقیل اور طالب اس وقت کافر تھے شیخین اور ابوداؤد اس کے راوی ہیں ف ابوطالب کے چار بیٹے تھے علی اور جعفر اور عقیل اور طالب پہلے دونوں صاحبوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ دیا ہجرت کر کے مدینے میں چلے گئے اور عقیل اسوقت ایمان نہ لائے تھے اس سبب سے مکے میں رہ گئے اپنے باپ کے وارث ہوئے اور مکانات سب بیچ ڈالے۔

۴۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْقَاتِلُ لَا يَرِثُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قاتل اپنے مقتول کا وارث نہیں ہو سکتا ترمذی اسکے راوی ہیں

۵۔ وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اَبٰى عُمَرُ اَنْ يُّوَرِّثَ اَحَدًا مِّنَ الْاَعَاجِمِ اِلَّا اَحَدٌ وُلِدَ فِي الْعَرَبِ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَزَادَ رَزِيْنٌ وَّامْرَاَةٌ جَاءَتْ حَامِلًا فَوَلَدَتْ فِي الْعَرَبِ فَهُوَ عَرَبِيٌّ اِنْ مَّاتَتْ وَتَرَكَتْهُ اِنْ مَّاتَ مِيْرَاثُهٗ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى ترجمہ ابن مسیبؒ سے روایت ہے کہ انکار کیا عمرؓ نے یہ کہ وارث کریں کسی کو عجمیوں میں سے مگر وہ شخص کہ عرب میں پیدا ہوا ہو مالک اس کے راوی ہیں اور زیادہ کیا ہے رزین نے اور کوئی عورت عجمی حمل سے آوے پھر عرب میں بچہ جنے پھر اگر وہ عورت مر جاوے تو وہ اسکا وارث ہوگا اور اگر لڑکا مر جاوے تو وہ اس کی وارث ہوگی اس کی میراث خدا کی کتاب میں ہے

۶۔ وَعَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ قَالَ اُتِيَ مُعَاذٌ بِمِيْرَاثِ يَهُوْدِيٍّ فَوَرَّثَهٗ اِبْنًا لَهٗ مُسْلِمًا وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْاِسْلَامُ يَعْلُوْ وَلَا يُعْلٰى رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوالاسود سے روایت ہے کہ معاذ کے پاس ایک یہودی کی میراث لائی گئی اسکا ایک بیٹا مسلمان تھا انہوں نے اسکو اسکا وارث ٹھیرایا اور کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اسلام اونچا ہوتا ہے

نیچا نہیں ہوتا اور بڑھتا ہے گھٹتا نہیں ابوداود اس کے راوی ہیں

۷۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بِحُرَّةٍ اَوْ اَمَةٍ فَالْوَلَدُ زَنًا لَا يَرِثُ مِنْ اَبِيْهِ وَلَا يَرِثُهٗ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَلَمْ يَذْكُرْ وَلَا يَرِثُهٗ وَالْمُعَاهَرَةُ اَلزِّنَا وَالْعَاهِرُ الزَّانِيْ وَعَهَرَ بِهَا اِذَا زَنَا بِهَا ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے باپ وہ اپنے دادا سے روایت کرتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مرد کسی آزاد عورت سے یا لونڈی سے زنا کرے پھر اس زنا سے بچہ پیدا ہو تو وہ حرام کا لڑکا ہے نہ وہ اپنے باپ کا وارث ہوگا اور نہ باپ اس کا وارث ہوگا راوی اسکے ترمذی ہیں اور نہیں ذکر کیا اس نے لفظ وَلَا يَرِثُهٗ کا اور معاہرہ زنا کو کہتے ہیں اور عاہر زانی ہے اور عَهَرَ بِهَا کے معنے ہیں کہ اس کے ساتھ زنا کیا تھا

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِيْ اَحْكَامِ الْفَرَائِضِ وَذِكْرِ الْوَارِثِيْنَ

دوسری فصل احکام وراثت اور وارثوں کے بیان میں

اَلْجَدُّ وَالْجَدَّةُ

دادا اور دادی کی وراثت کا بیان

۱۔ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلَيْهِ اَهْلُ الْكُوْفَةِ فِي الْجَدِّ فَقَالَ اَمَّا الَّذِيْ قَالَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُهٗ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ مَنْزِلَةَ الْاَبِ يَعْنِيْ اَبَا بَكْرٍ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمَعْنَاهُ جَعَلَ الْجَدَّ فِيْ مَنْزِلَةِ الْاَبِ وَاَعْطَاهُ مَا يَاْخُذُهُ الْاَبُ مِنَ الْمِيْرَاثِ ترجمہ ابن زبیر سے روایت ہے کہ کوفے والوں نے اس کیطرف دادا کی حصے کی بابت لکھا تو ابن زبیر نے کہا کہ جس کے حق میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر میں اس امت سے کسی کو جانی دوست ٹھیراتا تو اسی کو ٹھیراتا سو انہوں نے تو اس کو بجائے باپ کے اتارا ہے یعنے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بخاری اسکے راوی ہیں اور اس کے معنے یہ ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی نے دادا کو بجائے باپ کے ٹھیرایا ہے اور جو حصہ میراث سے باپ لیتا ہے وہی اس کو دلایا ہے۔

۲۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ ابْنِيْ مَاتَ فَمَا لِيْ مِنْ مِيْرَاثِهٖ قَالَ لَكَ السُّدُسُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ لَكَ سُدُسٌ اٰخَرُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ اِنَّ السُّدُسَ الْاٰخَرَ طُعْمَةٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ قَتَادَةُ فَلَا يَدْرُوْنَ مَعَ اَيِّ شَيْءٍ وَرِثَتْهُ وَاَقَلُّ شَيْءٍ وَرِثَتِ الْجَدُّ السُّدُسُ يُقَالُ اَعْطَاهُ هٰذَا الشَّيْءَ طُعْمَةً اِذَا اَعْطَاهُ زَائِدًا عَلٰى حَقِّهٖ اَوْ اَعْطَاهُ شَيْئًا لَا يُعْطٰى غَيْرُهٗ مِثْلَهٗ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا سو اس نے کہا کہ میرا پوتا مر گیا ہے تو مجھ کو اسکی میراث سے کیا حصہ پہونچتا ہے فرمایا کہ تجھ کو چھٹا حصہ ملیگا جب اس نے پیٹھ پھیری تو اسکو بلایا اور فرمایا تجھ کو چھٹا حصہ دوسرا ہے پھر

جب اس نے پیٹھ پھیری پس اس کو بلایا اور فرمایا کہ دو سو اچھا حصہ تیرے لیئے انعام ہے ابوداود اور ترمذی اسکے راوی ہیں
ابوداود کہتا ہے کہ قتادہ نے کہا سو نہیں جانتے کہ کس سبب سے اس کو وارث کیا اور کہا ہے کہ داد کا حق چھٹا حصہ ہے کہا
جاتا ہے کہ اس نے یہ چیز اس کو بطور طعمہ کے دی جب کہ اس کے حق سے اسکو زیادہ دے یا اس کو ایسی چیز دے جو اس کے
غیر کو ایسی چیز نہیں دی جاتی

۳۔ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْاَلُهٗ عَنِ الْجَدِّ فَكَتَبَ اِلَيْهِ كَتَبْتَ تَسْاَلُنِيْ عَنِ الْجَدِّ
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ ذٰلِكَ مِمَّا لَمْ يَكُنْ يَقْضِيْ فِيْهِ الْاُمَرَاءُ بَعْدِيْ الْخُلَفَاءُ وَقَدْ حَضَرْتُ الْخَلِيْفَتَيْنِ قَبْلَكَ
يُعْطِيَانِهٖ الثُّلُثَ مَعَ الْاَخِ الْوَاحِدِ وَالثُّلُثَ مَعَ الْاِثْنَيْنِ فَصَاعِدًا اِلَّا يُنْقِصُ مِنَ الثُّلُثِ وَاِنْ كَثُرَ الْاِخْوَةُ
اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ ترجمہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے زید بن ثابت کیطرف لکھا داد کا حصہ
پوچھنے کو تو زید نے اسکی طرف لکھا کہ تو نے مجھکو لکھا ہے داد کا حصہ پوچھنے کو اور اللہ خوب جانتا ہے سو یہ مسئلہ اس
قسم کا ہے کہ نہیں حکم کیا اس میں خلیفوں نے اور البتہ مجھ سے پہلے دو خلیفوں نے میرے روبرو اسکو آدھا مال دلایا
ہے ساتھ ایک بھائی میت کے اور تہائی ساتھ دو بھائیوں کے یا زیادہ کے اور تہائی سے اسکا حصہ کم نہ کیا جائے
اگرچہ بھائی بہت ہوں مالک اس کے راوی ہیں

۴۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِلْجَدَّةِ السُّدُسَ اِذَا لَمْ تَكُنْ دُوْنَهَا اُمٌّ
اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دادی کے واسطے چھٹا حصہ ٹھیرایا
ہے جبکہ اس کے نیچے ماں نہ ہو ابوداود اسکے راوی ہیں

اَلْبَنَاتُ وَالْاَخَوَاتُ

بیٹیوں اور بہنوں کے حصے کا بیان

۱۔ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتَانَا
مُعَاذٌ بِالْيَمَنِ مُعَلِّمًا وَّاَمِيْرًا فَسَاَلْنَاهُ عَنْ رَجُلٍ تُوُفِّيَ
وَتَرَكَ اِبْنَةً وَّاُخْتًا فَقَضٰى لِلْاِبْنَةِ بِالنِّصْفِ وَلِلْاُخْتِ
بِالنِّصْفِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَيٌّ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَهٰذَا لَفْظُهٗ وَاَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ
اسود بن یزید سے روایت ہے کہ معاذ ہمارے پاس یمن میں آئے معلم اور سردار بنکر تو ہمنے ان سے پوچھا کہ ایک
مرد مر گیا ہے اور اس نے ایک بیٹی اور ایک بہن چھوڑی ہے سو انہوں نے حکم کیا کہ آدھا بیٹی کو ملے اور آدھا بہن
کو دیا جاوے اور حالانکہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ تھے بخاری اور ابوداود اس کے راوی ہیں اور
یہ الفاظ بخاری کے ہیں

۲۔ وَعَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ سُئِلَ اَبُوْ مُوْسٰى عَنِ بِنْتٍ وَبِنْتِ اِبْنٍ وَاُخْتٍ فَقَالَ لِلْبِنْتِ
النِّصْفُ وَلِلْاُخْتِ النِّصْفُ فَسُئِلَ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ وَاُخْبِرَ بِقَوْلِ اَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ لَقَدْ
ضَلَلْتُ اِذًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ثُمَّ قَالَ اَقْضِيْ فِيْهَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِاِبْنَةِ الْاِبْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْاُخْتِ فَاَخْبَرَ اَبُوْ مُوْسٰى فَقَالَ

لَا تَسْأَلُوْنِیْ مَادَامَ هٰذَا الْحِبْرُ فِیْکُمْ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلْحِبْرُ بِفَتْحِ الْحَاءِ وَکَسْرِهَا الْعَالِمُ ترجمہ ہزیل بن شرحبیل سے روایت ہے کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص مر گیا ہے اور اس نے ایک بیٹی اور ایک پوتی اور ایک بہن چھوڑی ہے تو انہوں نے کہا کہ آدھا ترکہ بیٹی کا ہے اور آدھا بہن کا یعنے پوتی کو کچھ نہیں ملے گا۔ پھر ابن مسعود پوچھے گئے اور خبر دیئے گئے ساتھ قول ابوموسیٰؓ کے تو ابن مسعودؓ نے کہا اگر میں یہی حکم کروں تو البتہ میں گمراہ ہوں اور نہیں میں راہ پانے والوں سے پھر انہوں نے کہا کہ میں اس میں حکم کرتا ہوں جو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا ہے کہ آدھی میراث بیٹی کی ہے اور چھٹا حصہ پوتی کا واسطے پورا کرنے دو تہائیوں کے اور باقی یعنے تہائی بہن کو ملے گی تو کسی نے ابوموسیٰ کو اسکی خبر دی تو انہوں نے کہا کہ جب تک یہ عالم تم میں موجود ہے مجھ سے مسئلہ نہ پوچھا کرو بخاری اور ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں اور حبر کے معنے ہیں عالم۔

الاخوۃ
بھائیوں کے حصے کا بیان

(۱) عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اِنَّکُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِیَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْ دَیْنٍ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِالدَّیْنِ قَبْلَ الْوَصِیَّةِ وَاِنَّ اَعْیَانَ بَنِی الْاُمِّ یَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِی الْعَلَّاتِ الرَّجُلُ یَرِثُ اَخَاهُ لِاَبِیْهِ وَاُمِّهٖ دُوْنَ اَخِیْهِ لِاَبِیْهِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ اَلْاَعْیَانُ الْاِخْوَةُ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ وَالْعَلَّاتُ الَّذِیْنَ اَبُوْهُمْ وَاحِدٌ وَاُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰی ترجمہ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مقرر تم پڑھتے ہو اس آیت کو مِنْ بَعْدِ وَصِیَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْ دَیْنٍ یعنے بعد وصیت کے جو تم کرو یا قرض کے اور مقرر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا ہے ساتھ ادا کرنے قرض کے پہلے وصیت سے اور البتہ عینی بھائی وارث ہوتے ہیں نہ علاتی بھائی آدمی کا وارث ہوتا ہے اپنے بھائی کا جو ماں باپ دونوں کیطرف سے ہو نہ وہ بھائی جو صرف باپ کیطرف سے ہو یعنے عینی بھائی کے ہوتے علاتی بھائی وارث نہیں ہوتے ترمذی اسکے راوی ہیں اعیان وہ بھائی ہیں جو باپ اور ماں دونوں میں شریک ہوں اور علاتی وہ بھائی ہیں جنکا باپ ایک ہو اور مائیں جدی جدی ف یعنے قرض اگرچہ ذکر میں مؤخر ہے لیکن حکم میں مقدم ہے اسی واسطے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرض کو وصیت سے پہلے ادا کیا اور مؤخر کرنا اسکا ذکر اہتمام شان وصیت کی ہے۔ لمعات

الجنین
پیٹ کے بچہ کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ جَنِیْنِ امْرَاَةٍ سَقَطَ مَیِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ ثُمَّ تُوُفِّیَتِ الْمَرْاَةُ الَّتِیْ قَضٰی لَهَا بِالْغُرَّةِ فَقَضٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مِیْرَاثَهَا لِبَنِیْهَا وَزَوْجِهَا وَاَنَّ الْعَقْلَ عَلٰی عَصَبَتِهَا اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلْغُرَّةُ عِنْدَ الْعَرَبِ اَلْعَبْدُ وَالْاَمَةُ وَعِنْدَ الْفُقَهَاءِ مَا بَلَغَ ثَمَنُهٗ مِنَ الْعَبِیْدِ نِصْفَ عُشْرِ الدِّیَةِ وَالْعَقْلُ الدِّیَةُ وَالْعَاقِلَةُ

ہیں جو راہ میں گرا پڑا پایا جاوے اس کے ماں باپ معلوم نہ ہوں اور وہ آزاد ہے اکثر فقہاء کے نزدیک اس کی آزادی کا حق کسی کو نہیں پہونچتا یعنے وہ عورت اسکی وارث نہیں ہوتی جس نے اسکو لیجاکر پالا اور بعضوں نے کہا کہ اسکی وارث ہوتی ہے اور اس نے حجت پکڑی ہے ساتھ اسحدیث کے اور یہ حدیث اکثر کے نزدیک حجت نہیں اور نہ اکثر اہل نقل کے نزدیک ثابت ہے

اَلْمُعْتَدَّۃُ

عدت والی عورت کا بیان

(۱) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیٰی بْنِ حِبَّانَ قَالَ کَانَ عِنْدَ جَدِّیْ حِبَّانَ امْرَاَتَانِ هَاشِمِیَّةٌ وَّاَنْصَارِیَّةٌ فَطَلَّقَ الْاَنْصَارِیَّةَ وَهِیَ تُرْضِعُ فَمَرَّتْ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ هَلَكَ وَلَمْ تَحِضْ فَقَالَتْ اَنَا اَرِثُهٗ لَمْ اَحِضْ فَاخْتَصَمُوْا اِلٰی عُثْمَانَ فَقَضٰی لَهَا بِالْمِیْرَاثِ فَالْاَمَةُ الْهَاشِمِیَّةُ فَقَالَ هٰذَا عَمَلُ ابْنِ عَمِّكَ هُوَ اَشَارَ عَلَیَّ بِهٰذَا یَعْنِیْ عَلِیًّا اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ محمد بن یحیے سے روایت ہے کہا کہ میرے دادا حبان کے پاس دو عورتیں تھیں ایک ہاشمیہ اور ایک انصاریہ سو اس نے انصاریہ کو طلاق دی اور حالانکہ وہ بچے کو دودھ پلاتی تھی سو اس عورت پر ایک سال گذرا پھر حبان مر گیا اور حالانکہ اسکو حیض نہ ہوا تھا تو اس عورت نے کہا کہ میں اس کی وارث ہوں مجھ کو حیض نہیں آیا تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جھگڑا لے گئی انہوں نے اس عورت کو اسکی میراث دلائی ہاشمیہ عورت نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ملامت کی تو انہوں نے کہا کہ یہ عمل تیرے چچیرے بھائی کا ہے اشارہ کیا اس نے ہم پر ساتھ اس کے یعنے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مالک اس کے راوی ہیں۔

۲۔ وَعَنِ الْاَعْرَجِ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَرَّثَ نِسَاءَ بْنِ مُكَمِّلٍ مِّنْهُ وَكَانَ طَلَّقَهُنَّ وَهُوَ مَرِیْضٌ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ اعرج سے روایت ہے کہ مقرر عثمان بن عفان نے ابن مکمل کی عورتوں کو اسکا وارث کر دیا بجائے اسکے ابن مکمل نے اپنی بیماری میں طلاق دیدیا تھا

۳۔ وَعَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَاَلَتِ امْرَاَةُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ مِّنْهُ الطَّلَاقَ فَقَالَ اِذَا طَهُرْتِ فَاٰذِنِیْنِیْ فَاٰذَنَتْهُ فَطَلَّقَهَا الْبَتَّةَ اَوْ تَطْلِیْقَةً كَانَتْ بَقِیَتْ لَهَا وَهُوَ مَرِیْضٌ یَوْمَئِذٍ فَوَرَّثَهَا عُثْمَانُ مِنْ زَوْجِهَا مِیْرَاثَهَا بَعْدَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا اَخْرَجَهُمَا مَالِكٌ ترجمہ ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے روایت ہے کہا کہ عبدالرحمن بن عوف کی عورت نے اس سے طلاق طلب کی تو انہوں نے کہا کہ جب تو حیض سے پاک ہو تو مجھ کو خبر کر دینا اس نے اسکو خبر دی تو انہوں نے اسکو بائن طلاق دی یا ایک طلاق جو اسکی باقی تھی اور عبدالرحمن اسوقت بیمار تھے (یعنے سو مر گئے) تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو اسکے خاوند کی میراث دلائی بعد گذرنے اسکی عدت کے مالک اسکے راوی ہیں

اَلْکَلَالَةِ

کلالہ کا بیان

(۱) عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ سَاَلَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلَالَةِ فَقَالَ لَهٗ یَكْفِیْكَ مِنْ ذٰلِكَ الْاٰیَةُ الَّتِیْ اُنْزِلَتْ فِی الصَّیْفِ فِیْ اٰخِرِ سُوْرَةِ النِّسَاءِ قَالَ رَاوِیْهِ قُلْتُ لِاَبِیْ اِسْحَاقَ وَهُوَ مَنْ مَاتَ

وَلَمْ يَدَعْ وَلَدًا وَلَا وَالِدًا قَالَ كَذٰلِكَ كُنْتُ أَحْرَجُ مِمَّا لَكُمْ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي فِي آخِرِ النِّسَاءِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ وَآيَةُ النِّسَاءِ الْآيَةِ الَّتِي فِي أَوَّلِهَا يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ الْآيَةَ "ترجمہ زید بن سلم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کلالہ کا حکم پوچھا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ کافی ہے تجھ کو اس سے وہ آیت جو اتاری گئی گرمی کے موسم میں سورہ نساء کے اخیر میں ہے راوی کہتا ہے کہ میں نے ابو اسحاق سے کہا کہ کلالہ کسکو کہتے ہیں جو مرجاوے اور نہ اولاد چھوڑے نہ باپ یعنی نہ اسکا باپ ہو نہ اولاد اس نے کہا کہ اسی طرح کہتے ہیں مالک اس کے راوی ہیں اور جو آیت کہ گرمی کے موسم میں اتاری گئی سورہ نساء کے اخیر میں ہے یَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ یعنے حکم پوچھتے ہیں تجھ سے تو کہدے کہ اللہ حکم دیتا ہے کلالہ میں اور آیت سردی کے موسم کی جو اس کے اول میں ہے يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ الْآيَةَ یعنے اللہ وصیت کرتا ہے تم کو تمھاری اولاد کی حق میں

ذوالارحام

ذوالارحام کا بیان

(۱) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ كَثِيرًا يَقُولُ كَانَ عُمَرُ كَثِيرًا يَقُولُ عَجَبًا لِلْعَمَّةِ تَرِثُ وَلَا تُورَثُ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ "ترجمہ محمد بن ابی بکر بن حزم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے اپنے باپ سے بہت کہتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بہت کہا کرتے تھے کہ عجب ہے کہ پھپی وارث ہوتی ہے یعنے وقت نہ ہونے اور وارثوں کے اور اسکا کوئی وارث نہیں ہوتا مالک اس کے راوی ہیں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پھپی ذوالارحام میں سے ہے اور یہ کہ ذوالارحام وارث ہوتے ہیں یعنے جب کہ اور کوئی وارث نہ ہو۔

۲۔ وَعَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوٗدَ وَأَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ عَنْ أَنَسٍ وَعِنْدَهُ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ "ترجمہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قوم کا بھانجا انہیں میں داخل ہے ابو داؤد اس کے راوی ہیں اور روایت کیا ہے اس کو نسائی نے انس سے کہ بھانجا قوم کا ان کے جانوں میں سے ہے ف یعنی جب اور کوئی وارث نہ ہو تو بھانجا وارث ہوتا ہے

میراث الدیۃ

دیت کی میراث کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَهُمْ يَرِثُونَهَا وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا فَقَالَ لَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَيَّ أَنْ أُوَرِّثَ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا وَكَانَتْ مِنْ قَوْمٍ آخَرِينَ فَرَجَعَ عُمَرُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ "ترجمہ ابن مسیب سے روایت ہے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے تھے دیت عاقلہ پر ہے اور وہ اسکو وارث ہوتے ہیں یعنے جب کہ اور کوئی وارث نہ ہو اور نہیں وارث ہوتی عورت اپنے خاوند کی دیت سے تو ضحاک بن سفیان نے اس سے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری طرف لکھا تھا کہ میں اشیم ضبابی کی عورت کو اس کے خاوند کی دیت کا وارث کروں اور حالانکہ وہ دوسرے لوگوں میں سے تھی تو عمر فاروق نے اپنے قول سے رجوع کیا ابو داؤد

اور ترمذی اس کے راوی ہیں اور اس کو صحیح کہا

مِیرَاثُ الصَّدَقَۃِ

صدقہ کی میراث کا بیان

(۱) عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ اَتَتِ امْرَاَۃٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ کُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلٰی اُمِّیْ بِوَلِیْدَۃٍ وَاِنَّھَا مَاتَتْ وَتَرَکَتِ الْوَلِیْدَۃَ فَقَالَ قَدْ وَجَبَ اَجْرُکِ وَرَدَّھَا عَلَیْکِ الْمِیْرَاثُ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اس نے کہا کہ میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی خیرات کردی تھی اب میری ماں مرگئی ہے اور اس نے لونڈی چھوڑی تو آپ نے فرمایا کہ تیرا ثواب واجب ہوا اور میراث نے اسکو تیری طرف پھیر دیا یعنے وہ لونڈی میراث میں تجھ کو پہونچی اس کے پھیر لینے میں تیرا ثواب باطل نہیں ہوا مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں

۲- وَعَنْ مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ تَصَدَّقَ عَلٰی اَبَوَیْہِ بِصَدَقَۃٍ فَھَلَکَا فَوَرِثَ ابْنُھُمَا الْمَالَ وَکَانَ نَخْلًا فَسَاَلَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ لَہٗ لَقَدْ اُجِرْتَ فِیْ صَدَقَتِکَ وَرَدَّھَا عَلَیْکَ الْمِیْرَاثُ ترجمہ امام مالک سے روایت ہے اُن کو خبر پہونچی کہ ایک انصاری مرد نے اپنے ماں باپ پر کچھ صدقہ کیا پھر وہ دونوں مرگئے تو اُن کا بیٹا ان کے مال کا وارث ہوا اور وہ کھجوروں کے درخت تھے پھر اس نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ تجھ کو تیرے صدقہ کا ثواب ملا اور میراث نے وہ صدقہ تجھ کو پھیر دیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ کی ہوئی چیز اگر میراث میں پھر ہاتھ لگے تو اُس سے صدقہ کا ثواب باطل نہیں ہوتا

جَمَاعَۃُ الْوَرَثَۃِ

وارثوں کی جماعت کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ کَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَالْوَصِیَّۃُ لِلْوَالِدَیْنِ فَنَسَخَ اللّٰہُ مِنْ ذٰلِکَ مَا اَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّکَرِ مِثْلَ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ وَجَعَلَ لِلْاَبَوَیْنِ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا السُّدُسَ وَالثُّلُثَ وَجَعَلَ لِلْمَرْاَۃِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میت کے مال کے وارث اولاد ہوا کرتی تھے اور ماں باپ کے واسطے وصیت واجب تھی سو اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اس سے چاہا منسوخ کردیا سو مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصہ کے برابر ٹھیرایا اور ماں باپ سے ہر ایک کیواسطے چھٹا اور تیسرا حصہ ٹھیرایا اور عورت کے واسطے آٹھواں اور چوتھا حصہ ٹھیرایا اور خاوند کے واسطے آدھا اور چوتھا حصہ مقرر فرمایا بخاری اس کے راوی ہیں

۲- وَعَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ وَلَدُ الْاَبْنَاءِ بِمَنْزِلَۃِ الْاَبْنَاءِ اِذَا لَمْ یَکُنْ دُوْنَھُمْ اَبْنَاءٌ ذَکَرُھُمْ کَذَکَرِھِمْ وَاُنْثَاھُمْ کَاُنْثَاھُمْ یَرِثُوْنَ کَمَا یَرِثُوْنَ وَیَحْجُبُوْنَ کَمَا یَحْجُبُوْنَ وَلَا یَرِثُ وَلَدُ ابْنٍ مَعَ ابْنٍ ذَکَرٍ فَاِنْ تَرَکَ ابْنَۃً وَابْنَ ابْنٍ ذَکَرٍ فَلِلْاِبْنَۃِ النِّصْفُ وَلِابْنِ الْاِبْنِ مَا بَقِیَ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَھْلِھَا فَمَا بَقِیَ فَھُوَ لِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَکَرٍ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَتِہٖ ترجمہ زید بن ثابت سے

روایت ہے کہا کہ پوتے بجائے بیٹیوں کے ہیں جب کہ ان سے درجے بیٹے موجود نہ ہوں ان کے مرد ان کے مردوں کی اور ان کی عورتیں کی مثل ہیں جیسے بیٹے وارث ہوتے ہیں ویسے ہی وہ وارث ہوتے ہیں اور محروم کرتے ہیں جیسے وہ محروم کرتے ہیں اور نرینہ اولاد کے ساتھ پوتے وارث نہیں ہوتے پھر اگر ایک بیٹی اور ایک نرینہ پوتا چھوڑے تو بیٹی کو آدھا مال متروکہ ملے گا اور جو باقی ہو سو پوتا پاوے گا واسطے دلیل قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ ملاؤ فرائض کو فرائض والوں سے پھر جو مال باقی رہے سو قریب تر رشتہ دار مرد کا ہے ف فرائض مقرری حصوں کو کہتے ہیں جو قرآن مجید میں مذکور ہیں جیسے آدھا حصہ لڑکی کا اور چھٹا حصہ ماں کا اور آٹھواں حصہ بیوی کا سو میت کے مال سے اول مقرر حصے والوں کو دیا جاوے اگر کچھ مال باقی رہے تو جہت قرابت میت کا مرد حصہ پاوے گا۔ بخاری اس کے راوی میں ترجمہ باب میں۔

۳۔ وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ سُئِلَ عَنِ ابْنَیْ عَمٍّ اَحَدُھُمَا اَخٌ لِاُمٍّ وَالْاٰخَرُ زَوْجٌ فَقَالَ لِلزَّوْجِ النِّصْفُ وَلِلْاَخِ مِنَ الْاُمِّ السُّدُسُ وَمَا بَقِیَ بَیْنَھُمَا نِصْفَانِ اَخْرَجَہٗ رَزِیْنٌ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ پوچھے گئے دو چچیرے بھائیوں سے کہ ایک میت کا اخیافی بھائی ہے اور دوسرا خاوند ہے تو انہوں نے فرمایا کہ آدھا مال خاوند کو ملے گا اور چھٹا حصہ اخیافی بھائی کو پاوے گا اور جو باقی رہے سو دونوں کے درمیان آدھوں آدھ تقسیم ہوگا رزین اس کے راوی ہیں

۴۔ وَعَنْ زَیْنَبَ قَالَتِ اشْتَکَتْ نِسَاءٌ مِنَ الْمُھَاجِرَاتِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ مُتَارِیْھِنَّ فَاَمَرَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنْ تُوَرَّثَ دُوْرُ الْمُھَاجِرِیْنَ النِّسَاءُ فَمَاتَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رض فَوَرِثَتْہُ امْرَاَتُہٗ دَارًا بِالْمَدِیْنَۃِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ بعض مہاجر عورتوں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اپنے گھروں کی تنگی کی شکایت کی تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا کہ مہاجرین کے گھروں کی عورتیں وارث ہوں پھر ابن مسعود رض مر گئے تو ان کی عورت مدینے میں ان کے گھر کی وارث ہوئی ابوداؤد اس کے راوی ہیں

میراث الولاء

ولاء کی میراث کا بیان

(۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ رض عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ یَّرِثُ الْمَالَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ عمرو بن شعیب رض سے روایت ہے اس نے اپنے دادا سے روایت کی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آزاد غلام کے مال کا وہی شخص وارث ہوتا ہے جو مال کا وارث ہو یعنے اگر باپ کا آزاد کیا ہوا غلام مر جائے تو اس کے مال کا وارث آزاد کرنے والے کا بیٹا ہوگا۔ ترمذی اس کے راوی ہیں

۲۔ وَعَنْہُ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَاءُ لِلْاَکْبَرِ مِنَ الذُّکُوْرِ وَلَا تَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ اِلَّا وَلَاءَ مَنْ اَعْتَقْنَ اَوْ اَعْتَقَ مَنْ اَعْتَقْنَ اَخْرَجَہٗ رَزِیْنٌ ترجمہ اور

انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آزاد غلام کے مال کا وارث وہ شخص ہوگا جو اس کے وارث مردوں میں بڑا ہو اور عورتیں حق ولار کی وارث نہیں ہوتیں مگر اس کے مال کی جسکو انہوں نے خود آزاد کیا ہو یا اس کے آزاد کرنے والے کو آزاد کیا ہو یا سکے راوی ہیں

۳۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَرَادَتْ عَائِشَةُ اَنْ تَشْتَرِیَ جَارِیَةً لِتُعْتِقَهَا فَاِنَّ اَهْلَهَا اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْوَلَاءُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا یَمْنَعُكِ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ نے ارادہ کیا کہ ایک لونڈی خرید کر آزاد کریں تو اس کے مالکوں نے انکار کیا مگر اس شرط سے کہ حق آزادی کا ہمارے واسطے ہو تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ حال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ نے فرمایا کہ تجھ کو آزاد کرنے سے یہ بات مانع نہ ہو کہ آزاد غلام کے مال کا وارث وہی شخص ہے جس نے آزاد کیا مسلم اس کے راوی ہیں **ف** یعنے اگر لونڈی غلام کچھ چھوڑ کر مرجائے تو اس کا وارث آزاد کرنے والا ہے

۴۔ وَعَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ اِنَّ الْعَاصَ بْنَ هِشَامٍ هَلَكَ وَتَرَكَ ثَلٰثَ بَنِیْنَ اِثْنَانِ لِاَمٍّ وَاحِدَةٍ لِعَلَّةٍ فَهَلَكَ اَحَدُ الَّذَیْنِ لِاُمٍّ وَتَرَكَ مَالًا وَّمَوَالِیَ فَوَرِثَهٗ اَخُوْهُ الَّذِیْ لِاَبِیْهِ وَاُمِّهٖ الْمَالَ وَوَلَاءَ مَوَالِیْهِ ثُمَّ هَلَكَ الَّذِیْ وَرِثَ الْمَالَ وَالْوَلَاءَ وَتَرَكَ ابْنَهٗ وَاَخَاهُ لِاَبِیْهِ فَقَالَ ابْنُهٗ اَنَا اَحْرَزْتُ مَا اَحْرَزَ اَبِیْ فَقَالَ الْاَخُ لَیْسَ كَذٰلِكَ اِنَّمَا اَحْرَزْتَ الْمَالَ فَقَطْ وَاَمَّا وَلَاءُ الْمَوَالِیْ فَلَا اَرَایْتَ لَوْ مَاتَ اَبُوْكَ الْیَوْمَ اَلَسْتَ اَرِثُهٗ اَنَا فَاخْتَصَمَا اِلٰی عُثْمَانَ فَقَضٰی بِالْوَلَاءِ لِاَخِی الْمَیِّتِ وَبِالْمَالِ لِابْنِ الْمَیِّتِ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ ترجمہ ابوبکر بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عاص بن ہشام مرگیا اور اس نے تین بیٹے چھوڑے دو باہم سگے بھائی تھے اور ایک علاتی سو دونوں عینی بھائیوں میں سے ایک مرگیا اور اس نے مال اور غلام آزاد چھوڑے تو اسکا عینی بھائی اس کے مال اور اس کے آزاد غلاموں کے مال کا وارث ہوا پھر وہ بھی مرگیا جو مال اور ولار کا وارث ہوا تھا اور اس نے ایک بیٹا اور اخیافی بھائی چھوڑا تو اسکے بیٹے نے کہا کہ میں سب مال لونگا جو میرے باپ نے لیا تھا اور بھائی نے کہا کہ یوں نہیں کہ تو فقط مال پاوے گا۔ لیکن آزاد غلاموں کی آزادی کا حق سو تو نہیں پاوے گا بھلا بتلاؤ تو اگر یہ بھائی آج مرتا تو کیا میں اسکا وارث نہ ہوتا سو وہ دونوں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جھگڑتے گئے تو انہوں نے حکم کیا کہ آزاد غلاموں کے مال کا وارث بھائی ہے اور میت کا مال اسکا بیٹا پاوے گا مالک اس کے راوی ہیں

مِیْرَاثُ الْعَصَبَةِ

عصبے کی میراث کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَاتَ وَعَلَیْهِ دَیْنٌ وَلَمْ یَتْرُكْ وَفَاءً فَعَلَیْنَا قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلْتَرِثْهُ عَصَبَتُهٗ مَنْ كَانُوْا اَخْرَجَهُ

الخمسۃ الا النسائی ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں قریب تر ہوں ساتھ مومنوں کے انکی جانوں سے یعنے میں انکا زیادہ خیر خواہ ہوں اس سے کہ وہ اپنی ذاتوں کے خیر خواہ ہیں سو جو کوئی مسلمانوں میں سے مرے اور اپنے اوپر قرض چھوڑ جائے تو اسکا ادا کرنا ہم پر لازم ہے اور جو مال چھوڑے سو اس کے وارثوں کا حق ہے اور ایک روایت میں ہے اور جو مال چھوڑ جائے تو اس کے وارث اس کے عصبے ہیں جو ہوں لنائی کے سوا پانچوں اس کے راوی ہیں

۲۔ وَعَنِ الْمِقْدَامِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَکَ کَلًّا فَاِلَیَّ وَمَنْ تَرَکَ مَالًا فَلِوَرَثَتِہٖ وَاَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَہٗ اَعْقِلُ عَنْہُ وَاَرِثُہٗ وَالْکَلُّ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَہٗ یَعْقِلُ عَنْہُ وَیَرِثُہٗ عَلَیْہِ عَانِیَۃً وَیَرِثُہٗ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ عَنْ عَائِشَۃَ رض مَرْفُوْعًا اَلْکَلُّ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَہٗ فَقَطْ اَلْکَلُّ الْعِیَالُ وَالثِّقْلُ ترجمہ مقدام سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو عیال چھوڑے تو میں اسکا کفیل ہوں اور جو مال چھوڑے سو اس کے وارثوں کا حق ہے اور جسکا کوئی وارث نہ ہو اس کا میں وارث ہوں میں اسکی دیت بھروں گا اور جسکا کوئی وارث نہ ہو اس کا وارث ماموں ہے وہی اس کی دیت بھرے گا اور اس کے قیدی کو چھڑاوے گا اور اسکا وارث ہوگا ابو داؤد اس کے راوی ہیں اور ترمذی میں عائشہ رض سے مرفوع روایت صرف اسی قدر ہے کہ جسکا کوئی وارث نہ ہو اسکا وارث ماموں ہے اور کل عیال اور بوجھ کو کہتے ہیں

۳۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ مَاتَ مَوْلًی لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَتَرَکَ شَیْئًا وَلَمْ یَدَعْ حَمِیْمًا وَلَا وَلَدًا فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَعْطُوْا مِیْرَاثَہٗ رَجُلًا مِنْ اَھْلِ قَرْیَتِہٖ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلْحَمِیْمُ اَلْقَرِیْبُ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک غلام آزاد مر گیا اور اس نے کچھ مال چھوڑا اور کوئی قریبی اور اولاد نہ چھوڑی تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا مال دو کہ اس کے گاؤں کے کسی مرد کو دیدو ابو داؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں حمیم کے معنے میں قریب

۴۔ وَعَنْ بُرَیْدَۃَ رض قَالَ اَتٰی رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدِیْ مِیْرَاثُ رَجُلٍ مِنَ الْاَزْدِ وَلَسْتُ اَجِدُ اَزْدِیًّا اَدْفَعُہٗ اِلَیْہِ قَالَ فَاذْھَبْ وَالْتَمِسْ اَزْدِیًّا حَوْلًا فَاَتَاہُ بَعْدَ الْحَوْلِ فَقَالَ لَمْ اَجِدْ اَزْدِیًّا اَدْفَعُہٗ اِلَیْہِ قَالَ فَانْظُرْ اَوَّلَ خُزَاعِیٍّ تَلْقَاہُ فَادْفَعْہُ اِلَیْہِ فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ عَلَیَّ بِالرَّجُلِ فَلَمَّا جَاءَہٗ قَالَ اُنْظُرْ کَبِیْرَ خُزَاعَۃَ فَادْفَعْہُ اِلَیْہِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ اَوْ اَلْاَکْبَرُ بِضَمِّ الْکَافِ جَمْعُ الْاَکْبَرِ وَھُمُ الْمَشَایِخُ وَقِیْلَ اَرَادَ بِہٖ اَقْرَبَھُمْ اِلَی الْجَدِّ الْاَوَّلِ وَلَمْ یُرِدْ کِبَرَ السِّنِّ وَقَدِ احْتَجَّ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ قَوْمٌ عَلٰی تَوْرِیْثِ الرَّجُلِ مِمَّنْ یُسْلِمُ عَلٰی یَدَیْہِ مِنَ الْکُفَّارِ وَخَالَفَھُمْ اَکْثَرُ الْفُقَھَاءِ وَجَعَلُوْا مَعْنَی الْحَدِیْثِ الْاِیْثَارَ بِالْبِرِّ وَرَعْیَ الذِّمَامِ وَالصِّلَۃِ وَنَحْوِ ذٰلِکَ وَضَعَّفُوْا ھٰذَا الْحَدِیْثَ ترجمہ بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا سو اس نے کہا کہ ایک ازدی مرد کی میراث میرے پاس ہے اور میں کوئی ازدی نہیں پاتا کہ اسکو دوں فرمایا کہ ایک سال تک کوئی تلاش کر وہ سال کے بعد آپ کے پاس آیا تو اس نے کہا

کو میں نے کوئی آدمی نہیں پایا جسکے حوالے کروں تو فرمایا کہ دیکھ یعنے تلاش کر سو جس آدمی کو تو پہلے پہل ملے اسکو دیدینا پھر جب وہ پیٹھ دیکر چلا تو فرمایا کہ اس مرد کو میرے پاس لا جب وہ آیا تو اُس سے فرمایا کہ دیکھ جو شخص تو نے راہ میں بڑا ہو اس کو دیدینا ابو داود اور اس کے راوی ہیں اور کبر ساتھ پیش کاف کے جمع اکبر کی ہے اور وہ مشائخ لوگ ہیں یا مراد وہ شخص ہے جو پہلے داد اکیطرف قریب تر ہو اور ثری عمر والا مراد نہیں ہے اور بعض لوگوں نے اسحدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ جو کافر کسی مسلمان کے ہاتھ اسلام لاوے پھر مر جاوے تو اسکے مال کا وارث وہی مسلمان ہے جسکے ہاتھ پر وہ مسلمان ہوا تھا اور اکثر فقہا اسکے مخالف ہیں وہ کہتے ہیں کہ معنے حدیث کے مقدم کرنا ہے بھلائی اور سلوک اور مثل اس کے ہیں اور اُنہوں نے کہا کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ مَاتَ رَجُلٌ وَلَمْ یَدَعْ وَارِثًا اِلَّا غُلَامًا لَہٗ کَانَ اَعْتَقَہٗ فَجَعَلَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِیْرَاثَہٗ لَہٗ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرد مر گیا اور اس نے کوئی وارث نہ چھوڑا مگر ایک غلام اپنا جسکو اُس نے آزاد کیا ہوا تھا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کی میراث اسکو دلوائی ابو داود اور ترمذی اسکے راوی ہیں

۶۔ وَعَنْ عُمَرَ اَنَّہٗ قَالَ اللَّقِیْطُ حُرٌّ وَمَالُہٗ لِبَیْتِ الْمَالِ وَکَذَا السَّائِبَۃُ اَخْرَجَہٗ رَزِیْنٌ ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ جو لڑکا پڑا ہوا اٹھایا جاوے وہ آزاد ہے اور اسکا مال بیت المال میں رکھا جاوے اور یہی حکم ہے سانڈہ کا رزین اسکے راوی ہیں

الفصل الثالث فی میراث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما خلفہ

تیسری فصل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میراث کے بیان میں اور جو آپ نے چھوڑا

۱۔ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ سَاَلَتْ فَاطِمَۃُ اَبَا بَکْرٍ اَنْ یُّقْسِمَ لَھَا مِیْرَاثَھَا مِمَّا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَا صَدَقَۃٌ فَغَضِبَتْ فَھَجَرَتْ فَلَمْ تُکَلِّمْہُ حَتّٰی تُوُفِّیَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِتَّۃَ اَشْھُرٍ اِلَّا لَیَالِیَ ثُمَّ تَعَلَّ ذٰلِکَ عُمَرُ فَاَمَّا صَدَقَتُہٗ بِالْمَدِیْنَۃِ فَدَفَعَھَا عُمَرُ اِلٰی مَنْ وَلِیَ الْاَمْرَ بَعْدَہٗ قَالَ فَھُمَا عَلٰی ذٰلِکَ اِلَی الْیَوْمِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَلَفْظُ الْبُخَارِیِّ مُخْتَصَرٌ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی نے ابو بکر صدیق رضی سے سوال کیا کہ ان کو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میراث تقسیم کر دیں تو ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں سو راہ خدا میں صدقہ ہے سو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا ناراض ہوئیں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کی ملاقات ترک کر دی سو ہمیشہ ناراض ہی رہیں یہانتک کہ فوت ہوئیں اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کچھ دن کم چھ مہینے زندہ رہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کام کیا یعنی

جو مال حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ کا مدینے میں تھا سو اسکو عمر فاروق نے علی اور عباس کے حوالے کر دیا اور خیبر اور فدک کو اپنے پاس رکھا اور کہا کہ یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں صدقے آپ کے حقوق اور ضرورتوں کاموں کے واسطے تھے جو آپ کو پیش آتے تھے اور اُن کا اختیار اس شخص کیطرف ہے جو آپکے بعد خلیفہ ہو سو وہ اسی حال پر ہیں آجتک ترمذی کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں اور لفظ بخاری کے مختصر ہیں

۲۔ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ اِلٰی اَبِیْ بَكْرٍ فَقَالَتْ مَنْ یَّرِثُكَ فَقَالَ اَهْلِیْ وَوَلَدِیْ قَالَتْ فَمَا لِیْ لَا اَرِثُ اَبِیْ فَقَالَ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ لَا نُوْرَثُ وَلٰكِنْ اَعُوْلُ مَنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعُوْلُهٗ وَاُنْفِقُ عَلٰی مَنْ كَانَ یُنْفِقُ عَلَیْهِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ "ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور اُن سے کہا یعنے پوچھا کہ تمہارا کون وارث ہوگا انہوں نے کہا کہ میرے گھر والے اور میری اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا تو پھر کیا سبب ہے کہ میں اپنے باپ کی وارث نہیں ہوتی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا لیکن میں لازم جانوں گا خرچ اسکا جسکا خرچ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لازم سمجھتے تھے اور خرچ کروں گا جس پر حضرت خرچ کرتے تھے ترمذی اس کے راوی ہیں۔

۳۔ **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ اَرَادَ نِسَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حِیْنَ تُوُفِّیَ اَنْ یَّبْعَثْنَ عُثْمَانَ اِلٰی اَبِیْ بَكْرٍ یَسْاَلُنَهٗ مِیْرَاثَهُنَّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَلَیْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ "ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوا تو آپ کی بی بیوں نے چاہا کہ عثمان کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجیں اپنی میراث مانگنے کو تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہمنے چھوڑا سو صدقہ ہے راہ خدا میں تینوں اور ابوداود اسکے راوی ہیں

ذِكْرُ مَا خَلَّفَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متروکہ کا بیان

(۱) **عَنْ** عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْخُزَاعِیِّ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ دِیْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا اَمَةً وَلَا شَیْئًا اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَیْضَاءَ وَسِلَاحَهٗ وَاَرْضًا جَعَلَهَا لِابْنِ السَّبِیْلِ صَدَقَةً اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَالنَّسَائِیُّ "ترجمہ عمرو بن حارث خزاعی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ کوئی دینار چھوڑا نہ درہم نہ غلام نہ لونڈی اور نہ کچھ اور چیز سوائے سفید خچر اور ہتیاروں کے اور زمین جسکو مسافروں کیواسطے وقف فرمایا بخاری اور نسائی اسکے راوی ہیں

۲۔ **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دِیْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِیْرًا وَلَا اَوْصٰی بِشَیْءٍ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ "ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سے روایت ہے کہ نہیں چھوڑا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی دینار اور نہ درہم اور نہ بکری اور نہ اونٹ اور نہ کچھ وصیت کی ابوداود اور مسلم اور نسائی اس کے راوی ہیں

۳۔ **وَعَنْ** یُونُسَ بْنِ عُبَیْدٍ مَوْلٰی مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ اِلَی الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَسْاَلُهٗ عَنْ رَایَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا کَانَتْ فَقَالَ کَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلنَّمِرَةُ بُرْدَةٌ مِّنْ صُوْفٍ یَلْبَسُهَا الْاَعْرَابُ ترجمہ یونس بن عبید سے جو محمد بن قاسم کا غلام آزاد ہے روایت ہے کہ محمد بن قاسم نے مجھکو براء بن عازبؓ کے پاس بھیجا تاکہ میں اس سے پوچھوں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نشان کیا تھا اس نے کہا کہ سیاہ چوگوشہ نمرہ سے ابوداود اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ نمرہ اون کی چادر ہے جسکو گنوار لوگ پہنتے ہیں

۴۔ **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کَانَ لِوَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَوْمَ دَخَلَ مَکَّةَ اَبْیَضَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم جسدن مکہ میں داخل ہوئے سفید تھا ترمذی اس کے راوی ہیں

۵۔ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ کَانَتْ رَایَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ وَلِوَاءُهٗ اَبْیَضُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا سیاہ تھا اور علم سفید تھا ترمذی اسکے راوی ہیں

۶۔ **وَعَنْ** سِمَاکٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ قَوْمِهٖ عَنْ اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ قَالَ رَاَیْتُ رَایَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَفْرَاءَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ سماک سے روایت ہے اس نے اپنی قوم کے ایک مرد سے اس نے دوسرے سے روایت کی کہا کہ میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نشان زرد دیکھا ہے ابوداود اس کے راوی ہیں۔

۷۔ **وَعَنْ** عَاصِمِ الْاَحْوَلِ قَالَ رَاَیْتُ قَدَحَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَکَانَ قَدِ انْصَدَعَ فَسَلْسَلَهٗ بِفِضَّةٍ قَالَ وَهُوَ قَدَحٌ عَرِیْضٌ مِّنْ نُضَارٍ قَالَ مُعْتَمِرٌ وَالنُّضَارُ تُعْجِبُنِیْ بِهٖ فَقَالَ اَنَسٌ لَقَدْ سَقَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْقَدَحِ مَلَاَ اُحْصِیْ قَالَ ابْنُ سِیْرِیْنَ رح وَقَدْ رَاَیْتُ ذٰلِكَ الْقَدَحَ وَکَانَ فِیْهِ حَلْقَةٌ مِّنْ حَدِیْدٍ فَاَرَادَ اَنَسٌ اَنْ یَّجْعَلَ مَکَانَهَا حَلْقَةً مِّنْ فِضَّةٍ اَوْ ذَهَبٍ فَقَالَ اَبُوْطَلْحَةَ لَا تُغَیِّرْ شَیْئًا فَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَکَهٗ وَقَالَ اَنَسٌ لَقَدْ سَقَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِیْ هٰذَا الشَّرَابَ کُلَّهٗ الْعَسَلَ وَالنَّبِیْذَ وَالْمَاءَ وَاللَّبَنَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ اَلنُّضَارُ قِیْلَ هُوَ خَشَبُ اَثْلٍ یَکُوْنُ بِالْغَوْرِ ترجمہ عاصم احول سے روایت ہے کہ میں نے انس بن مالکؓ کے پاس حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیالہ دیکھا اور البتہ وہ پھٹ گیا تھا تو اسکو چاندی کی تار سے جوڑا دیا کہا اور وہ پیالہ چوڑا تھا نضار سے معمر راوی نے کہا کہ نضار نجد کے ملک میں ایک درخت ہوتا ہے اور انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ البتہ میں نے اس پیالے میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اتنی بار پانی پلایا ہے کہ میں نہیں گن سکتا ابن سیرین نے کہا

کہ میں نے بھی وہ پیالہ دیکھا ہے اور اس میں لوہے کا ایک کڑا لگا ہوا تھا تو انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چاہا کہ اس کے بدلے وہاں چاندی یا سونے کا کڑا لگا دیں تو ابو طلحہ نے کہا کہ نہ بدلیو اس میں سے کچھ چیز جو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لگائی ہے اور کہا انس نے کہ میں اس پیالے سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہد۔ خرما۔ کھجور۔ پانی دودھ ہر چیز پلائی ہے بخاری اس کے راوی ہیں۔ قضار بعضے کہتے ہیں کہ وہ جھاؤ کی لکڑی ہے جو عود میں ہوتی ہے

كِتَابُ الْفِتَنِ وَالْاَهْوَاءِ وَالْاِخْتِلَافِ وَفِيْهِ سِتَّةُ فُصُوْلٍ

کتاب ہے فتنوں اور خواہشوں اور اختلاف کے بیان میں اور اس میں چھ فصل ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِي الْوَصِيَّةِ عِنْدَ وُقُوْعِ الْفِتَنِ وَحُدُوْثِهَا

پہلی فصل وصیت میں وقت واقع ہونے اور پیدا ہونے فتنوں کے

۱۔ عَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا اَبَا ثَعْلَبَةَ كَيْفَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْهَا خَبِيْرًا سَاَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَانْتَهُوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَاِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَاْيٍ بِرَاْيِهٖ فَعَلَيْكَ بِنَفْسِكَ وَدَعْ عَنْكَ اَمْرَ الْعَوَامِّ فَاِنَّ مِنْ وَرَآئِكُمْ اَيَّامًا الصَّبْرُ فِيْهِنَّ كَالْقَبْضِ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيْهِنَّ مِثْلُ اَجْرِ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِكُمْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ الشُّحُّ الْبُخْلُ الشَّدِيْدُ وَطَاعَتُهٗ اِتِّبَاعُ الْاِنْسَانِ هَوٰى نَفْسِهٖ لِبُخْلِهٖ وَاتِّقَاءُ ذَمِّهٖ لَهٗ وَقَوْلُهٗ دُنْيَا مُؤْثَرَةً اَيْ مَحْبُوْبَةً مَقْصُوْدَةً لِذَاتِهَا ترجمہ ابی امیہ شیبانی سے روایت ہے میں نے کہا کہ اے ابو ثعلبہ تو کیا کہتا ہے اس آیت میں کہ اے ایمان والو بچاؤ اپنی جانوں کو تو اس نے کہا کہ ہاں قسم ہے اللہ کی البتہ تو نے باخبر سے پوچھا ہے میں نے اسکا مطلب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تھا فرمایا کہ نیک کام بجا لاؤ اور برے کام سے باز رہو یہاں تک کہ جب تم لوگوں کو دیکھو بخل کے مطیع خواہش کے تابعدار دنیا کو مقدم کرنے والے دین اور ہر شخص اپنی رائے پر مغرور تو بچا اپنی جان کو اور عام لوگوں کو اپنے حال پر چھوڑ دے اس واسطے کہ تمہارے پیچھے ایسے دن آویں گے کہ ان میں صبر کرنا ایسا سخت ہوگا جیسے انگارے کو ہاتھ میں پکڑنا جو ان میں عمل کرے گا اسکو پچاس آدمی کے برابر ثواب ہوگا جو تم جیسا عمل کریں ابوداود اور ترمذی اسکے راوی ہیں شح سخت بخل کو کہتے ہیں اور اسکا مطیع ہونا تابعدار ہونا آدمی کا ہے خواہش نفس کو واسطے بخل کے اور اسکا فرمانبردار ہو جانا اور دنیا موثرہ کے معنے ہیں کہ دنیا پیاری ہو جاوے گی۔

۲۔ وَعَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ قَالَ شَبَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَصَابِعَهٗ وَقَالَ كَيْفَ اَنْتَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اِذَا بَقِيْتَ فِيْ حُثَالَةٍ قَدْ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ

وَاخْتَلَفُوْا فَصَارُوْا هٰكَذَا قَالَ فَكَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تَأْخُذُ مَا تَعْرِفُ وَتَدَعُ مَا تُنْكِرُ وَتُقْبِلُ عَلٰى خَاصَّتِكَ وَتَدَعُهُمْ وَعَوَامَّهُمْ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ وَلَيْسَ هُوَ فِيْ اَكْثَرِ النُّسَخِ الْحُتَالَةُ مَا يَسْقُطُ مِنْ قِشْرِ الشَّعِيْرِ وَنَحْوِهٖ اِذَا نُقِّيَ وَكَاَنَّهُ الرَّدِيُّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَمَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ اَيِ اخْتَلَطَتْ وَاخْتَلَفَتْ

ترجمہ واقد بن محمد سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے روایت کی اس نے عبداللہ بن عمر بن عاص سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو قینچی کیا اور فرمایا کہ اے عبداللہ بن عمرو تو کیا کریگا جب کہ تو باقی رہ جائیگا کورنا قص لوگوں میں جن کے عہد و پیمان اور امانت داریاں بگڑ جائیں گی اور ان میں پھوٹ پڑ جائیگی تو ویسے لوگ اس طرح ہو جاویں گے عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ یا رسول اللہ میں اسوقت کیا کروں فرمایا جو بات کہ شرع کے موافق تجھ کو معلوم ہو اس کو لیجیو اور جو خلاف شرع ہو اس کو چھوڑ دیجیو اور خاص اپنے حال پر متوجہ ہونا اور عام لوگوں کو ان کے حالات پر چھوڑ دینا بخاری اس کے راوی ہیں۔ کہا حمیدی نے اور یہ اکثر نسخوں میں نہیں ہے اور حتالہ اسکو کہتے ہیں جو جو کی چھیل گرے جبکہ پاک صاف کیا جاوے گویا کہ وہ ردی ہے ہر چیز سے اور مرجت کے معنے ہیں کہ ملجائیں اور مختلف ہوں

۳۔ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ كَيْفَ اَنْتَ اِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ يَكُوْنُ الْبَيْتُ فِيْهِ بِالْوَصِيْفِ قُلْتُ وَمَا خَارَ لِيَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ اَوْ قَالَ تَصْبِرُ ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ كَيْفَ اَنْتَ اِذَا رَاَيْتَ اَحْجَارَ الزَّيْتِ قَدْ غَرِقَتْ بِالدَّمِ قُلْتُ مَا خَارَ لِيَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ عَلَيْكَ بِمَنْ اَنْتَ مِنْهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اٰخُذُ سَيْفِيْ فَاَضَعُهُ عَلٰى عَاتِقِيْ قَالَ شَارَكْتَ الْقَوْمَ اِذًا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ قَالَ تَلْزَمُ بَيْتَكَ قُلْتُ فَاِنْ دَخَلَ عَلٰى بَيْتِيْ قَالَ اِنْ خَشِيْتَ اَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَاَلْقِ ثَوْبَكَ عَلٰى وَجْهِكَ يَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ وَاِثْمِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالْمُرَادُ بِالْبَيْتِ هٰهُنَا الْقَبْرُ وَالْوَصِيْفُ الْعَبْدُ وَالْمَعْنٰى اَنَّ الْقَتْلٰى تَكْثُرُ لِكَثْرَةِ الْفِتَنِ حَتّٰى يُشْتَرٰى مَوْضِعُ قَبْرٍ يُدْفَنُ فِيْهِ الْمَيِّتُ بِعَبْدٍ لِضِيْقِ الْمَكَانِ عَنْهُمْ اَوْ لِاَنَّهٗ لَا شُغْلَ لِبَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ كَمَا يُوْجَدُ مَنْ يَحْفِرُ قُبُوْرَ مَيِّتٍ وَيَدْفِنُهٗ اِلَّا اَنْ يُعْطٰى وَصِيْفًا اَوْ قِيْمَتَهٗ

ترجمہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر میں نے کہا کہ حاضر ہوں حضرت میں یا رسول اللہ اور حاضر ہوں فرمایا کیا حال ہوگا تیرا جبکہ لوگوں کو موت پہونچے گی کہ اس میں ایک گھر غلام سے بکیگا میں نے کہا کہ جو اللہ اور اسکا رسول میرے واسطے پسند کرے فرمایا اپنے اوپر صبر کو لازم جان یا فرمایا کہ صبر کرنا پھر مجھ سے فرمایا اے ابوذر میں نے کہا حاضر ہوں خدمت میں یا رسول اللہ اور حاضر ہوں فرمایا کیا حال ہوگا تیرا جبکہ تو ریت کی پتھروں کو خون میں ڈوبے ہوئے دیکھے گا میں نے کہا کہ جو اللہ اور رسول اسکے لیے پسند کریں فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جان اسکو کہ تو اس سے ہے یعنے اپنے گھر والوں اور قرابتیوں میں پھر آ میں نے کہا یا حضرت کیا میں اپنی تلوار پکڑ کر اپنے مونڈھے

پر نہ رکھوں یعنے جہاد نہ کروں فرمایا کہ تو بھی اُسوقت لوگوں کے ساتھ فتنے میں شریک گنا جائیگا بولے کہا پھر مجھ کو کیا حکم ہے فرمایا کہ اپنے گھر کو لازم پکڑ بولا میں نے کہا کہ اگر میرے گھر میں کوئی آگھسے تو پھر کیا کروں فرمایا اگر تو ڈرے کہ تلوار کی چمک تجھ پر غالب ہوگی تو اپنے منہ پر کپڑا ڈال (کہ وہ میرے تیرے گناہ اور اپنے گناہ لیکر ابوداؤد اس کے راوی ہیں اور مراد بہت سے اس جگہ قبر ہے اور وصیف کے معنے ہیں غلام اور یعنی یہ ہیں کہ فتنے فساد کی کثرت کے سبب سے بہت خلقت قتل ہوگی یہانتک کہ ایک قبر کی جگہ غلام سے خریدی جاویگی تاکہ میت اس میں دفن کیجاوے یعنی اتنی کثرت سے خلقت قتل ہوگی کہ جگہ بمشکل ملے گی جگہ کی بہت تنگی ہوجاوے گی یا اسواسطے کہ لوگ آپس میں ایکدوسرے کے ساتھ فتنے میں مشغول ہونگے کوئی میت کی قبر کھودنے والا ہاتھ نہ لگے گا مگر یہ کہ قبر کھودنے کی مزدوری میں غلام دیا جاوے یا قیمت اُس کی ف اور منہ پر کپڑا ڈالنے کا یہ مطلب ہو کہ تلوار کو میان میں کرے اور زیت ایک جگہ کا نام ہے مدینے میں یزید کے وقت یہاں سخت لڑائی ہوئی اور اتنے اصحاب مارے گئے کہ یہاں کے پتھر لہو میں غرق ہوئے اور جیسا آپ نے فرمایا ویسا ہی واقع ہوا خلاصہ یہ کہ ایسے وقت میں گوشہ گیری افضل ہے۔

۴۔ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ فِتَنًا کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ فِیْھَا مُؤْمِنًا وَیُمْسِیْ کَافِرًا وَیُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَیُصْبِحُ کَافِرًا اَلْقَاعِدُ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْمَاشِیْ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ فَکَسِّرُوْا قِسِیَّکُمْ وَقَطِّعُوْا اَوْتَارَکُمْ وَاضْرِبُوْا سُیُوْفَکُمْ بِالْحِجَارَۃِ فَاِنْ دُخِلَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْکُمْ فَلْیَکُنْ کَخَیْرِ ابْنَیْ اٰدَمَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ وَبُعْدَ السَّاعِیْ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ کُوْنُوْا اَحْلَاسَ بُیُوْتِکُمْ قِطَعُ اللَّیْلِ طَائِفَۃٌ مِّنْہُ وَاَرَادَ فِتَنًا مُظْلِمَۃً سَوْدَاءَ تَعْظِیْمًا لِشَانِھَا وَاَرَادَ بِقَوْلِہٖ فَلْیَکُنْ کَخَیْرِ ابْنَیْ اٰدَمَ ابْنَ اٰدَمَ لِصُلْبِہٖ ھَابِیْلَ الَّذِیْ قَتَلَہٗ اَخُوْہُ قَابِیْلُ وَمِمَّا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ اَمْرِھَا لَئِنْ بَسَطْتَّ اِلَیَّ یَدَکَ لِتَقْتُلَنِیْ الاٰیۃ ترجمہ ابوموسے رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے فتنے فساد ہونگے جیسے اندھیری رات کی تاریکی یعنے اندھا دھند زمانہ ہوجاویگا کہ ان میں آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہوجاوے گا اور شام کو مسلمان ہوگا اور صبح کو کافر ہوجاویگا ان میں بیٹھا ہوا آدمی بہتر ہوگا کھڑے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے سو اپنی کمانوں کو توڑ ڈالنا اور جلوں کو کاٹ ڈالنا اور تلواروں کو پتھر پر مارنا یعنے تاکہ بیکار ہوجائیں پھر اگر کوئی تم میں سے کسی پر گھس آوے تو چاہیے کہ آدم کے دونو بیٹوں میں بہتر کیطرح ہو ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور ابوداؤد نے ساعی کے بعد اتنا زیادہ کیا ہے صحابہ نے عرض کیا پھر ہمکو کیا حکم ہے فرمایا کہ اپنے گھروں میں گھس رہنا رات کا قطع ایک ٹکڑا ہے اور مراد یہ ہے کہ فتنے اندھیرے اور سیاہ ہونگے یعنے نہایت اندھا دھند اور مراد اپنے آدم سے انکا صلبی بیٹا ہے یعنے ہابیل جسکو اس کے بھائی قابیل نے قتل کیا تھا اور جو کچھ کہ اللہ تعالے نے ان کے حق میں فرمایا کہ اگر تو اپنا ہاتھ میرے مارنے کے لیے دراز کریگا تو میں اپنا ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا۔ الآیہ

۵۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ اَنْ یَّکُوْنَ

خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ مَوَاقِعُ الْقَطْرِ الْمَوَاضِعُ الَّتِيْ يَنْزِلُ بِهَا الْمَطَرُ **ترجمہ** ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب ہے کہ مسلمان کا بہتر مال بکریاں ہونگی جنکے پیچھے چرانے کو پھریگا پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور بارش برسنے کے مقاموں پر اپنا دین لیکر بھاگتا پھرے گا فتنے فسادوں کے سبب سے بخاری، مالک و ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہیں مواقع القطر سے وہ جگہ مراد ہے جہاں مینہ اترتا ہے **ف** یعنے فتنے فساد کے وقت میں گوشہ گیری بہتر ہے کہ لوگوں کے ملنے سے ایسے وقت ایمان سلامت نہیں رہتا

۶۔ **وَعَنْ** مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ اَلْهَرْجُ هٰهُنَا الْاِخْتِلَافُ وَالْفِتَنُ **ترجمہ** معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فتنے فساد کے وقت عبادت کرنا ایسا ہے جیسے میری طرف ہجرت کرنا مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہیں ہرج کے معنے ہیں اس جگہ اختلاف اور فتنے کے **ف** یعنے ہجرت کے برابر ثواب ہے

۷۔ **وَعَنِ** الْمِقْدَادِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ وَلَمَنِ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَاهًا كَلِمَةٌ يَقُوْلُهَا الْمُتَاَسِّفُ عَلَى الشَّيْءِ وَالْمُتَعَجِّبُ **ترجمہ** مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نیک بخت وہ شخص ہے جو فتنوں سے بچا اور مصیبت میں مبتلا ہو کر صبر کرے سو آہا ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور آہا ایک لفظ ہے جو افسوس اور تعجب کرنیوالا کہتا ہے

۸۔ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ اُفْلِحَ مَنْ كَفَّ يَدَهٗ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خرابی ہے واسطے عرب کے اس بلا سے جو نزدیک ہو چلی خلاص ہوا وہ شخص جسے اپنا ہاتھ روکا ابوداؤد اسکے راوی ہیں

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِيْمَا وَرَدَ ذِكْرُهٗ مِنَ الْفِتَنِ وَالْاَهْوَاءِ الْحَادِثَةِ فِي الزَّمَانِ

دوسری فصل ان فتنوں اور خواہشوں کے ذکر میں جو زمانے میں پیدا ہونے والے ہیں

ذِكْرُ الْفِتَنِ الْمُسَمَّاةِ

معین فتنے فسادوں کا ذکر

۱۔ **عَنْ** حُذَيْفَةَ رض قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقُلْتُ اَنَا قَالَ اِنَّكَ لَجَرِيٌّ وَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَنَفْسِهٖ وَجَارِهٖ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هٰذَا اُرِيْدُ اِنَّمَا اُرِيْدُ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ فَقُلْتُ مَا لَكَ وَلَهَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا

مُغْلَقًا قَالَ يُكْسَرُ الْبَابُ أَوْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذَاكَ أَحْرَى أَنْ لَا يُغْلَقَ أَبَدًا فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدٍ لَيْلَةً إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ قَالَ عُمَرُ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عُودًا عُودًا فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا نُكِتَتْ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُكِتَتْ فِيهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتَّى تَصِيرَ عَلَى قَلْبَيْنِ قَلْبٍ أَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ وَالْآخَرُ أَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ وَفِيهِ قَالَ حُذَيْفَةُ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا فَإِنَّ شِئْتَ أَنْ يُكْسَرَ قَالَ عُمَرُ أَكْسِرًا لَا أَبَا لَكَ فَلَوْ أَنَّهُ فُتِحَ كَانَ لَعَلَّهُ يُعَادُ وَقَالَ وَحَدَّثْتُهُ أَنَّ ذٰلِكَ الْبَابَ رَجُلٌ يُقْتَلُ أَوْ يَمُوتُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ فَقُلْنَا لِسَعْدِ بْنِ طَارِقٍ مَا أَسْوَدُ مُرْبَادٌّ قَالَ شِدَّةُ الْبَيَاضِ فِي سَوَادٍ فَقُلْتُ فَمَا الْكُوزُ مُجَخِّيًا قَالَ مَنْكُوسًا وَالْجُزَامَةُ الْإِدَامُ عَلَى لَامِ الْعَظِيمِ وَالْأَغَالِيطُ جَمْعُ أُغْلُوطَةٍ وَهِيَ الْمَسَائِلُ الَّتِي يُغْلَطُ بِهَا وَالْأَحَادِيثُ الَّتِي تُذْكَرُ لِلتَّكْذِيبِ وَقَوْلُهُ كَالْحَصِيرِ عُودًا عُودًا مَعْنَاهُ أَنَّ الْفِتَنَ تُحِيطُ بِهَا الْفِتَنُ حَتَّى تَكْوِيَ فِيهَا كَالْمَحْصُورِ وَالْمَحْبُوسِ يُقَالُ أَحْصَرَهُ الْقَوْمُ إِذَا أَحَاطُوا بِهِ وَضَيَّقُوا عَلَيْهِ وَقَوْلُهُ عُودًا عُودًا بِفَتْحِ الْعَيْنِ أَيْ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ أُشْرِبَهَا أَيْ دَخَلَتْ فِيهِ وَقَبِلَهَا وَسَكَنَ إِلَيْهَا وَالنُّكْتَةُ الْأَثَرُ وَالْمُرْبَادُّ الَّذِي فِي لَوْنِهِ رُبْدَةٌ وَهِيَ لَوْنٌ بَيْنَ الْغَبَرَةِ وَالْحُمْرَةِ وَالْمُجَخِّي الْمَائِلُ عَنِ الِاسْتِقَامَةِ مِنَ الْإِعْتِدَالِ اِلٰى هٰهُنَا ترجمہ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم عمر فاروق کے پاس بیٹھے تھے سو کہا کہ تم میں کون یاد رکھتا ہے حدیث حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فتنے کے باب میں میں نے کہا کہ البتہ تو بادلیر ہے (اس دعوی میں) اور آپ نے کس طرح فرمایا ہے کہا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جو مرد ہے اپنے گھر والوں کے حق میں اور اس کے مال اور جان اور لڑکوں اور ہمسایوں کے حق میں قصور ہو سکو روزہ اور نماز اور خیرات کرنا اور نیک بات بتلانا اور بڑے کام سے روکنا دور کر ڈالتا ہے یعنے بندے کا یہ قصور ان عبادتوں سے معاف ہو جاتا ہے تو عمر رضی نے کہا کہ میری یہ مراد نہیں (بلکہ) میری مراد وہ فتنہ ہے جو موج مارے گا جیسے دریا موج مارتا ہے میں نے کہا کہ تجھ کو اس سے کیا مطلب ہے اے امیر المومنین کہ مقرر تیرے اور اس کے درمیان دروازہ ہے بند کیا ہوا کہا کہ دروازہ ٹوٹ جائیگا یا کھل جائیگا میں نے کہا کہ نہیں بلکہ ٹوٹ جائیگا کہا عمر نے پھر لائق ہے کہ کبھی بند نہ ہو یعنے جب ٹوٹ گیا تو پھر کبھی بند نہیں ہووے گا (راوی کہتا ہے) ہمنے حذیفہ سے کہا کہ کیا عمر فاروق جانتے تھے کہ دروازے سے کیا مراد ہے حذیفہ نے کہا کہ ہاں جیسے جانتے تھے کہ آئندہ روز سے پہلے رات ہے میں نے ان سے ایسی حدیث بیان کی ہے جو غلط نہیں تو کسی نے حذیفہ سے پوچھا کہ دروازے سے کیا مراد ہے کہا عمر شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور مسلم کی روایت میں ہے کہ میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ سامنے آتے ہیں دلوں پر فتنے جیسے چٹائی بنتے وقت ریشے پے در پے آتے ہیں پا لکڑی پے در پے آتی ہے یعنی کہ

اعتقاد اور باطل خطرات کا دلوں پر ہجوم ہوتا ہے سو جو دل کہ ان فتنوں کو پلایا گیا تو اس میں ایک سیاہ نکتہ بڑھ جاتا ہے اور جس دل نے ان فتنوں سے انکار کیا تو اس میں ایک نکتہ سفید ڈالا جاتا ہے تو دو قسم کے دل ہو گئے ایک سفید ہو جاتا ہے جیسے سنگ مرمر سو کسی طرح کا فتنہ ضرر نہیں کرتا جب تک کہ آسمان اور زمین قائم ہے اور دوسرا دل کالا اور خاکستری رنگ ہے جیسے اوندھا کوزہ نہ نیکی کو پہچانے نہ بدی سے انکار کرے اپنی خواہش نفسانی کے سوائے وہ کچھ نہیں جانتا اور اسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ تیرے اور اسکے درمیان دروازہ ہے بند کیا گیا عنقریب ٹوٹ جائیگا عمر رضؓ نے کہا کہ کیا ٹوٹ جائیگا تیرا باپ نہ ہو سو اگر وہ کھلتا تو امید تھی کہ پھر بند ہو جاتا کہا حذیفہؓ نے کہ میں نے ان سے بیان کیا کہ مراد اس دروازہ سے ایک مرد ہے جو قتل کیا جاوے گا یا مر جائیگا یہ حدیث ایسی ہے کہ غلط نہیں میں نے سعد بن طارق سے کہا کہ اسود مرباد کے کیا معنے ہیں کہا کہ نہایت سفیدی سیاہی میں ملے کہا کہ مجخیا کے معنے کیا ہیں کہا کہ اوندھا الٹا یا گیا اور جبرت کے معنے ہیں بڑے کام کیطرف آگے بڑھنا اور اغالیط جمع ہے اغلوطہ کی اور مراد وہ مسائل ہیں جنکو غلط ٹھیرایا جاتا ہے اور وہ حدیثیں جو کذب کیواسطے ذکر کی جاتی ہیں اور گا تُحْصِیْ عَوْدًا عَوْدًا اسکے معنے یہ ہیں کہ فتنے دلوں کو گھیر لیتے ہیں یہانتک کہ دل ان میں ایسا ہو جاتا ہے جیسے کوئی چیز قید اور بند ہو اور قول آپ کا عَوْدًا ساتھ زیر عین کے ہے یعنے بار بار اور اشربھا کے معنے ہیں کہ فتنہ دل میں داخل ہو جاتا ہے اور دل اسکو قبول کر لیتا ہے اور اس کے ساتھ آرام پکڑتا ہے اور مراد نکتہ سے نشان ہے اور ربدہ وہ ہے جس کے رنگ میں دیدہ ہو اور وہ رنگ سیاہ اور خاکی کے درمیان ہے اور مراد مجھی سے اس جگہ وہ ہے جو سیدھا نہ رہے ٹھرا ہو جاوے

۲ - وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ سَیَنْزِلُ اُنَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ بِغَائِطٍ یُسَمَّی الْبَصْرَۃَ عِنْدَ نَہْرٍ یُقَالُ لَہٗ دَجْلَۃُ یَکُوْنُ عَلَیْہِ جِسْرُہَا یَکْثُرُ اَھْلُھَا وَتَکُوْنُ مِنْ اَمْصَارِ الْجَبَّارِیْنَ فَاِذَا کَانَ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ عِرَاضُ الْوُجُوْہِ صِغَارُ الْاَعْیُنِ حَتّٰی یَنْزِلُوْا عَلٰی شَطِّ النَّہْرِ فَیَتَفَرَّقُ اَھْلُھَا ثَلٰثَ فِرَقٍ فِرْقَۃٌ یَاْخُذُوْنَ اَذْنَابَ الْبَقَرِ وَالْبَرِیَّۃَ وَھَلَکُوْا وَفِرْقَۃٌ یَاْخُذُوْنَ لِاَنْفُسِھِمْ وَکَفَرُوْا وَفِرْقَۃٌ یَجْعَلُوْنَ ذَرَارِیَّھُمْ خَلْفَ ظُھُوْرِھِمْ وَیُقَاتِلُوْنَھُمْ فَھُمُ الشُّھَدَاءُ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ الْغَائِطُ الْمُطْمَئِنُّ مِنَ الْاَرْضِ وَالْبَصْرَۃُ الْحِجَارَۃُ الْبِیْضُ الرَّخْوَۃُ وَرِیْحُھَا یُسْبِتُ الْبَصَرَ وَبَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ ھُمُ التُّرْکُ یُقَالُ اِنَّ قَنْطُوْرَاءَ اِسْمُ جَارِیَۃٍ کَانَتْ لِاِبْرَاھِیْمَ الْخَلِیْلِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَلَدَتْ لَہٗ اَوْلَادًا جَاءَ مِنْ نَسْلِھِمُ التُّرْکُ ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ ایک کشادہ زمین میں اتریں گے جسکا نام بصرہ ہے پاس نہر کے جسکا نام دجلہ ہے اسپر پل ہوگا اسکے لوگ بہت ہو جاویں گے اور مہاجرین کے شہروں میں سے ہوگا پھر جب اخیر زمانہ ہوگا تو آدمیوں کے ترکی لوگ چوڑے چہرے والے چھوٹی آنکھ والے یہاں تک کہ نہر کے کنارے تو اسکے رہنے والے تین گروہ ہو جاویں گے ایک فرقہ تو گاؤں کی دم اور جنگل میں ٹہکانا پکڑیں گے یعنے لڑائی سے ڈر کر بیلوں پر سوار ہو کر خلاصی کے لیے جنگل کو بھاگیں گے اور جنگل میں ہلاک ہونگے اور ایک فرقہ اپنی

جانوں کے فکر میں ہیں گے یعنے اپنی جان بچانے کے واسطے دشمنوں سے امان مانگیں گے وہ بھی ہلاک ہونگے اور ایک فرقہ اپنی عورتوں اور بچوں کو پس پشت ڈالیں گے اور لڑیں گے سو وہی شہید ہونگے ابوداود اس کے راوی ہیں اور غائط ہموار زمین کو کہتے ہیں اور بصر سفید نرم پتھروں کو کہتے اور اسی سبب سے اسکا نام بصرہ رکھا گیا اور بنو قنطورا ترکوں کا نام ہے کہتے ہیں کہ قنطورا ایک لونڈی کا نام ہے جو ابراہیم علیہ السلام کے پاس تھی اسکے اولاد پیدا ہوئی ابراہیم سے تو یہ ترک لوگ انہیں کی نسل سے ہیں

۳۔ وَعَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهٗ ذُوْ مِخْبَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَتُصَالِحُوْنَ الرُّوْمَ صُلْحًا اٰمِنًا فَتَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِّنْ وَّرَآئِهِمْ فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنَمُوْنَ وَتَسْلَمُوْنَ ثُمَّ تَرْجِعُوْنَ حَتّٰى تَنْزِلُوْا بِمَرْجٍ ذِيْ تُلُوْلٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيْبَ فَيَقُوْلُ غَلَبَ الصَّلِيْبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَدُقُّهٗ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَغْدِرُ الرُّوْمُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ وَيَثُوْرُ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى اَسْلِحَتِهِمْ فَيَقْتَتِلُوْنَ فَيُكْرِمُ اللّٰهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ اٰخَرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْمَرْجُ الْاَرْضُ الْوَاسِعَةُ ذَاتُ النَّبَاتِ تَمْرُجُ فِيْهَا الدَّوَابُّ اَيْ تَنْتَشِرُ مُخْتَلِطَةً كَيْفَ شَاءَتْ وَالتُّلُوْلُ الْاَمَاكِنُ الْمُرْتَفِعَةُ مِنَ الْاَرْضِ وَالْمَلْحَمَةُ مُعْظَمُ الْقِتَالِ **ترجمہ** حسان بن عطیہ سے روایت ہے اس نے جبیر بن نفیر سے روایت کی اُس نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی سے جس کا نام ذی مخبر تھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب تم رومیوں سے صلح کروگے صلح امن کی پھر تم اور وہ ملکر انکے سوائے اور دشمنوں سے لڑوگے سو تم فتح پاؤگے اور لوٹ لاؤگے اور سلامت آوگے پھر تم پلٹ کر ایک ٹیلوں والی سبزہ زار زمین میں اتروگے تو عیسائیوں میں سے ایک مرد صلیب اُٹھاوے گا اور کہیگا کہ غالب ہوئی سو لی تو مسلمانوں میں سے ایک مرد (سنکر) غضب ناک ہوگا اور اس کو توڑ ڈالے گا تو اسوقت رومی عہد توڑ ڈالیں گے اور لڑائی کے واسطے جمع ہونگے اور مسلمان اپنے ہتیاروں کیطرف کو دوڑیں گے اور آپس میں لڑینگے تو اللہ تعالے اس گروہ کو شہادت سے بزرگی دیگا ابوداود اس کے راوی ہیں اور مرج کشادہ سبزہ زار زمین کو کہتے ہیں جس میں چوپائے موشی بافراغت چریں چگیں اور تلول زمین کی اونچی جگہوں کو کہتے ہیں اور ملحمہ کہتے ہیں بڑی لڑائی کو۔

۴۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ الْاِخْتِلَافُ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هَارِبًا اِلٰى مَكَّةَ فَيَاْتِيْهِ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُوْنَهٗ وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُوْنَهٗ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ اِلَيْهِ بَعْثٌ مِّنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَآءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَاِذَا رَاَى النَّاسُ ذٰلِكَ اَتَاهُ اَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُوْنَهٗ ثُمَّ يَنْشَاُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اَخْوَالُهٗ مِنْ كَلْبٍ فَيَبْعَثُ اِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ وَذٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَالْخَيْبَةُ لِمَنْ لَّمْ يَشْهَدْ غَنِيْمَةَ كَلْبٍ فَيَقْسِمُ الْمَالَ وَيَعْمَلُ فِيْهِمْ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ وَيُلْقِي الْاِسْلَامُ بِجِرَانِهٖ

اِلَی الْاَرْضِ فَلَبِثَ سَبْعَ سِنِیْنَ وَقَالَ بَعْضُ الرُّوَاۃِ تِسْعَ سِنِیْنَ ثُمَّ یَتَوَفّٰی وَیُصَلِّیْ عَلَیْہِ الْمُسْلِمُوْنَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ اَیْ وَقَوْلُہٗ وَیَلْقَی الْاِسْلَامُ بِجِرَانِہٖ اَیْ یَقَرُّ قَرَارَہٗ وَیَسْتَقِیْمُ کَمَا اَنَّ الْبَعِیْرَ اِذَا بَرَکَ وَاسْتَرَاحَ مَدَّ جِرَانَہٗ عَلَی الْاَرْضِ ترجمہ ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خلیفے کے مرنے کے وقت اختلاف ہوگا تو مدینہ والوں میں سے ایک مرد (یعنی امام مہدی) نکلیگا مکے کو بھاگتا ہوا تو مکہ والوں میں سے کچھ لوگ اس کے پاس آویں گے اور اس کو گھر سے نکالیں گے بیعت کے لیے اور حالانکہ وہ اس سے ناخوش ہوگا پھر رکن اور مقام کے درمیان اس سے بیعت کرینگے پھر اس پر شام سے لشکر کفار بھیجا جائے گا تو وہ مکے اور مدینے کے درمیان بیداء (ایک جگہ کا نام ہے) پر زمین میں دھنسائے جاویں گے پھر جب لوگ یہ حال دیکھیں گے تو شام کے ابدال اور اہل عراق کے اشراف اسکے پاس آویں گے اور اس سے بیعت کریں گے پھر قریش میں سے ایک مرد مہدی کا مخالف (پیدا ہوگا اس کے ماموں قبیلہ کلب میں سے ہونگے تو وہ مہدی کیطرف لشکر بھیجے گا تو مہدی کے ساتھی ان پر غالب ہونگے اور یہ لشکر قوم کلب کا ہوگا اور ناامید ہے جو کلب کی غنیمت میں حاضر نہ ہو۔ پھر مہدی ان میں مال غنیمت تقسیم کریں گے اور پیغمبر کی سنت کے موافق عمل کریں گے پھر قوت پائیگا اور قرار پکڑے گا اسلام زمین میں پھر مہدی سات یا نو سال زندہ رہیں گے پھر مر جائیں گے اور مسلمان ان کا جنازہ پڑھیں گے ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور یلقی الاسلام بجرانہ الی الارض یعنے قرار پکڑے گا اور قدرت پائیگا زمین میں جیسے اونٹ کو جب بٹھایا جاتا ہے اور آرام پاتا ہے تو اپنے گردن کی اگلی طرف زمین پر ڈالتا ہے

۵۔ **وَعَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ الْاُمَمُ اَنْ تَتَدَاعٰی عَلَیْکُمْ کَمَا تَتَدَاعَی الْاَکَلَۃُ اِلٰی قَصْعَتِھَا فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّۃٍ نَحْنُ یَوْمَئِذٍ قَالَ لَا بَلْ اَنْتُمْ یَوْمَئِذٍ کَثِیْرٌ وَّلٰکِنَّکُمْ غُثَاءٌ کَغُثَاءِ السَّیْلِ وَلَیَنْزِعَنَّ اللّٰہُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّکُمُ الْمَھَابَۃَ مِنْکُمْ وَلَیَقْذِفَنَّ فِیْ قُلُوْبِکُمُ الْوَھْنَ قِیْلَ وَمَا الْوَھْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْیَا وَکَرَاھِیَۃُ الْمَوْتِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ اَلتَّدَاعِیْ اَلتَّتَابُعُ اَیْ یَدْعُوْا بَعْضُھَا بَعْضًا فَیُجِیْبُ وَالْاَکَلَۃُ جَمْعُ اٰکِلٍ وَالْغُثَاءُ مَا یُلْقِیْہِ السَّیْلُ ترجمہ ثوبان سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عنقریب ہے کہ اُمتیں ایک دوسرے کو بلائیں گی تم سے لڑنے کو جیسے کھانیوالے ایک دوسرے کو رکابی کیطرف بلاتے ہیں تو کسی نے کہا کہ ہم اسوقت کم ہونگے فرمایا کہ نہیں بلکہ تم اس وقت بہت ہوگے لیکن تم سدن کوڑا ہوگے جیسے بہاو کا کوڑا البتہ اللہ دشمنوں کے سینے سے تمہارا خوف کھینچ لیگا اور تمہارے دل میں سستی اور ضعف ڈالدیگا کسینے کہا کہ وہن کیا ہے فرمایا کہ دنیا کو چاہنا اور موت کو ناخوش جاننا ابوداؤد اس کے راوی ہیں تداعی کے معنے ہیں کہ ایک دوسرے کو بلائیں گے سو ایک دوسرے کی مدد کو آئیں گے اور اکلہ جمع آکل کی ہے اور غثاء وہ کوڑا ہے جو بہاؤ ڈالتا ہے۔

۶۔ **وَعَنْ** حُذَیْفَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ وَاللّٰہِ مَا اَدْرِیْ اَنَسِیَ اَصْحَابِیْ اَمْ تَنَاسَوْا وَاللّٰہِ مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدٍ فِتْنَۃٍ اِلٰی اَنْ تَنْقَضِیَ الدُّنْیَا یَبْلُغُ مَنْ مَعَہٗ ثَلٰثَمِائَۃٍ فَصَاعِدًا اِلَّا سَمَّاہُ لَنَا بِاسْمِہٖ

وَاسْمِ اَبِیْہِ وَقَبِیْلَتِہٖ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا قسم سے اللہ کی میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھی بھول گئے یا تم بھول گئے قسم ہے اللہ کی کہ نہیں چھوڑا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی شخص فتنہ اٹھانے والا دنیا کے تمام ہونے تک یعنے قیامت تک جس کے ساتھ تین سو آدمی تابع ہو یا زیادہ مگر کہ ہم کو اسکا نام اور اس کے باپ اور قبیلے کا نام بتلا یا ابوداؤد اس کے راوی ہیں ف فتنہ انگیز گمراہی کیطرف بلانے والا

ذِکْرُ الْفِتَنِ غَیْرِ الْمُسَمَّاۃِ

غیر معین فتنوں کا ذکر

۱۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَیُمْسِیْ کَافِرًا وَیُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَیُصْبِحُ کَافِرًا یَبِیْعُ دِیْنَہٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْیَا اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نیک عملوں کو شتابی کرو فسادوں سے پہلے ایسے فساد ہونگے جیسے اندھیری رات کی تاریکی یعنے اندھا دھند زمانہ ہوجائیگا حق و باطل کی کچھ تمیز نہ رہے گی صبح کے وقت آدمی مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہوجائیگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہوجائے گا اپنے دین کو بیچے گا دنیا کے مال سے مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہیں ف اسحدیث میں اول فسادوں کی خبر ہے جو یزید اور سلطنت مروان میں واقع ہوئے۔

۲۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَکُوْنُ فِیْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَرْبَعُ فِتَنٍ فِیْ اٰخِرِھَا الْقَتْلُ ترجمہ ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس امت میں چار فتنے ہونگے اخیری فتنہ قتل ہے ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

۳۔ وَعَنْ عَرْفَجَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سَتَکُوْنُ ھَنَاتٌ وَھَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّفَرِّقَ اَمْرَ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَھِیَ جَمِیْعٌ فَاضْرِبُوْہُ بِالسَّیْفِ کَائِنًا مَنْ کَانَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاقْتُلُوْہُ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَّ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ اَلْھَنَاتُ جَمْعُ ھَنَۃٍ وَھِیَ الْخَصْلَۃُ مِنَ الشَّرِّ دُوْنَ الْخَیْرِ ترجمہ عرفجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب بری کام ہونگے یعنے فتنے فساد ہونگے سو جو چاہے کہ اس امت کی جمعی جمائی ریاست میں پھوٹ ڈالے تو اسکو تلوار سے مار ڈالو خواہ کوئی ہو اور ایک روایت میں ہے کہ اسکو قتل کردو مسلم و ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہیں ہنات جمع ہے ہنہ کی اور وہ بد خصلت کو کہتے ہیں سوائے خیر کے

۴۔ وَعَنْ مُعَاوِیَۃَ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا اِنَّ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ مِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ اِفْتَرَقُوْا عَلٰی اثْنَتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّۃً وَاِنَّ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ سَتَفْتَرِقُ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِی النَّارِ وَوَاحِدَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ وَھِیَ الْجَمَاعَۃُ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ وَزَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ سَیَخْرُجُ مِنْ اُمَّتِیْ اَقْوَامٌ تَتَجَارٰی بِھِمْ اَھْوَاءُ کَمَا یَتَجَارَی الْکَلْبُ بِصَاحِبِہٖ لَا یَبْقٰی مِنْہُ عِرْقٌ وَّلَا مَفْصِلٌ اِلَّا دَخَلَہٗ وَالتَّجَارِیْ تَفَاعُلٌ مِّنَ الْجَرْیِ وَھُوَ الْوُقُوْعُ فِی الْاَھْوَاءِ الْفَاسِدَۃِ وَالتَّدَاعِیْ فِیْھَا

لِصَاحِبِهَا كَمَا يَجْرِي الْفَرَسُ وَالْكَلْبُ بِتَحْرِيكِ اللَّامِ دَاءٌ مَعْرُوفٌ يَعْرِضُ لِلْكَلْبِ إِذَا عَضَّ إِنْسَانًا عَرَضَتْ لَهُ الْحُمَّى رَدِيَّةٌ فَاسِدَةٌ قَاتِلَةٌ فَإِذَا تَجَارَى بِالْإِنْسَانِ وَتَمَادَى هَلَكَ ترجمہ ابوداؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم میں کھڑے ہوئے اور فرمایا خبردار ہو کہ جو تم سے پہلے کتاب والے تھے یعنی یہود ونصاریٰ پھوٹ کر بہتر فرقے ہوئے اور عنقریب یہ امت تہتر فرقے ہوجاویگی ان میں سے ایک بہتر فرقے دوزخی ہونگے اور ایک فرقہ بہشتی ہوگا اور وہ جماعت ہیں اہل علم جو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے اتباع پر جمع ہیں ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور ایک روایت میں زیادہ ہے کہ عنقریب میری امت سے بعضے لوگ نکلیں گے کہ ان میں بدعتیں دخل کرینگی جیسے دخل کرتی ہے بیماری دیوانے کی جسکو ہو کہ اس کے ہر رگ ریشے جوڑ توڑ میں سرایت کرتی ہے اور تجاری تفاعل ہے جری سے اور وہ واقع ہوتا ہے فاسد خواہشوں میں اور عبث کرنا ان میں یہ تشبیہ ہے گھوڑے کی چال سے اور کلب بتحریک لام کے ایک بیماری ہے مشہور کہ کتے کو پیدا ہوتی ہے اس سے کتا دیوانہ ہوجاتا ہے اور جب وہ کسی آدمی کو کاٹے تو اسکو بھی وہی بیماری ہلاک ہوجاتی ہے پھر جب آدمی کے بوٹیوں میں اثر کر جائے اور دراز ہو تو آدمی مرجاتا ہے۔

۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوا مَنْ هِيَ قَالَ مَا كَانَ عَلَى مِثْلِ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ أَيْ مِثْلَ النَّعْلِ إِذَا قِيسَ إِحْدَى النَّعْلَيْنِ تُقْطَعُ وَتُقَدَّرُ عَلَى حَذْوِ النَّعْلِ الْأُخْرَى وَالْحَذْوُ وَالتَّقْدِيرُ قَالَ الْخَطَّابِيُّ فِي قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ هَذِهِ الْفِرْقَةَ غَيْرُ خَارِجَةٍ عَنِ الْمِلَّةِ وَالدِّينِ إِذْ جَعَلَهُمْ مِنْ أُمَّتِهِ ترجمہ ابن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر میری امت پر وہ زمانہ آویگا جو بنی اسرائیل کی قوم پر آیا تھا جیسا کہ جوتا جوتے سے برابر ہوتا ہے یہاں تک کہ اگر ان میں کسی نے اپنی ماں سے کھلے زنا کیا ہوگا تو میری امت میں بھی بعض آدمی ایسے ہونگے جو یہ کام کرینگے اور یہ کہ بنی اسرائیل پھوٹ کر بہتر فرقے ہوئے تھے اور میری امت تہتر فرقے ہوجائیگی سب دوزخی ہونگے سوائے ایک فرقہ کے صحابہ نے کہا وہ کون لوگ ہیں فرمایا کہ جو میرے طریقے اور میرے اصحاب کے طریقے پر ہونگے۔ ترمذی اس کے راوی ہیں حذو النعل بالنعل کے معنے ہیں مثل جوتے کی اس واسطے کہ ایک جوتا دوسرے جوتے کی مقدار پر قطع کیا جاتا ہے اور حذو کے معنے ہیں اندازہ کرنے کے کہا خطابی نے کہ یہ جو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا امت میری تو اس میں دلالت ہے اس پر کہ یہ فرقہ دین اور ملت سے خارج نہیں سوا اسکے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو اپنی امت سے ٹھہرایا ہے

۶۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَذْهَبُ

اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزَّى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ حِينَ أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ أَنَّ ذَلِكَ تَامٌّ قَالَ إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللهُ تَعَالَى ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَتَوَفَّى كُلَّ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَيَبْقَى مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ فَيَرْجِعُونَ إِلَى دِينِ آبَائِهِمْ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ جائیں گے رات اور دن یعنے قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ لات اور عزیٰ پوجے جائیں میں نے کہا یا حضرت مجھ کو گمان تھا جبکہ خدا تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ وہی اللہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دیکر بھیجا تاکہ اسکو سب دینوں پر غالب کرے کہ یہ دین قیامت تک غالب رہیگا یعنے تو پھر لات اور عزیٰ کیوں کر پوجے جائیں گے فرمایا کہ یہ رہے گا جب تک اللہ چاہیگا پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایک عمدہ ہوا بھیجے گا سو مر جائیگا جس کے دل میں رائی کے برابر ایمان ہوگا اور بے ایمان لوگ باقی رہجائیں گے سو وہ اپنے باپ دادوں کے دین کیطرف پھر آئیں گے مسلم اسکے راوی ہیں

۷۔ **وَعَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ وَحَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ مُخْتَصَرًا وَأَخْرَجَهُ رَزِينٌ بِهَذَا اللَّفْظِ **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تو اپنی امت پر گمراہ کرنے والے حاکموں سے ڈرتا ہوں اور جب میری امت میں تلوار ڈالی گئی تو پھر اس سے قیامت تک نہ اٹھے گی یعنے جب میری امت میں خونریزی شروع ہوئی تو پھر قیامت تک موقوف ہوگی اور قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ میری امت کی کئی قومیں کافروں میں جاملینگی اور یہانتک کہ میری امت کی کئی قومیں بت پوجیں گی اور مقرر شان یہ ہے کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہونگے ہر ایک گمان کریگا کہ وہ پیغمبر ہے اور حالانکہ میں مہر ہوں سب پیغمبروں پر میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں اور میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ دین حق پر غالب رہیگا ان کا مخالف ان کو ضرر نہ کرے گا یہانتک کہ خدا کا حکم آوے یعنے قیامت قائم ہوگی اور وہ حالانکہ غالب ہی ہونگے علی بن مدینی نے کہا کہ وہ اہل حدیث ہیں ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور ترمذی اور یہ لفظ رزین کے ہیں

۸۔ **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُولُ فِي أَيِّ شَيْءٍ قُتِلَ قِيلَ وَكَيْفَ ذَلِكَ قَالَ الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ نہ جانے کا قاتل کہ کس بات میں اس نے قتل کیا اور نہ مقتول جانے گا کہ کس بات میں مارا گیا عرض کی گئی کیسا ہوگا یہ فرمایا فتنہ اور کثرت قتل ناحق و باطل ملجانے کے سبب سے مارنے والا اور مارا گیا دونوں آگ میں ہونگے مسلم اس کے راوی ہیں

۹۔ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى اُطُمٍ مِّنْ اٰطَامِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنِّيْ لَاَرٰى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ اَلْاُطُمُ بِنَاءٌ مُّرْتَفِعٌ وَجَمْعُهُ اٰطَامٌ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے کے بلندیوں سے ایک بلندی پر چڑھے سو فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں لوگوں نے کہا کہ نہیں فرمایا کہ البتہ میں دیکھتا ہوں تمہارے گھروں کے اندر فتنے فساد کے مقاموں کو جیسے مینہ گرنے کے مقام معلوم ہوتے ہیں شیخین اسکے راوی ہیں اطم اونچی عمارت کو کہتے ہیں

۱۰۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَمْرُقُ مَارِقَةٌ عِنْدَ فُرْقَةٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَتَلُهَا اَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَتَمْرُقُ اَيْ تَخْرُجُ طَائِفَةٌ مِّنَ النَّاسِ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَيُحَارِبُهُمْ وَالْمَارِقُ الْخَارِجُ عَنِ الطَّاعَةِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نکلے گا ایک گروہ مسلمانوں کی جماعت کے نزدیک سو اسکو قتل کرے گا وہ جو دونوں گروہ میں سے حق کے قریب تر ہوگا ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور تمرق کے معنے ہیں کہ آدمیوں کا ایک گروہ مسلمانوں میں لڑنے کو نکلے گا اور ان سے لڑیگا اور مارق کہتے ہیں اسکو جو امام کی حکمبرداری سے نکلے اور جماعت مسلمانوں سے جدا ہو جائے

۱۱۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشَتْ اُمَّتِيَ الْمُطَيْطَاءَ وَخَدَمَهَا اَبْنَاءُ الْمُلُوْكِ فَارِسَ وَالرُّوْمِ سُلِّطَ شِرَارُهَا عَلٰى خِيَارِهَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ الْمُطَيْطَاءُ بِضَمِّ الْمِيْمِ وَالْمَدِّ الْمَشْيُ بِتَبَخْتُرٍ وَهِيَ مَشْيَةُ الْمُتَكَبِّرِيْنَ الْمُتَجَبِّرِيْنَ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب میری امت اترا کر چلے گی اور فارس اور روم کے شہزادے انکے خادم ہونگے تو اللہ تعالے انکے بدوں کو نیکوں پر غالب کردیگا ترمذی اسکے راوی ہیں اور مطیطا کے ساتھ پیش میم کے اور مد کے اترا کر اور ٹھسک کر چلنا ہے اور یہ چال متکبروں اور ظالموں کی ہے

۱۲۔ وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ خَزَائِنُ فَارِسَ وَالرُّوْمِ اَيُّ قَوْمٍ اَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ نَكُوْنُ كَمَا اَمَرَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَلْ تَنْتَفِسُوْنَ وَتَتَحَاسَدُوْنَ ثُمَّ تَتَدَابَرُوْنَ وَتَتَبَاغَضُوْنَ ثُمَّ تَنْطَلِقُوْنَ اِلٰى مَسَاكِيْنِ الْمُهَاجِرِيْنَ فَتَجْعَلُوْنَ بَعْضَهُمْ عَلٰى رِقَابِ بَعْضٍ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ اَلْمُنَافَسَةُ عَلَى الشَّيْءِ الْمُغَالَبَةُ عَلَيْهِ وَالْاِنْفِرَادُ بِهٖ وَالتَّدَابُرُ كِنَايَةٌ عَنِ الْاِخْتِلَافِ وَالْاِفْتِرَاقِ

ترجمہ ابن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم پر فارس اور روم کے خزانے فتح ہونگے تم کون قوم ہوگے یعنے شکر گزار یا ناشکر عبدالرحمن بن عوف نے کہا کہ ہم شکر گزار ہونگے جیسا ہمکو اللہ تعالیٰ نے حکم کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بلکہ تم لالچ کروگے اور آپس میں حسد کروگے پھر آپس میں ایک دوسرے کو پیٹھ دوگے پھر آپس میں ایک دوسرے سے بغض عداوت رکھوگے پھر تم محتاج مہاجرین کیطرف چلوگے سوان کے بعضوں کو بعضوں کی گردنوں پر چڑھاؤگے یعنے ایک کو دوسرے کے قابو میں کروگے یا ان کو تکلیف مالا یطاق دوگے مسلم اسکے راوی ہیں اور منافسہ کے معنے ہیں ایک چیز پر غالب ہونا اور تنہا اسکو لینا دوسرے کو اس میں سے کچھ نہ دینا اور تدابر سے مراد اختلاف اور پھوٹ ہے **ف** یزید اور مروانیہ کی سلطنت میں جو جور زیادتیاں اور ظلم مہاجرین صحاب پر ہوئے سارا عالم جانتا ہے جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا یہ حدیث معجزہ ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

۱۳۔ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَتْ اُمَرَاؤُكُمْ خِیَارَكُمْ وَاَغْنِیَاؤُكُمْ سُمَحَاءَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ شُوْرٰی بَیْنَكُمْ فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَاِذَا كَانَتْ اُمَرَاؤُكُمْ شِرَارَكُمْ وَاَغْنِیَاؤُكُمْ بُخَلَاءَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ اِلٰی نِسَاءِكُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارے بہتر اور متقی لوگ تمہارے سردار ہوں اور تمہارے مالدار سخی ہوں اور تمہارا کام تمہارے درمیان مشورے سے ہوں تو زمین کا ظاہر تمہارے لیے بہتر ہے اسکے باطن سے یعنے جینا مرنے سے بہتر ہے اور جب تمہارے سردار تمہارے بدتر ہوں اور تمہارے مالدار بخیل ہوں اور تمہارا کام عورتوں کے اختیار میں ہو تو تم کو مرنا جینے سے بہتر ہے ترمذی اسکے راوی ہیں

۱۴۔ **وَعَنْ** عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَیْفَ بِكُمْ اِذَا فَسَقَ نِسَاؤُكُمْ وَطَغٰی نِسَاءُكُمْ قَالُوْا وَاِنْ یَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّ ذٰلِكَ لَكَائِنٌ قَالَ نَعَمْ وَاَشَدُّ كَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا لَمْ تَاْمُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَلَمْ تَنْتَهُوْا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالُوْا وَاِنْ یَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّ ذٰلِكَ لَكَائِنٌ قَالَ نَعَمْ وَاَشَدُّ كَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا اَمَرْتُمْ بِالْمُنْكَرِ وَنَهَیْتُمْ عَنِ الْمَعْرُوْفِ قَالُوْا وَاِنْ یَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّ ذٰلِكَ لَكَائِنٌ قَالَ نَعَمْ وَاَشَدُّ كَیْفَ بِكُمْ اِذَا رَاَیْتُمُ الْمَعْرُوْفَ مُنْكَرًا وَالْمُنْكَرَ مَعْرُوْفًا قَالُوْا وَاِنْ یَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّ ذٰلِكَ لَكَائِنٌ قَالَ نَعَمْ اَخْرَجَهُ رَزِیْنٌ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہاری لونڈیاں گناہ کریں اور تمہاری عورتیں سرکشی کریں تو تمہارا کیا حال ہوگا لوگوں نے کہا یا حضرت یہ بات ہونے والی ہے فرمایا کہ ہاں اور اس سے بھی سخت تر فرمایا کیا حال تمہارا ہوگا جبکہ تم نہ نیک بات بتلاؤگے نہ برے کام سے روکوگے لوگوں نے کہا یا حضرت کیا یہ بات ہونے والی ہے فرمایا کہ ہاں اور اس سے بھی سخت تر اور کیا حال ہوگا تمہارا جب کہ تم بدکام بتلاؤگے اور نیک کام میں سے روکوگے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اور یہ بات بھی ہونے والی ہے فرمایا کہ ہاں اور اس سے بھی سخت تر

کیا حال ہوگا تمہارا جبکہ نیک بات کو برا جانوں گے اور برے کام کو نیک سمجھیں گے لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ اور یہ بات بھی ہونے والی ہے فرمایا کہ ہاں زرین اسکے راوی ہیں

۱۵۔ وَعَنْ اَبِیْ مَالِكٍ اَوْ اَبِیْ عَامِرٍ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَيَكُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِیْ قَوْمٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَةٌ لَهُمْ فَيَاْتِيْهِمْ رَجُلٌ لِحَاجَةٍ فَيَقُوْلُوْنَ ارْجِعْ اِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ اٰخَرِيْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ الْحِرُّ بِكَسْرِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَبَعْدَهَا رَاءٌ مُهْمَلَةٌ اَلْمُرَادُ بِهِ الزِّنَا وَالْعَلَمُ الْجَبَلُ وَالْعَلَامَةُ وَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَةٌ السَّارِحَةُ الْمَوَاشِی الَّتِیْ تُسْرَحُ اِلَى الْمَرْعٰى وَتَرُوْحُ اِلٰى اَهْلِهَا بِالْعَشِیِّ وَيُبَيِّتُهُمُ الْعَدُوُّ اِذَا طَرَقَهُمْ لَيْلًا وَهُمْ غَافِلُوْنَ

ترجمہ ابو مالک یا ابو عامر اشعری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سقریب ہی است میں کچھ لوگ ہونگے جو حلال جانیں گے زنا کو اور ریشمی کپڑے کو اور شراب کو اور راگ باجوں کو اور سقریب ایک قوم ایک علم کے پہلو میں اترے گی انکے مویشی شام کو چر کر انکے پاس آویں گے تو ایک مرد محتاج انکے پاس آویگا تو کہیں گے کہ کل پھر آئیو تو رات عذاب الٰہی اپر نازل ہوگا اور علم کو رکھ دیگا اور دوسرے لوگوں کو صورت بدلکر بندر اور سور کر دے گا قیامت تک بخاری اسکے راوی ہیں اور حر ساتھ زیر حاے لفظ کے کہ بعد اسکے را بے نقطہ ہے زنا کو کہتے ہیں اور علم سے مراد پہاڑ اور نشان ہے اور سارحہ کے معنے ہیں مویشی جو چراگاہ کی طرف چرنے کو جاتے ہیں اور شام کو مالکوں کے پاس آتے ہیں اور یُبَیِّتُهُمُ الْعَدُوُّ کے معنے ہیں جبکہ دشمن راتوں رات ان پر ٹوٹ پڑے اور وہ بے خبر سوتے ہوں۔

۱۶۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ اَسْاَلُهٗ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ يُّدْرِكَنِیْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا فِیْ جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَآءَنَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيْهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهٗ قَالَ قَوْمٌ يَسْتَنُّوْنَ بِغَيْرِ سُنَّتِیْ وَيَهْتَدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْیِیْ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنِیْ اِنْ اَدْرَكَنِیْ ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ جَمَاعَةٌ وَّلَا اِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْدَاؤُدَ

ترجمہ حذیفہ رضہ سے روایت ہے کہ لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیر پوچھا کرتے تھے اور میں شر پوچھا کرتا تھا اس ڈر سے کہ کہیں مجھ کو پا نہ جاوے مینے کہا یا حضرت کہ (ہم اسلام سے پہلے) کفر اور شر میں تھے پھر خدا نے ہم کو یہ خیر عنایت کی تو کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہوگا فرمایا کہ ہاں میں نے کہا اور پھر اس شر کے بعد بھی خیر ہے فرمایا کہ ہاں اور اس میں

کدورت میل بھی ہے میں نے کہا کہ اس کی کدورت کیا ہے فرمایا کہ کچھ لوگ تو سنت چھوڑ کر اور چیز کی پیروی کرینگے اور میری ہدایت چھوڑ کر اور راہ چلیں گے اور انکو بعضے کام موافق شرع دیکھو گا اور بعض خلاف شرع دیکھو گا یہ کہا اور اس خیر کے بعد بھی شر ہے فرمایا کہ ہاں دوزخ کے دروازے پر بلانے والے کھڑے ہیں (یعنے جو لوگوں کو گمراہی کیطرف بلاتے ہیں) سو جو ان کا دوزخی کی دعوت قبول کریگا اس کو اس میں پھینکدیں گے (یعنے کہا یا حضرت ہمارے واسطے ان کا حال بیان کیجیے فرمایا کہ وہ ہماری قوم یا ہمارے ہی اہل دین میں سے ہونگے اور ہماری ہی زبانوں سے کلام کرینگے میں نے کہا یا رسول اللہ پھر مجھکو کیا حکم ہے اگر مجھکو یہ وقت پاجائے فرمایا کہ تم مسلمانوں کی جماعت اور اُن کے حاکم کا ساتھ لازم پکڑیو میں نے کہا کہ اگر جماعت اور امام نہ ہو تو پھر کیا حکم ہے فرمایا کہ ان سب فرقوں سے الگ رہو اگرچہ تو درخت کی جڑ چبانے پر قناعت کرے یہانتک کہ تجھ کو اسی حالت میں موت آوے شیخین اور ابوداود اس کے راوی ہیں **ف** مراد پہلی شر سے وہ فتنے ہیں جو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل ہونے کے بعد واقع ہوئے اور ساتھ کے خیر دوسرے جو عمر بن عبدالعزیز کی خلافت میں واقع ہوئے اور پھر اسکے بعد بعضے سنت پر عمل کرتے تھے اور بعضے بدعت کی طرف بلاتے تھے اور بعضوں نے کہا کہ مراد دوسری خیر سے صلح حسن رض کی ہے ساتھ معاویہ رضی اللہ عنہ کے اور مراد دخن سے وہ زیادتی ہے جو ابن زیاد وغیرہ سے عراق میں ہوئی

۱۷۔ **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ مُجْتَمِعُونَ إِلَيْهِ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ يُصْلِحُ خِبَاءَهُ وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشَرِهٖ إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا كَانَ عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلٰى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هٰذِهٖ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِي أَوَّلِهَا وَسَيُصِيبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا فَتَجِيءُ فِتْنَةٌ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ مُهْلِكَتِي ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ هٰذِهٖ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَأْتِهِ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ مَا يُحِبُّ أَنْ يُؤْتٰى إِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهٖ وَثَمَرَةَ قَلْبِهٖ فَلْيُطِعْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخَرِ قَالَ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ أَأَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْوٰى إِلَيْهِ أُذُنَهُ وَقَلْبَهُ بِيَدَيْهِ وَقَالَ سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي فَقُلْتُ إِنَّ ابْنَ عَمِّكَ مُعَاوِيَةَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَأْكُلَ أَمْوَالَنَا بَيْنَنَا بِالْبَاطِلِ وَنَقْتُلَ أَنْفُسَنَا وَاللّٰهُ تَعَالٰى يَقُولُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا فَسَكَتَ عَنِّي سَاعَةً ثُمَّ قَالَ أَطِعْهُ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ وَاعْصِهِ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَلِلنَّسَائِيِّ الْجَشَرُ الْمَالُ مِنَ الْمَوَاشِي الَّتِي

تَرْعٰی حَوْلَ الْبُیُوْتِ وَلَا تَرُوْحُ اِلٰی اَهْلِهَا لَیْلًا وَیَزْلَقُ بَعْضُهَا بَعْضًا اَیْ یَدْفَعُهُ لِسُرْعَةِ وُرُوْدِهٖ عَلَیْهِ وَرُوِیَ بِرُهْقٍ بِالْهَاءِ بَدَلَ اللَّامِ وَبِالْاِزْهَاقِ لِلْاِعْجَالِ ترجمہ عبدالرحمن بن عبد رب کعبہ سے روایت ہے کہ میں خانہ کعبہ کی مسجد میں داخل ہوا سو ناگاہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رض کعبے کے سایہ میں بیٹھے ہوئے نظر پڑے اور لوگ کعبہ کے سایہ میں انکے پاس جمع تھے میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا تو انہوں نے کہا کہ ہم حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے سو ہم ایک منزل میں اترے سو ہم میں سے بعضا اپنا خیمہ درست کرتا تھا اور بعض تیر اندازی کرتا تھا اور بعض مال مواشی میں تھا کہ ناگاہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منادی نے پکارا اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ یعنے نماز ہے جمع کرنے والی ہم آپ کے پاس جمع ہوئے تو فرمایا کہ بات تو یہ ہے کہ مجھ سے پہلے کوئی نبی نہیں ہوا مگر اُسپر ضرور تھا کہ اپنی ہمت کو بتلاوے جو ان کے واسطے بہتر جانے اور ڈرا دیوے انکو اس سے جو انکے حق میں برا جانے اور مقرر تمھاری اس امت کے شروع میں خدا کے نزدیک عافیت ٹھیر چکی ہے اور پچھلی امت مصیبت میں مبتلا ہوگی اور وہ کام ہونگے جنکو تم برا جانوگے پھر ایک فتنہ آویگا تو بعض بعضے کو پھلا ویگا یعنے پچھلے فساد کو روبرو پہلا فساد ہلکا معلوم ہوگا تو ایماندار کہے گا کہ میری اس میں بربادی ہے پھر وہ فساد مٹے گا اور دوسرا فساد ہوگا تو ایمان دار کہے گا کہ یہی میری موت ہے سو جو چاہے کہ آپ کو دوزخ سے دور ڈالے اور بہشت میں جاوے تو چاہیے کہ اسکی موت اسحالت میں آوے کہ وہ خدا پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو یعنے باایمان مرے اور چاہیے کہ لوگوں کے ساتھ وہ کام کرے جو اپنے واسطے چاہتا ہے یعنے جو چیز اپنے واسطے چاہتا ہے وہی لوگوں کے واسطے چاہے اور جس نے کسی امام سے بیعت کی ہو اسکے ساتھ خالص دلی عہد کیا تو چاہیے کہ اس کی تابعداری کرے اگر اسکو طاقت ہو پھر اگر کوئی دوسرا شخص آوے اور پہلے امام کی سرداری میں جھگڑا ڈالے تو دوسرے کی گردن مار و کہا عبدالرحمن نے پھر میں اسنے قریب ہوا اور میں نے کہا کہ میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ تم نے یہ حدیث حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے تو انہوں نے اپنا ہاتھ اپنے کان اور دل کیطرف جھکایا اور کہا کہ میرے کانوں نے اُسکو سنا اور دل نے یاد رکھا میں نے کہا کہ تیرا چچیرا بھائی معاویہ ہم کو حکم کرتا ہے کہ ہم اپنے مال اپنے درمیان باطل وجہ سے کھائیں اور اپنی جانوں کو قتل کریں اور حالانکہ اللہ سبحانہ وتعالی فرماتا ہے کہ اے ایمان والو نہ کھاؤ اپنے مالوں کو اپنے درمیان وجہ باطل سے مگر یہ کہ تمھاری خوشی سے سوداگری ہو۔ اور اپنی جانوں کو قتل نہ کرو سو مقرر تم پر رحم کرنیوالا ہے سو ایک ساعت مجھ سے چپ رہا پھر کہا کہ خدا کی فرمان برداری میں اسکا حکم مان اور خدا کے گناہ میں اسکا کہنا نہ مان مسلم اور نسائی اسکے راوی ہیں اور حشر مال مویشی کو کہتے ہیں جو گھروں کے گرد چرتے ہیں اور رات کو اپنے مالکوں کیطرف نہیں آتے اور یزلق کے معنے ہیں کہ اسکو جلد ہٹا دیتا ہے اور دور کر دیتا ہے اور یزہق ساتھ ہ کے ازہاق سے بھی آیا ہے اسکے معنی ہیں ہٹا دینا ف حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی امت پر بہت شفقت تھی اسواسطے جو جو فتنے فساد ہونے والے تھے انکی خبر دی پھر اُن کے علاج بتلائے اور سردار کی فرمانبرداری کی تاکید کی اور باغیوں کا قتل فرمایا۔

۱۸- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ اَهْلُ الْعِرَاقِ اَنْ لَّا يُجْبٰى اِلَيْهِمْ قَفِيْزٌ وَّلَا دِرْهَمٌ قِيْلَ مِنْ اَيْنَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ يَمْنَعُوْنَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ يُوْشِكُ اَهْلُ الشَّامِ اَنْ لَّا يُجْبٰى اِلَيْهِمْ دِيْنَارٌ وَّلَا مُدْيٌ قِيْلَ مِنْ اَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الرُّوْمِ ثُمَّ اَسْكَتَ هُنَيْئَةً اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ اَلْقَفِيْزُ مِكْيَالٌ بِالْعِرَاقِ وَهُوَ ثَمَانِيَةُ مَكَاكِيْكَ وَالْمُدْيُ مِكْيَالٌ لِّاَهْلِ الشَّامِ يَسَعُ خَمْسَةَ وَاَرْبَعِيْنَ رَطْلًا وَالْمَعْنٰى اَنَّ اَهْلَ الذِّمَّةِ يَمْنَعُوْنَ مِنْ اَدَاءِ الْجِزْيَةِ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ قریب ہے کہ عراق والوں کیطرف سے قفیز پہونچایا جاوے گا نہ درہم پوچھا گیا کہ کس طرف سے فرمایا کہ عجمیوں کیطرف سے کہ وہ انکو جزیہ نہ دینگے۔ پھر فرمایا کہ شام والوں کیطرف سے دینار کھینچا جائیگا نہ مدی کہا گیا کہ کس طرف سے فرمایا کہ رومیوں کی طرف سے پھر کچھ چپ رہے مسلم اسکے راوی ہیں۔ اور قفیز عراق کے پیمانے کا نام ہے جس سے اناج ناپتے ہیں اور وہ آٹھ مکاک کا ہوتا ہے اور مدی شام والوں کے پیمانے کا نام ہے جس میں پینتالیس رطل آتے ہیں اور مطلب یہ ہے کہ عہد و پیمان والے کافر جزیہ نہ دیں گے باغی ہو جائیں گے

۱۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ اُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يَحْثِيْ الْمَالَ حَثْيًا لَّا يَعُدُّهُ عَدًّا قِيْلَ لِاَبِيْ نَضْرَةَ وَاَبِي الْعَلَاءِ اَتَرَيَانِ اَنَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَا لَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری اخیر امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال سونے چاندی کو لپ بھر بھر کر دیوے گا اسکو نہ گنے گا شمار کرکے ابو نضرہ اور ابو العلاء سے کہا گیا کہ کیا تمہاری رائے میں وہ عمر بن عبد العزیز ہے دونوں نے کہا کہ نہیں مسلم اسکے راوی ہیں

۲۰- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مُنِعَتِ الْعِرَاقُ قَفِيْزَهَا وَدِرْهَمَهَا وَمُنِعَتِ الشَّامُ مُدْيَهَا وَدِيْنَارَهَا وَمُنِعَتْ مِصْرُ اِرْدَبَّهَا وَدِيْنَارَهَا وَعُدْتُمْ مِّنْ حَيْثُ بَدَاْتُمْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ شَهِدَ عَلٰى ذٰلِكَ لَحْمُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَدَمُهٗ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالْاِرْدَبُّ مِكْيَالٌ لِّاَهْلِ مِصْرَ يَسَعُ اَرْبَعَةً وَّعِشْرِيْنَ مَنًّا اَوْ اَرْبَعَةً وَّعِشْرِيْنَ صَاعًا عَلٰى اَنَّ الصَّاعَ خَمْسَةُ اَرْطَالٍ وَثُلُثٌ وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِخْبَارٌ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِمَا لَمْ يَكُنْ وَهُوَ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى كَائِنٌ فَخَرَجَ لَفْظُهٗ عَلٰى لَفْظِ الْمَاضِيْ تَحْقِيْقًا لِّوُقُوْعِهٖ وَحُدُوْثِهٖ وَفِيْ اِعْلَامِهٖ بِهٖ قَبْلَ وُقُوْعِهٖ دَلِيْلٌ مِّنْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ وَفِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى مَا وَظَّفَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى الْكَفَرَةِ مِنَ النَّصَارٰى مِنَ الْجِزْيَةِ وَمِقْدَارِهَا وَقَوْلُهٗ مُنِعَتْ لَهٗ مَعْنَيَانِ اَحَدُهُمَا اَنَّهُمْ سَيَسْئَلُوْنَ يُسْقِطُ عَنْهُمْ مَا وُظِّفَ عَلَيْهِمْ بِاِسْلَامِهِمْ وَالثَّانِيْ اَنَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ عَنِ الطَّاعَةِ فَيَمْنَعُوْنَ مَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عراق کا ملک اپنا درہم اور قفیز کو روک لیگا اور ملک شام اپنی مدی دینار کو روک لیگا اور مصر کا ملک اپنا اردب کو روک لیگا اور پھر جاؤ گے تم جیسے پہلے تھے یہ تین بار فرمایا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اسکی حدیث پر ابو ہریرہ رض کا گوشت اور لہو گواہی دیتا ہے یعنے اس میں کچھ شک نہیں ہے مسلم ابو داؤد اس کے راوی ہیں اور اردب مصر کے پیمانے کا نام ہے اس میں چوبیس ۲۴ من یا چوبیس صاع اناج آتا ہے اور پھر

کہ صاع تین رطل اور تہائی ہے اور اسحدیث میں پیشینگوئی ہے آخر زمانے کے فتنے فسادوں کی اور وہ اللہ تعالیٰ کو علم میں ہونے والے ہیں سو اسکو ماضی کے لفظ سے تعبیر کیا اس وجہ سے کہ وہ سچ مچ واقع اور پیدا ہونے والے ہیں اور حضرت نے جو وقوع سے پہلے انکی خبر دی تو یہ ایک دلیل ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیغمبری کی دلیلوں سے اور اس میں دلیل ہے اس پر کہ جو عمر بن خطاب نے انصاریٰ کافروں پر جزیہ مقرر کیا تھا اور مقدار اسکی اور منفعت کے دو معنے ہیں ایک یہ کہ یہ مسلمان ہو جاویں گے اور اسلام لانے کے سبب جزیہ ان سے ساقط ہو جاویگا جو اُن پر مقرر تھا دوسرے یہ کہ بادشاہ اسلام کی تابعداری سے نکل جائیں گے اور جزیہ نہ دینگے یہ حدیث بظاہر جابرؓ کی حدیث مذکور کے معارض ہے

۲۱- **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَرْشَ اِبْلِيْسَ عَلَى الْمَاءِ فَيَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُوْنَ النَّاسَ وَاَعْظَمُهُمْ عِنْدَهٗ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً فَيَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا ثُمَّ يَجِيْءُ اَحَدٌ فَيَقُوْلُ مَا تَرَكْتُهُ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ امْرَاَتِهٖ فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ وَيَلْتَزِمُهٗ فَيَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر شیطان کا تخت دریا پر ہے سو وہ اپنے لشکر کو دنیا میں فساد کرنے کے لیئے بھیجتا ہے وہ آدمیوں کو گمراہ کرتے ہیں سو اسکے نزدیک بہت بڑا مرتبہ میں وہ ہوتا ہے جو بڑا فساد ڈالنے والا ہو پھر کوئی شیطان ان میں سے آکر کہتا ہے کہ میں نے فلانا فلانا کام کیا یعنے فلانے سے چوری کروائی فلانے کو شراب پلوائی تو شیطان کہتا ہے کہ تو نے تو کچھ بھی نہیں کیا پھر کوئی اور آکر کہتا ہے کہ میں نے فلانے کو نہ چھوڑا یہانتک کہ میں نے اُس کے اور اسکی بیوی کے درمیان جدائی کرادی تو اس کو اپنے نزدیک کر لیتا ہے اور کہتا ہے کہ ہاں تو نے بڑا کام کیا سلم اسکے راوی ہیں **ف** جورو خاوند کی جدائی میں بڑے بڑے فساد ہیں اسواسطے شیطان کو یہ کام بہت پسند آتا ہے اس واسطے کہ اس میں اولاد حرام ہوتی ہے پس مسلمانوں کو اس میں احتیاط لازم ہے ایسا نہ ہو کہ غصے میں طلاق منہ سے نکلی ہے۔

۲۲- **وَعَنْ** اَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ تَهْلِكَ النَّاسُ حَتّٰى يُعْذِرُوْا مِنْ اَنْفُسِهِمْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَمَعْنٰى يُعْذِرُوْا اَيْ لَا يُهْلِكُهُمُ اللّٰهُ حَتّٰى تَكْثُرَ ذُنُوْبُهُمْ وَعُيُوْبُهُمْ فَتَقُوْمَ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ وَيَسْتَحِقُّوْا لَهُمُ الْعُذْرَ مَنْ يُعَاقِبُهُمْ **ترجمہ** ابوالبختری سے روایت ہے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے جس نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ کبھی ہلاک نہیں ہونگے یہاں تک کہ انکی جانوں سے انپر عذر قائم ہو ابوداود اس کے راوی ہیں اور معنے یعذروا کے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ انکو ہلاک نہیں کرے گا یہانتک کہ انکے گناہ اور عیب بہت ہوں اور انپر حجت قائم ہو اور جو انکو عذاب کرے اس کا عذر ان کے نزدیک ظاہر ہو

۲۳- **وَعَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو باغی ہو کر

مسلمانوں پر تلوار کھینچے وہ ہمارے طریقے پر نہیں مسلم اس کے راوی ہیں

۲۴۔ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی وَابْنِ عُمَرَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ حَمَلَ عَلَیْنَا السِّلَاحَ فَلَیْسَ مِنَّا اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَقَطْ وَقَوْلُہٗ فَلَیْسَ مِنَّا اَیْ اِذَا حَمَلَہٗ عَلَی الْمُسْلِمِ لِکَوْنِہٖ مُسْلِمًا فَلَیْسَ بِمُسْلِمٍ وَاَمَّا اِذَا حَمَلَہٗ لِغَیْرِ ذٰلِکَ فَمَعْنَاہُ لَیْسَ مِثْلَنَا وَلَیْسَ مُتَخَلِّقًا بِاَخْلَاقِنَا وَاَفْعَالِنَا ترجمہ ابو موسیٰ اور ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو ہمپر ہتیار اٹھاوے وہ ہم میں سے نہیں شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور نسائی نے ابن عمرؓ سے صرف یہ روایت کی ہے کہ وہ ہم میں سے نہیں لیتے جبکہ اس پر حملہ کرے اس سبب سے کہ وہ مسلمان کیوں ہو تو وہ مسلمان نہیں اور اگر کسی اور وجہ سے حملہ کیا ہو تو اسکے معنے یہ ہیں کہ ہماری مثل نہیں اور ہماری اس میں بو نہیں ہے

۲۵۔ وَعَنِ ابْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ شَھَرَ سَیْفَہٗ ثُمَّ وَضَعَہٗ فَدَمُہٗ ھَدَرٌ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ اَلْھَدَرُ الَّذِیْ لَا یُطْلَبُ بِثَارِہٖ ترجمہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے تلوار کھینچی پھر رکھدی تو اسکا خون معاف ہے نسائی اس کے راوی ہیں۔ ہدر کے معنے ہیں کہ اسکا بدلہ طلب نہ کیا جاوے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ ذِکْرِ الْعَصَبِیَّۃِ وَالْاَھْوَاءِ

تیسری فصل حمیت اور خواہش نفسانی کے ذکر میں

۱۔ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَایَۃٍ عِمِّیَّۃٍ یَدْعُوْ لِعَصَبِیَّۃٍ اَوْ یَنْصُرُ عَصَبِیَّۃً فَقِتْلَتُہٗ جَاھِلِیَّۃٌ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ اَلْعِمِّیَّۃُ بِتَشْدِیْدِ الْمِیْمِ الْجَھَالَۃُ وَالضَّلَالَۃُ وَھِیَ فِعْلِیَّۃٌ مِّنَ الْعَمٰی وَالتَّعْصِیْبُ الْمُحَامَاۃُ وَالْمُدَافَعَۃُ عَنِ الْاِنْسَانِ الَّذِیْ یَلْزَمُ اَمْرُہٗ اَوْ تَلْزَمُہٗ لِعَرَضٍ وَالْقِتْلَۃُ بِکَسْرِ الْقَافِ حَالَۃُ الْقَتْلِ اَیْ فَقَتْلُہٗ قَتْلُ جَاھِلِیٍّ ترجمہ جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مارا گیا اندھا دھند جھنڈے کے تلے لوگوں کو بلاتا ہو برادری کی جماعت اور بچنے کے واسطے نہ خدا کے واسطے اور نہ مدد کی ہو تو برادری کی حمایت کے واسطے تو اسکا قتل ہونا کفر کے طور پر ہو اسلم اور نسائی اسکے راوی ہیں عمیہ ساتھ دو تشدید کے جہالت اور گمراہی کو کہتے ہیں اور وہ فعلیہ کا وزن ہے عمی سے اور تعصب کے معنے ہیں حمایت کرنا اور ہٹانا دشمن کا اس شخص سے جس کا حکم لازم ہو یا کسی غرض سے لازم کر لیا ہو اور قتلہ ساتھ زیر قاف کے قتل کی حالت ہے یعنے اسکا قتل ہونا کفر کے طور پر ہے۔

۲۔ وَعَنْ سُرَاقَۃَ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خَیْرُکُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِیْرَتِہٖ مَالَمْ یَاْثَمْ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ سراقہ بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں بہتر

وہ ہے جو اپنے قرابتیوں سے دشمن کو ہٹائے جب تک کہ گناہ نہ ہو ابوداؤد اس کے راوی ہیں

۳- وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْعَصَبِيَّةُ قَالَ اَنْ تُعِيْنَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاؤُدَ

ترجمہ واثلہ بن اسقع سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا حضرت عصبیت برادری کی حمایت کیا ہے فرمایا کہ تو اپنی قوم کی مدد کرے ظلم پر ابوداؤد اس کے راوی ہیں

۴- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ قُرَّةَ قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ يَذْكُرُ اَشْيَاءَ قَالَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِي الْغَضَبِ فَيَنْطَلِقُ نَاسٌ مِّمَّنْ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ حُذَيْفَةَ فَيَاْتُوْنَ سَلْمَانَ فَيَذْكُرُوْنَ ذٰلِكَ لَهٗ فَيَقُوْلُ حُذَيْفَةُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُ فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى حُذَيْفَةَ فَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ قَدْ ذَكَرْنَا قَوْلَكَ سَلْمَانَ فَمَا صَدَّكَ وَلَا كَذَّبَكَ فَاَتٰى حُذَيْفَةُ سَلْمَانَ فَقَالَ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تُصَدِّقَنِيْ فِيْمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْضَبُ فَيَقُوْلُ فِي الْغَضَبِ وَيَرْضٰى فَيَقُوْلُ فِي الرِّضٰى ثُمَّ قَالَ يَا حُذَيْفَةُ اَمَا تَنْتَهِيْ حَتّٰى تُوْرِثَ رِجَالًا حُبَّ رِجَالٍ وَرِجَالًا بُغْضَ رِجَالٍ وَحَتّٰى تُوْقِعَ اِخْتِلَافًا وَفُرْقَةً وَلَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا اَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِيْ سَبَبْتُهٗ سَبَّةً اَوْ لَعَنْتُهٗ لَعْنَةً فِيْ غَضَبِيْ فَاِنَّمَا اَنَا مِنْ وَلَدِ اٰدَمَ اَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُوْنَ وَاِنَّمَا بَعَثَنِيْ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ فَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ صَلٰوةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاللّٰهِ لَتَنْتَهِيَنَّ يَا حُذَيْفَةُ اَوْ لَاَكْتُبَنَّ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْرَجَهُ اَبُوْ اَ

ترجمہ عمرو بن ابی قرہ سے روایت ہے کہ حذیفہ مدائن (شہر) میں تھے اپنے ساتھیوں کے آگے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثیں ذکر کر رہے تھے غصے کے باب میں تو لوگ یہ حذیفہ سے سنکر سلمان کے پاس جاتے تھے اور اُن کے آگے ذکر کرتے تھے تو وہ کہتے کہ حذیفہ داناتر ہیں ساتھ اسکے جو کہتے ہیں پھر وہ حذیفہ کے پاس پلٹ آتے تو اُن سے کہتے تھے کہ ہمنے تمھاری بات سلمان سے ذکر کی سو نہ انہوں نے تمکو سچا کہا اور نہ جھوٹا تو حذیفہ سلمان کے پاس آئے اور کہا کہ تم کو کس چیز نے منع کیا میری تصدیق کرنے سے اس میں جو میںنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا تو سلمان نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم غصے ہوتے تھے تو غصے کے باب میں فرماتے تھے اور راضی ہوتے تھے تو رضا کے باب میں فرماتے تھے پھر کہا کہ اے حذیفہ تو باز نہیں آتا یہانتک کہ تو بعضے مردوں کے دل میں محبت پیدا کرے اور بعضوں کے دل میں دشمنی پیدا کرے اور یہانتک کہ تو اختلاف اور پھوٹ ڈالے اور البتہ میں جانتا ہوں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑھا سو فرمایا کہ الٰہی میں تیرے نزدیک عہد ٹھیراتا ہوں کہ میں اپنی امت سے جس شخص کو غصے کی حالت میں ہو گالی دوں یا لعنت کروں تو سوائے اسکے کچھ نہیں کہ میں آدمی ہوں غصہ کرتا ہوں جیسا لوگ غصہ کرتے ہیں اور تو نے تو مجھ کو عالموں کی رحمت کو بھیجا ہے تو میری لعنت کو قیامت کے دن اُنپر رحمت کردے قسم ہے اللہ کی اے حذیفہ تم اس بات سے باز آؤ نہیں تو میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کیطرف لکھونگا ابوداؤد اس کے راوی ہیں

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ ذِکْرِ الْجِهَةِ الَّتِیْ یَجِیْءُ مِنْهَا الْفِتَنُ وَفِیْ مَنْ تَکُوْنُ

چوتھی فصل اس جہت کے بیان میں جس طرف سے فتنے آئیں گے اور کن لوگوں میں ہوں گے ✣ ✣ ✣

۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاْسُ الْکُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُیَلَآءُ فِیْ اَهْلِ الْخَیْلِ وَالْاِبِلِ وَالْفَدَّادِیْنَ اَهْلُ الْوَبَرِ وَالسَّکِیْنَةُ فِیْ اَهْلِ الْغَنَمِ اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَفِیْ اُخْرٰی لِلْبُخَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالْفِتْنَةُ هٰهُنَا حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ وَلِمُسْلِمٍ اَلْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالْکُفْرُ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالسَّکِیْنَةُ فِیْ اَهْلِ الْغَنَمِ وَالْفَخْرُ وَالْخُیَلَآءُ فِی الْفَدَّادِیْنَ اَهْلِ الْخَیْلِ وَالْوَبَرِ الْخُیَلَآءُ الْکِبْرُ وَالْعُجْبُ وَالْفَدَّادِیْنَ قَالَ اَبُوْ عُبَیْدَةَ هُوَ بِتَشْدِیْدِ الدَّالِ الْاُوْلٰی وَهُمُ الْمُکْثِرُوْنَ مِنَ الْاِبِلِ وَهُمْ جَفَاةُ اَهْلِ خُیَلَآءَ وَاَهْلُ الْوَبَرِ هُمُ الْاَعْرَابُ الَّذِیْنَ فِی الْبَادِیَةِ وَمَنْ لَّا بَادِیَ لَهٗ اِلٰی الْجِدِّ اِرْصِدَّ اَهْلُ الْمَدَرِ وَاَضَافَ الْاِیْمَانَ اِلَی الْیَمَنِ لِاَنَّ اَصْلَ ظُهُوْرِهٖ مِنْ مَکَّةَ وَالْکَعْبَةُ سُمِّیَتْ الْکَعْبَةَ الْیَمَانِیَةَ وَقَرْنُ الشَّیْطَانِ اُمَّتُهٗ وَقِیْلَ قُوَّتُهٗ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کی کفر کی مشرق کیطرف ہے اور تکبر کرنا گھوڑے اور اونٹ والوں میں ہے اور شور کرنے والوں میں جو اونٹ والے ہیں اور غریبی اور آرام بکری والوں میں ہے تینوں اس کے راوی ہیں اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عمدہ ایمان یمن والوں کا ہے اور فتنہ اُس جگہ سے ہے جہاں شیطان کا سینگ نکلتا ہے یعنے آفتاب اور مسلم کی روایت میں ہے کہ عمدہ ایمان یمن کا ہے اور کفر مشرق کیطرف ہے اور غریبی اور سکینی بکری والوں میں ہے اور فخر اور بڑائی کرنا شور کرنیوالے گھوڑے اونٹ والوں میں ہے اور خیلا کے معنے ہیں تکبر اور خود پسندی اور کہا ابوعبیدہ نے کہ فدادین کے معنے ہیں بہت اونٹ رکھنے والے اور وہ سخت خو اور متکبر ہوتے ہیں اور اہل وبر گنوار لوگ ہیں جو جنگلوں میں رہتے ہیں اور کسی دیوار کے پاس ٹھکانا نہیں پکڑتے ضد اہل مدر کے ہیں اور ایمان کو یمن کی طرف نسبت کیا اس واسطے کہ ایمان پہلے پہل مکے سے ظاہر ہوا اور کعبے کو کعبہ یمانیہ کہتے ہیں اور قرن شیطان سے مراد اسکی قوم ہے یا قوت ہے

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِیْ قِتَالِ الْمُسْلِمِیْنَ بَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ

پانچویں فصل آپس میں مسلمانوں کی لڑائی کے بیان میں

۱۔ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ خَرَجْتُ وَاُرِیْدُ هٰذَا الرَّجُلَ فَلَقِیَنِیْ اَبُوْ بَکْرَةَ فَقَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ یَا اَحْنَفُ قُلْتُ اُرِیْدُ نُصْرَةَ بْنِ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّهٗ كَانَ حَرِيْصًا عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهٖ وَفِیْ رِوَایَةٍ اِنَّهٗ قَدْ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهٖ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ ترجمہ احنف بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نکلا اس مرد کا ارادہ کرتا ہوا تو ابوبکر مجھ سے ملا اُس نے کہا کہ تو کہاں کا ارادہ کرتا ہے میں نے کہا کہ میں ارادہ کرتا ہوں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچیرے بھائی یعنے علی رضؓ کی مدد کروں اس نے کہا کہ پھر جا اس واسطیکہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جب دو مسلمان تلواروں سے آپس میں ایکدوسرے کا مقابلہ کریں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہیں تو کسی نے کہا کہ یارسول اللہ پھر قاتل تو دوزخی ہوا پس کیا حال ہے مقتول کا یعنے وہ کیوں دوزخی ہوا فرمایا کہ وہ بھی اپنے ساتھی کے مارنے کی حرص رکھتا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ بھی اپنے ساتھی کے مارنیکا ارادہ رکھتا ہے ترمذی کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں۔

۲۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا یُشِیْرُ اَحَدُكُمْ اِلٰی اَخِیْهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ لَعَلَّ الشَّیْطَانَ یَنْزِعُ فِیْ یَدِهٖ فَیَقَعُ فِیْ حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلنَّزْعُ بِالْغَیْنِ الْمُعْجَمَةِ اَلْفَسَادُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی اپنے بھائی مسلمان کیطرف ہتیار سے اشارہ نہ کرے اسواسطے کہ کسی کو معلوم نہیں کہ شاید شیطان اسکے ہاتھ سے تلوار کھینچ لے اور وہ دوزخ کے گڑھے میں گرے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور نزغ کے معنے ہیں فساد ف یعنے شاید کوئی مسلمان اس سے قتل ہو اور قاتل دوزخ میں جاوے معلوم ہوا کہ ہتیار سے اشارہ کرنا حرام ہے۔

۳۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ وَقِیْلَ هٰذَا مَحْمُوْلٌ عَلٰی مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْ غَیْرِ تَاْوِیْلٍ وَقِیْلَ قَالَهٗ عَلٰی جِهَةِ التَّغْلِیْظِ لَا اَنَّ قِتَالَهٗ كُفْرٌ یُخْرِجُ عَنِ الْمِلَّةِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اسکو ناحق قتل کرنا کفر ہے ابوداؤد کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں بعضوں نے کہا یہ اس کے حق میں ہے جو بدون تاویل کے قتل کرے اور بعضوں نے کہا یہ بطور تغلیظ کے ہے یعنے یہ بڑا سخت گناہ ہے نہ یہ کہ اسکا قتل کرنا کفر ہے کہ دین اسلام سے نکالدیتا ہے

۴۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ زَادَ النَّسَائِیُّ فِیْ رِوَایَةٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَلَا یُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِجَرِیْرَةِ اَبِیْهِ وَلَا بِجَرِیْرَةِ اَخِیْهِ قِیْلَ مَعْنٰی لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا اَیْ فِرْقَةً مُخْتَلِفَةً یَقْتُلُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَتُشْبِهُوْنَ الْكُفَّارَ یَقْتُلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بَعْدَ اَوْ وَالْجَرِیْرَةُ الذَّنْبُ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد پلٹ کر کافر نہ ہو جائیو کہ تم سے بعضا بعضے کی گردن مارے ترمذی اسکے راوی ہیں اور رزین نے کیا ہے اسکو ابوداؤد اور نسائی نے ابن عمرؓ سے اور زیادہ کیا ہے نسائی نے ایک روایت میں ابن مسعودؓ سے کہ نہ بیٹا باپ کے گناہ سے پکڑا جاوے اور نہ کوئی بھائی کے گناہ سے پکڑا جاوے بعضوں نے کہا کہ یہ جو فرمایا کہ میرے بعد پلٹ کر کافر نہ ہو جائیو تو اس کے معنے یہ ہیں کہ جدا جدا فرقے نہ ہو جائیو کہ تمہارا بعضا بعضے کو قتل کرے اور تم کافروں کے مشابہ ہو جاؤ کہ وہ عداوت سے ایک دوسرے کو قتل کرتے ہیں اور جریرہ کے معنے ہیں گناہ۔

الفصل السادس فیما وقع بین الصحابۃ والتابعین من القتال والاختلاف

چھٹی فصل صحابہ اور تابعین کی لڑائیوں اور اختلاف کے بیان میں

مقتل عثمانؓ

حضرت عثمان کے قتل ہونے کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ اَخِیْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ عَمِّہٖ اَنَّہٗ جَاءَ اِلٰی عُثْمَانَ لَمَّا اُرِیْدَ قَتْلُہٗ فَقَالَ لَہٗ عُثْمَانُ مَا جَاءَ بِکَ قَالَ جِئْتُ فِیْ نَصْرَتِکَ قَالَ اُخْرُجْ اِلَی النَّاسِ فَاطْرُدْھُمْ عَنِّیْ فَاِنَّکَ خَارِجًا خَیْرٌ لِّیْ مِنْکَ دَاخِلًا فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّہٗ کَانَ اِسْمِیْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فُلَانًا فَسَمَّانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰہِ وَنَزَلَ فِیَّ اٰیَاتٌ مِّنْ کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَنَزَلَ فِیَّ وَشَھِدَ شَاھِدٌ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰی مِثْلِہٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَکْبَرْتُمْ وَنَزَلَ فِیَّ قُلْ کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَمَنْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتَابِ اِنَّ لِلّٰہِ سَیْفًا مَعْصُوْمًا اَعْنَاکُمْ وَاِنَّ اَمْلَاکَہٗ قَدْ جَاوَرَتْکُمْ فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا الَّذِیْ نَزَلَ فِیْہِ بَیْنَ اَظْھُرِکُمْ فَاللّٰہَ اللّٰہَ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ اَنْ تَقْتُلُوْہُ فَوَاللّٰہِ اِنْ قَتَلْتُمُوْہُ لَتُطِرَّنَّ قَتِیْرَتُکُمُ الْمَلَائِکَۃُ وَلَیُسْلَنَّ سَیْفُ اللّٰہِ الْمَعْصُوْمُ عَنْکُمْ فَلَا یُغْمَدُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فَقَالُوْا اقْتُلُوا الْیَھُوْدِیَّ وَاقْتُلُوْا عُثْمَانَ اَخْرِجُوا الْیَھُوْدِیَّ

ترجمہ ابن اخی عبداللہ بن سلام سے روایت ہے اس نے اپنے چچا سے روایت کی کہ وہ حضرت عثمانؓ کے پاس گئے جبکہ بلوائیوں نے اُن کے قتل کا ارادہ کیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہا کہ تو کیوں آیا ہے اس نے کہا کہ میں تمہاری مدد کو آیا ہوں انہوں نے کہا کہ باہر نکل اور لوگوں کو مجھ سے ہٹا دے کہ تیرا باہر ہونا میرے لیے بہتر ہے اندر ہونے سے پھر عبداللہ بن سلام باہر نکلے اور کہا کہ اے لوگو کفر کے وقت میرا نام فلانا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا نام عبداللہ رکھا ہے اور میرے حق میں قرآن مجید کی کئی آیتیں اتری ہیں میرے حق میں یہ آیت اتری ہے اور گواہی دی گواہی دینے والے نے بنی اسرائیل میں سے اسکی مثل پر سو وہ ایمان لایا اور تم نے تکبر کیا اور نیز میرے حق میں یہ آیت اتری تو کہہ کافی ہے اللہ گواہ میرے اور تمہارے درمیان اور جس کے پاس علم کتاب کا ہے تحقیق اللہ کی تلوار تم سے غلاف میں کی گئی ہے اور مقرر فرشتے تمہارے شہروں میں تمہارے ہمسائے ہیں یعنے میں وہ ہوا جس کے حق میں تمہارے درمیان قرآن اترا پس ڈرو اللہ سے اس مرد کے حق میں اس سے کہ اسکو

قتل کرو سو قسم ہے اللہ کی اگر تم نے اسکو مار ڈالا تو تم اپنے ہمسایہ فرشتوں کو ہلاک دو گے اور البتہ اللہ کی تلوار جو تم سے غلاف میں کی گئی ہے کھینچی جائے گی پھر میان میں نہ ہوگی قیامت تک تو انہوں نے کہا کہ مار ڈالو یہودی (عبداللہ بن سلام) کو اور اسا قتل عثمان رض کو ترمذی اسکے راوی ہیں۔

وَقْعَةُ الْجَمَلِ

جنگ جمل کا بیان

(۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا سَارَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَائِشَةُ إِلَى الْبَصْرَةِ بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ وَحَسَنًا فَقَدِمَا عَلَيْنَا الْكُوفَةَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَكَانَ الْحَسَنُ فِي أَعْلَاهُ وَعَمَّارٌ أَسْفَلَ مِنْهُ فَاجْتَمَعْنَا إِلَيْهِمَا فَسَمِعْتُ عَمَّارًا يَقُولُ إِنَّ عَائِشَةَ رض قَدْ سَارَتْ إِلَى الْبَصْرَةِ وَاللّٰهِ إِنَّهَا لَزَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ابْتَلَاكُمْ لِيَعْلَمَ إِيَّاهُ تُطِيعُونَ أَمْ هِيَ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ عبداللہ بن زیاد سے روایت ہے کہ جب طلحہؓ اور زبیرؓ اور عائشہ رض بصرہ کی طرف چلے تو حضرت علی رض نے عمار بن یاسر اور حسن کو بھیجا سو وہ دونوں ہمارے پاس کوفہ میں آئے اور ممبر پر چڑھے حضرت حسن رض اس کے اوپر کے درجہ پر تھے اور عمار نیچے کے درجہ میں تو ہم انکے پاس جمع ہوئے سو میں نے عمار سے سنا کہتے تھے کہ سفر حضرت عائشہ رض بصرہ کی طرف گئیں اور قسم ہے اللہ کی البتہ وہ تمہارے پیغمبر کی بی بی ہے دنیا میں اور آخرت میں لیکن اللہ نے تم کو مبتلا کیا ہے تاکہ جانے کہ تم علیؓ کی تابعداری کرتے ہو یا عائشہ رض کی بخاری اسکے راوی ہیں

۲۔ وَعَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَأَبِي مَسْعُودٍ وَعَمَّارٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ لِعَمَّارٍ مَا مِنْ أَصْحَابِكَ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا لَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ فِيهِ غَيْرَكَ وَمَا رَأَيْتُ مِنْكَ شَيْئًا مُنْذُ صَحِبْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيَبَ عِنْدِي مِنْ اسْتِسْرَاعِكَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ فَقَالَ عَمَّارٌ يَا أَبَا مَسْعُودٍ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ وَلَا مِنْ صَاحِبِكَ هٰذَا شَيْئًا مُنْذُ صَحِبْتُمَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيَبَ عِنْدِي مِنْ إِبْطَائِكُمَا فِي هٰذَا الْأَمْرِ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ رض وَكَانَ مُوسِرًا يَا غُلَامُ هَاتِ حُلَّتَيْنِ فَأَعْطَى أَحَدَهُمَا أَبَا مُوسَى وَرَاحَ الْأُخْرَى عَمَّارًا وَقَالَ رُدَّ حَافَيْهِمَا إِلَى الْجُمُعَةِ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ شقیق سے روایت ہے کہ میں ابوموسیٰ اشعریؓ اور ابومسعودؓ اور عمارؓ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو ابومسعودؓ نے عمارؓ سے کہا کہ تیرے سوا تیرے ساتھیوں سے ایسا کوئی آدمی نہیں مگر کہ میں اگر چاہوں تو اسکا عیب کہوں اور میں نے اپنے نزدیک تجھ میں کوئی معیوب بات نہیں دیکھی جب سے تمنے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحبت کی زیادہ تر عیب دار اس سے کہ تم اس لڑائی میں دوڑے جاتے ہو تو عمارؓ نے کہا اے ابومسعودؓ میں نے تجھ میں اور تیرے اس ساتھی میں اپنے نزدیک کوئی بری بات نہیں دیکھی جب سے تم دونوں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کی معیوب تر ہو اس سے کہ تم اس لڑائی میں دیر اور سستی کر رہے ہو اور ابومسعود مالدار تھے انہوں نے کہا کہ اے غلام دو جوڑی لا ایک ابوموسیٰ کو دے دوسرا عمار کو پہنا اور کہا کہ یہ جوڑے پہنکر جمعے میں جایا کرو بخاری اسکے راوی ہیں

۳۔ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ أَخْبِرْنِي عَنْ مَسِيرِكَ هٰذَا أَعَهِدَ عَهِدَهُ إِلَيْكَ رَسُولُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر رأی رأیتہ فقال ما عھد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا ولکنہ رأی رأیتہ اخرجہ ابوداؤد ترجمہ قیس بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھ کو اپنے اس سفر جنگ کی خبر دو کہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم کو اس بارے میں کچھ وصیت کی ہے یا تمہاری اپنی رائے ہے انہوں نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو کچھ وصیت نہیں کی لیکن میری اپنی رائے ہے جو میرے قیاس میں آئی۔ ابوداؤد اس کے راوی ہیں

الخوارج
خارجیوں کا بیان

(۱) عن زید بن وھب وکان فی الجیش الذین کانوا مع علی حین سار الی الخوارج فقال علی ایھا الناس سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول یخرج قوم من امتی یقرؤن القرآن لیس قراءتکم الی قراءتھم بشیء ولا صلوتکم الی صلوتھم بشیء ولا صیامکم الی صیامھم بشیء یقرؤن القرآن یحسبون انہ لھم وھو علیھم لا تجاوز صلوتھم تراقیھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ ولو یعلم الجیش الذین یصیبونھم ما قضی لھم علی لسان نبیھم لنکلوا عن العمل وآیۃ ذلک ان فیھم رجلا لہ عضد لیس لہ ذراع علی عضد ہ مثل حلمۃ الثدی علیہ شعرات بیض تنذ ھبون الی معاویۃ واھل الشام وتترکون ھؤلاء یخلفونکم فی ذراریکم واموالکم واللہ انی لارجو ان یکونوا ھؤلاء القوم فانھم قد سفکوا الدم الحرام واغاروا فی سرح الناس فسیروا علی اسم اللہ تعالیٰ قال فلما التقینا وعلی الخوارج یومئذ عبد اللہ بن وھب الراسبی فقال لھم القوا الرماح وسلوا السیوف فانی اخاف ان یناشدوکم کما ناشدوکم یوم حروراء فترجعوا فوحشوا برماحھم وسلوا السیوف وشجرھم الناس برماحھم وقتل بعضھم علی بعض وما اصیب یومئذ من الناس الا رجلان فقال علی التمسوا فیھم المخدج فلم یجدوہ فقام علی بنفسہ حتی اتی اناسا قد قتل بعضھم علی بعض فقال اخروھم فوجدہ مما یلی الارض فکبروا فقال صدق اللہ وبلغ رسولہ فقام الیہ عبیدۃ السلمانی فقال یا امیر المؤمنین واللہ الذی لا الہ الا ھو لسمعت ھذا الحدیث من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال ای واللہ الذی لا الہ الا ھو حتی استحلفہ ثلثا وھو یحلف لہ اخرجہ مسلم عن عبد اللہ بن رافع بنحوہ وفی اولہ ان الحروریۃ لما خرجت علی علی بن ابی طالب قالوا لا الحکم الا للہ فقال علی کلمۃ حق یراد بھا باطل انا نرا فی جمیع تحرکاتہ وھی العظم الذی بین ظھر الذنب والعاتق والرمیۃ ما یرمی من صید ونحوہ قال الخطابی قد اجمع العلماء المسلمین علی ان الخوارج علی ضلالتھم فرقۃ من فرق المسلمین وروا امناکحتھم واکل ذبائحھم واجازوا شھادتھم قال ومعنی یمرقون من الدین ای یخرجون من طاعۃ الامام المفترض طاعتہ یقال مرق السھم من الرمیۃ اذا نفذ وارق جبنی الاباۃ العلامۃ التی یستدل بھا ووحشوا برماحھم ای رموا بھا والقوھا من ایدیھم

وَالتَّشَاجُبُ بِالرُّمْحِ التَّطَاعُنُ بِهَا وَالْحَدَجُ النَّاقِصُ ترجمہ زید بن وہب سے روایت ہے کہ وہ حضرت علی کے لشکر میں تھا جبکہ وہ خارجیوں کیطرف چلے تو علیؓ نے کہا کہ اے لوگو میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ میری امت میں کچھ لوگ پیدا ہونگے قرآن کو پڑھیں گے کہ تمھارا قرآن پڑھنا بہ نسبت اُن کے قرآن پڑھنے کے کچھ چیز نہ ہوگا اور نہ تمھاری نماز اُن کی نماز کے پاس کچھ چیز ہوگی اور نہ تمھارا روزہ ان کے روزے کے پاس کچھ چیز ہوگا قرآن کو پڑھیں گے گمان کریں گے کہ وہ ان کے لیے ثواب ہے اور حالانکہ وہ ان پر وبال ہوگا ان کی نماز انکے گلے کی ہنسلیوں سے آگے نہ بڑھے گی نکل جاویں گے دین سے جیسے نکل جاتا ہے تیر شکار سے اور اگر جانے وہ لشکر کہ ان کو ماریں گے جو ان کے لیے اُنکی پیغمبرؐ کی زبان پر ثواب ٹھیر چکا ہے تو عمل چھوڑ بیٹھیں اس قوم کی پہچان یہ ہے کہ ان میں ایک مرد ہوگا کہ اسکا بازو ہوگا اور ہاتھ نہ ہوگا اس کے بازو پر پستان کی نوک کیطرح گوشت کا لوتھڑا ہوگا اس پر سفید بال ہونگے سو تم اُن کو چھوڑ کر معاویہ اور اہل شام کے پاس چلے جاؤ گے اور وہ تمھارے پیچھے تمھاری بیوی بچوں پر آپڑیں گے قسم ہے اللہ کی البتہ میں امید رکھتا ہوں کہ وے یہی لوگ ہیں جنکی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے کہ مقرر انہوں نے حرام لہو بہائے یعنے ناحق خون کیئے اور لوگوں کے مال مواشی لوٹے ہیں سو چلو اللہ کے نام سے سو جب ہمارا ان کا مقابلہ ہُوا اور حالانکہ اسوقت خارجیوں کا سردار عبداللہ بن وہب راسبی تھا تو حضرت علیؓ نے ان سے کہا کہ نیزے پھینکدو اور تلواریں کھینچ لو سو مقرر میں ڈرتا ہوں کہ تم کو قسم دیں جیسے انہوں نے تم کو جنگ حروراء کے دن قسم دی سو لوگ پھرے اور انہوں نے نیزے پھینک کر تلوار کھینچ لیں اور لوگوں نے ان کو نیزوں سے زخمی اور مجروح کیا اور بعضے بعضوں پر مارے گئے اور بدن مردوں سے صرف دو آدمی شہید ہوئے تو علیؓ نے کہا کہ ان میں ناقص ہاتھ والے کو تلاش کرو لوگوں نے اسکو نہ پایا تو حضرت علیؓ مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ خود اٹھے یہانتک کہ ان مُردوں کے پاس آئے جو ایک دوسرے پر پڑے تھے تو فرمایا کہ ان کو ہٹاؤ تو لوگوں نے ان کو ہٹایا تو اس کو ان کے نیچے پایا تو سب نے اللہ اکبر کہا کہ اللہ تعالے نے سچ فرمایا اور اس کے پیغمبر نے پہونچایا تو عبیدہ سلمانی اس کیطرف اُٹھا سو اس نے کہا کہ اے امیرالمومنین قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی لائق بندگی کے نہیں البتہ تم نے یہ حدیث حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے انہوں نے کہا کہ ہاں قسم ہے اسکی کہ جسکے سوائے کوئی لائق عبادت کے نہیں یہانتک کہ اُس نے ان سے تین بار قسم لی اور انہوں نے اس کے لیئے تین بار قسم کھائی مسلم ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور مسلم نے اسکو اسی طرح عبداللہ بن رافع سے روایت کیا ہے اور اس کے اول میں ہے کہ جب خارجی لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے باغی ہوئے تو کہنے لگے کہ اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ یہ بات حق ہے اور مراد اس سے باطل ہے اور تراقی جمع ہے ترقوہ کی اور ترقوہ وہ ہڈی ہے جو سر سینہ اور مونڈھے کے درمیان ہے اور رمیہ شکار وغیرہ کو کہتے ہیں جسکو تیر مارا جاتا ہے کہا خطابی نے اجماع ہے مسلمانوں کا اس پر کہ خارجی لوگ باوجود گمراہی کے مسلمانوں میں سے ایک فرقہ ہے ان سے نکاح کرنا اور ان کے ذبح کیے ہوئے جانور کا کھانا اور گواہی لینا جائز ہے اور یمرقون من الدین کے معنی ہیں کہ وے

کل جاویں گے امام برحق کی تابعداری سے جبکے تابعداری فرض ہے اور اس سے الگ ہوجائیں گے اور نکلو کے معنی ہیں کہ سست اور بزدل ہوجائیں گے اور آیت کے معنے علامت جس سے راہ لی جاوے اور وحشوا کے معنی ہیں کہ نیزوں کو پھینکا اور اپنے ہاتھوں سے ڈالدیا اور تشاجربا لرماح کے معنے ہیں انکے ساتھ زخمی کرنا اور مخرج کے معنی ہیں قصر

۲- وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَوَاللهِ لَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُولَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَقُلْ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خُدْعَةٌ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ أَيْ شَبَابٌ لَمْ يَتَكَبَّرُوا حَتَّى يَعْرِفُوا الْحَقَّ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ السَّفَهُ الْخِفَّةُ فِي الْعَقْلِ وَالْجَهْلُ وَالْأَحْلَامُ الْعُقُولُ

ترجمہ سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب میں تم سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کروں تو البتہ میرا آسمان سے گر پڑنا مجھ کو محبوب تر ہے اس سے کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ باندھوں اور آپ سے جھوٹ حدیث بیان کروں اور اگر میں تم سے اپنے اور تمھارے درمیان کی کوئی بات کہوں تو سفر لڑائی فریب ہے یعنے اس میں کچھ کمی بیشی ہوجائے گی اور البتہ میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ عنقریب ایک قوم پیدا ہوگی آخر زمانے میں کم عمر ناقص عقل کلام کرینگے بہتر لوگوں کا کلام قرآن کو پڑھیں گے اُن کا ایمان اُن کے نرخروں کے نیچے نہ اترے گا یعنے دل میں ایمان کا کچھ اثر نہ ہوگا نکل جائیں گے دین سے جیسے تیر نکلتا ہے شکار سے سو تم جہاں کہیں اُنکو قتل کرڈالو اسواسطے کہ ان کے قتل کرنے میں قتل کرنیوالے کو ثواب ہے قیامت میں خدا کے نزدیک ترمذی کے سوائے پانچوں اسکے راوی ہیں حدثاء الاسنان یعنے جوان ہونگے بڑے نہ ہونگے تاکہ حق کو پہچانیں اور سفہاء الاحلام سے مراد ہے کم عقل اور احلام کے معنے ہیں عقلیں

۳- وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَنَسٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ قَوْمٌ يُحْسِنُونَ الْقِيلَ وَيُسِيئُونَ الْفِعْلَ يَقْرَءُونَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَرْجِعُونَ حَتَّى يَرْتَدَّ عَلَى فُوقِهِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ طُوبَى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوهُ يَدْعُونَ إِلَى كِتَابِ اللهِ وَلَيْسُوا مِنْهُ فِي شَيْءٍ مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ أَوْلَى بِاللهِ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَا سِيمَاهُمْ قَالَ التَّحْلِيقُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَلِلشَّيْخَيْنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نَحْوَهُ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ وَالتَّسْبِيدُ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمُ الْفُوقَةُ وَالْفُرَقُ وَالْفُوقُ مَوْضِعُ وُقُوعِ الْوَتَرِ مِنَ السَّهْمِ ترجمہ

ابو سعید اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب میری امت میں اختلاف ہوگا اور ایک فرقہ پیدا ہوگا بات اچھی کرینگے اور کام برا کرینگے قرآن کو پڑھیں گے انکے گلے کی ہنسلی

نہ لگے نہ بڑھے گا پینے دل میں کچھ اثر نہ ہوگا نکل جاویں گے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے پھر نہ پھریں گے یہاں تک کہ پھر آوے تیر اپنی زہ میں وے سب خلق سے بدتر ہیں خوشی ہے اس شخص کے لیے جو ان کو قتل کرے اور جسکو وہ قتل کریں قرآن کی طرف لوگوں کو بلاویں گے اور حالانکہ خود ان کو قرآن سے کچھ نسبت نہ ہوگی جو انکے قتل کرے وہ قریب تر ہے ساتھ اسکے ان سے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ان کی نشانی کیا ہے فرمایا کہ سر منڈانا ابوداؤد اور اس کے راوی ہیں اور شیخین نے اسکی مثل ابوسعید سے روایت کی ہے اور ایک روایت میں انس سے آیا ہے کہ ان کا نشان سر منڈانا اور صاف کرانا ہے سو جب تم ان سے ملو تو ان کو مار ڈالو اور فوق وہ جگہ ہے جہاں تانت میں تیر کا ایک سرا پھینکتے وقت رکھتے ہیں

۷۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مُنْصَرِفَهٗ مِنْ حُنَيْنٍ وَفِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ فِضَّةٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ مِنْهَا وَيُعْطِي النَّاسَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اعْدِلْ فَقَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَّعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ لَقَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ اِنْ لَّمْ اَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ يَّتَحَدَّثَ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهٗ وَاِنَّ هٰذَا وَاَصْحَابَهٗ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ "ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ حنین سے پلٹتے وقت حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک مرد آیا اور بلال رض کے کپڑے میں چاندی تھی اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں سے مٹھی بھر بھر کر لوگوں کو دے رہے تھے تو اس نے کہا کہ یا محمد آپ انصاف کیجیے یعنے انصاف سے تقسیم کیجیے تو آپ نے فرمایا تجھ پر خرابی پڑے جب میں نے انصاف نہ کیا تو کون انصاف کریگا البتہ تو ناامید ہوا اور ٹوٹے میں پڑا اگر میں نے انصاف نہ کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ حکم ہو تو اس منافق کی گردن ماروں تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی پناہ لوگ چرچا کرینگے کہ محمد اپنے ساتھیوں کو مارتا ہے اور یہ اور اسکے ساتھی قرآن کو پڑھیں گے انکے نرخروں سے آگے نہ بڑھے گا نکل جاویں گے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے شیخین اسکے راوی ہیں اور لفظ مسلم کے ہیں۔

اَمْرُ الْحَكَمَيْنِ وَبَيْعَةُ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ

دو حاکموں کا اور یزید کی بیعت کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَقُلْتُ قَدْ كَانَ مِنَ النَّاسِ مَا تَرَيْنَ وَلَمْ يُجْعَلْ لِيْ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ فَقَالَتْ اُلْحَقِ النَّاسَ هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ وَاَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ فِيْ اِحْتِبَاسِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ فَلَمْ تَدَعْهُ حَتّٰى ذَهَبَ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ خَطَبَ مُعَاوِيَةُ وَقَالَ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَكَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ فَلْيَطْلُعْ لَنَا قَرْنَهٗ فَلَنَحْنُ اَحَقُّ بِهٖ مِنْهُ وَمِنْ اَبِيْهِ قَالَ حَبِيْبُ بْنُ سَلَمَةَ فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ فَهَلَّا

اَحْبَبْتَهٗ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَقُوْلَ اَحَقٌّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ وَاَبَاكَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَخَشِيْتُ اَنْ اَقُوْلَ كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَيْنَ الْجَمِيْعِ وَتُسْفِكُ الدَّمَ وَيُحْمَلُ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ مَا اَعَدَّ اللّٰهُ فِي الْجِنَانِ فَقُلْتُ حَفِظْتُ وَعَصَمْتُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حفصہؓ اپنی بہن پر داخل ہوا سو میں نے کہا کہ جو لوگوں کا حال ہوا سو تم دیکھتی ہو اور میرا کچھ اختیار نہیں تو انہوں نے کہا کہ لوگوں سے جا مل وہ تیری انتظار میں ہیں اور میں ڈرتی ہوں کہ تو ان کے پاس نہ پہونچے تو پھوٹ پڑے تو حفصہ ابن عمر کو یہ بات کہتی رہیں یہانتک کہ وہ گئے پھر جب لوگ جدی جدی رائے ہوئے تو معاویہ رضی نے خطبہ پڑھا اور کہا کہ جو شخص اس حکومت میں کچھ کلام کیا چاہے تو چاہیے کہ اپنا سینگ ہمارے لیے نکالے یعنے ہمارے سامنے ظاہر ہووے سو ہم اس سے اور اس کے باپ سے زیادہ تر حقدار ہیں حبیب بن سلمہ کہتا ہے میں نے ابن عمر رضی سے کہا کہ تم نے اسکو کیوں نہ جواب دیا انہوں نے کہا البتہ میں نے قصد کیا تھا کہ میں کہوں کہ حکومت کا تجھ سے زیادہ تر حقدار وہ شخص ہے جو تجھ سے اور تیرے باپ سے اسلام لانے پر لڑا پھر میں ڈرا کہ مبادا لوگوں میں اس بات سے پھوٹ پڑے اور خونریزی ہو یا اس سے کچھ اور مراد لیجاوے سو میں نے یاد کیا جو اللہ تعالیٰ نے بہشت میں تیار کیا ہے تو میں نے کہا کہ میں نے نگاہ رکھا اور بچا لیا یعنے لوگوں کو بخاری اس کے راوی ہیں۔

۲۔ وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا وَقَعَتِ الْقَتْلَةُ الْاُوْلٰى يَعْنِيْ مَقْتَلَ عُثْمَانَ لَمْ تُبْقِ مِنْ اَصْحَابِ بَدْرٍ اَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ يَعْنِي الْحَرَّةَ فَلَمْ تُبْقِ مِنْ اَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَةِ اَحَدًا ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّالِثَةُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَلِلنَّاسِ طَبَاخٌ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ يُقَالُ فُلَانٌ لَا طَبَاخَ لَهٗ اَيْ لَا عَقْلَ لَهٗ وَلَا خَيْرَ عِنْدَهٗ وَالْمُرَادُ اَنَّهَا لَمْ تُبْقِ فِي النَّاسِ مِنَ الصَّحَابَةِ اَحَدًا ترجمہ ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب پہلا فتنہ فساد واقع ہوا یعنے قتل ہونا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا تو اس نے جنگ بدر والے اصحاب میں سے کسی کو نہ چھوڑا پھر جب دوسرا فتنہ یعنے جنگ حرہ واقع ہوا تو اس نے حدیبیہ والے اصحاب میں سے کسی کو نہ چھوڑا پھر جب تیسرا فساد واقع ہوا تو اس نے کسی کی عقل اور ہوش نہ چھوڑی تو وہ آدمیوں سے سر قطع نہ ہوا جب تک ان میں عقل رہی بخاری اسکے راوی ہیں کہا جاتا ہے عرب کے محاورے میں فُلَانٌ لَا طَبَاخَ کہ یعنے نہ اسکی عقل ہے نہ اس کے پاس خیر ہے اور مراد یہ ہے کہ اس وقت لوگوں میں کوئی صحابی نہیں رہیگا

ایامِ ابن الزبیرؓ
ابن زبیر کے دنوں کا بیان

(۱) عَنْ اَبِيْ نَوْفَلٍ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلٰى عَقِبَةِ الْمَدِيْنَةِ فَجَعَلَتْ قُرَيْشٌ وَالنَّاسُ تَمُرُّ عَلَيْهِ حَتّٰى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا خُبَيْبٍ ثَلٰثًا اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتَ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مَا عَلِمْتُ اِلَّا صَوَّامًا قَوَّامًا وَصُوْلًا لِلرَّحِمِ اَمَا

فَاللّٰهُ الْاٰمَةُ اَنْتَ شَرُّهَا لَاَمَةٌ خَيْرٌ ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَقَوْلُهُ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَاَنْزَلَ عَنْ جِذْعِهٖ فَاُلْقِيَ فِيْ قُبُوْرِ الْيَهُوْدِ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى اُمِّهٖ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَبَتْ اَنْ تَاْتِيَهٗ فَاَعَادَ اِلَيْهَا الرَّسُوْلَ لَتَاْتِيَنِّيْ اَوْ لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكِ مَنْ يَسْحَبُكِ بِقُرُوْنِكِ فَاَبَتْ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا اٰتِيْكَ حَتّٰى تَبْعَثَ مَنْ يَسْحَبُنِيْ بِقُرُوْنِيْ فَقَالَ اُرْدُدْ عَلَيَّ سَبِيْتِيْ فَاَخَذَ نَعْلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَذَّفُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ كَيْفَ رَاَيْتِنِيْ صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللّٰهِ قَالَتْ رَاَيْتُكَ اَفْسَدْتَ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَاَفْسَدَ عَلَيْكَ اٰخِرَتَكَ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تَقُوْلُ يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ اَنَا وَاللّٰهِ ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكُنْتُ اَرْفَعُ بِهٖ طَعَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَامَ اَبِيْ بَكْرٍ مِنَ الدَّوَابِّ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْاَةِ الَّذِيْ لَا تَسْتَغْنِيْ عَنْهُ اَمَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اِنَّ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابًا وَمُبِيْرًا اَمَّا الْكَذَّابُ فَقَدْ رَاَيْنَاهُ وَاَمَّا الْمُبِيْرُ فَلَا اَخَالُكَ اِلَّا اِيَّاهُ فَقَامَ عَنْهَا وَلَمْ يُرَاجِعْهَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَزَادَ رَزِيْنٌ اِنَّ الْحَجَّاجَ قَالَ دَخَلْتُ اِلَيْهِمَا لَاٰخِرَنَّهَا فَاَرَنِيْ قُرُوْنَ الْمَرْاَةِ ظَفَائِرَهَا وَالتَّوَذُّفُ التَّبَخْتُرُ وَقِيْلَ الْاِسْرَاعُ وَالسَّبِيْبَتَانِ النَّعْلَانِ وَاَصْلُهٗ مِنَ السِّبْتِ وَهُوَ جُلُوْدُ الْبَقَرِ الْمَدْبُوْغَةِ بِالْعَرَطِ يُعْمَلُ مِنْهَا النِّعَالُ سُبِتَتْ اِلَيْهَا وَقِيْلَ مِنَ السَّبْتِ وَهُوَ حَلْقُ الشَّعْرِ لِاَنَّ شَعْرَ الْجُلُوْدِ يُرْمٰى عَنْهَا ثُمَّ تُعْمَلُ مِنْهَا النِّعَالُ وَالْمُبِيْرُ الْمُهْلِكُ

ترجمہ ابو نوفل سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن زبیرؓ کو مدینے کی گھاٹی (یعنی سولی پر) دیکھا تو قریش اور لوگ اس پر گذرنے لگے یعنے دیکھنے کو یہاں تک کہ عبداللہ بن عمرؓ اس پر گذرے اور اس کے پاس ٹھیرے اور کہا کہ سلام تجھ کو اے ابا خبیب (یہ عبداللہ بن زبیرؓ کی کنیت ہے) تین بار کہا خبردار قسم ہے اللہ کی البتہ میں تجھ کو اس جھگڑے سے منع کیا کرتا تھا اور البتہ تو میرے علم میں تو بہت روزہ دار نماز گذار قرابتیوں سے سلوک کرنے والا تھا خبردار ہو قسم ہے اللہ کی یہ امت جن کے اعتقاد میں تو بدتر ہے بہتر است ہے پھر عبداللہ بن عمرؓ کے وہاں ٹھیرنے اور اُن کی بات کی خبر حجاج ظالم کو پہونچی جس نے ابن زبیر کو سولی دیا تھا تو اس نے ابن زبیرؓ کی طرف ایک آدمی بھیجکر اسے سولی سے اتارا اور یہودیوں کے قبرستان میں پھینکدیا پھر اسکی ماں اسماء بنت ابی بکر کو بلا بھیجا اس نے اسکے پاس آنے سے انکار کیا تو ایلچی پھر اسکے پاس گیا کہ تو میرے پاس چلی آ نہیں تو میں تیرے پاس اس شخص کو بھیجوں گا جو تجھ کو سر کی چوٹیوں سے گھسیٹ کر لاوے اس نے انکار کیا اور کہا قسم ہے اسکی میں تیرے پاس نہیں آؤنگی یہاں تک کہ تو اس شخص کو بھیجے جو مجھ کو چوٹیوں سے گھسیٹے حجاج کے کہا کہ میرے دونوں جوتے مجھ کو دکھلاؤ اس نے جوتے لیکر پاؤں میں ڈالے اور چلا شکتا اور اتراتا ہوا یہانتک کہ اس کے پاس اندر گیا اور اس سے کہنے لگا کہ تو نے دیکھا میں نے خدا کے دشمن کا کیا حال کیا اس نے کہا کہ میں نے تجھ کو دیکھا کہ تو نے اس کی دنیا کو تباہ کیا اور اس نے تیری آخرت کو تباہ کر دیا مجھ کو خبر پہونچی تو کہتا ہے کہ اے ذات النطاقین کے بیٹے قسم ہے اللہ کی میں ذات النطاقین ہوں یعنے دو کمر بند والی

ایک سو تو بیٹے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور اپنے باپ کا کھانا زمین کے جانوروں سے اٹھایا رہتے ہجرت کے وقت، اٹھارہ بیٹی اور دوسرا سو عورت کا کمر بند جس سے وہ بے پردا نہیں ہو سکتی خبردار ہو مقرر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے حدیث بیان کی ہے کہ بیشک ثقیف کی قوم میں ایک بہت جھوٹا ہوگا اور ایک ظالم خونریز ہوگا سو کذاب کو تو ہمنے دیکھ لیا اور سو ظالم خونریز سو میں نہیں خیال کرتی مگر تو ہی ہے تو حجاج اٹھ کھڑا ہوا اور اسکو کچھ جواب نہ دیا سلم اس کے راوی ہیں اور بعض نے زیادہ کیا ہے کہ حجاج نے کہا کہ میں اسکے پاس گیا تھا کہ اسکو غمگین کروں سو اس نے اس مجھ کو غمگین کر دیا قرون الربیعۃ عورت کی چوٹیاں اور توذف کے معنے ہیں ٹک کر چلنا اور بعض نے کہا کہ جلدی چلنا اور سبتیتان کے معنے جوتا بنانے کے ہیں اور اسکی اصل سبت سے ماخوذ ہے اور وہ گائے کا چمڑا ہے رنگا ہوا سلم کے پتوں سے کہ اس سے جوتے بنائے جاتے ہیں اس کیطرف منسوب ہے اور بعضوں نے کہا کہ وہ سبت سے ماخوذ ہے اور وہ بالوں کا منڈانا ہے اس واسطے کہ کھالوں کے بال اڑائے جاتے ہیں پھر ان سے جوتا بنایا جاتا ہے اور میسر ہلاک کرنے والے کو کہتے ہیں

ذکر الحجاج

حجاج کا ذکر

(۱) عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ اصْبِرُوْا فَاِنَّهٗ لَا يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ اِلَّا وَالَّذِيْ بَعْدَهٗ شَرٌّ مِّنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ زبیر بن عدی سے روایت ہے کہ ہم انس بن مالک پر داخل ہوئے تو ہمنے ان کے پاس حجاج کے ظلم کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا کہ صبر کرو سو مقرر شان یہ ہے کہ تم پر کوئی زمانہ نہیں آوے گا مگر کہ اسکے پچھلا اس سے بدتر ہوگا یہانتک کہ تم اپنے رب سے ملو مینے یہ حدیث تمہارے پیغمبر سے سنی ہے بخاری و ترمذی اسکے راوی ہیں

۲۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيْرٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ يُقَالُ الْكَذَّابُ الْمُخْتَارُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ وَالْمُبِيْرُ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوْسُفَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ثقیف کی قوم میں ایک بڑا جھوٹا اور ایک ظالم خونریز ہوگا ترمذی اسکے راوی ہیں کہتے ہیں کہ کذاب سے مراد مختار بن ابی عبید ہے اور مبیر سے حجاج ہے

۳۔ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ اُحْصِيَ مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا فَوَجَدُوْا مِائَةَ اَلْفٍ وَعِشْرِيْنَ اَلْفًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَوْلُهٗ صَبْرًا مُرَادُهٗ كُلُّ مَنْ قُتِلَ فِيْ غَيْرِ حَرْبٍ وَلَا اخْتِلَاسٍ كَمَنْ تُضْرَبُ عُنُقُهٗ اَوْ يُحْبَسُ اِلٰى اَنْ يَّمُوْتَ اَوْ يُصْلَبُ اَوْ نَحْوُ ذٰلِكَ مِنْ هَيْئَاتِ الْقَتْلِ فَهُوَ مَقْتُوْلٌ صَبْرًا ترجمہ ہشام بن حسان سے روایت ہے کہ گنے گئے جو حجاج نے قید کر کے مارے تھے تو انہوں نے ایک لاکھ بیس ہزار آدمی پائے ترمذی اسکے راوی ہیں اور صبر سے مراد وہ شخص ہے جو بدون لڑائی اور جلد پکڑ لینے کے مارا جاوے جیسے کسی کی گردن ماری جاوے یا پھانسی کیا جاوے یہانتک کہ مر جائے یا سولی دیا جاوے اور کسی وجہ سے قتل کیا جاوے تو اس کو قید میں مارا گیا کہتے ہیں۔

بنو مروان

مروان کی اولاد کا بیان

(۱) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَدِّيْ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فِيْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ وَمَعَنَا مَرْوَانُ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ صَادِقَ الْمَصْدُوْقِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هَلَكَةُ اُمَّتِيْ عَلٰى يَدَيْ اُغَيْلِمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ مَرْوَانُ لَعَنَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رض لَوْ شِئْتُ اَنْ اَقُوْلَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ لَفَعَلْتُ فَقَالَ سَعِيْدٌ فَخَرَجْتُ مَعَ جَدِّيْ اِلَى الشَّامِ حِيْنَ مَلَكَهُ بَنُوْ مَرْوَانَ فَاِذَا رَاَهُمْ غِلْمَانًا اَحْدَاثًا فَقَالَ لَعَسٰى اَنْ يَكُوْنَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ عَنٰى اَبُوْ هُرَيْرَةَ رض فَقُلْتُ اَنْتَ اَعْلَمُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ هُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَدَقَ فِيْ قَوْلِهٖ وَمَا اَخْبَرَ بِهٖ وَصُدِّقَ فِيْمَا جِيْءَ بِهٖ اِلَيْهِمِ الْوَحْيُ وَاُغَيْلِمَةٌ تَصْغِيْرُ اُغْلِمَةٍ

ترجمہ سعید بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہا کہ میرے دادا نے مجھے خبر دی کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینے کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور ہمارے ساتھ مروان تھا تو ابو ہریرہ رضی نے کہا کہ میں نے صادق مصدوق یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ میری امت کی ہلاکی قریش کے لونڈوں کے ہاتھ پر ہوگی مروان نے کہا کہ ان پر خدا کی لعنت ہو ابو ہریرہ رضی نے کہا اگر میں چاہوں تو ان کے نام بھی لے دوں کہ فلانا اور فلانا ہے کہا سعید نے سو میں اپنے دادا کے ساتھ شام کی طرف نکلا جبکہ مروان کی اولاد شام کے بادشاہ ہوئے پھر جب اُس نے ان کو کم عمر لڑکے دیکھا تو کہا امید ہو کہ یہی وہ لوگ ہوں جو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مراد رکھتے تھے میں نے کہا کہ تو دانا تر ہے بخاری اسکے راوی ہیں اور صادق مصدوق سے مراد نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں سچ کہا آپ نے اپنے قول میں اور جو خبر دی اور تصدیق کیے گئے جو لائے گئے وحی سے اور اغیلمہ تصغیر اغلمہ کی ہے۔

۲۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَحْصُوْا لِيْ كَمْ يَلْفِظُ بِالْاِسْلَامِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَخَافُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ مَا بَيْنَ السِّتِّمِائَةِ اِلَى السَّبْعِمِائَةِ قَالَ اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّكُمْ اَنْ تُبْتَلَوْا قَالَ فَابْتُلِيْنَا حَتّٰى جَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا لَا يُصَلِّيْ اِلَّا سِرًّا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَفِيْ اُخْرٰى لَهُمَا عَنْهُ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ حَوْضِيْ اَقْوَامٌ فَيُخْتَلَجُوْنَ فَاَقُوْلُ اَصْحَابِيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَيُخْتَلَجُوْنَ اَنِّيْ يُنْزَعُوْنَ وَيُجْذَبُوْنَ

ترجمہ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے واسطے گنو کتنے مسلمان ہیں ہمنے کہا یا رسول اللہ کیا آپ ہم پر ڈرتے ہیں اور حالانکہ ہم چھ سو اور سات سو کے درمیان ہیں فرمایا کہ تم نہیں جانتے شاید تم مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ گے سو ہم مبتلا ہوئے یہانتک کہ ہم میں سے کوئی آدمی نماز نہیں پڑھتا تھا مگر چھپکر شیخین اسکے راوی ہیں اور انکی ایک روایت میں انہیں سے آیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے حوض پر وارد ہونگے بعضے لوگ تو وہ حوض سے ہٹا دیے جائیں گے تو میں کہوں گا کہ یہ تو میرے ساتھی ہیں تو کہا جاوے گا تو نہیں جانتا کہ انہوں نے تیرے بعد کیا کیا بدعتیں نکالیں یُخْتَلَجُوْنَ کے معنے ہیں نکالے اور کھینچ جائیں گے

۳۔ وَعَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ لَقِيتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رض فَقُلْتُ طُوبَى لَكَ صَحِبْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتَهُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثْنَا بَعْدَهُ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَقَالَ قَالَ خَلَفُ ابْنُ حَوْشَبٍ كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَتَمَثَّلُوا بِهٰذِهِ الْأَبْيَاتِ عِنْدَ الْفِتَنِ ؎ اَلْحَرْبُ أَوَّلُ مَا تَكُونُ فَتِيَّةً ؎ تَسْعَى بِزِينَتِهَا لِكُلِّ جَهُولٍ ؎ حَتّٰى إِذَا اسْتَعَلَتْ وَشَبَّ ضِرَامُهَا ؎ وَلَّتْ عَجُوزًا غَيْرَ ذَاتِ خَلِيلٍ ؎ شَمْطَاءَ تَنْكُرُ لَوْنَهَا وَتَغَيَّرَتْ ؎ مَكْرُوهَةً لِلشَّمِّ وَالتَّقْبِيلِ ترجمہ سیب بن رافع سے روایت ہے کہ میں براء بن عازب رض سے ملا اور میں نے ان سے کہا کہ تم کو خوشی ہو جو کہ تم نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کی اور درخت کے تلے آپ سے بیعت کی تو اس نے کہا کہ اے بھائی تو نہیں جانتا کہ ہم نے آپ کے بعد کیا کیا نئے کام نکالے بخاری اسکے راوی ہیں اور کہا خلف بن حوشب نے کہ مستحب جانتے تھے کہ فتنے کے وقت بطور مثال کے یہ شعر پڑھیں ؎ لڑائی کہ اول ابتداء میں جوان ہوتی ہے۔ دوڑتی ہے اپنی زینت دکھانے کو واسطے ہر جاہل کے۔ یہانتک کہ جب روشن ہو جاتی ہے اور جوان ہوتی ہے بھڑک اسکی۔ تو بیٹھ پھیرتی ہے اس حال میں کہ بڈھی ہوتی ہے بدون ہاڑکے سفید بال والی کہ اسکا رنگ ناخوش ہوتا ہے اور بدلجاتی ہے۔ نہ اس کے سونگھنے کو جی چاہتا ہے نہ چومنے کو

حَرْفُ الْقَافِ وَفِيهِ تِسْعَةُ كُتُبٍ

حرف قاف کا اور اس میں نو کتابیں ہیں

اَلْقَدَرُ اَلْقَنَاعَةُ اَلْقَضَاءُ اَلْقَتْلُ اَلْقِصَاصُ اَلْقَسَامَةُ اَلْقَرَاضُ اَلْقَصَصُ اَلْقِيَامَةُ

تقدیر قناعت قضا قتل قصاص قسامہ قراض قصے قیامت

كِتَابُ الْقَدَرِ وَفِيهِ خَمْسَةُ فُصُولٍ

کتاب ہے تقدیر کے بیان میں اور اس میں پانچ فصل ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِي الْاِيْمَانِ بِالْقَدَرِ

پہلی فصل تقدیر پر ایمان لانے کے بیان میں

۱۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ حَتّٰى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ وَمَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ أَخْرَجَهُ

التِّرمِذِیُّ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بندے کا ایمان کامل نہیں ہوتا یہانتک کہ تقدیر پر ایمان لاوے اس کی نیکی اور بدی کو ملنے یہانتک کہ یقین جانے کہ جو مصیبت اسکو پہونچی وہ اس سے چوکنے والی نہ تھی اور جو اس سے چوک گئی وہ نہ ممکن تھی کہ اسکو پہونچتی ترمذی اسکے راوی ہیں

۲۔ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لِابْنِهٖ عِنْدَ الْمَوْتِ يَا بُنَيَّ اِنَّكَ لَنْ تَجِدَ طَعْمَ حَقِيْقَةِ الْاِيْمَانِ حَتّٰى تَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَمَا اَخْطَاَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهٗ اُكْتُبْ قَالَ يَا رَبِّ وَمَا اَكْتُبُ قَالَ اُكْتُبْ مَقَادِيْرَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ يَا بُنَيَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ مَاتَ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا فَلَيْسَ مِنِّيْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَهٰذَا لَفْظُهٗ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ انہوں نے مرنے کے وقت اپنے بیٹے سے کہا کہ اے بیٹا تو ایمان کی حقیقت کا کبھی مزہ نہ پاوے گا یہانتک کہ تو یقین جان لے کہ جو مصیبت تجھ کو پہونچی وہ نہ ممکن تھی کہ تجھ سے چوکتی اور جو تجھ سے چوک گئی نہ ممکن تھی کہ تجھ کو پہونچتی سو مقرر میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ پہلے پہل اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا پھر اسے کہا کہ لکھ اس نے کہا اے رب میں کیا لکھوں فرمایا کہ ہر چیز کی تقدیر قیامت تک لکھ اے بیٹا میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جو غیر اس اعتقاد پر مرے وہ مجھ سے نہیں ابوداود اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور لفظ ابوداود کا ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِي الْعَمَلِ مَعَ الْقَدَرِ

دوسری فصل باوجود تقدیر ماننے کے عمل کرنیکے بیان میں

۱۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهٖ كِتَابَانِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَانِ الْكِتَابَانِ فَقُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا وَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ شِمَالِهٖ هٰذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ النَّارِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا فَقَالَ اَصْحَابُهٗ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ الْاَمْرُ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ قَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ وَصَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ السَّدَادُ الطَّوَابُ فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ وَالْمُقَارَبَةُ اَلْقَصْدُ فِيْهِمَا ترجمہ عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے یعنے گھر سے تشریف لائے اور آپ کے ہاتھ میں دو مکتوب تھے سو فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ یہ دونوں تو نے کیا ہیں ہمنے کہا یا حضرت نہیں مگر یہ کہ آپ ہم کو خبر دو تو

آپ نے داہنے ہاتھ والے مکتوب کے حق میں فرمایا کہ یہ نوشتہ ہے رب العالمین کیطرف سے اس میں بہشتیوں کے اور اُن کے باپوں کے اور قبیلوں کے نام ہیں پھر جملہ یعنے میزان کی گئی ہے ان کے اخیر میں یعنے کل تنے ہیں سو نہ ان میں کبھی کوئی بڑھے گا اور نہ گھٹے گا پھر اپنے بائیں ہاتھ والے مکتوب کو فرمایا کہ یہ نوشتہ ہے رب العالمین کیطرف سے اس میں دوزخیوں اور انکے باپوں اور قبیلوں کے نام ہیں پھر انکے اخیر میں میزان کی گئی نہ کبھی کوئی ان میں بڑھے گا اور نہ گھٹے گا تو اصحاب نے کہا کہ اگر تقدیر میں کام سے فراغت ہو چکی ہے یعنے اگر مدار تقدیر کے لکھے پر ہے تو پھر عمل کرنے کا کیا فائدہ ہے فرمایا کہ اپنے عملوں کو کرو اور قرابت چاہو کہ مقرر بہشتی کا خاتمہ بہشتیوں کے عمل پر ہوگا اور دوزخی کا خاتمہ دوزخیوں کے عمل پر ہوگا پھر آپ نے دونوں ہاتھ سے اشارہ کیا اور دونوں کو پھینکدیا یعنے عالم الغیب کے سپرد کیا پھر فرمایا کہ تمھارا رب بندوں کے کام سے فارغ ہو چکا ایک گروہ بہشتی ہوا اور ایک دوزخی ترمذی اسکے اوی ہیں سداد کے معنے ہیں قول اور عمل کو ٹھیک کرنا اور مقاربت کے معنے ہیں میانہ روی کرنی

۲- وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا فِیْ جَنَازَۃٍ بِبَقِیْعِ الْغَرْقَدِ فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَہٗ وَبِیَدِہٖ مِحْصَرَۃٌ فَجَعَلَ یَنْکُتُ بِھَا الْاَرْضَ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ کُتِبَ مَقْعَدُہٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا نَتَّکِلُ عَلٰی کِتَابِنَا فَقَالَ اِعْمَلُوْا فَکُلٌّ مُیَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَہٗ اَمَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ السَّعَادَۃِ فَسَیُیَسَّرُ اِلٰی عَمَلِ السَّعَادَۃِ وَاَمَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الشَّقَاوَۃِ فَسَیُیَسَّرُ اِلٰی عَمَلِ الشَّقَاوَۃِ ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی وَکَذَّبَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْعُسْرٰی اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ

اَلْمِحْصَرَۃُ کَالسَّوْطِ وَنَحْوِہٖ مِمَّا یُمْسِکُہُ الْاِنْسَانُ بِیَدِہٖ مِنْ عَصًا وَنَحْوِھَا وَالنَّکْتُ ضَرْبُ الشَّیْءِ بِالْعَصَا وَالْیَدِ لِیُؤَثِّرَ فِیْہِ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک جنازے کے ساتھ بقیع الغرقد مدینے کے قبرستان میں تھے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے گرد بیٹھ گئے اور آپ کے (مبارک) ہاتھ میں ایک لاٹھی تھی تو آپ اس سے زمین کھودنے لگے پھر فرمایا کہ تم میں سے ایسا کوئی نہیں مگر کہ اسکا مکان بہشت سے اور اسکا مکان دوزخ سے لکھا گیا ہے (یعنے بہشتی لوگ اور دوزخی خدا تعالے کے نزدیک مقرر ہو چکے ہیں) پھر اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنے لکھے پر کیوں نہ اعتماد کریں یعنی تقدیر کے روبرو عمل کرنا بے فائدہ ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب میں فرمایا کہ عمل کیے جاؤ اسواسطیکہ کہ ہر آدمی کو وہی کام آسان معلوم ہوگا جسکے واسطے وہ پیدا کیا گیا ہے سو جو نیک بختوں سے ہوگا وہ جلدی نیک کام کے لیئے مستعد ہوگا اور جو بد بختوں سے ہوگا تو وہ بدکام پر شتابی سے مستعد ہو جائیگا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اس کلام کی سند قرآن مجید سے پڑھی کہ خدا تعالے نے فرمایا ہے سو جس نے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین یعنے اسلام کو سچا جانا سو ہم اس پر آسان کر دیں گے نیکی کرنا اور جو بخیل ہوا اور بے پروا بنا اور اس نے نیک دین کو جھٹلایا تو اس پر ہم آسان کر دیں گے کفر کی راہ نسائی سے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں اور محصرہ

کوڑا وغیرہ ہے جو آدمی اپنے ہاتھ میں لاٹھی وغیرہ سے پکڑے رکھتا ہے نکث کے معنے ہیں لاٹھی یا ہاتھ سے کسی چیز کو مارنا تاکہ اس میں اثر کرے ف معلوم ہوا کہ عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہیں بلکہ نیک عمل بہشت کا سبب ہے اور بد عمل دوزخ کا سبب ہے جیسے کسب رزق کا سبب ہے اور کوئی اسکو مخالف تقدیر کے نہیں جانتا غرض کہ مسلمان کو تقدیر پر ایمان لانا واجب ہے اور اس میں بحث اور گفتگو کرنا حرام ہے

۳۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ رض فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَيِّنْ لَنَا دِيْنَنَا كَاَنَّا خُلِقْنَا الْاٰنَ فِيْمَ الْعَمَلُ الْيَوْمَ فِيْمَا جَفَّتْ بِهِ الْاَقْلَامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ اَمْ فِيْمَا يُسْتَقْبَلُ قَالَ فِيْمَا جَفَّتْ بِهِ الْاَقْلَامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ قَالَ فَفِيْمَ الْعَمَلُ قَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ وَكُلُّ عَامِلٍ بِعَمَلِهٖ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سراقہ بن مالک بن جعشم آیا تو اُس نے کہا یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے واسطے ہمارا دین بیان کیجئے کہ ہم اب پیدا ہوئے ہیں سو آج عمل کرنا کس چیز میں ہے کیا اس چیز میں ہے جس کے ساتھ قلمیں خشک ہو چکیں اور تقدیریں جاری ہوئیں یا اس چیز میں کہ آئندہ ہوگی یعنے ہر چیز پہلے سے مقدر ہو چکی ہے روز بروز تازہ ہوتی ہے فرمایا اس چیز میں ہے کہ اس کے ساتھ قلمیں سوکھ گئیں اور تقدیریں جاری ہو چکیں یعنے ہر بات مقدر ہو چکی ہے کوئی کام تقدیر سے باہر نہیں اس نے کہا تو پھر عمل کرنے کا کیا فائدہ ہے فرمایا کہ عمل کیئے جاؤ کہ ہر شخص کو وہی کام آسان ہوگا جسکے واسطے وہ پیدا کیا گیا ہے اور ہر عمل کرنے والا جو عمل کرے مسلم اسکے راوی ہیں

۴۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اَنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُبْعَثُ اِلَيْهِ مَلَكٌ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ بِكَتْبِ رِزْقِهٖ وَاَجَلِهٖ وَعَمَلِهٖ وَشَقِيٌّ اَمْ سَعِيْدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ فَوَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَزَادَ رَزِيْنٌ فَقَالَ اِذَا وَقَعَتِ النُّطْفَةُ طَارَتْ فِي الرَّحِمِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَقَةً اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ تَكُوْنُ مُضْغَةً اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فَاِذَا بَلَغَتْ اَنْ تُخْلَقَ نَفَسًا بَعَثَ اللّٰهُ مَلَكًا يَصُوْرُهَا فَيَاْتِي الْمَلَكُ بِتُرَابٍ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ فَيَخْلِطُهٗ فِي الْمُضْغَةِ ثُمَّ يَعْجِنُهٗ ثُمَّ يُصَوِّرُهَا كَمَا يُؤْمَرُ فَيَقُوْلُ اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى اَشَقِيٌّ اَمْ سَعِيْدٌ وَمَا عُمْرُهٗ وَمَا رِزْقُهٗ وَمَا اَثَرُهٗ وَمَا مُصَابُهٗ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ فَيَكْتُبُ الْمَلَكُ فَاِذَا مَاتَ الْجَسَدُ دُفِنَ حَيْثُ اَخَذَ ذٰلِكَ التُّرَابَ النُّطْفَةُ الْمَاءُ الْقَلِيْلُ وَالْكَثِيْرُ وَالْمُرَادُ بِهٖ هٰهُنَا الْمَنِيُّ وَالْعَلَقَةُ الدَّمُ الْجَامِدُ وَالْمُضْغَةُ الْقِطْعَةُ الْيَسِيْرَةُ مِنَ اللَّحْمِ بِقَدْرِ مَا يُمْضَغُ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیث بیان کی ہم سے رسول

اور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور حالانکہ وہ سچے تصدیق کیے گئے ہیں کہ مقرر ہر آدمی نطفہ اسکی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع رہتا ہے پھر چالیس دن لہو کی پھٹکی ہوجاتا ہے پھر چالیس دن گوشت کی بوٹی بنجاتا ہے پھر خدا تعالی فرشتے کو اسکی طرف چار باتوں کے ساتھ بھیجتا ہے یعنے اسکو حکم کرتا ہے کہ اسکی روزی لکھتا ہے کہ محتاج ہوگا یا مالدار اور اسکی عمر لکھتا ہے کہ کتنے سال زندہ رہے گا اور اس کے عمل لکھتا ہے کہ کیا کریگا اور یہ لکھتا ہے کہ نیک بخت بہشتی ہوگا یا بدبخت دوزخی ہوگا پھر اس میں روح پھونکتا ہے سو قسم ہے اسکی جس کے سوا کوئی لائق بندگی کے نہیں کہ بیشک تم لوگوں میں کوئی بہشتیوں کے کام کیا کرتا ہے یہانتک کہ اسکے اور بہشت کے درمیان ہاتھ بھر کا فرق رہجاتا ہے یعنے بہت قریب ہوجاتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اس پر غالب آجاتا ہے سو وہ دوزخیوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر دوزخ میں جاتا ہے۔ اور بیشک تم لوگوں میں سے کوئی دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہے یہانتک کہ اسکے اور دوزخ کے درمیان ہاتھ بھر کا فرق رہجاتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اس پر غالب آتا ہے سو وہ بہشتیوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر بہشت میں جاتا ہے نسائی کے سوا بخاری اسکے راوی ہیں اور زین نے زیادہ کیا ہے کہ جب نطفہ واقع ہوتا ہے تو چالیس دن رحم میں اڑتا ہے پھر چالیس دن لہو کی پھٹکی ہوجاتا ہے پھر چالیس دن بوٹی بنجاتا ہے پھر جب اس حد کو پہونچے کہ اس سے بچے کا اس سے بچہ پیدا کیا جاوے تو خدا اسکی طرف فرشتے کو بھیجتا ہے جو اسکی صورت صورت بنائے تو فرشتہ اپنی دو انگلیوں کے درمیان مٹی لاتا ہے اور اسکو اس بوٹی میں ملاتا ہے پھر اسکو گوندتا ہے پھر اسکی صورت بناتا ہے جیسے اس کو حکم کرتا ہے پھر کہتا ہے یعنے عرض کرتا ہے کہ کیا یہ مرد ہوگا یا عورت بدبخت ہوگا یا نیک بخت اور اسکی عمر کتنی ہوگی اور اسکا رزق کتنا ہوگا اور اسکا بھلا کیا ہوگا اور اسکو کیا کیا مصیبتیں پیش آئینگی پھر اللہ تعالی فرماتا ہے اور فرشتہ لکھتا ہے پھر جب جسم رچ جاتا ہے تو دفنایا جاتا ہے جہاں کہ مٹی لیگئی نطفہ کہتے ہیں پانی کو تھوڑا ہو یا بہت اور سراوا اس جگہ میں ہے اور علقہ جمے ہوئے لہو کو کہتے ہیں اور مضغہ گوشت کا تھوڑا سا ٹکڑا ہے بقدر اسکے کہ چبایا جاتا ہے۔

۵۔ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اَلشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ وَالسَّعِيْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهٖ فَاَتٰى رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهٗ حُذَيْفَةُ فَحَدَّثَهٗ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ كَيْفَ شَقِيَ رَجُلٌ بِغَيْرِ عَمَلٍ فَقَالَ اَتَعْجَبُ مِنْ ذٰلِكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ ثِنْتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ لَيْلَةً بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهَا مَلَكًا فَصَوَّرَهَا وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجِلْدَهَا وَعِظَامَهَا ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى فَيَقْضِيْ رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اَجَلُهٗ فَيَقْضِيْ رَبُّكَ مَا شَاءَ فَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَلَكُ بِالصَّحِيْفَةِ فِيْ يَدِهٖ فَلَا يَزِيْدُ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا وَلَا يَنْقُصُ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ ترجمہ عامر بن واثلہ سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا کہتے تھے کہ بدبخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ سے بدبخت ہوا اور نیک بخت وہ ہے جو غیر کے حال کو دیکھ کر نصیحت پکڑے پھر عامر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی کے پاس آیا جنکا نام حذیفہ تھا اور ان سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول بیان کیا سو کہا کہ کس طرح بدبخت ہوا مرد بغیر عمل کے حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تو اس سے تعجب کرتا ہے سو تحقیق میں نے

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جب نطفہ پر بیالیس روز گذرتے ہیں تو خدا اسکی طرف فرشتے کو بھیجتا ہے وہ اسکی تصویر کھینچتا ہے اور اسکا کان اور آنکھ اور چمڑا اور گوشت بناتا ہے پھر عرض کرتا ہے اے رب کیا مرد ہوگا یا عورت سو تیرا رب حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے پھر عرض کرتا ہے اے رب اسکی عمر کتنی ہے سو حکم کرتا ہے تیرا رب جو چاہتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے پھر کہتا ہے اے رب اور اسکا رزق کیا ہے تو حکم کرتا ہے تیرا رب جو چاہتا ہے اور فرشتہ حکم الٰہی لکھ لیتا ہے پھر فرشتہ کاغذ ہاتھ میں لیکر نکلتا ہے پھر نہ اس میں کچھ بڑھاتا ہے نہ گھٹاتا ہے مسلم اس کے راوی ہیں

۶۔ **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَقَالَ لَا یَعْدِلُ شَیْءٌ شَیْئًا فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا بَالُ الْاِبِلِ یَاْتِیْھَا الْبَعِیْرُ الْاَجْرَبُ الْحَشَفَۃُ فَیُجْرِبُھَا کُلَّھَا فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَعْدَی الْاَوَّلَ لَا عَدْوٰی وَلَا صَفَرَ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ کُلَّ نَفْسٍ وَکَتَبَ حَیَاتَھَا وَمَوْتَھَا وَرِزْقَھَا وَمَصَائِبَھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جگہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے سو فرمایا کہ ایک چیز کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی سو ایک گنوار نے کہا یا حضرت اونٹوں کا کیا حال ہے کہ ایک خارش دار اونٹ ان میں آتا ہے تو اس سے سب کو خارش کی بیماری لگ جاتی ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے کو کس نے لگائی ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی اور نہ صفر کا مہینہ بدتا ہے مقرر اللہ نے ہر جی کو پیدا کیا اور اسکی زندگی اور موت اور روزی اور مصیبتیں اور سختیاں لکھ دیں ترمذی اسکے راوی ہیں

۷۔ **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِعَبْدٍ خَیْرًا اِسْتَعْمَلَہٗ قِیْلَ کَیْفَ یَسْتَعْمِلُہٗ قَالَ یُوَفِّقُہٗ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے تو اس سے نیک عمل کرواتا ہے کہا گیا کہ کس طرح اس سے عمل کرواتا ہے فرمایا کہ اسکو نیک عمل کی توفیق دیتا ہے مرنے سے پہلے ترمذی اسکے راوی ہیں

۸۔ **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِیْلَ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ ثُمَّ یَخْتِمُ لَہٗ عَمَلُہٗ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِیْلَ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ ثُمَّ یَخْتِمُ لَہٗ عَمَلُہٗ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ بعض آدمی ایک دراز مدت تک بہشتیوں کے کام کیا کرتا ہے پھر اسکا خاتمہ دوزخیوں کے کام پر ہوتا ہے۔ اور البتہ بعض آدمی ایک دراز مدت تک دوزخیوں کے کام کرتا ہے پھر اسکا خاتمہ بہشتیوں کے کام پر ہوتا ہے مسلم اسکے راوی ہیں **ف** یعنے خاتمہ کا اعتبار ہے اول کاموں پر کچھ اعتبار نہیں تو عبادت پر گھمنڈ کرنا نہ چاہیے

۹۔ **وَعَنِ** ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ

خَلَقَ خَلْقَهٗ فِیْ ظُلْمَۃٍ فَاَلْقٰی عَلَیْھِمْ مِنْ نُوْرِہٖ فَمَنْ اَصَابَہٗ مِنْ ذٰلِکَ النُّوْرِ اھْتَدٰی وَمَنْ اَخْطَاَہٗ ضَلَّ فَلِذٰلِکَ اَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰی عِلْمِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی مخلوق کو اندھیرے میں پیدا کیا پھر اپنا نور اپنے ڈالا سو جسکو اس نور سے کچھ حصہ پہونچا اس نے ہدایت پائی جو اس سے چوکا وہ گمراہ ہوا سو میں اسی واسطے کہتا ہوں کہ خشک ہو گیا قلم خدائے علم پر ترمذی اسکے راوی ہیں یعنے جو کچھ ہونا تھا سو مقدر میں لکھا گیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِی الرِّضَاءِ بِالْقَدَرِ

تیسری فصل تقدیر کے ساتھ راضی ہونے کے بیان میں

۱۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَۃِ ابْنِ اٰدَمَ رِضَاہُ بِمَا قَضَی اللّٰہُ لَہٗ وَمِنْ شَقَاوَۃِ ابْنِ اٰدَمَ تَرْکُہٗ اِسْتِخَارَۃَ اللّٰہِ وَمِنْ شَقَاوَۃِ ابْنِ اٰدَمَ سَخَطُہٗ بِمَا قَضَی اللّٰہُ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کی نیک بختی سے یہ بات کہ خدا کی تقدیر پر راضی ہووے اور آدمی کی بدبختی سے ہے یہ بات کہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ نہ کرے اور آدمی کی بدبختی سے ہے یہ بات کہ خدا کی تقدیر سے ناراض ہو ترمذی اسکے راوی ہیں

۲۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ وَاَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیْفِ وَفِیْ کُلٍّ خَیْرٌ اِحْرِصْ عَلٰی مَا یَنْفَعُکَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَلَا تَعْجَزْ وَاِنْ اَصَابَکَ شَیْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّیْ فَعَلْتُ لَکَانَ کَذَا وَکَذَا وَلٰکِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰہُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّیْطَانِ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مضبوط ایمان والا خدا تعالےٰ کے نزدیک بہتر اور محبوب تر ہے کمزور اور سست ایمان دار سے اور ایمان دار میں خیر اور بہتری ہے حرص کر اس چیز کی جو تجھ کو نفع دے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ اور عاجز نہ ہو تھک نہ جا اور اگر تجھے کچھ مصیبت پہونچے تو یوں نہ کہہ اگر میں فلانا کام کرتا تو ایسا ایسا ہوتا لیکن کہہ کہ خدا نے اسی طرح مقدر کیا تھا اور جو چاہا سو کیا اس واسطے کہ لفظ لو کہنا شیطانی کام کا دروازہ کھولتا ہے مسلم اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ حُکْمِ الْاَطْفَالِ

چوتھی فصل لڑکوں کے حکم کے بیان میں

۱۔ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ تُوُفِّیَ صَبِیٌّ فَقُلْتُ طُوْبٰی لَہٗ عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِیْرِ الْجَنَّۃِ لَمْ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَلَا تَدْرِیْنَ اَنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْجَنَّۃَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِھٰذِہٖ اَھْلًا وَلِھٰذِہٖ اَھْلًا اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک لڑکا فوت ہوا تو میں نے کہا اس کو خوشی ہو جیو کہ بہشت کی چڑیوں سے ایک چڑیا ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے ہو کہ مقرر اللہ تعالیٰ نے بہشت کو پیدا کیا اور دوزخ کو پیدا کیا پھر بہشت والے پیدا کیے اور دوزخ والے پیدا کیے مسلم اور ابوداود اور نسائی اسکے راوی ہیں

۲۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِکِیْنَ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِذْ خَلَقَھُمْ اَعْلَمُ بِمَا کَانُوْا عَامِلِیْنَ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کافروں کی اولاد کا حکم پوچھا تو فرمایا کہ جب خدا نے ان کو پیدا کیا تو وہ دانا تر ہے جو وہ عمل کرتے ہیں ترمذی کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں

ف یعنے توقف ہے۔

۳۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حَاجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی عَلَیْھِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ اَنْتَ الَّذِیْ اَخْرَجْتَ النَّاسَ مِنَ الْجَنَّۃِ بِذَنْبِکَ وَاَشْقَیْتَھُمْ فَقَالَ اٰدَمُ لِمُوْسٰی اَنْتَ الَّذِی اصْطَفَاکَ اللّٰہُ بِرِسَالَتِہٖ وَبِکَلَامِہٖ اَتَلُوْمُنِیْ عَلٰی اَمْرٍ کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَنِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ اَلْحَاجَّۃُ الْمُجَادَلَۃُ وَالْمُخَاصَمَۃُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بحث کی آدمؑ سے موسیٰؑ نے سو کہا کہ تو وہی ہے جس نے اپنے گناہ کے سبب لوگوں کو بہشت سے نکالا اور انکو بدبخت کیا تو آدمؑ نے موسیٰؑ سے کہا کہ تو وہی ہے کہ تجھ کو خدا تعالےٰ نے اپنی پیغمبری اور کلام سے برگزیدہ کیا کیا تو مجھ کو ملامت کرتا ہے اور الزام دیتا ہے اسکام پر جو خدا تعالیٰ نے میری تقدیر میں لکھا تھا میرے پیدا کرنے سے پہلے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو غالب آئے آدمؑ موسیٰؑ پر نسائی کے سوا چھیوں اسکے راوی ہیں اور محاجہ کے معنے ہیں لڑنا اور جھگڑنا۔

۴۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ مُوْسٰی یَا رَبِّ اَرِنَا اٰدَمَ الَّذِیْ اَخْرَجَنَا وَنَفْسَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ فَاَرَاہُ اللّٰہُ اٰبَاہُ اٰدَمَ فَقَالَ اَنْتَ اَبُوْنَا اٰدَمُ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ اَنْتَ الَّذِیْ نَفَخَ اللّٰہُ فِیْکَ مِنْ رُّوْحِہٖ وَعَلَّمَکَ اَسْمَاءَ کُلِّھَا وَاَمَرَ الْمَلٰٓئِکَۃَ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ فَسَجَدُوْا لَکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا حَمَلَکَ عَلٰی اَنْ اَخْرَجْتَنَا وَنَفْسَکَ مِنَ الْجَنَّۃِ فَقَالَ اٰدَمُ وَمَنْ اَنْتَ قَالَ اَنَا مُوْسٰی قَالَ اَنْتَ الَّذِیْ اصْطَفَاکَ اللّٰہُ بِرِسَالَتِہٖ اَنْتَ نَبِیُّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ الَّذِیْ کَلَّمَکَ اللّٰہُ مِنْ وَّرَاءِ الْحِجَابِ وَلَمْ یَجْعَلْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ رَسُوْلًا مِّنْ خَلْقِہٖ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا وَجَدْتَّ اَنَّ ذٰلِکَ کَانَ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ قَالَ بَلٰی قَالَ اَفَتَلُوْمُنِیْ فِیْ شَیْءٍ سَبَقَ مِنَ اللّٰہِ فِیْہِ الْقَضَاءُ فَبِلَامٍ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِکَ حَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی حَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی حَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ نے کہا اے رب ہم کو آدم دکھلا جس نے ہم کو اور اپنے تئیں بہشت سے نکالا تو خدا نے اُن کو آدم دکھلایا سو کہا کہ تو ہی ہمارا باپ آدمؑ ہے کہا کہ ہاں پھر کہا کہ تو وہی ہے کہ تجھ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی روح پھونکی اور تجھ کو سب چیزوں کے نام بتلائے اور فرشتوں کو حکم کیا تو اُنہوں نے تجھ کو سجدہ کیا آدمؑ نے کہا کہ ہاں تو کہا کہ تجھ کو کیا باعث ہوا کہ تو نے ہم کو اور اپنے تئیں بہشت سے نکالا آدم نے کہا کہ تو کون ہے کہا کہ میں موسیٰ ہوں کہا کہ تو وہی ہے جسکو خدا تعالیٰ نے اپنی پیغمبری کے لیے برگزیدہ کیا تو بنی اسرائیل کا پیغمبر ہے کہ تجھ سے خدا نے پس پردہ کلام کیا اور تیرے اور اپنے درمیان اپنی مخلوق سے کوئی ایلچی نہ ٹھیرایا کہا کہ ہاں میں وہی ہوں کہا کیا تو نے نہیں پایا کہ یہ خدا کی کتاب میں لکھا ہوا تھا میرے پیدا ہونے سے پہلے کہا کہ کیوں نہیں کہا تو کیا تو مجھ کو ملامت کرتا ہے اس کام پر جو خدا کی تقدیر میں لکھا تھا میرے پیدا ہونے سے پہلے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت غالب آئے آدم موسیٰ پر غالب ہوئے آدم موسیٰ پر غالب آئے آدم موسیٰ پر ابوداؤد اس حدیث کے راوی ہیں ف یہ گفتگو حضرت موسیٰ کے انتقال کے بعد عالم ارواح میں ہوئی اور یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آدمی اپنے گناہوں کو تقدیر کے حوالے کرے اور آپ کو بے قصور سمجھے اس واسطے کہ جب تک حضرت آدمؑ اس عالم میں زندہ رہے قصور کو اپنی طرف نسبت کرتے رہے اور عالم اجسام کا قیاس عالم ارواح پر صحیح نہیں

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِیْ ذَمِّ الْقَدَرِیَّۃِ

پانچویں فصل قدریہ کی مذمت کے بیان میں

۱۔ عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لِکُلِّ اُمَّۃٍ مَجُوْسٌ وَمَجُوْسُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ اَنْ لَّا قَدَرَ فَمَنْ مَاتَ مِنْھُمْ فَلَا تَشْھَدُوْا جَنَازَتَہٗ وَمَنْ مَرِضَ مِنْھُمْ فَلَا تَعُوْدُوْہُ وَھُمْ شِیْعَۃُ الدَّجَّالِ وَحَقٌّ عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّلْحِقَھُمْ بِالدَّجَّالِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ وَلَہٗ فِیْ رِوَایَۃٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا اَلْقَدَرِیَّۃُ مَجُوْسُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اِنْ مَّرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْھُمْ وَاِنْ مَّاتُوْا فَلَا تَشْھَدُوْا وَلَہٗ اَیْضًا فِیْ رِوَایَۃٍ عَنْہُ مَرْفُوْعًا اَلَا وَاِنَّ مَجُوْسَ اُمَّتِیْ اَھْلُ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوْھُمْ بِالْکَلَامِ ترجمہ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر امت کے واسطے مجوس ہیں اور اس امت کے مجوسی وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ تقدیر کچھ نہیں سو جو ان میں سے مرجائے اس کے جنازہ میں نہ جاؤ اور جو بیمار ہو جائے اسکی بیمار پرسی نہ کرو اور وہ دجال کا گروہ ہے اور اللہ پر حق ہے کہ انکو دجال کے ساتھ ملاوے ابوداؤد اس کے راوی ہیں اور اسکی ایک روایت میں مرفوعاً آیا ہے کہ قدریہ اس امت کے مجوسی ہیں اگر بیمار ہوں تو ان کی خبر نہ پوچھو اور اگر مرجائیں تو انکو جنازے میں نہ جاؤ اور نیز اسی کی ایک روایت میں مرفوعاً آیا ہے کہ قدریوں کے پاس نہ بیٹھو اور پہلے اُن سے کلام نہ کرو۔

۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِیْ لَیْسَ لَھُمْ فِی الْاِسْلَامِ نَصِیْبٌ اَلْمُرْجِئَۃُ وَالْقَدَرِیَّۃُ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ اَلْقَدَرِیَّۃُ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ الْخَیْرُ مِنَ اللّٰہِ وَالشَّرُّ مِنَ الْاِنْسَانِ وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَا یُرِیْدُ اَفْعَالَ الْعُصَاۃِ وَالْمُرْجِئَۃُ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ لَا یَضُرُّ مَعَ الْاِیْمَانِ مَعْصِیَۃٌ وَھُمْ اَضَلُّ اَھْلِ الْقَدَرِیَّۃِ فَاِنَّ مَذْھَبَھُمْ تَخْلِیْدُ صَاحِبِ الْکَبِیْرَۃِ فِی النَّارِ اِذَا لَمْ یَتُبْ مِنْھَا وَاِنْ کَانَ مُؤْمِنًا وَکِلَاھُمَا مُخَالِفَانِ لِاَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں دو قسم کے لوگ ہیں جو اسلام سے بے نصیب ہیں مرجیہ اور قدریہ ترمذی اسکے راوی ہیں قدریہ وے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ خیر اللہ کی طرف سے ہے اور بدی آدمی کیطرف سے ہے اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ گنہگاروں کے کاموں کا ارادہ نہیں کرتا بلکہ وہ بلا ارادۂ خدا کے ان سے صادر ہوتے ہیں اور مرجیہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ایمان کے ساتھ کوئی گناہ ضرر نہیں کرتا یعنے ایماندار خواہ کتنے ہی گناہ کرے اس کے ایمان میں کچھ نقصان نہیں ہوتا اور وہ قدریہ کے مخالف ہیں اس واسطے کہ قدریہ کا مذہب یہ ہے کہ جو شخص کبیرہ گناہ کرے وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا جبکہ اس سے توبہ نہ کرے اگرچہ مومن ہو اور یہ دونو گروہ اہل سنت والجماعت کے مخالف ہیں۔

۳۔ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا یَقْرَأُ عَلَیْکَ السَّلَامَ لِرَجُلٍ مِنْ اَھْلِ الشَّامِ فَقَالَ اَبْنُ عُمَرَ اِنَّہٗ بَلَغَنِیْ اَنَّہٗ قَدْ اَحْدَثَ التَّکْذِیْبَ بِالْقَدَرِ فَاِنْ کَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْ مِنِّیْ عَلَیْہِ السَّلَامَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَکُوْنُ فِیْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَذٰلِکَ فِی الْمُکَذِّبِیْنَ بِالْقَدَرِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ایک مرد ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا اور کہا کہ فلانا تم کو سلام کرتا ہے اُس نے شام کے ایک شخص کا نام لیا ابن عمر نے کہا مجھکو خبر پہونچی ہے کہ وہ تقدیر کو جھٹلاتا ہے سو اگر اس نے یہ بات نکالی ہے تو میرا سلام اسے نہ کہیو اس واسطے کہ میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ اس امت میں بھی خسف اور مسخ ہوگا بعضے زمین میں دھنس جائیں گے اور بعضوں کی صورت بدلجائے گی اور یہ ان لوگوں میں ہوگا جو تقدیر کو جھٹلاتے ہیں ابوداود اور ترمذی اسکے راوی ہیں

۴۔ وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اللّٰہُ مَقَادِیْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ وَعَرْشُہٗ عَلَی الْمَاءِ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی تقدیریں اور اندازے لکھے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس پہلے اور خدا کا عرش پانی پر تھا مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہیں

۵۔ وَعَنْ اَبِیْ عِزَّۃَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ لِعَبْدٍ اَنْ یُّمِیْتَ

بِأَرْضٍ جَعَلَ لَهُ إِلَيْهَا أَوْ قَالَ بِهَا حَاجَةً أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابی غزہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب خدا تعالیٰ کسی بندے کے واسطے حکم کرتا ہے کہ اس زمین میں مرے تو اسکو اسمیں کوئی حاجت پیدا کرتا ہے ترمذی اسکے راوی ہیں

۶۔ وَعَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّهُ قِيلَ لِإِيَاسٍ مَا رَأْيُكَ فِي الْقَدَرِ فَقَالَ رَأْيِي أَنِّي لَا أُرِيدُ أَنْ لَا يَعْلَمَ سِرَّهُ إِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ يُضْرَبُ بِهِ الْمَثَلُ فِي الْفَهْمِ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْقَدَرِ فَقَالَ أَلَسْتَ تُؤْمِنُ بِهِ فَقَالَ بَلٰى قَالَ فَحَسْبُكَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ ترجمہ مالک سے روایت ہے کہ اُس کو خبر پہونچی کہ ایاس سے کسی نے کہا کہ تقدیر کے باب میں تیری کیا رائے ہے کہا کہ جو میرے بیٹے کی رائے ہے اس کی مراد یہ ہے کہ تقدیر کے بھید کو سوا خدا تعالےٰ کے کوئی نہیں جانتا اور وہ سمجھ میں ضرب المثل ہے اور ایک مرد نے اس سے تقدیر کا مسئلہ پوچھا تو اس نے کہا کہ کیا تو تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا اس نے کہا کیوں نہیں رکھتا ہوں سو فرمایا تجھ کو کافی ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے علی بن حسین نے اپنے باپ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے اسلام کی خوبی سے ہے یہ کہ بیفائدہ لغو کام چھوڑ دے

كِتَابُ الْقَنَاعَةِ وَمَدْحِهَا وَالْحَثِّ عَلَيْهَا

کتاب ہے قناعت اور اسکی مدح اور اسکی ترغیب کے بیان میں

۱۔ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ الْخَطْمِيِّ رضی قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ آمِنًا فِي سِرْبِهِ مُعَافًى فِي بَدَنِهِ عِنْدَهُ قُوتُ يَوْمِهِ فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيرِهَا أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ قَوْلُهُ آمِنًا فِي سِرْبِهِ أَيْ فِي نَفْسِهِ وَالْحَذَافِيرُ أَعَالِي الشَّيْءِ وَنَوَاحِيهِ وَاحِدُهَا حِذْفَارٌ يُقَالُ أَعْطَاهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيرِهَا أَيْ بِأَسْرِهَا ترجمہ عبید اللہ بن محصن خطمی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکو اپنی جان کا امن اور بدن کا آرام ہو اس کے پاس ایک دن کا گذارہ موجود ہو تو گویا کہ اسکے واسطے تمام دنیا جمع کی گئی یعنے اسکو تمام دنیا مل گئی ترمذی اسکے راوی ہیں فِي سِرْبِهِ یعنے اپنی ذات میں اور حَذَافِيرُ اونچی طرف اور کناروں کو کہتے ہیں اسکا واحد حِذْفَارٌ ہے عرب کہتے ہیں أَعْطَاهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيرِهَا یعنے اسکو تمام دنیا دیدی

۲۔ وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي سِوٰى هٰذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَسْكُنُهُ وَثَوْبٌ يُوَارِي بِهِ عَوْرَتَهُ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءُ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ الْجِلْفُ الْخُبْزُ وَحْدَهُ لَا إِدَامَ مَعَهُ وَقِيلَ هُوَ الْخُبْزُ الْغَلِيظُ الْيَابِسُ ترجمہ عثمان سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان تین چیزوں کے سوائے اور میں آدمی کا حق نہیں

ایک گھر جس میں ہے اور ایک کپڑا جس سے بدن ڈھانکے اور سوکھی روٹی اور پانی ترمذی اسکے راوی ہیں اور جلف غالی روٹی کو کہتے ہیں جس کے ساتھ لاون نہ ہو اور بعضوں نے کہا کہ سوکھی خشک روٹی کو کہتے ہیں

۳- وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لِمَنْ هُدِيَ لِلْاِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهٗ كَفَافًا وَقَنِعَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ فضالہ ابن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خوشی ہے اس کیواسطے جسکو اسلام کی طرف ہدایت ہوئی اور اس کی گذران بقدر قوت کے ہو اور قناعت کرے ترمذی اسکے راوی ہیں

۴- وَعَنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَاَلَ نَاسٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰى اِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَهٗ قَالَ مَا يَكُوْنُ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهٗ عَنْكُمْ وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِيَ اَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ لَّهٗ وَاَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ اَخْرَجَهُ الْسِتَّةُ وَزَادَ رَزِيْنٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ قُلْتُ زِيَادَةُ رَزِيْنٍ اَخْرَجَهَا مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ مِنْ رِوَايَةِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَالْكَفَافُ الَّذِيْ لَا يَفْضُلُ عَنِ الْحَاجَةِ وَلَا يَنْقُصُ ترجمہ خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ انصاری لوگوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مال مانگا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو دیا پھر مانگا پھر دیا یہانتک کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ باقی نہ رہا تو فرمایا کہ جو مال میرے پاس ہوگا اس کو میں تم سے چھپا کر جمع نہ رکھوں گا اور جو شخص سوال اور حرام کاموں سے آپ کو بچاوے پرہیزگار بننے کے ارادہ پر تو خدا تعالیٰ اسکو سچا پرہیزگار کردے گا اور جو دنیا سے بے پرواہی کی نیت رکھے گا تو خدا تعالیٰ اسکے دل کو دنیا کے مال سے بے پروا کردے گا اور جو شخص مصیبت میں بزور صبر کریگا تو خدا اس کو سچا صابر کردے گا اور صبر سے بہتر اور کشادہ تر کسی کو نعمت نہیں ملی چھوں اسکے راوی ہیں اور رزین نے زیادہ کیا ہے کہ البتہ مراد کو پہونچا جو مسلمان ہوا اور اسکو بقدر کفاف ضرورت روزی ملی اور خدا نے اسکو جتنا دیا اس پر قناعت نصیب کی میں کہتا ہوں کہ اس زیادت کو مسلم اور ترمذی نے ابن عمرو بن عاص کی روایت سے بیان کیا ہے اور کفاف اسکو کہتے ہیں جو حاجت سے زائد نہ ہو اور نہ کم ف یہ حدیث تہذیب اخلاق اور درویشی کی جڑ ہے معلوم ہوا کہ آدمی کی خو بدلنا ممکن ہے لیکن اول بد خو چھوڑنے میں محنت کرنی پڑتی ہے

۵- وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَّكَ وَاِنْ تُمْسِكْهُ شَرٌّ لَّكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ الْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ يَدُ الْمُعْطِيْ لِاَنَّهَا بِالْحَقِيْقَةِ تَعْلُوْ عَلٰى يَدِ السَّائِلِ صُوْرَةً وَمَعْنًى ترجمہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے آدم کے بیٹے تیرا حاجت سے زیادہ مال کو خرچ کرنا تیرے واسطے بہتر ہے اور اسکا بند رکھنا خرچ

تیرا بیتر ہے لیے بدتر ہے اور تجھ کو ضروری قدر پر ملامت نہیں اور اول اپنے اہل عیال سے دینا شروع کر اور اونچا ہاتھ بہتر ہے نیچے ہاتھ سے مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور اونچا ہاتھ دینے والے ہاتھ کا نام ہے اس واسطے کہ وہ درحقیقت سائل کے ہاتھ سے اونچا ہے ظاہر میں اور باطن میں بھی۔

۶۔ وَعَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّکُمْ تَتَوَکَّلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ حَقَّ تَوَکُّلِہٖ لَرَزَقَکُمْ کَمَا یَرْزُقُ الطَّیْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ الْخِمَاصُ الْجِیَاعُ الْخَالِیَاتُ الْبُطُوْنِ مِنَ الْغِذَاءِ وَالْبِطَانُ الشِّبَاعُ الْمُمْتَلِئَاتُ الْبُطُوْنِ ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم خدا پر توکل کرتے حق اس کے توکل کا تو البتہ تم کو روزی دیتا جیسے پرندوں کو روزی دیتا ہے صبح کو خالی پیٹ جاتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر آتے ہیں ترمذی اسکے راوی ہیں خماص کہتے ہیں بھوکے کو جس کا پیٹ غذا سے خالی ہو اور بطان بھرے پیٹ والے کو کہتے ہیں

غِنَی النَّفْسِ

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ کَثْرَۃِ الْعَرَضِ وَلٰکِنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ الْعَرَضُ مَا یَتَمَوَّلُہُ الْاِنْسَانُ یَقْتَنِیْہِ مِنَ الْمَالِ وَغَیْرِہٖ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہے بے پرواہی اسباب دنیا کی زیادتی سے غنی ہونا تو حقیقت میں دل کی بے پرواہی ہے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں عرض وہ چیز ہے جسکو آدمی مال ٹھہرائے اور حاصل کرے اسکو مال وغیرہ سے

وَعَنْہُ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ الَّذِیْ تَرُدُّہُ اللُّقْمَۃُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَۃُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰکِنَّ الْمِسْکِیْنَ الَّذِیْ لَا یَجِدُ غِنًی یُغْنِیْہِ وَلَا یُفْطَنُ بِہٖ فَیُتَصَدَّقُ عَلَیْہِ وَلَا یَقُوْمُ فَیَسْاَلُ النَّاسَ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ محتاج مسکین وہ نہیں جسکو ایک دو لقمے اور ایک دو چھوہارے کی جلم در بدر پھراوے حقیقت میں محتاج تو وہ ہے جو نہیں پاتا اسقدر مال جو اسکو بے پروا کردے اور نہ اسکا حال معلوم ہو سکے کہ اس پر صدقہ کیا جائے اور نہ وہ اٹھ کر لوگوں سے سوال کرتا ہو۔ ترمذی کے سوا چھوں اسکے راوی ہیں ف یعنے غنی اور تونگر اسکا نام نہیں جسکے پاس دنیا کی دولت اور اسباب زیادہ ہو بلکہ حقیقت میں غنی اور بے پروا قناعت والا ہے جس کا دل غنی ہے اس واسطے کہ جب دل سے دنیا کی محبت گئی تو کچھ حاجت نہ رہے

اَلرِّضٰی بِالْقَلِیْلِ

تھوڑے پر راضی ہونیکا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُکُمْ اِلٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَیْہِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی مَنْ ھُوَ اَسْفَلَ مِنْہُ فَذٰلِکَ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا

نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ فِيْ رِوَايَةٍ قَالَ عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ كُنْتُ اَصْحَبُ الْاَغْنِيَاءَ فَمَا كَانَ اَحَدٌ اَكْثَرَ هَمًّا مِنِّيْ كُنْتُ اَرٰى دَابَّةً خَيْرًا مِّنْ دَابَّتِيْ وَثَوْبًا خَيْرًا مِّنْ ثَوْبِيْ فَلَمَّا سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ صَحِبْتُ الْفُقَرَاءَ فَاسْتَرَحْتُ الْاِزْدِرَاءُ الْاِحْتِقَارُ وَالْعَيْبُ وَالْاِنْتِقَاصُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی دیکھے اس کو جو اس سے مال اور پیدائش میں زیادہ ہو یعنے اگر اس کو اپنا مال وحال حقیر معلوم ہوا چاہیے کہ نظر کرے اس کو جو اس سے کمتر ہو سو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے کہ تم خدا کی نعمت کو حقیر نہ جانو جو تم پر عطا کی **ف** یعنی جو لوگ تم سے مال اور تندرستی میں کمتر ہیں انکے حال پر نظر کرنا کہ خدا کا شکر تمہارے دل سے نکلے اور جو لوگ دنیا میں تم سے افضل ہوں ان کو نہ دیکھا کرو نہیں تو ناشکری زبان سے نکلیگی شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور زیادہ کیا ہے رزین نے اپنی روایت میں کہ عون بن عبد اللہ نے کہا کہ میں مالداروں سے صحبت رکھتا تھا سو مجھے زیادہ تر نظر کرنے والا انہیں کوئی نہ تھا میں جو پایہ (غیر کا) اپنے چوپائے سے بہتر دیکھتا تھا اور کپڑا اپنے کپڑے سے بہتر دیکھتا تھا پھر جب میں نے یہ حدیث سنی تو میں نے محتاجوں کی صحبت اختیار کی اور میں نے آرام پایا یعنے سوا اسکے کہ شک جاتا رہا اِزْدِرَاء کے معنے ہیں احتقار اور عیب اور نقص

ذَمُّ الْمَسْئَلَةِ
سوال کی مذمت کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ الْمَسْئَلَةُ بِاَحَدِكُمْ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَلَيْسَ بِوَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ الْمُزْعَةُ الْقِطْعَةُ مِنَ اللَّحْمِ صَغِيْرَةً كَالنُّتْفَةِ مِنَ الشَّيْءِ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ہمیشہ مانگا کرتا ہے یہاں تک کہ ملے گا اللہ تعالیٰ سے (یعنے قیامت میں) اور حالانکہ اس کے چہرے پر گوشت کی بوٹی نہ ہوگی شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ مزعہ گوشت کے چھوٹے ٹکڑے کو کہتے ہیں۔

۲۔ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْمَسْئَلَةُ كُدُوْحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهٗ فَمَنْ شَاءَ اَبْقٰى عَلٰى وَجْهِهٖ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ اِلَّا اَنْ يَّسْئَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ فِيْ اَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ الْكُدُوْحُ الْخُمُوْشُ وَسُؤَالُ السُّلْطَانِ قِيْلَ اَرَادَ بِهٖ اَنْ يَّطْلُبَ حَقَّهٗ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سوال کرنا زخم ہیں کہ اس سے آدمی اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے سو جو چاہے اپنے چہرے پر باقی رکھے اور جو چاہے نہ رکھے لیکن اگر آدمی بادشاہ سے کسی ضروری کام کا سوال کرے تو جائز ہے صحاب سنن اسکے راوی ہیں کدوح چھیلنے کو کہتے ہیں اور بادشاہ سے سوال یہ ہے کہ اپنا حق بیت المال کا

سے مانگے

۳۔ وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى أُسْكُفَّةِ الْبَابِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْمَسْئَلَةِ مَا مَشَى أَحَدٌ إِلَى أَحَدٍ يَسْئَلُهُ شَيْئًا أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ عائذ بن عمرو رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا حضرت نے اسکو دیا پھر جب اس نے اپنا پاؤں دروازے کے نیچے کی لکڑی پر رکھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم جانتے جس قدر کہ سوال میں گناہ ہے تو کوئی کسی طرف مانگنے نہ جاتا۔ نسائی اسکے راوی ہیں

۴۔ وَعَنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَحْبُلَهُ ثُمَّ يَأْتِيَ الْجَبَلَ فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةٍ مِنْ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا خَيْرٌ لَهٗ مِنْ أَنْ يَسْئَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوْهُ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی اپنی رسیاں لیوے پھر پہاڑ میں جاوے پھر اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا لاوے پھر اسکو بیچکر اپنی آبرو رکھے تو یہ اسکے حق میں بہتر ہے اس سے کہ لوگوں سے سوال کرے اس کو دیویں یا نہ دیویں بخاری اسکے راوی ہیں۔

۵۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ يَتَكَفَّلُ لِيْ أَنْ لَّا يَسْئَلَ النَّاسَ شَيْئًا أَتَكَفَّلُ لَهٗ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ ثَوْبَانُ أَنَا فَكَانَ لَا يَسْئَلُ أَحَدًا شَيْئًا أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ثوبان سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو ضامن ہو میرے لیئے اسکا کہ لوگوں سے سوال نہ کرے کسی سے کچھ نہ مانگے تو میں اسکے لیئے بہشت کا ضامن ہوتا ہوں تو ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اس بات کا ضامن ہوتا ہوں پھر وہ کسی سے کچھ چیز نہ مانگتے تھے ابوداؤد اور نسائی اس کے راوی ہیں۔

۶۔ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تُلْحِفُوْا فِي الْمَسْئَلَةِ فَوَاللّٰهِ لَا يَسْئَلُنِيْ أَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجُ لَهٗ مَسْئَلَتُهٗ مِنِّيْ شَيْئًا وَأَنَا لَهٗ كَارِهٌ فَيُبَارَكُ لَهٗ فِيْمَا أَعْطَيْتُهٗ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ الْإِلْحَافُ الْإِلْحَاحُ فِي الْمَسْئَلَةِ وَالْإِكْثَارُ مِنْهَا ترجمہ معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہت چمٹ کر نہ مانگا کرو سو قسم خدا کی جو تم میں سے کوئی مجھ سے مانگیگا اور مجھ کو ناخوش کر کے کچھ پاویگا تو جو میں اسکو دوں گا اس میں برکت نہ ہوگی یعنے وہ مال بے برکت ہوگا مسلم اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ الحاف کے معنے ہیں سوال میں پیچھا کرنا اور بہت چمٹ کر مانگنا معلوم ہوا کہ سوال کرنا حرام ہے خصوصاً چمٹ کر مانگنا زیادہ تر حرام ہے

۷۔ وَعَنِ ابْنِ الْفِرَاسِيِّ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَسْئَلُ فَقَالَ لَا وَإِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاسْئَلِ الصَّالِحِيْنَ

اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابن فراسی سے روایت ہے کہ اسکے باپ نے کہا یا رسول اللہ میں سوال کروں فرمایا کہ نہ اور اگر تو لاچار ہو تو نیکوں سے سوال کر ابوداود اور نسائی اسکے راوی ہیں

۸۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ وَلَہٗ مَا یُغْنِیْہِ جَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَسْاَلَتُہٗ فِیْ وَجْہِہٖ خُمُوْشٌ اَوْ خُدُوْشٌ اَوْ کُدُوْحٌ قِیْلَ مَا یُغْنِیْہِ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْھَمًا اَوْ قِیْمَتُھَا مِنَ الذَّھَبِ اَخْرَجَہٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگوں سے سوال کرے اور حالانکہ اس کے پاس اسقدر مال ہو جو اسکو بے پروا کر دی تو وہ قیامت کو دن آویگا اس حال میں کہ اسکے سوال کے سبب سے اس کے چہرے میں زخم ہوگا کسی نے کہا کہ کس قدر مال اسکو غنی و بے پروا کرتا ہے فرمایا کہ پچاس درہم یا اس کی قیمت سونا یعنے جس کے پاس بقدر پچاس درہم کے مال ہو وہ غنی ہے اصحاب سنن اسکے راوی ہیں

۹۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ تَکَثُّرًا فَاِنَّمَا یَسْاَلُ جَمْرًا فَلْیَسْتَقِلَّ اَوْ لِیَسْتَکْثِرْ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو بہتایت کے لیئے لوگوں سے مانگے تو سوائے اسکے کچھ نہیں کہ وہ انگارا مانگتا ہے سو خواہ کم طلب کرے یا زیادہ مانگے مسلم اس کے راوی ہیں

۱۰۔ وَعَنْ قَبِیْصَۃَ بْنِ مُخَارِقٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَۃً فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُہٗ فِیْھَا فَقَالَ اَقِمْ حَتّٰی تَاْتِیَنَا الصَّدَقَۃُ فَنَاْمُرَ لَکَ مِنْھَا ثُمَّ قَالَ یَا قَبِیْصَۃُ اِنَّ الْمَسْاَلَۃَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلٰثَۃٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَۃً فَحَلَّتْ لَہُ الْمَسْاَلَۃُ حَتّٰی یُصِیْبَھَا ثُمَّ یُمْسِکُ وَرَجُلٍ اَصَابَتْہُ جَائِحَۃٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَہٗ فَحَلَّتْ لَہُ الْمَسْاَلَۃُ حَتّٰی یُصِیْبَ قِوَامًا مِّنْ عَیْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَیْشٍ وَرَجُلٍ اَصَابَتْہُ فَاقَۃٌ حَتّٰی یَقُوْلَ ثَلٰثَۃٌ مِّنْ ذَوِی الْحِجَا مِنْ قَوْمِہٖ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَۃٌ فَحَلَّتْ لَہُ الْمَسْاَلَۃُ حَتّٰی یُصِیْبَ قِوَامًا مِّنْ عَیْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَیْشٍ فَمَا سِوَاھُنَّ مِنَ الْمَسْاَلَۃِ یَا قَبِیْصَۃُ سُحْتًا یَاْکُلُھَا صَاحِبُھَا سُحْتًا اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ الْحَمَالَۃُ بِفَتْحِ الْحَآءِ اَنْ تَقَعَ حَرْبٌ بَیْنَ فَرِیْقَیْنِ فَیَقَعُ بَیْنَھُمْ قَتْلٌ فَیَلْتَزِمُ رَجُلٌ اَنْ یُّؤَدِّیَ دِیَاتِ الْقَتْلٰی مِنْ عِنْدِہٖ طَلَبًا لِلصُّلْحِ وَاتِّقَآءً لِلْفِتْنَۃِ وَالْجَائِحَۃُ الْاٰفَۃُ الَّتِیْ تَعْرِضُ لِاِنْسَانٍ فَیَتَاَصَّلُ مَالَہٗ وَتَدَعُہٗ مُحْتَاجًا اِلَی النَّاسِ وَالْقِوَامُ مَا یَقُوْمُ بِہٖ اَمْرُ الْاِنْسَانِ مِنْ مَالٍ وَنَحْوِہٖ وَالسِّدَادُ بِکَسْرِ السِّیْنِ مَا یَکْفِیْ وَالسُّحْتُ الْحَرَامُ سُمِّیَ بِہٖ لِاَنَّہٗ یُسْحِتُ الْبَرَکَۃَ اَیْ یُذْھِبُھَا اَوْ لِاَنَّہٗ یُھْلِکُ اٰکِلَہٗ ترجمہ قبیصہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک بوجھ اٹھایا یعنے میں کسی کے مال کا ضامن ہوا تو میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر آپ سے سوال کیا آپ نے فرمایا کہ تو ٹھیر جاجب زکوۃ کا مال ہمارے پاس آویگا تو ہم تجھ کو اس سے دیں گے پھر فرمایا کہ اے قبیصہ سوال کرنا حلال نہیں مگر اسکو جو تین قسم کے آدمیوں سے ہو ایک تو وہ مرد جس نے دوسرے کا بوجھ اپنے اوپر ڈالا

یعنے کسی کے مال کا ضامن ہوا تو اسکو سوال کرنا حلال ہے یہانتک کہ اتنا مال پاوے پھر باز رہے اور دوسرا وہ مرد جس پر ایسی آفت پڑی جس سے اسکا مال برباد ہوگیا سو اسکو بھی سوال کرنا حلال ہے یہانتک کہ اپنی زندگی کے گذارے کے موافق حاصل کرے یا یوں فرمایا کہ زندگی کی سدرمق حاصل کرے۔ اور تیسرا مرد وہ ہے جسکو فاقے کی نوبت پہونچی یہانتک کہ اسکی قوم کے تین دانا آدمی کھڑے ہوکر گواہی دیں کہ فلانے کو فاقہ کی نوبت پہونچی یعنے بھوکا ہے تو اس کو بھی سوال کرنا حلال ہے یہانتک کہ اپنی زندگی کے گذارے کے موافق مال حاصل کرے یا یوں فرمایا کہ زندگی کی سدرمق حاصل کرے اور ان تین کے سوا اے قبیصہ سوال کرنا حرام ہے کھاتا ہے سوال کرنے والا حرام مسلم اور ابوداود اور نسائی اسکے راوی ہیں حملہ ساتھ زبرحاکے یہ ہے کہ دو گروہ میں لڑائی واقع ہوا اور اس میں کوگ قتل ہوں تو ایک شخص یہ بات اپنے ذمہ لے لیوے کہ میں ان مقتولوں کی دیت خونبہا اپنے پاس سے ادا کردونگا واسطے صلح کرنے کے یا فتنہ فساد مٹانے کے اور جائحہ آفت کو کہتے ہیں جو آدمی پر آپڑے اور اس کے مال کو برباد کرڈالے اور اسکو لوگوں کی طرف محتاج کردے اور قوام وہ ہے جس سے آدمی کا کام قائم ہو مال اور مانند اسکی کے اور سداد ساتھ زیر سین کے وہ چیز ہے جو کفایت کرے اور سحت حرام ہے اسکو سحت سواسطے کہا گیا کہ یہ برکت کو لیجاتا ہے یا اپنے کھانے والے کو ہلاک کردیتا ہے

۱۱۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فِیْ بَیْتِکَ شَیْءٌ قَالَ بَلٰی حِلْسٌ نَلْبَسُ بَعْضَہٗ وَنَبْسُطُ بَعْضَہٗ وَقَعْبٌ نَشْرَبُ فِیْہِ الْمَآءَ فَقَالَ اِیْتِنِیْ بِھِمَا فَاَتَاہُ بِھِمَا فَاَخَذَھُمَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ وَقَالَ مَنْ یَّشْتَرِیْ ھٰذَیْنِ قَالَ رَجُلٌ اَنَا اٰخُذُھُمَا بِدِرْھَمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ یَّزِیْدُ عَلٰی دِرْھَمٍ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثَۃً فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا اٰخُذُھُمَا بِدِرْھَمَیْنِ فَاَعْطَاھُمَا اِیَّاہُ وَاَخَذَ الدِّرْھَمَیْنِ فَاَعْطَاھُمَا الرَّجُلَ وَقَالَ اشْتَرِ بِاَحَدِھِمَا طَعَامًا فَانْبِذْہُ اِلٰی اَھْلِکَ وَاشْتَرِ بِالْاٰخَرِ قَدُوْمًا فَاْتِنِیْ بِہٖ فَاَتَاہُ بِہٖ فَشَدَّ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عُوْدًا بِیَدِہٖ ثُمَّ قَالَ اذْھَبْ فَاحْتَطِبْ وَبِعْ وَلَا اُرَیَنَّکَ خَمْسَۃَ عَشَرَ یَوْمًا فَفَعَلَ فَجَآءَ وَقَدْ اَصَابَ عَشَرَۃَ دَرَاھِمَ فَاشْتَرٰی بِبَعْضِھَا ثَوْبًا وَبِبَعْضِھَا طَعَامًا فَقَالَ لَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ھٰذَا خَیْرٌ لَّکَ مِنْ اَنْ تَجِیْءَ الْمَسْئَلَۃُ نُکْتَۃً فِیْ وَجْھِکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّ الْمَسْئَلَۃَ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لِذِیْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ اَوْ لِذِیْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ اَوْ لِذِیْ دَمٍ مُوْجِعٍ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَھٰذَا لَفْظُہٗ وَالتِّرْمِذِیُّ بِاخْتِصَارٍ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری مرد حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سوال کرنے کو آیا تو فرمایا کہ کیا تیرے گھر میں کوئی چیز ہے اس نے کہا کہ ہاں اونٹ کی پشت کا ایک کمبل ہے کچھ پہن لیتے ہیں اور کچھ بچھا لیتے ہیں اور ایک پیالہ ہے جس میں ہم پانی پیتے ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں کو میرے پاس لے آوہ ان کو آپ کے

پاس لے گیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں کو ہاتھ میں لیا اور فرمایا کہ کوئی انکو خریدتا ہے ایک مرد نے کہا کہ میں دونوں کو ایک درہم سے لیتا ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی درہم سے زیادہ بھی دیتا ہے دو یا تین بار فرمایا کہ ایک مرد نے کہا کہ میں انکو دو درہم سے لیتا ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں اسکو دیدیئے اور دونو درہم لے پھر وہ دونو اس مرد کو دیئے اور فرمایا کہ ایک درہم سے اناج خرید کر اپنے گھر والوں کے حوالے کر اور دوسرے سے کلہاڑی خرید کر میرے پاس لا وہ کلہاڑی خرید کر کے آپ کے پاس لایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اس میں لکڑی باندھی یعنے لگائی اور فرمایا کہ جا اور لکڑی لا اور بیچکر گذارہ کر اور پندرہ دن میرے سامنے نہ آئیو اس نے ویسا کیا جو آپ نے فرمایا پھر آیا اور حالانکہ اس نے دس درہم پائے یعنی کمائے تھے تو اس نے کچھ درہموں سے کپڑا خریدا اور کچھ سے اناج لیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تیرے واسطے بہتر ہے اس سے کہ سوال سے قیامت کو دن تیرے چہرے میں زخم ہو سو مقرر سوال کرنا حلال نہیں مگر اسکے واسطے جسکو فقر فاقہ خاک میں ملاوے یا قرض رسوا کرے یا خون ورد پہونچاوے یعنے خون بہا دینا لازم آوے ابوداؤد اس کے راوی ہیں اور ترمذی نے اسکو مختصر روایت کیا ہے

۱۲- **وَعَنْ** حَبْشِيِّ بْنِ جَنَادَةَ رض قَالَ اَتَى اَعْرَابِيٌّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ فَاَخَذَ بِطَرَفِ رِدَائِهٖ وَسَاَلَهٗ اِيَّاهُ فَذَهَبَ بِهٖ مَعَهٗ فَعِنْدَ ذٰلِكَ حَرُمَتِ الْمَسْاَلَةُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ وَلَا تَحِلُّ اِلَّا لِذِيْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ اَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ اَوْ دَمٍ مُوْجِعٍ وَمَنْ سَاَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهٖ مَالَهٗ كَانَ خُمُوْشًا فِيْ وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَرَضْفًا يَاْكُلُهٗ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ الْعَطِيَّةَ فَيَنْطَلِقُ بِهَا تَحْتَ اِبْطِهٖ اَوْ جَاعِلُهَا فِيْ بَطْنِهٖ وَمَا هِيَ اِلَّا نَارٌ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ رض فَلِمَ تُعْطِيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هُوَ نَارٌ فَقَالَ اَبٰى اللّٰهُ لِيْ اِلَّا يُبْخِلُنِيْ اَبَى الْاِمْسَائِيَ قَالُوْا وَمَا الْغِنٰى الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ مَعَهُ الْمَسْاَلَةُ قَالَ قَدْرُ مَا يُغَدِّيْهِ اَوْ يُعَشِّيْهِ اَلْمِرَّةُ بِكَسْرِ الْمِيْمِ الْقُوَّةُ وَالسَّوِيُّ التَّامُّ الْخَلْقِ السَّلِيْمُ مِنَ الْاٰفَاتِ وَالْفَقْرُ الْمُدْقِعُ هُوَ الَّذِيْ يُلْصِقُ صَاحِبَهٗ بِالدَّقْعَاءِ وَهِيَ التُّرَابُ لِشِدَّتِهٖ وَقِيْلَ هُوَ سُوْءُ احْتِمَالِ الْفَقْرِ وَالْغُرْمُ اَدَاءُ مَا تَكَلَّفْتَ بِهٖ وَالْمُفْظِعُ الشَّدِيْدُ الشَّنِيْعُ وَالدَّمُ الْمُوْجِعُ اَنْ يَتَحَمَّلَ الْاِنْسَانُ دِيَةً فَيَسْعٰى فِيْهَا حَتّٰى يُؤَدِّيَهَا اِلٰى اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ وَاِنْ لَمْ يُؤَدِّهَا قُتِلَ الْمُتَحَمِّلُ عَنْهُ وَهُوَ نَسِيْبُهٗ اَوْ حَمِيْمُهٗ فَيُوْجِعُهٗ قَتْلُهٗ وَالرَّضْفُ جَمْعُ رَضْفَةٍ وَهِيَ الْحِجَارَةُ الْمُحْمَاةُ

ترجمہ حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور حالانکہ آپ عرفات میں کھڑے تھے اس نے آپ کی چادر کا کنارہ پکڑا اور آپ سے سوال کیا آپ نے اسکو دیا اور اپنے ساتھ لے گئے سو اسی وقت سے سوال کرنا حرام ہو گیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ حلال نہیں مالدار نے بے پروا کو اور نہ قوت والے تندرست

کو اوحلال نہیں مگر اس کیواسطے جسکو فقر خاک میں ملادے یا قرض رسوا کرے یا خون بہا لازم آوے اور جو مال جمع کرنے کے واسطے لوگوں سے سوال کرے تو وہ قیامت کو دن اس کے چہرے میں زخم ہوگا اور دوزخ کا انگارا ہے کہ اسکو کھاوے گا سو جو چاہے کم لیوے اور جو چاہے زیادہ لیوے ترمذی اس کے راوی ہیں اور رزین نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ مقرر میں ایک مرد کو کچھ عطا کرتا ہوں تو وہ اس کو اپنی بغل میں دبا کر چلتا ہے یا اپنے پیٹ میں ڈالتا ہے اور وہ نہیں ہے مگر آگ تو حضرت عمر رضہ نے آپ سے کہا کہ یا رسول اللہ جو چیز آگ ہے وہ آپ کیوں دیتے ہیں فرمایا خدا نے میرے واسطے بخل کو ازکار کیا ہے یعنے میں بخیل نہیں اور لوگ بھی میرے سوال سے باز نہیں رہتے لوگوں نے عرض کیا اور غنی ہونے کی حد کیا ہے جس کے ہوتے سوال حلال نہیں فرمایا جس قدر اسکو صبح و شام کافی ہو مع ساتھ زیر سیم کے مضبوطی اور قوت کو کہتے ہیں اور سوی اسکو کہتے ہیں جسکا جسم پورا اور تمام ہو اور آفتوں سے سلامت ہو اور فقر مدقع وہ ہے جو فقیر کو خاک میں ملادے یعنے نہایت سخت محتاج ہو اور بعضوں نے کہا کہ وہ بد اٹھانا فقر کا ہے اور غرم وہ چیز ہے جس کے ادا کرنے کا مکلف ہو اور مفظع شدید کو کہتے ہیں اور دم موجع یہ ہے کہ آدمی دوسرے کے خون بہا کا ذمہ دار ہو سو اس میں کوشش کرے یہانتک کہ مقتول کے وارثوں کو ادا کرے اور اگر وہ ادا نہ کرے مال تو ضامن کو قتل کیا جاوے یا اسکی قرابت اور رفاقت ہو اور اسکو قتل ہونا دو بہو نچائے اور رضف گرم پتھر کو کہتے ہیں

۱۳- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ نَزَلَتْ بِهٖ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهٗ وَمَنْ نَزَلَتْ بِهٖ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ فَيُوْشِكُ اللّٰهُ لَهٗ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ اَوْ اٰجِلٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس پر فاقہ اترے اور وہ اسکو لوگوں پر اتارے (یعنے لوگوں سے مانگے) تو اس کا فاقہ بند نہیں ہوتا اور جسکو فاقہ آوے اور وہ اسکو خدا کے آگے لیجاوے (یعنے خدا سے مانگے) تو عنقریب خدا اسکو روزی دیگا دنیا میں یا آخرت میں ابوداود اور ترمذی اسکے راوی ہیں

۱۴- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَرُّ النَّاسِ الَّذِيْ يُسْاَلُ بِوَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا يُعْطِيْ بِهٖ وَقَالَ لَا تَسْاَلُوْا بِوَجْهِ اللّٰهِ اِلَّا مِنْهُ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگوں میں بدتر وہ شخص ہے جس سے خدا کے نام پر مانگا جاوے اور وہ نہ دے اور فرمایا کہ خدا کے نام پر نہ مانگو مگر اسی سے۔ رزین اس کے راوی ہیں

۱۵- وَعَنْ عَلِيٍّ رض اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا يَسْاَلُ النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ اَفِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِيْ هٰذَا الْمَكَانِ تَسْاَلُ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ وَخَفَقَهٗ بِالدِّرَّةِ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے سنا کہ عرفہ کے دن ایک شخص سوال کر رہا ہے تو فرمایا کہ کیا آج اس مکان میں غیر اللہ سے سوال کرتا ہے اور اسکو درّہ سے مارا۔ رزین اسکے راوی ہیں۔

۱۶۔ وَعَنْ عُمَرَ رض قَالَ تَعَلَّمُوْا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ الطَّمَعَ فَقْرٌ وَاِنَّ الْیَاْسَ عَنِّیْ وَاِنَّ الْمَرْءَ اِذَا یَئِسَ عَنْ شَیْءٍ اِسْتَغْنٰی عَنْهُ اَخْرَجَهُ رَزِیْنٌ ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ اے لوگو جان لو کہ طمع محتاجی ہے اور لوگوں کے مال سے ناامید ہونا غنی ہونا اور بے پرواہی ہے اور جب آدمی کسی چیز سے ناامید ہو تو اس سے بے پروا ہو جاتا ہے رزین اسکے راوی ہیں۔

قبول العطاء

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یُعْطِیْنِی الْعَطَآءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهٖ مَنْ هُوَ اَفْقَرُ اِلَیْهِ مِنِّیْ فَیَقُوْلُ خُذْهُ وَمَا جَآءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَیْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَآئِلٍ فَخُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ فَاِنْ شِئْتَ فَكُلْهُ وَاِنْ شِئْتَ فَتَصَدَّقْ بِهٖ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ قَالَ سَالِمٌ فَلِاَجْلِ ذٰلِكَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا یَسْاَلُ اَحَدًا شَیْئًا وَلَا یَرُدُّ شَیْئًا اُعْطِیَهُ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَآئِیُّ وَالْمُرَادُ بِقَوْلِهٖ وَاَنْتَ غَیْرُ مُشْرِفٍ اَیْ غَیْرُ طَامِعٍ فِیْهِ وَلَا طَالِبٌ لَهٗ قَوْلُهٗ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ اَیْ مَا لَا یَكُوْنُ عَلٰی هٰذِهِ الصِّفَةِ بَلْ اُتْرُكْ نَفْسَكَ وَمَا مَالَتْ اِلَیْهِ فَاتْرُكْهُ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو مال عطا کرتے تھے (یعنے جزیہ اور زکوٰۃ میں سے) تو میں کہتا کہ جو مجھ سے زیادہ تر محتاج ہو اسکو دیجیے تو آپ فرماتے کہ اس کو لے لے اور جو تیرے پاس اس مال سے آوے کہ تو تاک لگانے والا اور مانگنے والا نہ ہو تو اسکو لے لے اور اس سے مالدار بن پھر اگر تو چاہے تو اسکو کھا اور چاہے تو خیرات کر اور جو ایسا مال ہو تو اسکے پیچھے اپنی جان کو مت ڈال سالم نے کہا پس اسی سبب سے عبداللہ کسی سے کچھ نہ مانگتے تھے اور جو خود بخود ملجاتا اسکو واپس نہ کرتے تھے شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں اور انت غیر مشرف کے یہ معنے ہیں کہ تجھ کو اسکی کچھ طمع اور طلب نہ ہو اور یہ جو فرمایا مالا فلا تتبعہ نفسک تو اس کے معنے یہ ہیں کہ جو مال اس صفت پر نہ ہو بلکہ تیرے نفس نے اس کی طمع کی اور اس طرف جھکا ہو تو اسکو نہ لے

۲۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِمَالٍ اَوْ بِسَبْیٍ فَقَسَّمَهٗ فَاَعْطٰی رِجَالًا وَتَرَكَ اٰخَرِیْنَ فَبَلَغَهٗ اَنَّ الَّذِیْنَ تَرَكَهُمْ عَتَبُوْا عَلَیْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَوَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُعْطِی الرَّجُلَ وَاَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِیْ اَدَعُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الَّذِیْ اُعْطِیْ وَلٰكِنِّیْ اُعْطِیْ اَقْوَامًا لِمَا اَرٰی فِیْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَاَكِلُ اَقْوَامًا اِلٰی مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْغِنٰی وَالْخَیْرِ مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ فَوَاللّٰهِ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِیْ بِكَلِمَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ الْهَلَعُ شِدَّةُ الْجَزَعِ وَالْخَوْفِ ترجمہ عمرو بن تغلب سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ مال یا چیز لائی گئی اور سب کو تقسیم کیا سو بعضوں کو دیا اور بعضوں کو نہ دیا پھر آپ کو خبر پہونچی کہ جنکو مال نہیں دیا وہ آپ سے رنجیدہ ہیں تو آپ نے خطبہ پڑھا خدا کی حمد اور ثنا کی پھر فرمایا کہ حمد اور صلوٰۃ کے بعد بات تو یوں ہے کہ خدا کی قسم میں دیتا ہوں ایک مرد کو اور نہیں دیتا دوسرے مرد کو سو جسکو میں نہیں دیتا وہ میرے نزدیک زیادہ پیارا ہے اس سے جسکو دیتا ہوں

ولیکن میں تو چند قوموں کو دیتا ہوں سو اسلئے کہ میں انکے دل میں بے صبری اور حرص دیکھتا ہوں اور بعضے لوگوں کو اس پر چھوڑتا ہوں کہ خدا نے انکے دلوں میں بے پروائی اور خیر ڈالی ہے انہیں میں سے عمرو بن تغلب بھی ہے کہا عمرو نے سو قسم ہے اللہ کی میں نہیں چاہتا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس بات کے بدلے مجھ کو سرخ اونٹ ملیں بخاری اسکے راوی ہیں ملع نہایت بیقراری اور خوف کو کہتے ہیں

کِتَابُ الْقَضَاءِ وَمَا یَتَعَلَّقُ بِہٖ وَفِیْہِ عَشَرَۃُ فُصُوْلٍ

کتاب ہے قضا اور اسکے متعلق کے بیان میں اور اسمیں دس فصل ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ کَرَاھَتِہٖ

پہلی فصل اسکے مکروہ ہونیکے بیان میں

۱۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ جُعِلَ قَاضِیًا بَیْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَیْرِ سِکِّیْنٍ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَمَعْنَاہُ مَنْ طَلَبَ الْقَضَاءَ وَحَرَصَ عَلَیْہِ فَقَدْ تَعَرَّضَ لِلذَّبْحِ فَلْیَحْذَرْہُ وَقَوْلُہٗ بِغَیْرِ سِکِّیْنٍ کِنَایَۃٌ عَمَّا یُخَافُ عَلَیْہِ مِنْ ھَلَاکِ دِیْنِہٖ دُوْنَ بَدَنِہٖ وَالْمُرَادُ بِہٖ اَنَّ مَا ذُبِحَ بِغَیْرِ سِکِّیْنٍ یَکُوْنُ ذَبِیْحَتُہٗ تَعْذِیْبًا فَضُرِبَ بِہِ الْمَثَلُ لِیَکُوْنَ اَبْلَغَ فِی التَّحْذِیْرِ مِنَ الْوُقُوْعِ فِیْہِ وَاَشَدَّ فِی التَّوَقِّیْ مِنْہُ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں میں حاکم بنایا گیا وہ بدون چھری کے ذبح ہوا ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں اسکے معنے یہ ہیں کہ جو حکومت چاہے اور اسکی حرص کرے تو گویا اپنے ذبح ہونے کے لئے پیش ہوا سوچاہیے کہ اس سے ڈرے اور بغیر سکین سے یہ مراد ہے کہ اسکا دین ہلاک ہوگا نہ یہ کہ اس کا بدن ہلاک ہوگا۔ اور مراد یہ ہے کہ جو بغیر چھری کے ذبح کیا جاوے وہ ذبح اس کے لئے عذاب ہوتا ہے تو اس کی مثال بیان کی تاکہ اس میں پڑنے سے نہایت ڈرے اور سخت بچے

۲۔ وَعَنْ بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْقُضَاۃُ ثَلٰثَۃٌ وَاحِدٌ فِی الْجَنَّۃِ وَاثْنَانِ فِی النَّارِ فَاَمَّا الَّذِیْ فِی الْجَنَّۃِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰی بِہٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ وَجَارَ فِی الْحُکْمِ فَھُوَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ قَضٰی لِلنَّاسِ عَلٰی جَھْلٍ فَھُوَ فِی النَّارِ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ بریدہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقدمے فیصل کرنے والے لوگ تین قسم ہیں ایک شخص بہشتی ہے اور دو قسم دوزخی سو بہشتی تو وہ شخص ہے جس نے حق پہچان لیا اور اس پر فیصلہ کیا دوسری قسم وہ مرد ہے جس نے حق پہچانا اور (جان بوجھکر) حکم میں ظلم کیا یعنے ناحق فیصلہ کیا سو وہ آگ میں جائے گا اور تیسرا وہ مرد ہے جس نے بے علمی سے فیصلہ کیا سو وہ بھی دوزخ میں

جائیگا ابوداود اس کے راوی ہیں

۳۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَوْہَبٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضہ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ رضہ اقْضِ بَیْنَ النَّاسِ قَالَ اَوَ تُعْفِیْنِیْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَقَالَ وَمَا کَرِہْتَ مِنْ ذٰلِکَ وَقَدْ کَانَ اَبُوْکَ قَاضِیًا قَالَ لِاَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ کَانَ قَاضِیًا فَقَضٰی بِالْعَدْلِ فَیَا لَحَرِیِّ اَنْ یَّنْقَلِبَ مِنْہُ کَفَافًا فَمَا رَجَعَہٗ بَعْدَ ذٰلِکَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ یُقَالُ فُلَانٌ بِالْحَرِیِّ اَنْ یَّکُوْنَ اَیْ ھُوَ اَھْلٌ لِذٰلِکَ وَحَقِیْقٌ بِہٖ ترجمہ عبداللہ بن موہب سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان نے ابن عمر رضہ سے کہا کہ تم قاضی بنو لوگوں میں مقدمی فیصلہ کیا کرو ابن عمر نے کہا کہ اے امیر المومنین مجھ پر رحم کرو انہوں نے کہا کہ تم کیوں برا جانتے ہو حالانکہ تمہارے باپ قاضی تھے ابن عمر نے کہا اس واسطے کہ میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جو شخص قاضی ہو اور انصاف سے فیصلہ کرے تو لائق ہے کہ وہ اس کے واسطے کفاف ہو یعنے اسکا حساب برابر رہے نہ ثواب نہ عذاب اس کے بعد پھر انہوں نے ان کو نہ کہا ترمذی اسکے راوی ہیں۔ کہا جاتا ہے محاورے عرب میں فلان بالحری ان یکرم یعنے فلانا تعظیم کے لائق اور سزاوار ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِی الْحَاکِمِ الْعَادِلِ وَالْجَائِرِ

دوسری فصل حاکم عادل اور ظالم کے بیان میں

۱۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَغَی الْقَضَاءَ وَسَاَلَ فِیْہِ شُفَعَاءَ وُکِلَ اِلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اُکْرِہَ عَلَیْہِ اَنْزَلَ اللّٰہُ اِلَیْہِ مَلَکًا یُسَدِّدُہٗ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حکومت چاہے اور اس میں سفارشیوں سے سوال کرائے وہ اپنے نفس کی سپرد ہوتا ہے اور جو اس پر مجبور کیا جاوے اس کیطرف خدا فرشتہ اتارتا ہے جو اسکو مضبوط رکھے ابوداود اور ترمذی اسکے راوی ہیں

۲۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طُلِبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِیْنَ حَتّٰی یَنَالَہٗ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُہٗ جَوْرَہٗ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَاِنْ غَلَبَ جَوْرُہٗ عَدْلَہٗ فَلَہُ النَّارُ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمانوں کی قضا چاہے یہانتک کہ اس کو پالے پھر اسکا انصاف اس کے ظلم پر غالب ہو تو وہ بہشت میں داخل ہوگا۔ اور اگر اسکا ظلم اسکے انصاف پر غالب ہو تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا ابوداود اسکے راوی ہیں

۳۔ وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَعَ الْقَاضِیْ مَا لَمْ یَجُرْ فَاِذَا جَارَ تَخَلّٰی عَنْہُ وَلَزِمَہُ الشَّیْطَانُ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن ابی اوفی سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حاکم کے ساتھ ہوتا ہے جب تک کہ ظلم نہ کرے پھر جب ظلم

کرے تو اس سے الگ ہو جاتا ہے اور شیطان اس کا ہمراہی ہوتا ہے ترمذی اسکے راوی ہیں

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ اَجْرِ الْمُجْتَهِدِ

تیسری فصل مجتہد کے ثواب کے بیان میں

۱- عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اجْتَهَدَ الْحَاکِمُ فَاَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاِنِ اجْتَهَدَ فَاَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب حاکم کسی مقدمے کی تحقیق میں محنت اور کوشش کرے پھر حق بات پا جاوے تو اسکو دو ثواب ہیں اور اگر کوشش کرے پس خطا کرے تو ایک ثواب یعنی صرف محنت کا شیخین اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں

۲- وَعَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ کَتَبَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اِلٰی سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رض اَنْ هَلُمَّ اِلَی الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ فَکَتَبَ اِلَیْهِ سَلْمَانُ اَنَّ الْاَرْضَ لَا تُقَدِّسُ اَحَدًا وَاِنَّمَا یُقَدِّسُ الْاِنْسَانَ عَمَلُهٗ وَقَدْ بَلَغَنِیْ اَنَّکَ جُعِلْتَ طَبِیْبًا تُدَاوِیْ فَاِنْ کُنْتَ تُبْرِئُ فَنِعِمَّا لَکَ وَاِنْ کُنْتَ مُتَطَبِّبًا فَاحْذَرْ اَنْ تَقْتُلَ اَحَدًا فَتَدْخُلَ النَّارَ فَکَانَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اِذَا قَضٰی بَیْنَ اثْنَیْنِ ثُمَّ اَدْبَرَ عَنْهُ نَظَرَ اِلَیْهِمَا وَقَالَ مُتَطَبِّبٌ وَاللّٰهِ ارْجِعَا اِلَیَّ فَاَعِیْدَا عَلَیَّ قَضِیَّتَکُمَا اَخْرَجَهٗ مَالِکٌ کَنٰی بِالطِّبِّ هُنَا عَنِ الْقَضَاءِ لِاَنَّ مَنْزِلَةَ الْقَاضِیْ مِنَ الْخُصُوْمِ وَفَصْلِ الْحُکْمِ بَیْنَهُمْ مَنْزِلَةُ الطَّبِیْبِ مِنْ اِصْلَاحِ الْبَدَنِ وَالْمُتَطَبِّبُ هُوَ الَّذِیْ یَتَعَاطَی الطِّبَّ وَلَا یَجِدُ مَعْرِفَتَهٗ **ترجمہ** یحیے بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوالدرداء رض نے سلمان فارسی کیطرف لکھا کہ پاک زمین میں چلا آ تو سلمان نے اسکو لکھا کہ زمین کسیکو پاک نہیں کرتی پاک تو آدمی کو عمل ہی کرتا ہے اور مجھے خبر پہونچی ہے کہ تو طبیب ٹھیرایا گیا ہے سو اگر تو بیماروں کو چنگا کرتا ہے تو خوب اور اگر تو جھوٹا طبیب ہو تو بچنا اس سے کہ تو کسی کو قتل کرے اور اس کے سبب سے دوزخ میں جاوے سو ابوالدرداء کا دستور تھا کہ جب دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرتے پھر وہ دونوں کو بیٹھا دیتے تو ان کیطرف دیکھتے تھے اور کہتے کہ میں بناوٹی طبیب ہوں میری طرف پھر آؤ اور اپنا مقدمہ مجھ سے پھر بیان کرو مالک اس کے راوی ہیں مراد انکی طب سے اس جگہ قضا ہے اس واسطے کہ قاضی مدعی اور مدعا علیہ کے درمیان فیصلہ کرنے میں بجائے طبیب کے ہے جو بدن کی اصلاح کرتا ہے اور طبیب وہ ہے جو طب کا دعوی کرے اور بخوبی طب نہ جانتا ہو

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِی الرِّشْوَةِ

فصل چوتھی رشوت کے بیان میں

۱- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رض قَالَا لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الرَّاشِیَ وَ

فالمرتشی فی الحکم اخرجہ ابوداؤد وعن ابن عمرو وحدہ والترمذی عنہما الراشی والمرتشی یعطی الرشوۃ لینال بہا باطلا او یتوصل بہا الی ظلم فاما معطیہا لیتوصل بہا الی الحق او یدفع الظلم بہا عن نفسہ فغیر داخل فی ہذا الوعید والمرتشی احدہما فہی علیہ حرام سواء ابطل بہا حقا او دفع بہا باطلا

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ کہا دونوں نے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی اسکو جو رشوت دیوے اور اسکو جو حکم میں رشوت لے ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔ تنہا ابن عمرو سے اور ترمذی اُن دونوں سے راشی وہ ہے جو رشوت دے تاکہ اس کے سبب سے ناحق مال پاوے یا اس سے ظلم کو پہونچے لیکن اگر اس واسطے رشوت دے کہ اُس سے حق کیطرف پہونچے یا اس کے ساتھ اپنی جان سے ظلم کو ہٹاوے تو یہ اس وعدہ عذاب میں داخل نہیں ہے اور مرتشی رشوت لینے والے کو کہتے ہیں اور فی الحکم سے یہ مراد ہے کہ حاکم ہوکر رشوت لے سو وہ ہر حرام ہے خواہ اس سے کوئی حق باطل کرے یا باطل کو ہٹاوے

۲۔ وعن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی الیمن فلما سرت ارسل فی اثری فرددت فقال اتدری لم بعثت الیک لا تصیبن شیئا بغیر اذنی فانہ غلول ومن یغلل یات بما غل یوم القیمۃ لہذا ادعوتک فامض لعملک اخرجہ الترمذی

ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو یمن کا حاکم کرکے بھیجا پھر جب میں چلا تو مجھ کو واپس بلایا تو میں واپس کیا گیا فرمایا تو جانتا ہے کہ میں نے تجھ کو کیوں بلا بھیجا مبادا تو میرے اذن کے کوئی چیز نہ لینا۔ اس واسطے کہ وہ چیز چوری ہے اور جو کوئی چھپا ویگا لاوے گا اپنا چھپایا ہوا قیامت کے دن سو اسطے میں نے تجھ کو بلایا تھا سو چلا جا اپنے کام پر ترمذی اسکے راوی ہیں

الفصل الخامس فی آداب القضاء

پانچویں فصل آداب حاکم کے بیان میں

۱۔ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی الیمن قاضیا وانا حدث السن لا علم لی بالقضاء فقال ان اللہ سیہدی قلبک ویثبت لسانک فاذا جلس بین یدیک الخصمان فلا تقضین حتی تسمع کلام الاخر کما سمعت کلام الاول فانہ احری ان یتبین لک القضاء قال فما زلت قاضیا او ما شککت فی قضاء بعد اخرجہ ابوداؤد والترمذی

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو یمن کا قاضی کرکے بھیجا اور میں کم عمر تھا (یعنے میں تجربہ کار نہ تھا جیسے بڈھے لوگ تجربہ کار ہوتے ہیں) میں فیصلہ کرنا نہ جانتا تھا۔ تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر خدا تیرے دل کو راہ دکھائیگا اور تیری زبان کو ثابت رکھیگا پھر جب مدعی اور مدعا علیہ دونوں تیرے آگے بیٹھیں تو حکم کیجو ایک جیسا جب تک کہ دوسرے کا کلام نہ سن لینا

جیسے تم نے پہلے کا کلام سنا تھا اس واسطے کہ یہ لائق تر ہے کہ تم کو صل بات ظاہر ہو علی نے کہا سو میں ہمیشہ قاضی رہا یا کہا کہ میں نے اس کے بعد کبھی فیصلے میں شک نہیں کیا ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں

۲۔ وَعَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ الْخَصْمَيْنِ يُقْعَدَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَاكِمِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ کیا ہے کہ مدعی اور مدعا علیہ دونوں حاکم کے آگے بیٹھائے جاویں ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

۳۔ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى ابْنِهٖ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ قَاضٍ بِسِجِسْتَانَ اَنْ لَّا تَحْكُمَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَاَنْتَ غَضْبَانُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحْكُمُ اَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے اپنے بیٹے کی طرف لکھا اور حالانکہ وہ سجستان میں حاکم تھا کہ غصے کی حالت میں دو مردوں کے درمیان فیصلہ نہ کرنا اس واسطے کہ میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ غصے کی حالت میں دو شخصوں کے درمیان کوئی فیصلہ نہ کرے پانچوں اسکے راوی ہیں

۴۔ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَلَمَّا اَدْبَرَا قَالَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ حَسْبِيَ اللّٰهُ نِعْمَ الْوَكِيْلُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَلُوْمُ عَلَى الْعَجْزِ وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ فَاِذَا غَلَبَكَ اَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عوف بن مالک رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو شخصوں کے درمیان حکم کیا پھر جب دونوں نے پیٹھ پھیری تو مدعا علیہ نے کہا کہ کافی ہے مجھ کو اللہ اور اچھا کارساز ہے (یعنے مدعی نے میرا مال ناحق لیا ہے) تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سقر اللہ ملامت کرتا ہے غفلت اور سستی پر لیکن اپنے اوپر لازم جان دانائی اور ہوشیاری کو یعنے تجھ کو لائق تھا کہ اپنے مقدمے میں ہوشیاری کرتا اور مدعی کے گواہ گذرنے سے پہلے اپنا ثبوت دیتا تو نے کیوں غفلت کی اس پر خدا راضی نہیں پھر جب تجھ پر کوئی بات غالب ہو یعنے اگر باوجود اس کے پھر بھی تجھ پر ڈگری ہو جائے تو کہہ مجھ کو اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے ابوداؤد اس کے راوی ہیں

۵۔ وَعَنْ عُمَرَ رض وَعَلِيٍّ وَغَيْرِهِمَا رض اَنَّهُمْ قَالُوْا يُقْضٰى الْقَاضِيْ وَالْحَاكِمُ فِي الْمَسْجِدِ فَاِذَا اُتِيَ عَلٰى حَدٍّ اُقِيْمَ خَارِجَ الْمَسْجِدِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ حضرت عمرؓ اور علی رض وغیرہ سے روایت ہے کہ قاضی اور حاکم کو مسجد میں کچہری کرنا جائز ہے پھر جب حد مارنے کی ضرورت پڑے تو مسجد سے باہر قائم کیجائے بخاری اسکے راوی ہیں

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ فِی کَیْفِیَّۃِ الْحُکْمِ

چھٹی فصل کیفیت حکم کے بیان میں

۱ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو یَرْفَعُہٗ اِلٰی مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ بَعَثَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَمَنِ قَالَ لَہٗ کَیْفَ تَقْضِیْ اِذَا عَرَضَ لَکَ قَضَاءٌ قَالَ اَقْضِیْ بِکِتَابِ اللّٰہِ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ قَالَ اَقْضِیْ بِسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِیْ سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ اَجْتَھِدُ بِرَاْیِیْ وَلَا اٰلُوْ قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صَدْرَہٗ وَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لِمَا یَرْضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اِلَّا اَنَّہٗ اَیْ کَاَنَّہٗ اَقْصَرُ ترجمہ حارث بن عمرو سے روایت ہے وہ اسکو مرفوع کرتا تھا طرف معاذ کی کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو یمن کیطرف بھیجا تو اس سے فرمایا کہ تو کس طرح مقدمات کا فیصلہ کریگا جبکہ کوئی مقدمہ تیرے سامنے پیش ہو کہا کہ میں قرآن کے موافق فیصلہ کرونگا فرمایا پھر اگر تو قرآن میں (اسکا حکم) نہ پاوے تو کیا کرے گا کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے موافق حکم کرونگا فرمایا پھر اگر تو رسول اللہ کی سنت میں بھی اسکا حکم نہ پاوے تو پھر کیا کرے گا سینے کہا کہ اپنی راے سے اجتہاد کروں گا اور میں کوشش میں قصور نہیں کرونگا۔ کہا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکے سینے میں ہاتھ مارا اور فرمایا کہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایلچی کو توفیق دی اسکی جس سے پیغمبر خدا راضی ہیں ابوداود اور ترمذی اسکے راوی ہیں لا آلو کے معنے ہیں میں قصور نہیں کرونگا۔

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جَلَبَۃَ خَصْمٍ بِبَابِ حُجْرَتِہٖ فَخَرَجَ اِلَیْھِمْ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّاِنَّہٗ یَاْتِیْنِی الْخَصْمُ وَلَعَلَّ بَعْضَھُمْ اَنْ یَّکُوْنَ اَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْسِبُ اَنَّہٗ صَادِقٌ فَاَقْضِیْ لَہٗ فَمَنْ قَضَیْتُ لَہٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا ھِیَ قِطْعَۃٌ مِّنَ النَّارِ فَلْیَحْمِلْھَا اَوْ لِیَذَرْھَا اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّلشَّیْخَیْنِ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّاِنَّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ وَلَعَلَّ بَعْضَکُمْ اَنْ یَّکُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِہٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِیْ لَہٗ بِنَحْوِ مَا اَسْمَعُ فَمَنْ قَضَیْتُ لَہٗ بِشَیْءٍ مِّنْ حَقِّ اَخِیْہِ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَہٗ قِطْعَۃً مِّنَ النَّارِ وَمَعْنٰی اَلْحَنَ بِحُجَّتِہٖ اَیْ اَفْوَہُ بِھَا مِنْہُ وَاَقْدَرُ عَلَیْھَا مِنَ اللَّحْنِ بِفَتْحِ الْحَاءِ وَھُوَ الْفِطْنَۃُ ترجمہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے حجرے کے دروازے پر جھگڑنے والوں کا شور غل سنا تو آپ انکی طرف نکلکر سو فرمایا کہ میں بھی تو آخر آدمی ہی ہوں اور البتہ میرے پاس مدعی اور مدعا علیہ آتے ہیں سو شاید بعضا شخص بعضے سے زیادہ گویا اور بطوطی ہوتا ہے تو میں گمان کرتا ہوں کہ وہ سچا ہے سو فیصلہ کر دیتا ہوں اسی کے حق میں سو دیہو کے سو جسکو میں کسی مسلمان کا حق دلادوں تو وہ اس کے حق میں دوزخ کا ٹکڑا

ہے چاہے اسکو اٹھا لیوے چاہے چھوڑ دیوے چھپیوں اسکے راوی ہیں اور شیخین کی ایک روایت میں ہے فرمایا کہ میں بھی آخر آدمی ہی ہوں اور البتہ تم میرے پاس جھگڑا فیصل کروانے آتے ہو اور شاید تم لوگوں میں بعضا آدمی زیادہ گو اور لبطوئی ہوتا ہے اپنی دلیل ملکیت کے بیان میں بہ نسبت دوسرے آدمی کے سو فیصلہ کر دیتا ہوں میں جیسا کہ اس سے سنتا ہوں سو میں جس شخص کو اس کے بھائی کے حق سے کچھ کاٹ کر دلادوں تو وہ شخص نہ لیوے بیگانے حق کو سوائے اس کے کچھ نہیں کہ میں اسکو دوزخ کا ٹکڑا دیتا ہوں اور الحن بحجتہ کے معنے ہیں کہ دوسرے سے دلیل میں مضبوط ہو اور اُس پر قادر ہو ماخوذ ہے لحن سے اور وہ دانائی اور فراست ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم اور قاضی کا حکم فقط ظاہر میں نافذ ہوتا ہے باطن میں نافذ نہیں ہوتا یعنے وہاں اس کے حق میں خدا کے نزدیک حلال نہیں ہوتا بلکہ حرام ہے اور اسکا انجام دوزخ ہے

۳۔ **وَعَنِ** الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ اَنَّهٗ اشْتَرٰى رَقِيْقًا مِّنَ الْخُمُسِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِعِشْرِيْنَ اَلْفًا فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْ ثَمَنِهِمْ فَقَالَ اِنَّمَا اَخَذْتُهُمْ بِعَشَرَةِ الْاٰفٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاخْتَرْ رَجُلًا يَكُوْنُ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكَ فَقَالَ اَلَا اَشْعَثُ كُنْ اَنْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ نَفْسِكَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَهُوَ مَا يَقُوْلُ رَبُّ السِّلْعَةِ اَوْ يَتَتَارَكَانِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاَخْرَجَ النَّسَائِيُّ مِنْهُ الْمُسْنَدَ فَقَطْ **ترجمہ** اشعث بن قیس سے روایت ہے کہ اس نے عبداللہ سے خمس کے غلام بیس ہزار کو خریدے تو عبداللہ نے اس سے انکا مول منگوا بھیجا تو اس نے کہا کہ میں نے انکو دس ہزار سے خریدا ہے عبداللہ نے کہا کہ تو اپنے اور میرے درمیان دو آدمی منصف پسند کرے تو اشعث نے کہا کہ تو خود ہی میرے اور اپنے نفس کے درمیان منصف بن تو عبداللہ نے کہا کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جب بائع اور مشتری اختلاف کریں اور ان کے درمیان کوئی گواہ نہ ہو تو معتبر وہ بات ہے جو بائع کہے یا دونوں چھوڑ دیں یعنے بیع کو ابوداؤد اس کے راوی ہیں اور نسائی نے فقط اسند روایت کی ہے **ف** یعنے پس جبکہ میں بائع ہوں تو اعتبار میرے قول کا ہوگا موافق اس حدیث کے نہ تیرے قول کا تو اب میں تجھ سے بیس ہزار لینے کا مستحق ہوں

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ فِي الدَّعَاوٰى وَالْبَيِّنَاتِ

ساتویں فصل دعووں اور گواہوں کے بیان میں

۱۔ **عَنِ** ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ مدعی پر ہیں اور قسم مدعا علیہ پر، ترمذی اسکے راوی ہیں

۲۔ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اَنَّ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا تَخْرُزَانِ فِيْ بَيْتٍ فَخَرَجَتْ اِحْدٰهُمَا

وَقَدْ اَنْفَدَ بَاشَفِيٍّ فِي كِفِّهَا فَادَّعَتْ عَلَى الْاُخْرٰى فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوٰهُمْ لَادَّعٰى رِجَالٌ دِمَاءَ قَوْمٍ وَاَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنَ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ ذَكِّرُوْهَا بِاللّٰهِ وَاقْرَءُوْا عَلَيْهَا اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا الْاٰيَةَ فَذَكَّرُوْهَا فَاعْتَرَفَتْ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ دو عورتیں ایک گھر میں رہتی تھیں سو ان میں سے ایک باہر آئی اور حالانکہ اسکی ہتھیلی میں سوئی چبھی ہوئی تھی اس نے دوسری پر دعوی کیا تو یہ قضیہ ابن عباس کیطرف اٹھایا گیا تو کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بدون گواہ کے صرف دعوی پر لوگوں کو دلایا جاوے تو البتہ بعضے لوگ مردوں کے خونوں اور مالوں کا ناحق دعوی کریں ولیکن گواہ مدعی پر ہیں اور قسم منکر یعنے مدعا علیہ پر اس عورت کو اللہ تعالے سے ڈراؤ اور اس پر یہ آیت پڑھو کہ تحقیق جو لوگ اللہ کو۔ درمیان دیکر جھوٹی قسمیں کھا کر تھوڑا سا مال دنیا لیتے ہیں ان کو آخرت میں کچھ حصہ نہیں الآیہ لوگوں نے اسکو اللہ سے ڈرایا تو اس نے مان لیا پانچوں اس کے راوی ہیں اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

۳۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِيَمِيْنٍ وَشَاهِدٍ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدعی کی قسم اور ایک گواہ سے فیصلہ کیا ہے مسلم اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

۴۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ ابْنَيْ صُهَيْبٍ اِدَّعَوْا عِنْدَ مَرْوَانَ بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً اَعْطَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صُهَيْبًا رض فَقَالَ مَرْوَانُ مَنْ يَشْهَدُ لَكُمْ بِذٰلِكَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رض فَدَعَاهُ فَشَهِدَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى صُهَيْبًا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً فَقَضٰى مَرْوَانُ بِشَهَادَتِهٖ لَهُمَا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ صہیب کے دو بیٹوں نے مروان کے پاس دو گھر اور ایک حجرے کا دعوی کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صہیب رض کو دیے تھے اور مروان نے کہا کہ تمہارا گواہ کون ہے انہوں نے کہا کہ ابن عمر رض ہے مروان نے ابن عمر رض کو بلایا انہوں نے گواہی دی کہ بیشک حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صہیب رض کو دو گھر اور ایک حجرہ عطا کیا تھا تو مروان نے ابن عمر رض کی گواہی سے ان کے حق میں فیصلہ کیا۔ بخاری اسکے راوی ہیں

۵۔ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ رَجُلَيْنِ اِدَّعَيَا بَعِيْرًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شَاهِدَيْنِ فَقَسَمَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو مردوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کے زمانہ میں ایک اونٹ کا دعوی تو دونوں میں سے ہر ایک نے دو گواہ پیش کئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو دونوں کے درمیان نصف نصف کر دیا ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں

۶۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ عَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی قَوْمٍ الْیَمِیْنَ فَسَارَعُوْا اِلَیْهَا فَاَمَرَ اَنْ یُّسْهَمَ بَیْنَهُمْ فِی الْیَمِیْنِ اَیُّهُمْ یَحْلِفُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ لوگوں کو قسم کھانے کے واسطے کہا تو سب نے قسم کھانے کے واسطے جلدی کی یعنے سب قسم کھانے پر تیار ہوئے آپ نے حکم کیا کہ ان کے درمیان قرعہ ڈالا جاوے کہ کون قسم کھاوے بخاری اور ابوداؤد اس کے راوی ہیں

۷۔ وَعَنْ اَبِیْ عُطْفَانَ بْنِ طَرِیْفٍ قَالَ اخْتَصَمَ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَابْنُ مُطِیْعٍ اِلٰی مَرْوَانَ فِیْ دَارٍ كَانَتْ بَیْنَهُمَا فَقَضٰی مَرْوَانُ عَلٰی زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ بِالْیَمِیْنِ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ زَیْدٌ اَحْلِفُ لَهٗ مَكَانِیْ هٰذَا فَقَالَ مَرْوَانُ لَا اِلَّا عِنْدَ مَقَاطِعِ الْحُقُوْقِ فَجَعَلَ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ رض یَحْلِفُ اَنَّ حَقَّهٗ لَحَقٌّ وَاَبٰی اَنْ یَّحْلِفَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَجَعَلَ مَرْوَانُ یَعْجَبُ مِنْ ذٰلِكَ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ

ترجمہ ابوعطفان بن طریف سے روایت ہے کہ زید بن ثابت اور ابن مطیع اپنے ایک مشترک گھر میں جھگڑتے ہوئے مروان کے پاس گئے تو مروان نے زید بن ثابت پر حکم کیا کہ منبر (نبوی) پر قسم کھاوے زید نے کہا کہ میں اسی جگہ اس کے واسطے قسم کھاتا ہوں مروان نے کہا کہ نہیں مگر نزدیک جگہ جدا کرنے حقوق کے یعنے منبر پر تو زید نے قسم کھائی کہ مقرر اسکا حق بیچ ہے اور منبر پر قسم کھانے سے انکار کیا تو مروان اس سے خوش ہونے لگا مالک اس کے راوی ہیں

صُوْرَةُ الْیَمِیْنِ

صورت قسم کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ حَنَّفَهٗ اِحْلِفْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مَا لَهٗ عِنْدَكَ شَیْءٌ لِلْمُدَّعِیْ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد سے فرمایا جس نے قسم کا ارادہ کیا تھا کہ اس طرح قسم کھا میں قسم کھاتا ہوں اس اللہ کی جسکے سوا کوئی لائق بندگی کے نہیں کہ اس کی کوئی چیز تیرے پاس نہیں یعنے مدعی کی ابوداؤد اس کے راوی ہیں

اَلْفَصْلُ الثَّامِنُ فِی الْعَدَالَةِ وَالشَّهَادَةِ

آٹھویں فصل عدالت اور گواہی کے بیان میں

۱۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ لَا یَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَّلَا خَائِنَةٍ وَّلَا زَانٍ وَّلَا زَانِیَةٍ وَّلَا ذِیْ غِمْرٍ عَلٰی اَخِیْهِ اَخْرَجَهٗ

اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ عَنْ عَائِشَةَ بَعْدَ قَوْلِهٖ خَائِنَةٍ وَلَا مَجْلُوْدٍ حَدًّا وَلَا مَجْرُوْبٍ شَهَادَةً وَلَا الْقَانِعِ لِاَهْلِ الْبَيْتِ وَلَا ظَنِيْنٍ فِيْ وَلَاءٍ وَلَا قَرَابَةٍ قَالَ اَلْفَرَارُ اَلْقَانِعُ اَلتَّابِعُ وَالْمُرَادُ بِالْخَائِنِ الْخِيَانَةُ فِي الدِّيْنِ وَالْمَالِ وَالْاَمَانَةِ فَاِنَّ مَنْ ضَيَّعَ شَيْئًا مِّنْ اَوَامِرِ اللّٰهِ اَوْ رَكِبَ شَيْئًا مِّنْ مَّنْهِيَّاتِهٖ لَا يَكُوْنُ عَدْلًا وَالْقَانِعُ مِثْلُ الْاَجِيْرِ وَالْوَكِيْلِ تُرَدُّ شَهَادَتُهٗ لِلتُّهْمَةِ فِيْ جَرِّ النَّفْعِ اِلٰى نَفْسِهٖ لِاَنَّ التَّابِعَ لِاَهْلِ الْبَيْتِ يَنْتَفِعُ بِمَا يَصِيْرُ اِلَيْهِمْ ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ اس نے اپنے باپ اس نے اپنے دادا سے روایت کی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ خیانت کرنے والے مرد کی گواہی جائز ہے اور نہ خیانت کرنے والی عورت کی اور نہ حرامکار مرد کی اور نہ حرامکار عورت کی اور نہ کینہ رکھنے والے کی اپنے بھائی پر ابوداؤد اس کے راوی ہیں اور ترمذی کی روایت میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بعد قول اسکے کہ نہ خائن عورت کی یہ ہے اور نہ اسکی جو حد میں کوڑے مارا گیا ہو اور نہ اسکی جو گواہی میں آزمایا گیا ہو یعنے گواہی کو پیشہ ٹھیرایا ہو اور نہ تابعدار کی واسطے گھر والوں کے اور نہ اس کی جو ولا اور قرابت میں متہم ہو یعنے غیر کو اپنا مالک یا باپ ٹھیرادے کہا قاری نے کہ قانع تابعدار کو کہتے ہیں اور مراد ساتھ خائن کے خیانت دین اور مال اور امانت میں ہے اس واسطے کہ جو خدا کے حکموں میں سے کسی چیز کو ضائع کرے یا اس کی منع کی چیزوں سے کسی چیز کو لاوے تو وہ عادل نہیں ہے یعنے بلکہ وہ فاسق ہے اور قانع کے معنے ہیں تابع جیسے مزدور اور وکیل اس کی گواہی اس واسطے جائز نہیں کہ وہ متہم ہے اس بات میں کہ اپنی ذات کے لیئے نفع حاصل کرے سو اسطے کہ جو گھر والوں کا تابع ہو وہ فائدہ پاتا ہے اس چیز سے جو انکی طرف پھرے

۲ - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلٰى اَدِيْ قَرْيَةٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاِنَّمَا كُرِهَ شَهَادَةُ الْبَدَوِيِّ لِمَا فِيْهِ مِنَ الْجَفَاءِ فِي الدِّيْنِ وَالْجَهَالَةِ بِاَحْكَامِ الشَّرِيْعَةِ وَلِعَدَمِ ضَبْطِهِ الشَّهَادَةَ فِي الْغَالِبِ عَلٰى وَجْهِهَا لِقِلَّةِ مَعْرِفَتِهٖ لِشُرُوْطِهَا وَاِلَيْهِ ذَهَبَ مَالِكٌ وَالنَّاسُ عَلٰى خِلَافِهٖ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنگلی آدمی کی گواہی گاؤں والے پر درست نہیں ابوداود اس کے راوی ہیں اور جنگلی کی گواہی اس واسطے مکروہ ہے کہ دین میں جاہل اور بے علم ہوتے ہیں اور احکام شریعت سے ناواقف ہوتے ہیں اور اکثر اوقات گواہی کو کما حقہ یاد نہیں رکھتے اس واسطے کہ ان کو گواہی کے شرائط کی پہچان کم ہوتی ہے۔ اور یہی مذہب ہے امام مالک کا۔ اور لوگ انکے مخالف ہیں

۵ - وَعَنْ اَيْمَنَ بْنِ حُزَيْمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ اِشْرَاكًا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَرَءَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اِلَّا اَنَّ اَبَادَاوٗدَ قَالَ عَنْ حُزَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ وَحُزَيْمٌ صَحَابِيٌّ وَاَمَّا اِبْنُهٗ اَيْمَنُ فَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا نَعْرِفُ لَهٗ سَمَاعًا مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ایمن بن حزیم سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹی گواہی شرک کے برابر کی گئی ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی کہ بچو تم بتوں کی گندگی سے اور بچو جھوٹی گواہی سے

ابوداود اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ لیکن ابوداود نے خزیمہ بن فاتک سے کہا ہے اور خزیمہ صحابی ہے اور حوامین کا بیٹا ہے سو ترمذی نے کہا کہ میں اسکا سماع حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں پہچانتا ہوں

۶۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَآءِ الَّذِيْ يَاْتِيْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّسْاَلَهَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَمَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ قَالَ مَالِكٌ هُوَ الَّذِيْ يُخْبِرُ بِالشَّهَادَةِ الَّتِيْ لَا يَعْلَمُ بِهَا الَّذِيْ هِيَ لَهٗ فَيَاْتِيْ بِهَا اَمَامَ الْحَاكِمِ فَيَقْضِيْ لَهٗ بِهَا ترجمہ زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا نہ بتلاؤں میں تم کو بہتر گواہ وہ ہے جو گواہی پوچھنے سے پہلے گواہی دے مسلم و مالک و ابوداود اور ترمذی اس کے راوی ہیں کہا مالک نے وہ شخص وہ ہے جسکی گواہی مالک کو معلوم نہ ہو اور وہ اسکو آکر خبر دے کہ میرے پاس تیری گواہی ہے یہ حاکم کے پاس جاکر اس کے لئے گواہی دے اور حاکم اسکی گواہی سے اس کے حق میں ڈگری کرے

۷۔ وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِبْتَاعَ فَرَسًا مِّنْ اَعْرَابِيٍّ فَاسْتَتْبَعَهٗ اِلٰى مَنْزِلِهٖ لِيَقْضِيَهُ ثَمَنَهٗ فَاَسْرَعَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبْطَاَ الْاَعْرَابِيُّ وَطَفِقَ رِجَالٌ يَعْتَرِضُوْنَ الْاَعْرَابِيَّ يُسَاوِمُوْنَهٗ بِالْفَرَسِ وَلَا يَشْعُرُوْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدِ ابْتَاعَهٗ فَنَادَى الْاَعْرَابِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ مُبْتَاعًا هٰذَا الْفَرَسَ وَاِلَّا بِعْتُهٗ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حِيْنَ سَمِعَ نِدَآءَ الْاَعْرَابِيِّ فَقَالَ اَوَلَيْسَ قَدِ ابْتَعْتُهٗ مِنْكَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا بِعْتُكَهٗ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَلْ قَدِ ابْتَعْتُهٗ مِنْكَ فَطَفِقَ الْاَعْرَابِيُّ يَقُوْلُ هَلُمَّ شَاهِدًا يَشْهَدُ اَنَّكَ بَايَعْتَنِيْ فَقَالَ خُزَيْمَةُ اَنَا اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَايَعْتَهٗ فَاَقْبَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى خُزَيْمَةَ فَقَالَ بِمَ تَشْهَدُ قَالَ بِتَصْدِيْقِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَجَعَلَ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ اَهْدَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ كَفٰى بِكَ جَهْلًا اَنْ لَّا تَعْرِفَ نَبِيَّكَ صَدَقَ اللّٰهِ الْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَاَجْدَرُ اَنْ لَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ فَاعْتَرَفَ الْاَعْرَابِيُّ بِالْبَيْعِ ترجمہ خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک گنوار سے گھوڑا خریدا اور اسکو اپنے ساتھ گھر میں لے گئے تاکہ اسکو مول ادا کریں سو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے بڑھے اور گنوار نے دیر کی یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیچھے رہ گیا اور کچھ مرد گذارے سامنے ہوکر گھوڑے کا مول چکانے لگے اور نہ جانتے تھے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو خرید لیا ہے تو گنوار نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکارا کہ اگر تم اس گھوڑے کو خریدتے ہو تو فبہا نہیں تو میں اسکو بیچ ڈالتا ہوں یہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گنوار کی پکار سنی تو ٹھیر گئے سو فرمایا کیا میں نے تجھ سے گھوڑا مول نہیں لیا گنوار نے کہا قسم ہے اللہ کی میں نے اسکو تیرے ہاتھ نہیں بیچا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بلکہ میں نے اسکو تجھ سے خرید لیا ہے گنوار کہنے لگا کہ اپنا گواہ

للا خزیمہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک تو نے گھوڑا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ بیچا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خزیمہ پر متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تم کیوں گواہی دیتے ہو یعنے تم تو گھوڑا مول لینے کے وقت وہاں موجود نہ تھے خزیمہ نے کہا یا رسول اللہ میں آپ کو سچا جانتا ہوں تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خزیمہ کی گواہی دو مردوں کے برابر ٹھیرائی ابوداود اور نسائی اسکے راوی ہیں اور زیادہ کیا ہے زرین نے کہ گنوار نے کہا کہ کیا یہی پیغمبر ہیں (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تجھ کو یہی جہالت کافی ہے کہ تو اپنے پیغمبر کو نہیں پہچانتا اللہ تعالے نے سچ فرمایا کہ گنوار لوگ سخت تر کفر اور نفاق میں اس قابل ہیں کہ نہ پہچانے حدیں قرآن کی جو خدا تعالے نے اپنے رسول پر اتاریں پھر گنوار نے بیع کا اقرار کر لیا

شَهَادَةُ اَهْلِ الْكِتَابِ

اہل کتاب کی گواہی کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ كَيْفَ تَسْاَلُوْنَ اَهْلَ الْكِتَابِ وَ كِتَابُكُمُ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلٰى نَبِيِّكُمْ اَحْدَثُ الْكُتُبِ بِاللّٰهِ تَقْرَءُوْنَهٗ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللّٰهُ اَنَّ اَهْلَ الْكِتَابِ بَدَّلُوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَغَيَّرُوْهُ وَكَتَبُوْا بِاَيْدِيْهِمُ الْكِتَابَ وَقَالُوْا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا اَلَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ مِنْ مَسْاَلَتِهِمْ وَلَا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا قَطُّ يَسْاَلُكُمْ عَنِ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلَيْكُمْ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ اے گروہ مسلمانوں کے تم اہل کتاب یعنے یہود و نصاری سے کیوں پوچھتے ہو اور حالانکہ تمہاری کتاب جو تمہارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اتاری گئی خدا کی طرف سے تازہ اتری ہے تم اسکو پڑھتے ہو اس حال میں کہ خالص ہے اس میں کچھ ملاوٹ نہیں ہوئی بلکہ اللہ نے تم سے بیان کر دیا ہے کہ اہل کتاب نے خدا کی کتاب کو بدلا ڈالا اور متغیر کر دیا اور اپنے ہاتھوں سے کتاب لکھی اور کہا کہ یہ خدا کی طرف سے ہے تاکہ اس کے بدلے تھوڑا مول دنیا کا لیویں کیا جو علم تم کو ملا ہے وہ تم کو ان کے سوال سے منع نہیں کرتا اور قسم ہے اللہ کی کہ ہم نے ان میں سے بھی کوئی مرد نہیں دیکھا کہ تم سے پوچھتا ہو جو تمہر اتارا گیا بخاری اسکے راوی ہیں

۲۔ وَعَنِ الشَّعْبِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ وَلَمْ يَجِدْ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يُشْهِدُ عَلٰى وَصِيَّتِهٖ فَاَشْهَدَ رَجُلَيْنِ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ عَلٰى وَصِيَّتِهٖ فَقَدِمَا الْكُوْفَةَ فَاَتَيَا اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ فَاَخْبَرَهٗ وَقَدَّمَا بِتَرِكَتِهٖ وَوَصِيَّتِهٖ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى هٰذَا اَمْرٌ لَمْ يَكُنْ بَعْدَ الَّذِيْ كَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَحْلَفَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ بِاللّٰهِ اِنَّهُمَا مَا خَانَا وَلَا كَذَبَا وَلَا بَدَّلَا وَكَتَمَا وَغَيَّرَا وَاَنَّهَا لَوَصِيَّةُ الرَّجُلِ وَتَرِكَتُهٗ فَاَمْضٰى شَهَادَتَهُمَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ شعبی سے روایت ہے کہ مسلمان مرد کو (جبکہ) موت حاضر ہوئی اور اس نے کسی مسلمان کو نہ پایا جو اسکی وصیت پر گواہ ہو تو اس نے اہل کتاب کے دو مردوں کو اپنی وصیت

پر گواہ کیا۔ پھر دونوں کوفے میں آئے اور ابو موسیٰ اشعری کے پاس حاضر ہوئے سو دونوں نے ان کو خبر دی اور اسکا ترکہ اور وصیت لائے تو ابو موسیٰ نے کہا یہ ایسا مقدمہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے بعد نہیں واقعہ ہوا تو ابو موسیٰ نے ان سے عصر کے بعد اللہ کی قسم لی یہ کہ دونوں نے خیانت نہیں کی اور نہ جھوٹ بولا اور نہ کچھ بدلا یا اور نہ کچھ چھپایا اور نہ کچھ تغیر کیا اور مقرر یہی اس مرد کی وصیت ہے اور یہی اسکا ترکہ ہے تو ابو موسیٰ نے ان کی گواہی جائز رکھی ابو داود اسکے راوی ہیں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل کتاب کی گواہی جائز ہے جبکہ اس طرح سے لیجاوے جو کہ اس حدیث میں مذکور ہے

اَلْفَصْلُ التَّاسِعُ فِی الْحَبْسِ وَ الْمُلَازَمَةِ

نویں فصل قید کرنے اور ساتھ رہنے کے بیان میں

۱۔ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِیْ تُهْمَةٍ ثُمَّ خَلّٰى سَبِيْلَهٗ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ بہز بن حکیم سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے روایت کی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کو تہمت میں قید کیا پھر چھوڑ دیا اصحاب سنن اسکے راوی ہیں

۲۔ وَعَنْهُ اَيْضًا عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ اَخَاهُ اَوْ عَمَّهٗ قَامَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِمَا اُخِذْتُ وَاَنَا عَرَضٌ عَنْهُ ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَلُّوْا عَنْ جَارِهٖ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہ اسکا بھائی یا چچا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف اٹھا اور حالانکہ آپ خطبہ پڑھ رہے تھے سو اس نے کہا کہ میرے ہمسائے کیوں قید کیئے گئے آپ نے اس سے منہ پھیرا پھر اس نے کچھ ذکر کیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسکے ہمسایوں کو اس کے لیئے چھوڑ دو ابو داود اسکے راوی ہیں

اَلْفَصْلُ الْعَاشِرُ فِیْ قَضَايَا حَكَمَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دسویں فصل ان مقدموں کے بیان میں جنمیں خود حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا ہو

۱۔ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَاصَمَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ الزُّبَيْرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِیْ يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اِسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِیُّ وَقَالَ اِنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اِسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِیْ ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ الْاٰيَةَ اَخْرَجَهُ

الْحَرَّةُ الْاَرْضُ ذَاتُ الْحِجَارَةِ السُّوْدِ وَالشَّرَاجُ جَمْعُ شَرْجَةٍ وَهُوَ مَسِيْلُ الْمَاءِ مِنَ الْجَبَلِ اِلَى السَّهْلِ وَ الْجُدُرُ وَالْجِدَارُ الْحَائِطُ وَقِيْلَ الْجُدُرُ اَصْلُ الْجِدَارِ وَيُرْوٰى بِالذَّالِ الْمُهْمَلَةِ وَالْمُعْجَمَةِ وَهُوَ مُبْلَغُ تَمَامِ الشُّرْبِ ترجمہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری مرد زبیر رضؓ سے جھگڑتا ہوا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا پتھریلی زمین کی نالی میں جس میں تم کھجور کے درختوں کو پانی پلاتے ہو تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے زبیر رضؓ تو اپنے کھیت کو پانی پلا لے پھر پانی کو اپنے ہمسائے کیطرف چھوڑ دے تو انصاری نے غصے سے کہا کہ ابن زبیر آپ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں آپ ان کی خاطر داری کرتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غصہ آیا آپ کے چہرے کا رنگ سرخ ہوا پھر فرمایا کہ اے زبیر اپنا کھیت سینچ لے پھر روک رکھ پانی کو یہانتک کہ کھیت کی منڈیروں پر پانی چڑھ جائے یعنے لبولب ہو جائے تو زبیر رضؓ نے کہا قسم ہے اللہ کی البتہ میں گمان کرتا ہوں کہ یہ آیت اسی واقعہ میں اتری پس قسم ہے تیرے رب کی ان کا ایمان نہیں جب تک کہ تجھ کو اپنے جھگڑوں کے درمیان منصف نہ ٹھہرائیں پانچوں اسکے راوی ہیں حرہ کالی پتھر والی زمین کو کہتے ہیں اور شراج جمع ہے شرجہ کی اور وہ پانی بہنے کی راہ ہے پہاڑ سے طرف نرم زمین کی اور جدر اور جدار دیوار کو کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ جدر دیوار کی جڑ کو کہتے ہیں اور وہ دال مہملہ اور معجمہ سے بھی مروی ہے اور وہ نہایت اس جگہ کی ہے جہاں تک پانی پہونچ سکے۔

۲۔ وَعَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَبِيْ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ سَيْلِ مَهْزُوْرٍ وَمُذَيْنِيْبٍ الَّذِيْ يَقْتَسِمُوْنَ مَاءَهٗ فَقَضٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمَاءَ اِلَى الْكَعْبَيْنِ لَا يَحْبِسُ الْاَعْلٰى عَنِ الْاَسْفَلِ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُوْدَاوٗدَ مُذَيْنِيْبَ وَمَهْزُوْرٌ بِتَقْدِيْمِ الزَّاءِ وَادِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ وَالْحِجَازِ وَبِتَقْدِيْمِ الزَّاءِ عَلَى الرَّاءِ مَوْضِعُ سُوْقِ الْمَدِيْنَةِ وَمُذَيْنِيْبٌ اِسْمُ مَوْضِعٍ بِالْمَدِيْنَةِ ترجمہ ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا مہزور اور مذینیب کے سیل میں جسکا پانی بانٹتے ہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا کہ قریب زمین والا دور والے سے ٹخنوں تک روکے ابوداود اور مالک اس کے راوی ہیں اور نہیں ذکر کیا ابوداود نے مذینیب کو اور مہزور ساتھ تقدیم زاء کے راء پر بنی قریظہ اور حجاز کے نالے کا نام ہے اور ساتھ تقدیم راء کے زاء پر مدینے میں بازار کی جگہ ہے اور مذینیب ایک جگہ کا نام ہے مدینے میں

۳۔ وَعَنْ حَرَامِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ اَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطَ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَاَفْسَدَتْ فِيْهِ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ عَلٰى اَهْلِ الْاَمْوَالِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَعَلٰى اَهْلِ الْمَوَاشِيْ حِفْظَهَا بِاللَّيْلِ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ حرام بن سعید بن محیصہ سے روایت ہے کہ براء بن عازب کی اونٹنی ایک انصاری مرد کے باغ میں داخل ہوئی اور اسکو خراب کر ڈالا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ دن کو مال کی نگہبانی مال والوں پر واجب ہے اور رات کو مواشی کی نگہبانی مواشی

والوں پر لازم ہے مالک اور ابو داؤد اس کے راوی ہیں

۴۔ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَرَعَ فِيْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهٗ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَلَهٗ نَفَقَتُهٗ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی قوم کی زمین میں بدون اذن کے کھیتی کرے تو اس کے واسطے زراعت سے کچھ چیز نہیں اور اسکو اپنا خرچ ملیگا ترمذی اسکے راوی ہیں

۵۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اخْتَصَمَ رَجُلَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ حَرِيْمِ نَخْلٍ فَاَمَرَ بِهَا فَذُرِعَتْ فَوُجِدَتْ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ اَوْ خَمْسَةَ اَذْرُعٍ فَقَضٰى بِذٰلِكَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو مرد کھجور کے گرد کی زمین سے جھگڑتے ہوئے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا وہ ناپی گئی تو وہ سات ہاتھ یا پانچ ہاتھ پائی گئی تو آپ نے اس پر فیصلہ کر دیا ابو داؤد اس کے راوی ہیں

كِتَابُ الْقَتْلِ وَفِيْهِ اَرْبَعَةُ فُصُوْلٍ

کتاب ہے قتل کے بیان میں اور اس میں چار فصل ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِي النَّهْيِ عَنْهُ

پہلی فصل قتل سے منع کرنے کے بیان میں

۱۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ فِيْ فُسْحَةٍ مِّنْ دِيْنِهٖ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ مِنْ وَرْطَاتِ الْاُمُوْرِ الَّتِيْ لَا مَخْرَجَ لِمَنْ اَوْقَعَ نَفْسَهٗ فِيْهَا سَفْكَ الدَّمِ الْحَرَامِ بِغَيْرِ حِلِّهٖ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالْوَرْطَاتُ جَمْعُ وَرْطَةٍ وَهِيَ الْهَلَاكُ ترجمہ سعید بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ مرد اپنے دین کی راہ سے امن امان میں ہے جب تک کہ ناحق خون نہ کیا ہو کہا راوی نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہلاکی کے کاموں سے جن سے نکلنے کی کوئی راہ نہیں اس کو جو اپنے تئیں ان میں ڈالے حرام لہو کا بہانا ہے بغیر حلال ہونے کے یعنے ناحق خون کرنا بخاری اس کے راوی ہیں اور ورطات جمع ورطہ کی ہے اس کے معنے میں ہلاک کرنا۔ ف معلوم ہوا کہ بعد شرک کے نہایت سخت گناہ خون ناحق ہے جس سے زمین میں تنگی ہو جاتی ہے مسلمانوں کو لازم ہے کہ اور گناہوں سے اسکا زیادہ خیال رکھیں

۲۔ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّغْفِرَهٗ اِلَّا الرَّجُلَ

یَقْتُلُ الْمُؤْمِنَ مُتَعَمِّدًا اَوِ الرَّجُلُ یَمُوْتُ کَافِرًا اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ ترجمہ معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر گناہ کو بخشدیگا مگر اس مرد کا گناہ جو جان بوجھکر مسلمان کو مار ڈالے یا وہ مرد جو کافر ہو کر مرے نسائی اسکے راوی ہیں۔

۳۔ وَعَنْ بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَتْلُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْیَا اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ ترجمہ بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایماندار کا قتل کرنا خدا کے نزدیک دنیا کے دور ہو جانے سے بڑا ہے نسائی اسکے راوی ہیں یعنے دنیا کا دور ہو جانا خدا کے نزدیک آسان تر ہے اس سے کہ کسی ایمان دار کو ناحق قتل کیا جاوے

۴۔ وَعَنْ اَبِی الْحَکَمِ الْبَجَلِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ وَاَبَا سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یَذْکُرَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَوْ اَنَّ اَھْلَ السَّمَاءِ وَاَھْلَ الْاَرْضِ اشْتَرَکُوْا فِیْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَکَبَّھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی النَّارِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوالحکم بجلی سے روایت ہے کہ میںنے ابوہریرہ رض اور ابوسعید رض سے سُنا کہ ذکر کرتے تھے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر آسمان اور زمین والے کسی مومن کے خون کرنے میں شریک ہوں تو خدا تعالیٰ سب کو اوندھا کر کے دوزخ میں ڈالے گا ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۵۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِیْمَانُ قَیَّدَ الْفَتْکَ لَا یَفْتِکُ مُؤْمِنٌ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَمَعْنَاہُ اَنَّ الْاِیْمَانَ یَمْنَعُ الْمُؤْمِنَ اَنْ یَّقْتُلَ بِاَحَدٍ وَیَحْمِیْہِ اَنْ یَّفْتِکَ بِہٖ فَکَاَنَّہٗ قَدْ قَیَّدَ الْفَاتِکَ وَمَنَعَہٗ مِنَ السَّعْیِ فَھُوَ اَلَہٗ قَیْدٌ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان منع کرتا ہے قتل کو نہ قتل کرے مومن کسیکو حالت غفلت میں ابوداود اسکے راوی ہیں اور اسکا مطلب یہ ہے کہ ایمان مومن کو منع کرتا ہے اور نگاہ رکھتا ہے اس سے کہ کسی کو قتل کرے گویا کہ کہا کہ قید کیا ہے اس نے فاتک کو اور منع کیا ہے اسکو کوشش سے پس ایمان کے واسطے قید ہے ف فتک یہ ہے کہ کسی کو حالت غفلت میں قتل کرے یعنے مومن کو ایمان مانع ہے کہ کسی کو بے خبر قتل نہ کرے یہانتک کہ اسکا ایمان دریافت کرے کہ مسلمان ہے یا کافر ہے

۶۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا اِلَّا کَانَ عَلٰی ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ کِفْلٌ مِنْ دَمِھَا لِاَنَّہٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ الْکِفْلُ الْحَظُّ وَالنَّصِیْبُ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسی جان نہیں جو ظلم سے قتل کیجاوے مگر کہ آدم کے پہلے بیٹے یعنے قابیل پر اسکے خون کا حصہ پڑتا ہے یعنے وہ بھی گناہ میں شریک ہوتا ہے اسواسطے کہ پہلے پہل خون

کرنے کی راہ اسی نے نکالی ابوداؤد کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں کفل کے معنے ہیں حظ اور حصہ

۷۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيْءُ الرَّجُلُ اٰخِذًا بِيَدِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ هٰذَا قَتَلَنِيْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِمَ قَتَلْتَهٗ فَيَقُوْلُ لِتَكُوْنَ الْعِزَّةُ لَكَ فَيَقُوْلُ فَإِنَّهَا لِيْ وَيَجِيْءُ الرَّجُلُ اٰخِذًا بِيَدِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ هٰذَا قَتَلَنِيْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِمَ قَتَلْتَهٗ فَيَقُوْلُ لِتَكُوْنَ الْعِزَّةُ لِفُلَانٍ فَيَقُوْلُ إِنَّهَا لَيْسَتْ لِفُلَانٍ فَيَبُوْءُ بِإِثْمِهٖ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں ایک مرد دوسرے کا ہاتھ پکڑے آئیگا سو کہے گا اے میرے رب اس نے مجھ کو قتل کیا تھا تو اللہ تعالے فرماویگا کہ تو نے اس کو قتل کیوں کیا وہ کہے گا کہ تیری عزت کے لیے (یعنے حکم کے موافق قتل کیا تھا) پھر فرماوے گا اللہ تعالی یہ میرے لیئے ہے اور آئے گا ایک اور آدمی اس نے دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوگا اور کہے گا اے اللہ اس نے مجھ کو قتل کیا تھا پھر فرمائے گا اللہ تعالے اسکو تو نے کیوں قتل کیا وہ کہے گا کہ فلانے کی عزت کے لیئے پس فرماوے گا کہ وہ عزت فلانے کے واسطے نہیں تو وہ پھرے گا اسکا گناہ لے کر نسائی اسکے راوی ہیں

۸۔ وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ إِنْ لَّاقَيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ إِحْدٰى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّيْ بِشَجَرَةٍ فَقَالَ اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ اَاَقْتُلُهٗ بَعْدَ اَنْ قَالَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهٗ قَطَعَ إِحْدٰى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهٗ فَإِنَّهٗ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهٗ وَاَنْتَ بِمَنْزِلَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِيْ قَالَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَلَاذَ اِلَى الْتَجَاَ وَاحْتَمٰى وَقَوْلُهٗ فَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهٖ فِيْ اِبَاحَةِ الدَّمِ لِاَنَّ الْكَافِرَ قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمَ مُبَاحُ الدَّمِ فَإِذَا اَسْلَمَ فَقَتَلَهٗ اَحَدٌ فَإِنَّ قَاتِلَهٗ مُبَاحُ الدَّمِ بِحَقِّ الْقِصَاصِ ترجمہ مقداد بن اسود رض سے روایت ہے اس نے کہا یا رسول اللہ بھلا بتلایئے تو کہ اگر میں کافروں سے کسی مرد کو ملوں یعنے جنگ جہاد میں میرا اسکا مقابلہ ہو پھر ہم آپس میں لڑیں اور وہ تلوار سے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالے پھر مجھ سے ایک درخت کی پناہ پکڑے اور کہے کہ میں اللہ کا اسلام لایا یعنے کلمہ پڑھے تو کیا میں اسکو قتل کردوں بعد اسکے کلمہ پڑھنے کے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مت مار اس کو جواب مسلمان ہوگیا تو اس نے کہا کہ یا رسول اللہ پہلے اس نے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا پھر کلمہ کہا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک مت مار اسکو اگر تو اسکو مارے گا تو وہ تیرے مارنے سے پہلے تیرے برابر مسلمان ہوگیا ہے۔ اور تو پہلی منزل واجب القتل ہوجائے گا جیسے وہ کافر تھا کلمہ پڑھنے سے پہلے شیخین اور ابوداؤد اس کے راوی ہیں لاذ کے معنے ہیں اس نے التجا کی اور حفاظت میں ہوا اور فرمایا کہ تو بجائے اسکے ہے یعنے تیرا خون کرنا مباح ہوجائیگا اسواسطے کہ کافر اسلام لانے سے پہلے مباح القتل ہوتا ہے پھر اگر وہ مسلمان ہوجائے اور کوئی اسکو مار ڈالے

فَلِوَلِيِّهٖ اَنْ يَّخْتَارَ اِحْدٰى ثَلٰثٍ اِمَّا اَنْ يَّقْتُصَّ وَاِمَّا اَنْ يَّعْفُوَ وَاِمَّا اَنْ يَّاْخُذَ الدِّيَةَ فَاِنْ اَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ ثُمَّ قَتَلَ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** ابوشریح سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو جان بوجھکر قتل کیا جائے تو اسکے ولی کو جائز ہے کہ تین باتوں میں سے جو بات چاہے اختیار کرلے یا تو خون کے بدلے خون لیوے یا معاف کردیوے یا قاتل سے خون بہا لیوے پھر اگر چوتھی بات چاہے تو اسکا ہاتھ پکڑ لو پھر یہ آیت پڑھی اور جو اس کے بعد تعدی کرے تو اس کے واسطے عذاب ہے دردناک ابوداود اس کے راوی ہیں

۲- **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ رَجُلًا مُؤْمِنًا فَهُوَ قَوَدٌ بِهٖ فَمَنْ حَالَ دُوْنَهٗ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهٗ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا اَخْرَجَهٗ رَزِيْنٌ الصَّرْفُ النَّفْلُ وَالْعَدْلُ الْفَرْضُ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی ایماندار آدمی کو قتل کرے وہ اس کے بدلے میں مارا جاوے اور جو ولی کو قصاص لینے سے روکے تو اسپر خدا کی لعنت اور غضب ہے خدا نہ قبول کریگا اسکی نفل عبادت کو نہ فرض کو رزین اسکے راوی ہیں صرف کے معنے میں نفل اور عدل کے معنے میں فرض

اَلْخَطَاءُ وَعَمْدُ الْخَطَاءِ

قتل خطا اور خطا عمد کا بیان

(۱) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ فِيْ عِمِّيَّا فِيْ رَمْيٍ يَكُوْنُ بَيْنَهُمْ بِالْحِجَارَةِ اَوْ قَالَ بِالسِّيَاطِ اَوْ ضَرْبٍ بِالْعَصَاءِ فَهُوَ خَطَاءٌ وَعَقْلُهٗ عَقْلُ الْخَطَاءِ وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ وَمَنْ حَالَ دُوْنَهٗ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهٗ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ الْعِمِّيَّا بِكَسْرِ الْعَيْنِ وَتَشْدِيْدِ الْمِيْمِ الْمَكْسُوْرَةِ وَالْقَصْرِ مَصْدَرٌ وَمَعْنَاهُ اَنْ يُّوْجَدَ بَيْنَهُمْ قَتِيْلٌ يُعْمٰى اَمْرُهٗ وَلَا يَتَبَيَّنُ قَاتِلُهٗ فَحُكْمُهٗ حُكْمُ قَتِيْلِ الْخَطَاءِ تَجِبُ فِيْهِ الدِّيَةُ **ف** خطا دو قسم ہے ایک خطا محض اور ایک خطا شبہ عمد خطا محض یہ ہے کہ دوسرے کسی چیز کو شکار گمان کرکے تیر مارا اور وہ حقیقت میں آدمی تھا اور شبہ عمد یہ ہے کہ کسی کو قصداً ماری ایسی چیز سے جس سے غالباً آدمی قتل ہوتا ہو اور مرجائے جیسا کہ حدیث میں مذکور ہے **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اندھا دھند میں مارا جائے کہ ان کے درمیان میں پتھر بازی ہو یا کوڑا بازی یا لاٹھیوں کی مار میں تو وہ قتل خطا ہے اور اس کی دیت خطا کی دیت ہے اور جو جان بوجھکر مارے یا مارا جائے تو اسکا قصاص ہے اور جو ولی کو قصاص لینے سے روکے تو اس پر اللہ کی لعنت اور غضب ہے نہ اسکی نفل عبادت قبول کریگا نہ فرض کو ابوداود و دولابی اسکے راوی ہیں عمیا ساتھ زیر عین کے اور تشدید میم مکسورہ کے اور قصر کے مصدر ہے اور مراد یہ ہے کہ ان کے درمیان ایک آدمی مقتول پایا جائے اسکا کام مشتبہ ہو اسکا قاتل

ظاہر نہ ہو تو حکم اسکا حکم مقتول خطا کا ہے اس میں دیت واجب ہو (یعنے قصاص نہیں)

۲ - وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُودُ آخَرَ بِنِسْعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذَا قَتَلَ أَخِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَقَتَلْتَهُ فَقَالَ إِنَّهُ لَوْ لَمْ يَعْتَرِفْ أَقَمْتُ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ فَقَالَ نَعَمْ قَتَلْتُهُ قَالَ كَيْفَ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ نَخْتَبِطُ مِنْ شَجَرَةٍ فَسَبَّنِي وَأَغْضَبَنِي فَضَرَبْتُهُ بِالْفَأْسِ عَلَى قَرْنِهِ فَقَتَلْتُهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ وَلَمْ أُرِدْ قَتْلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ شَيْءٍ تُؤَدِّيهِ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ مَا لِي مِنْ مَالٍ إِلَّا كِسَائِي وَفَأْسِي قَالَ أَتَرَى قَوْمَكَ يَشْتَرُونَكَ قَالَ أَنَا أَهْوَنُ عَلَى قَوْمِي مِنْ ذٰلِكَ فَرَمَى إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِنِسْعَتِهِ وَقَالَ دُونَكَ صَاحِبَكَ فَانْطَلَقَ بِهِ الرَّجُلُ فَلَمَّا رَأَى قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ قُلْتَ إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ وَمَا أَحْسَبُهُ إِلَّا بِأَمْرِكَ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَا تُرِيدُ أَنْ يَبُوءَ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِ صَاحِبِكَ قَالَ بَلَى يَا نَبِيَّ اللهِ قَالَ فَإِنَّ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَرَمَى بِنِسْعَتِهِ وَخَلَّى سَبِيلَهُ النِّسْعَةُ سَيْرٌ يُضْفَرُ عَلَى شِبْهِ الْأَعِنَّةِ تُشَدُّ بِهِ الرِّحَالُ وَقَوْلُهُ إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ يَحْتَمِلُ وَجْهَيْنِ أَحَدُهُمَا أَنَّهُ لَمْ يَرَ لِصَاحِبِ الدَّمِ أَنْ تَقْتُلَهُ لِأَنَّهُ إِذَا عَلِمَ أَنَّ قَتْلَهُ كَانَ خَطَأً أَوْ كَانَ شِبْهَ عَمْدٍ فَأَوْرَدَتْ شُبْهَةً فِي نَفْيِ الْقَوَدِ وَالثَّانِي أَنَّهُ أَرَادَ أَنَّهُ مِثْلُهُ فِي حُكْمِ الْمَوَارِيثِ فَسَاوَى بَيْنَهُمَا لَا فَضْلَ لِلْمُقْتَصِّ حَيْثُ اسْتَوْفَى حَقَّهُ مِنَ الْمُقْتَصِّ مِنْهُ **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہے کہ ایک مرد دوسرے مرد کو رسی سے کھینچتا ہوا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا سو اس نے کہا یا رسول اللہ اس نے میرے بھائی کو قتل کیا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے اس کو قتل کیا ہے اس نے کہا کہ اس نے اقرار نہ کیا تو میں اس پر گواہ قائم کروں گا تو اس نے کہا کہ ہاں فرمایا تو نے اسکو کس طرح قتل کیا کہا کہ میں اور وہ دونوں درخت سے پتے جھاڑ جھاڑ کر جمع کر رہے تھے سو اس نے مجھ کو گالی دی اور غصہ دلایا تو میں نے اسکے سر میں کلہاڑی ماری سو میں نے اسکو قتل کر ڈالا مسلم و ابو داود و نسائی اس کے راوی ہیں اور ابو داود نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ میرا ارادہ اس کے قتل کا نہ تھا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تیرے پاس کچھ ہے کہ تو اپنی جان کی دیت دے اس نے کہا کہ میرے پاس کچھ مال نہیں سوائے میری چادر اور کلہاڑی کے فرمایا کیا تو دیکھتا ہے کہ تیری قوم تجھ کو خرید لے اس نے کہا کہ میں اپنی قوم میں اس سے ذلیل تر ہوں یعنے قوم کے نزدیک میری ایسی عزت نہیں تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رسی اس کیطرف پھینکدی اور فرمایا کہ اپنے ساتھی کو پکڑ لے وہ مرد اسکو لے چلا پھر جب اس نے پیٹھ پھیری تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس نے اسکو قتل کیا تو وہ اسکی مثل ہو جائے گا وہ آپ کی طرف پلٹ آیا

اور کہا مجھ کو خبر پہونچی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ اگر اس نے اسکو قتل کیا تو وہ بھی اسکی مثل ہے اور میں نے اسکو نہیں پکڑا مگر آپ کے حکم سے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو نہیں جانتا کہ وہ اپنا گناہ اور تیرے بھائی کا گناہ لے کر پھرے اس نے کہا کیوں نہیں اے نبی اللہ کے فرمایا سو یہ اسی طرح ہے تو اس نے اسکی رسی پھینکدی اور اس کو چھوڑ دیا اور لفظ چمڑے کی رسی کو کہتے ہیں جو باگ کیطرح گوندی جاتی ہے۔ اس سے کچاوے باندھے جاتے ہیں۔ اور یہ جو فرمایا کہ اگر اس نے اسکو قتل کیا تو اس کی طرح ہو جائے گا۔ تو اس میں دو معنوں کا احتمال ہے ایک یہ کہ آپ نے نہ جائز دیکھا کہ ولی مقتول کا اسکو قتل کرے اس واسطے کہ اس نے دعوی کیا تھا کہ اس نے چوک کر مارا ہے یا اسکی قتل شبہ عمد تھی سو اس نے شبہ پیدا کیا قصاص کے نہ واجب ہونے میں دوسری یہ مراد ہے کہ وہ اس کی مثل ہے گناہ کے حاصل کرنے میں سو دونوں برابر ہو جاویں گے قصاص لینے والے کے واسطے کوئی فضیلت نہ رہے گی اس واسطے کہ اس نے مقتول سے اپنا حق پورا پا لیا

۳۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَجُلٌ رَجُلًا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهٗ اِلٰی وَلِیِّ الْمَقْتُوْلِ فَقَالَ الْقَاتِلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَرَدْتُ قَتْلَهٗ فَقَالَ لِلْوَلِیِّ اَمَا اِنَّهٗ اِنْ کَانَ صَادِقًا فَقَتَلْتَهٗ دَخَلَتِ النَّارَ فَخَلّٰی سَبِیْلَهٗ وَکَانَ مَکْتُوْفًا بِاِسْعَةِ فَخَرَجَ یَجُرُّ اِسْعَتَهٗ فَسُمِّیَ ذُو الْاِسْعَةِ اَخْرَجَهٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ایک مرد نے دوسرے مرد کو قتل کیا تو وہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اٹھایا گیا آپ نے اسکو ولی مقتول کے حوالے کر دیا قاتل نے کہا یا حضرت میں نے اس کے قتل کا ارادہ نہ کیا تھا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقتول کے ولی سے فرمایا کہ خبردار ہو اگر وہ سچا ہو اور تو نے اس کو قتل کیا تو آگ میں داخل ہوگا اس نے اسکو چھوڑ دیا اور چمڑے کی رسی سے اسکی مشکیں باندھی ہوئی تھیں سو وہ اپنی باڑی کو گھسیٹتا ہوا نکلا تو اسکا نام ذو الاسعہ پڑ گیا اصحاب سنن اس کے راوی ہیں

اَلْوَالِدُ وَالْوَلَدُ

باپ بیٹے کے قتل کرنے کا بیان

(۱) عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یُفِیْدُ الْاَبَ مِنِ ابْنِهٖ وَلَا یُفِیْدُ الِابْنَ مِنْ اَبِیْهِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے روبرو باپ کا بدلہ بیٹے سے لیا۔ اور بیٹے کا بدلہ باپ سے نہ لیا۔ ترمذی اس کے راوی ہیں

۲۔ وَعَنْ اَبِیْ رِمْثَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ اَبِیْ نَحْوَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَتَمَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ اِبْنُكَ هٰذَا قَالَ اِیْ وَرَبِّ الْکَعْبَةِ فَقَالَ حَقًّا قَالَ اَشْهَدُ بِهٖ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ حَلْفِهٖ وَمِنْ قُرْبِ شَبَهِهٖ مِنْ اَبِیْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَا یَجْنِیْ عَلَیْكَ وَلَا تَجْنِیْ عَلَیْهِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابو رمثہ سے روایت ہے

اپنے باپ کے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف چلا پھر آپ نے میرے باپ سے فرمایا کہ یہ تیرا بیٹا ہے میں نے کہا کہ میرا بیٹا ہے اور قسم ہے کعبے کے رب کی آپ نے فرمایا کہ سچ سچ کہا کہ میرے اسکی گواہی دیتا ہوں تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرائے اس کی قسم سے اور میرے باپ کے ساتھ میری مشابہ ہونے سے پھر فرمایا کہ خبردار نہ اسکا قصور تیرے پر پڑے گا اور نہ تیرا قصور اس پر پڑے گا یعنے ایک کے قصور کے بدلے دوسرا نہ پکڑا جائے گا ابوداؤد ونسائی اسکے راوی ہیں

اَلْجَمَاعَةُ بِالْوَاحِدِ وَالْحُرُّ بِالْعَبْدِ

ایک شخص کے خون کے بدلے جماعت کو قتل کرنے اور آزاد کو غلام کے بدلے قتل کرنیکا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ غُلَامًا قُتِلَ غِيْلَةً فَقَالَ عُمَرُ رض لَوِ اشْتَرَكَ فِيْهِ اَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ بِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ اَرْبَعَةً قَتَلُوْا صَبِيًّا وَذَكَرَ نَحْوَهٗ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَعِنْدَ مَالِكٍ اَنَّ عُمَرَ رض قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَةً اَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ وَّاحِدٍ قَتَلُوْهُ عَلَيْهِ وَقَالَ لَوْ تَمَالَاَ عَلَيْهِ اَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِيْعًا ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک لڑکا فریب سے مارا گیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر صنعا (ایک شہر کا نام ہے) والے اس کے خون میں شریک ہوتے تو میں اس کے بدلے سب کو قتل کر ڈالتا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ چار شخصوں نے ایک لڑکے کو قتل کیا اور ذکر کی حدیث مثل اس کی بخاری اسکے راوی ہیں اور مالک کی روایت میں ہے کہ حضرت عمر رض نے پانچ یا سات آدمیوں کو ایک مرد کے بدلے قتل کیا جنہوں نے اسکو فریب دیکر مارا تھا اور کہا کہ اگر صنعا کے رہنے والے اس پر جمع ہوتے تو میں اس کے بدلے سب کو قتل کرتا ف غیلہ یہ ہے کہ فریب دیکر کسی شخص کو ایسی پوشیدہ جگہ میں لیجاوے جہاں کوئی نہ دیکھتا ہو پھر وہاں اسکو مارڈالے۔

۲۔ وَعَنْ سَمُرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهٗ جَدَعْنَاهُ اَخْرَجَهٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَزَادَ النَّسَائِيُّ وَمَنْ خَصٰى عَبْدَهٗ خَصَيْنَاهُ قَالَ الْخَطَّابِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَعْنَاهُ مَنْ فَعَلَ بِعَبْدِهٖ ذٰلِكَ بَعْدَ عِتْقِهٖ اِيَّاهُ ترجمہ سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو قتل کرے اسکو ہم قتل کریں گے اور جو اس کے ہاتھ پاؤں کاٹے اس کے ہم ہاتھ پاؤں کاٹیں گے اصحاب سنن اسکے راوی ہیں اور نسائی نے زیادہ کیا ہے کہ جو اپنے غلام کو خصی کر ڈالے ہم اسکو خصی کریں گے کہا خطابی نے اسکا مطلب یہ ہے کہ جو آزاد کرنے کے بعد اس کے ساتھ یہ کام کرے

اَلْمُسْلِمُ بِالْكَافِرِ

مسلمان کا بدلے کافر کے قتل کرنا

(۱) عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ رض قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ رض يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سَوَادِ بَيْضَاءَ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لَا وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسَمَةَ مَا عَلِمْتُ

اِلَّا فَهْمًا يُعْطِيهِ اللّٰهُ رَجُلًا فِي الْقُرْآنِ وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفَكَاكُ الْاَسِيرِ وَاَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ۔ ترجمہ: ابوجحیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے امیر المومنین کیا تمہارے پاس کچھ سیاہ سفید پر لکھا ہوا ہے جو خدا کی کتاب میں نہیں انہوں نے کہا کہ نہیں قسم ہے اس کی جس نے دانے کو پھاڑا اور جاندار چیز کو پیدا کیا میں سوا نہیں جانتا (یعنے سوائے قرآن مجید کے ہمارے پاس کچھ وصیت نہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لکھا ہوا نہیں ہے) مگر جو کچھ کہ خدا کسی مرد کو قرآن میں دے اور جو ورق میں ہے میں نے کہا اس ورق میں کیا ہے کہا احکام دیت کے اور چھوڑنا قیدی کا اور یہ کہ مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جاوے بخاری اور ترمذی اس کے راوی ہیں

۲- وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادَةَ رض قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَالْاَشْتَرُ النَّخَعِيُّ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقُلْنَا لَهُ هَلْ عَهِدَ اِلَيْكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً وَقَالَ لَا اِلَّا مَا فِي هٰذَا فَاَخْرَجَ كِتَابًا مِنْ قِرَابِ سَيْفِهٖ فَاِذَا فِيهِ الْمُؤْمِنُونَ تَتَكَافَى دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ وَيُسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ اَلَا لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهٖ مَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ۔ ترجمہ: قیس بن عبادہ سے روایت ہے کہا کہ میں اور اشتر نخعی دونوں حضرت علی کیطرف چلے تو ہمنے ان سے کہا کہ کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم کو کچھ خاص وصیت کی ہے جو عام لوگوں کو نہیں کی فرمایا کہ نہیں مگر جو اس میں ہے سو انہوں نے اپنی تلوار کے غلاف سے ایک مکتوب نکالا تو ناگاہ اس میں لکھا ہوا تھا کہ سب مسلمانوں کے خون برابر ہیں (یعنے کسیطرح کا فرق نہیں) اور ان کا ہاتھ ایک ہے اپنے غیروں پر (یعنے ایک دوسرے کی مدد کرنی میں) اور کوشش کیا جاوے ان کے عہد و پیمان میں ادنے اُن کا (یعنے اگر کوئی ادنے مسلمان کسی کافر کے ساتھ عہد و پیمان کرے تو باقی مسلمانوں کو اسکا عہد توڑنا جائز نہیں) خبردار ہو مسلمان کو کافر کے بدلے نہ مارا جاوے اور نہ عہد والا اپنے عہد میں اور جو کوئی بدعت نکالے تو اسکا وبال اسکی جان پر ہے اور جو نئی بات نکالے یا بدعتی کو جگہہ دے تو اس پر خدا کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت ہو ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں

اَلْمَجْنُوْنُ وَالسَّكْرَانُ

دیوانے اور نشے والے کا بیان

۱- عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيدٍ اَنَّ مَرْوَانَ كَتَبَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ اَنَّهُ اُتِيَ اِلَيْهِ بِمَجْنُونٍ قَدْ قَتَلَ رَجُلًا فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنِ اعْقِلْهُ وَلَا تُقِدْ مِنْهُ فَاِنَّهُ لَيْسَ عَلٰى مَجْنُونٍ قَوَدٌ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ۔ ترجمہ: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ مروان

نے معاویہ بن ابوسفیان کیطرف لکھا کہ میرے پاس ایک دیوانہ لایا گیا اس نے ایک مرد کو قتل کر ڈالا ہے تو معاویہؓ نے اس کیطرف لکھا کہ اس سے دیت لے اور بدلہ نہ لے سوا سطے کہ دیوانے پر قصاص نہیں ہے مالک اسکے راوی ہیں

۲ - وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ مَرْوَانَ كَتَبَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ اَنَّهٗ اُتِيَ بِسَكْرَانَ قَدْ قَتَلَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنِ اقْتُلْهُ بِهٖ ترجمہ مالک سے روایت ہے کہ ان کو خبر پہونچی کہ مروان نے معاویہ کی طرف لکھا کہ میرے پاس ایک نشہ والا لایا گیا جس نے ایک مرد کو قتل کیا ہے تو معاویہ نے اسکی طرف لکھا کہ اسکو اسکے بدلے قتل کرے

۳ - وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً كَانَتْ تَشْتِمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِيْهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتّٰى مَاتَتْ فَاَبْطَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دَمَهَا اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی بکا کرتی تھی اور آپ کی بدگوئی کرتی تھی تو ایک مرد نے اسکا گلا گھونٹا یہانتک کہ مرگئی تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکا خون معاف کر دیا۔ ابوداؤد اس کے راوی ہیں

۴ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ اَعْمٰى قَتَلَ اُمَّ وَلَدٍ لَهٗ كَانَتْ تَشْتِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دَمَهَا اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک اندھے نے اپنی لونڈی ام ولد کو قتل کیا جو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دیا کرتی تھی تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکا خون باطل کیا ابوداود اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

جنایۃ الاقارب

قرابت والوں کے قصور کا بیان

(۱) عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ جَاءَ اُنَاسٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوْعٍ قَتَلُوْا فُلَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ وَهَتَفَ بِصَوْتِهٖ اَلَا لَا تَجْنِيْ نَفْسٌ عَلٰى اُخْرٰى اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ ثعلبہ بن زہدم سے روایت ہے کہ کچھ انصاری لوگ آئے تو انہوں نے کہا یارسول اللہ ان ثعلبہ کی اولاد نے کفر کے وقت ایک شخص کو قتل کیا تھا تو آپ نے اپنی آواز سے پکار اخبردار ہو کہ ایک جان کا قصور دوسرے پر نہ پڑے گا نسائی اسکے راوی ہیں

۲ - وَعَنْ طَارِقٍ الْمُحَارِبِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ ثَعْلَبَةَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْا فُلَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَنَحْنُ لَنَا بِثَارِنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ لَا تَجْنِيْ اُمٌّ عَلٰى وَلَدٍ مَرَّتَيْنِ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ طارق محاربی سے روایت ہے کہ ایک مرد نے کہا کہ یا حضرت مقرر ثعلبہ کی اس اولاد نے ایک شخص کو کفر کے زمانے میں قتل کیا تھا سو ہمارا بدلہ ان سے لیجیے تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہانتک کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی اور حالانکہ فرماتے تھے کہ ماں کا قصور بیٹوں پر نہ پڑے گا دوبار فرمایا نسائی اسکے راوی ہیں

مَنْ قَتَلَ زَانِیًا بِغَیْرِ بَیِّنَۃٍ

جو حرامکار کو بدون گواہوں کے قتل کرے اسکا کیا حکم ہے

(۱) عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَھْلِ الشَّامِ وَجَدَ رَجُلًا مَّعَ امْرَاَتِہٖ فَقَتَلَہٗ وَقَتَلَھَا فَاَشْکَلَ عَلٰی مُعَاوِیَۃَ الْحُکْمُ فِیْہِ فَکَتَبَ اِلٰی اَبِیْ مُوْسٰی لِیَسْاَلَ لَہٗ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَ لَہٗ عَلِیٌّ رض ھٰذَا شَیْءٌ مَّا وَقَعَ بِاَرْضِیْ عَزَمْتُ عَلَیْکَ لَتُخْبِرَنِّیْ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی اِنَّ مُعَاوِیَۃَ کَتَبَ اِلَیَّ بِہٖ اَنْ اَسْاَلَکَ فِیْہِ فَقَالَ عَلِیٌّ رض اَنَا اَبُو الْحَسَنِ اِنْ لَّمْ یَاْتِ بِاَرْبَعَۃِ شُھَدَآءَ فَلْیُعْطَ بِرُمَّتِہٖ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ الرُّمَّۃُ الْحَبْلُ وَالْمُرَادُ بِہِ الْحَبْلُ الَّذِیْ یُقَادُ بِہِ الْجَانِیْ **ترجمہ** ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شام والوں سے ایک شخص نے اپنی عورت کے ساتھ ایک مرد کو زنا کرتے پایا تو اس نے دونوں کو قتل کر ڈالا مرد کو بھی اور عورت کو بھی تو معاویہ پر اس مقدمہ کا فیصلہ کرنا مشکل ہوا۔ تو اس نے ابوموسیٰ کی طرف لکھا کہ اس کے واسطے حضرت علی مرتضے سے پوچھیں تو حضرت علی رضؓ نے فرمایا کہ یہ مقدمہ میری زمین میں تو واقع نہیں ہوا تجھ کو قسم دیتا ہوں کہ مجھ کو خبر دے تو ابوموسیٰ نے ان سے کہا کہ معاویہ رضؓ نے مجھ کو (شام سے) لکھا ہے کہ میں اسکے واسطے پوچھوں تو حضرت علی رضؓ نے فرمایا کہ میں ابوالحسن ہوں اگر قاتل چار گواہ نہ لاوے تو اپنی رسی دیوے مالک اس کے راوی ہیں اور رمہ کے معنے ہیں رسی اور مراد وہ رسی ہے جسکے ساتھ قصور والا کھینچا جاتا ہے **ف** یعنے اس سے قصاص لیا جاوے

اَلْقَتْلُ بِالْمُثَقَّلِ

بھاری چیز سے قتل کرنیکا بیان

(۱) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ یَھُوْدِیًّا قَتَلَ جَارِیَۃً عَلٰی اَوْضَاحٍ لَّھَا بِحَجَرٍ فَجِیْءَ بِھَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبِھَا رَمَقٌ فَقِیْلَ لَھَا اَقَتَلَکِ فُلَانٌ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِھَا اَنْ لَّا ثُمَّ قِیْلَ لَھَا اَقَتَلَکِ فُلَانٌ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِھَا اَنْ لَّا ثُمَّ قِیْلَ لَھَا اَقَتَلَکِ فُلَانٌ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِھَا اَنْ نَّعَمْ فَقَتَلَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِحَجَرَیْنِ رَضَخَ رَاْسَہٗ بَیْنَھُمَا اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ وَیُؤَیِّدُ بَعْضَھُمْ اَنَّ الْیَھُوْدِیَّ الَّذِیْ قَتَلَھَا لَمَّا اُخِذَ اَقَرَّ وَاعْتَرَفَ اَلْاَوْضَاحُ الْحُلِیُّ مِنَ النُّقْرَۃِ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کو زیور کے لالچ سے مار ڈالا وہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائی گئی اور اس میں تھوڑی سی زندگی باقی تھی تو اس سے کہا گیا کہ کیا تجھے فلانے نے قتل کیا ہے اس نے سر سے اشارہ کیا کہ نہیں پھر کہا گیا کہ کیا فلانے نے تجھ کو قتل کیا ہے اس سے سر سے اشارہ کیا کہ نہیں پھر اس سے تیسری بار پوچھا گیا تو اس نے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو دو پتھروں سے قتل کیا اسکا سر دونوں کے درمیان کچلا گیا۔ پانچوں اسکے راوی ہیں اور بعض کے نزدیک ہے کہ جس یہودی نے اسکو مارا تھا جب وہ پکڑا گیا تو اس نے اقرار کیا اور مان لیا کہ میں نے مارا ہے اور اوضاح چاندی کے زیور کو کہتے ہیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بھاری چیز سے قتل کرنا موجب قصاص ہے۔

اَلْقَتْلُ بِالطِّبِّ وَ السَّمِّ

طب اور زہر سے قتل کرنے کا بیان

(۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَبَّبَ وَ لَا یُعْلَمُ مِنْہُ طِبٌّ فَھُوَ ضَامِنٌ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَ النَّسَائِیُّ ۔ ترجمہ عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے اپنے دادا سے روایت کی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص علم طب کو عمل میں لاوے اور کسی بیمار کا دوا کرے اور نہ منتہی ہو طب میں یعنے اور بیمار اوسکو معالج نہ سمجھیں) اور وہ بیمار مرجاوے تو وہ ضامن ہے ابوداود اور نسائی اسکے راوی ہیں ف یعنے اس پر دیت لازم ہے اور قصاص ساقط ہے واسطے اجازت دینے بیمار کے۔

۲۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ الْمَرْاَۃَ مِنَ الْیَھُوْدِ اَھْدَتْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ شَاۃً مَسْمُوْمَۃً فَمَا عَرَضَ لَھَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ ۔ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک بکری زہر آلودہ تحفہ بھیجی تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو کچھ نہ کہا ابوداود اسکے راوی ہیں

اَلدَّابَّۃُ وَالْبِئْرُ وَالْمَعْدَنُ

چوپائے اور کوئیں اور کان کا بیان

فِیْہِ حَدِیْثُ الْعَجْمَاءِ جُبَارٌ وَتَقَدَّمَ فِی الزَّکٰوۃِ۔ اس میں یہ حدیث آئی ہے کہ چوپائے کا قصور معاف ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ قِصَاصِ الْاَطْرَافِ

دوسری فصل قصاص ہاتھ پاؤں وغیرہ کے بیان میں

اَلسِّنُّ

دانت کا بیان

(۱) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ عَضَّ رَجُلٌ یَدَ رَجُلٍ فَنَزَعَھَا مِنْ فِیْہِ فَوَقَعَتْ ثَنِیَّتَاہُ فَاخْتَصَمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَعَضُّ اَحَدُکُمْ یَدَ اَخِیْہِ کَمَا یَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِیَۃَ لَکَ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ وَزَادَ مُسْلِمٌ فِیْ اُخْرٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا تَاْمُرُنِیْ تَاْمُرُنِیْ اَنْ اَمُرَہٗ اَنْ یَدَعَ یَدَہٗ فِیْ فِیْکَ تَقْضَمُھَا کَمَا یَقْضَمُ الْفَحْلُ اِدْفَعْ یَدَکَ حَتّٰی یَقْضَمَھَا ثُمَّ انْتَزِعْھَا ترجمہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے دوسرے کا ہاتھ کاٹ کھایا تو اس نے اپنا ہاتھ اسکے منہ میں سے کھینچا تو کاٹنے والے کے اگلے دو دانت گر پڑے تو دونوں جھگڑتے ہوئے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا ہاتھ چبا لیتا ہو جیسے

اونٹ چبا لیتا ہے تو دیت نہیں ابوداود کے سوائے پانچوں اسکے راوی ہیں اور زیادہ کیا ہے ترمذی نے سو خدا نے یہ حکم اتارا اور زخموں کا بدلہ ہے اور مسلم نے دوسری روایت میں زیادہ کیا ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو مجھ کو کیا کہتا ہے یہ کہتا ہے کہ میں اسکو حکم کروں کہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں رہنے دے کہ تو اس کو چبا لے جیسے اونٹ چبا لیتا ہے۔ اپنا ہاتھ اس کے منہ میں ڈال یہانتک کہ اسکو چبا لیوے پھر اسکو کھینچ لیں ف یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو الزام دیا کہ تو نے ایک تو اسکا ہاتھ کاٹ ڈالا اونٹ کی طرح پھر اس سے خون بہا چاہتا ہے اس نے تو اپنے بچاؤ کے واسطے اپنا ہاتھ کھینچا اس کھینچنے میں اگر تیرا دانت گر پڑے تو وہ کیا کرے تو بھی اسیطرح اپنا ہاتھ اس کے منہ میں ڈال کہ وہ اسکو چبا وے پھر تو بھی ہاتھ کھینچ لیجیو اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا کہ ایسی صورت میں کوئی بدلہ نہیں

۲ - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض اَنَّ الرُّبَيِّعَ عَمَّتَهُ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوْا اِلَيْهَا الْعَفْوَ فَاَبَوْا فَعَرَضُوا الْاَرْشَ فَاَبَوْهُ فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَبَوْا اِلَّا الْقِصَاصَ فَاَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ اَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَا اَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ فَعَفَوْا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہماری پھوپھی ربیع نے ایک لڑکی کا دانت توڑ ڈالا انہوں نے اس لڑکی سے معافی مانگی اس نے نہ مانا یعنے معاف نہ کیا پھر انہوں نے خون بہا عرض کیا اس نے وہ بھی نہ مانا پھر وہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے قصاص کے سوا کچھ نہ مانا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قصاص کا حکم فرمایا تو انس بن النضر نے کہا کہ کیا ربیع کا دانت توڑا جائے گا نہیں قسم ہے اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کیا کہ اسکا دانت نہ توڑا جائیگا۔ تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے انس خدا کا حکم تو بدلا لینا ہے آخر اس عورت کی قوم خون بہا لینے پر راضی ہوئی اور بدلا معاف کیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ مقرر بعضے اللہ کے بندے ایسے ہیں کہ اگر خدا کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو خدا ان کی قسم کو سچا کر دیوے یعنے جیسے وہ کہتے ہیں ویسا ہی ہو جاتا ہے ترمذی کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دانت کا بدلہ دانت ہے

الاذن کان کے بدلے کا بیان

(۱) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ غُلَامًا لِاُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ اُذُنَ غُلَامٍ لِاُنَاسٍ اَغْنِيَاءَ فَاَتٰى اَهْلُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اُنَاسٌ فُقَرَاءُ فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِ شَيْئًا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فقیروں کے لڑکے نے مالداروں کے لڑکے کا کان کاٹ ڈالا تو اس کے گھر والے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو

انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم محتاج لوگ ہیں تو آپ نے اسکا کان کاٹنے والے پر کوئی چیز نہ ٹھیرائی یعنے نہ قصاص نہ دیت ابوداود و نسائی اسکے راوی ہیں

اَللَّطْمَۃ
طمانچہ مارنے کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَجُلًا وَقَعَ فِیْ اَبٍ کَانَ لَہٗ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَلَطَمَہُ الْعَبَّاسُ رضی اللہ عنہ فَجَاءَ قَوْمُہٗ فَقَالُوْا لَنَلْطِمَنَّہٗ کَمَا لَطَمَہٗ فَلْیَسُوا السِّلَاحَ فَبَلَغَ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَقَالَ اَیُّھَا النَّاسُ اَیُّ اَھْلِ الْاَرْضِ تَعْلَمُوْنَ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰہِ فَقَالُوْا اَنْتَ فَقَالَ اِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ فَلَا تَسُبُّوْا اَمْوَاتَنَا فَتُؤْذُوْا اَحْیَاءَنَا فَجَاءَ الْقَوْمُ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِکَ فَاسْتَغْفِرْ لَنَا اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرد نے ان کے کفر کے زمانے کے باپ پر طعنہ کیا عباس رضی اللہ عنہ نے اس کو طمانچہ مارا اس کی قوم ہتھیار پہنکر آئی اور کہا کہ ہم بھی اسکو طمانچہ مارتے ہیں جیسے اس نے اسکو طمانچہ مارا یہ خبر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپ منبر پر چڑھے اور فرمایا اے لوگو تم زمین والوں میں سے کسی کو خدا کے نزدیک زیادہ بزرگ جانتے ہو انہوں نے عرض کیا کہ آپ کو تو فرمایا کہ عباس میرا ہے اور میں اسکا ہوں ہمارے مردوں کو برا مت کہا کرو کہ ہمارے زندوں کو ایذا پہونچاؤ پھر وہ لوگ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ ہم آپ کے غصے سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں آپ ہمارے واسطے مغفرت کی دعا کیجیے نسائی اسکے راوی ہیں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طمانچہ کا بدلہ نہیں ہے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ اِسْتِیْفَاءِ الْقِصَاصِ
تیسری فصل پورا قصاص لینے کے بیان میں

۱ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَعْفُ النَّاسِ قِتْلَۃُ اَھْلِ الْاِیْمَانِ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ معاف کرو لوگوں سے قتل ایمان والوں کا ابوداود اسکے راوی ہیں

۲ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدِہِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّھْبٰی وَالْمُثْلَۃِ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منع کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چیز اچک لینے سے اور ہاتھ پاؤں ناک کان کاٹنے سے بخاری اسکے راوی ہیں

۳ وَعَنْ اَبِیْ فِرَاشٍ عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُقِصُّ مِنْ نَفْسِہٖ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ ترجمہ ابوفراش نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اپنی جان سے بدلا لیتے تھے نسائی اسکے راوی ہیں

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِی الْعَفْوِ

چوتھی فصل معاف کرنے کے بیان میں

۱- عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رُفِعَ اِلَیْہِ شَیْءٌ فِیْہِ قِصَاصٌ اِلَّا اَمَرَ فِیْہِ بِالْعَفْوِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے روبرو جو قصاص والا مقدمہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے اس میں معاف کرنے کا حکم کیا ابوداود اور اس کے راوی ہیں **ف** یعنے اول معاف کرنے کو فرمایا پھر اگر قصاص والوں نے معاف نہ کیا تو بدلہ دلوایا

۲- وَعَنْ بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ فَقَالَ اِنَّ ھٰذَا قَتَلَ اَخِیْ قَالَ اِذْھَبْ فَاقْتُلْہُ کَمَا قَتَلَ اَخَاکَ فَقَالَ لَہُ الرَّجُلُ اُتُوْبُ اللّٰہَ وَاَعْفُ عَنِّیْ فَاِنَّہٗ اَعْظَمُ لِاَجْرِکَ وَخَیْرُکَ وَلِاَخِیْکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ تَخَلّٰی عَنْہُ فَاَخْبَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ لَہٗ قَالَ فَاَعْتَقَہٗ قَالَ اَمَا اِنَّہٗ کَانَ خَیْرًا لَہٗ مِمَّا ھُوَ صَانِعٌ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَقُوْلُ یَا رَبِّ سَلْ ھٰذَا فِیْمَ قَتَلَنِیْ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ ترجمہ بریدہ رضی سے روایت ہے کہ ایک مرد دوسرے مرد کو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا سو اس نے کہا کہ اس نے میرے بھائی کو قتل کیا ہے فرمایا کہ جا اس کو مار ڈال جیسے اس نے تیرے بھائی کو مارا تو قاتل نے اسکو کہا کہ اسے ڈر اور مجھ کو خون معاف کر دے کہ اس میں تجھ کو بہت ثواب ہوگا اور قیامت میں تیرے اور تیرے بھائی کے واسطے بہتر ہوگا تو اس نے اس کو چھوڑ دیا تو کسی نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی جو قاتل نے اس سے کہا تو اس نے اسکو آزاد کر دیا فرمایا خبردار یہ قصاص اسکے واسطے بہتر تھا اس سے جو قیامت کے دن اس کے ساتھ کرنے والا ہے کہیگا اے میرے رب اس سے پوچھ اس نے مجھے کیوں قتل کیا نسائی اسکے راوی ہیں

۳- وَعَنْ عَائِشَۃَ رضہ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَلَی الْمُقْتَتَلِیْنَ اَنْ یَّعْفُوَا اَلْاَوْلٰی فَالْاَوْلٰی وَاِنْ کَانَتِ امْرَاَۃً اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَعِنْدَہٗ اَیْ قَالَ الْمُقْتَتِلِیْنَ بِضَمِّ التَّاءَیْنِ وَبَیَانُہٗ اِذَا اَنْ یُّقْتَلَ رَجُلٌ وَرَثَتُہٗ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ فَاَیُّھُمْ عَفَا اِنْ کَانَ امْرَاَۃً سَقَطَ الْقَوَدُ وَاسْتَحَقُّوا الدِّیَۃَ وَاِنْ اَرَادَ بِالْاَوْلٰی اَلْاَقْرَبُ فَالْاَقْرَبُ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقتول کے وارثوں پر لازم ہے کہ باز رہیں بدلہ لینے سے جبکہ قریب تر وارث معاف کر دے پھر قریب تر اگرچہ عورت ہو ابوداود اور نسائی اسکے راوی ہیں اور اسکی روایت میں ہے کہ پہلا پھر پہلا اور مقتتلین دونوں تا کی زبر سے

ہے اور اسکا بیان یوں ہے کہ ایک شخص مارا جائے اور اس کے وارث مرد اور عورتیں ہوں اور ان میں سے کوئی وارث عفو کردے تو قصاص واجب نہیں رہتا اگرچہ عورت معاف کردے۔ لیکن وہ دیت یعنے خون بہا کے مستحق ہیں۔

كِتَابُ الْقَسَامَةِ

قسامت کا بیان

ف قسامت کے معنے یہ ہیں کہ ایک شخص مرا ہوا کہیں پایا گیا اور نہ معلوم ہوا کہ کس نے اس کو مارا ہے تو اس کے آس پاس جن لوگوں پر شک ہو ان میں سے پچاس آدمی قسم کھاویں جیسا کہ حدیث میں اسکا بیان آتا ہے۔

۱ عن ابن عباس رضی قال ان اول قسامۃ کانت فی الجاھلیۃ فینا بنی ھاشم کان رجل من بنی ھاشم استاجرہ رجل من قریش من نجد اخری فانطلق معہ فی ابلہ فمر بہ رجل من بنی ھاشم وقد انقطعت عروۃ جوالقہ فقال اعقلنی بعقال اشد بہ عروۃ جوالقی لا تنفر الابل فاعطاہ عقالا فشد بہ فلما نزلوا عقلت الابل الا بعیرا واحدا فقال الذی استاجرہ ما بال ھذا البعیر لم یعقل فقال لیس لہ عقال فقال فای عقالہ وحذفہ بعصا کان فیھا اجلہ فمر بہ رجل من اھل الیمن فقال اتشھد الموسم قال ما اشھد وربما شھدتہ قال فھل انت مبلغ عنی رسالۃ مرۃ من الدھر قال نعم قال اذا شھدت الموسم فنادی یا لقریش فاذا اجابوک فنادی یا لبنی ھاشم فاذا اجابوک فسل عن ابی طالب فاخبرہ ان فلانا قتلنی فی عقال ومات المستاجر فلما قدم الذی استاجرہ اتاہ ابو طالب فقال ما فعل صاحبنا قال مرض فاحسنت القیام علیہ ووالیت دفنہ قال قد کان اھل ذلک منک فمکث حینا ثم ان الرجل الذی اوصی الیہ وافی الموسم فقال یا لقریش قالوا ھذہ قریش قال لبنی ھاشم قالوا ھذہ بنو ھاشم قال این ابو طالب قالوا ھذا ابو طالب قال امرنی فلان ان ابلغک رسالۃ ان فلانا قتلہ فی عقال فاتاہ ابو طالب فقال اختر منا احدی ثلث ان شئت ان تؤدی مائۃ من الابل فانا قتلت صاحبنا وان شئت حلف خمسون من قومک انک لم تقتلہ فان ابیت قتلناک بہ فاتی قومہ فاخبرھم فقالوا نحلف فاتت امراۃ من بنی ھاشم کانت تحت رجل منھم قد ولدت منہ فقالت یا ابا طالب احب ان تجیز ابنی ھذا برجل من الخمسین ولا تصر یمینہ حیث تصیر الایمان ففعل فاتاہ رجل منھم فقال یا ابا طالب اردت خمسین رجلا ان یحلفوا فکان مائۃ من الابل تصیب کل واحد

مِنْهُمْ بَعِيْرَانِ هٰذَانِ بَعِيْرَانِ فَاقْبِلْهُمَا مِنِّيْ وَلَا تُصَيِّرْ يَمِيْنِيْ حَيْثُ تُصَيِّرُ الْاَيْمَانُ قَبْلَهُمَا وَ جَاءَتْ ثَمَانِيَةٌ وَاَرْبَعُوْنَ فَحَلَفُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا حَالَ الْحَوْلُ وَمِنَ الثَّمَانِيَةِ وَالْاَرْبَعِيْنَ عَيْنٌ تَطْرِفُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ الْقَسَامَةُ الْاَيْمَانُ يُقْسِمُ بِهَا الْمُتَّهَمُوْنَ عَلٰى اِسْتِحْقَاقِ دَمِ صَاحِبِهِمْ اَوْ يُقْسِمُ الْمُتَّهَمُوْا عَلٰى نَفْيِ الْقَتْلِ عَنْهُمْ وَهُوَ مَصْدَرٌ يُقَالُ اَقْسَمَ يُقْسِمُ قَسَمًا وَقَسَامَةً اِذَا حَلَفَ وَالْفَخِذُ دُوْنَ الْقَبِيْلَةِ وَتُجْبِرُ اِبْنِيْ رُدِّيْ بِالزَّاءِ وَالرَّاءِ وَمَعْنَاهُ بِالرَّاءِ تُؤْمِنُهُ مِنْهَا وَبِالزَّاءِ تَاْذَنُ لَهٗ فِيْ تَرْكِ الْيَمِيْنِ وَالْجُبْرُ هُوَ الَّذِيْ يَغْرَمُ بِاَمْرِ الْيَتِيْمِ وَيَمِيْنُ الصَّبْرِ هِيَ الَّتِيْ يَلْزَمُهَا الْمَاْمُوْرُ بِهَا وَيُحْكَمُ عَلَيْهَا وَيُحْكَمُ عَلَيْهِ بِهَا

ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ پہلے پہل قسامت کا مقدمہ کفر کے وقت میں بنی ہاشم کے درمیان ہوا کہ ایک قریشی مرد نے ایک ہاشمی مرد کو مزدور یعنے نوکر رکھا تھا تو وہ اسکو اپنے ساتھ اپنے اونٹوں میں لے چلا پھر بنی ہاشم کا ایک مرد اس پر گذرا اور حالانکہ اس کے لوگوں کی دستاویز یعنے دستکی ٹوٹی پڑی تھی تو اس نے کہا کہ میری فریاد سن مجھ کو رسی دے کہ میں اس سے اپنے اونٹوں کا قبضہ باندھوں تا کہ اونٹ نہ بھڑکیں اس نے اسکو رسی دی اس نے اسکو باندھا پھر جب اتری تو سب اونٹوں کے گھٹنے باندھے گئے مگر ایک اونٹ کھلا رہا تو نوکر رکھنے والے نے کہا کہ کیا حال ہے اس اونٹ کا کہ نہیں باندھا گیا ہے نے کہا کہ اسکا کوئی زانو بند نہیں اس نے کہا کہ اسکا زانو بند کہاں گیا سو اس نے اسکو لاٹھی ماری جس میں اس کو موت آئی یعنے اس سے مر گیا تب یمن کا ایک مرد اس پر گذرا تو اس نے اس سے کہا کہ کیا تو موسم حج میں حاضر ہوگا کہا کہ میں حاضر نہیں ہونگا اور میں اکثر وقت حاضر ہوا ہوں پھر اس نے کہا کہ تو کبھی کسی وقت ایک پیغام میرا پہنچائے گا اس نے کہا کہ ہاں کہا کہ جب تو موسم میں حاضر ہو تو پکار یو کہ اے قریش پھر جب وہ تیری پکار سن لیں تو پکار یو اے بنی ہاشم کی اولاد پھر جب وہ تیرا کہنا قبول کریں تو ابوطالب کو پوچھیو پھر اسکو خبر دیجیو کہ فلانے نے مجھ کو ایک رسی کی بابت مار ڈالا ہے یہ نوکر مر گیا پھر جب نوکر رکھنے والا آیا تو ابوطالب اس کے پاس گیا اور کہا کہ ہمارا آدمی کہاں ہے اس نے کہا کہ وہ بیمار ہو گیا تھا سو میں نے اچھی طرح اس کی تیمارداری کی یعنی اور وہ مر گیا اور میں نے اسکو خود دفنایا ابوطالب نے کہا کہ وہ تیرے تردیک اسی لائق تھا پھر کچھ زمانہ ٹھیرا پھر جس شخص کو اس نے وصیت کی تھی وہ موسم میں حاضر ہوا تو اس نے کہا اے قریش لوگوں نے کہا کہ یہ قریش موجود ہیں تب اس نے کہا اے ہاشم کی اولاد لوگوں نے کہا کہ یہ ہاشم کی اولاد موجود ہے کہا کہ ابوطالب کہاں ہے لوگوں نے کہا کہ یہ ابوطالب کہا کہ مجھ کو فلانے نے کہا تھا کہ تجھ کو پیغام پہنچا دوں کہ فلانے نے مجھ کو رسی کی بابت مار ڈالا پھر ابوطالب اس کے پاس گیا اور کہا کہ ہماری طرف سے تین باتوں سے ایک بات اختیار کر لے اگر تو چاہے تو سو اونٹ خون بہا دے سو مقرر تو نے ہمارے آدمی کو قتل کیا ہے اور اگر تو چاہے تو تیری قوم سے پچاس آدمی قسم کھاویں کہ تو نے اس کو نہیں مارا پھر اگر تو نہ مانے گا تو ہم تجھ کو مار ڈالیں گے وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور

انکار اس بات کی خبر دی انہوں نے کہا کہ ہم قسم کھائیں گے تو بنی ہاشم میں سو ایک عورت آئی جوان میں سے ایک مرد کے نکاح میں تھی اس سے اس کے یہاں اولاد نہیں ہوئی تھی سو اس نے کہا اے ابوطالب میں چاہتی ہوں کہ تو پچاس میں سے میرے اس بیٹے کو ایک مرد کے عوض چھوڑ دے یعنے پچاس سے ایک کو کم کر دے اور نہ لازم کرے اس پر قسم کو جس جگہ قسمیں لازم کی جاتی ہیں ابوطالب نے قبول کیا پھر ان میں سے ایک مرد آیا اس نے کہا اے ابوطالب تو نے چاہا ہے کہ سو اونٹ کے بدلے پچاس آدمی قسمیں کھاویں ان میں سے ہر ایک کو دو اونٹ آتے ہیں میری طرف سے یہ اونٹ قبول کر اور مجھ پر قسم کو لازم نہ کر جہاں قسمیں لازم کی جاتی ہیں اس نے دو نو اونٹ قبول کر لیے اور اڑتالیس آدمی سے آکر قسم کھائی۔ ابن عباس نے کہا سو قسم ہے اللہ کی کہ سال گذرنے نہ پایا کہ اڑتالیس میں سے کوئی زندہ نہ رہا بخاری اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ قسامت قسم ہیں کہ تہمت کرنے والے قسم کھاویں کہ وہ اپنے آدمی کے خون کے مستحق ہیں یا جن کو تہمت کی گئی وہ قسمیں کھاویں کہ ہمنے نہیں مارا اور قسامت مصدر ہے اقسم تقسیم سے اس کے معنے قسم کھانے کے ہیں اور فخذ قبیلے سے کم ہوتا ہے اور تجیر کے معنے ہیں کہ تو اس کو اجازت دے وہ قسم نہ کھائے اور مجیز وہ ہے جو یتیم کے کام کا متولی ہو اور یمین صبر وہ قسم ہے جو قسم کھانے والے پر لازم ہو اور اسپر مجبور کیا جائے اور اس کے سبب سے اسپر حکم کیا جاوے

۲۔ وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَقَرَّ الْقَسَامَۃَ عَلٰی مَا کَانَتْ عَلَیْہِ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَقَضٰی بِھَا بَیْنَ نَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِیْ قَتِیْلٍ اِدَّعُوْہُ عَلٰی یَھُوْدَ خَیْبَرَ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ ۔ ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور سلیمان بن یسار سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسامت کو بحال رکھا جیسے کفر کے وقت میں تھی (وہ ایسے اسلام میں بدستور رہی) اسی سے انصار کے کچھ لوگوں کے درمیان ایک مقتول شخص کا فیصلہ کیا جس کے قتل کا انہوں نے یہود خیبر پر دعوی کیا تھا مسلم نسائی اس کے راوی ہیں۔

۳۔ وَعَنْ سَھْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَۃَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَھْلٍ وَمُحَیِّصَۃُ بْنُ مَسْعُوْدٍ رض اِلٰی خَیْبَرَ وَھِیَ یَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا فَاَتٰی مُحَیِّصَۃُ اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَھْلٍ وَھُوَ یَتَشَحَّطُ فِیْ دَمِہٖ قَتِیْلًا فَدَفَنَہٗ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَھْلٍ وَمُحَیِّصَۃُ وَحُوَیِّصَۃُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَذَھَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ یَتَکَلَّمُ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَبِّرْ کَبِّرْ وَھُوَ اَحْدَثُ الْقَوْمِ فَسَکَتَ فَتَکَلَّمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِیْنَ یَمِیْنًا وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِکُمْ قَالُوْا کَیْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْھَدْ

وَلَمْ تَرَ قَالَ فَتَبَرَّأَتْ لَكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا كَيْفَ نَأْخُذُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَقَوْلُهُ يَنْشَحِطُ اَيْ يَضْطَرِبُ وَقَوْلُهُ كَبِّرْ اَمْرٌ يُقَدِّمُ الْاَكْبَرَ فِي الْكَلَامِ ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہا کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود خیبر کیطرف گئے اور یہود خیبر کے ساتھ اس وقت صلح تھی سو دونوں جب جدے ہوئے پھر محیصہ عبداللہ کے پاس آیا اور حالانکہ وہ اپنے لہو میں تڑپ رہا تھا قتل کیا ہوا اس نے اسکو دفنایا پھر مدینہ میں آیا سو عبدالرحمن بن سہل اور محیصہ اور حویصہ مسعود کے دو نو بیٹے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تو عبدالرحمن کلام کرنے لگا تو حضرت صلی اللہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بڑے کو کلام کرنے دے اور وہ ان میں کم عمر تھا وہ چپ رہا سو انہوں نے کلام کیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم پچاس قسمیں کھاتے ہو اور اپنے ساتھی کے خون کے مستحق ہو انہوں نے کہا کہ ہم کس طرح قسم کھاویں اور حالانکہ ہم وہاں موجود نہ تھے اور نہ ہمنے کسی کو دیکھا ہے فرمایا پھر یہود پچاس قسمیں کھائیں کہ تم سے بری ہو جائیں گے انہوں نے کہا کہ ہم کافروں کی قسم کس طرح لیویں تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت دی چھیوں اسکے راوی ہیں یَنْشَحِطُ کے معنے تڑپتا تھا اور کبر کے معنے ہیں کہ بڑے کو کلام کرنے میں مقدم کر

۴۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ ابْنَ مُحَيِّصَةَ الْاَصْغَرَ اُصْبِحَ قَتِيلًا عَلَى اَبْوَابِ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَقِيمُوا شَاهِدَيْنِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ اُدْفَعْهُ اِلَيْكَ بِرُمَّتِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مِنْ اَيْنَ نُصِيبُ شَاهِدَيْنِ فَاِنَّمَا اُصْبِحَ قَتِيلًا عَلَى اَبْوَابِهِمْ قَالَ فَتُحَلِّفُ يَهُودَ خَمْسِينَ قَسَامَةً فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ نَحْلِفُ عَلَى مَا لَا نَعْلَمُ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَتُسْتَحْلَفُ مِنْهُمْ خَمْسِينَ قَسَامَةً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ فَكَيْفَ نَسْتَحْلِفُهُمْ وَهُمْ يَهُودُ فَقَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دِيَتَهُ عَلَيْهِمْ وَاَعَانَهُمْ بِنِصْفِهَا اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے اپنے باپ اس نے اپنے دادا سے روایت کی کہ محیصہ کا چھوٹا بیٹا خیبر کے دروازے پر مارا گیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو گواہ قائم کر جس نے اس کو مارا کہ میں اسکی رسی تیرے حوالے کروں گا انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم کہاں سے گواہ لاویں کہ وہ تو انہیں کے دروازے پر مرا ہوا پایا گیا ہے۔ فرمایا کہ تم پچاس قسمیں کھاؤ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم کس طرح قسم کھاویں اس بات پر جو ہم کو معلوم نہیں ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پھر ان میں سے پچاس سے قسمیں لو انہوں نے کہا یا رسول اللہ وہ یہود ہیں ہم ان کی قسموں کا کیونکر اعتبار کریں تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی دیت ان پر تقسیم کیا اور آدھی دیت سے انکی مدد کی نسائی اسکے راوی ہیں

۵۔ وَعَنْهُ اَيْضًا عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَتَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالْقَسَامَةِ

رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ نَصْرِ بْنِ مَالِكٍ بِحَرَّةِ الرِّعَاءِ عَلٰی شَطِّ لِیَّةَ الْبَحَرَةِ فَقَالَ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ مِنْهُمْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ اَلْبَحَرَةُ الْبَلْدَةُ ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قتل کیا نضر بن مالک کی اولاد سے ایک مرد کو قسامت میں بحرۃ الرعاء میں لیتہ البحرہ کے کنارے پر اور فرمایا کہ قاتل اور مقتول دونوں ان میں ہیں ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ بحرہ ایک شہر کا نام ہے اور لیتہ ایک نالے کا نام ہے طائف میں

کِتَابُ الْقِرَاضِ

کتاب ہے قراض کے بیان میں

۱ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ وَعُبَیْدُ اللّٰهِ اِبْنَا عُمَرَ رض فِیْ جَیْشٍ اِلَی الْعِرَاقِ فَلَمَّا قَفَلَا مَرَّا عَلٰی اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رض وَهُوَ اَمِیْرُ الْبَصْرَةِ فَرَحَّبَ بِهِمَا وَسَهَّلَ ثُمَّ قَالَ لَوْ اَقْدِرُ لَكُمَا عَلٰی اَمْرٍ اَنْفَعُكُمَا بِهٖ لَفَعَلْتُ ثُمَّ قَالَ بَلٰی هٰهُنَا مَالٌ مِّنْ مَالِ اللّٰهِ اُرِیْدُ اَنْ اَبْعَثَ بِهٖ اِلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاُسْلِفُكُمَاهُ فَتَبْتَاعَانِ بِهٖ مِنْ مَتَاعِ الْعِرَاقِ ثُمَّ تَبِیْعَانِهٖ بِالْمَدِیْنَةِ فَتُؤَدِّیَانِ رَاْسَ الْمَالِ اِلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَیَكُوْنُ لَكُمَا الرِّبْحُ فَقَالَا وَدِدْنَا فَفَعَلَ وَكَتَبَ اِلٰی عُمَرَ رض اَنْ یَّاْخُذَ مِنْهُمَا الْمَالَ فَلَمَّا قَدِمَا بَاعَا فَاَرْبَحَا فَلَمَّا دَفَعَا ذٰلِكَ اِلٰی عُمَرَ رض قَالَ اَكُلَّ الْجَیْشِ اَسْلَفَ مِثْلَ مَا اَسْلَفَكُمَا فَقَالَا لَا فَقَالَ اِبْنَا اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاَسْلَفَكُمَا اَدِّیَا الْمَالَ وَرِبْحَهٗ فَاَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ فَسَكَتَ وَاَمَّا عُبَیْدُ اللّٰهِ فَقَالَ مَا یَنْبَغِیْ لَكَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ هٰذَا اَرَاَیْتَ لَوْ نَقَصَ الْمَالُ اَوْهَلَكَ ضَمِنَّا فَقَالَ اَدِّیَا الْمَالَ وَرِبْحَهٗ فَسَكَتَ عَبْدُ اللّٰهِ فَرَاجَعَهٗ عُبَیْدُ اللّٰهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ جُلَسَائِهٖ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَوْ جَعَلْتَهٗ قِرَاضًا فَقَالَ عُمَرُ قَدْ جَعَلْتُهٗ قِرَاضًا اَدِّیَا الْمَالَ وَرِبْحَهٗ فَسَكَتَ عَبْدُ اللّٰهِ فَرَاجَعَهٗ عُبَیْدُ اللّٰهِ فَاَخَذَ رَاْسَ الْمَالِ وَنِصْفَ رِبْحِهٖ وَاَخَذَ عَبْدُ اللّٰهِ وَعُبَیْدُ اللّٰهِ نِصْفَ رِبْحِ الْمَالِ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ ث قراض مضاربت کو کہتے ہیں اور مضاربت یہ ہے کہ مال ایک کا ہو اور دوسرا اس میں محنت کرے اور نفع دونوں آپس میں بانٹ لیں آدھم آدھ یا جیسے ٹھیر چکا ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے کہ اس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ عبداللہ اور عبیداللہ عمر رض کے دونوں بیٹے ایک لشکر میں عراق کی طرف نکلے پھر جب وہاں سے پلٹے تو ابوموسی اشعری پر گذرے اور حالانکہ وہ بصرے کے سردار تھے ابوموسی نے انکو مرحبا و سہلا کہا پھر کہا کہ اگر میں قادر ہوتا تو تم کو کسیبات میں نفع پہنچاتا پھر کہا کیوں نہ ہو یہاں کچھ اللہ کا مال پڑا ہے میں ارادہ کرتا ہوں کہ اس کو امیرالمومنین کے پاس بھیجوں سو میں تم کو وہ قرض دیتا ہوں تم اس سے عراق کا اسباب خرید لو پھر مدینے میں جا کر بیچ ڈالنا پھر اس مال امیرالمومنین کو ادا کر دینا اور نفع آپ رکھ لینا دونوں نے کہا کہ ہم یہ بات چاہتے ہیں ابوموسی نے

نے انکو مال دیدیا اور حضرت فاروق کو لکھا کہ ان سے مال لے لیویں پھر جب دونوں مدینے میں آئے تو دونوں نے مال بیچا اور نفع لیا پھر جب انہوں نے راس المال حضرت عمر فاروقؓ کے حوالے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ابوموسے نے جیسا تم کو قرض دیا ویسا سب لشکر کو دیا تھا دونوں نے کہا کہ نہیں فرمایا کہ تم امیر المومنین کے یعنے میرے بیٹے ہو اسی واسطے تم کو قرض دیا اصل مال اور اسکا نفع بھی سب ادا کرو عبداللہ تو چپ رہے اور عبیداللہ نے کہا اے امیر المومنین آپ کو یہ لائق نہیں بھلا یہ تو بتلاؤ کہ اگر مال گھٹ جاتا یا ہلاک ہو جاتا تو ہم اس کے ضامن تھے فرمایا کہ مال اور اسکا نفع ادا کرو عبیداللہ نے ان کے آگے پھر وہی عذر کیا تو ان کے ہم نشینوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ اگر اسکو قراض ٹھیراؤ یعنے باہم تقسیم کر لو تو خوب ہو فرمایا کہ البتہ میں نے قراض ٹھیرایا مال اور اسکا نفع ادا کرو سو عبداللہ چپ رہے اور عبیداللہ نے حضرت عمر فاروق سے پھر تکرار کیا سو آدھا نفع اور راس المال تو حضرت امیر المومنین عمر فاروق نے لیا اور آدھا عبداللہ اور عبیداللہ نے لیا مالک اس کے راوی ہیں

۲- وَعَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَعْطَاهُ مَالًا قِرَاضًا يَعْمَلُ فِيْهِ عَلٰى اَنَّ الرِّبْحَ بَيْنَهُمَا اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ علاء بن عبدالرحمن سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے روایت کی عثمان بن عفان رضؓ نے اس کو قراض کے طور پر مال دیا کہ وہ اس میں محنت کرے اس پر کہ نفع دونوں کے درمیان مشترک ہو مالک اس کے راوی ہیں

كِتَابُ الْقَصَصِ

کتاب ہے قصوں کے بیان میں

ذِكْرُ قِصَّةِ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاُمِّهٖ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسمعیل علیہ السلام اور انکی ماں کے قصے کا بیان

۱- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَقْبَلَ اِبْرَاهِيْمُ بِاِسْمٰعِيْلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَاُمِّهٖ وَهِيَ تُرْضِعُهٗ مَعَهَا سَخْلَةٌ حَتّٰى وَضَعَهَا عِنْدَ الْبَيْتِ عِنْدَ دَوْحَةٍ فَوْقَ زَمْزَمَ فِيْ اَعْلَى الْمَسْجِدِ وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ فَوَضَعَهُمَا هُنَاكَ وَوَضَعَ عِنْدَهُمَا جِرَابًا فِيْهِ تَمْرٌ وَسِقَاءً فِيْهِ مَاءٌ ثُمَّ قَفّٰى اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُنْطَلِقًا فَتَبِعَتْهُ اُمُّ اِسْمٰعِيْلَ فَقَالَتْ يَا اِبْرَاهِيْمُ اَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا بِهٰذَا الْوَادِي الَّذِيْ لَيْسَ فِيْهِ اَنِيْسٌ وَلَا شَيْءٌ فَقَالَتْ لَهٗ ذٰلِكَ مِرَارًا وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ اِلَيْهَا فَقَالَتْ لَهُ اٰللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَتْ اِذًا لَا يُضَيِّعُنَا ثُمَّ رَجَعَتْ وَانْطَلَقَ اِبْرَاهِيْمُ حَتّٰى اِذَا كَانَ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ لَا يَرَوْنَهٗ اِسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ ثُمَّ دَعَا بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ

رَبِّ اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ حَتّٰی بَلَغَ یَشْکُرُوْنَ وَجَعَلَ
اُمُّ اِسْمٰعِیْلَ تُرْضِعُهٗ وَتَشْرَبُ مِنْ ذٰلِکَ الْمَاءِ فَلَمَّا نَفِدَ عَطِشَتْ وَعَطِشَ وَلَدُهَا فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ
اِلَیْهِ یَتَلَوّٰی فَانْطَلَقَتْ کَرَاهَةَ اَنْ تَنْظُرَ اِلَیْهِ فَوَجَدَتِ الصَّفَا اَقْرَبَ جَبَلٍ یَلِیْهَا فَقَامَتْ
عَلَیْهِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَتِ الْوَادِیَ تَنْظُرُ هَلْ تَرٰی اَحَدًا فَلَمْ تَرَ اَحَدًا فَهَبَطَتْ مِنَ الصَّفَا حَتّٰی اِذَا
بَلَغَتِ الْوَادِیَ رَفَعَتْ طَرَفَ دِرْعِهَا ثُمَّ سَعَتْ سَعْیَ الْاِنْسَانِ الْمَجْهُوْدِ حَتّٰی جَاوَزَتِ الْوَادِیَ
ثُمَّ اَتَتِ الْمَرْوَةَ فَقَامَتْ عَلَیْهَا فَنَظَرَتْ هَلْ تَرٰی اَحَدًا فَفَعَلَتْ ذٰلِکَ سَبْعًا فَلِذٰلِکَ سَعَی
النَّاسُ بَیْنَهُمَا سَبْعًا فَلَمَّا اَشْرَفَتْ عَلَی الْمَرْوَةِ سَمِعَتْ صَوْتًا فَقَالَتْ صَهٍ تُرِیْدُ نَفْسَهَا
ثُمَّ تَسَمَّعَتْ فَسَمِعَتْ اَیْضًا فَقَالَتْ قَدْ اَسْمَعْتَ اِنْ کَانَ عِنْدَکَ غِوَاثٌ فَاِذَا هِیَ بِالْمَلَکِ عِنْدَ
مَوْضِعِ زَمْزَمَ فَبَحَثَ بِعَقِبِهٖ اَوْ قَالَ بِجَنَاحِهٖ حَتّٰی ظَهَرَ الْمَاءُ فَجَعَلَتْ تُحَوِّضُهٗ فَتَقُوْلُ بِیَدِهَا
هٰکَذَا وَجَعَلَتْ تَغْرِفُ مِنَ الْمَاءِ فِیْ سِقَائِهَا وَهُوَ یَغُوْرُ بَعْدَ مَا تَغْرِفُ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی
اُمَّ اِسْمٰعِیْلَ لَوْ تَرَکَتْ زَمْزَمَ اَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَاءِ لَکَانَتْ زَمْزَمُ عَیْنًا مَعِیْنًا فَشَرِبَتْ
وَاَرْضَعَتْ وَلَدَهَا فَقَالَ لَهَا الْمَلَکُ لَا تَخَافُوا الضَّیْعَةَ فَاِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰی هٰهُنَا بَیْتًا یَبْنِیْهِ هٰذَا
الْغُلَامُ وَاَبُوْهُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَهْلَهٗ وَکَانَ الْبَیْتُ مُرْتَفِعًا مِنَ الْاَرْضِ کَالرَّابِیَةِ تَاْتِیْهِ
السُّیُوْلُ فَتَاْخُذُ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَکَانَتْ کَذٰلِکَ حَتّٰی مَرَّتْ بِهِمْ رُفْقَةٌ مِنْ جُرْهُمٍ مُقْبِلِیْنَ
مِنْ طَرِیْقِ هُدَا فَرَاَوْا طَائِرًا عَاکِفًا فَقَالُوْا اِنَّ هٰذَا الطَّیْرَ لَیَدُوْرُ عَلٰی مَاءٍ وَعَهْدُنَا بِهٰذَا
الْوَادِیْ وَلَا مَاءَ فِیْهِ فَاَرْسَلُوْا جَرِیًّا اَوْ جَرِیَّیْنِ فَاِذَا هُمْ بِالْمَاءِ فَرَجَعُوْا فَاَخْبَرُوْهُمْ فَاَقْبَلُوْا
وَاُمُّ اِسْمٰعِیْلَ عِنْدَ الْمَاءِ فَقَالُوْا اَتَاْذَنِیْنَ لَنَا اَنْ نَنْزِلَ عِنْدَکِ فَقَالَتْ نَعَمْ وَلٰکِنْ لَا حَقَّ لَکُمْ
فِی الْمَاءِ قَالُوْا نَعَمْ فَنَزَلُوْا وَاَرْسَلُوْا اِلٰی اَهْلِیْهِمْ فَنَزَلُوْا مَعَهُمْ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِهَا اَهْلُ اَبْیَاتٍ
مِنْهُمْ وَشَبَّ الْغُلَامُ وَتَعَلَّمَ الْعَرَبِیَّةَ مِنْهُمْ وَاَنْعَجَبَهُمْ حِیْنَ شَبَّ فَلَمَّا اَدْرَکَ زَوَّجُوْهُ اِمْرَاَةً
مِنْهُمْ وَمَاتَتْ اُمُّ اِسْمٰعِیْلَ فَجَاءَ اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَ اِسْمٰعِیْلُ فَلَمْ یَجِدْ
اِسْمٰعِیْلَ فَسَاَلَ امْرَاَتَهٗ عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ یَبْتَغِیْ لَنَا وَسَاَلَهَا عَنْ عَیْشِهِمْ وَهَیْئَتِهِمْ فَقَالَتْ
نَحْنُ بِشَرٍّ نَحْنُ فِیْ ضِیْقٍ وَشِدَّةٍ قَالَ فَاِذَا جَاءَ زَوْجُکِ فَاقْرِئِیْ مِنِّیْ عَلَیْهِ السَّلَامَ وَقُوْلِیْ لَهٗ
یُغَیِّرْ عُتْبَةَ بَیْتِهٖ فَلَمَّا جَاءَ اِسْمٰعِیْلُ کَاَنَّهٗ اٰنَسَ شَیْئًا فَقَالَ هَلْ جَاءَکُمْ اَحَدٌ قَالَتْ نَعَمْ شَیْخٌ
کَذَا وَکَذَا فَسَاَلَنَا عَنْکَ فَاَخْبَرْتُهٗ وَسَاَلَنِیْ عَنْ عَیْشِنَا فَاَخْبَرْتُهٗ اِنَّا فِیْ جَهْدٍ وَشِدَّةٍ
قَالَ فَهَلْ اَوْصَاکِ بِشَیْءٍ قَالَتْ نَعَمْ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَیْکَ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ غَیِّرْ عُتْبَةَ بَیْتِکَ
فَقَالَ ذٰلِکِ اَبِیْ وَقَدْ اَمَرَنِیْ اَنْ اُفَارِقَکِ اِلْحَقِیْ بِاَهْلِکِ وَطَلَّقَهَا وَتَزَوَّجَ مِنْهُمْ اُخْرٰی فَلَبِثَ
عَنْهُمْ اِبْرَاهِیْمُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَلْبَثَ ثُمَّ اَتَاهُمْ بَعْدُ فَلَمْ یَجِدْهُ فَدَخَلَ عَلٰی امْرَاَتِهٖ فَسَاَلَ

عَنْهُ فَقَالَتْ اَخْرَجَ يَبْتَغِي لَنَا شَيْئًا قَالَ كَيْفَ حَالُكُمْ وَسَاَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ نَحْنُ بِخَيْرٍ وَسَعَةٍ وَاَثْنَتْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ مَا طَعَامُكُمْ قَالَتِ اللَّحْمُ قَالَ مَا شَرَابُكُمْ قَالَتِ الْمَاءُ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي اللَّحْمِ وَالْمَاءِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ حَبٌّ وَلَوْ كَانَ لَهُمْ دَعَا لَهُمْ فِيْهِ قَالَ فَهُمَا لَا يَخْلُوْ عَلَيْهِمَا اَحَدٌ بِغَيْرِ مَكَّةَ اِلَّا لَمْ يُوَافِقَاهُ فَاِذَا جَاءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِيْ مِنِّيْ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَمُرِيْهِ يُثَبِّتُ عَتَبَةَ بَابِهٖ فَلَمَّا جَاءَ اِسْمٰعِيْلُ قَالَ هَلْ اَتَاكُمْ مِنْ اَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ اَتَانَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَاَثْنَيْتُ عَلَيْهِ فَسَاَلَنِيْ عَنْكَ فَاَخْبَرْتُهُ فَسَاَلَنِيْ كَيْفَ عَيْشُنَا فَاَخْبَرْتُهُ اِنَّا بِخَيْرٍ قَالَ فَاَوْصَاكِ بِشَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ هُوَ يُقْرِئُكَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَاْمُرُكَ اَنْ تُثَبِّتَ عَتَبَةَ بَابِكَ قَالَ ذَاكِ اَبِيْ وَاَنْتِ الْعَتَبَةُ اَمَرَنِيْ اَنْ اُمْسِكَكِ ثُمَّ لَبِثَ عَنْهُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِسْمٰعِيْلُ يَبْرِيْ نَبْلًا لَهٗ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيْبًا مِنْ زَمْزَمَ فَلَمَّا رَاٰهُ قَامَ اِلَيْهِ فَصَنَعَا كَمَا يَصْنَعُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ وَالْوَلَدُ بِالْوَالِدِ ثُمَّ قَالَ يَا اِسْمٰعِيْلُ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ بِاَمْرٍ قَالَ فَاصْنَعْ مَا اَمَرَكَ رَبُّكَ قَالَ وَتُعِيْنُنِيْ قَالَ وَاُعِيْنُكَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَبْنِيَ بَيْتًا هٰهُنَا وَاَشَارَ اِلٰى اَكَمَةٍ مُرْتَفِعَةٍ عَلٰى مَا حَوْلَهَا فَعِنْدَ ذٰلِكَ رَفَعَا الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ فَجَعَلَ اِسْمٰعِيْلُ يَاْتِيْ بِالْحِجَارَةِ وَاِبْرَاهِيْمُ يَبْنِيْ حَتّٰى اِذَا ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ جَاءَ اِبْرَاهِيْمُ بِهٰذَا الْحَجَرِ فَوَضَعَهٗ لَهٗ فَقَامَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبْنِيْ وَاِسْمٰعِيْلُ يُنَاوِلُهٗ الْحِجَارَةَ وَهُمَا يَقُوْلَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ مَا قَالَ فَجَعَلَا يَبْنِيَانِ حَتّٰى يَدُوْرَا حَوْلَ الْبَيْتِ وَهُمَا يَقُوْلَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ بِهٰذَا اللَّفْظِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْبَارِزِيُّ مَا بَعْدَ قَوْلِهٖ وَلَوْ كَانَ لَهُمْ حَبٌّ دَعَا لَهُمْ فِيْهِ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَلدَّوْحَةُ الشَّجَرَةُ الْعَظِيْمَةُ وَالثَّنِيَّةُ الطَّرِيْقُ فِي الْعَقَبَةِ وَقِيْلَ مَا ارْتَفَعَ مِنْهَا مِنَ الْاَرْضِ وَقَوْلُهَا صَهْ اَيْ لَمَّا سَمِعَتِ الصَّوْتَ سَكَّنَتْ نَفْسَهَا لِتُحَقِّقَهٗ وَتَحُوْضَهٗ اَيْ تَجْعَلُ لَهٗ حَوْضًا يَجْتَمِعُ الْمَاءُ فِيْهِ وَالضَّيْعَةُ الضِّيَاعُ وَالْحَاجُ وَالْمَعِيْنُ الْمَاءُ الْجَارِيْ الظَّاهِرُ الَّذِيْ لَا يَتَعَذَّرُ اَخْذُهٗ وَالْعَائِفُ الْمُتَرَدِّدُ حَوْلَ الْمَاءِ وَالْاَنِيْسُ اَيْ اَبْصَرَ اَنْسَ اَيْ بِهٖ وَبَرَكَةُ قَدِمَهٗ قُرَّةُ حَمِيْمَهٗ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ابراہیم علیہ السلام اسمٰعیل علیہ السلام کو اور ان کی ماں کو لائے اور حالانکہ انکی ماں نے انکو ایک سال دودھ پلایا تھا یعنے اس وقت اسمٰعیل علیہ السلام ایک سال کے تھے یہانتک کہ انکو خانہ کعبہ کے پاس بڑے درخت کے قریب زمزم کے اوپر مسجد کے اونچائی میں رکھا اور اس وقت مکے میں کوئی آدمی نہ تھا اور وہاں پانی بھی نہ تھا سو دونوں ماں بیٹے کو وہاں بیٹھایا اور انکے پاس ایک تھیلی کھجوروں کی اور ایک مشک پانی کی رکھدی پھر ابراہیم علیہ السلام پلٹ کر چلے اور اسمٰعیل کی ماں انکے پیچھے لگی اور کہا اے ابراہیم تم کہاں جاتے ہو اور ہم کو اس نالے میں چھوڑے جاتے ہو جس میں نہ کوئی

غمخوار ہے اور نہ چیز اس نے ابراہیم سے یہ کئی بار کہا انہوں نے مڑکر نہ دیکھا پھر ان سے کہا کہ کیا تم کو اللہ نے یہ حکم کیا ہے ابراہیم نے کہا کہ ہاں اسمٰعیل کی ماں نے کہا کہ تب تو وہ ہم کو ضائع نہ کرے گا۔ پھر آئیں اور ابراہیم علیہ السلام چلے گئے یہانتک کہ جب پہاڑی کے پاس پہونچے جہاں وہ ان کو نظر نہ آتے تھے تو اپنا منہ خانہ کعبہ کیطرف کیا پھر ہاتھ اٹھا کر یہ دعائیں مانگیں سو کہا کہ اے میرے رب میں نے بسائی اپنی کچھ اولاد ایسے نالے میں جس میں کھیتی نہیں تیرے ادب والے گھر پاس یہانتک کہ یشکرون کو پہونچے اور اسمٰعیل کی ماں انکو دودھ پلاتی تھیں اور وہ پانی پیتی تھیں پھر جب پانی نہ رہا تو ان کو اور انکے بچے کو پیاس لگی تو بچے کو دیکھنے لگیں تڑپتا تھا پھر وہاں سے چلیں ایسی حالت میں بچے کو نہ دیکھ سکیں تو اپنے پاس صفا کو سب پہاڑوں سے قریب تر پایا اس پر چڑھ کر کھڑی ہوئیں پھر نالے کی طرف منہ کیا تاکہ کسی کو دیکھیں سو کسی کو نہ دیکھا پھر صفا سے اتریں یہانتک کہ جب نالے میں پہونچیں تو اپنے پیراہن کا کنارہ اٹھایا پھر دوڑیں جیسے کوشش میں ڈالا گیا آدمی دوڑتا ہے یہانتک کہ نالے سے ٹرہیں پھر مروہ پر آئیں اور وہاں کھڑی ہوئیں تاکہ کسی کو دیکھیں سو کوئی نظر نہ آیا اسی طرح سات بار کیا اسیواسطے لوگ انکے درمیان دوڑتے ہیں۔ پھر جب مروہ پر چڑھا کیں تو ان کے کان میں آواز پڑی تو اپنے تئیں کہا کہ چپ رہ پھر کان لگائے تو پھر آواز سنی سو کہا کہ تو نے اپنی آواز سنائی اگر تو فریاد سن سکتا ہے تو فریاد رسی کر سو ناگاہ ان کو فرشتہ نظر پڑا زمزم کی جگہ کے پاس سو اُس نے اپنی ایڑی یا اپنے پر سے زمین کھودی یہانتک کہ پانی ظاہر ہوا تو اسمٰعیل کی ماں اسکو گھیرنے لگیں اور اپنے ہاتھ سے اس طرح کرنے لگیں اور پانی سے چلو بھر کر اپنی مشک میں ڈالنے لگیں اور جسقدر چلو بھرتی تھیں اسیقدر گہرا ہوتا جاتا تھا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ رحم کرے اسمٰعیل کی ماں پر کہ اگر پانی سے چلو نہ بھرتی تو زمزم ایک نہر جاری ہو جاتی پھر پانی پیتی رہیں اور اپنے بچہ کو دودھ پلاتی رہیں پھر فرشتے نے اس سے کہا کہ تو ضائع ہونے کا خوف نہ کر اس واسطے کہ مقرر یہاں خدا کا گھر ہے یہ لڑکا اور اسکا باپ اسکو بنائیں گے اور اللہ اس گھر والوں کو ضائع نہیں کرتا اور خانہ کعبہ اس وقت زمین سے اونچا تھا مانند ٹیلے کے بہاؤ کے پانی آتے تھے اور اسکے دائیں سے بہ جاتی تھے سو وہ اسی طرح رہی یہانتک کہ قوم جرہم کا ایک قافلہ اس پر گذرا سامنے آتے ہوئے کداکی راہ سے تو انہوں نے ایک پرند اگھومتا ہوا دیکھا سو کہا کہ البتہ یہ پرند پانی پر گھوم رہا ہے اور ہم اس نالے کا حال جانتے ہیں اس میں پانی نہیں ہے سو انہوں نے ایک دو دلیر آدمی بھیجے سو ناگہان انہوں نے پانی دیکھا پھر پلٹ گئے اور ساتھیوں کو جا کر خبر دی وہ سامنے آئے اور اسمٰعیل کی ماں پانی کے پاس تھیں انہوں نے کہا کہ کیا تو اجازت دیتی ہے کہ ہم تمہارے پاس اُتریں انکی ماں نے کہا کہ ہاں لیکن پانی میں تم کو کچھ حق نہ ہوگا انہوں نے کہا کہ اچھا وہ وہاں اترے اور انہوں نے اپنے گھر والوں کو بلا بھیجا وہ بھی انکے ساتھ اترے یہانتک کہ جب وہاں میں سے کئی گھر والے ہو گئے اور لڑکا جوان ہوا اور اس نے ان سے عربی سیکھ لی اور انکو خوش لگا جبکہ جوان ہوا پھر جب بالغ ہوا تو انہوں نے اپنی قوم میں سے ایک عورت اسکو نکاح کر دی اور اسمٰعیل کی ماں مر گئی پھر اسمٰعیل

علیہ السلام کے نکاح کرنے کے بعد ابراہیم علیہ السلام آئے اور اسمعیل کو گھر میں نہ پایا انکی عورت سے پوچھا کہ تیرا خاوند کہاں ہے اس نے کہا کہ ہماری روزی کی تلاش میں نکلا ہے اور ابراہیم نے اس سے انکی گذران پوچھی اس نے کہا ہم بدتر حال میں ہیں ہم تنگی اور سختی میں ہیں فرمایا جب تیرا خاوند آوے تو اس پر سلام پڑھیو اور اس سے کہیو کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل ڈال پھر جب اسمعیل آئے تو انہوں نے کچھ چیز دیکھی سو کہا کیا کوئی تمہارے پاس آیا تھا۔ اس نے کہا کہ ہاں ایسا ایسا بوڑھا آدمی اور اس نے ہم سے تمہارا حال پوچھا تھا میں نے اسکو خبر دی پھر اس نے مجھ سے ہماری گذران کا حال پوچھا میں نے اس کو خبر دی کہ ہم تکلیف اور سختی میں ہیں کہا اور اس نے تجھے کچھ وصیت بھی کی تھی اس نے کہا کہ ہاں اس نے مجھ کو حکم کیا تھا کہ میں تجھ پر اس کا سلام پڑھوں اور کہا تھا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل ڈال۔ اسمعیل علیہ السلام نے کہا کہ وہ میرا باپ تھا اور البتہ اس نے مجھ کو حکم کیا ہے کہ میں تجھ کو طلاق دوں تو اپنے گھر والوں سے جا مل اور انہوں نے اسکو طلاق دیدی اور ان میں سے اور عورت نکاح کی پھر ابراہیم علیہ السلام ان سے ٹھیرے رہے جتنا کہ اللہ نے چاہا۔ بعد اسکے پھر انکے پاس آئے تو انہوں نے اسمعیل کو گھر میں نہ پایا اور ان کی عورت کے پاس گئے اور اس سے ان کی گذران اور حالت پوچھی عورت نے کہا کہ ہم خیر اور کشایش میں ہیں اور خدا کی ثنا کی فرمایا تمہارا کھانا کیا ہے کہا کہ گوشت فرمایا کیا چیز پیتے ہو کہا کہ پانی فرمایا الٰہی برکت کر انکے واسطے ان کے گوشت اور پانی میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسوقت مکے میں انکے واسطے کوئی اناج نہ تھا۔ اور اگر انکے لیے کوئی اناج ہوتا تو اس میں بھی دعا کرتے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سوائے مکے کے اور جگہ کسی کو فقط گوشت اور پانی موافق نہیں پڑتا اور نہ کوئی اس پر گذران کر سکتا ہے اور ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ جب تیرا خاوند آوے تو اس کو سلام پڑھیو اور کہیو کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ کو قائم رکھے اندر رہنے دے۔ پھر جب اسمعیل آئے تو پوچھا کہ کیا کوئی شخص تمہارے پاس آیا تھا عورت نے کہا کہ ہاں ایک بوڑھا خوب حال والا ہمارے پاس آیا تھا اس نے اسکی تعریف کی اور مجھ سے تمہارا حال پوچھا میں نے اُن کو بتلایا پھر اس نے ہم سے پوچھا کہ تمہاری گذران کیا ہے میں نے ان کو خبر دی کہ ہم خیر میں ہیں کہا اس نے تجھ کچھ وصیت بھی کی تھی عورت نے کہا کہ ہاں وہ تم کو سلام پڑھتا تھا۔ اور حکم کرتا تھا کہ تم اپنے دروازے کی چوکھٹ کو قائم اور ثابت رکھو۔ فرمایا وہ میرا باپ تھا اور چوکھٹ تو ہے مجھ کو حکم کیا ہے کہ تجھ کو اپنے پاس قائم رکھوں پھر ابراہیم علیہ السلام ان سے ٹھیرے رہے جتنا کہ اللہ نے چاہا پھر اس کے بعد آئے اور اسمعیل علیہ السلام زمزم کے پاس درخت کے نیچے اپنے تیر ٹھیک کر رہے تھے پھر ان کو دیکھا تو اٹھ کھڑے ہوئے سو دونوں نے کیا جو باپ بیٹے سے کرتا ہے اور بیٹا باپ سے کرتا ہے پھر کہا اے اسمعیل اللہ نے مجھ کو ایک حکم کیا ہے کہا پس بجا لاؤ جو تمہارے رب نے تم کو حکم کیا ہے فرمایا اور تم میری مدد کرو کہا کہ میں تمہاری مدد کروں گا۔ فرمایا اللہ نے مجھکو حکم کیا ہے کہ میں اس جگہ گھر بناؤں

اور ایک ٹیلے کیطرف اشارہ کیا ہے جو اپنے گرد سے اونچا تھا پس اسی وقت انہوں نے خانہ کعبہ کی بنیادیں اٹھائیں حضرت اسمعیل علیہ السلام پتھر لاتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بناتے تھے یہانتک کہ جب عمارت اونچی ہوئی تو ابراہیم علیہ السلام پتھر لائے اور اسکو رکھ کر اس پر کھڑے ہوئے وہ بناتے تھے اور حضرت اسمعیل ان کو پتھر پکڑاتے تھے اور دونوں کہتے تھے اے ہمارے رب ہم سے قبول کر تو سننے والا جاننے والا ہے سو دونوں بناتے رہے یہانتک کہ کعبے کے گرد گھومتے اور کہتے تھے اے ہمارے رب ہم سے قبول کر تو ہے سننے والا جاننے والا بخاری اس کے راوی ہیں ساتھ اس لفظ کے اور مازری نے بعد قول حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وکان لہم حتی آخر حدیث تک ذکر نہیں کیا واللہ اعلم اور دوحہ بڑے درخت کو کہتے ہیں اور ثنیہ گھاٹی کی راہ کو کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ جو زمین سے اونچا ہو اسکو کہتے ہیں اور یہ جو کہا صہ یعنے جب اسمعیل کی ماں نے آواز سنی تو اپنے تئیں چپ کرایا اس کی تحقیق کے واسطے اور تحوضہ کے معنے ہیں کہ اس پانی کے واسطے حوض بنانے لگیں تاکہ اس میں پانی جمع ہو اور ضیعہ کے معنے ہیں ضائع کرنا اور حاجت اور معین جاری پانی کو کہتے ہیں جو ظاہر ہو جس کا لینا مشکل نہ ہو اور عالف کے معنے ہیں متردد گرد پانی کے اور انس شیئا کے معنے ہیں کہ انہوں نے اپنے باپ کی نشانی اور آنے کی برکت دیکھی

قِصَّةُ اَصْحَابِ الْاُخْدُوْدِ

اصحاب اخدود کا قصہ ف اسکے معنے ہیں گڑھے والے

(۱) عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مَلِكٌ وَّكَانَ لَهٗ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبُرَ

السَّاحِرُ قَالَ لِلْمَلِكِ اِنِّيْ قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ اِلَيَّ غُلَامًا اُعَلِّمْهُ السِّحْرَ فَكَانَ يَبْعَثُ اِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهٗ وَكَانَ فِيْ طَرِيْقِهٖ رَاهِبٌ فَقَعَدَ اِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهٗ فَكَانَ كُلَّمَا اَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ اِلَيْهِ فَاِذَا اَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهٗ فَشَكَا ذٰلِكَ اِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ اِذَا خَشِيْتَ السَّاحِرَ فَقُلْ حَبَسَنِيْ اَهْلِيْ وَاِذَا خَشِيْتَ اَهْلَكَ فَقُلْ حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ اَتٰى عَلٰى دَابَّةٍ عَظِيْمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ اَلْيَوْمَ اَعْلَمُ السَّاحِرُ اَفْضَلُ اَمِ الرَّاهِبُ فَاَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَمْرُ الرَّاهِبِ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ اَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هٰذِهِ الدَّابَّةَ حَتّٰى يَمْضِيَ النَّاسُ فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ فَاَتَى الرَّاهِبَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ لَهٗ يَا بُنَيَّ اَنْتَ الْيَوْمَ اَفْضَلُ مِنِّيْ قَدْ بَلَغَ مِنْ اَمْرِكَ مَا اَرٰى وَاِنَّكَ سَتُبْتَلٰى فَاِنِ ابْتُلِيْتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَيَّ وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَيُدَاوِي النَّاسَ مِنْ سَائِرِ الْاَدْوَاءِ فَسَمِعَ بِهٖ جَلِيْسٌ لِلْمَلِكِ وَكَانَ قَدْ عَمِيَ فَاَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيْرَةٍ وَقَالَ هٰهُنَا لَكَ اِنْ شَفَيْتَنِيْ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَشْفِيْ اَحَدًا اِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ فَاِنْ اٰمَنْتَ بِاللّٰهِ دَعَوْتُ اللّٰهَ لَكَ فَشَفَاكَ فَاٰمَنَ فَشَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ اِلَيْهِ كَمَا كَانَ

يَجْلِسُ فَقَالَ رُدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ فَقَالَ رَبِّيْ قَالَ وَلَكَ رَبٌّ غَيْرِيْ قَالَ رَبِّيْ وَرَبُّكَ فَاَخَذَهُ فَعَذَّبَهُ
حَتّٰى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ فَجِيْءَ بِهٖ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ اَيْ بُنَيَّ قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا يُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ
وَيَفْعَلُ وَتَفْعَلُ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَشْفِيْ اَحَدًا اِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ فَاَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ
عَلَى الرَّاهِبِ فَجِيْءَ بِالرَّاهِبِ فَقِيْلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِيْنِكَ فَاَبٰى فَدَعَا بِالْمِنْشَارِ فَوَضَعَهُ عَلٰى مَفْرَقِ
رَاْسِهٖ فَشَقَّهُ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيْءَ بِالْغُلَامِ فَقِيْلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِيْنِكَ فَاَبٰى فَدَفَعَهُ اِلٰى
نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ وَقَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ اِلٰى جَبَلِ كَذَا فَاصْعَدُوْا بِهِ الْجَبَلَ فَاِذَا بَلَغْتُمْ ذُرْوَتَهُ فَاِنْ
رَجَعَ عَنْ دِيْنِهٖ وَاِلَّا فَاطْرَحُوْهُ فَذَهَبُوْا فَصَعِدُوْا بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِمَا شِئْتَ
فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوْا وَجَاءَ يَمْشِيْ اِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ اَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيْهِمُ
اللّٰهُ تَعَالٰى فَدَفَعَهُ اِلٰى نَفَرٍ اٰخَرِيْنَ وَقَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ فِيْ قُرْقُوْرٍ وَتَوَسَّطُوْا بِهِ الْبَحْرَ فَاِنْ رَجَعَ
عَنْ دِيْنِهٖ وَاِلَّا فَاقْذِفُوْهُ فَذَهَبُوْا بِهٖ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِمَا شِئْتَ فَانْكَفَاَتْ بِهِمُ السَّفِيْنَةُ
فَغَرِقُوْا وَجَاءَ يَمْشِيْ اِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ اَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيْهِمُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ
لِلْمَلِكِ اِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِيْ حَتّٰى تَفْعَلَ مَا اٰمُرُكَ بِهٖ قَالَ مَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ
وَتَصْلُبُنِيْ عَلٰى جِذْعٍ وَتَاْخُذُ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِيْ ثُمَّ تَضَعُ السَّهْمَ فِيْ كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ
بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ ارْمِ فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَتَلْتَنِيْ فَجَمَعَ النَّاسَ وَفَعَلَ مَا اَمَرَهُ
ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِيْ صُدْغِهٖ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى صُدْغِهٖ مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ رَحِمَهُ اللّٰهُ
فَقَالَ النَّاسُ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ ثَلٰثًا فَاُتِيَ الْمَلِكُ فَقِيْلَ لَهُ اَرَاَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللّٰهِ نَزَلَ
بِكَ حَذَرُكَ قَدْ اٰمَنَ النَّاسُ بِرَبِّ الْغُلَامِ فَاَمَرَ بِالْاُخْدُوْدِ بِاَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ وَاُضْرِمَ
فِيْهَا النِّيْرَانُ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِيْنِهٖ فَاَلْقُوْهُ فِيْهَا فَجَاءَتِ امْرَاَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ فَتَقَاعَسَتْ
اَنْ تَقَعَ فِيْهَا فَقَالَ الْغُلَامُ يَا اُمَّاهْ اصْبِرِيْ فَاِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالتِّرْمِذِيُّ
اَلْاُخْدُوْدُ الشَّقُّ فِي الْاَرْضِ وَجَمْعُهُ اَخَادِيْدُ وَالْمِنْشَارُ بِالنُّوْنِ وَالرَّاءِ مَعْرُوْفٌ يُشَقُّ بِهِ الْخَشَبُ
وَالْقُرْقُوْرُ سَفِيْنَةٌ صَغِيْرَةٌ وَانْكَفَاَتِ السَّفِيْنَةُ اِذَا انْقَلَبَتْ وَالصَّعِيْدُ وَجْهُ الْاَرْضِ وَ
الْكِنَانَةُ الْجَعْبَةُ الَّتِيْ تَكُوْنُ فِيْهَا النُّشَّابُ وَكَبِدُ الْقَوْسِ وَسْطُهَا وَالسِّكَكُ جَمْعُ سِكَّةٍ وَهِيَ
الطَّرِيْقُ وَالتَّقَاعُسُ التَّاَخُّرُ وَالْمَشْيُ اِلٰى وَرَاءٍ ترجمہ صہیب سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے آگے ایک بادشاہ تھا اور اسکا ایک جادوگر تھا جب وہ جادوگر بوڑھا ہوگیا
تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ میں بوڑھا ہوگیا ہوں میرے پاس ایک لڑکا بھیج کہ میں اسکو جادو سکھلا دوں
بادشاہ نے اس کے پاس ایک لڑکا بھیجا وہ اسکو سکھلایا کرتا تھا تو اس لڑکے کی راہ میں ایک درویش رہتا
تھا وہ لڑکا آتے جاتے اس کے پاس بیٹھتا تھا اور اسکا کلام سنتا پھر جب جادوگر کے پاس جاتا تھا تو درویش

پر گذرتا اور اس کے پاس بیٹھتا پھر جب جادوگر اسکو مارتا سو لڑکے نے جادوگر کی مار کا درویش سے گلہ کیا درویش نے کہا کہ جب تو جادوگر سے خوف کھاوے تو کہہ کہ میرے گھر والوں نے مجھ کو روکا تھا اور جب تو گھر والوں سے ڈرے تو کہہ کہ مجھ کو جادوگر نے روکا سو لڑکا اسی حال میں رہا کرتا تھا کہ ناگاہ ایک بڑے قد آور جانور پر گذر ا جس نے لوگوں کو آنے جانے سے روکا ہوا تھا سو لڑکے نے کہا کہ آج میں معلوم کرتا ہوں کہ جادوگر افضل ہے یا درویش افضل ہے سو اس نے ایک پتھر لیا اور کہا الٰہی اگر درویش کا طریقہ تیرے نزدیک زیادہ تر پیارا ہے جادوگر کے طریقے سے تو اس جانور کو قتل کر۔ تاکہ لوگ چلیں پھریں پھر اس نے پتھر مارا سو اسکو قتل کر ڈالا تو لوگ آنے جانے لگے پھر وہ لڑکا درویش کے پاس آیا اور اسکو یہ حال بتایا۔ درویش نے کہا اے بیٹا تو مجھ سے آج افضل ہے اور البتہ تیرا رتبہ یہاں تک پہونچا کہ مجھ کو نظر پڑا اور مقرر عنقریب تو آزمایا جاوے گا سو اگر تو آزمایا جاوے تو مجھ کو نہ بتائیو اور اس لڑکے کا یہ حال تھا کہ اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرتا تھا اور لوگوں کا علاج کرتا تھا ہر قسم کی بیماری سے تو یہ حال بادشاہ کے ایک مصاحب نے سنا اور وہ اندھا ہو گیا تھا سو اس پاس بہت سے تحفے لایا اور کہا کہ یہ سب تیرے ہی واسطے ہے اگر تو مجھ کو اچھا کر دیوے لڑکے نے کہا کہ میں کسی کو چنگا نہیں کرتا چنگا کرنا تو خدا ہی کا کام ہے سو اگر تو خدا پر ایمان لائے تو میں خدا سے دعا کروں کہ وہ تجھ کو چنگا کر دے گا وہ مصاحب خدا پر ایمان لایا خدا نے اسکو چنگا کر دیا یعنے اس کو سب کچھ نظر آنے لگا۔ پھر وہ مصاحب بادشاہ کے پاس گیا اور اس کے پاس جا بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا تو بادشاہ نے اس سے کہا کہ کس نے تیری آنکھیں پھر روشن کر دیں مصاحب نے کہا کہ میرے رب نے بادشاہ نے کہا کہ میرے سوا اور بھی تیرا کوئی رب ہے مصاحب نے کہا کہ میرا اور تیرا رب خدا ہے سو بادشاہ نے اس کو پکڑا اور مارنا شروع کیا یہاں تک کہ اس نے لڑکے کا پتہ بتلایا سو وہ لڑکا لایا گیا تو بادشاہ نے اس سے کہا اے لڑکے تیرے جادو کا یہ رتبہ پہونچا کہ تو اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتا ہے اور تو ایسا کرتا ہے اور ویسا کرتا ہے لڑکے نے کہا کہ میں کسی کو اچھا نہیں کرتا اچھا تو خدا ہی کرتا ہے پھر بادشاہ نے اس لڑکے کو پکڑا اور ہمیشہ اسکو مارا کرتا تھا یہاں تک کہ اس نے درویش کا پتہ بتلایا پھر وہ درویش پکڑا آیا اور اس سے کہا گیا کہ اپنے دین سے پلٹ جا اس نے انکار کیا۔ پھر بادشاہ نے ایک آرہ منگوایا اور درویش کی سر کی چوٹی پر رکھا اور چیر ڈالا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا پھر وہ لڑکا بلایا گیا تو اس سے کہا کہ اپنے دین سے پلٹ جا اس نے نہ مانا سو بادشاہ نے اسکو اپنے چند مصاحبوں کے حوالے کیا اور کہا کہ اسکو فلانے پہاڑ کی طرف لیجاؤ اور اسکو پہاڑ پر چڑھاؤ پھر جب تم پہاڑ کی چوٹی پر پہونچو سو اگر یہ لڑکا اپنے دین سے پھر جائے تو بہتر ہے نہیں تو اسکو گرا دینا سو وہ اسکو لیکر اور اسکو پہاڑ پر چڑھایا تو لڑکے نے کہا کہ الٰہی تو ان کے شر سے بچا جس طرح چاہے سو پہاڑ نے ان کو خوب طرح ہلایا تو نے لوگ (پہاڑ سے) گر پڑے اور وہ لڑکا بادشاہ کے پاس چلا آیا بادشاہ نے اس سے

گنجا تیسرا اندھا سو خدا نے چاہا کہ ان کو آزماوے تو ان کے پاس فرشتہ بھیجا سو وہ سفید داغ والے پاس آیا اور اُس نے کہا کہ تجھ کو کون چیز پیاری ہے اُس نے کہا کہ اچھا رنگ اور اچھی کھال اور مجھ سے یہ بیماری دور ہو جائے جس کے سبب لوگ مجھ سے گھناتے ہیں سو فرشتے نے اس پر ہاتھ ملا تو اس کی بیماری دور ہو گئی اور اسکو اچھا رنگ اور اچھی کھال دی گئی پھر فرشتے نے کہا کہ کون مال تجھ کو بہت پسند ہے اس نے کہا کہ اونٹ سو اسکو گابھن اونٹنی دی۔ پھر کہا کہ خدا تجھ کو اس میں برکت دے۔ پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا سو کہا کہ کون چیز تجھ کو پسند آتی ہے اس نے کہا کہ اچھے بال اور یہ بیماری مجھ سے جاتی رہے جس کے سبب لوگ مجھ سے کراہت کرتے ہیں پھر فرشتے نے اس پر اپنا ہاتھ ملا سو اسکی بیماری دور ہو گئی اور اس کو اچھے بال ملے پھر فرشتے نے کہا کہ کون مال تجھ کو بہت بھاتا ہے اُس نے کہا کہ گائے سو اس کو گابھن گائے بھینس ملی فرشتے نے کہا کہ خدا تیرے مال میں برکت دے۔ پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا سو کہا کہ تجھ کو کون چیز بہت پسند ہے اس نے کہا کہ اے میری آنکھ میں روشنی دے کہ میں اسکے ساتھ لوگوں کو دیکھوں پھر فرشتے نے اس پر اپنا ہاتھ ملا سو خدا تعالے نے اس کو پھر آنکھیں دیں فرشتے نے کہا کون مال تجھ کو بہت پسند ہے اس نے کہا بھیڑ بکری سو اسکو گابھن بھینس بکری ملی پھر اونٹنی اور گائے بھی بچہ جنی پھر ہوا ہو تے سفید داغ والے کے جنگل بھر اونٹ ہو گئے اور گنجے کے جنگل بھر گائے بیل ہو گئے اور اندھے کے جنگل بھر بکریاں ہو گئیں پھر مدت کے بعد فرشتہ سفید داغ والے کے پاس اپنی اگلی صورت اور شکل میں آیا سو کہا کہ میں محتاج آدمی ہوں سفر میں میرے سب اسباب لٹ گئے سو آج منزل پر پہونچنا ممکن نہیں بدون خدا کی مدد کے پھر بدون تیرے احسان میں تجھ سے مانگتا ہوں اسی کے نام پر جس نے تجھ کو ستھرا رنگ اور اچھی کھال دی اور مال اونٹ دیے ایک سواری مانگتا ہوں جو میرے سفر میں کام آوے اس نے کہا کہ لوگوں کے حق مجھ پر بہت ہیں یعنے قرضدار ہوں یا گھر بار کے خرچ سے زیادہ مال نہیں جو تجھ کو دوں پھر فرشتے نے کہا کہ البتہ میں تجھ کو کچھ پہچانتا ہوں بھلا تو محتاج کو ڑھی نہ تھا کہ تجھ سے لوگ کراہت کرتے تھے پھر خدا نے تجھ کو اپنے فضل سے یہ مال دیا اس نے جواب دیا کہ میں نے یہ مال پایا ہے اپنے باپ دادا سے جو پشتہا پشت کے نامی سردار تھے سو فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہے تو خدا تعالی تجھ کو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور اس سے کہا جیسا سفید داغ والے سے کہا اس نے بھی ویسا ہی جواب دیا جیسا اس نے دیا تھا پھر فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہے تو خدا تجھ کو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو پہلے تھا۔ پھر فرشتہ اندھے کے پاس گیا اپنی اسی صورت اور شکل میں اور کہا کہ میں محتاج اور مسافر آدمی ہوں میرے سفر میں سب وسیلے اور اسباب گم گئے سو مجھ کو آج پہونچنا مشکل ہے بغیر مدد الٰہی کے اس کے بعد بدون تیرے احسان کے سو میں تجھ سے اس خدا کے نام پر مانگتا ہوں جس نے تجھ کو آنکھ دی ایک بکری مانگتا ہوں کہ میرے سفر میں کام آوے اس نے کہا کہ سفر میں اندھا تھا خدا نے مجھ کو آنکھیں دیں سو لیجا ان بکریوں سے جتنا تیرا جی چاہے اور چھوڑ جا جتنا

تیرا جی چاہے سو قسم خدا کی آج جو چیز تو راہ خدا میں لیوے گا میں تجھ کو مشکل میں نہ ڈالوں گا یعنے تیرا ہاتھ نہ پکڑوں گا تو فرشتے نے کہا کہ اپنا مال اپنے پاس کہ تم تینوں آدمی تو صرف آزمائے گئے تھے سو تجھ سے تو البتہ خدا تعالے راضی ہوا اور تیرے دونوں ساتھیوں سے ناخوش ہوا شیخین اسکے راوی ہیں

ناقہ عشراء حاملہ اونٹنی کو کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ وہ اونٹنی ہے جو دس مہینے کی حاملہ ہو اور شاۃ والدہ وہ بکری ہے جو مشہور ہو کہ بہت بچے جنتی ہے فانتج ہذان یعنے اونٹ اور گائے والا۔ وولد ہذا یعنے بکری والا اور اس کے معنے یہ ہیں کہ اس نے بکری کے جننے کا اہتمام کیا اور اس کو جننے کے وقت بٹھلایا اور حبال کے معنے ہیں اسباب اور معنے لا بلاغ کے یہ ہیں کہ نہیں میرے پاس وہ چیز جسکے ساتھ میں اپنی غرض کو پہونچوں اور گابراعن کابر یعنے اپنے باپ دادا سے اور لا اجہدک کے معنے یہ ہیں کہ میں تجھ پر مشکل نہ ڈالوں گا یعنے میں احسان کہنے میں ف اس حدیث میں بندہ شکر گذار اور ناشناس کا بیان ہے بلکہ اگر غور کیا جاوے تو حدیث ساری عالم کے حال میں ہے یعنے اول ہم سب کچھ حقیقت نہ تھے جان و مال علم حکمت عقل ہوش وغیرہ ہر چیز اسکے کرم سے ہم کو ملی ہے سو جو ہوشیار ہے وہ خدا کا شکر گذار ہے اور جو احمق ہے وہ ناشکر اور نمک حرام ہے

قصۃ المقترض الف دینار

قصہ اس شخص کا جس نے ہزار اشرفی قرض لی تھی

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ سَاَلَ بَعْضَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَنْ یُّسْلِفَهٗ اَلْفَ دِیْنَارٍ فَقَالَ ائْتِنِیْ بِالشُّهَدَآءِ اُشْهِدُهُمْ قَالَ کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا قَالَ فَاْتِنِیْ بِالْکَفِیْلِ قَالَ کَفٰی بِاللّٰهِ کَفِیْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَدَفَعَهَا اِلَیْهِ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَخَرَجَ فِی الْبَحْرِ فَقَضٰی حَاجَتَهٗ ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْکَبًا یَقْدَمُ عَلَیْهِ فِی الْاَجَلِ الَّذِیْ اَجَّلَهٗ فَلَمْ یَجِدْ فَاَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَاَدْخَلَ فِیْهَا اَلْفَ دِیْنَارٍ وَّصَحِیْفَةً مِّنْهُ اِلٰی صَاحِبِهٖ ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَهَا ثُمَّ اَتٰی بِهَا الْبَحْرَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ اَنِّیْ تَسَلَّفْتُ مِنْ فُلَانٍ اَلْفَ دِیْنَارٍ فَسَاَلَنِیْ شَهِیْدًا فَقُلْتُ کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا فَرَضِیَ بِکَ کَفِیْلًا وَاِنِّیْ جَهَدْتُّ اَنْ اَجِدَ مَرْکَبًا فَلَمْ اَجِدْ وَاِنِّیْ اِسْتَوْدَعْتُکَهَا فَرَمٰی بِهَا فِی الْبَحْرِ حَتّٰی وَلَجَتْ فِیْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِیْ ذٰلِکَ یَلْتَمِسُ مَرْکَبًا یَخْرُجُ اِلٰی بَلَدِهٖ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِیْ کَانَ اَسْلَفَهٗ یَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْکَبًا قَدْ جَآءَ بِمَالِهٖ فَاِذَا هُوَ بِالْخَشَبَةِ الَّتِیْ فِیْهَا الْمَالُ فَاَخَذَهَا لِاَهْلِهٖ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِیْفَةَ ثُمَّ قَدِمَ الَّذِیْ کَانَ اَسْلَفَهٗ فَاَتٰی بِاَلْفِ دِیْنَارٍ وَّقَالَ مَا زِلْتُ جَاهِدًا فِیْ طَلَبِ مَرْکَبٍ لَاٰتِیَکَ بِمَالِکَ فَمَا وَجَدْتُّ مَرْکَبًا قَبْلَ الَّذِیْ جِئْتُ فِیْهِ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَدْ اَدّٰی عَنْکَ الَّذِیْ بَعَثْتَ فِی الْخَشَبَةِ فَانْصَرَفَ بِالْاَلْفِ دِیْنَارٍ رَاشِدًا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَزَجَّجَ مَوْضِعَهَا اَیْ سَوّٰی مَوْضِعَ النَّقْرِ وَاَصْلَحَهَا مَاْخُوْذٌ مِّنْ تَزْجِیْجِ الْحَوَاجِبِ وَهُوَ حَذْفُ زَائِدِ شَعْرِهَا وَیُحْتَمَلُ اَنْ یَّکُوْنَ مَاْخُوْذًا

مِنَ الرَّجِّ بِاَنْ یَّکُوْنَ نَقْرٌ فِیْ طَرَفِ الْخَشَبَۃِ وَشُدَّ عَلَیْہِ زَجًّا لِیُمْسِکَہٗ وَیَحْفَظُ مَا فِیْ جَوْفِہٖ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی اسرائیل میں سے ایک مرد کا ذکر کیا جس نے دوسرے بنی اسرائیل سے ہزار اشرفیاں قرض مانگیں سو اس نے کہا کہ گواہوں کو لا کہ ان کو قرض کا گواہ کر دوں تو اس نے کہا کہ خدا کا گواہ ہونا کفایت کرتا ہے قرض دینے والے نے کہا تو کوئی ضامن ہی لا۔ اس نے کہا کہ خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہے اس نے کہا تو نے سچ کہا پھر اس نے اس کو ہزار اشرفیاں کچھ مدت ٹھیرا کر دیں سو وہ سوداگری کرنے کے واسطے سمندر کے سفر میں گیا سو اپنے کام سے فراغت کر چکا پھر اس نے جہاز تلاش کیا تا سوار ہو کر معین مدت کے اندر قرض دینے والے کے پاس آوے سو اس نے کوئی جہاز نہ پایا سو اس نے ایک لکڑی کو لیکر کرید ا پھر اس میں اشرفیوں کو بھرا اور اپنا ایک خط قرض دینے والے کے نام کا اس میں ڈالا پھر اس کے مہرے کو خوب بند کیا اور سمندر پر لے آیا اور کہا کہ الٰہی تو جانتا ہے کہ میں نے فلانے سے ہزار اشرفیاں قرض لیں تھیں سو اس نے مجھ سے گواہ مانگا تھا میں نے کہا تھا کہ خدا تعالیٰ کا گواہ ہونا کفایت کرتا ہے وہ تیری گواہی پر راضی ہو گیا تھا۔ اور اس نے مجھ سے ضامن مانگا تھا تو میں نے کہا تھا کہ خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہے تو وہ تیری ضامنی پر راضی ہو گیا تھا اور میں نے بہت کوشش کی کہ کوئی جہاز پاؤں تا کہ اسکا قرض پہونچاؤں سو میں نے نہ پایا اب میں یہ لکڑی تجھ کو امانت سپرد کرتا ہوں پھر اس نے اس کو سمندر میں ڈالدیا یہانتک کہ وہ ڈوب گئی پھر وہاں سے پلٹ آیا۔ پھر دیکھنے کو نکلا وہ مرد جس نے اس کو قرض دیا تھا کہ شاید کوئی جہاز اسکا قرض مال لایا ہو سو ناگہان وہ لکڑی اسکو نظر پڑی جس میں مال تھا سو اسکو اپنے گھر والوں کے جلانے کے واسطے لیا پھر جب اسکو چیرا تو مال اور خط کو (اس میں) پایا پھر مدت کے بعد جسکو قرض دیا تھا وہ آیا اور ہزار اشرفیاں لایا اور کہا قسم خدا کی میں ہمیشہ جہاز کی تلاش میں کوشش کرتا رہا کہ میں تیرے پاس تیرا مال لاؤں سو اس وقت کے آنے سے پہلے میں نے کوئی جہاز نہ پایا قرض دینے والے نے کہا کہ البتہ خدا نے تیری طرف سے جو مال کہ تو نے لکڑی میں بھیجا تھا سو پہونچا دیا سو اب تو اپنی ہزار اشرفیاں لیکر خیریت سے پھر لے جا بخاری اس کے راوی ہیں۔ زجج موضعہا یعنے کرید کی جگہ کو برابر اور ہموار کر دیا۔ اور احتمال ہے کہ زج سے ماخوذ ہو بایں طور کہ اس نے لکڑی کے ایک طرف میں کرید ا پھر اس میں میخ گاڑی تا کہ اسکو بند کرے اور اندر کے مال کو نگاہ رکھے ف اس حدیث میں راست معاملگی اور امانت داری کی خوبی کا بیان ہے

اَحَادِیْثُ مُتَفَرِّقَۃٌ

متفرق حدیثوں کا بیان

(۱) عَنْ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ فَتْرَۃٌ مَا بَیْنَ عِیْسٰی وَمُحَمَّدٍ عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ سِتُّمِائَۃِ سَنَۃٍ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ سلیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فترت کا زمانہ عیسےٰ اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان چھ سو برس ہے بخاری اسکے راوی ہیں ف

یعنے اس زمانے میں کوئی پیغمبر نہیں ہوا

۲۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اِنَّ اَھْلَ فَارِسَ لَمَّا مَاتَ نَبِیُّھُمْ کَتَبَ لَھُمُ اِبْلِیْسُ الْمَجُوْسِیَّۃَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب فارسیوں کا پیغمبر مر گیا تو شیطان نے ان کے واسطے مجوس کے مذہب کو لکھا ابوداؤد اس کے راوی ہیں

۳۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا اَدْرِیْ تُبَّعٌ اَلْعَیْنُ ھُوَ اَمْ لَا وَمَا اَدْرِیْ عُزَیْرٌ نَبِیٌّ اَمْ لَا اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ تبع پیغمبر ہے یا نہیں اور میں نہیں جانتا کہ عزیر پیغمبر ہے یا نہیں ابوداؤد اس کے راوی ہیں

۴۔ وَعَنْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ لَمْ یُخَنَّزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰی زَوْجَھَا الدَّھْرَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ خَنَزَ اللَّحْمُ یُخَنَّزُ اِذَا نَتَنَ وَتَغَیَّرَ رِیْحُہٗ وَخِیَانَۃُ حَوَّاءَ لَا دَمَ ھِیَ تَرْکُ النَّصِیْحَۃِ لَہٗ فِیْ اَکْلِ الشَّجَرَۃِ لَا فِیْ غَیْرِھَا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل کی قوم نہ ہوتی تو گوشت نہ سڑتا اور اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت کبھی اپنے خاوند کی خیانت نہ کرتی۔ شیخین اس کے راوی ہیں خنز اللحم کے معنے میں سڑ جانا گل جانا بودار ہو جانا۔ اور حضرت حوا نے آدم علیہ السلام کی یہ خیانت کی کہ انکو بہشت کے درخت کا میوہ کھلایا نہ اور چیز میں

کِتَابُ الْقِیٰمَۃِ وَمَا یَتَعَلَّقُ بِھَا وَفِیْہِ اَرْبَعَۃُ اَبْوَابٍ

کتاب ہے قیامت اور اس کے متعلقات کے بیان میں۔ اور اس میں چار باب ہیں

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِیْ اَشْرَاطِھَا وَعَلَامَاتِھَا وَفِیْہِ عَشْرَۃُ فُصُوْلٍ

پہلا باب قیامت کی نشانیوں اور علامتوں کے بیان میں اور اس میں دس فصل ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِی الْمَسِیْحِ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ وَالْمَھْدِیِّ

پہلی فصل عیسے علیہ السلام اور مہدی علیہ السلام کے بیان میں

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا مُقْسِطًا فَیَکْسِرَ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلَ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعَ الْجِزْیَۃَ وَیَفِیْضَ الْمَالُ حَتّٰی لَا یَقْبَلَہٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَکُوْنَ السَّجْدَۃُ الْوَاحِدَۃُ خَیْرًا مِّنَ الدُّنْیَا

مَا فِيهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رض اِقْرَءُوا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ الْاٰيَةَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ اَلْحَكَمُ الَّذِيْ يَقْضِيْ بَيْنَ النَّاسِ وَالْمُقْسِطُ يُقَابِلُ ضِدَّ الْقَاسِطِ وَهُوَ الْجَائِرُ وَوَضْعُ الْجِزْيَةِ اِسْقَاطُهَا عَنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُرَادُ اِلْزَامُهُمُ الْاِسْلَامَ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهُمْ غَيْرُهٗ فَذٰلِكَ مَعْنٰى وَضْعِهَا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُسکی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ عنقریب ہے کہ اترے گا تم میں اے مسلمانوں عیسیٰ مریم کا بیٹا حاکم عادل ہوکر سو توڑے کا چلیپا کو اور قتل کریگا سور کو اور موقوف کریگا جزیہ کو اور کثرت سے دیگا مال کو یا کثرت سے پہیل پڑے گا مال یہانتک کہ کوئی اسکو قبول نہ کرے گا یہانتک کہ ہوگا ایک سجدہ بہتر تمام دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا میں ہے پھر ابوہریرہ رض (راوی اسحدیث کے) کہتے کہ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو کہ کوئی اہل کتاب میں سے نہیں مگر کہ ایمان لاوے گا عیسے علیہ السلام پر پہرانکے مرنے سے پہلے نسائی کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں۔ حکم وہ ہے جو لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے۔ اور مقسط عادل کو کہتے ہیں ضد ظالم کے۔ اور موقوف کرنا جزیہ کا گرا دینا اسکا ہے یہود و نصاریٰ سے اور لازم کرنا اُن پر اسلام کو اور اسلام کے سوائے اُن سے کچھ قبول نہیں ہوگا یہی معنے ہیں وضع جزیہ کے

۲۔ **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَيَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ میری امت میں سے ایک گروہ دین حق پر لڑتے رہیں گے اور قیامت تک غالب رہیں گے پھر عیسے بن مریم آسمان سے اتریں گے تو اُن کا سردار کہے گا کہ ہمکو نماز پڑھاؤ وہ کہیں گے نہیں مقرر تم میں سے بعضے بعضوں پر سردار ہیں یعنے امامت تمہارا ہی حق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو بزرگی دی ہے مسلم اس کے راوی ہیں

۳۔ **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمٌ وَاحِدٌ لَطَوَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْهِ رَجُلًا مِّنِّيْ اَوْ قَالَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِيْ وَاِسْمُ اَبِيْهِ اِسْمَ اَبِيْ يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَّظُلْمًا اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بالفرض دنیا سے ایک دن بھی باقی رہا تو اللہ تعالےٰ اسی دن کو دراز کردیگا کہ میری نسل سے ایک مرد پیدا کرے یا فرمایا میرے اہل بیت میں

سے اسکا نام میرے نام کے موافق ہوگا اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام سے موافق ہوگا وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیگا جیسے ظلم اور تعدی سے بھری گئی ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور لفظ ترمذی کے ہیں۔

۴ - وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْمَہْدِیُّ مِنْ عِتْرَتِیْ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ رض اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی نسل سے ہوگا فاطمہ رض کی اولاد سے ابوداؤد اس کے راوی ہیں

۵ - وَعَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ رض وَنَظَرَ اِلٰی اِبْنِہِ الْحَسَنِ رض فَقَالَ اِنَّ اِبْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ کَمَا سَمَّاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَسَیَخْرُجُ مِنْ صُلْبِہٖ رَجُلٌ یُسَمّٰی بِاِسْمِ نَبِیِّکُمْ یُشْبِہُہٗ فِی الْخَلْقِ وَلَا یُشْبِہُہٗ فِی الْخُلُقِ ثُمَّ ذَکَرَ قِصَّةً اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہے کہ علی نے فرمایا اور اپنے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ کیطرف نظر کی کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے جیسا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکا نام رکھا اور عنقریب اسکی پشت سے ایک مرد نکلے گا کہ تمہارے پیغمبر کے نام سے موسوم ہوگا خلق میں ان کے مشابہ ہوگا زمین کو انصاف سے بھر دیگا ابوداؤد اس کے راوی ہیں ف قیامت کے قریب پہلے امام مہدی پیدا ہونگے وہ سب لوگوں کے سردار نہیں گے پھر ان کے وقت میں حضرت عیسے علی نبینا وعلیہ السلام آسمان سے اتریں گے نصرانی دین کو مٹا دیں گے دین محمدی پر عمل کریں گے صلیبوں کو توڑ ڈالیں گے جسکی اب نصاری تعظیم کرتے ہیں کہ ان کے گمان میں حضرت عیسی صلیب پر مارے گئے اور جزیہ قبول نہ کریں گے اگر نصاری ایمان نہ لادیں گے تو ان کو قتل کریں گے ف اس زمانے میں ایک شخص غلام احمد نامی قوم مغل سے کادیاں ضلع گورداسپور پنجاب میں پیدا ہوا ہے وہ دعوے کرتا ہے کہ عیسی بن مریم اور مہدی میں ہوں اور پیغمبری کا دعوے بھی کرتا ہے اور ایسے ایسے کفر بکتا ہے کہ اگر ان سے زمین اور آسمان پھٹ جائیں تو کچھ عجب نہیں اور بعضے ملحد اور دہری ایمان فروش اسکے ساتھ ہو گئے ہیں اور حقیقت میں وہ ایک بڑا جھوٹا کذاب اور دجال ہے آدم علیہ السلام سے آج تک اس درجہ کا کوئی کافر نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا ایمان داروں کو لازم ہے کہ اس شیطان ملعون سے اپنا ایمان بچائیں اور اسکے شر سے اللہ کی پناہ چاہیں

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِی الدَّجَّالِ

دوسری فصل دجال کے بیان میں

(۱) عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ تَمِیْمًا الدَّارِیَّ کَانَ رَجُلًا نَصْرَانِیًّا فَجَآءَ وَبَایَعَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِیْ حَدِیْثًا

وَافَقَ الَّذِیْ کُنْتُ اُحَدِّثُکُمْ عَنِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِیْ اَنَّهٗ رَکِبَ فِیْ سَفِیْنَةٍ بَحْرِیَّةٍ مَعَ ثَلٰثِیْنَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِی الْبَحْرِ ثُمَّ اَرْفَئُوْا اِلٰی جَزِیْرَةٍ فِی الْبَحْرِ حِیْنَ مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوْا فِیْ اَقْرُبِ السَّفِیْنَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِیْرَةَ فَلَقِیَتْهُمْ دَابَّةٌ اَهْلَبُ کَثِیْرَةُ الشَّعْرِ لَا یَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ فَقَالُوْا وَیْلَکِ مَا اَنْتِ فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوْا مَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ اَیُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوْا اِلٰی هٰذَا الدَّیْرِ فَاِنَّ فِیْهِ رَجُلًا وَهُوَ اِلٰی خَبَرِکُمْ بِالْاَشْوَاقِ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا فَدَخَلْنَا الدَّیْرَ فَاِذَا اَعْظَمُ اِنْسَانٍ رَاَیْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَاَشَدُّهٗ وَثَاقًا مَجْمُوْعَةٌ یَدَاهُ اِلٰی عُنُقِهٖ مَا بَیْنَ رُکْبَتَیْهِ اِلٰی کَعْبَیْهِ بِالْحَدِیْدِ قُلْنَا وَیْلَکَ مَا اَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰی خَبَرِیْ فَاَخْبِرُوْنِیْ مَا اَنْتُمْ قَالُوْا نَحْنُ اُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ کُنَّا فِیْ سَفِیْنَةٍ بَحْرِیَّةٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ اَرْفَئْنَا اِلٰی جَزِیْرَتِکَ هٰذِهٖ فَلَقِیَتْنَا دَابَّةٌ اَهْلَبُ کَثِیْرَةُ الشَّعْرِ لَا نَعْرِفُ قُبُلَهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ کَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقُلْنَا وَیْلَکِ مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتِ اعْمِدُوْا اِلٰی هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِیْ فِیْ هٰذَا الدَّیْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰی خَبَرِکُمْ بِالْاَشْوَاقِ فَاَقْبَلْنَا اِلَیْکَ سِرَاعًا قَالَ فَاَخْبِرُوْنِیْ عَنْ نَخْلِ بَیْسَانَ قُلْنَا عَنْ اَیِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ یُثْمِرُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ یُوْشِکُ اَنْ لَّا یُثْمِرَ قَالَ فَاَخْبِرُوْنِیْ عَنْ بُحَیْرَةِ طَبَرِیَّةَ هَلْ فِیْهَا مَاءٌ قُلْنَا نَعَمْ هِیَ کَثِیْرَةُ الْمَاءِ وَاَهْلُهَا یَزْرَعُوْنَ مِنْ مَائِهَا فَاَخْبِرُوْنِیْ عَنْ نَبِیِّ الْاُمِّیِّیْنَ مَا فَعَلَ قُلْنَا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَکَّةَ وَنَزَلَ یَثْرِبَ قَالَ اَقَاتَلَتْهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ کَیْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّهٗ قَدْ ظَهَرَ عَلٰی مَنْ یَّلِیْهِ مِنَ الْعَرَبِ وَاَطَاعُوْهُ قَالَ ذٰلِکَ خَیْرٌ لَهُمْ اَنْ یُّطِیْعُوْهُ وَاِنِّیْ مُخْبِرُکُمْ عَنِّیْ اَنَا الْمَسِیْحُ الدَّجَّالُ وَاِنِّیْ اُوْشِکُ اَنْ یُّؤْذَنَ لِیْ فِی الْخُرُوْجِ فَاَسِیْرَ فِی الْاَرْضِ فَلَا اَدَعُ قَرْیَةً اِلَّا هَبَطْتُهَا فِیْ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً غَیْرَ مَکَّةَ وَطَیْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَیَّ کِلْتَاهُمَا کُلَّمَا اَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدَةً مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِیْ مَلَکٌ بِیَدِهٖ سَیْفٌ یَصُدُّ فِیْ عَنْهَا وَاِنَّ عَلٰی کُلِّ نَقْبٍ مِنْ اَنْقَابِهَا مَلَائِکَةً یَحْرُسُوْنَهَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِمِخْصَرَتِهٖ فِی الْمِنْبَرِ هٰذِهٖ طَیْبَةُ اَلَا هَلْ کُنْتُ حَدَّثْتُکُمْ ذٰلِکَ فَقَالَ النَّاسُ لَعَمْ فَقَالَ اِنَّهٗ اَعْجَبَنِیْ حَدِیْثُ تَمِیْمٍ اَنَّهٗ وَافَقَ الَّذِیْ کُنْتُ اُحَدِّثُکُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِیْنَةِ وَعَنْ مَکَّةَ اَلَا اِنَّهٗ فِیْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْیَمَنِ لَا بَلْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَاَشَارَ بِیَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ سُمِّیَ الدَّجَّالَ مَسِیْحًا لِاَنَّ اِحْدٰی عَیْنَیْهِ مَسْحَاءُ لَا یُبْصِرُ بِهَا وَالْاَعْوَرُ لَیْسَ مَسِیْحًا وَاَمَّا الْمَسِیْحُ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ اِنَّمَا سُمِّیَ مَسِیْحًا لِاَنَّهٗ مَسَحَ الْاَرْضَ قَطَعَهَا وَقِیْلَ لِاَنَّهٗ کَانَ یَمْسَحُ ذَا الْعَاهَةِ فَیَبْرَءُ وَقِیْلَ الْمَسِیْحُ الصِّدِّیْقُ وَقَوْلُهٗ اَرْفَئُوْا یَقُوْلُ اَرْفَأْتُ السَّفِیْنَةَ اِذَا قَرَّبْتَهَا اِلَی الشَّطِّ وَاَدْنَیْتَهَا مِنَ الْبَرِّ وَذٰلِکَ الْمَوْضِعُ مُرْفَأٌ وَالْقَارِبُ سَفِیْنَةٌ صَغِیْرَةٌ تَکُوْنُ اِلٰی جَانِبِ السُّفُنِ الْبَحْرِیَّةِ یَسْتَعْجِلُوْنَ بِهَا حَوَائِجَهُمْ مِنَ الْبَرِّ وَتَکُوْنُ مَعَهَا خَوَفًا مِنْ غَرَقِ الْمَرَاکِبِ فَیَسْتَاْنِسُوْنَ اِلَیْهَا وَاَمَّا اَقْرُبُ بِضَمِّ الرَّآءِ فَلَعَلَّهٗ

جَمْعُ قَارِبٍ عَلٰى غَيْرِ قِيَاسٍ قَالَهُ الْخَطَّابِيُّ وَالْاَهْلَبُ الْعَلِيظُ الشَّعْرِ الْخَشِنُ وَاِعْتِلَامُ الْحَبْلِ اِضْطِرَابُ اَمْرَاحِهِ وَاِهْتِيَاجُهُ وَالْجَسَّاسَةُ مِنَ التَّجَسُّسِ وَهُوَ الْبَحْثُ عَنْ بَوَاطِنِ الْاُمُوْرِ وَاَكْثَرُ مَا يُقَالُ ذٰلِكَ فِي الشَّرِّ وَالنَّقْبُ الطَّرِيْقُ فِي الْجَبَلِ وَجَمْعُهُ اَنْقَابٌ وَالْحَصْرَةُ عَصَى اَنْ قَضِيْبٌ اَوْ سَوْطٌ كَانَتْ تَكُوْنُ بِيَدِ الْخَطِيْبِ اَوِ الْمَلِكِ اِذَا تَكَلَّمَ ترجمہ شعبی سے روایت ہے اس نے فاطمہ بنت قیسؓ سے روایت کی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمیم داری ایک نصرانی مرد تھا سو آیا پھر اُس نے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور اس نے مجھ سے ایک ایسی حدیث بیان کی جو موافق پڑی اس حدیث کے جو تم سے بیان کیا کرتا تھا مسیح دجال کی خبر سے اس نے مجھ سے یوں حدیث بیان کی کہ میں تین آدمیوں کے ساتھ جو لخم اور جذام کی قوم سے تھے سمندر کے جہاز میں سوار ہوا تو اس سے ایک مہینا بھر لہر کھیلا کی سمندر میں یعنے شدت موج میں جہاز پھنسا رہا پھر وے لوگ جا لگے سمندر میں ایک ٹاپو کی طرف سورج ڈوبتے پھر وے جہاز سے چھوٹی کشتی میں بیٹھے اور ٹاپو میں داخل ہوئے تو ملا ان کو ایک جانور بہاری دم بہت بالوں والا کہ اسکا آگا پیچھا دریافت نہ ہو سکتا تھا بالوں کی کثرت سے تو لوگوں نے کہا اے کمبخت تو کیا چیز ہے اس نے کہا کہ میں جاسوس ہوں لوگوں نے کہا جاسوس کیا اس نے کہا اے لوگو اس دیر کیطرف چلو کہ اس میں ایک مرد ہے وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے پھر ہم چلے دوڑتے ہوئے یہانتک دیر میں داخل ہوئے تو ناگہان اس میں ایک بڑا قد اور آدمی نظر پڑا کہ ویسا مخلوق اور ایسا سخت جکڑا ہوا کبھی نہیں دیکھا اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ جکڑے ہوئے تھے اس کے زانوں کے درمیان دونوں ٹخنوں تک لوہے سے ہمنے کہا اے کمبخت تو کون ہے اس نے کہا تم تو قابو پا گئے میری خبر پر یعنے تم کو میرا حال معلوم ہو جائے گا اب تم مجھ کو بتلاؤ کہ تم کون ہو۔ کہا کہ ہم لوگ عرب ہیں ہم سوار ہوئے تھے سمندر کے جہاز میں سو ہمنے پایا سمندر کو جبکہ وہ جوش میں تھا سو لہر ہم سے مہینا بھر کھیلا کی پھر ہم آ لگے تیرے اس ٹاپو میں پھر ہم بیٹھے چھوٹی کشتی میں پھر ہم ٹاپو میں داخل ہوئے سو ملا ہم کو ایک بہاری دم کا جانور بہت بالوں والا بالوں کی کثرت سے اسکا آگا پیچھا ہم کو معلوم نہ ہوتا تھا ہم نے اس سے کہا اے کمبخت تو کیا چیز ہے اس نے کہا میں جاسوس ہوں ہمنے کہا کہ جاسوس کیا اس نے کہا چلو اس مرد کے پاس جو دیر میں ہے کہ البتہ وہ تمہاری خبر کا مشتاق ہے سو ہم تیری طرف دوڑتے آئے پھر اس نے کہا کہ ہم کو خبر دو بیسان کی نخلستان سے ہم نے کہا کہ تو اسکا کونسا حال پوچھتا ہے اس نے کہا کہ میں اس کے نخلستان سے پوچھتا ہوں کہ پھلتا ہے ہم نے کہا کہ ہاں پھلتا ہے اس نے کہا خبردار ہو عنقریب ہے کہ وہ نہ پھلے گا پھر اس نے کہا کہ مجھ کو عربستان کے دریا کا حال بتلاؤ ہمنے کہا کہ تو اس دریا کا کونسا حال پوچھتا ہے اس نے کہا کیا اس میں پانی ہے ہم نے کہا کہ اس میں بہت پانی ہے اور اس کے

لوگ اسکے پاس سے گذرتے ہیں اس نے کہا البتہ عنقریب اسکا پانی جاتا رہے گا پھر اس نے کہا کہ مجھ کو عرب کے پیغمبر سے خبر دو اُس نے کیا کیا۔ ہمنے کہا وہ مکے سے نکلا اور مدینے میں اُترا۔ اُس نے کہا کیا عرب اس سے لڑتے ہیں ہمنے کہا کہ ہاں۔ اس نے کہا پھر اس نے ان کے ساتھ کیا کیا ہمنے اس کو خبر دی کہ وہ غالب ہو گیا اپنے اس پاس کے عرب پر سو اُنھوں نے اسکی فرمانبرداری کر لی اُس نے کہا کہ البتہ یہ بات ان کے حق میں بہتر ہے کہ اس کے تابعدار ہو جائیں اور البتہ میں تم کو اپنی خبر بتلاتا ہوں کہ میں دجال ہوں اور عنقریب ہی کہ مجھ کو نکلنے کی اجازت ہو سو میں سیر کروں گا زمین میں سو نہ چھوڑوں گا کسی گاؤں کو مگر کہ اس میں اتروں گا چالیس رات کے اندر سوائے مکے اور مدینے کو وہاں کا جانا مجھ پر حرام ہے یعنے منع ہے جب میں چاہوں گا کہ ان دونوں بستیوں سے کسی میں داخل ہوں تو میرے سامنے ٹوکہ آوے گا ایک فرشتہ اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہو گی کہ مجھ کو جانے سے روکے گا اور البتہ اس کے ہر ایک ناکے پر فرشتے ہونگے کہ اس کی چوکیداری کریں گے پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی لاٹھی سے منبر کو ٹھکورا اور فرمایا کہ یہ مدینہ پاک مقام ہے خبردار ہو بھلا میں تم کو اس حال کی خبر نہیں دیچکا لوگوں نے کہا کہ ہاں دے چکے ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو اچھی لگی تمیم کی بات کہ موافق پڑی اس چیز کے کہ میں تم کو دجال اور مکے اور مدینے کے حال سے خبر دیا کرتا تھا خبردار ہو مقرر وہ شام کے دریا میں ہے یا یمن کے دریا میں۔ نہیں بلکہ مشرق کیطرف ہے مسلم اور ابوداود اور ترمذی اسکے راوی ہیں دجال کو مسیح اسواسطے کہتے ہیں کہ اسکی ایک آنکھ بے نور ہے اس سے اس کو نظر نہیں آتا۔ اور کانے کو بھی مسیح کہتے ہیں اور عیسی علیہ السلام کو جو مسیح کہتے ہیں تو اس واسطے کہ انھوں نے زمین کو مسح کیا یعنے زمین میں پھر گئے اور بعضوں نے کہا کہ بیمار پر ہاتھ پھیرتے تھے تو اچھا ہو جاتا تھا اور بعض نے کہا ہے کہ مسیح صدیق کو کہتے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے ارفات السفینۃ جب کہ تو کشتی کے قریب اور خشکی کے پاس لیجاوے اور اس جگہ کو مرفا کہتے ہیں اور قارب چھوٹی کشتی کو کہتے ہیں جو سمندر کے جہازوں کے پاس ہوتی ہے۔ اس کے سانتہ خشکی سے اپنی حاجتوں کو جلد طلب کرتے ہیں اور وہ اس کو اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ اس ڈر سے کہ کہیں جہاز غرق ہو جائے تو اس کیطرف پناہ پکڑیں اور اقرب اسکی جمع ہے خلاف قیاس پر یہ خطابی نے کہا ہے اور اہلب کہتے ہیں کہنے سخت بالوں والے کو اور اعتلام البحر کے معنے ہیں دریا کی موجوں کا زور شور اور اچھلنا اور جساسہ تجسس سے ہے اور وہ پوشیدہ باتوں کا طلب کرنا ہے اور اکثر استعمال اسکا شر میں آتا ہے اور نقب کے معنے ہیں راہ پہاڑ میں اور مخصرہ لاٹھی اور چھڑی یا کوڑا ہے کہ خطبہ خوان یا بادشاہ کے ہاتھ میں کلام کرنے کے وقت ہوتا ہے

۳۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رض قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حَدِیْثًا طَوِیْلًا عَنِ

الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنَا بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ قَالَ يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْتَهِي إِلَى بَعْضِ السِّبَاخِ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ رَجُلٌ هُوَ يَوْمَئِذٍ خَيْرُ النَّاسِ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ وَاللّٰهِ مَا كُنْتَ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ اقْتُلُوهُ وَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے دجال کے حال میں ایک دراز حدیث بیان کی اس میں یہ بھی تھا کہ آپ نے فرمایا کہ آویگا دجال اور اس پر حرام ہے کہ مدینے کے نالوں میں داخل ہو سو بعضی شور زمین میں پہونچے گا اور اسکی طرف ایک مرد نکلے گا کہ وہ اس دن سب لوگوں سے بہتر ہوگا سو وہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں اس کی کہ بیشک تو وہی دجال ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیرے بارے میں حدیث بیان کی تو دجال کہے گا کہ بھلا تبلاؤ تو کہ اگر میں اس کو قتل کر ڈالوں پھر اس کو زندہ کر دوں تو کیا تم میری خدائی میں پھر بھی شک کروگے لوگ کہیں گے کہ نہیں۔ تو پھر دجال اس کو قتل کر ڈالے گا۔ پھر اس کو زندہ کرے گا۔ پھر جب اسکو زندہ کرے گا تو وہ کہیگا کہ جتنی بصیرت مجھ کو آج حاصل ہوئی اس سے بڑھ کر کبھی نہیں ہوئی یعنے اب مجھ کو تیرے دجال ہونے کا نہایت یقین ہوگیا تو دجال اسکے مارنے کا ارادہ کرے گا۔ لیکن اس پر قادر نہ ہوگا۔ شیخین اسکے راوی ہیں

۳۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ إِذَا خَرَجَ مَاءً وَنَارًا فَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ نَارٌ فَمَاءٌ عَذْبٌ وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ مَاءٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهُ نَارٌ فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَأَبُو دَاوُدَ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دجال نکلے گا تو اسکے ساتھ پانی اور آگ ہوگی سو جو لوگوں کو آگ نظر آئے گی وہ میٹھا پانی ہوگا اور جو لوگوں کو پانی نظر آئے گا وہ جلانے والی آگ ہوگی سو تم میں سے جو شخص اسکو پاوے تو چاہیے کہ گرے اس چیز میں جو اس کو آگ نظر آوے اس واسطے کہ وہ ٹھنڈا میٹھا پانی ہے۔ شیخین اور ابوداود اس کے راوی ہیں

۴۔ وَعَنِ الْخُدْرِيِّ رضہ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ فَقَالَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِمَا لَمْ يُنَبِّئْ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِي يَقُولُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمْ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ ترجمہ ابوسعید خدری رضہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دجال کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ کیا میں تم کو نہ بتلاؤں ایسی بات کہ نہیں بتلائی ہے کسی نبی نے اپنی قوم کو۔ وہ کانا ہوگا اور اسکے ساتھ ہوگا بہشت اور دوزخ کا نمونہ سو جس کو وہ کہے گا کہ یہ بہشت ہے وہ دوزخ ہوگی اور میں تم کو ڈراتا ہوں جیسا کہ نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔ شیخین نسائی اور ابن ماجہ اس کے راوی ہیں

۵۔ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ وَلَيْسَ نَقْبٌ مِنْ أَنْقَابِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ تَحْرُسُهَا فَيَنْزِلُ بِالسَّبْخَةِ فَتَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ مِنْهَا كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ ترجمہ ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شہر نہیں مگر دجال اس پر پاؤں رکھے گا مکہ اور مدینہ کے سوا اور نہیں ہے کوئی نالہ ان کے نالوں میں سے مگر اس پر ملائکہ صف باندھے ہوئے ہیں ان کی نگہبانی کرتے ہیں سو دجال اترے گا سبخہ میں پھر کانپے گا مدینہ تین جھٹکے پھر نکلے گا اس میں سے ہر کافر اور منافق احمد اس کے راوی ہیں

۶۔ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبٌ مِنَ الدَّجَّالِ وَلَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں داخل ہوگا مدینہ میں خوف دجال کا اور اس کے اس دن سات دروازے ہونگے ہر دروازے پر دو فرشتے ہونگے شیخین اس کے راوی ہیں

۷۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الدَّجَّالُ فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ عَلَى أَبْوَابِ الْمَدِينَةِ فَلَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آویگا دجال اور پاویگا ملائکہ کو مدینہ کے دروازوں پر سو نہ داخل ہوگا مدینہ میں طاعون اور نہ دجال ان شاء اللہ مسلم اس کے راوی ہیں

الْقَرْيَةَ فَإِذَا أَخْبَرَ جَابِرٌ مِنَ الْقَرْيَةِ دَخَلَهَا أَوَّلُ أَعْوَانِ الدَّجَّالِ أَخْرَجَهُ رَزِينٌ الْجَاحِظُ الْعَظِيمَةُ ترجمہ خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دجال کا حال پوچھا تو فرمایا کہ وہ ہو قد اکل الطعام میں تم کو اس کے حق میں ایسی وصیت کرتا ہوں کہ کسی پیغمبر نے اپنی امت کو نہیں کی کہ اس کی داہنی آنکھ بے نور ہے اٹھی ہوئی ہے اس میں پتلی نہیں گویا کہ وہ دیوار میں میخ ہے۔ تخاعہ اور اس کی بائیں آنکھ جیسے تارا چمکنے والا اور اس کے ساتھ بہشت اور دوزخ کا نمونہ ہوگا۔ سو اسکا دوزخ بہشت ہے اور اسکا بہشت دوزخ ہے خبردار ہو اور اس کے آگے دو مرد ہونگے جو گاؤں والوں کو اس سے ڈرائیں گے پھر جب وہ دونوں گاؤں سے نکل جائیں گے تو داخل ہونگے اس میں اول ساتھی دجال کے زرین اسکے راوی ہیں جاحظہ اوٹھی ہوئی بڑی آنکھ کو کہتے ہیں

۵ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اِسْتَنْصِتِ النَّاسَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَأَطْنَبَ فِي ذِكْرِهِ وَقَالَ مَا بَعَثَ اللهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَهُ أُمَّتَهُ أَنْذَرَهُ نُوحٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ أُمَّتَهُ وَالنَّبِيُّونَ بَعْدَهُ وَإِنَّهُ يَخْرُجُ فِيكُمْ فَمَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ شَأْنِهِ فَلَيْسَ اللهُ بِأَعْوَرَ وَإِنَّهُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ الطَّافِيَةُ مِنَ الْعِنَبِ هِيَ الَّتِي قَدْ خَرَجَتْ عَنْ حَدِّ نَبَاتِ أَطْرَافِهَا فِي الْعُنْقُودِ وَتَنَاهَتْ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے دن فرمایا کہ لوگوں سے کہدو چپ رہیں پھر آپ نے خدا کی حمد اور ثنا کی پھر مسیح دجال کا ذکر فرمایا اور اس کا ذکر بہت دراز کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالے نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر کہ اس نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا نوح علیہ السلام نے بھی اپنی امت کو اس سے ڈرایا اور اسی طرح سب پیغمبروں نے بعد اس کے اور تحقیق وہ تم میں نکلے گا سو اسکا حال تم پر پوشیدہ نہ رہے سو تم پر یہ بات پوشیدہ نہیں کہ تمہارا رب کانا نہیں اور بے شک دجال داہنی آنکھ کا کانا ہے اس کی آنکھ جیسے پھولا ہوا انگور شیخین اسکے راوی ہیں اور طافیہ وہ انگور ہے جو گچھے میں اپنے ساتھ کے دانوں کی حد سے نکل جائے اور اونچا جاوے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي ذِكْرِ ابْنِ صَيَّادٍ

تیسری فصل ابن صیاد کے ذکر میں

۱ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ كَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رض يَحْلِفُ بِاللهِ أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ الدَّجَّالُ فَقُلْتُ أَتَحْلِفُ بِاللهِ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَحْلِفُ عَلَى ذٰلِكَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَا يُنْكِرُهُ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَأَبُو دَاوُدَ ترجمہ محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ جابر بن عبداللہ خدا کی قسم کھاتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے میں نے کہا تم قسم کیوں کھاتے ہو انہوں نے

کہا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ انہوں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک اس پر قسم کھائی اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر انکار کیا۔ شیخین و ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔

۲۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ انْطَلَقَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ فَوَجَدَهٗ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ظَهْرَهٗ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَفَضَهٗ ثُمَّ قَالَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَاذَا تَرٰى قَالَ يَاْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنِّيْ قَدْ خُبِّئَ لَكَ خَبِيْئًا فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِخْسَ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ رض ذَرْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَهٗ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ فِيْ قَتْلِهٖ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ بَعْدَ قَوْلِهٖ خُبِّئَ لَكَ خَبِيْئًا وَخَبَاَ لَهٗ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ اَلْاُطُمُ الْبِنَاءُ الْمُرْتَفِعُ وَقَوْلُهٗ اِخْسَ خَسَاَتِ الْكَلْبِ اِذَا طَرَدْتَّهٗ

ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عمر رض سمیت اپنے اصحاب کی ایک جماعت میں ابن صیاد کی طرف چلے اور اس کو لڑکوں میں کھیلتا ہوا پایا بنی مغالہ کے قلعے کے پاس اور وہ اس وقت بالغ ہونے کے قریب تھا سو نہ معلوم ہوا اس کو یہانتک کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ اسکی پیٹھ میں جا مارا پھر فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے اسکی کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا سو کہا میں گواہی دیتا ہوں اسکی کہ تم ان پڑھوں کے پیغمبر ہو یعنے عرب کے نہ عجم کے پھر ابن صیاد نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو چھوڑ دیا یعنے اس کے ساتھ جھگڑنا چھوڑ دیا۔ پھر فرمایا کہ میں اللہ پر اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لایا یعنے تجھ کو میں پیغمبر نہیں مانتا پھر فرمایا تجھ کو کیا نظر آتا ہے اس نے کہا کچھ سچ اور کچھ جھوٹ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا کام مخلوط ہو گیا یعنے تیری ہر بات میں جھوٹ کی ملاوٹ ہوگی کوئی بات محض سچی نہ ہوگی پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ میں نے اپنے دل میں تیرے واسطے ایک چیز چھپائی ہوئی ہے بتلا وہ کیا ہے ابن صیاد نے کہا وہ دُخ ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہٹ جا اے کتے تو اپنے قدر سے نہ بڑھ سکے گا یعنے تو کوئی

بات پوری کبھی نہ بتلا سکے گا حضرت عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ مجھکو آپ چھوڑیں اور حکم ہو تو اس کی گردن
ماروں تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد حقیقت میں دجال ہے تو تجھ کو اس پر ہرگز قابو
نہ ملے گا اور اگر وہ دجال نہیں تو تجھ کو اسکے قتل کرنے میں کچھ بہتری نہیں نسائی کے سوا پانچوں اس کے
راوی ہیں اور ترمذی نے لفظ جنبیا کے بعد اتنا زیادہ کیا ہے اور حضرت نے اس کے واسطے یہ آیت
چھپائی تھی یوم تاتی السماء بدخان مبین یعنے جس دن لاویگا آسمان دھواں ظاہر یعنے اور ابن صیاد
پوری آیت نہ بتلا سکا صروف دخ بتلایا اطم اونچی عمارت کو کہتے ہیں اور اخاک کے معنے ہیں کتے کو
جھڑکنا **ف** ابن صیاد مدینے میں ایک یہودی کا لڑکا تھا اسکے حالات عجیب غریب تھے کاہن تھا
جنوں سے اکثر باتیں دریافت کرکے بتلاتا تھا۔ اول پیغمبری کا دعوی کرتا تھا عمر فاروق کی خلافت
میں مسلمان ہوگیا تھا پھر گم ہوگیا بعضے اصحاب اسی کو دجال جانتے ہیں

۳۔ **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ فَقَدَ ابْنُ صَیَّادٍ یَوْمَ الْحَرَّۃِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ**
جابرؓ سے روایت ہے کہ جنگ حرہ کے دن ابن صیاد گم ہوگیا تھا پھر اسکا حال معلوم نہ ہوا ابوداؤد
اسکے راوی ہیں

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ ذِکْرِ الْفِتَنِ اَمَامَ الْقِیٰمَۃِ

چوتھی فصل ان فتنوں کے بیان میں جو قیامت سے پہلے ہونگے

۱ **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ
السَّاعَۃُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُھُمُ الشَّعْرُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا کَاَنَّ وُجُوْھَھُمُ
الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَۃُ صِغَارُ الْاَعْیُنِ ذُلْفُ الْاُنُوْفِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اَلْمَجَانُّ جَمْعُ مِجَنٍّ وَھُوَ التُّرْسُ
وَالْمُطْرَقَۃُ الَّتِیْ ضُرِبَ عَلَیْھَا الْعَصَبُ وَالْبَسْطَۃُ نَبِیْطًا فَوْقَ شَیْءٍ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ تم لڑوگے اس
قوم سے جس کی جوتیاں بالوں کی ہونگی اور نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ تم لڑوگے اس قوم سے
جن کے منہ جیسے ڈھالیں ہیں تہ بہ تہ جمی ہوئیں یعنے موٹے منہ گول گول چھوٹی آنکھوں والے چپٹی ناکوں والی
پانچوں اس کے راوی ہیں اور مجان جمع مجن کی ہے اس کے معنے ہیں ڈھال اور مطرقہ کے معنے ہیں تہ بہ
جمی ہوئیں۔

۲۔ **وَعَنْہُ** رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَنْزِلَ
الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقٍ فَیَخْرُجُ اِلَیْھِمْ جَیْشٌ مِّنَ الْمَدِیْنَۃِ مِنْ خِیَارِ اَھْلِ الْاَرْضِ یَوْمَئِذٍ فَاِذَا
تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ خَلُّوْا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الَّذِیْنَ سَبُوْا مِنَّا نُقَاتِلْھُمْ فَیَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا وَاللّٰہِ لَا

لَا تَجْلِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُونَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَفْتَحُ الثُّلُثُ فَلَا يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَحُونَ قُسْطُنْطِينِيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ إِذْ صَرَخَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهَالِيكُمْ فَيَخْرُجُونَ وَذٰلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَعُدُّونَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّونَ صُفُوفَهُمْ إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَيَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّهُمْ فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تُرِكَ لَذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهٖ حَتّٰى يُرِيَهُمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهٖ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ يُقَالُ خَلَفَ الْقَوْمَ الْعَدُوُّ إِذَا طَرَقَ أَهْلَهُمْ وَهُمْ غَائِبُونَ عَنْهُمْ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ روم کے نصاری کا لشکر اعماق یا دابق میں اترے گا۔ پھر ان کیطرف مدینے سے اسلام کا لشکر نکلیگا وے لوگ اس دن تمام روئے زمین کے رہنے والوں سے افضل ہونگے پھر جب دونوں لشکر لڑنے کے واسطے صفیں باندھیں گے تو نصاری کہیں گے کہ نہ روکو ہم کو ان مسلمانوں سے جنہوں نے ہمارے جورو لڑکے پکڑ کر لونڈی غلام بنائے تاکہ ہم ان سے لڑیں یعنے (ہم صرف انہیں سے لڑنا چاہتے ہیں تم سے ہم لڑنا نہیں چاہتے تم درمیان سے الگ ہوجاؤ) تو مسلمان کہیں گے قسم ہے اللہ کی ہم تمہارا اور اپنے بھائی مسلمانوں کا درمیان خالی نہ کریں گے (یعنے تم چاہتے ہو کہ اس فریب سے مسلمانوں کے درمیان پھوٹ ڈالو سو یہ ممکن نہیں) پھر ان کافروں سے لڑیں گے تو مسلمانوں کا تہائی لشکر بھاگ جائیگا۔ ان کی توبہ خدا کبھی قبول نہ کرے گا اور تہائی لشکر قتل ہوگا وے خدا تعالے کے نزدیک سب شہیدوں سے افضل ہونگے اور تہائی لشکر فتح کرے گا۔ وے عمر بھر کبھی فتنے بلا میں نہ پڑیں گے پھر وے قسطنطنیہ کو جو روم کا تخت گاہ ہے فتح کریں گے سو جس حالت میں کہ وے لوٹ کا مال بانٹ رہے ہوں گے اپنی تلواروں کو زیتون کے درخت سے لٹکا کر کہ اچانک ان میں شیطان پکاریگا۔ کہ مقرر دجال تمہارے لڑکے بالوں پر آپڑا تو وہاں سے نکلیں گے اور حالانکہ یہ خبر جھوٹ ہوگی پھر جب لشکر اسلام شام کے ملک میں آویگا تب دجال نکلے گا وہ جس وقت کہ مسلمان لڑنے کی تیاری کرکے صفیں باندھتے ہوں گے کہ نماز کی تیاری ہوگی پھر حضرت عیسے مریم کے بیٹے اتریں گے یعنے (آسمان سے) اور ان کو امام بنکر نماز پڑھائیں گے پھر جب خدا کا دشمن یعنے دجال عیسے علیہ السلام کو دیکھے گا تو خوف سے گل جائیگا جیسے نمک پانی میں گل جاتا ہے۔ سو اگر اسکو چھوڑیں تو وہ خود بخود گلجی دے یہانتک کہ مرکے مٹ جائیگا۔ لیکن خدا تعالے اس کو قتل کراوے گا عیسے کے ہاتھ سے پھر عیسے علیہ السلام سب لوگوں کو دجال کا خون دکھلادیں گے اپنی برچھی میں لگا ہوا مسلم اسکے راوی ہیں کہا جاتا ہے خلف القوم العدو جبکہ دشمن انکے لڑکے بالوں پر آپڑے اور وہ گھر میں موجود نہ ہوں ف اعماق اور دابق دو مکان ہیں شام کے ملک میں اور قسطنطنیہ مدت سے اب تک مسلمانوں کے قبضہ

میں ہے روم کا بادشاہ وہیں رہتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت کے قریب نصاری کا اس میں عمل ہو جائیگا پھر امام مہدی کے وقت میں فتح ہوگا۔

۴۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ هَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِيْنَةٍ جَانِبٌ فِيْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَغْزُوَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنْ بَنِيْ اِسْحَاقَ فَاِذَا جَاءُوْهَا نَزَلُوْا فَلَمْ يُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَيْهَا الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّانِيَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوْنَهَا فَيَغْنَمُوْنَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ اِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُوْنَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے وہ شہر سنا ہے جسکی ایک طرف خشکی ہے اور ایک طرف سمندر ہے لوگوں نے کہا کہ ہاں سنا ہے یعنے قسطنطنیہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ لڑنے جاویں گے اس شہر سے ستر ہزار آدمی حضرت اسحاق کی اولاد سے سو جب اس شہر کے پاس پہونچیں گے تو اتریں گے سو نہ ہتیار سے لڑیں گے نہ تیر ماریں گے لا الہ الا اللہ اللہ اکبر کہیں گے تو اس کی ایک جانب جو دریا میں ہے گر پڑے گی پھر دوسری بار لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر کہینگے تو اس کی دوسری جانب گر پڑیگی پھر تیسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو ہر طرف سے کھل جائے گا پھر اس شہر میں گھس پڑیں گے اور لوٹیں گے پھر جب لوٹ کے مالوں کو بانٹ رہے ہونگے کہ اچانک ایک چلانے والا آویگا سو وہ کہے گا کہ دجال تو نکل آیا سو وہ ہر چیز کو چھوڑ دیں گے اور دجال کیطرف پلٹ کھڑے ہونگے مسلم اسکے راوی ہیں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف کلمے کی برکت سے فتح ہوگی (۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُقَاتِلُنَّ الْيَهُوْدَ فَلَتَقْتُلُنَّهُمْ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِيْ تَعَالَ فَاقْتُلْهُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ تم یہود سے لڑوگے اور ان کو قتل کروگے یہانتک کہ پتھر کہے گا کہ اے مومن یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہے آ اسکو مار ڈال شیخین و ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۵۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَكُوْنُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں گے اور ان کے درمیان بڑا جنگ ہوگا دونوں کا دعوے ایک ہی ہوگا شیخین اسکے راوی ہیں ف یعنی

حضرت علی رضا اور معاویہ کا لشکر۔

۶۔ وَعَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَقْتَتِلُوْا اِمَامَکُمْ وَتَخْتَلِدُوْا بِاَسْیَافِکُمْ وَتَرِثُ دُنْیَاکُمْ شِرَارُکُمْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اسکی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ تم اپنے امام سے لڑوگے اور اپنی تلواریں درمیان کروگے اور تم میں بدتر لوگ تمہاری دنیا کے وارث ہونگے ترمذی اس کے راوی ہیں

۷۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَکْثُرَ الْهَرْجُ قَالُوْا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ بہت ہو ہرج۔ لوگوں نے کہا اور ہرج کیا ہے فرمایا کہ قتل اور لڑائی شیخین اسکے راوی ہیں

۸۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ فِتَنٌ کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَیُمْسِیْ کَافِرًا وَیُصْبِحُ کَافِرًا وَیُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَیَبِیْعُ اَقْوَامٌ دِیْنَهُمْ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْیَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ قِطَعُ اللَّیْلِ طَائِفَةٌ مِنْهُ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے فسادہوں گے جیسے اندھیری رات کی تاریکی آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہوجاوے گا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہوجائیگا بہت قومیں اپنے دین کو دنیا کے اسباب سے بیچیں گی ترمذی اسکے راوی ہیں قطع اللیل ایک ٹکڑا رات کا

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِیْ قُرْبِ مَبْعَثِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ السَّاعَةِ

پانچویں فصل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیغمبری قریب قیامت ہونیکے بیان میں

۱۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ کَهَاتَیْنِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعَیْهِ السَّبَّابَةِ وَالَّتِیْ تَلِیْهَا اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ ترجمہ سہل ابن سعید سے روایت کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں پیغمبر کیا گیا ہوں متصل قیامت کے جیسے دو انگلیاں اور اپنے کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا شیخین اسکے راوی ہیں

ف یعنے میرے اور قیامت کے درمیان کوئی پیغمبر نہیں

۲۔ وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ نَفْسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هٰذِهٖ لِهٰذِهٖ لِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں قیامت کی نشانیوں کے اندر بھیجا گیا ہوں لیکن میں اس سے آگے بڑھ گیا جیسے یہ اس سے آگے بڑھ گئے اپنی دونوں انگلیوں کی طرف اشارہ کیا یعنے کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی۔ ترمذی اسکے راوی ہیں

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ فِيْ خُرُوْجِ النَّارِ قَبْلَ السَّاعَةِ

چھٹی فصل قیامت سے پہلے آگ نکلنے کے بیان میں

۱۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰى اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہو گی قیامت یہانتک کہ نکلے گی آگ حجاز کی زمین میں سے کہ بصرے کے اونٹوں کی گردنوں کو روشن کردے گی۔ شیخین اسکے راوی ہیں

۲۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ اَوْ مِنْ بَحْرِ حَضْرَمَوْتَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ تَحْشُرُ النَّاسَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نکلے گی آگ حضرموت سے یا حضرموت کے دریا سے قیامت سے پہلے جو لوگوں کو اکٹھا کرے گی۔ ہمنے کہا یا رسول اللہ پھر ہم کو کیا حکم ہے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم پکڑو شام کو ترمذی اسکے راوی ہیں

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ فِيْ اِنْقِضَاءِ كُلِّ قَرْنٍ

ساتویں فصل ہر زمانے کے گذرنے کے بیان میں

۱۔ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ اَلْيَوْمَ تَاْتِيْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ يَعْنِيْ اَنْقَصُ الْعُمُرِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ اَلْمَنْفُوْسَةُ اَلْمَوْلُوْدَةُ ترجمہ ابوزبیر سے روایت ہے اس نے روایت کی جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ آج روئے زمین پر زندہ ہیں ان میں سے کوئی شخص سو برس تک زندہ نہ رہے گا یعنے عمریں کم ہو جائیں گی مسلم و ترمذی اسکے راوی ہیں منفوسہ کے معنے ہیں پیدا کیا گیا۔

۲۔ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَتَى السَّاعَةُ فَسَكَتَ هَنِيْئَةً

ثُمَّ نَظَرَ اِلٰی غُلَامٍ مِّنْ بَیْنِ یَدَیْہِ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَۃَ فَقَالَ اِنْ عُمِّرَ ھٰذَا لَمْ یُدْرِکْہُ الْھَرَمُ حَتّٰی تَقُوْمَ سَاعَتُکُمْ قَالَ اَنَسٌ وَذٰلِکَ الْغُلَامُ مِنْ اَقْرَانِیْ یَوْمَئِذٍ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ ترجمہ انس رضی سے روایت ہے کہ لوگوں نے کہا یا حضرت قیامت کب آویگی آپ تھوڑی دیر چپ رہے پھر ایک لڑکے کی طرف نظر کی جو قوم ازد شنوءہ سے آپ کے آگے بیٹھا ہوا تھا سو فرمایا کہ یہ بڈھا نہ ہوگا یہانتک کہ تمہاری قیامت قائم ہو انس رضی نے کہا اور وہ لڑکا اس وقت میرا ہم عمر تھا مسلم اسکے راوی ہیں

اَلْفَصْلُ الثَّامِنُ فِیْ خُرُوْجِ الْکَذَّابِیْنَ

آٹھویں فصل جھوٹوں کے نکلنے کے بیان میں

۱۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ قَرِیْبًا مِّنْ ثَلٰثِیْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ تیس دجال بڑے جھوٹے پیدا ہونگے ان میں سے ہر ایک گمان کریگا کہ وہ پیغمبر خدا ہے۔ ابوداود اور ترمذی اس کے راوی ہیں

اَلْفَصْلُ التَّاسِعُ فِیْ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِھَا

نویں فصل پچھم کیطرف سے سورج نکلنے کے بیان میں

۱۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِھَا فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰھَا النَّاسُ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ وَذٰلِکَ حِیْنَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُھَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ کَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِھَا خَیْرًا اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ سورج اپنے ڈوبنے کی جگہ سے نکلے پھر جب وہ اپنے ڈوبنے کی جگہ سے نکلا تو اس کو دیکھکر سب لوگ ایمان لاویں گے سو اسوقت کسی شخص کو ایمان لانا فائدہ نہ دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہوگا یا اپنے ایمان میں نیکی نہ کمائی ہوگی شیخین و ابوداود اسکے راوی ہیں

۲۔ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِیْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ ھَلْ تَدْرِیْ اَیْنَ تَذْھَبُ ھٰذِہِ قُلْتُ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّھَا تَذْھَبُ حَتّٰی تَسْتَاْذِنَ رَبَّھَا فِی السُّجُوْدِ فَیُؤْذَنُ لَھَا وَکَاَنَّھَا قَدْ قِیْلَ لَھَا اطْلُعِیْ مِنْ حَیْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَّغْرِبِھَا ثُمَّ قَرَاَ وَذٰلِکَ مُسْتَقَرٌّ لَّھَا وَھِیَ قِرَاءَۃُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض

اخرجہ الشیخان والترمذی ترجمہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا جب کہ سورج غروب ہوا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر کیا تو جانتا ہے کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے میں نے کہا اللہ اور اسکا رسول دانا تر ہیں فرمایا وہ مستقر چلا جاتا ہے یہانتک کہ تیرے رب سے سجدے کی اجازت چاہتا ہے پھر اسکو اجازت ملتی ہے کہ دوسرا دورہ شروع کرے اور قریب ہے کہ وہ سجدہ کرے گا۔ اور قبول نہ ہوگا یعنے قریب قیامت کے اور اجازت مانگے گا دورہ کرنے کی تو ہر گز اجازت نہیں ملے گی۔ اور گویا کہ اسکو حکم ہوگا کہ (پلٹ جا) اور چڑھ جدہر سے آیا ہے سو وہ اپنے ڈوبنے کی جگہہ سے نکلے گا۔ پھر یہ آیت پڑہی کہ یہی ہے قرار گاہ اسکی یعنے قرار گاہ کا یہی مطلب ہے اور یہہ قرارت ابن مسعود کی ہے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آفتاب کا حال مانند کھڑی کے ہے جب اس حکیم مطلق کا ٹہٹا حساب پورا ہو جائے گا۔ تو اس عالم کی کل بگڑ جائیگی الٹی چال چلکر یہ سب کارخانہ ٹوٹ پھوٹ جائیگا اور اسیکا نام قیامت ہے

اَلْفَصْلُ الْعَاشِرُ فِیْ اَشْرَاطٍ مُتَفَرِّقَةٍ وَاَحَادِیْثَ جَامِعَةٍ لِاَشْرَاطٍ مُتَعَدِّدَةٍ

دسویں فصل متفرق نشانیوں اور ان حدیثوں کے بیان میں جو متعدد نشانیوں کو جامع ہیں

۱۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُکَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ وَحَتّٰی تُکَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِہٖ وَشِرَاکُ نَعْلِہٖ وَتُخْبِرُہٗ فَخِذُہٗ بِمَا اَحْدَثَ اَھْلُہٗ بَعْدَہٗ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ عَذَبَةُ السَّوْطِ الْمُعَلَّقُ فِیْ طَرَفِہٖ ترجمہ ابوسعید رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ کلام کریں گے درندے حیوان آدمیوں سے اور یہانتک کہ کلام کرے گا آدمی سے اسکے کوڑے کا سرا اور اس کے جوتے کا تسمہ اور خبر دیگی اسکو اس کی ران جو اس کے گھر والوں نے اس کے پیچھے نئی بات نکالی ترمذی اسکے راوی ہیں عذبہ وہ ہے جو کوڑے کے سر میں لٹکا ہوتا ہے ف نئی بات نکالی یعنے جو عیب گھر والوں نے اس کے پیچھے کیا ہوگا۔ اور وہ اسکو بتلاوے گی

۲۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَضْطَرِبَ اَلَیَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِی الْخَلَصَةِ طَاغِیَةَ دَوْسٍ الَّتِیْ کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ فِی الْجَاھِلِیَّةِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ ذُوالْخَلَصَةِ بَیْتُ اَصْنَامٍ کَانَ لِدَوْسٍ وَخَثْعَمَ وَمَنْ کَانَ بِبِلَادِھِمْ مِنَ الْعَرَبِ وَمَعْنٰی تَسْمِیَتِہٖ بِذٰلِکَ اَنَّ عِبَادَةَ الْخَلَصَةِ وَمَعْنٰی ذٰلِکَ اَنَّھُمْ یَرْتَدُّوْنَ وَیَرْجِعُوْنَ اِلٰی جَاھِلِیَّتِھِمْ فِیْ عِبَادَةِ الْاَوْثَانِ فَیَرْتَدُّ حَتّٰی لَہٗ نِسَاءُ دَوْسٍ طَائِفَاتٍ

یہ فَتَرَجَّ اَرْدَافُهُنَّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قائم نہ ہوگی قیامت یہانتک کہ چوتڑ مٹکاتی پھرینگی دوس کی عورتیں اس بت کے گرد جس کا ذوالخلصہ نام ہے اور ذوالخلصہ قوم دوس کا بت تھا جو کفر کے زمانے میں پوجتے تھے شیخین اس کے راوی ہیں ذوالخلصہ قوم دوس اور خثعم کا تبخانہ تھا۔ اور ان کا جو عرب لوگ انکے شہروں میں رہتے تھے اور اس کا نام ذوالخلصہ اس واسطے تھا کہ وہ اس کی عبادت کرتے تھے اور مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب وہ قوم مرتد ہوجاوے گی اور پھر کفر میں پلٹ کر بت پرستی شروع کرینگے اور انکی عورتیں چوتڑ مٹکا کر اور مونڈھے ہلا کر اسکے گرد طواف کریں گے۔

۳۔ وَعَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَکُوْنَ اَسْعَدُ النَّاسِ بِالدُّنْیَا لَکَعُ بْنُ لَکَعَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ اللَّکَعُ الْعَبْدُ اَوِ اللَّئِیْمُ اَوِ الْوَسِخُ الْقَذِرُ ترجمہ حذیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ ہوگا طالع مسند دنیا میں لکع بیٹا لکع کا ترمذی اسکے راوی ہیں لکع کا معنے غلام یا بدبخت یا میل یا گندگی ف یعنے کمینے اور رذیل لوگ بڑے دولتمند ہوجاویں گے۔

۴۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰی اَحَدٍ یَقُوْلُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَهٰذَا لَفْظُهٗ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ کہا جاویگا زمین میں اللہ اللہ مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہیں ف یعنے قیامت اس وقت قائم ہوگی کہ زمین پر کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا یعنے سب کافر ہوجاویں گے

۵۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یُحَدِّثُ الْقَوْمَ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ مَتٰی السَّاعَةُ فَمَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثِهٖ حَتّٰی اِذَا قَضٰی قَالَ اَیْنَ السَّائِلُ قَالَ اَنَا ذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا ضُیِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ وَکَیْفَ اِضَاعَتُهَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ اُخْرٰی لِلشَّیْخَیْنِ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَقُوْمَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ یَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ اَسْتِقَامَتُهٗ وَاِنْقِیَادُ اُمُوْرِهِمْ اِلَیْهِ وَاِتِّفَاقُهُمْ عَلَیْهِ وَلَمْ یُرِدِ الْعَصَا نَفْسَهَا وَاِنَّمَا کَنّٰی بِهَا عَنْ ذٰلِکَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس حالت میں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ ناگاہ ایک مرد آیا سو اس نے کہا کہ قیامت کب آویگی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بدستور اپنی بات میں مشغول رہے یہانتک کہ جب بات پوری

کر چکے تو فرمایا کہاں ہے سائل اس نے کہا یا رسول اللہ میں یہ ہوں حاضر فرمایا کہ جب امانت ضائع کی جاوے گی تو قیامت کی انتظار کر اس نے کہا اور اسکا ضائع کرنا کیونکر ہوگا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب حکومت اور سرداری نالائق کو سپرد ہو تو قیامت کی انتظاری کر یعنے بیعلم ظالم کا حاکم ہونا نشانی ہے قیامت کی بخاری اسکے راوی ہیں۔ اور شیخین کی اور روایت میں ہے کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلے گا ایک مرد قحطان کے قبیلے سے کہ اپنی لاٹھی سے لوگوں کو ہانکیگا۔ وسر کے معنے حوالہ کیا جاوے اور لوگوں کو ہانکنے کے یہ معنے ہیں کہ برا مضبوط حکم والا بادشاہ ہوگا کہ لوگ اسکے حکم کے فرمانبردار ہو جائیں گے کوئی دم نہ ماریگا اور اس کی بادشاہی پر سب متفق ہو جائیں گے اور خود لاٹھی مراد نہیں بلکہ مراد اس سے یہی ہے۔

۶۔ **وَعَنْهُ** رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ يُقْتَتَلُ عَلَيْهِ النَّاسُ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ فَيَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ لَعَلِّيْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا اَنْجُوْ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ يَحْسِرُ تَكْشِفُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ دریائے فرات ایک سونے کے پہاڑ کو کھول دیگا یعنے اس میں ظاہر ہوگا کہ اس پر لوگ لڑ مریں گے سو قتل ہونگے ہر سینکڑے سے ننانوے اور ان میں ہر ایک آدمی کہے گا کہ شاید میں ہی قتل سے بچ رہوں یعنے تو سب سونا میں ہی پاؤں بلا شرکت نسائی کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں یحسر کے معنے میں کھول دیگا **ف** فرات کوفے اور کربلا کے دریا کا نام ہے

۷۔ **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُوْنُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَالْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَالْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَالسَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ مِنَ النَّارِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اَلضَّرْمَةُ بِالضَّادِ الْمُعْجَمَةِ اِحْتِرَاقُ السَّعَفَةِ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ قریب ہو جاویگا زمانہ سو برس مہینے کے برابر اور مہینہ جمعے کے برابر ہو جاویگا۔ اور جمعہ دن کے برابر ہو جاوے گا۔ اور دن لکڑی کے برابر ہو جائیگا اور لکڑی جیسے آگ جلانا کند ہک سے۔ ترمذی اسکے راوی ہیں **ف** قریب ہو جائیگا زمانہ یعنے اسکی برکت کم ہو جائے گی یا فتنہ وفسادوں کی مصیبتوں میں لوگوں کے ہوش جاتے رہیں اسواسطے ان کو دنوں کا گذرنا کچھ معلوم نہ ہوگا سوتے سوتے زمانہ گذر جائیگا اور ضرمہ اس چیز کو کہتے ہیں جس سے آگ جلائی جاتی ہے جیسے کند ہک یا گھانس پھوس وغیرہ

۸۔ **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَبْعَثُ

رِيحًا مِنَ الْيَمَنِ أَلْيَنَ مِنَ الْحَرِيرِ فَلَا تَدَعُ أَحَدًا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنَ الْإِيمَانِ إِلَّا قَبَضَتْهُ
اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ مقرر خدا تعالےٰ یمن کیطرف سے ایک ہوا کو بھیجے گا جو ریشم سے بھی زیادہ ترنرم ہوگی سو جس کے دل میں
ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا اس کو نہ چھوڑے گی بے مارے یعنے اس ہوا سے سب ایماندار مرجاویں گے بسلم
اس کے راوی ہیں۔

۹۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت
ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت مگر بدترلوگوں پر مسلم اس کے راوی ہیں

۱۰۔ وَعَنْ اَبِيْ ذُغْبٍ الْاَيَادِيِّ قَالَ نَزَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ الْاَزْدِيِّ فَقَالَ لِيْ بَعَثَنَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِنَغْنَمَ عَلٰى اَقْدَامِنَا فَرَجَعْنَا وَلَمْ نَغْنَمْ شَيْئًا وَعَرَفَ
الْجَهْدَ فِيْ وُجُوْهِنَا فَقَامَ فِيْنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ فَلَا تَكِلْهُمْ إِلَيَّ فَاَضْعُفَ عَنْهُمْ وَلَا تَكِلْهُمْ
إِلٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوْا عَنْهَا وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَى النَّاسِ فَيَسْتَاْثِرُوْا عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى
رَاْسِيْ ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ إِذَا رَاَيْتَ الْخِلَافَةَ نَزَلَتِ الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ فَقَدْ دَنَتِ الزَّلَازِلُ
وَالْبَلَابِلُ وَالْاُمُوْرُ الْعِظَامُ وَالسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ إِلَى النَّاسِ مِنْ يَدِيْ هٰذِهٖ مِنْ رَاْسِكَ
اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوزغب ایادی سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن حوالہ پر اترا یعنے اس
کے پاس مہمان ہوا یا ملاقات کی سو اس نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو بھیجا تاکہ ہم پیدل
جہاد کرکے لوٹ لائیں سو ہم پھرے اور ہمنے کوئی چیز غنیمت میں نہ پائی اور آپ نے تکلیف کا اثر ہمارے
چہروں میں پہچانا سو ہم میں کھڑے ہوئے سو دعا کی کہ الٰہی ان کو میرے سپرد نہ کر کہ میں ان سے کمزور ہوجاؤں
یعنے ان کا بوجھ نہ اٹھا سکوں اور نہ ان اپنی جانوں کی سپرد کر کہ وہ اس سے عاجز ہوجاویں اور نہ انکو لوگوں
کی سپرد کر کہ وہ اپنے تئیں اوپر مقدم کریں پھر اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا پھر فرمایا کہ اے حوالہ کے بیٹے جب
تو دیکھے گا کہ خلافت پاک زمین میں اترے تو قریب ہوجائیں گے زلزلے اور غم اور اندیشے اور بڑے
بڑے فتنے فساد اور قیامت اس دن لوگوں سے قریب ہوگی میرے اس ہاتھ سے بہ نسبت تیرے سر کے
ابوداود اسکے راوی ہیں

۱۱۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةِ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ
ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قسطنطنیہ کا فتح ہونا قیامت قائم ہونے کے ساتھ ہے۔
ترمذی اسکے راوی ہیں

۱۲۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً

حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ قِيلَ وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِذَا كَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكَوٰةُ مَغْرَمًا وَأَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ وَعَقَّ أُمَّهُ وَبَرَّ صَدِيقَهُ وَجَفَا أَبَاهُ وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ وَشُرِبَ الْخُمُورُ وَلُبِسَ الْحَرِيرُ وَاتُّخِذَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَمَعْنٰى كَوْنِ الْمَغْنَمِ دُوَلًا أَنْ يَكُونَ لِقَوْمٍ دُونَ قَوْمٍ وَمَعْنٰى كَوْنِ الْأَمَانَةِ مَغْنَمًا أَنْ يَرَى الْمُؤْمِنُ أَنَّ الْخِيَانَةَ فِي الْأَمَانَةِ غَنِيمَةٌ قَدْ غَنِمَهَا وَيَرَى رَبَّ الْمَالِ الزَّكٰوةَ مَغْرَمًا أَيْ يَرَى إِخْرَاجَهَا كَالْغَرَامَةِ وَالْخَسَارَةِ وَالْقَيْنَاتُ جَمْعُ قَيْنَةٍ وَهِيَ الْمُغَنِّيَةُ ترجمہ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب میری امت پندرہ کام کرے گی تو اس پر بلا اتر پڑیگی کسینے کہا یا رسول اللہ وہ کام کیا ہیں فرمایا کہ جب غنیمت کا مال دولت ٹھہرے (یعنے حاکم غنیمت کا مال اپنے کام میں لاویں اور حقداروں کو نہ دیویں) اور امانت غنیمت ہو اور زکوۃ چٹی ہو۔ اور مرد اپنی عورت کا حکم ماننے اور اپنے دوست سے بھلائی کرے اور اپنے باپ پر ظلم کرے۔ اور مسجدوں میں اونچی آواز شور غل ہو۔ اور قوم کا سفلہ رذیل اور کمینہ ہو اور تعظیم کیا جاوے مرد اپنی بدی کے خوف سے اور شراب پی جاوے اور ریشم پہنا جاوے اور گانے والی لونڈیاں اور باجے رکھے جاویں اور اس امت کے پچھلے لوگ پہلوں کو لعنت کریں تو چاہیے کہ اسوقت سرخ آندھی اور زمین میں دھنسنا اور صورت بدلنے اور پتھر پڑنے کی انتظار کریں ترمذی اسکے راوی ہیں اور غنیمت کو دولت ٹھہرانے کا یہ مطلب ہے کہ ایک قوم لے لیوے اور دوسرے کو نہ دیوے اور امانت غنیمت ہونے کا یہ مطلب ہے کہ امانت دار سمجھے کہ امانت میں خیانت غنیمت ہے جو لوٹ لایا ہے اور زکوۃ کے چٹی ہونے کے یہ معنے ہیں کہ زکوۃ دینے کو ڈانڈا اور ٹوٹا سمجھے اور قینات جمع ہے قینہ کی گانے والی عورت کو کہتے ہیں

۱۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى فَأَيَّتُهُمَا كَانَتْ قَبْلَ الْأُخْرٰى عَلٰى أَثَرِهَا أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی پہلی نشانی کا ظہور سورج کا چڑھنا ہے اپنے ڈوبنے کی جگہ سے اور دابۃ الارض کا چاشت کے وقت لوگوں پر نکلنا سو دونوں سے جو پہلے ہوگی دوسری اسکے قدم پر ظاہر ہوگی مسلم وابوداود اس کے راوی ہیں

۱۴۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ وَالْمَلْحَمَةُ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ

خُرُوْجُ الدَّجَّالِ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى فَخِذِ الَّذِيْ حَدَّثَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَا حَقٌّ كَمَا اَنَّكَ قَاعِدٌ هٰهُنَا يَعْنِيْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیت المقدس کا آباد ہونا مدینے کے ویران ہونے کا سبب ہے اور مدینے کا ویران ہونا بڑی لڑائی کے ظاہر ہونے کا سبب ہے اور قسطنطنیہ کے فتح ہونے کا سبب ہے اور قسطنطنیہ کا فتح ہونا دجال کے ظاہر ہونے کا سبب ہے پھر اپنا ہاتھ مارا اس کی ران پر جسکو حدیث بیان کی پھر فرمایا کہ مقرر یہ حق ہے جیسا کہ تو اس جگہ بیٹھا ہے یعنے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی ران پر ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۱۵۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِيْنَةِ سِتُّ سِنِيْنَ وَيَخْرُجُ الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عبداللہ بن بسر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لڑائی اور فتح مدینے کے درمیان چھ برس کا فرق ہے اور مسیح الدجال ساتویں سال میں نکلیگا ابوداؤد اسکے راوی ہیں

اَلْبَابُ الثَّانِيْ فِيْ اَحْوَالِ الْقِيٰمَةِ وَفِيْهِ خَمْسَةُ فُصُوْلٍ

دوسرا باب قیامت کے احوال میں اور اس میں پانچ فصل ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِي النَّفْخِ فِي الصُّوْرِ وَالنُّشُوْرِ

پہلی فصل نرسنگہ پھونکنے اور نشر کے بیان میں

۱۔ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَنْعَمُ وَقَدِ الْتَقَمَ صَاحِبُ الْقَرْنِ الْقَرْنَ وَحَنَا جَبْهَتَهٗ وَاَصْغٰى سَمْعَهٗ يَنْتَظِرُ اَنْ يُّؤْمَرَ فَيَنْفُخَ فَكَاَنَّ ذٰلِكَ ثَقُلَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ رض فَقَالُوْا كَيْفَ نَفْعَلُ اَوْ كَيْفَ نَقُوْلُ قَالَ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ تَوَكَّلْنَا عَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا قَالَ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں کس طرح خوش ہوں اور کیونکر چین کروں اور حالانکہ نرسنگہ والے فرشتے نے نرسنگہ منہ میں لے لیا ہے اور اپنا ماتھا جھکا یا ہے اور اپنا کان لگا یا ہے منتظر ہے کہ اُس کو پھونکنے کا حکم ہو سو وہ پھونک مارے سو یہ بات آپ کے اصحاب پر بھاری پڑی تو انہوں نے کہا کہ ہم کس طرح کریں یا کیا کہیں فرمایا کہ کہو کہ اللہ ہم کو کافی ہے اور اچھا ہے وکیل ہمنے اللہ پر بھروسا کیا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں

۲۔ وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

عَنِ الصُّوْرِ قَالَ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ صور کیا ہے فرمایا سرنگا ہے کہ اس میں پھونکا جاوے گا ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہیں

۳ - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ قِيْلَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رض اَبَيْتُ قِيْلَ اَرْبَعُوْنَ شَهْرًا قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رض اَبَيْتُ قِيْلَ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَبَيْتُ ثُمَّ يُنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُنْبِتُوْنَ كَمَا يُنْبِتُ الْبَقْلُ وَلَيْسَ شَيْءٌ مِّنَ الْاِنْسَانِ اِلَّا يَبْلٰى اِلَّا عَظْمًا وَّاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ مِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ عَجْبُ الذَّنَبِ هُوَ الْعَظْمُ الْمُسْتَدِيْرُ الَّذِيْ يَكُوْنُ فِيْ اَصْلِ الْعَجْبِ وَاَصْلِ الذَّنَبِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دونو پھونکوں کے درمیان چالیس کا فرق ہے کسی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ چالیس دن کا دونوں میں فرق ہوگا ابوہریرہ رضی نے کہا میں نہیں مانتا پھر لوگوں نے پوچھا کہ چالیس مہینے فرق ہوگا ابوہریرہ نے کہا کہ میں انکار کرتا ہوں۔ لوگوں نے کہا چالیس برس فرق ہوگا کہا کہ میں انکار کرتا ہوں یعنی تعیین مجھ کو معلوم نہیں پھر آسمان سے پانی اترے گا سو دے جیسے کہ جیسے سبزہ ساگ جم اٹھتا ہے اور آدمی کے بدن کی ہر چیز گل جاوے گی مگر ایک ہڈی نہیں گلے گی اور وہ پیٹھ کی ہڈی ہے کہ قیامت کے دن اسی سے خلقت جوڑی جاوے گی ترمذی کے سوا چھوں اسکے راوی ہیں اور عجب الذنب وہ ہڈی ہے گول جو کوے کی چڑ میں ہے اور جڑ ہے دم کی ف قیامت میں دوبارہ صور پھونکا جاوے گا اول بار سب خلقت مرجاوے گی دوسری بار جی اٹھے گی اور عجب الذنب اس ہڈی کو کہتے ہیں جہاں سے جانور کی دم جمتی ہے آدمی کے بدن میں اسکو ڈنڈی کہتے ہیں آدمی کے سب بدن کو مٹی کھا جاتی ہے مگر اس ہڈی کو نہیں کھاتی اسی ہڈی سے آدمی کی پیدائش شروع ہوئی اور اسی سے ترکیب شروع ہوگی سب بدن کی خاک اسکے ساتھ جاملے گی جیسا بدن تھا ویسا ہی تیار ہوجاوے گا

۴ - وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَيْرٌ يَعْلَقُ فِيْ شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَهُ اللّٰهُ اِلٰى جَسَدِهٖ يَوْمَ يَبْعَثُهٗ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ اَلنَّسَمَةُ الرُّوْحُ وَالنَّفْسُ وَيَعْلَقُ بِسُكُوْنِ الْعَيْنِ اَيْ يَاْكُلُ ترجمہ کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کی روح پرندے کی صورت میں ہوتی ہے بہشت کے درختوں میں میوہ کھاتی ہے یہانتک کہ خدا اس کو جی اٹھنے کے دن اس کے بدن کی طرف پھیرے گا مالک ونسائی اسکے راوی ہیں نسمہ کے معنے ہیں روح اور نفس اور یعلق کے معنے ہیں کہ کھاتی ہے

۵ - وَعَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُعِيْدُ اللّٰهُ الْخَلْقَ وَمَا اٰيَةُ ذٰلِكَ

قَالَ اَمَا مَرَرْتَ بِوَادِیْ قَوْمِكَ جَدْبًا ثُمَّ مَرَرْتَ بِهٖ یَهْتَزُّ خَضْرَاءَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَتِلْكَ اٰیَةُ اللّٰهِ فِیْ خَلْقِهٖ كَذٰلِكَ یُحْیِی اللّٰهُ الْمَوْتٰی اَخْرَجَهٗ رَزِیْنٌ "ترجمہ ابو رزین عقیلی سے روایت ہے کہ میں نے کہا کہ یا حضرت خدا خلق کو کس طرح پھر پیدا کرے گا اور اسکی کیا نشانی ہے فرمایا کیا تو اپنی قوم کے نالے میں نہیں گذرا خشک سالی کی حالت میں پھر تو اس پر گزرا اس حالت میں کہ سبزہ لہلہاتا ہے میں نے کہا کہ ہاں فرمایا سو یہی نشانی ہے اللہ کی اسکے خلق میں اسیطرح اللہ زندہ کرتا ہے مردوں کو۔ رزین اس کے راوی ہیں

۶۔ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رض فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ قَالَ هُوَ الصُّوْرُ وَالرَّاجِفَةُ النَّفْخَةُ الْاُوْلٰی وَالرَّادِفَةُ الثَّانِیَةُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ "ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں کہ جب پھونکا جاویگا ناقور میں فرمایا وہ نرسنگہ ہے اور راجفہ سے مراد آیت میں پہلا نفخہ ہے اور رادفہ سے مراد دوسرا نفخہ ہے بخاری اس کے راوی ہیں

۷۔ **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ رض قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الصُّوْرِ وَقَالَ عَنْ یَمِیْنِهٖ جِبْرَئِیْلُ وَعَنْ یَسَارِهٖ مِیْكَائِیْلُ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ اَخْرَجَهٗ رَزِیْنٌ "ترجمہ ابو سعید رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نرسنگہ والے (فرشتہ) کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس کے داہنے جبریل ہونگے اور اس کے بائیں میکائیل ہونگے رزین اسکی راوی ہیں

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِی الْحَشْرِ

دوسری فصل حشر کے بیان میں

۱۔ **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی اَرْضٍ بَیْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِیِّ لَیْسَ فِیْهَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ "ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگوں کا قیامت کے دن سفید زمین پر جو سرخی مارتی ہوگی جیسے میدے کی روٹی اس میں کسی کا نشان باقی نہ رہے گا یعنے کوئی مکان اور مینار نہ رہے گا چٹیل میدان ہوجائے گا شیخین اسکے راوی ہیں

۲۔ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ مُلَاقُوا اللّٰهَ تَعَالٰی حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا وَفِیْ اُخْرٰی قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِمَوْعِظَةٍ فَقَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِیْدُهٗ وَعْدًا عَلَیْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِیْنَ اَلَا وَاِنَّ اَوَّلَ الْخَلَائِقِ یُكْسٰی یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَلَا وَاِنَّهٗ سَیُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ اُمَّتِیْ فَیُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ

يَارَبِّ اَصْحَابِيْ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ اِلٰى قَوْلِهِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ قَالَ فَيُقَالُ لِيْ اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ فَاَقُوْلُ سُحْقًا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ عُرْلًا اَيْ غَيْرَ مَخْتُوْنِيْنَ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر تم قیامت میں خدا کو ملو گے چلتے ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ ہوئے یعنے دنیا میں شب و روز زینت اور آرائش میں مشغول ہو سواری پوشاک پر مرتے ہو قیامت کے دن یہ کچھ بھی نہ ہوگا کپڑا تک بدن پر نہ ہوگا جیسے ننگے مادرزاد پیدا ہوئے تھے ویسے ہی قبروں سے اٹھو گے، جیسے ہمنے پہلی بار پیدا کیا ویسے ہی پھر پیدا کریں گے یہ وعدہ ہم پر لازم ہے بیشک ہم ہیں کرنے والے خبردار قیامت کے دن سب خلق سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جاوے گا خبردار ہو اور کچھ لوگ میری امت کے لائے جاویں گے تو ان کو فرشتے پکڑ کر بائیں طرف لے چلیں گے تو میں کہوں گا کہ اے میرے رب یہ میرے ساتھی ہیں تو خدا تعالے فرماوے گا کہ تو نہیں جانتا کہ انہوں نے تیرے بعد کیا بدعتیں نکالیں تو میں کہوں گا جیسے نیک بندے نے کہا اور میں انپر گواہ تھا جب تک کہ ان میں رہا العزیز الحکیم تک فرمایا پھر مجھ کو حکم ہوگا کہ وہ ہمیشہ اپنی ایڑیوں پر پھرے رہے جب سے تو نے ان کو چھوڑا ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے سو میں کہوں گا کہ دوری ہو دوری ہو ابوداود کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں عرلا کے معنے ہیں کہ بے ختنہ ہونگے

۳۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَةَ اَصْنَافٍ صِنْفٌ مُشَاةٌ وَصِنْفٌ رُكْبَانٌ وَصِنْفٌ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قَالَ اِنَّ الَّذِيْ اَمْشَاهُمْ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ اَنْ يُّمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَمَا اِنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَشَوْكٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگوں کا قیامت کے دن تین قسم پر ایک قسم پیدل ہونگے اور ایک قسم سوار ہونگے اور ایک قسم منہ کے بل چلیں گے کسینے پوچھا یا حضرت اپنے منہ کے بل کسطرح چلیں گے فرمایا کہ جس نے ان کو پاؤں پر چلایا ہے وہ ان کو منہ پر چلانے پر بھی قادر ہے خبردار ہو مقرر روکیں گے اپنے منہ کے ساتھ ہر بلندی اور کانٹے سے ترمذی اسکے راوی ہیں ف یعنے یہانتک ذلیل اور خوار ہونگے کہ ان کی پاؤں کی جگہہ ان کے منہ کیے جاویں گے اور منہ سے پتھر کانٹے وغیرہ سخت کی ایذا دینے والی چیزوں کو ہٹاویں گے

۴۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

عَلٰی ثَلٰثِ طَرَائِقَ رَاغِبِیْنَ رَاهِبِیْنَ وَاثْنَانِ عَلٰی بَعِیْرٍ وَثَلٰثَةٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَاَرْبَعَةٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَبَقِیَّةُ عَشَرَةٌ عَلٰی بَعِیْرٍ وَتَحْشُرُ بَقِیَّتَهُمُ النَّارُ تَقِیْلُ مَعَهُمْ حَیْثُ قَالُوْا وَتَبِیْتُ مَعَهُمْ حَیْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَیْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِیْ مَعَهُمْ حَیْثُ اَمْسَوْا اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگوں کا قیامت کے دن تین طریق پر ایک قسم امیدوار لوگ ہونگے یعنے ثواب کے امیدوار اپنے نیک عملوں کے سبب سے دوسری قسم خوفناک لوگ یعنے مسلمان گناہگار دو شخص ایک اونٹ پر سوار ہونگے اور تین ایک اونٹ پر اور چار ایک اونٹ پر اور دس ایک اونٹ پر اور باقیماندوں کو آگ ہانک لیجائے گی یعنے یہ تیسری قسم کے لوگ ہیں جہاں وہ دوپہر کو ٹھیریں گے ان کے ساتھ آگ بھی ٹھیر جائے گی اور جہاں وہ رات کاٹیں گے وہاں انکے ساتھ رات کاٹے گی اور جہاں وہ صبح کریں گے وہاں انکے ساتھ صبح کرے گی اور جہاں وے شام کریں گے وہاں انکے ساتھ شام کرے گی شیخین اور نسائی اس کے راوی ہیں **ف** یہ حشر قیامت سے پہلے ہوگا تمام ملکوں کے زندہ لوگوں کو یہ آگ شام کے ملک میں ہانک لیجاوے گی اور قیامت کا حشر قبروں سے ہوگا

وَعَنْهُ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَعْرَقُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حَتّٰی یَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِی الْاَرْضِ سَبْعِیْنَ ذِرَاعًا وَاِنَّهٗ یُلْجِمُهُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ اَذَانَهُمْ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں کو پسینہ نکلے گا یہاں تک کہ ان کا پسینہ زمین میں ستر گز کھس جاویگا اور لوگوں کے منہ میں داخل ہوگا حتے کہ انکے کانوں تک پہونچیگا شیخین اسکے راوی ہیں

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِی الْحِسَابِ وَالْحُكْمِ بَیْنَ الْعِبَادِ

تیسری فصل حساب اور بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے بیان میں

اَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ عِنْدَهٗ مَظْلَمَةٌ لِاَخِیْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ شَیْءٍ مِنْهُ اَلْیَوْمَ مِنْ قَبْلِ اَنْ لَّا یَكُوْنَ دِیْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ اِنْ كَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهٖ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ لَهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَیِّاٰتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَیْهِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنے بھای مسلمان پر کچھ ظلم کیا ہو خواہ اسکی آبرو سے خواہ کسی اور چیز سے یعنے جان مال کا تو چاہیے کہ آج اس سے بخشا لیوے اس دن سے پہلے جس دن کہ نہ اشرفی پاس ہوگی نہ روپیہ اگر ظالم کے کچھ نیک عمل ہونگے تو بقدر ظلم کے اس سے مظلوم کو دلا دیجاوینگے

اور اگر ظالم کے نیک عمل کچھ نہ ہونگے تو مظلوم کے گناہ لیکر ظالم پر ڈالے جاوینگے یعنے بہران گناہوں کو لادے ہوئے سزا کے واسطے دوزخ میں جاوے گا بخاری اور ترمذی اسکے راوی ہیں ف خدا کے گناہ توبہ سے معاف ہو سکتے ہیں اور بندوں کے گناہ بے انکے بخشے معاف نہیں ہوتے تو ظالم کو لازم ہے کہ دنیا میں اپنے قصور مظلوم سے معاف کرالیوے قیامت میں کچھ تدبیر نہ ہو سکے گی

۳۔ وَعَنْهُ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقُ اِلٰى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ وَيُسْئَلُ الْحَجَرُ لِمَ انْكَبَبْتَ عَلَى الْحَجَرِ وَلِمَ بَكَاءُ الرَّجُلِ الرَّجُلَ قَالَ وَكُنَّا نَسْمَعُ اِنَّ الرَّجُلَ يَتَعَلَّقُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهُوَ لَا يَعْرِفُهٗ فَيَقُوْلُ كُنْتَ تَرَانِيْ عَلَى الْخَطَاءِ وَعَلَى الْمُنْكَرِ وَلَا تَنْهَانِيْ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ اِلٰى قَوْلِهِ الْقَرْنَاءِ وَمَا بَعْدَهٗ مِنْ زِيَادَةِ رَزِيْنٍ اَلْجَلْحَاءُ الَّتِيْ لَا قَرْنَ لَهَا ضِدُّ الْقَرْنَاءِ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر قیامت کے دن حقداروں کو حق دلایا جائیگا یہانتک کہ بدلا لیا جاوے گا منڈی بکری کی کا سینگدار بکری سے یعنے ظلم اور حق تلفی کا بدلا دلوا دیا جاوے گا آدمی تو ایک طرف جانوروں کی زیادتی کا بھی بدلا لیا جاوے گا اور پتھر سے پوچھا جاویگا کہ دوسرے پتھر پر کیوں گرا۔ اور کیوں زخمی کیا مرد نے مرد کو کہا اور ہم سنتے تھے کہ قیامت کے دن ایک مرد دوسرے مرد سے چمٹے گا اور حالانکہ وہ اس کو نہ پہچانتا ہوگا وہ کہے گا کہ تو مجھ کو گناہ اور بد کام دیکھتا تھا اور مجھکو منع نہ کرتا تھا مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہیں قرناء تک اور اس کے بعد رزین نے زیادہ کیا ہے اور جلحاء اس بکری کو کہتے ہیں جسکا سینگ نہ ہو ضد قرناء کی

۴۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ فَقُلْتُ اَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا وَيَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكِ الْعَرْضُ وَلَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا هَلَكَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ مُنَاقَشَةُ الْحِسَابِ تَحْقِيْقُهٗ وَالْاِسْتِقْصَاءُ فِيْهِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے حساب میں جھگڑا پڑے گا اس کو عذاب ہوگا تو میں نے کہا کہ کیا خدا نے نہیں فرمایا کہ جس شخص کو نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جاوے گا۔ اس کا حساب بھی بہت آسان ہوگا اور اپنے گھر کی طرف خوشحال پلٹے گا۔ تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ تو صرف پیش کرنا ہے یعنے نیکوں کو انکے نامہ اعمال فقط دکھلائے جائیں گے ان سے کچھ پوچھا نہ جائیگا مگر جس کے حساب میں جھگڑا پڑا یعنے فلانا کام کیوں کیا اور فلانا کام کیوں تو وہ مقرر عذاب میں پڑا نسائی کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں حساب میں مناقشہ ہے کہ اسکی نہایت تحقیق کرنی اور ذرہ ذرہ دریافت کرنا۔

۴۔ وَعَنْ حُبَیْثِ بْنِ قَبِیْصَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَقُلْتُ اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ لِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فَجَلَسْتُ اِلٰی اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض فَقُلْتُ سَاَلْتُ اللّٰہَ اَنْ یَّرْزُقَنِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فَحَدِّثْنِیْ بِحَدِیْثٍ سَمِعْتَہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَنْفَعُنِیْ بِہٖ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ عَمَلِہٖ صَلٰوتُہٗ فَاِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ وَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِیْضَتِہٖ شَیْئًا قَالَ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اُنْظُرُوْا ھَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَیُکْمَلُ بِھَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِیْضَۃِ ثُمَّ یَکُوْنُ سَائِرُ عَمَلِہٖ عَلٰی ذٰلِکَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ ف ترجمہ حبیث بن قبیصہ سے روایت ہے کہ میں مدینے میں آیا تو میں نے کہا الٰہی مجھ کو نیک رفیق میسر کر سو میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا مدینے کہا میں نے دعا مانگی تھی کہ الٰہی مجھ کو نیک صحبتی عطا کر سو مجھ سے ایسی حدیث بیان کرو جو تم نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہو شاید کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو اس سے فائدہ دیوے۔ تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ قیامت کے دن پہلے پہل بندے کے عملوں سے نماز کا حساب ہوگا پھر اگر نماز ٹھیک ہوئی تو مراد اور نجات پاویگا اور اگر فاسد ہوئی یعنے نماز کے ارکان کو اچھی طرح ادا نہ کیا تو نا امید ہوگا اور ٹوٹے میں پڑے گا۔ اور اگر اس کے فرضوں میں کچھ قصور ہوا۔ تو اللہ تبارک وتعالے فرماوے گا کہ دیکھو میرے بندے کی کچھ نفل نماز ہے سو اگر ہوگی تو اس سے اسکے فرضوں کا قصور پورا کیا جاوے گا پھر اسی طرح اس کے باقی عملوں کا حساب ہوگا۔ ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہیں

۵۔ وَعَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ اَوَّلَ مَا یُنْظَرُ فِیْہِ مِنَ الْعَمَلِ الْعَبْدِ الصَّلٰوۃُ فَاِنْ قُبِلَتْ مِنْہُ نُظِرَ فِیْمَا بَقِیَ مِنْ عَمَلِہٖ وَاِنْ لَّمْ تُقْبَلْ لَمْ یُنْظَرْ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ عَمَلِہٖ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ رح ترجمہ یحیے بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو خبر پہونچی کہ بندے کے عملوں سے پہلے پہل اس کی نماز کو دیکھا جاوے گا۔ پھر اگر اس کی نماز قبول ہوئی تو اسکے باقی عملوں میں دیکھا جاوے گا۔ اور اگر نماز نہ قبول ہوئی تو اس کے کسی عمل کو نہ دیکھا جاوے گا۔ مالک اسکے راوی ہیں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تارک نماز کا کوئی عمل قبول نہیں

۶۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِی الدِّمَاءِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اول فیصلہ لوگوں کے درمیان خونوں میں ہوگا ابوداود کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں ف عبادات میں اول نماز سے سوال ہوگا اور معاملات میں خونوں سے

۷۔ وَعَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی یُسْاَلَ عَنْ اَرْبَعٍ عَنْ عُمُرِہٖ فِیْمَا اَفْنَاہُ وَعَنْ عَمَلِہٖ مَا عَمِلَ بِہٖ وَعَنْ مَالِہٖ مِنْ اَیْنَ اکْتَسَبَہٗ وَفِیْمَا اَنْفَقَہٗ وَعَنْ جِسْمِہٖ فِیْمَا اَبْلَاہُ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوبرزہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی قیامت کے دن ہمیشہ خدا کے سامنے کھڑا رہے گا۔ یہاں تک کہ چار چیزوں سے پوچھا جاوے عمر سے کہ کس کام میں فنا کی اور عمل سے کہ کیا عمل کیا اور مال سے کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور اپنے بدن سے کہ کس کام میں اسکو گلایا۔ ترمذی اس کے راوی ہیں۔

۸۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِالْعَبْدِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ اَلَمْ اَجْعَلْ لَکَ سَمْعًا وَّبَصَرًا وَّمَالًا وَّوَلَدًا وَّسَخَّرْتُ لَکَ الْاَنْعَامَ وَالْحَرْثَ وَتَرَکْتُکَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ اَکُنْتَ تَظُنُّ اَنَّکَ مُلَاقِیْ یَوْمِکَ ھٰذَا فَیَقُوْلُ لَا فَیَقُوْلُ لَہُ الْیَوْمَ اَنْسَاکَ کَمَا نَسِیْتَنِیْ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ مَعْنٰی قَوْلِہٖ اَنْسَاکَ کَمَا نَسِیْتَنِیْ اَتْرُکُکَ فِی الْعَذَابِ اَلتَّرَاْسُ التَّقَدُّمُ عَلَی الْقَوْمِ بِاَنْ یَصِیْرَ رَئِیْسَھُمْ وَتَرْبَعُ اَیْ تَاْخُذُ الْمِرْبَاعَ وَھُوَ رُبُعُ الْمَغَانِمِ یَاْخُذُہٗ رَئِیْسُ الْجَیْشِ لِنَفْسِہٖ وَرُوِیَ تَرْتَعُ بِتَاءَیْنِ مِنَ التَّنَعُّمِ وَالرَّتْعِ ترجمہ ابوسعید اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن بندہ لایا جاوے گا تو اللہ تعالے اس سے فرماویگا کہ میں نے تجھ کو کان اور آنکھ اور مال اور اولاد نہیں دی اور میں نے تیرے واسطے چوپایوں اور کھیتی کو تابعدار نہیں کیا اور میں نے تجھ کو نہیں چھوڑا اس حال میں کہ اسکا رئیس تھا اور چوتھائی مال غنیمت لیتا تھا کیا تجھ کو یہ گمان تھا کہ اس دن خدا سے ملیگا وہ کہے گا کہ نہیں تو خدا تعالے اس سے فرماویگا کہ آج میں تجھ کو بھلا دونگا جیسا تو نے مجھ کو بھلا دیا تھا۔ یعنے میں تجھ کو عذاب میں چھوڑ دونگا کبھی خبر نہیں لونگا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور ترأس کے معنے قوم کا مقدم ہونا ہے اس طور کہ ان کا رئیس ہوجاوے گا اور تربع کے معنے ہیں کہ تو مال غنیمت میں سے چوتھائی لیتا تھا جو لشکر کا سردار اپنے واسطے لیتا ہے اور ترتع بھی آیا ہے یعنے تو عیش عشرت میں تھا۔

۹۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَقَالَ ھَلْ تُضَآرُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ الشَّمْسِ فِی الظَّھِیْرَۃِ لَیْسَتْ فِیْ سَحَابَۃٍ قَالُوْا لَا قَالَ ھَلْ تُضَآرُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ الْقَمَرِ لَیْسَ فِیْ سَحَابَۃٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تُضَآرُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ رَبِّکُمْ اِلَّا کَمَا تُضَآرُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ اَحَدِھِمَا فَیَلْقَی الْعَبْدَ فَیَقُوْلُ اَیْ فُلْ اَلَمْ اُکْرِمْکَ وَاُسَوِّدْکَ وَاُزَوِّجْکَ وَاُسَخِّرْ لَکَ الْخَیْلَ وَالْاِبِلَ وَاَتْرُکْکَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَیَقُوْلُ بَلٰی یَا رَبِّ فَیَقُوْلُ اَظَنَنْتَ

اَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ اِنِّيْ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِيْ ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيَ فَيَقُوْلُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَقُوْلُ لِلثَّالِثِ مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُ فَيَقُوْلُ بَلٰى يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ اَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِيْ بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُوْلُ اَهٰهُنَا مَنْ يَشْهَدُ لَكَ فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ الْاٰنَ نَبْعَثُ عَلَيْكَ شَاهِدًا فَيَتَفَكَّرُ فِيْ نَفْسِهٖ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ فَيُقَالُ لِفَخِذِهٖ اِنْطِقِيْ فَتَنْطِقُ فَخِذُهٗ وَلَحْمُهٗ وَعِظَامُهٗ بِعَمَلِهٖ وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهٖ وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ الَّذِيْ سَخِطَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ الظَّهِيْرَةُ شِدَّةُ الْحَرِّ وَقْتَ الظُّهْرِ وَقَوْلُهٗ لَا تُضَارُّوْنَ بِتَخْفِيْفِ الرَّاءِ مَعَ الضَّمِّ اَوَّلِهٖ مِنَ الضَّيْرِ وَبِتَشْدِيْدِهَا مَعَ الْفَتْحِ مِنَ الْمُضَارَّةِ وَمَعْنَاهُمَا سَوَاءٌ اَيْ لَا يَضَارُّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فِيْ رُؤْيَتِهٖ وَلَا يُنَازِعُهٗ وَلَا يُخَالِفُهٗ بَلْ تَكُوْنُوْنَ مُتَّفِقِيْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ وَفُلٌ تَرْخِيْمُ فُلَانٍ وَسَوَّدْتُّ الرَّجُلَ اِذَا جَعَلْتَهٗ سَيِّدًا فِيْ قَوْمِهٖ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ نے عرض کیا یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہم کو قیامت کے دن خدا تعالیٰ کا دیدار ہوگا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم کو کچھ تردد اور انبوہ ہوتا ہے سورج کے دیکھنے میں دوپہر کے وقت جبکہ بدلی میں نہ ہو اصحاب نے کہا کہ نہیں فرمایا بھلا تم کو ہجوم ہوتا ہے چاند کے دیکھنے میں جب کہ بدلی میں نہ ہو اصحاب نے کہا کہ نہیں فرمایا سو قسم ہے اس کی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ تم کو خدا کے دیدار میں کچھ ہجوم اور شک نہ ہوگا جیسے سورج اور چاند کے دیکھنے میں تم کو شک نہیں پڑتا پھر بندہ اپنے رب سے ملیگا تو خدا فرماوے گا کہ اے فلانے کیا میں نے تجھ کو بزرگ اور سردار نہیں کیا تھا اور تجھ کو جوڑا نہیں کیا تھا۔ اور گھوڑوں اور اونٹوں کو تیرا تابعدار نہیں بنایا تھا اور کیا میں نے تجھ کو نہیں چھوڑا کہ تو رئیس قوم تھا۔ اور چوتھا حصہ غنیمت کا لیتا تھا تو بندہ کہے گا کیوں نہیں اے میرے رب خدا فرماوے گا تجھ کو یقین تھا کہ تو مجھ سے ملے گا بندہ کہے گا کہ نہیں تو اللہ فرماوے گا کہ میں تجھ کو بھلا دوں گا جیسا تو نے مجھ کو بھلا دیا تھا پھر اللہ دوسرے بندے سے ملیگا تو وہ بھی خدا سے اسی طرح کہے گا۔ پھر تیسرے سے کہے گا جو پہلے سے کہا تھا تو وہ کہے گا کیوں نہیں اے رب پھر خدا فرماوے گا کہ کیا تجھ کو یقین تھا کہ سفر تو مجھ سے ملنے والا ہے وہ کہے گا اے رب میں تجھ پر اور تیری کتاب پر ایمان لایا اور تیرے پیغمبروں کو مانا اور میں نے نماز پڑھی اور روزہ رکھا اور خیرات کی اور جتنا کرے گا ساتھ خیر کے جہاں تک اس سے ہو سکیگا خدا فرماوے گا بھلا یہاں تیرا کوئی گواہ بھی ہے وہ کہیگا کہ نہیں خدا فرماوے گا کہ ہم تجھ پر اب گواہ اٹھاتے ہیں وہ اپنے جی میں فکر کرے گا کہ کون ایسا ہے جو مجھ پر گواہی دیگا۔ سو اس کے منہ پر مہر کی جاوے گی اور اسکی ران سے کہا جاوے گا کہ بول سو اسکی ران اور گوشت اور ہڈیاں بولنے لگیں گی اور یہ اس واسطے ہوگا کہ تا کہ دور کرے عذر کو اپنے نفس

کیطرف سے یعنے تاکہ اسکا کوئی عذر باقی نہ رہے اور یہ منافق ہے جس پر خدا نے غصہ کیا ہے مسلم اس کے راوی ہیں ظہیرہ گرمی کی شدت ہے ظہر کے وقت اور لا تضارون ضیر یا مضارت سے ماخوذ ہے اور اس کے معنے ہیں کہ تمہارا بعض بعضے کو خدا کے دیدار دیکھنے میں تنگی نہ کرے گا اور نہ تنازع اور مخالفت کرے گا بلکہ تم سب اس کے دیدار میں متفق ہو جاؤ گے اور فل فلانے کی ترخیم ہے اور سود کے معنے ہیں سردار بنانا

۱۰- وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ النَّاسَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ هَلْ تُمَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ هَلْ تُمَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ يَحْشُرُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتْبَعْهُ مِنْهُمْ مَنْ يَتْبَعُ الشَّمْسَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتْبَعُ الْقَمَرَ وَمَنْ يَتْبَعُ الطَّوَاغِيتَ وَتَبْقَى هٰذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا فَيَأْتِيهِمُ اللّٰهُ تَعَالَى فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيهِمُ اللّٰهُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَيَدْعُوهُمْ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهِ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللّٰهُ تَعَالَى تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يُوبَقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُو حَتّٰى إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ تَعَالَى رَحْمَةَ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَيَعْرِفُونَهُمْ بِآثَارِ السُّجُودِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ مَوْضِعَ السُّجُودِ فَيَخْرُجُونَ وَقَدِ امْتَحَشُوا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَوٰةِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ مُقْبِلًا بِوَجْهِهِ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَقَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا فَيَقُولُ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أَفْعَلَ ذٰلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ فَيُعْطِي اللّٰهَ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهُ فَيَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَأَى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ قَدِّمْنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى لَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمَوَاثِيقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ تَسْأَلُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا أَكُونُ أَشْقَى خَلْقِكَ فَيَقُولُ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أَعْطَيْتُ ذٰلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ وَرَبُّهُ يُعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَنْهُ فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ

فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا وَرَأَى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُورِ سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ وَيْحَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمَوَاثِيقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي قَدْ أُعْطِيتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ فَيَضْحَكُ اللّٰهُ مِنْهُ ثُمَّ يَأْذَنُ لَهُ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ وَيَقُولُ لَهُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ أُمْنِيَّتُهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لِمَنْ كَذَا وَكَذَا أَيْذَكِّرُهُ رَبُّهُ إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ مَعَهُ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ السَّعْدَانُ كَبِيتٌ ذُو شَوْلٍ مَوْقِفٌ مِنْ مَرَاعِي الْإِبِلِ الْجَيِّدَةِ وَالْمَحْرَدُ الْمَرْمِيُّ الْمَضْرُوعُ وَقِيلَ الْمُقَطَّعُ وَالْمَعْنَى أَنَّهُ تَقْطَعُ كَلَالِيبُ الصِّرَاطِ حَتَّى يَقَعَ فِي النَّارِ وَالْإِمْتِحَاشُ الْإِحْتِرَاقُ وَالْحُبَّةُ بِكَسْرِ الْحَاءِ الْبُرُودَاتُ وَيَقْمَحُهَا كَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَحَمِيلُ السَّيْلِ هُوَ الزَّبَدُ وَمَا يُلْقِيهِ عَلَى شَاطِئِهِ وَقَشَبَنِي رِيحُهَا أَيْ آذَانِي وَالْقَشَبُ السَّمُّ كَأَنَّهُ قَالَ قَدْ سَمَّنِي رِيحُهَا وَذَكَاهَا مَفْتُوحُ الْأَوَّلِ مَقْصُورًا اشْتِعَالُهَا وَلَهَبُهَا وَزَهْرَتُهَا وَحُسْنُهَا وَنَضَارَتُهَا وَبَهْجَتُهَا "ترجمہ ابن سیب اور عطا بن یزید لیثی سے روایت ہے کہ اس نے ابوہریرہ رضؓ سے روایت کی کہ لوگوں نے کہا یا حضرت کیا ہم قیامت کو دن اپنے رب کو دیکھیں گے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم کو شک پڑتا ہے چودھویں رات کے چاند دیکھنے میں جب کہ آسمان صاف ہو بدلی نہ ہو صحابہ نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ فرمایا کیا تم کو شک پڑتا ہے سورج کے دیکھنے میں جب کہ اس کے آگے کوئی بدلی نہ ہو اصحاب نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ فرمایا سو تم خدا کو بھی اسی طرح دیکھو گے حق تعالےٰ لوگوں کو قیامت کے دن جمع کرے گا تو فرماوے گا کہ جو جس چیز کی بندگی کرتا تھا اس کے ساتھ ہولے یعنے اپنے معبود کے ساتھ دوزخ میں جاوے سو ان میں سے بعضے آفتاب کو پوجتے ہونگے اور بعضے چاند کو پوجتے ہونگے اور بعضے بت پرست ہونگے (یعنے وہ اپنے معبودوں کے ساتھ دوزخ میں جاویں گے) اور یہ امت محمدی باقی رہجاوے گی اس میں منافق لوگ بھی ہونگے تو حق تعالےٰ اس کے سامنے ظاہر ہوگا اور کہوگا میں تمہارا رب ہوں وہ کہیں گے کہ (تو ہمارا رب نہیں) ہم اس مکان میں منتظر ہیں یہانتک کہ ہمارا رب ہم پر ظاہر ہو پھر جب ہمارا رب ہم پر ظاہر ہوگا تو ہم اسکو پہچان لیویں گے پھر حق تعالےٰ اپنے ظاہر ہوگا (یعنے اس صفت میں جو انکے اعتقاد کے موافق ہے) سو فرماویگا کہ میں تمہارا رب ہوں تو مسلمان کہیں گے ہاں تو ہمارا رب ہے سو ان کو بلاوے گا اور دوزخ کی پشت پر پلصراط رکھا جاوے گا سو پیغمبروں میں سے پہلے پہل میں اپنی امت کے ساتھ عبور کرونگا اور سوائے پیغمبروں کے اس دن کوئی نہ بول سکے گا اور پیغمبروں کا کلام بھی اس دن صرف یہی ہوگا کہ الٰہی پناہ الٰہی پناہ اور دوزخ میں آنکڑے ہیں جیسے

سعدان کے کانٹے (سعدان ایک درخت کا نام ہے اس کے کانٹے سرنج ہوتے ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تمنے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں اصحاب نے کہا کہ ہاں یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) حضرت نے فرمایا کہ دوزخ کے آنکڑے بھی سعدان کے کانٹوں کیطرح ہیں مگر یہ کہ خدا کے سوائے کوئی نہیں جانتا کہ کتنے کتنے بڑے ہیں فرشتے اُن آنکڑوں سے لوگوں کو دوزخ کے اندر پلصراط سے کھینچ لیویں گے ان کے بدعملوں کے سبب سے سو بعض آدمی تو اپنے بدعمل سے ہلاک ہوجاویگا اور بعض آدھ سویا ہوکر نجات پاوے گا یہانتک کہ جب حق تعالے بندوں کے فیصلے سے فراغت کرے گا اور چاہے گا کہ نکالے دوزخ والوں میں سے اپنی رحمت سے جسکو چاہے تو فرشتوں کو حکم کریگا کہ دوزخ سے نکالیں اسکو جو خدا کو پوجتا ہو تو فرشتے ان کو دوزخ میں پہچان لیویں گے ان کے سجدے کے نشان سے اور خدا نے دوزخ پر سجدے کا مکان جلانا حرام کردیا ہے سو وہ دوزخ سے نکالے جاویں گے جلے بھنے ہوئے پھر ان پر آب حیات چھڑکا جاوے گا تو اس سے وے جم اٹھیں گے جیسے پانی کے بہاؤ کے کوڑے میں خود رو دانہ جم اٹھتا ہے پھر حقتعالی بندوں کا فیصلہ کرچکے گا اور ایک مرد بہشت اور دوزخ کے درمیان باقی رہجائے گا اور وہ سب سے پیچھے دوزخ سے نکلکر بہشت میں داخل کیا جاوے گا۔ اسکا منہ دوزخ کی طرف ہوگا تو وہ کہے گا کہ اے رب میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے کہ اسکی بدبو نے مجھے تنگ کردیا اور اسکی لپٹ نے مجھے جلا دیا سو حقتعالے اس سے کہیگا کہ اگر یہ تیرا سوال پورا کردوں تو اس کے سوائے تو کچھ اور بھی سوال کرے گا سو وہ شخص کہے گا کہ میں اس کے سوائے کچھ نہ مانگوں گا تیری عزت اور جلال کی قسم سوا اپنے رب سے نہ مانگنے کا قول قرار کریگا۔ تو خدا تعالے اس کے منہ کو دوزخ کیطرف سے پھیر دے گا۔ پھر جب کہ بہشت کے سامنے ہوگا اور اسکی خوبی اور تازگی دیکھے گا تو چپ رہیگا جتنا کہ خدا چاہے گا پھر کہے گا اے میرے رب مجھ کو آگے بڑھا دے بہشت کے دروازے تک تو حقتعالے اس سے فرماویگا کہ کیا تو قول قرار نہیں کرچکا کہ پہلے سوال کے سوا مجھ سے اور سوال نہ کریگا تو وہ کہے گا اے میرے رب میں تیری خلق میں بدبخت بے نصیب نہیں ہونے کا تو حقتعالی فرماوے گا کہ اگر میں یہ تیرا سوال پورا کردوں تو اسکے سوائے کچھ اور بھی مانگے گا تو وہ کہے گا تیری عزت کی قسم ہے کہ اس کے سوائے کچھ نہ مانگوں گا اور اسکا رب اسکو معذور رکھیگا۔ اس واسطے کہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس سے صبر نہیں کرسکے گا سوا اپنے رب سے نہ مانگنے کا قول قرار کرے گا تو خدا اوسکو بہشت کے دروازے پر کردے گا۔ سو جب وہ بہشت کے دروازے پر پہونچیگا۔ اور اس کی تازگی کو دیکھے گا اور جو کچھ کہ اس میں رونق اور خوشی ہے تو چپ رہے گا جتنا کہ خدا چاہے گا۔ پھر کہے گا کہ اے میرے رب مجھکو بہشت میں داخل کر تو حقتعالے اسکو فرماوے گا۔ کہ تیرا بھلا ہو اے آدمی تو کیا دغاباز ہے کیا تو قول و قرار نہیں کرچکا کہ اس کے سوائے اور کچھ نہ مانگوں گا جو کچھ تجھ کو ملا تو وہ کہے گا اے میرے رب مجھ کو اپنی خلق میں بدبخت اور بے نصیب

نہ کرے سو خدا اس سے راضی ہو جاوے گا پھر اسکو بہشت میں داخل ہونے کی اجازت دیگا۔ اور حق تعالیٰ اس سے فرماوے گا کہ کسی چیز کی آرزو کر اور وہ مانگ اپنے رب سے اور جو کچھ اسکی تمنا ہوگی ظاہر کرے گا یہانتک کہ جب اس کی سب ہوس اور خواہشیں ہو چکیں گی تو حق سبحانہ وتعالیٰ اس کو یاد دلائیگا اور کہیگا کہ فلانی چیز اور فلانی چیز مانگ یہانتک کہ جب اس کی ساری خواہشیں پوری ہو چکیں گی تو حق تعالیٰ فرماوے گا کہ تیرے یہ سب سوال پورے ہوئے اور اس کے ساتھ اتنا اور بھی زیادہ کیا ابو سعید نے کہا کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ تیرے یہ سب سوال پورے ہوئے اور اس کے ساتھ دس گنا اور بھی شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔ اور سعدان ایک درخت ہے اس کے کانٹے سر کج ہوتے ہیں وہ اونٹوں کی عمدہ خوراک ہے اور مخزال کے معنے ہیں پھینکا گیا اور بیہوش کیا گیا اور بعض نے کہا کہ ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا اور معنے یہ ہونگے پلصراط کے آنکڑے اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں گے۔ یہانتک کہ دوزخ میں گر پڑے گا اور امتحاش کے معنے میں جلجانا اور حبہ ساتھ زیرحا کے تخم ہیں اور زبر سے جیسے گیہوں اور جو اور حمیل سیل جھاگ ہے اور وہ چیز جس کو بہاؤ کا پانی کنارے پر ڈالتا ہے اور قشبنی ریحانہ یعنے اس نے مجھے ایذا دی اور قشب زہر کو کہتے ہیں گویا اس نے کہا کہ اسکی بو نے مجھے زہر بلایا ہے اور ذکا ہا سے مراد اس کی لپٹ اور بھڑک ہے اور زہر تہا سے مراد اس کی خوبی اور تازگی اور رونق ہے۔

۱۱۔ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یُعْرَضُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ثَلٰثَ عَرَضَاتٍ فَاَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَمَعَاذِیْرُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِیْرُ الصُّحُفُ فِی الْاَیْدِیْ فَاٰخِذٌ بِیَمِیْنِهٖ وَاٰخِذٌ بِشِمَالِهٖ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں کی تین بار پیشی ہوگی سو دو پیشیوں میں تو جھگڑے اور عذر پیش ہوں گے اور جب تیسری پیشی ہوگی تو نامہ اعمال اڑ کر ہاتھوں میں جا پڑیں گے سو کوئی داہنے ہاتھ سے پکڑے گا اور کوئی بائیں سے ترمذی اسکے راوی ہیں **ف** جھگڑے یہ ہونگے کہ کافر کہیں گے کہ ہم کو پیغمبروں نے پیغام الٰہی نہیں پہونچایا اور عذر یہ ہے کہ ہم نے بھول چوک سے گناہ کیے ہیں۔ اور تیسری پیشی اپنے حجت قائم ہوگی فرشتوں اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت سے

۱۲۔ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رض وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ مَاذَا سَمِعْتَ فِی النَّجْوٰی فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یُدْنِی الْمُؤْمِنَ مِنْ رَّبِّهٖ حَتّٰی یَضَعَ عَلَیْهِ كَنَفَهٗ فَیُقَرِّرُهٗ بِذُنُوْبِهٖ فَیَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَیَقُوْلُ اَعْرِفُ رَبِّ مَرَّتَیْنِ فَیَقُوْلُ سَتَرْتُهَا عَلَیْكَ فِی الدُّنْیَا وَاَغْفِرُهَا لَكَ الْیَوْمَ ثُمَّ یُعْطٰی صَحِیْفَةَ حَسَنَاتِهٖ وَاَمَّا الْاٰخَرُوْنَ اَوِ الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَیُنَادٰی بِهِمْ عَلٰی رُؤُسِ الْخَلَائِقِ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ كَذَبُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے اُن سے پوچھا

کہ تو نے سر گوشی میں کیا چیز سنی ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ ایماندار اپنے رب سے قریب کیا جاویگا یعنے قیامت میں یہانتک کہ خدا اس کو اپنی رحمت کے سایے سے چھپالے گا سو اس کے گناہ اُس سے قبول کراوے گا سو فرماویگا کہ تو اپنا فلانا گناہ پہچانتا ہے فلانا فلانا قصور یاد ہے تو مومن کہیگا اے میرے رب ہاں یاد ہے دو بار کہے گا سو حق تعالے فرماوے گا کہ تیرے گناہ ہم نے دنیا میں چھپائے ہم آج بھی وہ گناہ تجھ کو بخشتے ہیں پھر نیکیوں کا نامہ اعمال اس کو دیا جاوے گا۔ لیکن اور لوگ جو کافر اور فقط زبانی مسلمان تھے سو ان کے ساتھ تمام خلائق کے سر پر پکارا جاوے گا کہ یہ لوگ ہیں جو خدا پر جھوٹ باندھتے تھے جان کہ خدا کی لعنت ہے ظالموں پر یعنے جو حد سے بڑھ گئے بندگی کے بدلے نافرمانی کی۔ شیخین اس کے راوی ہیں

۱۳۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِيْ مَمْلُوْكِيْنَ يُكَذِّبُوْنَنِيْ وَيَخُوْنُوْنَنِيْ وَيَعْصُوْنَنِيْ فَأَشْتِمُهُمْ وَأَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ أَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ يُحْسَبُ مَا خَانُوْنَ وَكَذَبُوْكَ وَعَصَوْكَ وَعِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ دُوْنَ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوْبِهِمْ اُقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ يَبْكِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَمَا تَقْرَأُ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَجِدُ لِيْ وَلَهُؤُلَاءِ شَيْئًا خَيْرًا مِنْ مُفَارَقَتِهِمْ وَأُشْهِدُكَ أَنَّهُمْ كُلَّهُمْ أَحْرَارٌ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرد آیا سو اس نے کہا کہ یا رسول اللہ میرے پاس غلام ہیں جو مجھکو جھٹلاتے ہیں اور میری خیانت اور نافرمانی کرتے ہیں میں ان کو گالی دیتا ہوں اور مارتا ہوں سو میرا کیا حال ہوگا بہ نسبت ان کے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو حساب ہوگا اسکا جو انہوں نے تیری خیانت اور تکذیب اور نافرمانی کی اور حساب ہوگا اسکا جو تو نے ان کو سزا دی سو اگر تیری مار بقدر انکے گناہوں کے ہوگی تو حساب برابر رہیگا نہ تجھ کو ثواب ہوگا نہ عذاب اور اگر تیری سزا ان کے گناہوں سے کم ہوگی تو تیرے واسطے ثواب ہوگا اور اگر تیری مار ان کے گناہوں سے زیادہ ہوگی تو ان کے واسطے تجھ سے زیادتی کا بدلہ لیا جاویگا سو وہ مرد روتا ہوا الگ ہوا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس آیت کو نہیں پڑھتا خدا تعالے فرماتا ہے کہ ہم رکھیں گے ترازو میں انصاف کی قیامت کے دن پھر ظلم نہ ہوگا کسی جی پر ایک ذرہ اور اگرچہ ہوگا برابر ایک رائی کے دانے کے تو ہم اس کو لے آویں گے اور ہم کافی ہیں حساب کرنے کو تو اس مرد نے کہا یا رسول اللہ میں انکے واسطے

اپنے واسطے ان کے جدا ہونے سے کوئی چیز بہتر نہیں پاتا اور میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ وہ سب آزاد ہیں ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۱۴۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ ضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ ھَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَکُ قُلْنَا اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَۃِ الْعَبْدِ رَبَّہٗ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِیْ مِنَ الظُّلْمِ فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیَقُوْلُ فَاِنِّیْ لَا اُجِیْزُ الْیَوْمَ عَلٰی نَفْسِیْ شَاھِدًا اِلَّا مِنِّیْ فَیَقُوْلُ کَفٰی بِنَفْسِکَ الْیَوْمَ عَلَیْکَ حَسِیْبًا وَّالْکِرَامُ الْکَاتِبِیْنَ عَلَیْکَ شُھُوْدًا قَالَ فَیُخْتَمُ عَلٰی فِیْہِ وَیُقَالُ لِاَرْکَانِہٖ انْطِقِیْ فَتَنْطِقُ بِعَمَلِہٖ ثُمَّ یُخَلّٰی بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْکَلَامِ فَیَقُوْلُ بُعْدًا لَّکُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْکُنَّ کُنْتُ اُنَاضِلُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اُنَاضِلُ اَیْ اُجَادِلُ وَاُخَاصِمُ "ترجمہ" انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسنے لگے سو فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں کس واسطے ہنستا ہوں ہمنے کہا اللہ اور اس کا رسول زیادہ تر جانتا ہیں فرمایا بندہ کی گفتگو سے جو اپنے رب سے کرے گا مجھ ہنسی آئی ہے۔ بندہ کہے گا اے میرے رب کیا تو مجھ کو پناہ نہیں دیچکا ظلم سے یعنے تو نے وعدہ کیا ہے کہ ظلم نہ کروں گا حقتعالی کہے گا کیوں نہیں بندہ کہے گا کہ میں آج نہیں قبول کروں گا گواہی اپنی جان پر مگر اپنی ذات کے گواہ سے یعنے میں اس وقت قصور مانوں گا جب کہ میری ذات میں کوئی قصور کی دلیل ظاہر ہو اور گواہی دے غیر کی گواہی پر مجھ کو اعتماد نہیں تو حقتعالے فرماوے گا کہ آج تیری ذات ہی تجھ پر گواہ ہونے میں کافی ہے اور کراماً کاتبین کا گواہ ہونا کافی ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پھر مہر کی جاوے گی اسکے منہ پر پھر اس کے ہاتھ پاؤں کو حکم ہوگا کہ بولو تو اس کے بدکاموں کو ظاہر کردیں گے پھر بندہ کو کلام کی اجازت ہوگی۔ تو بندہ اپنے ہاتھ پاؤں سے کہیگا کہ تم پر خدا کی مار پڑے اور تم کو دوری ہو میں تو تمہاری ہی طرف سے جھگڑا کرتا تھا یعنے تمہارا ہی بچانا مجھ کو دوزخ سے منظور تھا سو تم آپ ہی گناہ کا اقرار کرکے دوزخ میں گرتے ہو مسلم اس کے راوی ہیں۔ اناضل کے معنے ہیں جھگڑتا تھا

۱۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ سَیُخَلِّصُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِیْ عَلٰی رُؤُسِ الْخَلَائِقِ فَیَنْشُرُ لَہٗ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ سِجِلًّا کُلُّ سِجِلٍّ مَدَّ الْبَصَرِ فَیَقُوْلُ اَتُنْکِرُ مِنْ ھٰذَا شَیْئًا اَظَلَمَکَ کَتَبَتِیَ الْحَافِظُوْنَ فَیَقُوْلُ لَا یَا رَبِّ فَیَقُوْلُ اَفَلَکَ عُذْرٌ فَیَقُوْلُ لَا یَا رَبِّ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ بَلٰی اِنَّ لَکَ عِنْدَنَا حَسَنَۃً وَّاِنَّہٗ لَا ظُلْمَ لَکَ عَلَیْکَ الْیَوْمَ فَیُخْرَجُ لَہٗ بِطَاقَۃٌ فِیْھَا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ثُمَّ یَقُوْلُ اِحْضُرْ وَزْنَکَ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ مَا ھٰذِہِ الْبِطَاقَۃُ مَعَ ھٰذِہِ السِّجِلَّاتِ فَیَقُوْلُ اِنَّکَ لَنْ تُظْلَمَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِیْ کَفَّۃٍ وَالْبِطَاقَۃُ فِیْ کَفَّۃٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ

ثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ وَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى شَيْءٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ السِّجِلُّ اَلْكِتَابُ الْكَبِيْرُ وَالْبِطَاقَةُ رُقَيْعَةٌ صَغِيْرَةٌ وَهِيَ مَا يُجْعَلُ فِيْ طَيِّ الثَّوْبِ يُكْتَبُ فِيْهَا تَمْسُكُهُ وَالطَّيْشُ الْخِفَّةُ

ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ میری امت سے ایک مرد کو قیامت کے دن تمام خلائق کے روبرو خلاص کریگا سو اس کیواسطے ننانوے طومار (دفتر گناہوں کے) پھیلائے جاویں گے ہر دفتر اتنا لمبا چوڑا ہوگا جہاں تک نظر پہونچے پھر خدا فرماوے گا کیا تو ان طوماروں سے کسی چیز سے منکر ہے کیا میرے نگہبانوں لکھنے والوں نے تجھ پر ظلم کیا وہ کہے گا کہ نہیں اے رب پھر خدا فرماوے گا کیا تیرا کوئی عذر ہے وہ کہیگا نہیں اے میرے رب تو اللہ تعالےٰ فرماوے گا کیوں نہیں ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے اور آج تجھ پر ظلم نہیں ہوگا۔ تو اس کے واسطے ایک چھوٹا رقعہ نکالا جاوے گا جس میں کلمہ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوا ہوگا۔ تو خدا فرماوے گا کہ اس کے وزن کو دیکھ کس قدر تیری ہے بندہ کہیگا اے رب یہ رقعہ کیا چیز ہے بہ نسبت ان طوماروں کے تو خدا فرماوے گا کہ تجھ پر ظلم نہ ہوگا۔ سو ایک پلہ میں وہ سب طومار رکھے جائیں گے اور ایک پلہ میں وہ رقعہ رکھا جاویگا سو وہ طومار ہلکے ہو جائیں گے اور رقعہ بھاری ہو جائیگا اور اللہ تعالےٰ کے نام سے کوئی چیز بھاری نہیں ہوتی ترمذی اسکے راوی ہیں۔ سجل بڑے دفتر کو کہتے ہیں اور بطاقہ کے معنے ہیں چھوٹا رقعہ جو کپڑے کے بیچ میں رکھا جاتا ہے اس میں اسکا سول لکھا ہوا ہوتا ہے۔ اور طیش کے معنے ہیں ہلکا ہونا۔

۱۶۔ وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْسَنَ فِي الْاِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ اَسَاءَ فِي الْاِسْلَامِ اُخِذَ بِالْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ ابو مسعود بدری سے روایت ہے کہ کسی نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم پکڑے جائیں گے ان عملوں پر جو ہم نے کفر کے وقت میں کیے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اسلام میں نیک عمل کیے وہ کفر کے وقت کے بد عملوں پر پکڑا نہ جائے گا۔ اور جس نے اسلام میں بد عمل کیے تو وہ پہلے پچھلے سب عملوں پر پکڑا جائے گا شیخین اس کے راوی ہیں

۱۷۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَاعٍ دَعَا اِلٰى شَيْءٍ اِلَّا كَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَوْقُوْفًا لَا زِمًا بِهٖ لَا يُفَارِقُهٗ وَاِنْ دَعَا رَجُلٌ رَجُلًا ثُمَّ قَرَأَ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا بلانے والا نہیں جو کسی کو کسی برے کام کی طرف بلاوے مگر کہ قیامت کے دن کھڑا کیا جاوے گا اسکے ساتھ چمٹ جائیگا۔ اس سے جدا نہ ہوگا اگرچہ ایک مرد

نے ایک کو بلایا ہو۔ پھر یہ آیت پڑھی انکو ٹھیرا دو ان سے پوچھ ہوگی ترمذی اسکے راوی ہیں

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ صِفَةِ الْحَوْضِ وَالْمِیْزَانِ وَالصِّرَاطِ

چوتھی فصل حوض کوثر اور میزان اور پلصراط کے بیان میں

۱۔ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اٰنِیَةُ الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاٰنِیَتُہٗ اَکْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ وَکَوَاکِبِھَا فِی اللَّیْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِیَةِ اٰنِیَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْھَا لَمْ یَظْمَأْ اٰخِرَ مَا عَلَیْہِ یَشْخَبُ فِیْہِ مِیْزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ عَرْضُہٗ مِثْلُ طُوْلِ مَا بَیْنَ عَمَّانَ اِلٰی اَیْلَةَ وَمَاؤُہٗ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ یَشْخَبُ اَیْ یَسِیْلُ وَیَجْرِیْ ترجمہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ حوض کوثر کے برتن کتنے ہیں تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اسکی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ حوض کوثر کے برتن زیادہ تر ہیں آسمان کے چھوٹے بڑے تاروں کی گنتی سے جیسے ستاروں کی کثرت ہوتی ہے اندھیری بے بدلی والی رات میں بہشت کے برتن ایسے ہیں کہ جو ان سے پانی پیے گا پیاسا نہ ہوگا آخر زمانے تک یعنے ہمیشہ سیراب رہے گا اس حوض میں بہشت کے دو پرنالے بہتے ہیں اسکا عرض طول کے برابر ہے یعنی فاصلہ عمان سے ایلہ تک ہے اسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ تر میٹھا مسلم و ترمذی اسکے راوی ہیں یشخب کے معنے میں بہتا ہے اور جاری ہے۔ عمان اور ایلہ دو شہر ہیں شام میں۔

۲۔ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوْضًا تَرِدُہٗ اُمَّتُہٗ وَاِنَّھُمْ یَتَبَاھَوْنَ اَیُّھُمْ اَکْثَرُ وَاِرِدَةً وَاِنِّیْ اَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَکْثَرَھُمْ وَارِدَةً اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کا ایک حوض ہے کہ اس کی امت اس پر آوے گی اور مقرر وہ آپس میں فخر کریں گے کہ ان میں کس کے حوض پر بہت لوگ آتے ہیں اور میں امیدوار ہوں کہ ان میں میرے حوض پر سب سے زیادہ لوگ آویں گے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۳۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا الْکَوْثَرُ قَالَ نَھَرٌ فِی الْجَنَّةِ اَعْطَانِیْہِ رَبِّیْ اَللّٰہُ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ فِیْہِ طَیْرٌ اَعْنَاقُھَا کَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ ھٰذِہٖ لَنَاعِمَةٌ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اٰکِلُھَا اَنْعَمُ مِنْھَا اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کوثر کیا ہے فرمایا بہشت میں ایک نہر ہے کہ مجھ کو میرے رب نے عطا کی اسکا پانی دودھ سے زیادہ تر سفید ہے اور شہد

سے زیادہ ترسیٹھا اس میں پرندی ہیں جنکی گردن اونٹوں کی گردن کیطرح ہے تو عمر فاروق نے کہا کہ البتہ یہ جانور بہت نعمت اور اسایش میں ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے کھانے والے ان سے بھی زیادہ تر نعمت و آسائش میں ہونگے ترمذی اسکے راوی ہیں

۴ ۔ وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَا فَرَطُکُمْ عَلَی الْحَوْضِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ ترجمہ جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارا میر سامان ہوں حوض کوثر پر شیخین اسکے راوی ہیں

۵ ۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَا فَرَطُکُمْ عَلَی الْحَوْضِ وَلَیُرْفَعَنَّ اِلَیَّ رِجَالٌ مِنْکُمْ حَتّٰی اِذَا اَھْوَیْتُ اِلَیْھِمْ لِاُنَاوِلَھُمْ اُخْتُلِجُوْا دُوْنِیْ فَاَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اَصْحَابِیْ فَیَقُوْلُ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِیْ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَفِیْ اُخْرٰی لِمُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ تَرِدُ اُمَّتِیْ عَلَی الْحَوْضِ وَاَنَا اَذُوْدُ النَّاسَ عَنْہُ کَمَا یَذُوْدُ الرَّجُلُ اِبِلَ الرَّجُلِ عَنْ اِبِلِہٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تَعْرِفُنَا قَالَ نَعَمْ لَکُمْ سِیْمَا لَیْسَتْ لِاَحَدٍ غَیْرِکُمْ تَرِدُوْنَ عَلَیَّ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ وَلَیُصَدَّنَّ عَنِّیْ طَائِفَۃٌ مِنْکُمْ فَلَا یَصِلُوْنَ اِلَیَّ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ اَصْحَابِیْ اَصْحَابِیْ فَیُجِیْبُنِیْ مَلَکٌ فَیَقُوْلُ وَھَلْ تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ وَفِیْ اُخْرٰی اِنَّ حَوْضِیْ اَبْعَدُ مِنْ اَیْلَۃَ اِلٰی عَدَنٍ لَھُوَ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ الثَّلْجِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ وَلَاٰنِیَتُہٗ اَکْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُوْمِ اَلْفَرَطُ الْمُتَقَدِّمُ عَلَی الْقَوْمِ الْوَارِدِیْنَ الْمَاءَ وَاُخْتُلِجُوْا اَیْ اُخِذُوْا بِسُرْعَۃٍ وَسُحْقًا اَیْ بُعْدًا ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارا میر سامان ہوں حوض کوثر پر اور البتہ میرے سامنے لائیں گے چند لوگ تم میں سے یہانتک کہ جب میں انکی طرف جھکوں گا کہ ان کو حوض کوثر کا پانی دوں تو وہ لوگ میرے پاس سے ہٹا دیے جاویں گے تو میں کہوں گا اے میرے رب یہ تو میرے ساتھی ہیں تو حکم ہوگا کہ تو نہیں جانتا کہ انہوں نے تیرے بعد کیا کیا بدعتیں نکالیں تو میں کہوں گا کہ دوری ہو اور ہلاکت اس کو جس نے میرے بعد دین بدلا شیخین اسکے راوی ہیں اور مسلم کی ایک روایت میں کہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا کہ میری امت میرے حوض پر آئے گی اور میں اس سے کچھ لوگوں کو ہٹا دونگا جیسے ایک مرد غیر مرد کے اونٹوں کو اپنے اونٹوں سے ہانکتا ہے ہٹاتا ہے ۔ اصحاب نے کہا یا حضرت آپ ہم کو پہچانیں گے فرمایا کہ ہاں تمہارے واسطے ایسی نشانی ہوگی کہ تمہاری سوائے اور کسی کو نہ ہوگی تم میرے پاس آؤ گے اس حال میں تمہارے چہرے اور ہاتھ پاؤں روشن ہوں گے وضو کے نشان سے اور البتہ تمہارا ایک گروہ مجھ سے روکا جاوے گا سو میرے تک نہ پہونچ سکیں گے تو میں کہونگا اے میرے رب یہ میرے ساتھی ہیں تو تب ایک فرشتہ مجھ کو جواب دیگا سو کہے گا کیا تو جانتا ہے کہ انہوں نے تیرے بعد کیا کیا بدعتیں نکالیں ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ میرا حوض زیادہ لمبا اور چوڑا ہے اس سے

جتنا کہ ایلہ سے عدن تک فاصلہ ہے البتہ اسکا پانی برف سے زیادہ ترسفید ہے اور شہد سے زیادہ ترمیٹھا ہے اور اس کے آبخورے ستاروں کی گنتی سے زیادہ ہیں۔ فرط اسکو کہتے ہیں جو قوم سے آگے بڑھ جائے جو پانی پر اترنے والے ہوں اور اختلجوا کے معنے ہیں کہ جلد پکڑے جائیں گے اور سحقا کے معنے ہیں دوری

۶۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا اَنْتُمْ جُزْءٌ اَمِنْ مِائَةِ اَلْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَى الْحَوْضِ قِيْلَ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سَبْعُ مِائَةٍ اَوْ ثَمَانُ مِائَةٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ "ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ میرے حوض پر پانی پینے کو آئیں گے ان میں سے تم لاکھواں حصہ بھی نہیں ہو کسی نے پوچھا تم اسوقت کتنے آدمی تھے کہا سات سو یا آٹھ سو۔ ابوداود اسکے راوی ہیں

۷۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ اشْفَعْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَنَا فَاعِلٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْتُ فَاَيْنَ اَطْلُبُكَ قَالَ اَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِيْ عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَلْقَكَ قَالَ فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَلْقَكَ قَالَ فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْحَوْضِ فَاِنِّيْ لَا اُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلٰثَةَ مَوَاطِنَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ "ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ قیامت کے دن میری شفاعت کیجیے گا۔ فرمایا کہ انشاء اللہ میں شفاعت کرونگا۔ میں نے کہا کہ میں آپ کو کہاں تلاش کروں۔ فرمایا کہ اول مجھ کو پلصراط پر تلاش کرنا میں نے کہا کہ اگر میں آپ سے (وہاں) نہ ملوں تو پھر کہاں فرمایا پھر مجھ کو میزان کے پاس تلاش کرنا میں نے کہا کہ اگر وہاں بھی آپ سے نہ ملوں تو پھر کہاں فرمایا پھر مجھ کو حوض پر تلاش کرنا۔ سو مقرر میں ان تین جگہوں سے نہ چوکوں گا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں

۸۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا يُبْكِيْكِ قُلْتُ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَهَلْ تَذْكُرُوْنَ اَهْلِيْكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَمَّا فِيْ ثَلٰثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ اَحَدٌ اَحَدًا عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيَخِفُّ مِيْزَانُهٗ اَمْ يَثْقُلُ وَعِنْدَ تَطَايُرِ الصُّحُفِ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهٗ فِيْ يَمِيْنِهٖ اَمْ فِيْ شِمَالِهٖ اَمْ وَرَاءَ ظَهْرِهٖ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَجُوْزَهٗ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ "ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے دوزخ کو یاد کیا سو میں رونے لگی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم کیوں روتی ہو میں نے کہا کہ مجھ کو دوزخ یاد آئی اس واسطے روتی ہوں سو کیا تم قیامت کے دن اپنے گھر والوں کو یاد کروگے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین جگہوں میں تو کوئی کسی کو یاد نہ کریگا ایک میزان کے پاس یہانتک کہ جان لے کہ اسکی میزان ہلکی ہے یا بھاری۔ دوسرے جبکہ نامہ اعمال اڑیں گے یہانتک کہ جان لے کہ اسکا نامہ اعمال اسکے داہنے ہاتھ میں پڑتا ہے یا بائیں ہاتھ میں یا پیٹھ کے پیچھے سے

تیسرے پل صراط کے وقت جبکہ دوزخ کے درمیان رکھا جائیگا یہانتک کہ گزر کر اس سے پار ہو

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِیْ ذِکْرِ الشَّفَاعَةِ

پانچویں فصل شفاعت کے بیان میں

۱ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ کُلُّ نَبِیٍّ دَعْوَتَهٗ وَاِنِّیْ اخْتَبَاْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَهِیَ نَائِلَةٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِیْ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰهِ شَیْئًا اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کی ایک دعا مقبول ہے سو ہر پیغمبر نے اپنی دعا جلد مانگ لی اور میں نے اپنی دعا چھپا رکھی ہے اپنی امت بخشانے کے واسطے قیامت کے دن سو وہ انشاء اللہ تعالیٰ میری امت سے اس شخص کو پہونچے گی جس نے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھیرایا۔ تینوں اور ترمذی اس کے راوی ہیں

۲ - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِیْ لِاَهْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ قَالَ جَابِرٌ مَّنْ لَّمْ یَکُنْ مِّنْ اَهْلِ الْکَبَائِرِ فَمَا لَهٗ وَلِلشَّفَاعَةِ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری شفاعت میری امت کے کبیرے گناہ والوں کے واسطے ہوگی۔ ابوداود اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔ اور زیادہ کیا ہے ترمذی نے کہا جابرؓ نے کہ جو شخص کبیرے گناہ والوں میں سے نہ ہوگا اس کو شفاعت سے کچھ تعلق نہیں۔

(۳) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَیَقُوْلُوْنَ اشْفَعْ لِذُرِّیَّتِکَ فَیَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِاِبْرٰهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَاِنَّهٗ خَلِیْلُ اللّٰهِ فَیَاْتُوْنَ اِبْرٰهِیْمَ فَیَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِمُوْسٰی فَاِنَّهٗ کَلِیْمُ اللّٰهِ تَعَالٰی فَیُؤْتٰی مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ فَیَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِعِیْسٰی فَاِنَّهٗ رُوْحُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَکَلِمَتُهٗ فَیُؤْتٰی عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ فَیَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَیَاْتُوْنَ فَاَقُوْلُ اَنَا لَهَا فَاَنْطَلِقُ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فَیُؤْذَنُ لِیْ فَاَقُوْمُ بَیْنَ یَدَیْهِ فَاَحْمَدُهٗ بِمَحَامِدَ لَا اَقْدِرُ عَلَیْهَا اِلَّا اَنْ یُّلْهِمَنِیْهَا اللّٰهُ ثُمَّ اَخِرُّ لِرَبِّیْ سَاجِدًا فَیَقُوْلُ یَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَکَ وَقُلْ تُسْمَعْ لَکَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ فَیَقُوْلُ انْطَلِقْ فَمَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ بُرَّةٍ اَوْ شَعِیْرَةٍ مِّنْ اِیْمَانٍ فَاَخْرِجْهُ مِنْهَا فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَرْجِعُ اِلٰی رَبِّیْ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْکَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا

فَيُقَالُ لِي مِثْلَ الْأُولَى فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ
حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنْهَا فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ إِلَى رَبِّي فَأَفْعَلُ كَمَا
فَعَلْتُ فَيُقَالُ لِي ارْفَعْ رَأْسَكَ مِثْلَ الْأُولَى فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ
فِي قَلْبِهِ أَدْنَى مِنْ مِثْقَالِ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ
أَرْجِعُ إِلَى رَبِّي فِي الرَّابِعَةِ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ لِي يَا مُحَمَّدُ
ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ ائْذَنْ لِي فِيمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ لَكَ أَوْ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ إِلَيْكَ وَلَكِنْ وَعِزَّتِي وَكِبْرِيَائِي وَعَظَمَتِي لَأُخْرِجَنَّ
مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا وَلِلتِّرْمِذِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَعْوَةٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ
تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً وَقَالَ أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَدْرُونَ فِيمَ ذَاكَ يَجْمَعُ
اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَيَنْظُرُهُمُ النَّاظِرُ وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَتَدْنُو مِنْهُمُ
الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ وَلَا يَحْتَمِلُونَ فَيَقُولُ النَّاسُ أَلَا تَرَوْنَ إِلَى
مَا أَنْتُمْ فِيهِ أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَبُوكُمْ آدَمُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُونَ
يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ فَاشْفَعْ لَنَا
إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى إِلَى مَا بَلَغَنَا فَيَقُولُ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ
رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ
فَعَصَيْتُ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَأْتُونَ نُوحًا عَلَيْهِ
السَّلَامُ فَيَقُولُونَ أَنْتَ يَا نُوحُ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا أَلَا تَرَى
إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ أَلَا تَرَى إِلَى مَا بَلَغَنَا أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ إِنَّ رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا
لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّي قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا عَلَى قَوْمِي
نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَيَقُولُونَ أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ
فَيَقُولُ لَهُمْ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ
وَإِنِّي قَدْ كُنْتُ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ فَذَكَرَهَا نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى
مُوسَى فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُونَ يَا مُوسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَضَّلَكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ عَلَى
النَّاسِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ إِنَّ رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ
قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُومَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي

اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی عِیْسٰی فَیَاْتُوْنَ عِیْسٰی فَیَقُوْلُوْنَ یَا عِیْسٰی اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَکَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَکَلَّمْتَ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ اَلَا تَرٰی اِلٰی مَا نَحْنُ فِیْهِ فَیَقُوْلُ عِیْسٰی اِنَّ رَبِّیْ قَدْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضَبًا لَمْ یَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ یَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَلَمْ یَذْکُرْ ذَنْبًا نَفْسِیْ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَیَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَیَاْتُوْنِیْ فَیَقُوْلُوْنَ یَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ اَلَا تَرٰی اِلٰی مَا نَحْنُ فِیْهِ فَاَنْطَلِقُ اِلٰی تَحْتِ الْعَرْشِ فَاَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّیْ ثُمَّ یَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَیَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَیْهِ شَیْئًا لَمْ یَفْتَحْهُ عَلٰی اَحَدٍ قَبْلِیْ ثُمَّ یُقَالُ یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَسَلْ تُعْطَهٗ وَاشْفَعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِیْ فَاَقُوْلُ اُمَّتِیْ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ فَیُقَالُ یَا مُحَمَّدُ اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَّا حِسَابَ عَلَیْهِ مِنَ الْبَابِ الْاَیْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَکَاءُ النَّاسِ فِیْمَا سِوٰی ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّ مَا بَیْنَ الْمِصْرَاعَیْنِ مِنْ مَصَارِیْعِ الْجَنَّةِ کَمَا بَیْنَ مَکَّةَ وَهَجَرَ اَوْ کَمَا بَیْنَ مَکَّةَ وَبُصْرٰی وَزَادَ فِیْ رِوَایَةٍ فِیْ قِصَّةِ اِبْرَاهِیْمَ وَذَکَرَ قَوْلَهٗ فِی الْکَوْکَبِ هٰذَا رَبِّیْ وَقَعَ لَهٗ لَا لِاَنَّهُمْ بَلْ فَعَلَهٗ کَبِیْرُهُمْ هٰذَا وَقَوْلُهٗ اِنِّیْ سَقِیْمٌ قُلْتُ وَذَکَرَ الْبَارِزِیُّ فِیْ تَحْرِیْرِهٖ حَدِیْثَ اُبَیٍّ وَحَدِیْثَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ هٰذَیْنِ فِی الشَّفَاعَةِ بِاخْتِصَارٍ جِدًّا وَقَدْ اَثْبَتُّهُمَا بِکَمَالِهِمَا حِرْصًا عَلَی الْفَائِدَةِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَلْاِلْهَامُ ضَرْبٌ مِّنَ الْوَحْیِ الَّذِیْ یُلْقِیْهِ اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِ عِبَادِهِ الصَّالِحِیْنَ وَالنَّهْشُ اَخْذُ اللَّحْمِ بِمُقَدَّمِ الْاَسْنَانِ

ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو آدمی آپس میں بعضے بعضوں میں مل جائیں گے۔ سو آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو ان سے کہیں گے کہ اپنی اولاد کی سفارش کیجیے تو آدم علیہ السلام کہیں گے کہ میں سفارش کے لائق نہیں ہوں ولیکن تم ابراہیم کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ کے دوست ہیں سو لوگ ابراہیم کے پاس آئیں گے تو ابراہیم علیہ السلام کہیں گے کہ میں بھی شفاعت کے لائق نہیں لیکن تم موسے علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ خدا نے ان سے بلا واسطہ کلام کیا۔ پھر لوگ موسی علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے شفاعت چاہیں گے تو وہ بھی انکار کر لائیں گے کہیں گے کہ میں شفاعت کے لائق نہیں ولیکن تم عیسے علیہ السلام کے پاس جاؤ اس واسطے کہ وہ اللہ کی روح اور اسکے حکمی ہیں تو پھر لوگ عیسے علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور ان سے شفاعت چاہیں گے تو وہ کہیں گے کہ میں شفاعت کے لائق نہیں ہوں لیکن تم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ پھر لوگ میرے پاس آئیں گے میں کہوں گا کہ میں شفاعت کے لائق ہوں سو میں چلوں گا۔ اور اپنے رب سے اجازت مانگوں گا۔ تو مجھ کو اجازت ملے گی۔ سو میں خدا کے آگے کھڑا ہونگا۔ پھر میں اسکی ایسی تعریف

کرونگا جس پر میں اب قادر نہیں مجھکو اللہ تعالیٰ الہام کریگا پھر میں اپنے رب کے آگے سجدہ میں گر پڑوں گا تو اللہ تعالیٰ فرماوے گا اے محمد اپنا سر اٹھا لے اور کہو تیری بات سنی جاوے گی اور مانگ تجھ کو دیا جاوے گا اور شفاعت کر تیری شفاعت قبول ہوگی۔ تو میں کہونگا اے رب میرے امت کو بخشدے میری امت کو بخشدے تو اللہ تعالے فرماویگا کہ جا جس کے دل میں گیہوں یا جو کے دانے کے برابر ایمان ہو اس کو دوزخ سے باہر نکال سو میں جاؤنگا اور ایسے لوگوں کو دوزخ سے باہر نکالوں گا۔ پھر اپنے رب کی طرف پلٹ آؤنگا اور انہیں تعریفوں سے اس کی تعریف کرونگا۔ پھر اس کے آگے سجدے میں گر پڑوں گا۔ تو مجھ کو حکم ہوگا جیسا پہلی بار ہوا تو میں کہونگا اے میرے رب میری امت کو بخشدے میری امت کو بخشدے تو حکم ہوگا کہ جا سو جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو اسکو دوزخ سے باہر نکال تو میں چلوں گا۔ اور جو حکم ہوگا سو کرونگا پھر اپنے رب کیطرف پلٹ جاؤنگا۔ سو تعریف کروں گا جیسے پہلے کی اور سجدے میں گر پڑوں گا تو مجھ کو حکم ہوگا کہ اپنا سر اٹھا لے پہلی بار کی طرح تو میں کہوں گا اے میرے رب میری امت کو بخشدے میری امت کو بخشدے تو حکم ہوگا کہ جا سو جس کے دل میں رائی کے دانے سے کم ایمان ہو اسکو دوزخ سے نکال سو میں جاؤں گا اور ایسے لوگوں کو دوزخ سے باہر لاؤں گا پھر میں چوتھی بار اپنے رب کی طرف پلٹ جاؤنگا اور ان تعریفوں سے اس کی تعریف کرونگا۔ پھر اسکے آگے سجدہ میں گر پڑوں گا تو مجھ کو حکم ہوگا اے محمد اپنا سر اٹھا لے اور کہہ سنا جاویگا اور مانگ تجھ کو دیا جاویگا اور شفاعت کر تیری شفاعت قبول ہوگی تو میں کہونگا اے میرے رب مجھ کو حکم اس کی شفاعت کرنے کا جس نے لا الہ الا اللہ کہا خدا فرماویگا یہ تیرا حق نہیں لیکن میری عزت اور بزرگی اور عظمت کی قسم البتہ میں دوزخ سے نکالونگا جس نے لا الہ الا اللہ کہا (بخاری) اس کے راوی ہیں اور شیخین اور ترمذی کی ایک روایت میں ابوہریرہ رضہ سے آیا ہے کہ ہم ایک دعوت میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔ تو بکری کا ہاتھ آپ کی طرف اٹھایا گیا۔ وہ آپ کو بہت پسند تھا تو دانتوں سے نوچ کر اسکا گوشت کھایا اور فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں قیامت کے دن کیا تم جانتے ہو کہ یہ بیان کس طرح ہے اللہ تعالے پہلے اور پچھلوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا سو دیکھنے والا سب کو دیکھے گا اور بلانے والا اُن کو سنائیگا۔ یعنے ایک کی آواز سب خلق کے کان میں پہونچیگی اور سورج ان سے قریب ہو جائیگا سو لوگوں کو اسقدر غم اور تکلیف پہونچیگی جس کی ان کو طاقت نہوگی اور نہ اٹھا سکیں گے۔ تو لوگ آپس میں ایک دوسرے کو کہیں گے کیا تم نہیں دیکھتے جس مصیبت میں تم مبتلا ہو کیا تم نہیں ڈھونڈتے وہ شخص جو تمہارے واسطے سفارش کرے تو بعض بعضوں کو کہیں گے کہ تمہارا باپ آدم ہے اس کے پاس چلو سو آدم علیہ السلام کے پاس آویں گے تو کہیں گے اے آدم تم سب بندوں کے باپ ہو اللہ نے تم کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور تجھ میں اپنی روح پھونکی اور تجھ کو فرشتوں سے سجدہ کروایا اور بہشت میں بسایا کیا تم اپنے رب کے پاس ہماری سفارش نہیں کرتے کیا تم نہیں دیکھتے کہ جس مصیبت

میں ہم ہیں اور جو تکلیف ہم کو پہونچی تو آدم علیہ السلام کہیں گے کہ مقرر میرا رب آج ایسا غضب ناک ہوا ہے کہ کبھی اس سے پہلے ایسا غضب ناک ہوا اور نہ اس سے پیچھے ایسا غضب ناک ہوگا اور اس نے مجھ کو درخت کھانے سے منع کیا اور میں نے اس کی نافرمانی کی میری جان خود شفاعت کی مستحق ہے تین بار کہیں گے میرے سوائے اور کے پاس جاؤ۔ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ سو لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو کہیں گے اے نوح تم پہلے رسول ہو زمین والوں کی طرف اور خدا نے تمہارا نام بندہ شکر گذار رکھا۔ کیا تم نہیں دیکھتے جس مصیبت میں ہم ہیں کیا تم نہیں دیکھتے جو تکلیف ہم کو پہونچی کیا تم اپنے رب کے پاس ہماری سفارش نہیں کرتے تو نوح علیہ السلام کہیں گے کہ مقرر میرا رب آج ایسا غضبناک ہوا ہے کہ نہ کبھی اس سے پہلے غضبناک ہوا۔ اور نہ اس کے پیچھے ویسا غضبناک ہوگا۔ اور میری ایک خاص دعا تھی جس سے میں نے اپنی قوم کے حق میں بد دعا کی میری جان خود نجات کی مستحق ہے تین بار کہیں گے میرے غیر کے پاس جاؤ۔ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ سو لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاویں گے اور کہیں گے کہ تم خدا کے پیغمبر ہو اور اہل زمین سے اس کے دوست ہو ہماری سفارش کرو اپنے رب کے پاس کیا تم نہیں دیکھتے جس مصیبت میں ہم ہیں تو ابراہیم علیہ السلام ان سے کہیں گے کہ مقرر میرا رب آج ایسا غضب ناک ہوا ہے کہ اس سے پہلے کبھی غضبناک نہیں ہوا اور نہ اس سے پیچھے ویسا غضبناک ہوگا۔ اور مقرر میں نے تین جھوٹ بولے ہیں پھر ان کو ذکر کریں گے میری جان خود نجات کی مستحق ہے میرے سوائے کسی اور کے پاس جاؤ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ سو لوگ موسے علیہ السلام کے پاس جاویں گے اور کہیں گے اے موسیٰ تم پیغمبر ہو خدا نے تم کو اپنی رسالت اور کلام لوگوں پر فضیلت دی اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کیجیے کیا تم نہیں دیکھتے کہ جس مصیبت میں ہم ہیں تو موسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ مقرر میرا رب آج ایسا غضبناک ہوا ہے کہ اس سے پہلے کبھی ایسا غضبناک نہیں ہوا۔ اور نہ اس سے پیچھے ایسا غضبناک ہوگا۔ اور البتہ میں نے ایک آدمی کو قتل کیا جس کے مارنے کا مجھ کو حکم نہ تھا میں خود نجات کا مستحق ہوں تین بار کہیں گے میرے غیر کے پاس جاؤ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ سو لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاویں گے سو کہیں گے اے عیسیٰ تم خدا کے رسول اور اسکا کلمہ ہو جو مریم کی طرف ڈالا اور اسکی روح ہو اور تم نے گود میں لوگوں سے کلام کی اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کرو کیا تم نہیں دیکھتے جس مصیبت میں ہم ہیں تو عیسے علیہ السلام کہیں گے کہ مقرر میرا رب آج ایسا غضبناک ہوا ہے کہ اس سے پہلے کبھی ویسا غضبناک نہیں ہوا اور نہ اس سے پیچھے ایسا غضبناک ہوگا اور اپنا کوئی گناہ نہ ذکر کرینگے کہینگے میری جان خود نجات کی مستحق ہے میرے غیر کے پاس جاؤ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ۔ پھر وہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاویں گے اور ایک روایت میں ہے کہ میرے پاس آویں گے تو کہیں گے اے محمدؐ تم رسول ہو اور پیغمبروں کی مہر ہو اور خدا نے تمہارے پہلے اور پچھلے سب گناہ بخشدیے

اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کرو۔ کیا آپ نہیں دیکھتے جس مصیبت میں ہم ہیں تو میں عرش کے نیچے جاؤنگا اور اپنے رب کے آگے سجدے میں گر دونگا۔ پھر خدا مجھ پر اپنی وہ تعریف اور خوب ثنا کھولیگا جو مجھ سے پہلے کسی پر نہیں کھولی پھر خدا تعالیٰ فرماویگا اے محمد اپنا سر اٹھا لے اور مانگ تجھ کو دیا جاویگا اور سفارش کر تیری سفارش قبول ہوگی تو میں کہونگا اے میرے رب میں اپنی امت کی مغفرت مانگتا ہوں۔ تین بار تو حکم ہوگا اے محمد اپنی امت میں سے جن پر حساب نہیں ان کو بہشت میں داہنے دروازے سے داخل کرو۔ اور وہ باقی دروازوں میں بھی لوگوں کے شریک ہوں گے۔ پھر فرمایا قسم ہے اسکی جس کے قابو میں میری جان ہے کہ بہشت کی چوکھٹوں سے دو چوکھٹ کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ مکے اور ہجر یا مکے اور بصری کے درمیان فاصلہ ہے اور ایک روایت میں ابراہیم کے قصے میں اتنا زیادہ ہے اور ذکر کیا قول اپنا ستاروں کے باب میں ہذا ربی یہ میرا رب ہے اور قول اپنا ان کے بتوں کے حق میں بلکہ ان کے بڑے نے یہ کام کیا ہے اور قول اپنا کہ میں بیمار ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ بازری نے اپنی تجرید میں ان دونوں انس رض اور ابوہریرہ رض کی حدیثوں کو نہایت اختصار سے ذکر کیا ہے اور میں نے ان کو پورے طور سے بیان کیا ہے واسطے حرص فائدہ اٹھانے کے واللہ اعلم اور الہام ایک قسم کی وحی ہے جو اللہ اپنے نیک بندوں کے دل میں ڈالتا ہے اور نہش کے معنے ہیں پکڑنا گوشت کا اگلے دانتوں سے۔

۴۔ **وَعَنْ** یَزِیْدَ بْنِ صُهَیْبٍ الْفَقِیْرِ قَالَ کُنْتُ قَدْ شَغَفَنِیْ رَأْیُ مِنْ رَأْیِ الْخَوَارِجِ فَخَرَجْنَا فِیْ عِصَابَةٍ ذَوِیْ عَدَدٍ نُرِیْدُ اَنْ نَحُجَّ ثُمَّ نَخْرُجُ عَلَی النَّاسِ فَمَرَرْنَا عَلَی الْمَدِیْنَةِ فَاِذَا جَابِرُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یُحَدِّثُ النَّاسَ وَاِذَا هُوَ قَدْ ذَکَرَ الْجَهَنَّمِیِّیْنَ فَقُلْتُ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَا هٰذَا الَّذِیْ تُحَدِّثُوْنَا وَاللّٰهُ تَعَالٰی یَقُوْلُ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ کُلَّمَا اَرَادُوْا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا اُعِیْدُوْا فِیْهَا فَمَا هٰذَا الَّذِیْ یَقُوْلُ فَقَالَ اَتَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاقْرَأْ مَا قَبْلَهٗ اِنَّهٗ لَفِی الْکُفَّارِ ثُمَّ قَالَ هَلْ سَمِعْتَ بِمَقَامِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الَّذِیْ یَبْعَثُهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْهِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّهٗ مَقَامُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَحْمُوْدُ الَّذِیْ یُخْرِجُ اللّٰهُ تَعَالٰی بِهٖ مَنْ یُّخْرِجُ مِنَ النَّارِ ثُمَّ وَصَفَ وَضْعَ الصِّرَاطِ وَمَرَّ النَّاسِ عَلَیْهِ قَالَ فَقُمْنَا اَتَرَوْنَ هٰذَا الشَّیْخَ یَکْذِبُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَرَجَعْنَا فَلَا وَاللّٰهِ مَا خَرَجَ مِنَّا غَیْرُ رَجُلٍ وَاحِدٍ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ شَغَفَنِیْ اَیْ دَخَلَ شَغَافَ قَلْبِیْ وَهُوَ غِلَافُهٗ **ترجمہ** یزید بن صہیب فقیر سے روایت ہے کہا کہ خارجیوں کی رائے نے میرے دل میں جگہ پکڑی سو ہم ایک متعدد جماعت میں نکلے اس ارادے سے کہ حج کرکے پھر لوگوں پر خروج کریں گے سو ہم مدینے میں گذرے سو ناگاہ جابر بن عبداللہ لشکر پڑے لوگوں کو حدیث بیان کر رہے تھے اور اچانک

انہوں نے دو رخیوں کا ذکر کیا تو میں نے کہا کہ اے رسول کے ساتھی کیا ہے۔ یہ حدیث جو تم بیان کرتے ہو اور حالانکہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ جسکو تو نے آگ میں داخل کیا سو اسکو تو نے رسوا کیا اور جب چاہیں گے کہ اس سے نکلیں تو پھر اسی میں پھیرے جائیں گے سو کیا ہے مطلب اسکا جو تم کہتے ہو انہوں نے کہا کیا تو قرآن پڑھتا ہے میں نے کہا کہ ہاں کہا پڑھ وہ آیت جو اس سے پہلے ہے کہ وہ کافروں کے حق میں ہے پھر کہا کیا تو نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام سنا ہے جس میں خدا ان کو کھڑا کرے گا میں نے کہا ہاں کہا سو وہی ہے مقام محمود حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ نکالے گا اللہ تعالے اس کے ساتھ جسکو آگ سے نکالیگا پھر پل صراط کا رکھنا اور لوگوں کا اس پر سے گذرنا بیان کیا سو ہمنے کہا دیکھو یہ بوڑھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ باندھتا ہے پھر ہم پھرے سو قسم ہے اللہ کی سوائے ایک مرد کے ہم میں سے کوئی خارجی نہ ہوا مسلم اسکے راوی ہیں شعفنی یعنے میرے کول کے غلاف میں داخل ہوا

۵۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِاَنْعَمِ اَھْلِ الدُّنْیَا مِنْ اَھْلِ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَیُصْبَغُ فِی النَّارِ صِبْغَۃً ثُمَّ یُقَالُ یَا ابْنَ اٰدَمَ ھَلْ رَاَیْتَ نَعِیْمًا قَطُّ ھَلْ مَرَّ بِکَ خَیْرًا قَطُّ فَیَقُوْلُ لَا وَاللّٰہِ یَا رَبِّ وَیُؤْتٰی بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِی الدُّنْیَا مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَیُصْبَغُ فِی الْجَنَّۃِ صِبْغَۃً فَیُقَالُ لَہٗ یَا ابْنَ اٰدَمَ ھَلْ رَاَیْتَ بُؤْسًا قَطُّ ھَلْ مَرَّ بِکَ شِدَّۃٌ قَطُّ فَیَقُوْلُ لَا وَاللّٰہِ یَا رَبِّ مَا مَرَّ بِیْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَیْتُ شِدَّۃً اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ قَوْلُہٗ یُصْبَغُ اَیْ یُغْمَسُ کَاَنَّہٗ یُدْخَلُ اِلَیْھَا اِدْخَالَۃً وَاحِدَۃً ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لایا جاویگا قیامت کے دن اہل دوزخ سے جو دنیا داروں میں زیادہ تر آسودہ اور خوش گذران تھا سو اسکو دوزخ میں ایک بار غوطہ دیا جاوے گا پھر اس سے پوچھا جاوے گا کہ اے آدم کے بیٹے کیا تو نے دنیا میں کبھی آرام بھی دیکھا تھا۔ کیا تجھ پر کبھی چین بھی گذرا تھا وہ کہے گا قسم ہے خدا کی کبھی نہیں اے میرے رب اور لایا جاویگا اہل بہشت سے جو دنیا میں سب لوگوں سے سخت تر تکلیف میں تھا سو اسکو بہشت میں ایک بار غوطہ دیا جاوے گا۔ پھر اس سے پوچھا جاویگا کہ اے آدم کے بیٹے تو نے کبھی تکلیف بھی دیکھی ہے کیا تجھ پر کبھی سختی اور رنج بھی گذرا تھا تو وہ کہیگا خدا کی قسم مجھ پر تو کبھی تکلیف نہیں گذری اور میں نے تو کبھی سختی نہیں دیکھی مسلم اسکے راوی ہیں اور یصبغ کے معنے میں کہ اس میں ڈبویا جاویگا گویا کہ اس میں ایک بار داخل ہوتا ہے

۶۔ وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی لِاَھْوَنِ اَھْلِ النَّارِ عَذَابًا لَوْ کَانَتْ لَکَ الدُّنْیَا کُلُّھَا اَکُنْتَ مُفْتَدِیًا بِھَا فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیَقُوْلُ قَدْ اَرَدْتُّ مِنْکَ اَیْسَرَ مِنْ ھٰذَا وَاَنْتَ فِیْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَّا تُشْرِکَ بِیْ وَلَا اُدْخِلَکَ النَّارَ وَاُدْخِلَکَ الْجَنَّۃَ فَاَبَیْتَ اِلَّا الشِّرْکَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دوزخیوں سے زیادہ تر ہلکے عذاب میں ہوگا اس سے اللہ کہے گا کہ اگر تمام دنیا تیری ملکیت ہوتی تو کیا تو اسکو عذاب کے بدلہ میں دیتا۔ وہ کہے گا کہ ہاں تو اللہ تعالے فرماوے گا کہ میں نے تو تجھ سے اس سے آسان تر چیز مانگی تھی اور حالانکہ تو آدم کی پیٹھ میں تھا۔ کہ میرا کوئی شریک نہ ٹھیرائیو۔ اور میں تجھ کو دوزخ میں داخل نہیں کروں گا بلکہ بہشت میں داخل کروں گا سو تو نے نہ مانا۔ اور شریک کیا۔ شیخین اس کے راوی ہیں

۷۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا صَارَ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَى الْجَنَّةِ وَاَهْلُ النَّارِ اِلَى النَّارِ جِيْءَ بِالْمَوْتِ حَتّٰى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُذْبَحَ ثُمَّ يُنَادِيْ مُنَادٍ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ فَلَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ فَلَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا اِلٰى فَرَحِهِمْ وَاَهْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰى حُزْنِهِمْ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاللَّفْظُ لَهُمَا وَالتِّرْمِذِيُّ بِمَعْنَاهُ وَمَعْنٰى ذَبْحِ الْمَوْتِ اَلْيَاْسُ مِنْ مُفَارَقَةِ الْحَالَتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْخُلُوْدُ فِيْهِمَا ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بہشتی بہشت میں داخل ہو جائیں گے اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جاویں گے تو موت لائی جاوے گی اور بہشت اور دوزخ کے درمیان ٹھیرائی جاوے گی پھر ذبح کی جاوے گی پھر کوئی پکارنے والا پکارے گا کہ اے بہشتیو تم کو یہاں ہمیشہ رہنا ہے اور کبھی موت نہیں اور اے دوزخیو تم کو یہاں ہمیشہ رہنا ہے کبھی موت نہیں۔ سو بہشتیوں کو خوشی پر خوشی بڑھے گی۔ اور دوزخیوں پر غم پر غم زیادہ ہوگا۔ شیخین اسکے راوی ہیں۔ اور الفاظ انہیں کے ہیں اور ترمذی نے اس کے معنے روایت کیے ہیں اور موت کے ذبح کرنے کا مطلب ناامید ہونا ہے دونوں حالتوں کی جدائی سے بہشت اور دوزخ یعنے یہ حالت کبھی نہیں بدلے گی بلکہ اس میں ہمیشہ رہیں گے

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِيْ ذِكْرِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَفِيْهِ فَصْلَانِ

تیسرا باب بہشت اور دوزخ کے بیان میں اور اس میں دو فصل ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْ صِفَتِهِمَا

پہلی فصل ان کی صفت میں

ذِكْرُ صِفَةِ الْجَنَّةِ

بہشت کی صفت کا بیان

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَتْ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ

وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِي أُخْرَى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَذَكَرَ مِثْلَهُ ثُمَّ قَالَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ إِنَّهُمْ أَخْفَوْا لِلّٰهِ عَمَلًا فَأَخْفَى لَهُمْ ثَوَابًا فَلَوْ قَدَمُوا عَلَيْهِ أَقَرَّ تِلْكَ الْأَعْيُنَ ترجمہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کیواسطے تیار کر رکھا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل میں خیال گذرا ابوہریرہؓ نے کہا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو سو کوئی جی نہیں جانتا جو چھپایا گیا ہے واسطے ان کے آنکھوں کی ٹھنڈک سے شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔ اور بخاری نے ایک روایت میں زیادہ کیا ہے سہل بن سعد سے اور ذکر کیا مثل اسکے پھر کہا اور محمد بن کعب نے کہا کہ انہوں نے خدا کے واسطے چھپ کر عمل کیے تو خدا نے ان کے واسطے ثواب چھپایا پھر اگر اس پر آویں تو آنکھ ٹھنڈی ہو جاوے

۲۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْتُ الْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا قَالَ لَبِنَةٌ فِضَّةٍ وَلَبِنَةٌ ذَهَبٍ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوْتُ وَتُرَابُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ وَيَخْلُدُ وَلَا يَمُوْتُ وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ ثُمَّ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَالصَّائِمُ حَتّٰى يُفْطِرَ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَأَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ الْمِلَاطُ الطِّيْنُ الَّذِيْ يُجْعَلُ بَيْنَ سَاقَيِ الْبِنَاءِ يُمْلَطُ بِهِ الْحَائِطُ أَيْ يُصْلَحُ وَيَبْتَئِسُ يَبْأَسُ إِذَا افْتَقَرَ وَاشْتَدَّتْ حَاجَتُهُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا کہ یا حضرت خلق کس چیز سے پیدا ہوئی فرمایا پانی سے میں نے کہا بہشت کی عمارت کس چیز سے ہے فرمایا ایک ایک اینٹ چاندی کی ہے اور ایک ایک اینٹ سونے کی اور اسکا گارا نہایت خوشبودار مشک یعنے کستوری ہے اور اسکی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں اور اس کی مٹی زعفران یعنے کیسر ہے جو اس میں داخل ہوگا وہ چین اور عیش میں رہے گا۔ غمگین اور محتاج کبھی نہ ہوگا۔ اور زندہ رہے گا۔ مرے گا نہیں اور ان کے کپڑے پرانے نہ ہونگے اور ان کی جوانی تمام نہ ہونگی یعنے سدا جوان رہیں گے بوڑھے نہ ہونگے۔ پھر فرمایا تین آدمی ایسے ہیں کہ ان کی دعا رد نہیں ہوتی منصف حاکم کی۔ اور روزے دار کی یہانتک کہ روزہ کھولے۔ اور مظلوم کی دعا کو اللہ بادل سے اوپر اٹھاتا ہے۔ اور اسکی واسطے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری عزت اور جلالیت کی قسم البتہ میں تیری مدد کروں گا اگرچہ بعد کچھ زمانے کے ترمذی اس کے راوی ہیں۔ اور ملاط اس گارے کو کہتے ہیں جو عمارت کی چنوائی کے درمیان ڈالا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ دیوار سنواری جاتی ہے اور بئس کے معنے ہیں جسکو سخت محتاج ہو

۳۔ وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ إِنِيَتُهُمَا

وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةٌ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ وَفِي رِوَايَةٍ عَرْضُهَا سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ لَا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ ترجمہ ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو بہشت چاندی کے ہیں اُنکے برتن اور جو چیز کہ ان میں ہے سب چاندی کی ہے اور دو بہشت سونے کے ہیں اُنکے برتن اور جو چیز ان میں ہے سب سونے کے ہے اور بہشتیوں کو اپنے رب کے دیدار سے کوئی آڑ سوائے جلال کی چادر کے نہیں (یعنے صفت عظمت کی کہ اس کی ذات پاک پر ہے عدن کے بہشت میں شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور ان کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت میں ایک خیمہ ہے کھوکھلے موتی کا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ ساٹھ کوس چوڑا ہے اس کے ہر کونے میں ایماندار کی بی بیان ہونگی کہ دوسروں کو نہ دیکھیں گی سو سن انپر گھوما کرے گا۔ یعنے صحبت کے واسطے ان کے پاس جایا کرے گا

۴۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت میں سو درجے ہیں دو دو درجوں میں سو سو برس کی راہ کا فرق ہے ترمذی اسکے راوی ہیں

۵۔ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَةٍ وَدَرَجَةٍ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَاهَا دَرَجَةً وَمِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْأَرْبَعَةُ وَمِنْ فَوْقِهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت میں سو درجے ہیں دو دو درجوں میں اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین میں اور فردوس سب سے اونچی بہشت ہے اور اس سے بہشت کی چار نہریں پھوٹ نکلتی ہیں اور اس کے اوپر خدا کا عرش ہے سو جب تم خدا سے مانگا کرو تو فردوس مانگا کرو ترمذی اسکے راوی ہیں

۶۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ لَوْ أَنَّ الْعَالَمِينَ اجْتَمَعُوا فِي إِحْدَاهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت میں سو درجے ہیں اگر ان میں سے ایک درجے میں تمام عالم جمع ہو تو اس میں سما جائے ترمذی اسکے راوی ہیں

۷۔ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ

فِي ظِلِّهَا مِائَةُ عَامٍ وَلَا يَقْطَعُهَا وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَمْدُودٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت میں ایک درخت ہے کہ اس کے سائے میں سوار سو برس چلے گا۔ اور اس کے سائے سے باہر نہ نکل سکے گا۔ اور اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو یعنے اس کی تصدیق کے واسطے وظل ممدود یعنے دراز سائے میں۔ ترمذی اس کے راوی ہیں۔

۸۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ اِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت میں جو درخت ہے سونے کی پنڈلی ہے یعنے نال سونے کی ہے ترمذی اسکے راوی ہیں ف پنڈلی وہ ہے جس پر درخت کھڑا ہوتا ہے

۹۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَقَابُ قَوْسٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ اَوْ تَغْرُبُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ اَنَسٍ فِي الْاُخْرٰى وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ اَوْ مَوْضِعُ قِيْدِهٖ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَوْ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ لَاَضَاءَتِ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَمَلَاَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا وَلَنَصِيْفُهَا يَعْنِي الْخِمَارَ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا قَابُ الْقَوْسِ اَيْ قَدْرُهٗ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بقدر کمان کے جگہ بہشت میں بہتر ہے اس سے جس پر سورج چڑھتا ہے یا ڈوبتا ہے یعنے تمام دنیا سے شیخین اس کے راوی ہیں اور ترمذی نے انس سے ایک روایت میں اتنا زیادہ کیا ہے۔ کہ بقدر کمان ایک تمہارے کے یا فرمایا کہ بقدر قدس کے کے بہشت میں بہتر ہے تمام دنیا سے اور اس چیز سے کہ دنیا میں ہے اور اگر بہشتیوں سے کوئی عورت زمین والوں پر جھانکے تو البتہ روشن کر دے تمام دنیا کو اور جو کچھ کہ دنیا میں ہے اور آسمان و زمین کا درمیان خوشبو سے بھر دے۔ اوڑھنی بہتر ہے تمام دنیا سے اور جو کچھ کہ تمام دنیا میں ہے قاب اور قدر کے معنے ہیں قدر۔

۱۰۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِّمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهٗ خَوَافِقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ قَيْدَ سَوْطِهٖ لَطَمَسَ ضَوْءُ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اَلزَّخْرَفَةُ الزِّيْنَةُ وَالزُّخْرُفُ الذَّهَبُ وَخَوَافِقُ السَّمَاءِ جَوَانِبُهَا الْاَرْبَعَةُ وَهِيَ جِهَاتُ الرِّيَاحِ الْاَرْبَعِ ترجمہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ

آلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بقدر اس کے کہ ناخن اٹھاتا ہے یعنے نہایت کمتر بہشت کی نعمت دنیا میں ظاہر ہو تو البتہ اس سے آسمان اور زمین کی سب طرفیں مشرق مغرب۔ اتر۔ دکن۔ زینت ناک ہو جائیں اور اگر بہشتیوں سے کوئی مرد جھانکے اور اسکا کنگن ظاہر ہو تو البتہ سورج کی روشنی کو مٹا دیوے جیسا کہ سورج تاروں کی روشنی کو مٹا دیتا ہے۔ ترمذی اس کے راوی ہیں زخرف زینت کو کہتے ہیں اور زخرف سونے کو کہتے ہیں اور خوافق السماء سے مراد آسمان کی چاروں طرفیں ہیں اور دہی ہوا کی چاروں طرفیں ہیں

۱۱۔ **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رُفِعَتْ اِلٰی سِدْرَۃِ الْمُنْتَھٰی فَاِذَا اَرْبَعَۃُ اَنْھَارٍ نَھْرَانِ ظَاھِرَانِ وَنَھْرَانِ بَاطِنَانِ فَاَمَّا الظَّاھِرَانِ فَالنِّیْلُ وَالْفُرَاتُ وَاَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَھْرَانِ فِی الْجَنَّۃِ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں سدرۃ المنتہی کیطرف اٹھایا گیا سو ناگہاں وہاں چار نہریں نظر پڑیں دو نہریں ظاہر اور دو باطن۔ ظاہر نہریں تو نیل اور فرات ہیں اور دو نہریں جو باطن ہیں سو وہ بہشت میں جاری ہیں۔ بخاری اس کے راوی ہیں

۱۲۔ **وَعَنْ** بُرَیْدَۃَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ ھَلْ فِی الْجَنَّۃِ خَیْلٌ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ اَدْخَلَکَ الْجَنَّۃَ فَلَا تَشَاءُ اَنْ تَحْمِلَ فِیْھَا عَلٰی فَرَسٍ مِنْ یَاقُوْتَۃٍ حَمْرَاءَ تَطِیْرُ بِکَ فِی الْجَنَّۃِ حَیْثُ شِئْتَ فَقَالَ اَحُرٌّ ھَلْ فِی الْجَنَّۃِ مِنْ اِبِلٍ قَالَ اِنْ یُّدْخِلِ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ یَکُنْ لَّکَ فِیْھَا مَا اشْتَھَتْ نَفْسُکَ وَلَذَّتْ عَیْنُکَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ بریدہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ بھلا بہشت میں گھوڑے بھی ہونگے فرمایا اگر خدا نے تجھ کو بہشت میں داخل کیا اور تو اس میں چاہے گا تو سرخ یاقوت کے گھوڑے پر سوار کیا جائیگا۔ اور وہ تجھ کو اڑا لیجائے گا۔ جہاں تو چاہیگا۔ اور دوسرے شخص نے کہا کہ کیا بہشت میں اونٹ بھی ہوں گے فرمایا کہ اگر خدا نے تجھ کو بہشت میں داخل کیا تو اس میں جو چاہے گا۔ اور تیری آنکھ لذت پائے گی۔ ترمذی اسکے راوی ہیں

۱۳۔ **وَعَنْ** عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِیْنِ یُغَنِّیْنَ بِاَصْوَاتٍ لَمْ یَسْمَعِ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِھَا یَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِیْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْاَسُ وَنَحْنُ الرَّاضِیَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰی لِمَنْ کَانَ لَنَا وَکُنَّا لَہٗ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ اَلْحُوْرُ جَمْعُ حَوْرَاءَ وَھِیَ الشَّدِیْدَۃُ بَیَاضِ الْعَیْنِ الشَّدِیْدَۃُ سَوَادِھَا وَالْعَیْنَاءُ وَاحِدَۃُ الْعَیْنِ وَھِیَ الْوَاسِعَۃُ الْعَیْنِ وَقَوْلُھَا لَا نَبِیْدُ اَیْ لَا نَھْلِکُ وَلَا نَتْلَفُ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر بہشت میں کشادہ آنکھ والی حوروں کا مجمع ہوا کرے گا وہ ایسی خوش آواز سے گائیں گی کہ خلقت نے

ویسی آواز کبھی نہیں سنی یہ کہا ئیں گی کہ ہم ہمیشہ زندہ رہیں گی کبھی نہیں مریں گی اور ہم ہمیشہ چین اور عیش میں رہیں گی کبھی غمگین اور محتاج نہیں ہوں گی اور ہم ہمیشہ راضی رہیں گی کبھی ناراض نہیں ہونگی خوشی ہے اس شخص کو جو ہمارا مالک ہوگا۔ اور ہم اس کے واسطے ہونگی۔ ترمذی اس کے راوی ہیں اور حور جمع ہے حوراء کی اس عورت کو کہتے ہیں جس کی آنکھ کی سفیدی اور سیاہی نہایت کو پہونچی ہو اور عینا عین کا واحد ہے اس کے معنے ہیں کشادہ آنکھ والی اور لانبید کے معنے ہیں کہ ہم ہلاک نہیں ہونگی۔

۱۴۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَسُوْقًا یَاْتُوْنَھَا کُلَّ جُمُعَۃٍ فَتَھُبُّ رِیْحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُوْا فِیْ ثِیَابِھِمْ وَوُجُوْھِھِمْ فَیَزْدَادُوْا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَیَرْجِعُوْنَ اِلٰی اَھْلِیْھِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَیَقُوْلُ اَھْلُوْھُمْ وَاللّٰہِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ حُسْنًا بَعْدَنَا وَجَمَالًا فَیَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰہِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر بہشت میں ایک بازار ہوگا ہر جمعے کو بہشتی لوگ وہاں آیا کریں گے سو اتر کی ہوا چلے گی تو ان کے کپڑوں اور سونہوں میں خوشبو پھیلا دیگی تو اس سے انکی خوبصورتی اور خوبی بڑھ جائے گی۔ پھر اپنے گھر والوں کیطرف پلٹ آئیں گے اور حالانکہ ان کی خوب صورتی اور خوبی بڑھی ہوئی ہوگی تو ان کے گھر والے کہیں گے قسم ہے اللہ کی البتہ ہمارے پیچھے تمہاری خوبصورتی اور خوبی بڑھ گئی تو وہ کہیں گے کہ قسم ہے اللہ کی کہ ہمارے پیچھے تمہاری خوبصورتی زیادہ ہوگئی مسلم اس کے راوی ہیں

۱۵۔ وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَسُوْقًا مَا فِیْھَا شِرَاءٌ وَلَا بَیْعٌ اِلَّا الصُّوَرُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَاِذَا اشْتَھَی الرَّجُلُ صُوْرَۃً دَخَلَ فِیْھَا اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر بہشت میں بازار ہے اس میں خرید و فروخت نہیں ہوگی بلکہ اس میں مرد عورتوں کی تصویریں ہونگی سو جب کوئی مرد کسی صورت کی خواہش کرے گا تو اس میں داخل ہو جائے گا۔ یعنے اس کی وہی صورت ہو جائیگی ترمذی اسکے راوی ہیں

ذِکْرُ صِفَۃِ النَّارِ اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْھَا

دوزخ کا بیان خدا کی پناہ

۱۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نَارُکُمْ الَّتِیْ تُوْقِدُوْنَ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِیْنَ جُزْءًا مِّنْ نَّارِ جَھَنَّمَ قَالُوْا وَاللّٰہِ اِنْ کَانَتْ لَکَافِیَۃً قَالَ فَاِنَّھَا فُصِّلَتْ عَلَیْھَا بِتِسْعَۃٍ وَّسِتِّیْنَ جُزْءًا کُلُّھَا مِثْلُ حَرِّھَا اَخْرَجَہُ الثَّلٰثَۃُ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ

سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری آگ جو تم جلاتے ہو ایک حصہ ہے دوزخ کی آگ کے ستر حصہ سے صحابہؓ نے کہا قسم خدا کی جلانے کو تو یہی آگ کفایت کرتی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے انہتر حصے زیادتی رکھتی ہے ہر حصے کی گرمی اس آگ کی گرمی کے برابر ہے تینوں اور ترمذی اس کے راوی ہیں

۲ - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُوْقِدَ عَلَى النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى احْمَرَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى ابْيَضَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَآءُ مُظْلِمَةٌ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَهٰذَا لَفْظُهٗ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آگ اول ہزار سال جلائی گئی یہانتک کہ سرخ ہوگئی پھر ہزار برس جلائی گئی یہانتک کہ سفید ہوگئی پھر ہزار برس جلائی گئی یہانتک کہ سیاہ ہوگئی۔ سو وہ اندھیری تاریک ہے مالک اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔ اور یہ لفظ ترمذی کے ہیں

۳ - وَعَنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِسُرَادِقِ النَّارِ اَرْبَعُ جُدُرٍ كُلُّ جِدَارٍ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ الْجِدَارُ الْحَائِطُ ترجمہ خدری سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آگ کی سراپردے یا خیمہ کی چار دیواریں ہیں ہر دیوار چالیس برس کی راہ ہوگی ہے ترمذی اس کے راوی ہیں

۴ - وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ رض عَلٰى مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الصَّخْرَةَ الْعَظِيْمَةَ لَتُلْقٰى مِنْ شَفِيْرِ جَهَنَّمَ فَتَهْوِيْ سَبْعِيْنَ عَامًا مَا تُفْضِيْ اِلٰى قَرَارِهَا وَكَانَ عُمَرُ رض يَقُوْلُ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ النَّارِ فَاِنَّ حَرَّهَا شَدِيْدٌ وَقَعْرَهَا بَعِيْدٌ وَمَقَامِعَهَا حَدِيْدٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ حسن سے روایت ہے کہ عتبہ بن غزوان نے بصرہ کے منبر پر کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ ایک بڑا پتھر دوزخ کے کنارے سے اس میں ڈالا جاوے گا تو وہ ستر برس نیچے کو چلتا رہے گا اور اپنے قرار گاہ تک نہ پہونچے گا اور حضرت عمر فاروق کہتے تھے کہ دوزخ کو بہت یاد کیا کرو اس واسطے کہ اس کی گرمی بہت سخت ہے اور اسکا گہراؤ دور ہے اور اسکی کرزیں لوہے کی ہیں ترمذی اسکے راوی ہیں

۵ - وَعَنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَيْلٌ وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ يَهْوِيْ فِيْهِ الْكَافِرُ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا قَبْلَ اَنْ يَّبْلُغَ قَعْرَهٗ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ویل دوزخ میں ایک نالا ہے کہ اس میں کافر چالیس برس تک نیچے گرا چلا جاوے گا اور اسکے گہراؤ کو نہ پہونچیگا ترمذی اس کے راوی ہیں

۶ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَوْ

لَوْ اَنَّ قَطْرَةَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِی الدُّنْیَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰی اَهْلِ الدُّنْیَا مَعَایِشَهُمْ فَکَیْفَ بِمَنْ یَکُوْنُ طَعَامُهُمْ وَشَرَابُهُمْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر زقوم یعنے دوزخ کی تھوہر کا ایک قطرہ دنیا میں گر پڑے تو دنیا والوں کی روزی کو بگاڑ ڈالے سو کیا حال ہے اس شخص کا جسکا کھانا پینا تھوہر ہی ہوگا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں

۷۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِشْتَکَتِ النَّارُ اِلٰی رَبِّهَا فَقَالَتْ یَا رَبِّ اَکَلَ بَعْضِیْ بَعْضًا فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَیْنِ نَفَسٍ فِی الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِی الصَّیْفِ فَهُوَ اَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِیْرِ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ نے اپنے رب کی طرف گلہ کیا سو کہا کہ اے رب میرے بعضے ٹکڑے نے بعضے کو نگل لیا۔ یعنے شدت گرمی سے تنگ ہوں تو خدا نے اسکو دو بار دم لینے کی اجازت دی ایک دم سردی میں اور ایک دم گرمی میں سو جو تم زیادہ تر گرمی کی شدت پاتے ہو وہ اس کی گرمی کے دم سے ہے اور جو تم زیادہ تر شدت سردی کی پاتے ہو وہ اس کے سردی کے دم سے ہے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۸۔ وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لَهٗ عَیْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ یَنْطِقُ یَقُوْلُ اِنِّیْ وُکِّلْتُ بِثَلٰثَةٍ بِمَنْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَبِکُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ وَبِالْمُصَوِّرِیْنَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ الْعُنُقُ الطَّائِفَةُ مِنَ النَّاسِ وَالْمُرَادُ بِهٖ طَائِفَةٌ مِنَ النَّارِ کَالْعُنُقِ وَالْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ وَالْعَنِیْدُ الْعَابِدُ عَنِ الْحَقِّ کَالْمُعَانِدِ لَهٗ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن دوزخ سے ایک گردن نکلیگی اسکی دو آنکھیں ہوں گی جس سے وہ دیکھے گی اور دو کان ہونگے جن سے وہ سنے گی، اور اسکی زبان ہوگی جس سے بولے گی اور کہے گی کہ میں تین شخصوں پر متعین کی گئی ہوں۔ ایک اسپر جس نے خدا کے ساتھ شریک کیا۔ دوسرے ہر ظالم سرکش پر۔ تیسرے تصویر بنانے والوں پر ترمذی اسکے راوی ہیں اور عنق آدمیوں کی ایک گروہ کو کہتے ہیں اور مراد ایک ٹکڑا آگ کا ہے اور جبار کے معنے ہیں قہر کرنے والا متکبر اور عنید وہ ہے جو دین حق سے منکر ہو جیسے معاند

۹۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِجَهَنَّمَ یَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ کُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ یَجُرُّوْنَهَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس دن یعنے قیامت کو دوزخ لائی جاوے گی اسکی ستر ہزار باگیں ہونگی ہر باگ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہونگے جو اسکو کھینچیں گے مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

۱۰۔ وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ رض اَتَدْرِي مَا سَعَةُ جَهَنَّمَ قُلْتُ لَا قَالَ اَجَلْ وَاللّٰهِ مَا تَدْرِي لَقَدْ ثَنَّنِي عَائِشَةُ رض قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ قَالَتْ قُلْتُ اَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ قَالَ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے مجھ سے کہا کیا تو جانتا ہے کہ دوزخ کس قدر فراخ ہے میں نے کہا کہ نہیں ہاں قسم اللہ کی تو نہیں جانتا عائشہ رضہ نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت کا مطلب پوچھا۔ اور ساری زمین اسکی مٹھی میں ہوگی قیامت کے دن اور آسمان لپیٹے ہوئے ہونگے اس کے داہنے ہاتھ میں میں نے کہا کہ اسوقت آدمی کہاں ہوں گے فرمایا کہ پلصراط پر۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

ذِكْرُ مَا اشْتَرَكَا فِيْهِ

دوزخ اور بہشت دونوں کی مشترک حدیثوں کا بیان

۱۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرَائِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذْهَبْ اُنْظُرْ اِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا فَحَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ ثُمَّ قَالَ اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَّا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ وَلَمَّا خَلَقَ النَّارَ قَالَ لِجِبْرَائِيْلَ اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا فَحَفَّهَا بِالشَّهَوٰتِ ثُمَّ قَالَ اِذْهَبْ فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَّا يَبْقٰى اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالے نے بہشت کو پیدا کیا تو جبریل علیہ السلام سے کہا کہ جا بہشت کو دیکھ جبریل نے جاکر اس کو دیکھا سو کہا تیری عزت کی قسم کہ جو کوئی اس کو سنے گا۔ اس میں داخل ہوگا۔ یعنے اس میں داخل ہونے کی حرص کرے گا۔ اور اسی کے فکر میں رہے گا۔ پھر خدا تعالے نے اس کو سختیوں سے گھیر ا پھر فرمایا کہ جا اور اسکی طرف نظر کر۔ جبریل نے جاکر اسکو دیکھا اور کہا کہ قسم ہے تیری عزت کی البتہ میں ڈرا اس سے کہ کوئی اس میں داخل نہ ہوگا اور جب خدا نے دوزخ کو پیدا کیا تو جبریل سے فرمایا جا اور اسکی طرف نظر کر جبریل نے جاکر اسکو دیکھا اور کہا تیری عزت کی قسم کہ کوئی سنکر اس میں داخل نہیں ہوگا۔ پھر اسکو خواہشوں سے گھیرا۔ پھر فرمایا اور اسکی طرف نظر کر جبریل نے جاکر اسکو دیکھا پھر جب (دیکھکر) پھرا تو کہا تیری عزت کی قسم البتہ مجھ کو خوف ہوا۔ اسکا کہ سب خلق دوزخ میں داخل ہوگی۔ کوئی باقی رہے گا۔ کسطرح میل نفس کے طرف خواہشوں کی اصحاب سنن اسکے راوی ہیں ترمذی نے اسکو صحیح کہا ہے ف مرا

مکارہ سے تکلیفات شرعی ہیں جو نفس پر گراں ہیں۔

۲۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حُفَّتِ الْجَنَّۃُ بِالْمَکَارِہِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّھَوَاتِ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالشَّیْخَانِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ مِثْلَہٗ وَقَالَ حُجِبَتْ بَدَلَ حُفَّتْ فِی الْمَوْضِعَیْنِ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ روکی اور گھیری گئی ہے بہشت مشقت اور تکلیفات سے اور گھیری گئی ہے دوزخ خواہش نفسانی اور لذات سے مسلم اس کے راوی ہیں۔ اور شیخین نے اسی طرح ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے اور اس میں دونو جگھوں میں حفت کے بدلے حجبت ہے ف یعنے بہشت بدوں عبادت اور پرہیزگاری کے میسر نہیں اور عبادت اور تقوی مشقت اور تکلیفات سے خالی نہیں اور معصیت اور دنیا کے چین کا انجام دوزخ ہے

۳۔ وَعَنْ [redacted] رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ جَھَنَّمُ یُلْقٰی فِیْھَا وَتَقُوْلُ ھَلْ مِنْ مَزِیْدٍ حَتّٰی یَضَعَ رَبُّ الْعِزَّۃِ فِیْھَا قَدَمَہٗ فَیَزْوِیْ بَعْضُھَا اِلٰی بَعْضٍ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِکَ وَکَرَمِکَ وَلَا یَزَالُ فِی الْجَنَّۃِ فَضْلٌ حَتّٰی یُنْشِیَ اللّٰہُ لَھَا خَلْقًا فَیُسْکِنُھُمْ فَضْلَ الْجَنَّۃِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَدَمُ رَبِّ الْعِزَّۃِ کِنَایَۃٌ عَنْ اَھْلِ النَّارِ الَّذِیْ قَدَّمَھُمْ لَھَا مِنْ شَرَارِ خَلْقِہٖ کَمَا اَنَّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَدَّمَھُمُ الَّذِیْنَ قَدَّمَھُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَقَوْلُہٗ فَیَزْوِیْ اَیْ یَضُمُّ وَیَجْمَعُ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ آدمی دوزخ میں ڈالے جاویں گے اور وہ کہتی رہے گی کہ کچھ اور بھی ہے یہانتک کہ عزت والا پروردگار اس میں اپنا قدم رکھے گا تو وہ آپس میں سمٹ جاوے گی اور کہے گی کہ بس بس تیری عزت اور بزرگی کی قسم اور بہشت میں ہمیشہ جگہ خالی رہے گی یہانتک کہ خدا تعالی اسکے واسطے مخلوق پیدا کرے گا اور اسکو خالی بہشت میں بسائیگا شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور قدم رب العزت سے مراد دوزخی لوگ ہیں جنکو اللہ اپنی بدتر مخلوق سے دوزخ میں پہلے بھیجے گا۔ جیسے ایماندار لوگ جن کو پہلے بہشت میں بھیجے گا اسکا قدم ہیں اور یزوی کے معنے ہیں آپس میں سمٹ جاوے گی اور اکٹھی ہوجاوے گی ف یعنے باوجودیکہ لاکھوں کروڑوں کا فراس میں پڑیں گے اس کی بھوک نہ مٹے گی اور ہمیشہ اور مانگتی رہے گی جب خدا تعالے قدم اس میں رکھے گا تب اسکا پیٹ بھرے گا اور قدم کے معنے ہیں عقل دوڑانا مناسب نہیں جیسا آیا ہے ویسا ماننا چاہیے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ ذِکْرِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاَھْلِ النَّارِ

دوسری فصل بہشتیوں اور دوزخیوں کے بیان میں

ذِکْرُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ
بہشتیوں کا بیان

۱۔ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَھْلَ الْجَنَّۃِ لَیَتَرَاءَوْنَ اَھْلَ الْغُرَفِ کَمَا یَتَرَاءَوْنَ

الْكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقربہ بہشتی لوگ دیکھیں گے اپنے اوپر والے محل والوں کو جیسے تم تارے کو آسمان میں دیکھتے ہو شیخین اس کے راوی ہیں۔

۲۔ وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقربہ بہشتی لوگ اپنے اوپر والے محل والوں کو دیکھیں گے جیسے تم دیکھتے ہو روشن تارے کو آسمان کے کنارے پر دور پورب سے پچھم تک اتنا فرق ان میں [redacted] کے سبب سے ہوگا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسے عمدہ مکان تو پیغمبروں ہی کے ہونگے ان کے سوائے اور کوئی وہاں نہ پہونچ سکے گا حضرت نے فرمایا کیوں نہیں قسم ہے اسکی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ ان مکانوں میں وہ لوگ پہونچیں گے جو ایمان لائے اللہ پر اور سچا جانا پیغمبروں کو شیخین اسکے راوی ہیں

۳۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلٰى اَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ اِضَاءَةً لَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ وَلَا يَتَمْتَخَطُوْنَ اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ اِلَّا الْخُلُوْقُ عُوْدُ الطِّيْبِ اَخْلَاقُهُمْ عَلٰى خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلٰى صُوْرَةِ اَبِيْهِمْ اٰدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ اَلْاَلُوَّةُ وَالْاَلُوْجُ مِنَ السَّمَاءِ الْعُوْدُ الَّذِيْ يُتَبَخَّرُ بِهٖ وَمِنْ اَسْمَائِهِ الْكِبَارُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو بہشت میں داخل ہوگا وہ چودھویں رات کے چاند کی صورت پر ہوں گے پھر جو گروہ ان کے متصل بہشت میں جاویگا وہ آسمان کے زیادہ تر روشن ستارے کی صورت پر ہونگے نہ ان کو پیشاب آویگا نہ پاخانہ کی حاجت ہوگی اور نہ تھوکیں گے اور نہ ان کو سیڈھ آویگا۔ ان کی کنگھیاں سونے کی ہونگی انکے پسینہ سے مشک کی خوشبو آویگی انکی انگیٹھیوں میں خوشبودار لکڑی یعنے لوبان دھوکھایا جاویگا۔ ہر مرد کو کشادہ آنکھ والی حوریں ملیں گی سب بہشتی ایک مرد کی پیدائش پر ہونگے اپنے باپ آدم کی صورت میں ساٹھ گز اونچے یعنے سب کا قد ساٹھ گز ہوگا شیخین و ترمذی اس کے راوی ہیں الوہ اور نجوح عود کے نام ہیں یعنے لوبان جو خوشبو کے واسطے دھوکھایا جاتا ہے اور کبار بھی اسکا ایک نام ہے ف یعنے بہشتی لوگ قد اور عمر اور شکل وغیرہ میں آپس میں برابر ہونگے۔

۴۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ

يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتْفُلُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ قِيلَ فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفَسَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر بہشتی لوگ بہشت میں کھائیں گے اور پئیں گے اور نہ تھوکیں گے اور نہ پیشاب کرینگے نہ انکو پاخانے کی حاجت ہوگی اور نہ سینڈھ آئیگا کسیے پوچھا سو کیا حال ہوگا کھانے کا (یعنے اگر انکو بول و براز نہ آیا تو کھانا پیٹ میں سے کہاں جائیگا) فرمایا یہ کھانا ڈکار اور پسینہ ہوجائیگا۔ جیسے مشک کی تراوت۔ انکو الہام ہوا کرے گی تسبیح اور تحمید خدا کی جیسے انکو سانس کا الہام ہوتا ہے مسلم و ابوداود اس کے راوی ہیں ف یعنے بہشت پاک عالم ہے وہاں کے کھانے کا فضلہ اس عالم کی طرح نہیں بلکہ وہاں کا فضلہ ڈکار اور خوشبودار پسینہ [redacted] نکل جایا کرے گا اور جیسے اس عالم کی زندگی ہوا کھینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہے اسیطرح اُس عالم پاک میں سبحان اللہ والحمد للہ کہنا دم لینے کے قائم مقام ہے جس سے روح کو زیادہ راحت پہونچیگی

۵۔ وَعَنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بَيْنَ ثَلَاثِينَ لَا يَزِيدُونَ عَلَيْهَا أَبَدًا وَكَذَلِكَ أَهْلُ النَّارِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بہشتی لوگ دنیا میں مرتے ہیں خواہ چھوٹے یا بڑے وہ بہشت میں تیس برس کی عمر میں داخل ہونگے کبھی اس سے زیادہ نہ ہونگے اور اسی طرح دوزخی لوگ بھی اسی عمر میں ہونگے۔ ترمذی اسکے راوی ہیں ف یعنے ہمیشہ جوان رہیں گے کبھی بوڑھے [redacted] گے

۶۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كُحْلٌ لَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ وَلَا يَبْلَى ثِيَابُهُمْ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ عَلَيْهِمُ التِّيجَانُ وَإِنَّ لُؤْلُؤَةً مِنْهَا لَتُضِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ الْجُرْدُ جَمْعُ أَجْرَدَ وَهُوَ الَّذِي لَا شَعْرَ عَلَيْهِ وَالْكُحْلُ هُوَ الَّذِي تُرَى أَجْفَانُهُ كَأَنَّهَا مَكْحُولَةٌ مِنَ الْكُحْلِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشتیوں کے بدن پر کوئی بال نہ ہوگا اور نہ ان کو داڑھی ہوگی اور ان کی آنکھیں سرمگیں ہونگی اور نہ ان کی جوانی تمام ہوگی اور نہ ان کے کپڑے پرانے ہوں گے ترمذی اسکے راوی ہیں اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ان کے سروں پر تاج ہوں گے اور تاج کا ہر موتی ایسا روشن ہوگا کہ مشرق اور مغرب کا درمیان روشن کردیگا۔ اور جرد جمع ہے اجرد کی اسکو کہتے ہیں جس کے بدن پر بال نہ ہوں اور کحیل وہ ہے کہ اسکی پلکیں سرمگیں نظر آئیں بے سرمہ لگائے یعنے پیدائشی سیاہ ہوں

۷۔ وَعَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُونُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ

وَلَدٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَزَادَ فِیْ رِوَایَةٍ عَنِ الْخُدْرِیِّ رضی اِنِ اشْتَهَی الْوَلَدَ کَانَ حَمْلُهٗ وَوَضْعُهٗ وَسِنُّهٗ فِیْ سَاعَةٍ وَّاحِدَةٍ قَالَ بَعْضُهُمْ وَلٰکِنْ لَا یَشْتَهِیْ ترجمہ ابوزرین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشتیوں کی اولاد نہ ہوگی ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور خدری کی روایت میں اتنا زیادہ کیا ہے کہ اگر کوئی بہشت میں اولاد کی خواہش کریگا تو اس کا حمل اور جننا اور کامل عمر یعنے تیس برس کو پہونچنا ایک گھڑی میں ہوجائے گا اور بعضوں نے کہا لیکن کوئی اولاد کی خواہش کرے گا

۸۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یُعْطَی الْمُؤْمِنُ فِی الْجَنَّةِ قُوَّةَ کَذَا وَکَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَیُطِیْقُ ذٰلِکَ قَالَ یُعْطٰی قُوَّةَ مِائَةٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن بہشت میں اتنی اتنی طاقت جماع کی دیجاوے گی کسی نے کہا یا رسول اللہ بھلا وہ اتنی طاقت رکھیگا فرمایا کہ سو مرد کے برابر قوت دیا جائیگا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں

۹۔ وَعَنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ الْاَرْضُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً یَتَکَفَّؤُهَا اَحَدُکُمْ خُبْزَتَهٗ فِی السَّفَرِ نُزُلًا لِاَهْلِ الْجَنَّةِ فَاَتٰی رَجُلٌ مِنَ الْیَهُوْدِ فَقَالَ بَارَکَ الرَّحْمٰنُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ اَلَا اُخْبِرُکَ بِنُزُلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ بَلٰی قَالَ تَکُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَیْنَا ثُمَّ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِاِدَامِهِمْ قَالَ بَلٰی قَالَ بَالَامٌ وَنُوْنٌ قَالَ وَمَا هٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَنُوْنٌ یَاْکُلُ مِنْ زَائِدَةِ کَبِدِهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ یَتَکَفَّؤُهَا اَیْ یُقَلِّبُهَا وَیُمِیْلُهَا وَالْجَبَّارُ مِنَ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالنُّزُلُ مَا یُعَدُّ لِلضَّیْفِ مِنْ طَعَامٍ وَشَرَابٍ وَالنَّوَاجِذُ الْاَنْیَابُ وَبِالْاَمْ الثَّوْرُ کَمَا فَسَّرَهٗ فِیْ مَتْنِ الْحَدِیْثِ وَلَعَلَّ اللَّفْظَةَ عِبْرَانِیَّةٌ وَالنُّوْنُ الْحُوْتُ وَهُوَ عَرَبِیٌّ ترجمہ خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہوجاویگی زمین قیامت کے دن ایک روٹی خدا تعالی اس کو اپنے ہاتھ قدرت سے الٹے پلٹے گا۔ بہشتیوں کی مہمانی کے لیے جیسے تم میں سے ہر آدمی الٹا پلٹتا ہے اپنی روٹی کو سفر کی حالت میں پھر ایک یہودی مرد آیا۔ اس نے کہا کہ خدا تجھ پر برکت کرے اے ابوالقاسم کیا میں آپ کو نہ بتلاؤں کہ بہشتیوں کو قیامت کے دن کیا کھانا ملے گا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں اس نے کہا کہ زمین ایک روٹی ہوجائیگی جیسے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہماری طرف نظر کی پھر ہنسنے لگے یہانتک کہ آپ کے اگلے دانت ظاہر ہوئے پھر کہا کہ نہ بتلاؤں تم کو سالن ان کا آپ

فرمایا کیوں نہیں اس نے کہا کہ بالام اونٹوں آپ نے پوچھا اور یہ کیا ہے اس نے کہا کہ بیل اور مچھلی کہ ان کے ٹخنے کی توک ستر ہزار آدمی کھا دیں گے شکیخین اس کے راوی ہیں تیکفا ہا کے معنے ہیں اس کو الٹے پلٹے گا۔ اور جبار خدا کے ناموں میں سے ہے اور نزل وہ ہے جو مہمان کے واسطے کھانا پینا تیار کیا جاتا ہے اور نواجذ دانت ہیں اور بالام کے معنے ہیں بیل جیسے متن حدیث میں اس کو تفسیر کیا اور شاید یہ عبرانی لفظ ہے اور لون کے معنے ہیں مچھلی اور یہ عربی لفظ ہے

وَعَنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً الَّذِيْ لَهٗ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَةً وَتُنْصَبُ لَهٗ قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَزَبَرْجَدٍ وَيَاقُوْتٍ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ اِلٰى صَنْعَاءَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ادنے رتبے والا بہشتی وہ ہوگا جس کے اسی ہزار خادم ہوں گے اور بہتر بی بیاں ہونگی اور اس کے واسطے موتی اور زبرجد اور یاقوت کا خیمہ کھڑا کیا جاوے گا جیسے جابیہ سے صنعا تک فاصلہ ہے ترمذی اس کے راوی ہیں ف جابیہ ایک شہر ہے شام میں اور صنعا ایک شہر ہے یمن میں

۱۱۔ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَنْظُرُ اِلٰى جِنَانِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَنَعِيْمِهٖ وَسُرُرِهٖ مَسِيْرَةَ اَلْفِ عَامٍ وَاَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مَنْ يَّنْظُرُ اِلٰى وَجْهِهٖ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَءَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ادنے رتبے والا بہشتی وہ ہے جو اپنے بہشتوں اور بی بیوں اور خادموں اور نعمتوں اور خوشی کی چیزوں کی طرف ہزار برس کی راہ تک دیکھے گا یعنے اسکو اتنا بہشت ملیگا جو ہزار برس کی راہ لمبا چوڑا ہوگا اور ان میں بزرگتر خدا کے نزدیک وہ ہے جسکو صبح و شام خدا کا دیدار ہوا کرے گا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی کہ بہت آدمی اس دن تر و تازہ ہونگے انکو خدا کا دیدار ہوا کرے گا ترمذی اسکے راوی ہیں

۱۲۔ **وَعَنِ** الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَاَلَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبَّهٗ تَعَالٰى مَا اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً قَالَ هُوَ رَجُلٌ يَجِيْءُ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيُقَالُ لَهٗ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ وَكَيْفَ وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مَنَازِلَهُمْ وَاَخَذُوْا اَخَذَاتِهِمْ فَيُقَالُ اَمَا تَرْضٰى اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ مِثْلُ مُلْكِ مَلِكٍ مِّنَ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ رَبِّ رَضِيْتُ فَيَقُوْلُ لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهٗ وَمِثْلُهٗ وَمِثْلُهٗ فَيَقُوْلُ فِي الْخَامِسَةِ رَضِيْتُ رَبِّيْ فَيَقُوْلُ هٰذَا لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ فَيَقُوْلُ

رَبِّ رَضِيتُ فَقَالَ فَأَعْلَاهُمْ مَنْزِلَةً قَالَ أُولَئِكَ الَّذِينَ أَرَدْتُ غَرَسْتُ كَرَامَتَهُمْ بِيَدِي وَ خَتَمْتُ عَلَيْهَا فَلَمْ تَرَ عَيْنٌ وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَوْلُهُ اَخَذُوا اَخَذَ اِنْهِمْ اَيْ نَزَلُوا مَنَازِلَهُمُ الْمُخْتَصَّةَ بِهِمْ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ ادنے رتبے والا بہشتی کون ہوگا خدا نے فرمایا کہ وہ ایک مرد ہے کہ آویگا بعد اسکے کہ بہشتی بہشت میں داخل کیے جائیں گے سو اس سے کہا جاویگا کہ بہشت میں داخل ہو۔ وہ کہے گا اے رب میں کیونکر داخل ہوں اور حالانکہ لوگ اپنے مکانوں میں اتر پڑے اور اپنی اپنی جگہ لے لی (یعنے اب بہشت میں کہیں جگہ نہیں رہی میں کہاں اتروں تو اس سے کہا جاوے گا کہ کیا تو راضی نہیں اس سے کہ تجھ کو دنیا کے بادشاہ کی بادشاہی کے برابر ملک ملے تو وہ کہے گا اے رب میں راضی ہوں تو اللہ تعالے فرماویگا تجھ کو یہ بھی اور پنجگنا اور یہی تو وہ پانچویں بار میں کہے گا کہ اے میرے رب میں راضی ہوا۔ تو اللہ تعالے فرماویگا تجھ کو یہ بھی اور دس گنا اور یہی اور جو تیرا جی چاہے اور جس سے تیری آنکھ ٹھنڈی ہو تو وہ کہے گا کہ اے میرے رب میں راضی ہوا پھر موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ ان میں اعلے رتبے والا بہشتی کون ہوگا۔ خدا نے فرمایا کہ اعلے رتبے والے بہشتی وہ ہیں جن کی بزرگی کے درخت کو میں اپنے ہاتھ سے بویا اور میں نے اس پر مہر کی سو نہ وہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی بندے کے خیال میں گذرا مسلم و ترمذی اسکے راوی ہیں اور اخذوا اخذاتہم کے معنے ہیں کہ وہ اپنے خاص مکانوں میں اترے

۱۳- وَعَنْ اَبِي الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى يَا رَبَّنَا وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ اَلَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ وَاَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ خدری سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہ بہشتیوں سے کہے گا اے بہشتیو وہ کہیں گے لے ہمارے رب ہم حاضر ہیں تیری خدمت اور اطاعت میں اور سب بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے پھر خدا فرماویگا کیا تم راضی ہوئے وہ کہیں گے ہم کیوں نہ راضی ہوں اے رب اور حالانکہ تو نے ہم کو اتنا دیا ہے کہ اتنا [illegible] سے کسی کو نہیں دیا۔ پھر خدا فرماوے گا بھلا ہم تم کو اس سے زیادہ تر کوئی چیز عمدہ دیویں وہ کہیں گے [illegible] بہشت سے زیادہ ترعمدہ کون چیز ہوگی خدا فرماوے گا اب میں نے تم پر اپنی رضامندی اتاری سو اسکے بعد میں تم پر کبھی غصہ نہ کروں گا۔ شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں ف معلوم ہوا کہ بہشت کی سب نعمتوں سے عمدہ خدا کی رضامندی ہے۔

۱۴۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عُرِضَ عَلَیَّ اَوَّلُ ثَلٰثَةٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ شَهِیْدٌ وَعَفِیْفٌ مُتَعَفِّفٌ وَعَبْدٌ اَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَنَصَحَ لِمَوَالِیْهِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سامنے لائے گئے وہ تین آدمی جو اول بہشت میں داخل ہونگے پہلا شہید دوسرا احرام سے اور سوال بچنے والا تیسرا وہ غلام جس نے اللہ تعالے کی عبادت اور اپنے مالک کی خیر خواہی کی ترمذی اس کے راوی ہیں۔

۱۵۔ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ کُلُّ ضَعِیْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی لَاَبَرَّهٗ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَهْلِ النَّارِ کُلُّ جَوَّاظٍ مُسْتَکْبِرٍ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَلِاَبِیْ دَاوٗدَ مِنْ رِوَایَةِ حَارِثَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِیُّ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الْغَلِیْظُ الْفَظُّ قُلْتُ اَلْجَوَّاظُ الْمَنُوْعُ وَقِیْلَ السَّیِّئُ الْمَلَکَةِ فِیْ مَشْیَتِهٖ وَقِیْلَ الْقَصِیْرُ الْبَطِیْنُ وَالْجَعْظَرِیُّ اَلْفَظُّ الْغَلِیْظُ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ ترجمہ حارثہ بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو بہشتی لوگ نہ بتلاؤں اصحاب نے کہا کیوں نہیں یا حضرت فرمایا ہر غریب ہے جو لوگوں کی نظر میں حقیر ہے اگر وہ خدا کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو خدا اس کی قسم کو سچا کر دیوے۔ کیا میں تم کو دوزخی لوگ نہ بتلاؤں جو اجڈ موٹا احمق خود غرور والا ہے۔ شیخین اسکے راوی ہیں۔ اور ابوداود کی روایت میں حارثہ سے آیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ بہشت میں جاویگا جواظ اور نہ جعفری اور جواظ کے معنے ہیں بدخو اور بدگو میں کہتا ہوں کہ جواظ کہتے ہیں اسکو کہ مال جمع کرے اور خدا کی راہ میں نہ دے اور بعض نے کہا کہ موٹے کو کہتے ہیں جو اترا کر چلے اور بعض نے کہا کہ پست قد بڑے پیٹ والے کو کہتے ہیں اور جعفری بدخو اور بدگو کو کہتے ہیں۔

ذِکْرُ اَهْلِ النَّارِ
دوزخیوں کا بیان

۱۱۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَهْوَنُ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهٗ نَعْلَانِ وَشِرَاکَانِ مِنْ نَّارٍ یَغْلِیْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ کَمَا یَغْلِی الْمِرْجَلُ مَا یَرٰی اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَاِنَّهٗ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا [illegible] میں کمتر عذاب والا وہ شخص ہوگا جسکے پاؤں میں آگ کی دو جوتیاں یا دو تسمے ہوں گے جس سے اسکا بھیجا ابلیگا ہانڈی کی طرح (یعنے گرمی کے جوش سے) وہ گمان کرے گا کہ کوئی اس سے زیادہ تر سخت

عذاب میں نہیں ہوگا اور حالانکہ وہ سب دوزخیوں سے ہلکے عذاب والا ہوگا شیخین و ترمذی اسکے راوی ہیں

۲۔ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلٰى حُجْزَتِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلٰى تَرْقُوَتِهٖ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان میں سے بعض شخص ایسا ہوگا کہ اس کے دونوں ٹخنوں تک پسینہ ہوگا اور ان میں سے بعضا ایسا ہوگا کہ اسکے دونوں گھٹنوں تک پسینا ہوگا اور ان میں سے بعضے کی کمر تک ہوگا اور ان میں سے بعضے کی کمر تک ہوگا اور ان میں سے بعضے کی گردن تک ہوگا مسلم اس کے راوی ہیں

۳۔ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُلْقٰى عَلٰى أَهْلِ النَّارِ الْجُوْعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيْهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِنْ ضَرِيْعٍ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِيْ غُصَّةٍ فَيَذْكُرُوْنَ أَنَّهُمْ كَانُوْا يُجِيْزُوْنَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَيُدْفَعُ إِلَيْهِمُ الْحَمِيْمُ بِكَلَالِيْبِ الْحَدِيْدِ فَإِذَا دَنٰى مِنْ وُجُوْهِهِمْ شَوٰى وُجُوْهَهُمْ فَإِذَا دَخَلَ بُطُوْنَهُمْ قَطَّعَ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَيَدْعُوْنَهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ أَلَمْ تَأْتِكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعَاءُ الْكٰفِرِيْنَ إِلَّا فِيْ ضَلَالٍ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا مَالِكًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ فَيُجِيْبُهُمْ إِنَّكُمْ مَاكِثُوْنَ قَالَ الْأَعْمَشُ نُبِّئْتُ أَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ مَالِكًا وَإِجَابَتِهٖ مِقْدَارَ أَلْفِ عَامٍ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ فَلَا أَحَدَ خَيْرًا مِنْ رَبِّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّيْنَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظٰلِمُوْنَ قَالَ فَيُجِيْبُهُمْ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَئِسُوْا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ فَيَأْخُذُوْنَ فِي الزَّفِيْرِ وَالتَّهِيْقِ وَيَدْعُوْنَ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ فَيُقَالُ لَهُمْ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَاحِدًا وَادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا الضَّرِيْعُ نَبْتٌ بِالْحِجَازِ لَهُ شَوْكٌ الْحَمِيْمُ الْمَاءُ الْمُتَنَاهِيْ الْحَرَارَةِ وَالزَّفِيْرُ إِدْخَالُ النَّفَسِ إِلَى الْجَوْفِ مَعَ صَوْتٍ وَالثُّبُوْرُ الْهَلَاكُ ترجمہ ابو درداء سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخیوں پر بھوک ڈالی جاویگی سو وہ برابر ہوگی اس عذاب کے جس میں وہ ہونگے بھوک کی تکلیف ان کے عذاب کے برابر ہوگی سو وہ فریاد رسی چاہیں گے تو فریاد رسی کیے جاوینگے یعنے سانتہ کھانے ضریع کے یعنے ان کو ضریع کا کھانا ملیگا جو نہ موٹا کرے گا نہ بھوک سے کام آویگا پھر کھانے کی فریاد کریں گے تو ان کو کھانا ملیگا گلا گھوٹنے والا یعنے اور وہ ان کے گلے میں اٹک رہیگا

تو وہ یاد کریں گے کہ دنیا میں گلے میں اٹکی چیز کو پانی سے نگلتے تھے تو فریاد کرینگے پانی کی یعنے پانی مانگیں گے تو لوہے کی انکڑوں سے گرم پانی ان کیطرف لوٹایا جاوے گا۔ پھر جب ان کے منہ کے قریب ہوگا تو ان کے منہ جھلس ڈالیگا پھر جب انکے پیٹ میں داخل ہوگا تو ان کے پیٹ کی انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیگا تو کہیں گے کہ دوزخ کے نگہبانوں کو پکارو شاید وہ ہمسے عذاب ہلکا کریں سو انکو پکاریں گے تو وے جواب دیں گے کہ کیا تمہارے پیغمبر تمہارے پاس روشن نشانیاں نہ لائے تھے کہیں گے کیوں نہیں کہیں گے سو پکارو اور نہیں ہے پکار کافروں کی مگر بیکار پھر کہیں گے کہ مالک کو پکارو جو دوزخ کا داروغہ ہے تو کہیں گے اے مالک چاہیے کہ تیرا رب ہم کو موت دے تو مالک ان کو جواب دیگا کہ مقرر تم کو ہمیشہ رہنا ہے۔ کہا اعمش نے مجھکو خبر پہونچی کہ ان کی پکار اور مالک کے جواب کے درمیان ہزار برس کا فرق ہوگا یعنے ہزار برس کے بعد انکو جواب دے گا پھر کہیں گے کہ اپنے رب کو پکارو کہ اس سے بہتر کسی کو نہ پاؤ گے تو کہیں گے اے رب ہمارے بدبختی ہم پر غالب آئی اور تھے ہم قوم گمراہ۔ اے رب ہم کو اس سے نکال سو اگر ہم پھر کفر کریں تو ظالم ہونگے کہا سو خدا تعالے انکو جواب دیگا کہ دور ہو اسے کتو اس میں اور مجھ سے نہ بولو تو اس وقت ناامید ہو جاوینگے ہر خیر سے اور آہ ماریں گے اور چلانا شروع کریں گے اور خرابی اور ہلاکی کو پکاریں گے ترمذی اس کے راوی ہیں اور زیادہ کیا ہے رزین نے سو ان کو کہا جاویگا کہ نہ پکارو آج ایک ہلاکی کو بلکہ پکارو بہت ہلاکیوں کو اور ضریع ایک جہاڑ ہے کانٹے دار جو عرب میں ہوتا ہے اور حمیم نہایت گرم پانی کو کہتے ہیں جس کی گرمی نہایت کو پہونچی ہو اور زقیر داخل کرنا نفس کا ہے پیٹ میں ساتھ آواز کے اور ثبور کے معنی ہیں ہلاکی

۴۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْحَمِیْمَ لَیُصَبُّ عَلٰی رُؤُسِهِمْ فَیَنْفُذُ اَیْ حَتّٰی یَخْلُصَ اِلٰی جَوْفِهٖ فَیَسْلُتُ مَا فِیْ جَوْفِهٖ حَتّٰی یَمْرُقَ مِنْ قَدَمَیْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ یُعَادُ کَمَا کَانَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ قَوْلُهٗ فَیَنْفُذُ اَیْ یَخْرِقُ وَیَخْرُقُ قَوْلُهٗ فَیَسْلُتُ مَا فِیْ جَوْفِهٖ اَیْ یَسْتَاْصِلُهٗ حَتّٰی یَمْرُقَ اَیْ یَنْفُذَ وَیَخْرُجَ وَالصَّهْرُ اِلَّا اَذَابَهٗ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر دوزخیوں کے سر پر گرم پانی بہایا جاوے گا تو وہ سر میں گھسکر پیٹ میں پہونچے گا اور اسکی انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیگا یہاں تک کہ اس کے قدموں سے نکل جاویگا۔ اور یہی مراد ہے صہر سے یعنے جو آیت یُصْهَرُ بِهٖ مَا فِیْ بُطُوْنِهِمْ میں مذکور ہے پھر اسی طرح ہو جاویگا جیسے پہلے تھا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں

(۵) وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْکَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهٖ مَسِیْرَةُ ثَلٰثٍ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کافر کا دانت احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور اس کے بدن کی کھال تین دن کی راہ برابر موٹی ہو جاوے گی مسلم و ترمذی اسکے راوی ہیں ف یعنے دوزخ میں کافر

کا قد نہایت لمبا چوڑا ہوگا تاکہ عذاب زیادہ ہو اور آگ خوب جلائے

۶ ۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الْكَافِرَ لَيَجُرُّ لِسَانَهٗ فِي النَّارِ اَلْفَ بَاعٍ وَاَلْفَ سَخْلَتَيْنِ يَتَوَكَّاهُ النَّاسُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر کافر اپنی زبان کو تین کوس اور چھ کوس تک گھسیٹے گا یعنے کافر کی زبان تین کوس اور چھ کوس تک لمبی ہو جائے گی لوگ اسکو پاؤں سے روندیں گے ترمذی اس کے راوی ہیں۔

۷ ۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ يُّدْعٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيُقَالُ يَا اٰدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ فَيَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ جَهَنَّمَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ كَمْ اُخْرِجُ فَيَقُوْلُ اُخْرِجْ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ قِيْلَ فَمَا يَبْقٰى مِنَّا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ اُمَّتِيْ فِي الْاُمَمِ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن پہلے پہل آدم علیہ السلام کو بلایا جاوے گا سو خدا فرماوے گا کہ اے آدم تو کہے گا اے میرے رب میں حاضر ہوں تیری خدمت اور اطاعت میں خدا فرماوے گا نکال حصہ دوزخ کا۔ یعنے جو لوگ دوزخ میں ڈالے جاویں گے ان کو اپنی اولاد سے جدا کر آدم کہے گا۔ الٰہی کس قدر جدا کروں خدا فرماوے گا کہ ہر ایک سو سے ننانوے سو آدمی میں ایک۔ دوزخی باقی بہشتی تو کیسے کہا یا رسول اللہ پھر ہم میں سے کیا باقی رہے گا۔ فرمایا میری امت کی مثل اور امتوں میں جیسے سفید بال سیاہ بیل کی کھال میں بخاری اس کے راوی ہیں ف یعنے امت محمدیہ بہ نسبت اگلی امتوں کے نہایت کم ہے دوزخ کے واسطے یاجوج ماجوج اور اگلی امتوں کے کافر کچھ کم نہیں

۸ ۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَرٰى اَبَاهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَيْهِ الْغَبَرَةُ وَالْقَتَرَةُ فَيَقُوْلُ لَهٗ اِبْرَاهِيْمُ اَلَمْ اَقُلْ لَكَ لَا تَعْصِنِيْ فَيَقُوْلُ الْيَوْمَ لَا اَعْصِيْكَ فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ يَا رَبِّ اَلَمْ يَعِدْنِيْ اَنَّكَ لَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ فَاَيُّ خِزْيٍ اَخْزٰى مِنْ اَبِي الْاَبْعَدِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّيْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اِبْرَاهِيْمُ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِيْخٍ مُّتَلَطِّخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ اَلْقَتَرَةُ غَبَرَةٌ مَّعَهَا سَوَادٌ وَالذِّيْخُ ذَكَرُ الضِّبَاعِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ کو دیکھیں گے کہ اس پر گرد غبار پڑی ہوئی تو ابراہیم علیہ السلام اس سے کہیں گے کیوں میں نے تجھ سے کہا تھا کہ میری نافرمانی نہ کر یعنے بت پرستی نہ کر تو آزر کہے گا کہ آج میں تمہارا حکم

مانوں کا تب ابراہیم علیہ السلام جناب الٰہی میں عرض کریں گے اے میرے رب تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میں تجھ کو قیامت میں رسوا نہ کرونگا۔ اور اس سے زیادہ کون رسوائی ہے کہ میرے باپ کا یہ حال ہے خدا فرماویگا کہ میں بہشت کو کافروں پر حرام کر چکا ہوں یعنے ممکن نہیں کہ یہ دوزخ سے نکلے اور بہشت میں جاوے پھر ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ اپنے پاؤں کے تلے دیکھو تو کہیں گے کہ آزر خاک آلودہ جانور ہو گیا ہے پھر فرشتے اس کے پاؤں کو پکڑ کے گھسیٹ کر دوزخ میں ڈالدینگے۔ بخاری اسکے راوی ہیں قترہ سیاہ غبار کو کہتے ہیں اور ذیخ نر بجو ہے

ذِکْرُ مَا اشْتَرَکَ فِیْہِ

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ

بہشت اور دوزخ کی مشترک حدیثوں کا بیان

الْجَنَّۃُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَکَبِّرِیْنَ وَالْمُتَجَبِّرِیْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّۃُ فَمَالِیْ لَا یَدْخُلُنِیْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُھُمْ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِلْجَنَّۃِ اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِکِ مَنْ شِئْتُ مِنْ عِبَادِیْ وَقَالَ لِلنَّارِ اَنْتِ عَذَابِیْ اُعَذِّبُ بِکِ مَنْ شِئْتُ مِنْ عِبَادِیْ وَلِکُلِّ وَاحِدَۃٍ مِنْکُمَا مِلْؤُھَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِیْ حَتّٰی یَضَعَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْھَا رِجْلَہٗ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِکَ وَیُزْوٰی بَعْضُھَا اِلٰی بَعْضٍ وَلَا یَظْلِمُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ خَلْقِہٖ اَحَدًا وَاَمَّا الْجَنَّۃُ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُنْشِئُ لَھَا خَلْقًا اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالسَّقَطُ فِی الْاَصْلِ الْمُزْدَرٰی بِہٖ وَمِنْہُ السَّقَطُ الرَّدِیُّ مِنَ الْمَتَاعِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آپس میں جھگڑا کیا بہشت اور دوزخ نے سو دوزخ نے کہا کہ مجھ کو ترجیح دیگئی مغرور اور سرکش لوگوں کے سبب سے یعنے مجھ میں مغرور لوگ داخل ہوں گے اور بہشت نے کہا سو کیا ہے واسطے میرے کہ نہیں داخل ہونگے مجھ میں مگر ضعیف اور حقیر لوگ تو اللہ تعالے نے بہشت سے فرمایا کہ تو میری رحمت ہے رحم کروں گا تیرے سبب سے جس پر کہ اپنے بندوں سے چاہونگا۔ اور آگ سے فرمایا کہ تو میرا عذاب ہے کہ عذاب کرونگا تیرے سبب سے جس پر کہ اپنے بندوں سے چاہوں گا اور تم دونوں سے ہر ایک کیواسطے بھرنا ہے لیکن دوزخ سو وہ تو پر نہیں ہوگی یہانتک کہ اللہ تبارک وتعالے اس میں اپنا پاؤں رکھیگا تو کہے گی کہ بس بس سو اسی وقت سے پر ہو جاویگی اور آپس میں سمٹ جاویگی اور خدا اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہ کرے گا اور لیکن بہشت سو اس کے واسطے خدا تعالے اور مخلوق پیدا کرے گا۔ شیخین و ترمذی اسکے راوی ہیں اور سقط در اصل حقیر چیز کو کہتے ہیں **ف** دوزخ اور بہشت میں افضلیت کی بحث ہوئی دوزخ نے آپکو بہشت سے افضل جانا اس دلیل سے کہ وہ خدا کے نافرمانوں کی سزا ہے اور بہشت نے آپ کو افضل سمجھا اس دلیل سے کہ خدا کے تابعداروں کو وہی ثواب ملیگا حقتعالے نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم دونوں برابر ہو دوزخ مظہر قہر الٰہی ہے اور بہشت مظہر رحمت الٰہی ہے۔

۲- وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَمَّا اَھْلُ النَّارِ الَّذِیْنَ ھُمْ اَھْلُھَا فَاِنَّھُمْ لَا یَمُوْتُوْنَ فِیْھَا وَلَا یَحْیَوْنَ وَلٰکِنْ نَاسٌ اَصَابَتْھُمُ النَّارُ بِذُنُوْبِھِمْ فَاَمَاتَتْھُمْ اِمَاتَۃً حَتّٰی اِذَا کَانُوْا فَحْمًا اُذِنَ فِی الشَّفَاعَۃِ فَجِیْءَ بِھِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ فَبُثُّوْا عَلٰی اَنْھَارِ الْجَنَّۃِ ثُمَّ قِیْلَ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ اَفِیْضُوْا عَلَیْھِمْ مِنَ الْمَاءِ فَیَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْجَنَّۃِ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ ضَبَائِرَ اَیْ جَمَاعَاتٍ فِیْ تَفْرِقَۃٍ ترجمہ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخی لوگ جو حقیقت میں دوزخ کے لائق ہیں سو وہ تو اس میں نہ مریں گے نہ زندہ رہینگے ولیکن کچھ لوگ ایسے ہوں گے کہ ان کو دوزخ کی آگ لگے گی ان کے گناہوں کے سبب سے سو آگ ان کو بھون کر رکھے گی یہانتک کہ جب وہ جل کر کوئلے ہو جائیں گے تو شفاعت کا حکم ہوگا سو وے لائے جاویں گے جھنڈ کے جھنڈ جماعتیں جماعتیں پھر بہشت کی نہروں پر بکھیرے جائیں گے پھر حکم ہوگا کہ اے بہشتیو ان پر پانی ڈالو تو وہ جسم اٹھیں گے جیسے جنگلی خودرو دانہ جسم اٹھتا ہے بہاؤ کے کوڑے کرکٹ میں یہ مسلم اس کے راوی ہیں ضبائر کے معنے میں جماعتیں متفرق ف یعنے کافر جو دوزخ کے واسطے بنے ہیں نہ انکو موت ہوگی کہ عذاب سے خلاصی پائیں نہ ایسی زندگی جس میں چین ہو مگر گنہگار مسلمان چند مدت دوزخ میں پڑکے مردہ ہو جائیں گے یعنے شدت عذاب سے بیہوش ہو جائیں گے گویا مر گئے پھر شفاعت کے ساتھ دوزخ سے نکالکر بہشت میں داخل کیے جاویں گے۔

۳- وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخَلَّصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَیُحْبَسُوْنَ عَلٰی قَنْطَرَۃٍ بَیْنَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ فَیُقْتَصُّ لِبَعْضِھِمْ مِنْ بَعْضٍ مِنْ مَظَالِمَ کَانَتْ بَیْنَھُمْ فِی الدُّنْیَا حَتّٰی اِذَا ھُذِّبُوْا وَنُقُّوْا اُذِنَ لَھُمْ فِیْ دُخُوْلِ الْجَنَّۃِ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَاَحَدُھُمْ اَھْدٰی بِمَنْزِلَۃٍ فِی الْجَنَّۃِ مِنْہُ بِمَنْزِلَتِہٖ کَانَ فِی الدُّنْیَا اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ ابوسعید رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خلاصی پاویں گے ایماندار دوزخ سے تو پھر روکے جاوینگے اس پل پر جو دوزخ اور بہشت کے درمیان ہے تو وہاں بدلا لیا جاویگا بعضوں کا بعضوں سے ان حق تلفیوں اور ظلموں کا جو ان کے درمیان دنیا میں ہوئے تھے یہانتک کہ جب وے پاک وصاف ہو جاوینگے تو ان کو حکم ہوگا بہشت میں داخل ہونیکا سو قسم ہے اسکی جسکے قابو میں محمد کی جان ہے کہ ان میں سے ہر شخص بہشت میں اپنے مکان کو اپنے دنیا کے گھر سے زیادہ تر پہچاننے والا ہوگا۔ بخاری اسکے راوی ہیں ف اس حدیث میں وہ ایماندار مراد ہیں جو دوزخ پر ہو کر نکلیں گے مگر دوزخ میں نہیں گریںگے اور حق العباد کے سبب سے پل کے درمیان روکے جاویں گے پھر جب حق تلفیوں کے بدلے عذاب پا چکیں گے تب بہشت میں داخل ہوں گے۔

۴- وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وسلم یخرج قوم من النار بشفاعۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیدخلون الجنۃ یسمون الجہنمیین اخرجہ البخاری وابوداؤد والترمذی "ترجمہ عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ لوگ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کے ساتھ دوزخ سے نکلکر بہشت میں داخل ہونگے ان کا نام جہنمیین ہوگا۔ بخاری وابوداؤد وترمذی اسکے راوی ہیں

۵۔ وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان رجلین من بدخل النار لیشتد صیاحہما فیہا فیقول اللہ تعالیٰ اخرجوہما فیہا ثم یقول لاہل النار ویحکما ما یاتیکما فیقولان فعلنا ذلک لترحمنا فیقول ان رحمتی لکما ان تنطلقا فتلقیا انفسکما فی النار فینطلق ان فیلقی احدہما نفسہ فیجعلہا اللہ علیہ بردا وسلاما ویقوم الاخر فلا یلقی نفسہ فیقول اللہ تعالیٰ ما منعک ان تلقی نفسک کما القی صاحبک فیقول رب انی کارجوا ان لا تعیدنی فیہا بعد ان اخرجتنی منہا فیقول اللہ تعالیٰ لک رجاؤک فیدخلان الجنۃ معا برحمۃ اللہ تعالیٰ اخرجہ الترمذی "ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ دوزخ میں جاوینگے ان میں سے دو آدمی اس میں سخت چلائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرماویگا کہ ان دونوں کو دوزخ میں سے نکالو پھر فرماویگا تم کیوں چلاتے ہو کہیں گے ہم اسواسطے چلاتے ہیں کہ تو ہم پر رحم کرے تو خدا فرماوے گا کہ میری رحمت تمہارے واسطے یہی ہے کہ تم جیسے جاؤ اور اپنے تئیں دوزخ میں گراؤ سو دونوں چلیں گے تو دونوں میں سے ایک تو اپنے تئیں دوزخ میں ڈالیگا تو خدا آگ کو اس پر ٹھنڈک اور سلامتی کردیگا۔ اور دوسرا کھڑا ہوگا وہ اپنے تئیں دوزخ میں نہ ڈالے گا تو خدا تعالیٰ فرماوے گا کہ کس چیز نے تجھ کو روکا اپنے تئیں دوزخ میں ڈالنے سے جیسے تیرے ساتھی نے اپنے تئیں اس میں ڈالا تو وہ کہے گا اے میرے رب البتہ میں امید رکھتا ہوں کہ تو مجھ کو اس میں پھر نہ ڈالے بعد اس کے کہ تو نے مجھکو اس سے نکالا تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیگا کہ تجھ کو تیری امید نے بچایا سو دونوں خدا کی رحمت سے اکٹھے بہشت میں داخل ہوں گے ترمذی اس کے راوی ہیں

۶۔ وعن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخر من یدخل الجنۃ رجل فہو یمشی مرۃ ویکبو مرۃ وتسفعہ النار مرۃ فاذا ما جاوزہا التفت الیہا فقال تبارک اللہ الذی نجانی منک لقد اعطانی اللہ تعالیٰ شیئا ما اعطاہ احدا من الاولین والاخرین فترفع لہ شجرۃ فیقول یا رب ادنینی من ہذہ الشجرۃ لاستظل بظلہا واشرب من مائہا فیقول اللہ یا ابن ادم لعلی ان اعطیتکہا لا تسالنی غیرہا فیقول یا رب لا اسالک غیرہا ویعاہدہ ان لا یسالہ غیرہا وربہ یعذرہ لانہ یری ما لا صبر لہ علیہ فیدنیہ منہا فیستظل بظلہا ویشرب من مائہا ثم ترفع لہ شجرۃ ہی

اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلٰی فَیَقُوْلُ یَارَبِّ اَدْنِنِیْ مِنْ هٰذِهِ لَاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَّائِهَا لَا اَسْاَلُكَ غَیْرَهَا فَیَقُوْلُ یَابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاهِدْنِیْ اَنْ لَّا تَسْاَلَنِیْ غَیْرَهَا فَیُعَاهِدُهٗ اَنْ لَّا یَسْاَلَهٗ غَیْرَهَا وَرَبُّهٗ یَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ یَرٰی مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَیْهِ فَیُدْنِیْهِ مِنْهَا فَیَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَیَشْرَبُ مِنْ مَّائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِیَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلَیَیْنِ فَیَقُوْلُ یَارَبِّ اَدْنِنِیْ مِنْ هٰذِهِ لَاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَّائِهَا لَا اَسْاَلُكَ غَیْرَهَا فَیَقُوْلُ یَابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاهِدْنِیْ اَنْ لَّا تَسْاَلَنِیْ غَیْرَهَا قَالَ بَلٰی یَارَبِّ لَا اَسْاَلُكَ غَیْرَهَا وَرَبُّهٗ یَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ یَرٰی مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَیْهِ فَیُدْنِیْهِ مِنْهَا فَاِذَا اَدْنٰی مِنْهَا سَمِعَ اَصْوَاتَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُ یَارَبِّ اَدْخِلْنِی الْجَنَّةَ فَیَقُوْلُ یَابْنَ اٰدَمَ مَا یَصْرِیْنِیْ مِنْكَ اَیُرْضِیْكَ اَنْ اَعْطِیَكَ قَدْرَ الدُّنْیَا وَمِثْلَهَا وَمَعَهَا فَیَقُوْلُ یَارَبِّ اَتَسْتَهْزِئُ بِیْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَلَا تَسْاَلُوْنِیْ مِمَّا ضَحِكْتُ فَقِیْلَ مِمَّ تَضْحَكُ فَقَالَ هٰكَذَا ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقِیْلَ مِمَّ تَضْحَكُ فَقَالَ مِنْ ضَحِكِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ حِیْنَ قَالَ اَتَسْتَهْزِئُ بِیْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ فَیَقُوْلُ اِنِّیْ لَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ وَلٰكِنِّیْ عَلٰی مَا اَشَاءُ قَادِرٌ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ قَوْلُهٗ مَا یَصْرِیْنِیْ مِنْكَ اَیْ مَا الَّذِیْ یُرْضِیْكَ وَیَقْطَعُ مَسْاَلَتَكَ مِنَ الضَّرِیَّةِ وَهِیَ الْجَمْعُ وَالْقَطْعُ وَمِنْهُ الْمُصَرَّاةُ جُمِعَ لَبَنُهَا وَقُطِعَ حَلْبُهَا ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پیچھے جو بہشت میں داخل ہوگا وہ ایک مرد ہے کہ ایک بار چلیگا اور ایک بار گر پڑے گا اور ایک بار اسکو آگ جھلس ڈالے گی۔ پھر جب آگ سے بڑھ جائیگا تو پھر کر اسکیطرف دیکھیگا پھر کہے گا کہ بابرکت ہے اللہ جس نے مجھ کو تجھ سے خلاص کیا البتہ خدا نے مجھ کو وہ چیز دی کہ پہلے پچھلوں میں سے کسی کو نہیں دی پھر اسکو ایک اونچا درخت نظر آئیگا تو وہ کہے گا اے رب مجھ کو اس درخت کے نزدیک کر تاکہ میں اسکے سایے میں بیٹھوں اور اسکا پانی پیوں تو اللہ تعالے فرماوے گا کہ اے آدم کے بیٹے امید ہے کہ اگر میں تجھ کو تیری مانگی چیز دیدوں تو اور کچھ مانگے بندہ کہیگا نے میرے رب میں اسکے سوائے کچھ نہ مانگوں گا اور اللہ تعالے سے قول و قرار کرے گا کہ اسکے سوای اس سے کچھ نہ مانگے گا اور اسکا رب اسکو معذور جانیگا۔ اس لیئے کہ اسکو ایسی چیز نظر آئے گی کہ اس سے اس پر صبر نہ ہو سکے گا پھر خدا اسکو اس درخت کے قریب کردیگا تو وہ اسکے سایے میں بیٹھے گا اور اسکا پانی پیے گا۔ پھر پہلے سے عمدہ تر اور درخت اس کیواسطے ظاہر ہوگا تو وہ شخص کہے گا کہ اے رب مجھ کو اس درخت کے نزدیک کردے تاکہ میں اسکے سایے میں بیٹھوں اور اسکا پانی پیوں اور میں تجھ سے اس کے سوا اور کچھ نہ مانگوں گا۔ تو خدا فرماوے گا اے آدمی کیا تو نے مجھ سے قول و قرار نہ کیا تھا کہ میں تجھ سے اس کے سوائے اور کچھ نہ مانگوں گا تو خدا فرماویگا اے آدمی کیا تو نے مجھ سے قول و قرار نہ کیا تھا کہ میں تجھ سے اس کے سوائے اور کچھ نہ مانگوں گا۔ امید ہے کہ اگر میں تجھ کو اسکے قریب کردوں تو پھر تو کچھ

اور مانگے گا۔ تو وہ رب اسے قول واقرار کریگا کہ میں اسکے سوا تجھ سے کچھ نہ مانگوں گا اور اسکا رب اسکو معذور جانے گا اسلیے کہ وہ ایسی چیز دیکھے گا جس پر اس سے صبر نہ ہو سکیگا۔ تو خدا تعالیٰ اسکو اسکے نزدیک کردیگا تو وہ اسکے سائے میں بیٹھے گا۔ اور اسکا پانی پیے گا پھر اسکو بہشت کے دروازے پر ایک درخت نظر آئیگا۔ جو پہلے دونوں سے عمدہ تر ہوگا تو وہ کہے گا کہ اے میرے رب مجھ کو اس درخت کے نزدیک کردے تاکہ میں اسکے سائے میں بیٹھوں اور اسکا پانی پیوں پھر میں تجھ سے کچھ نہ مانگوں گا اللہ تعالیٰ فرماوے گا اے آدمی کیا تو نے مجھ سے قول وقرار نہ کیا تھا کہ میں تجھ سے کچھ نہ مانگوں گا وہ شخص کہیگا کہ اے میرے رب ہاں۔ میں اس کے سوا تجھ سے کچھ نہ مانگوں گا۔ اور اسکا رب اسکو معذور جانیگا۔ اس کے لیئے کہ وہ ایسی چیز دیکھے گا کہ اس سے اسکو صبر نہ ہو سکے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اسکو اسکے قریب کردیگا پھر جب اس کے قریب ہوگا تو بہشتیوں کی آواز سنے گا پھر کہے گا اے رب مجھ کو بہشت میں داخل کر تو خدا فرماوے گا کہ اے آدمی کیا چیز تجھ کو راضی کرے گی کیا تو راضی ہے کہ میں تجھ کو بقدر دنیا کے ملک دوں اور اس کے ساتھ اتنا اور بھی تو وہ شخص کہے گا کہ اے رب کیا تو مجھ سے ٹھٹھا کرتا ہے اور حالانکہ تو سب عالموں کا پروردگار ہے سو ابن مسعود ہنسنے لگے پھر کہا تم مجھ سے کیوں نہیں پوچھتے کہ میں کیوں ہنستا ہوں تو کسی نے کہا تم کیوں ہنستے ہو کہا کہ اسی طرح حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسنے لگے تھے تو کسی نے پوچھا کہ یا حضرت آپ کیوں ہنستے ہیں فرمایا کہ خدا کے ہنسنے کے سبب سے جب کہ اس نے کہا کہ کیا تو مجھ سے ہنسی کرتا ہے رب العالمین ہو کر۔ تو خدا فرماوے گا میں تجھ سے ہنسی نہیں کرتا۔ لیکن میں قادر ہوں اس چیز پر کہ چاہوں۔ مسلم اس کے راوی ہیں بصر ہینی منک کے یہ معنے ہیں کہ تجھ کو کیا چیز راضی کیے گی۔ اور تیرا سوال کو بند کرے گی یہ ماخوذ ہے نصریہ سے اور اس کے معنے ہیں جمع کرنا اور کاٹنا اور اس سے ماخوذ ہے عصراۃ جس کے تھنوں میں دودھ بند کیا جاتا ہے اور اسکا دودھنا بند کیا جاتا ہے

اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِیْ رُؤْیَةِ اللّٰہِ تَعَالٰی

چوتھا باب خدا تعالےٰ کے دیدار کے بیان میں

۱۔ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ عِیَانًا کَمَا تَرَوْنَ ھٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰی صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَءَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ "ترجمہ" جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چودھویں رات کے چاند کو دیکھا۔ پھر فرمایا کہ بے شک تم قیامت میں اپنے رب کو دیکھو گے ظاہر جیسا اس چاند کو دیکھتے ہو نہ ہجوم کیے جاؤ گے

اسکے دیکھنے میں یعنے ہجوم سے اس کے دیدار میں کچھ آڑ نہ ہوگی جیسے چاند کے دیکھنے میں ہجوم خلل ڈالتا ہے سوا گر تم سے ہو سکے تو سورج نکلنے سے پہلے نماز سے غافل نہ ہو پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن سے اسکی سند پڑھی کہ پاکی بول اپنے رب کی تعریف کے ساتھ سورج نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے نسائی کے سوائے یا نچوں اسکے راوی ہیں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت میں ایماں داروں کو خدا کا دیدار نصیب ہوگا اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا شیعہ اور معتزلہ دیدار کے منکر ہیں یہ دولت ان کے نصیب میں نہیں معلوم ہوا کہ فجر اور عصر کو دیدار خدا کے حاصل ہونے میں دخل ہے۔

۲۔ وَعَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يُرِيْدُوْنَ شَيْئًا اَزِيْدُكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ فَمَا اَعْطَوْا شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰى رَبِّهِمْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ثُمَّ تَلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةَ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ صہیب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بہشتی لوگ بہشت میں داخل ہو چکیں گے تو حق تعالیٰ فرماوے گا تم چاہتے ہو کہ میں تم کو کچھ اور بھی زیادہ دوں بہشتی کہیں گے کہ کیا تو نے ہمارے مونہوں کو روشن نہیں کیا۔ کیا تو نے ہم کو بہشت میں داخل نہیں کیا۔ کیا تو نے ہم کو دوزخ سے نہیں بچایا۔ یعنے تو نے ہر طرح سے ہم پر کرم کیا ہے اس سے زیادہ اور کیا چیز ہوگی تو پردہ اٹھایا جاوے گا یعنے خدا کا دیدار ہوگا سو کوئی نعمت باغی انکے نزدیک اپنے رب کے دیدار سے زیادہ تر پیاری نہ ہوگی پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی سند میں یہ آیت پڑھی کہ نیکوکاروں کے واسطے بہتری ہے اور زیادتی مسلم و ترمذی اس کے راوی ہیں

۳۔ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ تَعَالٰى قَالَ نُوْرٌ اَنّٰى اَرَاهُ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے فرمایا خدا تعالیٰ نور ہے میں اسکو کیونکر دیکھتا یعنے اس کی ذات پاک نور جلال کے پردے میں ہے دنیا میں آنکھ کو دیکھنے کی طاقت کہاں ہے مسلم و ترمذی اسکے راوی ہیں ف یعنے اسکی ذات پاک کے آگے نور کا پردہ ہے آنکھ کو طاقت کہاں ہے کہ اسکو دیکھ سکے۔

۴۔ وَعَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا يَا اُمَّتَاهُ هَلْ رَاٰى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَبَّهٗ فَقَالَتْ لَقَدْ قَفَّ شَعْرِيْ مِمَّا قُلْتَ اَيْنَ اَنْتَ مِنْ ثَلٰثٍ مَنْ حَدَّثَكَهُنَّ فَقَدْ كَذَبَ مَنْ حَدَّثَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰى رَبَّهٗ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَاَتْ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَا

وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ كَذَّبَكَ ثُمَّ قَرَأَتْ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ كَتَمَ شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ فَقَدْ كَذَّبَ ثُمَّ قَرَأَتْ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْآيَةَ وَلَكِنَّهُ رَأَى جِبْرَائِيلَ فِي صُورَتِهِ مَرَّتَيْنِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ مسروق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا اے ماں کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا تھا تو انہوں نے کہا کہ البتہ تیری بات سے میرے رونگٹے کھڑے ہوئے تو کہاں ہے تین باتوں سے یعنے جو تین باتیں تجھ سے بیان کرے وہ جھوٹا ہے جو تجھ سے بیان کرے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا تھا تو وہ جھوٹا ہے پھر حضرت عائشہ صدیقہ نے اسکی سند میں یہ آیت پڑھی کہ آنکھوں کو اس کے دیکھنے کی طاقت نہیں اور وہ آنکھوں کو پالیتا ہے اور جو تجھ سے بیان کرے کہ وہ آیندہ کی باتیں جانتا ہے تو وہ بھی جھوٹا ہے پھر انہوں نے اسکی سند میں یہ آیت پڑھی۔ اور نہیں جانتا کوئی جی کہ کل کیا کماوے گا اور جو تجھے بیان کرے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وحی سے کچھ چھپا رکھا تھا تو وہ بھی جھوٹا ہے پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی کہ اے رسول پہونچا دے جو تیری طرف اتارا گیا تیرے رب کیطرف سے الآیۃ ولیکن آپ نے جبرئیل کو اصلی صورت میں دو بار دیکھا شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ

جلد پنجم چھپ کر تیار ہوئی۔

خاکسار

عبدالحی

فہرست مضامین کتاب مستطاب تلخیص الصحاح ترجمہ اردو تیسیر الوصول الی جامع الاصول جلد ۵

صفحہ	مضامین
۱	جنگ ذی قرد کا بیان
〃	عمرہ قضا کا بیان
۲	شام کی زمین میں جنگ موتہ کا بیان بھیجنا اسامہ بن زید کا طرف گروہ حرقات کے
۵	جنگ فتح مکہ کا بیان
	جنگ حنین کا بیان
۱۶	جنگ اوطاس کا بیان
۱۷	جنگ طائف کا بیان
۱۸	خالد بن ولید کی بعث کا بیان
〃	عبداللہ بن حذافہ سہمی اور علقمہ کے چھوٹے لشکر کا بیان
۱۹	ابوموسی اور معاذ کو حجۃ الوداع سے پہلے یمن کیطرف بھیجنے کا بیان
۲۰	حجۃ الوداع سے پہلے علی بن ابیطالب اور خالد بن ولید کو یمن کیطرف بھیجنے کا بیان
۲۱	ذی الخلصہ کے جنگ کا بیان
	جنگ ذات السلاسل کا بیان
۲۴	جنگ تبوک کا بیان
۲۴	کتاب عشرت کے بیان میں
۲۶	کتاب غضے کے بیان میں
۲۸	کتاب غصب یعنی ظلم سے کسی کی چیز چھین لینے کے بیان میں
	کتاب غیبت اور چغلی کے بیان میں
۳۰	کتاب راگ اور کھیل کے بیان میں
۳۲	کتاب غدر اور فریب کے بیان میں
	حرف فا
۳۳	اس میں تین کتابیں ہیں
	فضائل وراثت۔ فتنہ فساد
	کتاب فضائل کے بیان میں اور
	اس میں آٹھ باب ہیں
〃	باب پہلا پیغمبروں کی ایک جماعت کی فضیلت کے بیان میں
〃	حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد کا بیان
〃	حضرت موسی علیہ السلام کا بیان
۳۴	حضرت یونس علیہ السلام کا بیان
〃	حضرت داود علیہ السلام کا بیان
۳۵	حضرت سلیمان علیہ السلام کا بیان
۳۶	حضرت ایوب علیہ السلام کا بیان
	حضرت عیسے علیہ السلام کا بیان
۳۷	حضرت خضر علیہ السلام کا بیان
〃	پیغمبروں کو ایک دوسرے پر فضیلت دینے کا بیان
〃	باب دوسرا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل اور مناقب کے بیان میں
	باب تیسرا اصحاب کے فضائل اور مناقب

صفحہ	مضامین
	کے بیان میں اور اس میں پانچ فصلیں ہیں
۴۴	فصل پہلی اسکی مجمل فضائل کے بیان میں
۴۷	فصل دوسری انکے فضائل اور مناقب کی تفصیل کے بیان میں اور اس میں دو فرع ہیں
	فرع پہلی ان فضائل میں جنمیں ایک جماعت اصحاب کی شریک ہے
	دوسری فرع صحابہ رضی اللہ عنہم کے جدا جدا فضائل کے بیان میں اور وہ دو قسم ہیں
۵۱	پہلی قسم مردوں کی بیان میں
	ابوبکر صدیق کے فضائل کا بیان
	عمر فاروق کے فضائل کا بیان
۵۸	ان حدیثوں کا بیان جو ابوبکرؓ اور عمرؓ کی فضیلت میں شریک ہیں
۵۹	حضرت عثمانؓ کے فضائل کا بیان
۶۲	حضرت علی بن ابیطالب کے فضائل کا بیان
۶۴	طلحہ بن عبیداللہ کے فضائل کا بیان
〃	زبیر بن عوام کا بیان
۶۵	سعید بن زید کا بیان

صفحہ	مضامین
۶۵	سعد بن ابی وقاص کا بیان
〃	عبدالرحمن بن عوف کا بیان
۶۶	ابو عبیدہ بن جراح کا بیان
〃	عباس بن عبدالمطلب کا بیان
۶۷	جعفر بن ابی طالب کا بیان
〃	حضرت حسن و حسین کا بیان
۷۰	زید بن حارثہ اور اسکی بیٹی اسامہ کا بیان
۷۱	عمار بن یاسر کا بیان
۷۲	عبداللہ بن مسعود کا بیان
۷۳	ابو ذر غفاری کا بیان
۷۹	حذیفہ بن یمان کا بیان
〃	سعد بن معاذ کا بیان
۸۰	عبداللہ بن عباس کا بیان
۸۱	عبداللہ بن عمرؓ کا بیان
〃	عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا بیان
〃	بلال بن رباح کا بیان
۸۲	ابی بن کعب کا بیان
〃	ابوطلحہ انصاری کا بیان
۸۳	سلمان فارسی کا بیان
۸۴	ابو موسی اشعری کا بیان
〃	عبداللہ بن سلام کا بیان
〃	جریر بن عبداللہ کا بیان
۸۵	جابر بن عبداللہ اور انکے باپ کا بیان
〃	انس بن مالک کا بیان
۸۶	براء بن مالک کا بیان

صفحہ	مضامین
〃	ثابت بن قیس کا بیان
۸۷	عدی بن حاتم کا بیان
۸۸	ابو ہریرہ کا بیان
〃	جلیبیب کا بیان
۸۹	حارثہ بن سراقہ کا بیان
〃	خالد بن ولید کا بیان
〃	عمرو بن عاص کا بیان
۹۰	ابوسفیان بن حرب کا بیان
	معاویہ کا بیان
	دوسری قسم دوسری فرعے دوسری فصل میں سی صحابیہ عورتوں کے بیان میں
۹۱	خدیجہ بنت خویلد کا بیان
۹۲	فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بیان
۹۳	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان
۹۴	صفیہ بنت حیی بن اخطب کا بیان
〃	سودہ زمعہ کی بیٹی کا بیان
〃	ام ایمن کا بیان
۹۵	تیسری فصل تیسرے باب اہل بیت کے فضائل کے بیان میں
۹۷	چوتھی فصل انصار کے فضائل کے بیان میں
۹۸	پانچویں فصل اہل بدر اور عقبہ اور درخت کے فضائل میں
۹۹	چوتھا باب اسراء اسلامی کے فضائل کے بیان میں
۱۲۰	پانچواں باب متفرق جماعتوں کے فضائل

صفحہ	مضامین
	میں جنکی تفصیل آویگی اور اس میں پانچ فصلیں ہیں
۱۰۷	پہلی فصل قریش کے بیان میں
	پانچویں فصل غیر صحابہ کی ایک جماعت کے فضائل میں جن کے نام سبقین ہیں
۱۰۸	اویس قرنی کی فضیلت کا بیان
۱۰۹	نجاشی کے فضائل کا بیان
۱۱۰	تیسری فصل عرب کے فضائل کے بیان میں
〃	چوتھی فصل عجم اور روم کے فضائل کے بیان میں
۱۱۱	پانچویں فصل عرب کے خاص قبیلوں کے فضائل میں
۱۱۴	زید بن عمرو بن نفیل کا بیان
۱۱۶	ابوطالب کا بیان
۱۱۷	مالک بن انس کا بیان
	چھٹا باب زمانوں اور مکانوں کے فضائل میں اور اس میں دو فصل ہیں
	فصل پہلی زمانوں کی فضائل میں عیدوں کی فضیلت کا بیان

صفحہ	ذیحجہ کے پہلے دس دنوں کا بیان
	عرفہ کے دن کا بیان
	نصف شعبان یعنی پندرہویں کا بیان
	یوم جمعہ کے دن کی فضیلت کا بیان
	محرم کا بیان
۱۶۱	رات کی فضیلت کا بیان
	دوسری فصل مکانوں کی فضائل میں اور اس میں تین فرع ہیں
	پہلی فرع مکہ کی فضیلت کے بیان میں
۱۲۸	دوسری فرع مدینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کا بیان
	مسجد قبا کا بیان
	احد پہاڑ کا بیان
۱۳۵	عتیق اور ذوالحلیفہ کا بیان
۱۳۶	تیسری فرع زمین کے کچھ مکانوں کی فضیلت کے بیان میں
	حجاز کا بیان
۱۳۷	جزیرہ عرب کا بیان
۱۳۸	یمن کا بیان
〃	ملک شام کا بیان
۱۴۰	بیت المقدس کا بیان
	وج کا بیان
〃	مسجد عشار کا بیان
۱۴۱	خاص نہروں کا بیان
〃	ساتواں باب فضائل اعمال اور

صفحہ	مضامین
	اقوال متفرقہ کے بیان میں اور اس میں تین فصلیں ہیں
	فصل پہلی خاص نمازوں کی فضائل کے بیان میں
۱۴۷	فصل دوسری بیمار کی خبر پوچھنے کی فضیلت کے بیان میں
〃	فصل تیسری اعمال و اقوال کی فضیلت میں جن مشترک اور متفرق حدیثیں آئی ہیں
۱۶۱	اٹھوان باب مرض اور موت اور مصیبتوں کے فضائل کے بیان میں اور اس میں تین فصلیں ہیں
〃	فصل پہلی بیماری اور مصیبتوں کے بیان میں
〃	فصل دوسری اولاد کے مرنے کے بیان میں
〃	فصل تیسری موت اور اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے بیان میں
۱۶۵	کتاب فرائض اور وراثتوں کے بیان میں اور اس میں تین فصلیں ہیں
〃	فصل پہلی اسباب میراث اور اسکے موانع میں
〃	فصل دوسری احکام وراثت اور وارثوں کے بیان میں
۱۶۷	دادی اور دادی کی وراثت کے بیان میں
۱۶۸	بیٹوں اور بہنوں کے حصوں کے بیان میں
	بھائیوں کے حصوں کے بیان میں

صفحہ	مضامین
۱۶۹	جنیں پیٹ کے بچہ کے بچہ کے بیان میں
۱۷۰	لعان کرنیوالی عورت کے بچے کے بیان میں
	عدت والی عورت کے بیان میں
۱۷۱	کلالہ کے بیان میں
۱۷۱	ذوالارحام کے بیان میں
۱۷۲	دیت کی میراث کے بیان میں
۱۷۳	صدقہ کی میراث کے بیان میں
〃	وارثوں کی جماعت کے بیان میں
۱۷۴	ولاء کی میراث کے بیان میں
۱۷۵	عصبہ کی میراث کے بیان میں
۱۷۷	فصل تیسری حضرت صلعم کی میراث کے بیان میں اور جو آپ نے چھوڑا
۱۷۸	حضرت صلعم کے متروک کے بیان میں کتاب فتنوں اور خواہشوں اور اختلاف کے بیان میں اور اس میں چھ فصلیں ہیں
۱۸۰	فصل پہلی وصیت میں وقت پیدا ہونے فتنوں کے
۱۸۲	فصل دوسری ان فتنوں اور خواہشوں کے بیان میں جو زمانہ میں پیدا ہونے والے ہیں
۱۸۸	غیر معین فتنوں کے بیان میں
۱۹۸	فصل تیسری حمیت اور خواہش نفسانی کے بیان میں
۲۰۰	فصل چوتھی اس جہت کے بیان میں جس

صفحہ	مضامین
	طرف سے فتنے آئینگے اور کن لوگوں میں ہونگے
	فصل پانچویں آپس میں مسلمانوں کی لڑائی کے بیان میں
۲۲۲	فصل چھٹی صحابہ اور تابعین کے جنگ اختلاف
۲۲۴	حضرت عثمان کے شہید ہونیکے بیان میں
۲۲۵	جنگ جمل کے بیان میں
۲۳۱	خارجیوں کے بیان میں
۲۳۲	دو حاکموں کا اور یزید کی بیعت کے بیان میں
	ابن زبیر کے دنوں کی بیان میں
۲۱۰	حجاج کے بیان میں
۲۱۱	مروان کی اولاد کے بیانمیں
۲۱۲	**حرف قاف**
	اور اس میں نو کتابیں ہیں
۲۱۹	کتاب تقدیر کے بیان میں اور اس میں پانچ فصلیں ہیں
	فصل پہلی تقدیر پر ایمان لانے کے بیان میں
	فصل دوسری باوجود تقدیر ماننے کے عمل کرنیکے بیان میں
	فصل تیسری تقدیر کے ساتھ راضی ہونے کے بیان میں
	فصل چوتھی لڑکوں کے حکم کے بیان میں

صفحہ	مضامین
	فصل پانچویں قدریہ کی مذمت کے بیان میں
	کتاب قناعت اور اسکی مدح اور ترغیب کے بیان میں
	غنا نفس کے بیان میں
	تھوڑی پر راضی ہونے کے بیان میں
	سوال کی مذمت کے بیانمیں
	عطیہ قبول کرنے کے بیان میں
	کتاب القضا اور اسکے متعلق کے بیان میں اور اس میں دس فصلیں ہیں
	فصل پہلی قضا کے مکروہ ہونے کے بیان میں
	حاکم عادل اور ظالم کے بیان میں
	مجتہد کے ثواب کے بیان میں
	فصل چوتھی سنت کی مذمت کے بیان میں
	فصل پانچویں آداب حاکم کے حاکم کے بیان میں
	فصل چھٹی کیفیت حکم کے بیان میں
	فصل ساتویں دعووں اور گواہوں کے بیان میں
	آٹھویں فصل عدالت اور گواہی کے

صفحہ	مضامین
	بیان میں
۲۴۳	اہل کتاب کی گواہی کے بیان میں
۲۴۴	فصل نویں قیہ کرنے اور ساتھ سہنے کے بیان میں
"	فصل دسویں ان مقدموں کے بیان میں جن میں خود حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا ہے
	کتاب القتل اور اس میں چار فصلیں ہیں
۲۴۶	فصل پہلی قتل سے منع کرنے کے بیان میں
۲۴۹	فصل دوسری اس قصور کے بیان میں جو قتل کو واجب کرتا ہے
۲۵۰	فصل تیسری اپنے نفس کو قتل کرنے والے کے حکم کے بیانمیں
	فصل چوتھی ان جانوروں کے بیان میں جنکا قتل کرنا جائز ہے اور جن کا ناجائز
۲۵۵	کتوں کے بیان میں
	چیونٹی کے بیان میں
۲۵۶	کتاب القصاص اور اس میں چار فصلیں ہیں
۲۵۷	فصل پہلی قتل عمد کے بیان میں
	قتل خطا اور خطا عمد کے بیان میں

صفحہ	مضامین
۲۵۹	باپ بیٹے کے قتل کرنیکے بیانمیں
۲۶۰	ایک شخص کے خون کے بدلے میں جماعت کو قتل کرنے اور آزاد کو غلام کے بدلے میں قتل کرنیکا بیان
۲۶۱	دیوانے اور نشہ کا بیان
۲۶۲	قرابت والوں کو قصور کے بیانمیں
۲۶۳	جو حرامکار کو بدون گواہوں کے قتل کرے اسکا کیا حکم ہے
۲۶۴	بھاری چیز سے قتل کرنیکے بیانمیں
//	طپانچہ اور زہر سے قتل کرنیکے بیانمیں
//	چوپایوں اور کنوئیں اور کان کے بیانمیں
//	فصل دوسری قصاص ماتہ پاؤں وغیرہ کے بیان میں
//	دانت کی دیت کے بیان میں.
۲۶۶	کان کے بدلہ کا بیان
۲۶۷	طمانچہ مارنے کے بیان میں
۲۶۷	فصل تیسری پورا قصاص لینے کے بیان میں
۲۶۷	فصل چوتھی قصاص معاف کرنیکے بیانمیں
۲۷۳	قیامت کے بیان میں
۲۸۴	کتاب القراص یعنی مضاربت کے بیانمیں
۲۸۴	کتاب القصص حضرت ابراہیم اور اسمعیل اور انکی ماں کے قصہ کے بیان میں
۲۸۴	مہد یعنے پنگھوڑے میں کلام کرنے والے لڑکوں کا قصہ
۲۸۴	غار والوں کے قصے کے بیانمیں
۲۸۶	کفل کے قصے کے بیان میں
//	قوم عاد کی ہوا کے بیان میں
۲۸۸	گنجے اور کوڑھی اور اندھے کے قصے کے بیان میں
۲۹۰	قصہ اس شخص کا جس نے ہزار اشرفی قرض لی تھی
۲۹۲	متفرق حدیثوں کے بیان میں
۲۹۲	کتاب القیامۃ اور اسکے متعلقات کے بیانمیں اور اسمیں چار باب ہیں
۲۹۲	باب پہلا قیامت کی نشانیوں اور علامتوں کے بیانمیں اور اسمیں دس فصلیں ہیں
۲۹۳	فصل پہلی حضرت عیسے اور مہدی کے بیان میں
۲۹۳	فصل دوسری دجال کے بیان میں
۲۹۹	فصل تیسری ابن صیاد کے بیانمیں.
۳۰۱	فصل چوتھی ان فتنوں کے بیانمیں جو قیامت سے پہلے ہونگے
۳۰۴	فصل پانچویں آنحضرت کی پیغمبری قرب قیامت
۳۰۵	فصل چھٹی قبل از قیامت آگ ظاہر ہونے میں
//	فصل ساتویں ہر زمانہ کو گذرنیکے بیانمیں
//	فصل آٹھویں جھوٹوں کے نکلنے کے بیانمیں
//	فصل نویں مغرب کیطرف سے سورج نکلنے کے بیان میں
۳۰۷	فصل دسویں متفرق نشانیوں اور
۳۰۷	حدیثوں کے بیان میں جو متعدد نشانیوں کو جامع ہیں
۳۱۴	دوسرا باب قیامت کی احوال میں اور اس میں پانچ فصلیں ہیں
//	فصل پہلی نفخہ صور اور حشر کے بیانمیں
۳۱۴	فصل دوسری حشر کے بیان میں
۳۱۶	فصل تیسری حساب اور بندوں کے درمیان فیصلہ کرنیکے بیان میں
۳۲۸	فصل چوتھی حوض کوثر اور میزان اور پلصراط کے بیان میں
۳۳۱	فصل پانچویں شفاعت کے بیان میں
۳۳۸	باب تیسرا بہشت اور دوزخ کے بیانمیں اور اس میں دو فصل ہیں
//	فصل پہلی ان کی صفت کے بیانمیں
//	بہشت کی صفت کے بیان میں
۳۴۳	دوزخ کا بیان
//	بہشت اور دوزخ دونو کی مشترک حدیثوں کا بیان
۳۴۷	فصل دوسری بہشتیوں اور دوزخیوں کے بیان میں
۳۴۸	بہشتیوں کے بیان میں
۳۵۳	دوزخیوں کے بیان میں
۳۵۷	بہشت اور دوزخ کی مشترک حدیثوں کے بیان میں
۳۶۱	باب چوتھا خدا تعالی کے دیدار کے بیان میں

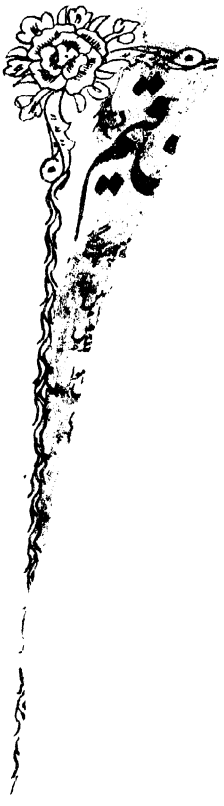

لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة

ترجمہ اردو

کتاب تیسیر الوصول الی جامع الاصول من احادیث الرسول

بہ ترمیمات قلیلہ اصل تجرید الاصول مشتملہ علم حدیث

مؤلفہ قاضی القضات شرف الدین ہبۃ اللہ بن عبد الرحیم البارزی رحمۃ اللہ علیہ مسمّٰی بہ

تلخیص الصلاح

مجلد ششم

مترجمہ

منشی عالم مولوی فاضل عالیجناب مولوی سید ابو الحسن محمد محی الدین خان صاحب بہادر

جسٹس ہائی کورٹ سکلر رعالی نظام خلد اللہ ملکہ

تحت ادارہ شیخ محمد عبد الحی بن شیخ محی الدین تاجر کتب و

مالک مطبع صدیقی واقع بلدۂ لاہور طبع ہوئی

مضامین کتاب مستطاب تلخیص الصحاح ترجمہ اردو تیسیر الوصول جلد ششم

صفحہ	مضامین کتاب
۱	**حرف کاف**
	اور اسمیں چار کتابیں ہیں۔
	کسب کرنا، جھوٹ بولنا، تکبر کرنا، کبیرے گناہ کرنا۔
۱۰	کتاب کسب کرنے کے بیان میں اور اسمیں تین فصل ہیں۔
۱۲	فصل پہلی حلال کی ترغیب دینے اور حرام سے بچنے کے بیان میں۔
۱۳	فصل دوسری مباح کسبوں اور کمانوں کے بیان میں۔
۱۴	قرآن شریف کے لکھنے اور سکھلانے کی اجرت کے بیان میں۔
۱۵	تحصیلداروں کی روزی کے بیان میں
۱۶	جاگیر دینے کے بیان میں۔
۱۷	سینگی لگانے کے کسب کے بیان میں
۱۸	فصل تیسری مکروہ کسبوں کے بیان میں۔
۱۸	کتے کی قیمت کے بیان میں۔
۱۹	بلی کے بیان میں۔
۱۹	کسب حجام کے مکروہ ہونے کے بیان میں
۲۱	مادہ پر نر چھوڑنے کی اجرت کے بیان میں
۲۲	قصابت کے بیان میں۔
۲۲	معدن صفحہ کان کے بیان میں
۲۲	بادشاہ کے عطا اور انعام کے بیان میں
۲۳	دو شخص فخر کرنے والے کو طعام کھانے کی ممانعت میں۔
۲۴	ناحق محصول لینے کے بیان میں۔
۲۵	کتاب جھوٹ کے بیان میں اور اسمیں تین فصل ہیں
۲۶	فصل پہلی جھوٹ اور جھوٹ بولنے والے کی مذمت کے بیان میں۔
۲۸	فصل دوسری مباح جھوٹ کے بیان میں
۲۹	فصل تیسری آنحضرت پر جھوٹ بولنے کے بیان میں
۳۰	کتاب کبیرے گناہ کے بیان میں۔
۳۲	**حرف لام**
۳۳	اور اسمیں چھ کتابیں ہیں۔
	لباس کا بیان، گری پڑی چیز کا بیان
	لعان کا بیان، گری پڑی بچہ کے اٹھا لینے کا بیان، کھیل اور لہو کا بیان لعنت اور گالی کا بیان۔
۳۴	کتاب لباس کے بیان میں اور اسمیں چھ فصل ہیں۔
۳۷	فصل پہلی لباس پہننے اور اسکی طرز کے بیان میں۔
۳۸	عمامہ اور دستار کے بیان میں
۳۸	کرتے اور تہ بند کے بیان میں۔
۴۰	تہ بند نیچے چھوڑنے کے بیان میں
۴۱	عورتوں کے تہ بند کے بیان میں
۴۲	اجتبا، اور اشتمال کے بیان میں
۴۳	عورتوں کی اوڑھنی کے بیان میں
۴۴	جوتا پہننے کے بیان میں۔
۴۵	ترک زینت کے بیان میں۔
۴۶	زینت دار اور عمدہ کپڑا پہننے کے بیان میں
۴۶	فصل دوسری اقسام لباس کے بیان میں
۴۸	فصل تیسری کپڑوں کے رنگوں کے بیان میں
۴۸	سفید کپڑے کے بیان میں۔
۴۸	سرخ کپڑے کے بیان میں۔
۴۹	زرد کپڑے کے بیان میں۔
۴۹	سبز کپڑے کے بیان میں۔
۴۹	سیاہ کپڑے کا بیان۔
۵۰	فصل چوتھی ریشمی کپڑے کے بیان میں
۵۰	بعضا ریشمی کپڑا پہننا مباح ہے۔
۵۰	فصل پانچویں اون اور ریشم کے بیان میں۔
۵۱	فصل چھٹی بھونوں اور تکیوں کے بیان میں۔
۵۴	کتاب گری پڑی چیز کے بیان میں
۵۷	کتاب لعان کے بیان میں
	اور اسمیں دو فصل ہیں۔
	فصل پہلی لعان کے احکام میں
۵۹	فصل دوسری اولاد کے ملانے اور دعوے نسب کے بیان میں۔
۶۰	قیافہ شناس کے بیان میں
۶۴	گرے پڑے لڑکے کے بیان میں
۶۵	کتاب کھیل کود کے بیان میں
۶۶	مباح کھیل کے بیان میں
۶۷	کتاب لعنت اور گالی دینے کے بیان میں
۶۹	جن لوگوں پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے انکے بیان میں۔

صفحہ	مضامین کتاب
۵۲	**حرف میم**
	اور اسمیں چھہ کتابیں ہیں
	وعظ نصیحت ۔ مزارعت ۔ مدح ۔
	خوش طبعی ۔ موت ۔ مسجدوں کا بیان
〃	کتاب الموعظ والرقائق یعنے کتاب
	وعظوں اور دل کو نرم کرنیوالی حدیثوں
	کے بیان میں
۵۸	کتاب مزارعت کے بیان میں اور
	اسمیں دو فصل ہیں ۔
〃	فصل پہلی اسکے جائز ہونے کے
	بیان میں ۔
۶۰	فصل دوسری مزارعت کے منع ہونے
	کے بیان میں ۔
۶۱	کتاب مدح کے بیان میں ۔
۶۳	کتاب خوش طبعی کے بیان میں
۶۴	کتاب موت کے بیان میں اور
	اُسمیں تین باب ہیں
〃	باب پہلا حضرت صلے اللہ علیہ
	وسلم کی وفات کے بیان میں ۔
〃	حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری
	اور موت کے بیان میں ۔
۶۸	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہلانے اور
	کفنانے کے بیان میں ۔
۷۰	باب دوسرا موت اور اسکے
	متعلقات میں اور اسمیں سات
	فصل ہیں ۔
〃	فصل پہلی موت کی علامتوں
	اور موت کے آنے کے بیان میں

صفحہ	مضامین کتاب
۷۲	فصل دوسری رونے اور نوحہ
	کے بیان میں ۔
〃	رونے کے جائز ہونے کے
	بیان میں ۔
۷۴	رونے کے منع ہونے کے بیان
	میں ۔
〃	فصل تیسری غسل اور کفن کے
	بیان میں ۔
۷۸	فصل چوتھی جنازے کے ساتھ
	ہونے اور اوٹھانے کے
	بیان میں
۷۹	جنازہ جلدے جانے کے
	بیان میں ۔
۸۰	فصل پانچویں دفنانے اور
	اسکی ہیئت کے بیان میں ۔
〃	شہید کے دفنانے کے بیان
	میں ۔
۸۱	جلد دفن کرنے کے بیان میں
۸۲	میت کو ایک جگہہ سے دوسری
	جگہہ لے جاکر دفنانے کے
	بیان میں ۔
۸۳	فصل چھٹی قبروں کی زیارت
	کے بیان میں ۔
〃	زیارت قبر کے منع ہونے
	کے بیان میں (یعنے عورتوں کی)
۸۴	زیارت قبور کے جائز ہونے
	کے بیان میں
〃	زیارت قبر کرنے والے کی

صفحہ	مضامین کتاب
	دعا کے بیان میں ۔
۸۵	قبروں پر بیٹھنے کے بیان
	میں ۔
〃	فصل ساتویں ماتم پرسی کے
	بیان میں ۔
۸۶	باب تیسرا موت کے بعد
	جو کچھہ پیش آوے اسکا بیان
〃	عذاب قبر کے بیان میں ۔
۸۸	منکر نکیر کے سوال کے بیان
	میں ۔
۹۰	کتاب مسجدوں کے بیان میں
	اور اس میں دو باب ہیں
〃	باب پہلا مسجدوں کے بنانے
	کی فضیلت کے بیان میں ۔
〃	باب دوسرا مسجدوں کے بنانے
	کے بیان میں ۔
۹۲	جو احکام مسجد سے علاقہ رکھتے
	ہیں ۔ انکے بیان میں ۔
	حرف نون
۹۵	جسمیں آٹھ باب ہیں ۔
	نبوت کا بیان ۔ نکاح کا بیان ۔
	نذر کا بیان ۔ نیت اور اخلاص کا
	بیان ۔ خیر خواہی اور مشورے
	کا بیان ۔
〃	سونے اور جاگنے کا بیان ۔
〃	نفاق کا بیان ۔ نجوم کا بیان
〃	کتاب نبوت اور پیغمبری کے بیان

صفحہ	مضامین کتاب
	ہیں۔ اور اسمیں پانچ باب ہیں
۹۵	باب پہلا اُن احکام کے بیان میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کے ساتھ خاص ہیں اور اسمیں پانچ فصل ہیں۔
۹۶	فصل پہلی آنحضرت ؐ کے نام مبارک اور حسب نسب کے بیان میں۔
۹۶	فصل دوسری آنحضرت ؐ کی پیدائش اور عمر کے بیان میں۔
۹۷	فصل تیسری آنحضرت کی اولاد کے بیان میں۔
۹۸	فصل چوتھی آنحضرت ؐ کی صفات اور اخلاق کے بیان میں۔
۱۰۱	فصل پانچویں مہر نبوت اور متفرق چیزوں کے بیان میں۔
۱۰۴	باب دوسرا آنحضرت کی نشانیوں کے بیان میں
۱۱۰	باب تیسرا شروع وحی کے بیان میں
۱۱۴	باب چوتھا معراج کے بیان میں
۱۱۷	باب پانچواں آنحضرت ؐ کے معجزات اور نبوت کی دلیلوں کے بیان میں اور اسمیں سات فصل ہیں۔
	فصل پہلی غائب چیزوں کی خبر دینے کے بیان میں۔
۱۲۲	فصل دوسری آنحضرت کے ساتھ بے جان چیزوں کے کلام کرنے اور آپکے تابع ہونے کے

صفحہ	مضامین کتاب
	بیان میں۔
۱۲۳	فصل تیسری کھانے پینے کی چیزوں کی زیارت کے بیان میں۔
۱۲۶	فصل چوتھی آنحضرت کی دعا کے قبول ہونے کے بیان میں
۱۲۹	فصل پانچویں آنحضرت ؐ سے تکلیف دینے والی چیز کے دور کرنے کے بیان میں۔
۱۳۰	فصل چھٹی جن جن چیزوں کا آنحضرت ؐ سے سوال کیا گیا اُن کے بیان میں۔
۱۳۱	فصل ساتویں متفرق معجزات کے بیان میں۔
۱۳۳	**کتاب نکاح کے بیان میں**
	اور اس میں چار فصل ہیں
	فصل پہلی آنحضرت ؐ کی بی بیوں کے بیان میں۔
	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بیان میں۔
۱۳۴	حضرت حفصہؓ کے بیان میں
۱۳۵	حضرت ام سلمہؓ کے بیان میں۔
	حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے بیان میں۔
۱۳۶	حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بیان میں۔

صفحہ	مضامین کتاب
۱۳۶	حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے بیان میں۔
	حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے بیان میں۔
۱۳۷	ابنۃ الجون کے بیان میں۔
	ام شریک کے بیان میں
۱۳۹	فصل دوسری نکاح کی ترغیب کے بیان میں۔
۱۴۰	فصل تیسری پیغام نکاح اور خطبہ اور دیکھنے کے بیان میں۔
۱۴۲	فصل چوتھی آداب نکاح کے بیان میں۔
۱۴۴	باب دوسرا ارکان نکاح کے بیان میں۔ اور اس میں دو فصل ہیں۔
	فصل پہلی عقد کرنے کے بیان میں۔
۱۴۶	فصل دوسری ولیوں اور گواہوں کے بیان میں۔
۱۴۷	کفو کے بیان میں۔
۱۴۸	باب تیسرا نکاح کے منع کرنے والی چیزوں کے بیان میں اور اس میں دو فصل ہیں
۱۴۹	فصل پہلی دائمی حرمت کے بیان میں۔
	دودھ پینے کے بیان میں
۱۵۲	فصل دوسری دائمی حرام کرنیوالی چیزوں کے بیان میں

صفحہ	مضامین کتاب
۱۵۵	باب چوتھا نکاح کے متفرق احکام کے بیان میں اور اس میں پانچ فصل ہیں۔
〃	فصل پہلی نکاح کے توڑنے والی چیزوں کے بیان میں۔
۱۵۸	فصل دوسری عورتوں کے درمیان انصاف کرنے کے بیان میں۔
۱۶۱	فصل تیسری غزل وغیرہ کے بیان میں
〃	فصل چوتھی نشوز یعنی نافرمانی کے بیان میں
〃	فصل پانچویں اس باب کے لواحق کے بیان میں
۱۶۲	کتاب نذروں کے بیان میں اور اس میں تین فصل ہیں۔
۱۶۳	فصل پہلی نذر کے منعقد ہونے کے بیان میں۔
〃	فصل دوسری نذر طاعت کے بیان میں۔
〃	نماز کی منت ماننے کے بیان میں۔
۱۶۴	روزے کی نذر ماننے کے بیان میں۔
۱۶۵	حج کی نذر ماننے کے بیان میں
۱۶۶	مال کی نذر ماننے کے بیان میں
۱۶۷	فصل تیسری نذر گناہ کے بیان میں۔
۱۶۸	کتاب نیت اور اخلاص کے بیان میں۔
〃	کتاب تصحیح و مشورے کے بیان میں۔

صفحہ	مضامین کتاب
۱۶۹	کتاب سونے اور جاگنے کے بیان میں
۱۷۱	کتاب نفاق کے بیان میں
۱۷۲	کتاب علم نجوم کے بیان میں۔
	حرف ھ
۱۷۳	اور اس میں تین کتاب ہیں
	ہیں دو ہجرتوں کے بیان میں۔ تحفہ کے بیان میں ہبہ کے بیان میں۔
〃	کتاب دو ہجرتوں کے بیان میں۔
۱۷۶	کتاب تحفہ بھیجنے کے بیان میں
۱۷۷	کتاب ہبہ کے بیان میں
	حرف واو
۱۷۸	اس میں چار کتابیں ہیں۔
〃	وصیت کرنا وعدہ کرنا۔ وکیل ہونا۔ وقف کرنا۔
۱۷۹	وصیت کے وقت کے بیان میں۔
〃	وصیت کی مقدار کے بیان میں۔
	وارث کی وصیت کے بیان میں
۱۸۰	یتیم کے وصی کے بیان میں
۱۸۱	کتاب وعدہ کرنے کے بیان میں
۱۸۲	کتاب وکیل ہونے کے بیان میں
۱۸۳	کتاب وقف کرنے کے بیان میں

صفحہ	مضامین کتاب
	حرف یا
۱۸۴	اور اسمیں ایک ہی کتاب ہے کتاب قسموں کے بیان میں اور اسمیں آٹھ فصل ہیں۔
〃	فصل پہلی قسم اور جائز قسم کے بیان میں
۱۸۵	فصل دوسری قسم منع کے بیان میں
۱۸۶	فصل تیسری جھوٹی قسم کے بیان میں
۱۸۷	فصل چوتھی قسم کی جگہ کے بیان میں
〃	فصل پانچویں قسم میں انشاء اللہ کہنے کے بیان میں۔
〃	فصل چھٹی قسم توڑنے کے بیان میں
۱۸۸	فصل ساتویں متفرق حدیثوں کے بیان میں۔
〃	قسم کھانے میں نیت کا بیان
〃	قسم لغو کے بیان میں۔
〃	قسم میں توریہ کرنے کے بیان میں
۱۸۹	خالص قسم کھانے کے بیان میں
〃	قسم میں اڑنے کا بیان۔
〃	فصل آٹھویں کفارہ کے بیان میں
۱۹۰	کتاب ملتی چیزوں کے بیان میں اور اسمیں چار فصل ہیں۔
〃	فصل پہلی احادیث مشترکہ اور آداب نفس کے بیان میں۔
۱۹۸	فصل دوسری آفات نفس کے درمیان مشترک حدیثوں کا بیان
۲۰۵	فصل تیسری آفات زبان کے بیان میں
۲۱۱	فصل چوتھی مختلف حدیثوں کے بیان میں

حَرْفُ الْكَافِ وَفِيهِ اَرْبَعَةُ كُتُبٍ

حرف کاف کا بیان اور اس مین چار کتابین ہین —

اَلْكَسْبُ - اَلْكِذْبُ - اَلْكِبْرُ - اَلْكَبَائِرُ

کسب کرنا - جھوٹ بولنا - تکبر کرنا - کبیرے گناہ

كِتَابُ الْكَسْبِ وَفِيهِ ثَلٰثَةُ فُصُولٍ

کتاب ہے کسب کرنے کے بیان مین - اور اس مین تین فصلین ہین —

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَحَدُهَا فِي الْحَثِّ عَلَى الْحَلَالِ وَاجْتِنَابِ الْحَرَامِ

پہلی فصل حلال کی ترغیب دینے اور حرام سے بچنے کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا وَقَالَ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَآءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ اَلْاَشْعَثُ الْبَعِيْدُ الْعَهْدِ بِالدُّهْنِ وَالْغُسْلِ وَالنَّظَافَةِ وَكَذٰلِكَ الْاَغْبَرُ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک خدا پاک ہے نہین قبول کرتا ہے مگر عمل پاک کو اور بیشک اللہ پاک کو مقرر فرمایا حکم کیا ہے ایمان داروں کو جو حکم کیا ہے پیغمبروں کو سو خدا تعالی نے قرآن مین فرمایا کہ اے ایمان دارو کھاؤ پاک مال اور حلال رزق اور نیک عمل کرو البتہ مین تمہارے عملون کو جاننے والا ہون - اور خدا تعالی نے قرآن مجید مین فرمایا اے ایماندارو کھاؤ حلال مال وہ پاک چیزین جو ہمنے تمکو دین پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذکر کیا اس دکا جسنے بڑا لمبا چوڑا سفر کیا بکھرے بال خاک آلودہ اپنے دونون ہاتھ آسمان کی طرف پھیلاتا ہے اور یون کہتا ہے کہ اے میرے رب اے میرے رب یعنی میری دعا قبول کر اور حالانکہ اسکا کہانا حرام ہے اور اسکا پینا حرام ہے یعنے حرام کہاتا ہے حرام پیتا ہے اسکا بدن حرام غذا سے پالا گیا ہے پھر کہان ایسے شخص کی دعا قبول ہو مسلم اور ترمذی اسکے راوی مین اشعث وہ شخص ہے جسکو تیل لگانے اور نہانے کا بہت دن گذرے ہون اور اسیطرح اغبر کے بھی یہی معنی ہین **ف** پاک مال وہ ہے جسمین کسی کا دعوی نہ ہو اور نفع مین درست ہو چوری اور غصب کا مال پاک نہین اس واسطے کہ اس مین مالک کا دعوی موجود ہے اور جو چیز زانیہ کا مال اور رشوت اور سیاج کا مال یہی حرام ہے اسواسطے

کہ اگرچہ اسمین بظاہر دعوی نہین لیکن سطح کا مال لینا شرع مین درست نہین تو ناپاک ہوا معلوم ہوا کہ حرام مال سے خیرات کرنیمین فائدہ ہے کہ خدا اُس کو قبول نہین کرتا۔ اس واسطے کہ وہ ناپاک ہے ناپاک کو کس طرح قبول کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان کے حق مین ساری عبادتون سے حلال روزی کا تلاش کرنا مقدم ہے بدون اس کے نہ عبادت قبول ہے اور نہ دعا قبول ہونے کی کچھ امید ہے۔ اور یہ جو بعضے حرام خور دین سے ناواقف کہتے ہین کہ حلال مال دنیا مین کس کو ملتا ہے۔ اسکی تلاش بے فائدہ ہے۔ سو یہ غلط بات ہے اس واسطے کہ محنت مزدوری کرنا کھیتی کرنا سوداگری سب درست ہے بشرطیکہ اس مین کوئی خلاف شرع کام نہ کرے۔ وہ حلال اور پاک مال ہے غرضکہ ایماندار کے نزدیک حلال روزی کا طلب کرنا مقدم ہے اور حرام خور خدا فراموش سے گفتگو نہین۔

(۲) وَعَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يَقُوْلُ اِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ يَتَخَوَّضُوْنَ اَيْ يَاْخُذُوْنَهُ وَيَتَمَلَّكُوْنَهُ كَمَا تَخَوَّضَ الْاِنْسَانُ الْمَاءَ يَمِيْنًا وَشِمَالًا ترجمہ خولہ انصاریہ سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ کہ مقرر جو لوگ کہ تصرف کرتے ہین خدا کے مال مین ناحق یعنے ناحق لوٹ لوٹ کھاتے ہین تو اُنکے لیے قیامت مین آگ ہے یعنے بیت المال سے سوائے مستحقون کے اور کسی کو لینا درست نہین بخاری اور ترمذی اس کے راوی ہین یتخوضون کے معنے ہین لیتے ہین اور بزور مالک بنتے ہین جیسا آدمی دائین بائین پانی مین گہستا ہے۔

(۳) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَاِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اِسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِيْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَّقَعَ فِيْهِ وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ اَيْ طَلَبَ التَّبَرِّيْ مِنَ التُّهْمَةِ وَالْخَاطِرِ مِنْهَا وَيَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى اِنْطَافَ بِهٖ وَدَارَ حَوْلَهٗ وَالْمُضْغَةُ الْقِطْعَةُ مِنَ اللَّحْمِ بِقَدْرِ اللُّقْمَةِ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر حلال ظاہر اور کہلا ہے۔ اور حرام بھی ظاہر اور کہلا ہے لیکن حلال اور حرام کے درمیان دو طرح فاصلتی ہوتی شبہ کی چیزین ہین انکو بہت لوگ نہین جانتے سو جو شبہ کی چیزون سے بچا اُس نے اپنے دین اور آبرو کو بچایا اور جو شبہون مین پڑا وہ آخر حرام مین بھی پڑا جیسے وہ چرانے والا کہ روکی ہوئی زمین یعنے رکھے کے آس پاس چرا تا ہے۔ قریب ہے کہ کبھی رکھے کو بھی جانور چریںگے۔ جانو کہ ہر بادشاہ کا ایک منہ ہوتا ہے۔ جان لو خدا کا رمنہ اُس کی حرام کی ہوئی چیزین ہین جان رکھو کہ بیشک بدن مین گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب وہ سنورا تو سب بدن سنورا اور جب وہ بگڑا۔ تو سب بدن بگڑا یاد رکھو کہ وہ ٹکڑا دل ہے۔ پانچون اسکے راوی ہین۔ استبرأ لدینہ وعرضہ یعنے طلب کیا برات کو اور خلاصی کو تہمت سے اور کہا جاتا ہے حول اُسے جبکہ گھومے گرد رمنہ کے اور پھرے گرد اُسکے اور مضغہ ایک ٹکڑا گوشت کا ہے بقدر ایک لقمہ کے ✣

ف یعنے دنیا کی سب چیزین تین طرح پر ہین حلال اور حرام اور شبہ دار جو چیزین حلال ہین وہ قرآن اور حدیث مین صاف کہلی ہین سب مسلمانون کو معلوم ہین جیسے کھیتی سوداگری مزدوری گائے بکری اونٹ وغیرہ اور جو چیزین حرام ہین انکو بھی سب جانتے ہین جیسے شراب سور جوا حرام کاری چوری جھوٹ وغیرہ۔ یہ کہ انکو سب حرام جانتے ہین جاہل تک بھی اور شبہ دار چیزون یعنے کچھ حلال سے بھی میل رکھتی ہین اور کچھ حرام سے بھی جیسے گوئی چیز تو اپنے گھر مین پاوے لیکن تجھکو یہ معلوم نہین کہ وہ چیز بکی ہے یا بیگانی اُسکو بہت لوگ نہین جانتے سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکا قاعدہ بتلا دیا کہ جس چیز مین شبہ پڑے کہ یہ حلال ہے یا حرام یا عالمون کا اُسمین اختلاف ہو کوئی حلال بتلاتا ہو اور کوئی حرام تو اُسکو چھوڑ دیوے ہرگز نہ کرے اسی مین دین کا بچاؤ ہے۔

اسواسطے کہ شاید وہ حرام ہو۔ اور نہین تو جب شبہ دار چیزون مین آدمی پڑا تو رفتہ رفتہ آخر حرام چیزون مین بھی گرفتار ہو جاتا ہے۔ تقوی اور پرہیزگاری اسی کا نام ہے۔ کہ آدمی شبہ کی چیزون سے بچے پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تقوی فقط ظاہر کی صفائی کا نام نہین تقوی کا مقام دل ہے۔ یعنی جب دل مین ایمان رجا اور خدا کی ناراضمندی کا خوف دل مین سمایا تو آنکھہ کان ہاتھ پاؤن سب خود بخود سنور جاتے ہین اس واسطے کہ دل بادشاہ ہے تمام بدن کا پھر اگر دل ہی بگڑا یعنے حرص و فسق و فجور اسمین جما تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے آنکھہ کان ہاتھ پاؤن سب اس کے تابع ہو جاتے ہین

(۴) **وعن** سلمان الفارسی و ابن عباس قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الحلال ما احل اللہ فی کتابہ و الحرام ما حرم اللہ فی کتابہ و ما سکت عنہ فھو عفو فلا تتکلفوا السوال عنہ اخرجہ ترمذی[1] **ترجمہ** سلمان اور ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حلال وہ چیز ہے جو خدا نے اپنی کتاب یعنی قرآن مین حلال کی اور حرام وہ چیز ہے جو خدا نے اپنی کتاب مین حرام کی اور جس چیز سے خاموش رہا وہ معاف ہے سو نہ تکلیف اٹھاؤ اس کے پوچھنے مین ترمذی اس کے راوی ہین۔ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو چیز قرآن اور حدیث مین صاف طور پر حرام نہین وہ مباح ہے۔

(۵) **وعن** المقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما اکل احد طعاما قط خیرا من ان یاکل من عمل یدیہ و ان نبی اللہ داود علیہ السلام کان یاکل من عمل یدیہ رواہ البخاری۔ **ترجمہ** مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی نے کوئی کھانا کبھی نہین کھایا بہتر اپنے ہاتھہ کے کسب سے اور البتہ خدا کا پیغمبر حضرت داؤد علیہ الصلوۃ والسلام اپنے ہاتھ کے کسب سے کھاتا تھا۔ روایت کی یہہ حدیث بخاری نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دستکاری سب سے افضل ہے اور زیادہ تر حلال و طیب ہے اور حضرت داؤد علیہ الصلوۃ السلام اپنے ہاتھ سے زرہ بناتے تھے اور اسی کسب سے کھاتے تھے۔

(۶) **وعن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی الناس زمان لا یبالی المرء ما اخذ منہ امن الحلال ام من الحرام اخرجہ البخاری و النسائی و زاد رزین فاذا ذاک لا یجاب لھم دعوۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگون پر ایسا زمانہ آویگا کہ آدمی کچھہ پرواہ کریگا کہ جو لیا اپنے مان اپنے سے کہ حلال ہے یا حرام ہے بخاری اور نسائی اس کے راوی ہین اور زیادہ کیا رزین نے سو اسوقت انکی کوئی دعا قبول نہ ہوگی۔

تا بہ نہار مما یباح من المکاسب و المطاعم

دوسری فصل

مباح کسبون اور کمانون کے بیان مین

(۱) **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اطیب ما اکلتم من کسبکم و ان اولادکم من کسبکم اخرجہ اصحاب السنن **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہایت پاک چیز جو تم کھاتے ہو تمہارے کسب سے ہے اور تمہاری اولاد بھی تمہارے کسب مین ہین یعنی وہ بھی تمہاری اپنی کمائی مین داخل ہے۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہین **ف** یعنے بہت پاک اور حلال مال وہ ہے جو آدمی کما کر کھاوے۔

---

[1] یعنی بیچنے... رائج ہوگی مال کے حاصل کرنے مین شدت حرص کے سبب سے حلال اور حرام مین کچھہ تمیز نہ رہیگی رشوت چوری سود دغا وغیرہ سب حلال جانین گے چنانچہ اس زمانہ کا حال ہے کہ جسطرح مال پاتے ہین بیمحابا کھاتے ہین گویا موت اور قیامت کا علق کچھہ نہین بس یہہ پیشینگوئی حضرت کی اس زمانہ مین پوری ہوئی۔ ۱۲

(۲) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَتِ امْرَاَۃٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰنَاْکُلُ عَلٰی اٰبَائِنَا وَاَبْنَائِنَا وَاَزْوَاجِنَا فَمَا یَحِلُّ لَنَا مِنْ اَمْوَالِھِمْ قَالَ الرُّطَبُ تَاْکُلْنَہٗ وَتُھْدِیْنَہٗ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کی یا حضرت ہم بوجہ ہین اپنے باپون اور بیٹون اور خاوندون پر سو کیا چیز ہمارے لیے حلال ہے اُن کے مال مین سے فرمایا تازہ چیز کہ تم اُسکو کھاؤ اور تحفہ بھیجو ابوداؤد اسکے راوی ہین ف یعنے عورت کو اپنے باپ بیٹے اور خاوند کے کسب کے کھانا پکا ہوا بلا اجازت کھا لینا جائز ہے۔

(۳) وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَتْ ھِنْدٌ اِمْرَاَۃُ اَبِیْ سُفْیَانَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَبَا سُفْیَانَ رَجُلٌ شَحِیْحٌ لَیْسَ یُعْطِیْنِیْ مَا یَکْفِیْنِیْ وَوَلَدِیْ اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْہُ وَھُوَ لَا یَعْلَمُ فَقَالَ خُذِیْ مَا یَکْفِیْکِ وَوَلَدَکِ بِالْمَعْرُوْفِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ ہندہ ابوسفیان کی عورت نے کہا یا حضرت ابوسفیان بخیل مرد ہے اتنا خرچ نہین دیتا جو مجھکو اور میری اولاد کو کفایت کرے مگر یہ ہوسکتا ہے کہ بے خبر اسکے مال مین سے حاجت کے بموجب لون اور اسکو معلوم نہ ہو یعنے اسطرح لینا درست ہے یا نہین تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لے لیا کر خاوند کے مال مین سے دستور کے موافق جتنا تجھکو اور تیری اولاد کو کفایت کرے پانچون اور ترمذی اُس کے راوی ہین ف معلوم ہوا کہ عورت خاوند کے مال مین سے اگر بقدر حاجت ضروری کے بدون اُس کی اجازت کے لیوے تو درست ہے اسواسطے کہ اسکا حق خاوند پر فرض ہے

(۴) وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِاِبْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ لِیْ یَتِیْمًا وَلَہٗ اِبِلٌ فَاَشْرَبُ مِنْ لَبَنِھَا قَالَ اِنْ کُنْتَ تَبْغِیْ ضَالَّتَھَا وَتَھْنَأُ جَرْبَاھَا وَتَلِیْطُ حَوْضَھَا وَتَسْقِیْھَا یَوْمَ وِرْدِھَا فَاشْرَبْ غَیْرَ مُضِرٍّ بِنَسْلٍ وَلَا نَاھِلٍ فِی الْحَلَبِ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ تَبْغِیْ ضَالَّتَھَا اَیْ تُصْلِحُہٗ بِالطِّیْنِ وَالنَّاھِلُ فِی الْحَلَبِ الْمُسْتَقْصِیْ الْمُبَالِغُ الَّذِیْ لَا یَدَعُ فِی الضَّرْعِ مِنَ اللَّبَنِ شَیْئًا ترجمہ قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ ایک مرد نے ابن عباس سے کہا کہ میرے پاس ایک یتیم ہے اور اُس کے اونٹ ہین کیا مین اُنکا دودھ پی لیا کرون فرمایا اگر تو اُن کے گم ہوئے کو ڈھونڈتا ہے اور اُنکے خارش دار کی دوا کرتا ہے اور اُنکے حوض کو درست کرتا ہے اور پانی پر اوترنے کے دن اُنکو پانی پلاتا ہے یعنے اگر اونٹون کی خبر گیری کیا کرتا ہے تو اُنکا دودھ پی لیا کر اس حال مین کہ ضرر کرنے والا ہو بچے کو اور نہ نہایت کو پہنچنے والا ہو دوہنے مین مالک اس کے راوی ہین تبغی ضالتھا کے معنے ہین کہ تو اُنکو ڈھونڈتا اور تلاش کرتا ہے جبکہ گم ہوا اور تہنا جرباھا کے معنے ہین کہ اُنکا دوا کرتا ہے خارش کی دوا سے اور وہ گندھک ہے اور جو چیز اسکے ساتھ ملائی جاتی ہے وتلیط حوضھا یعنے مٹی سے سنوارتا ہے اور ناہک حلب مین وہ شخص ہے جو نہایت مبالغہ کرے دوہنے مین کہ تھنون مین کچھ دودھ نہ چھوڑے۔

اُجْرَۃُ کَتْبِ الْقُرْاٰنِ وَتَعْلِیْمِہٖ
قرآن کے لکھنے اور سکھلانیکی اُجرت کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا کِتَابُ اللّٰہِ تَعَالٰی اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَتِہٖ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جن کاموں پر تم مزدوری لیتے ہو اُن مین قرآن کی مزدوری لینا زیادہ تر لائق ہے روایت کی یہ حدیث بخاری نے ترجمہ مین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن کے پڑھانے کی بھی محنت لینا درست ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک و شافعی کا اور متاخرین حنفیہ کا۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ سُئِلَ عَنْ اَجْرَۃِ کِتَابَۃِ الْمُصْحَفِ قَالَ لَا بَاْسَ اِنَّمَا ھُمْ مُصَوِّرُوْنَ وَرَاَیْتُھُمْ اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ مِنْ عَمَلِ اَیْدِیْھِمْ اَخْرَجَہٗ رَزِیْنٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ کسی نے اُن سے قرآن مجید لکھنے کی مزدوری کا حکم پوچھا تو فرمایا اس مین کچھ ڈر نہین کہ وہ نقش لکھنے والے ہین اور مقررہ تو اپنے ہاتھ کے کام سے کھاتے ہین یعنے اپنی دستکاری

سے۔ زرین اسکے راوی ہین۔

ارزاق العمال
تحصیلدارون کی روزیکا بیان

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَمَّا اسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِیْ اَنَّ حِرْفَتِیْ لَمْ تَكُنْ تَعْجِزُ عَنْ نَفَقَةِ اَهْلِیْ وَشُغِلْتُ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَسَيَاْكُلُ اٰلُ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ هٰذَا الْمَالِ وَيَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِیْنَ فِيْهِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے کہا کہ جب ابوبکر رض صدیق خلیفہ ہوے تو فرمایا البتہ میری قوم جانتی ہے کہ میرا پیشہ میرے گھر والون کے خرچ سے عاجز نہ کرتا تھا اپنے انکے خرچ کو کافی تھا اور مین مسلمانون کے کام مین مشغول کیا گیا ہون سو ابوبکر کے لوگ اس مال بیت المال سے کہا وین گے اور ابوبکر مسلمانون کے واسطے اس مین کام کریگا۔ بخاری اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا فَمَا اَخَذَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ غُلُوْلٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ بریدہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو ہمنے کسی کام پر تحصیلدار کیا اور اس کی روزی مقرر کردی پھر جو اُس کے بعد لیوے گا وہ خیانت ہے، مال غنیمت مین ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَنَا عَامِلًا فَلْيَكْتَسِبْ زَوْجَةً وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ خَادِمٌ فَلْيَكْتَسِبْ خَادِمًا وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ مَسْكَنٌ فَلْيَكْتَسِبْ مَسْكَنًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اُخْبِرْتُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَهُوَ غَالٌّ اَوْ سَارِقٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ مستورد بن شداد سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہمارا تحصیلدار ہو سکے چاہیے کہ بیوی حاصل کرے اور اگر اسکے پاس خادم نہ ہو تو چاہیے کہ خادم حاصل کرے اور اگر اسکے واسطے گھر نہ ہو تو چاہیے کہ اپنے لیے رہنے کا گھر حاصل کرے ابوبکر صدیق نے کہا۔ کہ مجکو خبر ہوئی کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اسکے سوائے کچھ لیوے وہ خائن ہے یا چور۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ سَعِيْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّعْدِیِّ اَنَّهٗ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ فِیْ خِلَافَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَلَمْ اُحَدَّثْ اَنَّكَ تَلِیْ مِنْ اَعْمَالِ الْمُسْلِمِيْنَ اَعْمَالًا فَاِذَا اُعْطِيْتَ الْعُمَالَةَ كَرِهْتَهَا فَقُلْتُ بَلٰى فَقَالَ عُمَرُ مَا تُرِيْدُ اِلٰى ذٰلِكَ قُلْتُ اِنَّ لِیْ اَفْرَاسًا وَّاَعْبُدًا وَّاَنَا بِخَيْرٍ وَّاُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ عُمَالَتِیْ صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنِّیْ كُنْتُ اَرَدْتُ الَّذِیْ اَرَدْتَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِی الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّیْ حَتّٰى اَعْطَانِیْ مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّیْ فَقَالَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهٖ وَمَا جَآءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ وَّلَا اِشْرَافِ نَفْسٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْ نَفْسَكَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ - اَلْاِشْرَافُ لِلتَّطَلُّعِ اِلَى الشَّیْءِ وَالرَّغْبَةُ فِيْهِ وَقَوْلُهٗ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْ نَفْسَكَ اَیْ مَا لَا يَكُوْنُ بِهٰذِهِ الصِّفَةِ فَاتْرُكْهُ ترجمہ عبداللہ بن سعدی سے روایت ہے کہ وہ عمر فاروق کے پاس آیا انکی خلافت مین تو عمر فاروق نے اسے کہا کیا تجکو خبر نہین ہوئی کہ مقرر تو مسلمانون کے کام پر حاکم ہوتا ہے پھر جب تجھکو اوسپر تنخواہ دیجاتی ہے تو تو اسکو برا جانتا ہے مینے کہا کیون نہین تو عمر نے کہا کہ تیری اس سے کیا مراد ہے یعنی تو اس کام کی اجرت کیون نہین لیتا مینے کہا کہ میرے پاس گھوڑے اور غلام ہین اور مین مالدار ہون اور چاہتا ہون کہ میری تحصیلداری مسلمانون پر خیرات ہو تو عمر نے کہا کہ ایسا نہ کرنا اسواسطے کہ مین بھی یہی چاہتا تھا جو تو چاہتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھکو اوعطا کرتے تھے تو مین کہتا تھا کہ جو مجھ سے زیادہ تر محتاج ہو اسکو دیجئے یہانتک کہ ایکبار آپنے مجھ کو مال دیا تو مینے کہا کہ مجھسے

زیادہ تر محتاج کو دیجئے تو آپنے فرمایا کہ اسکو لے اور اپنا مال ٹھہرا اور اسکو خیرات کر اور جو آوے تیرے پاس اس مال سے بغیر سوال اور تاکا لگائے کے تو اسکو لے اور جو ایسا مال نہ ہو تو اس کے پیچھے اپنے جی کو مت ڈال ترمذی کے سوا پانچوں اسکے راوی ہین - اور اشراف کے معنے ہین ایک چیز کی طرف جھانکنا اور اس مین رغبت کرنا **کفاف** یعنی جو مال بدون تمتع اور بے حرص اور سوال کے ملے وہ حلال ہے اور اگر زبان سے ظاہری سوال کیا یا دل مین تاک لگائے تو وہ حلال طیب نہین ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ حاکم اور تحصیلدار کو بیت المال سے بقدر ضرورت لینا جائز ہے -

الاقطاع
جاگیر دینے کا بیان

(۱) **عَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ اَرْضًا مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ اَمِيْرًا بِهَا اِذَا كَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَعْطِهٖ اِيَّاهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو حضرموت سے ایک زمین جاگیر دی اور اسوقت معاویہ ہان امیر تھے سو اسکی طرف لکھا کہ وہ زمین اسکو دیدی ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہین -

(۲) **وَعَنْ** كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ جَلْسِيَّهَا وَغَوْرِيَّهَا وَحَيْثُ يُصْلِحُ الزَّرْعَ مِنْ قُدْسٍ وَلَمْ يُعْطِهٖ حَقَّ مُسْلِمٍ وَكَتَبَ لَهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذَا مَا اَعْطٰى مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ اَعْطَاهُ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ جَلْسِيَّهَا وَغَوْرِيَّهَا وَذَاتَ النَّصْبِ بِرِوَايَةٍ وَذَاتَ النُّصُبِ ثُمَّ اتَّفَقَتَا وَحَيْثُ يُصْلِحُ الزَّرْعَ مِنْ قُدْسٍ لَمْ يُعْطِهٖ حَقَّ مُسْلِمٍ وَكَتَبَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ خَرَجَهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ الْجَلِيْسِيِّ بِالْجِيْمِ مَنْسُوْبٌ اِلَى الْجَلِيْسِ هِيَ اَرْضُ نَجْدٍ وَيُقَالُ لِكُلِّ مُرْتَفِعٍ مِنَ الْاَرْضِ جَلْسٌ وَالْغَوْرُ مَا انْهَبَطَ مِنَ الْاَرْضِ وَاَرَادَ اَنَّهٗ اَقْطَعَ جَمِيْعَ تِلْكَ الْاَرْضِ نَجْدِهَا وَغَوْرِهَا

ترجمہ کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے روایت کی اسنے اپنے دادا سے کہ سفر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جاگیر دی بلال بن حارث مزنی کو زمین کہا لون قبلیہ (ایک جگہ کا نام ہے نجد عرب مین) کی اونچی اسکی اور نیچی اسکی اور جس جگہہ کہ کھیتی صلاحیت رکھتی ہے زمین قدس سے اور نہ دیا اسکو حق کسی مسلمان کا اور لکھا اس کے لیے یہ نامہ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا ہے یہ وہ چیز ہے جو دی محمد اللہ کے رسول نے بلال بن حارث کو دی اسکو زمین کہا لون قبلیہ کی اونچی اور نیچی اسکی اور زیادہ کیا ہے ایک روایت مین اور ذات النصب بھی کر نام ایک قطعہ زمین کا ہے پھر اتفاق کیا دونون روایتون نے اور جس جگہہ کہ صلاحیت رکھتی ہے کھیتی زمین قدس سے کہ وہ بھی نام ہے ایک قطعہ زمین کا اور نہ دیا حق اسکو کسی مسلمان کا - اور ابی بن کعب نے یہ جاگیر نامہ لکھا مالک اور ابوداؤد اس کے راوی ہین اور جلسی ساتھ جیم کے منسوب ہے طرف جلس کی وہ نجد کی زمین ہے اور ہر اونچی زمین کو جلس کہتے ہین اور غور پست زمین کو کہتے ہین اور مراد یہ ہے کہ آپنے اوسکو یہ سب مین جاگیر دی اونچی بھی اور نیچی بھی -

(۳) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَقْطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الزُّبَيْرَ حُضْرَ فَرَسِهٖ فَاَجْرٰى فَرَسَهٗ حَتّٰى قَامَ ثُمَّ رَمٰى بِسَوْطِهٖ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَعْطُوْهُ حَيْثُ بَلَغَ سَوْطُهٗ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَحُضْرَ الْفَرَسِ عَدْوُهٗ

ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ جاگیر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبیر کو بقدر دوڑ اسکے گھوڑے کی سو اسنے اپنا گھوڑا دوڑایا یہان تک کہ کھڑا ہوا پھر اپنا گھوڑا ڈالا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو دیدو جہان تک اسکا گھوڑا پہونچا - ابوداؤد اسکے راوی ہین حضر فرس کے معنے ہین دوڑنا اسکا -

(۴) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ خَطَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دَارًا بِالْمَدِيْنَةِ بِقُرْبِ وَقَالَ

اَزِيْدُكَ اَزِيْدُكَ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عمرو بن حریث سے روایت ہے، کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے واسطے مدینے مین اپنی کمان سے ایک گھر کی لکیر کھینچدی یعنی اسقدر زمین مجھکو دیدی کہ وہان گھر بناؤن اور فرمایا کہ اَمین تجھکو زیادہ دیتا ہون مین تجھکو زیادہ دیتا ہون ابوداؤد اسکے راوی ہین ف ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ کسی کو کچھ حصہ زمین کا جاگیر دیدینا درست ہے۔

کسب الحجام
سینگی لگانے کے کسب کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاَعْطَی الْحَجَّامَ اَجْرَہٗ وَلَوْ کَانَ سُحْتًا لَمْ یُعْطِ وَکَلَّمَ سَیِّدُہٗ مُخَفِّفَ عَنْہُ مِنْ ضَرِیْبَتِہٖ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالضَّرِیْبَۃُ الْخَرَاجُ الَّذِیْ یُقَرَّرُ عَلَی الْاِنْسَانِ یُؤَدِّیْہِ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ اَوْ شَہْرٍ اَوْ سَنَۃٍ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سینگی کچھوائی اور سینگی لگانے والے کو اسکی مزدوری دی اور اگر حرام ہوتی تو اسکو نہ دیتے اور اسکی مالک سے سفارش کی تو اُس نے اُس کے خراج مین تخفیف کردی۔ شیخین اور ابوداؤد اُس کے راوی ہین۔ اور ضریبہ اس خراج کا نام ہے جو کسی آدمی پر مقرر کیا جاتا ہے۔ کہ اسکو ہر دن یا ہر مہینے یا ہر سال مین ادا کیا کرے یعنی جو کماوے اُس مین سے اس قدر اپنے مالک کو ہر دن یا ہر مہینے مثلاً دیا کرے حق مالکانہ۔

(۲) وَعَنْ رَجُلٍ مِنَ الْمُہَاجِرِیْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُوْنَ شُرَکَاءُ فِیْ ثَلٰثٍ اَلْمَاءِ وَالْکَلَاءِ وَالنَّارِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ حضرت کے ایک مہاجر صحابی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزون مین سب مسلمان شریک ہین پانی مین اور گھاس مین اور آگ مین۔ ابوداؤد اُس کے راوی ہین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پانی اور گھاس اور آگ سے کسی کو منع کرنا جائز نہین اور نہ روکنا اُسکا۔

(۳) وَعَنْ اَسْمَرَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَقَ اِلٰی مَا لَمْ یَسْبِقْ اِلَیْہِ مُسْلِمٌ فَھُوَ لَہٗ قَالَ فَخَرَجَ النَّاسُ یَعْدُوْنَ یَتَخَاطُوْنَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ اسمر بن مضرس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص پہلے کسی پانی پر پہنچے جسکی طرف کسی مسلمان نہ پہنچا ہو تو وہ اسی کا حق ہے سو نکلے لوگ دوڑتے اور قدم مارتے ابوداؤد اسکے راوی ہین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گھیرنے اور حفاظت کرنے سے پانی مالک ہو جاتا ہے۔

ثالثها فی المکروہ من ذلک
تیسری فصل
مکروہ کسب کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْبَدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَمَھْرِ الْبَغِیِّ وَحُلْوَانِ الْکَاہِنِ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَھُمَا اَجْرُھَا وَحُلْوَانُ الْکَاہِنِ مَا یُعْطٰی مِنَ الْھَدِیَّۃِ بِخَیْرِھِمْ عَمَّا یَسْاَلُوْنَہٗ ترجمہ ابومسعود بدری سے روایت ہے، کہا کہ منع فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مول کتے کے اور خرچی حرام کار عورت کی سے اور شیرینی کاہن کی سے جسپر اسکے راوی ہین اور بغی زنا کار عورت کو کہتے ہین اور مہر سے مراد مزدوری

اُس کی ہے اور کاہن کی شیرینی وہ چیز ہے جو ہدیہ دیا جاتا ہے اسپر کہ لوگون کو خبر دے اسبات کی جو اُس سے پوچھین یعنے غیب کی خبر دے۔

(۲) **وعن** ابی جحیفۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن ثمن الدم وثمن الکلب المبغی وکسب الحجام والواشمۃ والمستوشمۃ واکل الربوا وموکلہ والمصورین اخرجہ البخاری الواشم تغریز الجلد بالابرۃ تحشوا النیل فی موضع الغرز والواشمۃ التی تفعل ذلک والمستوشمۃ التی یفعل بھا ذلک بطلبھا ترجمہ ابوجحیفہ سے روایت ہے کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لہو کے مول سے اور کتے کے مول سے اور حرام کاری عورت کی کسب سے اور لعنت کی بدن گودنے والی عورت پر اور بدن گودانے والی پر اور لعنت کی بیاج کہانے والے پر اور بیاج کہلانے والے پر اور تصویر بنانے والون پر بخاری اسکے راوی ہین۔ اور واشمہ کے معنے ہین سوئی سے بدن گودنا اور اس مین نیل بھرنا اور واشمہ وہ عورت ہے جو یہہ کام کرے اور مستوشمہ وہ عورت ہے جسکے ساتھ یہ کام کیا جاے اسکی خواہش سے۔

(۳) **وعن** ابی ھریرۃ رضہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن کسب الاماء اخرجہ البخاری وابوداود وزاد ابوداود وفی روایۃ اخری عن رافع بن خدیج حتی یعلف من این ھو ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے لونڈیون کے کسب سے بخاری اور ابوداؤد اسکے راوی ہین اور ایک روایت مین ابوداؤد نے زیادہ کیا ہے رافع بن خدیج سے یہانتک کہ معلوم ہوا کہ کس جگہ سے کمایا گیا ہے۔

(۴) **وعن** عثمان قال لا ترکلفوا الصبیان الکسب فانکم متی کلفتموھم الکسب قروا ولا تکلفوا الامۃ غلیرات الصنعۃ الکسب فان کم متی کلفتموھا کسبت بفرجھا وعفوا اذا عفا کم اللہ تعالی وعلیکم من المطاعم بما طاب منھا اخرجہ مالک ترجمہ عثمان رضہ سے روایت ہے کہ نہ تکلیف دو بچون کو کسب کرنے کی واسطے کہ جب تم کسب کرنیکی تکلیف دوگے تو چوری کرینگے اور نہ تکلیف دو بے ہنر لونڈی کو کسب کرنے کی واسطے کہ جب تم اسکو تکلیف دوگے تو اپنی شرمگاہ یعنے زنا سے کمادے گی۔ اور معاف کرو جب اللہ تعالی نے تم کو معاف کیا ہے اور لازم جانو اپنے اوپر کہانون سے وہ چیز جو خوش گوار مالک اُس کے راوی ہین۔

(۵) **وعن** عائشۃ قالت کان لابی بکر غلام یخرج لہ الخراج وکان ابوبکر یاکل من خراجہ فجاء یوما بشیء فاکل منہ ابوبکر فقال لہ الغلام تدری ما ھذا فقال ما ھو فقال کنت تکھنت لانسان فی الجاھلیۃ وما احسن الکھانۃ الا انی خدعتہ فلقینی فاعطانی بذلک ھذا الذی اکلت منہ فادخل ابوبکر یدہ فی فیہ فقاء کل شیء فی بطنہ اخرجہ البخاری ترجمہ عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق کا ایک غلام تھا جو اسکو خراج دیا کرتا تھا اور ابوبکر اسکا خراج کھایا کرتے تھے سو وہ ایک دن کچھ لایا اور ابوبکر نے اُس سے کھایا تو غلام نے اُن سے کہا کہ کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے ابوبکر نے کہا کہ یہ کیا ہے اُس نے کہا کہ مین نے کفر کے زمانے مین ایک شخص کے لیے کہانت کی تھی یعنی اسکو جھوٹی بھی غیب کی خبر دی تھی اور حالانکہ مین کہانت کو خوب جانتا تھا لیکن مینے اسکو دھوکا دیا سو وہ مجھکو ملا اور اُس نے مجھکو یہ چیز دی جس سے تو نے کھایا تو ابوبکر صدیق نے اپنا ہاتھ اپنے منہ مین ڈالا۔ جو چیز کہ انکے پیٹ مین تھی سب قے کی بخاری اس کے راوی ہین **ف** کاہن وہ ہے جو غیب کی خبر دے۔

ثمن الکلب
کتے کے مول کا بیان

(۱) **عن** ابن عباس قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن ثمن الکلب وان جاء یطلب ثمن الکلب فاملاء کفہ ترابا اخرجہ ابوداود واللفظ لہ والنسائی

وَلِاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے کتے کے مول سے اور اگر کوئی کتے کا مول مانگے کو تیرے پاس آوے تو اسکی ہتیلی کو مٹی سے بھردے ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین اور الفاظ ابوداؤد کے ہین اور ابوہریرہ کی روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے مول کتے کے سے سوائے کتے شکاری کے ترمذی اسکے راوی ہین ف یعنی شکاری کتے کا مول درست ہے۔

اَلْھِرُّ بلی کا بیان

(۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ الْھِرِّ وَثَمَنِہٖ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلی کے کھانے اور اس کے مول سے منع فرمایا ہے ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔ ف یعنے بلی کا گوشت اور مول حرام ہے۔

کَرَاھَۃُ کَسْبِ الْحَجَّامِ کسب حجام کے مکروہ ہونیکا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ مُحَیِّصَۃَ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ اِسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ اِجَارَۃِ الْحَجَّامِ فَنَھَاہُ وَکَانَ لَہٗ مَوْنٌ حَجَّامًا فَاَمَرَہٗ اَنْ یُّعْلِفَ نَاضِحَہٗ وَیُطْعِمَہٗ رَقِیْقَہٗ اَخْرَجَہُ الْاَرْبَعَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَفِیْ اٰخِرِہٖ لِاَبِیْ دَاؤُدَ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ وَھَبْتُ خَالِیْ غُلَامًا حَجَّامًا وَھُوَ کَارِہٌ لِاَجْرِہٖ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اِنَّ اَجْرَہٗ خَبِیْثٌ اِنْ وَھَبْتَ خَالِیْ غُلَامًا حَجَّامًا فَلَا تَاْکُلْ مِنْ کَسْبِہٖ وَاَطْعِمْہُ نَاضِحَکَ وَرَقِیْقَکَ وَفِیْ اٰخِرِہٖ لِلنَّسَائِیِّ اِنَّ لِیْ اَرْقَّاءَ وَاَنَا اَکْرَہُ اَنْ یَّطْعَمُوْا مِنْ کَسْبِہٖ وَاَ

مباح اور جائز ہے۔

اَلْقَسَامَۃ
قسامت کا بیان

(۱) عَنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَالْقَسَامَۃَ قُلْنَا وَمَا الْقَسَامَۃُ قَالَ الرَّجُلُ یَکُوْنُ عَلَی الْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ فَیَاْخُذُ مِنْ خَطِّ ھٰذَا وَمِنْ خَطِّ ھٰذَا اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤُدَ الْقُسَامَۃُ بِضَمِّ الْقَافِ مَا یَاْخُذُہُ الْقَسَّامُ جزیا علی عادۃ التماثر دون الرجوع الی اُجرت المثل ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بچو قسامت سے ہمنے کہا کہ قسامت کیا ہے فرمایا کہ کوئی مرد آدمیوں کے گروہ پر مختار ہوتا ہے سو کچھ اسکے حصے سے لیتا ہے اور کچھ اُسکے حصے سے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ اور قسامت ساتھ پیش قاف کے وہ چیز ہے جو تقسیم کرنیوالا لیتا ہے بطور عادت دلالوں کے بدون رجوع کرنے کیطرف اجرت مثل کے ف احدیث سے معلوم ہوا کہ تقسیم کی دلالی منع ہے اجرت مثل جائز ہے۔

اَلْمَعْدَنُ
کان کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ لَزِمَ رَجُلٌ غَرِیْمًا لَہٗ بِعَشَرَۃِ دَنَانِیْرَ وَقَالَ وَاللّٰہِ لَا اُفَارِقُکَ حَتّٰی تَقْضِیَنِیْ وَنَاتِیَنِیْ بِحَمِیْلٍ فَقَالَ بِھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَتَی الرَّجُلَ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِقَدْرِ مَا حَلَّ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَیْنَ اَصَبْتَ ھٰذَا قَالَ مِنْ مَعْدِنٍ قَالَ لَا حَاجَۃَ لَنَا فِیْھَا لَیْسَ فِیْھَا خَیْرٌ فَقَضَاھَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْہُ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالْحَمِیْلُ الزَّعِیْمُ وَالْکَفِیْلُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک مرد نے دس اشرفیوں بدلے اپنے قرضدار کا ساتھ پکڑا اور کہا قسم اللہ کی نہیں تجھ سے جدا نہیں ہونیکا یہانتک کہ تو میرا قرض ادا کرے اور یا میرے پاس کوئی ضامن لاوے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے ضامن ہوئے پھر وہ مرد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس گیا یا بقدر اسکے کہ ضامن ہوئے تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو فرمایا کہ تو نے یہ مال کہاں سے پایا اُس نے کہا کہ کان سے فرمایا کہ اسکی کچھ حاجت نہیں اسمیں خیر نہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو اسکی طرف سے ادا کر دیا ابوداؤد اُس کے راوی ہیں حمیل ضامن اور کفیل کو کہتے ہیں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کان کے مال میں خیر نہیں۔

عَطَاءُ السُّلْطَانِ
بادشاہ کی عطا اور انعام کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ السَّعْدِیِّ عَنْ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُعْطِیْنِی الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِہٖ مَنْ ھُوَ اَفْقَرُ اِلَیْہِ مِنِّیْ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُذْہُ وَمَا جَاءَکَ وَاَنْتَ غَیْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْہُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْہُ نَفْسَکَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَزَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا لَا یَسْاَلُ شَیْئًا وَلَا یَرُدُّ شَیْئًا اُعْطِیَہُ وَفِیْ اُخْرٰی قَالَ اسْتَعْمَلَنِیْ عُمَرُ عَلَی الصَّدَقَۃِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْھَا اَمَرَ لِیْ بِعُمَالَۃٍ فَقُلْتُ اِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰہِ وَاَجْرِیْ عَلَی اللّٰہِ فَقَالَ خُذْ مَا اُعْطِیْتَ فَاِنِّیْ عَمِلْتُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِیْ فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِکَ فَقَالَ لِیْ اِذَا اُعْطِیْتَ شَیْئًا مِنْ غَیْرِ اَنْ تَسْاَلَ فَکُلْ وَتَصَدَّقْ ترجمہ ابن سعدی سے روایت ہے اس نے روایت کی عمر سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھکو مال عطا کیا کرتے تھے تو میں کہتا کہ جو مجھسے زیادہ تر محتاج ہو اسکو دیجئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسکو لے اور جو مال ملے تجھکو اسطرح پر کہ تو تاکنے لگا نیوالا اور مانگنے والا نہ ہو تو اس کو لے اور جو ایسا مال نہ ہو تو اُس کے پیچھے اپنے نفس کو مت ڈال شیخین اسکے راوی ہیں اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے سو اسی سبب سے ابن عمر نہ کچھ مانگتے تھے اور نہ دی گئی چیز کو پھیرتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ عمر فاروق نے مجھکو زکوٰۃ لینے پر تحصیلدار کیا پھر جب میں اس سے فارغ ہوا تو میرے لیے اُجرت

دینے کا حکم کیا میں نے کہا کہ میں نے تو اللہ کے واسطے کام کیا ہے اور سوائے اسکے کچھ نہیں کہ میرا اجر تو اللہ کے ذمہ ہے فرمایا لے لیا کر سو مقرر ہیں حضرت کے زمانہ میں تحصیلداری کی تھی آپ مجھکو مزدوری دینے لگے تو میں نے کہا جیسے تو نے کہا تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ جب تو کچھ دیا جاوے بغیر سوال کے تو کھا خیرات کر ف حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر بادشاہ سے مال بدون سوال کے ملے تو درست ہے۔

(۲) وعن سلیم بن عامر عن ابی امامۃ قال سمعت رجلا یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول یا ایھا الناس خذوا العطاء ما کان عطاء فاذا تجاھفت قریش علی الملک ودعوہ اخرجہ ابوداؤد تجاھفت بجیم ثم تجلہ معناہ تقاتلوا علی الملک ترجمہ سلیم بن عامر سے روایت ہے اس نے روایت کی اپنے باپ سے کہا میں نے ایک مرد کو سنا کہتا تھا کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اے لوگو لیا کرو مال عطا کا جبتک عطا ہے پھر جب قریش آپس میں لڑنے لگیں اور سوعطا اتہا کے دین کے بدلے لینے رشوت تو اس کو چھوڑ دو نہ لو یعنی سوقت محبت کرکے کہا افضل ہے ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔ اور تجاھفت کے معنے ہیں ملک کے واسطے لڑیں۔

المتباریان
دو فخر کرنیوالوں کا بیان

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن طعام المتباریین الستباق والقمار اخرجہ ابوداؤد ویقال باری فلان فلانا اذا عارضہ فعلہ فعلہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ منع فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو فخر کرنیوالوں کے کھانے سے یہ ناکہ وہ جو چاہے کہ کہا کہ میں دوسرے سے بڑھ جاؤں دوسرا جو کھیلنے والا ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ فلانے نے فلانے پر فخر کیا جبکہ اسکا فعل دوسرے کے فعل کا مقابلہ کرے۔

الماکس
ناحق محصول لینے کا بیان

(۱) عن عقبۃ بن علامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یدخل الجنۃ صاحب مکس اخرجہ ابوداؤد ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بہشت میں داخل نہ ہوگا ناحق محصول لینے والا ابوداؤد اس کے راوی ہیں ف مراد صاحب مکس سے وہ شخص ہے جو لوگوں کا مال ظلم سے لیوے۔

کتاب الکذب وفیہ ثلثۃ فصول

کتاب

جھوٹ کے بیان میں اور اس میں تین فصل ہیں

الفصل الاول فی ذمہ وذم قائلہ

پہلی فصل

اسکی اور اسکے قائل کی مذمت کے بیان میں۔

(۱) عن صفوان بن سلیم قال قلنا یا رسول اللہ ایکون المومن جبانا قال نعم قلنا ایکون بخیلا قال نعم قلنا ایکون کذابا قال لا اخرجہ مالک ترجمہ صفوان بن سلیم سے روایت ہے کہ ہمنے کہا یا حضرت کیا ایماندار بزدل ہوتا ہے فرمایا ہاں پھر ہمنے عرض کیا کیا جھوٹا بھی ہوتا ہے فرمایا نہیں مالک اسکا راوی ہیں ف یعنی جھوٹ بولنا ایماندار کی شان نہیں۔

(۲) وعن ابی امامۃ باھلہ ان رجلا من اصحابہ قال لا یزال العبد یکذب حتی یقع فی الکذبۃ فینکت فی قلبہ نکتۃ سوداء۔

حتی یسود قلبہ فیکتب عند اللہ تعالیٰ من الکاذبین الآخری القصد ترجمہ مالک کی روایت ہے کہ مکو خبر پہونچی کہ ابن مسعود نے کہا ہمیشہ بندہ جھوٹ بولا کرتا ہے اور قصد کرتا ہے جھوٹ کا یعنے مبالغہ کرتا ہے اُس مین تو اوسکے دل مین ایک سیاہ نکتہ پڑجاتا ہے یہانتک کہ اُسکا سارا دل سیاہ ہوجاتا ہے پر اللہ تعالی کے نزدیک جھوٹون مین لکھا جاتا ہے۔ آخری کے معنے ہین قصد کرنا

(۳) وعن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ویل للذی یحدث بالحدیث لیضحک بہ القوم فیکذب ویل لہ ویل لہ اخرجہ ابوداود والترمذی ترجمہ بہز بن حکیم سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ سے اُنہون نے اپنے دادا سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرابی ہے واسطے اُس شخص کے جو جھوٹ بات بیان کرے تاکہ اُس سے لوگون کو ہنساوے سو جھوٹ بولے خرابی ہے اُسکو خرابی ہے اُسکو۔ ابوداؤد اُس کے راوی ہین۔

(۴) وعن اسماء رضی اللہ عنہا ان امراۃ قالت یا رسول اللہ ان لی ضرۃ فھل علی من جناح ان تشبعت من زوجی غیر الذی یعطینی فقال المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور اخرجہ الخمسۃ الا الترمذی ترجمہ اسماء سے روایت ہے کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ میری ایک سوکن ہے تو کیا مجھپر اسبات مین کچھ گناہ ہے کہ اپنے خاوند کی طرف سے کی نسبت ظاہر کرون کہ اُسنے مجھکو ایسی ایسی چیزین دین جو حقیقت مین اُسنے نہین دی تاکہ سوکن جلے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو ظاہر کرے کہ مجھکو ایک چیز ملی جو درحقیقت اُسکو نہین ملی یعنے جھوٹ بولے تو وہ ایسی ہے جیسے مکر کا جوڑا پہننے والا۔ ترمذی کے سوا پانچون اسکے راوی ہین۔ ف یعنی سکاری اور خلاف نمائی ہرگز درست نہین۔ کہ ظاہر مین کچھ ہو اور باطن مین کچھ

(۵) وعن عبد اللہ بن عامر قال دعتنی امی یوما ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قاعد فی بیتنا فقالت ... تعال اعطک فقال لھا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما اردت ان تعطیہ قالت اردت ان اعطہ تمرا فقال لھا اما انک لو لم تعطہ شیئا کتبت علیک کذبۃ اخرجہ ابوداود ترجمہ عبد اللہ بن عامر سے روایت ہے کہا کہ ایک دن میری ماں نے مجھکو بلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر مین بیٹھے تھے سو اُس نے کہا کہ آمین تجھکو کچھ دون تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے فرمایا تو اُسکو کیا دینا چاہتی ہے اُسنے کہا مین چاہتی ہون کہ اُسکو خشک کھجور مین دون حضرت نے فرمایا خبردار اگر تو اُسکو کچھ نہ دیگی تو تجھپر ایک جھوٹ لکھا جاویگا ابوداؤد اُس کے راوی ہین۔

(۶) وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یکون فی اخر امتی اناس یحدثونکم ما لم تسمعوا انتم ولا اباؤکم فایاکم وایاھم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری آخر امت مین کچھ لوگ ہونگے تم سے حدیثین بیان کرینگے جو نہ تم نے سنین اور نہ تمہارے باپ دادون نے سو اُن سے بچتے رہنا۔

(۷) وعن ابن مسعود قال ان الشیطان لیتمثل فی صورۃ الرجل فیاتی القوم فیحدثھم الکذبۃ فیتفرقون فیقول الرجل منھم سمعت رجلا اعرف وجھہ ولا اعرف اسمہ یحدث کذا وکذا اخرجھما مسلم ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہا کہ شیطان مرد کی صورت بنتا ہے پر لوگون کے پاس آتا ہے پر اُن سے جھوٹ بات بیان کرتا ہے پر جدے جدے ہوتے ہین تو اُن مین سے ایک کہتا ہے کہ مینے ایک مرد سے سنا ایسا ایسا بیان کرتا تھا مین اُسکا چہرہ پہچانتا ہون اور نام نہین جانتا معلوم نہین کون تھا اُن دونون حدیث کو مسلم راوی ہین۔

الفصل الثانی فیما یباح من ذلک

دوسری فصل

سماح جھوٹ کے بیان مین

(۱) عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ مَا یَعْمِلُکُمْ عَلٰی اَنْ تَتَابَعُوْا عَلَی الْکَذِبِ کَتَتَابُعِ الْفَرَاشِ فِی النَّارِ اَلْکَذِبُ کُلُّہٗ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ حَرَامٌ اِلَّا فِی ثَلٰثِ خِصَالٍ رَجُلٌ کَذَبَ اِمْرَاَتَہٗ لِیُرْضِیَھَا وَرَجُلٌ کَذَبَ فِی الْحَرْبِ فَاِنَّ الْحَرْبَ خُدْعَۃٌ وَرَجُلٌ کَذَبَ بَیْنَ مُسْلِمَیْنِ لِیُصْلِحَ بَیْنَھُمَا اَخْرَجَہُ الْتِّرْمِذِیُّ - اَلتَّتَابُع التھافت فی الامر و الفراش الطائر الذی یتواقع فی ضوء السراج فیحترق ترجمہ اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو کیا باعث ہوا تمکو کہ جھوٹ مین گرے پڑتے ہو جیسے پروانے آگ مین گرے پڑتے ہین سب جھوٹ آدمی پر حرام ہے مگر تین باتون مین یعنی تین جگہہ جھوٹ بولنا درست ہے ایک وہ مرد کہ اپنی عورت کے آگے جھوٹ بولے تاکہ اسکو راضی کرے اور ایک وہ مرد کہ لڑائی مین جھوٹ بولے سو مقرر لڑائی فریب ہے اور ایک وہ مرد کہ دو مسلمانون کے درمیان جھوٹ بولے تاکہ دونون کے درمیان صلح کرائے ترمذی اسکے راوی ہین۔ تتابع کے معنے ہین گر پڑنا کسی کام مین اور فراش ایک پکھ ہے جو چراغ کی روشنی پر گر کر جل جاتا ہے۔

(۲) وَعَنْ اُمِّ کُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیْسَ بِالْکَذَّابِ الَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ فَیَقُوْلُ خَیْرًا وَیَنْمِیْ خَیْرًا اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ ترجمہ ام کلثوم عقبہ کی بیٹی سے روایت ہے کہا مینے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ وہ شخص جھوٹا نہین جو ملاپ کرا دیوے دو آدمیون مین سو کہے نیک بات اور اپنی طرف سے جوڑے نیک بات صلح کے واسطے پانچون اسکے راوی ہین سوائے نسائی کے۔

(۳) وَعَنْ سفوان بن سلیم الزرقی ان رجلا قال یا رسول اللہ لی امراۃ فقال صلی اللہ علیہ وسلم لا خیر فی الرجل لا یقول لاھلہ و ھل الرجل الا یقول لھا فقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا جناح علیک اخرجہ مالک ترجمہ سفوان بن سلیم زرقی سے روایت ہے کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اپنی عورت سے جھوٹ بولتا ہون حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹ مین خیر نہین اس نے کہا کہ مین اس سے وعدہ کرتا ہون اور بات کہتا ہون حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تجھپر کچھ گناہ نہین۔ مالک اس کے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لم یکذب ابراھیم النبی علیہ السلام الا ثلث کذبات ثنتین فی ذات اللہ تعالٰی قولہ انی سقیم وقولہ بل فعلہ کبیرھم ھذا واحدۃ فی شان سارۃ فانہ قدم ارض جبار و معہ سارۃ وکانت ذات حسن فقال لھا ان ھذا الجبار ان یعلم انک امراتی یغلبنی علیک فان سالک فاخبریہ انک اختی فانک اختی فی الاسلام وانی لا اعلم فی الارض مسلما غیری وغیرک فلما دخل ارضہ راھا بعض اھل الجبار فاتاہ فقال لہ دخل ارضک امراۃ لا ینبغی ان تکون الا لک فارسل الیھا فاتی بھا وقام ابراھیم الی الصلوۃ فلما ان دخلت علیہ لم یتمالک ان بسط یدہ الیھا فقبضت یدہ قبضۃ شدیدۃ فقال لھا ادعی اللہ تعالی ان یطلق یدی ولا اضرک ففعلت فعاد فقبضت یدہ اشد من الاولی فقال لھا مثل ذلک ففعلت فعاد فقبضت یدہ اشد من الاولیین فقال لھا ادعی اللہ ان یطلق یدک ولا اضرک ففعلت واطلقت یدہ فدعا الذی جاء بھا فقال لہ انک انما جئتنی بشیطان ولم یاتنی بانسان فاخرجھا

من ارضه واعطاها هاجر فاقبلت تمشي فلما راها ابراهيم قال مهيم قالت خيرا كف الله تعالى يد الجبار فاخدم خادما قال ابو هريرة تلك امكم يا بني ماء السماء اخرجه الخمسة الا النسائي۔ مهيم كلمة يقال معناها ما امرك وما حالك والخادم يقع على العبد والامة وبنو ماء السماء العرب لانهم كانوا ينتجعون قطر السماء فينزلون حيث كان ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم پیغمبر علیہ السلام نے کبھی ایسی بات نہیں بولی جو حقیقت مین سچی ہو اور ظاہر مین جھوٹی سوائے تین باتون کے جو ظاہر مین جھوٹ تھین دو باتین خدا کے مقدمے مین ایک انکا قول خدا کی کتاب مین کہ مین بیمار ہون اور دوسرا یہ قول انکا کہ بلکہ انکے اس بڑے نے کیا اور ایک بات سارہ کے حق مین سو مقرر وہ ایک ظالم بادشاہ کی زمین مین داخل ہوئے اور انکے ساتھ انکی بی بی سارہ تھین۔ اور وہ بہت خوبصورت تھین تو ابراہیم علیہ السلام نے اس سے کہا کہ اگر اس ظالم کو معلوم ہوگیا کہ تو میری عورت ہے تو مجھکو مار ڈالے گا اور تجھے پکڑ لے گا سو اگر تجھسے پوچھے کہ یہ تیرا کون ہے تو کہیو کہ تو میری بہن ہے اسواسطے کہ تو بیشک میری بہن ہے دین اسلام مین اور مین روی زمین مین اپنے اور تیرے سوائی کوئی مسلمان نہین جانتا پھر جب اسکی زمین مین داخل ہوئے تو ظالم کے بعض لوگون نے اسکو دیکھا تو اُس نے اکر ظالم کو خبر دی اور اس سے کہا کہ تیری زمین مین ایک عورت داخل ہوئی ہے تیرے سوائے کسی کو لائق نہین تو اُس نے آدمی بھیجکر سارہ کو منگوایا اور ابراہیم علیہ السلام نماز پڑھنے کو اُٹھے پھر جب سارہ اُس کے پاس اندر لائی گئین تو وہ اُنکی طرف دست درازی پر قادر نہو سکا اور اسکا ہاتھ سخت بند کیا گیا اُس کی انگلیان اسکی ہتھیلی سے جڑ گئین تو اُس نے سارہ سے کہا کہ خدا سے دعا مانگ میرا ہاتھ کھولے اور مین تجھکو تکلیف نہ دونگا حضرت سارہ نے دعا کی تو اسکا ہاتھ کھل گیا اُس نے پھر ویسا کیا یعنے دست درازی کا ارادہ کیا۔ تو اسکا ہاتھ پھر بند کیا گیا سخت تر پہلی بار سے تو ظالم نے سارہ سے پھر ویسے ہی کہا پھر سارہ نے دعا کی۔ اُسنے پھر ویسا کیا۔ تو اسکا ہاتھ پہلی دونو بار سے بھی سخت تر بند ہوگیا تو اس نے سارہ سے کہا کہ خدا سے دعا مانگ میرا ہاتھ کھولے مین تجھکو تکلیف نہ دونگا حضرت سارہ نے دعا کی اور اسکا ہاتھ کھل گیا تو اُس نے اُسکو بلایا جو اُسکو لایا تھا اور اُس سے کہا کہ سوا آدمی کے تو نہین کہ تو میرے پاس شیطان کو لایا ہے انسان کو نہین لایا یعنی یہ عورت جنی ہے آدمی زاد نہین سو اسکو میری زمین سے نکال اور اُس نے حضرت سارہ کو ہاجرہ عطا کی تو وہ اُنکے پاس آئی جب ابراہیم علیہ السلام نے اُسکو دیکھا تو کہا کیا حال ہے سارہ نے کہا کہ خیر ہے اللہ تعالی نے ظالم کا ہاتھ مجھ سے روک لیا اور اسنے خدمت کے لیے لونڈی دی ابو ہریرہ نے کہا سو یہ ہاجرہ ماں تمہاری ہے اے بنی آسمان کے پانی کی پانچون اسکے راوی ہین جناب آنحضرت کے اور صحیح ایک کلمہ ہے کہ کہا جاتا ہے اُسکو جسنے جو کیا ہے امر تیرا اور کیا ہے حال تیرا اور خادم غلام اور لونڈی دونون کو کہتے ہین اور اہل عرب آسمان کے پانی کی اولاد سے ہین اسواسطے کہ وہ آسمان کا پانی کے جہان چاہتے ہین وہان اُترتے ہین۔ ف پیغمبر لوگ معصوم ہین وہ مطلق جھوٹ نہین بولتے سو یہان جو انہون نے باتون کو جھوٹ فرمایا تو یہ بہ نسبت دوسرون کی ہے کہ یہہ باتین ظاہر مین جھوٹ تھین اور حقیقت مین سچی تھین اور یہہ جھوٹ یا خدا کے واسطے خدا کے قصد سے ہین یعنے خدا کے واسطے اور طلب خوشنودی اُس کی کے کہ اُن مین اپنی ذات کا نفع نہ تھا بلکہ مقصود خدا کی توحید ہی معلوم ہوا کہ ایسی باتون مین جھوٹ بولنا مباح ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي الْكَذِبِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فصل تیسری حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ بولنے کے بیان مین

(۱) عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَکْذِبُوْا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ یَلِجِ النَّارَ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر جھوٹ نہ باندھو سو مقرر جو بات یہ ہے کہ جو مجھ پر جھوٹ باندھے گا وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ مَالِیْ لَا اَسْمَعُکَ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کَمَا یُحَدِّثُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَقَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اُفَارِقْہُ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلٰکِنْ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اتخاذ المنزل

ترجمہ ابن زبیر سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ سے کہا مجھکو کیا ہے کہ نہیں سنتا میں تجھسے کہ تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث بیان کرتا ہو جیسے حدیث بیان کرتا ہے فلانا اور فلانا تو اُس نے کہا خبردار میں نہیں جُدا ہوا حضرتؐ سے جبسے میں مسلمان ہوا۔ ولیکن میں نے آپ سے سنا فرماتے تھے کہ جو جان بوجھکر مجھ پر جھوٹ باندھے تو چاہئے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنادے بخاری اور ابوداؤد اس کے راوی ہیں تبوّء کے معنی ہیں جگہ ٹھیرانا۔

(۳) وَعَنِ الْمُغِیْرَۃِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ کَذِبًا عَلَیَّ لَیْسَ کَکَذِبٍ عَلٰی اَحَدٍ فَمَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ مغیرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر مجھ پر جھوٹ باندھنا اور ہے اوروں پر جھوٹ باندھنے کے برابر نہیں سو جو مجھ پر جھوٹ باندھے گا جان بوجھکر سو چاہیئے کہ اپنی جگہ دوزخ میں ٹھیرالے ف یہ حدیث متواتر ہے یعنے اتنے لوگوں نے روایت کی ہے کہ انکا جھوٹ پر جمع ہونا محال ہے بخلاف اسکے سوا اور حضرتؐ کے اصحابؓ نے اسکو روایت کیا ہے ہرچند ہر ایک پر جھوٹ باندھنا حرام ہے لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ باندھنا نہایت حرام ہے اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنی طرف سے کوئی حدیث جوڑ کر کہے کہ یہ حدیث حضرتؐ کی ہے تو بیشک وہ دوزخی ہے تو مسلمان پر فرض ہے کہ جب کسی سے حدیث سنے یا کسی کتاب میں دیکھے تو اس حدیث کو سچا نہ جانے جبتک کہ اوسکو حدیث کی مشہور کتابوں میں نہ دیکھے یا علماء حدیث سے اسکی صحت نہ سنے۔

(۴) وَعَنْ مُجَاہِدٍ قَالَ جَاءَ بَشِیْرٌ الْعَدَوِیُّ اِلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فَجَعَلَ یُحَدِّثُ وَیَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا یَاْذَنُ لِحَدِیْثِہٖ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْہِ فَقَالَ یَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا لِیْ اَرَاکَ لَا تَسْمَعُ لِحَدِیْثِیْ اُحَدِّثُکَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَلَا تَسْمَعُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّا کُنَّا مَرَّۃً اِذَا سَمِعْنَا رَجُلًا یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِبْتَدَرَتْہُ اَبْصَارُنَا وَاَصْغَیْنَا اِلَیْہِ بِاٰذَانِنَا فَلَمَّا رَکِبَ النَّاسُ الصَّعْبَ وَالذَّلُوْلَ لَمْ نَاْخُذْ مِنَ النَّاسِ اِلَّا مَا نَعْرِفُ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ لَا یَاْذَنُ اَیْ لَا یَسْمَعُ وَالصَّعْبُ وَالذَّلُوْلُ شَدَائِدُ الْاُمُوْرِ وَضِدُّھَا وَالْمُرَادُ تَرْکُ الْمُبَالَاۃِ بِالْاُمُوْرِ وَالْاِحْتِرَازُ فِی الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ

ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ بشیر عدوی ابن عباسؓ کے پاس آیا اور حدیث بیان کرنے لگا اور کہنے لگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں فرمایا اور ابن عباسؓ اُس کی حدیث کو سنتے تھے اور نہ اُس کی طرف دیکھتے تھے تو بشیر نے اُن سے کہا کہ مجھکو کیا ہے میں دیکھتا ہوں کہ تو میری حدیث نہیں سنتا میں تجھسے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تو نہیں سنتا تو ابن عباسؓ نے کہا کہ ایک وقت میں تو ہمارا یہ حال تھا کہ جب ہم کسی مرد سے سنتے تھے کہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو اس کی طرف ہماری آنکھیں جلدی کرتیں یعنی جھٹ لگ جاتیں اور ہم اسکی طرف اپنے کان لگاتے پر جب لوگ سخت اور نرم باتوں پر سوار ہوئے یعنی صحیح اور موضوع حدیث میں تمیز نہ رہی تو نہیں قبول کرتے ہم لوگوں سے حدیث مگر جو ہم پہچانتے ہیں مسلم اسکے راوی ہیں۔ اور لَا یَاْذَنُ یعنے نہیں سنتا اور صعب و ذلول سخت اور نرم کام ہیں اور مراد ہے

کہ اب لوگون کو کسی بات مین پروا نہین رہی اور قول و فعل مین پرہیز نہین۔

کِتَابُ الْکِبْرِ وَالْعُجْبِ

کتاب ہے
تکبر اور خود بینی کے بیان مین

(۱) **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعِزُّ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ شَیْئًا مِّنْهُمَا عَذَّبْتُهٗ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوسعید اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ بزرگی ذاتی چادر میری ہے اور عزت تہ بند میرا ہے سو جو شخص ان دونون مین سے کچھ چیز مجھسے چھینے یا کسی بات مین جھگڑا کرے یعنے تکبر کرے باعتبار ذات یا صفات اپنی کے اور میری ذات اور صفات مین میرے ساتھ ایک طرح کی شرکت کرنی چاہے تو مین اُسکو عذاب کرون گا اور ابوداؤد اس کے راوی ہین **ف** یہ حدیث متشابہات سے ہے اسکے ظاہر پر بدون تاویل کے ایمان لانا چاہیے اور اس کی کیفیت خدا کو معلوم ہے اُس کے پیچھے پڑنی چاہیے اور یہی مذہب ہے سلف صالحین کا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تکبر کرنا شرک مین داخل ہے اور مشرک کبھی بخشا نہین جائے گا۔

(۲) **وعن** اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ کِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ یُحِبُّ اَنْ یَّکُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَنَعْلُهٗ حَسَنَةً فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی جَمِیْلٌ[1] یُحِبُّ الْجَمَالَ اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْصُ النَّاسِ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ فِیْ اُخْرٰی لَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ وَلَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ کِبْرٍ وَالْمُرَادُ بِالْکِبْرِ هٰهُنَا کِبْرُ الْکُفْرِ وَالشِّرْکِ لِمُقَابَلَتِهٖ اِیَّاهُ بِالْاِیْمَانِ بَطَرُ الْحَقِّ رَدُّهٗ وَغَمْصُ النَّاسِ اِحْتِقَارُهُمْ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین وہ شخص جسکے دل مین ایک ذرہ بھر تکبر اور غرور ہوگا۔ سو ایک مرد نے کہا کہ البتہ ہر شخص چاہتا ہے کہ اسکا کپڑا اچھا ہو اور اُسکا جوتا اچھا ہو سو یہ تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر خدا جمیل ہے یعنی صاحب جمال ہے جمال درست ہے اپنے تئین اچھی پوشاک خدا کو پسند ہے یہ تکبر نہین بلکہ تکبر اور غرور یہ ہے کہ حق بات کو باطل کرنا لوگون کو ذلیل اور حقیر جاننا اور اپنے تئین بڑا جاننا مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور دوسری روایت مین ہے کہ نہین داخل ہوگا دوزخ مین کوئی جسکے دل مین رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو۔ اور نہین داخل ہوگا بہشت مین کوئی جسکے دل مین رائی کے دانے کے برابر تکبر ہو اور مراد تکبر سے یہان تکبر کفر اور شرک کا ہے سو اسطے کہ وہ ایمان کے مقابلے واقع ہوا ہے۔ بطر الحق کے معنے ہین رد کرنا اسکا اور غمص الناس حقیر جاننا لوگون کو۔

(۳) **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضہ اَنَّ رَجُلًا جَمِیْلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اُحِبُّ الْجَمَالَ وَقَدْ اُعْطِیْتُ مِنْهُ مَا تَرٰی حَقًّا مَا اُحِبُّ اَنْ یَّفُوْقَنِیْ اَحَدٌ بِشِرَاكِ نَعْلٍ اَفَمِنَ الْکِبْرِ ذٰلِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰکِنَّ الْکِبْرَ مَنْ بَطِرَ

---

[1] جمیل کے معنے مین اچھا اور آراستہ یعنی اللہ تعالیٰ جمیل اپنی ذات مین اور صفات مین ہے اور بعضون نے کہا کہ جمیل بمعنے جمال بخشنے والے کے ہین اور آراستہ کرنے والا۔ اور بعضون نے کہا کہ جمیل کے معنے ہین بزرگ یا پاک حسن اور جمال اور بزرگ کا۔

الحق وغصل الناس اخرجه ابوداؤد ای یکون خبرا مفی ومنه الشئ الفائق الجید الخالص فی نوعه ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک مرد آیا اور سترا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا سو اُس نے کہا میں جمال و خوبی کو چاہتا ہوں اور البتہ میں جمال دیا گیا ہوں جو آپ دیکھتے ہیں یہاں تک کہ میں نہیں چاہتا کہ کوئی شخص مجھ سے کسی شے میں بھی مجھ سے اوپر ہو سو یا رسول اللہ کیا یہ بھی تکبر میں داخل ہے فرمایا کہ نہیں لیکن تکبر ہے کہ حق بات کو رد کرے اور لوگوں کو حقیر اور ناچیز جانے ابوداؤد اس کے راوی ہیں یفیوقنی یعنے مجھ سے بہتر ہو اور اسی سے ماخوذ ہے چیز فائق جو اپنی قسم میں جید اور خالص ہو۔

(۴) وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال یحشر المتکبرون امثال الذر یوم القیمۃ یغشاھم الذل من کل مکان یساقون الی سجن فی جہنم یقال لہ بولس تعلوھم نار الانیار یسقون من عصارۃ اھل النار طینۃ الخبال اخرجہ الترمذی ترجمہ عمرو بن شعیب روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اُس نے اپنے دادا سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمع کیے جاویں گے تکبر کرنے والے قیامت کے دن مانند چیونٹیوں کے ڈھانکے گی انکو خواری ہر جگہ سے ہانکے جاوینگے طرف ایک قید خانے کی کہ دوزخ میں ہے کہا جاتا ہے اسکو بولس چڑھے گی اوپر انکے آگ آگ کی یعنے جہنمی گرمی سب سے زیادہ ہے پلائے جاوینگے پیپ دوزخیوں کا کہ نام اسکا طینۃ الخبال ہے یعنے خون اور کچ لہو اور پیپ جو دوزخیوں کے بدن سے بہیں گی ترمذی اسکے راوی ہیں ✣

ف یہ حدیث ظاہر پر محمول ہے اور مراد حقیقت چیونٹی کی ہے اور اللہ تعالی ہر قادر ہے اور یہ جو فرمایا کہ چڑھے گی اوپر انکے یعنے اگر بیں ڈوب جاوینگے جیسے آدمی پانی میں ڈوب جاتا ہے۔

(۵) وعن سلمۃ بن الاکوع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یزال الرجل یذھب بنفسہ حتی یکتب فی الجبارین فیصیبہ ما اصابھم اخرجہ الترمذی یذھب بنفسہ ای یتکبر ترجمہ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ آدمی اپنے نفس کو بلند کیا کرتا ہے یہانتک کہ لکھا جاتا ہے نام اُسکا ظالموں اور متکبروں کے دیوان میں تو پہونچتی ہے اُسکو وہ چیز کہ پہونچی انکو یعنے آفتیں دنیا اور آخرت میں ترمذی اُس کے راوی ہیں یذہب بنفسہ یعنے بلند اور اونچا ہوتا ہے اور تکبر کرتا ہے اور اپنے تئیں لوگوں سے بڑا جانتا ہے۔

(۶) وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لینتھین اقوام یفتخرون بآبائھم الذین ماتوا انما ھم فحم جھنم او لیکونن اھون علی اللہ من الجعلان الذی یدھدہ الخرء بانفہ ان اللہ تعالی قد اذھب عنکم عبیۃ الجاھلیۃ انما ھو مؤمن تقی او فاجر شقی الناس کلھم بنو آدم وآدم خلق من تراب اخرجہ ابوداؤد والترمذی واخرجہ البیہقی فی کتابہ عبیۃ الجاھلیۃ بضم العین المھملۃ وکسرھا وتشدید الباء والیاء الکبر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر باز رہیں گے لوگ جو فخر کرتے ہیں اپنے باپ دادوں سے کہ مر گئے کہ سوائے اسکے کچھ نہیں کہ وہ دوزخ کے کوئلے ہیں اور ذلیل ہو جائیں گے نزدیک خدا کے گندگی کے کیڑے سے کہ ڈھکیلتا ہے گندگی کو اپنی ناک سے مقرر اللہ تعالی نے دور کر دیا ہے تم سے تکبر جاہلیت کا اور فخر کرنا ساتھ باپ دادوں کے سوائے اسکے کچھ نہیں کہ آدمی مومن پرہیزگار ہے یا فاجر بدکار یعنے اگر پرہیزگار ہے تو خود باعزت ہے نہ باپ دادوں کے

✣ مانند فرعون اور ہامان اور قارون کے ۱۲

ساتھ فخر کرنے کی کیا حاجت ہے اور اگر فاجر ہے تو وہ خدا کے نزدیک ذلیل ہے اُس کو فخر کرنا کیا لائق ہے تمام آدمی آدم کی اولاد ہین اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے یعنی اور مٹی خوار اور پست سے اسکو تکبر کرنا لائق نہین ہے۔ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور یہہ آخر حدیث جسمین اس کی کتاب مین اور عبیہ کے معنے ہین تکبر کرنا ف کوے دوزخ کے واسطے کہا کہ انکا ایمان پر مرنا معلوم نہین ہے۔ یا یہہ شیر کون تے سی مین ہے۔

(۷) وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا ينظر الله يوم القيامة الى من جر إزاره بطرا وفي أخرى من جر ثوبه خيلاء أخرجه البستي الا أبا داود ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نظر نہ کرے گا قیامت کے دن اُس شخص کی طرف جو اپنے تہ بند کو تکبر سے گھسیٹے۔ اور دوسری روایت مین ہے کہ جو اپنا کپڑا تکبر سے گھسیٹے ابوداؤد کے سوا سب نے چھپون اسکے راوی ہین۔

(۸) وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من استبل ازاره في صلاته خيلاء فليس من الله في حل ولا حرام اخرجه ابو داود ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے تہ بند کو نماز مین تکبر سے نیچے جھوڑے تو اللہ سے نہ حلال ہین ہے نہ حرام ہین یعنی وہ اللہ کے دین مین نہین ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ مراد یہہ ہے کہ ٹخنے سے نیچے لٹکاوے۔

(۹) وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بينما رجل يتبختر في حلة تعجبه نفسه مرجل رأسه يختال في مشيته اذ خسف به في الارض فهو يتجلجل فيها الى يوم القيامة اخرجه البخاري الجلجلة ثلاثين صوتا مع مر لاة والمراد يغوص في الارض ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ ایک مرد اپنے بالون کو کنگھی کیے ہوئے پوشاک پہنے اپنے بدن کی سجاوٹ کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا اترتا ہوا چلا جاتا تھا کہ ناگہان وہ زمین مین دھنسایا گیا سو وہ قیامت تک زمین کے اندر تکریں کھاتا دھنستا چلا جاتا ہے بیشک بخاری اسکے راوی ہین اور جلجلہ کے معنے مین آواز ساتھ حرکت کی اور مراد یہہ ہے کہ زمین مین دھنستا ہے ف ہر چند ستھری پوشاک پہننا کنگھی کرنا درست ہے بلکہ مستحب ہے لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب آدمی کو اپنی پوشاک سے غرور پیدا ہو اور خود پسندی آوے تو مقرر غضب الٰہی مین گرفتار ہوا خواہ وہ دنیا مین خواہ آخرت مین۔

(۱۰) وعن جابر بن عتيك رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان من الغيرة ما يحب الله تعالى ومنها ما يبغض الله تعالى فاما التي يحب الله تعالى فالغيرة في الريبة واما الغيرة التي يبغضها الله تعالى فالغيرة في غير ريبة وان من الخيلاء ما يبغض الله ومنها ما يحب الله تعالى فاما التي يحبها الله تعالى فاختيال الرجل بنفسه عند القتال واختياله عند الصدقة واما التي يبغضها الله تعالى فاختياله في البغي والفخر اخرجه ابو داود والنسائي وعند النسائي فالاختيال في الباطل ترجمہ جابر بن عتیک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بعضی غیرت اللہ تعالی کو پسند ہے اور بعضی پسند نہین سو جو غیرت اللہ تعالی کو پسند ہے وہ غیرت کرنا ہے شک کی جگہہ مین یعنے جہان حرام کاری کا شک پڑے وہان غیرت کرنا خدا کے نزدیک پسند ہے اور جو غیرت خدا کو پسند نہین وہ غیرت کرنا ہے غیر شک مین اور بعضا تکبر خدا کے نزدیک پسند نہین۔ اور بعضا تکبر خدا کے نزدیک پسند ہے سو جو تکبر خدا کے نزدیک پسند ہے وہ آدمی کا لڑائی مین تکبر کرنا ہے اور تکبر کرنا اسکا وقت خیرات کرنے کے۔ اور جو تکبر کہ خدا کے نزدیک پسند نہین وہ تکبر کرنا اسکا ہے سرکشی اور فخر کرنے مین ابوداؤد نسائی اسکے راوی ہین سا ور نسائی کے نزدیک ہے پس تکبر کرنا باطل مین

(۱۱) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ تَقُوْلُوْنَ فِيَّ الرِّيْبَةُ وَقَدْ رَكِبْتُ الْحَمَارَ وَلَبِسْتُ الشَّمْلَةَ وَحَلَبْتُ الشَّاةَ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا فَلَيْسَ فِيْهِ مِنَ الْكِبْرِ شَيْءٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہا کہ تم کہتے ہو کہ مجھ میں تکبر ہے اور حالانکہ میں گدھے پر سوار ہوا اور میں نے چادر کو پہنا اور بکری کا دودھ دوہا اور البتہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو یہ کام کرے اس میں تکبر سے کچھ چیز نہیں۔ ترمذی اس کے راوی ہیں۔

کِتَابُ الْکَبَائِر

کتاب ہے
کبیرہ گناہوں کے بیان میں

(۱) عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ قَتْلُ النَّفْسِ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمکو نہ بتلاؤں جو کہ کبیرے گناہوں میں بہت بڑے ہیں ہم نے کہا ہاں یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بتلایئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کا شریک مقرر کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور ناحق خون کرنا۔ اور حضرت ٹیک کیے ہوئے تھے پھر اٹھ بیٹھے پھر فرمایا خبردار رہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی پھر حضرت ہمیشہ اسکو دوہراتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کہ کاش چپ ہوتے۔ شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَدْ سَاَلَهٗ رَجُلٌ عَنِ الْكَبَائِرِ فَقَالَ هُنَّ تِسْعٌ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَاسْتِحْلَالُ الْبَيْتِ الْحَرَامِ قِبْلَتِكُمْ اَحْيَاءً وَاَمْوَاتًا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اَلْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ هُوَ الْفِرَارُ مِنْ مُصَافِّ الْجِهَادِ وَمُقَاتَلَةِ الْكُفَّارِ وَالْمُحْصَنَاتُ جَمْعُ مُحْصَنَةٍ وَهُنَّ الْعَفَائِفُ ذَوَاتُ الْاَزْوَاجِ وَقَدْ فُهِنَّ رَمْيُهُنَّ بِالزِّنَا ترجمہ عبید بن عمیر سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور حالانکہ ایک مرد نے آپ سے کبیرے گناہ پوچھے تھے تو حضرت نے فرمایا کہ وہ نو ہیں شرک کرنا۔ اور جادو کرنا۔ اور خون ناحق کرنا۔ اور سود کھانا۔ اور یتیم بچے کا مال کھانا۔ اور جنگ کے دن پیٹھ پھیرنا۔ اور بے عیب عورتوں کو تہمت لگانا۔ اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ اور جو تمہارے قبلے میں حرام ہیں انکو اس میں حلال جاننا زندگی میں اور بعد مرنے کے۔ ابوداؤد نسائی اسکے راوی ہیں۔ فرار زحف سے مراد وہ بھاگنا ہے صف جہاد اور لڑائی کفار سے اور محصنات جمع محصنہ کی ہے اور وہ بے عیب جی وندوالی عورتیں ہیں اور قذف انکی انکو زنا کا عیب لگانا ہے۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَيُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ اَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَادَاوٗدَ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا حضرت خدا کے نزدیک کون گناہ بہت بڑا ہے فرمایا یہ کہ تو خدا کے ساتھ شریک ٹھیراوے اور حالانکہ اس نے تجھ کو پیدا کیا ہے میں نے کہا پھر کون فرمایا یہ کہ تو اپنی اولاد کو قتل کر ڈالے

اس خوف سے کہ تیرے ساتھ کہا دے مین نے کہا پھر کون فرمایا یہ کہ تو اپنے ہمسایہ کی عورت سے حرام کاری کرے پانچون اسکے راوی ہین سوائے ابوداؤد کے۔

(۴) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْكَبَائِرِ اَنْ يَّشْتِمَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالُوْا وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ الرَّجُلُ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهٗ فَيَسُبُّ اُمَّهٗ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مان باپ کو گالی دینا کبیرہ گناہون مین سے ہے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ بھلا کوئی مرد اپنے مان باپ کو بھی گالی دیتا ہے حضرت نے فرمایا ہان یہ گالی دیتا ہے کسی اور مرد کے باپ کو تو وہ گالی دیتا ہے اسکے باپ کو اور یہ اور کسی کی مان کو گالی دیتا ہے تو وہ اسکی مان کو گالی دیتا ہے پانچون اسکے راوی ہین سوائے نسائی کے یعنے اس لیے کہ یہی اپنے مان باپ کو گالی دلانے کا باعث ہوا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حَرْفُ اللَّامِ وَفِيْهِ سِتَّةُ كُتُبٍ

حرف لام کا بیان اور اس مین چھ کتابین ہین

اَللِّبَاسُ - اَللُّقَطَةُ اَلْلِعَانُ اَللَّقِيْطُ اَللَّهْوُ وَاللَّعْبُ اَللَّعْنُ وَالسَّبُّ

لباس کا بیان - گری پڑی چیز کا بیان - لعان کا بیان - گرے پڑے بچے کے اٹھا لینے کا بیان - کھیل اور لہو کا بیان - لعنت اور گالی کا بیان -

كِتَابُ اللِّبَاسِ وَفِيْهِ سِتَّةُ فُصُوْلٍ

کتاب ہے لباس کے بیان مین اور اس مین چھ فصلین ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِي اللُّبْسِ وَهَيْئَتِهٖ

فصل پہلی

لباس پہننے اور اسکے طور کے بیان مین

العمائم عمامہ اور اوڑھنی کا بیان

(۱) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ محمد بن رکانہ سے روایت ہے اس نے روایت کی اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا کہ فرق ہمارے اور مشرکوں کے درمیان ہمنا عمامون کا ہے ٹوپیون پر ابوداود اور ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۲) وعن ابی الملیح عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتموا تزدادوا حلما قال وقال علی العمائم تیجان العرب اخرجہ ابوداود ترجمہ ابو ملیح سے روایت ہے اُس نے روایت کی اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پگڑی باندھا کرو کہ تمہارا حلم زیادہ ہو اس نے کہا اور علی نے فرمایا کہ عمامے عرب کے تاج ہین ابوداود اُس کے راوی ہین۔

(۳) وعن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا اعتم سدل عمامتہ بین کتفیہ اخرجہ الترمذی ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تھا کہ جب عمامہ باندھتے تو اُسکا شملہ اپنے دونون مونڈھون کے درمیان چھوڑتے۔ ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۴) وعن ابن عوف قال عممنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعمامۃ فسدل لہا من بین یدی ومن خلفی اخرجہ ابوداود ترجمہ ابن عوف سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سر پر پگڑی باندھی اور اُسکے دونون کنارے بقدر چند انگلیون کے میرے آگے پیچھے چھوڑے۔ ابوداود اس کے راوی ہین۔

(۵) وعن عمرو بن حریث قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ عمامۃ سوداء قد ارخی طرفہا بین کتفیہ اخرجہ مسلم وابوداود والترمذی ترجمہ عمرو بن حریث سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیاہ عمامہ پہنے دیکھا اُس کے دونون کنارے اپنے دونون مونڈھون کے درمیان چھوڑے تھے مسلم اور ابوداود اور نسائی اسکے راوی ہین۔

(۶) وعن ابی کبشۃ الانماری قال کانت عمامۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بطحۃ یعنی لاطیۃ اخرجہ الترمذی ترجمہ ابو کبشہ انماری سے روایت ہے کہ تہا عمامہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بچھا ہوا اور سر سے ملا ہوا نہ اُٹھا ہوا ترمذی اس کے راوی ہین۔

اَلْقَمِیْصُ وَالْاِزَارُ
کرتے اور تہ بند کا بیان

(۱) عن اسماء بنت یزید ابن السکن رضی اللہ عنہا قالت کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قمیص الی الرسغ اخرجہ ابوداود والترمذی ترجمہ اسماء بنت یزید بن سکن سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کرتے کی آستین پہونچے تک تہی ابوداود اسکے راوی ہین۔

(۲) وعن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیہ قال سألت ابا سعید عن الازار فقال علی الخبیر سقطت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ازار المؤمن الی نصف ساقہ ولا حرج علیہ فیما بینہ وبین الکعبین ما کان اسفل من ذلک فہو فی النار ومن جر ازارہ بطرا لم ینظر اللہ تعالی الیہ یوم القیامۃ اخرجہ مالک وابوداود ولم یقل ابوداود یوم القیامۃ ترجمہ علاء بن عبد الرحمن سے روایت ہے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے کہ مینے ابو سعید سے تہ بند کا حکم پوچھا تو انہون نے فرمایا کہ باخبر پر گرا تو یعنی یہ مسئلہ مجھکو خوب معلوم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان دار کا تہ بند آدہی پنڈلی تک چاہیئے اور نہین گناہ اُسپر اُس چیز مین کہ آدہی پنڈلی اور ٹخنون کے درمیان ہو۔ اور جو اس سے نیچے لٹکے سو آگ مین ہے۔ اور جو اپنے تہ بند کو تکبر سے کھینچے اُسکی طرف خدا قیامت کے دن نہ دیکھیگا مالک اور ابوداود اسکے راوی ہین آمد نہین کہا ابوداود نے دن قیامت کا۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْإِزَارِ الْمُؤْمِنِ فِي الْقَمِيْصِ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہو کہ حکم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تہبند مین فرمایا ہے وہی حکم کرتے مین کہ کپڑے مین سے نیچے چھوڑنا جائز نہین ہے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

اِسْبَالُ الْاِزَارِ
تہبند نیچے چھوڑنیکا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلٰى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ إِزَارِيْ يَسْتَرْخِيْ إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَهٗ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَسْتَ مِمَّنْ يَفْعَلُهٗ خُيَلَاءَ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ دیکھیگا اللہ اسکی طرف جو اپنا کپڑا اکبر سے کھینچے ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ میرا تہبند ڈھیلا ہو جاتا ہے مگر یہ کہ مین اسکی خبر گیری کرون حضرت نے فرمایا کہ تو نہین ان مین سے جو غرور کی راہ سے یہ کرتے ہین۔ پانچون اسکے راوی ہین سوائے ترمذی کے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تہبند و پاجامہ کو ٹخنے سے نیچے لٹکانا اگر غرور اور تکبر کی راہ سے ہو تو سخت حرام ہے اور نہین تو مکروہ ہے لیکن اگر بدون قصد بے اختیار لٹک جاوے تو معاف ہے

اِزَارَةُ النِّسَاءِ
عورتون کو تہبند کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ كَيْفَ تَصْنَعُ النِّسَاءُ بِذُيُوْلِهِنَّ قَالَ يُرْخِيْنَ شِبْرًا فَقَالَتْ إِذًا تَنْكَشِفُ أَقْدَامُهُنَّ قَالَ فَيُرْخِيْنَ ذِرَاعًا وَلَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ وَهٰذَا لَفْظُ التِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے کپڑے کو تکبر سے کھینچے اسکی طرف خدا قیامت کے دن نہین دیکھیگا تو ام سلمہ نے کہا کہ عورتین اپنے دامنون سے کس طرح کرین فرمایا بالشت بھر نیچے چھوڑین یعنے نصف پنڈلی سے ام سلمہ نے کہا کہ اسوقت تو پاؤن کھل جائینگے فرمایا ہاتھ بھر نیچے چھوڑین اور اس سے زیادہ نہ کرین اصحاب سنن اسکے راوی ہین اور یہ لفظ ترمذی و نسائی کے ہین۔

اَلْاِحْتِبَاءُ وَالْاِشْتِمَالُ
احتبا اور اشتمال کا بیان

(۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْتَبٍ بِشَمْلَةٍ قَدْ وَقَعَ هُدْبُهَا عَلٰى قَدَمَيْهِ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ میںنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور آپ چادر سے حلقہ کیے بیٹھے تھے اسکے پلہ آپکے قدمون پر پڑتے تھے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّمَّاءِ وَالِاحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ اور جابر سے روایت ہے کہ منع کیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشتمال اور احتبا کرنے سے ایک کپڑے مین۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَهُوَ أَنْ يَجْعَلَ ثَوْبَهٗ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَيَبْدُوْ أَحَدُ شِقَّيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ آخَرُ وَأَنْ يَشْتَمِلَ عَلٰى بَيْعَتِهٖ فِي الصَّلٰوةِ وَاللَّبْسَةُ الْأُخْرٰى اِحْتِبَاؤُهٗ بِثَوْبِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

لہ احتبا یہ ہے کہ چوتڑون کو زمین سے لگاوے اور دونو گھٹنے کھڑے کرے ایک کپڑے سے کمر اور دونو زانون کے گرد حلقہ کرکے اشتمال ہے کہ سب بدن پر کپڑا لپیٹے اسطرح کہ کسی کام کے لیوے ہاتھ باہر نہ نکال سکے اور اگر ہاتھ نکالے تو شرمگاہ کھل جائے۔

علیہ آلہ وسلم نے منع فرمایا ہے دو طرح کے پہناوے سو ایک سب بدن پر کپڑا پہننے سے مثل سخت پتھر کی اور وہ یہ ہے کہ اپنے کپڑے کو اپنے مونڈھے پر ڈالے اور ایک طرف کھل جائے اسپر اور کپڑا نہ ہو اور یہ کہ نماز میں اپنے دونوں ہاتھ بر کپڑا لپیٹے اسطرح کہ نماز کے واسطے ہاتھ باہر نکل سکے۔ اور دوسرا پہناوا یہ ہے کہ اپنے کپڑے سے کمر کے گرد حلقہ کرے زانو اوٹھا کر اور حالانکہ ایسا ہو اسکی شرمگاہ پر اس سے کچھ چیز نہ ہو جسپر یہ اس کے راوی ہیں۔

خمر النساء
عورتوں کی اوڑھنی کا بیان

(۱) **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهُ تَعَالٰی یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ خَرَجَ نِسَاءُ الْاَنْصَارِ کَاَنَّ عَلٰی رُءُوْسِهِنَّ الْغِرْبَانَ مِنَ الْاَکْسِیَةِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے کہا جب یہ آیت اتری کہ عورتیں اپنی چادریں لٹکاویں تو انصار کی عورتیں نکلیں گویا انکے سر پر چادروں سے کوے ہیں۔ ابوداؤد نے روایت کیا اور یہ اسکے راوی ہیں۔

(۲) **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْهَا ثِیَابٌ رِقَاقٌ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَقَالَ یَا اَسْمَاءُ اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِیْضَ لَمْ یَصْلُحْ اَنْ یُّرٰی مِنْهَا اِلَّا هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی وَجْهِهٖ وَکَفَّیْهِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہا اسماء بنت ابوبکر کی بیٹی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور وہ باریک کپڑا پہنے تھی حضرت نے اس سے منہ پھیر لیا اور فرمایا کہ اسماء جب عورت حیض کو پہنچے یعنی بالغ ہو تو نہیں جائز ہے کہ اسکا بدن دیکھا جاوے مگر یہ اور یہ اپنے چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کی طرف اشارہ کیا ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۳) **وَعَنْ** دِحْیَةَ الْکَلْبِیِّ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِقَبَاطِیٍّ فَاَعْطَانِیْ قُبْطِیَّةً وَقَالَ اقْطَعْ اَحَدَ ثَوْبَیْ عَیْنٍ فَاقْطَعْ اِحْدٰهُمَا فَمِیْصًا وَاَعْطِ الْاٰخَرَ اِمْرَاَتَکَ تَخْتَمِرُ بِهٖ وَلْتَجْعَلْ مَعْنَهُ ثَوْبًا لَا یُسْلِفُهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ اَلْقَبَاطِیُّ ثِیَابٌ رِقَاقٌ یَاْتِیْ بِمِصْرَ وَاحِدَتُهَا قُبْطِیَّةٌ بِضَمِّ الْقَافِ وَاِمَّا بِکَسْرِ الْقَافِ فَمَنْسُوْبٌ اِلَی الْقِبْطِ الْجِیْلِ الْمَعْرُوْفِ وَالصَّدْعُ الشَّقُّ اَیْ شَقَّهَا نِصْفَیْنِ وَکُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صِدْعٌ بِکَسْرِ الصَّادِ وَاَمَّا بِالْفَتْحِ فَهُوَ الْمَصْدَرُ

ترجمہ وحیہ کلبی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مصری کپڑے لائے گئے تو آپنے مجھکو ایک کپڑا دیا اور فرمایا کہ اسکو پھاڑ کر دو ٹکڑے کر پہر ایک کو کاٹ کر کرتا بنالے اور دوسرا اپنی عورت کو دیدے کہ اس سے اوڑھنی بنائے اور چاہیے کہ کپڑا لگائے تاکہ اسکا بدن نظر نہ آوے ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔ قباطی ایک قسم باریک و سفید کپڑا مصر کا ہے اسکا واحد قبطیہ ساتھ پیش قاف کے اور لیکن زیر قاف کو منسوب ہے طرف قبط کی کہ ایک پہاڑ مشہور ہے اور صدع کے معنے ہیں پھاڑنا یعنے اسکو پھاڑ کر آدھوں آدھ کرلے اور ان میں سے ہر ایک صدع ہے ساتھ زیر صاد کے اور زبر سے مصدر ہے۔

(۴) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ کَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ لَا تَضَعُ حَلْیًا بِهَا عَنْهَا وَهِیَ فِی الْبَیْتِ ظَلَّابًا لِلْفَضْلِ اَخْرَجَهُ رَزِیْنٌ

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ تہیں ام سلمہ گھنٹیں چادر اپنی بدن اپنے سے اوجالانکہ وہ گہر میں ہوتیں واسطے طلب کرنے فضیلت کے رزین اسکے راوی ہیں۔

(۵) **وَعَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ اَمَةً کَانَتْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَاٰهَا عُمَرُ وَقَدْ تَهَیَّاَتْ بِهَیْئَةِ الْحَرَائِرِ فَاَنْکَرَ ذٰلِكَ عَلَیْهَا

ترجمہ مالک سے روایت ہے انکو خبر پہونچی کہ عبداللہ بن عمر کی ایک لونڈی تہی عمر فاروق نے اسکو دیکھا اور حالانکہ اس نے آزاد عورتوں کی طرح لباس پہنا ہوا تہا تو انہوں نے اسبات سے اسپر انکار کیا اف اس سے معلوم

ہوا کہ لونڈی کو آزاد عورتوں کی طرح تمام بدن کا ڈھانکنا ضرور نہیں۔

الانتعال — جوتا پہننے کا بیان

(۱) **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَاْ بِالْیُمْنٰی وَاِذَا خَلَعَ فَلْیَبْدَاْ بِالشِّمَالِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَا یَمْشِ اَحَدُکُمْ فِیْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِیُحْفِهُمَا جَمِیْعًا اَوْ لِیَنْعَلْهُمَا جَمِیْعًا اَخْرَجَ الْاُوْلٰی مُسْلِمٌ وَالثَّانِیَةَ السِّتَّةُ

ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی جوتا پہننا چاہے تو چاہیے کہ اول داہنے پاؤں میں پہنے اور جب اُتارے تو چاہیے کہ پہلے بائیں پاؤں سے اُتارے اور ایک روایت میں ہے کہ نہ چلے کوئی ایک جوتے میں چاہیے کہ دونوں کو ساتھ پہنے یا دونوں کو ساتھ اُتارے پہلے حدیث مسلم نے روایت کی ہے اور دوسری چھیوں نے **ف** یعنے یوں نہ کرے کہ ایک پاؤں میں جوتا پہنے اور دوسرا پاؤں ننگا ہو کہ اس میں تکلیف بھی ہے اور معیوب بھی ہے۔

(۲) **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یُعْجِبُهُ التَّیَمُّنُ فِیْ تَنَعُّلِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَفِیْ طُهُوْرِهٖ وَفِیْ شَاْنِهٖ کُلِّهٖ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ التَّرَجُّلُ تَسْرِیْحُ الشَّعْرِ وَغَسْلُهٗ ترجمہ عائشہ رضی سے روایت ہے کہ خوش لگتا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شروع کرنا داہنی طرف سے جوتا پہننے میں اور کنگھی کرنے میں اور پاکی کرنے میں اور اپنے سب کام میں پانچوں اس کے راوی ہیں۔ ترجل کے معنے ہیں بالوں کو کنگھی کرنا اور دھونا۔

(۳) **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی وَابْنِ عُمَرَ رضی اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَا نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ یَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ جَابِرٍ ترجمہ ابوہریرہ اور ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے جوتا پہننے سے کھڑے ہو کر۔ ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۴) **وعن** اِبْنِ عَبَّاسٍ رضی اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اِذَا خَلَعَ نَعْلَیْهِ اَنْ یَّضَعَهُمَا بِجَنْبِهٖ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ سنت سے ہے کہ جب کوئی اپنا جوتا اُتارے تو اسکو اپنے پہلو میں رکھ لیوے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۵) **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةٍ غَزَوْنَاهَا اِسْتَکْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا یَزَالُ رَاکِبًا مَا انْتَعَلَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک جنگ میں کہ ہمنے کیا کہ جوتا پہننے کی زیادہ عادت کرو اسواسطے کہ آدمی جبتک جوتا پہنے رہتا ہے سوار رہتا ہے مسلم اور ابوداؤد اس کے راوی ہیں **ف** یعنے جوتا پہننے آدمی سوار کی طرح چلنے پھرنے میں منضبط ہو جاتا ہے۔

(۶) **وعن** اِبْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَلْبَسُ النَّعَالَ السِّبْتِیَّةَ وَهِیَ الَّتِیْ لَیْسَ عَلَیْهَا شَعْرٌ وَیَتَوَضَّاُ فِیْهَا وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَلْبَسَهَا اَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ السِّبْتِیَّةُ جُلُوْدُ بَقَرٍ مَدْبُوْغَةٍ بِالْقَرَظِ قَدْ سُبِتَ عَنْهَا شَعْرُهَا اَیْ حُلِقَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ میںنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا سبتی جوتا پہنتے تھے اور بہجو تا ہے جسپر بال نہیں ہوتے اور اسی میں وضو کرتے یعنے پاؤں کو جوتے کے اندر دھوتے اور میں چاہتا ہوں کہ اسکو پہنوں۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور سبتیہ گائے کا چمڑہ ہوتا ہے رنگا گیا قرظ کے پتوں سے اُس کے بال اس سے دور کیے جاتے ہیں۔

(۷) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ كَانَ لِنَعْلَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا مُسْلِمًا قِبَالُ النَّعْلِ زِمَامُهَا وَهُوَ السَّيْرُ الَّذِيْ يَكُوْنُ بَيْنَ الْاِصْبَعِ الْوُسْطٰى وَالَّتِيْ تَلِيْهَا ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جوتے مین دو تسمے تھے۔ مسلم کے سوے پانچون اسکے راوی ہین۔ قبال جوتے کا اُسکا گلا تسمہ ہے اور وہ چمڑے کی رسّی ہے جو بیچ کی انگلی اور اُسکے پاس کی انگلی کے درمیان ہوتی ہے۔

(۸) وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ قِيْلَ لِعَائِشَةَ هَلْ تَلْبَسُ الْمَرْاَةُ النَّعْلَ فَقَالَتْ قَدْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْمُتَرَجِّلَةَ مِنَ النِّسَاءِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ الْمُتَرَجِّلَةُ مِنَ النِّسَاءِ هِيَ الَّتِيْ تَتَشَبَّهُ بِالرِّجَالِ فِيْ هَيْئَتِهِمْ وَاَحْوَالِهِمْ وَاَخْلَاقِهِمْ وَاَفْعَالِهِمْ ترجمہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہا کہ عائشہ سے کہا گیا عورت جوتا پہنے تو عائشہ رضی نے فرمایا کہ البتہ لعنت کی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جوتا پہننے والی عورت کو ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ اور مترجلہ وہ عورت ہے کہ مشابہت حاصل کرے ساتھ مردون کے انکے طور اطوار اور حالات اور عادات اور افعال مین۔

(۹) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْاَةِ وَالْمَرْاَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی ہے اُس مرد کو جو عورتون کا سا لباس پہنے اور لعنت کی ہے عورت کو جو مردون کا سا لباس پہنے۔

ترکُ الزِّینَۃ
ترک زینت کا بیان۔

(۱) عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ مِنْ اَيِّ حُلَلِ الْاِيْمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ معاذ بن انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو نہ پہنے عمدہ لباس تواضع کے راہ سے اور حالانکہ وہ اُسپر قدرت رکھتا ہو تو اللہ تعالی اُسکو قیامت کے دن سب خلق کے روبرو بلاویگا یہانتک کہ اُسکو ایمان کے جوڑون مین اختیار دیگا جو چاہے پہنے ترمذی اُسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ اَلْبَسَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى ثَوْبَ مَذَلَّةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْبَسَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِيَّاهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ اُلْهِبَ فِيْهِ النَّارُ اَخْرَجَ الرِّوَايَةَ الْاُوْلٰى اَبُوْدَاوٗدَ وَالثَّانِيَةَ رَزِيْنٌ ثَوْبُ الشُّهْرَةِ هُوَ الَّذِيْ اِذَا لَبِسَهُ الْاِنْسَانُ اِفْتَضَحَ بِهٖ وَاشْتَهَرَ بَيْنَ النَّاسِ الْمُرَادُ بِهٖ مَا لَا يَجُوْزُ لِلرِّجَالِ لُبْسُهُ شَرْعًا وَلَا عُرْفًا ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو نام نمود کے لیے کپڑا پہنے خدا اُسکو خواری کا کپڑا پہنائے گا اور ایک روایت مین ہے خدا اسکو قیامت کے دن ذلت کا کپڑا پہنائیگا۔ پھر اُس مین آگ بھڑکائی جاویگی۔ پہلی حدیث ابوداؤد نے روایت کی ہے۔ اور دوسری رزین نے اور شہرت کا کپڑا وہ ہے کہ جب آدمی اُسکو پہنے تو لوگون مین مشہور ہووے اور مراد وہ کپڑا ہے جو مردون کو پہننا جائز نہین نہ از راہ شرع نہ عرف و رواج کے۔

اَلتَّزَیُّن
زینت و آراستگی کپڑے پہننے کا بیان

(۱) عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ دُوْنٌ فَقَالَ اَلَكَ مَالٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ... مِنْ اَيِّ الْمَالِ قُلْتُ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ اٰتَانِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ فَاِذَا اٰتَاكَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَالًا فَلْيُرَ اَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهٖ اَخْرَجَهُ

النسائی ترجمہ ابی احوص سے روایت ہے، اُس نے روایت کی اپنے باپ سے کہا کہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا اور مجھپر ناقص کپڑا تھا حضرت نے فرمایا کیا تیرے پاس مال ہے مینے کہا ہان فرمایا کس مال سے مین نے کہا کہ ہر قسم کا مال خدا نے مجھکو دیا ہے فرمایا جب خدا نے تجھکو مال دیا ہے تو چاہیے کہ اُس کی نعمت اور کرامت کا اثر تجھپر دیکھا جاوے رسنائی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا عَلٰى اَحَدِكُمْ اِنْ وَجَدَ اَنْ يَتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ غَيْرَ ثَوْبَيْ مِهْنَتِهٖ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ اَلْمِهْنَةُ اَلْخِدْمَةُ وَمُعَانَاةُ الْاَشْغَالِ

ترجمہ محمد بن یحیے بن حبان سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین کچھ حرج کسی پر تسے اگر پاوے یہ کہ دن جمعہ کے لیوے دو کپڑے بناوے علاوہ محنت کے کپڑون سے ابوداؤد اس کے راوی ہین۔ مہنت کرنے مین خدمت کرنا اور کامون مین مشغول ہونا۔

(۳) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلٰى صَاحِبٍ لَنَا يَرْعٰى ظَهْرًا لَنَا وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ قَدْ اُخْلِقَا فَقَالَ لَهٗ مَالَهٗ غَيْرَ هٰذَيْنِ قُلْتُ بَلٰى لَهٗ ثَوْبَانِ فِي الْعَيْبَةِ كَسَوْتُهٗ اِيَّاهُمَا فَقَالَ اُدْعُهُ فَلْيَلْبَسْهُمَا فَلَمَّا اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَالَهٗ عُنُقًا اَلَيْسَ هٰذَا خَيْرًا فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقُتِلَ الرَّجُلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے ایک ساتھی کو دیکھا جو ہمارے اونٹ چراتا تھا اور اسپر دو چادرین پہنین پرانی فرمایا کیا اُسکی پاس اُنکے سوائے اور کپڑا نہین مینے کہا ان اسکے پاس اور دو کپڑے ہین بچہ مین یا تھیلے مین کہ مینے اسکو پہنائے تھے فرمایا اسکو بلاؤ چاہیے کہ انکو پہنے تو اُسنے انکو پہن لیا۔ پھر جب وہ پھیٹھ دیکر چلا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا ہے اسکو خدا اُسکی گردن مارے کیا یہ بہتر نہین تو اُس مرد نے یہ بات سنی سو کہا خدا کی راہ مین ہے یا رسول اللہ فرمایا خدا کی راہ مین پھر وہ مرد خدا کی راہ مین شہید ہوا۔ مالک اس کے راوی ہین۔

(۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ هَاتَيْنِ اللَّبْسَتَيْنِ اَلْمُرْتَفِعَةِ وَالْخَسِيْسَةِ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونو لباس سے منع فرمایا ہے عمدہ اونچی لباس سے اور ناقص خراب لباس سے رزین اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِيْ اَنْوَاعِ اللِّبَاسِ

دوسری فصل اقسام لباس مین

(۱) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْقَمِيْصُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے، کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک سب کپڑون مین کرتا تھا۔ ابوداؤد اور ترمذی اسکو راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِّنْ هَجَرَ فَاَتَيْنَا بِهٖ مَكَّةَ فَجَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاوَمَنَا سَرَاوِيْلَ فَبِعْنَاهُ مِنْهُ بِوَزْنٍ تَمْنَهٗ وَقَالَ لِلَّذِيْ يَزِنُ زِنْ وَاَرْجِحْ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ سوید بن قیس سے روایت ہے، کہا کہ مین اور مخرفہ نے ہجر (ایک شہر کا نام ہے عرب مین) سے کپڑا خریدا پھر ہم اسکو مکہ

مین لائے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے اور ہمسے ایک یا جامے کا مول چکایا تو ہمنے اُسکو آپکے ہاتھ بیچا سو ل تول کر لینے پر اور تولنے والے سے فرمایا کہ تول دے اور زیادہ تول اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔

(۳) **وعن** المسور بن مخرمة قال قسم رسول الله صلى الله عليه وسلم اقبية فلم يعط مخرمة منها شيئا فقال يا بني انطلق بنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فانطلقت معه فقال ادخل فادعه لي فدعوته فخرج وعليه قباء منها فقال خبأنا هذا لك ثم نظر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الى ابي فقال رضي مخرمة اخرجه الخمسة ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبائین تقسیم کین اور مخرمہ کو اُن سے کچھ چیز نہ دی تو اُس نے کہا ای بیٹا میرے ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چل تو مین اُس کے ساتھ گیا پر کہا اندر جا اور حضرت کو میرے لئے بلا حضرت باہر تشریف لائے اور حالانکہ آپ ان مین سے ایک قبا پہنے تھے تو فرمایا کہ یہ قبا پہنے تیرے لیے چھپا رکھی تھی پھر حضرت نے میرے باپ کی طرف نظر کی اور فرمایا کہ راضی ہوا مخرمہ پانچون اس کے راوی ہین ف قبا جو غہ ہوتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ جوغہ پہننا جائز ہے۔

(۴) **وعن** انس قال كان احب ما الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تلبسه الحبرة اخرجه الجماعة الحبرة ..... واحدة الحبر وهي البرود المواسية المنقوشة ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک بہت پسند کپڑا پہننے کے لیے حبرہ چادر تھی پانچون اسکے راوی ہین اور حبرہ چادر نقشدار کو کہتے ہین

(۵) **وعن** ابي زميل قال حدثني ابن عباس قال خرجت الحرورية اتيت عليا فقال ايت هؤلاء القوم فلبست احسن ما يكون من حلل اليمن فلقيتهم فقالوا مرحبا بك يا ابن عباس ما هذه الحلة قلت ما تعيبون علي لقد رأيت على رسول الله صلى الله عليه وسلم احسن ما يكون من الحلل اخرجه ابو داود ترجمہ ابی زمیل سے روایت ہے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے ابن عباس نے کہ خارجیون کا فرقہ نکلا تو مین علی کے پاس گیا تو علی نے فرمایا کہ ان لوگون کے پاس جاتو پہنے اپنے عمدہ کپڑے مین کے جوڑون سے پہنے پہر مین اُنسے جا کر ملا تو انہون نے کہا کہ تجھکو مرحبا اے عباس کے بیٹے یہ جوڑا کیا ہے مینے کہا کہ تم مجھپر کیا عیب کرتے ہو البتہ پہنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نہایت عمدہ جوڑا دیکھا ہے۔ ابو داود اسکے راوی ہین۔

(۶) **وعن** عبد الله الواحد بن ايمن عن ابيه قال دخلت على عائشة رضي الله تعالى عنها وعليها درع قطري ثمن خمسة دراهم فقالت ارفع بصرك الى جاريتي فانها تزهى ان تلبسه في البيت وقد كان لي منها درع على عهد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فما كانت امرأة تقين بالمدينة الا ارسلت الي تستعيره اخرجه البخاري الدروع القطرية دروع حمر لها اعلام فيها بعض الخشونة وقيل هي حلل جياد تحمل من قبل البحرين وتزهى اي تتكبر وتقين اي تزين المدخول على زوجها رجمہ عبد الواحد بن ایمن سے روایت ہے اُسنے اپنے باپ سے روایت کی کہا کہ مین حضرت عائشہ رضہ کے پاس اندر گیا اور انپر پہنی کرتا تھا پانچ درہم قیمت کا تو عائشہ رضہ نے فرمایا کہ اپنی آنکھ اٹھا کر میری لونڈی کی طرف دیکھ کہ مقررہ کبر کرتی ہے اور راضی نہین ہوتی کہ اسکو گھر مین پہنے یعنی یہ چاہئیکہ پہن کر باہر نکلے اور حالانکہ حضرت کے وقت اُس مین میرا ایک کرتا تھا سو مدینے مین جو عورت زینت کیجاتی تھی سو وہ مجھسے مانگ کے جاتی تھی بخاری اسکے راوی ہین۔ کرتے قطریہ سُرخ کرتے ہوتے ہین لقشدار کچھ سخت اور بعضون

نے کہا وہ عمدہ جوڑے ہین جو بحرین کی طرف سے لائے جاتے ہین اور تہبی یعنے تکبر کرتی ہے اور تفنین یعنے آراستہ کی جاتی ہے واسطے داخل ہونے کے عاونہ پر۔

(۷) وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ وَضَّأْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوْفٍ شَامِيَّةٍ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَهٗ مِنْهَا فَضَاقَتْ عَلَيْهِ فَأَخْرَجَهَا مِنْ تَحْتِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہا کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو کرایا اور حالانکہ آپ شام کی پشمی کپڑے کا جبہ پہنے ہوے تہے جس کی آستین تنگ تہی تو اپنا ہاتھ اُس سے نکالنے لگے وہ آپ پر تنگ ہوا پہر نیچے سے ہاتھ نکالا ترمذی اسکے راوی ہین ف معلوم ہوا کہ تنگ آستین کا کرتا پہننا جائز ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي الْاَوَانِ الثِّيَابِ

تیسری فصل کپڑون کے رنگون مین

اَلْبَيْضُ
سفید کپڑے کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِيَلْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيْضَ فَاِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ كَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے کپڑون مین سے سفید کپڑے پہنا کرو اسواسطے کہ یہ تمہارے بہتر کپڑے ہین اور کفنایا کرو اسمین اپنے مردون کو ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین ف معلوم ہوا کہ سب کپڑون مین سفید کپڑے بہتر ہین۔

اَلْاَحْمَرُ
سرخ کپڑے کا بیان

(۱) عَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ اَحْمَرُ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهٖ وَعَلٰى اِمَامَهٗ يُعَيِّنُ عَنْهُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ہلال بن عامر سے روایت ہے اس نے روایت کی اپنے باپ سے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منا مین خطبہ پڑہتے دیکہا اور حالانکہ آپ سرخ چادر پہنے ہوے اور اپنی خچر پر سوار تہے اور علی مرتضی آپکے آگے تہے آپ کا کلام لوگون کو پہنچاتے تہے ابوداؤد اسکے راوی ہین ف یہ چادر سب سرخ نہ تہی بلکہ اُس مین دھاریان سرخ تہین اور جسمین سرخ دھاریان ہون وہ دوسرے سرخ نظر آتا ہے معلوم ہوا کہ سرخ دھاریدار کپڑے کا پہننا جائز ہے۔

(۲) وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبْعَةً مَرْبُوْعًا وَقَدْ رَاَيْتُهٗ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْهُ قَطُّ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ براء سے روایت ہے کہتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میانہ قد متوسط قامت والے اور مینے آپکو سرخ جوڑا پہنے دیکہا مینے کبہی کوئی چیز اس سے زیادہ خوبصورت نہین دیکہی یا پانچون اس کے راوی ہین۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہا کہ ایک مرد گذرا اور اسپر دو سرخ کپڑے تہے اُس نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو سلام کا جواب نہ دیا ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین ف معلوم ہوا کہ خالص سرخ کپڑا پہننا حرام ہے اور جو سرخ کپڑا پہنے ہو اسکو سلام کہنا اور سلام کا جواب دینا جائز نہین ہے۔

(۴) وَعَنْ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَتْ كُنْتُ يَوْمًا عِنْدَ زَيْنَبَ امْرَأَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَصْبُغُ ثِيَابًا لَهَا بِالْمَغْرَةِ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى الْمَغْرَةَ رَجَعَ فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ عَلِمَتْ أَنَّهُ كَرِهَ ذَلِكَ فَغَسَلَتْ ذَلِكَ وَوَارَتْ كُلَّ حُمْرَةٍ فَرَجَعَ فَاطَّلَعَ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا دَخَلَ آخَرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ ترجمہ قبیلہ بنی اسد کی ایک عورت سے روایت ہے کہا کہ میں ایک دن حضرت کی بی بی زینب کے پاس بیٹھی تھی اور ہم انکے کپڑے کو گیروے رنگتی تھے سو جس حالت میں کہ ہم اسیطرح تھے کہ ناگہان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمپر جا نکلے اور سرخی دیکھکر پھر گئے اور جب زینب نے یہ حال دیکھا تو معلوم کیا کہ حضرت نے اسکو برا جانا سو اسکو دھویا اور ہر سرخی کو چھپایا سو حضرت پھرے اور نظر آئے پھر جب آپنے کچھ چیز نہ دیکھی تو اندر آئے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا أَرْكَبُ الْأُرْجُوَانَ وَلَا أَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَلَا الْقَمِيصَ الْمَكْفُوفَ بِالْحَرِيرِ اَلَا وَطِيبُ الرِّجَالِ رِيحٌ لَا لَوْنَ لَهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيحَ لَهُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ اَلْاُرْجُوَانُ صِبْغٌ اَحْمَرُ شَدِيْدُ الْحُمْرَةِ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہیں سوار ہوتا سرخ گدیلہ پر اور نہیں پہنتا کسم کے رنگے کپڑے کو نہیں پہنتا اُس کرتے کو جسکی آستینوں میں ریشم لگا ہو۔ خبردار رہو۔ اور مردوں کی خوشبو وہ ہے جسکی بو ہو اور رنگ نہ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے کہ رنگدار ہو اسکی بو نہ ہو۔ ابوداؤد اُس کے راوی ہیں اور ارجوان ایک ناگ ہے سرخ نہایت سرخیدار ف بقدر چار انگلی کے ریشم کا سنجاف لگانا جائز ہے اور یہاں ریشم چار انگلی سے زیادہ مراد ہے کہ وہ منع ہے۔

الاصفر
زرد کپڑے کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَاٰنِيْ عَلَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ اُمُّكَ اَمَرَتْكَ بِهٰذَا قُلْتُ اَغْسِلُهُمَا يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلْ اَحْرِقْهُمَا وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ هٰذِهٖ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهُمَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھپر کسم کے دو رنگے ہوئے کپڑے دیکھے سو فرمایا کیا تیری ماں نے تجھکو اسکے پہننے کا حکم کیا ہے میں نے کہا یا رسول اللہ انکو دھوؤں کہ فرمایا بلکہ انکو جلا دے اور ایک روایت میں ہے کہ البتہ یہ کافروں کا لباس ہے سو تو اسکو نہ پہن مسلم اور ابوداود اور نسائی اس کے راوی ہیں

(۲) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اَلْقَسِّيُّ ثِيَابٌ كَتَّانٍ مُخَطَّطَةٌ يَاْتِيْهِمْ كَانَ مُجَلَّبُهَا مِنْ مِصْرَ ترجمہ علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے ریشمی کپڑے اور کسم کے رنگے کپڑے سے ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں قسی اسی کا کپڑا ہوتا ہے اسمیں ریشمی دھاریاں ہوتی ہیں مصر سے لایا جاتا ہے۔

الاخضر
سبز کپڑے کا بیان

(۱) عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ قَالَ رَاَيْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بُرْدَيْنِ اَخْضَرَيْنِ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ ابورمثہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دو سبز کپڑے دیکھے۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہیں۔

الاسود
سیاہ کپڑے کا بیان

(۱) عَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَتْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيْهَا خَمِيْصَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَ

مَنْ تَرَوْنَ اَكْسُوْ اهٰذِهٖ فَسَكَتُوْا فَقَالَ اَيْتُوْنِيْ بِاُمِّ خَالِدٍ فَاُتِيَ بِيْ فَاَلْبَسَهَا بِيَدِهٖ وَقَالَ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ مَرَّتَيْنِ وَ جَعَلَ يَنْظُرُ اِلٰى عَلَمِ الْخَمِيْصَةِ وَيُشِيْرُ بِيَدِهٖ اِلَيَّ وَيَقُوْلُ يَا اُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا يَا اُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَا وَسَنَا بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ الْحُسْنُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاَخْلِقِيْ بِالْفَاءِ وَالْقَافِ الْخَمِيْصَةُ كِسَاءٌ اَسْوَدُ لَهٗ عَلَمٌ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ عَلَمٌ فَلَيْسَ بِخَمِيْصَةٍ ترجمہ ام خالد بنت خالد بن سعید سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کپڑے لائے گئے کہ اُن مین ایک کالی کملی تھی فرمایا کہو یہ کسی کو پہناؤن تو اصحاب چپ رہے فرمایا کہ ام خالد کو میرے پاس لاؤ اور مین آپ کے پاس لائی گئی تو حضرت نے وہ کملی اپنے ہاتھ سے مجھکو پہنائی اور فرمایا کہ کلا اور پرانی کردو بار فرمایا اور کملی کے نقشون کی طرف دیکھنے لگے اور ہاتھ سے میری طرف اشارہ کیا اور فرمانے لگے اے ام خالد یہ بہت خوب ہے۔ بخاری اور ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ اخلقی خا اور قاف سے ہے اور خمیصہ سیاہ لوئی ہوتی ہے نقشدار اور اگر اسمین نقش نہون تو اسکو خمیصہ نہین کہتے۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي الْحَرِيْرِ

چوتھی فصل ریشمی کپڑے کی بیان مین

(۱) عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ مِنَ الْخَطَّابِ وَنَحْنُ بِاَذَرْبِيْجَانَ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ فَقَالَ يَا عُتْبَةُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ قِبَلِكَ وَلَا قِبَلِ اَبِيْكَ وَقَدِ اُمِّكَ فَاشْبِعِ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ رِحَالِهِمْ مِمَّا تَشْبَعُ مِنْهُ فِيْ رِحَالِكَ وَاِيَّاكُمْ وَالتَّنَعُّمَ وَزِيَّ اَهْلِ الشِّرْكِ وَلُبُوْسَ الْحَرِيْرِ فَاِنَّ اللّٰهَ نَهٰى عَنْ لُبُوْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا وَرَفَعَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ ابوعثمان نہدی سے روایت ہے کہا کہ عمر بن خطاب نے ہماری طرف لکھا اور حالانکہ ہم عتبہ بن فرقد کے ساتھ آذربیجان مین تھے سو کہا اے عتبہ تحقیق شان یہ ہے کہ نہین ہے یہ تیری کوشش سے اور نہ تیرے باپ اور مان کی کوشش سے سو پیٹ بھر مسلمانون کا انکی جگہون مین اس چیز سے کہ پیٹ بھرتا ہے تو اس سے اپنی جگہہ مین اور بچو تم آسودگی اور چین کرنے سے اور مشرکون کی مشابہت سے اور ریشمی لباس سے سو مقرر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے ریشمی کپڑا پہننے سے مگر اس قدر اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے لیے بیچ کی انگلی اور سبابہ کو اٹھایا پھر انکو ملایا۔ پانچون اس کے راوی ہین ف یعنی بقدر دو انگلی کے چوڑا جائز ہے۔

(۲) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهٗ فِيْ يَمِيْنِهٖ وَذَهَبًا فَجَعَلَهٗ فِيْ شِمَالِهٖ وَقَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَفِيْ اُخْرٰى لِلتِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ وَاُحِلَّ لِاَنَاثِهِمْ ترجمہ علی مرتضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ریشمی کپڑا داہنے ہاتھ مین لیا۔ اور سونا بائین ہاتھ مین لیا اور فرمایا کہ یہ دو میری امت کے مردون پر حرام ہین۔ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور ترمذی اور نسائی کی دوسری روایت مین ابوموسی سے آیا ہے کہ ریشمی کپڑے اور سونے کا پہننا میری امت کے مردون پر حرام کیا گیا ہے اور انکی عورتون کے واسطے حلال ہے۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيُّمَا لَبُوْسُ الْحَرِيْرِ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا مین ریشمی کپڑا وہی شخص پہنتا ہے جو آخرت مین بے نصیب ہے شیخین و نسائی اس کے راوی ہین

(۴) وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من لبس حریرا فی الدنیا لم یلبسہ فی الاخرۃ۔ اخرجہ الشیخان ترجمہ ابوامامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو جائز ریشمی کپڑا پہنے وہ آخرت مین اسکو نہ پہنے گا شیخین اس کے راوی ہین۔

(۵) وعن ابن عمر قال رأی عمر حلۃ من استبرق تباع فاتی بہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ابتع ھذہ فتجمل بہا للعید والوفود فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ھذہ لباس من لا خلاق لہ ثم کلیت عمر ما شاء اللہ تعالی ان یلبث فارسل الیہ بجبۃ دیباج فاقبل عمر فقال یا رسول اللہ قلت انما ھذا لباس من لا خلاق لہ ثم ارسلت الی بھذہ فقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انی لم ارسلہا الیک لتلبسہا ولکن لتبیعہا او تصیب بہا حاجتک اخرجہ الستۃ الا الترمذی الاستبرق ما غلظ من الدیباج ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ عمر فاروق نے ایک ریشمی استبرق کا جوڑا بکتا دیکھا تو اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لاے اور کہا یا رسول اللہ اسکو خرید لیجئے تاکہ آپ اس سے عید اور ایلچیون کے واسطے آرایش کیا کرین تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سوائے اسکے کچھ نہین کہ اسکو وہی پہنتا ہے جو آخرت مین بے نصیب ہے پھر عمر فاروق ٹھیرے جتنا اللہ نے چاہا کہ ٹھیرین پھر حضرت نے ایک ریشمی جبہ انکی پاس بھیجا تو عمر حضرت کے پاس آے اور عرض کی یا حضرت آپنے تو فرمایا تہا کہ ریشمی کپڑا وہی پہنتا ہے جو بے نصیب ہو پھر آپنے یہ مجھکو کیون بھیجا تو ..... تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مینے تیرے پاس اسواسطے نہین بھیجا تہا کہ تو اُس کو پہنے ولیکن مینے اسواسطے بھیجا تہا کہ اسکو بیچکر اپنے کام مین لاوے یعنی اسکی قیمت سے فائدہ پاوے ترمذی کے سوا جمیون اسکے راوی ہین۔ اور استبرق موٹے ریشمی کپڑے کو کہتے ہین ف معلوم ہوا کہ ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے ولیکن جنبا اوسکی قیمت سے فائدہ پانا درست ہے۔

(۶) وعن علی قال کسانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حلۃ سیراء فخرجت بہا فرأیت الغضب فی وجہہ فشاورتہا خمر بین نسائی اخرجہ الخمسۃ الا الترمذی۔ وفی روایۃ لمسلم ان اکیدر دومۃ جندل اھدی الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثوب حریر فاعطاہ علیا وقال اشققہ خمرا بین الفواطم والفواطم جمع فاطمۃ وھی فاطمۃ الزہراء بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفاطمۃ بنت اسد ام علی بن ابی طالب وفاطمۃ بنت حمزۃ وقیل الثالثۃ فاطمۃ بنت عتبۃ بن ربیعۃ وکانت قد ہاجرت الحلۃ السیراء المخططۃ بالابریسم والقز واطرافہا شقق حریر وستمہا بینہن ترجمہ علی مرتضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو ریشمی جوڑا پہنایا تو مین اسکو پہنکر نکلا تو مین نے آپکے چہرے پر غصے کا نشان دیکھا تو مینے اسکو پہاڑ ڈالا اور اوڑہنیان بناکر اپنی عورتون مین تقسیم کین یا انچن اس کے راوی ہین سوائے ترمذی کے اور مسلم کی روایت مین ہے کہ اکیدر دومہ جندل کے بادشاہ نے ریشمی کپڑا حضرت کو تحفہ بہیجا۔ اور آپ نے وہ کپڑا علی کو دیا اور فرمایا اسکو پہاڑ کر اوڑہنیان بناکر ان عورتون مین تقسیم کر جنکے فاطمہ نام ہین اور فواطم جمع فاطمہ کی اور وہ ایک تو فاطمہ زہرا ہین بیٹی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور دوسری فاطمہ بنت اسد علی بن ابی طالب کی ماں تیسری فاطمہ حمزہ کی بیٹی اور بعضون نے کہا تیسری فاطمہ عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی ہے اور اُس نے ہجرت کی تہی اور جوڑا سبز اوہ ہے جسمین ریشمی دھاریان ہون یعنی سوت اور ریشم ملا ہوا ہو اور اطراف کے معنے ہین کہ مین نے اسکو پہاڑ کر عورتون مین تقسیم کیا ف ہر چند ریشمی کپڑا مرد کو پہننا حرام ہے لیکن اگر کوئی تحفہ دے تو قبول کرے اور اپنی عورتون کو دیدیوے کہ انکو حلال ہے۔

ما ابیح من ذلک
بعضا ابریشمی کپڑا پہننا مباح ہی

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ الثَّوْبِ الْمُصْمَتِ مِنَ الْحَرِيْرِ فَاَمَّا الْعَلَمُ وَسَدَى الثَّوْبِ فَلَا بَاْسَ بِهٖ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو نرے ریشمی کپڑے سے منع فرمایا ہے لیکن اگر اسمین ریشمی دھاریان ہون یا ریشمی تانا ہو تو اسکا کچھ ڈر نہین وہ جائز ہے ابو داؤد اس کے راوی ہین ف یعنی اگر تانا ریشمی ہو اور بانا سوت کا ہو تو اسکا پہننا جائز ہے اور اسکا عکس جائز نہین مگر لڑائی مین

(۲) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِيْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِكَكَةٍ كَانَتْ بِهِمَا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ شَكَوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْقَمْلَ فَرَخَّصَ لَهُمَا فِي الْحَرِيْرِ فِيْ غَزَاةٍ لَهُمَا ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبیر اور عبد الرحمن بن عوف کو ریشمی کپڑے کی اجازت دی کھجلی کے سبب جو انکو تھی پانچون اس کے راوی ہین اور ایک روایت مین ہے کہ اُن دونون نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جوؤن کا گلہ کیا تو آپ نے اُن دونون کو ریشم پہننے کی رخصت دی ایک جہاد مین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسکو کھجلی ہو اُسکو ریشمی کپڑے کا پہننا جائز ہے لیکن یہ قید ہے ساتھ جہاد کے۔

(۳) وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعٍ اَوْ اِصْبَعَيْنِ اَوْ ثَلٰثٍ اَوْ اَرْبَعٍ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہا کہ خطبہ پڑہا عمر فاروق نے جابیہ (ایک شہر کا نام ہے) مین تو کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے ریشمی کپڑے کے پہننے سے مگر بقدر ایک انگلی یا دو یا تین یا چار انگلیون کے جائز ہے مسلم اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِي الصُّوْفِ

پانچوین فصل

اون اور ریشم کے بیان مین

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ صَنَعْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بُرْدَةً سَوْدَاءَ فَلَبِسَهَا فَلَمَّا عَرِقَ فِيْهَا وَجَدَ مِنْهَا رِيْحَ الصُّوْفِ فَقَذَفَهَا وَكَانَ يُعْجِبُهُ الرِّيْحُ الطَّيِّبَةُ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سیاہ چادر رنگی حضرت نے سکہ دیا ہے جب اس مین پسینہ پایا تو آپ نے اس مین اُنکی بو پائی پہنا اُتار کر پھینکا اور آپ کو خوشبو خوش لگتی تھی ابو داؤد اس کے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَاَخْرَجَتْ اِلَيْنَا كِسَاءً مُلَبَّدًا وَاِزَارًا غَلِيْظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَيْنِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ ترجمہ ابو بردہ سے روایت ہے کہا کہ مین عائشہ صدیقہ کے پاس اندر گیا تو انہون نے ایک چادر پیوند کی ہوئی اور ایک تہبند موٹا ہمارے سامنے نکالے اور کہا کہ انہین دو لوگڑون مین حضرت کی روح قبض ہوئی۔ پانچون اسکے راوی ہین سوائے نسائی کے۔ ف تہبند بھی بسبب پیوند لگانے کے موٹا ہو گیا تھا۔

(۳) وعن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذات غداۃ وعلیہ مرط مرحل من اسود اخرجہ مسلم وابوداؤد والترمذی والمرط کساء من خز او صوف یؤتزر بہ والمرحل بالحاء المہملۃ الذی فیہ صور الرجال وقیل المنقوش ترجمہ عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ ایک صبح کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور حالانکہ آپ پر چادر تھی جسمین کجاوون کے سیاہ نقش تھے مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین مرط ایک چادر ہے خز سے یا پشم سے جسکو بطور تہ بند کے باندھا جاتا ہے اور مرحل وہ ہے جسمیں کجاوون کے تصویرین ہون یا نقشدار کو کہتے ہین

(۴) وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان علی موسی علیہ السلام یوم کلمہ ربہ تعالیٰ سراویل صوف وجبۃ صوف وکساء صوف وکمۃ صوف وتعالین من جلد حمار میتۃ اخرجہ الترمذی ترجمہ ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسدن موسی علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا اُسدن وہ اُنکا پاجامہ اور اُنکا جبہ اور اُنکی چادر اور اُنکا کرتا اور مردہ گدہے کے کھال کا جوتا پہنے ہوے تھے ترمذی اسکے راوی ہین۔

الفصل السادس فی الفرش والوسائد

چھٹی فصل

بچھونون اور تکیون کے بیان مین

(۱) عن عائشة قالت کان فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من ادم حشوہ لیف اخرجہ الخمسۃ الا النسائی ترجمہ عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بچھونا چمڑے کا تھا اُسمین کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ یعنے بجاے روئی کے نسائی کے سوائی پانچون اُسکے راوی ہین۔

(۲) وعن جابر قال ذکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الفرش فقال فراش للرجل وفراش لامراتہ وفراش للضیف والرابع للشیطان اخرجہ ابوداؤد والنسائی ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بچھونے کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ ایک بچھونا مرد کا ہے اور ایک بچھونا عورت کا اور ایک بچھونا مہمان کا اور چوتھا شیطان کا ہے یعنے زیادہ حاجت سے اسراف مین داخل ہے ابوداؤد و نسائی اس کے راوی ہین۔

(۳) وعن جابر بن سمرۃ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متکئا علی وسادۃ علی یسارہ اخرجہ ابوداؤد والنسائی ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تکیہ کیے ہوے بائین پہلو پر ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۴) وعن ابی الملیح عن ابیہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن جلود السباع ان تفترش اخرجہ اصحاب السنن انما نہی عن جلود السباع قبل ان تدبغ ودبغ جلد اشعر فان الشعر لا یقبل الدباغ ترجمہ ابی ملیح سے روایت ہے اُس نے روایت کی اپنے باپ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے درندون کی کھال بچھانے سے اصحاب سنن اسکے راوی ہین اور سوا اس کے کچھ نہین

کرنے کیا درندون کی کمال کے رنگنے سے پہلے باوجود باقی رہنے بالون اسکے کے اسواسطے کہ بال مباغت کو قبول نہین کرتے
فائدہ یعنے درندون کی کمال کا بچھانا فقط دباغت سے پہلو منع ہے اور دباغت کے بعد بچھانا جائز ہے
(۵) وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اسْتَكْسَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَكَسَانِي خَمِيْصَتَيْنِ فَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَاَنَا اَكْسٰى اَصْحَابِيْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عتبہ بن عبد سلمی سے راوی ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہننے کو کپڑا مانگا حضرت نے مجھکو اسی کے دو کپڑے پہنائے اور مین اپنے تئین اپنے تمام اصحاب سے اچھا دیکھتا تھا ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

کِتَابُ اللُّقْطَةِ

کتاب ہے

گری پڑی چیز کے بیان مین

(۱) وَعَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ يَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ لُقَطَةِ الذَّهَبِ اَوِ الْوَرِقِ فَقَالَ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ لَمْ تُعْرَفْ فَاسْتَنْفِقْهَا وَلْتَكُنْ وَدِيْعَةً عِنْدَكَ فَاِنْ جَاءَ طَالِبُهَا يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ فَاَدِّهَا اِلَيْهِ وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ فَقَالَ مَالَكَ وَلَهَا دَعْهَا فَاِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَجِدَهَا رَبُّهَا وَسُئِلَ عَنِ الشَّاةِ فَقَالَ خُذْهَا فَاِنَّمَا هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ الْعِفَاصُ نَوْعٌ مِّنْ وِعَاءٍ الَّذِيْ تَكُوْنُ فِيْهِ اللُّقْطَةُ وَالْوِكَاءُ الْخَيْطُ الَّذِيْ يُرْبَطُ بِهِ الْوِعَاءُ ترجمہ منبعث کے آزاد کردہ غلام یزید سے روایت ہے کہ مینے زید بن خالد سے سنا کہتا تھا کہ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گرے پڑے سونے چاندی کا حکم پوچھا تو فرمایا اس کے باندھنے کے دھاگے اور تھیلی کو پہچان رکھ پھر اسکو ایک برس تک شہرت دے پھر اگر کوئی اسکو نہ پہچانے تو اپنے خرچ مین لا اور چاہیے کہ وہ مال تیرے پاس امانت کے طور پر رہے پھر اگر عمر بھر مین کبھی کسی ان اسکا مالک طلب کرتا آوے تو اسکو ادا کردی پھر کسی نے حضرت سے گم ہوئی بھولے بھٹکے اونٹ کا مسئلہ پوچھا تو فرمایا تو کیا ہے تجھکو اور کیا ہے اسکو یعنی بگانے اونٹ گم ہوئی بھولے بھٹکے سے تجھکو کیا کام چھوڑ اسکو اسواسطے کہ اونٹ کے ساتھ اسکا جوتا اور مشک موجود ہے کہ اپنے پاؤن سے چلکر پانی پی گا اور درخت کھا ئیگا یہانتک کہ اسکا مالک اسکو پاوے یعنی اونٹ کو پکڑنا نہ چاہیے کہ اسکو اسکا ضائع ہونیکا کچھ ڈر نہین ہوتا پھر کسی نے آپ سے گم ہوئی بھولی بھٹکی بکری کا حکم پوچھا تو فرمایا اس کو پکڑلے کہ وہ یا تیرے واسطے ہے یا بھیڑیے کے واسطے ہے یعنی اگر تو اسکو نہ پکڑے گا تو اور کوئی آدمی لیگا اور اگر کوئی نہ پکڑے گا تو بھیڑیا کھا جاوے گا انسانی کے حق مین جیسون اسکے راوی ہین عناصر ہ برزن وجیمین لقطہ ہوتا ہے یعنی تھیلی خواہ کپڑے کی ہو یا چمڑے کی اور وکاء کہتے ہین جس سے تھیلی کا منہ باندھا جاتا ہے۔

(۲) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ التَّمْرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ اَصَابَ بِفِيْهِ مِنْ ذِيْ حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِّنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوْبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ اَنْ يُّؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْهَا فِي الطَّرِيْقِ الْمِيْتَاءِ وَالْقَرْيَةِ الْجَامِعَةِ فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ طَالِبُهَا

فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَأْتِ فَهِيَ لَكَ وَمَا كَانَ مِنْهَا فِي الْخَرَابِ فَفِيهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔ الْخَبِيثَةُ مَا يُجْعَلُ فِي طَرَفِ الثَّوْبِ وَيُعْبَأُ فِيهِ وَالْجَرِينُ لِلتَّمْرِ كَالْبَيْدَرِ لِلْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَقَوْلُهُ فَعَلَيْهِ عِمَارَتُهُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوبَةُ عَلَى سَبِيلِ الْوَعِيدِ لِيَزْجُرَ فَاعِلَ ذَلِكَ وَإِلَّا فَلَا يَجِبُ عَلَى مُتْلِفِ الشَّيْءِ أَكْثَرُ مِنْ مِثْلِهِ وَالطَّرِيقُ الْمِيتَاءُ هِيَ الَّتِي يَطَؤُهَا النَّاسُ كَثِيرًا ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اس نے روایت کی اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے کہ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لکھا ہوئے میوہ کا حکم پوچھا حضرت نے فرمایا اگر کوئی محتاج اس سے کچھ میوہ کھاوے جھولی میں نہ اٹھاوے تو اوپر کچھ گناہ نہیں اور جو اس سے کچھ میوہ لے نکلے تو اوپر دونا تاوان اور سزا ہے اور جو اس سے کچھ چیز چراوے بعد اس کے کہ جگہ رہنے سے سکھلیان پہر وہ ڈھال کی قیمت کو پہونچے تو لازم ہے اوپر کاٹنا ہاتھ کا اور کسی بے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گری پڑی چیز کا حکم پوچھا فرمایا جو چیز کہ راہ میں گری پڑی ہو یا جامع گاؤں میں تو اسکو ایک سال مشہور کرے پہر اگر کوئی اسکا ڈھونڈھتا ہوا آوے تو اسکو دیدے اور اگر کوئی نہ آوے تو وہ چیز تیری ہے اور جو چیز بے آباد جگہ میں گری پڑی ہو تو اوپر اور گاڑی ہوئے مال میں پانچواں حصہ خمس کا ہے اور وہ دفینہ اسکے لئے ہے جو کپڑے کو کنارہ میں ڈالکر اوپر ہم چھپایا جاوے اور جرین وسط کھجوروں کی مانند ڈھیر کی ہے وسط گیہوں اور جو کا اور یہ جو فرمایا کہ سپرد دونا تاوان ہے اور سزا تو یہ سخت ڈرانے اور دھمکانے کے ہے تاکہ کرنے والا اس کام سے باز رہے۔ والا جو شخص کچھ چیز تلف کرے اسپر اس چیز کی ایک مثل سے زیادہ واجب نہیں ہے یعنی جتنی تلف کرے اتنی ہی بھرنی آتی ہے اور مردہ راہ وہ ہے جسپر بہت لوگ آتے جاتے ہوں۔

(۳) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ حَمَلَ عَلَى فَاطِمَةَ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَيُّهُمَا يَكْفُلَانِ فَقَالَ مَا يَكْفُلُهُمْ وَقَالَتْ الْجُوعُ فَخَرَجَ فَوَجَدَ دِينَارًا فَأَتَى فَاطِمَةَ فَأَخْبَرَهَا فَقَالَتْ ائْتِ فُلَانًا الْيَهُودِيَّ فَاشْتَرِ بِهِ دَقِيقًا فَجَاءَهُ فَسَأَلَ الدَّقِيقَ فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ أَنْتَ خَتَنُ هَذَا الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَخُذْ دِينَارَكَ وَلَكَ الدَّقِيقُ فَجَاءَ فَاطِمَةَ بِالدَّقِيقِ وَالدِّينَارِ فَأَخْبَرَهَا بِهِ فَقَالَتْ اذْهَبْ إِلَى فُلَانٍ الْجَزَّارِ فَخُذْ بِدِرْهَمَيْنِ لَحْمًا فَذَهَبَ بِدِرْهَمَيْهِ فَجَاءَ بِهِ فَعَجَنَتْهُ وَنَضِجَتْ وَخَبَزَتْ وَأَرْسَلَتْ إِلَى أَبِيهَا فَجَاءَهُمْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ اذْكُرْ لَكَ فَإِنْ رَأَيْتَهُ حَلَالًا أَكَلْنَا وَأَكَلْتَ مَعَنَا مِنْ شَأْنِهِ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ كُلُوا مِنْهُ بِاسْمِ اللهِ فَأَكَلُوا مِنْهُ فَبَيْنَمَا هُمْ مَكَانَهُمْ إِذَا غُلَامٌ يُنْشِدُ اللهَ تَعَالَى وَالْإِسْلَامَ الدِّينَارَ فَدَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ سَقَطَ مِنِّي بِالسُّوقِ فَقَالَ يَا عَلِيُّ اذْهَبْ بِهِ إِلَى الْجَزَّارِ فَقُلْ لَهُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَكَ أَرْسِلْ إِلَيْهِ بِالدِّينَارِ وَدِرْهَمَكَ عَلَيْهِ فَأَرْسَلَ بِهِ قَدْ فَعَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغُلَامِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ علی ابن ابی طالب حضرت فاطمہ کے پاس اندر آئے اور حالانکہ امام حسن و حسین دونوں روتے تھے تو کہا تم دونوں کیوں روتے ہو دونوں نے کہا کہ بھوک سے تو علی مرتضی گھر سے نکلے اور ایک اشرفی پائی پہر فاطمہ زہرا کے پاس آئے اور انکو خبر دی فاطمہ زہرا نے کہا کہ فلانے یہودی کے پاس جاؤ اور اس سے آٹا خرید لاؤ۔ علی مرتضی اسکے پاس گئے اور آٹا لیا تو یہودی نے اس سے کہا کہ تو داماد ہے اس شخص کا جو کہتا ہے کہ میں رسول اللہ کا ہوں کہا ہاں اس نے کہا اپنی اشرفی دے اور میں نے آٹا تجھ کو بخشا تو علی مرتضی آٹا اور اشرفی فاطمہ زہرا کے پاس لائے اور انکو اسبات کی خبر دی پہر فاطمہ زہرا نے کہا کہ فلانے قصابی کے پاس جاؤ۔ اور ہمارے واسطے ایک درہم کا گوشت لاؤ۔ علی مرتضی گئے اور ایک درہم گوشت کے بدلے اشرفی گرو رکھی اور گوشت لائے پہر فاطمہ نے آٹا گوندھا اور ہانڈی چڑھائی اور روٹیاں پکائیں اور

اور اپنے باپ یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلا بھیجا حضرت تشریف لائے اور کہا یا حضرت مین آپ سے اسکا حال ذکر کرتی ہون اگر آپ اسکو حلال جانتا ہون کہا مین کرے اور آپ بھی ہمارے ساتھ کہا مین حال ایسا ایسا ہے فرمایا کہا ؤ اُس سے اللہ کا نام لیکر تو انہون نے اُس سے کہا یا جس حالت مین کہ وہ اپنی عجلہ مین بیٹھے تھے کہ ناگہان ایک لڑکا اللہ تعالی کے نام اور اسلام کے نام سے اشرفی ڈھونڈتا تھا حضرت نے اسکو بلایا اور پوچھا اُس نے کہا کہ مجھ سے اشرفی بازار مین گر پڑی تھی حضرت نے فرمایا اے علی قصاب کے پاس جاؤ اور اُس سے کہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھسے کہتے ہین کہ اشرفی اُنکو بھیجدے اور تیرا درہم حضرت کے ذمہ ہے اُس نے اشرفی بھیجدی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ اشرفی لڑکے کو دیدی ابوداؤد اُس کے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ لُقَطَةً فَلْيُشْهِدْ ذَا عَدْلٍ أَوْ ذَوْ عَدْلٍ وَلَا يَكْتُمْ وَلَا يُغَيِّبْ فَإِنْ وَجَدَ صَاحِبَهَا فَلْيَرُدَّهَا عَلَيْهِ وَإِلَّا فَهُوَ مَالُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَشَاءُ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَهٰذَا الْأَمْرُ بِالْإِشْهَادِ هُنَا أَمْرُ تَأْدِيْبٍ وَإِرْشَادٍ لِمَا يُخْشٰى مِنْ تَسْوِيْلِ النَّفْسِ وَالتَّرَغُّبِ فِيْهَا وَتَدْعُوْ إِلَى الْخِيَانَةِ فِيْهَا أَوْ يَنْزِلُ بِهِ حَادِثُ الْمَوْتِ فَيَدَّعِيْهَا وَارِثُهُ وَيَجْعَلُهَا فِيْ جُمْلَةِ تَرِكَتِهٖ ترجمہ عیاض بن حمار سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو گری پڑی چیز پاوے تو چاہیے کہ ایک یا دو مرد عادل کو گواہ کرے اور نہ چھپاوے نہ غائب کرے پھر اگر اسکا مالک آوے تو اسکو پھیر دے اور نہیں تو وہ اللہ کا مال ہے جسکو چاہتا ہے دیتا ہے ابوداؤد اُس کے راوی ہین اور گواہ کرنے کا حکم یہان واسطے تادیب اور ارشاد کے ہے اسواسطے کہ خوف کیا جاتا ہے کہ نفس وہ کا دیوے اور اس مین رغبت کرے اور اسمین خیانت کرنے کا باعث ہو یا اسکو موت کا حادثہ آوے اور مر جاوے اور وارث اُس کے دعوی کرین اور اسکو ترکہ مین سے ٹھیرا وین۔

(۵) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْعَصَا وَالسَّوْطِ وَالْحَبْلِ وَأَشْبَاهِهٖ يَلْتَقِطُهُ الرَّجُلُ يَنْتَفِعُ بِهٖ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو رخصت دی لاٹھی اور کوڑے اور رسی اور اسکے مانند مین کہ آدمی اسکو اُٹھاوے اور اپنے کام مین لاوے ابوداؤد اُس کے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ دَابَّةً قَدْ حَبَسَ عَنْهَا أَهْلُهَا أَنْ تَمُوْتَ هَامِيْهُوْهَا فَأَحْيَاهَا فَهِيَ لَهٗ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عامر شعبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو جانور پاوے کہ مالکون نے چارے سے عاجز آکر اُسکو چھوڑ دیا ہو اور اُسکو پکڑ کر زندہ کرے یعنی چارہ گھاس کہلا کر موٹا تازہ کرے تو وہ اسی کی ملک ہوا ابوداؤد اُسکے راوی ہین۔

(۷) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيْقِ فَقَالَ لَوْلَا أَنِّيْ أَخْشٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَأَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوہریرہ اور انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مین ایک دانہ کھجور پر گذرے سو فرمایا کہ اگر مجھکو اسکا خوف نہ ہوتا کہ شاید یہ کھجور مال زکوۃ سے ہے تو مین اسکو کھا لیتا شیخین اور ابوداؤد اُس کے راوی ہین۔

(۸) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عبدالرحمن بن عثمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا حاجیون کی گری پڑی چیز اُٹھانے سے مسلم اور ابوداؤد اُس کے راوی ہین۔

(۹) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهُ اسْتَأْنَفَ جَارِيَةً فَفَقَدَ صَاحِبَهَا فَالْتَمَسَ سَنَةً فَلَمْ يَقْدِرْ فَأَخَذَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ

يُعْطِي الدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ عَنْ فُلَانٍ فَإِنْ أَنَى فَلِي وَعَلَيَّ وَقَالَ هَلَكَ نَاقَتُهُ وَا بِاللُّقَطَةِ إِذَا لَمْ يَجِدُوا صَاحِبَهَا أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيقًا ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ انہون نے ایک لونڈی خریدی پھر اسکا مالک گم ہوا یعنے قیمت لینے سے تو انہون نے اسکا بہت تلاش کیا سو نہ پایا گیا تو ابن مسعود ایک ایک دو دو درہم کبھی طرف سے کبھی طرف سے لوگون کو دینے لگے اور کہتے تھے یہ اسی یہ فلانے کی طرف سے ہے پھر اگر آوے تو اسکا ثواب میرے واسطے ہے اور اسکا قرض مجھپر اور کہا کہ اسیطرح گری پڑی چیز کے ساتھہ کیا کرو جبکہ اسکے مالک کو نہ پاؤ۔ روایت کی یہ حدیث بخاری نے معلق کر کے۔

كِتَابُ اللِّعَانِ وَفِيهِ فَصْلَانِ

کتاب ہے لعان کے بیان مین اور اس مین دو فصل ہین۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِي اَحْكَامِهِ

پہلی فصل

اُس کے احکام مین۔

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ هِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ مِنْ اَرْضِهِ عِشَاءً فَوَجَدَ عِنْدَ اَهْلِهِ رَجُلًا رَاٰى بِعَيْنَيْهِ وَسَمِعَ بِاُذُنَيْهِ وَلَمْ يُهَيِّجْهُ حَتّٰى اَصْبَحَ فَغَدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَتَيْتُ اَهْلِيْ عِشَاءً فَوَجَدْتُ عِنْدَهُمْ رَجُلًا فَرَاَيْتُ بِعَيْنَيَّ وَسَمِعْتُ بِاُذُنَيَّ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ بِهٖ وَاشْتَدَّ عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ فَسُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبْشِرْ يَا هِلَالُ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَكَ فَرَجًا وَمَخْرَجًا فَقَالَ هِلَالٌ قَدْ كُنْتُ اَرْجُوْ ذٰلِكَ مِنْ رَبِّيْ تَعَالٰى فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ فَتَلَا عَلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰيَاتِ وَذَكَّرَهُمَا وَاَخْبَرَهُمَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَ هِلَالٌ وَاللّٰهِ لَقَدْ صَدَقْتُ عَلَيْهَا فَقَالَتْ لَذَبَّتْ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَاعِنُوْا بَيْنَهُمَا فَشَهِدَ هِلَالٌ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قِيْلَ لَهٗ يَا هِلَالُ اِتَّقِ اللّٰهَ تَعَالٰى فَاِنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ وَاِنَّ هٰذِهِ الْمُوْجِبَةُ الَّتِيْ تُوْجِبُ عَلَيْكَ الْعَذَابَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا يُعَذِّبُنِيَ اللّٰهُ عَلَيْهَا كَمَا لَمْ يَجْلِدْنِيْ عَلَيْهَا فَشَهِدَ الْخَامِسَةَ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ ثُمَّ قِيْلَ لَهَا اشْهَدِيْ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قِيْلَ لَهَا اتَّقِي اللّٰهَ تَعَالٰى فَاِنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ وَاِنَّ هٰذِهِ الْمُوْجِبَةُ الَّتِيْ تُوْجِبُ عَلَيْكِ الْعَذَابَ فَتَلَكَّاَتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَا اَفْضَحُ قَوْمِيْ سَائِرَ الْيَوْمِ فَشَهِدَتِ الْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ وَفَرَّقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَقَضٰى اَنْ لَا يُدْعٰى وَلَدُهَا لِاَبٍ وَلَا تُرْمٰى وَلَا يُرْمٰى وَلَدُهَا وَمَنْ رَمَاهَا اَوْ رَمٰى وَلَدَهَا فَعَلَيْهِ الْحَدُّ وَقَضٰى اَنَّهٗ لَا بَيْتَ عَلَيْهَا وَلَا قُوْتَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُمَا يُفَرَّقَانِ مِنْ غَيْرِ طَلَاقٍ وَلَا وَفَاةٍ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اُصَيْهِبَ اُرَيْصِحَ اُثَيْبِجَ فَهِيَ لِلَّذِيْ رُمِيَتْ بِهٖ وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَدْعَجَ اَحْمَشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالٍ وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَوْرَقَ جَعْدًا جَمَّالِيًّا خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ سَابِغَ

لا لعنة فقال صلى الله عليه وآله وسلم لولا الايمان لكان لي ولها شان قال عكرمة وكان ولدها بعد ذلك امير على مصر ما يدرى على اي اب اخرجه ابو داود وذكره اللفظ والبيهقي عن ابن عمر بمعناه قوله فلكأنما اي نياطت وذكرت عن امام اليمين والاصيهب تصغير اصهب وهو الاشقر والاصهب من الابل ما يخالط بياضه حمرة والاثيبج تصغير ارحم بهما ذكرهما مهملتين وهو خفيف لحم الاليتين والاثيبج تصغير كشور الدابر وهو ما بين الفخذين ذكرهما بمقرة لانها صفة لولد وقد يحمر الساقين ذكره ابو داود والاحمر والجعد القطط والخلق كاذة الجمل في القدر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ عشا کے وقت اپنی زمین سے آیا تو اس نے اپنی بیوی کے پاس ایک مرد کو پایا اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا اور انکو نہ ٹوکا یہانتک کہ صبح کی پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور کہا یا حضرت میں عشا کو اپنے گھر والوں کو پاس آیا تو میں نے انکے درمیان ایک مرد کو پایا میں نے اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا تو اس کی خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بری معلوم ہوئی اور آپ پر سخت گذری پھر یہ آیت اتری اور جو لوگ عیب لگاتے ہیں اپنی عورتوں کو اور انکے پاس اپنی جان کے سوائے کوئی گواہ نہ ہو تو ایک ان میں گواہی دے ساتھ اللہ کے چار بار کہ بیشک وہ سچوں میں سے ہے خدا کے اس قول تک اور پانچویں بار یہ کہا کہ خدا کا غضب اس عورت پر اگر وہ مرد سچوں میں سے ہو وہ حالت وحی کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور ہوئی اور فرمایا اچھی بشارت ہو اے ہلال سو البتہ تیرے لئے اللہ نے تیری خلاصی اور راہ نو ہلال نے کہا کہ میں اپنے رب سے اسکا امیدوار رہتا ہوں پھر حضرت نے اس عورت کو کہلا بھیجا وہ آئی تو حضرت نے اسپر آیتیں پڑھیں اور دونوں کو نصیحت کی اور خبر دی کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے آسان تر ہے ہلال نے کہا قسم اللہ کی البتہ میں نے اسپر سچ کہا ہے اس کی عورت نے کہا کہ یہ جھوٹا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انکے درمیان لعان کرو گواہی دی ہلال نے چار بار ساتھ اللہ کے کہ بیشک وہ یعنی میں البتہ سچوں میں سے ہوں پھر جب پانچویں بار ہوئی تو اس سے کہا گیا کہ اے ہلال اللہ سے ڈر سو مقرر دنیا کا عذاب آسان تر ہے آخرت کے عذاب سے اور یہ بار واجب کرنیوالی ہے تجھپر عذاب کو اس نے کہا قسم اللہ کی خدا مجھکو اسکی تہمت کے بدلے عذاب نہ کرے گا۔ جیسے مجھ کو اس کے سب سے کوڑے نہیں مارے پھر اس نے پانچویں بار گواہی دی کہ مقرر اللہ کی لعنت اسپر اگر وہ جھوٹوں میں سے ہو پھر اس عورت سے کہا گیا کہ تو گواہی دے تو اس نے گواہی دی چار بار ساتھ اللہ کے کہ بیشک وہ مرد جھوٹوں میں سے ہے پھر جب پانچویں بار ہوئی تو اس سے کہا گیا کہ اللہ سے ڈر سو مقرر دنیا کا عذاب آسان تر ہے آخرت کے عذاب سے اور یہ بار واجب کرنیوالی ہے تجھپر عذاب کو ..... تو وہ ایک ساعت ٹھیری پھر کہا قسم اللہ کی میں اپنی قوم کو ہمیشہ کے لیے رسوا نہ کرونگی پھر اس نے پانچویں بار گواہی دی کہ مقرر خدا کا غضب اس عورت پر اگر کہ وہ مرد سچوں میں سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے درمیان جدائی کرادی اور حکم کیا کہ اس کی اولاد یعنی جو اس وقعہ سے پیدا ہو باپ کی طرف نسبت نکی جاوے اور نہ عورت کو عیب لگایا جاوے اور نہ اسکی اولاد کو جو اسکو یا اسکی اولاد کو عیب لگائے تو اسپر حد قذف واجب ہے اور حکم کیا کہ اس مرد پر نہ عورت کا خرچ واجب ہے اور نہ اس کی اولاد کا اس سبب سے کہ وہ دونو جدے جدے ہو جاتے ہیں بغیر طلاق و وفات کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ عورت جنے لڑکا سفید سرخ رنگ پتلے چوتڑوں والا ہلکی گردن والا پتلی پنڈلیوں والا تو وہ ہلال کا لڑکا ہے اور اگر وہ لڑکا گندم گون گھنگریالے بال بڑے قد والا موٹی پنڈلیوں والا بڑے چوتڑوں والا ہو تو وہ اس شخص کا ہے جس کے ساتھ

عورت کو نہیں لگی سو وہ عورت لڑکا جنی گندم گون گھنگرالے بال والا بڑے قدوالا سوتی پنڈلیوں والا بڑے چوتڑوں والا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نہ ہوتی قسم تو البتہ میں اُس عورت پر کچھ حکم کرتا یعنے اسکو حد مارتا کہ زنا کی بنا اُس کے بعد مصر کا حاکم ہوا لیکن باپ کی طرف منسوب نہ ہوتا تھا۔ روایت کی یہہ حدیث ابوداؤد نے اور جہنوں نے اپنی صحیح سے اسکے معنے روایت کیے ہین۔ اور فنا کات کے معنے ہین کہ اُس نے دیر کی اور سست ہوئی قسم کے پورا کرنے سے اور اصہب اونٹون مین دھبے جسکی سفیدی سُرخی سے ملی ہو۔ اور ارصح اسکو کہتے ہین جسکے چوتڑون کا گوشت ہلکا ہو اور انبیج اسکو کہتے ہین جسکے دونون سونڈھون کے درمیان کا گوشت ابھرا ہوا ہو اور قصیر اسواسطے کہا کہ وہ پیچھے کی صفت ہے اور احمش الساقین کے معنے ہین پتلی پنڈلیون والا اور ورق گندم گون کو کہتے ہین اور سبط جعد والے کو اور جعالی بڑے جسم والے کو کہتے ہین گویا کہ وہ قد مین اونٹ کے برابر ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مرد اپنی عورت کو کسی مرد سے زنا کرتے دیکھے اور گواہ نہون تو دونون لعان کرین پھر جب لعان کر چکین تو دونون سے حد ساقط ہو جاتی ہے۔ اور اگر کوئی لعان سے انکار کرے تو اُسپر حد واجب ہوتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مشابہت بھی حجت ہے۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ لَاعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ بَیْنَ الْعَجْلَانِیِّ وَامْرَأَتِہٖ وَکَانَ قَدْ رُمِیَ بِہَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ رَجُلًا حِیْنَ اَمَرَ الْمُتَلَاعِنَیْنِ اَنْ یَتَلَاعَنَا اَنْ یَضَعَ یَدَہٗ عِنْدَ الْخَامِسَۃِ عَلٰی فِیْہِ وَقَالَ اِنَّہَا مُوْجِبَۃٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درمیان لعان کیا اور وہ عورت حاملہ تہی لنسائی اسکے راوی ہین اور اسکی ایک روایت مین ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونو لعان کرنیوالون کو لعان کرنے کا حکم کیا تو ایک مرد کو حکم فرمایا کہ پانچوین بار کے وقت اُس کے منہ مین ہاتھ رکھدیوے اور فرمایا کہ وہ عذاب کو واجب کرنے والی ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِی الْحَاقِ الْوَلَدِ وَدَعْوَی النَّسَبِ

دوسری فصل

ملانے اولاد اور دعوی نسب کے بیان مین۔

(۱) عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاہِرِ الْحَجَرُ اَخْرَجَہُ الْجَمَاعَۃُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ وَالْعَاہِرُ الزَّانِیْ وَقَوْلُہٗ لِلْعَاہِرِ الْحَجَرُ اَیْ یُرْمٰی بِہٖ اِنْ کَانَ مُحْصَنًا وَقِیْلَ مَعْنَاہُ لَہُ الْخَیْبَۃُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لڑکا فرش والے کا ہے اور زنا کرنے والے کو پتھر ہے یا نحوان اسکے راوی ہین سوائے ابوداؤد کے اور عاہر زانی کو کہتے ہین اور حجر سے یعنے اگر زانی بیاہا ہوا ہو تو اسکو سنگسار کیا جاوے اور بعضون نے کہا کہ اُسکے معنے ہین کہ وہ محروم ہے لڑکے سے۔

(۲) وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ عُتْبَۃَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَہِدَ اِلٰی اَخِیْہِ سَعْدٍ اَنَّ ابْنَ وَلِیْدَۃِ زَمْعَۃَ مِنِّیْ فَاقْبِضْہُ اِلَیْکَ فَلَمَّا کَانَ عَامُ الْفَتْحِ اَخَذَہٗ سَعْدٌ وَقَالَ ابْنُ اَخِیْ عَہِدَ اِلَیَّ فِیْہِ فَقَامَ اِلَیْہِ عَبْدُ بْنُ زَمْعَۃَ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَۃَ اَخِیْ وَابْنُ وَلِیْدَۃِ اَبِیْ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِہٖ فَسَاوَقَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ابْنُ اَخِیْ عَہِدَ اِلَیَّ فِیْہِ اُنْظُرْ اِلٰی شَبَہِہٖ وَقَالَ عَبْدُ اَخِیْ وَابْنُ وَلِیْدَۃِ اَبِیْ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِہٖ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِلٰی شَبَہِہٖ فَرَاٰی شَبَہًا بَیِّنًا بِعُتْبَۃَ فَقَالَ ہُوَ لَکَ یَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَۃَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ

وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَاهَا حَتَّى لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَتْ سَوْدَةُ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد کو وصیت کی کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا میرا ہے اور میرے نطفے سے سو اسکو اپنی طرف لے لینا پھر جب فتح مکہ کا سال ہوا تو اسکو سعد نے پکڑ لیا اور کہا کہ یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے اس نے مجھکو اس کی بابت وصیت کی تھی میں اسکو اس کے مشابہ دیکھتا ہوں اور عبد بن زمعہ نے کہا کہ یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اس کے بستر پر پیدا ہوا تو دونوں ایک دوسرے کو لئے ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے تو سعد نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے اسنے مجھکو اسکی وصیت کی تھی میں اسکی مشابہت کو اس میں دیکھتا ہوں اور کہا عبد نے کہ یہ بھائی میرا ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اس کے بچھونے پر پیدا ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی مشابہت کی طرف نظر کی سو عتبہ کے ساتھ اسکی مشابہت ظاہر دیکھی سو فرمایا کہ وہ تیرے واسطے ہے اے عبد بیٹا زمعہ کے کہ لڑکا فرش والے کا ہے اور زنا کرنے والے کو پتھر یعنے لڑکے کا مالک وہی ہے جسکے بچھے اس لڑکے کی ماں ہے خواہ نکاح سے ہو یا ملکیت سے اور اگر حرام کار دعوی کرے کہ لڑکا میرا ہے تو وہ مالک نہیں پھر سودہ سے فرمایا اس سے پردہ کیا کر اسلیے کہ اس کی مشابہت عتبہ سے دیکھی جو ..... حرام کار تھا پھر سودہ نے اسکو نہ دیکھا یہانتک کہ خدا تعالی سے ملیں یعنے فوت ہوئیں اور سودہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی تھیں۔ چھیوں اسکے راوی ہیں سوائے ترمذی کے

(۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتٰی رَجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وُلِدَ لِیْ غُلَامٌ اَسْوَدُ وَهُوَ يُعَرِّضُ بِنَفْيِهٖ فَلَمْ يُرَخِّصْ لَهٗ فِی الْاِنْتِفَاءِ مِنْهُ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ مَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنّٰی ذٰلِكَ قَالَ لَعَلَّهٗ نَزَعَهٗ عِرْقٌ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَعَلَّ ابْنَكَ نَزَعَهٗ عِرْقٌ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ میرے یہاں کالا لڑکا پیدا ہوا ہے اور وہ اشارہ کرتا تھا کہ یہ لڑکا میرا نہیں سو نہ رخصت دی اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے انکار کرنے کی پھر فرمایا کیا تیرے پاس اونٹ ہیں اسنے کہا کہ ہاں فرمایا انکا کیا رنگ ہے اسنے کہا سرخ فرمایا کیا ان میں کوئی سفید رنگ مائل بسیاہی بھی ہے اسنے کہا ہاں فرمایا یہ تجھکو کہاں سے آیا اسنے کہا شاید اسکو رگ نے کھینچا۔ تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شاید تیرے بیٹے کو بھی رگ نے کھینچا ہو پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانًا ابْنِیْ عَاهَرْتُ بِاُمِّهٖ فِی الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا دِعْوَةَ فِی الْاِسْلَامِ ذَهَبَ اَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اس نے روایت کی اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے کہا کہ ایک مرد اٹھا سو اسنے کہا یا رسول اللہ فلانا میرا بیٹا ہے کہ میں نے کفر کے وقت اسکی ماں سے زنا کیا تھا۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں سے دعوی اولاد حرام کا اسلام میں جاتا رہا حکم جاہلیت کا کہ لڑکا فرش والے کا ہے اور حرام کرنے والے کو پتھر ہے سا بوداؤد اسکے راوی ہیں۔

الحاق
قیافہ شناس کا بیان

(۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ اَسَارِيْرُ وَجْهِهٖ فَقَالَ اَلَمْ تَرَیْ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِیَّ نَظَرَ اٰنِفًا اِلٰی زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ

وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَكَانَ زَيْدٌ اَبْيَضَ وَاُسَامَةُ اَسْوَدَ قَالَ اَبُوْدَاؤُدَ قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ كَانَ اُسَامَةُ اَسْوَدَ شَدِيْدَ السَّوَادِ مِثْلَ الْقَارِ وَكَانَ اَبُوْهُ اَبْيَضَ مِنَ الْقُطْنِ الْاَسَاوِرِ ..... تَكَاسِيْرُ الْجَبِيْنِ وَبَرِيْقُهَا مَا يَعْرِضُ عِنْدَ الْفَرَحِ وَالْاِسْتِبْشَارِ بِالشَّيْءِ اَلتَّسَارِيْرُ مِنَ الْبَشَاشَةِ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس اندر آئے اُس حال میں کہ خوش تھے آپکے چہرے کے شکن چمکتے تھے سو فرمایا کہ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ مجزز مدلجی نے ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کی طرف دیکھا تو اسنے کہا کہ بعضے قدم بعضے بعضوں سے ہیں یعنے اُن دونوں کی آپسمیں باپ بیٹے کا رشتہ ہے پانچوں اسکے راوی ہیں اور زید سفید رنگ تھے اور اسامہ سیاہ رنگ تھے کہا ابوداؤد نے کہا ابوصالح نے کہ اسامہ نہایت سیاہ رنگ تھا مانند سیاہ روغن کے اور اُنکے باپ روئی سے زیادہ سفید رنگ تھے اور تکاسیر پیشانی کے شکنوں کو کہتے ہیں۔

(۲) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يُلِيْطُ اَلْاَدْعِيَاءَ مِمَّنْ اِدَّعَاهُمْ فِي الْاِسْلَامِ فَاَتٰى رَجُلَانِ كِلَاهُمَا يَدَّعِيْهِ وَكَلَتْهُمَا اَمَةٌ فَدَعَا عُمَرُ قَائِفًا فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا فَقَالَ لَقَدِ اشْتَرَكَ فِيْهِ فَاَضْرَبَ لَهُ عُمَرُ بِالدِّرَّةِ فَقَالَ يَدْرِيْكَ ثُمَّ دَعَا الْمَرْاَةَ فَقَالَ اَخْبِرِيْنِيْ بِخَبَرِكِ فَقَالَتْ كَانَ هٰذَا يَغْشٰى اَحَدَ الرَّجُلَيْنِ اَيَّتَهُمَا هُوَ فِيْ اِبِلِ اَهْلِهَا وَلَا يُفَارِقُهَا حَتّٰى يَظُنَّ اَنْ قَدِ اسْتَمْسَكَ بِهَا فَحَمَلَتْ ثُمَّ اُصْرِفَ عَنْهَا فَرَبَّتْ عَلَيْهِ الْاِمَاءُ ثُمَّ خَلَفَ الْاٰخَرَ فَلَمْ اَدْرِ اَيَّهُمَا هُوَ فَكَبَّرَ الْقَائِفُ فَقَالَ عُمَرُ لِلْغُلَامِ وَالِ اَيَّهُمَا شِئْتَ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ عمر فاروق دعوے لیتے تھے جاہلیت کی اولاد کو سو جو شخص کے جو اسلام میں اسکا دعوی کرتا تھا سو دو مرد آئے کہ دونوں ایک عورت سے لڑکے کا دعوی کرتے تھے تو عمر فاروق نے قیافہ شناس کو بلایا اُس نے دونوں کی طرف نظر کی تو اُس نے کہا کہ اس میں دونو شریک ہیں یعنے لڑکا دونوں کا ہے تو عمر نے اسکو دُرّے سے مارا اور فرمایا کہ تجھکو کیونکر معلوم ہوا پھر عورت کو بلایا اور فرمایا کہ اپنے حال سے مجھے خبر دے تو عورت نے کہا کہ یہ یعنی دونوں سے ایک مرد مجھسے زنا کرتا رہا اور جانتا تھا میں اپنے گھر والوں کے اونٹوں میں نہیں اور وہ مجھ سے جدا نہ ہوتا تھا۔ یہانتک کہ گمان کیا اُس نے اور گمان کیا عورت نے کہ حمل ہوا پھر وہ اُس عورت سے پھرا پھر اُسپر پھر ہوا پھر گئی پھر اسکے بعد اس سے دو سو زنا کرنا رہا سو میں نہیں جانتی کہ وہ دونو سے کس کا ہے تو قیافہ شناس نے اکبر کہا تو عمر فاروق نے لڑکے سے کہا کہ تو والی بنا دونوں میں سے جسکو چاہے مالک اُس کے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنِ ادَّعٰى اَبًا فِي الْاِسْلَامِ غَيْرَ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ غَيْرُ اَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ ابی عثمان نہدی سے روایت ہے کہ میں نے سعد بن ابی وقاص سے سُنا کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اسلام میں اپنا باپ چھوڑ کر اور کو باپ بنا وے اور حالانکہ وہ جانتا ہو کہ وہ اسکا باپ نہیں ہے تو اُسپر بہشت حرام ہے شیخین اور ابوداؤد اُس کے راوی ہیں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بعض شیخ یا متعل باادب لوگوں کے آپ کو سید بتلاتے ہیں وہ بہشت سے بے نصیب ہیں۔ وہ زخ کی تیاری کرتے ہیں۔

(۴) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَدْخَلَتْ عَلٰى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَاَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهٗ وَهُوَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ احْتَجَبَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفَضَحَهٗ عَلٰى رُءُوْسِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ

والنسائی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جب لعان کی آیت اتری تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت داخل کرے اپنی قوم مین جو نہین ہے اُن مین سے تو نہین وہ اللہ سے کسی چیز مین یعنی اسکے دین اور رحمت مین اور خدا اسکو بہشت مین ہرگز داخل کرے گا اور جو مرد اپنے لڑکے سے انکار کرے حالانکہ وہ جانتا ہو کہ یہ لڑکا میرا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس سے پردہ کرلے گا یعنے اُسکو دیدار نہین ہوگا اور اُسکو رسوا کریگا سب اگلے پچھلون کے سامنے ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین ف غیر قوم کا لڑکا اپنی قوم مین داخل کرنے کا یہ مطلب ہے کہ عورت غیر قوم کے مرد سے زنا کرواے پھر اسکے لڑکا پیدا ہوا وہ کہے کہ یہ میرے خاوند کا ہے۔

(۵) وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کل مستلحق استلحق بعد ابیہ الذی یدعی لہ ادعاہ ورثتہ وقضی ان کل من کان من امۃ یملکہا یوم اصابہا فقد لحق بمن استلحقہ ولیس لہ مما قسم قبلہ من المیراث شیء وما ادرک من میراث لم یقسم فلہ نصیبہ ولا یلحق اذا کان ابوہ الذی یدعی لہ انکرہ وان کان من امۃ لم یملکہا او من حرۃ عاہر بہا فانہ لا یلحق بہ ولا یرثہ وان کان الذی یدعی لہ ہو ادعاہ فہو ولد زنیۃ من حرۃ کان او امۃ اخرجہ ابوداؤد وقال الخطابی ہذہ احکام وقعت فی اول زمان الشریعۃ فی ظاہر لفظ الحدیث تعقد واشکال وتحریر وبیانہ ان اہل الجاہلیۃ کان لہم اماء یبغین ای یزنین ویلممن بہن سادتہن ولا یحتشمونہن فاذا تنت واحدۃ منہن بولد وقد وطئہا السید وغیرہ بالزنا وادعاہ فحکم بہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم للسید لانہا فراش کالحرۃ ونفاہ عن الزانی فان دعی للزانی فی مدۃ حیوۃ السید ولم یدعہ السید فی حیاتہ ولم ینکرہ ثم ادعاہ ورثتہ من بعدہ واستلحقوہ لحق بہ ولا یرث اباہ ولا یناسب اخوتہ الذین استلحقوہ فیما اقتسموہ من میراث ابیہم قبل الاستلحاق وان ادرک میراثا لم یقسم حتی ثبت نسبہ بالاستلحاق شرکہم فیہ اسوۃ من یساویہم فی النسب منہم وان مات من اخوتہ احد ولم یخلف من ترکتہ من المیراث ورثتہ وان انکر سید الامۃ الحمل ولم یدعوہ فانہ لا یلحق بہ ولیس لورثتہ استلحاقہ بعد موتہ۔

ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ سے اُس نے اپنے دادا سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا کہ ہر لڑکا طلب کیا گیا ملنا اسکا وارثون مین بعد موت اپنے باپ دعائی جسکا ملایا جاتا ہے کہ وارثون نے اُسکے الحاق کا دعوی کیا ہو یعنے اُسکو اپنے ساتھ ملانا چاہا سو حضرت نے حکم کیا کہ جو لڑکا لونڈی سے ہو کہ جماع کے دن اسکا مالک تہا تو ملگیا اُس سے جسنے اُس کو اپنے ساتھ ملانا چاہا اور جو میراث اُس سے پہلے تقسیم ہو چکی ہو اسمین سے اُسکو کچھ چیز نہین ملیگی اور جو میراث کہ تقسیم نہین ہوئی اُس سے اسکو حصہ ملیگا اور نہین ملایا جاویگا وارثون مین جبکہ اُس کے باپنے جسکا وہ بلایا جاتا ہے اُس سے انکار کر دیا ہو اگر وہ ہو لونڈی سے جسکا وہ مالک نہین یا آزاد عورت سے جسنے اُس نے زنا کیا ہو تو وہ اُسکے ساتھ نہین ملایا جاویگا۔ اور نہ وارث ہوگا اگرچہ اسکے باپنے جسکا وہ بلایا جاتا ہے خود اُسکا دعوی کیا ہو سو وہ ولد الحرام ہے آزاد عورت سے ہو یا لونڈی سے ابوداؤد اُس کے راوی ہین کہا خطابی نے کہ یہ احکام اسلام کے اول زمانے مین واقع ہوئے تہے اور حدیث کی ظاہر لفظ مین گرہ اور اشکال ہے اور تحریر اور اسکا بیان یون ہے کہ کفر کے زمانے مین لوگون کے پاس لونڈیان تہین جو حرام کاری کیا کرتی تہین اور انکے مالک خود وہی اُن سے جماع کیا کرتے تہے اور اُن سے پرہیز نہین کرتے تہے پھر جب اُن مین سے کوئی بچہ جنتی اور حالانکہ مالک وغیرہ اُس سے

جماع اور زنا کیا ہوتا اور مالک وغیرہ دونوں اسکا دعوی کرے سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ لڑکا مالک کے واسطے کردہ لونڈی اسکے نیچے اور اُس کے مالک بیچ ہے مانند آزاد عورت کے اور زنا کار سے اسکا نفی کرنا کہ اسکا نہیں ہے پھر اگر وہ حرام کار مالک کی زندگی میں دعوی کرے اور مالک نے اپنی زندگی میں نہ اسکا دعوی کیا اور نہ انکار کیا ہو اس کے وارثوں نے اُسکے مرنے کے بعد اسکا دعوی کیا اور اسکو اپنے ساتھ ملانا چاہا تو وہ اُس کے ساتھ ملایا جاتا ہے یعنی وہ مالک کا بیٹا ہو گیا جسکی ملک وہ لونڈی تھی لیکن وہ اپنے باپ کا وارث نہیں ہوتا اور نہ وہ شریک ہوتا ہے اپنے بھائیوں کا جنہوں نے اسکو اپنے ساتھ ملانا چاہا اس چیز میں جو انہوں نے اپنے باپ کی میراث سے بانٹ لی مالک سے پہلے اور اگر کچھ میراث باقی ہو تقسیم نہیں ہوئی یہانتک کہ اسکا نسب طلب الحاق سے ثابت ہو چکا ہو تو وہ اس میں اکا شریک ہوگا برابر اسکے دو ساوی ہو اسکو نسب میں سے اُن میں سے اور اگر اسکے بھائیوں سے کوئی مر جاوے اور پیچھے نہ چھوڑے جو اسکو میراث سے محروم کرے تو اسکا وارث ہوگا اور اگر لونڈی کا مالک حمل سے انکار کرے اور اسکا دعوی نہ کرے تو وہ اس کے ساتھ لاحق نہیں ہوتا اور اسکے وارثوں کو جائز نہیں کہ مالک کے مرنے کے بعد اسکو اپنے ساتھ ملاویں۔

(۶) **وعن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا مساعاۃ فی الاسلام من ساعی فی الجاھلیۃ فقد لحق بعصبتہ ومن ادعی ولدا من غیر رشدۃ فلا یرث ولا یورث اخرجہ ابو داود۔ المساعاۃ الزنا بالاماء والرشدۃ الزکاح ضد الزنیۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں جائز ہے مساعات اسلام میں اور جو زنا کرے کفر کے وقت میں البتہ وہ ملحق ہے اپنے عصبے وارثوں میں اور جو دعوی کرے کسی لڑکے کا بغیر نکاح کے تو وہ نہ وارث ہوتا ہے اور نہ وارث کیا جاتا ہے ابو داود اسکے راوی ہیں۔ مساعات کے معنے ہیں زنا کرنا لونڈیوں سے اور رشدہ صحیح نکاح کو کہتے ہیں جو ضد ہے زنا کی۔

ف الحدیث کا مطلب یہ ہے کہ لڑکا فراش والے کا ہے اور حرام کار کو پتھر۔

(۷) **وعن** زید بن ارقم قال جاء رجل من الیمن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال ان ثلثۃ نفر اتوا علیا یختصمون الیہ فی ولد قد وقعوا علی امرأۃ فی طھر واحد فقال لاثنین منھم طیبا بالولد لھذا فقالا لا ثم قال لاثنین منھم طیبا بالولد لھذا فقالا لا ثم قال انتم شرکاء متشاسون انی مقرع بینکم فمن قرع فلہ الولد وعلیہ لصاحبیہ ثلثا الدیۃ فاقرع بینھم فجعلہ لمن قرع فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی بدت اضراسہ او نواجذہ۔ اخرجہ ابو داود والنسائی التشاکس الاختلاف والافتراق ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے کہا کہ یمن کا ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا یا تو اُسنے کہا کہ تین آدمی علی کے پاس آئے جھگڑا فیصلہ کروانے کو ایک لڑکے میں کہ ان سب نے ایک عورت سے زنا کیا تھا ایک طہر میں تو علی نے اُن سے دو کو فرمایا کہ تم دونوں اس نیسرے کے واسطے لڑکے کے ساتھ خوش ہو جاؤ یعنے خوشی سے اسکو دیدو سو دو تو غالب ہوئے پھر ان میں سے دو کو فرمایا کہ دو تو خوشی سے اسکو لڑکا دیدو وہ دو تو بھی غالب ہوئے یعنے یہ بات قبول کی تو فرمایا تم شریک ہو جھگڑا کرنیوالے میں تمہارے درمیان قرعہ ڈالتا ہوں پھر جسکے نام قرعہ نکلے لڑکا اسکا ہوگا سو پھر دو تہائی دیت اُس کے دو ساتھیوں کیواسطے واجب ہوگی پھر انکے درمیان قرعہ ڈالا سو جسکے نام قرعہ نکلا اسکے لیے لڑکا ٹھیرایا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسے یہانتک کہ آپکے اگلے دانت ظاہر ہوئے ابو داود نسائی اسکے راوی ہیں۔ تشاکس اختلاف و افتراق کو کہتے ہیں۔

(۸) **وعن** ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من تولی قوما بغیر اذن مولاہ

فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ لَا يُقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اَلذِّمَّةُ اَلْعَهْدُ وَالْخَفَارَةُ وَالصَّرْفُ اَلتَّوْبَةُ وَالْعَدْلُ اَلْفِدْيَةُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی قوم کو اپنا مالک بغیر اسکے اختیار دان اپنے مالکوں کے تو ہیر اللہ کی اور فرشتوں کی لعنت ہے نہ اُس سے نفل عبادت قبول ہوگی نہ فرض مسلم اسکے راوی ہین عدل فرض یا فدیہ ہی اور صرف نفل یا توبہ۔

(۹) وَعَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ اَنَّ رَافِعًا اَسْلَمَ وَاَبَتِ امْرَاَتُهٗ اَنْ تُسْلِمَ وَقَالَتْ لَا اُفَارِقُ وَهِيَ فَيْئِيْ وَقَالَ رَافِعٌ اِبْنَتِيْ فَقَالَ لَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُقْعُدِيْ نَاحِيَةً وَاَقْعُدِ الصَّبِيَّةَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ اُدْعُوْهَا فَمَالَتِ الصَّبِيَّةُ اِلٰى اُمِّهَا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اهْدِهَا فَمَالَتْ اِلٰى اَبِيْهَا فَاَخَذَهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَعِنْدَهُ اِبْنُ بَدَلِ الْبِنْتِ ترجمہ عبدالحمید بن جعفر سے روایت ہے کہا مجھکو میرے باپ نے اپنے دادا رافع سے کہ وہ مسلمان ہوا اور اسکی عورت نے مسلمان ہونے سے انکار کیا اور کہا اس لڑکی میری ہے اور حالانکہ وہ دودھ چھوڑنے والی تھی اور کہا رافع نے بیٹی میری ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت سے فرمایا کہ الگ بیٹھ اور لڑکی کو دونون کے درمیان بٹھلایا پھر فرمایا کہ دونون اسکو بلاؤ تو لڑکی اپنی ماں کی طرف جھکی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا الٰہی اسکو ہدایت کر پھر وہ اپنے باپ کی طرف جھکی تو اُس نے اسکو لے لیا ابوداؤد نسائی اُس کے راوی ہین اور اُس کے نزدیک ابن ہے بدلے بنت کے۔

کِتَابُ اللُّقَطِ

کتاب ہے
گری پڑی لڑکے بیان مین

(۱) عَنْ سُنَيْنٍ اَبِيْ جَمِيْلَةَ اَنَّهٗ وَجَدَ مَنْبُوْذًا فِيْ زَمَنِ عُمَرَ فَجَاءَ بِهٖ اِلٰى عُمَرَ قَالَ فَلَمَّا اَنِّيْ قَالَ عَسَى الْغُوَيْرُ اَبْؤُسًا مَا حَمَلَكَ عَلٰى اَخْذِ هٰذِهِ النَّسَمَةِ قُلْتُ وَجَدْتُّهَا ضَائِعَةً فَاَخَذْتُهَا وَكَاَنَّهٗ اَتَّهَمَنِيْ فَقَالَ عَرِيْفِيْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّهٗ رَجُلٌ صَالِحٌ قَالَ عُمَرُ اَكَذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ اذْهَبْ بِهٖ فَهُوَ حُرٌّ وَعَلَيْنَا نَفَقَتُهٗ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَزَادَ رَزِيْنٌ وَوَلَاؤُهٗ لِلْمُسْلِمِيْنَ يَرِثُوْنَهٗ وَيَعْقِلُوْنَ عَنْهُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابِ الْمَنْبُوْذِ اَلطِّفْلُ الَّذِيْ تُلْقِيْهِ اُمُّهٗ عِنْدَ وِلَادَتِهٖ فِي الْاَرْضِ لَا يُعْرَفُ اَبَوَاهُ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ عَسَى الْغُوَيْرُ اَبْؤُسًا اَيْ عَسٰى مَا بَاطِنُ اَمْرِكَ رَدِيًّا لَانَّهُمْ اَنْ يَكُوْنَ ضَالًّا ترجمہ سنین ابی جمیلہ سے روایت ہے کہ اُس نے عمر فاروق کے زمانے مین ایک لڑکا گرا ہوا پایا وہ عمر کے پاس لایا کہا جب عمر نے مجھکو دیکھا تو فرمایا شاید تیری نیت بگڑی ہے تو نے کیون اس جان کو پکڑا میں نے کہا کہ میں اسکو ضائع ہوتے ہوئے پایا تو میں نے پکڑ لیا اور گویا کہ عمر نے مجھکو تہمت کی کہ شاید تو اسکو غلام بنایا چاہتا ہے تو ہمارے چوہدری نے کہا کہ یہ سردار مسلمانون کے مقرر یہ نیک مرد ہے عمر نے کہا کیا اسطرح ہے اُسنے کہا ہان فرمایا اسکو لے جا کہ یہ آزاد ہے اور اسکا خرچ ہمارے ذمے ہے مالک اسکے راوی ہین اور زیادہ کیا ہے رزین نے اور اسکا ولا اُس کی وراثت کا حق مسلمانون کے واسطے ہے وہ اسکے وارث ہونگے اور اسکی طرف سے دیت دینگے روایت کی ہے یہ حدیث بخاری نے ترجمہ باب مین منبوذ وہ لڑکا ہے کہ اسکی ماں اسکو جننے کے وقت زمین پر ڈالے اسکے ماں باپ معلوم نہون اور عسی الغویر ابوسا کے معنے ہین کہ شاید باطن مین تیری نیت خراب ہے اسواسطے کہ عمر نے اس کو تہمت دی کہ ہو سکتا ہی اسکا۔ ف معلوم ہوا کہ جو گرا ہوا لڑکا پاوے وہ

اسکا مالک نہیں ہوتا۔

کِتَابُ اللَّھْوِ وَاللَّعِبِ

کتاب ہے

کھیل کود کے بیان مین۔

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رَجُلًا یَتْبَعُ حَمَامَۃً یَلْعَبُ بِھَا فَقَالَ شَیْطَانٌ یَتْبَعُ شَیْطَانَۃً اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کو دیکھا کہ کبوتر کے پیچھے چلتا ہے اُسکے ساتھ کھیلتا ہے تو فرمایا یہ شیطان ہے شیطانہ کے پیچھے پڑا ہوا ابوداؤد اس کے راوی ہین ف معلوم ہوا کہ کبوتر بازی شیطانی کام ہے۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِیْشِ بَیْنَ الْبَھَائِمِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلتَّحْرِیْشُ بَیْنَ الْبَھَائِمِ اِغْرَاءُ بَعْضِھَا بِبَعْضٍ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے جانوروں کے بھڑکانے سے ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہین اور تحریش جانوروں کے درمیان بھڑکانا بعضون کا ہے بعضون پر یعنے تاکہ آپسمین لڑین۔

(۳) وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوْا شَیْئًا فِیْہِ الرُّوْحُ غَرَضًا اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اَلْغَرَضُ الَّذِیْ یُقْصَدُ رَمْیُہٗ بِالسِّھَامِ مِنْ قِرْطَاسٍ وَغَیْرِہٖ ترجمہ اور انہین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ ٹھیراؤ جاندار چیز کو نشانہ مسلم و ترمذی و نسائی اسکے راوی ہین۔ غرض وہ چیز ہے کہ کاغذ وغیرہ کو نشانہ ٹھیرا کر تیر مارے جاوین ف معلوم ہوا کہ بہ جو بعضے لوگ زندہ جانور کو نشانہ بنا کر تیر وغیرہ مارتے ہین نہایت حرام ہے کمال بے رحمی ہے ان البتہ شکار پر نشانہ لگانا درست ہے۔

(۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَلَیْنَا وَنَحْنُ نَرْمِیْ بَنَیَّا لَنَا بِنُبْلٍ فَکَرِہَ ذٰلِکَ وَقَالَ لَا تُمَثِّلُوْا بِالْبَھَائِمِ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ۔ اَلتَّمْثِیْلُ بِالْحَیَوَانِ ھُوَ الشَّیْءُ یُکَالُ لِلْجَذَعِ وَنَحْنُ ترجمہ عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چند لوگون پر گذرے کہ دنبے کو باندھ کر تیر مارتے تھے تو حضرت نے اسکو برا جانا اور فرمایا کہ نہ مثلہ کرو جانورون کو نسائی اُسکے راوی ہین۔ جانورون کو مثلہ کرنا یہ ہے کہ اُس کی ناک وغیرہ کاٹی جاوے۔

(۵) وَعَنِ الشَّرِیْدِ بْنِ سُوَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا عَبَثًا جَجَّ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَقُوْلُ یَا رَبِّ اِنَّ فُلَانًا قَتَلَنِیْ عَبَثًا وَلَمْ یَقْتُلْنِیْ لِمَنْفَعَۃٍ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ اَلْعَبَثُ اَللَّعِبُ ترجمہ شرید بن سوید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو چڑیا کو عبث قتل کرے تو وہ قیامت کے دن خدا کے پاس سکی فریاد کرے گی کہے گی اے میرے رب فلانے نے مجھکو عبث قتل کیا اسنے مجھ کو کسی فائدے کے واسطے قتل نہین کیا نسائی اسکے راوی ہین۔ عبث کھیل کو کہتے ہین۔

(۶) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنْ یُّقْتَلَ شَیْءٌ مِّنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ صَبْرُ الْحَیَوَانِ عَلَی الْقَتْلِ اِذَا نُصِبَ لِیُقْتَلَ وَحَبْسُہٗ عَلَی الْقَتْلِ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ آلہ وسلم نے منع فرمایا کہ قتل کیا جاوے کوئی جانور بند کرکے مسلم اس کے راوی ہیں صبر کرنا جانور کا قتل پر یہ ہے کہ اسکو قتل کرنے کے واسطے باندھ کر تیر مارے۔

(۷) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ شِيْرٍ فَكَاَنَّمَا صَبَغَ يَدَهٗ فِيْ لَحْمِ خِنْزِيْرٍ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کھیلی نرد شیر سے تو گویا اس نے اپنا ہاتھ سور کے لہو میں رنگا مسلم ابوداؤد اس کے راوی ہیں ف نرد شیر ایک کھیل کا نام ہے جس کی طرح سے حرام ہے مجھ بدے یا نہ بدے ہر طرح سب کھیل حرام ہیں کہ ان میں ناحق مال ضائع ہوتا ہے یا اوقات۔

(۸) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرْسَلَتْ اِلٰى قَوْمٍ سُرِقَتْ فِيْ دَارِهَا عِنْدَهُمْ نَرْدٌ كَيْنَ لَمْ تُخْرِجُوْهَا وَلَاُخْرِجَنَّكُمْ مِنْ دَارِيْ وَاَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہلا بھیجا ان لوگوں کو جو انکے گھر میں بستے تھے ان کے پاس دھتی کہ اگر تم اسکو نہ نکالو گے تو تم کو اپنے گھر سے نکالدوں گی اور سہات سے انکار کیا مالک اس کے راوی ہیں۔

المباح منہ

مباح کھیل کا بیان۔

(۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِيْ بَنَاتٌ يَدْخُلْنَ مَعِيْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُسَرِّبُهُنَّ اِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِيْ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالْاِنْقِمَاعُ الْاِسْتِتَارُ وَالتَّغَيُّبُ وَيُسَرِّبُهُنَّ اَيْ يَرُدُّهُنَّ اِلَيَّ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہا کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی اور میری سہیلیاں میرے پاس آیا کرتی تھیں پھر وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چھپ جاتیں اور حضرت انکو میری طرف پھیر دیتے تو میرے ساتھ کھیلتیں شیخین اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور انقماع کے معنی ہیں چھپنا اور یسربہن کے معنی ہیں کہ انکو میری طرف پھیر دیتے۔

(۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِحِرَابِهِمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذْ دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلَى الْحَصْبَاءِ فَحَصَبَهُمْ بِهَا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دَعْهُمْ يَا عُمَرُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہا جس حالت میں کہ حبشی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس برچھیوں سے کھیلتے تھے کہ ناگہاں عمر فاروق اندر آئے تو انہوں نے پتھروں کی طرف ہاتھ جھکایا اور انکو پتھروں سے مارا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑ انکو اے عمر شیخین و نسائی اس کے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّتِيْ اَسْاَمُ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ الْحَرِيْصَةِ عَلَى اللَّهْوِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَلِلنَّسَائِيِّ فِيْ اُخْرٰى عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتِ السُّوْدَانُ يَلْعَبُوْنَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فَدَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَطْلَعُ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِ عَاتِقِهٖ حَتّٰى كُنْتُ اَنَا الَّتِيْ اَنْصَرِفُ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ اپنی چادر سے مجھکو چھپائے ہوئے ہے اور میں حبشیوں کی طرف دیکھتی تھی کہ مسجد میں کھیلتے تھے یہاں تک کہ میں ہی تھک جاتی تھی سو اندازہ کرلو..... کہ کم سن لڑکی جو کھیل کی حریص ہو کتنی دیر دیکھتی رہی ہوگی شیخین اسکے راوی ہیں اور نسائی کی دوسری روایت میں عائشہ سے آیا ہے کہا کہ حبشی لوگ آئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

سامنے عید کے دن کھیلنے لگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو بلایا سو مین انپر جا کھڑی ہی حضرت کے کندھے کے اوپر سے یہانتک کہ مین ہی منھ پھیرتی تہی۔

(۲) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ لَعِبَتِ الْحَبَشَۃُ لِقُدُوْمِہٖ بِحِرَابِہِمْ فَرَحًا بِذٰلِکَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے تو حبشی لوگ آپکے آنے کی خوشی مین برچھیون سے کھیلتے تہے ابوداؤد اس کے راوی ہین ف الحدیث سے معلوم ہوا کہ ایسی کھیل کھیلنا اور اسکا دیکہنا جائز ہے اس واسطے کہ یہ جہاد کا وسیلہ ہے جیسے بہری گوکے کی کسرت ہے۔

کِتَابُ اللَّعْنِ وَالسَّبِّ

کتاب ہے

لعنت اور گالی دینے کی بیان مین

(۱) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَیْسَ لِلْمُؤْمِنِ بِطَعَّانٍ وَلَا فَاحِشٍ وَلَا بَذِیْءٍ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ اَلطَّعَّانُ الَّذِیْ یَطْعَنُ فِیْ اَعْرَاضِ النَّاسِ یَقَعُ فِیْھَا وَمِنْہُ الطَّعْنُ فِی النَّسَبِ وَھُوَ الْقَدْحُ فِیْہِ وَالْبَذَاءُ اَلْفُحْشُ فِی الْقَوْلِ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہے کامل مؤمن طعن کرنیوالا اور نہ لعنت کرنیوالا اور نہ فحش بکنے والا اور نہ زبان درازی کرنیوالا ترمذی اسکے راوی ہین۔ طعان وہ ہے جو لوگون کی آبرو مین طعن کرے اور اس مین عیب ہری اور اسی قسم سے ہے طعن کرنا نسب مین۔ اور وہ اس مین اعتراض کرتا ہے اور بذا فحش بکنے کو کہتے ہین۔

(۲) وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یَکُوْنُ اللَّعَّانُوْنَ شُفَعَاءَ وَلَا شُھَدَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابودرداء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہت لعنت کرنیوالے قیامت کے دن نہ سفارش کرنیوالون مین ہونگے نہ گواہ مسلم اور ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ ف مسلمان پر لعنت کرنا نام لے کر کسی طرح درست نہین سو جن لوگون کی عادت پڑگئی ہے لعنت کرنے کی انکی گواہی اور سفارش قیامت مین معتبر نہ ہوگی۔

(۳) وَعَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَۃِ اللّٰہِ وَلَا بِغَضَبِ اللّٰہِ وَلَا بِالنَّارِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ بددعا کرو آپسمین ساتھ لعنت خدا کے اور نہ بددعا کرو ساتھ غضب اللہ کے اور نہ ساتھ آگ کے ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین ف یعنے آپسمین ایک دوسرے کو یون نہ کہو کہ تجہپر خدا کی لعنت یا اسکا غضب پڑے اور تو دوزخ مین جائے۔

(۴) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُدْعُ عَلَی [illegible] وَالْعَنْھُمْ فَقَالَ اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَاِنَّمَا اُبْعِثْتُ رَحْمَۃً اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ ترجمہ ابوہریرہ [illegible] سے روایت ہے کہ [illegible] نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ [illegible] پر بددعا اور لعنت کیجئے تو آپنے فرمایا کہ مقرر مین تو صرف رحمت کے واسطے بھیجا گیا ہون اور مجھکو خدا نے اسواسطے نہین بھیجا کہ مین

لوگون کو لعنت اور بد دعا کرون سلم اُس کے راوی ہین ف کافرون نے بہت تکلیفین دین تب اصحاب نے عرض کیا کہ یا حضرت انکے واسطے بد دعا کیجیے کہ غارت ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارک تمام جہان کے واسطے رحمت ہے مسلمانون کے تو دین و دنیا دونو حضرت کے سبب سے درست ہوئی اور کافرون کو ہر چند آخرت مین عذاب ہے لیکن دنیا مین ایسا عام عذاب نہین کہ تمام مٹ جاوین اگلی امتون پر عذاب نازل ہوا انہا تو مسٹ گئین۔

(۵) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یَرْمِیْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا یَرْمِیْہِ بِالْکُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَیْہِ اِنْ لَّمْ یَکُنْ صَاحِبُہٗ کَذٰلِکَ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی مرد کسی مرد کو فاسق یا کافر کہے اور وہ اسطرح نہ ہو تو وہ فسق اور کفر اسپر الٹ پڑتا ہے یعنی آپ ہی فاسق اور کافر ہو جاتا ہے بخاری اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَی الْبَادِیْ مِنْھُمَا حَتّٰی یَعْتَدِیَ الْمَظْلُوْمُ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دونون گالی دینے والون نے جو کہا سو اسکا گناہ اسپر ہے جسنے پہلے گالی دی جبتک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے مسلم اور ابوداود اور ترمذی اسکے راوی ہین ف اسحدیث سے معلوم ہوا کہ گالی کا جواب دینا درست ہے البتہ طیکہ حد سے نہ بڑہے اور مظلوم نے جواب مین بادنی کی ایک گالی کے بدلے دو گالیان دین تو دونون گناہ مین شریک ہوے لیکن جواب دینے سے درگذر کرنا نہایت افضل ہے۔

(۷) وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یُؤْذِیْنِیْ ابْنُ اٰدَمَ یَسُبُّ الدَّھْرَ وَاَنَا الدَّھْرُ بِیَدِیَ الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّیْلَ وَالنَّھَارَ اَخْرَجَہُ الثَّلٰثَۃُ وَاَبُوْدَاوٗدَ یَقُوْلُ وَاَنَا الدَّھْرُ اَیْ مِنْ عَادَۃِ الْعَرَبِ ثُمَّ الدَّھْرُ عِنْدَ حُدُوْثِ النَّوَازِلِ وَالنَّوَائِبِ یَعْتَقِدُوْنَ مِنْھُمْ اَنَّ الدَّھْرَ الَّذِیْ ھُوَ الزَّمَانُ فَاعِلُ ذٰلِکَ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا اللّٰہُ الَّذِیْ اَفْعَلُ لَھُمْ ذٰلِکَ لَا الدَّھْرُ الَّذِیْ یَزْعُمُوْنَ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ ترجمہ اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ آدمی کا بیٹا مجھکو ایذا دیتا ہے مانیکو برا کہتا ہے اور مین ہون مانہ رات دن کو بدلتا ہون تینون اور ابوداود اُس کے راوی ہین آدمیون کا زمانہ اسکا مطلب ہے کہ عرب لوگون کا دستور رہتا کہ جب کوئی مصیبت آتی اور سختی منہ دکہلاتی تو زمانے کی مذمت کرتے انکا اعتقاد یہ تہا کہ یہ سب کچہ زمانہ ہی کرتا ہے تو اللہ تعالی نے فرمایا کہ مین زمانہ ہون یعنی مین ہی اُنپر یہ مصیبتین اُتارتا ہون نہ زمانہ جسکو وہ گمان کرتے ہین اور اللہ تعالی خوب جانتا ہے۔

(۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا نَازَعَتْہُ الرِّیْحُ رِدَائَہٗ فَلَعَنَھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ لَا تَلْعَنْھَا فَاِنَّھَا مَاْمُوْرَۃٌ وَاِنَّہٗ مَنْ لَعَنَ شَیْئًا لَیْسَ لَہٗ بِاَھْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَۃُ عَلَیْہِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک مرد کی چادر ہوا نے اُڑائی تو اُسنے اسکو لعنت کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو لعنت نہ کر اسلیے کہ وہ حکم کی گئی اور فرمانبردار کی گئی ہے جو کسی چیز کو لعنت کرے کہ وہ لائق لعنت کے نہ ہو تو لعنت اسپر پلٹ آتی ہے ابوداود اور ترمذی اُسکے راوی ہین۔

(۹) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ ھٰذِہِ الرِّیْحَ مِنْ رَوْحِ اللّٰہِ تَعَالٰی تَاْتِیْ بِالرَّحْمَۃِ وَتَاْتِیْ بِالْعَذَابِ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْھَا فَلَا تَسُبُّوْھَا وَاسْئَلُوا اللّٰہَ تَعَالٰی خَیْرَھَا وَاسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰہِ تَعَ

مِن غَيرِهَا اَخرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر یہ آندھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہے رحمت کو لاتی ہے اور عذاب کو لاتی ہے سو جب تم اسکو دیکھو تو اسکو برا مت کہا کرو اور اللہ تعالیٰ سے اس کی بہتری مانگو اور اسکی بدی سے خدا کی پناہ چاہو۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۱۰) **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مرگئے انکو برا مت کہو سو وے پہونچ گئے اپنے کئے کو بخاری وابوداؤد ونسائی اسکے راوی ہین۔

(۱۱) **وَعَنِ** الْمُغِيْرَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْاَحْيَاءَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ مغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مردون کو گالی مت دو کہ زندون کو رنج پہونچاوے ترمذی اسکے راوی ہین **ف** یعنی مردون نے جو نیک یا بد کام کیے تھے سو قبر مین ثواب یا عذاب انکو پہونچ گیا اب انکو برا کہنا بیفائدہ ہے بلکہ ناحق انکی زندہ اولاد کو رنج دینا ہے۔

(۱۲) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوْا عَنْ مَسَاوِيْهِمْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے مردون کو نیکی سے یاد کرو اور انکی بدیون سے باز رہو۔ ابوداؤد وترمذی اس کے راوی ہین۔

(۱۳) **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ وَاَصْغَتْ نَاقَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ عَلَى نَاقَةٍ لَهَا فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خُذُوْا مَا عَلَيْهِمَا وَدَعُوْهَا فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ قَالَ عِمْرَانُ وَكَاَنِّيْ اَرَاهَا تَمْشِيْ فِي النَّاسِ مَا يَعْرِضُ لَهَا اَحَدٌ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ جس حالت مین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بعض سفر مین تھے اور ایک انصاری عورت اپنی اونٹنی پر سوار تھی سو اونٹنی چلائی تو عورت نے اسکو لعنت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اتار لو جو اونٹنی پر ہے اور اسکو چھوڑ دو سو اسطے کہ وہ لعنت کی گئی ہے یعنی جب وہ لعنتی ٹھیری تو اسپر سوار ہونا کیا ضرور رہا کہا عمران نے سو گویا کہ مین اسکو دیکھتا ہون کہ لوگون مین جلتی پھرتی ہے اسکو کوئی نہین چھیڑتا مسلم وابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۱۴) **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الدِّيْكَ فَاِنَّهٗ يُوْقِظُ لِلصَّلٰوةِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ زید بن خالد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مرغ کو برا مت کہو سو اسلئے کہ مقررہ نماز کے واسطے جگاتا ہے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

مَنْ لَعَنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

جن لوگون کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی ہے اون کا بیان

(۱) **عَنْ** اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ اَتَى رَجُلٌ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُسِرُّ اِلَيْكَ فَغَضِبَ فَقَالَ مَا كَانَ يُسِرُّ اِلَيَّ شَيْئًا يَكْتُمُهُ النَّاسَ غَيْرَ اَنَّهٗ حَدَّثَنِيْ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ قَالَ مَا هُنَّ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ لَعَنَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اٰوٰى مُحْدِثًا لَعَنَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ مَلْعُوْنٌ مَنْ ضَدَّ اُمَّتِيْ مَلْعُوْنٌ مَنْ وَضَعَ عَلٰى بَهِيْمَةٍ مَلْعُوْنٌ

مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ الْحَدِيْثَ الَّذِيْ قَدْ اَذْنَبَ ذَنْبًا اَوْ فَعَلَ اَمْرًا مُنْكَرًا اَوِ الْمُغَيِّرَ مُرْ نَصْرَهٗ وَمَنَعَ مِنْهُ وَضَمَّهُ اِلَيْهِ لِيَحْمِيَهٗ وَمَنَارُ الْاَرْضِ الْعَلَامَةُ الَّتِيْ تَكُوْنُ عَلَى الطُّرُقِ وَالْحُدُوْدِ بَيْنَ الْاَرَاضِيْ ترجمہ ابو طفیل سے روایت ہے کہ ایک مرد علی بن ابی طالب کے پاس آیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھ سے چپکے کیا راز کہتے تھے تو علی مرتضیٰ غضبناک ہوئے اور کہا کہ آپ مجھ سے چپکے کچھ بات نہیں کہتے ہے جو لوگوں سے چھپاتے لیکن آپنے مجھ سے چار باتیں کہیں کہا وہ کیا ہیں فرمایا خدا لعنت کرے اسپر جو خدا کے سوائے کسی اور کیواسطے جانور ذبح کرے خدا لعنت کرے اسپر جو اپنے ماں باپ کو لعنت کرے خدا لعنت کرے اُسپر جو بدعت نکالنے والے کو جگہ دے خدا لعنت کرے اسپر جو زمین کے پتے اور نشان مٹاوے مسلم اور نسائی اس کے راوی ہیں اور زیادہ کیا ہے رزین نے ابن عباس سے کہ ملعون ہے وہ جو اندھے کو راہ سے روکے ملعون ہے وہ جو چوپائے سے زنا کرے ملعون ہے وہ جو قوم لوط کا کام کرے یعنی مردوں سے بدفعلی کرے اور محدث وہ ہے جو گناہ کرے یا کوئی برا کام کرے یعنی جو بدعتی کی مدد کرے اور اس سے روکے اور اسکو اپنے ساتھ جوڑے تاکہ اسکی حمایت کرے اور منار زمین کے نشانیاں ہیں جو ہوتی ہیں راہوں پر اور زمین کی حدود پر ف ماں باپ کو لعنت کرنا دو صورت سے ہوتا ہے یا تو خود کہے یا غیر سے کہلائے اس طرح کہ غیر کے ماں باپ کو لعنت کرے اور وہ اُس کے عوض اسکے ماں باپ کو لعنت کرے۔ اور ذبح لغیر اللہ دو صورت سے ہوتا ہے ایک یہ کہ ذبح کے وقت غیر خدا کا نام لیا جاوے دوسری یہ کہ ذبح کے وقت خدا کا نام لیا جاوے لیکن سنت اور نیاز غیر خدا کی ہو جیسے کہ عام لوگوں میں دستور ہے کہتے ہیں کہ یہ بکرا پیر کا ہے۔ تو دونوں صورت میں جانور مردار ہے اور اسکا کھانا حرام ہے اور واسطے اگرچہ ذبح کے وقت اسپر خدا نام لیا جاتا ہے لیکن سنت اور نیاز غیر خدا کی مقصود ہوتی ہے تو یہ ذبح خدا کے واسطے نہیں کیونکہ اگر انکو اُس بکری کے بدلے دونا چوگنا گوشت دیا جاوے تو ہرگز نہیں لیتے تو معلوم ہوا کہ انکو خوشنودی بھی غیر خدا کی منظور ہے صرف گوشت ہی غرض نہیں تو ذبح کے وقت اُسپر خدا کا نام کچھ فائدہ نہیں دیتا تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جانور سنت اور نیاز غیر خدا کی ہو وہ حرام ہے اگرچہ ذبح کے وقت اسپر خدا کا نام لیا جاوے علاوہ ازیں فتاوائے درمختار اور شامی و فتاوائے رشیدیہ موجود ہے کہ جو جانور مزار کے داخل ہونے کے وقت ذبح کیا جاوے وہ حرام ہے اگرچہ ذبح کے وقت اُسپر خدا کا نام لیا جاوے تو اگر صرف ذبح کے وقت خدا کے نام لینے سے جانور حلال ہوتا تو پھر فقہ میں اسکو کیوں حرام لکھتے اللہ تعالیٰ فہم صحیح کی توفیق دے اور اس حدیث میں جو بدعت والے کی حمایت کرنیوالے پر لعنت فرمائی تو اسواسطے کہ بدعت دین میں اُس نئے کام کا نام ہے جسکی شرع میں کچھ اصلیت نہ ہو تو جس نے بدعت نکالنے والے یا بدعت پر چلنے والے کی تعظیم اور حمایت کی اُسنے حقیقت میں سنت اور شریعت کو مٹایا اسواسطے لعنت کا طوق اُسکے گلے میں آیا۔ ف اور جاننا چاہیے کہ اہل سنت کو مذہب میں نام لیکر لعنت کرنا درست نہیں سوائے اس کافر کے جسکا کفر پر مرنا یقینی دلیل سے ثابت ہو جیسے شیطان و فرعون و ابوجہل اور بغیر نام لینے کے لعنت کرنا جیسے کہنے کہ فاسق پر لعنت درست ہے جیسے کہ باپ کی حدیثوں سے ثابت ہے۔

(۲) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ النَّوْحِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ اِلَّا لِمَنْ دَاءٍ وَالْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ علی سے روایت ہے کہا رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی بیاج کھانیوالے کو اور کھلانیوالے کو اور لکھنیوالے کو اور زکوٰۃ منع کرنیوالے کو اور اس عورت پر جو دوسری عورت کا بدن گودھے اور بدل بھرے اور اس عورت پر جو اپنا بدن گودا دے گدھاری سے ہو تو درست ہے اور خاوند کے واسطے عورت حلال کرنیوالے کو اور اسکو جسکے واسطے حلال کی گئی نسائی اسکے راوی ہیں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیاج کا لینا

ملعنا بھی حرام ہے درست نہین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کوئی پہلے خاوند کے واسطے حلال کرنے کی نیت سے عورت سے نکاح کرے تو یہہ حلالہ درست نہین اور وہ اس سے پہلے خاوند کے واسطے حلال نہین ہوتی جیسے کہ بیاج اسی واسطے کہ حدیث مین سب کو برابر لعنت کی ہے۔

(۳) **وعن** محمد بن عبد الرحمن عن امہ عمرۃ بنت عبد الرحمن ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعن المحفف والمحتفیۃ یعنی نباش القبور اخرجہ مالک ترجمہ محمد بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ اس نے اپنی ماں عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت کی کہ مقرر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی کفن چور مرد اور کفن چور عورت کو۔ مالک اس کے راوی ہین

(۴) **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہم انی اتخذ عندک عہدا لن تخلفنیہ فانما انا بشر فای المؤمنین اذیتہ شتمتہ لعنتہ جلدتہ فاجعلہا لہ صلوۃ وزکوۃ وقربۃ تقربہ بہا الیک یوم القیامۃ اخرجہ الشیخان ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی مین تیرے پاس عہد و پیمان پہنچاتا ہون کہ تو مجھ سے اسکا خلاف نہ کریگا مین تو صرف بشر ہی ہون سو جس مسلمان کو مین تکلیف دونگا برا کہونگا لعنت کرونگا کوڑے ماروں تو اس پر دعا کو اس کے واسطے رحمت اور گناہون کی طہارت اور قربت کر دیجیو کہ تو اسکو اسکے سبب قیامت کے دن اپنے قریب کر دی۔ تحقیق اسکے راوی ہین **ف** یعنی اگر مین بشریت سے کسی مسلمان کو بد عا کرون تو اسکو حقیقی اثر نہ کرے بلکہ دعائے خیر ہو جاوے اس دعا سے کمال شفقت حضرت کی امت پر ثابت ہوئی۔

(۵) **وعن** عائشۃ قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رجلان فکلماہ بشیء لا ادری ما ہو فاغضباہ فسبہما ولعنہما فلما خرجا قلت وا للہ یا رسول اللہ لمن اصاب من الخیر شیئا ما اصابہ ہذان قال وما ذاک قلت سببتہما ولعنتہما قال وما علمت ما شارطت علیہ ربی قلت اللہم انما انا بشر فای المؤمنین سببتہ او لعنتہ فاجعلہا لہ زکوۃ واجرا اخرجہ مسلم ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دو مرد آئے سو دونون نے کچھ کلام کیا مین نہین جانتی کیا کہا سو انہون نے آپ کو غصہ دلایا تو حضرت نے انکو برا کہا اور لعنت کی پھر جب وہ دونون نکل گئے تو مینے عرض کیا کہ قسم اللہ کی یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسنے کچھ بھلائی پائی ہو جو ان دونون نے پائی فرمایا اور وہ کیا ہے مین نے عرض کی کہ آپنے انکو گالی دی اور لعنت کی فرمایا تو نہین جانتی جو مینے اپنے رب سے شرط کی ہے مین نے کہا نہین فرمایا کہ مینے دعا کی ہے کہ الٰہی سو اسکے کچھ نہین کہ مین بندہ بشر ہون سو جس ایماندار کو مین برا کہون یا لعنت کرون تو اس پر دعا کو اسکے واسطے گناہون سے پاکی اور ثواب کر دیجیو مسلم اس کے راوی ہین **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بد دعا صرف مسلمانون کے واسطے رحمت ہے۔ اور کافرون منکرون کے واسطے نہین۔

حَرْفُ المِیمِ وَفِیہِ سِتَّۃُ کُتُبٍ

حرف میم کا بیان اور اسمین چھ کتابین ہین۔

اَلْمَوَاعِظُ اَلْمُزَارَعَۃُ اَلْمَدْحُ اَلْمِزَاحُ اَلْمَوْتُ اَلْمَسَاجِدُ

وعظ نصیحت۔ مزارعت۔ مدح۔ خوش طبعی۔ موت۔ مسجدون کا بیان

کِتَابُ المَوَاعِظِ وَالرَّقَائِقِ

کتاب ہے

وعظون اور دل نرم کرنے والی حدیثون کے بیان مین۔

(۱) عَنْ اَبِی اِدْرِیسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ اَبِی ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْمَا یَرْوِیْ عَنْ رَبِّہٖ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّہٗ قَالَ یَا عِبَادِیْ اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَجَعَلْتُہٗ بَیْنَکُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ ھَدَیْتُہٗ فَاسْتَھْدُوْنِیْ اَھْدِکُمْ یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُہٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ اُطْعِمْکُمْ یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ کَسَوْتُہٗ فَاسْتَکْسُوْنِیْ اَکْسُکُمْ یَا عِبَادِیْ اِنَّکُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْ لَکُمْ یَا عِبَادِیْ اِنَّکُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضُرِّیْ فَتَضُرُّوْنِیْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِیْ فَتَنْفَعُوْنِیْ یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِّنْکُمْ مَا زَادَ ذٰلِکَ فِیْ مُلْکِیْ شَیْئًا یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْکُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِنْ مُلْکِیْ شَیْئًا یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ قَامُوْا فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ وَسَاَلُوْنِیْ فَاَعْطَیْتُ کُلَّ اِنْسَانٍ مَسْاَلَتَہٗ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِمَّا عِنْدِیْ اِلَّا کَمَا یَنْقُصُ الْمِخْیَطُ اِذَا دُخِلَ فِی الْبَحْرِ یَا عِبَادِیْ اِنَّمَا ھِیَ اَعْمَالُکُمْ اُحْصِیْھَا لَکُمْ ثُمَّ اُوَفِّیْکُمْ اِیَّاھَا فَمَنْ وَجَدَ خَیْرًا فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ تَعَالٰی وَمَنْ وَجَدَ غَیْرَ ذٰلِکَ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَہٗ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ الصَّعِیْدُ وَجْہُ الْاَرْضِ وَقِیْلَ التُّرَابُ وَحْدَہٗ وَالْمِخْیَطُ بِکَسْرِ الْمِیْمِ الْاِبْرَۃُ

ترجمہ ابوادریس خولانی سے روایت ہے اُنھون نے روایت کی ابوذر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُن حدیثون مین کہ اپنے رب سے روایت کرتے ہین کہ خدا نے فرمایا اے میرے بندو میںنے ظلم کو اپنے اوپر حرام کیا ہے اور میںنے اسکو تمہارے درمیان بھی حرام کیا ہے سو ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا کرو اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو مگر جسکو میںنے راہ بتلائی تو مجھ سے ہدایت مانگو کہ تمکو ہدایت کرون اے میرے بندو تم سب بھوکے ہو مگر جسکو میںنے کھلایا سو مجھ سے کہنا مانگو کہ تمکو کھلاؤن اے میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو میںنے کپڑا پہنایا تو مجھ سے لباس مانگو کہ تمکو پہناؤن اے میرے بندو تم گناہ کیا کرتے ہو رات اور دن میں سب گناہون کے بخشنے پر قادر ہون سو مجھسے بخشش مانگو کہ تمکو بخشون اے میرے بندو تم کبھی مجھے ضرر نہین پہونچا سکتے کہ میرا کچھ ضرر کرو اور کبھی مجھکو فائدہ نہین پہونچا سکتے کہ مجھکو کچھ فائدہ پہونچاؤ اے میرے

بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن تم مین سے ایک بڑے متقی پرہیزگار کے دل کے برابر ہوجاوین تو یہہ سب کا تقوٰی اور پرہیزگاری میری سلطنت اور بادشاہی مین کچہ نہ بڑہاوے اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن تم مین سے ایک مرد نہایت بڑے گناہ گار کے دل کے برابر ہوجاوین تو یہہ سب کا فسق و گنہگاری میری بادشاہی مین کچہ نہ گہٹاوے اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن ایک میدان مین کہڑے ہوون اور مجہسے اپنے اپنے سوال کرین اور مین ہر آدمی کو اسکی مانگی چیز دوون تو اتنا دینا کچہ نہ گہٹاویگا اُس خزانے سے جو میرے پاس ہے مگر جیسے سوئی گہٹاتی ہے جبکہ اسکو سمندر مین ڈالیے یعنی اتنی بخشش سے بہی میری قدرت کے خزانے مین کمی نہین ہوتی اے میرے بندو یہہ تمہارے ہی اعمال ہین جنکو تمہارے لیے شمار کرتا رہتا ہون پہر تمکو اُن اعمال کا پورا بدلا دونگا پہر جو شخص بہتر بدلا پاوے تو چاہیے کہ خدا کا شکر کرے کہ اسکی کمائی کو ضائع نہ کیا اور جو ان کے سوائے بدلا پاوے تو نہ ملامت کرے مگر اپنے نفس کو مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہین۔ ابوسعید روئے زمین کو کہتے ہین اور بعضون نے کہا کہ تہامٹی ہے اور مخیط سوئی کو کہتے ہین ف اس حدیث مین تمام بندونکی محتاجی اور خدا کی شاہنشاہی اور بے پروائی اور کریمی اور عدالت اور شوکت کا بیان ہے یعنی بدون میری التجا کے تمہارا کوئی کام نہین چل سکتا۔ نہ دنیا مین ہدایت درکہانا کچہہ انکو مل سکتا ہے نہ آخرت مین گناہون کی بخشش بدون میری ہوسکتی ہے پر تمکو میرے آگے گڑگڑانا اور دعا کرنا ہر حال مین لازم ہے اور میری بے پروائی کا تو یہہ حال ہے۔ کہ اگر تم سب کے سب جنّ و انس کے برابر پرہیزگار ہوجاؤ تو میری بادشاہی مین کچہ بڑہتا نہین اور اگر بالفرض تمام جہان ابوجہل اور فرعون کے برابر ہوجائے تو میرا کچہ نقصان نہین۔

(۲) وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا ذَہَبَ ثُلُثُ اللَّیْلِ قَامَ فَقَالَ یَا اَیُّہَا النَّاسُ اذْکُرُوا اللّٰہَ اذْکُرُوا اللّٰہَ جَاءَتِ الرَّاجِفَۃُ تَتْبَعُہَا الرَّادِفَۃُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ قَالَ اُبَیٌّ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلٰوتِیْ قَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ وَاِنْ زِدْتَ فَہُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَکَ صَلٰوتِیْ کُلَّہَا قَالَ اِذًا تُکْفٰی ہَمُّکَ وَیُغْفَرُ ذَنْبُکَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ الرَّاجِفَۃُ النَّفْخَۃُ الْاُوْلٰی الَّتِیْ یَمُوْتُ بِہَا الْخَلَائِقُ وَالرَّادِفَۃُ النَّفْخَۃُ الثَّانِیَۃُ الَّتِیْ یَحْیَوْنَ بِہَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تہا کہ جب دو تہائی رات گذر جاتی تو اُٹہتے یعنی نماز تہجد کے لیے اور فرماتے اے لوگو یاد کرو اللہ کو یاد کرو اللہ کو آیا زلزلہ یعنے پہلا نفخہ کہ زمین اور پہاڑ اُس سے ہلنے لگین گے اور اُس کے ساتہہ قیامت قائم ہوگی اور سب مرجاوینگے اور پیچہے آتا ہے اسکا ردیف یعنی دوسرا نفخہ کہ اُس کے ساتہہ سب زندہ ہونگے اور قبرون سے اُٹہینگے۔ آئی موت ساتہہ اپنے غلبون کے اس مین ہین یعنے جو کہ وقت موت کے اور بعد اسکے واقعہ ہوتی ہین میرے باپ نے کہا کہ مینے کہا یا حضرت مین آپ پر درود بہت پڑہتا ہون سو مین اپنی دعا سے آپکا کتنا حصہ ٹہیراؤن فرمایا جتنا تو چاہے مینے کہا چوتہائی فرمایا جو تو چاہے اور اگر زیادہ کرے تو بہتر ہے مینے کہا آدہا حصہ فرمایا جو تو چاہے اور اگر زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے مینے کہا کہ تو تیری پوری دعا پڑہا کرون فرمایا جو تو چاہے اور اگر زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے مینے کہا کہ مین اپنی سب دعا آپ کے لیے ٹہیرا لیتا ہون۔ فرمایا اسوقت کفایت کریگی تیری تشویش اور غم کو اور بخشے جاوینگے گناہ تیرے ترمذی اس کے راوی ہین۔ راجفہ پہلا نفخہ ہے جس سے سب خلق مرجاوے گی اور رادفہ دوسرا نفخہ ہے جسکے ساتہہ قیامت کے دن زندہ ہونگے ف اور مراد یہہ ہے کہ قریب آنا اُسکا پس تیاری کرو واسطے اُس کے اور اسمین اشارہ ہے کہ سونا حکم موت کا رکہتا ہے کہ اثر پہلے نفخہ کا ہے اور جاگنا حکم دوسرے نفخہ کا رکہتا ہے اور یہہ دونون نشانیان ہین قیامت کی اور یاد دلانے والی ہین اسکی۔

(۳) وعن عقبة بن عامر قال خرج رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يوما فصلى على أهل أحد صلوته على الميت ثم انصرف الى المنبر فقال اني فرط لكم وانا شهيد عليكم واني والله لأنظر الى حوضي الآن واني اعطيت مفاتيح خزائن الارض او مفاتيح الارض واني والله ما اخاف عليكم ان تشركوا بعدي ولكن اخاف عليكم ان تنافسوا فيها اخرجه الشيخان الفرط السابق في المسير الى الماء والمراد اني سابق لكم فاذا قدمتم علي وجدتموني انظر لكم والمنافسة المغالبة على تحصيل الشئ والانفراد به ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن نکلے سواحد کے شہیدوں پر نماز پڑھی جیسے میت کا جنازہ پڑھتے ہیں پھر منبر کی طرف پھرے سو فرمایا کہ میں تمہارا پیشوا ہوں یعنی جیسے کوئی سفر کرتا ہے تمہاری مغفرت کا سامان درست کرنے جاتا ہوں اور میں تمہارا گواہ ہوں قیامت میں اور خدا کی قسم میں البتہ اپنے حوض کوثر کو اب دیکھ رہا ہوں اور جو کنجیاں میں کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں یعنے سب ملکوں میں میری امت کا عمل ہوگا اور میں واللہ تم پر سبب سے نہیں ڈرتا کہ تم کافر ہو جاؤ گے بعد میرے لیکن اس سے ڈرتا ہوں کہ دنیا کے لالچ میں کہیں پڑ جاؤ اور اس میں نہایت رغبت اور حسد کرنے لگو یہ شیخین اسکے راوی ہیں اور فرط وہ ہے جو پانی کی طرف آگے بڑھ جائے اور مراد یہ ہے کہ میں تمہارے واسطے آگے جاتا ہوں سو جب تم میرے پاس آؤ گے تو مجھکو اپنی انتظار میں پاؤ گے اور منافسہ نہایت رغبت کرنا ہے چیز کے حاصل کرنے میں اور تنہا ہونا اسکا خاص اسکے پانے چاہیے۔

(۴) وعن ابن كبشة الانماري قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ثلثة اقسم عليهن واحدثكم حديثا فاحفظوه ما نقص مال من صدقة ولا ظلم عبد مظلمة فصبر عليها الا زاده الله تعالى بها عزا ولا فتح عبد باب مسئلة الا فتح الله عليه باب فقر او كلمة نحوها رواه احمد والترمذي وزاد في رواية وما تواضع عبد لله الا رفعه الله تعالى واحدثكم حديثا فاحفظوه انما الدنيا لاربعة نفر عبد رزقه الله تعالى مالا وعلما فهو يتقي في ماله ربه ويصل فيه رحمه ويعلم ان لله تعالى فيه حقا فهذا بافضل المنازل وعبد رزقه الله علما ولم يرزقه مالا فهو صادق النية يقول لو ان لي مالا لعملت عمل فلان فهو بنيته فاجرهما سواء وعبد رزقه الله مالا ولم يرزقه علما فهو يخبط في ماله بغير علم لا يتقي فيه ربه ولا يصل فيه رحمه ولا يعلم لله تعالى فيه حقا فهذا بأخبث المنازل وعبد لم يرزقه الله تعالى مالا ولا علما فهو يقول لو ان لي مالا لعملت فيه بعمل فلان فهو بنيته ووزرهما سواء اخبط فعل الشئ على غير نظام وذلك في القول ترجمہ ابی کبشہ انماری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں ہیں کہ میں اپنی قسم کہتا ہوں اور تم سے حدیث بیان کرتا ہوں سو اسکو یاد رکھو خیرات کرنے سے مال کم نہیں ہوتا اور جس بندہ پر ظلم ہو پھر وہ اس پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے اسکی عزت زیادہ کرتا ہے اور جو بندہ سوال کا دروازہ کھولے یعنی بے حاجت لوگوں سے مانگے اللہ اس پر محتاجی کا دروازہ کھولتا ہے ترمذی اسکے راوی ہیں اور زیادہ کیا ہے ایک روایت میں اور جو بندہ اللہ کے واسطے تواضع کرے اللہ اسکا درجہ بلند کرتا ہے اور میں تم سے حدیث بیان کرتا ہوں سو اسکو یاد رکھو کہ دنیا چار آدمیوں کے واسطے ہے ایک وہ بندہ ہے کہ خدا نے اسکو مال و علم عطا کیا سو وہ ڈرتا ہے اپنے مال میں اپنے رب سے اور اسکے ساتھ اپنی برادری سے سلوک کرتا ہے اور اس میں خدا کا حق جانتا ہے سو یہ درجہ میں افضل ہے سب سے اور ایک وہ بندہ ہے کہ اللہ نے اسکو علم عطا کیا اور نہیں مال دیا اور وہ سچی نیت والا ہے

---

۱۲ یعنے دنیا کا احوال چار قسم پر ہے منحصر ہے ۱۲ ۵ یعنے بیکار کام میں خرچ نہیں کرتا ۱۲

کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو مین فلانے بیکار کی طرح عمل کرتا سو وہ اپنی نیت پر ہے اور دونون کا ثواب برابر ہے اور ایک وہ بندہ ہے کہ خدا نے اسکو مال دیا ہے اور علم نہین دیا سو وہ بیوقوفانہ پھرتا ہے اپنے مال مین بغیر علم کے یعنی اسکو حرام کاون مین خرچ کرتا ہے نہ اس مین رب سے ڈرتا ہے نہ اس مین ناطہ داردن سے سلوک کرتا ہے اور نہ اس مین اللہ کا حق جانتا ہے سو یہ بدتر ہی رہتے ہین سب لوگون سے اور ایک وہ بندہ ہے کہ خدا نے اسکو نہ مال دیا ہے نہ علم تو وہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو مین بھی اسمین فلانے بدکار کی طرح بدعمل کرتا سو وہ اپنی نیت پر ہے اور دونون گناہ مین برابر ہین اور خبط کرنا کام کا ہے بغیر انتظام کے اور اسیطرح قول ہین۔

(۵) **وعن** انس رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کانت الاخرۃ ہمہ جعل اللہ غناہ فی قلبہ و جمع علیہ شملہ واتتہ الدنیا وھی راغمۃ ومن کانت الدنیا ہمہ جعل اللہ فقرہ بین عینیہ وفرق علیہ شملہ ولم یاتہ من الدنیا الا ما قدر لہ فاکیس الا فقیرا ولا یصبحہ الا فقیرا وما اقبل عبد علی اللہ بقلبہ الا جعل اللہ قلوب المؤمنین تنقاد الیہ بالود والرحمۃ وکان اللہ تعالی بکل خیر الیہ اسرع اخرجہ الترمذی ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکو آخرت کا غم اور تشویش ہو خدا اسکے دل مین بے پرواہی ڈالتا ہے اور اُس کے متفرق کام کو جمع کرتا ہے یعنی اسکو پریشانی سے دل جمعی ہو جاتی ہے اور آتی ہے اُس کے پاس دنیا ذلیل ہو کر یعنے بغیر طلب و محنت کے اور جسکو دنیا کی تشویش ہو خدا محتاجی کو اُس کی دونون آنکھون کے درمیان رکھتا ہے یعنے محتاجی کو محسوس چیز کی طرح اُسکی آنکھون کے سامنے حاضر کرتا ہے اور اسکا کام اُسپر پریشان کرتا ہے یعنی اسکو ہر کام مین پریشانی حاصل ہوتی ہے اور نہین ملتی اسکو دنیا سے مگر وہ چیز کہ اسکی قسمت مین مقدر ہے سو وہ صبح و شام یعنی ہمیشہ محتاج ہی رہتا ہے اور جو بندہ اپنے دل سے اللہ کی طرف متوجہ ہو خدا اُس کی طرف مومنون کے دل دوستی اور رحمت کرساتہ پھیرتا ہے اور اللہ تعالی اسکیطرف ہر نیکی جلد تر بھیجتا ہے۔ ترمذی اُس کے راوی ہین۔

(۶) **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول اللہ تعالی یا ابن آدم تفرغ لعبادتی املا صدرک غنی واسد فقرک وان لا تفعل ملات یدیک شغلا ولم اسد فقرک اخرجہ الترمذی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ اے آدم کے بیٹے فارغ ہو کر میری عبادت کر کہ مین تیرا سینہ بے پرواہی سے بھر دون اور تیری محتاجی کو بند کر دون اور اگر تو نے یہ کام نہ کیا تو تیرے دونو ہاتہ شغل سے بھر دون گا اور تیری محتاجی کو بند نہین کرون گا ترمذی اسکے راوی ہین۔ **ف** یعنی جو اپنے دل کو خوب فارغ کر کے خدا کی عبادت کریگا خدا اسکے دل کو بے پروا کر دیتا ہے اور وہ خلق کیطرف محتاج نہین ہوتا اور بھر دونگا ہاتہ تیرے دونو شغلون سے یعنی دنیا کے شغلون مین گرفتار رہنے سے محتاجی دور نہین ہوتی اور پریشانی بحال خود رہتی ہے۔

(۷) **وعنہ** قال قلنا یا رسول اللہ مما لنا اذا کنا عندک رققت قلوبنا وزاھدنا فی الدنیا وکانتہ لا اخوۃ کانہا رای عین واذا خرجنا من عندک فانسنا فی اھلینا وشممنا اولادنا انکرنا انفسنا فقال علیہ السلام لو تدومون علی ما تکونون عندی لصافحتکم الملئکۃ علیہم السلام فی بیوتکم وفی طرقکم ولو لم تذنبوا لذہب اللہ بکم ولجاء بخلق جدید یذنبون فیغفر لہم اخرجہ الترمذی ترجمہ اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ہمنے کہا یا حضرت ہمکو کیا ہے کہ جب ہم آپکے پاس خدمت مین موجود ہون تو ہمارے دل نرم ہوتے ہین اور ہم دنیا سے بے رغبت ہوتے ہین اور آخرت کو یا ہمکو آنکھ کے سامنے نظر آتی ہے۔ پھر جب ہم آپکے پاس سے نکلین اور اپنے گھر والون مین دل لگا دین اور اپنی اولاد کو سونگھین

تو ہم اپنے نفسون کو مخالف پاتے ہین تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم ہمیشہ قائم رہتے اسی حال پر کہ میرے پاس ہوتے ہو تو فرشتے تمہارے گھرون مین تمہاری ملاقات جا کر کرتے اور راہون مین تم سے مصافحہ کرتے اور اگر بالفرض گناہ نہ کرتے تو خدا تعالی تمکو لے جاتا۔ یعنے مارتا اور نئی خلقت پیدا کرتا جو گناہ کرتے اور بخشش مانگتے پھر انکو بخشتا ترمذی اسکے راوی ہین

(۸) **وَعَنْ** شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَمَانِيَّ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ دَانَ نَفْسَهٗ اَيْ حَاسَبَهَا **ترجمہ** شداد بن اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دانا وہ شخص ہے جسنے اپنے آپ کا حساب کیا اور اپنے نفس کو اللہ تعالی کے حکم کا تابع کیا اور موت کے بعد یعنی قبر کے واسطے عمل کیا اور ناداں وہ شخص ہے جسنے اپنے نفس کو اسکی خواہش کے تابع کیا یعنے جو کچھ نفس چاہے حرام اور شبہات سے اسکو دیوے اور آرزو کرے اللہ پر کہ اسکو بخشدے اور بہشت مین داخل کرے ترمذی اسکے راوی ہین۔ دان کے معنے ہین اسکا حساب کرے **ف** یعنی اسکا حال تو یہ ہے اور وہ آرزو کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا رب کریم رحیم ہے مجھکو بخشدیگا۔ حالانکہ رحمت اللہ تعالی کی نیکوکارون کے واسطے ہے چنانچہ فرمایا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ

(۹) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سَبْعًا هَلْ تَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا فَقْرًا مُنْسِيًا اَوْ غِنًى مُطْغِيًا اَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا اَوْ هَرَمًا مُفْنِدًا اَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا اَوِ الدَّجَّالَ فَشَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ اَوِ السَّاعَةَ فَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ يُقَالُ اَنْذَلَ الشَّيْخُ اِذَا خَرَجَ بِالْكَلَامِ عَنْ سَنَنِ الصِّحَّةِ وَالْمَوْتُ الْمُجْهِزُ السَّرِيْعُ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نیک اعمال کو جلدی کرو سات چیزون سے پہلے تمہین انتظار کرنا اگر محتاجی کی کہ بھلا دینے والی ہو طاعت ہی کو یا انتظار کرتے ہو مالداری کی سرکشی مین ڈالنے والی ہو اور حد خروج سے باہر نکالنے والی ہے یا بیماری کی کہ فنا کرنے والی ہے بدن کو یا دین کو بسبب سستی کے۔ یا تمہین انتظار کرنے مگر بڑھاپے کی کہ بے حواس کر دیتا ہے یا موت کی کہ جلدی اور ناگہان آنیوالی ہے اور ہلاک کرنیوالی ہے کہ فرصت توبہ کی نہ ملے گی یا دجال کی کہ اخیر زمانے مین آویگا۔ اور گمراہ کریگا لوگون کو سو دجال بدغایب ہے کہ انتظار کیا جاتا ہے۔ یا تم نہین انتظار کرتے مگر قیامت کی اور قیامت سخت تر اور تلخ تر ہے سب آفتون سے ترمذی نسائی اسکے راوی ہین کہا جاتا ہے انذ الشیخ جبکہ کوئی بوڑھا صحت کی حالت کی سی کلام نکرے اور موت مجہز کے معنی ہین جلد انیوالی **ف** یعنی آدمی فرصت اور صحت اور فراغت اور جوانی کو غنیمت نہین جانتا گویا ان آفات کا انتظار کرتا ہے یعنی اگر تنے باوجود قدرت شغل اور صحت اور قوت بدن کے اپنے رب کی عبادت نہ کی تو باوجود کثرت شغل اور ضعف بدن کے کیونکر عبادت کر سکوگے اس مین بندون کے قصور پر تنبیہ ہے۔

(۱۰) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْخَمْرُ جِمَاعُ الْاِثْمِ وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَاْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ جِمَاعُ الْاِثْمِ اَيْ مَجْمَعُهٗ وَمَظِنَّتُهٗ وَالْحَبَائِلُ الْاَشْرَاكُ الَّتِيْ يُصْطَادُ بِهَا **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شراب جگہہ جمع ہونے گناہون کی ہے یعنے سب گناہ اس مین جمع ہین اور اسکے پینے سے وجود مین آتے ہین اور عورتین جال ہین شیطان کا اور دنیا کی محبت سر ہر گناہ کا ہے یعنی جو گناہ آدمی کرتا ہے دنیا کی محبت کے سبب سے کرتا ہے زرین اسکے راوی ہین۔ جماع الاثم یعنی اسکا مجمع اور گمان کی جگہہ ہے اور حبائل جال ہے جس سے شکار کیا جاتا ہے۔

(۱۱) **وعن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا معشر النساء تصدقن وأکثرن من الاستغفار فإنی رأیتکن أکثر أهل النار فقالت امرأة منهن ما لنا أکثر أهل النار قال تکثرن اللعن وتکفرن العشیر ما رأیت من ناقصات عقل ودین أغلب لذی لب منکن قلن وما نقصان العقل والدین قال شهادة امرأتین بشهادة رجل واحد وتمکث الأیام لا تصلی أخرجه مسلم العشیر المعاشر والمراد بها ههنا الزوج وکفرهن من إیاه یجحدهن إحسانه إلیهن ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عورتون کے گروہ خیرات کرو اور بہت استغفار پڑھو اسواسطے کہ مین نے دوزخیون مین تمکو زیادہ دیکھا یعنے تمنے دوزخ مین عورتین مردون سے زیادہ دیکھین تو عورتون نے پوچھا کہ کیا سبب ہے کہ عورتین مردون سے زیادہ دوزخ مین ہین فرمایا تم بہت لعنتین کرتی ہو اور خاوندون کی ناشکری کرتے ہو مین نے کوئی ناقص عقل و دین والی نہین دیکھی کہ تم سے زیادہ تر غالب ہو عقلمند آدمی پر تو عورتون نے پوچھا کہ ہماری عقل اور دین مین کیا نقص ہے فرمایا کہ دو عورتون کی گواہی ایک مرد کے برابر ہوتی ہے اور حیض کے دنون مین نماز نہین پڑھتی یعنے یہ نقصان ہے انکے عقل اور دین کا یہ مسلم اسکے راوی ہین عشیر کہتے ہین معاشر کو اور مراد اسجگہ خاوند ہے اور کفر انکا یہہ ہے کہ خاوندون کی ناشکری کرتی ہین اُن کا احسان نہین مانتین۔

(۱۲) **وعن** علی رضی اللہ عنہ أنه قال لا خیر فی قراءة لیس فیها تدبر ولا عبادة لیس فیها تفقه الفقیه کل الفقیه من لم یقنط الناس ..... من رحمة الله ولم یؤمنهم مکره ولم یدع القرآن رغبة عنه إلی ما سواه أخرجه رزین ترجمہ علی مرتضی سے روایت ہے کہ فرمایا نہین ہے خیر قرآن پڑھنے مین کہ نہین ہین غور کرنا اور سوچنا اور نہین ہے وہ عبادت جسمین سمجھ بوجھنا ہو اور فقیہ کل فقیہ وہ ہے کہ لوگون کو خدا کی رحمت سے ناامید نہ کر ڈالے اور نہ انکو خدا کے مکر سے نڈر کرے اور نہ چھوڑے قرآن کو منہ پھیر کر طرف غیر اُسکے کی زین اُس کے راوی ہین۔

(۱۳) **وعن** مالك أنه بلغه أن عیسی ابن مریم علیه السلام قال لا تکثروا الکلام بغیر ذکر الله تعالی فتقسو قلوبکم وإن القلب القاسی بعید من الله تعالی ولکن لا تعلمون ولا تنظروا فی ذنوب الناس کأنکم أرباب وانظروا فی ذنوبکم کأنکم عبید فإنما الناس مبتلی ومعافی فارحموا أهل البلاء واحمدوا الله تعالی علی العافیة ترجمہ مالک سے روایت ہے انکو خبر ہوپہنچی کہ عیسی بن مریم علیہ السلام نے فرمایا کہ زیادہ کلام کیا کرو بدون ذکر اللہ کے سو تمہارے دل سخت ہو جاوینگے اور سقر بخت دل خدا کی رحمت سے دور ہے ولیکن تم نہین جانتے اور لوگون کے عیبون کو نہ دیکھا کرو جیسے کہ تم رب ہو اور اپنے گناہون کو دیکھا کرو جیسے کہ تم بندے اور غلام ہو سو کچھ بندے مصیبت مین گرفتار ہین اور کچھ عافیت مین ہین سو تم مصیبت والون پر رحم کرو اور خدا کا شکر کرو صحت اور عافیت پر۔

(۱۴) **وعن** أنس قال صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یوما ثم رقی المنبر وأشار بیده قبل القبلة وقال أریت الآن منذ صلیت لکم الصلاة الجنة والنار ممثلتین فی قبل هذا الجدار فلم أر کالیوم فی الخیر والشر أخرجه البخاری ترجمہ انس سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو ایک دن نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھے اور اپنے ہاتھ سے قبلے کی طرف اشارہ کیا کہ مجھکو اب نظر پڑی جبکہ سے تمکو نماز پڑھائی صورت بہشت اور دوزخ کی اُس دیوار کی طرف مین سو نہین دیکھی مین نے کوئی چیز مثل آجکی بھلائی اور برائی مین۔ بخاری اسکو راوی ہین۔

(۱۵) وعن عبد الله بن ابی بکر ان ابا طلحة الانصاری کان یصلی فی حائط له فطار دبسی فطفق یلتمس مخرجا فلم یجد فاعجب ذلک فتبعه ببصره ساعة ثم رجع الی صلوته فاذا هو لا یدری کم صلی فقال لقد اصابنی فی مالی هذا فتنة فجاء الی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فذکر له الذی اصابه فی حائطه فقال یا رسول الله هو صدقة فضعه حیث شئت اخرجه مالک الحائط البستان والدبسی طائر یصغر وقیل هو ذکر الیمام ترجمہ عبد الرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے کہ ابو طلحہ انصاری اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے تو ایک جانور اڑا سو وہ پھرنے لگا اور راہ تلاش کرنے لگا سو اس نے کوئی راہ نہ پائی تو ابو طلحہ اس حال سے تعجب ہوئے اور اسکو ایک گھڑی اپنی آنکھ سے دیکھتے رہے پھر اپنی نماز کی طرف پھرے سو انکو گمان وہ نہ جانتے تھے کہ کتنی نماز پڑھ چکے یعنی رکعتیں یاد نہ رہیں تو انہوں نے کہا البتہ مجکو اپنے اس مال میں امتحان ہوا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے ذکر کی وہ چیز جو نماز میں پائی اور عرض کیا کہ یا حضرت یہ باغ خیرات ہے یعنے میں نے للہ دیا سو جہاں چاہیں اسکو رکھیں اور جسکو چاہیں دیں۔ حائط باغ کو کہتے ہیں اور دبسی ایک چھوٹا پرندہ ہے۔

کتاب المزارعة وفیه فصلان

کتاب ہے مزارعت کے بیان میں۔ اور اس میں دو فصلیں ہیں

الفصل الاول وجوازها

پہلی فصل

اسکے جائز ہونے کے بیان میں

(۱) عن ابن عمر رضی الله تعالی عنهما قال اعطی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم خیبر بشطر ما یخرج منها من ثمر او زرع فکان یعطی ازواجه کل سنة مائة وسق ثمانین وسقا من تمر وعشرین وسقا من شعیر فقسم عمر خیبر فخیر ازواج النبی صلی الله علیه وآله وسلم ان یقطع لهن الارض والماء او یمضین لهن الاوساق فی کل عام فاختلفن فمنهن من اختار الارض والماء ومنهن من اختار الاوساق وکانت عائشة وحفصة رضی الله عنهما ممن اختار الارض والماء اخرجه الجماعة الا البخاری وفی روایة لمسلم ان النبی صلی الله علیه وآله وسلم دفع الی یهود خیبر ان یعملوها ویزرعوها ولهم شطر ما یخرج منها ولرسول الله صلی الله علیه وآله وسلم شطره وکان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یبعث عبد الله بن رواحة فیخرص بینه وبینهم ثم یقول ان شئتم فلکم وان شئتم فلی فکانوا یأخذونه وفی روایة لمسلم ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم عامل خیبر بشطر ما یخرج من ثمر او زرع فکان یعطی ازواجه کل سنة مائة وسق ثمانون وسق تمر وعشرون وسق شعیر فعد عمر زمن معاویة فاجری ذلک لامهات المؤمنین منهن من اقطعها ومنهن من خیرها بین الارض والماء وبین الوسق فاختارت الارض والماء اخرجه ابو داود ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کی زمین (یہود کو دی) ساتھ نصف حصے کھجوروں اور کھیتی کے کہ اس سے پیدا ہو یعنی جو اس سے پیدا ہوا وہ ہم آدھا بانٹ لیں گے سو آپ اپنی بیبیوں کو ہر سال سو وسق گذارہ دیا کرتے تھے اسی وسق کھجوروں کے اور بیس وسق جو پھر جب عمر فاروق خلیفہ ہوئے تو خیبر کی زمین کو تقسیم کر دیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیوں کو اختیار دیا کہ اگر چاہیں تو زمین اور پانی کو بطور جاگیر کے اپنے قبضے میں رکھیں یا ہر سال کھجور اور جو کے وسق لیا کریں میں ضامن ہوں یعنے جیسے کہ حضرت

کے زمانے مین انکو خرچ ملا کرتا تھا تو بعضون نے اختلاف کیا اُن مین سے بعض نے تو زمین اور پانی کو اختیار کیا اور بعضون نے دونون کو اختیار کیا اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے حصہ اون مین سے تھین جنھون نے زمین اور پانی کو اختیار کیا پانچون اسکے راوی ہین اور مسلم کی ایک روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کی کھجورون کے درخت اور زمین ہود خیبر کو دیے اس شرط پر کہ اپنے مال سے اُس مین کام کرین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے اُسکا آدھا میوہ ہوگا۔ اور اسکی ایک روایت مین ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کو فتح کیا تو یہود نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ انکو وہان رہنے دین اس شرط پر کہ وہ اسمین کام کرین اور جو کھجور اور اناج اس سے پیدا ہو اسکا آدھا انکو ملے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم رکھین گے تم کو اسپر جبتک کہ ہم چاہین یعنے ہمارا اختیار رہے تمہارا کچھ اختیار نہین سو نصف خیبر کا پہل دو حصے کیا جاتا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانچوان حصہ لیتے تھے

(۲) **وعن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کانت المزارع تکرٰی علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لربّ الارض ما علی الماذیانات من الزرع وطائفۃ من التبن او اکثر فھو اخرجہ [illegible] الاربعۃ النھر الصغیر

ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین زمینین کرائے [illegible] اس شرط پر کہ زمین کے مالک کے واسطے کھیتی ہوگی جو پانی بہنے والی نالی پر ہے اور کچھ حصہ ہوسے کا ہی نہین جانا کہ وہ کتنا ہے یعنی نامعلوم تھا اسلئے راوی مین بیع مجہول کہتے ہین۔

(۳) **وعن** مالک قال بلغنی ان عبد الرحمٰن بن عوف کان یکری ارضا فلما کبر قال فی یدیہ حتی مات قال انہ فما کنت ارھا الا لنا من طول ما کنت [illegible] ھا لنا عند موتہ واکرھا بقیۃ ما بقی کان علیہ [illegible] کرانھا ذھب او ورق

ترجمہ مالک [illegible] عبد الرحمٰن بن عوف نے کرائے لی زمین سو وہ ہمیشہ انکو پاس رہی یہانتک کہ فوت ہوے اُس کے بیٹے نے کہا کہ مین تو اسکو اپنی ہی سمجھتا تھا اسواسطے کہ بہت مدت اسکے ہاتھ مین رہی ہمانتک کہ اُس نے مرنے کے وقت اسکو ہمارے آگے ذکر کیا کہ یہ زمین فلانے کی ہے اور حلم کیا ہمکو ساتھ اداکرنے کے سو سونے چاندی کے اسکے کرایہ سے اسکے ذمہ تھا۔

(۴) **وعن** قیس بن مسلم عن ابی جعفر قال ما کان بالمدینۃ اھل بیت ھجرۃ الا یزرعون علی الثلث والربع وزارع علی وسعد بن مالک وابن مسعود وعن القاسم وعروۃ مثل ذلک وقال ابو بکر وآل عمر وآل علی وآل عثمان وقال علی وابن سیرین اخرجہ البخاری فی ترجمتہ

ترجمہ قیس بن مسلم سے روایت ہے اُس نے ابی جعفر سے کہا کہ مدینے مین جو لوگ ہجرت کرکے آئے تھے سب تہائی چوتھائی پر مزارعت کرتے تھے اور مزارعت کی علی اور سعد بن مالک اور ابن مسعود نے اور قاسم اور عروہ سے بھی اسیطرح روایت آئی ہے اور زیادہ کیا ہے قاسم اور مزارعت کی ابوبکر کی اولاد اور عمر کی اولاد عثمان اور علی کی اولاد نے اور ابن سیرین نے روایت کی یہ بخاری نے ترجمہ باب مین

ف مزارعت یہ ہے کہ مالک اپنی زمین کسی کو کاشت کے واسطے دیوے اس شرط پر کہ وہ اُس مین کام کرے اور جو بوے اور جو پیدا ہو اُسکا آدھا یا تہائی یا چوتھائی مالک کے سو یہ مزارعت امام احمد اور اسحاق اور بہت اصحاب [illegible] تابعین کے نزدیک مطلق جائز ہے یعنے خواہ کسی طور پر ہو اور حنفیہ کا فتوی بھی اسی پر ہے واسطے دفع حاجت کے کذا فی الہدایۃ والعینی

الفصل الثانی فی منعہا

دوسری فصل

اسکے منع ہونیکے بیان مین

(۱) **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال اتانی ظہیر فقال لی لقد نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن امر کان بنا رافقا فقلت وما ذاک ما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فہو حق قال سالنی کیف تصنعون بحقولکم قلت نواجرہا علی الربیع وعلی الاوسق من التمر والشعیر قال فلا تفعلوا ازرعوہا او ازرعوہا او امسکوہا قلت سمعا وطاعۃ اخرجہ الخمسۃ الا الترمذی **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے کہا کہ میرے پاس ظہیر آیا سو اُس نے کہا کہ البتہ منع کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کام سے جو ہمکو سہل اور نافع تھا ہمنے کہا وہ کیا ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سو حق ہے کہا اُس نے مجھسے پوچھا کہ تم کیا کرتے ہو اپنی زمینون کو ہمنے کہا ہم انکو اجارے دیتے ہین نالی کی کھیتی اور کھجور اور جو کی چند وسق پر آپ نے کہا سو ایسا مت کیا کرو خود اُس مین کھیتی کیا کرو یا دوسرے کو کھیتی کے واسطے دیدیا کرو یا بلا اجرت یا اُسکو اپنے پاس رہنے دو ہمنے کہا ہمنے سُنا و مان لیا۔ ترمذی کے سوا پانچون اسکے راوی ہین۔

(۲) **عن** انس قال لما اکثر الانصار حقلا قلنا نکری الارض علی ان لنا ہذہ ولہم ہذہ فربما اخرجت ہذہ ولم تخرج ہذہ فنہانا عن ذلک فاما الورق فلم ینہنا اخرجہ الستۃ الحقل الارض الطیبۃ التربۃ الصالحۃ للزرع والمحاقلۃ المزارعۃ علی شیء من ذلک وہی المراد عن الثلث او الربع او نحو ذلک وقیل کراء الارض بمقدار من البر وقیل بیع الطعام فی سنبلہ وقیل بیع الزرع قبل ادراکہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہا کہ سب انصاریون مین ہماری زمین زیادہ تر تھی سو ہم کرایہ پر دیا کرتے تھے زمین کو اس شرط پر کہ ہمارے واسطے یہ قطعہ ہو گا اور انکے واسطے یہ سو بہت دفعہ اس قطعہ مین ہوتا اور اُس مین نہ ہوتا سو حضرت نے ہمکو اس سے منع کیا۔ لیکن چاندی پر دینا سو اُس سے منع نہین کیا۔ حقل اُس زمین کو کہتے ہین جسکی مٹی عمدہ ہو اور کھیتی کے قابل ہو۔ اور محاقلہ یا مخابرہ اُس سے اور وہ مزارعت کے تہائی چوتھائی وغیرہ پر اور بعضون نے کہا کہ وہ کرایہ دینا ہے زمین کا مقدار مین گیہون پر اور بعضون نے کہا کہ وہ بیچنا ہے اناج کا کھیت مین اور بعضون نے کہا کہ وہ بیچنا ہے کھیتی کا کھیت کے پکنے سے پہلے۔

(۳) **عن** جابر قال کان لرجال منا فضول ارضین فقالوا نواجرہا بالثلث والربع او النصف فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کانت لہ ارض فلیزرعہا او لیمنحہا اخاہ ولا یواجرہا ایاہ ولا یکریہا اخرجہ الشیخان والنسائی **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہا ہم مین سے بعضون کی زمینین زیادہ تھین تو انہون نے کہا کہ ہم ان کو اجارے دیتے ہین تہائی یا چوتہائی یا نصف پر تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکی زمین ہو تو چاہیے کہ اُس مین آپ کھیتی کرے یا اپنے بھائی مسلمان کو عاریت دیوے کہ وہ اس مین کھیتی کرے اور اُسکو اجارے نہ دے اور نہ اُسکا کرایہ لے شیخین اسکے راوی ہین اور نسائی۔

(۴) **وعن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی ارض وہی تہیم زرعا فقال لمن ہذہ قالوا اکرہا فلان فقال لو منحہا ایاہ کان خیرا من ان یاخذ علیہا اجرا معلوما اخرجہ الشیخان والنسائی **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک زمین کی طرف نکلے اور حالانکہ اُس کی کھیتی تازی نہ تھی فرمایا یہ زمین کس کی ہے لوگون نے کہا کہ کرایہ دیا ہے ہمکو فلانے نے فرمایا اگر وہ کسی کو منفعت دیتا

تو بہتر ہوتا اُس کے حق میں اُس سیر سیر معمول لینے سے شیخین اور نسائی اُس کے راوی ہیں۔

(۵) وعن زید بن ثابت قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن المخابرۃ قال والمخابرۃ ان یاخذ الارض بنصف او ثلث او ربع اخرجہ ابوداؤد ودر ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مخابرہ سے اور مخابرہ یہ ہے کہ زمین کو نصف یا تہائی یا چوتھائی پر دے ابوداؤد اسکے راوی ہیں

(۶) وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من لم یذر المخابرۃ فلیاذن بحرب من اللہ تعالیٰ ورسولہ اخرجہ ابوداؤد المخابرۃ نیسۃ الی خیبر لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم افرد ما فی ید اھلھا علی النصف من ثمارھم وزرعھم فقیل خابرھم ای عاملھم فی خیبر ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مخابرت کو نہ چھوڑے تو چاہیے کہ خدا اور اسکے رسول کی لڑائی سے خبردار رہے ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور مخابرت منسوب ہے اھل خیبر کی اسواسطے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رہنے دیا اسکو یہودیوں کے ہاتھ میں نصف حصہ پر انکے میووں اور کھیتی سے سو کہا گیا کہ حضرت نے اُن سے مخابرت کی یعنے مزارعت کی ان سے خیبر کی زمین میں ف ان حدیثوں میں جو مزارعت کا منع ہونا آیا ہے تو یہ فقط اسی صورت میں ہے کہ اپنے واسطے کوئی خاص قطعہ زمین معین کرلے یا یہ شرط کرلے کہ جو نالیوں کے کناروں پر پیدا ہو وہ مالک کا ہوگا اور اگر معین نہ کرے تو جائز ہے کما مر۔

کتاب المدح

کتاب

مدح کے بیان میں

(۱) عن مطرف بن عبداللہ عن ابیہ قال انطلقت فی وفد بنی عامر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقلنا انت سیدنا فقال السید اللہ قلنا افضلنا فضلا واعظمنا طولا فقال قولوا بقولکم او بعض قولکم ولا یستجرینکم الشیطان اخرجہ ابوداؤد ومعنے الحدیث ان ترکوا بما یخرج عن القول ولا تسجعوا کما تسجعون علی لسان الشیطان وفی قولہ او بعض قولکم حذف ای ان لم تبلغوا معناہ دعوا بعض قولکم واترکوہ وارادذلک الاقتصار فی المقال ترجمہ مطرف بن عبداللہ سے روایت ہے اُس نے روایت کی اپنے باپ سے کہ میں قوم بنی عامر کے ایلچیوں میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف گیا تو ہم نے کہا کہ آپ ہمارے سردار ہیں تو فرمایا کہ سردار اللہ ہی ہے ہم نے کہا اور آپ ہم سے افضل ہیں فضیلت میں اور بہت بڑے ہیں عظمت میں تو فرمایا یہ بات کہا کرو یا اس سے کمتر یعنی مبالغہ نکرو میری تعریف میں تا بحد اُس حد کے کہ خدا تعالیٰ کے لائق ہو اور نہ وکیل پکڑے تمکو شیطان ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور حدیث کے معنے یہ ہیں کہ کام کرو ساتھ دینے والی بات کے تکلف بات سے نکلے اور بات میں تک بندی نکرو گویا کہ تم شیطان کی زبان پر بولتے ہو اور یہ فرمایا اور بعض تمکو تو اسمیں حذف اور اختصار ہے اور اسکے معنے یہ ہیں کہ اپنی بعضی بات کو چھوڑ دو اور مراد اُس سے یہ ہے کہ بات میں بناوٹ روی کرو مبالغہ نکرو۔

(۲) وعن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال سمعت عمر یقول سمعت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول لا تطروا

كما اطرت النصارى ابن مريم فانما انا عبد فقولوا عبد الله ورسوله اخرجه رزين الا اطراء مجاوزة الحد في المدح والاسم الطرية ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ مینے عمر سے سنا کہتے تھے کہ مینے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ نہایت بیحد میری تعریف نہ کیا کرو جیسے نصاریٰ نے بیحد تعریف کی ابن مریم کی سو مین تو اللہ کا بندہ ہون اور یون کہا کرو کہ اللہ کا بندہ ہے اور اسکا رسول رزین اسکے راوی ہین اطرا کے معنے ہین حد سے بڑہ جانا تعریف مین اور اُس مین جھوٹ بولنا۔

(۳) وعن ابی بکرۃ قال اثنی رجل علی رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال ویلک قطعت عنق صاحبک قالہ مرارا ثم قال من کان منکم مادحا اخاہ لا محالۃ فلیقل احسب فلانا واللہ حسیبہ ولا یزکی علی اللہ احدا احسبہ کذا ان کان یعلم ذلک متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری وابوداود اقد قطعت ظہر الرجل وفی روایۃ لہما اقطعت عنق صاحبک ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے دوسرے شخص کی تعریف کی تو حضرت نے فرمایا کہ ہائے تو نے اپنے بہائی کی گردن کاٹی یہ اس سے تین بار فرمایا کہ جو کوئی اپنے بہائی مسلمان کی تعریف کیا چاہے تو یون کہے مین فلانے کو گمان کرتا ہون کہ ایسا ہے اور خدا ہی اسکو خوب جانتا ہے اور خدا کے آگے کسی کو بے عیب نہ کہے مین فلانے شخص کو ایسا ایسا گمان کرتا ہون اگر اُس مین سچ مچ یہ بات جانتا ہو بخاری ابوداؤد اس کے راوی ہین۔ قول آپکا تو نے اپنے بہائی کی گردن کاٹی یعنے تو نے اسکو ہلاک کیا ساتھ بیحد تعریف اور تیظیم کی یعنے وہ اپنی تعریف سنکر پھول جائیگا۔ اور آپ کو بہتر سمجھے گا یہ وہ اس سے ہلاک ہوگا تو گویا کہ تو نے اسکی گردن کاٹی ف احدیث مین حضرت نے تعریف کا طریقہ سکھایا یعنے اول تو کسی کی تعریف کرنا کسی طرح بہتر نہین پھر اگر تعریف کرنا ضرور جانے یعنے اس مین یہ فائدہ دین کا سمجھے تو جو باتین اُس مین واقعی سچ مچ موجود ہون اسکو اسطرح کہے کہ میرے گمان مین فلان شخص دیندار ہے سچا ہے سخی ہے خوب آدمی ہے آگے اللہ جانے کہ وہ کیسا ہے اور دوسری حدیث مین یون آیا ہے کہ جب کوئی مرد فاسق کی تعریف کرتا ہے تو خدا غضب مین آتا ہے تو معلوم ہوا کہ کافر کی تعریف کرنا زیادہ تر گناہ ہے۔ اس زمانے مین اکثر لوگون کی عادت ہے بے فائدہ تعریفین کرنے کی خصوصاً امیرون کے مصاحب جو نامدے کیا کیا خرافات لکھتے ہین ہر بات مین سبحان اللہ کہتے ہین خواہ جھوٹی ہو یا سچی وہ ان جھوٹی تعریفون سے اپنی عاقبت کو تباہ کرتے ہین۔ اور امیر کو ہلاک کرتے ہین۔

(۴) وعن ابی ہریرۃ قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان نحثو فی وجوہ المداحین التراب اخرجہ الترمذی المداحون ہم الذین اتخذوا مدح الناس عادۃ یتکلمون بہ فی الممدوح قاما من مدح علی الامر الحسن والفعل المحمود ترغیبا لہ فی امثالہ وحضا علی الاقتداء بہ فی اشباہہ فلیس بمدح والمراد بالتراب علی وجوہہم ان یکون موقا لا یعنی الخیبۃ والحرمان ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو حکم فرمایا کہ بہت مدح کرنیوالون کے مُنہ مین ہم مٹی ڈالین ترمذی اسکے راوی ہین اور مداحون سے وہ لوگ مراد ہین جنہون نے لوگون کی تعریف کرنے کی عادت ٹہیرا رکھی ہے کہ ممدوح سے اسکے بدلے کہانا کہاتے ہین اور جو شخص کہ تعریف کرے عمدہ بات پر اور خوب کام مین تاکہ کرنے والے کو ایسے کامون کی رغبت ہو اور لوگ ایسے کامون مین اسکی پیروی کرین تو وہ مدح منع نہین جسکی مذمت اس حدیث مین آئی ہے اور مراد تراب سے

حقیقت میں مٹی ہے یا مراد اس سے محروم رہنا اور ناکامیاب ہونا ہے

کتاب المزاح والمداعبۃ

کتاب ہے

خوش طبعی کے بیان میں

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّیْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ اصحاب نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ ہم سے خوش طبعی کرتے ہیں فرمایا میں نہیں کہتا مگر حق بات یعنی صحیح جو اس کے راوی ہیں ف یعنی میں خوش طبعی میں ایسی بات نہیں کہتا کہ خلاف واقع ہو اگرچہ ہنسی میں خلاف واقع کلام ہو اور بعضا اس کے جائز اور ناجائز ہونے میں یہ ہے کہ اگر سمین جھوٹ نہ ہو تو جائز ہے لیکن باوجود اس کے بھی ہمیشہ نہ چاہیے اسواسطے کہ اس سے آدمی خفیف ہو جاتا ہے اور عزت اور قدر جاتی رہتی ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوش طبعی اسی قسم کی تھی جو بندی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اَتَتِ امْرَاَۃٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَحْمِلُنَا عَلٰی بَعِیْرٍ فَقَالَ اَحْمِلُکِ عَلٰی وَلَدِ النَّاقَۃِ قَالَتْ وَمَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَۃِ قَالَ وَھَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَھٰذَا لَفْظُہٗ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی تو اس نے کہا کہ ہمکو سواری کے لیے اونٹ دیجئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمکو اونٹنی کے بچے پر سوار کر دونگا۔ اس عورت نے کہا ہم اونٹنی کے بچے کو کیا کرینگے فرمایا کہ اونٹوں کو اونٹنیاں ہی جنتی ہیں ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ یَا ذَا الْاُذُنَیْنِ یَعْنِیْ بِمَازَحَہٗ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو فرمایا اے دو کان والے یعنی اس سے خوش طبعی فرمائی۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ کَانَ فِیْہِ مِزَاحٌ فَبَیْنَمَا ھُوَ یُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَیُضْحِکُھُمْ اِذْ طَعَنَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ خَاصِرَتِہٖ بِعُوْدٍ کَانَ فِیْ یَدِہٖ فَقَالَ اَصْبِرْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِصْطَبِرْ قَالَ اِنَّ عَلَیْکَ قَمِیْصًا وَلَیْسَ عَلٰی قَمِیْصٍ فَرَفَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَمِیْصَہٗ فَاحْتَضَنَہٗ وَجَعَلَ یُقَبِّلُ کَشْحَہٗ وَقَالَ اِنَّمَا اَرَدْتُّ ھٰذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ۔ اِصْبِرْنِیْ اَیْ اَقِدْنِیْ وَمَکِّنِّیْ مِنْ نَفْسِکَ لِاَقْتَصَّ مِنْکَ وَالْکَشْحُ مَا فَوْقَ شَدِّ الْاِزَارِ مِنْ جَانِبِ الْبَطْنِ وَھُمَا کَشْحَانِ ترجمہ اسید بن حضیر سے روایت ہے کہ ایک انصاری مرد میں خوش طبعی کرنے کی عادت تھی سو جسحالت میں کہ وہ لوگوں کو خوش طبعی کر کے ہنسا رہا تھا کہ ناگہان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو کہ میں چوکا لکڑی سے کہ آپکے ہاتھ میں تھی تو اس نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھکو اپنی جان پر قابو دیجئے فرمایا میں قابو دیتا ہوں تو اس نے کہا کہ آپ پر کرتا ہے اور مجھ پر کرتا نہیں پہنا۔ تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا کرتا اٹھایا تو وہ اس کے اندر گھس گیا اور آپکے پہلو کو چومنے لگا اور کہا یا رسول اللہ میری یہی مراد تھی ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ اصبرنی یعنے مجھکو بدلا دیجئے اور مجھکو اپنی جان پر قابو دیجئے کہ مجھے آپ سے بدلا لینا ہے اور کشح وہ جگہ ہے جو تہ بند باندھنے کی جگہ سے اوپر ہوتی ہے پیٹ کی جانب میں اور کشح دو ہیں۔

(۵) وعن عبد اللہ بن السائب بن یزید بن السائب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یاخذن احدکم عصا اخیہ لاعبا جادا ومن اخذ عصا اخیہ فلیردھا الیہ اخرجہ ابوداؤد والترمذی ترجمہ عبد اللہ بن سائب سے روایت ہے اُسنے اپنے باپ سے اُس نے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی اپنے بھائی کی لاٹھی نہ لے نہ رغبت طبعی سے نہ قصد سے اور جو اپنے بھائی کی لاٹھی لیوے تو چاہیے کہ اسکو پھیر دیوے ابوداؤد اور ترمذی اُس کے راوی ہین۔

(۶) وعن ابن ابی لیلی قال حدثنا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انھم کانوا یسیرون مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنام رجل منھم فانطلق بعضھم الی حبل کان معہ فاخذہ ففزع فقال صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لمسلم ان یروع مسلما اخرجہ ابوداؤد ترجمہ ابن ابی لیلی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے ہم سے حدیث بیان کی کہ وہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلتے تھے یعنی کسی سفر مین تو اُن مین ایک شخص سو گیا تو اُن مین بعض نے اپنی رسی لیکر اُسکو پکڑا تو وہ گھبرایا۔ تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین حلال کسی مسلمان کے لیے کہ مسلمان کو ڈرادے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

کتاب الموت وفیہ ثلثۃ ابواب

کتاب ہے موت کے بیان مین اور اُس مین تین باب ہین

الباب الاول فی ذکر وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پہلا باب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بیان مین۔

مرضہ وموتہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت صلعم کی بیماری اور موت کا بیان

(۱) عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول فی مرضہ الذی مات فیہ یا عائشۃ ما ازال اجد الم الطعام الذی اکلت بخیبر وھذا اوان وجدت انقطاع ابھری من ذلک السم اخرجہ البخاری ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مرض الموت مین فرماتے تھے کہ ای عائشہ مین ہمیشہ اُس کھانیکی تکلیف پاتا ہون جو مینے خیبر مین کھایا تھا سو یہ وقت تو وہ ہے کہ مجھکو معلوم ہوچکا کہ میری جان کی رگ اُسی زہر سے ٹوٹتی ہے بخاری اس کے راوی ہین ف یعنی اسی زہر سے اب میرا انتقال ہے۔

(۲) وعنھا قالت کنا نقل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واشتد بہ وجعہ فاستاذن ازواجہ ان یمرض فی بیتی فاذن لہ فخرج وھو بین رجلین احدھما العباس بن عبد المطلب ورجل اخر تخط رجلاہ فی الارض فلما دخل بیتی واشتد وجعہ قال اھریقوا علی من سبع قرب لم تحلل اوکیتھن لعلی اعھد الی الناس فاجلسناہ فی مخضب لحفصۃ ثم طفقنا نصب علیہ من تلک القرب حتی طفق یشیر الینا ان قد فعلتن ثم خرج الی الناس فصلی بھم وخطبھم اخرجہ الشیخان وکذا فی روایۃ عبید اللہ بن عبد اللہ قال دخلت علی عائشۃ فقلت لھا الا تحدثینی عن مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قالت نقل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال اصلی الناس قلنا لا ھم ینتظرونک یا رسول اللہ قال ضعوا لی ماء فی

المخضب قالت فقعد ثم اغتسل ثم ذهب لينوء فاغمي عليه ثم افاق فقال اصلى الناس قلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله
قال ضعوا لي ماء في المخضب قالت ففعلنا فاغتسل ثم ذهب لينوء فاغمي عليه ثم افاق فقال اصلى الناس قلنا لا هم
ينتظرونك فقالت يا رسول الله قال ضعوا ماء في المخضب قالت ففعلنا فاغتسل ثم ذهب لينوء فاغمي عليه ثم افاق فقال اصلى الناس قلنا لا
وهم ينتظرونك قالت والناس عكوف في المسجد ينتظرون رسول الله صلى الله عليه وسلم لصلوة العشاء الاخرة قالت فارسل رسول الله صلى الله عليه
الى ابي بكر بامره ان يصلي بالناس فاتاه الرسول فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يامرك ان تصلي بالناس فقال ابو بكر وكان رجلا رقيقا يا عمر
صل بالناس فقال عمر انت احق بذلك قالت فصلى بهم ابو بكر تلك الايام ثم ان رسول الله صلى الله عليه وجد في نفسه خفة فخرج
بين رجلين احدهما العباس لصلوة الظهر وابو بكر يصلي بالناس فلما راه ابو بكر ذهب ليتاخر فاومى
اليه النبي صلى الله عليه وسلم ان لا يتاخر وقال لهما اجلساني الى جنبه فاجلساه الى جنب ابي بكر
فكان ابو بكر يصلي وهو ياتم بصلوة النبي صلى الله عليه وسلم والناس يصلون بصلوة ابي بكر والنبي
صلى الله عليه وسلم قاعد قال عبيد الله فدخلت على عبد الله بن عباس فقلت الا اعرض عليك ما حدثتني
عائشة عن مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هاتي فعرضت حديثها عليه فما انكر منه شيئا غير انه
قال اسمت لك الرجل الذي كان معه العباس قلت لا قال هو علي وزاد البخاري في رواية كان رسول الله صلى
الله عليه وسلم يسأل في مرضه يقول اين انا غدا اين انا غدا يريد يوم عائشة فاذن له ازواجه ان يكون
حيث شاء قالت فمات في بيتي وفي يومي الذي كان يدور علي فيه ثم قبضه الله وان راسه لبين
سحري ونحري وخالط ريقه ريقي دخل عبد الرحمن بن ابي بكر ومعه سواك يتن به فنظر اليه رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقلت اعطني هذا السواك فاعطانيه فقصمته ثم مضغته فاعطيته رسول
الله صلى الله عليه وسلم فاستن به وهو مستند الى صدري اشتهر الرئة وارادت انه مات عندها
وحضنها والقصم بالقاف والصاد المهملة الكسر من غير ابانة وبالقاف والضاد المعجمة الكسر مع الابانة

ترجمہ اور عائشہ سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوئے اور آپکو بیماری کی شدت ہوئی تو اپنی بیبیوں سے
اجازت مانگی کہ میرے گھر میں بیمارداری کئے جاویں یعنی میرے گھر میں بیماری کاٹیں تو بیبیوں نے آپ کو اجازت دی
تو آپ باہر تشریف لائے دو مردوں کے درمیان ایک عباس سے اور ایک اور مرد آپکے پاؤں زمین پر گھسٹتے جاتے تھے
پھر جب میرے گھر میں داخل ہوئے اور آپکو درد کی شدت ہوئی تو فرمایا ڈالدو میرے اوپر سات مشکیں جنکے دہانے نہ کھلے ہوں
تاکہ میں لوگوں کو وصیت کروں تو ہمنے آپ کو حفصہ کی ایک تغار میں بٹھلایا اور اُن مشکوں سے آپ پر پانی ڈالنا شروع
کیا یہانتک کہ حضرت نے اشارہ کیا کہ بس کرو پھر لوگوں کی طرف نکلے پھر انکو نماز پڑھائی اور خطبہ سنایا تحنین اسکے راوی
ہیں۔ اور دونوں کی روایت میں عبید اللہ بن عبد اللہ سے آیا ہے کہا میں عائشہ کے پاس اندر گیا تو سینے اُن سے
کہا کہ تم مجھسے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری کا حال بیان کرو انہوں نے کہا ہاں بیان کرتی ہوں حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوئے فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہمنے کہا نہیں آپ کی انتظار میں ہیں یا رسول اللہ فرمایا میرے
واسطے تغار میں پانی رکھو عائشہ نے کہا ہمنے پانی رکھا تو آپنے غسل کیا پھر اُٹھنے لگے تو بیہوش ہوگئے پھر ہوش میں آئے
تو فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہمنے کہا نہیں یا رسول اللہ آپ کی انتظار میں ہیں فرمایا میرے واسطے تغار میں پانی رکھو
عائشہ نے کہا سو ہمنے پانی رکھا تو آپنے غسل کیا پھر اُٹھنے لگے تو بیہوش ہوگئے پھر ہوش میں آئے تو فرمایا کیا لوگ

نماز پڑھ چکے ہیں ہمنے کہا نہیں یا حضرت آپکے انتظار میں ہیں فرمایا میرے واسطے تغار میں پانی رکھو کہا عائشہ نے سو ہم نے پانی رکھا تو آپنے غسل کیا پھر اٹھنے لگے تو بیہوش ہو گئے پھر ہوش میں ہوئے تو فرمایا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں ہمنے کہا نہیں لوگ آپکی انتظار میں ہیں کہا اور لوگ مسجد میں بیٹھے ہیں حضرت کی انتظار کرتے ہے نماز عشا کے لیے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر کو کہلا بھیجا کہ لوگوں کو نماز پڑھا میں تو آجی سکتے پاس آیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمکو حکم کرتے ہیں کہ لوگوں کو نماز پڑھاؤ تو ابوبکر نے کہا اور وہ نرم دل تھے کہ اے عمر لوگوں کو نماز پڑھاؤ تو عمر نے کہا کہ تم نماز پڑھانے کے لیے زیادہ تر لائق ہو کہا اگر نہ نے سو ابوبکر نے لوگوں کو نماز پڑھائی پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیماری سے کچھ تخفیف پائی تو دو مردوں کے درمیان یعنے انکو کاندھوں پر ہاتھ کہ کر نماز ظہر کے لیے نکلے ایک ان دونوں میں عباس تھے اور ابوبکر رضہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے پھر جب ابوبکر نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے تو حضرت نے انکی طرف اشارہ کیا کہ پیچھے مت ہٹو اور دونوں سے فرمایا کہ مجھکو اسکے پہلو میں بٹھلاؤ تو دونوں نے آپکو ابوبکر رضہ کے پہلو میں بٹھلایا تو ابوبکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کی پیروی کرتے تھے اور باقی لوگ ابوبکر کی نماز کی پیروی کرتے تھے اور حضرت بیٹھے تھے یعنے بیٹھے نماز پڑھتے تھے عبید اللہ نے کہا کہ میں ابن عباس کے پاس گیا۔ تو میںنے ان سے کہا کیا نہ عرض کروں میں تمسے وہ حدیث جو عائشہ نے مجھسے حضرت کی بیماری کی باب میں بیان کی کہا لا بیان کر تو میںنے عائشہ کی حدیث ان سے بیان کی تو ابن عباس نے اس سے کسی چیز کا انکار نہ کیا یعنے سب کو صحیح جانا لیکن کہا کہ عائشہ نے میرے آگے اس دکھا نام لیا تھا جو عباس کے ساتھ تھا میںنے کہا نہیں کہا وہ علی مرتضے تھے اور بخاری نے یہ روایت میں زیادہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیماری میں پوچھتے تھے کہ میں کل کہاں ہونگا آپ کی مراد یہ تھی کہ عائشہ کی باری کس دن ہوگی تو آپ کی بیبیوں نے آپ کو اجازت دی کہ جہاں چاہیں رہیں کہا عائشہ نے سو انتقال ہوا حضرت کا میرے گھر میں اور میری باری کے دن جسمیں آپ گھوم کر میرے پاس آتے تھے پھر اللہ نے آپ کی روح قبض کی اور حالانکہ آپکا سر میری ہنسلی اور میرے سینے کے درمیان تھا اور آپ کی تھوک میری تھوک سے ملی عبد الرحمن بن ابی بکر اندر آیا اور اس کے پاس مسواک تھی جس سے دانت مل رہا تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی طرف نظر کی میںنے کہا کہ یہ مسواک مجھکو دے اس نے مجھکو دی تو میںنے اسکو توڑ کر چبایا پھر میںنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی آپنے اس سے مسواک کی حالانکہ آپ میرے سینے سے ٹیک کیے تھے۔ اور سحر کے معنے ہیں سینہ اور مراد یہ ہے کہ فوت ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عائشہ کی گود میں اور فصم کے معنے میں توڑنا۔

(۲) وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ صَحِيْحٌ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ حَتّٰى يُرٰى مَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهٖ وَرَأْسُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ غُشِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَشَخَصَ بَصَرُهٗ إِلَى سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْأَعْلٰى قُلْتُ إِذًا لَا يُجَاوِرُنَا وَعَرَفْتُ أَنَّهٗ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهٖ وَهُوَ صَحِيْحٌ فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْأَعْلٰى رَحِمَهُ اللّٰهُ وَالتِّرْمِذِيُّ الرَّفِيْقُ الْأَعْلٰى هُمُ النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ يَسْكُنُوْا أَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے حالت صحت میں کہ ہرگز کسی پیغمبر کی روح قبض نہیں کیجاتی یہانتک کہ اسکو بہشت میں جگہ دکھائی جاتی ہے یعنی جو جگہ کہ اسکے لیے خاص ہے مراتب عالیہ سے پھر اسکو اختیار دیا جاتا ہے کہ چاہے آخرت کو اختیار کرے اور چاہے دنیا میں رہے پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر موت اتری یعنی انکی علامتیں ظاہر ہوئیں اور آپکا سر میری ران پر تھا تو آپکو غش ہوا پھر جب ہوش میں آئے پھر آپنی آنکھ گھر چھت کی طرف لگائی یعنے اسلیے کہ وہ جہت آسمان کی ہے پھر فرمایا الٰہی میں عالی رتبہ فیقوں کی صحبت مانگتا ہوں میںنے کہا اب ہمکو

ہمیں اختیار کرینگے اور سینے لپٹا لیا کہ یہ وہی حدیث ہے جو انحضرت صلعم نے حالت صحت میں ہمسے بیان کیا کرتے تھے اور جسکو ہم نے آج تک کبھی اسکے سوا اور نہیں سنا تھا کہ انبیا نے کلام کیا یہ تھا کہ انبیا میں عالی رتبہ فرشتوں کی صحبت مانگتا ہوں تینوں اور نرمدی اسکے راوی ہیں اور رفیق اعلیٰ سے مراد نبی لوگ ہیں جو اعلیٰ علیین میں رہتے ہیں جو کہ ایک بیحد بڑے ساتویں آسمان کے اوپر

(۳) **وعن** ابن عباس قال لما حضر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی البیت رجال فیھم عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھلم اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعدہ قال عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد غلبہ الوجع وعندکم القرآن حسبنا کتاب اللہ تعالیٰ فاختلف اھل البیت فمنھم من یقول قربوا یکتب لکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومنھم من یقول ما قال عمر فلما اکثروا اللغط والاختلاف قال صلی اللہ علیہ وسلم قوموا عنی ولا ینبغی عندی التنازع فخرج ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما وھو یقول ان الرزیۃ کل الرزیۃ ما حال بین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین کتابہ اخرجہ الشیخان الرزیۃ المصیبۃ ترجمہ ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وفات حاضر ہوئی اور گھر میں آدمی تھے جنمیں عمر بن خطاب بھی موجود تھے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آؤ میں تمہارے واسطے نوشتہ لکھدوں تا کہ اس تحریر کے بعد تم میں کبھی تنازع نہ ہو اور اختلاف نہ پڑے تو عمر نے کہا کہ البتہ حضرت پر درد غالب ہے کہ حضرت کو لکھانے میں تکلیف ہوگی اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے خدا کی کتاب ہمکو کافی ہے یعنے لکھنا چنداں ضرور نہیں پر گھر والوں میں اختلاف ہوا اُن میں سے بعضے کہتے تھے کہ کاغذ نزدیک لاؤ تمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھدیں اور بعضے کہتے تھے جو عمر نے کہا پھر جب اُن میں شور وغل اور اختلاف ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اُٹھ جاؤ میرے پاس سے اور میرے پاس جھگڑنا لائق نہیں پھر ابن عباس کہتے تھے کہ حقیق مصیبت کل مصیبت وہ چیز کہ مانع ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لکھنے سے جنمیں اسکے راوی ہیں رزیہ کے معنے ہیں مصیبت **ف** یعنی کاش وہ اختلاف وغل کرتے تا کہ حضرت لکھ لیتے کہ سبب ہدایت کا ہوتا تو ابن عباس اس امر میں عمر کے خلاف تھے اور اگر کوئی بات ضروری ہوتی تو ہمکو ضرور لکھتے اور انکے اختلاف سے کبھی نہ چھوڑتے اسواسطے کہ قرآن مجید میں حکم ہے کہ بلغ ما انزل الیک من ربک تو معلوم ہوا کہ لکھنا ضروری امر نہ تھا ابوبکر کو خلیفہ کرنا تھا چنانچہ بنا ہی کی بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے۔

(۴) **وعن** انس قال لما حضر النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل یتغشاہ الکرب فقالت فاطمۃ واکرب آباہ فقال لھا لیس علی ابیک کرب بعد الیوم فلما مات قالت یا ابتاہ اجاب ربا دعاہ یا ابتاہ من جنۃ الفردوس مأواہ یا ابتاہ الی جبریل ننعاہ فلما دفن قالت یا انس کیف طابت انفسکم ان تحثوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم التراب اخرجہ البخاری والنسائی ترجمہ انس سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موت حاضر ہوئی یعنے اسکی علامتیں ظاہر ہوئیں تو آپ کو بیماری کی شدت سے غشی آنے لگا تو فاطمہ نے کہا کہ ہائے تکلیف میرے باپ کی آپکو بیماری کی کیا شدت ہے تو آپنے فاطمہ کو فرمایا کہ نہیں ہے تیرے باپ پر تکلیف اور شدت بیماری کی بعد چند دن کے یعنے نہیں تکلیف بسبب شدت بیماری کے تیرے اور بیماری آجر کے دن کے بعد نہیں ہوگی اسواسطے کہ موت کے آج علائق سماوی قطع ہوجاوینگے پھر جب حضرت نے بات کی تو فاطمہ نے کہا کہ ای میرے باپ کہ اپنے رب کا حکم قبول کیا کہ اسکو اپنے حضور میں بلایا اے میرے باپ وہ شخص کہ جنکا ٹھکانہ جنت الفردوس ہے اے میرے باپ ہم جبرئیل کی طرف آپکی موت کی خبر ہو چکنے میں پھر جب حضرت دفن کیے گئے

تو فاطمہ نے کہا کہ اے انس تم کیونکر گوارہ ہوا تمہارے نفسوں پر کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مٹی ڈالو۔ بخاری نسائی اسکو راوی ہیں

(۵) **وَعَنْهُ** قَالَ مَرَّ الْعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ فِيهِ قَوْمٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَبْكُونَ حِينَ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ مَا يُبْكِيكُمْ قَالُوا ذَكَرْنَا مَجْلِسَنَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ الْعَبَّاسُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَعَصَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ بِعِصَابَةٍ دَسْمَاءَ أَوْ قَالَ بِحَاشِيَةِ بُرْدٍ وَخَرَجَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَخَطَبَ النَّاسَ وَأَثْنَى عَلَى الْأَنْصَارِ خَيْرًا وَأَوْصَى بِهِمْ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ اللَّهُمَّ لَوْنٌ بَيْنَ الْغَبَرَةِ وَالسَّوَادِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ عباس ایک مجلس پر گذرے جسمیں کچھ انصار لوگ روتے تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیماری کی شدت ہوئی تو عباس نے کہا کہ تمہارے رونیکا کیا سبب ہے، انہوں نے کہا ہمنے یاد کیا اپنا بیٹھنا پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھر عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مدد آئے اور آپکو خبر دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سر کو ایک پیلی پٹی سے باندھا یا کہا چادر کے کنارے سے اور باہر تشریف لائے اور منبر پر چڑھے اور لوگوں پر خطبہ پڑھا اور انصار کی ثنا کی اور انکو نیک کہا اور انکے حق میں وصیت کی پھر فرمایا کہ مقرر خدا نے اختیار دیا ہے بندہ کو دنیا اور آخرت میں سو اُس بندے نے آخرت کو اختیار کیا بخاری اسکے راوی ہیں اور دسمہ ایک رنگ ہے درمیان خاکی اور سیاہ کے۔

غُسْلُهُ وَكَفْنُهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہلانے اور کفنانے کا بیان

(۱) **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أَرَادُوا غُسْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَاللّٰهِ لَا نَدْرِي أَنُجَرِّدُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثِيَابِهِ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا أَوْ نَغْسِلُهُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَلَمَّا اخْتَلَفُوا أَلْقَى اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ حَتَّى مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَذَقْنُهُ فِي صَدْرِهِ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ مُكَلِّمٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ لَا يَدْرُونَ مَنْ هُوَ اغْسِلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَقَامُوا فَغَسَلُوهُ وَعَلَيْهِ قَمِيصُهُ يَصُبُّونَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقَمِيصِ وَيَدْلُكُونَهُ بِالْقَمِيصِ دُونَ أَيْدِيهِمْ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَّلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا نِسَاؤُهُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ جب اصحاب نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہلانیکا ارادہ کیا تو انہوں نے کہا قسم خدا کی ہم نہیں جانتے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کپڑوں سے ننگا کرکے نہلائیں جیسا ہم اپنے مردوں کو نہلاتے ہیں۔ یا آپکو کپڑوں سمیت نہلائیں پھر جب انہوں نے اختلاف کیا تو خدا نے انپر نیند ڈالی یہانتک کہ ان میں سے کوئی مرد نہ تھا کہ اسکی ٹھوڑی اس کے سینے پر نہ تھی یعنی نیند کے سبب سے سر سینے پر جھک گئے تو گھر کے کنارے سے کسی نے اُن سے کلام کیا نہ جانتے تھے وہ کون ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کپڑوں سمیت نہلاؤ تو لوگ اُٹھے اور حضرت کو کپڑوں سمیت نہلایا اسطرح، کہ کُرتے کو اُوپر پانی کو ڈالتے تھے اور کُرتے سے آپکو ملتے تھے نہ ہاتھوں سے اور عائشہ کہتی تھیں کہ اگر مجھکو پہلے معلوم ہوتا جو پیچھے معلوم ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ کی بیبیوں کے سوا کوئی نہ نہلاتا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۲) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُفِّنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ جَدَرِيَّةٍ أَثْوَابِ الْحُلَّةِ ثَوْبَانِ وَقَمِيصُهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ زَادَنِي رِوَايَةً عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ وَغَسَّلَهُ عَلِيٌّ وَالْفَضْلُ وَأُسَامَةُ وَهُمْ أَدْخَلُوهُ قَبْرَهُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْجَدَرِيَّةُ مَنْسُوبَةٌ إِلَى نَجْرَانَ مَوْضِعٍ بِالْيَمَنِ مَعْرُوفٌ كَانَ فِيهِ نَصَارَى نَجْرَانَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تین کپڑوں میں دو کپڑے تھے ادریسی کرتا آپکا جسمیں فوت ہوئے اور عامر

کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ غسل دیا حضرت کو علی و فضل اور اسامہ نے اور انہون نے حضرت کو قبر مین داخل کیا۔ ابو داؤد اس کے راوی ہین بجرانیہ منسوب ہے طرف بجران کی کہ ایک جگہہ ہے معروف یمن مین اس مین بجران کے نصاری رہتے تھے۔

(۳) وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَدُفِنَ يَوْمَ الثُّلٰثَا وَصَلَّى عَلَيْهِ النَّاسُ اَفْرَادًا لَا يَؤُمُّهُمْ اَحَدٌ فَقَالَ نَاسٌ يُدْفَنُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ بِالْبَقِيْعِ فَجَآءَ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا دُفِنَ نَبِيٌّ اِلَّا حَيْثُ يُتَوَفّٰى فِيْهِ فَحُفِرَ لَهٗ فِيْهِ فَلَمَّا اَرَادُوْا غُسْلَهٗ اَرَادُوْا نَزْعَ قَمِيْصِهٖ فَسَمِعُوْا صَوْتًا يَقُوْلُ لَا تَنْزِعُوا الْقَمِيْصَ فَغُسِّلَ وَهُوَ عَلَيْهِ۔ ترجمہ اس کی روایت ہے کہ مجھکو خبر پہونچی کہ فوت ہوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دن پیر کے اور دفنائے گئے دن منگل کے اور لوگون نے اکیلے اکیلے آپ نماز پڑہی کوئی کا امام نہ بنا یہ بعضون نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر کے پاس دفنائے جاوین اور لوگون نے کہا کہ بقیع مین دفنائے جاوین کہ یہ قبرستان ہے پیر ابوبکر صدیق آئے تو انہون نے کہا کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ نہین دفنایا جاتا کوئی پیغمبر مگر اسی جگہہ مین جہان فوت ہو تو حضرت کے واسطے وہین قبر کہودی گئی پھر جب انہون نے غسل کا ارادہ کیا اور چاہا کہ آپکا کرتا اتارین تو انہون نے ایک آواز سنی کہ حضرت کا کرتا مت اتارو پہر کرتے سمیت آپکو نہلایا گیا۔

(۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِيْ لَحْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ قَبْرِهٖ قَطِيْفَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نیچے قبر مین رخ جاڈر ڈالی گئی ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ الَّذِيْ لَحَدَ قَبْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَاَلْقَى الْقَطِيْفَةَ تَحْتَهٗ شُقْرَانُ مَوْلَاهُ رَوَاهُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ محمد بن علی بن حسین سے روایت ہے کہا کہ جس نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے بغلی قبر کہودی وہ ابوطلحہ تھے اور جسنے آپکے تلے کپڑا ڈالا آپکے غلام آزاد شقران تھے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ بِنْتِهَا فَقُلْتُ يَا اُمَّهْ اكْشِفِيْ لِيْ عَنْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ وَكَشَفَتْ لِيْ عَنْ ثَلٰثَةِ قُبُوْرٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَلَا لَاطِئَةٍ مَبْطُوْحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ قاسم بن محمد سے روایت ہے کہا کہ مین عائشہ کے پاس انکے گہر مین گیا تو مینے کہا اے مان میری واسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر اور آپکے دونون یارون کی قبر کہول کہ مین زیارت کرون تو عائشہ نے میرے واسطے تینون قبرین کہولین نہ اونچی تہین نہ ملی ہوین زمین سے بلکہ بچھی ہوئی تہین عرصہ کے رخ پتھرون سے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ ف عرصہ ایک جگہہ کا نام ہے مدینے مین وہان پتھر رخ ہوتے ہین۔

(۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ اَنَّهٗ رَاٰى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَنَّمًا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ اس نے دیکھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کو کہان کی گئی یعنی دہیان مین سہ اونٹ کی کوہان کی طرح بلند تھی بخاری اسکے راوی ہین ف ابتداء مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر اسیطرح تھی پہر رفتہ رفتہ پتھر ڈہلک کر زمین پر بچھ گئے۔

اَلْبَابُ الثَّانِیْ فِی الْمَوْتِ وَمَا یَتَعَلَّقُ بِہٖ وَفِیْہِ سَبْعَۃُ فُصُوْلٍ

دوسرا باب موت اور اسکی چیزون کے بیان مین اور اُس مین سات فصل ہین -

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ مُقَدِّمَاتِہٖ وَنُزُوْلِہٖ

پہلی فصل

اوسکی علامتون اور اوس کے آنے کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَخْرَجَہُ الْجَمَاعَۃُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سکھلاؤ اپنے مُردون کو لا الہ الا اللہ بخاری کے سوا پانچون اُسکے راوی ہین ف یعنی مرنے کے وقت لا الہ الا اللہ پکار کے کہو کہ مرنیوالا ہی سکے کہو اور یون نہ اُس سے کہنا چاہیے کہ لا الہ الا اللہ کہو کہ شاید بدحواسی سے انکار نہ کر بیٹھے -

(۲) وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوْا عَلٰی مَوْتَاکُمْ سُوْرَۃَ یٰسٓ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ معقل بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پڑھا کرو اپنے مردون پر سورہ یٰسین یعنی مرنے کے وقت ابوداؤد اُس کے راوی ہین -

(۳) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَوْا اِلَی الْاِنْسَانِ اِذَا مَاتَ شَخَصَ بَصَرُہٗ قَالُوْا بَلٰی قَالَ فَذٰلِکَ حِیْنَ یَتْبَعُ بَصَرُہٗ نَفْسَہٗ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم نہین دیکھتے طرف آدمی کی کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو اسکی آنکھ لگجاتی ہے لوگون نے کہا کیون نہین فرمایا سو یہ وقت ہے کہ اُس کی آنکھ اُسکی روح کے پیچھے لگ جاتی ہے مسلم اسکے راوی ہین -

(۴) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ سَلَمَۃَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُہٗ فَاَغْمَضَہٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَہُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ اَھْلِہٖ فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ اِلَّا بِخَیْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَۃَ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْہُ فِیْ عَقِبِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَافْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَنَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوسلمہ کے پاس تشریف لائے یعنی جبکہ ابوسلمہ مرگئے اور حالانکہ اسکی آنکھ کھلی رہ گئی تھی جیسے مُردون کی ہوتی ہے تو آپ نے اسکو بند کردیا پھر فرمایا کہ جب روح قبض ہوتی ہے تو آنکھ بھی اُس کے پیچھے لگی چلی جاتی ہے تو اسکے گھر والون مین سے کچھ لوگ چلا کر رونے لگے یعنے ابوسلمہ کے غم مین اپنے واسطے بددعا کرنے لگے تو فرمایا نہ دعا کیا کرو اپنی جانون پر مگر نیک دعا سے سو واسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہین اُسپر جو تم کہتے ہو یعنی اسوقت فرشتے موجود ہین بددعا کرو نہین تو آمین کہنے پر وہی کام ہوجائیگا - پھر فرمایا کہ الٰہی بخشدے ابوسلمہ کو اور راہ یاب لوگون مین اُسکا درجہ بلند کر اور اُس کے بعد باقی رہو لوگون مین تو خلیفہ بن یعنی انکا حافظ و نگہبان رہ اور بخشدے ہمکو اور اُسکو اور اُسکی قبر کو کشادہ کر اور اُس مین روشنی کردے پانچون اسکے راوی ہین سوائے بخاری کے ف ابوسلمہ اُم سلمہ کے پہلے خاوند تھے جب یہ مرگئے تو حضرت نے غسل اور کفن سے پہلے انکے واسطے یہ دعا کی -

(۵) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِیْضَ اَوِ الْمَیِّتَ فَقُوْلُوْا خَیْرًا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ

جَرِيرٍ بَيْضَاءَ فَيَقُولُونَ اخْرُجِي رَاضِيَةً مَرْضِيًّا عَنْكِ إِلَى رَوْحِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَتَخْرُجُ كَأَطْيَبِ رِيحِ الْمِسْكِ حَتّٰى أَنَّهُ لَيُنَاوِلُهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى يَأْتُوا بِهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ فَيَقُولُونَ مَا أَطْيَبَ هٰذِهِ الرِّيحَ الَّتِي جَاءَتْكُمْ مِنَ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ بِهَا أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَهُمْ أَشَدُّ فَرَحًا بِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ بِغَائِبِهِ يَقْدَمُ عَلَيْهِ فَيَسْأَلُونَهُ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ مَا ذَا فَعَلَ فُلَانٌ فَيَقُولُونَ دَعُوهُ فَإِنَّهُ كَانَ فِي غَمِّ الدُّنْيَا فَإِذَا قَالَ أَلَا قَدْ مَاتَ مَا أَتَاكُمْ قَالُوا ذُهِبَ بِهِ إِلَى أُمِّهِ الْهَاوِيَةِ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ أَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَيَقُولُونَ اخْرُجِي سَاخِطَةً مَسْخُوطًا عَلَيْكِ إِلَى عَذَابِ اللّٰهِ فَتَخْرُجُ كَأَنْتَنِ رِيحٍ جِيفَةٍ حَتّٰى يَأْتُوا بِهَا بَابَ الْأَرْضِ فَيَقُولُونَ مَا أَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّيحَ حَتّٰى يَأْتُوا بِهَا أَرْوَاحَ الْكُفَّارِ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب ایماندار کے مرنیکا وقت آتا ہے تو رحمت کے فرشتے سفید ریشمی کپڑے لیکر آتے ہین تو کہتے ہین کہ نکل اے روح اسحال مین کہ تو راضی ہے خدا سے اور خدا راضی ہے تجھسے طرف رحمت اللہ کی اور پھول خوشبودار کی اور نکل طرف رب کی کہ غضبناک نہین تو وہ نکلتی ہے اور اُس سے خوشبو آتی ہے جیسے کہ نہایت عمدہ خوشبو مشک کی یہانتک کہ ہاتھون ہاتھ لیتے ہین اُسکو یعنے بعضون سے یہانتک کہ لاتے ہین اُسکو آسمان کے دروازون مین تو آسمان والے کہتے ہین کیا عمدہ ہے یہ خوشبو جو زمین کی طرف سے تمکو آئی ہے پھر اُسکو مومنون کی روحون مین لاتے ہین سو وہ البتہ زیادہ تر خوش ہوتے ہین ساتھ اُس کے ایکدیگر ہی سے کہ خوش ہو ساتھ غائب اپنے کے کہ سفر سے اسکے پاس آوے پھر وہ اُس سے پوچھتے ہین کہ فلانے کا کیا حال ہے اور فلانے کا کیا حال ہے تو وہ کہتے ہین اسکو جہوڑو کہ وہ دنیا کے غم مین تھا۔ پھر جب کہتا ہے کہ فلانا مرگیا۔ کیا تمہارے پاس نہین آیا تو کہتے ہین کہ اسکو لے گئی اُسکی ماں کی طرف کہ ہاویہ دوزخ ہے اور جب کافر کے مرنیکا وقت قریب ہوتا ہے تو عذاب کے فرشتے ٹاٹ کا لباس لیکر آتے ہین پھر کہتے ہین نکل اے جان اس حال مین کہ تو ناراض ہے خدا سے اور خدا غضبناک ہے تجھپر طرف عذاب خدا کی سو وہ نکلتی ہے اور اس سے بدبو آتی ہے جیسے نہایت بڑی ہوئی بدبو مردار کی یہانتک کہ اسکو زمین کے دروازے پر لاتے ہین تو وہ کہتے ہین کیا ہے یہ بڑی ہوئی بدبو یہانتک کہ اسکو کافرون کی روحون مین داخل کرتے ہین نسائی اسکے راوی ہین۔

(۶) **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بِعَرَقِ الْجَبِينِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایماندار مرتا ہے ماتھے کے پسینے سے[۱] ترمذی نسائی اسکے راوی ہین۔

(۷) **وَعَنْ** عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ الْفُجَاءَةِ أَخْذَةُ أَسَفٍ لِلْكَافِرِ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْأَسَفُ الْغَضَبُ ترجمہ عبید بن خالد سلمی سے روایت ہے اُس نے روایت کی حضرت کے ایک صحابی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ناگہانی موت غضب کی پکڑ ہے واسطے کافر کے اور رحمت ہے واسطے مومن کے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ اسف کے معنے ہین غضب۔

---

[۱] یعنی جان قبض کے وقت اسکو نہایت سختی اور تکلیف ہوتی ہے تاکہ اسکے گناہ معاف ہون اور درجے بلند ہون اور بعضون نے کہا کہ ماتھے کا پسینہ ایک علامت ہے کہ مرنیکے وقت مومن کے واسطے ظاہر ہوتی ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ مرتے وقت ایماندار کو موت اتنی ہی تکلیف ہوتی ہے جس سے ماتھے پر پسینہ ظاہر ہو یعنے نہایت کم تکلیف ہوتی ہے ۱۲ لمعات

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِی الْبُکَاءِ وَالنَّوْحِ

دوسری فصل

رونے اور نوحہ کے بیان میں

جواز کے دلائل

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ سَیْفٍ الْقَیْنِ وَکَانَ ظِئْرًا لِاِبْرَاھِیْمَ بْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ابْنَہٗ فَقَبَّلَہٗ وَشَمَّہٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَیْہِ بَعْدَ ذٰلِکَ وَاِبْرَاھِیْمُ یَجُوْدُ بِنَفْسِہٖ فَجَعَلَتْ عَیْنَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَاَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ یَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّھَا رَحْمَۃٌ ثُمَّ اَتْبَعَھَا بِاُخْرٰی فَقَالَ اِنَّ الْعَیْنَ تَدْمَعُ وَاِنَّ الْقَلْبَ یَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰی رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِکَ یَا اِبْرَاھِیْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ اَیْ اَبُوْدَاؤُدَ وَجَادَ الْمَرِیْضُ بِنَفْسِہٖ اِذَا قَارَبَ الْمَوْتَ کَاَنَّہٗ سَخَا بِخُرُوْجِ رُوْحِہٖ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ابی سیف لوہار کے پاس گئے اور وہ حضرت کے بیٹے ابراہیم کا دایہ تھا پھر اپنے اسکی دائی دودھ پلانیوالی کا خاوند تھا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو پکڑ کر چوما اور سونگھا پھر ہم اسکے بعد اُس کے پاس گئے یعنے کچھ دیر کے بعد اور حالانکہ ابراہیم مرنے کے قریب تھا اسکی جان نکل جاتی تھی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تو ابن عوف نے کہا یا رسول اللہ آپ بھی روتے ہیں تو فرمایا اے عوف کے بیٹے یہ آنسو رحمت کی نشانی ہے پھر دوسری بار آنسو بہہ نکلے سو فرمایا کہ آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غم کرتا ہے اور ہم نہیں کہتے مگر وہی جس سے ہمارا رب راضی ہو اپنے اتنا کہنے والا ایسا راجعون کہتے اور البتہ ہم تیری جدائی سے اے ابراہیم غمگین ہیں بخاری ابوداؤد اس کے راوی ہیں کہا جاتا ہے جاد المریض بنفسہ جبکہ بیمار مرنے کے قریب ہو ف یعنے آنکھ سے آنسو نکلنا اور دل سے غم کرنا صبر کے مخالف نہیں بلکہ یہ رحمت کی نشانی ہے نوحہ گری البتہ حرام ہے۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ تُوُفِّیَتْ بِنْتٌ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَکَّۃَ وَجِئْنَا لِنَشْھَدَھَا وَحَضَرَھَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَاِنِّیْ لَجَالِسٌ بَیْنَھُمَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَھُوَ مُوَاجِھُہٗ اَلَا تَنْھٰی عَنِ الْبُکَاءِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَھْلِہٖ عَلَیْہِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ کَانَ عُمَرُ یَقُوْلُ بَعْضَ ذٰلِکَ ثُمَّ قَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَکَّۃَ حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِالْبَیْدَاءِ اِذَا ھُوَ بِرَکْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَۃٍ فَقَالَ اِذْھَبْ فَانْظُرْ مَنْ ھٰؤُلَاءِ الرَّکْبُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا ھُوَ صُھَیْبٌ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ ادْعُہٗ فَرَجَعْتُ اِلٰی صُھَیْبٍ فَقُلْتُ اِرْتَحِلْ فَالْحَقْ بِاَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ فَلَمَّا اَنْ اُصِیْبَ عُمَرُ دَخَلَ صُھَیْبٌ یَبْکِیْ وَیَقُوْلُ وَاَخَاہُ وَاصَاحِبَاہُ فَقَالَ عُمَرُ یَا صُھَیْبُ اَتَبْکِیْ عَلَیَّ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَھْلِہٖ عَلَیْہِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِعَائِشَۃَ فَقَالَتْ یَرْحَمُ اللّٰہُ عُمَرَ لَا وَاللّٰہِ مَا حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَھْلِہٖ وَلٰکِنْ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَیَزِیْدُ الْکَافِرَ عَذَابًا بِبُکَاءِ اَھْلِہٖ عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَتْ حَسْبُکُمُ الْقُرْاٰنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی فَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَیْئًا اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ۔ اَلْوِزْرُ الْاِثْمُ وَالذَّنْبُ وَالْوَازِرَۃُ النَّفْسُ الْمُذْنِبَۃُ وَالْمُرَادُ لَا تَحْمِلُ اَحَدٌ مِّنَ الْمُذْنِبِیْنَ ذَنْبَ غَیْرِہٖ ترجمہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ عثمان بن عفان کی بیٹی مکہ میں فوت

ہوئی اور ہم آئے تاکہ اس کے جنازے مین حاضر ہون اور ابن عمر اور ابن عباس بھی اسکے جنازے مین حاضر ہوئے اور تحقیق مین دونون کے درمیان بیٹھا تھا۔ تو عبداللہ بن عمر نے عمرو بن عثمان سے کہا اور حالانکہ وہ انکے سامنے تھا... کیا تو عورتون کو رونے سے منع نہین کرتا سو مقرر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ مردے پر عذاب ہوتا ہے اُس کے گھر والون کے رونے کے سبب سے اسپر تو ابن عباس نے کہا کہ البتہ عمر بھی بعضے یہہ بات کہا کرتے تھے۔ کہ مردے پر عذاب ہوتا ہے اسکے گھر والون کے بعض رونے سے پھر ابن عباس نے حدیث بیان کی اور کہا کہ مین عمر کے ساتھہ مکے سے پھرا یہانتک کہ جب ہم بیدا رمین تھے کہ ناگاہ ایک کجاوہ کا ہے پاس ذوالحلیفہ کے سو ناگہان اُسنے کچھ سوار کیکر کے سامنے مین دیکھے تو کہا جاو دیکھہ یہ سوار کون لوگ ہین میںنے نظر کی تو ناگہان کیا دیکھتا ہون کہ صہیب اور اسکے ساتھی ہین پھر میںنے عمر کو آکر خبر دی تو کہا اسکو بلا پھر مین صہیب کی طرف پلٹ گیا تو مین نے کہا کہ کوچ کر اور امیرالمومنین کو مل پھر جب عمر زخمی ہوئے تو صہیب روتے ہوئے اندر آئے کہتے تھے اے بھائی اے ساتھی تو عمر فاروق نے فرمایا اے صہیب کیا تو مجھپر روتا ہے اور حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ مردے پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والون کے بعض رونے کے سبب سے ابن عباس نے کہا پھر جب عمر مرگئے تو مینے یہہ بات عائشہ سے ذکر کی عائشہ نے فرمایا کہ خدا رحم کرے عمر پر قسم اللہ کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہہ حدیث بیان نہین کی کہ مردے پر عذاب ہوتا ہے اُس کے گھر والون کے رونے کے سبب سے لیکن حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا زیادہ کرتا ہے کافر پر عذاب اُس کے گھر والون کے رونے کے سبب سے پھر عائشہ نے کہا کہ کفایت کرتا ہے تمکو قرآن کہ نہین اٹھاوے گا کوئی جی تو بوجھ دوسرے کا تو عمر کے بیٹے نے کچھ نہ کہا۔ یحییٰ بن سلیمان اُسکے راوی ہین۔ وزر گناہ کو کہتے ہین۔ اور وازرہ گنہگار جی کو کہتے ہین اور مراد یہہ ہے کہ کوئی گنہگار کسی دوسرے کا گناہ نہ اٹھاویگا۔

(۳) **وعن** عائشة وذكر لها ان ابن عمر يقول ان الميت ليعذب ببكاء اهله عليه فقالت يغفر الله لابي عبد الرحمن اما انه لم يكذب ولكنه نسي او اخطأ انما مر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم على يهودية يبكى عليها فقال انهم ليبكون عليها وانها لتعذب في قبرها اخرجه الستة الا ابا داود ترجمہ عائشہ سے روایت ہے اور حالانکہ انکے پاس ذکر ہوا کہ ابن عمر کہتے ہین کہ البتہ مردہ پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والون کے رونے کے سبب سے اسپر عائشہ نے کہا کہ خدا ابو عبدالرحمن (یہ کنیت ہے ابن عمر کی) کو بخشے خبردار ہو بیشک اُس نے جھوٹ نہین بولا ولکن وہ بھولا یا چوکا سو اسکے کچھ نہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک یہودی عورت پر گذرے جسپر اوسکے گھر والے روتے تھے تو حضرت نے فرمایا کہ اسکے گھر والے اُسپر روتے ہین اور البتہ تحقیق اُسپر عذاب ہوتا ہے اُسکی قبر مین چھبون اسکے راوی ہین سوا ابوداؤد کے۔

(۴) **وعن** ابي هريرة قال مات ميت من آل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فاجتمع النساء يبكين عليه فقام عمر ينهاهن ويطردهن فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم دعهن يا عمر فان العين دامعة والقلب مصاب والعهد قريب اخرجه النسائي ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک دمی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر والون سے مرگیا تو عورتین جمع ہوکر اسپر رونے لگین تو عمر فاروق اُنھکر انکو منع کرنے اور ہٹانے لگے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑ انکو اے عمر اسواسطے کہ آنکھہ آنسو بہانے والی ہے اور دل مصیبت زدہ اور یہ مرنیکا زمانہ قریب ہے۔ نسائی اسکے راوی ہین۔

(۵) **وعن** عائشة ان النبي صلى الله عليه قبل عثمان بن مظعون وهو ميت وعيناه تذرفان اخرجه

ابوداؤد والترمذی ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عثمان بن مظعون کو چوما اور حالانکہ وہ مرگیا تھا اور آپکے آنکھوں سے آنسون جاری تھے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۵) وعن انس قال قدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شھرا حین قتل القراء فما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حزن حزنا قط اشد منہ اخرجہ الشیخان ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مہینا قنوت پڑہی جبکہ قاری لوگ شہید ہوئے سو میںنے نہین دیکہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی اُس سے زیادہ تر غمگین ہوے ہون شیخین اُسکے راوی ہین۔

النہی عنہ رونے کے منع ہونیکا بیان

(۱) عن ام سلمۃ رضی اللہ تعالی عنہا لما مات ابو سلمۃ قلت غریب فی ارض غربۃ لابکینہ بکاء یتحدث عنہ فکنت قد تھیات للبکاء اذا قبلت امرأۃ تریدان تسعدنی فاسعد قبلھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال ایرید ان تدخل الشیطان بیتا اخرجہ اللہ تعالی سبہ فکففت عن البکاء فلم ابک اخرجہ مسلم ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے کہ جب ابوسلمہ فوت ہوئے تو مینے کہا مسافر ہے مسافری کی زمین مین فوت ہوا البتہ مین ایسا روؤنگی کہ لوگون مین اُسکا چرچا ہو سو مین البتہ رونے کے لیے تیار ہوئی کہ ناگہان سامنے سے ایک عورت آئی ارادہ کرتی تہی کہ مجھکو رولاے۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے سامنے آئے سو فرمایا کیا تو چاہتی ہے کہ شیطان کو اُس گہر مین داخل کرے جس سے خدا نے اُسکو نکالا ہے تو مین رونے سے باز رہی اور نہ روئی مسلم اسکے راوی ہین ف یعنے ایمان کی برکت سے شیطان اس گہر سے دور ہوا ہے اب رونے پیٹنے سے شیطان پہر اُس گہر مین داخل نہ کر۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رونے پیٹنے کے واسطے محفل کرنا شیطانی کام ہے مصیبت مین صبر چاہیے نہ کہ نامہاے مجمعے

(۲) وعن عائشۃ قالت لما جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نعی زید بن حارثۃ وجعفر وابن رواحۃ رضی اللہ عنہم جلس یعرف فیہ الحزن اتاہ رجل فقال ان نساء جعفر وذکر بکاءھن فامرہ ان ینھاھن فذھب ثم اتی الثانیۃ فذکر انھن لم یطعنہ فقال انھھن فذھب ثم اتاہ الثالثۃ فقال واللہ لقد غلبننا یا رسول اللہ فقال احثی فی افواھھن التراب اخرجہ الخمسۃ الا الترمذی ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ جب زید بن حارثہ اور جعفر اور ابن رواحہ کے مرنیکی خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی تو آپ بیٹہے آپکے چہرے مین غم پہچانا جاتا تہا پہر ایک مرد آپکے پاس آیا اور کہا کہ جعفر کی عورتین روتی ہین اور انکے رونے کا ذکر کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو حکم فرمایا کہ انکو منع کرے وہ گیا اور دوسری بار پہر آیا اور ذکر کیا کہ انہون نے میرا کہا نہین مانا فرمایا انکو منع کرو وہ گیا اور تیسری بار پہر آیا اور کہا یا رسول اللہ البتہ عورتین ہمپر غالب ہوئین یعنی ہمارے کہنے سے باز نہین آئین فرمایا انکے منہ مین خاک ڈال ترمذی کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین۔

(۳) وعن جابر بن عتیک قال جاء رسول اللہ یعود عبد اللہ بن ثابت فوجدہ قد غلب علیہ فصرخ بہ فلم یجبہ فاسترجع وقال غلبنا علیک ابا الربیع فصاح النساء وبکین علیہ فجعل ابن عتیک یسکتھن فقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعھن یبکین فاذا وجب فلا تبکین باکیۃ قالوا وما الوجب قال اذا مات فقالت ابنتہ واللہ انی کنت لارجو ان تکون شھیدا فانک قد قضیت جھازک فقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ قد اوقع اجرہ علی قدر نیتہ وما تعدون الشھادۃ فیکم قالوا القتل فی سبیل اللہ تعالی قال ان شھداء امتی اذا

لقتیل المطعون شہید والغریق شہید وصاحب ات الجنب شہید والمبطون شہید والحریق شہید والذی یموت تحت الہدم شہید والمرأۃ تموت بجمع شہیدۃ اخرجہ الاربعۃ الا الترمذی والاسترجاع عند المصیبۃ ان یقول انا للہ وانا الیہ راجعون ویقال ما تیل للمرأۃ اہ بضم الجیم وکسر المیم اذا ماتت وفی بطنہا ولد ترجمہ جابر بن عتیک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبداللہ بن ثابت کی بیمار پرسی کو آئے سو انکو بیہوش پایا تو انکو جلا کر بلایا سو نے آپکو کچھ جواب دیا تو آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا پھر فرمایا کہ تو ہمسے بیہوشی میں ابو ربیع ابو عبداللہ بن ثابت کی کنیت ہے تو عورتیں چلا چلا کر رونے لگیں تو ابن عتیک انکو سیب کرانے لگا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑ انکو رونے دے اور جب واجب ہو تو پھر کوئی رونیوالی نہ رہے تو لوگوں نے کہا اور کیا چیز واجب ہوتی ہے فرمایا جب مر جائے تو اسنے کہا قسم ہے اللہ کی البتہ میں امیدوار تھی کہ تو شہید ہوتا کہ مقرر تو نے پورا کیا ہے سامان اپنا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ نے ثابت کیا ہے اجر اسکا بقدر نیت اسکی کے اور فرمایا تم اپنے درمیان شہادت کسکو گنتے ہو اصحاب نے کہا کہ اللہ تعالی کی راہ میں قتل ہونیکو فرمایا میری امت کے شہید اسوقت تھوڑے ہونگے بلکہ جو وبا میں مرجاوے وہ بھی شہید ہے اور جو ڈوب کر مرجاوے وہ بھی شہید ہے اور جو پسلی کے درد سے مرے وہ بھی شہید ہے اور جو دستوں کی بیماری سے مرے وہ بھی شہید ہے اور جو آگ میں جلکر مرجاوے وہ بھی شہید ہے اور جسپر دیوار گر پڑی وہ بھی شہید ہے اور جو عورت بچہ جننے کے درد سے مرجاوے وہ بھی شہید ہے ترمذی کے سوا چار دن اسکے راوی ہیں اسنجملہ مصیبت کے وقت یہ ہے کہ کہے انا للہ وانا الیہ راجعون اور کہا جاتا ہے کہ مرگئی عورت جسم سے جبکہ مرجاوے اور اسکے پیٹ میں بچہ ہو ف یعنی انکو بھی شہادت کا مرتبہ نصیب ہوگا۔ اگرچہ اعلی قسم کا وہی شہید ہے جو جہاد میں مارا جاوے۔

(۴) وعن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال عاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعید بن عبادۃ فوجدہ فی غشیۃ فقال قد قضی قالوا لا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلما رأی القوم بکاءہ بکوا فقال الا تسمعون ان اللہ لا یعذب بدمع العین ولا بحزن القلب ولکن یعذب بہذا واشار الی لسانہ او یرحم اخرجہ الشیخان ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعید بن عبادہ کی بیمار پرسی کو گئے۔ تو انکو دیکھا کہ غش میں بیہوش پڑے ہیں پوچھا کیا یہ مرگیا لوگوں نے کہا کہ نہیں بلکہ غش میں ہے تو حضرت روئے اور لوگ بھی آہ و زاری کرکے رونے لگے پھر فرمایا کہ تم سنتے نہیں ہو کہ خدا آنکھ کے آنسو اور دل کے غم سے عذاب نہیں کرتا ولیکن عذاب اوس کے سبب سے یعنی زبان سے کرتا ہے یا رحم کرتا ہے شیخین اسکے راوی ہیں ف یعنی دل میں غم کرنا اور صرف آنسو سے رونا درست ہے اور زبان سے نوحہ کرنا اور واویلا کرنا غضب الہی کا سبب ہے لیکن اگر زبان سے انا للہ وانا الیہ راجعون کہے تو رحمت الہی کا سبب ہے۔

(۵) وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاہلیۃ اخرجہ الخمسۃ الا ابا داؤد ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے راہ پر نہیں جو مصیبت میں منہ پر طمانچے یعنے پیٹے اور گریبان کو پھاڑے اور کفر کے بول بولے ابو داؤد کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں ف کفر کے بول یعنے واویلا کرنا یا ہائے مصیبت کہنا یا یوں کہنا کہ ہائے یہ کیا غضب ہوا یا کیا ظلم ہم پر ہوا۔ یا مردے کی برائیاں ذکر کرکے جلا کر رونا یا پیٹنا یہ سب کفر کی رسمیں ہیں نہ کرے اپنی مصیبت ہو خواہ کسی نبی یا ولی کی۔ لیکن دل میں غم کرنا اور آنکھ سے آنسو بہانا منع نہیں۔

(۶) وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما من میت یموت فیقوم باکیہم

يَقُوْلُ وَاجَبَلَاهُ وَاسَيِّدَاهُ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ اِلَّا وُكِّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكَيْنِ يَلْهَزَانِهٖ وَيَقُوْلَانِ اَهٰكَذَا كُنْتَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اَللَّهْزُ الدَّفْعُ فِي الصَّدْرِ بِجَمِيْعِ الْكَفِّ ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا آدمی نہیں جو مرجائے پھر اُسکا کوئی کھڑا ہو کر اُسکو روئے اور کہے ای میری بہاڑ ای میرے سردار یا مانند اُسکی اور کچھ کہے مگر تعین کرتا ہے خدا اُسپر دو فرشتوں کو جو اُس کے سینے میں مکا مارتے ہیں اور کہتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۷) **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اُغْمِيَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ اُخْتُهٗ عَمْرَةُ تَبْكِيْ وَاجَبَلَاهُ وَاكَذَا وَكَذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا قُلْتِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا قِيْلَ لِيْ اٰهٰكَذَا كُنْتَ قِيْلَ فَلَمَّا مَاتَ لَمْ تُبْكِ عَلَيْهِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہا کہ عبداللہ بن رواحہ کو بیماری سے غش ہوا تو اُس کی بہن عمرہ رونے لگی اور کہنے لگی اے پہاڑ اے ایسے ایسے اوصاف شمار کرتی تھی یعنی ہیں کرتی تھی پھر جب وہ ہوش میں آیا تو کہا قسم اللہ کی تو نے کچھ چیز نہیں کی مگر کہ مجھکو کہا گیا کہ کیا تو اسی طرح تھا پھر جب وہ مر گیا تو وہ پھر نہ روئی بخاری اُسکے راوی ہیں۔

(۸) **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰى اِبْنِهٖ اِبْرَاهِيْمَ فَوَجَدَهٗ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَاَخَذَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ حِجْرِهٖ ثُمَّ قَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَتَبْكِيْ اَوَلَمْ تَكُنْ نُهِيْتَ عَنِ الْبُكَاءِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ نُهِيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ اَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ صَوْتٍ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ خَمْشِ وُجُوْهٍ وَشَقِّ جُيُوْبٍ وَرَنَّةِ شَيْطَانٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف کا ہاتھ پکڑا اور اسکے ساتھ اپنے بیٹے ابراہیم کی طرف چلے سو اُسکو مرنے کے قریب پایا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکو اپنی گود میں لیا اور رو دیئے تو عبدالرحمن نے آپ سے کہا کیا آپ روتے ہیں کیا آپنے رونیسے منع نہیں کیا فرمایا نہیں ولیکن میںنے منع کیا ہے دو احمق اور گنہگار آوازوں ایک منہ پھیلنے اور گریبان پھاڑنے کی آواز سے دوسری شیطان کی آواز سے ترمذی اسکے راوی ہیں

(۹) **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَتْ اِمْرَاَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ مَا هٰذَا الْمَعْرُوْفُ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ لَنَا اَنْ نَعْصِيَكَ فِيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا تَكُنَّ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بَنِيْ فُلَانٍ كَانُوْا قَدْ اَسْعَدُوْنِيْ عَلٰى عَمِّيْ فَلَا بُدَّ لِيْ مِنْ قَضَائِهِمْ فَاَبَا عَلَيْهَا فَعَاوَدَتْهُ مِرَارًا قَالَتْ فَاَذِنَ لِيْ فِيْ قَضَائِهِنَّ فَلَمْ اَبْحَ بَعْدُ فِيْ قَضَائِهِنَّ وَكَانَ فِيْ عَبْدِهٖ رَحْمَةٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ اسماء بنت یزید کی بیٹی سے روایت ہے کہ عورتوں میں سے ایک عورت نے کہا کیا ہے یہ معروف بات جسمیں ہمکو آپکی نافرمانی کرنا لائق نہیں یا رسول اللہ فرمایا نہ نوحہ کرانے میں کہا یا رسول اللہ تحقیق فلانے کی اولاد نے مجھکو روایا ہے اپنے چچا پر سو مجھکو کچھ چارہ نہیں انکا بدلا ادا کرنے سے تو حضرت نے اسپر انکار کیا تو میںنے کئی بار اس بات کو دوہرایا تو آپنے مجھ کو اجازت دی اونکے عوض ادا کرنے کی سو میں نہیں بیچی بعد اس کے انکے عوض ادا کرنے میں اور نہ اور جگہہ میں ابتک ترمذی اسکے راوی ہیں۔ **ف** توجہ یہ ہے کہ مردے کی خوبیاں بیان کر کر رونا چاہئے۔

(۱۰) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ قَالَ حِيْنَ حُضِرَ اِذَا اَنَا مُتُّ فَلَا تُؤْذِنَنَّ عَلَيَّ اَحَدًا اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَكُوْنَ نَعْيًا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ النَّعْيِ فَاِذَا اَنَا مُتُّ فَصُبُّوْا عَلَيَّ مَاءً وَسُقُوْنِيْ اِلٰى رَبِّيْ سَلَّا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ عَنِ النَّعْيِ وَاَخْرَجَ تَمَامَهٗ رَزِيْنٌ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا جبکہ انکو مرنیکا وقت قریب ہوا کہ جب میں مرجاؤں تو کسی کو میری موت کی خبر نہ کرنا میں ڈرتا ہوں کہ یہ نعی یعنی موت کی خبر دینا اور سفیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا منع فرماتے تھے موت کی خبر دینے سے پھر جب میں مرجاؤں تو مجھپر پانی ڈالیو اور مجھکو میرے رب کی طرف بھیجو یعنی قبر میں

لے یعنے چلا کر رونا اور بین کرنا ۱۲

داخل کردیجیو روایت کی یہ حدیث ترمذی نے نفی تک اور بابتی زین نے روایت کی ہے۔

(۱۱) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ النَّائِحَۃَ وَالْمُسْتَمِعَۃَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْ دَاوٗدَ

ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے کہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بین کرنیوالی کو جو مرد کی خوبیاں بیان کرکر رووے اور سننے والے کو۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۱۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّہٗ رَاٰی فُسْطَاطًا عَلٰی قَبْرِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ یَا غُلَامُ انْزِعْ فَاِنَّمَا یُظِلُّہٗ عَمَلُہٗ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے عبدالرحمٰن کی قبر پر خیمہ دیکھا تو کہا اے لڑکے اسکو اکھاڑ ڈال کہ اسکو تو اسکا عمل ہی سایہ کرے گا۔ بخاری اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِی الْغُسْلِ وَالْکَفَنِ

تیسری فصل غسل اور کفن کے بیان میں

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ بَیْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِعَرَفَۃَ فَصَّتْہُ نَاقَتُہٗ فَمَاتَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْہُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَکَفِّنُوْہُ فِیْ ثَوْبَیْنِ وَلَا تُحَنِّطُوْہُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَہٗ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَبْعَثُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُلَبِّیًا اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ وَفَصَّتْہُ نَاقَتُہٗ اَیْ اَلْقَتْہُ عَنْ ظَہْرِہَا فَوَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ وَاَنْدَقَّتْ عُنُقُہٗ وَالْحَنُوْطُ مَا یُطَیَّبُ بِہِ الْکَفَنُ الْمَیِّتِ خَاصَّۃً وَالتَّخْمِیْرُ التَّغْطِیَۃُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا جس حارث میں ایک دحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عرفات میں کھڑا تھا کہ اسکی اونٹنی نے اسکو گرایا سو وہ مرگیا۔ تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہلاؤ اسکو پانی اور بیر کے پتوں سے اور کفناؤ اسکو دو کپڑوں میں اور اسکو خوشبو نہ لگاؤ اور اسکے سر کو کپڑے سے نہ چھپاؤ اسواسطے کہ خدا اس کو اٹھاویگا قیامت میں لبیک پکارتے ہوئے یا پکارتے اسکے راوی ہیں وَقَصَّتْہُ نَاقَتُہٗ یعنی اونٹنی نے اسکو اپنی پیٹھ سے گرایا تو وہ زمین پر گرا اور اسکی گردن ٹوٹ گئی اور حنوط اس خوشبو کو کہتے ہیں جو خاص مردے کو لگائی جاتی ہے اور تخمیر کے معنی ہیں ڈھانکنا۔ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر محرم سواری سے گر کر مرجائے تو اسکو خوشبو لگانا اسکا سر چھپانا درست نہیں اور یہی مذہب امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا۔

(۲) وَعَنْ لَیْلٰی بِنْتِ قَانِفٍ الثَّقَفِیَّۃِ قَالَتْ کُنْتُ فِیْمَنْ غَسَّلَتْ اُمَّ کُلْثُوْمٍ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَابِ مَعَ کَفَنِہَا یُنَاوِلُنَا ثَوْبًا ثَوْبًا... مَا اَعْطَانَا الْحَقْوَ ثُمَّ الدِّرْعَ ثُمَّ الْخِمَارَ ثُمَّ الْمِلْحَفَۃَ ثُمَّ اُدْرِجَتْ فِیْ ثَوْبٍ اٰخَرَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْ دَاوٗدَ اَلْحِقْوُ الْاِزَارُ ترجمہ لیلیٰ بنت قانف ثقفیہ سے روایت ہے کہا کہ میں ان عورتوں میں تھی جنہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی ام کلثوم کو غسل دیا اور حضرت رسول خدا کے پاس اسکا کفن لیے کھڑے تھے ہمکو ایک ایک کپڑا دیتے تھے سو پہلے آپنے ہمکو تہ بند دیا پھر اوڑھنی پھر وہ چادر جو بدن سے لگی رہتی ہے پھر لپیٹی گئی اور کپڑے میں۔ ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یُبْعَثُ الْمَیِّتُ فِیْ ثِیَابِہِ الَّتِیْ مَاتَ فِیْہَا اَخْرَجَہٗ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقُلْتُ ھٰذَا مُخْتَصٌّ بِالشَّہِیْدِ کَمَا قَالَہُ الْقُرْطُبِیُّ وَبِہٖ یُجْمَعُ بَیْنَ ھٰذَا الْحَدِیْثِ وَبَیْنَ حَدِیْثِ یُحْشَرُوْنَ حُفَاۃً عُرَاۃً غُرْلًا الْحَدِیْثَ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ترجمہ خدری سے روایت ہے کہا کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ اٹھایا جاویگا مردہ یعنے قیامت میں انہیں کپڑوں میں جنمیں مرا تھا ابوداؤد اس کے

راوی ہیں میں کہتا ہوں کہ یہ حکم خاص کیا گیا ہے ساتھ شہید کے جیسے قرطبی نے کہا اور ساتھ اسکے تطبیق دیجاتی ہے درمیان اس حدیث کے اور اس حدیث کے کہ حشر ہوگا لوگوں کا ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ آخر حدیث تک واللہ خوب جانتا ہے۔

(۴) وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تَغَالُوْا فِی الْکَفَنِ فَاِنَّہٗ یُسْلَبُ سَلْبًا سَرِیْعًا اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ علی مرتضی سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ زیادتی کیا کر کفن میں یعنی قیمتی کپڑے میں نہ کفنا واسطے کہ وہ بہت جلد گلجاتا ہے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ کَفَّنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حَمْزَۃَ فِیْ بُرْدٍ وَّاحِدٍ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حمزہ کو ایک کپڑے میں کفنایا ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۶) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ قَالَ اِذَا مِتُّ فَلَا تَصْحَبْنِیْ نَائِحَۃٌ وَّلَا نَارٌ فَاِذَا دَفَنْتُمُوْنِیْ فَشُنُّوْا عَلَیَّ التُّرَابَ شَنًّا ثُمَّ اَقِیْمُوْا حَوْلَ قَبْرِیْ قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُوْرٌ وَّیُقْسَمُ لَحْمُھَا حَتّٰی اَسْتَاْنِسَ بِکُمْ وَاَعْلَمَ مَاذَا اُرَاجِعُ بِہٖ رُسُلَ رَبِّیْ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہا کہ مرد کو کرلٹنا بہنا یا جاوی اور نہ بندا باجا جاوے اور نہ میرے کپڑے میں لپٹا جاوی پھر اگر صرف ایک ہی کپڑا ہو تو اسی میں کفنا یا جاوی مالک اسکے راوی ہیں

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ تَشْیِیْعِ الْجَنَازَۃِ وَحَمْلِھَا

چوتھی فصل

جنازہ کے ساتھ ہونے اور اٹھانے کے بیان میں

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ شَیَّعَ جَنَازَۃً وَّحَمَلَھَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ قَضٰی مَا عَلَیْہِ مِنْ حَقِّھَا اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جنازے کے ساتھ جاوے اور اسکو تین بار اٹھاوے تو اسنے جنازہ کا حق ادا کیا ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُشَیِّعُوا الْجَنَازَۃَ بِصَوْتٍ وَّلَا نَارٍ زَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ وَّلَا تَمْشُوْا بَیْنَ یَدَیْھَا اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ جنازے کے ساتھ رووے چلاوے اور نہ اس کے ساتھ آگ لیجاوے اور نہ اس کے آگے چلو۔ مالک ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ یَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَۃِ اَخْرَجَہُ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہا کہ میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور ابوبکر اور عمر کو دیکھا جنازے کے آگے چلتے تھے اصحاب سنن اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَمْشِیْ اَمَامَ الْجَنَازَۃِ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ رضی اللہ عنہم اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَزَادَ رَزِیْنٌ وَّاَکْثَرُھُمْ یَمْشُوْنَ قُدَّامَھَا وَاَمَّا مُشُوْا بَیْنَ یَدَیْھَا وَخَلْفَھَا وَعَنْ یَّمِیْنِھَا وَعَنْ شِمَالِھَا وَقَرِیْبًا مِّنْھَا قُلْتُ زِیَادَۃُ رَزِیْنٍ ذَکَرَھَا الْبُخَارِیُّ تَعْلِیْقًا وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر اور عمر جنازے کے آگے چلا کرتے تھے ترمذی اسکے راوی ہیں اور زیادہ کیا ہے رزین نے اور تم جنازے کا ساتھ دینے والے ہو چلو اسکے آگے اور پیچھے اور اسکے دائیں اور بائیں اور اسکے نزدیک یعنی ہر طرح جائز ہے میں کہتا ہوں کہ رزین کی زیادتی کو ذکر کیا ہے بخاری نے معلق۔

(۵) وَعَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ نُھِیْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ یُعْزَمْ عَلَیْنَا اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ام عطیہ سے

روایت ہے کہ ہمکو منع ہوا جنازے کے ساتھ جانے سے اور نہیں لازم کیا گیا ہمپر شیخین ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۶) **وَعَنِ** الْمُغِيْرَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلرَّاكِبُ يَسِيْرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ كَيْفَ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ مغیرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سوار جنازے کے پیچھے چلے اور پیادہ جسطرح چاہے چلے خواہ آگے خواہ پیچھے اور چھوٹے لڑکے کا جنازہ پڑھا جاوے اصحاب سنن اسکے راوی ہیں اور ترمذی نے اسکو صحیح کہا ہے۔

(۷) **وَعَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاٰى نَاسًا رُكْبَانًا فَقَالَ اَلَا تَسْتَحْيُوْنَ اِنَّ مَلٰٓئِكَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰٓى اَقْدَامِهِمْ وَاَنْتُمْ عَلٰى ظُهُوْرِ الدَّوَابِّ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جنازے میں نکلے سو کچھ لوگوں کو سوار دیکھا تو فرمایا تم شرم نہیں کرتے کہ خدا کے فرشتے پیادہ چلتے ہیں اور تم چوپاؤں کی پشت پر سوار ہو ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۸) **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اَتْبَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَازَةَ اُبَيِّ الدَّحْدَاحِ مَاشِيًا وَرَجَعَ عَلٰى فَرَسٍ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابی دحداح کے جنازے کے ساتھ پیادہ گئے اور سوار پھرے بخاری کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں۔

اَلْاِسْرَاعُ بِهَا
جنازہ جلد لیجانے کا بیان

(۱) **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا عَلَيْهِ وَاِنْ تَكُ سِوٰى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جلد لیجایا کرو جنازے کو سو اسطے کہ اگر مردہ نیک ہے تو تم اسکو بہتری سے نزدیک کر دیا یعنی قبر میں جاکر ثواب پاویگا اور اگر نیک نہیں تو تم اپنی گردن سے بد کو اتارا چاہیوں اسکے راوی ہیں ف احدیث سے معلوم ہوا کہ کفن اور دفن میں جلدی کرنا مستحب ہے۔

(۲) **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا تَبِعَ الْجَنَازَةَ لَمْ يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ فِي اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَهٗ حِبْرٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ لَهٗ اِنَّا هٰكَذَا نَصْنَعُ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوْهُمْ وَاجْلِسُوْا اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تھا کہ جب جنازے کے ساتھ جاتے تو نہ بیٹھے جبتک کہ مردہ قبر میں نہ رکھا جاتا سو یہود کا ایک عالم حضرت کے سامنے آیا تو اس نے کہا کہ ہم اسیطرح کرتے ہیں اے محمد تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انکی مخالفت کرو اور بیٹھ جایا کرو۔ ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۳) **وَعَنْ** عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ جَنَازَةً فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَّعَهَا فَلْيَقُمْ حَتّٰى يُخَلِّفَهَا اَوْ تُخَلِّفَهٗ اَوْ تُوْضَعَ قَبْلَ اَنْ تُخَلِّفَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ عامر بن ربیعت سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی جنازہ دیکھے اور اسکے ساتھ نہ جاتا ہو تو چاہیے کہ کھڑا ہووے یہانتک کہ جنازے کے آگے بڑھ جاوے یا جنازہ اس سے آگے بڑھ جاوے یا آگے بڑھنے سے پہلے جنازہ رکھا جاوے۔ پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۴) **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ اَلَيْسَ قَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدُ وَقَالَ اِنَّمَا اَمَرَ بِالْمَلٰٓئِكَةِ اَوِ الْكِتٰبِ مَعَهَا اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ قِيْلَ اِنَّمَا مَرَّ بِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلٰى

طریقها فکرہ ان تعلو راسہ جنازۃ یہودی فقام ترجمہ محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ ایک جنازہ حسن بن علی اور ابن عباس پر گذرا حسن اٹھ کھڑے ہوے اور ابن عباس نہیں اٹھے تو حسن نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک یہودی کے جنازہ کو بواسطہ ہمیں اٹھے ابن عباس نے کہا ان پر اسکے بعد بیٹھے بغیر پڑھے اسکے بعد کبھی جنازہ کے واسطے نہیں اٹھے اور فرمایا کہ ہمیں تو فرشتوں کیواسطے اٹھنا تھا یعنی جو اسکے ساتھ تھے زمانی اسکے راوی ہیں بعضوں نے کہا کہ ایک یہودی کا جنازہ گذرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے راہ میں تھے تو آپ نے برا جانا کہ یہودی کا جنازہ آپکے سر سے اونچا ہو تو اٹھ کھڑے ہوے۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِی الدَّفْنِ وَهَيْئَتِهٖ

پانچویں فصل دفنانے اور اسکی ہیت کے بیان میں

دَفْنُ الشَّهِيْدِ

شہید کے دفنانے کا بیان۔

(۱) عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ جَآءَ الْاَنْصَارُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالُوْا اَصَابَنَا قَرْحٌ وَّجُهْدٌ فَكَيْفَ تَاْمُرُنَا فَقَالَ اَدْسِعُوا الْقَبْرَ وَاَعْمِقُوْا وَاَجْعِلُوا الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلٰثَةَ فِی الْقَبْرِ قِيْلَ فَاَيُّهُمْ نُقَدِّمُ قَالَ اَكْثَرُهُمْ قُرْاٰنًا اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ اَلْقَرْحُ اَلْجُرْحُ وَالْجُهْدُ اَلْمَشَقَّةُ ترجمہ ہشام بن عامر سے روایت ہے کہ انصاری لوگ جنگ احد کے دن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آے اور کہا ہمکو زخم اور مشقت پہنچی یعنی ہمکو بہت لوگ مارے گئے سو آپ ہمکو حکم کیا فرماتے ہیں فرمایا کہ کشادہ کرو قبر اور گہری کھودو اور دو دو اور تین تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفناؤ کسی نے کہا پہلے کسکو قبر میں رکھیں فرمایا جسکو قرآن زیادہ یاد ہو اصحاب سنن اسکے راوی ہیں اور قرح کہنے میں زخم اور جہد کے معنی ہیں مشقت۔

(۲) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ اَخْذًا لِّلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيْرَ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهٗ فِی اللَّحْدِ وَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَآئِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا مُسْلِمًا قُلْتُ وَاَجْمَعَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ بِحَيْثُ لَا تَبْقٰى بَيْنَهُمَا اَوْ بِتَرْكِهِمَا لَا يَجُوْزُ فَيُحْمَلُ عَلٰى اَنَّهٗ كَانَ يَحُوْلُ بَيْنَهُمَا حَآئِلٌ ثُمَّ يَجْمَعُهُمَا فِيْهِ اَوْ عَلٰى اَنَّ كَانَ لَيْسَ الثَّوْبُ بَيْنَهُمَا وَهُوَ الظَّاهِرُ لِقَوْلِهٖ فَاِذَا اُشِيْرَ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهٗ فِی اللَّحْدِ وَالتَّقْدِيْمُ لَا يُمْكِنُ اِلَّا اِذَا كَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مُنْفَرِدًا اَوْ بَيْنَهُمَا حَآئِلٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمع کرتے دو دو آدمیوں کو جنگ احد کے شہیدوں سے ایک کپڑے میں پھر فرماتے ان میں سے کسکو زیادہ قرآن یاد ہے پھر جب دونوں سے ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو اسکو قبر میں پہلے رکھتے اور فرمایا کہ میں گواہ ہوں ان لوگوں پر اور حکم کیا انکو دفنانے کا سمیت لہو انکے کپڑوں اور حضرت نے انکا جنازہ نہ پڑھا اور نہ انکو غسل دیا سلم کے سوا یہ انکے راوی ہیں ہوں کہ دو مردوں کو ایک کپڑے میں جمع کرنا اسطرح پر کہ انکا بدن ملجاے جائز نہیں ہے سوا یہ محمول ہے اسپر کہ دونوں کے درمیان پردہ تھا پھر دونوں کو اسمیں جمع کرتے یا محمول ہے اسپر کہ کپڑے کو پھاڑ کر آدھی میں ایک اور آدھی میں دوسرے کو دفناتے تھے اور یہی بات ظاہر ہے آپکے اس قول سے کہ جب دونوں میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو اسکو پہلے قبر میں رکھتے اور ایک کو پہلے قبر میں داخل کرنا ممکن نہیں مگر جبکہ دونوں میں سے ہر ایک اکیلا اکیلا ہو یا دونوں کے درمیان پردہ ہو اور اسمیں زیادہ تر عالم ہے۔

(۳) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ جَآءَتْ عَمَّتِیْ بِاَبِیْ لِتَدْفِنَهٗ فِیْ مَقَابِرِنَا فَنَادٰى مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلٰى اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَهٰذَا لَفْظُ التِّرْمِذِيِّ وَصَحَّحَهٗ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہا کہ جب جنگ احد کا دن ہوا تو میری پھوپھی میرے باپ کو لائی تاکہ اسکو اپنی قبر دن میں دفن کرے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پکارنے والے نے پکارا کہ میرے دو شہیدوں کو انکے قتل ہونے کی جگہ میں یعنی جہاں شہید ہوئے ہیں دفن کرو ان سے اور جگہ نہ لیجاؤ اصحاب سنن اسکے راوی ہیں۔ اور یہ لفظ ترمذی کے ہیں اور کہا کہ صحیح ہے۔

(۴) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِقَتْلٰى اُحُدٍ اَنْ يُنْزَعَ عَنْهُمُ الْحَدِيْدُ وَالْجُلُوْدُ وَاَنْ يُدْفَنُوْا فِيْ ثِيَابِهِمْ وَدِمَائِهِمْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ شہیدوں احد کے کہ ان سے لوہا اور چمڑا اوتارا جاوے اور انکے کپڑوں اور لہو میں دفنایا جاوے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

تعجیل الدفن
جلدی دفن کرنیکا بیان

(۱) **وَعَنِ** الْحُصَيْنِ بْنِ وُحْوَحٍ قَالَ لَمَّا مَرِضَ طَلْحَةُ اَتَاهُ النَّبِيُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اُرَاهُ اِلَّا قَدْ حَدَثَ بِهٖ حَادِثُ الْمَوْتِ فَاٰذِنُوْنِيْ بِهٖ وَعَجِّلُوْا فَاِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِجِيْفَةِ مُسْلِمٍ اَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ اَهْلِهٖ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ حصین بن وحوح سے روایت ہے کہ جب طلحہ بن براء بیمار ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکی بیمار پرسی کو آئے فرمایا کہ میں نہیں دیکھتا مگر کہ اپنے میں موت کا حادثہ پیدا ہوا ہے اسکے منگی خبر دینا اور جلدی کرنا کفن دفن میں سو اسطے کہ نہیں لائق مسلمان کا مردہ اسکے گھر والوں کے درمیان روکا جاوے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۲) **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَذَكَرَ فِيْ خُطْبَتِهٖ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِهٖ قُبِضَ وَكُفِّنَ فِيْ كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ وَقُبِرَ لَيْلًا فَزَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يُقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يَضْطَرَّ اِنْسَانٌ اِلٰى ذٰلِكَ وَقَالَ اِذَا كَفَّنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهٗ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن خطبہ پڑھا اور خطبے میں ایک مرد کو اپنے اصحاب میں سے ذکر کیا جو فوت ہوا تو کفن دیا اسکو ایک کفن میں کہ نہ تھا وہ قدر کفنانے اور رات میں دفنایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زجر کی اس سے کہ کوئی مرد رات میں دفنایا جاوے یہاں تک کہ اسکا جنازہ پڑھا جاوے مگر کہ آدمی کسی طرف لاچار ہو اور فرمایا کہ جب کوئی اپنے بھائی مسلمان کو کفن دیوے تو چاہیے کہ اچھا کفن دیوے۔ مسلم ابوداؤد نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۳) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرًا لَيْلًا فَاَسْرَجَ لَهٗ بِسِرَاجٍ فَاَخَذَهٗ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ مُعْتَرِضًا وَقَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتَ لَاَوَّاهًا لَاَوَّاهًا لَاَوَّاهًا لِلْقُرْاٰنِ فَلَمَّا فَرَغَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ اِنَّمَا اَخَذَهٗ مُعْتَرِضًا لِاَنَّهٗ رَجُلٌ يَتْلُوْ بِاللَّيْلِ مِنْ قِبَلِ رَجُلِ الْقَبْرِ اِلَّا اَدَاهُ وَقِيْلَ رَقِيْقُ الْقَلْبِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ مقرر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبر میں داخل ہوئے تو آپ کے واسطے چراغ جلایا گیا تو آپ نے میت کو قبلہ کی طرف سے پکڑا اور فرمایا خدا تجھ پر رحم کرے البتہ تھا تو بہت آہ کرنیوالا خوف خدا سے بہت پڑھنے والا قرآن مجید کو سو آپ نے پھر چار تکبیر میں کہیں ترمذی اسکے راوی ہیں اور کہا کہ اسکو چوڑائی میں لیا غذر کے سبب سے کیونکہ سنت ہے کہ میت کو قبر کی پائین کی طرف سے کھینچ کر قبر میں داخل کیا جاوے آہ کے معنی میں بہت دعا کرنیوالا اور بعض نے کہا نرم دل والا۔

(۴) **وَعَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ دُفِنَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ رَاَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ هَلْ فِيْكُمْ اَحَدٌ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ اَبُوْطَلْحَةَ اَنَا يَا رَسُوْلَ

قال فانزل فی قبرها فنزل اخرجه البخاری لم یذکر ابا طلحة فی لم یدنس وقیل اراد به الجماع ولکنی به عنه ترجمہ انس سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیٹی کے جنازہ میں حاضر ہوئے سو وہ دفنائی گئیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر پر بیٹھے تھے تو میں نے دیکھا کہ حضرت کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے پھر فرمایا کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج رات کو صحبت کی ہو تو ابو طلحہ نے کہا کہ میں ہوں یا رسول اللہ فرمایا سو تو اسکی قبر میں اتر تو ابو طلحہ قبر میں اتری۔ بخاری اس کے راوی ہیں۔ لم یقارف یعنی نہ گناہ کیا ہو اور بعضوں نے کہا کہ مراد جماع اور صحبت ہے۔

۵ **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللحد لنا والشق لغیرنا اخرجه اصحاب السنن ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بغلی قبر ہمارے واسطے ہے اور ہمارے غیر لوگوں کے واسطے شق ہے اصحاب سنن اسکے راوی ہیں **ف** لحد وہ ہے جو قبر کی جانب قبلہ میں مانند سرنگ کے کھودتے ہیں اور اسمیں میت کو دفن کرتے ہیں اور شق وہ قبر ہے جو اندر سے برابر ہو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہمارے لوگوں کے واسطے لحد یعنے بغلی قبر افضل ہے اور شق بھی جائز ہے خاص نرم زمین یہاں بغلی قبر نہیں بن سکتی۔

(۶) **وعن** ابی الہیاج الاسدی قال قال لی علی الا ابعثک علی ما بعثنی علیه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذهب فلا تدع تمثالا الا طمسته ..... ولا قبرا مشرفا الا سویته اخرجه مسلم وابو داود والترمذی ترجمہ ابو ہیاج اسدی سے روایت ہے کہا علی مرتضی نے مجھ سے فرمایا کہ کیا میں تجھکو بھیجوں اس کام پر جسپر مجھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا فرمایا جا سو نہ چھوڑیو کوئی مورت مگر اسکو مٹا دیجیو اور نہ چھوڑیو کوئی اونچی قبر مگر اسکو زمین کے برابر کر دیجیو یعنی یہاں تک کہ بقدر بالشت بھر باقی رہے مسلم ابو داؤد ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۷) **وعن** جابر قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان یجصص القبر وان یبنی علیه وان یقعد علیه ان یکتب علیه وان یوطأ اخرجه الخمسة الا البخاری ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر گچ کرنے اور اوپر عمارت بنانے اور قبر پر بیٹھنے اور لکھنے اور روندنے سے منع کیا ہے بخاری کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۸) **وعن** المطلب بن ابی وداعة قال لما مات عثمان بن مظعون وهو اول من مات بالمدینة من المهاجرین اتانا فدفن امر رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم رجلا ان یاتیه بحجر فیعلم قبره بیده فاحتمل حجرا فعجز فیه فعلم قبره بیده فاحتمل حجرا فعجز فیه فقام رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم فحسر عن ذراعیه فاحتمل حجرا فوضعه عند رأسه وقال اعلم به قبر اخی فادفن الیه من مات من اهلی اخرجه ابو داؤد ترجمہ مطلب بن ابی وداعہ سے روایت ہے کہا جب عثمان بن مظعون فوت ہوئے اور وہ اول شخص ہے جو مہاجرین میں سے پہلے مدینے میں فوت ہوئے۔ پھر جب دفنائے گئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کو حکم کیا کہ پتھر لاوے اور اس سے اسکی قبر پر نشان کرے تو اس نے ایک پتھر بڑا جسکے اٹھانے سے عاجز ہوا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھے اور اپنے دونوں بازو سے پکڑ اٹھایا۔ پھر اسکو اٹھا کر اسکی قبر کے پاس کہا اور فرمایا کہ میں اس سے اپنے بھائی کی قبر پر نشان کرتا ہوں میں اسکے پاس دفن کروں گا جو میرے گھر والوں سے مرے۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

نقل المیت

(۱) **عن** ابن ابی ملیکة قال لما توفی عبد الرحمن بن ابی بکر بالحبشی وهو موضع حمل الی مکة فدفن بها فلما قدمت عائشة اتت قبره وجعلت تقول شعرا

وکنا کندمانی جذیمة حقبة ..... من الدهر حتی قیل لن یتصدعا

وعشنا بخیر فی الحیوة وقبلنا ..... اصاب المنایا رهط کسری وتبعا

فلما تفرقنا کانی ومالکا ..... لطول اجتماع لم نبت لیلة معا

میت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جا کر دفنانے کا بیان۔

ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ اِلَّا حَيْثُ مُتَّ وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہا کہ جب فوت ہوئے عبدالرحمن بن ابی بکر حبشی میں اور وہ ایک جگہ ہے (عراق میں) تو انکو اٹھا کر لے گئے میں لائی اور وہاں دفنائے گئے پھر جب عائشہ سے میں گئی میں تو انکی قبر پر آئی اور کہنے لگی میں اور ہم تجھے اکٹھے مانند دونوں وزیروں جذیمہ کے ایک مدت زمانے سے یہانتک کہ کہا گیا کہ دونوں کبھی جدا نہ ہونگے اور ہم جیتے رہے خیر سے زندگی میں اور ہم سے پہلے دونوں کی موت کسریٰ اور تبع کی قوم کو پھر جب ہم جدا جدا ہوئے تو گویا کہ میں اور مالک بن ابی کے دراز ہونیکے سبب سے ایک رات اکٹھی نہیں رہے پھر عائشہ نے کہا قسم اللہ کی اگر میں تیرے مرنیکے وقت موجود ہوتی تو تجھکو وہیں دفن کرتی جہاں تو مرتا اور اگر میں تیرے پاس حاضر ہوتی تو تیری قبر کی زیارت نہ کرتی ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ وَاسْاَلُوْا لَهُ التَّثْبِيْتَ فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْاَلُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عثمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تھا کہ جب میت کے دفن کرنے سے فارغ ہوتے تو اسکی قبر پر ٹھیرتے اور فرماتے اپنے بھائی کے واسطے بخشش چاہو اور اسکے لیے ثابت رہنا مانگو یعنی خدا اسکو منکر نکیر کے جواب میں ثابت رکھے اسواسطے کہ بیشک وہ اب پوچھا جاتا ہے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ فَاَصْبَحَ فَقِيْرًا اِلٰى رَحْمَتِكَ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ ترجمہ علی سے روایت ہے کہ جب وہ میت کو دفنانے سے فارغ ہوتے تو کہتے اے اللہم سے اخیر تک یعنی الٰہی یہ تیرا بندہ ہے تیرے پاس اترا ہے اور تو بہتر ہے جسکے پاس اترتے ہیں سو اسکو بخشندہ اور اسکی قبر کو کشادہ کر رزین اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَوْصٰى اَنْ يُّجْعَلَ عَلٰى قَبْرِهٖ جَرِيْدَتَانِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے اس نے وصیت کی کہ اسکی قبر پر دو چھڑیاں گاڑی جاویں۔ بخاری اسکے راوی ہیں ترجمہ باب میں۔

(۵) وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لِاَخِيْهَا عَبْدِ اللّٰهِ اِدْفِنِّيْ مَعَ صَاحِبَيَّ وَلَا تَدْفِنِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ فَاِنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اُزَكّٰى بِهٖ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ عائشہ نے اپنے بھائی عبداللہ سے کہا کہ مجھکو میرے صاحبوں عورتوں کے ساتھ دفنانا اور مجھکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ گھر میں نہ دفن کرنا اسواسطے کہ میں برا جانتی ہوں کہ اس کے سبب سے پاک ٹھیرائی جاؤں۔ بخاری اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

چھٹی فصل

قبروں کی زیارت کے بیان میں

اَلنَّهْيُ عَنْ ذٰلِكَ — زیارت قبر کے منع ہونیکا بیان

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا لعنت کرے عورتوں

کی زیارت کرنیوالی عورتون کو اور قبرون پر مسجدین بنانیوالون کی اور آنپر چراغ جلانیوالون کو صحابہ سنن اسکے راوی ہین
(۲) وعن ابن عباس رضی الله تعالی عنهما قال قلنا مع رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم مقبلنا من مکة حتی اذا کنا بطریق مررنا علی قبر امرأة فقالت فاطمة قال ما احملک علی ما صنعت قالت اتیت اهل هذا المیت فرحمت الیهم میتهم او ذکرتیهم به فقال لعلک بلغت معهم الکدی قالت معاذ الله وقد سمعتک تذکر فیها ما تذکر فقال لو بلغت معهم الکدی فلن ترین ریحها فی ذلک قال بعضهم الکدی فیما احسب القبور اخرجه ابوداؤد والنسائی وزاد لو رأیتها معهم ما رأیت الجنة حتی یراها جدّ ابیک ترجمہ ابن عمر بن عاص رضی سے روایت ہے کہا کہ ہمنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک میت کو دفن کیا پھر جب ہم فارغ ہوئے اور آپکے ساتھ پھرے تو میت کے گھر کے دروازہ کو برابر سے اونٹا گمان آپنے ایک عورت سامنے آتی دیکھی میں گمان کرتا ہون کہ آپنے اسکو پہچان لیا اور ناگہان وہ فاطمہ ہین تو فرمایا کہ کس چیز نے تجھکو اپنے گھر سے نکالا یعنے میرے نکلنے کا کیا سبب ہے انہون نے کہا کہ میں اس میت کے گھر والون کے پاس آئی تھی سو میت انکی پاس انکی میت پر رحمت بھیجی یا اسکی اُن سے ماتم پرسی کی پھر فرمایا شاید تو انکے ساتھ قبرون کو پہنچی ہوگی فاطمہ نے کہا خدا کی پناہ اور حالانکہ البتہ میںنے آپسے اُس میں سنا ہے ذکر کرتے جو ذکر کرتے ہو پھر فرمایا اگر تو انکے ساتھ قبرون پر پہنچتی تو بہشت کو نہ دیکھتی یہانتک کہ دیکھتا اسکو دادا تیرے باپ کا یعنی کبھی دیکھی

جواز
زیارت قبور کے جائز ہونے کے بیان میں

(۱) عن بریدة قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم کنت نهیتکم عن زیارة القبور فزوروها فانها تذکرکم الاخرة اخرجه الخمسة الا ابا داؤد ترجمہ بریدہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمکو منع کیا کرتا تھا قبرون کی زیارت سو اب انکی زیارت کیا کرو اسواسطے کہ وہ تمکو آخرت یاد دلاتی ہے بخاری کے سوا پانچون اسکے راوی ہین۔

(۲) وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم استأذنت ربی ان استغفر لامی فلم یأذن لی واستأذنته فی ان ازور قبرها فاذن لی اخرجه مسلم وابوداؤد والنسائی ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میںنے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ اپنی ماں کے واسطے بخشش مانگون سو خدا نے مجھکو اجازت نہ دی میںنے رب سے اجازت مانگی کہ اُسکی قبر کی زیارت کرون سو مجھکو اجازت دی رواہ مسلم ابوداؤد نسائی اسکے راوی ہین

ف حضرت نے جب اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی تو آپ رونے اور ساتھ والے بھی روئے اور فرمایا کہ قبرون کی زیارت کیا کرو کہ اُس سے موت یاد آتی ہے اگر کوئی کہے کہ قرآن کریم میں مشرکون کے واسطے بخشش مانگنا منع آیا ہے پھر حضرت نے اپنی ماں کی مغفرت مانگنے کا کیون ارادہ کیا اُسکا جواب یہ ہے کہ حضرت کو اپنے اختصاص کی امید ہوگی یا یہ واقعہ منع ہونے سے پہلے ہوگا

مایقول الزائر
زیارت کرنیوالے کی دعا کا بیان

(۱) عن ابن عباس قال مر رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بقبور اهل المدینة فاقبل علیهم بوجهه فقال السلام علیکم یا اهل القبور یغفر الله لنا ولکم انتم لنا سلف ونحن بالاثر اخرجه الترمذی ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے والون کی قبرون پر گذرے پھر اپنے چہرے سو انکی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے قبرون والو تمکو سلام ہو اور اللہ بخشے ہمکو اور تمکو ہمارے آگے جانیوالے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنیوالے ہین

ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَقْبَرَۃِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ وَلِمُسْلِمٍ وَالنَّسَائِیِّ عَنْ بُرَیْدَۃَ نَحْوَہٗ وَزَادَ اَسْاَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قبرستان کی طرف نکلے سو فرمایا سلام ہے اے قبرون والو قوم مومنون کی اور تحقیق اگر اللہ نے چاہا تو ہم تمہارے ساتھ ملنے والے ہین ابوداؤد اور اسکے راوی ہین اور مسلم اور نسائی نے بریدہ کے واسطے بریدہ کے ہے مانند اسکے اور زیادہ کیا ہے کہ مین اپنے اور تمہارے واسطے اللہ تعالی سے عافیت مانگتا ہون۔

اَلْجُلُوْسُ عَلَی الْقُبُوْرِ
قبرون پر بیٹھنے کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّجْلِسَ اَحَدُکُمْ عَلٰی جَمْرَۃٍ فَتَحْرِقَ ثِیَابَہٗ فَتَخْلُصَ اِلٰی جِلْدِہٖ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ آدمی کا بیٹھنا چنگاری پر کہ اسکا کپڑا جلا کر اسکے کھال کو پہونچے یہ بہتر ہے اس کے حق مین قبر پر بیٹھنے سے مسلم ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر پر بیٹھنا سخت گناہ ہے

(۲) وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّہٗ کَانَ یَتَوَسَّدُ الْقُبُوْرَ وَیَضْطَجِعُ عَلَیْھَا اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ ترجمہ علی مرتضی سے روایت ہے کہ وہ قبرون سے تکیہ کرتے تھے اور انپر لیٹتے تھے مالک اس کے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَکِیْمٍ قَالَ اَخَذَ بِیَدِیْ خَارِجَۃُ ابْنُ زَیْدٍ بِیَدِیْ فَاَجْلَسَنِیْ عَلٰی قَبْرٍ وَاَخْبَرَنِیْ عَنْ عَمِّہٖ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّمَا اَرَدْتُّ بِذٰلِکَ اَنْ اُحَدِّثَ عَلَیْھَا اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَۃِ ترجمہ عثمان بن حکیم سے روایت ہے کہ خارجہ بن زید نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھکو قبر پر بٹھایا اور مجھکو خبر دی اپنے چچا زید بن ثابت سے اس نے کہا کہ قبر پر بیٹھنا صرف اس شخص کے واسطے مکروہ ہے جو اسپر بول و براز کرے۔ روایت کی یہ حدیث بخاری نے ترجمہ باب مین۔

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ فِی التَّعْزِیَۃِ
ساتوین فصل
ماتم پرسی کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰی ثَکْلٰی بُنِیَ لَھَا بَیْتٌ فِی الْجَنَّۃِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو ماتم پرسی کرے بی تسلی دی مرے بچے والی عورت کو تو وہ بہشت مین چادر پہنایا جاویگا۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰی مُصَابًا فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مصیبت زدہ کو تسلی دی تو اس کے واسطے اجر ہے مثل اس کی ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَآءَ نَعْیُ جَعْفَرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَاِنَّہٗ قَدْ جَآءَھُمْ مَا یَشْغَلُھُمْ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ عبداللہ بن جعفر سے روایت

ہے کہا کہ جب جعفر کی موت کی خبر آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جعفر کے لوگوں کے واسطے کہانا تیار کرو سو سفر شان دیہ کہ آئی ہے انکو وہ چیز جو انکو کہانے پکانے سے باز رکھے۔ ابوداؤد ترمذی اُس کے راوی ہین۔

(۴) **وعن** عائشۃ انہا قالت کسر عظم المیت ککسرہ وھو حی یعنی فی الاثم اخرجہ مالک و ابوداؤد **ترجمہ** عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہا کہ مردے کی ہڈی توڑنا زندے کی ہڈی توڑنے کے برابر ہے یعنی گناہ مین مالک ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۵) **وعن** ابی قتادۃ قال مر بجنازۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مستریح او مستراح منہ قالوا یارسول اللہ ما المستریح والمستراح منہ قال العبد المؤمن یستریح من نصب الدنیا وصبہا والفاجر یستریح منہ العباد والبلاد والشجر والدواب اخرجہ الثلثۃ والنسائی **ترجمہ** ابوقتادہ سے روایت ہے کہا کہ ایک جنازہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے گذرا تو حضرت نے فرمایا کہ یہ مردہ آرام پانیوالا ہے یا آرام دینے والا اصحاب نے کہا یا حضرت آرام دینے والا اور آرام پانیوالا کیسا یعنے کیا کیا مطلب ہے تو حضرت نے فرمایا کہ ایماندار بندہ دنیا کے رنج اور مصیبت سے آرام پاتا ہے اور ظالم فاسق بندے سے بندے اور بستیان اور درخت اور جانور آرام پاتے ہین تینون اور نسائی اسکے راوی ہین **ف** یعنی مومن متقی بندہ کو حق مین دنیا قید خانہ ہے جہان وہ مرگیا عذاب سے چھوٹا اور ظالم فاسق بے قید ہوا ہے ہر ایک مخلوق کو ناحق تکلیف دیتا ہے تو اُس کی موت سے عالم کو آرام ہوتا ہے۔

(۶) **وعن** عبداللہ بن عمرو بن العاص قال مات رجل بالمدینۃ ممن ولد بہا فصلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم قال یالیتہ مات بغیر مولدہ قالوا ولم ذاک قال ان العبد اذا مات بغیر مولدہ قیس لہ من مولدہ الی منقطع اثرہ فی الجنۃ اخرجہ النسائی **ترجمہ** ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہا کہ ایک مرد مدینے مین مرگیا جو وہان پیدا ہوا تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کاش وہ اپنے پیدا ہونے کی جگہ کے سوائے اور جگہ مرتا اصحاب نے کہا اور کہا کیا سبب ہے فرمایا کہ جب بندہ اپنے غیر وطن مین مرے تو اُس کے پیدا ہونے کی جگہ سے اسکے قدم قطع ہونے کی جگہ تک ناپا کر کے اتنی جگہ اسکو بہشت مین دیجاوے گی نسائی اُس کے راوی ہین۔

الباب الثالث فیما بعد الموت

تیسرا باب
موت کے بعد کے حال کے بیانمین

عذاب القبر
عذاب قبر کا بیان

(۱) **عن** ہانی مولی عثمان بن عفان قال کان عثمان اذا وقف علی قبر بکی حتی تبل لحیتہ فقیل لہ تذکر الجنۃ والنار فلا تبکی وتذکر القبر فتبکی فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول القبر اول منزل من منازل الاخرۃ فان نجا منہ فما بعدہ ایسر منہ وان لم ینج منہ فما بعدہ اشد منہ وقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما رأیت منظرا قط الا والقبر افظع منہ زاد ترمذی قال ہانی سمعت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ ینشد **شعر**

فان تنج منہا تنج من ذی عظیمۃ ۔۔۔ وان لا فانی لا اخالک ناجیا

اخرجہ الترمذی القبر الشدید الشنیع **ترجمہ** ہانی غلام آزاد عثمان بن عفان سے روایت ہے کہا کہ

حضرت عثمان جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تھے تو روتے تھے یہانتک کہ آپ کی داڑھی تر ہوجاتی تو اُن سے کہا گیا کہ تم بہشت دوزخ کو یاد کرتے ہو تو نہیں روتے اور قبر کو یاد کرتے ہو تو روتے ہو یعنی اُسکا کیا سبب ہے انہون نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے کہ قبر پہلی منزل ہے آخرت کی سو اگر اُس نے بچا تو جو اُس کے بعد ہے اس سے آسان تر ہے اور اگر اس سے خلاص نہ ہوا تو جو اس کے بعد ہے وہ اس سے زیادہ تر سخت ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مینے کبھی کوئی چیز نہین دیکھی مگر قبر اس سے سخت تر اور بُری چیز ہے زیادہ کیا ہے زرین نے کہا مانی نے مینے عثمان سے سُنا ہانی شعر پڑھتے تھے کہ اگر تو اس سے بچا تو بیچگا بُری چیز سے ولا نہین خیال کرتا مین تجھکو نجات پانیوالا۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔ فظیع سخت بُری چیز کو کہتے ہین

(۲) **وعن** علی قال ما زلنا نشک فی عذاب القبر حتی نزل الهاکم التکاثر حتی زرتم المقابر اخرجه الترمذی ترجمہ علی مرتضی سے روایت ہے کہ ہمیشہ ہم شک کرتے رہے عذاب قبر مین یہانتک کہ اُتری یہ سورت کہ غافل کردیا تمکو بہتایت مال نے یہانتک کہ تم قبرون کی زیارت کرو ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) **وعن** عائشة ان یهودیة دخلت علیها فذکرت عذاب القبر فقالت اعاذک الله من عذاب القبر فسألت عائشة رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم عن عذاب القبر فقال نعم ان عذاب القبر حق قالت عائشة فما رأیت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بعد صلی صلوة الا تعوذ فیها من عذاب القبر اخرجه الشیخان والنسائی ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت انکے پاس آئی تو اُس نے عذاب قبر کا ذکر کیا اور کہا کہ خدا تجھکو عذاب قبر سے پناہ دے تو عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عذاب قبر کا حال پوچھا حضرت نے فرمایا ہان قبر کا عذاب حق ہے اور بیشک مردون پر عذاب ہوتا ہے قبرون مین ایسا عذاب کہ اسکو چوپائے سنتے ہین عائشہ نے کہا پھر مینے نہین دیکھا کہ حضرت نے اسکے بعد کوئی نماز پڑھی ہو مگر کہ اُس مین عذاب قبر سے پناہ مانگی شیخین و نسائی اسکے راوی ہین

(۵) **وعن** ابن عباس قال مر رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم علی قبرین فقال انهما یعذبان وما یعذبان فی کبیر ثم قال بلی اما احدهما فکان لا یستنزه من بوله واما الآخر فکان یمشی بالنمیمة ثم دعا بعسیب فشقه باثنین فغرس علی هذا واحدا وعلی هذا واحدا ثم قال لعله یخفف عنهما ما لم ییبسا اخرجه الخمسة قوله وما یعذبان فی کبیر ای فی زعمهما او اراد ان یفعلاه والعسیب من سعف النخل ما بین الکرب ومنبت الخوص وما علیه من الخوص فهو سعف والجرید السعف ایضا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبرون پر گذرے تو فرمایا کہ بیشک ان دونون پر عذاب ہوتا ہے اور کسی مشکل کام کے سبب انپر عذاب نہین ہوتا پھر فرمایا ہان ان دونون سے ایک تو چغلی کے واسطے آیا جایا کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب سے استنجا نہ کرتا تھا یا نہ بچتا تھا پھر آپنے کھجور کی ایک ٹہنی منگوائی اور اُسکو چیر کر دو کیا پھر ایک ایک قبر پر گاڑی اور ایک دوسری پر پھر فرمایا امید ہے کہ اُنکے عذاب مین تخفیف ہو گی جبتک تر رہین گی سو کہین نہین پائجون اسکے راوی ہین ... اور یہ جو فرمایا کہ کسی مشکل کام مین یعنی چغل خوری اور پیشاب سے بچنا ایسے کام نہین جو آدمی پر مشکل ہون آدمی بچنا چاہے تو اُس سے بچ سکتا ہے

(۵) **وعن** عمر رضی الله تعالی عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا مات احدکم عرض علیه مقعده بالغداة والعشی ان کان من اهل الجنة فمن اهل الجنة وان کان من اهل النار فمن اهل النار فیقال هذا مقعدک حتی یبعثک الله تعالی یوم القیمة اخرجه الستة الا ابا داود ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبکوئی مرجاتا ہے تو اُسکا اصلی مکان صبح و شام اسکے سامنے کیا جاتا ہے

اگر وہ بہشتی ہے تو بہشت دکھائی جاتی ہے اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ دکھائی جاتی ہے پھر اُس سے فرشتے کہتی ہیں کہ یہ تیرا ٹھکانا یعنی تو یہیں رہیگا یہانتک کہ خدا تجھکو قیامت کے دن اُٹھاوے اور اُودے سوا جو ہیں اُسکے راوی ہیں ف ذکر کیا یہہ فائدہ کہ ایماندار خوش اور مشتاق ہووے اور کافر کو رنج اور غم زیادہ ہو۔

(۶) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ وَنَحْنُ مَعَهٗ إِذْ جَالَتْ بِهٖ بَغْلَتُهٗ فَكَادَتْ تُلْقِيْهِ وَإِذَا أَقْبُرٌ سِتَّةٌ أَوْ خَمْسَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَعْرِفُ أَصْحَابَ هٰذِهِ الْقُبُوْرِ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ مَتٰى مَاتُوْا قَالَ مَاتُوْا فِي الْإِشْرَكِ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ تُبْتَلٰى فِيْ قُبُوْرِهَا فَلَوْلَا أَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ تَعَالٰى أَنْ يُّسْمِعَكُمْ مِّنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِيْ أَسْمَعُ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ

روایت کیا ہے زید بن ثابت سے کہا جس حالت میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمراہ بنی نجار کے باغ میں تھے ہم آپکے ساتھ تھے کہ ناگہاں آپکا خچر آپ سمیت بدکا اور قریب تھا کہ آپکو گرا دے ناگہاں چھ یا پانچ قبریں نظر آئیں تو فرمایا کون پہچانتا ہے ان قبروں والوں کو ایک مرد نے کہا میں جانتا ہوں فرمایا کب مرے تھے کہا کفر کی حالت میں فرمایا کہ یہ امت اپنی قبروں کے اندر بلا میں گرفتار ہیں فرمایا اگر جھکو یہ خوف نہ ہوتا کہ تم مردوں کا دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں خدا سے دعا کرتا کہ تمکو عذاب قبر کا سنا دیتا جو میں سنتا ہوں پھر فرمایا خدا کی پناہ مانگو عذاب قبر سے صحابہ نے کہا ہم خدا کی پناہ مانگتے ہیں عذاب قبر سے فرمایا خدا کی پناہ مانگو ظاہر اور پوشیدہ فتنوں سے صحابہ نے کہا ہم خدا کی پناہ مانگتے ہیں ظاہر اور پوشیدہ فتنوں سے فرمایا خدا کی پناہ مانگو دجال کے فتنوں سے صحابہ نے کہا ہم خدا کی پناہ مانگتے ہیں دجال کے فتنوں سے مسلم راوی ہیں

(۷) وَعَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِيْ قُبُوْرِهَا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ سَمِعَ صَوْتًا مِنْ قَبْرٍ فَقَالَ مَتٰى مَاتَ هٰذَا فَقَالُوْا مَاتَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَتَرَكَ ذٰلِكَ وَقَالَ لَوْلَا أَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُّسْمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے بعد غروب ہونے سورج کے اور آپ نے آواز سنی تو فرمایا کہ یہود یوں کو اپنی قبروں میں عذاب ہوتا ہے بخاری نسائی اسکے راوی ہیں اور واسطے نسائی کے انس سے روایت ہے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبر سے آواز سنی فرمایا یہہ کب مرا تھا لوگوں نے کہا کہ کفر کے زمانے میں تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے خوش ہوئے اور فرمایا اگر مجھکو یہ خوف نہ ہوتا کہ تم مردوں کو قبروں میں دفن کرنا چھوڑ دوگے تو میں خدا سے دعا کرتا کہ تمکو عذاب قبر کا سنوا دے۔

سوال منکر و نکیر
منکر اور نکیر کے سوال کا بیان

(۱) عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ أَصْحَابُهٗ إِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ إِذَا انْصَرَفُوْا أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ أَشْهَدُ أَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَيُقَالُ لَهٗ انْظُرْ

إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ أَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا وَيُفْتَحُ اللّٰهُ لَهُ مِنْ قَبْرِهِ إِلَيْهِ فَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ كَمَا يَقُولُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَا دَرَيْتَ وَتَلَيْتَ ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ فَيَصِيحُ صَيْحَةً فَيَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَقَوْلُهُ وَلَا تَلَيْتَ أَيْ لَا اتَّبَعْتَ النَّاسَ فَقُلْتَ مِثْلَ مَا قَالُوهُ وَقِيلَ صَوَابُهُ أَيْ لَيْتَ أَفْعَلْتَ مِنْ قَوْلِكَ لَا أَلُوا إِذَا لَمْ تَسْتَطِعْ وَالْحَدِيدُ دُونَ لَا يَرُدُّونَهُ إِلَّا لَيْتَ ترجمہ اس کے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر بندہ جب قبر میں کہا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اس سے پیٹھ پھیرتے ہیں تو وہ البتہ انکی جوتیوں کی آواز سنتا ہے اور جب لوگ پھرتے ہیں تو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسکو بٹھاتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں کہ تو اس محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں کیا کہا کرتا تھا سو مومن تو کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک وہ خدا کے بندے ہیں اور اس کے رسول ہیں پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ آگ میں اپنے مکان کو دیکھ کہ خدا نے تجھکو اسکے بدلے بہشت میں مکان دیا۔ تو وہ دونوں جگہوں کو دیکھتا ہے اور خدا اس کے واسطے قبر سے بہشت کیطرف روزن کھولتا ہے اور لیکن کافر اور منافق سو کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا میں کہتا تھا جیسا لوگ کہتے تھے تو فرشتے کہتے ہیں کہ تو نے کچھ نہ سمجھا اور نہ پڑھا پھر لوہے کا گرز اس کے کانوں کے درمیان مارتے ہیں تو وہ چلاتا ہے وہ چیز مارتا ہے سو اسکے گرد والے سب اس کی آواز سنتے ہیں سوا آدمیوں اور جنوں کے ترمذی کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں۔ اور قولہ پکارا نہیں یعنی تو نے لوگوں کی پیروی نہیں کی سو تو نے کہا جیسے انہوں نے کہا۔

(۲) **وَعَنْهُ** رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ يَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ اس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پیچھے لگی جاتی ہیں مردے کے تین چیزیں اس کے قریبتی لوگ اور مال اور عمل سو دو تو پلٹ آتے ہیں اور انکا عمل اسکے ساتھ باقی رہتا ہے شیخین ترمذی اسکے راوی ہیں **ف** یعنی انجام کار آدمی کو عمل ہی کام آتا ہے مال و اسباب چھوڑ جاتے ہیں۔

(۳) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَمُوتُ إِلَّا نَدِمَ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُونَ ازْدَادَ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُونَ نَزَعَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا آدمی نہیں کہ مرجائے مگر پشیمان ہوتا ہے یعنی بعد مرنیکے اگر نیک ہو تو پشیمان ہوتا ہے کہ بہت زیادہ نیکی کیوں نہ کرلی اور اگر بدکار ہو تو پشیمان ہوتا ہے کہ بدی سے کیوں باز نہ رہا ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۴) **وَعَنْهُ** رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا الْبُخَارِيَّ الصَّدَقَةُ الْجَارِيَةُ الْمُسْتَمِرَّةُ الْمُتَّصِلَةُ كَالْوَقْفِ مَا يَجْرِي مَجْرَاهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی مر جاوے تو اسکا عمل بند اور موقوف ہو جاتا ہے مگر تین قسم کے عمل کہ انکا ثواب موت کے بعد بھی موقوف نہیں ہوتا ایک تو خیرات اور صدقہ جسکا فائدہ ہمیشہ جاری رہے دوسری وہ علم جس سے خلق فائدہ پاوے تیسری نیکبخت بیٹا جو باپکے واسطے دعا کرے اور اسکی بخشش خدا سے چاہے۔ بخاری کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں۔ **ف** یعنے نیک عمل کا ثواب زندگی تک اسے بعد موت کے بھی ملتا ہے مگر ان تین عملوں کا ثواب موت کے بعد بھی موقوف نہیں رہتا صدقہ جاری یعنے وہ نیک کام

جسکا فائدہ مخلوق کو سدا حاصل ہے جیسے مسجد اور کنواں اور مدرسہ اور سرائے اور معاش کی زمین اور وقف کرنا زمین کا۔ یا گھر کا کرنا یونکا اور علم جس سے خلق کو فائدہ ہو یعنے لوگون کو علم دین پڑھانا دینی علم کی کتاب بنانا جیسے علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ یا کسی دینی کتاب کا ترجمہ کرنا تاکہ عام مسلمان دین سے واقف ہوجائین اور نیک بیٹا یعنے بیٹا کا بیٹے سے نیکی کو ثواب حاصل نہین مطلب حدیث کا یہ ہے کہ موت ہر دم سامنے ہے ایسا نہ ہو کہ آدمی دین کی راہ سے بے نام و نشان مرجائے ان تین کاموں مین جو ہوسکے اسکی جلد فکر کرے اور ایسا عمل کرے جس سے اسکو ہمیشہ ثواب ہوتا رہے۔

کتاب المساجد وفیہ بابان

کتاب ہے مسجدون کے بیان مین اور اس مین دو باب ہین

الباب الاول فی فضل بنائھا

پہلا باب

اسکے بنانے کی فضیلت کے بیان مین

(۱) عن عثمان رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من بنی مسجدا یبتغی بہ وجہ اللہ تعالی بنی اللہ تعالی لہ بیتا فی الجنۃ وفی الحدیث بنی اللہ تعالی لہ مثلہ فی الجنۃ اخرجہ الشیخان والترمذی ترجمہ عثمان رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ کے واسطے مسجد بنادی اور اس سے صرف اللہ کی رضامندی چاہے یعنی نام و نمود مقصود نہ ہو تو اللہ تعالی اسکے واسطے بہشت مین گھر بناتا ہے اور دوسری روایت مین ہے کہ خدا تعالی اسکے واسطے بہشت مین ویسا گھر بناتا ہے۔ شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وعن انس رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرضت علی اجور امتی حتی القذاۃ یخرجھا الرجل من المسجد وعرضت علی ذنوب امتی فلم ار ذنبا اعظم من سورۃ من القرآن او آیۃ اوتیھا الرجل ثم نسیھا اخرجہ ابوداؤد والترمذی ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کا ثواب میرے سامنے کیے گیے یہانتک کہ کوڑا کرکٹ بھی جسکو آدمی مسجد سے جھاڑو کرکے نکالے یعنے مسجد کو جھاڑو دینا بڑے ثواب کا عمل ہے اور میری امت کے گناہ میرے سامنے لائے گئے سو مین نے کوئی گناہ بہت بڑا اس سے نہین دیکھا کہ کسی مرد کو کوئی سورت یا آیت قرآن مجید کی یاد ہو پھر وہ بھلادی ابوداؤد و ترمذی اس کے راوی ہین۔

الباب الثانی فی بنائھا

دوسرا باب

مسجدون کے بنانے کے بیان مین

(۱) عن انس رض قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المدینۃ فنزل فی علوھا فی حی یقال لھم بنو عمرو بن عوف فاقام فیھم اربع عشرۃ لیلۃ ثم ارسل الی ملاء بنی النجار فجاؤا متقلدین سیوفھم فکانی

أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رَدِيفُهُ وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ رضي الله عنه قَالَ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ لَكُمْ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا قَالُوا لَا وَاللهِ مَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللهِ تَعَالَى فَكَانَ فِيهِ نَخْلٌ وَقُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَخَرِبٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالنَّخْلِ فَقُطِعَ وَبِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ وَبِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ وَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوا عِضَادَتَهُ الْحِجَارَةَ وَكَانُوا يَرْتَجِزُونَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُولُونَ اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ تَامِنُونِي أَيْ تَبِيعُونِي فِي ثَمَنِهِ وَسَادَمُونِي عَلَى بَيْعِهِ مِنِّي وَيُشْتَرَاهُ

ترجمہ اس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے میں فروکش ہوئے اور اسکی اونچی جانب ایک قبیلے بنی نجار کے لوگ جمع ہوئے جن میں عمرو بن خزرج کہا جاتا تھا اُترے اور انمیں چودہ رات رہے پھر قوم بنی نجار کو بلا بھیجا تو وہ آئے اپنے گلے میں تلواریں ڈالے ہوئے سو گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی سواری پر اور ابوبکر آپکے پیچھے سوار تھے اور قوم بنی نجار آپکے گرد تھے یہانتک کہ آپنے ابوایوب کے صحن میں اپنا اسباب ڈالا یعنی وہاں اُترے اور فرمایا ای بنی نجار کی اولاد اس جانے والے باغ کا مجھے مول کرو قیمت لو بنی نجار نے کہا قسم خدا کی ہم اسکی قیمت نہیں چاہتے ہیں مگر خدا سے یعنی ہم حضرت کو یہ دین قیمت کے دیتے ہیں اور خدا سے ثواب کے امیدوار ہیں اس میں کھجور کے درخت اور کافروں کی قبریں نہیں اور خرابہ زمین تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھجوروں کے درخت کاٹنے کا حکم دیا سو کاٹے گئے اور مشرکوں کی قبریں کھودنیکا حکم کیا سو کھودی گئیں اور خرابہ زمین کے برابر کرنیکا حکم کیا سو برابر کی گئی پھر انہوں نے مسجد کے قبلے کی جانب میں کھجور کے ستونوں کو عضادہ کرکے کھڑا کیا اور اُس باغ کو پتھروں سے بنایا اور وہ رجز پڑھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکے ساتھ تھے اور کہتے تھے الٰہی بیشک کوئی بہتری نہیں مگر آخرت کی بہتری سو مدد کر انصار اور مہاجرین کی انہوں نے اسکے روایت کیا ہے پانچوں نے مگر ترمذی نے۔ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کرکے پہلے مدینے میں آئے تو کوئی مسجد نہ تھی جہاں نماز کا وقت آتا وہاں نماز پڑھ لیتے سو جب جگہ حضرت کی مسجد سے وہاں کھجور کا باغ تھا انصاریوں کا حضرت نے مول لینے کا ارادہ کیا اس سے یہ حدیث فرمائی انہوں نے بلا قیمت انکو دیا وہاں کافروں کی قبریں نہیں حضرت نے کی ہڈیاں کھدوا کر وہاں مسجد بنائی۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ وَسَقْفُهُ بِالْجَرِيدِ وَعُمُدُهُ خَشَبُ النَّخْلِ فَلَمْ يَزِدْ فِيهِ أَبُو بَكْرٍ شَيْئًا وَزَادَ فِيهِ عُمَرُ وَبَنَاهُ عَلَى بُنْيَانِهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِلَبِنٍ وَجَرِيدٍ وَأَعَادَ عُمُدَهُ خَشَبًا وَزَادَ فِي عُرْضِهِ وَبَنَى جِدَارَهُ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوشَةِ وَالنَّقْشِ وَجَعَلَ عُمُدَهُ مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوشَةٍ وَسَقَفَهُ سَاجًا أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّقْشُ الْجِصُّ بِلُغَةِ أَهْلِ الْحِجَازِ

ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہا کہ تھی مسجد نبوی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بنائی گئی کچی اینٹوں سے اور اسکی چھت کھجور کی چھڑیوں سے تھی اور اس کے ستون کھجور کی لکڑیوں سے تھے سو ابوبکر صدیق نے تو اُس میں کچھ چیز نہ بڑھائی اور عمر فاروق نے اس میں کچھ بڑھایا اور اسکو اُنہیں بنیادوں پر جو حضرت کے زمانے میں تھیں بنایا۔ پھر حضرت عثمان نے اُسکی عمارت کو بدلا اور اس میں بہت کچھ بڑھایا اُس کی دیواروں کو نقشدار پتھروں اور چونے سے چنوایا اور اسکے ستونوں کو نقشدار پتھروں سے بنایا اور سال کی لکڑی سے اسپر چھت ڈالی۔ روایت کیا اسکو بخاری اور ابوداؤد نے فصیح کو اہل حجاز کی لغت میں گچ کہتے ہیں

(۳) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَنْبَسَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يَذْكُرُ اللهَ تَعَالَى فِيهِ بَنَى اللهُ تَعَالَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ

ترجمہ عمرو بن عنبسہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسجد بنا دے تاکہ اس میں اللہ کا ذکر کیا جاوے تو خدا تعالیٰ اسکے واسطے بہشت میں گھر بناتا ہے۔
نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۴) وعن ابی الولید قال سألت ابن عمر عن الحصی الذی فی المسجد فقال مطرنا ذات لیلۃ فاصبحت الارض مبتلۃ فجعل الرجل یأتی بالحصی فی ثوبہ فیبسطہ تحتہ فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الصلوٰۃ قال ما احسن ھذا اخرجہ ابوداؤد ترجمہ ابو ولید سے روایت ہے کہا کہ میں نے ابن عمر سے ان پتھروں کا حال جو مسجد میں پڑے تھے تو انہوں نے کہا ایک رات ہم پر مینہ برسا تو زمین تر ہو گئی صبح آدمی اپنے کپڑے میں سنگریزے لے لے لگا اور اپنے تلے بچھانے لگا۔ پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا کر چکے تو فرمایا کیا خوب ہے یہ۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۵) وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امرت بتشیید المساجد قال ابن عباس لتزخرفنھا کما زخرفت الیھود والنصاری لیدعھا اخرجہ ابوداؤد ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر کئے گئے ہیں مجھ کو خدا کی قسم دیتی ہیں ہم کو جو انکو بنا لے تاکہ انکو مسجدیں سجا دیوے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۶) وعن سلمۃ بن الاکوع قال کان بین المنبر وبین الحائط قدر ممر العنز اخرجہ البخاری وابوداؤد ترجمہ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ منبر اور دیوار مسجد کے درمیان بقدر گذرنے بکری کے جگہ تھی یعنے دونوں کے درمیان بقدر فاصلہ بکری کے تھا۔ بخاری ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

احکام جو مسجد سے علاقہ رکھتے ہیں

(۱) وعن انس قال رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نخامۃ فی قبلۃ المسجد فشق ذلک علیہ حتی رؤی فی وجھہ فقام فحکہ بیدہ وقال اذا تنخم احدکم فلا یتنخم قبل قبلتہ ولکن عن یسارہ او تحت قدمہ ثم اخذ طرف ردائہ فبصق فیہ ثم رد بعضہ علی بعض ثم قال او یفعل ھکذا اخرجہ البخاری والنسائی النخامۃ بوقاف مخرج من اصل الحلق من مخرج الخاء ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد کے قبلے کی دیوار میں رینٹھ دیکھا تو آپ کو بہت برا معلوم ہوا تو اٹھے اور اسکو اپنے ہاتھ سے کھرچ ڈالا اور فرمایا کہ جب کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو سوائے اسکے کچھ نہیں کہ وہ خدا سے عرض معروض کرتا ہے اور اسکا رب اسکے اور قبلے کے درمیان ہے سو تم میں سے کوئی اپنے قبلے کی طرف تھوکے لیکن اپنی بائیں طرف یا اپنے پاؤں کے نیچے تھوکے پھر اپنی چادر کا ایک کنارہ لیکر اور اس میں تھوکا پھر کپڑے کا بعضا حصہ بعضے اوپر کر کے مل ڈالا پھر فرمایا یا اسی طرح کرے۔ بخاری نسائی اس کے راوی ہیں۔ نخامہ وہ تھوک ہے جو اصل حلق سے نکلتی ہے یعنے گہرا۔

(۲) وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم البصاق فی المسجد خطیئۃ وکفارتھا دفنھا اخرجہ الخمسۃ ترجمہ ابی امامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اسکو مٹی سے دبا دینا اس گناہ کا اتارنا ہے۔ پانچوں اسکے راوی ہیں۔ ف اگر مسجد سنگین ہو یا اسمیں پکی ہو تو کپڑے کو بھی ڈالنا چاہیے۔

(۳) وعن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا استأذنت احدکم امرأتہ الی المسجد فلا یمنعھا وقال بلال بن عبد اللہ واللہ لنمنعھن فاقبل علیہ عبد اللہ فسبہ

فَسَبَّهُ سَبًّا مَا سَبَبْتُ مِثْلَهُ قَطُّ وَقَالَ أُخْبِرُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ أَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَأَبُو دَاوُدَ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی کی عورتیں رات کے وقت نماز کے واسطے مسجد میں جانے کی اجازت مانگیں تو اسکو منع کرے اور بلال بن عبداللہ نے کہا کہ قسم اللہ کی ہم انکو منع کرینگے پھر عبداللہ اسکی طرف متوجہ ہوئے اور اسکو سخت گالیاں دیں کہ ایسے کبھی نہیں سنی اور کہا کہ میں تجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خبر دیتا ہوں اور تو کہتا ہے کہ قسم اللہ کی ہم انکو منع کرینگے تینوں اور ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔ علماء نے فتویٰ دیا ہے کہ اب زمانہ بگڑ گیا ہے اس لئے میں عورتوں کو مسجدوں میں جانا جائز نہیں ہاں اگر پردہ کے ساتھ جائیں جسمیں فتنے فساد کا خوف نہ ہو تو مضائقہ نہیں۔

(۴) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ رضی قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهَا فِي حُجْرَتِهَا وَصَلٰوتُهَا فِي مَخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهَا فِي بَيْتِهَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ الْمَخْدَعُ بِضَمِّ الْمِيمِ وَفَتْحِهَا الْبَيْتُ الصَّغِيرُ فِي دَاخِلِ الْبَيْتِ الْكَبِيرِ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نماز پڑھنا عورت کا اپنے گھر میں اول ہے اسکے نماز پڑھنے سے اپنے حجرے میں اور اسکا نماز پڑھنا اپنی کوٹھری میں افضل ہے اسکے نماز پڑھنے سے اپنے گھر میں ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔ اور مخدع چھوٹی کوٹھری کو کہتے ہیں جو بڑے گھر کے اندر ہوتی ہے۔

(۵) **وَعَنْ** نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكْنَا هٰذَا الْبَابَ لِلنِّسَاءِ قَالَ نَافِعٌ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ حَتّٰى مَاتَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ نافع ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ہم اس دروازے کو عورتوں کے واسطے چھوڑ دیں تو خوب ہو سو ابن عمر اس دروازے سے داخل نہ ہوئے۔ مرتے دم تک ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔

(۶) **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ رضی قَالَ نَشَدَ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا وَجَدْتَ إِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ أَيْ مَنْ وَجَدَهُ فَقَدْ عَادَ إِلَيْهِ صَاحِبُهُ لِيَأْخُذَهُ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ ایک مرد مسجد میں اونٹ تلاش کرتا تھا سو اس نے یوں کہا کہ کوئی سرخ اونٹ بتلاوے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کرے تو نہ پاوے کہ مسجدیں تو بنائی گئیں ہیں جسکے واسطے بنائی گئیں ہیں مسلم اس کے راوی ہیں۔ یہ جو کہا من دعا الی الجمل الاحمر یعنے جسنے اسکو پایا ہے تاکہ مالک کو اسکی طرف بلاوے تاکہ مالک اسکو لیوے **ف** یعنی مسجد بنی عبادت کے واسطے ہیں کوئی چیز اس میں تلاش کرنا یا اس میں منادی کرنا یا کوئی بات کرنا درست نہیں سو اسواسطے حضرت نے اسکو بددعا دی اور مسجد میں سوال کرنا بھی درست نہیں۔

(۷) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رضی قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْ يُنْشَدَ فِيهِ ضَالَّةٌ وَأَنْ يُنْشَدَ فِيهِ شِعْرٌ وَنَهٰى عَنِ الْحَلْقِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ الْحَلْقُ جَمْعُ حَلْقَةٍ وَهِيَ هٰهُنَا الْجَمَاعَةُ مِنَ النَّاسِ ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے خرید و فروخت کرنے سے مسجد میں اور اس سے کہ اس میں گم ہوئی چیز تلاش کی جاوے اور یہ کہ اس میں شعر پڑھا جاوے اور منع کیا حلقہ کرنے نماز سے پہلے جمعہ کے دن۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہیں اور حلق جمع حلقہ کی ہے اور مراد اس سے اس جگہ آدمیوں کی ایک جماعت ہے۔

(۸) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَنِّبُوا

البیوت یا المسجد فانی لا احل المسجد لحائض ولا جنب اخرجہ ابوداؤد ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان گھروں کے منہ مسجد سے اور طرف پھیر دو سو تحقیق میں نہیں حلال کرتا مسجد کو واسطے حیض والی عورت کے اور نہ واسطے جنبی کے یعنے جس کو فرض غسل کی حاجت ہوا ہو ابوداؤد اسکے راوی ہیں **ف** جو لوگ مسجد نبوی کے گرد رہتے ہیں انکے گھروں کے منہ مسجد کے اندر تھے سو فرمایا کہ مسجد کی طرف دروازے بند کرکے اور طرف دروازے کھلوا تاکہ حائض اور جنبی مسجد کے اندر سے نہ آ جا سکے۔

(۹) **وعن** ابن عمر رضہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا نعس احدکم وھو فی المسجد فلیتحول من مجلسہ ذلک الی غیرہ اخرجہ ابوداؤد ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد میں اونگھنے لگے تو چاہیے کہ اس جگہ سے اور جگہ پر بیٹھے ابوداؤد اسکے راوی ہیں

(۱۰) **وعن** کعب بن عجرہ رضہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا خرج احدکم الی المسجد فلا یشبکن یدیہ فانہ فی صلوۃ اخرجہ ابوداؤد والترمذی ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد کی طرف نکلے تو اپنی انگلیوں کو آپس میں نہ کرے اسواسطے کہ وہ نماز میں ہے۔ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں

(۱۱) **وعن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ما امرت بتشیید المساجد قال ابن عباس لتزخرفنہا کما زخرفت الیہود والنصاری اخرجہ ابوداؤد قلت وعلق منہ البخاری قول ابن عباس تفرد واللہ اعلم الا حرفۃ المؤمن وتمویہ احیطا یالذھب ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو مسجدوں کے پکا کرنے کا حکم نہیں ہوا کہا ابن عباس نے البتہ تم انکو آراستہ کروگے اور سجاؤ گے جیسے یہود و نصاری نے اپنی مسجدوں کو سجایا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ میں کہتا ہوں اور بخاری نے فقط ابن عباس کے قول کو معلق بیان کیا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے اور زخرفہ کے معنی ہیں نقش نگاری اور ملمع کرنا دیواروں کا سونے کے پانی سے

(۱۲) **وعن** انس رضہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یتباھی الناس فی المساجد اخرجہ ابوداؤد والنسائی یتباھون یتفاخرون ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ فخر کیا جاویگا مسجدوں میں یعنے فخر کے واسطے لوگ اونچی اونچی مسجدیں بنائیں گے۔ ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۱۳) **وعن** طلق بن علی رضہ قال خرجنا وفدا الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فبایعناہ وصلینا معہ واخبرناہ انہ بارضنا بیعۃ لنا واسنوا ھنا من فضل طھورکم قال فدعا بماء فتوضأ ومضمض ثم صبہ لنا فی اداوۃ وقال اذا اتیتم ارضکم فکسروا بیعتکم وانضحوا مکانہا بھذا الماء واتخذوھا مسجدا قلنا ان البلد بعید والحر شدید والماء یشف فقال مدوہ من الماء فان لہ لا یزداد الا طیبا فعند ذلک بنینا بلدنا وکسرنا بیعتنا ثم نضحنا مکانہا واتخذناھا مسجدا فنادینا فیہ بالاذان والراھب جل دین فلما سمع الاذان قال دعوۃ حق فما استقبل القبلۃ من تلاعینا ولکم ترکہ احرجہ النسائی الثالث فجلی اھلا الارض الی ان یطؤن الاکوبۃ دیہم ھو ما ادفع من ارضنا وما انھبط منہا ھو من الاکمۃ اداذا ترجمہ طلق بن علی سے روایت ہے کہ ہم اپنی ہمراہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے آپ سے بیعت کی اور آپکے ساتھ نماز پڑھی اور ہمنے آپکو خبر دی کہ ہماری زمین میں

ہمارا ایک عبادت خانہ ہے اور جب آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی مانگا تو آپ نے پانی منگایا پھر وضو کیا اور کلی کی پھر باقی پانی ہمارے سر و منہ پر چھڑک دیں ڈالا اور فرمایا جب تم اپنی زمین میں جاؤ تو اپنے عبادت خانے کو توڑ ڈالو یا اُس کی محراب کو خانے کعبے کی طرف پھیر دو اور اس کے مکان میں یہ پانی چھڑکو اور اسکو مسجد بنا لو۔ میں نے عرض کیا کہ ہمارا شہر دور ہے اور گرمی سخت ہے اور پانی خشک ہو جاتا ہے یا پیا جاتا ہے یعنی تو یہ پانی وہاں پہنچنا مشکل ہے فرمایا اس زمین اور پانی ملانے سے مقصد ریشان یہ ہے کہ زیادہ ہو تو اُس سے مگر پانی اور ستھرائی پر تم اپنے شہر میں آکے وہ جگہ اپنے عبادتخانے کو توڑ ڈالو یہ سنکی جگہ میں پانی چھڑکا اور اسکو مسجد بنا لو پھر جب اس زمین پر کار اذان دی اور قوم طے سے ایک مرد درویش تہا جب اُس نے بانگ سنی تو کہا کہ یہ حق کا بلانا ہے چلنے کا پھر وہ ہمارے ایک نالے کی طرف متوجہ ہوا سو جب ہم اسکے بعد پہنچے تو کہا اسالی اسکے راوی ہیں تلعہ وہ مال ہے جسمیں اونچی زمین سے پانی پھر نالوں کے اندر آوے اور بعضوں نے کہا کہ تلعہ اونچی زمین کو بھی کہتے ہیں اور نیچی زمین کو بھی یہ لفظ اضداد سے ہے۔

حَرْفُ النُّوْنِ وَيَشْتَمِلُ عَلٰى ثَلٰثَةِ كُتُبٍ

حرف نون کا بیان اور یہ شامل ہے تین کتابوں پر

اَلنُّبُوَّةُ النِّكَاحُ النَّذْرُ اَلنِّيَّةُ وَالْاِخْلَاصُ اَلصَّوْمُ وَالْمَسْوَدَةُ اَلنَّوْمُ وَالْاِنْتِبَاهُ وَالنِّفَاقُ اَلْحُكْمُ

نبوت کا بیان نکاح کا بیان نذر کا بیان نیت اور اخلاص کا بیان خیر خواہی اور مشورہ کا بیان سونے اور جاگنے کا بیان نفاق کا بیان حکم کا بیان

كِتَابُ النُّبُوَّةِ وَفِيْهِ خَمْسَةُ اَبْوَابٍ

کتاب ہے نبوت اور پیغمبری کے بیان میں اور اسمیں پانچ باب ہیں

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِيْ اَحْكَامٍ تَخُصُّ ذَاتَهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَفِيْهِ خَمْسَةُ فُصُوْلٍ

پہلا باب ان حکام کے بیان میں جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارک کے ساتھ خاص ہیں اور اُس میں پانچ فصل ہیں۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْ اِسْمِهٖ وَنَسَبِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پہلی فصل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک اور حسب نسب کے بیان میں۔

ذَكَرَ الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ بَابِ مَبْعَثِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ اِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ ترجمہ امام بخاری نے خدا تعالیٰ اُنپر رحمت کرے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغمبر ہونیکے باب میں ذکر کیا اور کہا کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم بیٹے ہین عبداللہ کے وہ بیٹے عبدالمطلب کے وہ بیٹے ہاشم کے وہ بیٹے عبدمناف کے وہ بیٹے قصی کے وہ بیٹے کلاب کے وہ بیٹے مرہ کے وہ بیٹے کعب کے وہ بیٹے لوی کے وہ بیٹے غالب کے وہ بیٹے فہر کے وہ بیٹے مالک کے وہ بیٹے نضر کے وہ بیٹے کنانہ کے وہ بیٹے خزیمہ کے وہ بیٹے مدرکہ کے وہ بیٹے الیاس کے وہ بیٹے مضر کے وہ بیٹے نزار کے وہ بیٹے معد کے وہ بیٹے عدنان کے **ف** حدیث کا نسبنا ہے اہل حدیث واہل تاریخ کا عدنان تک اتفاق ہے آگے آدم علیہ السلام تک اختلاف ہے۔

(۱) **وعن** واثلۃ بن الاسقع رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ اصطفی کنانۃ من ولد اسمٰعیل واصطفی قریشا من کنانۃ واصطفی من قریش بنی ھاشم واصطفانی من بنی ھاشم اخرجہ مسلم **ترجمہ** واثلہ بن اسقع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق خدا نے چن لیا ہے کنانہ کو حضرت اسمعیل کی اولاد سے یعنی شرافت مین اور چن لیا ہے قریش کو کنانہ کی اولاد سے اور چن لیا ہے قریش سے ہاشم کی اولاد کو اور چن لیا ہے مجھکو قریش سے مسلم اسکے راوی ہین۔ **ف** کنانہ حضرت کی چودھوین پشت مین ہین اُن سے عرب کے بہت گروہ پیدا ہوئے اور قریش لقب ہے نضر بن کنانہ کا اور ہاشم حضرت کے پردادا ہین سو حضرت نے فرمایا کہ حضرت اسمعیل کی اولاد مین سے کنانہ کی اولاد شرافت مین افضل ہے پھر ان مین قریش افضل ہین اور قریش مین بنی ہاشم افضل ہین اور بنی ہاشم سے حضرت افضل ہین تو گویا حضرت سارے عرب کے عطر ہین۔

(۲) **وعن** جبیر بن مطعم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لی خمسۃ اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ تعالی بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی اخرجہ الثلثۃ وانتھی حدیث مالک الی قولہ وانا العاقب واخرجہ الترمذی الی قولہ لیس بعدہ نبی قولہ یحشر الناس علی قدمی ای علی اثری وقیل علی عھدی وزمانی **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہین مین محمد ہون اور احمد ہون اور ماحی ہون کہ میرے سبب سے خدا کفر کو مٹاوے گا اور مین حاشر ہون کہ لوگون کا حشر میرے قدمون پر ہوگا اور مین عاقب ہون یعنے پیچھے آنیوالا اور عاقب وہ ہے جسکے پیچھے کوئی نبی نہو۔ تینون اسکے راوی ہین اور تمام ہوئی حدیث مالک کی اُس قول تک کہ مین عاقب ہون اور روایت کی ہے ترمذی نے اس قول تک کہ نہین بعد اسکے کوئی نبی اور یہ جو فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون کا میرے قدمون پر یعنے بعد میرے اپنے اول قبر سے مین اٹھون گا پیچھے اور لوگ میرے پیچھے یا میرے عہد اور زمانے پر۔

(۳) **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا تعجبون کیف یصرف اللہ تعالی عنی شتم قریش ولعنھم یشتمون مذمما ویلعنون مذمما وانا محمد اخرجہ البخاری **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تمکو تعجب نہین آتا کہ کیونکر حق تعالی میری طرف سے قریش کی گالیون اور لعنت کو پھیر ناہی گالی دیتے ہین مذمم کو اور لعنت کرتے ہین مذمم کو اور مین تو محمد ہون بخاری اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ مَوْلِدِہٖ وَعُمُرِہٖ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ

دوسری فصل

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش اور عمر کے بیان مین

(۱) عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ وُلِدْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيْلِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ مطلب بن عبداللہ بن قیس بن مخرمہ سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے روایت کی کہا کہ مین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم واقعہ فیل کے سال پیدا ہوئے ترمذی اس کے راوی ہین

(۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رضہ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَسِتِّيْنَ سَنَةً اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ فوت ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم تریسٹھ برس کی عمر مین شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلٰثَ عَشْرَ سَنَةً يُوْحٰى اِلَيْهِ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَسِتِّيْنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَقَامَ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى الضَّوْءَ وَلَا يَرٰى شَيْئًا سَبْعَ سِنِيْنَ اَوْ ثَمَانَ سِنِيْنَ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَاَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّيْنَ سَنَةً اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِيْ اُخْرٰى لِلشَّيْخَيْنِ اُنْزِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعِيْنَ فَمَكَثَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ سَنَةً ثُمَّ اُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَمَكَثَ بِهَا عَشْرَ سِنِيْنَ ثُمَّ تُوُفِّيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے مین تیرہ سال رہے بعد اسکے کہ آپ کو وحی ہوئی نہی اور فوت ہوئی تریسٹھ برس کی عمر مین اور ایک روایت مین ہی کہ مکے مین پندرہ برس رہے آواز سنتے تہے اور سات برس تک روشنی دیکھتے تہے اور کوئی چیز نظر نہ آتی تہی اور آٹھ برس آپکو وحی ہوتی رہی یعنے مکے مین اور مدینے مین دس برس رہے اور فوت ہوئے پینسٹھ برس کی عمر مین شیخین اور ترمذی اُس کے راوی ہین اور شیخین کی دوسری روایت مین ہے کہ حضرت پر وحی اتری چالیس برس کی عمر مین پھر اس کے بعد تیرہ برس مکہ مین رہے پھر حکم ہوا آپکو ہجرت کرنے کا تو آپ نے مدینے کی طرف ہجرت کی پھر دس برس وہان رہے پھر فوت ہوئے صلعم اکہتر برس کی عمر مین اور درود اور سلام ہو۔

(۴) وَعَنْ اَنَسٍ رضہ قَالَ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَسِتِّيْنَ سَنَةً وَاَبُوْ بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَسِتِّيْنَ وَعُمَرُ ابْنُ ثَلٰثٍ وَسِتِّيْنَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم تریسٹھ برس کی عمر مین فوت ہوئے اور ابوبکر بھی تریسٹھ برس کی عمر مین فوت ہوئے اور عمر بھی تریسٹھ برس کی عمر مین فوت ہوئے مسلم اس کے راوی ہین ف خدا کی قدرت سے یہ عجب اتفاق ہوا کہ تینون صاحب ایک ہی عمر مین فوت ہوئے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْ اَوْلَادِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ

تیسری فصل

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کے بیان مین

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اِنَّ قُرَيْشًا تَوَاصَتْ بَيْنَهَا بِالثَّمَادِيْ فِي النَّبِيِّ اَلْكُفْرَ وَقَالَتِ الَّذِيْ نَحْنُ عَلَيْهِ وَاَحَقُّ مِمَّا عَلَيْهِ هٰذَا الصَّنْبُوْرُ الْمُسَبِّرُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ اِلٰى اٰخِرِهَا وَاَنَّاهُ بَعْدَ ذٰلِكَ نِعْمَةٌ اَوْلَادٌ ذُكُوْرٌ اَرْبَعَةٌ مِنْ خَدِيْجَةَ رضہ عَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَ الْاَبْهَمُ وَالطَّاهِرُ وَقِيْلَ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ نَفْسُهٗ ثَلٰثَةٌ وَالطَّيِّبُ وَالْقَاسِمُ وَاِبْرَاهِيْمُ مِنْ مَارِيَةَ وَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ بَنَاتٍ مِنْهُنَّ زَيْنَبُ الَّتِيْ كَانَتْ تَحْتَ اَبِي الْعَاصِ بْنِ

الربیع ورقیۃ وام کلثوم کانتا تحت عتبۃ ابنی ابی لھب فلما نزلت تبت یدا ابی لھب قال امھما بفراقھما وتزوج عثمان ام کلثوم ورقیۃ وھاجرت معہ الی ارض الحبشۃ وولدت ھناک ابنہ عبد اللہ وبہ کان یکنی ثم ماتت وتزوج بعدھا ام کلثوم وفاطمۃ وکانت تحت علی وولدت لہ حسنا وحسینا ومحسنا وزینب وکانت تحت عبد اللہ بن جعفر ام کلثوم وزوجھا علی بن عمر بن الخطاب اخرجہ ذریح الصنبور فی الاصل النخلۃ التی تبقی متفرقۃ ویدق اصلھا وقیل ھی ضعفات تنبت فی جذع النخلۃ غیر ثابتۃ فی الارض ثم یقلع منھا وارادکفار قریش ان محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یمزلہ صنبور فی جذع نخلۃ فاذا قطع انقطع یعنون انہ لا عقب لہ واذا مات انقطع ذکرہ ویابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ الکافرون ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ قریش نے آپسمین وصیت کی ساتھ فارغ ہونے کے زیادت تک سرکشی اور کفر مین اور کہا کہ جس پر ہم ہین لات ہے اُس بن سے کہ ہی اسپر یہ بے اصل درخت کھجور کا تو خدا نے یہ سورۃ اتاری کہ بیشک ہمنے تجھکو حوض کوثر دیا آخر سورۃ تک اور اسکے بعد حضرت کے یہان پانچ نرینہ بیٹے پیدا ہوئے چار حضرت خدیجہ کے شکم سے ایک عبد اللہ اور وہ سب سے بڑے تھے دوسرے طاہر اور بعض نے کہا وہ عبد اللہ ہے سو وہ تین ہین اور طیب اور قاسم اور ابراہیم ماریہ کے شکم سے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چار بیٹیان تھین اُن مین سے ایک زینب تھین جو ابی... عاص بن ربیع کے نکاح مین تھین اور رقیہ اور ام کلثوم وہ دونون عتبہ..... ابولہب کے بیٹون کے نکاح مین تھین پھر جب یہ سورۃ اتری کہ ہلاک ہون دونون ہاتھ ابولہب کے اور ہلاک ہوا ابولہب تو حکم کیا انکو ساتھ جدا ہونیکے اُن سے اور عثمان نے پہلے رقیہ سے نکاح کیا اور ہجرت کی رقیہ نے ساتھ عثمان کے طرف زمین حبش کے اور وہان انکے یہان اکا بیٹا جلد سہ پیدا ہوا اور اسی کے ساتھ حضرت عثمان کی کنیت کی جاتی تھی پھر رقیہ مرگئین اور اُس کے بعد حضرت عثمان نے ام کلثوم سے نکاح کیا اور ایک فاطمہ نہین اور وہ علی کے نکاح مین تھین اور انکے یہان اُن سے امام حسن وحسین ومحسن بیٹے پیدا ہوئے اور زینب بیٹی پیدا ہوئی اور وہ عبد اللہ بن جعفر کے نکاح مین تھین دوسری بیٹی ام کلثوم تھین اور علی مرتضی نے انکا نکاح عمر فاروق سے کردیا تھا زبیر اسکے راوی ہین۔ اور صنبور دراصل وہ کھجور کا درخت ہے جو متفرق باقی رہے اور اسکی جڑ کاٹی جاوے اور بعضون نے کہا وہ چھان ہین کہ کھجور کی ٹہنڈ پر پیدا ہوتی ہین۔ انکی جڑ زمین کے اندر نہین ہوتی ہر اس سے اکھاڑی جاتی ہین۔ اور مراد کفار قریش کی یہ تھی کہ محمد بجائے صنبور یعنے چھڑی کے ہی کھجور کی ٹہنڈ پر پھر جب کاٹی جاوے ٹوٹ جاتی ہے یعنی اُس کی کوئی اولاد نہین اور جب مر گیا تو اُسکا ذکر بند ہوجاوے گا۔ اور اللہ اپنا نور پورا کرے گا... تر ہیگا۔ اگرچہ بُرا مانین کافر۔

(۲) وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لما مات ولدہ ابراہیم انہ مات فی الثدی وان لہ لظئرین تکملان رضاعہ فی الجنۃ رواہ ابن ماجۃ وفی روایۃ اخرجہ مسلم الظئر المرأۃ التی ترضع ولد غیرھا ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبکہ آپ کا بیٹا ابراہیم علیہ السلام مرگیا کہ وہ شیر خوارگی مین مرگیا ہے اور اسکے واسطے دو دائیان بہشت مین دودھ پلانے کی مدت کو پورا کرتی ہین اور بیشک وہ میرا بیٹا ہے مسلم کے راوی ہین۔ ظئر اس عورت کو کہتے ہین جو غیر کے بچے کو دودھ پلادے۔

الفصل الرابع فی صفاتہ وأخلاقہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

چوتھی فصل

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات اور اخلاق کے بیان مین

(۱) عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ ذٰلِكَ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ اِذَا وَصَفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَغَّطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ كَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ كَانَ اَسْيَلَ الْخَدَّيْنِ اَبْيَضَ مُشْرَبًا بِحُمْرَةٍ اَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ اَهْدَبَ الْاَشْفَارِ ذَا مَسْرُبَةٍ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ جَلِيْلَ الْمَشَاشِ وَالْكَتِدِ اِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا وَاِذَا مَشٰى يَتَقَلَّعُ تَقَلُّعًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ اَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَاَصْدَقُهُمْ لَهْجَةً وَاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَاَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً مَنْ رَاٰهُ بَدِيْهَةً هَابَهٗ وَمَنْ خَالَطَهٗ مَعْرِفَةً اَحَبَّهٗ يَقُوْلُ نَاعِتُهٗ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ لَا يَعِيْبُ الْحَدِيْثَ سَرْدًا يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ يَفْصِلُ يَفْهَمُهٗ مَنْ سَمِعَهٗ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ الْمُمَغَّطُ بِتَشْدِيْدِ الْمِيْمِ الثَّانِيَةِ وَبِالْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ الْبَائِنُ الطَّوِيْلُ وَالْمُحْدِثُوْنَ يُشَدِّدُوْنَ الْغَيْنَ وَالْمُتَرَدِّدُ الدَّاخِلُ بَعْضُهٗ فِيْ بَعْضٍ مِنَ الْقِصَرِ فَهُوَ مُجْتَمِعٌ وَالرَّبْعَةُ مُعْتَدِلُ الْقَامَةِ بَيْنَ الطَّوِيْلِ وَالْقَصِيْرِ وَالْقَطَطُ شَدِيْدُ الْجُعُوْدَةِ وَالسَّبْطُ ضِدُّهٗ وَالرَّجِلُ بَيْنَهُمَا وَالْمُطَهَّمُ الْفَاحِشُ السِّمَنِ وَالْمُكَلْثَمُ الْمُسْتَدِيْرُ الْوَجْهِ وَلَا يَكُوْنُ الْاَمْعَ كَثْرَةِ اللَّحْمِ وَاَسْيَلُ الْخَدَّيْنِ الَّذِيْ سَالَ مِنْ غَيْرِ اِرْتِفَاعٍ وَالدَّعَجُ شِدَّةُ سَوَادِ الْعَيْنِ وَالْاَهْدَبُ الَّذِيْ طَالَ شَعْرُ اَجْفَانِهٖ وَكَثُرَ وَاسْتِفَارُ الْعَيْنِ نَبَاتُ الشَّعْرِ الْمُحِيْطَةِ بِهَا وَالْمَسْرُبَةُ الشَّعْرُ النَّابِتُ عَلَى الصَّدْرِ نَازِلًا اِلٰى اٰخِرِ الْبَطْنِ وَالشَّثْنُ الْغَلِيْظُ وَهُوَ مَدْحٌ فِي الرِّجَالِ لِاَنَّهٗ اَشَدُّ لِقَبْضِهِمْ وَاَصْبَرُ لَهُمْ عَلَى الْمَرَامِيْ وَجَلِيْلُ الْمَشَاشِ اَيْ عَظِيْمُ رُءُوْسِ الْعِظَامِ كَالْمِرْفَقَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْمَنْكِبَيْنِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ وَالْمَشَاشُ رُءُوْسُ الْعِظَامِ اللَّيِّنَةُ الَّتِيْ يُمْكِنُ تَضْعُفُهَا وَالْكَتِدُ الْكَاهِلُ وَالتَّقَلُّعُ التَّمَيُّلُ فِي الْمَشْيِ اِلٰى قُدَّامٍ كَمَا تَتَكَفَّاُ السَّفِيْنَةُ فِيْ جَرْيِهَا وَالصَّبَبُ الْاِنْحِدَارُ مِنْ مَوْضِعٍ عَالٍ وَاللَّهْجَةُ اللِّسَانُ وَاَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً اَيْ سَهْلًا مُنْقَادًا وَسَرْدُ الْحَدِيْثِ الْمُسَارَعَةُ فِي النُّطْقِ بِهٖ وَمُتَابَعَتُهٗ

ترجمہ ابراہیم بن محمد اولاد علی رضؓ سے روایت ہے کہا کہ علی مرتضیٰ رضؓ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصف بیان کرتے تو کہتے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ بہت لمبے تھے اور نہ بہت چھوٹے بلکہ میانہ قد تھے لوگوں میں اور نہ بہت گھنگرالے بال والے تھے اور نہ سیدھے بال والے بلکہ کچھ گھنگرالے بال والے مرد تھے اور نہ بہت موٹے چہرے والے تھے اور نہ چھوٹے چہرے والے گول پیشانی والے بلکہ تھے دراز رخسارون والے سفید رنگ والے مخلوط بسرخی نہایت سیاہ آنکھون والے دراز پلکون والے تھے جاحب مسربہ یعنے ایک لکیر لمبی بالون کی سینے سے ناف تک تھی موٹی ہتھیلی والے موٹے پاؤن والے بڑے سر کی ہڈیون والے موٹے کندھون کے درمیان سے جب پھرتے ادھر ادھر تو پورے تمام بدن اپنا اور جب چلتے تو جھکتے پاؤن پر جھکنا گویا کہ اترتے ہین اونچائی سے نوان مین آپکے دونون کندھون کے درمیان مہر نبوت تھی اور وہ ختم کرنیوالے نبیون کے سب سے زیادہ سخی تھے سب لوگون مین سینے کے بہت فراخ تھا دینے کے بیڑے اور بہت دلاور تھے سب لوگون مین اور بہت سچی تھے سب لوگون سے زبان مین اور بہت نرم تھے لوگون مین ازروے طبیعت کے اور بزرگ تھے لوگون مین ازروے قوم کے جو انکو ناگہان دیکھتا ڈر جاتا اور اُن سے ہیبت کھاتا اور جو کوئی آپسے میل جول و صحبت رکھتا پہچانکر تو آپکو دوست رکھتا کہتا ہے آپکی صفت بیان کرنیوالا کہ پہلے حضرت جیسا نہ کوئی آپسے پہلے دیکھا اور نہ پیچھے اور نہ جلد بات کرتے تھے جلد بات کرنا بلکہ بات کرتے تھے جدی جدی کہ جو سُنتا سمجھ لیتا ترمذی اسکے راوی ہین ممغط بہت لمبے کو کہتے ہین اور مترددوہ جو چھوٹا ہونے کے سبب سے آپسمین داخل اور مجتمع ہوا اور ربعہ معتدل میانہ قد کو کہتے ہین جو طویل اور قصیر کے درمیان ہو اور قطط وہ ہے جسکے بال نہایت گھنگرالے ہون اور سبط ضد اسکی ہے اور رجل جو دونون کے درمیان اور مطہم نہایت موٹے کو کہتے ہین اور مکلثم وہ جسکا چہرہ گول

ہوا آدمی نہیں ہوتا مگر کثرت گوشت سے اور لسیل خود دراز رخسارے کو کہتے ہیں جو لٹکے ہوئے ہوں اور وجع نہایت سیاہی آنکھ کی ہے اور احدب وہ ہے جسکی پلکیں دراز اور بہت ہوں اور شعار بالوں کے لگنے کی جگہ ہے جو اسکو گھیرے ہوئے ہیں اور مسربۃ بال ہیں جو سینے سے خبر ناف تک لگے ہوئے ہوں اور رشش سوکے کو کہتے ہیں اور وہ مرض ہے مردوں کی سوا سطے کہ وہ سخت تر ہے واسطے قبض کرنے اُنکے کے اور صبر دینے والا ہے انکو بیماری چیزوں پر اور جلیل الشاش وہ ہے جسکی ہڈیوں کے سر بڑے ہوں مانند کہنیوں اور گھٹنوں اور کند ہوں وغیرہ کے اور شاش نرم ہڈیوں کے سر کو کہتے ہیں جنکا پہچاننا ممکن ہے اور کتہ کا بل کو جو کندھوں کے درمیان ہے اور تخا کے معنے ہیں چلتے ہوئے قدموں پر جھکنا جیسے کشتی چلتی ہوئی جھکتی ہے اور صبب کے معنی ہیں اچھا جان سے نوان ہیں آنا اور لہجہ زبان کو کہتے ہیں اور لین عریکہ یعنے نرم طبیعت فرمانبردار اور سرد الحدیث جلد اور پے در پے بات کرنا

(۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ کَانَ اَھْلُ الْکِتَابِ یَسْدِلُوْنَ اَشْعَارَھُمْ وَکَانَ الْمُشْرِکُوْنَ یَفْرُقُوْنَ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُحِبُّ مُوَافَقَۃَ اَھْلِ الْکِتَابِ فِیْمَا لَمْ یُؤْمَرْ بِہٖ فَسَدَلَ نَاصِیَتَہٗ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالسَّدْلُ تَرْکُ الشَّعْرِ بِغَیْرِ فَرْقٍ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہتے ہیں یہود و نصاریٰ چھوڑتے اپنے بالوں کو بغیر مانگ کے اور تھے مشرکین مانگ نکالتے اپنے بالوں میں اور خوش لگتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موافقت اہل کتاب کی جسمیں آپ کو کچھ حکم نہ ہوتا سو آپنے اپنے ماتھے کے بال چھوڑے بغیر مانگ کے پھر اُس کے بعد مانگ نکالی بخاری ابوداؤد اس کے راوی ہیں سدل کے معنے ہیں چھوڑنا بالوں کا بغیر مانگ کے۔

(۳) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّہٗ سُئِلَ عَنْ شَیْبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَانَہُ اللّٰہُ بِبَیْضَاءَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّہٗ کَانَ یَکْرَہُ اَنْ یَّنْتِفَ الرَّجُلُ الشَّعْرَۃَ الْبَیْضَاءَ مِنْ رَّاْسِہٖ وَلِحْیَتِہٖ قَالَ وَلَمْ یَخْتَضِبْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا کَانَ الْبَیَاضُ فِیْ عَنْفَقَتِہٖ وَفِی الصُّدْغَیْنِ وَفِی الرَّاْسِ نَبْذٌ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ وہ پوچھے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سفید بالوں سے تو انس نے کہا کہ نہیں ہے زیبا کیا آپ کو اللہ نے ساتھ سفید بالوں کے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بُرا جانتے تھے یہ کہ مرد اپنے سر اور داڑھی سے سفید بال اکھاڑے اور کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خضاب نہیں کیا اور سوائے اسکے کچھ نہیں کہ آپکے نیچے ہونٹ کے تلے اور کنپٹیوں اور سر میں کچھ سفید بال تھے مسلم اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ رضہ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَرَاَیْتُ بَیَاضًا تَحْتَ شَفَۃِ السُّفْلٰی یَعْنِی الْعَنْفَقَۃَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ **ترجمہ** ابوجحیفہ سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا سو میں نے آپکے نیچے کے ہونٹ کے تلے کچھ سفید بال دیکھے یعنے ریش بچہ میں شیخین اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَالْحَلَّاقُ یَحْلِقُہٗ وَقَدْ اَطَافَ بِہٖ اَصْحَابُہٗ فَمَا یُرِیْدُوْنَ اَنْ تَقَعَ شَعْرَۃٌ اِلَّا فِیْ یَدِ رَجُلٍ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور سر مونڈنے والا پچھنا سر مونڈتا تھا اور آپکے اصحاب آپکے گرد گھومتے تھے سو چاہتے تھے کہ آپکا کوئی بال گرے مگر کسی مرد کے ہاتھ میں یعنے حضرت کا کوئی بال زمین پر نہیں گرنے دیتے تھے روایت کی یہ حدیث مسلم نے۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِیْ خَاتَمِ النُّبُوَّۃِ وَاَشْیَاءَ مُتَفَرِّقَۃٍ

پانچویں فصل

مہر نبوت اور متفرق چیزوں کے بیان میں

(۱) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسٍ رض قَالَ اَکَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خُبْزًا وَلَحْمًا اَوْ قَالَ ثَرِیْدًا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ قَالَ وَلَکَ فَقِیْلَ لَہٗ اَسْتَغْفَرَ لَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَلَکُمْ ثُمَّ تَلَا وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاٰیَۃَ قَالَ ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَہٗ فَرَاَیْتُ خَاتَمَ النُّبُوَّۃِ بَیْنَ کَتِفَیْہِ عِنْدَ نَاغِضِ الْکَتِفِ الْیُسْرٰی جُمْعًا عَلَیْہِ خِیَلَانٌ کَاَمْثَالِ الثَّآلِیْلِ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ۔ نَاغِضُ الْکَتِفِ طَرَفُ الْعَظْمِ الْعَرِیْضِ وَالْجُمْعُ قَالَ الْجُمَیْدِیُّ لَعَلَّہٗ عَنٰی جَمْعَ الْکَفِّ وَھُوَ جَمْعُھَا اَوْ عَطْفُ اَصَابِعِھَا اِلٰی بَاطِنِ الْکَفِّ وَالْخِیَلَانُ جَمْعُ خَالٍ وَھُوَ الشَّامَۃُ **ترجمہ** عبداللہ بن سرجس سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ روٹی گوشت کھایا یعنے ثرید روٹی کے ٹکڑے شوربے میں بھیگے ہوئے تو میں نے کہا یا رسول اللہ خدا نے آپ کو بخشدیا ہے۔ فرمایا اور تجھکو بھی تو کسی نے اُسسے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہارے واسطے استغفار کیا ہے اُس نے کہا کہ ہاں فرمایا اور تجھکو بھی پھر یہہ آیت پڑھی اور بخشش مانگ واسطے گناہ اپنے کے اور واسطے ایمانداز مردوں اور عورتوں کے آخر آیت تک کہا پھر میں پھر آپکے پیچھے ہوا تو میں نے دیکھا مہر نبوت کو آپکے دونوں کندھوں کے درمیان آپکے بائیں کندھوں کی نرم ہڈی کے پاس گوشت اُٹھا ہوا... یعنے مانند انڈے کے۔ اسپر سیاہ تل ہے مانند مسوں کے مسلم اسکے راوی ہیں۔ ناغض الکتف چوڑی ہڈی کی ایک طرف اور کہا حمیدی نے کہ شاید مراد جمع سے مٹھی ہے یعنے انگلیوں کو ہتیلی کے اندر کی طرف موڑکر اکٹھا کرنا مٹھی کی مانند مہر نبوت کا گوشت اکٹھا ہوا... تھا۔ اور مراد تا ئیل سے پہنسیاں ہیں جو آدمی کے بدن پر مانند دانہ چنے کے ظاہر ہوتی ہیں۔

(۲) **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ رض قَالَ کَانَ خَاتَمُ النُّبُوَّۃِ بَیْنَ کَتِفَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ غُدَّۃً مُجْتَمِعَۃً مِثْلَ بَیْضَۃِ الْحَمَامِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہا کہ تھی مہر نبوت درمیان دونوں کندھوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ٹرح گوشت کبوتر کے انڈے کی مانند یعنے گول لیکن رنگ اسکا بدن مبارک کے موافق تھا، ترمذی اسکے راوی ہیں

(۳) **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ مَا رَاَیْتُ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْھِہٖ وَمَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِیْ مَشْیَتِہٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰی لَہٗ اِنَّا لَنُجْھِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّہٗ لَغَیْرُ مُکْتَرِثٍ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ تر خوبصورت کوئی نہیں دیکھا گویا کہ آفتاب چلتا ہے اُنکے چہرے میں یعنے چمکتا ہے۔ اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ تر تیز چلنے والا کوئی نہیں دیکھا چلتے وقت سب سے زیادہ تر تیز چلتے تھے گویا کہ آپکے واسطے زمین لپیٹی جاتی تھی جب ہم آپکے ساتھ چلتے تو اپنی جان کو مشقت میں ڈالتے تھے اور حالانکہ آپ بے تکلف چلتے تھے ترمذی اس کے راوی ہیں **ف** یعنے حضرت بے تکلف و بے پروا آسانی سے چلتے تھے اور یہہ حضرت کا معجزہ تھا کہ آپ سانی سے بے تکلف لوگوں کے آگے چلتے اور لوگ دوڑتے اور مشقت کھینچتے اور آپکے ساتھ نہ پہونچتے۔

(۴) **وَعَنْ** عَائِشَۃَ رض قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُحَدِّثُ حَدِیْثًا لَوْ عَدَّہُ الْعَادُّ لَاَحْصَاہُ کَانَ یُرَدِّدُ الْحَدِیْثَ کَرَّرَہٗ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تھا کہ جب کلام کرتے تو بڑی بات کہتے اگر کوئی گننے والا اُسکو گنتا تو گن لیتا یعنے اگر قصد کرتا گننے کا تو ممکن تھا اور جملہ اور پے در پے بات کرتے

تم جیسے تم چاہو اور پے در پے بات کرتے ہو سنائی کے سوائے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۵) **وعن** انسؓ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعید الکلمۃ ثلثا لتعقل عنہ اخرجہ الترمذی

ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تھا کہ بات کو تین بار دہراتے تھے تاکہ سننے والا آپ سے سمجھ لیوے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۶) **وعن** ابن سلام قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا جلس یتحدث یکثر ان یرفع طرفہ الی السماء اخرجہ ابوداؤد

ترجمہ ابن سلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تھا کہ جب بات کرنے بیٹھتے تو اپنی نظر آسمان کی طرف بہت اٹھاتے ابوداؤد اسکے راوی ہیں **ف** یعنی باتمطار وحی کے۔

(۷) **وعن** انسؓ قال کانت ام سلیم تبسط لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نطعا فیقیل عندھا فاذا نام اخذت من عرقہ وشعرہ فجمعتہ فی قارورۃ ثم جمعتہ فی سک فلما حضر انسؓ الوفاۃ اوصی ان یجعل فی حنوطہ من ذلک السک اخرجہ الشیخان والنسائی السک نوع یتطیب بہ

ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ ام سلیم انس کی ماں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے چمڑے کا بچھونا بچھاتی تھیں اور حضرت اسکے پاس دوپہر کو آرام کرتے پھر جب آپ اٹھتے تو آپکا پسینہ اور بال یکجا کر کے شیشے میں جمع کرتی تھیں پھر اسکو خوشبو میں ملاتیں پھر جب انسؓ کے مرنیکا وقت قریب آیا تو انہوں نے وصیت کی کہ انکے کفن میں یہ خوشبو لگائی جاوے شیخین نسائی اسکے راوی ہیں۔ سک ایک چیز ہے خوشبودار کہ خوشبو کے واسطے لگائی جاتی ہے۔

(۸) **وعن** انسؓ قال کان فزع بالمدینۃ فاستعار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرسا من ابی طلحۃ یقال لہ المندوب فرکبہ فلما رجع قال ما رأینا من شیء وان وجدناہ لبحرا وفی روایۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احسن الناس وکان اجود الناس واشجع الناس ولقد فزع اھل المدینۃ ذات لیلۃ وانطلق ناس قبل الصوت فتلقاھم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راجعا وقد سبقھم واستبرء الخبر وھو علی فرس لابی طلحۃ عری وفی عنقہ السیف وھو یقول لن تراعوا لن تراعوا وقال وجدناہ بحرا او قال وجدناہ بحرا او کان فرسا بطاء اخرجہ الخمسۃ الا النسائی یقال فرس بحر اذا کان واسع الجری واستبرء الخبر کشفہ وحققہ

ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ مدینے میں ہول پڑی تو حضرت نے ابوطلحہ کا گھوڑا جسکو مندوب کہتے ہے مانگا اور سب سوار سب کے آگے نکل گئے پھر جب پھرے تو فرمایا کہ ہمنے تو کچھ نہیں دیکھا اور البتہ ہمنے اس گھوڑے کا قدم تو دریا پایا یعنے بہت تیز چلتا ہے اور ایک روایت میں ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ تر خوبصورت تھے اور زیادہ تر سخی تھے اور تھے زیادہ تر دلاور اور سب لوگوں سے اور مدینے والے ایک رات ڈرے یعنی ایک آواز خوفناک آئی اور لوگ آواز کی طرف چلے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو پھرتے ہوئے ملے اور حالانکہ البتہ سب سے آگے بڑھ گئے تھے اور خبر تحقیق کر آئے اور آپ ابوطلحہ کے ننگے گھوڑے پر سوار تھے اور آپکی گردن میں تلوار لٹکی تھی اور آپ فرماتے تھے ہرگز مت ڈرو کچھ خوف نکرو۔ اور فرمایا کہ ہمنے گھوڑا دریا کی طرح پایا اور حالانکہ گھوڑا سست قدم تھا۔ پانچوں اسکے راوی ہیں سوا نسائی کے کہا جاتا ہے کہ فرس بحر جبکہ گھوڑا تیز قدم ہو۔ اور استبرء الخبر کے معنی ہیں کہ خبر معلوم اور تحقیق کی **ف** یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ ہے کہ یہ گھوڑا نہایت سست قدم تھا حضرت کی برکت سے نہایت تیز قدم ہو گیا چنانچہ حضرت نے اسکی تعریف کی اس حدیث سے کمال شجاعت حضرت کی معلوم ہوئی کہ خوف کی حالت میں رات کو تنہا کے نکل گئے اور رات اور خوف اور تنہائی کی کچھ پروا نہ کی۔

(۹) وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ لِنَفْسِهٖ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ أَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَأَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہا کہ نہیں اختیار دیئے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو کاموں میں مگر کہ دونوں میں آسان تر کو لیا جبتک کہ گناہ نہ ہوتا پھر اگر گناہ ہوتا تو بہ نسبت اور لوگوں کے اُس سے زیادہ تر دور ہوتے اور حضرتؐ نے اپنی ذات کے واسطے کبھی کسی سے بدلہ نہیں لیا مگر یہ کہ کوئی چیز اللہ کی حرام کی ہوئی کی جاتی تو اللہ کے واسطے اُس سے بدلا لیتے تینوں ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۱۰) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رض قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْأُوْلٰى ثُمَّ خَرَجَ إِلٰى أَهْلِهٖ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ أَحَدِهِمْ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ قَالَ وَأَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدَّيَّ فَوَجَدْتُ يَدَهٗ بَرْدًا وَرِيْحًا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ جُؤْنَةُ الْعَطَّارِ وِعَاءُ الَّذِيْ يُعَبِّرُ فِيْهَا الطِّيْبَ وَيُدَخِّرُهٗ

ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہا کہ پڑھی میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پہلے نماز ظہر کی پھر آپ اپنے گھر والوں کی طرف نکلے اور میں بھی آپ کے ساتھ نکلا تو استقبال کیا حضرتؐ کو لڑکوں نے۔ تو آپ باری باری سے ہر ایک لڑکے کے رخسارے پر ہاتھ پھیرنے لگے اور آپ نے میرے رخسارے پر ہاتھ پھیرا تو میں نے آپ کے ہاتھ سے ٹھنڈک اور خوشبو پائی گویا کہ نکالا ہے اُسکو عطار کی ڈبیا سے۔ مسلم اسکے راوی ہیں۔ اور جونہ عطار کا وہ برتن ہے جسمیں عطر تیار کیا جاتا ہے اور جمع رکھتا ہے۔

(۱۱) وَعَنِ ابْنِ أَبِيْ أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الذِّكْرَ وَيُقَلِّلُ اللَّغْوَ وَيُطِيْلُ الصَّلٰوةَ وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ وَلَا يَأْنَفُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَ الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ فَيَقْضِيَ لَهُمَا الْحَاجَةَ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ اللَّغْوُ الْهَذْرُ مِنَ الْقَوْلِ

ترجمہ ابن ابی اوفیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذکر بہت کیا کرتے تھے بیفائدہ بات کم کرتے تھے اور نماز لمبی پڑھتے تھے اور خطبہ چھوٹا پڑھتے تھے اور عار نہ جانتے تھے کہ رانڈوں اور محتاجوں کے ساتھ چلیں اور انکی حاجت روائی کریں انسانی اُس کے راوی ہیں۔ لغو بیہودہ بات ہے۔

(۱۲) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ مَشَيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهٗ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهٗ جَبْذَةً شَدِيْدَةً حَتّٰى نَظَرْتُ إِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِهٖ قَدْ أَثَّرَتْ فِيْهِ حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِيْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ وَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهٗ بِعَطَاءٍ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ

ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلا اور آپ پر نجران کی موٹی کنارے والی چادر تھی تو ایک گنوار نے آپ کو پایا اور آپ کو سخت طرح کھینچا یہانتک کہ میں نے آپ کے صفحہ گردن پر اُسکے سخت کھینچنے کے سبب چادر کے کنارے کا نشان دیکھا پھر اُس نے کہا اے محمد مجھکو اللہ کے مال سے جو تمہارے پاس ہے کچھ دلواؤ تو حضرتؐ نے اسکی طرف متوجہ ہو کر دیکھا اور ہنسے پھر اُسکو مال عطا کرنے کا حکم کیا۔ شیخین اس کے راوی ہیں۔

(۱۳) وَعَنْهُ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِيْنَةِ بِآنِيَتِهِمْ فِيْهَا الْمَاءُ فَلَا يَأْتُوْنَهٗ بِإِنَاءٍ إِلَّا غَمَسَ فِيْهِ يَدَهٗ وَرُبَّمَا جَاءُوْهُ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهٗ فِيْهِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ

ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور رہتا کہ جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو مدینے کے خادم پانی برتنوں میں لاتے تو آپ ہر برتن میں اپنا ہاتھ ڈبوتے اور بہت دفعہ سرد صبح میں آپ پاس آتے تو آپ اُس میں اپنا ہاتھ ڈبوتے مسلم اسکے راوی ہیں۔

(۱۴) وَعَنِ الْخُدْرِيِّ رض قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ قَسْمًا أَقْبَلَ رَجُلٌ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ فَطَعَنَهٗ

اللہ علیہ وآلہ وسلم یعرجون کان معہ فجرح وجھہ ثم قال لہ تعالی فاستقد قال بل عفوت یا رسول اللہ اخرجہ ابوداؤد والنسائی ۱۲ ترجمہ حدیث سے روایت ہے جسمالت میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مال بانٹتے تھے کہ سامنے سے ایک مرد آیا اور آپ پر اوندھا گرا حضرت کے پاس ایک چھڑی تھی اس سے اسکو چوکا تو اسکا چہرہ زخمی ہوا پھر اس سے فرمایا آ۔ بدلا لے۔ اُس نے کہا بلکہ میں نے معاف کیا یا رسول اللہ۔ ابوداؤد اور نسائی کے راوی ہیں۔

اَلْبَابُ الثَّانِیْ فِیْ عَلَامَاتِہٖ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

دوسرا باب

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نشانیوں کے بیان میں

(۱) عَنْ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال حدثنی ابی قال خرجنا الی الشام فی اشیاخ من قریش وکان معی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فانتہینا علی راھب فی الدیر فنزلنا وحللنا رواحلنا فخرج الینا الراھب وکان قبل ذلک لا یخرج الینا فجعل یتخللنا حتی جاء فاخذ بید محمد وقال ھذا سید العالمین فقال لہ اشیاخ قریش وما علمک بما تقول قال انکم حین اشرفتم لم یبق شجر ولا حجر الا خر لہ ساجدا ولا تسجد الا لنبی وانا اعرفہ بخاتم النبوۃ اسفل من غضروف کتفہ مثل التفاحۃ ثم رجع فصنع طعاما فلما اتاہ وکان محمد فی رعیۃ الابل فقال ارسلوا الیہ فاقبل وعلیہ غمامۃ تظلہ فلما دنا وجد القوم قد سبقوا الی فیء الشجرۃ فجلس فی الشمس فمال فی الشجرۃ الیہ وضعوھم فی الشمس فبینما ھو ینا شدھم اللہ تعالی ان لا یذھبوا بہ الی الروم ویقول ان رآہ عرفوہ بالصفۃ واذوہ فبینما ھو ینا شدھم اللہ فی ذلک اذا التفت فاذا ھو بسبعۃ نفر من الروم مقبلین نحو دیرہ فاستقبلھم وقال ما جاء بکم قالوا بلغنا ان نبیا من العرب خارج نحو یلادنا فی ھذا الشھر فلم تبق طریق الا بعث الیہ بناس وبعثنا الی طریقک ھذا قال وھل خلفکم احد خیر منکم قالوا الا انما اخبرنا بطریقک ھذا اخبرنا بہ قال افرایتم امرا ان اراد اللہ تبارک وتعالی ھل تستطیعوا احد من الناس ان یرد ہ قالوا لا قال فبایعوا ھذا الرجل فانہ نبی حق فاقاموا معہ الثلاثۃ ثم رجع الینا فقال انتدبکم اللہ ایکم یلیہ فقالوا ھذا الی عنوتنی فما زال ینا شدنی حتی ردد تہ مع رجال کان فیھم بلال فزودہ الراھب کعکا وزیتا اخرجہ الترمذی ۱۲ ترجمہ علی بن ابی طالب سے روایت ہے اُسنے کہا۔ حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ ابوطالب نے کہ ہم قریش کے چند سرداروں میں شام کی طرف بکل یعنے تجارت کو اور میرے ساتھ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے پھر ہم نصاری کے ایک دیر پر پہونچے تو ہم اترے یعنی اس کے موضع میں نام اسکا بصری تھا۔ شام کے شہروں سے اور ہمنے اپنے کجاوے کھولے پھر وہ راہب نکلکر ہمارے پاس آیا اور اُس سے پہلے ہماری طرف نہ نکلا کرتا تھا۔ پھر وہ ہمارے درمیان پھرنے لگا گویا کسی کو ڈھونڈتا تھا۔ یہانتک کہ اُسنے اکر حضرت کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ یہ شخص سردار ہے سارے جہانوں کا تو قریش کے سرداروں نے اُس سے کہا کہ تو نے کیونکر جانا جو کہتا ہے کہا کہ میںنے اُس کی صفت اور تعریف کو خدا کی کتاب میں پایا۔ اور مقرر جب تم سامنے آئے تو کوئی درخت اور پتھر نہیں رہا مگر کہ اُس کے آگے سجدے میں گر پڑا اور یہ چیزیں پیغمبر کے سوائے کسی کو سجدہ نہیں کرتیں اور میں اُسکو پہچانتا ہوں مہر نبوت سے کہ اُس کے کندھے کی ہڈی کے نیچے واقع ہے مانند سیب کے پہر وہ دعوت پہر اسا اور کہا تیار کرکے ہمارے پاس لایا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اونٹوں کی چراہی میں تھے یعنے جنگل میں اونٹ

چلائے گئے ہوے تھے اور اسنے حضرت کو بلوایا حضرت آئے اور حالانکہ ایک بدلی آپ کو سایہ کئے ہوے تھی۔ پھر جب نزدیک آئے تو لوگون کو پایا کہ آپ سے پہلے درخت کے سائے مین ہو بیٹھے ہین یعنی اور آپکے واسطے سایہ مین جگہ نہی تو آپ آفتاب کی دھوپ مین بیٹھے تو درخت کا سایہ آپکی طرف جھک آیا اور سب لوگ سورج کی دھوپ مین رہے سو جس حالت مین کہ راہب انکو قسم دیتا تھا اللہ تعالی کی۔ کہ آپکو روم مین نہ لیجائین اور کہتا تھا کہ اگر رومیون نے آپکو دیکھا تو صفت سے آپکو پہچان لین گے اور آپکو مار ڈالینگے سو جس حالت مین کہ وہ انکو اللہ کی قسم دیتا تھا کہ اس نے مڑکر نظر کی تو ناگہان دیکھا کہ نور دار ابر آپکی عبادت خانے کی طرف سائے کئے آتے ہین وہ انکو آگے بڑھ کر ملا اور پوچھا کہ تمہارے آنیکا کیا سبب ہے انہون نے کہا ہمارے عالموں نے ہمکو یہ خبر پہونچی کہ عرب سے ایک پیغمبر اس زمانے مین ہمارے شہرون کی طرف نامزد ہوا ہے سو کوئی راہ نہین رہی مگر اس کی طرف آدمی نہ بھیجے گئے۔ ہم تیرے اس راہ کی طرف بھیجے گئے۔ اس نے کہا کیا تمہارے پیچھے کوئی تمسے بہتر رہا ہے انہون نے کہا نہین تمہاری اس راہ کے واسطے ہم ہی پسند کئے گئے ہین۔ اس نے کہا بھلا ایک بات بتلاؤ تو۔ اگر اللہ تبارک و تعالی نے اس کے پیغمبر کرنے کا ارادہ کیا ہے تو کوئی آدمی اسکو پھیر سکتا ہے انہون نے کہا نہین۔ اس نے کہا سو اس مرد کی بیعت کرو اسواسطے کہ وہ بیشک سچا نبی ہے تو انہون نے حضرت ص کی بیعت کی۔ اور وہ اسکے ساتھ ٹھیرے پھر وہ ہماری طرف پھرا۔ اور کہا کہ مین تمکو خدا کی قسم دیتا ہون کہ تم مین اسکا قریبی اور متولی کون ہے لوگون نے کہا کہ یہ۔ مجھکو مراد رکھتے تھے سو ہمیشہ مجھکو قسم دیتا رہا یہانتک کہ مین نے آپکو تیندآدمیون کے ساتھ پھیر کر مکے مین بھیجدیا جنمین بلال بھی تھے اور راہب نے آپکو سوٹی روٹی۔ اور خرنگ کچھ خرچ راہ دیا قرندی اسکے راوی ہین۔

(۲) **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ خَرَجَ اَبُوْطَالِبٍ وَذَکَرَ نَحْوَ مَا تَقَدَّمَ وَاٰخِرُ حَدِیْثِ زَیْدٍ عَنْ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْہِ بِاللَّفْظِ الْمُتَقَدِّمِ عَضْرُوْفُ الْکَتِفِ رَأْسُ لَوْحِہٖ وَضَحُوْا فِی الشَّمْسِ اَیْ بَرَزُوْا لَھَا وَالْاَحْبَارُ جَمْعُ حَبْرٍ بِفَتْحِ الْحَاءِ وَکَسْرِھَا وَھُوَ الْعَالِمُ ترجمہ ابوموسی سے بھی اسطرح روایت ہے اور روایت کیا اس کو زید نے علی سے انہون نے اپنے باپ سے ساتھ پہلے لفظ کے اور عضروف الکتف کندے کی ہڈی کا سرا ہے اور ضحوا فی الشمس یعنی سورج کی دھوپ مین ظاہر ہوے اور احبار جمع حبر کی ہے اور حبر کے معنی ہین عالم۔

(۳) **وَعَنْ** عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ لَقِیْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرِو بْنَ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فَقُلْتُ اَخْبِرْنِیْ عَنْ صِفَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِی التَّوْرٰۃِ فَقَالَ اَجَلْ وَاللّٰہِ اِنَّہٗ لَمَوْصُوْفٌ فِی التَّوْرٰۃِ بِبَعْضِ صِفَتِہٖ فِی الْقُرْاٰنِ یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّحِرْزًا لِّلْاُمِّیِّیْنَ اَنْتَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ سَمَّیْتُکَ الْمُتَوَکِّلَ لَیْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِیْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ بِالْاَسْوَاقِ وَلَا یَدْفَعُ بِالسَّیِّئَۃِ السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنْ یَّعْفُوْ وَیَصْفَحُ وَلَنْ یَّقْبِضَہُ اللّٰہُ حَتّٰی یُقِیْمَ بِہِ الْمِلَّۃَ الْعَوْجَآءَ بِاَنْ یَّقُوْلُوْا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَبِہٖ اَعْیُنًا عُمْیًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ الْاُمِّیُّوْنَ الْعَرَبُ لِاَنَّھُمْ کَانُوْا لَا یَحْسِنُوْنَ الْکِتَابَۃَ وَالْفَظُّ الْقَاسِیُ الْقَلْبِ الْغَلِیْظُ الْجَافِیْ الصَّخَّابُ بِالصَّادِ وَالسِّیْنِ الصِّیَاحُ وَالْجَلَبَۃُ یُشِیْرُ بِذٰلِکَ اِلٰی عَدَمِ مُنَافَسَتِہٖ فِی الدُّنْیَا وَجَمْعِھَا فَیَصْبِرُ لِلْاَسْوَاقِ لِذٰلِکَ وَیُحِبُّ مَعَھُمْ فِیْھَا وَالْغُلْفُ بِضَمِّ الْغَیْنِ وَسُکُوْنِ اللَّامِ جَمْعُ اَغْلَفَ وَھُوَ الَّذِیْ عَلَیْہِ غِلَافٌ ترجمہ عطا بن یسار سے روایت ہے کہا کہ مین عبداللہ بن عمرو بن عاص سے ملا تو مین نے کہا کہ خبر دو مجھکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت جو توریت مین ہے یعنی اور عبداللہ بن عمر واہل علم کتاب سے تھے کہ عالم تھے اگلی کتابون کے کہا عبداللہ بن عمرو نے خدا کی قسم بیشک صفت کئے گئے ہین آنحضرت توریت مین اپنی بعضی صفتون سے کہ قرآن مین مذکور ہین۔ اس آیت مین کہ اے نبی تحقیق ہمنے تجھکو بھیجا ہے گواہ احوال امت پر اور خوشخبری دینے والا ایمان داردن کو ثواب کی اور ڈرانیوالا گنہگارون کو عذاب سے اور پناہ واسطے اُن پڑھون کے یعنی جو کہ تو میرا خاص بندہ ہے اے محمد کہ بندگی خاص کی حقیقت مین

کوئی تیرا شریک نہین اور تو میرا رسول اور پیغمبر ہے یعنے بھیجا ہوا خلق کی طرف مینے تیرا نام متوکل رکھا کہ تو نے اپنے سب کام مجھے سونپے ایسا متوکل کہ نہین بدخو اور نہ سخت گو نہ سخت دل اور نہ غل کرنیوالا بازارون مین اور نہین دور کرتا بدی کو بدی سے یعنی جو اس کے ساتھ بدی کرے وہ سزا نہین دیتا۔ لیکن معاف اور درگذر کرتا ہے اور اللہ انکی روح کو قبض کرے گا یہانتک کہ سیدھا کرے ٹیڑھے دین کو بسبب انکے یعنے ہدایت کرے گمراہ قوم کو ساتھ اسطرح کے کہ کہین۔ کہ کوئی لائق بندگی کے نہین سوائے اللہ کے اور یہانتک کہ کھولے خدا تعالیٰ بسبب انکے اندھی آنکھون کو۔ اور بہرے کانون کو اور دل کو کہ پردے مین ہین جو کچھ سمجھتے ہین اور نہ یاد رکھتے ہین بخاری اس کے راوی ہین آدم اور امیون سے عرب ہین کیونکہ وے اچھی طرح لکھنا نہ جانتے تھے اور فظ کے معنے ہین سخت دل سخت خو اور صخب کے معنے ہین شور غل کرنا۔ یہ اشارہ ہے اسطرف کہ اسکو دنیا کی جمع کرنے کی رغبت نہ ہوگی اور اسکو دنیا کا لالچ بالکل نہ ہوگا تا وہ اس خاطر بازار مین جائے اور لوگون کے ساتھ بازار مین شور غل مچائے اور تلف وہ ہے جو خلاف بین ہو۔ **ف** تخصیص عرب کی اسواسطے ہے کہ آنحضرت انہین مین پیدا ہوا اور انکی حفاظت کے اہل عجم سے۔

(۴) **وعن** عبید اللہ بن سلام رضہ قال مکتوب فی التوراۃ صفۃ محمد وعیسی بن مریم یدفن معہ قال ابو مودود المدنی قد بقی فی البیت موضع قبر اخرجہ الترمذی ترجمہ عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہا کہ لکھی ہوئی ہین توریت مین صفتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ عیسی مریم کے بیٹے آنحضرت کے ساتھ دفن ہونگے انکے حجرے مین کہا ابو مودود نے جو اس حدیث کے راویون مین سے ہین کہ عائشہ رضہ کے حجرے مین جہان آنحضرت مدفون ہین ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ ترمذی اسکے راوی ہین **ف** بعضے صحابہ نے قصد کیا کہ وہان دفن ہون لیکن یہ بات کسی کو میسر نہ آئی تو حکمت اس مین یہی تھی کہ وہان عیسی علیہ السلام دفن ہونگے عمر فاروق کے پہلو مین۔

(۵) **وعن** ابی موسی قال سمعت النجاشی صاحب الحبشۃ رحمہ اللہ تعالی یقول اشہد ان محمدا رسول اللہ وانہ الذی بشر بہ عیسی علیہ السلام ولولا ما انا فیہ من الملک وما تحملت من امور الناس لاتیتہ حتی احمل نعلیہ اخرجہ ابوداود ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے کہا مینے نجاشی حبش کے بادشاہ کو سنا کہتا تھا مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک محمد اللہ کے رسول ہین اور بیشک آپ وہی ہین جنکی عیسی علیہ السلام نے خوش خبری دی اور اگر بادشاہی میرے ہاتھ مین نہ ہوتی اور مین نے لوگون کے کام اٹھائے ہوئے نہ ہوتے تو البتہ مین آپ کی خدمت مین حاضر ہوتا اور آپ کے دونو جوتے اٹھاتا ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۶) **وعن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال حدثنی ابو سفین بن حرب قال انطلقت فی المدۃ التی کانت بینی وبین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی الشام فبینا انا بہا اذ جی بکتاب من النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ہرقل جاء بہ دحیۃ الکلبی فدفعہ الی عظیم بصری فدفعہ الی عظیم الروم ہرقل فقال ہرقل ہل ہہنا احد من قوم ہذا الرجل الذی یزعم انہ نبی قالوا نعم فدعیت فی نفر من قریش فدخلنا علیہ فاجلسنا بین یدیہ فقال ایکم اقرب نسبا من ہذا الرجل الذی یزعم انہ نبی فقلت انا فاجلسنی بین یدیہ واصحابی خلفی ثم دعا بترجمانہ فقال قل لہم انی سائل ہذا عن ہذا الرجل الذی یزعم انہ نبی فان کذبنی فکذبوہ قال ابو سفین وایم اللہ لولا الحیاء یومئذ من ان یاثر الکذب علی لکذبت ثم قال لترجمانہ سلہ کیف حسبہ فیکم قلت ہو فینا ذو حسب قال فہل کان من آبائہ ملک قلت لا قال فہل کنتم تتہمونہ بالکذب قبل ان یقول ما قال قلت لا قال فہل یتبع اشراف الناس ضعفاؤہم قلت بل ضعفاؤہم قال ایزیدون ام ینقصون قلت لا بل یزیدون قال ہل یرتد احد منہم

بعد ان يدخل فيه سخطة له قلت لا قال فهل قاتلتموه قلت نعم قال كيف كان قتالكم اياه قلت تكون الحرب بيننا وبينه سجالا يصيب منا ونصيب منه قال فهل يغدر قلت لا ونحن منه في هذه المدة ما ندري ما هو صانع قال ابو سفيان فوالله ما امكنني من كلمة ادخل فيها شيئا غير هذه قال فهل قال هذا القول احد قبله قلت لا فقال لترجمانه قل له اني سألتك عن حسبه فيكم فزعمت انه فيكم ذو حسب وكذلك الرسل تبعث في احساب قومها وسألتك هل كان في آبائه ملك فزعمت ان لا فقلت لو كان في آبائه ملك قلت رجل يطلب ملك آبائه وسألتك عن اتباعه اضعفاؤهم ام اشرافهم فقلت بل ضعفاؤهم وهم اتباع الرسل وسألتك هل كنتم تتهمونه بالكذب قبل ان يقول ما قال فزعمت ان لا فعرفت انه لم يكن ليدع الكذب على الناس ويكذب على الله تعالى وسألتك هل يرتد احد منهم عن دينه بعد ان يدخل فيه سخطة له فزعمت ان لا وكذلك الايمان اذا خالط بشاشته القلوب وسألتك هل يزيدون او ينقصون فزعمت انهم يزيدون وكذلك الايمان حتى يتم وسألتك هل قاتلتموه فزعمت انكم قاتلتموه فتكون الحرب بينكم وبينه سجالا ينال منكم وتنالون منه وكذلك الرسل تبتلى ثم تكون لهم العاقبة وسألتك هل يغدر فزعمت انه لا يغدر وكذلك الرسل لا تغدر وسألتك هل قال هذا القول احد قبله فزعمت ان لا فقلت لو قال هذا القول احد قبله قلت رجل ائتم بقول قيل قبله ثم قال بم يأمركم قلنا يأمرنا بالصلوة والزكوة والصلة والعفاف فقال ان يك ما تقول حقا فانه نبي وقد كنت اعلم انه خارج ولم اكن اظنه منكم ولو اعلم اني اخلص اليه لاحببت لقاءه ولو كنت عنده لغسلت عن قدميه ولبلغ سلطانه ما تحت قدمي ثم دعا بكتاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقرأه فاذا فيه بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله الى هرقل عظيم الروم سلام على من اتبع الهدى اما بعد فاني ادعوك بدعاية الاسلام اسلم تسلم يؤتك الله اجرك مرتين فان توليت فان عليك اثم الاريسيين ويا اهل الكتاب تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم ان لا نعبد الا الله ولا نشرك به شيئا ولا يتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون الله فان تولوا فقولوا اشهدوا بانا مسلمون فلما فرغ من قراءة الكتاب ارتفعت الاصوات عنده وكثر اللغط فامر بنا فاخرجنا فقلت لاصحابي لقد امر امر ابن ابي كبشة انه ليخافه ملك بني الاصفر فما زلت موقنا بامر رسول الله صلى الله عليه وسلم انه سيظهر حتى ادخل ... الله على الاسلام ورد عامر قل جمعهم فجمعهم في دارية فقال يا معشر الروم هل لكم في الفلاح والرشد الى آخر الابد وان يثبت لكم ملككم فتاصوا حيصة حمر الوحش الى الابواب فوجدوها قد اغلقت فدعاهم فقال انما اختبرت شدتكم على دينكم وقد رأيت منكم الذي احببت فسجدوا له ورضوا عنه اخرجه الشيخان. قوله يؤثر على الكذب اي يروى عني ويسند الى والغدر ضد الوفاء وهو نقض العهد والبشاشة انبساط القلب بالتلقي والفرح بقبوله والحرب بينهم سجالا اذا كانت متماثلة تارة لهذا واخرى لهذا والصلة صلة الارحام وهو كل ما امر الله به ان يوصل الى الاقارب من انواع البر والاحسان واعطاء الكف عما لا يحل اذ والاريسيون الفلاحون وقيل الاتباع واللغط اختلاط الاصوات واختلافها. وقوله امر امر ابن ابي كبشة يعني النبي صلى الله عليه وسلم اي كبر شانه وعظم ومنع وكانوا ينسبون النبي صلى الله عليه وآله وسلم الى ابي كبشة الخزاعي

لانہ خالف قریشا فی عبادۃ الاوثان وعبد الشعری ایتھم المعروف فلما خالفھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی عبادۃ الاصنام نسبوہ الیہ قیل وکان جد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من قبل الام ارادوا انہ نزع الیہ فی النسب وبنو الاصفر ھم الروم سموا بذلک لما یعرض لا بدانھم من الصفرۃ فی الغالب حاصوا انفروا وجالوا من وجھۃ الی اخری ترجمہ ابن عباس سے روایت ہو کہا کہ حدیث بیان کی مجھے ابوسفیان بن حرب نے کہا کہ جو مدت صلح کی میری اور رسول اللہ علیہ آلہ وسلم کے درمیان ٹھیری تھی۔ مین اس مین شام کے ملک کو چلا یعنے تجارت کو گیے۔ سو جس حالت مین کہ مین وہین تہا کہ ناگہان حضرت کا نامہ ہرقل بادشاہ روم کے پاس لایا گیا وحیہ الکلبی صحابی وہ نامہ لائے تہے تو وحیہ کلبی نے وہ خط بصرے کے سردار کو پہنچایا کہ ہرقل کے بڑے امیرون مین تہا پہر اوسنے وہ خط روم کے بادشاہ کو پہونچایا اپنے حضرتنے وحیہ کو اسی طرح حکم کیا تہا کہ تو یہہ خط بصرے کے سردار کو پہونچا دینا وہ ہرقل کو پہونچا دیگا۔ پہر ہرقل نے کہا کیا ہے اس جگہہ کہ کوئی اس مرد کی قوم سے جو اپنے آپ کو پیغمبر کہتا ہے۔ لوگون نے کہا ہان سو یہری طلبی ہوئی معہ چند آدمیون قریش کے تو ہم ہرقل کے پاس اندر گیے تو اُس نے ہمکو اپنے آگے بیٹہایا۔ پہر ہرقل نے پوچہا کہ تم مین اس پیغمبر کا کون شخص زیادہ قریبی رشتہ دار ہے مینے کہا کہ مین تو اُسکے مجہکو اپنے سامنے بٹہلایا اور میرے ساتہی میرے پیچہے تہے۔ پہر ہرقل نے اپنے مترجم کو بلایا کہ عربی اور رومی دونون زبانین جانتا تہا اور کہا کہ ابوسفیان کے ساتہیون سے کہہ کہ مین ابوسفیان سے اس شخص کا حال پوچہتا ہون جو اپنے تئین پیغمبر جانتا ہے اگر یہہ جہوٹ بولے تو تم اُسکو جہٹلائیو ابوسفیان نے کہا کہ قسم خدا کی اگر یہ ڈر نہوتا کہ یہ جہوٹ مشہور ہو جائیگا تو مین حضرت کے حال مین کچہ جہوٹ بولتا۔ پہر ہرقل نے اپنے مترجم سے کہا کہ ابوسفیان سے پوچہہ کہ تم مین اس پیغمبر کا حسب نسب کیسا ہے مینے کہا وہ ہم لوگون مین نہایت شریف اور عمدہ خاندان سے ہے ہرقل نے پوچہا کہ اُسکے باپ دادون مین کوئی بادشاہ بہی تہا مینے کہا نہین پہر کہا کہ نبوت کے دعوی سے پہلے بہی کبہی تم اُسکو جہوٹ بولنے کی تہمت کرتے تہے مینے کہا کہ نہین پہر ہرقل نے کہا کہ کیا سردار لوگ اُس کے تابع ہوئے ہین۔ یا غریب لوگ مینے کہا نہین بلکہ غریب لوگ اُسکے تابع ہوئے ہین۔ پہر ہرقل نے کہا کہا اُسکے ساتہی بڑہتے جاتے ہین یا گھٹتے ہین مینے کہا نہین بلکہ بڑہتے جاتے ہین۔ پہر ہرقل نے کہا کیا کوئی اُسکے دین مین داخل ہوکر پہر اُس سے پہر بہی جاتا ہے ناخوش ہوکر۔ مینے کہا کہ نہین۔ پہر ہرقل نے کہا کیا تم نے اور اُس سے لڑائی بہی ہوتی ہے مینے کہا کہ ہان ہرقل نے کہا پہر تمہاری اور اُسکی لڑائی کا کیا انجام ہوتا ہے۔ مینے کہا کہ ہمارے اور اُس کے درمیان لڑائی ڈولون کی مانند ہوتی ہے کبہی یہہ پہرا ہے وہ خالی اور کبہی وہ پہرا ہے اور یہ خالی کبہی ہم ان سے تکلیف پاتے ہین اور کبہی وہ ہم سے تکلیف پاتے ہین یعنے کبہی وہ ہم پر غالب ہوتا ہے کبہی ہم اُسپر غالب ہوتے ہین پہر ہرقل نے کہا کہ کبہی قول قرار کرکے دغا بہی کرتا ہے۔ مینے کہا کہ نہین۔ لیکن اب ہم سے اور اُس سے اس مدت مین صلح ہوئی ہے ہمکو معلوم نہین کہ اب کیا کریگا۔ نبوالا ہے (دغول قرار پوا کرتا ہے یا دغا کرتا ہے) ابوسفیان نے قسم اللہ کی کہائی مین اتنی بات کے سوائے اُس مین اور کوئی بات نہ ملا سکا۔ پہر ہرقل نے کہا کہ کیا تم لوگون مین اسطرح نبوت کا دعوی کسی نے آگے بہی کیا ہے یا نہین۔ مینے کہا کہ نہین۔ پہر ہرقل نے مترجم سے کہا کہ ابوسفیان سے کہدے کہ مینے تجہ سے پوچہا کہ تم مین اسکا نسب کیسا ہے تو نے کہا کہ وہ ہم مین شریف اور عالی خاندان ہے سو یہی دستور ہے کہ پیغمبر لوگ اسیطرح اپنی قوم مین شریف اور عمدہ خاندان ہوتے آئے ہین اور مینے تجہسے پوچہا کہ اُس کے باپ دادون مین کوئی بادشاہ بہی تہا تو نے کہا کہ نہین۔ سو اگر کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو مین کہتا کہ یہہ شخص نبوت کے پردے مین اپنے باپ دادا کی بادشاہی چاہتا ہے اور مینے تجہسے اُسکے تابعدارون کا حال پوچہا کہ غریب لوگ ہین یا سردار تو نے کہا۔ غریب ہین سو یہی حال ہے پیغمبرون کا کہ اول اول غریب لوگ انکی تابعداری کرتے ہین یعنی بڑے

آدمی غرور سے بے نصیب ہتے ہین اور مینے تجھسے پوچھا کہ نبوت کے دعوی سے پہلے بھی کبھی تم نے کو جھوٹ کی تہمت کرتے ہتے کہا کہ نہین۔ تو مینے جانا کہ جو شخص کبھی آدمیون پر جھوٹ نہ باندہے گا بھلا وہ خدا تعالی پر کیونکر جھوٹ باندہے گا۔ اور مینے تجھسے پوچھا کہ کیا کوئی اسکے دین مین داخل ہوکر پھر اُس سے مرتد بھی ہوتا ہے ناخوش ہوکر۔ تو نے کہا کہ نہین سو یہی حال ہی ایمان کے نور کا جبکہ دل مین رچ گیا یعنے ایمان کو تغیر نہین ہوتا۔ بعد رچ جانے کے دل مین اور مینے تجھسے پوچھا کہ کیا اُس کے تابعدار بڑہتے جاتے یا گہٹتے ہین تو نے کہا کہ تحقیق وہ زیادہ ہوتے جاتے ہین سو یہی حال ہے ایمان کا کہ اُس کو ترقی ہوتی ہے یہانتک کہ کمال کو پہنچتا ہے۔ اور مینے تجھسے پوچھا کہ کیا تمسے اُس سے لڑائی بھی ہوتی ہے۔ تو نے کہا کہ ہمسے اس سے لڑائی بھی ہوتی ہے اور ہمارے اُسکے درمیان لڑائی ڈولون کی مانند ہے کبھی تم اسپر غالب ہوتے ہو۔ اور کبھی وہ تمپر غالب ہوتا ہے۔ سو یہی حال ہے پیغمبرون کا کہ اول انکی آزمائش ہوتی ہے پھر انجام کار انکو فتح نصیب ہوتی ہے اور مینے تجھسے پوچھا کہ کیا وہ قول قرار کرکے کبھی دغا بھی کرتا ہے۔ تو نے کہا کہ نہین سو یہی علامت ہے پیغمبرون کی کہ وے ہرگز دغا نہین کرتے۔ اور مین نے تجھسے پوچھا کہ کیا اُس سے پہلے بھی کسی نے یہ دعوی کیا تھا تو نے کہا کہ نہین۔ سو اگر کسی نے اس سے پہلے ایسا دعوی کیا ہوتا تو مین کہتا کہ یہ شخص بھی پہلے مرد کے قول پر چلا یعنے مین جانتا کہ اسنے دیکھا دیکھی نبوت کا دعوی کیا ہے۔ پھر ہرقل بادشاہ نے کہا کہ کیا چیز تمکو بتلاتا ہے مینے کہا کہ ہمکو نماز اور زکوۃ اور رشتہ دارون سے سلوک اور پرہیزگاری سکہاتا ہے۔ پھر ہرقل نے کہا کہ اگر یہ سب باتین سچی ہین جو تو کہتا ہے تو بیشک وہ شخص پیغمبر ہے اور البتہ مجھکو پہلے سے معلوم تہا کہ اسوقت پیغمبر ظاہر ہوا چاہتا ہے لیکن میرا یہ گمان نہ تہا کہ تم عرب لوگون مین ہوگا۔ اور اگر مین جانتا کہ مین اُس تک پہونچ سکون گا تو مین اسکے دیدار کا عاشق ہوتا۔ یعنے تکلیف اُٹہاکر اُسکا دیدار حاصل کرتا۔ اور اگر مین اُسکے پاس ہوتا تو اسکے قدم دہوتا۔ اور البتہ اُسکی بادشاہی اور حکومت میرے قدم کے نیچے تک پہنچے گی پھر ہرقل نے حضرت کا یہہ خط مانگا۔ اور پڑہا تو کہان اُس یہہ مضمون لکہا تہا شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا۔ یہہ خط محمد خدا کے رسول کی جانب سے ہی۔ ہرقل کی طرف جو روم کا سردار ہے سلام اُسپر جو سیدہے راہ پر چلا۔ بعد اسکے مین تجھکو بلاتا ہون اسلام کی دعوت سے اسلام قبول کر تاکہ تو دین مین سلامت رہے اور تو مسلمان ہو جا خدا تجھکو دوہرا ثواب دیگا۔ یعنے ایک ثواب عیسوی دین قبول کرنیکا۔ دوسرا ثواب دین محمدی قبول کرنیکا۔ اور اگر تو نے اسلام قبول نکیا تو رعیت کا گناہ تجھپر پڑے گا یعنے جب تو مسلمان نہ ہوا تو رعیت بہی مسلمان نہ ہوگی تو انکی گمراہی کا عذاب تجھپر ہوگا۔ اور اے کتاب والو آجاؤ اُس بات پر جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے وہ بات یہہ ہے کہ ہم اور تم خدا کے سوائے کسی کی عبادت نکرین اور کسی چیز کو اسکے ساتہہ شریک نٹہیرائین اور ہم مین سے بعضے آدمی بعضون کو خدا کے سوائے اپنا رب اور مالک نبائین پہر اگر اہل کتاب یہ قبول سے مُنہ موڑین تو اُن سے کہدو کہ ہم تو مسلمان ہین حکم الٰہی کے تابع ہین یعنے اور تم حکم الٰہی کے تابع نہین ہو۔ یہہ جب ہرقل خط پڑہ چکا تو اُسکے پاس وزین بلند ہوئین اور اہل دربار مین نہایت شور وغل ہوا پہر ہم جب حکم کے مددگار نکلے گئے ابوسفیان کہتا ہے کہ جب نکالے گئے تو مینے اپنے ساتہیون سے کہا کہ البتہ محمد کا رتبہ بڑا ہوا کہ تحقیق بادشاہ روم اُس سے ڈرتا ہے سو جب ہی مجکو یہ یقین ہوا کہ حضرت عنقریب غالب رہینگے یہانتک کہ خدا نے مجکو اسلام مین داخل کیا یہہ ہرقل نے اپنے مصاحبون کو بلائے اور انکو اپنے ایک مکان مین جمع کیا۔ پہر کہا اے گروہ روم کے اگر فلاح تمکو اپنی ہدایت اور بہتری چاہتے ہو اور اپنی بادشاہی کا قیام چاہتے ہو تو اس پیغمبر پر ایمان لاؤ تو روم کے مرد درسب بہڑکے اور گورخرون کی طرح بدکے اور دروازون کی طرف بہاگے لیکن انہون نے دروازے بند پائے پہر ہرقل نے انکو بلایا اور کہا کہ مینے تمہارے دین کی مضبوطی آزمائی تہی تمہارا شوق مجہکو پسند تہی وہی تمنے کی پہر ان لوگون نے ہرقل بادشاہ کو سجدہ کیا اور اُس سے راضی ہوئے یہ حضین اس حدیث کے راوی ہین یہہ فَهٰذَا الْكَذِبُ یعنی یہہ جھوٹ

روایت کیا جاوے گا اور میری طرف منسوب ہوگا اور غدر ضد وفا کی ہے اور وہ توڑ ڈالنا عہد و پیمان کا ہے اور بد اشت کہل جانا دل کا ہے ساتھ چیز کے اور خوش ہونا اُس کے قبول کرنے سے اور الحرب بینہم سجالاً جبکہ دونوں میں برابر ہے کبھی یہہ لوگ غالب ہوں اور کبھی وہ اور مراد صلہ رحمی ہے اور وہ ہر چیز ہے کہ حکم کیا ہے اللہ نے اسکے جوڑنے کا طرف قرابتیوں کو قسام بھلائی اور احسان سے اور عفاف باز رہنا ہے حرام چیز سے اور مراد الیسیین سے رعیت ہے، اور بعضوں نے کہا کہ تابعدار اور لفظ ملنا آواز دن کا اور مختلف ہونا الگ الگ ہونے شور غل اور امر امر ابن ابی کبشہ مراد اُس سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں یعنے اسکا شان بہت بڑا بلند ہوا اور قریش حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابی کبشہ خزاعی کی طرف منسوب کرتے تھے یعنے کہتے تھے کہ یہ اُنکا بیٹا ہے اس اسطے کہ ابی کبشہ بت پرستی میں قریش سے مخالف تھا اور وہ شعرے مشہور ستارے کی عبادت کرتا تھا۔ پر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بت پرستی میں اُنسے مخالف ہوئے تو انہوں نے آپ کو اُسکی طرف منسوب کیا اور بعضوں نے کہا کہ وہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نانا ہے اور مراد انکی یہہ تھی کہ آپ کہنچے گئے ہیں طرف اُسکی مشابہت میں اور ہنوا صفر رومیوں کو کہتے ہیں یہ نام انکا اسواسطے ہوا کہ اکثر رومی زرد رنگ ہوتے ہیں۔

(۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْجِنُّ يَصْعَدُونَ إِلَى السَّمَاءِ يَسْتَمِعُونَ الْوَحْيَ فَإِذَا سَمِعُوا الْكَلِمَةَ زَادُوا فِيهَا سَبْعًا أَوْ تِسْعًا فَأَمَّا الْكَلِمَةُ فَتَكُونُ حَقًّا وَمَا زَادُوهُ يَكُونُ بَاطِلًا فَلَمَّا بُعِثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنِعَتِ الْجِنُّ مَقَاعِدَهَا مِنَ السَّمَاءِ بِالشُّهُبِ لَمْ تَكُنِ النُّجُومُ يُرْمَى بِهَا قَبْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُمْ إِبْلِيسُ مَا هٰذَا إِلَّا لِأَمْرٍ حَدَثَ فَبَعَثَ جُنُودَهُ فَوَجَدَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا يُصَلِّي بَيْنَ جَبَلَيْنِ بِنَخْلَةَ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ هٰذَا الْحَدَثُ الَّذِي حَدَثَ فِي الْأَرْضِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ جنوں کا دستور تھا کہ آسمان کیطرف چڑھ جاتے اور پیام وحی کی طرف کان لگاتے پھر جب کوئی بات سن پاتے تو اسمیں ستانوے جھوٹ ملاتے سو وہ ایک بات تو سچی ہوتی اور جو اسمیں زیادہ کرتے وہ جھوٹ ہوتا پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر ہوئے تو جن آسمان کے پاس جا کر بیٹھنے سو شعلوں کے ساتھہ روکے گئے اور اس سے پہلے اُن پر تاروں سے چنگاڑے نہیں پڑتے تھے تو شیطان نے اُن سے کہا کہ نہیں ہے یہ روکنا مگر کسی نئی بات کے پیدا ہونے کے سبب سے کہ اُس نے اپنی فوجوں کو بھیجا تو اُنہوں نے حضرت کو مکے کے دو پہاڑوں کے درمیان نماز پڑھتے پایا پھر انہوں نے آکر اُسکو خبر دی تو شیطان نے کہا کہ یہی حادثہ ہے جو زمین میں پیدا ہوا ترمذی اسکے راوی ہیں۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِي بَدْءِ الْوَحْيِ

تیسرا باب

شروع وحی کے بیان میں

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ وَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ وَحُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ فَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَالَ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَأَخَذَ فَغَطَّنِي حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ لَسْتُ بِقَارِئٍ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي

فَقَالَ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ
مَا لَمْ یَعْلَمْ ثُمَّ رَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَرْجُفُ فُؤَادُهٗ فَدَخَلَ عَلٰی خَدِیْجَةَ فَقَالَ زَمِّلُوْنِیْ
زَمِّلُوْنِیْ فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰی ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِیْجَةَ وَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ وَقَالَ لَقَدْ خَشِیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ قَالَتْ
لَهٗ خَدِیْجَةُ كَلَّا اَبْشِرْ فَوَاللّٰهِ لَا یُخْزِیْكَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِیْثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ
وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِی الضَّیْفَ وَتُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهٖ اِلٰی وَرَقَةَ ابْنِ نَوْفَلِ بْنِ اَسَدِ بْنِ
عَبْدِ الْعُزّٰی بْنِ قُصَیٍّ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِیْجَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَكَانَ
یَكْتُبُ الْعِبْرَانِیَّ فَیَكْتُبُ مِنَ الْاِنْجِیْلِ بِالْعِبْرَانِیَّةِ مَا شَاءَ اَنْ یَكْتُبَ وَكَانَ شَیْخًا كَبِیْرًا قَدْ عَمِیَ فَقَالَتْ خَدِیْجَةُ
یَا ابْنَ عَمِّ اِسْمَعْ مِنَ ابْنِ اَخِیْكَ مَا یَقُوْلُ فَقَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ مَا ذَا تَرٰی فَاَخْبَرَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا
رَاٰی فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِیْ اُنْزِلَ عَلٰی مُوْسٰی یَا لَیْتَنِیْ فِیْهَا جَذَعًا لَیْتَنِیْ اَكُوْنُ حَیًّا اِذْ یُخْرِجُكَ
قَوْمُكَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَوَمُخْرِجِیَّ هُمْ قَالَ نَعَمْ لَمْ یَاْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهٖ اِلَّا عُوْدِیَ
وَاِنْ یُّدْرِكْنِیْ یَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُّؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ یَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّیَ وَفَتَرَ الْوَحْیُ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ
غَطَّهٗ اِذَا حَطَّهٗ بِشِدَّةٍ كَمَا یَغُطُّ فِی الْمَاءِ اِذَا بَلَغَ فِی حَطِّهٖ فِیْهِ وَالْكَلُّ الْعِیَالُ وَالْاَحْوَاجُ الْمُهِمَّةُ وَتَكْسِبُ
الْمَعْدُوْمَ اَیْ تَصِلُ اِلٰی كُلِّ مُعْدِمٍ وَتُنَالُهٗ وَلَا یَتَعَدَّرُ عَلَیْكَ لِبُعْدِهٖ وَقِیْلَ تَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ اَیْ
تُعْطِیْهِ غَیْرَكَ وَتُوْصِلُ اِلٰی كُلِّ مَنْ هُوَ مَعْدُوْمٌ عِنْدَهٗ وَالنَّامُوْسُ صَاحِبُ سِرِّ الْمَلِكِ الَّذِیْ لَا یَحْضُرُ الْاٰخَرُ
وَهُنَا جِبْرِیْلُ لِاَنَّهٗ مَخْصُوْصٌ بِالْوَحْیِ وَالْغَیْبِ الَّذِیْ لَا یَطَّلِعُ عَلَیْهِمَا اَحَدٌ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ غَیْرُهٗ وَالْجَذَعُ
هُنَا كِنَایَةٌ عَنِ الشَّابِّ اَیْ لَیْتَنِیْ اَكُوْنُ شَابًّا عِنْدَ ظُهُوْرِكَ لَا نَصُرْكَ وَاُعِیْنُكَ وَالْمُؤَازَرُ الْمُوَثَّقُ۔

ترجمہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہا کہ پہلے پہل جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی آنی شروع ہوئی
سچی خوابین تھین نیند مین اور نہ دیکھتے تھے کوئی خواب مگر آتی تعبیر اُسکی مانند سفیدی صبح کے پیچھے جو خواب دیکھتے سو ٹھیک
ہوتی پھر آپ کو تنہائی اور گوشہ گیری پسند آئی مکے مین ایک حرا پہاڑ ہے اس کی غار مین اکیلے رہتے تھے اور اُس مین کئی
کئی راتین عبادت کرتے گھر مین نہ آتے اور اتنی راتون کا خرچ لے جاتے۔ پھر خدیجہ کی طرف پھر آتے اور اتنی راتون کا خرچ
پہلے جاتے یہانتک کہ آپ کو حق آیا یعنے وحی آئی سو آپکے پاس فرشتہ آیا اُس نے حضرت سے کہا کہ پڑھ حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین تو پڑھا ہوا نہین۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پھر اُس نے مجکو پکڑا اور سخت بھینچا یہانتک
کہ مجھکو طاقت نہ رہی پھر اُس نے مجھکو چھوڑ دیا۔ اور کہا پڑھ۔ مین نے کہا مین تو پڑھا نہین سو اُس نے مجھکو پکڑا اور دوسری
بار دبایا یہانتک کہ مجھکو طاقت نہ رہی پھر اُس نے مجھکو چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ مینے کہا کہ مین تو پڑھا نہین پھر اُس نے مجھکو
تیسری بار دبایا یہانتک کہ مجکو طاقت نہ رہی پھر اُس نے مجھکو چھوڑ دیا۔ اور کہا پڑھ اپنے رب کا نام جسنے پیدا کیا بنایا
آدمی کو خون کی پھٹکی سے پڑھ اور تیرا رب بڑا بزرگ ہے جسنے قلم کے سبب سے علم دیا سکھایا آدمی کو جو نہ جانتا تھا۔ پھر حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر کی طرف پھرے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل کانپتا تھا سو خدیجہ کے پاس آئے اور فرمایا مجھکو کپڑا
اوڑھاؤ مجھکو کپڑا اوڑھاؤ (یعنی بسبب لاحق ہونے تپ لرزہ کے مارے ڈر کے) تو اُنھون نے آپ کو کپڑا اوڑھایا۔ یہانتک کہ آپسے خوف جاتا رہا
پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سب حال خدیجہ سے کہا اور فرمایا کہ البتہ مجکو اپنی جان کا خوف ہے کہ سودا ہلاک ہو جاؤن
خدیجہ نے حضرت سے کہا یہہ نہین ہو نیکا آپ خوش ہو جیئے اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی ذلیل نہین کریگا آپ رشتہ داروں

سے سلوک کرتے ہین اور سچ بولتے ہین اور بوجھ کو اُٹھالتے ہین یعنے عیال وغیرہ ضعیفون اور یتیمون کی خبر گیری کرتے ہین اور محتاج کو دیتے ہین۔ مہمانداری کرتے ہین لوگون کی جائز مصیبتون مین کام آتے ہین اور مدد کرتے ہین ..... پھر خدیجہ نے حضرت کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئین اور وہ خدیجہ کا چچیرا بھائی تھا۔ اور وہ مرد کفر کے زمانے مین عیسائی ہوگیا تھا۔ عبرانی زبان کو جانتا تھا۔ انجیل کو کہ عبرانی زبان مین تھی۔ عربی زبان مین لکھتا تھا یعنے اُسکا عربی زبان مین ترجمہ کرتا تھا جسقدر کہ لکھنا چاہتا سا اور وہ بہت بوڑھا تھا۔ اندھا ہوگیا تھا۔ تو خدیجہ نے کہا اے چچا کے بیٹے اپنے بھتیجے سے سُن کیا کہتا ہے۔ اُس نے کہا کہ اے بھتیجا کیا دیکھتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو خبر دی اُس خبر کی کہ دیکھی۔ تو ورقہ نے آپ سے کہا کہ وہی فرشتہ ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر اُترا تھا۔ یعنے جبرئیل۔ کاش مین جوان ہوتا کاش مین زندہ ہوتا جسوقت کہ تیری قوم تجھکو نکالے گی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا میری قوم مجھکو نکالدیگی ورقہ نے کہا کہ ہان۔ کہ جب کبھی کوئی شخص ایسی چیز یعنے نبوت لایا۔ جیسے تو لایا ہے تو کافرون نے اُس سے دشمنی کی یعنے سب پیغمبرون کا یہی دستور چلا آیا ہے کہ کافر انکے دشمن ہوجاتے ہین اور اگر میںنے تیری نبوت کا زمانہ پایا جسوقت کہ تیری قوم تجھکو نکالدیگی تو تمہاری خوب مدد کرون گا پھر کچھ دیر نہ ہوئی کہ ورقہ مرگیا اور وحی بند ہوئی شیخین اسکے راوی ہین۔ غطہ کے معنے ہین اُسکو سخت دبایا۔ اور مراد کل سے عیال ہے اور ضروری حاجتین اور معدوم کو کماتے ہو۔ یعنی ہر عاجز کی طرف پہونچتے ہو اور اُس کے کام آتے ہو اور انہین دشوار ہوتا تہیدور ہونے کے سبب سے اور بعضون نے کہا کہ کسب المعدوم کے معنے ہین کہ غیر کو دیتے ہو۔ معدوم چیز اور اُسکو پہونچانے ہو طرف اُس شخص کی کہ وہ اُس کے پاس نہین اور ناموس کے معنے ہین سرّ کی بات صاحب بھید جو نہین حاضر ہوتا مگر ساتھہ خیر کے اور نام رکھا گیا۔ جبرئیل اسواسطے کہ وہ مخصوص ہے ساتھہ وحی کے اور غیب کے جبر کسی فرشتے کو اُس کے سوائے اطلاع نہین اور خدع سے مراد اس جگہہ جوانی ہے یعنی کاش مین تیرے ظاہر ہونے کے وقت زندہ ہوتا اور تیری مدد کرتا۔

(۲) وَعَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ خَلَقَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا حَدَّثَنَا بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءَ شَهْرًا فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي هَبَطْتُ فَنُودِيتُ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ خَلْفِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ شَيْئًا فَأَتَيْتُ خَدِيجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُونِي فَدَثَّرُونِي فَنَزَلَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلَوٰةُ۔ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ ترجمہ یحیے بن ابی کثیر سے روایت ہے کہا کہ مینے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے پوچھا کہ اول قرآن کی کون سورت اتری اُس نے کہا کہ یا ایہا المدثر مین نے کہا لوگ کہتے ہین کہ پہلے سورہ اقرأ اتری ہے۔ کہا ابوسلمہ نے۔ کہا کہ مینے جابر سے یہ سوال کیا تھا۔ اُس نے کہا کہ مین تجھسے وہی بات بیان کرتا ہون جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمسے بیان کی حضرت نے فرمایا کہ مینے حرا کے پہاڑ مین ایک ماہ اعتکاف کیا پھر جب مین اپنا اعتکاف پورا کرچکا تو مین نا کے اندر اترا تو کسی نے مجھکو پکارا سو مینے اپنے دائین بائین نظر کی تو مین نے کچھ نہ دیکھا پھر مینے اپنے بائین نظر کی تو کچھ نہ دیکھا پھر اپنے پیچھے نظر کی تو بھی کچھ نہ دیکھا پھر مین نے اپنا سر اُٹھایا تو میں نے ایک چیز دیکھی یعنے فرشتہ تو اُس کے سامنے ثابت نہ رہا یعنی غش کھاکر زمین پر گر پڑا۔ پھر مین خدیجہ کے پاس آیا تو میں نے کہا کہ مجھکو کپڑا اوڑھاؤ یعنی یہ سبب لرزہ کے کہ شدت خوف سے پیدا ہوا تھا پھر یہ سورت اتری کہ اے کپڑا اوڑھنے والے

اوڑھے کھڑا ہوا اور ڈرا اور اپنے رب کی بزرگی بیان کر اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور ناپاکی کو چھوڑ اور یہ واقعہ نماز فرض ہونے سے پہلے تھا۔ شیخین و ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۳) **وعن** عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا نزل علیہ الوحی یسمع عند وجہہ دوی النحل فانزل علیہ یوما فمکث ساعۃ فسری عنہ فقرء قد افلح المؤمنون الی عشر ایات منہا من اقامہا دخل الجنۃ ثم استقبل القبلۃ فرفع یدیہ وقال اللہم زدنا ولا تنقصنا واکرمنا ولا تہنا واعطنا ولا تحرمنا وایثرنا ولا تؤثر علینا اللہم ارض عنا وارض عنا اخرجہ الترمذی ترجمہ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی اترتی تھی تو آپ کے منہ کے پاس آواز سنی جاتی تھی جیسے شہد کی مکھی کی آواز سو ایک دن آپ پر وحی اتری اور ایک ساعت بھی بند آپ سے دور ہوئی تو آپ نے قد افلح المومنون الخ اول سے دس آیتیں پڑھیں اور فرمایا کہ جو شخص ان دس آیتوں کو قائم رکھے وہ بہشت میں داخل ہوگا۔ پھر حضرت نے قبلے کی طرف منہ کیا اور دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا الٰہی ہم کو زیادہ دے اور کم نہ کر اور ہمکو بزرگ کر اور ذلیل نہ کر اور ہمکو عطا کر اور محروم نہ رکھ اور ہمکو مقدم کر اور کسی کو ہم پر مقدم نہ کر اور ہمکو راضی کر اور ہم سے راضی ہو۔ ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۴) **وعن** ابن عباس قال اجر آیۃ ترکت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیۃ الربا اخرجہ البخاری

ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اخیر آیت جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اتری سود کی آیت ہے۔ بخاری اس کے راوی ہیں۔

(۵) **وعن** جابر رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعرض نفسہ بالموقف فیقول الا رجل یحملنی الی قومہ فان قریشا منعونی ان ابلغ کلام ربی اخرجہ ابوداود والترمذی ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے تئیں موقف عرفات میں لوگوں کے سامنے پیش کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ کیا کوئی ایسا مرد ہے کہ مجھے اپنی قوم کی طرف اٹھا لے جائے اس واسطے کہ قریش نے مجھکو اپنے رب کے پیغام پہونچانے سے روکا ہے ابوداود و ترمذی اس کے راوی ہیں۔

الباب الرابع فی الاسراء

چوتھا باب

معراج کے بیان میں

(۱) **عن** انس بن مالک بن صعصعۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدثہم عن لیلۃ اسری بہ قال بینما انا فی الحطیم وربما قال فی الحجر مضطجعا اذ اتانی آت فشق ما بین ہذہ الی ہذہ یعنی من ثغرۃ نحرہ الی شعرتہ فاستخرج قلبی ثم اتیت بطست من ذہب ممتلئ ایمانا فغسل قلبی ثم اعید ثم اتیت بدابۃ دون البغل وفوق الحمار ابیض یضع خطوہ عند اقصی طرفہ فحملت علیہ فانطلق بی جبریل علیہ السلام حتی اتی السماء الدنیا فاستفتح فقیل من ہذا قال جبریل قیل ومن معک قال محمد صلی اللہ علیہ وسلم قیل وقد ارسل الیہ قال نعم قیل مرحبا بہ فنعم المجیء جاء فلما خلصت فاذا فیہا آدم فقال ہذا ابوک آدم فسلم علیہ فسلمت علیہ فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء الثانیۃ فاستفتح فقیل من ہذا قال جبریل قیل ومن معک قال محمد صلی اللہ علیہ وسلم قیل وقد ارسل الیہ قال نعم قیل مرحبا بہ فنعم المجیء جاء فلما خلصت فاذا یحیی وعیسی فقالا ہذا اخوک یحیی فسلم علیہ فسلمت فرد السلام ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء الثالثۃ فاستفتح فقیل من ہذا قال جبریل قیل ومن معک قال محمد صلی اللہ علیہ وسلم قیل وقد ارسل الیہ قال نعم قیل مرحبا بہ فنعم المجیء جاء فلما خلصت فاذا یوسف قال ہذا یوسف فسلم علیہ فسلمت فرد السلام ثم قال

قيل مرحبا به ولنعم المجيء جاء ففتح لنا فلما خلصنا فإذا أنا بيحيى وعيسى وهما ابنا خالة قال هذا يحيى وعيسى عليهما السلام فسلمه عليهما فسلما ثم رجعا قال السلام عليك يا أخي الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي إلى السماء الثالثة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا به فلنعم المجيء جاء فلما خلصنا فإذا أنا بيوسف قال هذا يوسف فسلم عليه فسلمت عليه فرحب ودعا لي ثم صعد بي إلى السماء الرابعة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا به فلنعم المجيء جاء فلما خلصنا فإذا أنا بإدريس قال هذا إدريس فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء الخامسة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا به فلنعم المجيء جاء فلما خلصنا فإذا هارون قال هذا هارون فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي إلى السماء السادسة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا به فلنعم المجيء جاء فلما خلصنا فإذا موسى عليه السلام قال هذا موسى فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح فلما جاوزته بكى قيل ما يبكيك قال أبكي لأن غلاما بعث بعدي يدخل الجنة من أمته أكثر مما يدخل من أمتي ثم صعد بي إلى السماء السابعة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا به فلنعم المجيء جاء فلما خلصت فإذا أنا بإبراهيم عليه السلام قال هذا أبوك إبراهيم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم رفعت إلى سدرة المنتهى فإذا نبقها مثل قلال هجر وإذا ورقها مثل آذان الفيلة وإذا أربعة أنهار نهران باطنان ونهران ظاهران فقلت ما هذان يا جبريل قال أما الباطنان فنهران في الجنة وأما الظاهران فالنيل والفرات ثم رفع لي البيت المعمور ثم أتيت بإناءين أحدهما لبن والآخر خمر فقال هي الفطرة أنت عليها وأمتك قال ثم فرضت علي خمسين صلاة كل يوم وليلة فرجعت فمررت على موسى عليه السلام فقال بما أمرت قلت بخمسين صلاة كل يوم وليلة قال إن أمتك لا تستطيع ذلك وإني والله قد جربت الناس قبلك وعالجت بني إسرائيل أشد المعالجة فارجع إلى ربك فاسأله التخفيف لأمتك فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت إلى موسى فقال بما أمرت قلت وضع عني عشرا قال ارجع إلى ربك فاسأله التخفيف لأمتك فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت إلى موسى فقال بما أمرت قلت أمرت بخمس صلوات كل يوم وليلة قال إن أمتك لا تستطيع خمسا فارجع إلى ربك فاسأله التخفيف لأمتك قلت قد سألت ربي حتى استحييت ولكن أرضى وأسلم قال فلما جاوزت ناداني مناد أمضيت فريضتي وخففت عن عبادي وأجزيهم الحسنة عشرا أخرجه الخمسة إلا أبا داود وهذا لفظ الشيخين وفي رواية للنسائي النبي صلى الله عليه وآله وسلم أنه رد بخمسين صلوة قال له موسى فارجع إلى ربك فاسأله التخفيف فإنه فرض على بني إسرائيل

صَلَاتَيْنِ فَمَا سَوَّيْهِمَا فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَسَأَلْتُهُ التَّخْفِيفَ فَقَالَ إِنَّهُ يَوْمٌ خَلَقْتُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ
فَرَضْتُ عَلَيْكَ وَعَلٰى أُمَّتِكَ خَمْسِينَ صَلٰوةً خَمْسٌ بِخَمْسِينَ فَمَنْ هَمَّ بِهَا أُثْبِتَتْ وَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ عَشْرًا فَهٰذَا مِنَ اللّٰهِ تَبَارَكَ
وَتَعَالٰى صِرْتُ إِلٰى مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِلَى مَا رَجَعْتَ فَقُلْتُ رَجَعْتُ إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى تَجْرِي فِيهَا
يَنْتَهِي عِلْمُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فَإِذَا هِيَ نَبْقٌ مَعْرُوفٌ وَالْمُرَادُ بِهِ ثَمَرَةُ شَجَرَةِ سِدْرَةِ
الْمُنْتَهٰى فَقَالَ إِنَّ جَمْعَ قُلَّةٍ وَهِيَ الْجُبُّ كَبِيرُ سَرَادِقٍ مِنَ الْمَاءِ وَنُسِبَتْ إِلَى الْكَثْرَةِ لِكَوْنِهَا يَعْمُرُ بِهَا وَصَارَتْ
بِكَثْرَةِ انْصِبَابِ الْمُهِمَّةِ وَلِتَشْدِيدِ الرَّاءِ وَتَخْفِيفِهَا وَكَسْرِهَا قَصُورًا أَيْ حُبُرًا وَيُجْمَعُ

ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے اُس نے روایت کی مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب سے معراج کی رات
کا حال بیان کیا فرمایا جس حالت میں کہ میں حطیم میں تھا اور کبھی یوں فرمایا کہ میں حجر میں لیٹا تھا ایک روایت میں زیادہ کیا ہے
سونے جاگنے کے درمیان کہ ناگہان ایک آنیوالا آیا یعنے جبرئیل سوا سونے چیرا درمیان میں یہاں سے یہاں تک یعنی مرینے
سے ریڑ کے بانوں تک میرا پیٹ چاک کیا پھر میرا دل نکالا پھر میرے آگے سونے کا طشت ایمان سے بھرا ہوا لایا گیا اور میرا
دل دھویا گیا پھر بھرا گیا یعنے علم اور ایمان سے پھر اپنی جگہہ میں رکھا گیا۔ پھر میرے آگے ایک جانور لایا گیا یعنے براق کہ خچر سے
نیچا اور گدھے سے اونچا تا جہاں نظر پہنچتی وہاں قدم رکھتا تھا سو میں اوپر سوار کیا گیا پھر جبرئیل مجھکو لے چلا یہاں تک کہ مجھکو لے
آسمان پاس پہنچا تو جبرئیل نے دستک یعنے چاہا کہ آسمان کا دروازہ کھلے تو چوکیدار فرشتوں نے کہا کہ یہ کون ہے کہا
کہ جبرئیل ہوں کہا تمہارے ساتھہ کون ہے کہا کہ محمد ہے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا کیا بلایا گیا ہے کہا ہاں
کہا کہ ہاں۔ کہا فرشتوں نے مرحبا محمد کو یعنے لایا اللہ نبی کو فراخ جگہہ میں اور کیا اچھا آنا آیا یعنے پھر دورہ
کھولا گیا۔ پھر جب میں آسمان میں داخل ہوا تو ناگہان کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں آدم علیہ السلام ہیں تو جبرئیل نے کہا کہ یہ
تمہارا باپ آدم ہے اسکو سلام کرو میں نے اسکو سلام کیا اُس نے سلام کا جواب دیا پھر کہا مرحبا نیک بیٹے اور نیک پیغمبر کو یعنی کشادہ
جگہہ میں آیا کوئی روک نہیں۔ پھر جبرئیل مجھکو لے چڑھا یہاں تک کہ ہم دوسرے آسمان کو پہنچے سو جبرئیل نے دستک کی چوکیدار
فرشتوں نے کہا یہ کون ہے کہا میں جبرئیل ہوں کہا اور تمہارے ساتھہ کون ہے کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے۔ جبرئیل نے کہا ہاں
کہا خوب ہی آیا سو کیا اچھی آمد آیا پھر ہمارے واسطے دروازہ کھولا گیا۔ پھر جب ہم داخل ہوئے تو ناگہان وہاں یحییٰ اور
عیسیٰ کو دیکھا اور وہ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں جبرئیل نے کہا یہ یحییٰ اور عیسیٰ ہیں سو انکو سلام کرو میں نے انکو سلام کیا انہوں نے مجھکو
سلام کا جواب دیا پھر دونوں نے کہا کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجھکو دوسرے آسمان تک لے چڑھا اور جا
کر دروازہ کھلے چوکیدار فرشتوں نے کہا یہ کون ہے کہا کہ میں جبرئیل ہوں کہا اور تیرے ساتھہ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد
ہے۔ کہا کیا بلایا گیا ہے کہا ہاں کہا مرحبا اُسکو سو کیا اچھی آمد آیا پھر ہمارے واسطے دروازہ کھولا گیا پھر جب ہم داخل ہوئے تو
ناگہان وہاں یوسف سے جبرئیل نے کہا یہ یوسف ہے سو اسکو سلام کرو تب میں نے اسکو سلام کیا اُس نے مجھ کو سلام کا جواب دیا پھر کہا
کیا اچھا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجھکو لے چڑھا یہاں تک کہ چوتھے آسمان کو پہنچا پھر چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار
نے کہا یہ کون ہے کہا میں جبرئیل ہوں کہا اور تیرے ساتھہ کون ہے کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہاں کہا
اُسکو سو کیا اچھی آمد آیا پھر جب ہم داخل ہوئے تو ناگہان میں نے وہاں ادریس کو دیکھا جبرئیل نے کہا کہ یہ ادریس ہے سو اسکو
سلام کرو میں نے اسکو سلام کیا اوسنے مجھکو سلام کا جواب دیا پھر کہا مرحبا کیا خوب نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جبرئیل مجھکو لے
چڑھا یہاں تک کہ پانچویں آسمان کو پہنچا سو چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیدار نے کہا یہ کون ہے کہا میں جبرئیل ہوں۔ کہا اور تیرے

ساتھہ کون ہے کہا محمد ہے۔ کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا کہ ہان کہا مرحبا اُس کو سو کیا اچھی آمد آیا۔ پھر جب ہم داخل ہوئے تو ناگہان وہان ہارون ہی جبرئیل نے کہا یہ ہارون ہے سو اسکو سلام کر سو اسکو سلام کیا اُس نے مجھکو سلام کا جواب دیا۔ پھر کہا مرحبا۔ کیا خوب نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا۔ پھر جبرئیل مجھکو لے چڑھا یہانتک کہ چھٹے آسمان کو پہنچا تو جبرئیل نے دستک کی چوکیداروں نے کہا یہ کون ہے۔ کہا میں جبرئیل ہون کہا اور تیرے ساتھہ کون ہے کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا کہ ہان کہا اُسکو مرحبا کہ سو کیا اچھا آنا آیا۔ پھر ہمارے واسطے دروازہ کھولا گیا۔ پھر جب ہم داخل ہوئے تو ناگہان وہان موسیٰ علیہ السلام تھے جبرئیل نے کہا یہ موسیٰ ہے اُسکو سلام کر سو میںنے اُسکو سلام کیا اُس نے مجھکو سلام کا جواب دیا پھر کہا مرحبا کیا نیک بھائی اور نیک پیغمبر آیا پھر جب میں اُس سے آگے بڑھا تو موسیٰ رونے کسی نے کہا اے موسیٰ تیرے رونے کا کیا سبب ہے موسیٰ نے کہا میں روتا ہون اس واسطے کہ ایک لڑکا تیرے بعد پیغمبر ہوا اسکی اُمت کے لوگ میری اُمت سے زیادہ بہشت میں جاوینگے پھر جبرئیل مجھکو لے چڑھا ساتوین آسمان تک اور چاہا کہ دروازہ کھلے چوکیداروں نے کہا یہ کون ہے کہا میں جبرئیل ہون کہا اور تیرے ساتھہ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد ہے کہا کیا بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہان کہا مرحبا اُسکو سو کیا اچھی آمد آیا پھر ہمارے واسطے دروازہ کھولا گیا۔ پھر جب میں داخل ہوا تو ناگہان وہان ابرہیم علیہ السلام تھے۔ جبرئیل نے کہا یہ تیرا باپ ابرہیم ہے سو اسکو سلام کر میںنے اسکو سلام کیا اُس نے مجھکو سلام کا جواب دیا پھر کہا مرحبا کیا خوب نیک بیٹا اور نیک پیغمبر آیا پھر مجھکو سدرۃ المنتہی یعنے پرلے سرے کی بیر کا درخت بلند نظر آیا تو ناگہان اسکے بیر لیسے جیسے ہجر کے مٹکے اور اسکے پتے جیسے ہاتھیون کے کان اور ناگہان وہان چار نہرین تھین دو نہرین ظاہر اور دو پوشیدہ تو میںنے کہا اے جبرئیل یہ کیا ہین جبرئیل نے کہا جو چھپی ہوئی دو نہرین تو بہشت کی نہرین ہین اور دو تو کلی نہرین سو نیل و فرات ہین پھر مجھکو بیت المعمور یعنے فرشتون کا کعبہ نظر آیا پھر ایک برتن شراب اور ایک برتن دودھ کے میرے سامنے کیا گیا تو میں نے دودھ کو لیا تو جبرئیل نے کہا کہ یہ دودھ پیدائشی دین ہے تیری اور تیری اُمت کی صورت پر ہے تو اور تیری اُمت حضرت نے فرمایا پھر مجھپر نماز فرض ہوئی پچاس وقت کی ہر دن رات میں پھر میں وہان سے پلٹا یا سو میں موسیٰ پر گذرا تو موسیٰ نے کہا کیا حکم ہوا تجھکو میںنے کہا کہ ہر روز مجھکو پچاس نماز کا حکم ہوا تو موسیٰ نے کہا کہ میری اُمت سے ہر روز پچاس وقت کی نماز نہ ہوسکے گی اور البتہ خدا کی قسم میں آزما چکا ہون لوگون کو تجھ سے پہلے اور میں علاج کر چکا ہون قوم بنی اسرائیل کا نہایت تدبیر سے سو پلٹ جا اپنے رب کے پاس اور اُس سے آسانی اور تخفیف مانگ اپنی اُمت کے واسطے تو میں پھر اپنے رب کے پاس پھرا اور پہلے کی وقت کی نماز اتار ڈالی سو میں موسیٰ کے پاس آیا تو موسیٰ نے کہا تجھکو کیا حکم ہوا میں نے کہا خدا نے میرے اوپر سے دس وقت کی نمازین اتار ڈالین سو میں موسیٰ کے پاس پھرا اور یہ کہا کہ اسیطرح کہا یعنے اپنے رب کی طرف پھر جا اور آسانی مانگ سو میں پھرا اپنے رب اور موسیٰ کے درمیان آتا جاتا رہا یہانتک کہ مجھکو ہر روز پانچ نمازون کا حکم ہوا سو میں موسیٰ کے پاس آیا تو مجھکو موسیٰ نے کہا تجھکو کیا حکم ہوا میں نے کہا پانچ نمازون کا حکم ہوا موسیٰ نے کہا بتحقیق تیری اُمت سے پانچ نمازین بھی ادا نہ ہوسکین گی سو پلٹ جا اپنے رب کے پاس اور اُس سے آسانی اور تخفیف مانگ اسواسطے تو حضرت نے فرمایا میں سوال کرتا گیا اپنے رب سے یہانتک کہ میں شرما گیا یعنی اب عرض نہین کرسکتا۔ لیکن اب میں راضی ہوا اور سلامتی سے قبول کرتا ہون پس جب میں موسیٰ کو پیٹھ دیکر پکارنے والے نے پکارا میں نے جاری کیا اپنے فرض کو اور بوجھ اتار ڈالا اپنے بندون سے ایک روایت میں ہے کہ وہ پانچ دین گنتی میں اور

پچاس ہین تو اسمین میرے نزدیک بات نہین بدلتی - پانچون اس کے راوی ہین سوائے ابوداؤد کے اور یہ الفاظ بخاری کے ہین -
اور نسائی کی ایک روایت مین ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانچ نمازون کے ساتھ پھیرے گئے تو موسی نے آپ سے کہا
کہ پلٹ جا اپنے رب پاس سراسر سے آسانی مانگ سو اسطے کہ مقرر شان یہہ ہے کہ قوم بنی اسرائیل پر دو نمازین فرض ہوئین
تو وہ انکو قائم نہ کرسکے تو مین اپنے رب کی طرف پلٹ گیا اور مینے اُس سے آسانی مانگی تو خدا نے فرمایا کہ مین نے زمینون اور
آسمانون کو پیدا کیا تھا اُس دن مینے تجھپر اور تیری امت پر پچاس نمازین فرض کی تھین - سو یہہ پانچون نمازین ہین بدلے
پچاس کے سو تو اور تیری امت انکو قائم رکھیو تو مین نے جان لیا - کہ وہ خدا تعالی کی طرف سے لازم ہوچکی ہین - پھر مین موسی
کی طرف پھر آیا موسی نے کہا پھر رب کی طرف پلٹ جا سو مین پلٹ کر نہ گیا - سدرۃ المنتہی ایک درخت ہے بہشت کی پہلی
طرف مین دھان تک تمام ہوتے ہین علم ہیلون اور پچھلون کے یعنے اس سے آگے کسیکو معلوم نہین کیا ہے - اور سدر ایک
درخت ہے نہایت ہی شیرین ہوتے ہین اور مراد اس بیل ہو درخت سدرۃ المنتہی کا - اور قلال مٹکے کو کہتے ہین جسمین یکہال پانی سماتا ہے -
اور ہجری طرف سو سطے منسوب ہے کہ وہان بنتے ہین - اور صرصری کے معنی ہین لازم اور واجب -

(۲) وَعَنْ جَابِرٍ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَمَّا کَذَّبَتْنِیْ قُرَیْشٌ قُمْتُ فِی الْحِجْرِ فَجَلَّی اللّٰہُ لِیْ
بَیْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُھُمْ عَنْ اٰیَاتِہٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْہِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ ترجمہ جابر رضہ سے روایت
ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجھکو معراج کے مقدمے مین قریش نے جھٹلایا تو مین حطیم مین کھڑا ہوا تو خدا
نے میرے لیے بیت المقدس کو کھلا ظاہر کیا تو مینے انکو اسکے پتے اور نشانیون سے خبر دینا شروع کی اور مین اسکو دیکھتا جاتا تھا
شیخین ترمذی اُس کے راوی ہین -

(۳) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُتِیْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ عَلٰی مُوْسٰی قَائِمًا یُّصَلِّیْ
فِیْ قَبْرِہٖ عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ مین موسی پر گذرا جس رات مجھکو معراج ہوئی اس حال مین کہ موسی اپنی قبر مین نماز پڑھ رہے ہے سرخ ٹیلے
کے پاس مسلم اور نسائی اُس کے راوی ہین -

اَلْبَابُ الْخَامِسُ فِیْ مُعْجِزَاتِہٖ وَدَلَائِلِ نُبُوَّتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْہِ سَبْعَۃُ فُصُوْلٍ

پانچوان باب آنحضرت کے معجزات اور دلیلون نبوت کے بیان مین اور اس مین سات فصل ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ اَخْبَارِہٖ عَنِ الْمُغَیَّبَاتِ

پہلی فصل

غیب کی چیزون کی خبر دینے کے بیان مین

(۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا ھَلَکَ کِسْرٰی فَلَا کِسْرٰی بَعْدَہٗ وَاِذَا ھَلَکَ
قَیْصَرُ فَلَا قَیْصَرَ بَعْدَہٗ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتُنْفَقَنَّ کُنُوْزُھُمَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ ترجمہ جابر بن سمرہ رضہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب ایران کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو اُس کے بعد کوئی وہان کا بادشاہ
نہ ہوگا - یعنے کسریٰ مین سے اور جب روم کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو کوئی اس کے بعد وہان کا بادشاہ نہ ہوگا اور قسم ہے اُس ذات

پاکی جس کے قابو مین میری جان ہے کہ مفرر اُن دونون ملکون کے خزانے راہ خدا مین بانٹے جاوین گے شیخین اسکے راوی ہین۔

ف یعنے روم اور ایران کے بادشاہون کے خاندان مین بادشاہی نرہے گی اسلام کا وہان عمل ہوگا یہ حدیث معجزہ ہے جیسا حضرت نے فرمایا ویسا ہی ہوا چنانچہ ملک ایران عمر فاروق کی خلافت مین فتح ہوا اور لشکر اسلام اوتیس ہزار آدمی تہا ہرسپاہی کو بارہ ہزار درہم ملے۔ اور اسیطرح روم بہی مسلمانون کے ہاتہہ سے فتح ہوا ..... اور وہان کا خزانہ بہی لشکر اسلام مین تقسیم ہوا۔

(۲) **وعن** عدی بن حاتم رض قال بینا انا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذ اتاہ رجل فشکا الیہ الفاقۃ ثم اتاہ اخر فشکا الیہ قطع السبیل فقال یا عدی ہل رایت الحیرۃ قلت لم ارہا وقد انبئت عنہا فقال ان طالت بک حیوۃ لترین الظعینۃ ترتحل من الحیرۃ حتی تطوف بالکعبۃ لا تخاف احدا الا اللہ قلت فی نفسی فاین دعار طیء الذین سعروا البلاد ولئن طالت بک حیوۃ لتفتحن کنوز کسری قلت کسری بن ہرمز قال کسری بن ہرمز ولئن طالت بک حیوۃ لترین الرجل یخرج ملء کفہ ذہبا او فضۃ یطلب من یقبلہ منہ فلا یجد احدا یقبلہ منہ ولیلقین اللہ احدکم یوم یلقاہ لیس بینہ وبینہ حجاب ولا ترجمان یترجم لہ فلیقولن الم ابعث الیک رسولا فیبلغک فیقول بلی فیقول الم اعطک مالا وافضل علیک فیقول بلی یا رب فینظر عن یمینہ فلا یری الا جہنم وعن یسارہ فلا یری الا جہنم فاتقوا النار ولو بشق تمرۃ فمن لم یجد فبکلمۃ طیبۃ قال عدی رض فرایت الظعینۃ ترتحل من الحیرۃ حتی تطوف بالبیت لا تخاف الا اللہ وکنت فیمن افتتح کنوز کسری بن ہرمز ولئن طالت بکم حیوۃ لترون ما قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یخرج الرجل ملء کفہ ذہبا او فضۃ فلا یجد من یقبلہ منہ اخرجہ البخاری ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے جو صحابی تہے مین کہ مین حضرت کے پاس بیٹہا تہا کہ ناگہان ایک نے آکر آپ کے آگے محتاجی کا گلہ کیا پہر دوسرا ایک شخص آیا اور اُس نے آپ کے پاس رہزنی کا گلہ کیا تو حضرت نے فرمایا اے عدی کیا تو نے حیرہ کو دیکہا ہے مین نے کہا کہ مینے اسکو نہین دیکہا اور البتہ اُس کی خبر مجہکو ہے فرمایا اگر تیری زندگی دراز ہوئی تو مقرر تو دیکہے گا اکیلی عورت شتر سوار کو کہ حج کے ارادے پر حیرہ سے کوچ کرے گی یہانتک کہ خانے کعبے کا طواف کریگی خدا کے سوائے کسی سے نہ ڈرے گی تو مین نے اپنے دل مین کہا کہ کہان ہونگے چوٹے طے کے جنہون نے شہرون کو جلایا ہے اور اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو البتہ کہلے جاوین گے خزانے بادشاہ ایران کے میں کہا ایران کا بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہے حضرت نے فرمایا کہ ایران کا بادشاہ ہرمز کا بیٹا مراد ہے اور اگر تیری زندگی زیادہ ہوئی تو ضرور دیکہیگا کہ مرد اپنے مٹہی بہری سونا یا چاندی لے کر نکلے گا تلاش کرتا ہوا کہ کوئی اُسکو ایسے سونہ یا دی گا کوئی محتاج کہ اسکو قبول کرے اور البتہ تم مین کوئی شخص خدا سے ملیگا جسدن کہ اُس سے ملاقات ہوگی یعنے قیامت مین اور نہ ہوگا اُس کے اور خدا کے درمیان کوئی ترجمہ جو درمیان مین ایک دوسرے کی بولی سمجہا دے یعنی بلا واسطہ کلام ہوگا سو خدا فرماوے گا کہ کیا مین نے تیری طرف رسول نہین بہیجا جو تجہکو میرا حکم پہنچا دے بندہ کہے گا کیون نہین پہر خدا فرماوے گا کہ مینے تجہکو مال اور اولاد نہین دی اور تجہپر فضل و کرم نہین کیا تو وہ کہے گا کہ بیشک اے میرے رب تو نے سب کچہ دیا پہر نظر کرے گا اپنے داہنے تو دوزخ کے سوائے کچہ نہ دیکہیگا پہر بائین طرف نظر کریگا تو دوزخ کے سوائے کچہ نہ دیکہیگا سو بچو اگے اگر کچہ کو ایک ٹکڑا ہی کہجور کا ہو اور جو پاؤ تو اچہی بات کہکے عدی نے سو مینے دیکہا عورت کو کہ حیرہ سے کوچ کرکے خانے کعبے کا طواف کرتی ہے خدا کے سوائے کسی سے نہین ڈرتی اور جن لوگون نے ایران کے

بادشاہ کا خزانہ فتح کیا مین ہی اُن مین موجود تہا اور اگر تمہاری زندگی زیادہ ہوئی تو البتہ تم دیکھ لوگے جو حضرت نے فرمایا ہے۔
کہ مرد اپنی مٹھی بہری سونا یا چاندی لے کر نکلے گا سو کوئی محتاج نہ ہووے گا۔ جو شکوت بول کرے۔ بخاری اسکے راوی ہین
ف یہ حدیث حضرت کی پیغمبری کی دلیل اور معجزہ ہے کہ آپنے آیندہ کی خبر دی ہر بسیط واقع ہوا۔

(۳) وَعَنْ ابِی ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَھِیَ اَرْضٌ یُسَمّٰی فِیْھَا الْقِیْرَاطُ فَاسْتَوْصُوْا بِاَھْلِھَا خَیْرًا فَاِنَّ لَھُمْ ذِمَّۃً وَرَحِمًا اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب تم فتح کروگے ملک مصر کو اور وہ زمین ہے جسمین قیراط کا نام مشہور ہے سو میری وصیت قبول کرو۔ وہان کے لوگون کے ساتھہ نیکی کرنے کی اسواسطے کہ اُس کے واسطے امان ہے اور اُن سے رشتہ ہے مسلم اسکے راوی ہین
ف قیراط آدہی دانگ سے سونیکے وزن مین پانچ جو کے برابر ہے ملک مصر مین اسکا بہت رواج تہا مصر کے بادشاہ نے ماریہ قبطیہ لونڈی حضرت کو تحفہ بہیجا تہا اُن سے حضرت ابراہیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گہر مین پیدا ہوئی اسواسطے مصر والون کو امان اور پناہ ہوئی۔

(۴) وَعَنْ ثَوْبَانَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَھَا وَمَغَارِبَھَا وَاِنَّ اُمَّتِیْ سَیَبْلُغُ مُلْکُھَا مَا زُوِیَ لِیْ مِنْھَا وَاُعْطِیْتُ الْکَنْزَیْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْیَضَ وَاِنِّیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ لَّا یُھْلِکَ اُمَّتِیْ بِسَنَۃٍ عَامَّۃٍ وَّلَا یُسَلِّطَ عَلَیْھِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰی اَنْفُسِھِمْ فَیَسْتَبِیْحَ بَیْضَتَھُمْ وَاِنَّ رَبِّیْ تَعَالٰی قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِذَا قَضَیْتُ قَضَاءً فَاِنَّہٗ لَا یُرَدُّ وَاِنِّیْ اَعْطَیْتُکَ لِاُمَّتِکَ اَنْ لَّا اُھْلِکَھُمْ بِسَنَۃٍ عَامَّۃٍ وَّلَا اُسَلِّطَ عَلَیْھِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰی اَنْفُسِھِمْ فَیَسْتَبِیْحَ بَیْضَتَھُمْ وَلَوْ جَمَعَ عَلَیْھِمْ مَنْ بِاَقْطَارِھَا حَتّٰی یَکُوْنَ بَعْضُھُمْ یُھْلِکُ بَعْضًا اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَزَوٰی لِیَ الْاَرْضَ اَیْ جَمَعَھَا لِیَ وَضَمَّھَا لِیَ وَالسَّنَۃُ الْجَدْبُ وَالشِّدَّۃُ وَالْعَامَّۃُ الَّتِیْ تَعُمُّ الْکُلَّ وَبَیْضَۃُ الدَّارِ مُعْظَمُھَا وَاسْتِبَاحَتُھُمْ جَعْلُھُمْ مُبَاحًا یَاْخُذُھُمْ اَسْرًا وَّقَتْلًا وَبَیْضَۃُ الْاِسْلَامِ کَیْفَ شَاءَ ترجمہ ثوبان سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک خدا نے میرے واسطے زمین کو لپیٹ دیا یعنی سب زمین کو میرے سامنے کر دیا سو میںنے زمین کا پورب اور پچھم یعنے جہانتک آفتاب نکلتا ہے اور جہان ڈوبتا ہے دیکھ لیا تو جہان تک مین نے دیکھا ہے وہان تک میری امت کی بادشاہی ہوئیگی اور مجھکو دو خزانے سرخ اور سفید ملے اور میںنے اپنے رب سے سوال کیا کہ میری امت کو عالمگیر قحط سے ہلاک نہ کرے اور اُس کے سوائے اور کسی دشمن کو اُنپر غالب کرے جو انکی جڑ پیخ اکہاڑ ڈالے اور مجھ سے میرے رب بلند نے فرمایا ہے کہ اے محمد جب مین کسی چیز کا حکم کرتا ہون تو اُسکو کوئی نہین پہیر سکتا۔ اور البتہ میںنے تجھ کو دیا یعنے تیری امت کے واسطے تجھپر یہہ احسان کیا کہ انکو عالمگیر قحط سے نہ مارڈالونگا اور اُنکے اور دشمن کو اُنپر غالب کرون گا اسطرح پر کہ اُنکی جڑ پیخ کو اوکہاڑ ڈالے اگرچہ اُنپر تمام دنیا کے اطراف کے کافر جمع ہوکر آویں ہان کافرون کا ظہور اسواسطے نہ ہوگا تاکہ اس امت کے بعضے لوگ بعضون کو ہلاک کریں۔ مسلم ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہین زوی لی الارض یعنے اسکو میرے واسطے جمع کیا اور میری طرف جوڑا اور سنہ کے معنے ہین قحط اور سختی اور عامہ وہ ہے جو کل کو عام ہو۔ اور مراد بیضہ سے اکثر لوگ ہین اور استباحہ کے معنے ہین کہ انکو قتل و قید کرنا مباح جانے اوران مین جس طرح چاہے تصرف کرے ف یعنی قضاء قدر مین یہہ ٹہہر چکا ہے کہ امت محمدی قیامت تک قائم رہے گی نہ ایسا قحط پڑے گا جسمین سب کے سب جاوین نہ ایسے کافر انپر غالب ہونگے کہ بالکل انکو نیست و نابود کر ڈالین۔ ہان یہہ ممکن ہے کہ اس امت مین آپس کا اختلاف اور فتنہ و فساد اور لوٹ اور قتل ہمیشہ ہوگا

یہہ موقوف نہ ہوگا۔

(۵) وعن جابر رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھل لکم من انماط قلت وانی تکون لنا الانماط قال انھا ستکون فکانت کما قال فانا اقول لھا یعنی امرأتہ اخری عنا انماطک فتقول الم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ستکون لکم انماط فادعھا اخرجہ الخمسۃ الا النسائی وجمع بکیھا وھو نوع من البساط معروف ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہارے واسطے بچھونے ہین میںنے کہا اور ہمارے واسطے بچھونے کہان سے ہونگے فرمایا مقررہ عنقریب ہونگے سو ہمارے واسطے بچھونے موجود ہوئے جیسا آپنے فرمایا سو مین اپنی عورت سے کہتا ہون کہ اپنا بچھونا مجھ سے ہٹا تو وہ کہتی ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین فرمایا کہ تمہارے واسطے انماط ہونگے تو مین انکو چھوڑ دیتا ہون۔ پانچون اسکے راوی ہین۔ انماط جمع ہے نمط کی اور وہ ایک قسم کا بچھونا ہے مشہور۔

(۶) وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا اخرجہ ابوداؤد ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ بھیجتا ہے اس امت کے واسطے ہر صدی کے سر پر جو انکے دین کو تازہ کرے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ ف یعنی خدا ہر صدی کے سر پر ایک یا کئی عالم مجدد پیدا کرتا ہے جو سنت کو جلائے اور بدعت کو مٹائے۔

(۷) وعن حذیفۃ رضہ قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاما فما ترک شیئا یکون من مقامہ ذلک الی قیام الساعۃ الا حدثہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ قد علمہ اصحابی ھؤلاء وانہ لیکون منہ الشیء قد نسیتہ فاراہ فاذکرہ کما یذکر الرجل الرجل اذا غاب عنہ فاذا رآہ عرفہ اخرجہ الشیخان وابوداؤد ترجمہ حذیفہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بار کھڑے ہوئے یعنی خطبہ پڑھا اور وعظ کیا سو جو چیز اسوقت سے قیامت تک ہونیوالی ہے سب بیان کی یاد رکھا اسکو جس نے یاد رکھا اور بھولا جو بھولا البتہ میرے یہہ ساتھی اسکو جانتے ہین اور اس سے بعضی چیز مجھکو بھول جاتی ہے پھر جب وہ دیکھتا ہون تو یاد آجاتی ہے جیسے یاد رکھتا ہے ایک شخص دوسرے مرد کا جبکہ اس سے غایب ہو پھر جب وہ دیکھتا ہے تو پہچانلیتا ہے شیخین ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۸) وعنہ قال اخبرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بما ھو کائن الی یوم القیمۃ فما منھم شیء الا قد سألتہ عنہ الا انی لم اسألہ ما یخرج اھل المدینۃ من المدینۃ اخرجہ مسلم ترجمہ حذیفہ رضہ سے روایت ہے کہا خبر دی مجھکو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ اس چیز کے جو ہونیوالی ہے قیامت تک سو مین نے آپ سے قیامت کی ہر چیز کا حال پوچھا لیکن مینے آپ سے یہہ نہین پوچھا کہ مدینے والون کو کیا چیز مدینے سے نکالے گی۔ مسلم اس کے راوی ہین۔

(۹) وعن عمرو بن اخطب الانصاری رضہ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفجر وصعد المنبر فخطبنا حتی حضرت الظھر فنزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی حضرت العصر فنزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی غربت الشمس فاخبرنا بما ھو کائن الی یوم القیمۃ فاعلمنا احفظنا اخرجہ مسلم ترجمہ عمرو بن اخطب انصاری سے روایت ہے کہا کہ ایک دن ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر چڑھکر خطبہ پڑھا اور وعظ کرتے رہے یہانتک کہ ظہر کا وقت ہوا پھر اترے اور ظہر کی نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھکر خطبہ پڑھا اور وعظ

کرنے لگے یہانتک کہ نماز عصر کا وقت ہوا۔ پھر اوترے اور نماز پڑہی پھر منبر پر چڑہے اور ہمکو وعظ کرتے رہے یہانتک کہ آفتاب غروب ہوا سو جو چیز قیامت تک ہونے والی ہے ہمسے سب بیان کی سو ہم مین اب زیادہ تر عالم وہ شخص ہے جو زیادہ تر یاد رکھنے والا ہے اسنن کا مسلم اس کے راوی ہین۔

(۱۰) **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَیْبَرُ اُھْدِیَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ شَاۃٌ فِیْھَا سُمٌّ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوْا لِیْ مَنْ ھٰھُنَا مِنَ الْیَھُوْدِ فَجُمِعُوْا لَہٗ فَقَالَ لَھُمْ ھَلْ اَنْتُمْ صَادِقِیَّ عَنْ شَیْءٍ اِنْ سَاَلْتُکُمْ عَنْہُ قَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ لَھُمْ مَنْ اَبُوْکُمْ قَالُوْا فُلَانٌ قَالَ کَذَبْتُمْ بَلْ اَبُوْکُمْ فُلَانٌ قَالُوْا صَدَقْتَ قَالَ ھَلْ اَنْتُمْ صَادِقِیَّ عَنْ شَیْءٍ اِنْ سَاَلْتُکُمْ قَالُوْا نَعَمْ وَاِنْ کَذَبْنَا عَرَفْتَہٗ کَمَا عَرَفْتَہٗ فِیْ اَبِیْنَا قَالَ مَنْ اَھْلُ النَّارِ قَالُوْا نَکُوْنُ فِیْھَا یَسِیْرًا ثُمَّ تَخْلُفُوْنَنَا فِیْھَا قَالَ اخْسَئُوْا وَاللّٰہِ لَا نَخْلُفُکُمْ فِیْھَا اَبَدًا ثُمَّ قَالَ ھَلْ اَنْتُمْ صَادِقِیَّ عَنْ شَیْءٍ اِنْ سَاَلْتُکُمْ عَنْہُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ ھَلْ جَعَلْتُمْ فِیْ ھٰذِہِ الشَّاۃِ سُمًّا قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَمَا حَمَلَکُمْ عَلٰی ذٰلِکَ قَالُوْا اَرَدْنَا اِنْ کُنْتَ کَاذِبًا اَنْ نَسْتَرِیْحَ مِنْکَ وَاِنْ کُنْتَ صَادِقًا لَمْ یَضُرُّکَ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے ... کہ جب خیبر فتح ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ایک بکری زہر آلودہ تحفہ بھیجی گئی تو آپنے فرمایا کہ یہان کے سب یہودی میرے پاس کٹھے کرو تو اصحابنے یہودیون کو آپکے پاس جمع کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اگر مین تم سے کچھ پوچھون تو تم مجھ سے سچ کہوگے اُنہون نے کہا ہان تو حضرت نے فرمایا تمہارا باپ کون ہے یہودنے کہا فلانا۔ فرمایا تم جھوٹے ہو۔ بلکہ تمہارا باپ فلانا ہے اُنہون نے کہا تو سچا ہے پھر فرمایا کیا تم مجھسے سچ بولوگے جیسا پہلی بار فرمایا تھا انہون نے کہا کہ ہان اور اگر ہم تجھسے جھوٹ بولینگے تو تو پہچانے گا جیسے تو نے ہمارے باپ مین ہمارا جھوٹ پہچانا حضرت نے فرمایا کہ کون لوگ دوزخ مین داخل ہونگے انہون نے کہا ہم تھوڑے دن اس مین رہینگے۔ پھر ہمارے پیچھے تم اُس مین رہوگے فرمایا دور ہو۔ قسم اللہ کی ہم تمہارے بعد کبھی اُس مین نہین پڑینگے پھر فرمایا اگر مین تمسے کچھ پوچھون تو تم مجھسے سچ کہوگے اُنہون نے کہا ہان فرمایا کیا تم نے اس بکری مین زہر ڈالا ہے۔ اُنہون نے کہا کہ ہان فرمایا تمہارے اس زہر ڈالنے کا کیا سبب ہے، انہون نے کہا ہمنے چاہا تھا کہ اگر تو جھوٹا ہوگا تو اس زہر سے مرجائیگا۔ اور ہم تجھسے راحت پاوینگے اور اگر تو سچا ہوگا تو زہر تجکو کچھ ضرر نہ کرے گا۔ بخاری اس کے راوی ہین۔

(۱۱) **وَعَنْ** عَائِشَۃَ رض اِنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قُلْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّنَا اَسْرَعُ بِکَ لُحُوْقًا قَالَ اَطْوَلُکُنَّ یَدًا فَاَخَذْنَا قَصَبَۃً یَذْرَعْنَھَا فَکَانَتْ سَوْدَۃُ اَطْوَلَھُنَّ یَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ اَنَّمَا کَانَ طُوْلُ یَدِھَا الصَّدَقَۃُ وَکَانَتْ اَسْرَعَنَا لُحُوْقًا بِہٖ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ وَلِمُسْلِمٍ فِیْ اُخْرٰی اَسْرَعُکُنَّ لُحُوْقًا بِیْ اَطْوَلُکُنَّ یَدًا فَاَخَذْنَ یَتَطَاوَلْنَ اَیَّتُھُنَّ اَطْوَلُ یَدًا فَکَانَتْ اَطْوَلَنَا زَیْنَبُ لِاَنَّھَا کَانَتْ تَعْمَلُ بِیَدِھَا وَتَتَصَدَّقُ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت کی بعض بیبیون نے کہا یا حضرت ہم مین کون بی بی جلد تر آپکے ساتھہ ملنے والی ہے یعنے آپ کی موت کے بعد کون بی بی پہلے مرے گی فرمایا جسکا ہاتھہ زیادہ تر لمبا ہے یعنے میرے مرنے کے بعد پہلے وہ بی بی مریگی جو زیادہ سخی ہے تو بیبیون نے کہیا کچھ لیکر ہاتھہ ناپے یعنے ظاہر ہاتھہ سمجھکر تو حضرت سودہ کا ہاتھہ سب سے زیادہ تر لمبا نکلا۔ یعنے پھر جب حضرت کے انتقال کے بعد زینب کا انتقال ہوا۔ تو ہمنے پیچھے معلوم کیا کہ لمبے ہاتھہ سے خیرات اور سخاوت مراد ہے اور وہ خیرات کو دوست رکھتی تہی اور زینب سب بیبیون سے زیادہ تر سخی تہیں اور ہم مین پہلے جلد تر وہی حضرت کے ساتھہ ملین شیخین نسائی اسکے راوی ہین اور مسلم کی ایک روایت مین ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے میرے

ساتہ جلدی ترملنے والی وہ بی بی ہے جسکا ہاتہہ زیادہ ترلمبا ہے عایشہ نے کہا تو سب بیبیون نے اپنے ہاتہہ ناپے کہ دیکہین انمین کسکا ہاتہہ زیادہ ترلمبا ہے تو معلوم ہوا کہ زینب کا ہاتہہ زیادہ ترلمبا تہا۔ اسواسطے کہ وہ اپنے ہاتہہ سے کام کرتی تہین۔ اور خیرات کرتی تہین ف احدیث مین معجزہ ہے حضرت کا کہ آیندہ کی خبر دی بہر دیسا ہی ہوا۔

(۱۲) وعن ہلال بن عمرو قال سمعت علیا یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یخرج من وراء النہر رجل یقال لہ الحارث حراث علی مقدمتہ رجل یقال لہ منصور یوطی او یمکن لآل محمد کما مکنت قریش لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فواجب علی کل مؤمن نصرہ او قال اجابتہ اخرجہ ابو داود۔

ترجمہ ہلال بن عمرو سے روایت ہے کہا مینے علی سے سنا کہتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہر کے پیچہے سے ایک مرد جسکا نام حارث حراث ہوگا اور اسکے اگلے لشکر پر ایک مرد ہوگا کہ اسکا نام منصور ہوگا جگہہ دیگا یا قرار دیگا محمد کی آل کو جیسے قریش نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جگہہ دی واجب ہے ہر مسلمان پر مدد اسکی یا فرمایا اسکا حکم قبول کرنا۔ ابو داود اسکے راوی ہین۔

(۱۳) وعن ابن ابی کثیر قال قال ابو سہم مرت بی امرۃ فاخذت بلثتہا ثم اطلقتہا فاصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی المدینۃ یبایع الناس فاتیتہ فقال ألست بصاحب لحمد بدا بالامس فقلت بلی وانی لا اعود یا رسول اللہ فبایعنی اخرجہ رزین ترجمہ ابن ابی کثیر سے روایت ہے کہ ابو سہم نے کہا کہ ایک عورت مجہپر گذری تو مینے اسکا پیٹ پکڑا پہر مینے اسکو چہوڑ دیا پہر صبح کو حضرت مدینے مین لوگون سے بیعت لینے لگے تو مین بہی آپکے پاس حاضر ہوا تو حضرت نے فرمایا کیا تو وہ نہین ہے جسنے کل عورت کو پکڑا تہا مین نے کہا ہان مین وہی ہون اور یا رسول اللہ مین پہر نہ کرون گا تو حضرت نے مجہ سے بیعت کی رزین اسکے راوی ہین۔ ف یہ حدیث بہی معجزہ ہے کہ آپنے غیب کی خبر دی۔

الفصل الثانی فی تکلیم الجمادات لہ وانقیادہا الیہ

دوسری فصل

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تئیں بیجان چیزون کے کلام کرنیکے اور آپکے تابع ہونیکے بیان مین

(۱) عن علی رضی اللہ عنہ قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمکۃ فخرجنا فی بعض نواحیہا فما استقبلہ تجر ولا جبل الا وہو یقول السلام علیک یا رسول اللہ اخرجہ الترمذی ترجمہ علی مرتضے سے روایت ہے کہ مین حضرت کے ساتہہ مکے مین تہا تو ہم مکے کی ایک طرف مین نکلے سو جو درخت اور پہاڑ آپکے سامنے آتا آپکو سلام کرتا۔ اور کہتا کہ سلام تجہپر یا رسول خدا کے۔ ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۲) وعن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انی بمکۃ لحجرا کان یسلم علی لیالی بعثت انی لاعرفہ الآن اخرجہ مسلم والترمذی ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک مکے مین ایک پتہر ہے کہ مجہکو سلام کیا کرتا تہا جن دنون مین پیغمبر ہوا مقرر مین اسکو اب پہچانتا ہون۔ مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) وعن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال جاء اعرابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال

بِمَ اَعْرِفُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ اَدْعُوْ هٰذَا الْعِذْقَ مِنَ النَّخْلَةِ فَيَشْهَدُ لِيْ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَدَعَاهُ فَجَعَلَ الْعِذْقُ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِرْجِعْ اِلٰى مَوْضِعِكَ فَعَادَ اِلٰى مَوْضِعِهٖ وَالْتَأَمَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِيُّ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک گنوار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ مین کیونکر پہچانون کہ آپ اللہ کے رسول ہین حضرت نے فرمایا اسطرح کہ مین کھجور کی اس ٹہنی کو بلاؤن اور وہ آکر میرے واسطے گواہی دے کہ مین اللہ کا رسول ہون۔ پھر حضرت نے اسکو بلایا تو وہ ٹہنی کھجور کی اُترنے لگی یہانتک کہ حضرت کے پاس گر پڑی اور کہا کہ تجکو سلام اے رسول خدا کے پھر حضرت نے اُسے فرمایا کہ اپنی جگہہ مین پھر جا۔ تو وہ اپنی جگہہ پھر گئی پھر وہ گنوار مسلمان ہوا ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَقُوْلُ سَاَلْتُ مَسْرُوْقًا مَنْ اٰذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْاٰنَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْكَ يَعْنِيْ اِبْنَ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ قَالَ اٰذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ معن بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہا مینے اپنے باپ سے سُنا کہتا تہا کہ مینے مسروق سے پوچہا کہ کس چیز نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنون کی خبر دی جس وقت انہون نے قرآن کو سُنا اُس نے کہا کہ تیرے باپ یعنی ابن مسعود نے مجھسے بیان کیا کہ درخت نے آپکو اُن کی خبر دی بخاری مسلم اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰى لَزْقِ جِذْعٍ فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَخَطَبَ عَلَيْهِ حَنَّ الْجِذْعُ حَنِيْنَ النَّاقَةِ فَنَزَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَنَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھجور کی ستون پر تکیہ کر کے خطبہ پڑہتے تہے پھر جب اصحاب نے آپکے واسطے منبر تیار کیا اور آپ نے اسپر خطبہ پڑہا تو وہ ستون چلایا جیسے اونٹنی چلاتی ہے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے اُترے اور اُسکو ہاتہہ لگایا یعنے دلداری کے واسطے اسپر ہاتہہ کہا تو اُس نے آرام پکڑا اور چپ ہوا ترمذی اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْ زِيَادَةِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

تیسری فصل

کہانے پینے کی چیزون کے زیادہ ہونیکے بیان مین

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ ... رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَاُتِيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِيْهِ وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَتَوَضَّئُوْا مِنْهُ قَالَ فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبَعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّاَ النَّاسُ عَنْ اٰخِرِهِمْ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا اور حالانکہ عصر کی نماز قریب ہوئی تو لوگون نے وضو کا پانی تلاش کیا سو نہ پایا تو کوئی حضرت کے پاس وضو کا پانی لایا حضرت نے اسمین اپنا ہاتہہ رکہا اور لوگون کو حکم کیا کہ اس سے وضو کرین کہا انس نے سو مینے پانی کو دیکہا کہ حضرت کی انگلیون کے تلے سے جوش مارتا ہے پھر سب لوگون نے وضو کیا بجملون سمیت ابوداؤد کے سوائے چھون اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ

ف یعنے جس وقت پر جن آکر تیرے تھے اُس وقت نے حضرت سے کلام کیا اور آپ کو بتلایا کہ جن آپ کا قرآن سُن گئے ۱۲

وَقَالُوا لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِهِ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي رَكْوَتِكَ فَوَضَعَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ فَتَوَضَّأْنَا وَشَرِبْنَا قِيلَ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن لوگ پیاسے ہوئے تو وے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور پانی آگے بیچا گل تہی اور کہا کہ نہین ہمارے پاس پانی کہ ہم اُس سے وضو کرین اور پیوین مگر جو آپ کی اس چھاگل مین ہے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ چھاگل مین رکھا تو آپ کی انگلیون کے درمیان سے پانی جوش مارنے لگا چشمون کی طرح سو ہمنے وضو کیا اور پیا کسی نے جابر رضہ سے کہا کہ تم اس دن کتنے تھے کہا کہ اگر ہم لاکھ ہوتے تو ہمکو کفایت کرتا ہم پندرہ سو آدمی تھے شیخین اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنِ الْبَرَاءِ رضہ قَالَ تَعُدُّونَ أَنْتُمُ الْفَتْحَ فَتْحَ مَكَّةَ وَقَدْ فُتِحَ مَكَّةَ وَنَحْنُ نَعُدُّ الْفَتْحَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهَا فَجَلَسَ عَلَى شَفِيرِهَا ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَمَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فِيهَا فَتَرَكْنَاهَا غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ إِنَّهَا أَصْدَرَتْنَا مَا شِئْنَا نَحْنُ وَرِكَابُنَا أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ براء سے روایت ہے کہ تم فتح مکہ کو فتح گنتے ہو اور البتہ فتح مکہ ایک فتح تہی اور ہم تو بیعۃ الرضوان کو فتح گنتے ہین جو دن حدیبیہ کے ہوئی اُسدن ہم حضرت کے ساتھ چودہ سو آدمی تھے اور حدیبیہ ایک کنوان ہے سو ہمنے اسکا سب پانی کھینچ لیا اُس مین ایک قطرہ نہ چھوڑا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تو یہہ خبر حضرت کو پہنچی حضرت اُسپر آئے اور اُسکے کنارے پر بیٹھے پھر پانی کا برتن منگوایا اور وضو کیا اور کلی اور دعا کی پھر کلی کا پانی کنوین مین ڈالا پھر ہمنے اُسکو تھوڑی دیر چھوڑا پھر اُس نے ہمکو پھیر ایعنی ہمنے سیر ہوکر پیا جتنا ہمنے اور ہماری سواریون نے چاہا۔ بخاری اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضہ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخْوِيفًا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اطْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ فَجَاءُوا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطُّهُورِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ ہم معجزون کو برکت کا سبب گنتے تھے اور تم انکو ڈرنے کا سبب گنتے ہو ہم حضرت کے ساتھ ایک سفر مین تھے سو پانی نہ رہا حضرت نے فرمایا کہ بچا ہوا پانی ڈھونڈو یعنے اگر کسی برتن مین کچھ بچا ہوا پانی ہو تو لاؤ اصحاب ایک برتن لائے جسمین تھوڑا سا پانی تہا حضرت نے اوسمین اپنا ہاتھ ڈالا پھر فرمایا چلے آؤ پاک کرنیوالے پانی پر اور خدا اسمین برکت اور زیادتی کرے گا سو مین نے پانی کو دیکھا کہ آپ کی انگلیون کے درمیان سے جوش مارتا ہے اور البتہ ہم کھانے کی تسبیح سنتے تھے یعنے کھانے مین سے سبحان اللہ کی آواز آتی تہی کھاتے ہوئے بخاری ترمذی نسائی اُس کے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسِيرِ فَنَفِدَتْ أَزْوَادُ الْقَوْمِ حَتَّى هَمُّوا بِنَحْرِ بَعْضِ حَمَائِلِهِمْ فَقَالَ عُمَرُ رضہ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ جُمِعَ مَا بَقِيَ مِنْ أَزْوَادِ الْقَوْمِ فَدَعَوْتَ اللّٰهَ عَلَيْهَا فَفَعَلَ فَجَاءَ ذُو الْبُرِّ بِبُرِّهِ وَذُو التَّمْرِ بِتَمْرِهِ وَذُو النَّوَاةِ بِنَوَاتِهِ قِيلَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ بِالنَّوَى قَالَ كَانُوا يَمُصُّونَهُ وَيَشْرَبُونَ عَلَيْهِ الْمَاءَ فَدَعَا عَلَيْهَا حَتَّى مَلَأَ الْقَوْمُ مَزَادِهِمْ ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْقَى اللّٰهَ تَعَالَى بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍّ فِيهِمَا إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ ایک سفر مین تھے سو لوگون کے خرچ تمام ہوے یہانتک کہ انہون نے اپنی بعضی سواریون کے ذبح کرنیکا قصد کیا تو عمر نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ لوگون کے باقی خرچ جمع کرنیکے امین اللہ سے برکت کی دعا کریں تو خوب ہو تو حضرت نے اسی طرح کیا سو گیہون والا گیہون لایا اور کھجور والا کھجور۔ اور گٹھلی دالا گٹھلی رکسی نے کہا گٹھلیون کو کیا کرے تھے کہا چوستے تھے اور اسپر پانی پیتے تھے پھر حضرت نے اپنے اوپر برکت کی دعا کی یہانتک کہ لوگون نے اپنے توشہ دان بھر لیے پھر حضرت نے اسوقت فرمایا کہ مین گواہی دیتا ہون انکی کوئی لائق بندگی کے نہین سوائے خدا کے اور مین گواہی دیتا ہون کہ مین اللہ کا رسول ہون جو بندہ ان دو نو شہادتون کے ساتھ خدا سے ملے ان مین شک کرتا ہوا بہشت مین داخل ہوگا۔ مسلم اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ جَابِرٍ رضی قَالَ كُنَّا فِي حَفْرِ الْخَنْدَقِ فَرَأَيْتُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَمْصًا شَدِيدًا فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَمْصًا شَدِيدًا فَأَخْرَجَتْ جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتْ فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِي وَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَقَالَ إِمْرَأَتِي لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَنْ مَعَهُ فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَّا صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ فَصَاحَ بِأَهْلِ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُؤْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ فَقَالَ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى آجِيءَ فَجِئْتُ أَمَامَ امْرَأَتِي وَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَقْدُمُ النَّاسَ فَأَخْرَجْتُ الْعَجِينَ فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِهَ فَبَصَقَ فِيهَا وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعِي خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكِ وَلَا تُنْزِلِيهَا فَأَقْسَمُوا بِاللّٰهِ لَأَكَلُوا حَتَّى تَرَكُوا وَانْصَرَفُوا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنَّ عَجِينَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ الْبُهَيْمَةُ تَصْغِيرُ بَهْمَةٍ وَهِيَ وَلَدُ الضَّأْنِ ذَكَرًا كَانَ أَوْ أُنْثَى وَالدَّاجِنُ الشَّاةُ الَّتِي تُأْلَفُ الْبُيُوتَ وَتُتْرَكُ فِيهِ وَالسُّؤْرُ بِالْهَمْزَةِ كَلِمَةٌ فَارِسِيَّةٌ مَعْنَاهَا الْوَلِيمَةُ وَالطَّعَامُ الَّذِي يُدْعَى إِلَيْهِ قَالَ الْأَزْهَرِيُّ فِي هٰذَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَكَلَّمَ بِالْفَارِسِيَّةِ وَمَعْنَى حَيَّ هَلًا تَعَالَوْا وَاعْجَلُوا وَغُطَّتِ الْقِدْرُ وَغَطِيطُهَا صَوْتُهَا

ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم خندق کھود رہے تھے سو مینے حضرت پر سخت بھوک کا اثر دیکھا تو مین اپنی عورت کیطرف پلٹ گیا اور مین نے کہا کیا تیرے پاس کچھ کھانے کی چیز ہے کہ مین نے حضرت پر بہت سخت بھوک کا اثر دیکھا ہے تو اُس نے ایک تھیلی نکالی جسمین سیر جو تھے اور ہمارے پاس ایک چھوٹا سا دنبہ کا بچہ تھا۔ گھر کا پلا ہوا۔ سو مینے اُسکو ذبح کیا اور اس نے جو کو پیسا پھر مین اپنے کام کی طرف سے فارغ ہوا اور مین نے اسکو کاٹ کر ہانڈی مین ڈالا پھر مین پلٹ کر حضرت کی طرف چلا تو میری عورت نے کہا تو مجھکو رسوا کریو مجھکو ساتھ حضرت کے اور جو آپکے ساتھ ہین یعنی سب کو خجلت کیجیو کہ کھانا تھوڑا ہے اور آدمی بہت ہین سو مین حضرت کے پاس گیا اور مینے آپ سے چپکے سے کہا۔ مینے کہا کہ ہمنے ایک چھوٹا سا دنبے کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا پیسا ہے جو ہمارے پاس تھا سو آپ اور چند آدمی چلین تو حضرت نے پکار کے کہا کہ اے خندق کھودنے والو جابر نے تمہاری دعوت کا کھانا تیار کیا ہے تو آؤ جلد چلو پھر فرمایا کہ تم اپنی ہانڈی کو نہ اُتاریو اور روٹی نہ پکایو اپنے آٹے کی جب تک کہ مین نہ آؤن تو مین اپنی عورت کے پاس آیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے لوگون کے آگے چلتے ہوے پھر عورت نے آٹا نکالا حضرت نے اسمین لب ڈالی اور برکت کی دعا کی پھر ہانڈی کی طرف قصد کیا اور اُس مین بھی لب ڈالی اور برکت کی دعا کی پھر حضرت نے فرمایا کہ روٹی پکانیوالی کو بلا کہ تیرے ساتھ روٹی پکاوے اور ہانڈی سے سالن پیالون مین ڈالتی جا اور ہانڈی کو نیچے مت اُتار سو مین اللہ کی قسم کھاتا ہون کہ انیتہ سب نے کھایا یہانتک کہ سیر ہوکر چھوڑ گئے اور مقرر ہماری ہانڈی اسی طرح گوشت سے بھری جوش مارتی تھی اور آٹا بھی اتنا ہی موجود تھا اور پکتا جاتا تھا۔ بخاری اسکے راوی ہین۔ اور بہیمہ تصغیر ہے بہمہ کی

اور وہ دنبہ کا بچہ ہے نر ہو یا مادہ اور جن وہ ہے جو گھر مین پلی ہو اور گھر مین رہتی ہو اور سو فارسی مین ولیمہ اور دعوت کے کہانے کو کہتے ہین کہا از ہری نے کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت نے فارسی مین کلام کیا ہے اور معنے ہلاک کے یہہ ہین کہ آؤ جلد چلو اور غطت کے معنے ہین ابلتی تہی ف یہ معجزہ حضرت کا نہایت مشہور ہے۔ اور اسکی سند معتبر ہے

(۷) وعن ابی ہریرۃ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوما بتمر اردت فقلت یا رسول اللہ ادع فیہن بالبرکۃ فضمہن ثم دعا لی فیہن بالبرکۃ ثم قال خذ ہن فاجعلہن فی مزودک ہذا وکلما اردت ان تاخذ منہ شیئا فادخل یدک فیہ وخذہ ولا تنثرہ نثرا فقد حملت منہ کذا کذا اوسقا فی سبیل اللہ فکنا ناکل منہ ونطعم وکان لا یفارق حقوی حتی کان یوم قتل عثمان فانہ انقطع زاد رزین فسقط فخرت علیہ اخرجہ الترمذی والمراد ۃ القربۃ والراویۃ والحقو شد الازار فسمی بہ الازار ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ مین ایک دن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کھجورین لایا تو مین نے کہا یا حضرت انمین برکت کی دعا کیجئے تو آپنے انکو جوڑا پھر میرے واسطے انمین برکت کی دعا کی پھر فرمایا انکو پکڑ لے اور اپنے اس توشہ دان مین ڈال اور جب تو اُس سے کوئی چیز لینی چاہے تو اُسمین ہاتھہ ڈال کر لینا اور نہ کہنڈائیو اُسکو کہنڈانا یعنے توشہ دان کو اولٹ کر یکبارگی سب کو مت کہنڈانا کہ ختم ہو جاوین گی سو مین نے اسمیں سے کیا سو مینے البتہ اس سے اتنا اتنا خدا کی راہ مین اُٹہایا سو ہم اُس سے کہاتے تھے اور کہلاتے تھے۔ اور توشہ دان میری کمر سے جدا نہین ہوتا تہا یہانتک کہ حضرت عثمان کے شہید ہونیکے دن ختم ہوا۔ زیادہ کیا ہے رزین نے کہ وہ گر پڑا تو مین ہسپر غمگین ہوا۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔ مزادہ مشک اور مشکیزہ کو کہتے ہین اور حقو نہ بند باندنے کی جگہ ہے۔ اب تہ بند کا نام رکہا گیا ف یہ بہی حضرت کا معجزہ ہے کہ تہوڑی کہجورین بہت مدت تک کہاتے رہے

الفصل الرابع فی اجابۃ دعائہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چوتھی فصل

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا قبول ہونیکے بیان مین

(۱) عن ابن مسعود رض قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یصلی عند البیت ابو جہل واصحاب جلوس وقد نحرت جزور بالامس فقال ابو جہل ایکم یقوم الی سلا جزور بنی فلان فیضعہ بین کتفی محمد اذا سجد فانبعث اشقی القوم فاخذہ فلما سجد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضعہ بین کتفیہ فاستضحکوا وجعل بعضہم یمیل علی بعض وانا قائم لو کانت لی منعۃ طرحتہ عن ظہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساجد ما یرفع رأسہ حتی انطلق انسان فاخبر فاطمۃ رض فجاءت وہی جویریۃ فطرحتہ عنہ ثم اقبلت علیہم تشتمہم فلما قضی صلی اللہ علیہ وسلم صلوتہ رفع صوتہ ثم دعا علیہم وکان اذا دعا دعا ثلث واذا سأل سأل ثلثا ثم قال اللہم علیک بقریش ثلثا فلما سمعوا صوتہ ذہب عنہم الضحک وخافوا دعوتہ ثم قال اللہم علیک بابی جہل بن ہشام وعتبۃ بن ربیعۃ وشیبۃ بن ربیعۃ والولید بن عتبۃ وامیۃ بن خلف وعقبۃ بن ابی معیط وذکر السابع ولم احفظہ فوالذی بعث محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالحق لقد رأیت الذین سمی صرعی یوم بدر ثم سحبوا الی القلیب قلیب بدر الخ رواہ البخاری والنسائی السلا ہو الذی یکون فیہ الولد فی بطن امہ وقیل ہو الکرش والجزور البعیر ذکرا کان او انثی الا ان اللفظۃ مؤنثۃ والمنعۃ القوۃ والثلۃ

الَّتِي يَمْتَنِعُ بِهَا الْإِنْسَانُ عَمَّنْ يُرِيدُهُ بِأَذًى أَوْ غَيْرِهِ وَالْقَلِيبُ الْبِئْرُ الَّتِي لَمْ تُطْوَ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ جس حالت مین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑھتے تھے اور ابوجہل اور اُسکے ساتھی کفار قریش (وہان) بیٹھے تھے اور کل اونٹ ذبح ہوا تھا کہ ابوجہل نے کہا کہ تم مین کون ہے کہ فلانی قوم کے اونٹ کی اوجھڑی کی طرف اُٹھہ جاوے اور لاکر سجدے کے وقت محمد کے دونون کندھون کے درمیان رکھدے سو ان لوگون مین زیادہ تر بدبخت اُٹھا اور اُسکو اُٹھالایا پھر جب حضرت سجدے مین گئے تو اُس نے اوجھڑی آپکے دونو کندھون کے درمیان رکھدی اور ہنسنے لگے اور بعضے بعضون پر جھکنے لگے یا ایک دوسرے پر حوالہ کرنے لگے کہ فلانے شخص نے یہ حرکت کی وہ سر کہتا تھا نہین فلانے نے کی اور مین کہڑا دیکھتا تھا۔ اگر مجکو زور ہوتا تو مین اُسکو حضرت کی پیٹھ سے پھینکدیتا اور حضرت (اسی طرح) سجدے مین تھے سر نہ اُٹھاتے تھے یہانتک کہ کسی آدمی نے جاکر فاطمہ زہرا کو خبر دی وہ آئین اور حالانکہ وہ کم سن تھین اور اُسکو حضرت کی پیٹھہ سے اوتارا پھر سنے ہوکر کفار قریش کو گالی دینے لگین پھر جب حضرت نماز تمام کرچکے تو بلند آواز سے انکو بددعا دی اور جب دعا کرتے تھے تو تین بار دعا کرتے تھے اور جب کچھ مانگتے تھے تو تین بار مانگتے تھے پھر فرمایا الٰہی پکڑ لے قریش کو پھر حضرت نے تین بار فرمایا۔ پھر جب کفار قریش نے آپ کی آواز سُنی تو انکا ہنسنا جاتا رہا اور آپ کی بددعا سے ڈرے پھر فرمایا الٰہی پکڑ لے ابوجہل بن ہشام کو اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو اور ولید بن عتبہ کو اور امیہ بن خلف کو اور عتبہ بن ابی معیط کو راوی کہتا ہے کہ حضرت نے ساتون شخص کو ہی ذکر کیا پر مجکو یاد نہین رہا سو قسم ہے اُسکی جسنے محمد کو سچا پیغمبر کیا البتہ مین نے دیکھا اُن لوگون کو جنکا حضرت نے نام لیا تھا قتل ہوئے پڑے تھے دن جنگ بدر کے پھر اُنکی لاشین کھینچ کر بدر کے کچے کنوئین مین ڈالی گئین۔

شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین۔ اور سلاوہ چیز ہے جسمین بچہ ہوتا ہے ماں کے پیٹ مین یعنے بچہ دان اور بعضون نے کہا کہ اوجھڑی ہے اور جزور اونٹ کو کہتے ہین نر ہو یا مادہ اور منع قوت اور مضبوطی کو کہتے ہین کہ ماز رہتا ہے ساتھہ اُس کے آدمی اُس سے جسکو ایذا و غیرہ دینی چاہے اور قلیب وہ کنوان ہے جو گول ہو۔ **ف** اول حضرت نے مجمل قریش کو بددعا دی پھر بڑے بڑے وذیون کا مفصل نام لیا۔ اور یہہ بددعا حضرت کی انکے حق مین قبول ہوئی اور جیسا آپنے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا چنانچہ وے لوگ جنگ بدر مین مارے اور کنوئین مین ڈالے گئے۔ لیکن امیہ بن خلف حضرت کے ہاتھہ سے زخمی ہوکر بدر مین جاملا اور ساتوان عمار بن ولید تھا۔ وہ حبش مین جاملا۔

(۲) **وَعَنْ** جابر رضہ اَنَّ اَبَاهُ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ عَلَيْهِ ثَلٰثِيْنَ وَسْقًا لِرَجُلٍ مِنَ الْيَهُوْدِ فَاسْتَنْظَرَهُ جابر رضہ فَاَبٰى اَنْ يُنْظِرَهُ فَكَلَّمَ جَابِرٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِيَشْفَعَ اِلَيْهِ فَكَلَّمَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِيَاْخُذَ تَمْرَ نَخْلِهٖ بِالَّذِيْ لَهُ فَاَبٰى فَدَخَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ النَّخْلَ وَمَشٰى فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لِجَابِرٍ جُدَّ لَهُ فَاَوْفِ لَهُ فَجَدَّ لَهُ فَاَوْفَاهُ ثَلٰثِيْنَ وَسْقًا وَفَضَلَتْ سَبْعَ عَشَرَ وَسْقًا فَاَتٰى جَابِرٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَهُ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَخْبَرَهُ بِالْفَضْلِ فَقَالَ اَخْبِرْهُ بِذٰلِكَ ابْنَ الْخَطَّابِ فَذَهَبْتُ اِلَيْهِ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ عُمَرُ لَقَدْ عَلِمْتُ حِيْنَ مَشٰى فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَيُبَارَكَنَّ فِيْهَا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اَلْاِسْتِنْظَارُ طَلَبُ التَّاْخِيْرِ اِلٰى وَقْتٍ اٰخَرَ وَاَنْظَرْتُهُ اَخَّرْتُهُ وَالْجَدَادُ الصِّرَامُ وَهُوَ قَطْعُ ثَمَرَةِ النَّخْلِ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ میرا باپ فوت ہوا اور اُسپر ایک یہودی کے تیس وسق قرض ہے تو جابر نے اُس سے مہلت مانگی اُس نے مہلت دینے سے انکار کیا تو جابر نے اس باب مین حضرت سے کلام کیا تاکہ اُس کے پاس سفارش کرین حضرت نے یہودی سے کلام کیا تاکہ اپنے قرض کے بدلے اُس کی کھجور [illegible] یعنے باقطع کرنے زمانا تو حضرت کھجورون کے درختون مین داخل

ہوا اور انہین جابر کے پہر جانے سے فرمایا اُسکے واسطے میوہ کاٹ اور اُسکو قرض پورا ادا کر دی جابر نے میوہ کاٹا اور اسکو تیس وسق پورے ادا کر دیے اور قرض ادا کر دینے کے بعد سترہ وسق چھوارے باقی بچے پہر جابر حضرت کے پاس آے تاکہ آپ کو خبر دین اور آپکو عصر کی نماز پڑہتے پایا جب حضرت نماز سے فارغ ہوے تو آپ کو خبر دی کہ اتنا میوہ باقی بچا تو فرمایا کہ اس کی خبر کر دے خطاب کے بیٹے کو یعنے عمر فاروق کو تو مینے جاکر اُنکو خبر دی تو عمر فاروق نے کہا کہ جب حضرت کھجورون مین چلے تے تو مینے ..... جان لیا تہا کہ انمین ضرور برکت ہوگی۔ بخاری و ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہین۔ اور استنظار کے معنے ہین مہلت مانگنا دوسرے وقت اور جد کے معنے ہین کھجور کا میوہ کاٹنا۔

(۳) **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ أَدْعُو أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فَتَأْبَى عَلَيَّ وَإِنِّي دَعَوْتُهَا يَوْمًا فَأَسْمَعَتْنِي فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا أَكْرَهُ فَأَتَيْتُهُ وَأَنَا أَبْكِي قَالَ مَا يُبْكِيكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَدْعُو أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ فَتَأْبَى عَلَيَّ وَإِنِّي دَعَوْتُهَا الْيَوْمَ فَأَسْمَعَتْنِي فِيكَ مَا أَكْرَهُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَهْدِيَ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جِئْتُ فَصِرْتُ فِي الْبَابِ فَإِذَا هُوَ مُجَافٌ سَمِعَتْ أُمِّي خَشْفَ قَدَمَيَّ فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ فَاغْتَسَلَتْ وَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي مِنَ الْفَرَحِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْشِرْ فَقَدِ اسْتَجَابَ اللَّهُ دَعْوَتَكَ وَهَدَى أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَحَمِدَ اللَّهَ تَعَالَى وَقَالَ خَيْرًا أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ۔ قَوْلُهُ فَإِذَا الْبَابُ مُجَافٌ أَيْ مُغْلَقٌ وَالْخَشْفُ وَالْخَشَفُ الصَّوْتُ أَوِ الْحَرَكَةُ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہا کہ میری مان مشرک تہی اور مین اُس سے کہا کرتا تہا کہ تو مسلمان ہو جاوہ نہین مانتی تہی اور مین نے ایک دن اسلام کی طرف بلایا تو اس نے حضرت کے حق مین ایسی بے ادبی کی بات کہی کہ مجھکو سنکر نہایت بُری معلوم ہوئی تو مین حضرت کے پاس روتا ہوا آیا فرمایا تو کیون روتا ہے مینے کہا یا حضرت مین اپنی مان سے کہا کرتا تہا کہ تو مسلمان ہو جاوہ نہین مانتی تہی اور مینے اُسکو آج مسلمان ہونے کو کہا تو اُس نے مجھکو آپکے حق مین ایسی بے ادبی کی بات سنائی جو مجھکو بہت بُری معلوم ہوئی سو آپ دعا کیجئے خدا میری مان کو ہدایت کرے تو حضرت نے فرمایا کہ الٰہی ہدایت کر ابوہریرہ کی مان کو مین حضرت کی دعا سے خوش ہوکر نکلا جب مین اپنے گہر پہونچا تو کیا دیکہتا ہون کہ دروازہ بند ہے اور میری مان نے میرے قدم کی آہٹ سُنی تو کہا ای ابوہریرہ کہڑا رہ اور مینے پانی کی آواز سُنی تو اُس نے غسل کرکے اپنا کرتا پہنا اور جلدی سے اپنی اوڑہنی اوڑہی اور دروازہ کہولا اور حالانکہ یون کہتی تہی اشہد ان لا الہ الا اللہ الخ یعنے مین گواہی دیتی ہون اُس کی کہ کوئی لائق بندگی کے نہین سوے خدا کے اور مین گواہی دیتی ہون کہ بیشک محمد اللہ کے رسول ہین تو مین خوشی سے روتا ہوا حضرت کے پاس پلٹ گیا تو مینے کہا یا حضرت آپکو بشارت ہو البتہ اللہ نے آپ کی دعا قبول کی اور ابوہریرہ کی مان کو ہدایت ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الحمد للہ کہکر فرمایا کہ بہت خوب ہوا مسلم اس کے راوی ہین اور خشف کے معنے ہین آواز اور حرکت **ف** یہ حدیث معجزہ ہے کہ حضرت کی دعا فوراً قبول ہوئی۔

(۴) **وعن** أَبِي زَيْدِ بْنِ أَخْطَبَ قَالَ مَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ عَلَى رَأْسِي وَدَعَا لِي قَالَ عَمْرٌو فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ مَا عَاشَ عِشْرِينَ وَمِائَةَ سَنَةٍ وَلَيْسَ فِي لِحْيَتِهِ إِلَّا سَبْعَ شَعَرَاتٍ تَعُدُّ بَيْضٌ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ ابی زید بن اخطب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتہہ میرے منہ پر پھیرا اور میرے حق

ہین دعا کی کہا عودہ نے سو برس پیچھے اسکو ایک سو بیس برس کے بعد زندہ دیکھا اور نہ لانکو اُس کی داڑھی مین چند معدود سفید بال تھے ترمذی اسکے راوی ہین فائدہ یہ حدیث بھی معجزہ ہے کہ حضرت کے تاثیر دعا کی یہہ تاثیر ہوئی کہ ایک سو بیس برس سے زیادہ زندہ رہے اور انکی داڑھی سفید نہ ہوئی سوائے چند معدود بالون کے۔

(۵) وَعَنْ یزید بن ابی عبید قال رأیت اثر ضربۃ فی ساق سلمۃ بن الاکوع فقلت یا ابا مسلم ما ھذہ الضربۃ فقال اصابتنی یوم خیبر فقال الناس اصیب سلمۃ فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنفث فیہ ثلث نفثات فما اشتکیتھا حتی الساعۃ اخرجہ البخاری وقلت اخرجہ ایضا احمد انتہی یہ حدیث بھی حضرت کا معجزہ ہے واللہ تعالیٰ اعلم

ترجمہ یزید بن ابی عبید سے روایت ہے کہ سلمہ بن اکوع کی پنڈلی مین چوٹ کا نشان دیکھا مین نے کہا یہہ کیا ہے سلمہ نے کہا کہ جنگ خیبر کے دن مجھکو زخم لگا لوگون نے کہا کہ سلمہ شہید ہوگئے تو مین حضرت کے پاس آیا حضرت نے تین بار دم کیا یہہ مجھکو اُس سے آج تک کبھی درد نہین ہوا بخاری نے اور ابوداؤد نے اس کے راوی ہین مین کہتا ہون اور بخاری ہی اسکے راوی ہین اور یہہ حدیث ثلاثیات مین سے ہے واللہ اعلم ف یہہ حدیث بھی حضرت کا معجزہ ہے۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِیْمَا اَخْبَرَ عَنْہُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

پانچوین فصل

حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کلیجہ کے والی چیز کے ہلانے کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ اَبُوْ جَھْلٍ ھَلْ یُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْھَہٗ بَیْنَ اَظْھُرِکُمْ قَالَ فَقِیْلَ نَعَمْ قَالَ فَقَالَ اللّٰتِ وَالْعُزّٰی لَئِنْ رَاَیْتُہٗ یَفْعَلُ ذٰلِکَ لَاَطَئَنَّ عَلٰی رَقَبَتِہٖ اَوْ لَاُعَفِّرَنَّ وَجْھَہٗ فِی التُّرَابِ ثُمَّ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُصَلِّیْ لِیَطَأَ عَلٰی رَقَبَتِہٖ قَالَ فَمَا فَجِئَھُمْ مِنْہُ اِلَّا وَھُوَ یَنْکُصُ عَلٰی عَقِبَیْہِ وَیَتَّقِیْ بِیَدَیْہِ فَقِیْلَ لَہٗ مَالَکَ قَالَ اِنَّ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ خَنْدَقًا مِّنْ نَّارٍ وَّھَوْلًا وَّاَجْنِحَۃً فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّیْ لَاخْتَطَفَتْہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ عُضْوًا عُضْوًا اَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی کَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰٓی اِلٰی قَوْلِہٖ کَلَّا لَا تُطِعْہُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ التَّعْفِیْرُ اَلتَّمَرُّغُ فِی التُّرَابِ وَالنُّکُوْصُ الرُّجُوْعُ اِلٰی وَرَاءٍ وَھُوَ الْقَھْقَرٰی وَالْاِخْتِطَافُ الْاِسْتِلَابُ بِسُرْعَۃٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ابوجہل نے کہا کہ کیا محمد تمہارے سامنے اپنا منہ خاک پر ملتا ہے یعنے سجدہ کرتا ہے کافرون نے کہا کہ ہان کہا لات اور عزے کی قسم کہ اگر مین اُسکو اسحالت مین دیکھون تو اپنے پاؤن سے اُس کی گردن کچل ڈالون یا اُس کے منہ کو خاک مین ملون پھر وہ ایک بار حضرت کے پاس آیا اور حضرت نماز پڑھتے تھے یعنے اُس نے حضرت کی تکلیف کا قصد کیا سو کافر اُس سے کہبرائے کہ وہ یکایک اپنے پاؤن ہٹاتا گا اپنے دونو ہاتھ کے ساتھ بچاؤ کرتا تھا۔ یعنے گویا کسی آفت کو دونون ہاتھ سے روکتا ہے لوگون نے کہا تو کیون اسطرح بھاگتا ہے اُس نے کہا مجھکو اپنے اور محمد کے درمیان آگ سے بھری ہوئی ایک کھائی نظر آئی اور سخت خوف اور بازو ہین یعنے فرشتے کہ حضرت کے گرد نگہبان تھے۔ تو حضرت نے فرمایا کہ اگر ابوجہل میرے پاس آتا تو فرشتے اُس کے جوڑ جوڑ کو اچک لے جاتے یعنے اُسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے پھر خدا نے یہہ آیت اُتاری کہ ہرگز نہین البتہ انسان سرکشی کرتا ہے جبکہ دیکھتا ہے اپنے تئین اُسکو بے پروا کر دیا آخر سورہ تک مسلم اسکے راوی ہین تعفیر کے معنے ہین منہ خاک مین آلودہ کرنا۔ نکوص کے معنے ہین پیچھے ہٹنا ایڑیون پر بغیر اسکے کہ منہ کو پھیلی طرف پھیرے اور خطف کے معنے ہین جلدی اوچک لینا چیز کا۔

(۲) وعن جابر رضہ قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبل نجد فادرکنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی القائلۃ فی وادٍ کثیر العضاۃ فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحت شجرۃ تعلق سیفہ ببعض اغصانہا وتفرق الناس فی الوادی یستظلون بالشجر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان رجلا اتانی وانا نائم فاخذ السیف فاستیقظت وھو قائم علی راسی والسیف فی یدہ صلتا فقال من یمنعک منی قلت اللہ فشام السیف وھا ھو ذا جالس ثم لم یعرض لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکان ملاک قومہ فانصرف حین عفا عنہ وقال واللہ لا اکون فی قوم ھم خیر لک اخرجہ الشیخان۔ العضاہ الشجر الشوک کالسلم وغیرہ والسیف الصلت المسلول من غمدہ وشام السیف اغمدہ واستلہ فھو من الاضداد۔

ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت کے ساتھ نجد ایک ملک کا نام ہے عرب مین کی ایک طرف جہاد کو گئے یعنے جب مان سے پھرے تو ہم حضرت کے ساتھ وہان پہونچے تو ایک بہت خاردار درختون کے جنگل مین پہونچے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک درخت کے نیچے اترے اور اسکی ایک شاخ مین اپنی تلوار لٹکا دی اور لوگ جنگل مین جدے جدے ہوکر اور درختون کے سایہ مین جا اترے یعنے سو گئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مرد میرے پاس آیا اور مین سو رہا تہا سو اس نے تلوار پکڑی تو مین جاگا اور حالانکہ وہ میرے سر پر ہاتہہ مین تلوار کھینچے کہڑا تہا۔ تو اس شخص نے حضرت سے کہا کہ تجہ کو مجہسے کون بچاویگا۔ مینے کہا کہ خدا مجہ کو بچا دیگا تو اس نے تلوار میان کرلی اور ایک روایت مین ہے کہ خوف کے مارے تلوار اسکے ہاتہہ سے گر پڑی اور وہ بیٹہا ہے تو حضرت نے اسکو کچہ نہ کہا بلکہ معاف کر دیا اور وہ اپنی قوم کا بادشاہ تہا سو وہ پہر جبکہ حضرت نے اس سے معاف کیا اور کہا کہ اللہ کی قسم جو لوگ تجہسے لڑین مین انکے ہمراہ نہ ہونگا یہ حدیث بخاری مسلم کی ہے راوی ہین عضاۃ خاردار درخت کو کہتے ہین جیسے کیکر وغیرہ اور سیف صلت یعنی جو تلوار اپنے میان سے کہینچی گئی اور شام سیف کہ دونون معنے ہین اسکو میان کیا اور کہینچا سو یہ لفظ اضداد سے ہے۔

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ فِیْمَا سُئِلَ عَنْہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

چھٹی فصل

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہی گئی چیزون کے بیان مین

(۱) عن ثوبان رضہ قال جاء حبر من الیہود الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال السلام علیک یا محمد فدفعتہ دفعۃ کاد یصرع منہا فقال لم دفعتنی فقلت الا تقول یا رسول اللہ فقال انما ادعوہ باسمہ الذی سمانی بہ اہلہ محمد قال جئت اسالک فقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ینفعک شیء ان حدثتک قال اسمع باذنی فقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سل فقال این یکون الناس یوم القیمۃ یوم تبدل الارض غیر الارض والسموت قال فی الظلمۃ دون الجسر قال فمن اول الناس اجازۃ قال فقراء المہاجرین قال فما تحفتہم حین یدخلون الجنۃ قال زیادۃ کبد الحوت قال فما غداؤہم علی اثرہا قال ینحر لہم ثور الجنۃ الذی کان یاکل من اطرافہا قال فما شرابہم علیہ قال من عین فیہا تسمی سلسبیلا قال صدقت قال وجئت اسالک عن شیء لا یعلمہ الا نبی او رجل او رجلان قال ینفعک ان حدثتک قال اسمع باذنی قال سل قال اسالک عن الولد قال ماء الرجل ابیض وماء المراۃ اصفر فاذا اجتمعا فعلا منی الرجل منی المراۃ اذکر

بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَاِذَا عَلَی رَأْسِ الْمِرْبَعَۃِ مِنَ الرَّجُلِ اِثْنَانِ بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ صَدَقْتَ وَاِنَّکَ لَنَبِیٌّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَاَلَنِیْ عَنْ دَمَا لِیْ عِلْمٌ بِشَیْءٍ مِنْہُ حَتّٰی اَتَانِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِہٖ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ ترجمہ تو ہان سے روایت ہے، کہا کہ یہود کا ایک عالم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس یا سو اُس نے کہا سلام تجھکو اے محمد تو نے اُسکو ایک دھکا دیا قریب تھا کہ اُس سے گر پڑے اُس نے کہا تو نے مجھکو کیون دھکا دیا ہے۔ نبی نے کہا تو یا رسول اللہ کیون نہین کہتا اُس نے کہا میں تو اُسکو اسی نام سے بلاتا ہون جو اُس کے گھر والون نے اسکا نام رکھا ہے تو حضرت نے فرمایا کہ بے شک میرے گھر والون نے میرا جو نام رکھا ہے وہ محمد ہے اُس نے کہا میں تم سے کچھ پوچھنے کو آیا ہون تو حضرت نے فرمایا اگر میں تجھکو بتلا دون تو تجھکو کچھ نفع فائدہ کرے گی اُس نے کہا کہ میں اپنے کان سے سنون گا تو حضرت نے فرمایا کہ پوچھ اُس نے کہا کہ کہان ہونگے لوگ قیامت کے دن جسدن زمین و آسمان بدل جاوین گے حضرت نے فرمایا اندھیرے مین سوائے پل کے پھر اُس نے کہا کون لوگ پہلے پل صراط سے گذرین گے حضرت نے فرمایا محتاج مہاجرین پھر اُس نے کہا کہ بہشت مین داخل ہوتے وقت کیا چیز اُنکو تحفہ ملے گی حضرت نے فرمایا کہ مچھلی کے کلیجے کی بڑھی ہوئی لوک اُس نے کہا پھر اُس کے پیچھے انکو کیا غذا ملے گی حضرت نے فرمایا کہ اُن کے واسطے بہشت کا بیل ذبح کیا جاوے گا جو اُس کی طرفون مین چرتا تھا۔ اُس نے پوچھا کہ پھر اُس کے بعد اُنکو کیا پانی ملے گا حضرت نے فرمایا اس نہر سے جسکا نام سلسبیل ہے اُس نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا ہے اور میں تجھسے ایک چیز پوچھنے کو آیا ہون کہ کوئی اُسکو نہین جانتا سوائے نبی کے یا ایک دو مرد کے حضرت نے فرمایا کہ اگر میں تجھے بتلا دون تو تجھکو کچھ چیز فائدہ کرے گی اُس نے کہا کہ میں اپنے کان سے سنون گا حضرت نے فرمایا کہ پوچھ کہا کہ میں بچے کا حال تجھسے پوچھتا ہون کہ نر مادہ کیون کر ہوجاتا ہے حضرت نے فرمایا کہ مرد کی منی سفید ہے اور عورت کی منی زرد ہے پھر جب دونون اکٹھی ہون اور مرد کی منی عورت کی منی پہ غالب ہو تو خدا کے حکم سے لڑکا ہوجاتا ہے اور جب عورت کی منی مرد کی منی پر غالب ہو تو خدا کے حکم سے مادہ لڑکی ہوجاتی ہے۔ اُس نے کہا کہ آپ نے سچ کہا بیشک آپ نبی ہین پھر وہ پھرا تو حضرت نے فرمایا البتہ اُس نے مجھسے پوچھا اور مجھکو اُس مین کوئی چیز معلوم نہ تھی یہانتک کہ خدا نے مجھکو بتلایا۔ مسلم اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ فِیْ مُعْجِزَاتٍ مُتَفَرِّقَۃٍ

ساتوین فصل

متفرق معجزات کے بیان مین

(۱) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِشَقَّتَیْنِ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اشْہَدُوْا اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ وَفِیْ اُخْرٰی بِیْنَا نَحْنُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِمِنًی اِذِ انْفَلَقَ الْقَمَرُ فِلْقَتَیْنِ فِلْقَۃٌ وَرَاءَ الْجَبَلِ وَفِلْقَۃٌ دُوْنَہٗ فَقَالَ لَنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اشْہَدُوْا ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ چاند حضرت کے زمانے مین پھٹ کر دو ٹکڑے ہوگیا۔ تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ رہو۔ شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہین۔ اور دوسری روایت مین ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ منا مین تھے کہ ناگہان دیکھا چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہوگیا ایک ٹکڑا پہاڑ کے پیچھے اور ایک ٹکڑا اوس سے ورے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمسے فرمایا کہ گواہ رہو۔

(۲) وَعَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہَلْ اَتٰی عَلَیْکَ یَوْمٌ کَانَ اَشَدَّ مِنْ

یوم احد قال لقد لقیت من قومک وکان اشد ما لقیت منهم یوم العقبة اذ عرضت نفسی علی ابن عبد یالیل بن عبد کلال فلم یجبنی الی ما اردت فانطلقت وانا مهموم علی وجهی فلم استفق الا وانا بقرن الثعالب فرفعت رأسی فاذا انا بسحابة قد اظلتنی فنظرت فاذا فیها جبریل علیه السلام فنادانی فقال ان الله تعالی قد سمع قول قومک لک وما ردوا علیک وقد بعث الیک ملک الجبال لتأمره بما شئت فیهم فنادانی ملک الجبال وسلم علی وقال یا محمد ان الله تعالی قد سمع قول قومک لک وانا ملک الجبال قد بعثنی الیک ربک لتأمرنی بامرک فما شئت ان شئت اطبقت علیهم الاخشبین فقال صلی الله علیه وآله وسلم بل ارجو ان یخرج الله من اصلابهم من یعبد الله وحده لا یشرک به شیئا اخرجاه البخاری - الاخشبان جبلا مکة المطیبان بها وکل جبل عظیم فهو اخشب ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا حضرت بھلا آپ پر جنگ احد کے دن سے بھی کوئی دن سخت تر آیا ہے حضرت نے فرمایا کہ مقررین نے تیری قوم سے جو تکلیف پائی ہے اور جو سخت تکلیف ان سے اس دن پائی جب پہاڑ کی گھاٹی پر انصار نے مجھے جمع کی عبد یالیل کے بیٹے تین ابن عبد یالیل کے سامنے کیا سو میں نے جو چاہا اس سے کہا نہ مانا یعنے میں نے اسکو اسلام لانے کو کہا۔ اس نے اسلام قبول نہ کیا میں غمگین ہو کر اپنے منہ پر چلا یعنے جدھر منہ آیا چلدیا۔ مجھکو کچھ ہوش نہ تھی کہ کدھر جاتا ہوں سو میں ہوش میں نہ آیا مگر اس مکان میں جسکا نام قرن الثعالب ہے سو میں نے اپنا سر اٹھایا تو ناگہاں میں نے بدلی دیکھی کہ اس نے مجھ پر سایہ کر لیا سو میں نے دیکھا کہ اس میں جبریل ہے سو اس نے مجھکو پکارا اور کہا کہ البتہ خدا نے تیری قوم کا قول سنا جو تیرے حق میں کہا اور جو تیری بات کو رد کیا اور البتہ خدا نے تیرے پاس پہاڑوں کا داروغہ فرشتہ بھیجا تاکہ تو اس فرشتے کو حکم کرے جو تیرا ان کافروں کے حق میں جی چاہے یہ مجھکو پہاڑوں کے فرشتے نے پکارا سو مجھکو سلام کیا پھر کہا اے محمد صلعم جو تیری قوم نے تیرے حق میں کہا اور میں فرشتہ ہوں پہاڑوں کا داروغہ اور مجھکو خدا نے تیرے پاس بھیجا ہے تاکہ تو مجھکو حکم کرے جو تیرا جی چاہے اگر تو چاہے تو کافروں پر کہدوں ان دونوں پہاڑوں کو جسکے درمیان مکہ ہے۔ یعنے تاکہ پہاڑوں کے درمیان پس جائیں تو حضرت نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں امیدوار ہوں کہ خدا انکی کافر اولاد میں سے وہ اولاد نکالے جو صرف خدا ہی کی عبادت کریں۔ اسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھیرائیں بخاری مسلم کے راوی ہیں اخشبان دونوں مکے کے پہاڑ ہیں جو مکہ کو گھیرے ہوئے ہیں اور ہر بڑے پہاڑ کو اخشب کہتے ہیں۔ ف یہ حدیث حضرت کا معجزہ ہے کہ پہاڑوں کا فرشتہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کافروں کے ہلاک کرنے کی اجازت چاہی لیکن حضرت نے ان کافروں کی بھلائی چاہی سبحان اللہ آنحضرت کو کسقدر صبر تھا نہ باوجود ایسی تکلیف کے اپنا کرم نہ چھوڑا۔

(۳) وعن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ان عفریتا من الجن تفلت علی البارحة لیقطع علی صلوتی فامکننی الله تعالی منه فذعته فاردت ان اربطه الی ساریة من سواری المسجد حتی تصبحوا وتنظروا الیه کلکم فذکرت قول اخی سلیمان رب هب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی فرددته خاسئا اخرجه الشیخان الذعت اشد الخنق ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سرکش جن رات کو میرے آگے آیا تاکہ میری نماز توڑنے کو تو خدا نے اسکو میرے قابو میں کر دیا پھر میں نے اسکو پکڑ کر سخت دبایا تو میں نے چاہا کہ اسکو مسجد کے ایک ستون میں باندھ دوں تاکہ صبح کے وقت تم سب لوگ اسکو دیکھو پھر مجھکو یاد آئی اپنے بھائی سلیمان کی دعا وہ دعا یہ تھی کہ میرے رب میری مغفرت کر اور مجھکو ایسی بادشاہی دے کہ میرے بعد ویسی کسی کو نہ ملے پھر خدا نے اسکو رد کر دیا ذلیل کر کے شیخین اسکے راوی ہیں۔ اور ذعت

کے بعنے ہین سخت دبانا ف اسحدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی شخص اگرچہ کامل ولی ہو شیطان کے حملے سے نڈر نہین ہوسکتا کہ وہ حضرت کو ساتھہ بے ادبی کو تیار ہوا تھا۔

کِتَابُ النِّکَاحِ وَفِیْہِ اَرْبَعَۃُ اَبْوَابٍ

کتاب ہے نکاح کے بیان مین اور اس مین چار باب ہین :-

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِیْ مُقَدِّمَاتِہٖ وَفِیْہِ اَرْبَعَۃُ فُصُوْلٍ

پہلا باب اُس کے مقدمات کے بیان مین اور اس مین چار فصل ہین +

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ

پہلی فصل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیون کے بیان مین

عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

(۱) عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُرِیْتُکِ فِی الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَیَالٍ جَاءَنِیْ بِکِ الْمَلَکُ فِیْ سَرَقَۃٍ مِنْ حَرِیْرٍ یَقُوْلُ ھٰذِہِ امْرَاَتُکَ فَاَکْشِفُ عَنْھَا فَاِذَا ھِیَ اَنْتِ فَاَقُوْلُ اِنْ یَّکُ ھٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ یُمْضِہِ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ۔

السَّرَقَۃُ شُقَّۃٌ مِنْ حَرِیْرٍ خَاصَّۃً ترجمہ عروہ سے روایت ہے اُس نے روایت کی عائشہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ تو مجھکو دکھلائی گئی خواب مین تین رات۔ فرشتہ تجھکو میرے پاس آتا تھا ریشمی ٹکڑے مین اور کہتا تھا کہ یہ تیری عورت ہے اور مین تیرا چہرہ کھولتا تو کہتا دیکھتا کہ وہ صورت تیری ہی ہے تو مین کہتا کہ اگر یہہ خواب خدا کی طرف سے ہے تو خدا اون ہی کریگا یعنے تو میرے نکاح مین آوے گی بخاری ترمذی اس کے راوی ہین سرقہ ایک ٹکڑا ہے خالص ریشم کا ف یہ جو حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہی تو یہہ بطور شک اور تردد کے نہین اسواسطے کہ پیغمبر کی خواب مین کچھہ شک اور تردد نہین ہوتا بلکہ مطلب ہے کہ اگر اس خواب کی اور کوئی تعبیر نہ ہوئی۔ تو مقرر نکاح ہوگا۔

(۲) وَعَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ تَزَوَّجَنِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِیْنَ فَقَدِمْنَا الْمَدِیْنَۃَ فَنَزَلْنَا فِیْ بَنِیْ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَوُعِکْتُ فَمَرَّقَ شَعْرِیْ فَوَفَّی جُمَیْمَۃً فَاَتَتْنِیْ اُمِّیْ اُمُّ رُوْمَانَ وَاِنِّیْ لَفِیْ اُرْجُوْحَۃٍ وَمَعِیْ صَوَاحِبُ لِیْ فَصَرَخَتْ بِیْ فَاَتَیْتُھَا لَا اَدْرِیْ مَا تُرِیْدُ مِنِّیْ فَاَخَذَتْ بِیَدِیْ فَاَوْقَفَتْنِیْ عَلٰی بَابِ الدَّارِ وَاِنِّیْ لَاُنْھِجُ حَتّٰی سَکَنَ بَعْضُ نَفَسِیْ ثُمَّ اَخَذَتْ شَیْئًا مِنْ مَّاءٍ فَمَسَحَ بِہٖ وَجْھِیْ وَرَاْسِیْ ثُمَّ اَدْخَلَتْنِی الدَّارَ فَاِذَا نِسْوَۃٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِی الْبَیْتِ فَقُلْنَ عَلَی الْخَیْرِ وَالْبَرَکَۃِ وَعَلٰی خَیْرِ طَائِرٍ فَاَسْلَمَتْنِیْ اِلَیْھِنَّ فَاَصْلَحْنَ مِنْ شَاْنِیْ فَلَمْ یَرُعْنِیْ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَتْنِیْ اِلَیْہِ وَاَنَا یَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِیْنَ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ تَمَزَّقَ الشَّعْرُ وَاَمَّا فَرَقَ اِذَا سَقَطَ وَانْتَثَرَ مِنْ مَّرَضٍ اَوْ عِلَّۃٍ تَعَرَّضُ لَہٗ وَالْجُمَّۃُ تَضْعِیْرُ جُمَّۃٍ وَھِیَ مُجْتَمَعُ شَعْرِ الرَّاْسِ وَفِی الشَّیْءِ اِذَا کَثُرَ وَالْاُرْجُوْحَۃُ سَرِیْرٌ مِّنْ لَعِبِ الصِّغَارِ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہا کہ نکاح کیا مجھسے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حال مین کہ مین چھہ برس کی لڑکی تھی پھر ہم مدینے مین آئے یعنی ہجرت کرکے سو ہم قوم بنی حارث بن خزرج کے قبیلے مین اترے سو مجھکو بخار آیا تو میرے بال بیماری کے سبب سے گر پڑے پھر بہت ہوئے بال میرے اور درست ہوئے کانون تک پھر میری ماں ام رومان میرے پاس آئی اور حالانکہ مین جھولے مین تھی اور میرے

ساتھ میرے صاحب لڑکپن تھے یعنے اُس نے مجھکو ملایا تو میں اسکے پاس آئی میں جانتی کہ اُسکا مجھ سے کیا مطلب ہے پھر اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھکو گھر کے دروازے پر کھڑا کیا تو ناگاہ کیا دیکھتی ہوں کہ گھر میں کچھ انصار کی عورتیں ہیں تو انہوں نے کہا کہ خیر اور برکت پر اور نیک بندے پر تو میری ماں نے مجھکو انکے سپرد کیا تو انہوں نے مجھکو سنوارا میں گھبرائی کہ یکایک حضرت میرے پاس تشریف لائے تو انہوں نے مجھکو حضرت کے سپرد کیا اور میں اُس وقت نو برس کی لڑکی تھی ترمذی نے سوا پانچوں اس کے راوی ہیں تمرق الشعر جبکہ کسی بیماری یا علت سے بال گر پڑیں۔

حفصہؓ کا ذکر

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ عُمَرَ حِیْنَ تَاَیَّمَتْ حَفْصَۃُ مِنْ خُنَیْسِ بْنِ حُذَافَۃَ السَّہْمِیِّ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَہِدَ بَدْرًا وَتُوُفِّیَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَقَالَ عُمَرُ فَلَقِیْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَیْہِ حَفْصَۃَ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْکَحْتُکَ حَفْصَۃَ بِنْتَ عُمَرَ فَقَالَ سَاَنْظُرُ فِیْ اَمْرِیْ فَلَبِثْتُ لَیَالِیَ ثُمَّ لَقِیَنِیْ فَعَرَضْتُ عَلَیْہِ فَقَالَ قَدْ بَدَا لِیْ اَنْ لَّا اَتَزَوَّجَ یَوْمِیْ ہٰذَا فَلَقِیْتُ اَبَا بَکْرٍ فَقُلْتُ لَہٗ اِنْ شِئْتَ اَنْکَحْتُکَ حَفْصَۃَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ وَلَمْ یَرْجِعْ اِلَیَّ شَیْئًا فَکُنْتُ عَلَیْہِ اَوْجَدَ مِنِّیْ عَلٰی عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَیَالِیَ ثُمَّ خَطَبَہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ فَاَنْکَحْتُہَا اِیَّاہُ فَلَقِیَنِیْ اَبُوْ بَکْرٍ فَقَالَ لَعَلَّکَ وَجَدْتَ عَلَیَّ حِیْنَ عَرَضْتَ عَلَیَّ حَفْصَۃَ فَلَمْ اَرْجِعْ اِلَیْکَ شَیْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّہٗ لَمْ یَمْنَعْنِیْ اَنْ اَرْجِعَ اِلَیْکَ فِیْمَا عَرَضْتَ عَلَیَّ اِلَّا اَنِّیْ کُنْتُ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَدْ ذَکَرَہَا فَلَمْ اَکُنْ لِاُفْشِیَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَکَہَا لَقَبِلْتُہَا اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَتَاَیَّمَتِ الْمَرْاَۃُ اِذَا مَاتَ زَوْجُہَا اَوْ فَارَقَہَا وَقِیْلَ الْاَیِّمُ الَّتِیْ لَا زَوْجَ لَہَا تَزَوَّجَتْ اَوْ لَمْ تَتَزَوَّجْ وَالرَّجُلُ اَیْضًا اَیِّمٌ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حفصہؓ یعنے عمرؓ کی بیٹی خنیس بن حذافہ سہمی کے نکاح میں تھیں اور وہ بدری صحابی ہے اور وہ مدینے میں فوت ہوا تو عمرؓ نے کہا کہ جب حفصہؓ بیوہ ہوئیں تو میں عثمان بن عفان سے ملا تو میں نے انکے آگے حفصہؓ کے نکاح کا ذکر کیا۔ میں نے کہا کہ اگر تو چاہے تو میں تجھ سے حفصہؓ کا نکاح کردوں تو عثمان نے کہا کہ میں اپنے دل میں سوچوں گا یعنے سوچ کر تجھکو بتلاؤں گا تو میں چند روز ٹھہرا پھر میں اُس سے ملا اور میں نے اُس سے حفصہؓ کے نکاح کو کہا تو عثمانؓ نے کہا کہ البتہ میرے واسطے ظاہر ہوا یعنی میرے دل میں یہی بات ٹھیری کہ نکاح نہ کروں پھر میں ابوبکر صدیق سے ملا تو میں نے اُس سے کہا کہ اگر تو چاہے تو میں تجھ سے حفصہؓ کا نکاح کردوں ابوبکر صدیق چپ ہو رہے اور مجھکو کچھ جواب نہ دیا یعنے نہ ہاں کی نہ انکار کیا تو میں انپر عثمانؓ سے زیادہ غصہ ہوا پھر میں کچھ دن ٹھہرا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکے نکاح کا پیغام کیا تو میں نے حفصہؓ کا نکاح حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کردیا پھر مجھکو ابوبکر صدیق ملے تو انہوں نے کہا کہ شاید تو مجھپر ناراض ہوا ہوگا جبکہ تو نے مجھسے حفصہؓ کے نکاح کرنے کو کہا اور میں نے تجھ کو کچھ جواب نہ دیا میں نے کہا کہ ہاں ابوبکر صدیق نے کہا کہ میں جو تجھ کو حفصہؓ کے نکاح کا کچھ جواب نہ دیا تو مجھکو اُس سے اس بات نے روکا کہ مقرر میں نے معلوم کیا تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حفصہؓ کا ذکر کیا تھا سو میں ایسا نہ تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھید ظاہر کرتا اور اگر حضرت اسکو نکاح نہ کرتے تو میں اسکو قبول کرتا بخاری و نسائی اُس کے راوی ہیں تیمہ وہ عورت ہے جسکا خاوند مرجائے یا اُسکو چھوڑ دے اور بعضوں نے کہا تیمہ وہ عورت ہے جسکا خاوند نہ ہو نکاح کیا ہو یا نہ۔

(۲) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ طَلَّقَ حَفْصَۃَ ثُمَّ رَاجَعَہَا اَخْرَجَہَا اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حفصہؓ کو طلاق دی پھر اس سے رجوع کر لیا ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔

اُمِّ سلمہؓ
حضرت ام سلمہ کا ذکر

عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِي بَعَثَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ يَخْطُبُنِي فَلَمْ آتِهِ فَبَعَثَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَخْطُبُهَا عَلَيْهِ فَقَالَتْ أَخْبِرْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنِّي امْرَأَةٌ غَيْرَاءُ وَإِنِّي مُصْبِيَةٌ وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَوْلِيَائِي شَاهِدًا فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهَا فَقُلْ لَهَا أَمَّا غَيْرَتُكِ فَسَأَدْعُو اللهَ تَعَالَى أَنْ يُذْهِبَهَا عَنْكِ وَأَمَّا صِبْيَانُكِ فَسَتَكْفِينَ أُمُورَهُمْ وَأَمَّا أَوْلِيَاؤُكِ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْهُمْ شَاهِدًا وَلَا غَائِبًا يَكْرَهُ ذَلِكَ فَقَالَتْ لِابْنِهَا يَا عُمَرُ قُمْ فَزَوِّجْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَزَوَّجَهُ (اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ) اِمْرَأَةٌ غَيْرَاءُ كَثِيرَةُ الْغَيْرَةِ وَالْمُصْبِيَةُ ذَاتُ صِبْيَانٍ وَاَوْلَادٍ صِغَارٍ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے، کہا جب میری عدت گذر گئی تو ابوبکر نے مجھکو نکاح کا پیغام کہلا بھیجا تو میں نے اُس سے نکاح نہ کیا پھر بعد اُس کے حضرت نے عمر فاروق کے ہاتھ مجھکو نکاح کا پیغام کہلا بھیجا تو میں نے کہا حضرت کو خبر دے کہ مقرر میں بہت غیرت دار عورت ہوں اور اولاد والی ہوں اور میرا کوئی ولی رشتہ دار اسوقت موجود نہیں عمر فاروق نے آپ سے یہ ذکر کیا حضرت نے فرمایا کہ اسکے پاس پھر جا اور اُسکو کہہ کہ میں تیری غیرت کے واسطے دعا کرون گا خدا اس کو تجھ سے دور کرے اور لیکن تیرے لڑکے سو تو اُن کے کام کو کفایت کرینگے اور تیرے ولیون میں تو کوئی حاضر و غائب ایسا نہیں جو اسکو بُرا جانے تو ام سلمہ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے عمر اُٹھ اور میرا نکاح حضرت سے کر دے اُس نے حضرت سے نکاح کر دیا۔ نسائی اس کے راوی ہیں، غیرا بہت غیرت دار عورت کو کہتے ہیں اور مصیبۃ وہ عورت ہے جو اڑکون اور چھوٹی اولاد والی ہو۔

زَيْنَبَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا
حضرت زینب رضہ کا ذکر۔

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَيْنَبَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِزَيْدٍ رض اذْهَبْ فَاذْكُرْهَا عَلَيَّ فَانْطَلَقَ زَيْدٌ حَتَّى مَا هُوَ وَهِيَ عُمَرُ عِينًا قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتُهَا عَظُمَتْ فِي صَدْرِي حَتَّى مَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَنْظُرَ إِلَيْهَا فَوَلَّيْتُهَا ظَهْرِي وَنَكَصْتُ عَلَى عَقِبِي وَقُلْتُ يَا زَيْنَبُ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُكِ فَقَالَتْ مَا أَنَا بِصَانِعَةٍ شَيْئًا حَتَّى أُؤَامِرَ رَبِّي فَقَامَتْ إِلَى مَسْجِدِهَا وَنَزَلَ الْقُرْآنُ وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا بِغَيْرِ إِذْنٍ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ حَتَّى مُنْتَصَفَ النَّهَارِ فَخَرَجَ النَّاسُ وَبَقِيَ رِجَالٌ يَتَحَدَّثُونَ فِي الْبَيْتِ بَعْدَ الطَّعَامِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَاتَّبَعْتُهُ فَجَعَلَ يَتَتَبَّعُ حُجَرَ نِسَائِهِ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِنَّ وَيَقُلْنَ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ وَجَدْتَ أَهْلَكَ قَالَ أَنَسٌ رض فَمَا أَدْرِي أَنَا أَخْبَرْتُهُ أَوْ غَيْرِي أَنَّ الْقَوْمَ قَدْ خَرَجُوا فَانْطَلَقَ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ مَعَهُ فَأَلْقَى السِّتْرَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَنَزَلَ الْحِجَابُ وَوَعَظَ الْقَوْمَ بِمَا وُعِظُوا بِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَى قَوْلِهِ وَاللهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ (اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَلِلْبُخَارِيِّ وَالتِّرْمِذِيِّ بِمَعْنَاهُ) ترجمہ انس سے روایت ہے کہ جب زینب کی عدت گذر گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید سے فرمایا کہ جا اور میرے نکاح کا پیغام اُسکو دی تو زید چلا یہانتک کہ اُسکے پاس پہونچا اور وہ آٹا گوندہ رہی تھی۔ کہا کہ جب میں نے زینب کو دیکھا تو میرے دل میں بھاری گذرا یہانتک کہ میں اُسکی طرف نظر نہ کر سکا تو میں نے اُس سے پیٹھ پھیری اور اپنی ایڑیون پر پیچھے ہٹا اور میں نے کہا اے زینب حضرت نے مجھکو تیرے پاس بھیجا ہے تجھے نکاح کا پیغام کرتے ہیں تو زینب نے کہا کہ میں کچھ نہیں کرنے کی یہانتک کہ میں اپنے رب سے اذن لون پھر وہ اپنی مسجد میں نماز کو کھڑی ہوئی اور قرآن اترا تو حضرت بغیر اذن کے سر داخل ہوئے پھر ہمنے اپنے تئیں دیکھا کہ حضرت نے ہمکو روٹی گوشت

کہلایا یہانتک کہ دن دراز ہوا اور لوگ کہانا کہا کر نکلے اور کچھ لوگ باتین کرتے گھر مین باقی رہے پھر حضرت باہر تشریف لائے اور مین انکے پیچھے نکلا اور حضرت اپنی عورتون کے حجرے تک پہونچنے لگے یہ سلام کرتے تھے اور وہ حضرت سے کہتی تھین کہ یا رسول اللہ آپنے اپنی بی بی کو کس طرح پایا۔ کہا انس نے مین نہین جانتا کہ مینے حضرت کو خبر دی یا کسی اور نے کہ وہ لوگ گھر سے نکل گئے پھر حضرت چلے یہانتک کہ گھر مین داخل ہوے تو مین بھی آپکے ساتھ اندر داخل ہونے لگا تو آپنے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈالا اور پردہ کی آیتین نازل ہوئین لوگ سامنے بیٹھے کہے گئے اور حجاب کی آیتین یہ مین ہی یا ایمان والو نہ داخل ہوا کرو گھرون مین پس اس قول تک کہ اللہ نہین شرماتا حق بات کہنے سے مسلم نسائی اس سے راوی ہین اور بخاری اور ترمذی مین اسکے سوا ہے۔

اُمِّ حبیبہؓ
حضرت ام حبیبہ کا ذکر

سَمَّتْهَا فَاطِمَةُ كَانَتْ تَحْتَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ رَحِمَهَا اللّٰهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَصْدَقَهَا أَرْبَعَةَ آلَافٍ وَبَعَثَ بِهَا إِلَيْهِ مَعَ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ فَقَبِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اخرجہ ابوداؤد والنسائی ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے کہ وہ عبید بن جحش کے نکاح مین تھین سو وہ حبش کی زمین مین مر گیا تو نجاشی جنکا نام اصحمہ ہے اسکا نکاح حضرت سے کر دیا اور اسکو چار ہزار درہم مہر دیا یعنے اپنے پاس سے اور اسکو شرحبیل کے ساتھ حضرت کے پاس بھیجا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو قبول کیا۔ ابوداؤد نے اسکے سوا روایت کی اسکے راوی مین۔

صفیہؓ
حضرت صفیہ کا ذکر

(۱) عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَتَحَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ فَذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا فَاصْطَفَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ مِنَ الْمَغْنَمِ وَخَرَجَ بِهَا حَتّٰى بَلَغَ الرَّوْحَاءَ حَلَّتْ بِهَا فَبَنٰى بِهَا ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ صَغِيرٍ ثُمَّ قَالَ لِي آذِنْ مَنْ حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ فَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلٰى رُكْبَتِهِ حَتّٰى تَرْكَبَ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَقَوْلُهُ يُحَوِّي الْحَوِيَّةَ كِسَاءٌ يُعْمَلُ حَوْلَ سَنَامِ الْبَعِيرِ لِيَرْكَبَ عَلَيْهِ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیبر مین گئے یہ جب خدا نے خیبر کو آپ فتح کیا تو صفیہ کی خوبصورتی حضرت کے پاس ذکر کی گئی اور البتہ اسکا خاوند مارا گیا تھا اور وہ دولہن تھی سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو غنیمت مین سے اپنے واسطے چن لیا اور اسکو لے نکلے یہانتک کہ روحا مین پہنچے تو حضرت نے وہان اس کے ساتھ خلوت کی یہ حلوا تیار کیا چمڑے کے چھوٹے دسترخوان مین ڈالا پھر فرمایا کہ اپنے گرد والون کو اجازت دے سو یہ حضرت کا ولیمہ ہوا صفیہ پر پھر ہم مدینے کی طرف نکلے تو حضرت اس کے واسطے اپنے پیچھے چادر سے پردہ کیا کرتے تھے پھر اپنے اونٹ کے پاس بیٹھتے اور اپنا گھٹنا کھڑا کرتے اور صفیہ اپنا پاؤن حضرت کے گھٹنے پر رکھتین تاکہ سوار ہون۔ ترمذی کے سوا پانچون اسکے راوی ہین یہ جو کہا یحوی تو حویہ ایک چادر ہوتی ہے کہ ڈولی کی طرح پھیلا کر اونٹ کی کوہان کے گرد باندھی جاتی ہے پڑے کے واسطے تاکہ اسپر سواری کی جاوے۔ ف حیس وہ حلوا ہے جو کھجور اور پنیر اور گھی سے بنایا جاتا ہے

جویریہؓ
حضرت جویریہ کا بیان

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ وَقَعَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فِي سَهْمِ ثَابِتِ ابْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَكَانَتِ امْرَأَةً مَلَاحَةً لَهَا فِي الْعَيْنِ حَظٌّ فَجَاءَتْ فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ

ف ایک جگہ ہے درمیان مدینے اور خیبر کے ۱۲

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ كِتَابَتِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ رض فَلَمَّا قَامَتْ عَلَى الْبَابِ رَاَيْتُهَا كَرِهْتُ مَكَانَهَا وَعَرَفْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَرٰى مِنْهَا مِثْلَ الَّذِيْ رَاَيْتُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ رَاَتْهُ كَانَ مِنْ اَمْرِيْ مَا لَا يَخْفٰى عَلَيْكَ وَاِنِّيْ وَقَعْتُ فِيْ سَهْمِ ثَابِتِ ابْنِ قَيْسٍ وَاِنِّيْ كَاتَبْتُ عَلٰى نَفْسِيْ وَجِئْتُكَ تُعِيْنُنِيْ فَقَالَ لَهَا فَهَلْ لَكِ فِيْمَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ قَالَتْ وَمَا هُوَ قَالَ اُؤَدِّيْ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَاَتَزَوَّجُكِ قَالَتْ قَدْ فَعَلْتُ فَلَمَّا شَاعَ مَعَ النَّاسِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ تَزَوَّجَ جُوَيْرِيَةَ اَرْسَلُوْا مَا بِاَيْدِيْهِمْ مِنَ السَّبْيِ وَاَعْتَقُوْهُمْ وَقَالُوْا اَصْهَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَمَا رَاَيْنَا امْرَاَةً كَانَتْ اَعْظَمَ بَرَكَةً عَلٰى قَوْمِهَا مِنْهَا اَعْتَقَ فِيْ سَبَبِهَا اَكْثَرُ مِنْ مِائَةِ اَهْلِ بَيْتٍ مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اَلْمُلَاحَةُ بِمَعْنَى الْمِلْحَةِ وَهٰذَا الْبَيَانُ لِلْمُبَالَغَةِ فِي الْمُلَاحَةِ وَالْمُكَاتَبَةُ اَنْ يَشْتَرِيَ الْمَمْلُوْكُ نَفْسَهٗ مِنْ مَوْلَاهُ لِيُؤَدِّيَ ثَمَنَهٗ اِلَيْهِ مِنْ كَسْبِهٖ **ترجمہ** عائشہؓ سے روایت ہے کہ کہا کہ جویریہ حارث کی بیٹی قوم بنی مصطلق سے ثابت بن قیس کے حصے میں آئین اور وہ خوب صورت عورت تھی اُس کی آنکھ میں حصہ تھا۔ یعنے اور اُس نے ثابت بن قیس سے تحریر کروالیا۔ تھا کہ اگر میں اسقدر روپیہ تمکو ادا کردونگی تو آزاد ہو جاؤنگی سو وہ اپنی کتابت میں مدد مانگنے کو حضرتؐ کے پاس آئی۔ کہا عائشہؓ نے پھر جب وہ دروازے میں آکر کھڑی ہوئی اور میں نے اوسکو دیکھا تو میں نے اُسکے ٹھیرنے کو بُرا جانا۔ اور میں نے پہچان لیا کہ حضرتؐ اُس کی خوبصورتی دیکھکر رجھائل ہونگے جیسے میں نے دیکھی یعنے تو شائد اُس سے نکاح کا ارادہ کرین تو اُس نے کہا حضرت میں جویریہ ہوں حارث کی بیٹی اور تحقیق شان یہ ہے کہ میرا حال آپ سے پوشیدہ نہیں اور مقرر میں ثابت بن قیس کے حصے میں پڑی ہوں اور میں نے اپنے اوپر مکاتبت کی ہے اور میں بدل کتابت میں آپسے مدد مانگنے کو آئی ہوں تو حضرتؐ نے اُس سے فرمایا کیا تو اِسسے بہتری چاہتی ہے اُس نے کہا وہ کیا ہے فرمایا میں تیرا بدل کتابت تیری طرف سے ادا کردیتا ہوں اور تجھسے نکاح کرلوں گا اُس نے کہا البتہ میں نے منظور کیا پھر جب لوگون نے ایک دوسرے سے سُنا کہ حضرتؐ نے جویریہ سے نکاح کرلیا ہے تو انہون نے اپنے بندیون کو جو اُنکے ہاتھ میں تھے چھوڑ دیا اور آزاد کردیا اور کہا کہ یہ حضرتؐ کے سسرالی ہین۔ عائشہؓ نے کہا سو میں نے کسی عورت کو اُسکی قوم پر سب سے زیادہ تر بابرکت نہین دیکھی کہ اُس کی قوم بنی مصطلق کے بندے سو گھر والون سے زیادہ آزاد ہوئے۔ رواہ ابوداؤد اور اس کے راوی ہین۔ اور ملاحہ کے معنے ہین بہت ملاحت والے مبالغہ ہے اور مکاتبت یہ ہے کہ غلام اپنی جان کو اپنے مالک سے خرید لیوے تاکہ کما کر اپنا مول اُسکو ادا کردیوے۔

اِبْنَةُ الْجَوْنِ
جون کی بیٹی کا بیان

(۱) **عَنْ** عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَمَّا دَخَلَتْ اِبْنَةُ الْجَوْنِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ لَهَا لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيْمٍ اَلْحَقِيْ بِاَهْلِكِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** عائشہؓ سے روایت ہے کہا کہ جب جون کی بیٹی حضرتؐ کے پاس آئی تو اُس نے یون کہا کہ مین تجسے خدا کی پناہ چاہتی ہون تو حضرتؐ نے اُس سے فرمایا کہ البتہ تو نے بڑے مالک کی پناہ مانگی اپنے گھر کے لوگون مین جا مل بخاری نسائی اسکے راوی ہین۔ **ف** حضرت نے جب جون کی بیٹی سے نکاح کیا تو کسی بی بی نے اُس سے یون کہا کہ جب حضرت تیرے پاس آوین تو یون کہنا کہ مین تجسے خدا کی پناہ چاہتی ہون تو حضرت تجھسے بہت پیار کرینگے جب حضرت اُس کے پاس تشریف لائے تو اُس نے اسیطرح کہا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ تو اپنے گھر جا سے یہ اشارہ ہے طلاق کا۔

اُمُّ شَرِيْكٍ
ام شریکؓ کا بیان

(۱) **عَنْ** عَائِشَةَ رض اَنَّهَا كَانَتْ مِمَّنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ **ترجمہ** عائشہؓ سے روایت ہے کہ ام شریک اُن عورتون مین تھی جنہون نے اپنی جان

حضرت کو بخشی نسائی اُسکے راوی ہین۔

(۲) **وعن** ثابت رحمہ اللہ تعالیٰ قال کنت عند انس وعندہ ابنۃ لہ فقال انس جاءت امرأۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعرض نفسہا علیہ فقالت یا رسول اللہ الک بی حاجۃ فقالت بنت انس ما اقل حیاءھا واسوأتاہ فقال ھی خیر منک رغبت فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فعرضت نفسہا علیہ اخرجہ البخاری والنسائی ترجمہ ثابت سے روایت ہے کہا مین انس کے پاس بیٹھا تہا اور اُنکے پاس انکی ایک لڑکی تہی تو انس نے کہا کہ ایک عورت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور اپنے تئین حضرت کے سامنے کیا اور کہا یا حضرت کیا آپ کو میری حاجت ہے تو انس کی بیٹی نے کہا کہ وہ کیسی بے شرم تہی ہائے افسوس ہائے افسوس تو انس نے کہا کہ وہ تجھسے بہتر تہی کہ اُس نے حضرت سے نکاح کی خواہش کی اور اپنے تئین آپکے پیش کیا۔ بخاری نسائی اُسکے راوی ہین۔

(۳) **وعن** جابر رضہ ان ابا بکر رضہ جاء یستاذن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوجد الناس ببابہ جلوسا لم یؤذن لہم فاذن لہ فدخل فوجدہ جالسا حولہ نساؤہ وھو ساکت ثم استاذن عمر فاذن لہ وھو کذلک فقال ابو بکر لاقولن شیئا اضحک بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ فقال یا رسول اللہ لو رأیت ابنۃ خارجۃ سألتنی النفقۃ فقمت الیہا فوجأت عنقہا فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقال کل من حولی کما ترٰی یسألنی النفقۃ فقام عمر رضہ الی حفصۃ رضہ یجأ عنقہا وقام ابو بکر رضہ الی عائشۃ رضہ یجأ عنقہا کلاہما یقول تسألن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لیس عندہ فقلن واللہ لا نسألہ ابدا ما لیس عندہ ثم اعتزلہن شہرا ثم نزلت ھذہ الآیۃ یا ایہا النبی قل لازواجک حتی بلغ للمحسنات منکن اجرا عظیما قال فبدأ بعائشۃ رضہ فقال انی اریدان اعرض علیک امرا احب ان لا تعجلی فیہ حتی تستشیری ابویک قالت وما ھو یا رسول اللہ فتلا علیہا الآیۃ فقالت افیک استشیر ابوی بل اختار اللہ ورسولہ والدار الآخرۃ واسألک ان لا تخبر امرأۃ من نسائک بالذی قلت لک قال لا تسألنی امرأۃ منہن الا اخبرتہا انہ یعنتنی اللہ تعالیٰ معنتا ولا متعنتا ولکن بعثنی معلما میسرا اخرجہ مسلم وجأت عنق فلان اذا دستہا بیدک ونحو ذلک ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے کہا کہ ابو بکر رضہ صدیق آئے حضرت کے اندر آنے کی پروانگی مانگتے تہے تو انہون نے لوگون کو آپکے دروازے پر بیٹھے پایا انکو پروانگی نہ ملی تہی سو انکو پروانگی ملی وہ اندر گئے اور حضرت کو بیٹھے پایا آپ کی بیبیان آپکے گرد بیٹھی نہین اور آپ چپ تہے پہر عمر فاروق نے پروانگی مانگی انکو بہی پروانگی ملی اور وہ بہی اسیطرح اگر چپ ہو رہے تو ابو بکر رضہ نے کہا کہ البتہ مین ایک بات کہون گا کہ مین اُس سے حضرت کو ہنسا دونگا تو کہا یا حضرت اگر مین دیکہون کہ خارجہ کی بیٹی میری بی بی مجھسے خرچ مانگے تو مین اُٹھ کہڑا ہون اور اُسکی گردن کو دابون تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسنے لگے اور فرمایا میرے گرد والی سب جیسی تو دیکہتا ہے مجھسے زیادہ خرچ مانگتی ہین سو عمر رضہ تو اُٹھ کر حفصہ رضہ (اپنی بیٹی) کی گردن کو دابنے لگے ابو بکر رضہ اٹھ کر عائشہ کی گردن کو دابنے لگے دونو کہتے تہے کیا تم حضرت سے مانگتی ہو جو آپکے پاس نہین تو اُنہون نے کہا کہ قسم اللہ کی ہم حضرت سے کبہی نہ مانگینگی جو آپکے پاس نہ ہو پہر ایک مہینہ حضرت اُن سے الگ ہوئے۔ پہر یہ آیت اتری اے نبی کہدے اپنی بیبیون سے یہانتک کہ اجرا عظیما تک پڑہی کہا سو حضرت اول عائشہ رضہ سے شروع ہوئے سو فرمایا مین چاہتا ہون کہ ایک بات تجھسے کہون سو تجھکو اُس کے جواب مین جلدی کرنا مناسب نہین بدون اپنے ماں باپ کے صلاح لیے

عائشہ رضہ نے کہا یا رسول اللہ وہ کیا ہے تو آپنے اسکو آیت پڑھ سنائی تو عائشہ رضہ نے کہا یا رسول اللہ کیا مین آپکے حق مین اپنے ماں باپ سے مشورہ لون یعنے اس مین ماں باپ کی صلاح کی کچھ حاجت نہین بلکہ مینے اللہ اور رسول کو اور آخرت کو اختیار کیا اور مین آپسے سوال کرتی ہون کہ میری بات اپنی کسی بی بی سے نہ کہین حضرت نے فرمایا جو بی بی مجھسے پوچھے گی مین اسکو خبر کردون گا خدا نے مجھ کو نہین بھیجا ہے نکل کر نیوالا اور سختی کرنیوالا ولیکن مجکو بھیجا ہے سکھانیوالا اور آسانی کرنے والا یعنے میرا کام تو یہی ہے کہ آسانی کرون اور سکھلاؤن اور سختی نکرون جو بی بی مجھسے پوچھے گی سو عائشہ نے قبول کیا ہے مین بتلاؤن گا تاکہ وہ بھی قبول کرلیوے مسلم اسکے راوی ہین کہتے ہین دجاجۃ عمق فلاۃ جبکہ تو اوسکی گردن پاؤن وغیرہ سے دباوے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِی الْحَثِّ عَلَی النِّکَاحِ وَالتَّرْغِیْبِ فِیْہِ

دوسری فصل

نکاح کی ترغیب کے بیان مین

(۱) عَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ رضہ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اَحْبَبْتُ امْرَاَۃً ذَاتَ حَسَبٍ وَّجَمَالٍ وَاِنَّہَا لَا تَلِدُ اَفَاَتَزَوَّجُہَا فَنَہَاہُ ثُمَّ اَتَاہُ الثَّانِیَۃَ فَنَہَاہُ ثُمَّ اَتَاہُ الثَّالِثَۃَ فَقَالَ تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّیْ مُکَاثِرٌ بِکُمُ الْاُمَمَ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ معقل بن یسار سے روایت ہے کہا کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا حضرت مینے ایک عورت عمدہ ذات والی خوبصورت پائی ہے لیکن وہ اولاد جنتی نہین یعنے بانجھ ہے کیا مین اُس سے نکاح کرلون حضرت نے فرمایا کہ نہ پھر وہ دوسری بار حضرت کے پاس آیا حضرت نے اسکو منع کیا پھر وہ تیسری بار آپکے پاس آیا تو آپنے فرمایا کہ نکاح کرو اُن عورتون سے جو بہت دوستی کرنیوالی بہت جننے والی ہون اسواسطے کہ مین تمہاری کثرت کے سبب اور امتون پر فخر کرون گا ابوداؤد نسائی اسکے راوی ہین۔ ف یعنے بچہ جننے والی عورت سے نکاح کیا کرو بانجھ عورت سے نکاح کرنا مکروہ ہے۔

(۲) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلدُّنْیَا مَتَاعٌ وَخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْاَۃُ الصَّالِحَۃُ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کہ فائدہ اٹھانے کی چیز ہے اور دنیا کی بہتر پونجی اور نفع اُٹھانے کی چیز نیک عورت ہے مسلم نسائی اسکے راوی ہین ف نیک عورت اسواسطے بہتر ہے کہ خدا و رسول کا حکم مانتی ہے اپنے خاوند کی تابعداری کرتی ہے اس کے خلاف مرضی نہین کرتی تو مرد کی زندگی بخوبی بسر ہوتی ہے اور اگر عورت بد ہو تو مرد کی زندگی تلخ ہوجاتی ہے ف یہ جملہ یا کہ دنیا فائدہ اُٹھانے کی چیز ہے یعنی تھوڑا نفع اُٹھانے کی چیز ہے اور اسکا فائدہ عنقریب دور ہونیوالا ہے۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِسْکِیْنٌ مِسْکِیْنٌ رَجُلٌ لَیْسَتْ لَہٗ امْرَاَۃٌ قَالُوْا وَاِنْ کَانَ کَثِیْرَ الْمَالِ قَالَ وَاِنْ کَانَ کَثِیْرَ الْمَالِ مِسْکِیْنَۃٌ مِسْکِیْنَۃٌ امْرَاَۃٌ لَا زَوْجَ لَہَا قَالُوْا وَاِنْ کَانَتْ کَثِیْرَۃَ الْمَالِ قَالَ وَاِنْ کَانَتْ کَثِیْرَۃَ الْمَالِ اَخْرَجَہُ رَزِیْنٌ ترجمہ ابن ابی نجیح سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ محتاج ہے محتاج ہے وہ مرد جسکی عورت نہو لوگون نے کہا اگرچہ بہت مالدار ہو فرمایا اگرچہ بہت مالدار ہو فرمایا مسکین ہے مسکین ہے وہ عورت جسکا خاوند نہو۔ لوگون نے کہا اگرچہ بہت مالدار ہو فرمایا اگرچہ بہت

مالدار ہو زن اسکے راوی ہین

(۴) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُنْکَحُ الْمَرْاَۃُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِھَا وَلِحَسَبِھَا وَلِجَمَالِھَا وَلِدِیْنِھَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاکَ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ حَسَبُ الْاِنْسَانِ مَا یَعُدُّ مِنْ مَفَاخِرِ اٰبَائِہٖ وَقِیْلَ ھُوَ شَرَفٌ لِلنَّفْسِ وَفَضْلُھَا وَقَوْلُہٗ تَرِبَتْ یَدَاکَ اَیِ الْصَقَتْ بِالتُّرَابِ مِنَ الْفَقْرِ وَھٰذَا الدُّعَاءُ وَاَمْثَالُہٗ کَانَ یَرِدُ مِنَ الْعَرَبِ غَیْرَ قَصْدِ الدُّعَاءِ بَلْ فِیْ مَعْرِضِ الْمُبَالَغَۃِ فِی الْحَثِّ بِفِعْلِ الشَّیْءِ وَالتَّعَجُّبِ مِنْہُ وَنَحْوِ ذٰلِکَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح کیا جاتا ہے عورت کا چار سبب سے اوسکے مال کے سبب سے اور اسکی ذات کے سبب سے اور اسکی خوبصورتی کے سبب سے اور اسکے دین کے سبب سے سو تو دیندار عورت کو طلب کر تیرے ہاتھون مین خاک اگر تو نے دیندار کو چھوڑا ترمذی کے سوا پانچون اسکے راوی ہین حسب نسب آدمی کی وہ چیز ہے جو باپ دادون کے فخر سے گنی جاوے اور بعض نے کہا کہ وہ شرافت اور بزرگی نفس کی ہے اور مراد خاک آلودہ ہونے سے محتاجی اور فقر ہے اور یہ لفظ عرب کی زبان مین بلا قصد جاری ہوتا ہے اور اُس سے بد دعا مقصود نہین ہوتی بلکہ مراد مبالغہ ہوتا ہے کسی چیز کی رغبت دلانے مین یا تعجب وغیرہ۔

(۵) وَعَنْ جَابِرٍ رض قَالَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا تَزَوَّجْتَ قُلْتُ تَزَوَّجْتُ ثَیِّبًا فَقَالَ ھَلَّا بِکْرًا تُلَاعِبُھَا وَتُلَاعِبُکَ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے کہا کہ جب مینے نکاح کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھسے فرمایا کہ تو نے نکاح کیا ہے مینے کہا کہ نکاح کیا شوہر دیدہ عورت سے فرمایا تو نے کنواری عورت سے نکاح کیون نہ کیا کہ تو اُس سے کھیلتا اور وہ تجھ سے کھیلتی پانچون اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْہُ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْاَۃَ تُقْبِلُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْطَانٍ وَتُدْبِرُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْطَانٍ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ مِنْ امْرَاَۃٍ مَا یُعْجِبُہٗ فَلْیَاْتِ اَھْلَہٗ فَاِنَّ ذٰلِکَ یَرُدُّ مَا فِیْ نَفْسِہٖ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک عورت شیطان کی صورت مین سامنے آتی ہے اور شیطان کی صورت مین پھر جاتی ہے سو جب کوئی کسی عورت کی ایسی چیز دیکھے جو اسکو خوش کرے تو چاہیئے کہ اپنی عورت سے صحبت کرلے اسواسطے کہ یہ جماع کرنا اُس کے دل کے خطرہ کو دور کر دیگا مسلم اور ابو داؤد اور نسائی اسکے راوی ہین۔ ف عورت کو شیطان کی صورت سے اسواسطے فرمایا کہ وہ شیطان کی طرح مرد کو بہکاتی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِی الْخِطْبَۃِ وَالْخُطْبَۃِ وَالنَّظَرِ

تیسری فصل

پیغام نکاح اور خطبہ اور دیکھنے کے بیان مین

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنْ یَّخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَۃِ اَخِیْہِ حَتّٰی یَتْرُکَ الْخَاطِبُ قَبْلَہٗ اَوْ یَاْذَنَ لَہٗ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ وَھٰذَا لَفْظُ مَالِکٍ وَالثَّانِیْ وَالْبَاقُوْنَ یَمْعَنَاہُ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کہ نکاح کا پیغام کہے کوئی مرد اپنے بھائی کے پیغام پر یہان تک کہ پہلا پیغام کرنیوالا چھوڑ دے یا اسکو اذن دے چھیون اسکے راوی ہین اور یہ الفاظ مالک اور نسائی کے ہین اور باقی اماموں نے اسکے معنے روایت کیے ہین۔

(۲) وعن ابن مسعود رض قال علمنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم خطبة الحاجة ان الحمد لله نستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له واشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله وقولوا قولا سديدا يصلح لكم اعمالكم ويغفر لكم ذنوبكم ومن يطع الله ورسوله فقد فاز فوزا عظيما اخرجه اصحاب السنن ترجمہ ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو حاجت کا خطبہ سکھایا یعنے نکاح وغیرہ مین ان الحمد للہ سے عظیما تک یعنی مقرر تعریف اسطے اللہ کے ہم اُس سے مدد مانگتے ہین اور اسی سے بخشش چاہتے ہین اور ہم خدا کی پناہ مانگتے ہین اپنے نفسون کی بدی سے اور اپنے بدعملون سے جسکو اللہ راہ دکھائے اُسکو کوئی گمراہ کرنیوالا نہین اور جسکو وہ گمراہ کرے اُسکو کوئی راہ دکھانے والا نہین ✦ ✦ ✦

تونے اسکو دیکھ لیا ہے اُسنے کہا نہین فرمایا جا اُسکو دیکھلے سو اسطے کہ انصاریون کی آنکھ مین کچھ عیب ہے۔ مسلم و نسائی اُس کے راوی ہین۔

(۷) وَعَنِ الْمُغِيرَةِ رض اَنَّهٗ خَطَبَ امْرَاَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُنْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهٗ اَحْرٰى اَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اَحْرٰى اَيْ اَجْدَرُ اَنْ يُّؤْدَمَ اَيْ يَجْتَمِعَ بَيْنَكُمَا وَتَتَّفِقَا عَلٰى مَا فِيْهِ صَلَاحُ اَمْرِكُمَا ترجمہ مغیرہؓ سے روایت ہے کہ اُس نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام کیا تو حضرت نے اسکو فرمایا کہ اُسکو دیکھلے کہ وہ قریب تر ہے کہ تمہارے درمیان الفت ڈالے ترمذی نسائی اسکے راوی ہین۔ احرے یعنی لائق تر ان یودم یعنے تمکو جمع کرے اور دونون اسی بات پر متفق ہون جسمین دونون کی بہتری ہو۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِيْ اٰدَابِ النِّكَاحِ

چوتھی فصل

آداب نکاح کے بیان مین۔

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَعْلِنُوْا هٰذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوْهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس نکاح کو ظاہر و مشہور کرو۔ اور کرو اسکو مسجدون مین اور اُسپر دف بجاؤ۔ ترمذی اسکے راوی ہین

(۲) وَعَنْهَا رض قَالَتْ زَفَفْنَا امْرَاَةً اِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ اَمَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَاِنَّ الْاَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہا کہ ہمنے ایک عورت کو آراستہ کرکے ایک انصاری مرد کے پاس بھیجا یعنے بعد نکاح کے تو حضرت نے فرمایا اے عائشہ کیا تمہارے پاس کھیل تھی سو اسطے کہ انصاریون کو کھیل پسند ہے۔ بخاری اس کے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْجُمَحِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ فِي النِّكَاحِ ترجمہ محمد بن حاطب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حلال اور حرام کے درمیان فرق دف اور آواز ہے۔ ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہین اور زیادہ کیا ہے نسائی نے نکاح مین۔

(۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا تَزَوَّجَ اَحَدُكُمُ امْرَاَةً اَوِ اشْتَرٰى خَادِمًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاِنِ اشْتَرٰى بَعِيْرًا فَلْيَاْخُذْ بِذِرْوَةِ سَنَامِهٖ وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ سے اُس نے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین کوئی عورت سے نکاح کرے یا غلام خریدے تو چاہیے کہ کہے یعنے یہ دعا کرے الٰہی مین تجھ سے مانگتا ہون بہتری اسکی اور بہتری اس چیز کی جسپر تونے اسکو پیدا کیا اور مین تیری پناہ مانگتا ہون اُس کی بدی سے اور بدی اس چیز کی سے جسپر تونے اسکو پیدا کیا اور اگر اونٹ خریدے تو چاہیے

کہ ابو کے کو دان کی چوٹی پکڑے اور چاہیے کہ بسم اللہ کہے ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔

(۵) **وعن** زید بن اسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اذا تزوج احدکم امرأۃ او اشتری خادما فلیاخذ بناصیتھا ولیدع بالبرکۃ واذا اشتری البعیر فلیاخذ بذروۃ سنامہ ولیستعذ باللہ من الشیطان الرجیم رواہ مالک ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی عورت سے نکاح کرے یا غلام خریدے تو چاہیے کہ اس کی پیشانی پکڑے اور برکت کی دعا کرے اور جب کوئی اونٹ خریدے تو چاہیے کہ اس کی کوہان کی چوٹی پکڑے اور چاہیے کہ خدا کی پناہ مانگے شیطان مردود سے مالک اس کے راوی ہیں۔

(۶) **وعن** ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا رفا الانسان اذا تزوج بارک اللہ لک وبارک علیک وجمع بینکما فی خیر اخرجہ ابوداؤد والترمذی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تھا کہ جب کوئی شخص خوش گذران ہوتا جب نکاح کرتا تو فرماتے خدا تیرے واسطے برکت کرے اور تجھ پر برکت کرے اور تم دونوں کو خیر میں جمع کرے ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۷) **وعن** الحسن قال تزوج عقیل بن ابی طالب امرأۃ من بنی جشم فقالوا بالرفاء والبنین فقال قولوا کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارک اللہ فیکم وبارک لکم اخرجہ النسائی الرفاء الموافقۃ وحسن المعاشرۃ وانما نھی عنہ لانہ کان من شعار الجاھلیۃ ترجمہ حسن سے روایت ہے کہ عقیل بن ابی طالب نے قبیلہ بنی جشم کی ایک عورت سے نکاح کیا تو لوگوں نے کہا کہ تو خوش گذران رہے اور تیرے بیٹے ہوں تو عقیل نے کہا تم کہو جیسے حضرت نے فرمایا کہ خدا تم میں برکت کرے اور تمہارے واسطے برکت کرے نسائی اس کے راوی ہیں۔ رفاء کے معنے ہیں موافقت اور اچھی گذران اور اس سے منع اس واسطے کیا کہ یہ کفر کی رسم تھی۔

(۸) **وعن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی شوال ودخل بی فی شوال فای نسائہ کان احظی عندہ منی وکانت تستحب ان تدخل نساءھا فی شوال اخرجہ مسلم والترمذی والنسائی ترجمہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا شوال کے مہینے میں اور خلوت کی مجھ سے شوال میں سو کوئی بی بی حضرت کے نزدیک مجھ سے یا وہ تر محبوب نہ تھی اور عائشہ مستحب جانتی تھیں کہ انکی قوم کی عورتیں شوال میں گھر میں لائی جاویں مسلم اور ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہیں

(۹) **وعن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اما لو ان احدکم اذا اراد ان یاتی اھلہ قال بسم اللہ اللھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا ثم قدر بینھما فی ذلک ولد لم یضرہ الشیطان ابدا اخرجہ الخمسۃ الا الترمذی ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار ہو اگر تم میں سے کوئی جب اپنی بی بی سے صحبت کا ارادہ کرے اور یہ دعا پڑھے بسم اللہ سے ما رزقتنا تک یعنے شروع اللہ کے نام سے اللہی بچا رکھ ہمکو شیطان سے اور بچا شیطان سے ہماری اولاد کو پھر اگر مرد اور عورت کے درمیان اس صحبت میں کوئی لڑکا قسمت میں ہوگا تو شیطان اسکو کبھی ضرر نہ پہونچا سکے گا۔ پانچوں اس کے راوی ہیں سوائے نسائی کے **ف** معلوم ہوا کہ صحبت داری سے غرض اولاد رکھے صرف شہوت رانی ہی مقصود نہو اور سنت ہے کہ اس دعا کو ہر وقت پڑھ لیا کرے اگر اولاد ہوگی تو بابرکت ہوگی۔

اَلْبَابُ الثَّانِیْ فِیْ اَرْکَانِ النِّکَاحِ وَفِیْهِ فَصْلَانِ

دوسرا باب ارکان نکاح کے بیان میں اور اس میں دو فصل ہیں۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِی الْعَقْدِ

پہلی فصل

عقد کرنے کے بیان میں

(۱) **عَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ کُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَیْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا اَلَا نَخْتَصِیْ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا اَنْ نَّتَزَوَّجَ الْمَرْاَةَ بِالثَّوْبِ اِلٰی اَجَلٍ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ

ترجمہ ابن مسعود رض سے روایت ہے، کہا ہم حضرت کے ہمراہ جہاد کیا کرتے تھے تو ہنسے کہا کیا ہم خصی نہ ہو جائینگے تو حضرت نے ہمکو اس سے منع کیا پھر ہمکو رخصت دی متعہ کرنے کی تو ہم میں سے کوئی نکاح کرتا تھا عورت سے کپڑے پر مدت معین تک صحیحین اسکے راوی ہیں کپڑے کی جگہ اجرت ٹھہراتا۔

(۲) **وَعَنْ** سَلَمَةَ ابْنِ الْاَکْوَعِ رض قَالَ رَخَّصَ لَنَا نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَامَ اَوْطَاسٍ فِی الْمُتْعَةِ ثُمَّ نَهٰی عَنْهَا اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ ترجمہ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے، کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ اوطاس کے دن نکاح متعہ کی رخصت دی پھر اُس سے منع کیا، شیخین اسکے راوی ہیں۔ **ف** نکاح متعہ یہ ہے کہ کوئی مرد کسی عورت سے نکاح کرے کچھ چیز مہر دیکر اور مدت ٹھہرا لیوی کہ مثلاً ایک مہینہ یا ایک سال تک تیرے پاس ہونگا۔ سو اسطرح کا نکاح ابتدا اسلام میں بعض جنگوں میں ایک دو بار ضرورت کے واسطے مباح ہوا تھا پھر قیامت تک ہمیشہ کو حرام ہو گیا۔ اب ایسا نکاح کرنا حرام ہے اور زنا۔

(۳) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ اِنَّمَا کَانَتِ الْمُتْعَةُ فِیْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ کَانَ الرَّجُلُ یَقْدَمُ الْبَلْدَةَ لَیْسَ لَهٗ فِیْهَا مَعْرِفَةٌ فَیَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ بِقَدْرِ مَا رَاٰی اَنَّهٗ یُقِیْمُ فَتَحْفَظُ لَهٗ مَتَاعَهٗ وَتُصْلِحُ لَهٗ شَاْنَهٗ حَتّٰی نَزَلَتِ الْاٰیَةُ اِلَّا عَلٰی اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فَکُلُّ فَرْجٍ سِوَاهُمَا فَهُوَ حَرَامٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے، کہا کہ نکاح متعہ اول اسلام میں مباح تھا کہ کوئی مرد کسی شہر میں جاتا تھا جسمیں اسکی کوئی پہچان نہ ہوتی تھی سو وہ کسی عورت سے نکاح کر لیتا تھا جتنے دنوں جانتا کہ میں ٹھیرونگا۔ سو وہ اسکے اسباب کو نگاہ رکھتی اور اسکے حال کو سنوارتی یہانتک کہ یہ آیت اتری کہ اپنی بی بیوں اور لونڈیوں کے سوائے اور کسی سے صحبت کرنا جائز نہیں تو ابن عباس نے کہا کہ جو فرج ان دونوں کے سوائے ہے سو حرام ہے ترمذی اس کے راوی ہیں

(۴) **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِیَّةِ اَنَّ عَلِیًّا رض قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رض اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ یَوْمَ خَیْبَرَ وَعَنْ اَکْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِیَّةِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ ترجمہ محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ علی مرتضی نے ابن عباس سے فرمایا کہ بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ خیبر کے دن نکاح متعہ سے اور گھر کے پلے ہوئے گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔ جیہون اسکے راوی ہیں سوائے ابوداؤد کے۔

(۵) **وَعَنْ** جَابِرٍ رض قَالَ کُنَّا نَسْتَمْتِعُ بِالْقَبْضَةِ مِنَ التَّمْرِ وَالدَّقِیْقِ الْاَیَّامَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ رض حَتّٰی نَهٰی عَنْهُ عُمَرُ رض فِیْ شَاْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ رض اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ جابر رض

سے روایت ہے کہا کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے اور ابوبکر کے زمانے مین چند روز تک نکاح متعہ کیا کرتے تہے ایک مٹھی کھجور اور آٹے پر یہانتک کہ عمر نے اس سے منع کیا عمرو بن حریث کے مقدمے مین مسلم اسکے راوی ہین۔

(۶) **وعن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن الشغار وھو ان یزوج الرجل ابنتہ او اختہ من الرجل علی ان یزوجہ ابنتہ او اختہ ولیس بینھما صداق اخرجہ البستہ

ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا نکاح شغار سے اور وہ یہ ہے کہ مرد اپنی بیٹی یا بہن کسی مرد کو نکاح کرے اس شرط پر کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن اسکا نکاح کردے اور انکے درمیان کچھ مہر نہ ہو جسیون کہ اسکے راوی ہین **ف** لیکن اگر مہر معین ہو تو جائز ہے۔

(۷) **وعن** عروۃ قال اخبرتنی عائشۃ ان النکاح کان فی الجاھلیۃ علی اربعۃ انحاء فنکاح منھا نکاح الناس الیوم یخطب الرجل الی الرجل ابنتہ او ولیتہ فیصدقھا ثم ینکحھا ونکاح اخر کان الرجل یقول لامرأتہ اذا طھرت من طمثھا ارسلی الی فلان فاستبضعی منہ ویعتزلھا زوجھا ولا یمسھا حتی یتبین حملھا من ذلک الرجل الذی تستبضع منہ فاذا تبین حملھا اصابھا زوجھا اذا احب وانما یفعل ذلک رغبۃ فی نجابۃ الولد فکان ھذا النکاح یسمی نکاح الاستبضاع ونکاح اخر یجتمع الرھط ما دون العشرۃ فیدخلون علی المرأۃ کلھم یصیبھا فاذا حملت ووضعت ومر لیال بعد ان تضع ما حملت ارسلت الیھم فلم یستطع رجل منھم ان یمتنع حتی یجتمعوا عندھا فتقول لھم قد عرفتم الذی کان من امرکم وقد ولدت فھو ابنک یا فلان تسمی من احبت فلا یستطیع ان یمتنع ونکاح رابع یجتمع الناس الکثیر فیدخلون علی المرأۃ فلا تمتنع وھن البغایا کن ینصبن علی ابوابھن الرایات تکون علما فمن اراد دخل علیھن فاذا حملت احداھن ووضعت حملھا جمعوا لھا ودعوا لھا القافۃ فالحقوا ولدھا بالذی یرون فالتاط بہ ودعی ابنہ لا یمتنع منہ فلما بعث محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالحق ھدم نکاح الجاھلیۃ کلہ الا نکاح الناس الیوم۔ اخرجہ البخاری وابوداود والاستبضاع طلب المرأۃ نکاح الرجل لتنال منہ الولد والبغایا الزوانی والقافۃ الذین یتتبعون بین الناس فیلحقون الولد بالشبہ والتاط بہ ای الصق بنفسہ وجعلہ ولدہ

ترجمہ عروہ سے روایت ہے کہا کہ عائشہ نے مجھکو خبر دی کہ کفر کے وقت مین نکاح چار طرح پر ہوا کرتا تہا۔ ان مین سے ایک قسم تو یہ نکاح ہے جو آج لوگ کرتے ہین کہ ایک مرد دوسرے مرد کو اس کی بیٹی یا بہن وغیرہ کے نکاح کا پیغام کرتا ہے سو اسکو مہر دیتا پہر اس سے نکاح کرتا ہے اور ایک قسم نکاح کی یہ کہ مرد اپنی عورت سے کہتا جبکہ وہ حیض سے پاک ہوتی کہ فلانے کو بلا بہیج اور اس سے صحبت کرو۔ پہر اسکا خاوند اس سے الگ رہتا اس سے صحبت نہ کرتا تہا یہانتک کہ ظاہر ہوتا حمل اسکا اس مرد کے جس سے وہ صحبت کرانا چاہتا اور جب اس مرد سے اسکا حمل ظاہر ہو جاتا تو پہر اسکا خاوند اس سے صحبت کرتا جب چاہتا اور یہ نکاح تو صرف نجابت اولاد کے لیے کیا جاتا تہا تاکہ اولاد شریف خاندان سے ہو اور ایک نکاح یہہ تہا کہ دس سے کم آدمی جمع ہوتے پہر وہ سب ایک عورت سے صحبت کرتے پہر جب وہ عورت حاملہ ہوتی اور بچہ جنتی اور جننے کو بعد چند راتین گذرتین تو وہ ان سب کو بلا بہیجتی تو ان مین سے کوئی آدمی باز نہ رہ سکتا تہا۔ یہانتک کہ سب اس کے پاس جمع ہوتے تو وہ ان سے کہتی کہ البتہ تم اپنا کام جانتے ہو جو تمنے کیا تہا اور البتہ مینے بچہ جنا ہے سو وہ تیرا بیٹا ہے اے فلانے جسکے ساتھ چاہتی بلاتی سو

وہ کچھ عذر نہ کر سکتا تھا۔ اور ایک درجہ تنہا نکاح یہ ہے کہ بہت لوگ جمع ہوتے اور ایک عورت پر داخل ہوتے سو جو اس پاس آتا کسی کو نہ روکتی اور وہ جو حرام کار عورتیں تھیں اپنے دروازوں پر نشان کپڑے کا کرتی تھیں جو چاہتا اندر داخل ہوتا پھر ان میں سے جب کوئی حاملہ ہوتی اور بچہ جنتی تو سب اس کے پاس جمع ہوتے اور قیافہ دان کو بلاتے پھر جسکے ساتھ مناسب دیکھتے اسکا لڑکا ملاتے تو وہ اسکو اپنے ساتھ لیتا اور اسکا بیٹا بلایا جاتا اس سے ہٹ نہ سکتا پھر جب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر ہوئے تو کفر کے زمانے کے سب نکاح موقوف کیے گئے مگر جو نکاح کہ اسوقت لوگ کرتے تھے ثابت رہا بخاری ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔ استبضاع کے معنے ہیں کہ عورت مرد سے نکاح کرنا چاہے تاکہ اس سے اولاد پائے اور بغایا حرام کار عورتیں ہیں اور قافہ وہ لوگ ہیں جو ایک دوسرے کی شکل پہچانتے ہیں اور ہم شکل ہونے سے بچے کو اس کے ساتھ ملاتے ہیں اور الثاط یعنی اسکو اپنے ساتھ ملا لیتا اور اسکو اپنی اولاد پہچانتا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِی الْاَوْلِیَاءِ وَالشُّهُوْدِ

دوسری فصل

ولیوں اور گواہوں کے بیان میں

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رضہ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ نُكِحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَاِنَّ نِكَاحَهَا بَاطِلٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاِنْ دَخَلَ بِهَا فَالْمَهْرُ لَهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِیُّ لَمَنْ لَا وَلِیَّ لَهٗ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهُمَا عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ وَالْمُرَادُ بِالْاِشْتِجَارِ هٰهُنَا الْمُتَعَاوِنَ الْعَقْدِ دُوْنَ الْمُشَاحَّةِ فِی السَّبَبِ اِلَيْهِ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت نکاح کرے بدون اذن اپنے ولی کے تو بیشک اسکا نکاح باطل ہے یہ تین بار فرمایا اور اگر وہ اس سے صحبت کرے تو اس کے واسطے مہر ہے بسبب اسکے کہ اسنے اسکی فرج کو حلال کیا اور اگر اسکے ولی جھگڑا کریں تو بادشاہ ولی ہے اسکا جسکا کوئی ولی نہیں یعنے جھگڑا کرنے کو ولایت کالعدم ہو جاتی ہے ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور ان کی ایک روایت میں ابوموسی سے آیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں صحیح ہے نکاح مگر ولی کی اجازت سے اور مراد جھگڑا کرنے سے یہاں مطلق نکاح سے منع کرنا ہے بدون اعتراض کرنے کے۔ جیسے ستی ہیں۔

(۲) وَعَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ زَوَّجَهَا وَلِیَّانِ فَهِیَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا وَاَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا اَخْرَجَهٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس عورت کو دو ولی نکاح کر دیں تو وہ ان میں سے پہلے خاوند کی ہوئی یعنے صرف پہلے کا نکاح صحیح ہوگا۔ اور جو شخص دو آدمیوں کے ہاتھ کچھ چیز بیچے تو وہ چیز اسکی ہوئی جس کے ہاتھ پہلے بیچی اصحاب سنن اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ جَابِرٍ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ فَهُوَ عَاهِرٌ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو غلام بدون اذن اپنے مالکوں کے نکاح کرے وہ زانی ہے ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیوہ عورت اپنی جان کی خود مختار ہے بہ نسبت اپنے ولی کے یعنے ولی کو اُسپر جبر نہیں ہو بیوہ کا نکاح مین اور کنواری عورت سے نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے اور اسکا چپ رہنا بھی اجازت ہے جسپون اُسکے راوی ہین۔ بغیر بخاری کے۔

(۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْاَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَاْمَرَ وَلَا الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَاْذَنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اِذْنُهَا قَالَ اَنْ تَسْكُتَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نکاح نہ کیا جاوے بیوہ عورت کا جبتک اُس سے حکم نہ لیا جاوے اور نہ نکاح کیا جاوے کنواری عورت کا جبتک اسکا اذن نہ لیا جاوے لوگون نے کہا یا رسول اللہ کنواری کا اذن کس طرح ہو یعنے وہ شرم سے کیون تبلاوے گی فرمایا کہ اُسکا چپ رہنا ہی اذن ہے بانکون اسکے راوی ہین۔ ف یعنے کنواری سے یون کہا جاوے کہ میرا نکاح فلانے شخص سے ہم کرتے ہین اگر وہ صاف اجازت دے تو بہتر ہے نہین اسکا چپ رہنا بھی اجازت ہی لیکن اگر شوہر دیدہ عورت ہو تو ضرور ہے کہ اُسکا صریح حکم لیوے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بیوہ لڑکی کا ولی مختار ہے مطلق اور جوان عورت خود مختار ہے اور امام شافعی کے نزدیک بیوہ معلق مختار ہے اور کنواری مطلق غیر مختار ہے اسکا اختیار ولی کو ہے۔

(۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ جَارِيَةً بِكْرًا اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ ایک کنواری لڑکی نے حضرت کے پاس ذکر کیا کہ اسکے باپ نے اسکا جبرًا نکاح کر دیا ہے حالانکہ وہ ناراض تھی تو حضرت نے اسکو اختیار دیدیا۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۷) وَعَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ فَتَاةً قَالَتْ تَعْنِيْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اِنَّ اَبِيْ زَوَّجَنِيْ مِنِ ابْنِ اَخِيْهِ لِيَرْفَعَ بِيْ خَسِيْسَتَهٗ وَاَنَا كَارِهَةٌ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِيْهَا فَجَاءَ فَجَعَلَ الْاَمْرَ اِلَيْهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ اَجَزْتُ مَا صَنَعَ اَبِيْ وَلٰكِنْ اَرَدْتُ اَنْ اَعْلَمَ النِّسَاءُ اَنْ لَيْسَ لِلْاٰبَاءِ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ لِيَرْفَعَ بِيْ خَسِيْسَتَهٗ الْخَسَاسَةُ الدَّنَاءَةُ وَالْخَسِيْسَةُ الْحَالَةُ الَّتِيْ يَكُوْنُ عَلَيْهَا الْخَسِيْسُ وَهُوَ الدَّنِيُّ اَيْ لِيَرْفَعَ بِيْ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ ایک جوان عورت نے حضرت سے کہا کہ میرے باپ نے میرا نکاح اپنے بھتیجے سے کر دیا ہے تاکہ میرے سبب سے اسکی خست کو بلند کرے یعنی وہ رذیل ہے چاہتا ہے کہ اوسکو میرے سبب سے شریف بنا دے اور مین ناراض ہون تو حضرت نے اسکے باپ کو بلا بھیجا وہ آیا تو حضرت نے عورت کو مختار ٹھیرایا پھر اُسنے کہا یا رسول اللہ مینے اپنے باپ کا نکاح جائز کر دیا لیکن مین نے چاہا تھا کہ عورتین معلوم کرلین کہ باپون کا عورتون پر کچھ اختیار نہین۔ نسائی اسکے راوی ہین خساست کے معنے ہین کمینگی اور خسیسۃ وہ حالت ہے جسپر خسیس ہو اور وہ نیچ قوم ہونا ہے یعنے وہ نیچ ہے چاہتا ہے کہ اوسکو اونچا کرے۔

(۸) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مُرُوا النِّسَاءَ فِيْ بَنَاتِهِنَّ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاٰلَهُ اُمُرُ بِنَاءٍ لِلْاِسْتِحْبَابِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صلاح دو عورتون سے انکی بیٹیون کے حق مین ابوداؤد اس کے راوی ہین اور یہ امر استحباب کے واسطے ہے۔

اَلْكَفَاءَةُ - کفو کا بیان

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوهُ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ ۔ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمکو نکاح کا پیغام کرے جسکا دین اور خلق تمکو پسند ہو تو اپنی بہن بیٹی اسکو نکاح کردو اگر نہ کروگے تو زمین میں بڑا فتنہ و فساد ہوگا ترمذی اسکے راوی ہیں ف یعنے اسواسطے کہ اگر تم محض حسب نسب و مال تلاش کروگے تو بہت مرد عورتیں بے نکاح رہ جائینگے پھر زنا بہت ہوگا اور فتنہ و فساد واقع ہوگا۔

(۲) وَعَنْهُ رض قَالَ سَجَّعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَبُو هِنْدٍ فَحُوهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا بَنِي بَيَاضَةَ أَنْكِحُوا أَبَا هِنْدٍ وَأَنْكِحُوا إِلَيْهِ وَإِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدْعُونَ بِهِ خَيْرٌ فَالْحِجَامَةُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ سینگی لگانی حضرت کو ابو ہند نے دی میں نے حضرت سے سنا کہ فرماتے تھے کہ اے بیاضہ کی اولاد نکاح کردو ابو ہند کو اور نکاح کرو طرف اسکی اور اگر کسی چیز میں جس سے تم دوا کرتے ہو بہتری ہے تو سینگی کچھ اسمیں ہے ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَابَ أَهْلِ الدُّنْيَا الَّذِينَ يَذْهَبُونَ إِلَيْهِ الْمَالُ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا داروں کے ذات جسکی طرف وہ جاتے ہیں مال ہے۔ نسائی اس کے راوی ہیں یعنی اور مال کی حسب نسب کا کچھ اعتبار نہیں۔

(۴) وَعَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا تَبَنَّى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ ابْنَةَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ رَبِيعَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا رض وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوُرِّثَ مِنْ مِيرَاثِهِ حَتَّى نَزَلَ قَوْلُهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ ابو حذیفہ بن ربیعہ نے اور وہ صحابی بدریوں سے ہیں سالم کو متبنے یعنے منہ بولا بیٹا بنایا اور اپنے بھائی کی بیٹی ہند اسے نکاح کردی اور سالم ایک انصاری عورت کا غلام آزاد تھا جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید کو متبنے بنایا تھا اور کفر کے وقت دستور تھا کہ جو کسی کو متبنے بناتا لوگ اسکو اوسکا بیٹا کہتے تھے اور وہ اسکی میراث کا وارث ہوتا تھا یہانتک کہ یہ آیت اتری کہ انکو انکی باپوں کے نام سے پکارو بخاری نسائی اسکے راوی ہیں ف یعنے تو اس آیت سے متبنے کا وارث ہونا موقوف ہوا۔

(۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الزَّانِي الْمَجْلُودُ إِلَّا مِثْلَهُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح نہ کرے زانی حد مارا ہوا مگر آپ جیسے سے ابو داؤد اس کے راوی ہیں ف ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ شرافت خاندانی کا کچھ اعتبار نہیں بلکہ کفو دینی کا اعتبار ہے جو شخص دیندار پرہیزگار ہو اوس سے نکاح کرنا جائز ہے خواہ قوم کا کیسا ہی نیچ ہو۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِي مَوَانِعِ النِّكَاحِ وَفِيهِ فَصْلَانِ

تیسرا باب نکاح منع کرنے والی چیزوں کے بیان میں اور اس میں دو فصل ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِي الْحُرْمَةِ الْمُؤَبَّدَةِ

پہلی فصل

دائمی حرمت کے بیان میں

(۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ حُرِّمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ ثُمَّ قَرَأَ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ الْآيَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ سات عورتیں نسب سے حرام ہیں اور سات عورتیں سسرال سے حرام ہیں پھر یہ آیت پڑھی کہ حرام کی گئیں تم پر مائیں تمہاری آخر آیت تک بخاری اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ ابْنَتِهَا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلْيَنْكِحِ ابْنَتَهَا وَأَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَنْكِحَ أُمَّهَا دَخَلَ بِهَا أَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ سے سنا اپنے دادا سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو مرد کسی عورت سے نکاح کرے اور اس سے صحبت کرے تو اسکو اُس عورت کی بیٹی سے نکاح کرنا حلال نہیں اور اگر اُس سے صحبت نہ کی ہو تو چاہیے کہ اس کی بیٹی سے نکاح کرلے اور جو مرد کسی عورت سے نکاح کرے تو اسکو اسکی ماں سے نکاح کرنا حلال نہیں خواہ اُس کے ساتھ صحبت کی ہو یا نہ کی ہو ترمذی اُس کے راوی ہیں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیوی کی ماں یعنی ساس مطلق نکاح کرنے سے حرام ہوجاتی ہے خواہ بی بی سے صحبت کرے یا نہ کرے اگر اپنی عورت کو صحبت سے پہلے طلاق دیدے یہ بھی اُس کو اُسکی ماں سے نکاح کرنا حلال نہیں۔

(۳) وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ لَا تُحَرِّمُ أُمَّهَاتُ النِّسَاءِ إِلَّا بِانْضِمَامِ الْوَطْءِ إِلَى الْعَقْدِ فِي الْأُمَّةِ وَلَا تُحَرِّمُ الْإِبْنَةُ إِلَّا بِالدُّخُولِ عَلَى الْأُمِّ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ علی مرتضی سے روایت ہے کہ حرام نہیں ہوتیں مائیں عورتوں کی مگر ساتھ جوڑنے صحبت کو ساتھ عقد نکاح کے بیٹی میں یعنے جب کسی عورت سے نکاح کرے تو جب تک اس سے صحبت نہ کرلے تبتک اُسکی ماں اُسپر حرام نہیں ہوتی اور نہیں حرام ہوتی بیٹی مگر ساتھ صحبت کرنے کے اس کی ماں سے ترمذی اس کے راوی ہیں ف یہ قول حضرت علی کا جمہور صحابہ کے مخالف ہے۔

الرِّضَاعُ

دودھ پینے کا بیان

(۱) وَعَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ علی مرتضی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر اللہ نے حرام کی دودھ پینے سے وہ عورت جو حرام کی نسب کی جہت سے یعنے جو عورتیں نسب کے ناتے سے حرام ہیں وہ دودھ کے پینے سے بھی حرام ہوجاتی ہیں۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ قُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَذِنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَتُهُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِينُكِ فَبِذَلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يُحَرِّمُ مِنَ النَّسَبِ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہا کہ افلح ابوقعیس کا بھائی میرے دروازے پر آیا اور اُس نے گھر اندر آنے کی اجازت مانگی بعد اس کے کہ عورتوں کو پردہ کا حکم اترا میں نے کہا واللہ میں اُسکو اجازت نہ دوں گی جب تک کہ میں حضرت سے اذن نہ لوں سو اسلئے کہ مجھکو ابوقعیس نے دودھ

نہین بلایا بلکہ ابوقعیس کی عورت نے مجھکو دودہ پلایا ہے پھر حضرت گھر مین تشریف لائے تو مین نے کہا یا حضرت مرد نے مجھکو دودہ نہین پلایا لیکن اُس کی عورت نے مجھکو دودہ پلایا ہے تو حضرت نے فرمایا کہ اسکو اندر آنے کی اجازت دے سو اسلئے کہ وہ تیرا دودہ کے رشتے سے چچا ہے تیرا دہنا ہاتھ خاک آلودہ ہوا گر تو حکم نہ مانے اسی واسطے عائشہ رضی فرمائی تہین کہ حرام جانو دودہ پینے کو نانے سے جو حرام ہے نسب سے۔ چہیون اسکے راوی ہین **ف** معلوم ہوا کہ دائی کے خاوند اور اُس کے بھائی اور دادی کی اولاد سے عورت کو پردہ کرنا ضرور نہین کہ وے محرم ہوگئے۔

(۳) **وَعَنْ** علی قال قلت یا رسول اللہ مالک تتوقی فی قریش وتدعنا فقال وعندکم قلت لکم بنت حمزۃ قال انہا لا تحل لی انہا ابنۃ اخی من الرضاعۃ اخرجہ مسلم والنسائی التوقی المیل الی الشیء والرغبۃ فیہ ترجمہ علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہنے کہا یا حضرت کیا سبب ہے کہ آپ قریش مین جبکتے ہین اور ہمکو چھوڑتے ہین یعنے آپ قریش کی عورتون سے نکاح کرتے ہین اور ہم بنی ہاشم مین نکاح نہین کرتے فرمایا اور تمہارے پاس بھی کچھ ہے یعنی کوئی عورت ہے مین نے کہا ہان حمزہ کی بیٹی موجود ہے فرمایا مقرر حمزہ کی بیٹی ہمکو حلال نہین کہ وہ تو میری دودہ شریک بہائی کی بیٹی ہو مسلم و نسائی اسکے راوی ہین۔ تتوقی کے معنے ہین کسی چیز کی طرف جھکنا اور اس مین رغبت کرنا **ف** اے حمزہ حضرت کے چچا تھے لیکن حمزہ اور حضرت نے ایک عورت کا دودہ پیا تہا تو وہ دودہ کے رشتے کے بہائی ہوگئے اور انکی بیٹی بہتیجی حضرت کی ہوگئی اور بہتیجی حرام ہے۔

(۴) **وَعَنْ** عائشۃ رضہ قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندی رجل قاعد فاشتد ذلک علیہ فرایت الغضب فی وجہہ فقلت یا رسول اللہ انہ اخی من الرضاعۃ فقال انظرن من اخوانکن من الرضاعۃ فانما الرضاعۃ من المجاعۃ اخرجہ الخمسۃ الا الترمذی ترجمہ عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس اندر تشریف لائے اور میرے پاس ایک مرد بیٹھا تہا تو یہ بات حضرت کو ناگوار گذری تو مین نے انکے چہرے مین غصے کا اثر دیکہا تو مینے کہا یا حضرت وہ میرا بہائی ہے دودہ کے رشتے سے فرمایا سوچا کرو کون تمہارا بہائی ہے دودہ کے ناتے سے اسواسطے کہ دودہ پینا تو صرف بہوک سے ہے پانچون اسکے راوی ہین۔ سوائے ترمذی کے **ف** یعنے دودہ پینا شرع مین وہی معتبر ہے جو شیر خوارگی کی عمر مین ہو دو برس کے اندر کہ چھوٹے لڑکے کی بہوک بے دودہ پیئے نہین جاتی اور اگر جوان آدمی کسی عورت کا دودہ پیوے تو اسکا کچہ اعتبار نہین وہ نکاح کو نہین روکتا۔

(۵) **وَعَنْہا** رضہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تحرم المصۃ والمصتان احرجہ الخمسۃ الا البخاری ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دو بار دودہ چوسنا نکاح کو حرام نہین کرتا۔ بخاری کے سوے پانچون اسکے راوی ہین **ف** یعنی اگر کوئی لڑکا ایک دو گہونٹ کسی عورت کا دودہ پی لیوے تو اس سے نکاح حرام نہین ہوتا۔

(۶) **وَعَنْ** قتادۃ قال کتبت الی ابراہیم النخعی اسالہ عن الرضاع فکتب ان شریحا حدثنا ان علیا وابن مسعود رضی اللہ عنہما کانا یقولان یحرم من الرضاع قلیلہ وکثیرہ وان ابا السنابل الجابری قال ان عائشۃ حدثت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لا تحرم الخطفۃ والخطفتان اخرجہ النسائی ترجمہ قتادہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ مین نے ابراہیم نخعی کی طرف لکہا اُس سے دودہ کا حکم پوچھنے کو تو اُس نے لکہا کہ شریح نے ہمسے حدیث بیان کی کہ علی رضہ اور ابن مسعود رضہ کہتے تہے کہ حرام کرتا ہے یعنے نکاح کو دودہ پینا خواہ تہوڑا ہو یا بہت اور مقرر ابوسنابل نے کہا کہ عائشہ رضہ

نے حدیث بیان کی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک دو بار دودھ چوسنا نکاح کو حرام نہیں کرتا نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۷) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ فِيمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُنَّ فِيمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ إِلَّا الْبُخَارِيَّ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہا کہ اول قرآن میں یہ حکم اترا تھا کہ دس بار معین دودھ پینا نکاح کو حرام کرتا ہے پھر وہ حکم پانچ بار معین سے منسوخ ہوا سو حضرت فوت ہوئے اور حالانکہ پانچ بار دودھ پینے کا حکم قرآن میں پڑھا جاتا تھا جیسوں اسکے راوی ہیں سوائے بخاری کے۔ یعنے بعضے لوگ پڑھتے تھے جنکو انکا منسوخ ہونا نہیں پہونچا تھا۔ نہیں تو پانچ بار کی عبارت بھی منسوخ ہے اور شاید عائشہ رض کے نزدیک اسکا حکم باقی ہے واللہ اعلم

(۸) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ مُصَّةً وَاحِدَةً وَهُوَ يُحَرِّمُ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہا کہ جو دودھ دو برس کے اندر پیوے وہ حرام کرتا ہے اگرچہ ایک گھونٹ ہو۔ مالک اسکے راوی ہیں۔

(۹) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ رَضَاعَةِ الْكَبِيرِ فَقَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ رض فَقَالَ كَانَتْ لِي وَلِيدَةٌ أَطَؤُهَا فَعَمَدَتْ امْرَأَتِي فَأَرْضَعَتْهَا ثُمَّ قَالَتْ لِي دُونَكَ فَقَدْ وَاللّٰهِ أَرْضَعَتْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رض اذْهَبْ فَأَنْتَ جَارِيَتُكَ فَإِنَّمَا الرَّضَاعُ فِي الصِّغَرِ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہا کہ ایک مرد نے ابن عمر سے جوان کے دودھ پینے کا حکم پوچھا ابن عمر نے کہا کہ ایک مرد عمر کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ میری ایک لونڈی تھی کہ میں اس سے صحبت کیا کرتا تھا سو میری عورت نے اسکو قصداً دودھ پلا دیا ہے پھر اس نے مجھسے کہا لے واللہ میں نے اسکو دودھ پلا دیا ہے تو عمر فاروق نے فرمایا کہ اسکو مار اور دور ہو نجا اور اپنی لونڈی سے صحبت کر سو معلوم کہ دودھ پینے کا اعتبار تو صرف چھوٹی عمر میں ہے یعنے دو برس کے اندر مالک اسکے راوی ہیں۔

(۱۰) **وَعَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا مُوسَى فَقَالَ إِنِّي مُصَّصْتُ مِنْ ثَدْيِ امْرَأَتِي لَبَنًا فَذَهَبَ فِي بَطْنِي فَقَالَ أَبُو مُوسَى لَا أَرَاهَا إِلَّا قَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ انْظُرْ مَا تُفْتِي بِهِ الرَّجُلَ فَقَالَ مَا تَقُولُ أَنْتَ فَقَالَ لَا رَضَاعَةَ إِلَّا مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ مَا دَامَ هٰذَا الْحِبْرُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے کہا کہ ایک مرد نے ابو موسی سے پوچھا سو کہا کہ میں نے اپنی عورت کے پستان سے دودھ پیا ہے اور میرے پیٹ میں چلا گیا ابو موسی نے کہا کہ میرے قیاس میں وہ تجھپر حرام ہوئی تو ابن مسعود نے کہا دیکھہ تو مرد کو کیا فتوی دیتا ہے ابو موسی نے کہا تو کیا کہتا ہے ابن مسعود نے کہا نہیں ہے دودھ پینا معتبر مگر جو دو برس کے اندر ہو تو ابو موسی نے کہا کہ مجھسے مت پوچھا کر و جبتک کہ یہ عالم تمہارے درمیان موجود ہے مالک ابو داؤد اس کے راوی ہیں۔

(۱۱) **وَعَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ إِلَّا مَا فَتَقَ الْأَمْعَاءَ فِي الثَّدْيِ وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں حرام کرتا دودھ پینا مگر جو پہاڑے اترایوں کو اور ہو پستان میں اور ہو دودھ چھوڑانے کی مدت سے پہلے ترمذی اسکے راوی ہیں **ف** پہاڑے رگوں کو یعنے لڑکے کے پیٹ میں جاکے مثل طعام کی اور غذا ہیں اور یہ بات تو شیر خوارگی کے وقت ہی میں ہوتی ہے اور پستان سے پینا شرط نہیں ہے بلکہ اگر عورت کا دودھ کسی برتن میں دوہکر پیوے تو بھی نکاح کو حرام کر دیتا ہے۔

(۱۲) وَعَنْ عُقْبَةَ ابْنِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ بِنْتًا لِاَبِیْ اِهَابِ بْنِ عَزِیْزٍ فَاَتَتْهُ اِمْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنِّیْ اَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِیْ تَزَوَّجَ بِهَا فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا اَعْلَمُ اَنَّكِ اَرْضَعْتِنِیْ وَلَا اَخْبَرْتِنِیْ فَرَكِبَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِالْمَدِیْنَةِ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَیْفَ وَقَدْ قِیْلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَیْرَهٗ اَخْرَجَهُ الْاَئِمَّةُ اِلَّا مُسْلِمًا ترجمہ عقبہ بن حارث سے روایت ہے کہ اس نے ابواہاب کی بیٹی سے نکاح کیا پھر اس کے پاس ایک عورت آئی تو اس نے کہا میں نے عقبہ کو اور اس عورت کو جس سے اس نے نکاح کیا دودھ پلایا ہے تو عقبہ نے کہا تجھکو معلوم نہیں کہ تو نے مجھکو دودھ پلایا ہے اور تو نے مجھکو خبر کی تو سوار ہو کر مدینے میں حضرت کے پاس گیا تو حضرت نے فرمایا تو اسکو کیونکر نکاح میں رکھ سکیگا اور حالانکہ یہ بات کہی گئی تو عقبہ نے اسکو چھوڑ دیا اور اس عورت سے اور مرد سے نکاح کیا سوا مسلم کے سب نے اس کو نکالا ہے راوی ہیں ف اس حدیث کو موجب ہونا حرمت کا مالک کے نزدیک ایک عورت کی گواہی سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے اور دوسرے اماموں کے نزدیک یہ حکم بطور احتیاط اور تقوی کے ہے

(۱۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَهٗ اِمْرَاَتَانِ اَرْضَعَتْ اِحْدٰهُمَا جَارِیَةً وَالْاُخْرٰی غُلَامًا اَیَحِلُّ لِلْغُلَامِ اَنْ یَّنْكِحَ الْجَارِیَةَ قَالَ لَا لِاَنَّ اللِّقَاحَ وَاحِدٌ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِیُّ اِلَّا لَفْظَ الْفَحْلِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ کسی نے ان سے پوچھا حکم اس لڑکا جسکی دو عورتیں ہوں دونوں سے ایک نے ایک لڑکی کو دودھ پلایا ہو اور دوسری نے ایک لڑکے کو کیا اس لڑکے کو اس لڑکی سے نکاح کرنا حلال ہے ابن عباس نے کہا کہ نہیں اسواسطے کہ حمل ایک ہی کا ہے مالک و ترمذی اسکے راوی ہیں۔ لقاح نر کی منی کو کہتے ہیں۔

(۱۴) وَعَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِیْهِ رض قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا یُذْهِبُ عَنِّیْ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ قَالَ غُرَّةٌ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِیُّ وَمَذَمَّةُ الرَّضَاعِ حَقًّا وَحُرْمَتُهُ الَّتِیْ یُذَمُّ مُضَیِّعُهَا ترجمہ حجاج بن حجاج سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے روایت کی کہا میں نے کہا یا حضرت کیا چیز ہے کہ دور کرے مجھ سے حق شیر خوارگی کو یعنے دودھ پینے کا حق کیونکر ادا ہو۔ فرمایا ایک برده غلام یا لونڈی دے جو اس کی خدمت کرے اصحاب سنن اسکے راوی ہیں۔ صحیح کہا ہے اسکو ترمذی نے مذمۃ الرضاع اسکا حق اور حرمت ہے کہ اسکا ضائع کرنے والا مذمت کیا جاتا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْمَا لَا یُوْجِبُ حُرْمَةً مُؤَبَّدَةً

دوسری فصل

دائمی حرام کرنیوالی چیزوں کے بیان میں۔

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ یُّجْمَعَ بَیْنَ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ وَبَیْنَ الْمَرْاَتَیْنِ وَالْخَالَتَیْنِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَلَفْظُهٗ نَهٰی اَنْ تُزَوَّجَ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا اَوْ عَلٰی خَالَتِهَا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برا جانا ہے کہ نکاح میں پھوپھی اور خالہ کو جمع کیا جائے اور دو پھوپھیوں کو کیا جاوی ابوداود اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔ اور ترمذی کے الفاظ یہ ہیں کہ منع کیا کہ نکاح کی جاوی عورت اپنی پھوپھی پر یا خالہ پر۔

(۲) وَعَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا یَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا اَوْ عَلٰی خَالَتِهَا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَلِلْخَمْسَةِ وَلِلسِّتَّةِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا وَالْمَرْاَةُ عَلٰی خَالَتِهَا فَذَكَرَ فِیْ حَالَةِ اَبِیْهَا اَوْ عَمَّةِ اَبِیْهَا تِلْكَ الْمَنْزِلَةَ ترجمہ شعبی سے روایت ہے کہا

سنتے جابر سے سنا کہتا تھا کہ منع فرمایا حضرت نے یہ کہ نکاح کی جاوے عورت اپنی پھوپھی پر یا خالہ پر سو ہم دیکھتے ہیں کہ باپ کی خالہ اور پھوپھی کا بھی یہی حکم ہے۔

(۳) وَعَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ فَيْرُوزَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَسْلَمْتُ وَتَحْتِيْ اُخْتَانِ قَالَ طَلِّقْ اَيَّتَهُمَا شِئْتَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ضحاک بن فیروز سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ بیٹے کہا یا حضرت میں مسلمان ہوا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں فرمایا دونوں میں سے جسکو چاہے طلاق دیدے۔ ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ عَنْ اُخْتَيْنِ مَمْلُوْكَتَيْنِ هَلْ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا قَالَ اَحَلَّتْهُمَا اٰيَةٌ وَحَرَّمَتْهُمَا اٰيَةٌ وَاَمَّا اَنَا فَلَا اُحِبُّ اَنْ اَصْنَعَ ذٰلِكَ فَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهٖ فَلَقِيَ رِجَالًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَلَوْ كَانَ اِلَيَّ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ لَمْ اَجِدْ اَحَدًا اَفْعَلُ ذٰلِكَ اِلَّا جَعَلْتُهٗ نَكَالًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اُرَاهُ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ مَالِكٌ وَبَلَغَنِيْ عَنِ الزُّبَيْرِ مِثْلُ ذٰلِكَ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ الْاٰيَةُ الَّتِيْ اَحَلَّتْهُمَا هِيَ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالْاٰيَةُ الَّتِيْ حَرَّمَتْهُمَا وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ وَالنَّكَالُ الْعُقُوْبَةُ وَالشُّهْرَةُ وَالْهَوَانُ وَالْجَمْعُ بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ بِالْمِلْكِ حَرَامٌ ترجمہ قبیصہ بن ذویب سے روایت ہے کہا ایک مرد نے عثمان بن عفان سے پوچھا حکم دو بہنوں کا کہ کنیز ہوں کہ کیا دونوں کو جمع کیا جاوے کہا کہ ایک آیت نے انکو حلال کیا ہے اور ایک آیت نے انکو حرام کیا ہے لیکن میں تو نہیں چاہتا کہ یہ کام کروں پھر وہ انکے پاس سے نکلا اور حضرت کے اصحاب سے ایک مرد کو ملا اور اُس سے یہ مسئلہ پوچھا تو اُس صحابی نے کہا کہ اگر میرا کچھ اختیار ہوتا اور میرے سامنے کوئی یہ کام کرتا تو میں اُسکو سزا دیتا ابن شہاب نے کہا کہ میرے گمان میں وہ علی مرتضیٰ تھے اور کہا مالک نے کہ مجھکو ابن زبیر سے بھی یہی خبر پہونچی ہے مالک اس کے راوی ہیں اور جس آیت نے دونوں کو حلال کیا ہے وہ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ہے یعنے حلال ہیں تمپر تمہارے لونڈیاں اور جس آیت نے دونوں کو حرام کیا ہے وہ اَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ ہے یعنے حرام ہے جمع کرنا دو بہنوں کا اور نکال کے معنے ہیں سزا اور شہور اور ذلیل کرنا ہے اور ملک میں دو بہنوں کو اکٹھا کرنا حرام ہے۔

(۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَاَتَهٗ ثَلٰثًا وَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ الْمَسِيْسِ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ الْاٰخَرُ مِنْ عُسَيْلَتِهَا مَا ذَاقَ الْاَوَّلُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ الْعُسَيْلَةُ كِنَايَةٌ عَنِ الْجِمَاعِ وَكَاَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْعَرَبِ يُؤَنِّثُ الْعَسَلَ ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا کہ ایک مرد نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دین پہر اوس سے اور مرد نے نکاح کیا پہر اس نے اسکو طلاق دی ناتہ لگائے بغیر یعنی صحبت سے پہلے پہر کسی نے حضرت سے یہ مسئلہ پوچھا تو حضرت نے فرمایا کہ اس عورت سے نکاح کرنا جائز نہیں یہانتک کہ دوسرا خاوند اسکا کچھ شہد چکھے جو پہلے نے چکھا ہے یہ اور اسکے راوی ہیں اور مراد عسیلہ سے جماع ہے اور مونث اسواسطے ہے کہ عرب لوگ شہد کو مونث جانتے ہیں۔

(۶) وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْقُرَظِيِّ اَنَّ رِفَاعَةَ بْنَ سَمْوَالٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلٰثًا فَعَهِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَنَكَحَتْ بَعْدَهٗ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ فَاَعْرَضَ عَنْهَا فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَمَسَّهَا فَفَارَقَهَا فَاَرَادَ رِفَاعَةُ اَنْ يَنْكِحَهَا وَهُوَ زَوْجُهَا الْاَوَّلُ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُ عَنْ تَزْوِيْجِهَا وَلَا يَحِلُّ لَكَ حَتّٰى تَذُوْقَ الْعُسَيْلَةَ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ زبیر بن عبدالرحمن بن زبیر قرظی سے روایت کرتا ہے کہ رفاعہ بن سموال نے اپنی عورت کو تین طلاق دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پہر نکاح کیا اس عورت نے اسکے بعد عبدالرحمن بن زبیر سے

وہ اُس سے بیمار ہوا امراس سے صحبت نہ کرسکا تو اُس نے اس عورت کو چھوڑ دیا پھر رفاعہ یعنے اُس کے پہلے خاوند نے اُس سے نکاح کرنا چاہا پھر یہ بات حضرت کے آگے ذکر کی گئی تو حضرت نے اُسکو اُس کے نکاح کرنے سے منع کیا اور فرمایا کہ وہ تجھکو حلال نہیں پہانتک کہ اُسکا شہد چکھے مالک اس کے راوی ہین۔

(۷) **وَعَنْ** زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضہ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْاَمَةَ ثَلٰثًا ثُمَّ يَبْتَاعُهَا اَنَّهَا لَا تَحِلُّ لَهٗ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے اُس مرد کے حق مین جو لونڈی کو تین طلاقین دے پھر اُسکو خریدے کہ وہ اسکے واسطے حلال نہین پہانتک کہ اُسکے سوا کسی اور خاوند سے نکاح کرے مالک اس کے راوی ہین

(۸) **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ اِيَاسٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ الْعَاصِ سُئِلُوْا عَنِ الْبِكْرِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا ثَلٰثًا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ فَكُلُّهُمْ قَالَ لَا تَحِلُّ لَهٗ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ محمد بن ایاس سے روایت ہے کہ ابن عباس اور ابوہریرہ اور ابن العاص پوچھے گئے کنواری عورت کے حکم سے کہ اُسکا خاوند اسکو تین طلاقین دے صحبت کرنے سے پہلے تو سب نے کہا کہ وہ اُسکو حلال نہین پہانتک کہ اور خاوند سے نکاح کرے یعنی اور وہ اس سے صحبت کر کے اُسکو طلاق دے مالک اُس کے راوی ہین۔

(۹) **وَعَنْ** عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ رضہ قَالُوْا لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ اَخْرَجَهٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ترجمہ علی اور جابر رض اور ابن مسعود سے روایت ہے کہا کہ لعنت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حلالہ کرانے والے پر اور جسکے واسطے حلالہ کرایا گیا۔ اصحاب سنن اُسکے راوی ہین۔ اور صحیح کہا ہے اُسکو ترمذی نے ابن مسعود سے۔

(۱۰) **وَعَنِ** الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَ عَلِيٌّ بِنْتَ اَبِيْ جَهْلٍ وَعِنْدَهٗ فَاطِمَةُ رضہ فَسَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَزْعَمُ قَوْمُكَ اَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهٰذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ اِبْنَةَ اَبِيْ جَهْلٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَتَشَهَّدَ وَقَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَنْكَحْتُ اَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيْعِ فَحَدَّثَنِيْ وَصَدَقَنِيْ وَاِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ وَاِنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ يَّسُوْءَهَا وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ اَبَدًا قَالَ فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ وَفِيْ اُخْرٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اِنَّ بَنِيْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اِسْتَاْذَنُوْنِيْ اَنْ يَّنْكِحُوْا اِبْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَلَا اٰذَنُ ثُمَّ لَا اٰذَنُ ثُمَّ لَا اٰذَنُ اِلَّا اَنْ يُّرِيْدَ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَنْ يُّطَلِّقَ اِبْنَتِيْ وَيَنْكِحَ اِبْنَتَهُمْ فَاِنَّمَا هِيَ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ يَرِيْبُنِيْ مَا اَرَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ الْبَضْعَةُ الْقِطْعَةُ مِنَ اللَّحْمِ وَيَرِيْبُنِيْ بِفَتْحِ اَوَّلِهٖ اَيْ يُؤْلِمُنِيْ مَسَاءَهَا ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ علی مرتضی نے ابوجہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام کیا اور فاطمہ زہرا انکے نکاح مین تھین فاطمہ زہرا نے یہ بات سنی تو وہ حضرت کے پاس آئین اور کہا کہ آپ کی قوم گمان کرتی ہے کہ آپ اپنی بیٹیون کے واسطے ناراض نہین ہوتے یعنی انکی خاطر کسی پر غصہ نہین کرتے اور یہ علی ہین ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتے ہین تو حضرت اُٹھ کہڑے ہوئے اور خدا کی حمد اور ثنا کی پھر فرمایا حمد و صلوۃ کے بعد بات یہ ہے کہ میں نے ابوالعاص کو اپنی بیٹی نکاح کر دی تھی سو اُس نے مجھسے بات کہی اور سچ کہا اور مقرر فاطمہ میرا ایک ٹکڑا ہے جو چیز اُسکو رنجور کرے وہ مجھکو بھی رنجور دیتی ہے اللہ کی قسم اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کبھی جمع نہین ہونگی تو حضرت علی نے نکاح کا پیغام چھوڑ دیا اور دوسری روایت مین ہے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا منبر پر فرماتے تھے

کہ بنی ہشام بن مغیرہ کی اولاد مجھسے اجازت مانگتے ہین اس بات کی کہ اپنی بیٹی علی بن ابی طالب سے نکاح کردین سو مین انکو اجازت نہین دیتا مگر یہ کہ ابوطالب کا بیٹا یہ چاہے کہ میری بیٹی کو طلاق دیوے اور انکی بیٹی سے نکاح کرلیوے سو میری بیٹی تو میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے جو چیز اسکو رنجہ دے وہ مجھکو رنجہ دیتی ہے اور جو اسکو تکلیف دے وہ مجھکو تکلیف دیتی ہے یا جیسا اسکے راوی ہین بضعہ گوشت کا ٹکڑا ہے۔

(۱۱) وَعَنْ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرٍ اَهْدٰى لِعُثْمَانَ رض جَارِيَةً اِشْتَرَاهَا بِالْبَصْرَةِ وَلَهَا زَوْجٌ فَقَالَ عُثْمَانُ لَا اَقْرَبُهَا وَلَهَا زَوْجٌ فَاَرْضَى ابْنُ عَامِرٍ زَوْجَهَا فَفَارَقَهَا اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ ابن شہاب کی روایت ہے کہ عبداللہ بن عامر نے عثمان کو ایک لونڈی تحفہ بھیجا جسکو بصرے مین خرید کیا تہا اور وہ خاوند والی تہی تو حضرت عثمان نے کہا مین اس سے صحبت نہین کرتا اور حالانکہ وہ خاوند والی ہے تو ابن عامر نے اس کے خاوند کو راضی کیا تو اس نے اسکو طلاق دی۔ مالک اس کے راوی ہین۔

(۱۲) وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رض وَابْنَ عُمَرَ رض سُئِلَا عَنْ رَجُلٍ كَانَ تَحْتَهٗ حُرَّةٌ فَاَرَادَ اَنْ يَتَسَرّٰى عَلَيْهَا اَمَةً فَكَرِهَا اَنْ يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا ترجمہ مالک سے روایت ہے انکو یہہ حدیث پہونچی کہ ابن عباس اور ابن عمر پوچہے گئے ایک مرد کے حکم سے کہ اس کے نکاح مین آزاد عورت تہی تو اس نے چاہا کہ سہر لونڈی سے نکاح کرے تو انہون نے دونون کے جمع ہونے کو برا جانا۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِيْ اَحْكَامٍ مُتَفَرِّقَةٍ لِلنِّكَاحِ وَفِيْهِ خَمْسَةُ فُصُوْلٍ

چوتھا باب نکاح کے متفرق حکام کے بیان مین۔ اور اس مین پانچ فصل ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْمَا يَفْسَخُ النِّكَاحَ وَمَا لَا يَفْسَخُهٗ

پہلی فصل نکاح توڑنیوالی اور نہ توڑنیوالی چیزون کے بیان مین

(۱) عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ رض قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَبِهَا جُنُوْنٌ اَوْ جُذَامٌ اَوْ بَرَصٌ فَمَسَّهَا فَلَهَا صَدَاقُهَا كَامِلًا وَذٰلِكَ لِزَوْجِهَا غُرْمٌ عَلٰى وَلِيِّهَا اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ ابن سیب سے روایت ہے کہ عمر فاروق نے کہا کہ جو مرد کسی جنون یا جذام یا سفید داغ والی عورت سے نکاح کرے پہر اس سے صحبت کرلے تو اس عورت کو پورا مہر ملیگا۔ اور یہہ اس کے خاوند کے واسطے تاوان ہے اس عورت کے والی پر یعنے وہ تاوان اسکا والی بہرے گا جسنے دہوکا کیا مالک اس کے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْهُ اَنَّ عُمَرَ رض قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ نُفِقَدَتْ زَوْجَهَا فَلَمْ تَدْرِ اَيْنَ هُوَ فَاِنَّهَا تَنْتَظِرُ اَرْبَعَ سِنِيْنَ ثُمَّ تَعْتَدُّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا ثُمَّ تَحِلُّ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ دارقطنی مین روایت ہے کہا عمر نے کہ جو عورت اپنے خاوند کو گم کرے یعنے گم ہوجاوے اور نہ جانے کہ وہ کہان ہے تو وہ چار برس انتظار رہے پہر چار مہینے دس دن عدت بیٹہے پہر حلال ہوجاتی ہے یعنے اسکو نکاح کرلینا جائز ہے مالک اس کے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْهُ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ نُفَيْرَةُ بْنُ الْاَثْلَمِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

یہ مسئلہ جن کو اولاد نہین ہوتی ان کو اجازت نہین ہوتی

قال تزوجت امرأة على انها بكر فدخلت عليها فاذا هي حبلى فقال صلى الله عليه وآله وسلم لها الصداق بما استحللت من فرجها فان ولد عبد لك وفرق بينهما وقال اذا وضعت فحدوها اخرجه ابو داود وقال الخطابي هذا حديث مرسل لا اعلم احدا من الفقهاء قال به لان ولد الزنا من الحرة حر ويشبه ان يكون معناه ان ثبت الخبر انه اوصاه به خيرا وامره بتربيته ورفقنا به لينتفع بخدمته اذا بلغ فيكون له كالعبد له في الطاعة مكافاة له على احسانه ويحتمل ان صح الحديث ان يكون منسوخا ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہین ایک انصاری مرد سے جسکو نضرہ بن اکثم کہا جاتا تھا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے کہا کہ مین نے ایک عورت سے نکاح کیا اس خیال سے کہ وہ کنواری ہے سو مین اسپر داخل ہوا تو ناگہان کیا دیکھتا ہون کہ وہ حاملہ ہے تو حضرت نے فرمایا کہ اسکو مہر ملیگا بہ سبب اسکے کہ حلال کی تو نے شرمگاہ اسکی اور بچہ تیرا غلام ہے اور آپنے ہمارے درمیان جدائی کی اور فرمایا جب بچہ جنے تو اس عورت کو حد مارو کہا ابوداؤد نے کہ خطابی نے کہا کہ یہ حدیث مرسل ہے مین کسی عالم کو اسکا قائل نہین دیکھتا اسواسطے کہ ولد زنا آزاد عورت کا آزاد ہے اور اگر یہ حدیث ثابت ہو تو احتمال ہے کہ اسکے معنے یہ ہون کہ آپنے نیکی کی وصیت کی اور اسکو حکم کیا اسکی تربیت اور بہ درستی کا تاکہ اس کی خدمت سے نفع پاوے بعد بالغ ہونیکے تو گویا کہ ہوگا وہ مانند غلام کے فرمان برداری کین اس کے احسان کے عوض مین اور اگر حدیث صحیح ہو تو یہہ بھی احتمال ہے کہ منسوخ ہو۔

(۴) وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال اذا اسلمت النصرانية تحت اليهودي قبل زوجها بساعة حرمت عليه اخرجه البخاري ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا جب نصرانی عورت ذمی کافر کے نکاح مین ہو اور اپنے خاوند سے ایک ساعت پہلے اسلام لاوے تو خاوند پر حرام ہو جاتی ہے۔ بخاری اسکے راوی ہین۔

(۵) وعنه رضي الله عنه ان رجلا جاء مسلما ثم جاءت امرأته بعده مسلمة فقال زوجها يا رسول الله انها كانت قد اسلمت معي فردها عليه اخرجه ابو داود والترمذي ترجمہ نیز ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک مرد مسلمان ہوکر آیا پھر اُس کے بعد اُسکی عورت بھی مسلمان ہوکر آئی تو اس کے خاوند نے کہا یا حضرت البتہ یہ میرے ساتھ مسلمان ہوئی تھی تو حضرت نے اسکو دوسرے خاوند کے نکاح سے نکال کر پہلے خاوند کو پھیر دی۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین

(۶) وعنه رضي الله عنه قال اسلمت امرأة فتزوجت فجاء زوجها فقال يا رسول الله اني كنت قد اسلمت وعلمت باسلامي فانتزعها من زوجها الاخير فردها على الاول اخرجه ابو داود ترجمہ نیز ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ ایک عورت مسلمان ہوئی اور اس نے کسی سے نکاح کر لیا پھر اسکا پہلا خاوند آیا تو اس نے کہا یا رسول اللہ مقرر مین مسلمان ہو چکا ہون اور میرا مسلمان ہونا اسکو معلوم تھا تو حضرت نے اسکو دوسرے خاوند کے نکاح سے نکال لیا اور پہلے خاوند کو پھیر دی ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۷) وعنه رضي الله عنه قال رد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ابنته زينب على ابي العاص بالنكاح الاول بعد ستة سنين وله يحدث شيئا اخرجه ابو داود والترمذي ترجمہ نیز ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹی زینب ابوالعاص کو پہلے نکاح سے پھیر دی بعد چھ سال کے اور نیا نکاح نہ پڑھا۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۸) وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انما رد زينب

عَلٰی رُوْحِهَا بِنِکَاحٍ جَدِیْدٍ وَمَهْرٍ جَدِیْدٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے اُس نے اپنے دادا سے روایت کی کہا کہ حضرت نے تو زینب کو اپنے خاوند پر نئے نکاح اور نئے مہر سے پھیر دیا تھا یعنے نکاح بھی نیا ہوا تھا اور مہر بھی نیا ترمذی اسکے راوی ہین ف پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر میان بیوی دونون کافر ہون پھر بیوی خاوند سے پہلے مسلمان ہوجاوے تو نکاح نہین ٹوٹتا پر اگر اسکے بعد خاوند مسلمان ہوجاوے تو وہی پہلا نکاح ثابت رہتا ہے کتنی ہی مدت کے بعد خاوند مسلمان ہوا اور دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نیا نکاح کرنا ضرور ہے تو یہ حدیث ناسخ ہے پہلی حدیث کی یا یہ افضلیت اور اولویت پر محمول ہے لیکن اسمین شک نہین کہ احتیاط نکاح کرنے مین ہے۔

(۹) وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ نِسَاءً كُنَّ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یُسْلِمْنَ بِاَرْضِهِنَّ وَهُنَّ غَیْرُ مُهَاجِرَاتٍ وَاَزْوَاجُهُنَّ حِیْنَ اَسْلَمْنَ كُفَّارٌ مِنْهُنَّ بِنْتُ الْوَلِیْدِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ وَكَانَتْ تَحْتَ صَفْوَانِ بْنِ اُمَیَّةَ فَاَسْلَمَتْ یَوْمَ الْفَتْحِ وَهَرَبَ صَفْوَانُ مِنَ الْاِسْلَامِ فَبَعَثَتِ ابْنَهَا اِلَیْهِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ عَمَّكَ وَهْبَ بْنَ عُمَیْرٍ بِرِدَائِهٖ اَمَانًا لَهٗ وَقَالَ اِنْ رَضِیَ اَمْرًا قَبِلَهٗ وَاِلَّا سَیَّرَهٗ شَهْرَیْنِ فَلَمَّا قَدِمَ صَفْوَانُ نَادٰی عَالِیًا صَوْتِهٖ یَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَهْبُ بْنُ عُمَیْرٍ جَاءَنِیْ بِرِدَائِكَ وَزَعَمَ اَنَّكَ دَعَوْتَنِیْ اِلَی الْقُدُوْمِ عَلَیْكَ فَاِنْ رَضِیْتُ اَمْرًا قَبِلْتَهٗ وَاِلَّا سَیَّرْتَنِیْ شَهْرَیْنِ فَقَالَ لَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَلْ لَكَ تَسْیِیْرُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَخَرَجَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قِبَلَ هَوَازِنَ وَاَرْسَلَ اِلٰی صَفْوَانَ یَسْتَعِیْرُهٗ اَدَاةً وَسِلَاحًا فَقَالَ اَطَوْعًا اَمْ كَرْهًا فَقَالَ بَلْ طَوْعًا فَاَعَارَهُ الْاَدَاةَ وَالسِّلَاحَ ثُمَّ رَجَعَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ كَافِرٌ فَشَهِدَ حُنَیْنًا وَالطَّائِفَ وَهُوَ كَافِرٌ وَامْرَاَتُهٗ مُسْلِمَةٌ وَلَمْ یُفَرِّقْ بَیْنَهُمَا حَتّٰی اَسْلَمَ صَفْوَانُ فَاسْتَقَرَّتْ عِنْدَهٗ امْرَاَتُهٗ بِذٰلِكَ النِّكَاحِ وَكَانَ بَیْنَ اِسْلَامِهٖ وَاِسْلَامِ امْرَاَتِهٖ نَحْوٌ مِنْ شَهْرَیْنِ۔ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے کہا مجھکو خبر پہونچی کہ تمہاری عورتین حضرت کے وقت اپنی زمین مین مسلمان ہوتی تہین اور حالانکہ انہون نے ہجرت نہین کی ہوتی تہی اور جب وے مسلمان ہوتی تہین اُسوقت انکے خاوند کافر ہوتے تہے ایکان مین سے ولید بن مغیرہ کی بیٹی ہے کہ صفوان بن امیہ کی نکاح مین تہی سو وہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئی اور صفوان اسلام سے بہاگا۔ تو حضرت نے اسکا چچیرا بہائی وہب بن عمیر کو اپنے چادر دیکر اسکی طرف بہیجا اوسکے امان دینے کو اور فرمایا اگر اس دین سے راضی ہو تو قبول کرے نہین تو اسکو دو مہینے مہلت دے دین مین پہرنے کی پہر جب صفوان آیا تو اُس نے بلند آواز سے پکارا۔ ای محمد یہ وہب بن عمیر تمہارے چادر میرے پاس لایا اور کہا کہ تنے مجھکو اپنے پاس بلایا ہے پہر اگر مین اس دین سے راضی ہون تو اسکو قبول کرون نہین تو تم مجھکو دو مہینے مہلت دوگے تو حضرت نے فرمایا اُترے ابو وہب یعنی مسلمان ہوجاؤ تو اُس نے کہا واللہ مین نہین اُترون گا یہانتک کہ میرے واسطے ظاہر ہو کہ دین اسلام حق ہے تو حضرت نے فرمایا بلکہ تجھکو مہلت ہے چار مہینے کی پہر حضرت جنگ ہوازن کی طرف نکلے اور صفوان کی طرف ہتہیار مانگنے کو کہلا بہیجا تو اُس نے کہا کہ خوشی سے یا زور سے حضرت نے فرمایا کہ نہین بلکہ خوشی سے تو صفوان نے آپ کو ہتہیار مانگ دیے اور آپ بہی حضرت کے ساتہہ گیا پہر حضرت کے ساتہہ پہرا حالانکہ کافر تہا پہر حضرت کے ساتہہ جنگ حنین اور طائف مین حاضر ہوا حالانکہ کافر ہی تہا اور اُس کی عورت مسلمان تہی اور حضرت نے دونون کے درمیان جدائی نہ کی یہانتک کہ صفوان مسلمان ہوا تو اسکی عورت اُسکے پاس پہلے نکاح سے برقرار رہی یعنی نیا نکاح نہ پڑہایا گیا اور اُس کے مسلمان ہونے اور اُسکی عورت کے مسلمان ہونے کے درمیان بقدر دو مہینے کے فاصلہ تہا

مالک اسکے راوی ہین۔

(۱۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِي الْاَمَةِ تَكُوْنُ تَحْتَ الْعَبْدِ فَتَعْتِقُ اَنَّ لَهَا الْخِيَارَ مَالَمْ يَمَسَّهَا اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے اُس لونڈی کے حق مین جو غلام کے نکاح مین ہو پھر لونڈی آزاد ہو جائے کہ اُسکو اختیار ہے صحبت کرنے سے پہلے یعنے خواہ اُسکے پاس رہے یا اور خاوند کرلے مالک اس کے راوی ہین ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر آزاد ہونے کے بعد خاوند اس سے صحبت کرلے تو لونڈی کو پھر کچھ اختیار نہین رہتا۔

(۱۱) وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عُمَرَ رض اَوْ عُثْمَانَ رض قَضٰى فِيْ اَمَةٍ غَرَّتْ رَجُلًا بِنَفْسِهَا اَنَّهَا حُرَّةٌ فَنَكَحَهَا فَوَلَدَتْ لَهٗ اَوْلَادًا اَنْ تَفْدِيَ اَوْلَادَهٗ بِمِثْلِهِمْ مِنَ الْعَبِيْدِ قَالَ مَالِكٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَتِلْكَ الْقِيْمَةُ اَعْدَلُ عِنْدِيْ اَخْرَجَهٗ رَزِيْنٌ ترجمہ مالک سے روایت ہے انکو خبر پہونچی کہ حضرت عمر یا عثمان نے حکم کیا ہے اُس لونڈی کے حق مین جس نے کسی مرد کو اپنی جان سے فریب دیا یعنے کہا کہ مین آزاد عورت ہون تو اُس مرد نے اُس سے نکاح کیا اور وہ اس کے نطفے سے اولاد جنی حکم کیا یہ کہ اُس کی اولاد غلامون کے برابر ہے اُنکا بدلا ہوگی مالک رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ میرے نزدیک بہت انصاف کی قیمت ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِي الْعَدْلِ بَيْنَ النِّسَاءِ

دوسری فصل

عورتون کے درمیان انصاف کے نیکے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اِمْرَاَتَانِ وَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَشِقُّهٗ سَاقِطٌ وَفِيْ اُخْرٰى مَائِلٌ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکی دو عورتین ہون اور دونون کے درمیان انصاف نکرے کہ وہ قیامت کے دن آویگا اس حال مین کہ اُسکا آدھا دھڑ نہ ہوگا اور دوسری روایت مین ہے کہ اُسکا ادھا دھڑ جھکا ہوا ہوگا اصحاب سنن اُسکے راوی ہین ف اسحدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کے نکاح مین ایک سے زیادہ عورتین ہون تو انکے درمیان انصاف کرنا فرض ہے۔

(۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ وَيَعْدِلُ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا قَسْمِيْ فِيْمَا اَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِيْ فِيْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ يَعْنِيْ لِلْقَلْبِ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بی بیون کے درمیان باری ٹھہراتے تھے اور انصاف فرماتے تھے اور کہتے تھے الٰہی یہ میری تقسیم ہے جسکی مین طاقت رکھتا ہون سو ملامت کر یو مجکو اُس چیز مین جو تیرے اختیار مین ہے اور میرے اختیار مین نہین یعنے دل کی محبت مین۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْهَا رض اَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ رض وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ رض فَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ اور عائشہ رض سے روایت ہے کہ سودہ بنت زمعہ نے اپنی باری کا دن عائشہ رض کو بخشدیا تھا۔ تو پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم عائشہ رض کا دن اور سودہ کا دن عائشہ رض کے واسطے تقسیم کیا کرتے تھے یعنے عائشہ رض کے پاس دو دن رہا کرتے تھے ایک دن انکی اپنی باری اور دوسرا دن سودہ کی باری کا شیخین اسکے راوی ہین

(۴) وَعَنْهَا رض قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهٖ اِلٰى نِسَائِهٖ فَاجْتَمَعْنَ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَدُوْرَ بَيْنَكُنَّ فَاِنْ رَاَيْتُنَّ اَنْ تَاْذَنَّ لِيْ اَنْ اَكُوْنَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَعَلْتُنَّ فَاَذِنَّ لَهٗ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ اور عائشہ سے روایت ہے کہا کہ حضرت نے اپنی مرض الموت میں اپنی بیبیوں کو بلا بھیجا وہ جمع ہوئیں تو فرمایا کہ میں تمہارے درمیان گھومنے کی طاقت نہیں رکھتا سو اگر تم مجھکو عائشہؓ کے پاس رہنے کی اجازت دینا مناسب سمجھو تو کردو۔ تو بیبیوں نے آپکو اجازت دی ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر اپنی بیبیوں کے درمیان باری ٹھیرا وے تو پھر بدون اجازت ایک کی باری میں دوسری کے پاس جائے۔

(۵) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ كَانَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تِسْعُ نِسْوَةٍ وَكَانَ اِذَا قَسَمَ بَيْنَهُنَّ لَا يَنْتَهِيْ اِلَى الْمَرْاَةِ الْاُوْلٰى اِلَّا فِيْ تِسْعٍ فَكُنَّ يَجْتَمِعْنَ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ فِيْ بَيْتِ الَّتِيْ يَاْتِيْهَا فَكَانَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَجَاءَتْ زَيْنَبُ فَمَدَّ يَدَهٗ اِلَيْهَا فَقَالَتْ هٰذِهٖ زَيْنَبُ فَكَفَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فَتَقَاوَلَتَا حَتّٰى اسْتَخَبَتَا وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَمَرَّ اَبُوْ بَكْرٍ رض فَسَمِعَ اَصْوَاتَهُمَا فَقَالَ اُخْرُجْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَحَثٰى فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَخَرَجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ اِسْتَخَبَتَا اَيْ رَمَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا فِيْ وَجْهِ صَاحِبَتِهَا التُّرَابَ ترجمہ انس سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں نو بیبیاں تھیں اور جب اُنکے درمیان باری ٹھیراتے تھے تو پہلی عورت کے پاس یعنی جس کی باری پہلے ٹھیرتی نوبن دن جاتے سو ہر رات بیبیاں حضرت کے پاس موجود تھیں جسکے گھر حضرت ہوتے تو حضرت ایک دن عائشہ کے گھر میں تھے سو زینب آئی تو حضرت نے اُس کی طرف ہاتھ دراز کیا عائشہ نے کہا یہ زینب ہے تو آپ نے اپنا ہاتھ روک لیا تو دونو جھگڑنے لگیں یہانتک کہ ایک نے دوسری کے مُنہ میں خاک ڈالی اور نماز کی تکبیر ہوئی تو وہاں ابوبکر صدیق گذرے اُنہوں نے دونوں کی آواز سنی تو کہا یا حضرت باہر تشریف لیجئے اور انکے مُنہ میں خاک ڈالیے تو حضرت باہر تشریف لائے مسلم اسکے راوی ہیں استخبتا یعنے دونوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کے مُنہ میں خاک ڈالی

(۶) وَعَنْهُ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَدُوْرُ عَلٰى نِسَائِهٖ فِي السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُنَّ اِحْدٰى عَشْرَةَ قِيْلَ لِاَنَسٍ كَانَ يُطِيْقُهٗ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّهٗ اُعْطِيَ قُوَّةَ ثَلٰثِيْنَ اَخْرَجَهُ الْجَمَاعَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَالنَّسَائِيَّ ترجمہ اور انس سے روایت ہے کہا کبھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات دن کی ایک گھڑی میں اپنی سب بیبیوں پر گھوما کرتے تھے یعنے ایک ساعت میں سب سے جماع کیا کرتے تھے اور حالانکہ وہ گیارہ تھیں کسی نے انس سے پوچھا کہ حضرت اسکی طاقت رکھتے تھے کہا ہم میں چرچا ہوتا تھا کہ حضرت تیس مردوں کی قوت دیئے گئے ہیں۔ بخاری اور نسائی اس کے راوی ہیں۔

(۷) وَعَنْهُ رض قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا ثُمَّ قَسَمَ وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلٰثًا ثُمَّ قَسَمَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ ترجمہ اور انس سے روایت ہے کہ سنت سے ہے یہ کہ جب شوہر دیدہ کے بعد کنواری سے نکاح کرے تو اُس کے پاس سات دن ٹھیرے پھر باری ٹھیرائے اور جب بیوہ سے نکاح کرے تو اسکے پاس تین دن ٹھیرے پھر باری ٹھیرائے۔ جنہوں اسکے راوی ہیں

(۸) وَعَنْهُ قَالَ لَمَّا اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلٰثًا وَكَانَتْ ثَيِّبًا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ اور انس سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفیہ کو لیا تو اُس کے پاس تین روز ٹھیرے اور وہ شوہر دیدہ تھیں ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۹) وعن ابی بکر بن عبد الرحمن عن ام سلمۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت لما تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اقام عندی ثلثا وقال انہ لیس بک ہوان علی اہلک ان شئت سبعت لک وان سبعت لک سبعت لنسائی اخرجہ مسلم ومالک وابو داود والنسائی ترجمہ ابی بکر بن عبد الرحمن سے روایت ہے اُس نے روایت کی ام سلمہ سے کہا کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھسے نکاح کیا تو میرے پاس تین دن ٹھیرے اور فرمایا کہ تو اپنے خاوند پر یعنے میرے نزدیک کچھ خوار بے قدر نہین اگر تو چاہے تو سات دن تیرے پاس رہون اور اگر تیرے پاس سات دن رہون گا تو اپنی اور بیبیون کے پاس بھی سات سات دن رہونگا۔ مسلم و مالک اسکے راوی ہین

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسکی کئی بیبیان ہون وہ سب کی باری برابر کہے نہین تو گنہگار ہوگا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِی الْعَزْلِ وَالْغِیْلَۃِ

تیسری فصل

عزل اور غیلہ کے بیان مین

(۱) عن ابی سعید رض قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی غزوۃ بنی المصطلق فاصبنا سبیا من سبی العرب فاشتہینا النساء واشتدت علینا العزبۃ واحببنا العزل فقلنا نعزل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بین اظہرنا قبل ان نسالہ فسالناہ فقال لا علیکم ان لا تفعلوا ما من نسمۃ کائنۃ الی یوم القیمۃ الا وہی کائنۃ اخرجہ الستۃ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے کہا کہ ہم حضرت کے ہمراہ جنگ بنی مصطلق مین نکلے تو ہمنے عرب کے قیدیون سے بندی پائی سو ہم کو عورتون کی خواہش ہوئی مجرد رہنا ہم پر سخت گذرا اور ہمنے چاہا کہ عزل کرین یعنے صحبت کرکے انزال کے وقت عورت سے الگ ہوجایا کرین تو ہمنے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان موجود ہین اور ہم بے پوچھے آپ سے عزل کرتے ہین پھر ہمنے حضرت سے پوچھا تو حضرت نے فرمایا کہ تمپر اس مین کچھ مضائقہ نہین کیا کرو کہ کوئی روح قیامت تک ہونے والی نہین مگر وہ اس جہان مین پیدا ہوگی چھوٹی اس کے راوی ہین اصحاب نے عرض کی کہ ہم نہین چاہتے کہ لونڈیون سے اولاد پیدا ہو اگر حکم ہو تو ہم صحبت کیا کرین اور انزال کے وقت ذکر کو فرج سے باہر نکال کر منی ڈالین تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے یہہ تمہارا خیال خام ہے جو روح ہونیوالی ہے وہ حضور پیدا ہوگی۔ اور تمہاری تدبیر کچھ کام نہ آوے گی۔

(۲) وعن اسماء بنت یزید رض قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول لا تقتلوا اولادکم سرا فان الغیل یدرک الفارس فیدعثرہ عن فرسہ اخرجہ ابو داود وقد یقال دعثر الحوض اذا ہدمہ والغیل ان یجامع الرجل امراتہ وہی ترضع فتضعف لذلک قوی الرضیع فاذا بلغ مبلغ الرجال ضعف عن مقاواۃ نظیرہ فی الحرب او انکسر بسببہ ترجمہ اسماء یزید کی بیٹی سے روایت ہے کہا کہ سنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ نہ قتل کیا کرو اپنی اولاد کو پوشیدہ اسواسطے کہ غیل سوار کو ضرر ہو پہنچاتا ہے سوار کو گھوڑے سے گراتا ہے ابو داود اسکے راوی ہین کہا جاتا ہے دعثر الحوض حوض کو ڈھا دیوے اور غیل کے معنے یہ ہین کہ مراد اپنی عورت سے جماع کرے اس حال مین کہ وہ بچے کو دودھ پلاتی ہو تو اس سبب سے شیر خوار لڑکے کی قوتین کمزور ہوجاتی ہین پھر جب بالغ ہو تو لڑائی مین لڑنے جیسے سے مقابلہ نہین کرسکتا اور اس سبب سے ٹوٹ جاتا ہے۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِی النُّشُوْزِ

چوتھی فصل

نافرمانی کے بیان مین۔

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رض فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَاِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا قَالَتْ نَزَلَتْ فِی الْمَرْأَةِ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَا یَسْتَكْثِرُ مِنْهَا فَیُرِیْدُ طَلَاقَهَا فَتَقُوْلُ اَمْسِكْنِیْ لَا تُطَلِّقْنِیْ ثُمَّ تَزَوَّجْ غَیْرِیْ وَاَنْتَ فِیْ حِلٍّ مِّنَ النَّفَقَةِ عَلَیَّ وَالْقَسْمِ لِیْ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا اَنْ یُّصْلِحَا بَیْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَیْرٌ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ نُشُوْزُ الْمَرْاَةِ بُغْضُهَا زَوْجَهَا وَاسْتِعْصَاؤُهَا عَلَیْهِ وَنُشُوْزُ الزَّوْجِ ضَرْبُهَا وَجَفَاؤُهَا رجمہ عائشہ رض سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر مین اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے مارنے اور منہ پھیرنے سے ڈرے۔ عائشہ رض نے کہا کہ یہ آیت اُس عورت کے حق مین کہ کسی مرد کے نکاح مین ہو وہ اُسکو بہت نہ چاہے اور اُسکو طلاق دینا کا ارادہ کرتا ہو پھر عورت اُسکو کہے کہ تو مجھکو اپنے پاس رہنے دے طلاق نہ دے پھر میرے سوائے اور عورت سے نکاح کرلے مین نے تجھکو اپنا خرچ اور باری معاف کردی سو یہی مطلب ہے خدا کے اُس قول کا کہ نہین ہے دونون پر کچھ گناہ کہ دونون آپس مین صلح کرلین اور صلح بہتر ہے۔ شیخین اسکے راوی ہین نشوز عورت کے معنی ہین کہ اپنے خاوند سے دل مین دشمنی رکھے اور اسکا حکم نہ مانے اور خاوند کا نشوز یہ ہے کہ عورت کو مارے اور اُسپر ظلم کرے۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِیْ لَوَاحِقِ الْبَابِ

پانچوین فصل

باب سے ملتی چیزون کے بیان مین۔

(۱) عَنْ عُمَرَ رض قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ وَشَرَطَ لَهَا اَنْ لَّا یُخْرِجَهَا مِنْ مِّصْرِهَا فَلَیْسَ لَهٗ اَنْ یُّخْرِجَهَا بِغَیْرِ رِضَاهَا اَخْرَجَهُ الدَّارَقُطْنِیُّ ترجمہ عمر رض سے روایت ہے کہا کہ جب مرد عورت سے نکاح کرے اور عورت کے ساتھ یہ شرط کرے کہ مجھکو تیرے شہر سے نکالکر اور جگہ نہ لے جاؤن گا۔ تو مرد کو جائز نہین کہ بدون اُسکے رضامندی کے اسکو شہر سے نکالے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ عَلِیٍّ رض اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ شَرْطُ اللّٰهِ تَعَالٰی قَبْلَ شَرْطِهَا وَالشَّارِطُ لَهَا اَخْرَجَهُ الْتِرْمِذِیُّ ترجمہ علی رض سے روایت ہے کہ کسی نے اُن سے یہ مسئلہ پوچھا تو انہون نے کہ فرمایا خدا کی شرط عورت کی شرط سے پہلے ہے اور شرط اسکو واسطے ہے۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ امْرَاَتِیْ لَا تَرُدُّ یَدَ لَامِسٍ فَقَالَ طَلِّقْهَا قَالَ اِنِّیْ اُحِبُّهَا قَالَ فَاَمْسِكْهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ قَوْلُهٗ لَا تَرُدُّ یَدَ لَامِسٍ یَعْنِیْ اَنَّهَا مُطَاوِعَةٌ لِمَنْ طَلَبَ مِنْهَا الرِّیْبَةَ وَالْفَاحِشَةَ وَقَوْلُهٗ فَطَلِّقْهَا اَیْ طَلِّقْهَا وَقَوْلُهٗ اَسْتَمْتِعُ بِهَا كِنَایَةٌ عَنْ اِمْسَاكِهَا بِقَدْرِ مَا یَقْضِیْ مِنْهَا مُتْعَةَ النَّفْسِ وَطَرَهَا ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت کے پاس آیا اُس نے کہا یا رسول اللہ میری عورت کسی چھونے والے کا ہاتھ

نہین پیر تی یعنے جو چاہتا ہے اُس سے زنا کرتا ہے یا جو کچھ مانگتا ہے دیدیتی ہے حضرت نے فرمایا اُسکو طلاق دیدے اُس نے کہا مین ڈرتا ہون کہ پیر اُس کے پیچھے جاے یعنی اُسکی جدائی کا غم لگے حضرت نے فرمایا پھر اُس سے فائدہ اُٹھا ابوداؤد نسائی اُسکے راوی ہین کَاتِرْدِیْدَ کا معنی یعنی جو شخص اس سے بیحیائی کرنا چاہے وہ اُسکا حکم مان یعنی ہے اور غیرت بھاے یعنے اُسکو طلاق دے اور یہ جو فرمایا کہ اُس سے فائدہ اُٹھا تو مراد یہ ہے کہ اُسکو اپنے پاس رکھ بقدر اُس کے کہ نفس کی حاجت اُس سے ادا ہو۔

(۴) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْاَۃُ الْمَرْاَۃَ فَتَنْعَتَھَا لِزَوْجِھَا کَاَنَّہٗ یَنْظُرُ اِلَیْھَا اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ ننگا بدن لگادی ایک عورت دوسری عورت سے پھر بیان کرے اُسکی صفت اپنے خاوند سے گویا کہ وہ اُسکو دیکھتا ہے ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ عَطَاءِ ابْنِ یَسَارٍ قَالَ جَھَّزَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَاطِمَۃَ رضہ بِخَمِیْلٍ وَقِرْبَۃٍ وَوِسَادَۃٍ حَشْوُھَا اِذْخِرٌ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ الْخَمِیْلُ کِسَاءٌ لَہٗ خَمْلٌ ترجمہ عطا ابن یسار سے روایت ہے کہ جہیز دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ زہرا کو ایک چادر بیل دار اور ایک مشک اور ایک تکیہ جسمین اذخر کی گھاس بھری تھی نسائی اس کے راوی ہین۔ خمیل اُون کی چادر ہوتی ہے جس کے کناروں مین بیل ہوتے ہین۔

(۶) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضہ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ رَجُلٌ شَابٌّ وَاَخَافُ اَنْ تَغْلِبَنِیْ وَلَا اَجِدُ مَا اَتَزَوَّجُ بِہٖ اَلَا اَخْتَصِیْ فَسَکَتَ عَنِّیْ ثُمَّ قُلْتُ لَہٗ فَسَکَتَ عَنِّیْ ثُمَّ قَالَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلٰی ذٰلِکَ اَوْ ذَرْ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ مین نے کہا یا رسول اللہ مین جوان مرد ہون اور مین زنا سے ڈرتا ہون اور میرے پاس نکاح کا سامان موجود نہین تو کیا مین خصی نہ ہو جاؤن تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھسے چپ ہے پھر مینے آپ سے کہا پھر بھی چپ ہی پھر فرمایا اے ابوہریرہ رضشک ہو چکا قلم اوسپر جس سے تو ملنے والا ہی سو خصی ہو اسبات پر یا چھوڑ خصی ہونے کو بخاری اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۷) وَعَنْ مَعْمَرٍ قَالَ قَالَ لِیْ الثَّوْرِیُّ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی ھَلْ سَمِعْتَ فِی الرَّجُلِ یَجْمَعُ لِاَھْلِہٖ قُوْتَ سَنَتِھِمْ اَوْ بَعْضَ السَّنَۃِ فَلَمْ یَحْضُرْنِیْ مَا اَقُوْلُ ثُمَّ ذَکَرْتُ حَدِیْثًا حَدَّثَنَا بِہٖ ابْنُ شِھَابٍ عَنْ مَالِکِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ عُمَرَ رضہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ یَبِیْعُ نَخْلَ بَنِی النَّضِیْرِ وَیَحْبِسُ لِاَھْلِہٖ قُوْتَ سَنَتِھِمْ اَخْرَجَہُ الزَّیْنُ ترجمہ معمر سے روایت ہے کہ ثوری نے مجھسے کہا کیا تو نے کچھ سنا ہے اس مرد کے حق مین جو اپنے گھر والون کی واسطے سال بھر کا یا کچھ سال کا خرچ جمع کرے سو مجھکو نہ سوجھا کہ کہون پھر مجھکو حدیث یاد پڑی جو ابن شہاب نے ہمسے بیان کی مالک بن اوس سے اُس نے عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی نظیر کے کھجورون کے بہل بیچکر اپنے گھر والون کے واسطے سال بھر کا خرچ جمع کرتے تھے زین اُسکے راوی ہین۔

کِتَابُ النَّذْرِ وَفِیْہِ ثَلٰثَۃُ فُصُوْلٍ

کتاب ہے نذرون کے بیان مین اور اس مین تین فصل ہین ✣

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِی النَّھْیِ عَنْہُ

پہلی فصل

منع نذر کے بیان میں

(۱) عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یَقُوْلُ اُدْلُلْہُ تَنْھَوْ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ النَّذْرَ لَا یُقَدِّمُ شَیْئًا وَّلَا یُؤَخِّرُہٗ وَاِنَّمَا یُسْتَخْرَجُ بِہٖ مِنَ الْبَخِیْلِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ ترجمہ سعید بن حارث سے روایت ہے کہا کہ میں نے ابن عمرؓ سے سنا کہتے تھے کہ کیا تم نذر ماننے سے روکے نہیں گئے ہو کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر نذر کسی چیز کو آگے کرتی ہے نہ پیچھے ڈالتی ہے یعنی تقدیر کو کچھ نہیں ٹالتی اور نذر کے سبب سے تو البتہ بخیل کا مال خرچ ہوتا ہے ترمذی کے سوا اسے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ النَّذْرَ لَا یُقَرِّبُ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ شَیْئًا لَمْ یَکُنِ اللّٰہُ قَدَّرَہٗ لَہٗ وَلٰکِنِ النَّذْرُ یُوَافِقُ الْقَدَرَ یُخْرَجُ بِذٰلِکَ مِنَ الْبَخِیْلِ مَا لَمْ یَکُنِ الْبَخِیْلُ یُرِیْدُ اَنْ یُّخْرِجَ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز خدا نے آدمی کی تقدیر میں نہ لکھی ہو اسکو نذر آدمی کے نزدیک نہیں کرتی لیکن کبھی نذر تقدیر کے موافق پڑ جاتی ہے تو اس سبب سے بخیل کا مال خرچ ہوتا ہے جسکے خرچ کرنے کا بخیل ارادہ نہ کرتا تھا۔ پانچوں اسکے راوی ہیں اور لفظ مسلم کے ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ نَذْرِ الطَّاعَۃِ

دوسری فصل

نذر طاعت کے بیان میں

(۱) عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ نَذَرَ اَنْ یُّطِیْعَ اللّٰہَ تَعَالٰی فَلْیُطِعْہُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ یَّعْصِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی فَلَا یَعْصِہٖ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا مُسْلِمًا ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جو نذر مانے خدا کی اطاعت کی تو چاہیے کہ اسکی اطاعت کرے یعنے اپنی نذر ادا کرے اور جو نذر مانے خدا کے گناہ کی۔ تو اس کی نافرمانی نہ کرے یعنی اسکو ادا نکرے مسلم کے سوائے چھیوں اسکے راوی ہیں ف یعنی نذر اگر شرع کے موافق ہو جیسے نماز روزہ حج اور خیرات تو اسکا ادا کرنا واجب ہے، اگر خلاف شرع کے نذر اور منت ماننے یعنے جیسے قبروں پر جھنڈے نشان غلاف چڑھانا اور ان چراغاں کرنا پیر کی چوٹی سر پر رکھنا محرم میں لڑکوں کو لقمہ بنانا تعزیہ کے سامنے رات بھر کھڑے رہنا دھول بجا کر تمام رات جاگنا اسیطرح اور خرافات کرنا سراسر خلاف شرع ہیں اول تو ان کاموں کی منت نہ ماننے اور اگر غلطی اور جہالت سے انکی منت مانی ہو تو ہرگز ہرگز ادا نکرے۔

نذر الصلوٰۃ نماز کی منت ماننے کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَۃً اشْتَکَتْ شَکْوٰی فَقَالَتْ اِنْ شَفَانِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَاَخْرُجَنَّ وَلَاُصَلِّیَنَّ فِیْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ فَبَرَاَتْ فَتَھَیَّاَتْ لِلْخُرُوْجِ فَجَاءَتْ مَیْمُوْنَۃَ رضہ تُسَلِّمُ عَلَیْھَا فَاَخْبَرَتْھَا بِذٰلِکَ فَقَالَتْ لَھَا اجْلِسِیْ فَکُلِیْ مِمَّا صَنَعْتِ وَصَلِّیْ فِیْ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ صَلٰوۃٌ فِیْہِ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ

مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک عورت بیمار ہوئی تو اُس نے کہا کہ اگر خدا نے مجھکو شفا دی تو البتہ بیت المقدس میں نکلوں گی یعنی سفر کروں گی اور بیت المقدس میں نماز پڑھوں گی۔ سو وہ تندرست ہوگئی تو اس نے سفر کا سامان تیار کیا تو وہ میمونہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی کے پاس آئی سلام کرنے کو اور انکو اس حال سے خبر دی تو میمونہ نے اُس سے کہا کہ بیٹھ جا اور کھا جو تیار کیا تو نے اور حضرت کی مسجد میں نماز پڑھ اسواسطے کہ میں نے سنا ہے فرماتے تھے کہ اس میں ایک نماز افضل ہے ہزار نماز سے اور مسجدوں میں سوائے مسجد خانے کعبے کے مسلم اسکے راوی ہیں

(۲) وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَامَ رَجُلٌ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَكَّةَ اَنْ اُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ صَلِّ هٰهُنَا ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ صَلِّ هٰهُنَا ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ فَشَأْنُكَ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ ایک مرد فتح مکہ کے دن کھڑا ہوا تو اُس نے کہا یا حضرت میں نے اللہ کی نذر مانی ہے کہ اگر خدا نے مکہ کو آپ پر فتح کیا تو میں دو رکعت نماز بیت المقدس میں پڑھوں گا تو حضرت نے فرمایا کہ اسی جگہ پڑھ لے پھر اُس نے دوبارہ کر پوچھا فرمایا کہ اسی جگہ پڑھ لے اُس نے پھر آپ سے پوچھا تو حضرت نے فرمایا کہ اب تیرا اختیار ہے ابوداؤد اس کے راوی ہیں ف اسی جگہ یعنے خانہ کعبہ کی مسجد میں پڑھ لے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی نذر مانے مسجد اقصے میں نماز پڑھنے کی پھر خانہ کعبہ کی مسجد میں یا حضرت کی مسجد میں نماز پڑھ لے تو نذر ادا ہو جاتی ہے اور اسی اگر مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کی نذر مانے پھر خانہ کعبہ کی مسجد میں نماز پڑھ لے تو نذر ادا ہو جاتی ہے۔

بَابُ الصَّوْمِ

روزے کی نذر ماننے کے بیان میں

(۱) عَنْ حَكِيْمِ بْنِ اَبِيْ حُرَّةَ الْاَسْلَمِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ اِبْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ نَذَرَ اَنْ لَّا يَاْتِيَ عَلَيْهِ يَوْمٌ سَمَّاهُ اِلَّا صَامَهٗ فَوَافَقَ يَوْمَ اَضْحٰى اَوْ فِطْرٍ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لَمْ يَكُنْ يَصُوْمُ يَوْمَ اَضْحٰى وَلَا فِطْرٍ وَلَا يَرٰى صِيَامَهُمَا فَاَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْعِيْدَيْنِ فَاَعَادَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَزِدْ عَلٰى هٰذَا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ حکیم بن ابی حرہ سے روایت ہے اُسنے ابن عمر سے سنا کہتے تھے ایک مرد کے حق میں جس نے ایک معین دن کے روزہ کی منت مانی تھی سو وہ بقر عید یا عید فطر کے دن کے موافق پڑا یعنے جسدن اُس نے روزہ رکھنے کی نذر مانی تھی اتفاقاً وہی عید کا دن ہوا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ البتہ تمکو رسول کی حال چلنی بہتر ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ بقر عید کے روز روزہ رکھا کرتے تھے اور نہ عید فطر کے دن اور نہ جائز دیکھتے تھے روزہ اُن کا اُس نے پھر مسئلہ پوچھا تو ابن عمر نے کہا کہ حضرت نے نذر پورا کرنے کا حکم کیا ہے اور دونوں عید کے روزے سے منع کیا ہے پھر اوسنے اُن سے پھر مسئلہ پوچھا تو انہوں نے جواب میں اس سے زیادہ کچھ نہ کہا شیخین اسکے راوی ہیں ف معلوم ہوا کہ عید کے دن روزہ رکھنا درست نہیں اگرچہ نذر مانی ہو

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فِي الشَّمْسِ فَسَاَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا هٰذَا اَبُوْ اِسْرَائِيْلَ نَذَرَ اَنْ يَّقُوْمَ فِي الشَّمْسِ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ فَقَالَ مُرُوْهُ فَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا جس حالت میں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے ناگاہ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک مرد دھوپ میں کھڑا ہے تو آپ نے اُسکا حال پوچھا لوگوں نے کہا یا ابو اسرائیل ہے اُس نے نذر مانی ہے کہ دھوپ میں کھڑا رہے اور روزہ رکھے اور کھوئے نہیں اور دسائے میں آوے نہ کلام کرے تو فرمایا اس سے کہدو کہ سائے

ہین آوے اور بولے اور اپنا روزہ پورا کرے بخاری و نسائی و ابو داؤد اس کے راوی ہین ۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ عُمَرَ رض قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ نَذَرْتُ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ اَنْ اَعْتَکِفَ یَوْمًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَیْلَۃً فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ اَوْفِ بِنَذْرِکَ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ عمر نے کہا یا حضرت مینے کفر کے وقت نذر مانی تہی کہ ایک دن اعتکاف کرون اور ایک روایت مین ہے کہ ایک رات خانے کعبے کی مسجد مین اعتکاف کرون یعنے فرمایا اپنی نذر پوری کر پانچون اسکے راوی ہین ۔

نذر الحج

حج کی نذر ماننے کا بیان

(۱) عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رض قَالَ نَذَرَتْ اُخْتِیْ اَنْ تَمْشِیَ اِلٰی بَیْتِ اللّٰہِ الْحَرَامِ حَافِیَۃً فَاَمَرَتْنِیْ اَنْ اَسْتَفْتِیَ لَھَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَمْشِ وَلْتَرْکَبْ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ وَزَادَ فِیْ رِوَایَۃِ التِّرْمِذِیِّ حَافِیَۃً غَیْرَ مُخْتَمِرَۃٍ فَقَالَ مُرْھَا فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْکَبْ وَلْتَصُمْ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہا کہ میری بہن نے نذر مانی کہ ننگے پاؤن چلکر خانہ کعبہ کا حج کرے تو اُس نے مجکو حکم کیا کہ مین اُس کے واسطے حضرت سے فتوی لون تو حضرت نے فرمایا کہ چاہیے کہ پیادہ چلے اور سوار ہووے یعنے پیادہ چلنا ضرور نہین سوار ہونا بھی جائز ہے ۔ پانچون اسکے راوی ہین ۔ ترمذی کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ خانہ کعبہ تک ننگے پاؤن اور ننگے سر چلے تو حضرت نے فرمایا کہ اُس سے کہدو سوچاہیے کہ سر ڈھانکے اور سوار ہووے اور تین روزے کہے **ف** یعنے پے در پے روزے کہے اگر ہو کفارہ قسم کا نہین تو جسطرح چاہے رکھے اور سر ڈھانکنے اسواسطے کہ عورت کو سر کا ننگا کرنا گناہ ہے اور سوار ہونے کو اسواسطے فرمایا کہ وہ پیادہ چلنے سے عاجز تہی ۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ اُخْتَ عُقْبَۃَ نَذَرَتْ حَجًّا مَاشِیَۃً وَذَکَرَ عُقْبَۃُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا لَا تُطِیْقُ ذٰلِکَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ عَنْ مَشْیِ اُخْتِکَ فَلْتَرْکَبْ وَلْتَھْدِ بَدَنَۃً وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَصْنَعُ بِمَشْیِ اُخْتِکَ اِلَی الْبَیْتِ شَیْئًا اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ عقبہ کی بہن نے پیادہ چلکر حج کرنے کی نذر مانی اور عقبہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کیا کہ وہ پیادہ نہین چل سکتی تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک خدا تیری بہن کے پیادہ چلنے سے بے پرواہ ہے سوچاہیے کہ سوار ہووے اور اونٹ قربانی کرے اور ایک روایت مین ہے کہ مقرر اللہ نہین کرتا ساتھ چلنے مین تیری کے خانہ کعبہ تک کچھ چیز یعنے کچھ ثواب نہین دیتا ابو داؤد اسکے راوی ہین ۔

(۳) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ شَیْخًا یُھَادٰی بَیْنَ ابْنَیْہِ فَقَالَ مَا بَالُ ھٰذَا قَالُوْا نَذَرَ اَنْ یَّمْشِیَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ تَعْذِیْبِ ھٰذَا نَفْسَہٗ لَغَنِیٌّ وَاَمَرَہٗ اَنْ یَّرْکَبَ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ یُھَادٰی بَیْنَ ابْنَیْہِ اَیْ یَمْشِیْ بَیْنَھُمَا مُتَّکِئًا عَلَیْھِمَا مِنْ ضُعْفِہٖ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بوڑھا دیکھا جو اپنے دو لڑکون بیٹون کے درمیان ٹیکہ کرکے چلتا تہا تو فرمایا کیا حال ہے اسکا یعنے کیون اتنی تکلیف اٹہاتا ہے لوگون نے کہا کہ اُسنے پیادہ چلنے کی نذر مانی ہے تو فرمایا کہ بیشک خدا اس کی اپنی جان کو تکلیف دینے سے بے پرواہ ہے پانچون اسکے راوی ہین یُھَادٰی بَیْنَ ابْنَیْہِ یعنے ضعف کے سبب سے دو لڑکون پر ہاتہ رکہکر چلتا ہے **ف** یعنے اُس نے جو اپنی جان کو تکلیف مین ڈالا ہے تو خدا کو اسکی کچھ حاجت نہین یعنے اگر پیادہ نہین چلسکتا تو سوار ہووے اگرچہ نذر مانی ہو ۔

نذر المال

مال کی نذر ماننے کا بیان

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا قَالَتْ مَنْ قَالَ مَالِيْ فِيْ رِتَاجِ الْكَعْبَةِ فَاِنَّهَا كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَمَنْ عَلَيْهِ يَمِيْنٌ مَالِهِ صَدَقَةٌ لَزِمَهُ اِخْرَاجُهُ وَلَوْ كَانَ اَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ اِلٰى قَوْلِهٖ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَاَخْرَجَهُ بِطُوْلِهٖ رَزِيْنٌ اٰخِرَ تَاجِ الْبَابِ وَاَرَادَ بِهِ الْكَعْبَةَ ترجمہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہا کہ جو کہے کہ میرا تمام مال کعبے کے دروازے مین ہے تو اس مین قسم کا کفارہ آتا ہے اور جو اپنے مال مین سے صدقہ معین کرے تو اسکا نکالنا لازم ہے اگرچہ تہائی سے زیادہ ہو مالک اس کے راوی ہین کفارۂ یمین تک اور نکالا ہے اسکو پورے طور پر رزین نے رتاج کے معنے ہین دروازہ اور مراد اس سے کہتے ہے ف یعنے جو نذر مانے کہ میرا تمام مال کعبہ مین داخل ہوگا تو اس مین تمام مال کا داخل کرنا نہین لازم آتا بلکہ کفارہ قسم کا دیوے۔

(۲) وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ كُلُّ مَالِيْ صَدَقَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ يَجْعَلُ ثُلُثَهٗ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَبَا لُبَابَةَ رض حِيْنَ قَالَ اَهْجُرُ دَارَ قَوْمِيَ الَّتِيْ اَصَبْتُ فِيْهَا الذَّنْبَ وَاُجَاوِرُكَ وَاَنْخَلِعُ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ فَقَالَ يُجْزِئُكَ مِنْ ذٰلِكَ الثُّلُثُ ترجمہ مالک سے روایت ہے کہ وہ ایک شخص کے حکم سے پوچھے گئے جسنے کہا تہا یعنے نذر مانی تہی کہ میرا تمام مال خدا کی راہ مین خیرات ہے تو کہا کہ تہائی مال خدا کی راہ مین خیرات کرے بسوا سطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابولبابہ کو حکم کیا جبکہ اس نے کہا کہ مین چھوڑتا ہون اپنی قوم کی زمین کو جسمین مجھسے گناہ ہوا اور آپکے پاس ٹہیرتا ہون اور اپنے مال سے نکلتا ہون یعنے اپنے تمام مال کو خدا اور رسول کی راہ مین خیرات کرتا ہون تو حضرت نے فرمایا کہ تجھکو اس سے تہائی مال خرچ کرنا کفایت کرتا ہے۔

(۳) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَذَرْتُ اَنْ اَضْرِبَ عَلٰى رَاْسِكَ بِالدُّفِّ قَالَ اَوْفِيْ بِنَذْرِكِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَزَادَ رَزِيْنٌ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَذَرْتُ اِذَا اَنْصَرَفْتَ مِنْ غَزْوَتِكَ سَالِمًا غَانِمًا اَنْ اَضْرِبَ عَلَيْكَ بِالدُّفِّ قَالَ اِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاَوْفِيْ بِنَذْرِكِ وَاِلَّا فَلَا ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے روایت کی کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ مینے نذر مانی ہے کہ آپکے سر پر دف بجاؤن حضرت نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کر۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین زیادہ کیا ہے رزین نے کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ مینے نذر مانی تہی کہ جب آپ جہاد سے سلامت باغنیمت پلٹینگے تو مین آپکے سر پر دف بجاؤن گی تو فرمایا کہ اگر تو نے نذر مانی ہے تو اپنی نذر پوری کر نہین تو کچھ حاجت نہین

(۴) وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنِّيْ نَذَرْتُ اَنْ اَنْحَرَ بِمَكَانٍ كَذَا وَكَذَا مَكَانٌ يُنْحَرُ فِيْهِ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ هَلْ كَانَ بِذٰلِكَ الْمَكَانِ وَثَنٌ مِنْ اَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ فِيْهِ عِيْدٌ مِنْ اَعْيَادِهِمْ قَالَ لَا قَالَ اَوْفِ بِنَذْرِكَ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ثابت بن ضحاک سے روایت ہے کہا کہ ایک مرد نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ مینے نذر مانی ہے کہ فلانی جگہ مین جانور ذبح کرونگا جہان کفر کے وقت لوگ ذبح کیا کرتے تہے تو فرمایا کیا کفر کے وقت وہان کوئی بت پوجا جاتا تہا اس نے کہا کہ نہین فرمایا کیا وہان کسی کفر کے میلون مین سے میلا ہوا کرتا تہا اس نے کہا کہ نہین فرمایا اپنی نذر پوری کر۔ ابوداؤد نے کہا راوی اس

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْ نَذْرِ الْمَعْصِيَةِ

تیسری فصل

نذر گناہ کے بیان مین

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهٗ يَمِيْنٌ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین صحیح ہے نذر گناہ مین اور اسکا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لَا فِيْمَا يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا يَمِيْنَ فِيْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین صحیح ہے نذر مگر اُس چیز مین جس سے خدا کی رضامندی مقصود ہو اور نہین نذر قطع رحمی مین ابوداؤد اس کے راوی ہین۔ ف مینے اگر نذر مانے کہ مین رشتہ داروں سے سلوک نہین کرون گا تو یہ نذر صحیح نہین ہے۔

(۳) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ اٰدَمَ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین صحیح ہے نذر گناہ مین اور نہ اُس چیز مین جو آدمی کی ملکیت مین نہ ہو۔ نسائی اس کے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ اَتَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَتْ اِنِّيْ نَذَرْتُ اَنْ اَنْحَرَ ابْنِيْ قَالَ لَا تَنْحَرِيْ ابْنَكِ وَكَفِّرِيْ عَنْ يَمِيْنِكِ فَقَالَ شَيْخٌ كَيْفَ يَكُوْنُ فِيْ هٰذَا كَفَّارَةٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَائِهِمْ ثُمَّ جَعَلَ فِيْهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ مَا رَاَيْتَ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہا کہ مینے قاسم بن محمد سے سنا کہتا تھا کہ ایک عورت ابن عباس کے پاس آئی سو اسنے کہا مینے نذر مانی ہے کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرون تو ابن عباس نے کہا تو اپنے بیٹے کو ذبح نہ کر اور اپنی قسم کا کفارہ دے تو ایک بوڑھے نے کہا کہ اُس مین کفارہ کیونکر کافی ہوگا کہا ابن عباس نے کہ مقرر خدا نے فرمایا ہے کہ جو لوگ ظہار کرتے ہین اپنی عورتون سے پھر اس مین کفارہ ٹھہرایا جو تو نے دیکھا یعنے جیسا اُس مین کفارہ کفایت کرتا ہے ویسا ہی یہان بھی کفایت کرتا ہے مالک اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ اَنَّ رَجُلًا نَذَرَ اَنْ يَّنْحَرَ نَفْسَهٗ اِذَا نَجَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ عَدُوِّهٖ فَسَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَ سَلْ مَسْرُوْقًا فَسَاَلَهٗ فَقَالَ لَا تَنْحَرْ نَفْسَكَ فَاِنَّكَ اِنْ كُنْتَ مُؤْمِنًا فَقَتَلْتَ نَفْسًا مُّؤْمِنَةً وَاِنْ كُنْتَ كَافِرًا تَعَجَّلْتَ اِلَى النَّارِ وَاشْتَرِ كَبْشًا فَاذْبَحْهُ لِلْمَسَاكِيْنِ وَاِنَّ اِسْحَاقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَيْرٌ مِّنْكَ وَفِدَى بِكَبْشٍ فَاَخْبَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَ هٰكَذَا اَرَدْتُ اَنْ اُفْتِيَكَ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ ترجمہ محمد بن منتشر سے روایت ہے کہ ایک مرد نے نذر مانی کہ اگر خدا نے مجھکو دشمن سے چھوڑا لیا تو مین اپنے تئین ذبح کر ڈالون گا سو اُس نے ابن عباس سے یہ مسئلہ پوچھا انہون نے کہا کہ مسروق یعنے میرے خادم سے پوچھ اُسی اُس سے پوچھا تو مسروق نے کہا کہ اپنے تئین ذبح مت کر اسواسطے کہ اگر تو مومن ہے تو تو نے ایماندار جان کو قتل کیا اور

اگر تو کافر ہے تو تو نے دوزخ کی طرف جلدی کی سو تو نہ خریدا اور اسکو محتاجوں کو واسطے ذبح کر اسطرح کہ اسحاق تجھ سے بہتر ہیں اور انکے بدلہ دنبہ ذبح کیا گیا پھر کہی ابن عباس کو خبر دی تو انہوں نے کہا کہ میں نے بھی تجھکو یہی فتوی دینے کا ارادہ کیا تھا زین اسکے راوی ہیں۔ حرر ۱۲ منہ

(۶) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ اِذَا لَمْ يُسَمِّ شَيْئًا كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا مَاجَهْ

ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر مطلق نذر مانے کسی چیز کا نام نہ لے تو اسکا کفارہ قسم کا کفارہ ہے

(۷) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ وَنَذْرَانِ فَمَنْ كَانَ نَذَرَهُ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَذٰلِكَ لِلّٰهِ وَفِيْهِ الْوَفَاءُ وَمَنْ كَانَ نَذَرَهُ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَذٰلِكَ لِلشَّيْطَانِ وَلَا وَفَاءَ فِيْهِ وَيُكَفِّرُهُ مَا يُكَفِّرُ الْيَمِيْنَ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ

ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نذر دو قسم ہے جسکی نذر خدا کی فرمانبرداری میں ہو تو وہی نذر خدا کے واسطے ہے اور اسکو پورا کرنا جائز ہے اور جسکی نذر خدا کے گناہ میں ہو تو وہ نذر شیطان کو واسطے ہے اور اسکا پورا کرنا جائز نہیں اور اسکا اوتارا قسم کا اوتارا ہے۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

كِتَابُ النِّيَّةِ وَالْاِخْلَاصِ

کتاب ہے نیت اور خلاص کے بیان میں

(۱) عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ

ترجمہ عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سو اسکے کچھ نہیں کہ عملوں کا اعتبار نیتوں پر ہے اور ہر مرد کو واسطے وہی ہے جو اس نے نیت کی یعنی کوئی عمل بدون نیت کے ثواب کی لائق نہیں سو جسکی ہجرت اللہ اور اسکے رسول کے واسطے ہوئی تو اسکی ہجرت خدا اور رسول کے واسطے ہو چکی یعنے اسکا ثواب پاویگا اور جسکی ہجرت دنیا کو واسطے ہوئی کہ اسکو پاوی یا کسی عورت کے واسطے کہ اس سے نکاح کرے تو اسکی ہجرت اسکی طرف ہوئی جسکے واسطے اسنے ہجرت کی یعنی دنیا اور عورت پانیکو اسکے راوی ہیں ف نیت ارادے اور قصد دل کا نام ہے زبان سے کہنے کی کچھ حاجت نہیں اگر مثلاً نماز کی نیت دل میں کی زبان سے نہ نکلی تو کچھ مضائقہ نہیں اور ہر جنس ہجرت دین میں نہایت عمدہ عبادت ہے لیکن بدون خالص نیت کے اسکی بھی یہ حقیقت نہیں اسی طرح علم اور درویشی اور ہر قسم کی عبادت کو قیاس کیا چاہیے کہ اگر محض خدا کے واسطے ہے تو ثواب ہے ورنہ کچھ ثواب نہیں۔ غرض کہ یہ حدیث اخلاص عمل اور درستی نیت میں اصل ہے اور بدنیتی اور ریاکاری کی بیخ کن ہے۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى نِيَّاتِهِمْ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ

ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ کسی قوم پر عذاب اتارتا ہے تو سب عذاب پہونچتا ہے جو اُن میں ہیں پھر اپنی نیتوں پر اٹھائے جاوینگے یعنی قیامت کو شیخین اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخْلَصَ لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا ظَهَرَتْ يَنَابِيْعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهٖ عَلٰى لِسَانِهٖ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چالیس دن خالص دل سے اسکی عبادت کرے تو حکمت کے چشمے اسکے دل سے اسکی زبان پر ظاہر ہوتے ہیں۔ رزین اسکے راوی ہیں۔

كِتَابُ النُّصْحِ وَالْمَشْوَرَةِ

کتاب ہے

نصیحت اور مشورے کے بیان میں

(۱) عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدِّيْنَ النَّصِيْحَةُ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ

اللّٰہِ الخ قَالَ لِلّٰہِ تَعَالٰی وَلِکِتَابِہٖ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِہِمْ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ

ترجمہ تمیم داری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دین خیر خواہی کا نام ہے ہم صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کس کی خیر خواہی کا نام دین ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی خیر خواہی اور اسکے رسول کی اور اسکی کتاب کی اور مسلمانوں کے حاکموں کی اور تمام عام مسلمانوں کی مسلم ابوداؤد نسائی اسکے راوی ہیں ف اللہ کی خیر خواہی یہ کہ پہلے ایمان لاوے اسکو وحدہ لاشریک جانے اسکے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھیراوے اور رسول کی خیر خواہی یہ کہ اسکی تصدیق کرے اور اسکو سچا جانے سنت پر چلے بدعت سے بچے اور قرآن کی خیر خواہی یہ کہ اسکو تعظیم سے پڑھے اور اسکے حکموں پر عمل کرے اور حاکموں کی خیر خواہی یہ کہ شرع کے موافق انکا حکم مانے مخالفت سے بچے ..... اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی یہ کہ مقدور بھر انکو فائدہ پہونچاوے نہ پہونچا دیوے نیک کام سکھلاوے برے کام سے روکے۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ اُفْتِیَ بِغَیْرِ عِلْمٍ کَانَ اِثْمُہٗ عَلَی الَّذِیْ اَفْتَاہُ وَمَنْ اَشَارَ عَلٰی اَخِیْہِ بِاَمْرٍ یَعْلَمُ اَنَّ الرُّشْدَ فِیْ غَیْرِہٖ فَقَدْ خَانَہٗ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو فتوی دیوے بدون علم کے تو اسکا گناہ فتوی دینے والے پر ہے اور جو شورہ دے اپنے بھائی مسلمان کو برے کام کا جانتا ہو کہ اسکی بھلائی اس کے خلاف میں ہے تو اس نے اسکی خیانت کی ابوداؤد اسکے راوی ہیں ف یعنے اپنے بھائی مسلمان کو کسی بات کی صلاح دیوے اور جانتا ہو کہ یہ کام اس کے حق میں بہتر نہیں۔ تو وہ خائن ہے۔

(۳) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَالتِّرْمِذِیُّ عَنْہُمَا ترجمہ ابوسلمہ اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس سے صلاح طلب کی جاوے وہ امانت دار ہے یعنی قصد اور بہر حکم نیک صلاح دے بری صلاح نہ دے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ ابوہریرہ سے اور ترمذی دونوں سے۔

کِتَابُ النَّوْمِ وَھَیْئَتِہٖ وَالْاِنْتِبَاہِ

کتاب

سونے اور جاگنے کے بیان میں

(۱) عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّہٖ اَنَّہٗ اَبْصَرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِیًا فِی الْمَسْجِدِ رَافِعًا اِحْدٰی رِجْلَیْہِ عَلَی الْاُخْرٰی اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ وَزَادَ مَالِکٌ فَقَالَ بَلَغَنِیْ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ کَانَا یَفْعَلَانِ ذٰلِکَ ترجمہ عباد بن تمیم سے روایت ہے اسنے اپنے چچا سے روایت کی کہ اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد میں لیٹے دیکھا ایک پاؤں کو اٹھا کر دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا تھا چھ دن اسکے راوی ہیں اور مالک نے زیادہ کیا ہے کہ مجھکو حدیث یہ پہنچی ابن مسیب سے کہ عمر اور عثمان دونوں یہ کام کیا کرتے تھے یعنے اسی طرح سوتے تھے ف معلوم ہوا کہ ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھ کر سونا جائز ہے۔

(۲) وَعَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یَسْتَلْقِیْ اَحَدُکُمْ ثُمَّ یَضَعُ اِحْدٰی رِجْلَیْہِ عَلَی الْاُخْرٰی اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّھْیُ عَنْ ذٰلِکَ اِنْ کَانَ لِبَاسُہُ الْاِزَارُ

دُوْنَ السَّرَاوِيْلِ خَوْفًا مِنَ انْكِشَافِ الْعَوْرَةِ فَاَمَّا مَعَ سُبُوْغِ الْاِزَارِ وَلُبْسِ السَّرَاوِيْلِ فَلَا وَبِهٖ يَصِحُّ الْجَمْعُ بَيْنَ هٰذَا الْحَدِيْثِ الَّذِيْ قَبْلَهٗ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ چت لیٹو کوئی تم میں پیر اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھے مسلم ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہیں اور یہ منع اس شخص کے حق میں ہے جو تہ بند پہنے سوائے پاجامے کے واسطے خوف کھل جانے ستر کے اور اگر تہ بند اور پاجامہ دونو پہنے ہو تو منع نہیں ہے اور ساتھ اس کے صحیح ہوگی تطبیق درمیان اس حدیث اور پہلی حدیث کے۔

(۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلٰى بَطْنِهٖ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ ضَجْعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ تَعَالٰى اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کو پیٹ پر لیٹے دیکھا تو فرمایا یہ شیطان کا لیٹنا ہے خدا اسکو دوست نہیں رکھتا ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ جَابِرٍ رض قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُوْرٍ عَلَيْهِ بِحَجُوْرٍ عَلَيْهِ الَّذِيْ لَهٗ حَائِطٌ يَمْنَعُ مِنَ السُّقُوْطِ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا آدمی کو سونے سے ایسی چھت پر جسپر کوئی دیوار نہ ہو ترمذی اس کے راوی ہیں محجور علیہ وہ چھت ہے جسپر دیوار ہو جو گرنے سے روکے۔

(۵) وَعَنْ بَعْضِ اٰلِ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِّمَّا يُوْضَعُ الْاِنْسَانُ فِيْ قَبْرِهٖ وَكَانَ الْمِكْحَلُ عِنْدَ رَاْسِهٖ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ بعض آل ام سلمہ سے روایت ہے کہا کہ تھا بچھونا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جیسے آدمی قبر میں رکھا جاتا ہے یعنے چت لیٹے تھے اور تھی سجد نزدیک سر آپ کے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ فَبَالَ فَغَسَلَ ذَكَرَهٗ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو اٹھے اور اپنی حاجت روائی یعنے پیشاب کیا۔ اور دھوئے منہ اور دونو ہاتھ کو دھویا پھر سو رہے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدَيْهِ هٰكَذَا وَصَفَ اِسْحٰقُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَسْوَارِيُّ احْتِبَاءَهٗ بِيَدَيْهِ وَهُوَ الْقُرْفُصَاءُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا خانہ کعبہ کے صحن میں اپنے دونوں ہاتھ سے اسطرح اجتبا کرنے والے اور بیان کیا اجتباء کو اور وہ قرفصا ہے یعنے اپنے دونو ہاتھ سے دونو گھٹنوں کے کر حلقہ کیے ہوئے تھے۔ ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

(۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّهَا كَانَتْ تَكْرَهُ اَنْ يَّجْعَلَ الرَّجُلُ يَدَيْهِ عَلٰى خَاصِرَتَيْهِ وَكَانَتْ تَقُوْلُ اِنَّ الْيَهُوْدَ تَفْعَلُهٗ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ قُلْتُ وَعَلَّقَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ وہ مکروہ جانتی تھیں یہ کہ رکھے مرد ہاتھ اپنی کو کہہ پر اور کہتی تھیں کہ یہود یہ کام کرتے ہیں رزین اسکے راوی ہیں کہا میں کہتا ہوں اور معلق بیان کیا ہے اسکو بخاری نے ترجمہ باب میں۔

کِتَابُ النِّفَاقِ

کتاب ہے نفاق کے بیان مین

(۱) **عَنِ** ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مَّنْ کُنَّ فِیْہِ کَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ کَانَتْ فِیْہِ خَصْلَۃٌ مِّنْہُنَّ کَانَتْ فِیْہِ خَصْلَۃٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰی یَدَعَہَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا عَاہَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا اَبَا دَاؤُدَ وَالْمُرَادُ بِہٖ ہٰہُنَا الْفُحْشُ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چار خصلتین ہین کہ جسمین وے چارون ہونگی وہ منافق ہے اور جسمین ان چارون سے ایک خصلت ہوگی تو اُس مین ایک ہی نفاق کی خصلت ہوگی یہانتک کہ اُسکو چھوڑ دے ایک تو یہ کہ جب اُسکے پاس امانت رکھی جاوے تو اُس مین خیانت کرے یعنے بالکل منکر ہوجاوی یا کچھ امانت سے انکار کرے دوسری یہہ کہ جب بات کہے تو جھوٹ بولے تیسری یہ کہ جب قول و اقرار کرے تو اُسکے خلاف کرے چوتھی یہہ کہ جب جھگڑا کرے تو ناحق پر چلے اور یہان باندہے۔ پانچون اُسکے راوی ہین فجور کذب اور گناہ کو کہتے ہین اور مراد اس جگہہ بیہودہ بات ہے۔

ف منافق دو قسم کے ہین ایک یہ کہ دل مین کفر ہو صرف زبان سے اسلام کا اقرار کرے حضرتؐ کے وقت مین اسی قسم کے منافق تھے دوسری یہہ کہ دل مین کفر نہو بلکہ اسلام ہو لیکن سست اعتقاد اور گناہون مین گرفتار ہو سو احادیث مین دوسری قسم کا نفاق مراد ہے یعنے جب اسلام کا اثر اس مین کچھ ظاہر نہ ہوا تو گویا منافق ہے۔

(۲) **وَعَنْ** حُذَیْفَۃَ رضہ قَالَ اِنَّمَا کَانَ النِّفَاقُ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَاَمَّا الْیَوْمَ فَاِنَّمَا ہُوَ الْکُفْرُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ حذیفہ رضہ سے روایت ہی کہا کہ نفاق تو صرف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین تہا لیکن آج سو وہ کفر ہے بعد ایمان کے بخاری اسکے راوی ہین۔

(۳) **وَعَنِ** الْاَسْوَدِ قَالَ کُنَّا فِیْ حَلْقَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ رضہ فَجَاءَ حُذَیْفَۃُ رضہ حَتّٰی قَامَ عَلَیْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ اُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلٰی قَوْمٍ خَیْرٍ مِّنْکُمْ فَقُلْنَا سُبْحَانَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ فَقَبَّتَہُمْ عَبْدُ اللّٰہِ وَجَلَسَ حُذَیْفَۃُ فِیْ نَاحِیَۃِ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰہِ وَتَفَرَّقَ اَصْحَابُہٗ رَمَانِیْ بِالْحَصْبَاءِ فَاَتَیْتُہٗ فَقَالَ اَجِبْ مِنْ ضَحِکِہٖ وَقَدْ عَرَفْتُ مَا قُلْتُ لَقَدْ اُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلٰی قَوْمٍ خَیْرٍ مِّنْکُمْ ثُمَّ تَابُوْا فَتَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَمَقْصُوْدُ حُذَیْفَۃَ بِہٰذَا اَنَّ جَمَاعَۃً مِّنَ الْمُنَافِقِیْنَ صَلَحُوْا وَاسْتَقَامُوْا وَکَانُوْا خَیْرًا مِّنْ اُولٰٓئِکَ التَّابِعِیْنَ الَّذِیْنَ خَالَطَہُمْ لِاَجْلِ الصُّحْبَۃِ وَالصَّلَاحِ کَیَزِیْدَ وَمُجَمِّعِ ابْنَیْ حَارِثَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کَاَنَّہٗ اَشَارَ بِالْحَدِیْثِ اِلٰی تَقَلُّبِ الْقُلُوْبِ ترجمہ اسود سے روایت ہی کہا کہ ہم عبداللہ بن مسعودؓ کے حلقے مین بیٹھے تھے سو حذیفہؓ آئے یہان تک کہ ہمپر کھڑے ہوئے پھر کہا کہ البتہ اُتارا گیا نفاق اُن لوگون پر جو تمسے بہتر تھے تو ہمنے کہا کہ اللہ پاک ہے اللہ تعالی تو فرماتا ہے کہ بیشک منافق لوگ آگ کے نیچے طبقے مین ہونگے تو عبداللہ ہنسے اور حذیفہ مسجد کے ایک کونے مین بیٹھ گئے پھر جب عبداللہ اُٹھے اور اُنکے ساتھی بہاگ گئے تو حذیفہ نے مجھکو کنکر مارے یعنی مجھکو بلایا تو مین اُنکی پاس آیا تو کہا کہ مین عبداللہ کے ہنسنے سے تعجب ہوا اور البتہ مین نے بہانا جو مینے کہا کہ البتہ اُتارا گیا نفاق اُن لوگون پر جو تمسے بہتر تھے پھر انہون نے توبہ کی تو خدا نے اُنکی توبہ قبول کی بخاری اسکے راوی ہین اور حذیفہ کا مقصود اُس سے یہہ تہا کہ منافقون مین سے ایک جماعت درست ہوگئی اور پکے ہوئے اور ہوگئے بہتر اُن تابعین سے جنکو خطاب کیا واسطے موجود ہونے

محبت حضرتؐ کی مثل زیادہ ہو اور مجمع دونوں میں عمر رضی اللہ عنہ سے راضی ہو تو گویا کہ اشارہ کیا ساتھ حدیث کی طرف بدلتے دلوں کے

(۴) **وعن** ابن ابی ملیکۃ قال ادرکت ثلثین من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلہم یخاف النفاق علی نفسہ ما منہم احد یقول انہ علی ایمان جبریل ومیکائیل علیہما السلام اخرجہ البخاری فی ترجمۃ ترجمہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرتؐ کے تیس اصحاب کو پایا جو جنگ بدر میں حاضر تھے کہ وہ سب اپنے نفس پر نفاق سے ڈرتے تھے اور نڈر نہ تھے اپنے دین پر مکر شیطان سے ان میں سے کوئی ایسا نہ تھا جو کہتا کہ اسکا ایمان جبرئیل و میکائیل کے ایمان کے برابر ہے۔ بخاری اسکے راوی ہیں ترجمہ باب میں

کتاب النجوم

کتاب ہے

علم نجوم کے بیان میں

(۱) **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من اقتبس بابا من علم النجوم لغیر ما ذکر اللہ فقد اقتبس شعبۃ من السحر النجم کاہن والکاہن ساحر والساحر کافر اخرجہ رزین وفی روایۃ من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبۃ من السحر زاد ما زاد اخرجہ ابوداود ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو حاصل کرے ایک دروازہ علم نجوم سے واسطے غیر اس چیز کے کہ ذکر کی اللہ تعالی نے تو اس نے حاصل کی ایک شاخ جادو کی نجومی کاہن ہے اور کاہن جادوگر ہے اور جادوگر کافر ہے زرین اسکا راوی ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ جس نے نجوم کا علم حاصل کیا اس نے ایک شاخ جادو کی حاصل کی۔ زیادہ کیا جو زیادہ کیا یعنے جتنا نجوم زیادہ سیکھا اتنا جادو زیادہ کیا ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

(۲) **وعن** زید بن خالد قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الصبح بالحدیبیۃ فی اثر سماء کانت من اللیل فلما انصرف اقبل علی الناس فقال ہل تدرون ما اذا قال ربکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال قال اصبح من عبادی مؤمن بی وکافر فاما من قال مطرنا بفضل اللہ ورحمتہ فذالک مؤمن بی کافر بالکوکب ومن قال مطرنا بنوء کذا وکذا فذلک کافر بی مؤمن بالکوکب اخرجہ الستۃ الا الترمذی والنوء ہو وقوع نجم وہو غروب اخر وانما خلط النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی امرہا لان العرب کانت تنسب الفعل الیہا فاما من جعل المطر من فعل اللہ اراد بقولہ مطرنا بنوء کذا ای فی وقتہ کذا وہذا ہو النوء الفلانی فذلک جائز ترجمہ زید بن خالد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیبیہ میں صبح کی نماز پڑھی مینہ کی رات میں جو اس رات کو برسا تھا جب نماز سے پھرے تو لوگوں پر متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم جانتے ہو تمہارے رب نے کیا کہا۔ اصحابؓ نے کہا اللہ اور اسکا رسول دانا تر ہے کہا خدا تعالی نے فرمایا کہ میرے بندوں میں سے بعضے مجھ پر ایمان لائے اور بعضے مجھ سے کافر ہو گئے سو جنہوں نے کہا کہ ہم پر مینہ برسا خدا کے فضل اور رحمت سے تو مجھ پر ایمان لایا اور تارے سے منکر ہوا اور جنہوں نے کہا کہ ہم پر مینہ برسا فلانے فلانے تارے کی تاثیر سے تو وہ مجھ سے منکر ہوا تارے پر ایمان لایا چھ ہیں اسکے راوی ہیں۔ سوائے ترمذی کے نوء کے معنے ہیں ایک تارے کا چڑھنا اور دوسرے کا ڈوب جانا اور حضرتؐ نے جو تاروں کو باب

مین سخت حکم بیان فرمایا تو اس سبب سے کہ عرب لوگ فعل کو تارون کی طرف منسوب کرتے تھے یعنی مینہہ کو تارون کی تاثیر سے جانتے تھے لیکن جو شخص مینہہ کو خدا کے فعل سے ٹھیرادے تو مراد اسکی قول سے مطرنا بنوء کذا یہ ہے کہ فلانے وقت مین مینہہ برسا اور یہ فلانا تارا ہے تو ایسا کہنا جائز ہے ف طیبی نے لکہا ہے کہ جو شخص مینہہ کو تارون کی تاثیر سے سمجھے اور انکو فاعل مربرسانہہ کا پیدا کرنیوالا جانے جیسا کہ مزرا قادیانی کہتا ہے تو وہ شخص کافر ہے اسکے کفر مین کچہہ شک نہین اور یہی قول ہے شافعی اور جمہور علما کا۔ اور اگر مینہہ کو خدا کے افضل و حمت سے جانے اور تارون کو مینہہ کی نشانی سمجھے تو یہ کافر نہین لیکن یہ بہی مکروہ ہے۔

(۳) وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لو امسک اللہ تعالی القطر عن عبادہ خمس سنین ثم ارسلہ اصبحت طائفۃ من الناس کافرین یقولون سقینا بنوء المجدح اخرجہ النسائی۔ المجدح بکسر المیم وسکون الجیم واخرہ حاء مہملۃ نجم یقال لہ الدبران وبعضہم یضم المیم ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خدا تعالی مینہہ کو اپنے بندون سے پانچ سال روکے پہر مینہہ برسادے تو البتہ آدمیون سے ایک گروہ کافر ہوجاتا ہے کہتے ہین کہ مجدح ستارے نے ہمپر مینہہ برسایا اسکے راوی ہین مجدح ایک ستارہ ہے کہ لوگ اسکو دبران کہتے ہین۔

(۴) وعن قتادۃ رض قال خلق اللہ ھذہ النجوم لثلاث جعلہا زینۃ للسماء ورجوما للشیاطین وعلامات یہتدی بہا فمن تاول فیہا غیر ھذا اخطأ حظہ واضاع نصیبہ وتکلف ما لا یعنیہ ومالا علم لہ بہ وما عجز عن علمہ الانبیاء والملئکۃ صلوات اللہ تعالی علیہم اجمعین وعن الربیع مثلہ وزاد واللہ ما جعل اللہ فی نجم حیوۃ احد ولا موتہ ولا رزقہ انہم یقترفون علی اللہ الکذب بئسما یعملون یا لنجوم اخرجہ رزین قلت وعلق منہ البخاری من اوائلہ الی قولہ مالا علم لہ بہ واللہ تعالی اعلم ترجمہ قتادہ سے روایت ہے کہا کہ خدا نے ان ستارون کو تین چیزون کے واسطے پیدا کیا ہے زینت آسمانون کی اور ہینک مارشیطانون کی اور نشانیان جنسے راہ معلوم ہوتی ہے سو جو اسکے سوا اُن مین کچہہ اور مراد لے تو اس نے اپنے حصے سے خطا کی اور اپنا نصیب ضائع کیا اور تکلف کیا اُس چیز مین جو نہ فائدہ دے اوسکو اور جسکا اوسکو علم نہین اور جسکے علم سے انبیا اور فرشتے عاجز ہین اور ربیع سے بہی اسیطرح روایت آئی ہے اور زیادہ کیا ہے واللہ خدا نے کسی تارے مین نہ کسی کی زندگی ٹھیرائی ہے اور نہ موت اور نہ روزی سوائے اسکے کچہہ نہین کہ اللہ پر بہتان باندہتے ہین اور تارون کو موثر جانتے زرین سے راوی ہین مین کہتا ہون اور معلق بیان کیا ہے اسکو بخاری نے اول سے مالا علم لہ تک اور اللہ خوب جانتا ہے۔

حَرْفُ الْهَاءِ وَفِيْهِ ثَلٰثَةُ كُتُبٍ

حرف ھ کے بیان مین اور اس مین تین کتابین ہین —

اَلْهِجْرَتَيْنِ	اَلْهَدِيَّةِ	اَلْهِبَةِ
دو ہجرتون کا بیان	تحفہ کا بیان	ہبہ کا بیان

كِتَابُ الْهِجْرَتَيْنِ

کتاب ہے دو ہجرتون کے بیان مین

(۱) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ اِلٰى اَبِيْ فِيْ مَنْزِلِهٖ فَاشْتَرٰى مِنْهُ رَحْلًا وَقَالَ لِعَازِبٍ اِبْعَثْ مَعِيَ ابْنَكَ يَحْمِلْهُ اِلٰى مَنْزِلِيْ فَقَالَ لِيْ اِحْمِلْهُ فَحَمَلْتُهُ وَخَرَجَ اَبِيْ مَعَهٗ يَنْتَقِدُ ثَمَنَهٗ فَقَالَ لَهٗ اَبِيْ يَا اَبَا بَكْرٍ كَيْفَ صَنَعْتُمَا لَيْلَةَ سَرَيْتُمَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ اَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا حَتّٰى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ وَخَلَا الطَّرِيْقُ فَلَا يَمُرُّ فِيْهِ اَحَدٌ حَتّٰى رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيْلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهَا الشَّمْسُ بَعْدُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا فَاَتَيْتُ الصَّخْرَةَ فَسَوَّيْتُ بِيَدِيْ مَكَانًا يَنَامُ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ ظِلِّهَا ثُمَّ بَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً ثُمَّ قُلْتُ نَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنَا اَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ اَنْفُضُ مَا حَوْلَهٗ فَاِذَا اَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهٖ اِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيْدُ مِنْهَا الَّذِيْ اَرَدْنَا فَقُلْتُ لِمَنْ اَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَوْ مَدِيْنَةِ مَكَّةَ فَقُلْتُ اَفِيْ غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَفَتَحْلُبُ لِيْ قَالَ نَعَمْ فَاَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ انْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ الشَّعَرِ وَالتُّرَابِ وَالْقَذٰى فَفَعَلَ وَحَلَبَ فِيْ قَعْبٍ مَعَهٗ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِيْ اِدَاوَةٌ اَرْتَوِيْ فِيْهَا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهٗ فَوَقَفْتُ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ مِنَ الْمَاءِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِشْرَبْ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ ثُمَّ قَالَ اَلَمْ يَاْنِ لِلرَّحِيْلِ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ وَنَحْنُ فِيْ جَلَدٍ مِنَ الْاَرْضِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُتِيْنَا فَقَالَ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ يَدَا فَرَسِهٖ اِلٰى بُطُوْنِهَا فَقَالَ اِنِّيْ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِيْ وَاللّٰهِ لَكُمَا اَنْ اَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَهٗ فَنَجَا فَرَجَعَ لَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا قَالَ قَدْ كَفَيْتُمْ مَا هٰهُنَا وَلَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا رَدَّهٗ وَوَفٰى لَنَا فَخَرَجَ التَّخَانُ الْجَلْدُ الْاَرْضُ الْغَلِيْظَةُ الصُّلْبَةُ وَارْتَطَمَتْ ثَبَتَتْ فِي الْاَرْضِ وَلَمْ تَكَدْ تَتَخَلَّصُ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے کہا کہ ابوبکر صدیق میرے باپ کے پاس گھر مین آئے اور اُس سے کجاوہ خریدا اور عازب سے کہا کہ اپنے بیٹے کو میرے ساتھ بھیجدے کہ اُسکو میرے گھر تک اٹھالے چلے تو اُس نے مجھ سے کہا کہ اسکو اُٹھالے مینے اُسکو اُٹھا لیا اور میرا باپ اُس کے

ساتھہ نکلا اُوس کا سول لیے کو تو میرے باپنے اُن سے کہا اے ابوبکر خبر دو مجھکو کہ کس طرح تمنے کیا اوس رات کو کہ تم حضرت کے ساتھہ چلے یعنے جب تم غار سے نکلکر مدینے کو ہجرت کر کے چلے تہے ابوبکر صدیق نے کہا ہان بتلاؤن کہ ہم چلے تمام رات یہانتک کہ ٹہیک دوپہر ہوئی اور سور جر کہڑا ہوا اور راہ خالی ہوئی کہ اس مین کوئی نہ گذرتا تہا یہانتک کہ ہم کو ایک دراز تہر سائے دار نظر آیا اسپر ابہی سورج کی دہوپ آئی تہی سو ہم اُسکے پاس اُس ترے پر مین تہر کے پاس آیا سو مین نے اپنے ہاتھہ سے ایک جگہہ برابر کی اُسکے سائے مین کہ اُس مین حضرت سوون پہر مینے اُسپر پوستین بچہانی پہر میںنے کہا یا رسول اللہ آپ سوہین اور مین نگہبانی کرون گا گرد تمہارے اور ادہر اُودہر دیکہتا رہون گا پہر حضرت سوگئے اور مین آپکے گرد نگہبانی کرنے لگا سو اچانک کیا دیکہتا ہون کہ ایک چرواہا اپنی بکریان لیے تہر کی طرف سامنے آتا ہے ارادہ کرتا ہے اُس سے جہنے ارادہ کیا یعنے سایہ چاہتا ہے مین نے کہا اے لڑکے تو کس کا ہے کہا کہ کے والون سے ایک مرد کا میںنے کہا کیا تیری بکریون مین دودہ ہے اُس نے کہا کہ ہان ہے میںنے کہا کیا تو میرے واسطے دودہ دوہیگا اُس نے کہا ہان پہر اُس نے ایک بکری .... بکڑی مین نے کہا تہون کو بالون اور مٹی سیل سے جہاڑ لے اُس نے ویسا کیا اپنے کاٹہہ کے پیالے مین تہوڑا سا دودہ دوہا اور میرے ساتہہ پانی کی چہاگل تہی کہ حضرت اُس سے سیراب ہوتے تہے تو مین حضرت پاس آیا۔ اور حالانکہ آپ سُوتے تہے تو مینے بُرا جانا کہ آپکو جگاؤن سو مین ٹہیرا یہانتک کہ حضرت جاگے تو مین نے دودہ پر پانی ڈالا یہانتک کہ سرد ہوگیا تو مین نے کہا ..... یا حضرت نیچے حضرت نے پیا تو مین راضی ہوا پہر حضرت نے مجھسے فرمایا کہ کیا ابہی کوچ کا وقت نہین آیا سو ہمنے سورج ڈہلنے کے بعد کوچ کیا اور سراقہ بن مالک ہمارے پیچہے لگا اور ہم سخت زمین مین تہے تو مینے کہا یا حضرت دشمن تمہارے پاس پہونچا فرمایا غم مت کر مقرر خدا ہمارے ساتہہ ہے تو حضرت نے اُس کے حق مین بددعا کی تو اُس کے گہوڑے کے پاؤن پیٹ تک زمین مین گہس گئے تو سراقہ نے کہا مینے جان لیا کہ تمنے مجہپر بددعا کی سو میرے واسطے دعا کرو خدا مجہکو نجات دے کہ مین اللہ کو گواہ کرتا ہون تمہارے واسطے یہ کہ مین پہیر دونگا تمسے کفار کے ڈہونڈنے والون کو تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکے واسطے دعا کی تو اُس نے خلاصی پائی اور پلٹ گیا اوگہا تلاش کرو مین تلاش کر چکا نہین ہے ادہر وہ شخص کہ اُسکو تلاش کرتے ہو اور جسکو ملتا تہا اُسکو پہیر دیتا تہا اور اُس نے ہمارے قول واقرار کو پورا کیا۔ شیخین اسکے راوی ہین جلد ارض سخت زمین کو کہتے ہین اور قطعت یعنی گہس گیا زمین مین اور نہ قریب تہا کہ خلاص ہو۔

(۲) **وَعَنْ** اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ نَظَرْتُ اِلٰی اَقْدَامِ الْمُشْرِکِیْنَ وَنَحْنُ فِی الْغَارِ وَھُمْ عَلٰی رُؤُسِنَا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ اَنَّ اَحَدَھُمْ نَظَرَ اِلٰی قَدَمَیْہِ لَاَبْصَرَنَا فَقَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ مَا ظَنُّکَ بِاثْنَیْنِ اللّٰہُ ثَالِثُھُمَا اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے کہا کہ مینے کافرون کے پاؤن کو دیکہا اور حالانکہ ہم پہاڑ کی غار مین چہپے تہے اور وہ ہمارے سر پر تہے تو مینے کہا یا رسول اللہ اگر ان مین سے کوئی اپنے پاؤن کی طرف نظر کرے تو ہمکو دیکہہ لے فرمایا اے ابوبکر کیا گمان ہے تیرا ساتہہ ان دو شخصون کے کہ انکا تیسرا اللہ ہے یعنے اللہ اُن کے ساتہہ ہے شیخین ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ السَّعْدِیِّ رضہ قَالَ وَفَدْنَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ تَرَکْتُ قَوْمًا مِنْ خَلْفِیْ وَھُمْ یَزْعُمُوْنَ اَنَّ الْہِجْرَۃَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَقَالَ لَنْ تَنْقَطِعَ الْہِجْرَۃُ مَا قُوْتِلَ الْکُفَّارُ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ ترجمہ عبداللہ بن سعدی سے روایت ہے کہا کہ ایلچی ہوے ہم طرف حضرت کی سو مینے کہا یا حضرت مینے اپنے پیچہے کچہ لوگ چہوڑے ہین وہ گمان کرتے ہین کہ ہجرت بند ہوچکی یعنے اب ہجرت کا ثواب نہین ہے تو حضرت نے

فرمایا کہ نہیں بند ہوگی ہجرت جبتک کافرون سے جہاد ہوتا رہے گا۔ نسائی اسکے راوی ہین۔

(۴) وعن یعلی بن امیۃ رض قال جئت یا بی امیۃ یوم الفتح فقلت یا رسول اللہ بایع ابی علی الھجرۃ فقال ابایعہ علی الجھاد وقد انقطعت الھجرۃ اخرجہ النسائی ترجمہ یعلی بن امیہ سے روایت ہے کہا کہ مین اپنے باپ امیہ کو فتح مکہ کے دن لایا سو مین نے کہا یا حضرت میرے باپ سے ہجرت کی بیعت لیجئے فرمایا مین اُس سے جہاد پر بیعت کرتا ہون اور ہجرت بند ہو چکی ہے نسائی اسکے راوی ہین۔

(۵) وعن سھل بن سعد قال ما عد وا من مبعث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولا من وفاتہ ما عدوا الا من مقدمہ المدینۃ اخرجہ البخاری ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے کہا کہ نہین گنا انہون نے حضرت کے پیغمبر ہونے سے اور نہ آپ کی وفات سے جو گنا انہون نے ہجرت کرنے حضرت کے سے طرف مدینے کی یعنے ہجرت کا ذکر بہت ہے۔ بخاری اسکے راوی ہین۔

کتاب الھدیۃ

کتاب ہے

تحفہ بھیجنے کے بیان مین

(۱) عن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھادوا فان الھدیۃ تذھب وحر الصدر ولا تحقرن جارۃ لجارتھا ولو شق فرسن شاۃ اخرجہ الترمذی وحر الصدر غشہ ووساوسہ وفرسن الشاۃ ظلفھا ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دوسرے کو تحفہ بھیجا کرو سو اسلئے کہ تحفہ دور کرتا ہے دل کے کینے کو اور نہ حقیر جانے کوئی ہمسایہ اپنے ہمسائے کو اگرچہ بکری کے کھر کا ٹکڑا ہو ترمذی اسکے راوی ہین۔ وحر الصدر دل کی میل اور وسوسون کو کہتے ہین اور فرسن کھر کو کہتے ہین۔

(۲) وعن عائشۃ رض قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل الھدیۃ ویثیب علیھا اخرجہ البخاری وابو داود والترمذی ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تھا کہ ہدیہ قبول کرتے تھے اور اسکا بدلہ دیتے تھے بخاری ابو داؤد ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) وعن انس رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لو اھدی الی کراع لقبلت ولو دعیت الیہ لاجبت اخرجہ الترمذی ترجمہ انس سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بکری کا کھر میری طرف بھیجا جائے تو مین قبول کرون اگر مین اسکی طرف بلایا جاؤن تو کہنا مانون۔ ترمذی اسکے راوی ہے۔

(۴) وعن علی رض قال اھدی کسری الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھدیۃ فقبل منہ وان الملوک اھدوا الیہ فقبل منھم اخرجہ الترمذی ترجمہ علی سے روایت ہے کہا کہ ایران کے بادشاہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تحفہ بھیجا تو حضرت نے قبول کیا اور بادشاہون نے اپکی طرف تحفے بھیجے تو حضرت نے انکے تحفے قبول کیے۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۵) وعن عیاض بن حمار رض قال اھدیت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھدیۃ فقال اسلمت قلت لا قال فانی نھیت عن زبد المشرکین اخرجہ ابو داود والترمذی والنسائی الزبد بسکون الباء الموحدۃ الرفد والعطاء

ترجمہ عیاض بن حمار سے روایت ہے کہا کہ مینے حضرتؐ کو ایک تحفہ بھیجا تو حضرتؐ نے فرمایا کیا تو مسلمان ہوگیا ہے مینے کہا کہ نہین فرمایا سو مجھ منع کیا گیا ہون مشرکون کے تحفے اور عطار سے ابوداؤد قرندی اسکے راوی ہین - نبد کے معنے ہین بخشش اور عطا -

(۶) وعن ابی ہریرۃ ان اعرابیا اھدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکرۃ فعوضہ عنھا ست بکرات فتسخط فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان فلانا اھدی الی ناقۃ فعوضتہ منھا ست بکرات فظل ساخطا لھا لقد ھممت ان لا اقبل ھدیۃ الا من قرشی او انصاری او ثقفی او دوسی اخرجہ اصحاب السنن ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار نے حضرت کو ایک اونٹنی تحفہ بھیجا تو حضرتؐ نے اسکو اسکے بدلے چھ اونٹنیان دین تو وہ غصے ہوے یہ خبر حضرت کو پہونچی تو آپنے خدا کی حمد وثنا کی پھر فرمایا کہ فلانے نے مجھکو ایک اونٹنی تحفہ بھیجی تہی اور مینے اسکو اسکے بدلے چھ اونٹنیان دین تو وہ غصے ہوگیا البتہ مین نے قصد کیا کہ نہ قبول کرون ہدیہ مگر قرشی سے یا انصاری سے یا ثقفی یا دوسی سے اصحاب سنن اسکے راوی ہین

(۷) وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من شفع لاحد شفاعۃ فاھدی لہ ھدیۃ علیھا فقبلھا فقد اتی بابا عظیما من ابواب الربوا اخرجہ ابوداؤد ترجمہ ابوامامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی کی سفارش کرے اور وہ اسکو کسیقدر تحفہ بھیجے وہ قبول کرلے تو وہ بیاجر کے ایک بڑے دروازے مین داخل ہوا - ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۸) وعن عبادۃ بن الصامت قال علمت ناسا من اھل الصفۃ الکتاب والقرآن فاھدی الی رجل منھم قوسا فقلت لیست بمال وارمی علیھا فی سبیل اللہ تعالی لاتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلاسئلنہ فاتیتہ فقلت یارسول اللہ رجل اھدی الی قوسا ممن کنت اعلمہ الکتب والقرآن ولیست لی بمال وارمی علیھا فی سبیل اللہ فقال ان کنت تحب ان تطوق طوقا من نار فاقبلھا اخرجہ ابوداؤد ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ مینے اہل صفہ مین سے بعض لوگون کو قرآن سکھایا تو اُن مین سے ایک نے مجھکو کمان تحفہ بھیجا مینے کہا کہ میرے پاس مال نہین اور مین اُس سے خدا کی راہ مین تیر مارونگا البتہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤنگا اور آپسے پوچھونگا پھر مین حضرتؐ کے پاس آیا تو مین نے کہا یا حضرت مینے بعضے لوگون کو کتاب اور قرآن سکھایا تہا تو اُن مین سے ایک نے مجھکو کمان تحفہ بھیجا ہے اور میرے پاس مال نہین اور مین اُس سے خدا کی راہ مین تیر مارونگا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تو چاہے کہ آگ کا حلقہ تیرے گلے مین ڈالا جاوے تو اسکو قبول کرلے - ابوداؤد اسکے راوی ہین -

کتاب الھبۃ

کتاب ہے

ہبہ کے بیان مین

(۱) عن ابن عباس وابن عمر قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یحل لرجل ان یعطی عطیۃ او یھب ھبۃ ثم یرجع فیھا الا الوالد فیما یعطی ولدہ وفی روایۃ الذی یرجع فی عطیتہ او ھبتہ کالکلب یعود فی قیئہ اخرجہ اصحاب السنن ولاحمد عن ابن عمرو عنہ مرفوعا لیس لنا مثل السوء الذی یعود فی ھبتہ

كَالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَرْجِعُ فِي قَيْئِهِ ترجمہ ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مرد کے واسطے حلال نہیں کہ کوئی چیز عطا کرے یا کچھ بخشے پھر اس میں رجوع کرے یعنی پھیر لے لیکن اگر باپ اپنی اولاد کو کچھ دیکر پھیر لے تو جائز ہے ایک روایت میں ہے کہ جو اپنی عطائی یا ہبہ کی چیز کو پھیر لے تو وہ مثل کتے کی ہے کہ اپنی قے کی چیز کو پھر کھاوے۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہیں۔ اور بخاری کے واسطے ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہمارے واسطے بری کہاوت نہیں کہ جو اپنی ہبہ کی چیز کو پھیر لے وہ کتے کی مانند ہے کہ اپنی قے کی چیز کو پھر کھا لیوے۔

(۲) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رض اَنَّ اَبَاهُ اَتَى بِهِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهٗ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اَلنِّحْلَةُ الْعَطِيَّةُ وَاَلْبِهَةُ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ اسکا باپ اسکو حضرتؐ کے پاس لایا اور کہا یا رسول اللہ میں نے اس لڑکے کو غلام بخشا ہے تو حضرتؐ نے فرمایا کیا تو نے اپنی سب اولاد کو اسکی مثل عطا کیا ہے اس نے کہا کہ نہیں فرمایا پس اسکو پھیر لے چنانچہ ان کے راوی ہیں۔ نحلہ عطا اور ہبہ کو کہتے ہیں۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا فَتَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ اَلَا لَا يَجُوْزُ لِاِمْرَاَةٍ عَطِيَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَجُوْزُ لِاِمْرَاَةٍ اَمْرٌ فِيْ مَالِهَا اِذَا مَلَكَ زَوْجُهَا عِصْمَتَهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابن عمرو سے روایت ہے کہا کہ جب حضرتؐ نے مکہ کو فتح کیا تو خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے سو فرمایا کہ خبردار ہو کہ کسی عورت کے واسطے ہبہ کرنا جائز نہیں بدون اذن اپنے خاوند کے یعنی بدون اسکے اذن کے کسی کو کچھ نہ دے اور ایک روایت میں ہے کہ کسی عورت کو اپنے مال میں اختیار نہیں جبکہ اسکا خاوند اسکے پرے کا مالک ہو۔ ابوداؤد نسائی اسکے راوی ہیں۔

حَرْفُ الْوَاوِ وَفِيْهِ اَرْبَعَةُ كُتُبٍ

حرف واؤ کا بیان اور اس میں چار کتاب ہیں

اَلْوَصِيَّةُ	اَلْوَعْدُ	اَلْوَكَالَةُ	اَلْوَقْفُ
وصیت کرنا	وعدہ کرنا	وکیل ہونا	وقف کرنا

كِتَابُ الْوَصِيَّةِ وَالْحَثِّ عَلَيْهَا

کتاب ہے وصیت اور اسکی ترغیب کے بیان میں

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهٗ شَيْءٌ يُوْصِيْ فِيْهِ اَنْ يَبِيْتَ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں لائق ہے مسلمان مرد کو جسکے پاس کوئی چیز وصیت کرنے کی ہو یہ کہ دو رات بھی کاٹے مگر کہ اسکا وصیت نامہ اسکے پاس لکھا ہو۔ جمہور اسکے راوی ہیں۔

(۲) **وَعَنِ** ابن عباسؓ فِی قَوْلِہٖ تَعَالٰی اِنْ تَرَکَ خَیْرَا نِ الْوَصِیَّۃُ لِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَکَانَتِ الْوَصِیَّۃُ کَذٰلِکَ حَتّٰی نَسَخَتْھَا اٰیَۃُ الْمِیْرَاثِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں کہ اگر چھوڑے مال تو وصیت کرنا ہے واسطے ماں باپکے اور قرابتیوں کے موافق دستور کے اور اسیطرح وصیت جاری رہی یہانتک کہ میراث کی آیت نے اسکو منسوخ کیا ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

وقتہا
وصیت کے وقت کا بیان

(۱) **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضہ قَالَ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَیُّ الصَّدَقَۃِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَاْمُلُ الْغِنٰی وَتَخْشَی الْفَقْرَ وَلَا تُمْھِلُ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ کَذَا وَقَدْ کَانَ لِفُلَانٍ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کون سی خیرات افضل ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ افضل صدقہ یہ ہے کہ تو خیرات کرے جس حالت میں کہ تندرست اور حریص ہو مالداری کی امید رکھتا ہو اور محتاجی سے ڈرتا ہو اور خیرات کرنے میں دیر کرے یہانتک کہ جب تو مرنے لگے اور روح حلق میں پہنچے تو اسوقت تو یوں کہے کہ فلانے کو اتنا دینا اور فلانے کو اتنا اور وہ تو فلانے وارث کا ہوچکا یا یوں اسکے راوی ہیں ف یعنے خیرات کرنا صحت کی حالت میں افضل ہے کہ مال دینے کو جی نہ چاہے زندگی کی امید ہو اور یہ نہیں کہ جب جان نکلنے لگے تو وصیت شروع کرے کہ فلانے کو اتنا مال دینا اور فلانے کو اتنا اسوقت اگر کسی کو دیگا تو بھی اسکے ہاتھ سے گیا اور غیروں کا ملا یعنے وارثوں کو۔

مقدارہا
وصیت کی مقدار کا بیان۔

(۱) **عَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ جَآءَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ عَامَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِیْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بَلَغَ بِیْ مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰی وَاَنَا ذُوْ مَالٍ وَلَا یَرِثُنِیْ اِلَّا ابْنَۃٌ لِیْ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَیْ مَالِیْ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ کَثِیْرٌ اِنَّکَ اِنْ تَدَعْ وَرَثَتَکَ اَغْنِیَآءَ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ تَدَعَھُمْ عَالَۃً یَّتَکَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّکَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَۃً تَبْتَغِیْ بِھَا وَجْہَ اللّٰہِ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا اُجِرْتَ بِھَا حَتّٰی مَا تَجْعَلُ فِیْ اِمْرَاَتِکَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِیْ قَالَ اِنَّکَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِیْ بِہٖ وَجْہَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا ازْدَدْتَ بِہٖ دَرَجَۃً وَّرِفْعَۃً وَلَعَلَّکَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰی یَنْفَعَ اللّٰہُ بِکَ اَقْوَامًا وَیَضُرَّ بِکَ اٰخَرِیْنَ اَللّٰھُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِیْ ھِجْرَتَھُمْ وَلَا تَرُدَّھُمْ عَلٰی اَعْقَابِھِمْ لٰکِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَۃَ یَرْثِیْ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنْ مَاتَ بِمَکَّۃَ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ قَوْلُہٗ یَرْثِیْ لَہٗ اِلٰی اٰخِرِہٖ مُدْرَجٌ فِی الْحَدِیْثِ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ میں حجۃ الوداع میں سخت بیمار ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری خبر کو آئے تو میں نے کہا یا رسول اللہ میری بیماری حد کو پہنچی جو آپ دیکھتے ہیں میں اب زندگی کی امید نہیں رکھتا اور میں مالدار ہوں اور میری صرف ایک بیٹی ہے اسکے سوائے کوئی میرا وارث نہیں حکم ہو تو ایک حصہ بیٹی کو دوں اور دو حصے خیرات کروں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں میں نے کہا آدھا مال خیرات کردوں فرمایا کہ نہیں میں نے کہا کہ تہائی مال خیرات کردوں فرمایا تہائی خیرات کرو تہائی بھی خیرات کے واسطے بہت ہے مقرر اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑے تو بہتر ہے اس سے کہ انکو محتاج چھوڑے کہ مانگیں لوگوں سے ہاتھ پھیلا کر اور جو کچھ تو خرچ کرے گا خدا کی رضامندی کے واسطے اسکا ثواب پاویگا یہانتک کہ جو تو اپنی

بیوی کے مُنہ مین ڈالیگا یعنے اُسکا بھی ثواب پاویگا پھر بیٹے نے کہا یا رسُول اللہ کیا مین چھوڑدیا جاؤن گا بعد اپنے ساتھیون کے چلے جانے کے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو بیماری کے سبب سے کے مین چھوڑا جائیگا اور کوئی خدا کی رضامندی کا کام کرتا رہے گا تو بیشک تیرا درجہ بلند اور اونچا ہوگا۔ اور شاید کہ تو پیچھے چھوڑا جائے گا یعنے تیری زندگی بہت ہوگی یہانتک کہ نفع پاوینگے تجھسے بہت گروہ اور ضرر پاوینگے تجھسے اور لوگ یعنے تیرے جہاد سے مسلمانون کو قوت ہوگی اور کافرون کو ضرر اے اللہ قائم رکھ میری اصحاب کی ہجرت کو اور نہ پھیر انکو ایڑیون پر لیکن نہایت محتاج سعد بن خولہ ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے واسطے مرثیہ کہتے تھے کہ باوجود ہجرت کے مکے مین آکر مرا۔ جسپون اسکے راوی ہین قول اُسکا یرثی سے اخیر تک مدرج ہے حدیث مین۔

وَصِيَّةُ الْوَارِثِ

وارث کی وصیت کا بیان۔

(۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ رض قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهٖ وَاَنَا تَحْتَ جِرَانِهَا وَهِيَ تَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا وَاِنَّ لُعَابَهَا لَيَسِيْلُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَعْطٰى كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهٗ وَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ لٰكِنْ رِوَايَةُ اَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَلْجِرَانُ بَاطِنُ الْعُنُقِ مِمَّا يَلِي الْاَرْضَ اَلْقَصْعُ شِدَّةُ الْمَضْغِ وَالْجِرَّةُ مَا يُخْرِجُهُ الْبَعِيْرُ مِنْ بَطْنِهٖ لِيَجْتَرَّهٗ وَرُبَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الْبَعِيْرُ اِذَا كَانَ مُطْمَئِنًّا فَاِذَا خَافَ شَيْئًا قَطَعَ الْجِرَّةَ ترجمہ عمرو بن خارجہ سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اونٹنی پر خطبہ پڑھا اور حالانکہ مین اونٹنی کی گردن کے نیچے تھا اور وہ جگالی کرتی تھی اپنے پیٹ کی نکالی چیز سے اور اسکا لعاب میرے دونو شانون کے درمیان بہتا تھا سو پیغمبر خدا فرماتے تھے کہ مقرر خدا نے ہر حقدار کو اپنا حق دیدیا ہے سو نہین صحیح ہے وصیت واسطے وارث کے اصحاب سُنن اُسکے راوی ہین لیکن روایت ابوداؤد ابوامامہ سے ہے۔ جران گردن کے نیچے کی طرف کو کہتے ہین جو زمین سے ملی ہوتی ہے اور قصع سخت چبانے کو کہتے ہین اور جرہ وہ چیز ہے جو اونٹ اپنے پیٹ سے نکالتا ہے جگالی کرنے کو اور اونٹ جگالی اُسوقت کرتا ہے جبکہ اُسکو اطمینان ہو اور جب ڈرے تو جگالی چھوڑ دیتا ہے۔

(۲) وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ سَاَلْتُ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى رض هَلْ اَوْصٰى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قُلْتُ فَكَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ اَوْ اَمَرَ بِهَا قَالَ اَوْصٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ ترجمہ طلحہ بن مصرف سے روایت ہے کہ مین نے ابن ابی اوفی سے پوچھا کہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصیت کی ہے اُس نے کہا کہ نہین مینے کہا پھر لوگون پر کسطرح وصیت لکھی گئی یا کسطرح اُسکا حکم ہوا حالانکہ وصیت نہین کی کہا کہ وصیت کی ساتھ عمل کرنے کے خدا کی کتاب پر ابوداؤد کے سوائے پانچون اس کے راوی ہین

(۳) وَعَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ ذَكَرُوْا عِنْدَ عَائِشَةَ رض اَنَّ عَلِيًّا رض كَانَ وَصِيًّا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَتٰى اَوْصٰى اِلَيْهِ وَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهٗ اِلٰى صَدْرِيْ فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَلَقَدِ انْخَنَثَ فِيْ حِجْرِيْ وَمَا شَعَرْتُ اَنَّهٗ مَاتَ فَمَتٰى اَوْصٰى اِلَيْهِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ اِلَّا الْاِنْثِنَاءَ وَاِلَّا نِكَاسَ اَرَادَتْ اَنَّهٗ اِسْتَرْخٰى فَانْثَنَتْ اَعْضَاؤُهٗ ترجمہ اسود بن یزید سے روایت ہے کہ لوگون نے عائشہ رض کے پاس ذکر کیا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی رض کے حق مین وصیت کی ہے عائشہ نے کہا کسوقت علی رض کو وصیت کی اور حالانکہ آپ میرے سینے سے ٹیک کیے تھے بھر آپنے طشت منگایا سو البتہ ڈھیلے ہوئے اور جھک گئے میری گود مین اور مینے معلوم نہ کیا کہ

کہ فوت ہو گئے سو کس وقت وصیت کی آپنے علی کو شیخین و نسائی اسکے راوی ہین ماتخناہ کے معنے ہین اولٹنا اور ٹوٹ جانا مراد یہ ہے کہ حضرت دہیلے ہوئے تو آپکے جوڑ چوٹ گئے۔

(۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلِ السَّهْمِيَّ اَوْصٰى اَنْ يُّعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ فَاَعْتَقَ عَنْهُ ابْنُهٗ هِشَامٌ خَمْسِيْنَ وَاَرَادَ ابْنُهٗ عَمْرٌو اَنْ يُّعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِيْنَ الْبَاقِيَةَ فَقَالَ حَتّٰى اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ اَوْصٰى اَنْ يُّعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ وَاِنَّ هِشَامًا اَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِيْنَ وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُوْنَ اَفَاُعْتِقُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَاَعْتَقْتُمْ عَنْهُ اَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ اَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهٗ ذٰلِكَ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ اوسنے اپنے دادا سے روایت کی کہ عاص بن وائل نے وصیت کی کہ اُسکی طرف سے سو غلام آزاد کیے جاوین تو اُس کے بیٹے ہشام نے اُسکی طرف سے پچاس غلام آزاد کیے اور اُس کے بیٹے عمرو نے ارادہ کیا کہ اُسکی طرف سے باقی پچاس کو ادا کرے سو اُس نے کہا مین حضرت سے پوچھ لون اُس نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو کہا یا رسول اللہ میرے باپ نے وصیت کی تھی کہ اُس کی طرف سے سو غلام آزاد کیے جاوین اور مقرر ہشام نے اُس کی طرف سے پچاس غلام آزاد کر دیے ہین اور مجھپر پچاس باقی ہین تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ مسلمان ہوتا اور تم اُس کی طرف سے غلام آزاد کرتے یا خیرات کرتے یا حج کرتے تو اُسکو اُسکا ثواب پہونچتا یعنے وہ کافر مرا ہے اور کافر کو خیرات کا ثواب نہین پہونچتا ابوداؤد اُس کے راوی ہین۔

اَلْوَصِيُّ فِي الْيَتِيْمِ

یتیم کے وصی کا بیان

(۱) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّيْ اَرٰكَ ضَعِيْفًا وَاِنِّيْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ لَا تَاَمَّرَنَّ عَلٰى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيْمٍ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سفر مین تجھکو کمزور دیکھتا ہون اور مین تیرے واسطے چاہتا ہون جو اپنے جان کے لیے چاہتا ہون سو تو دو آدمیون پر سردار نہ بنیو اور یتیم کے مال کا متولی نہ بنیو ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ فَقِيْرٌ وَلَيْسَ لِيْ شَيْءٌ وَلِيُّ يَتِيْمٍ فَقَالَ كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيْمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُبَادِرٍ وَلَا مُتَاَثِّلٍ مَالًا اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ اَلْمُبَادِرُ الْمُسَارِعُ ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اُسنے اپنے باپ اُس نے اپنے دادا سے روایت کی کہ ایک مرد حضرت کے پاس آیا سو اُس نے کہا کہ مین محتاج ہون اور میرے پاس کچھہ نہین ہے اور مین ایک یتیم کا والی ہون فرمایا کہ اپنے یتیم کے مال سے کہا بدون اسراف اور جلدی اور جمع کرنے کے ابوداؤد نسائی اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ عَلِيٍّ رضی قَالَ حَفِظْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ لَا يُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ وَلَا صُمَاتَ يَوْمٍ اِلَى اللَّيْلِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ علی مرتضی سے روایت ہے کہ سنے دو چیزین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یاد رکھی ہین کہ نہین ہے یتیمی بعد بالغ ہونیکے اور نہین ہے چپ رہنا ایک دن کا رات تک ابوداؤد اسکے راوی ہین یعنے تمام دن سکوت کا روزہ رکھنا جائز نہین۔

كِتَابُ الْوَعْدِ

کتاب ہے وعدہ کرنے کے بیان مین

(۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی الْحَمْسَاءِ رضہ قَالَ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِبَیْعٍ قَبْلَ اَنْ یُّبْعَثَ فَبَقِیَتْ لَهٗ بَقِیَّةٌ فَوَعَدْتُّهٗ اَنْ اٰتِیَهٗ بِهَا فِیْ مَکَانِهٖ فَنَسِیْتُ ثُمَّ ذَکَرْتُ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَجِئْتُ فَاِذَا هُوَ فِیْ مَکَانِهٖ فَقَالَ یَا فَتٰی لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَیَّ اَنَا هٰهُنَا مُنْذُ ثَلٰثٍ اَنْتَظِرُکَ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عبداللہ بن ابی حمسا سے روایت ہے کہا کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ چیز خریدی پیغمبر ہونے سے پہلے سو اُسکا میری طرف کچھ مال باقی رہا سو مینے آپ سے وعدہ کیا کہ اُسکو آپکے پاس فلانی جگہہ لاؤنگا سو مین بھول گیا پھر تین دن کے بعد مجھکو یاد آیا پھر مین آپکے پاس گیا سو کیا دیکھتا ہون کہ حضرت اس جگہہ مین بیٹھے ہین تو فرمایا اے جوان البتہ تو نے مجھپر مشقت ڈالی۔ مین تین دن سے یہان تیری انتظار کر رہا ہون ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ جَابِرٍ رضہ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَآءَ مَالُ الْبَحْرَیْنِ اَعْطَیْتُکَ هٰکَذَا وَهٰکَذَا فَلَمْ یَجِئْ مَالُ الْبَحْرَیْنِ حَتّٰی قُبِضَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَجَآءَ مَالُ الْبَحْرَیْنِ اَبَا بَکْرٍ فَنَادٰی مُنَادِیْ اَبِیْ بَکْرٍ اَلَا مَنْ کَانَ لَهٗ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عِدَةٌ اَوْ دَیْنٌ فَلْیَاْتِنَا فَاَتَیْتُهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ حَقٌّ وَلَکَ یُعْطِیْ ثُمَّ اَتَیْتُهٗ فَقَالَ مِثْلَهٗ ثُمَّ اَتَیْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقُلْتُ سَاَلْتُ فَلَمْ تُعْطِنِیْ ثُمَّ سَاَلْتُکَ فَلَمْ تُعْطِنِیْ فَاِمَّا اَنْ تُعْطِیَنِیْ وَاِمَّا اَنْ تَبْخَلَ عَنِّیْ فَقَالَ اَوَ قَدْ عَلِمْتَ اَنِّیْ قَدْ مَا رَدَدْتُکَ مِنْ مَرَّةٍ اِلَّا وَاَنَا اُرِیْدُ اَنْ اُعْطِیَکَ ثُمَّ تَحَثَّیْ حَثْیَةً بِکَفَّیْهِ جَمِیْعًا وَقَالَ عُدَّهَا فَوَجَدْتُّهَا خَمْسَمِائَةٍ قَالَ فَخُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَیْنِ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بحرین سے مال آوے گا تو مین تجھکو دونگا اسطرح اور اسطرح یعنے دونو ہاتھہ بھر بھر کر تین بار تجھکو دونگا سو حضرت کی زندگی مین بحرین کے ملک سے مال نہ آیا یہانتک کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوئے پھر بحرین کا مال ابوبکر کے پاس آیا تو ابوبکر کے پکارنے والے نے پکارا کہ خبردار ہو کہ جس کے حضرت نے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو یا جسکا حضرت پر قرض ہو وہ ہمارے پاس آوے تو مین ابوبکر صدیق کے پاس گیا اور مین نے انکو خبر دی۔ سو ابوبکر نے کہا یہانتک دو مجھکو کچھ نہ دیا پھر مین انکے پاس آیا تو انہون نے اُسیطرح کہا پھر مین تیسری بار انکے پاس آیا تو مینے کہا کہ مینے تجھسے مال مانگا تھا تجھنے نہین دیا سو یا تو تم مجھکو دیدو یا تم مجھسے بخل کرتے ہو تو انہون نے کہا کہ بخل سے زیادہ ترکون بیماری ہے مینے تجھکو کسی بار نہین پھیرا مگر کہ میرا ارادہ تجھکو دینے کا تھا تو انہون نے میرے واسطے اکٹھے دونون ہاتھہ سے بخل بھرا اور کہا کہ گن اور مینے انکو پانچسو درہم پایا پھر فرمایا کہ دوبار اتنے اور لے یعنے ہزار درہم۔ شیخین اسکے راوی ہین۔

کِتَابُ الْوَکَالَةِ

کتاب ہے

وکیل ہونیکے بیان مین

(۱) عَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ رضہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهٗ بِدِیْنَارٍ یَشْتَرِیْ لَهٗ بِهٖ اُضْحِیَةً فَاشْتَرٰی کَبْشًا بِدِیْنَارٍ وَبَاعَهٗ بِدِیْنَارَیْنِ فَرَجَعَ وَاشْتَرٰی اُضْحِیَةً بِدِیْنَارٍ فَجَآءَهٗ بِالْاُضْحِیَةِ وَالدِّیْنَارِ فَتَصَدَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالدِّیْنَارِ وَدَعَا لَهٗ اَنْ یُّبَارَکَ لَهٗ فِیْ تِجَارَتِهٖ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو ایک اشرفی

دیکر بیجا تا کہ مین آپکے واسطے اُس سے قربانی خریدون سو مینے اشرفی سے دنبہ خریدا پھر مینے اُسکو دو اشرفیون سے بیچڈالا پھر مین پھرا اور مینے ایک اشرفی سے ایک دنبہ خریدا تو مین حضرت کے پاس قربانی اور اشرفی لایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشرفی خیرات کردی اور میرے واسطے میری تجارت مین برکت کی دعا کی ابوداؤد و ترمذی اُسکے راوی ہین ۔ ف معلوم ہوا کہ وکیل کرنا اپنے کاروبار مین درست ہے۔

کتاب الوقف

کتاب ہے

وقف کرنیکے بیان مین

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ اَصَابَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَرْضًا بِخَیْبَرَ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَصَبْتُ اَرْضًا بِخَیْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِیْ مِنْہُ فَکَیْفَ تَاْمُرُنِیْ بِہٖ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَہَا وَتَصَدَّقْتَ بِہَا فَتَصَدَّقَ بِہَا عُمَرُ رض اَنَّہَا لَا تُبَاعُ اَصْلُہَا وَلَا یُوْہَبُ وَلَا یُوْرَثُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰی وَالرِّقَابِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَابْنِ السَّبِیْلِ زَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ وَالضَّیْفِ ثُمَّ اتَّفَقُوْا لَا جُنَاحَ عَلٰی مَنْ وَلِیَہَا اَنْ یَّاْکُلَ مِنْہَا بِالْمَعْرُوْفِ وَیُطْعِمَ صَدِیْقًا غَیْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَیَقْتَنِیْہِ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ کہا عمر فاروق نے خیبر مین زمین پائی تو وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوے اور کہا یا رسول اللہ مینے خیبر مین زمین پائی ہے کہ مینے اپنے نزدیک اُس سے زیادہ تر عمدہ مال کبھی نہین پایا سو آپ مجھ کو اسکا کسطرح حکم کرتے ہین یعنے کس طرح اور کہان خیرات کرون فرمایا اگر تو چاہے تو اسکے اصل کو روکے رہ اور اسکی پیداوار کو خیرات کر مینے اسکو وقف کردے کہ اصل نہین قائم رہے اور اسکا حاصل خدا کی راہ مین خیرات ہوا کرے تو عمر فاروق نے اسکو وقف کیا اسطور پر کہ اصل نہین نہ بیچی جاوے نہ ہبہ کیجاوے نہ اسکا کوئی وارث بنے خیرات کیا اسکو واسطے محتاجون کے اور قرابت والون کے اور غلام آزاد کرنے کے اور خدا کی راہ مین اور واسطے مسافرون کے اور ایک روایت مین زیادہ ہے اور مہمانون کے پھر اتفاق کیا راویون نے کہ نہین گناہ اس کے مہتمم پر یہ کہ کھاوے اُس سے موافق دستور کے اور کھلاوے دوست کو اس حال مین کہ نہ جمع کرنیوالا ہو مال کو ۔ پانچون اسکے راوی ہین ۔ متاثل وہ ہے جو مال کو جمع کرے ۔

(۲) وَعَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ نَظَرْتُ اِلٰی عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ صَدَقَۃَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ھٰذَا مَا کَتَبَ عَبْدُ اللّٰہِ عُمَرُ فِیْ ثَمْغٍ فَذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ وَفِیْہَا فَمَا عَفَا عَنْہُ مِنْ ثَمَرِہٖ فَھُوَ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ وَاِنْ شَاءَ وَرِقٌ ثَمْغٍ اِشْتَرٰی مِنْ ثَمَرِہٖ رَقِیْقًا لِعَمَلِہٖ وَکَتَبَ مُعَیْقِیْبٌ وَشَہِدَ عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ الْاَرْقَمِ ھٰذَا مَا اَقْضٰی بِہٖ عَبْدُ اللّٰہِ عُمَرُ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّہٗ اِنْ حَدَثَ بِہٖ حَدَثٌ اَنَّ ثَمْغًا وَصِرْمَۃَ ابْنِ الْاَکْوَعِ وَالْعَبْدَ الَّذِیْ فِیْہِ وَالْمِائَۃَ السَّہْمَ الَّذِیْ بِخَیْبَرَ وَرَقِیْقَہُ الَّذِیْ فِیْہِ وَالْمِائَۃَ الَّتِیْ اَطْعَمَہَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِالْوَادِیْ تَلِیْہِ حَفْصَۃُ مَا عَاشَتْ ثُمَّ یَلِیْہِ ذُو الرَّاْیِ مِنْ اَھْلِہَا اَنْ لَا یُبَاعَ وَلَا یُشْتَرٰی یُنْفِقُہٗ حَیْثُ شَاءَ مِنَ السَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ وَذِی الْقُرْبٰی لَا حَرَجَ عَلٰی مَنْ وَلِیَہٗ اِذَا اَعْطٰی اَنْ اَکَلَ اَوْ اشْتَرٰی رَقِیْقًا مِنْہُ اَخْرَجَہٗ اَبُوْ دَاوٗدَ عَفَا اَیْ زَادَ وَفَضَلَ وَالْمَحْرُوْمُ الْمَمْنُوْعُ الَّذِیْ صُرِفَ

عَنْهُ التِّرْمِذِيُّ وَنَافِعٌ وَصِرْمَةُ ابْنُ الْاَكْوَعِ مَالَانِ بِالْمَدِيْنَةِ مَعْرُوْفَانِ كَانَا لِعُمَرَ رض فَوَقَفَهُمَا ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہے کہا کہ نقل کیا ہمسے واسطے عبد الحمید بن عبد اللہ نے وقف نامہ عمر کا شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے یہ وہ چیز ہے جو لکھی اللہ کے بندے عمر نے ثمغ کے باب مین پہر ذکر کی مثل حدیث ابن عمر کی اور اُس مین یہہ ہی کہ جو زیادہ ہو میوہ اُسکا تو وہ واسطے سائل اور محتاج کے ہی اور اگر ثمغ کا دانی چاہے تو اُس کے بہل سے اُس کے کام کے واسطے غلام خریدے اور لکھا معیقیب نے اور گواہ ہوئے عبد اللہ بن ارقم یہ وہ چیز ہے جو وصیت کی ساتھہ اس کے اللہ کے بندے عمر نے جو مسلمانون کا سردار ہی کہ اگر اسپر کوئی مصیبت آوی تو ثمغ اور صرمہ ابن اکوع اور وہ غلام جو اس مین ہے اور سو حصہ جو خیبر مین ہے اور اُسکا غلام جو اس مین ہے اور وہ سو حصہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکو دیا ہے نالے مین اُسکی والی حفصہ ہے یعنی انکی بیٹی جبتک کہ وہ زندہ رہے پہر اُس کے والی عقل والے لوگ ہونگے اُس کے گھر والون سے وقف ہی اسطور پر کہ نہ بیچا جاوے نہ خریدا جاوے خرچ کرے اُسکو مہتمم جس جگہہ چاہے سائل اور محروم اور قرابتیون سے نہین کوئی حرج اُس کے مہتمم پر جبکہ دیوے یا کہاوے یا اُس سے غلام خریدے بودا ہو وہ اُس کے اوکی مین عقل کے معنے زیادہ ہو اور بڑھے اور محروم وہ ہے جس سے رزق پہیر گیا یعنے محتاج اور ثمغ اور صرمہ دو مال ہین میںے مین کہ معروف ہین وہ حضرت عمر کے ملک مین تہے تو عمر فاروق نے انکو وقف کر دیا۔

حَرْفُ الْيَاءِ وَفِيْهِ كِتَابٌ وَّاحِدٌ

حرف یا شناۃ تحتیہ اور اس مین ایک ہی کتاب ہے

كِتَابُ الْيَمِيْنِ وَفِيْهِ ثَمَانِيَةُ فُصُوْلٍ

کتاب ہے قسمون کے بیان مین اور اُس مین آٹھہ فصل ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْ لَفْظِ الْيَمِيْنِ فِيْمَا يُحْلَفُ بِهٖ

پہلی فصل لفظ قسم اور جائز قسم کے بیان مین۔

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ حَلَفَ اُحْلِفُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مَالَكَ عِنْدَنَا شَيْءٌ يُعْنِيْ لِلْمُدَّعِيْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک مرد سے جسنے قسم دی کہ قسم کہا اسطرح کہ مین قسم کہاتا ہون اس اللہ کی جسکے سوائے کوئی لائق عبادت کے نہین کہ تیرے پاس میری کچہہ چیز نہین ابو داؤد نے اسکے راوی ہین۔

(۲) وعن ابن عمر رضہ قال اکثر ما کان یحلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا ومقلب القلوب اخرجہ البخاری الا مسلما ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ اکثر اوقات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوں قسم کھایا کرتے تھے یوں نہیں قسم ہے دلوں کے پھیرنے والے کی بخاری نے اسکے سوائے جسکو اسکے راوی ہیں۔

(۳) وعن ابو سعید رضہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا اجتھد فی الیمین قال لا والذی نفس ابی القاسم بیدہ اخرجہ ابوداؤد ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تھا کہ جب قسم میں نہایت کوشش کرتے یعنے نہایت اہتمام ملحوظ ہوتا تو یوں فرماتے یوں نہیں قسم ہے اسکی جسکو قابو میں محمد کی جان ہے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۴) وعن ابی ھریرۃ رضہ قال کانت یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا حلف لا واستغفر اللہ تعالی اخرجہ ابوداؤد ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ تمہی قسم حضرت کی بیکہ قسم کھانا چاہتے یوں نہیں اور میں حد سے بخشش چاہتا ہوں ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۵) وعن قیلۃ امرأۃ من جھینۃ انہا قالت ان یھودیا من یھود مر برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال انکم تشرکون وتشرکون تقولون ما شاء اللہ تعالی وشئت وتقولون والکعبۃ فامرھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا ارادوا ان یحلفوا ان یقولوا ورب الکعبۃ ویقولوا احدھم ما شاء اللہ تعالی ثم شئت اخرجہ النسائی ترجمہ قبیلہ قوم جہینہ کی ایک عورت سے روایت ہے کہ ایک یہودی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ تم بندر مانتے ہو اور شرک کرتے ہو تم کہتے ہو کہ جو اللہ چاہے اور تو چاہے اور تم کہتے ہو کہ قسم ہے کعبہ کی تو حضرت نے اصحاب کو حکم کیا کہ جب قسم کھایا چاہیں تو یوں کہا کریں اور قسم ہے رب کعبہ کی اور کہے ان میں سے کوئی کہ جو اللہ نے چاہا پھر تو نے چاہا۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

الفصل الثانی فیما نھی عن الحلف بہ

دوسری فصل منع قسم کے بیان میں

(۱) عن ابن عمر رضہ قال سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمر یحلف بابیہ فقال ان اللہ تعالی ینھاکم ان تحلفوا بآبائکم ومن کان حالفا فلیحلف باللہ تعالی او لیصمت اخرجہ الستۃ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر کو باپ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ مقرر خدا تمکو منع کرتا ہے۔ اپنے باپ دادوں کی قسم کھانے سے سو جو قسم کھایا چاہے تو اللہ کی قسم کھائے یا چپ رہے چھیوں اسکے راوی ہیں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوائے خدا کے کسی کی قسم درست نہیں نہ قرآن کی نہ باپ دادوں کی چنانچہ اور حدیث میں صاف منع کیا ہے۔

(۲) وعن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من حلف بالامانۃ فلیس منا اخرجہ ابوداؤد ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو امانت کی قسم کھائے وہ ہم میں سے نہیں۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۳) وعن ابراھیم یعنی النخعی قال کانوا ینھوننا ونحن غلمان ان نحلف بالشھادۃ والعھد اخرجہ

البخاری فی ترجمۃ ترجمہ ابراہیم نخعی سے روایت ہی کہا کہ ہمکو منع کیا کرتے تھے۔ اور ہم لڑکے تھے شہادت اور عہد کی قسم کھانے سے بخاری اسکے راوی ہین ترجمہ باب ہین۔

(۴) وعن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من حلف فقال انی بری من الاسلام فان کان کاذبا فھو کما قال وان کان صادقا فلن یرجع الی الاسلام سالما اخرجہ ابوداؤد والنسائی ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو قسم کہاوی سو کہے مین دین اسلام سے بیزار ہون پس اگر وہ جھوٹا ہو تو وہ ایسا ہی ہوگا جیسا اُس نے کہا پر اگر وہ قسم سچی کہی ہو تو بھی اسلام کی طرف کبھی سلامت نہین پہریگا۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین ف یعنی قسم سطرح کہائے کہ اگر مین ایسا کرون تو مین دین اسلام سے بیزار ہون تو وہ اگرچہ سچا بھی ہو پہر بھی گناہ سے خالی نہین۔

الفصل الثالث فی الیمین الفاجرۃ

تیسری فصل

جھوٹی قسم کے بیان مین

(۱) عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من حلف علی یمین مصبورۃ کاذبا فلیتبوأ مقعدہ من النار اخرجہ ابوداؤد والیمین المصبورۃ ھی الالزمۃ لصاحبھا بن حمۃ الحکم ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو جھوٹی قسم کہاوے لازم قسم مین تو چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین بناوے ابوداؤد اُس کے راوی ہین یمین مصبورۃ وہ قسم ہے جو قسم کہانیوالے پر لازم ہوجائے حکم کی جہت سے۔

(۲) وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من حلف علی مال امرئ مسلم بغیر حقہ لقی اللہ تعالی وھو علیہ غضبان ثم قرء علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصداقہ من کتاب اللہ تعالی ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانھم ثمنا قلیلا الآیۃ اخرجہ الستۃ الا النسائی ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ جو قسم کہاکر مسلمان کا ناحق مال لیوے وہ ملیگا اللہ سے اُس حال مین کہ وہ اسپر نہایت غصبناک ہوگا پر حضرت نے اپنی اس حدیث کا ماخذ قرآن مجید سے پڑہکر بتلایا یعنے جو لوگ اللہ کو درمیان دیکر اور جھوٹی قسمین کہاکر تھوڑا سا مال دبا لیتے ہین اُن لوگون کو آخرت مین کچھ حصہ نہین اور خدا اُن سے بات نہین کریگا اور رحمت سے انکی طرف دیکھے گا قیامت کے دن آخر آیت تک نسائی کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین۔

(۳) وعن ایاس بن ثعلبۃ الحارثی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من اقتطع حق امرئ مسلم بیمینہ حرم اللہ تعالی علیہ الجنۃ واوجب لہ النار قالوا وان کان شیئا یسیرا قال وان کان قضیبا من اراک اخرجہ مسلم ومالک والنسائی ترجمہ ایاس بن ثعلبہ سے روایت ہی کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو چھین لے گا حق کسی مسلمان کا جھوٹی قسم کہاکر تو اللہ نے اسپر بہشت حرام کردی اور اُسکے واسطے دوزخ کی آگ واجب کی لوگون نے کہا کہ اگر تھوڑی چیز ہو تو بھی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگرچہ پیلو کی ٹہنی ہو مسلم اور مالک اور نسائی اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِی مَوْضِعِ الْیَمِیْنِ

چوتھی فصل

قسم کی جگہہ کے بیانمین

(۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یَحْلِفُ اَحَدٌ عِنْدَ مِنْبَرِیْ ھٰذَا عَلٰی یَمِیْنٍ اٰثِمَۃٍ وَلَوْ عَلٰی سِوَاکٍ اِلَّا اَوْجَبَ اللّٰہُ لَہٗ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَھٰذَا لَفْظُہٗ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو میرے اس منبر کے پاس جھوٹی قسم کہاوے گا اگرچہ مسواک پر ہو۔ اُسنے اپنی جگہہ دوزخ مین بنائی۔ مالک اور ابوداؤد اس کے راوی ہین۔ اور یہ لفظ ابوداؤد کے ہین۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِی الْاِسْتِثْنَاءِ فِی الْیَمِیْنِ

پانچوین فصل

قسم مین انشاء اللہ کہنے کے بیان مین

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَقَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَقَدِ اسْتَثْنٰی فَاِنْ شَآءَ رَجَعَ وَاِنْ شَآءَ تَرَکَ مِنْ غَیْرِ حِنْثٍ اَخْرَجَہُ الْاَرْبَعَۃُ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی چیز مین قسم کہاوے اور اسکے ساتھہ انشاء اللہ کہے تو اُس نے استثنا کیا پھر اگر چاہے تو قسم بجالاوے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے بدون کفارہ نہین یعنے اُس مین کفارہ نہین۔ اچارون اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَیْمٰنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّیْلَۃَ عَلٰی سَبْعِیْنَ اِمْرَاَۃً تَاْتِیْ کُلُّ اِمْرَاَۃٍ بِفَارِسٍ یُجَاھِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ لَہُ الْمَلَکُ قُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَلَمْ یَقُلْ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْھُنَّ اِلَّا اِمْرَاَۃٌ وَاحِدَۃٌ جَآءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَجَاھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ البتہ مین آج رات کو نوّے عورت پر گھوموںگا یعنے اُن سے صحبت کرونگا کہ اُن مین سے ہر عورت لڑکا جنے گی جو سوار ہوکر راہ خدا مین جہاد کرے گا تو فرشتے نے اُس سے کہا کہ کہہ انشاء اللہ یعنے اگر اللہ چاہیگا تو انہون نے انشاء اللہ نہ کہا یعنی بھول گئے تو اُن مین سے کوئی عورت حاملہ نہ ہوئی مگر ایک عورت کہ آدھا آدمی لائی یعنے ادھورا لڑکا جنا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اسکی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ اگر سلیمان علیہ السلام انشاء اللہ کہتے تو سب سوار ہوکر خدا کی راہ مین جہاد کرتے۔ شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین ف معلوم ہوا کہ جب کسی کام کا ارادہ کرے تو انشاء اللہ ضرور کہہ لیوے اسلئے کہ بدون خدا کی مدد کے کوئی کام نہین ہوسکتا۔ پیغمبر ہو یا ولی حکیم ہو یا بادشاہ۔

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ فِی نَقْضِ الْیَمِیْنِ

چھٹی فصل قسم توڑنے کے بیان مین۔

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَأٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلْيَفْعَلِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَمَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی چیز پر قسم کھا بیٹھے پھر اسکو اس کے سوا اور بات بہتر معلوم ہوئی تو چاہیے کہ اپنی قسم کو توڑ دے اور قسم کا کفارہ دے اور چاہیے کہ کرے وہ بات جو بہتر ہے مسلم اور مالک اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَأَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَّمِيْنِيْ وَاَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ ترجمہ ابوموسے سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اللہ کی اگر اللہ چاہے میں کسی بات پر قسم نہیں کھاؤں گا۔ پھر میں اسکے سوائے اور بات کو بہتر جانوں مگر کہ اپنی قسم کا کفارہ دونگا اور جو بات بہتر ہے اسکو کرونگا پانچوں اس کے راوی ہیں

(۳) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رضہ لَا يَكَادُ يَحْنَثُ قَطُّ فِيْ يَمِيْنٍ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَفَّارَةَ الْيَمِيْنِ فَقَالَ لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَأَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ عَنْ يَّمِيْنِيْ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ ابوبکر رضہ صدیق نے کبھی اپنی قسم نہیں توڑی یہانتک کہ اترا کفارہ اترا ابوبکر نے کہا کہ میں اگر کسی بات پر قسم کھاؤں پھر اس کے سوائے اور بات کو بہتر دیکھوں تو کرتا ہوں اسکو جو بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دوں بخاری اس کے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ فِيْ اَحَادِيْثَ مُتَفَرِّقَةٍ

ساتوین فصل

متفرق حدیثوں کے بیان میں

اَلنِّيَّةُ قسم کھانے میں نیت کا بیان

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْيَمِيْنُ عَلٰى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ وَفِيْ اُخْرٰى يَمِيْنُكَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ بِهٖ صَاحِبُكَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قسم کا اعتبار قسم لینے والے کی نیت پر ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ تیری قسم کا اعتبار تیرے ساتھی کی تصدیق پر ہے اسکو مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں ف یعنی قاضی جس مطلب کی قسم لے وہی معتبر ہے یا قسم کھانیوالا مدعی کی مراد پر قسم کھائے تو نیت معتبر ہے اور اگر قسم کھانیوالا کہے کہ میں نے قاضی یا مدعی کی نیت پر قسم نہیں کھائی میں نے کچھ اور ارادہ کر لیا تھا تو اس کی بات کا کچھ اعتبار نہیں

اَللَّغْوُ قسم لغو کا بیان

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رضہ قَالَتْ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ فِيْ قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَاللّٰهِ وَبَلٰى وَاللّٰهِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ اتاری گئی یہ آیت کہ نہیں پکڑتا تمکو اللہ تمہاری بیفائدہ قسموں میں اتری یہ آیت ایک شخص کے اس کہنے میں۔ لا واللہ بلی واللہ یعنی نہیں قسم اللہ کی اور ہاں قسم اللہ کی بخاری اور مالک اور ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔ ف یعنی جو قسم بلا قصد زبان سے نکل جاوے وہ لغو ہے اس میں کفارہ نہیں۔

اَلتَّوْرِيَةُ قسم میں پردہ کرنے کا بیان

(۱) عَنْ سُوَيْدِ بْنِ حَنْظَلَةَ رضہ قَالَ خَرَجْنَا نُرِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وسلم وہما وائل بن حجر یہ فاخذ لاحدہما ولہ فحجر القوم ان یحلفوا وحلفت انہ اخی فحلف سبیلہ فاتیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاخبرتہ ان القوم حجروا علی ان یحلفوا وحلفت انا انہ اخی فقال صدقت المسلم اخو المسلم اخرجہ ابوداؤد والحجر بالحاء المہملۃ والجیم المشددۃ الضرب من الالوان وقیل ہو الاثم ترجمہ سوید بن حنظلہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے ارادے سے نکلے اور ہمارے ساتھ وائل بن حجر تھے سو اس کے دشمن نے اسکو پکڑ لیا تو لوگون نے گناہ سمجھا قسم کھانے کو اور مینے قسم کھائی کہ وہ میرا بھائی ہے تو انہون نے اسکو چھوڑ دیا پھر ہم حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور مینے آپ کو خبر دی کہ لوگون نے گناہ جانا قسم کھانے کو اور مینے قسم کھائی کہ وہ میرا بھائی ہے تو حضرت نے فرمایا تو سچا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے ابوداؤد اسکے راوی ہین تحجر کے معنے ہین گناہ مین پڑنے سے بھاگنا

ف معلوم ہوا کہ قسم مین پردہ کرنا جائز ہے۔

الاخلاص

خالص قسم کھانیکا بیان

(۱) عن ابن عباس قال اختصم رجلان الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال احدہما یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المدعی البینۃ فلم یکن لہ بینۃ فاستحلفہ فحلف باللہ الذی لا الہ الا ہو ما فعلت فقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بل قد فعلت ولکن اللہ تعالی قد غفر لک یا خلاص قولک لا الہ الا اللہ اخرجہ ابوداؤد ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ دو مرد جھگڑتے ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آئے تو حضرت نے مدعی سے گواہ مانگا اس کے پاس کوئی گواہ نہ تھا پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدعا علیہ سے قسم لی سو اس نے کہا مین قسم کھاتا ہون اس اللہ کی جسکے سوا کوئی لائق عبادت کے نہین مین نے یہ کام نہین کیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیون نہین بلکہ البتہ کیا ہے لیکن خدا نے تجھکو اخلاص کے سبب بخشدیا کہ تو نے خالص دل سے لا الہ الا اللہ کہا یعنی تو نے خالص دل سے اسکی توحید کہی۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین

الحاج

قسم من اڑنیکا بیان

(۱) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نحن الآخرون السابقون یوم القیامۃ الا ان یبتلی احدکم بیمینہ فی اہلہ ثم لیکفر عن یمینہ ولیات الذی ہو خیر ولیتحلل فان الکفارۃ قبل الحنث وبعدہ کفارۃ التقدیم والتاخیر عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ اخرجہ الشیخان یقال بتر یمینہ واستبتر فی یمینہ ان بر فی الاستبتار علیہا وترک تکفیرہا وروی انہ صادق فیہا وقیل ہو ان یحلف ویری ان غیرہا خیر منہا فیقیم علی ترک الکفارۃ والرجوع الی ما ہو خیر فذان انتم لہ ای اکثر اثما من ان یاتی الذی ہو خیر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم پیچھے ہین دنیا مین آگے ہین آخرت مین اور فرمایا کہ البتہ ضد کرنا کسی کا تم مین سے اپنی قسم پر اپنے گھر والون کے حق مین زیادہ تر گناہ ہے اسکے واسطے نزدیک اللہ کے اس سے کہ دے کفارہ قسم کا جو اللہ نے اوپر فرض کیا ہے۔ بتیمن اسکے راوی ہین کہا جاتا ہے عرب کے بول چال مین بتر فی یمینہ جبکہ قسم پر ہمیشہ اڑا رہے اور ضد کیے جائے اور اسکا کفارہ نہ بولے اور جانے کہ مین قسم مین سچا ہون اور بعضون نے کہا جبر یہ ہے کہ قسم کھاوے پر اس کے غیر کو بہتر جانے پر اسی پر اڑے کفارہ نہ دیوے اور بہتر کام کی طرف نہ پھرے تو یہ اسکے واسطے زیادہ ہے گناہ مین بہتر چیز کرنے سے یعنے اسکا گناہ زیادہ تر ہے قسم توڑنے اور کفارہ دینے سے۔

الثامن من الکفارۃ

آٹھوین فصل کفارہ کے بیان مین

(۱) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف منکم فقال فی حلفہ باللات

وَالْعُزّٰی فَلْیَقُلْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِہٖ تَعَالَ اُقَامِرْکَ فَلْیَتَصَدَّقْ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَکَذَا فِیْنِیْ یَنْتَہِیْ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ قَالَ الْخَطَّابِیُّ اَیْ فَلْیَتَصَدَّقْ بِقَدْرِ مَا کَانَ قَدْ جَعَلَ خَطَرًا فِی الْقِمَارِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بھول کر لات اور عزّے کی قسم کھا بیٹھے تو چاہیئے کہ اُس کے بعد لآ الٰہ الا اللہ کہے اور جو اپنے ساتھی سے کہے آ میں تجھ سے جوا کھیلوں تو چاہیے کہ خیرات کرے ابوداؤد نے کہا یعنی کچھ چیز یا نچون اسکے راوی ہین کہا خطابی نے یعنے چاہیے کہ خیرات کرے بقدر اُس چیز کے کہ ٹھیرایا تھا اُسکو جسے ہین۔

(۲) **وعن** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ کُنَّا نَذَاکِرُ بَعْضَ الْاُمُوْرِ وَاَنَا حَدِیْثُ عَھْدٍ بِالْجَاھِلِیَّۃِ فَحَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰی فَقَالَ لِیْ اَصْحَابِیْ بِئْسَ مَا قُلْتَ قُلْتُ ھُجْرًا فَاَتَیْتُ لِنَبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتُ لَہٗ ذٰلِکَ فَقَالَ قُلْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَانْفِثْ عَلٰی یَسَارِکَ ثَلٰثًا وَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ثَلٰثًا لَا تَعُدْ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہا کہ ہم کسی بات کا ذکر کر رہے تھے اور میرے کفر کا زمانہ قریب تھا یعنے مین تازہ مسلمان ہوا تھا سو مینے لات اور عزّی کی قسم کھائی تو میرے ساتھیون نے مجھسے کہا کہ تو نے بری بات کہی تو نے بیہودہ کلمہ کہا پھر مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور مینے آپ سے یہ بات ذکر کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہہ لآ الٰہ الا اللہ تدریک یعنی کوئی لائق عبادت کے نہین سوائے اُس کے اکیلا ہے اُسکا کوئی شریک نہین اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسیکو حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور تین بار اپنی بائین طرف تھوک اور خدا کی پناہ مانگ شیطان مردود سے پھر ایسا نہ کرنا نسائی اس کے راوی ہین۔

کِتَابُ اللَّوَاحِقِ وَفِیْہِ اَرْبَعَۃُ فُصُوْلٍ

کتاب ہے ملتی چیزون کے بیان مین۔ اور اُس مین چار فصل ہین۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ اَحَادِیْثَ مُشْتَرَکَۃٍ فِیْ اٰدَابِ النَّفْسِ

پہلی فصل

احادیث مشترکہ اور آداب نفس کے بیان مین

(۱) **عَنِ ابْنِ** عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ کُنْتُ رَدِیْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا غُلَامُ اِحْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْکَ اِحْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ تُجَاھَکَ اِذَا قَالَ اَمَامَکَ تَعَرَّفْ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی فِی الرَّخَآءِ یَعْرِفْکَ فِی الشِّدَّۃِ وَاِذَا سَاَلْتَ فَاسْاَلِ اللّٰہَ تَعَالٰی وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ تَعَالٰی فَاِنَّ الْعِبَادَ لَوْ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَنْ یَّنْفَعُوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَکْتُبْہُ اللّٰہُ تَعَالٰی لَکَ لَمْ یَقْدِرُوْا عَلٰی ذٰلِکَ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَنْ یَّضُرُّوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَکْتُبْہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْکَ لَمْ یَقْدِرُوْا عَلٰی ذٰلِکَ جَفَّتِ الْاَقْلَامُ وَطُوِیَتِ الصُّحُفُ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَعْمَلَ لِلّٰہِ تَعَالٰی بِالرِّضَا فِی الْیَقِیْنِ فَافْعَلْ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَاِنَّ فِی الصَّبْرِ عَلٰی مَا تَکْرَہُ خَیْرًا کَثِیْرًا وَاعْلَمْ اَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ وَاَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْکَرْبِ وَاَنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا وَاَنَّ یُغْلَبُ عُسْرٌ یُسْرَیْنِ اَخْرَجَہٗ رَزِیْنٌ بِھٰذَا اللَّفْظِ وَالتِّرْمِذِیُّ بِاخْتِصَارٍ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے سوار تھا تو فرمایا اے لڑکے تو خدا کے امر و نہی کو نگا

رکھہ خدا تجھکو نگاہ رکھے گا یعنی دنیا اور آخرت کی آفتون سے اور تو اللہ کے حق کو نگاہ رکھہ یعنے ہمیشہ یاد رکھہ کہ تو تجھکو اپنے ساتھ یاد یگا یا اپنے آگے پاویگا تو خدا کو فراخی مین پہچان خدا تجھکو تنگی مین پہچانے گا اور جب تو کچھہ مانگا چاہے تو اللہ ہی سے مانگ اور جب تو مدد چاہے یعنے امور دنیا و آخرت مین تو مدد طلب کر اللہ سے (راوی جان) کہ اگر سب آدمی جمع ہوجاوین اسپر کہ تجھکو کچھہ نفع پہونچاوین جو خدا نے تیری قسمت مین نہین لکھا تو تجھکو نفع نہین پہونچا سکینگے اور اگر سب جمع ہون اسپر کہ تجھکو کچھہ ضرر پہونچاوین جو خدا نے تجھپر نہین لکھا تو اسپر قادر نہ ہونگے قلم سوکھہ گئی اور دفتر لپیٹے گئے پھر اگر تجھسے ہوسکے تو عمل کر کے واسطے اللہ تعالی کے ساتھہ راضی ہونے کے یقین مین تو نکر اور اگر تجھسے نہ ہوسکے تو مقرر تنگی پر صبر کرنے مین بڑی نیکی ہے اور جان کہ صبر کے ساتھہ مدد ہے اور مشکل کے ساتھہ آسانی یعنے جو صبر کرے اسکو مدد الہی پہونچتی ہے اور جسکو مشکل پڑے خدا اسکو آسان کر دیتا ہے اور بیشک تنگی کے ساتھہ فراخی ہے اور دو فراخیون پر ایک تنگی کبھی غالب نہین ہوگی زرین اسکے راوی ہین۔ اور ترمذی ساتھہ اختصار کے۔

(۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمًا لِأَصْحَابِهٖ مَنْ يَأْخُذُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ أَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ قُلْتُ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَعَدَّ خَمْسًا قَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ وَأَحْسِنْ إِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کون ایسا ہے جو مجھسے یہ احکام لیوے یعنی سیکھے اور اوپر عمل کرے یا سکھاوے اسکو جو اوپر عمل کرے مین نے کہا یا رسول اللہ مین عمل کرونگا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھہ پکڑا اور پانچ چیزین گنکین فرمایا بچ حرام چیزون سے۔ اگر تو حرام چیزون سے بچیگا تو سب لوگون سے زیادہ تر عابد ہوگا۔ اور راضی رہ اس چیز پر کہ خدا نے تیری قسمت مین لکھا اگر تو اپنی قسمت پر راضی ہوگا تو سب لوگون سے زیادہ تر بے پروا ہوجائیگا۔ اور اپنے ہمسائے سے احسان کر کہ تو کامل مومن ہوجائیگا۔ اور چاہ لوگون کے واسطے جو اپنے لیے چاہتا ہے کہ تو مسلمان ہوجائیگا۔ اور بہت نہ ہنسا کر اسواسطے کہ بہت ہنسنے سے دل مرجاتا ہے ترمذی اسکے راوی ہین۔ ف اس سے معلوم ہوا کہ علم فی نفسہ شرف اور فضل ہے اگر اوپر عمل کرے تو فہو المراد والا اگر لوگون کو تعلیم کرے گا تو بھی ثواب پاوے گا اگرچہ خود اوپر عمل نہ کرے اور مامور چیزون کی ترک کو اور یہہ سب لوگون سے زیادہ تر عابد ہونے سے ہوا کہ کوئی عبادت اس سے افضل نہین کہ عہدہ فرائض سے نکلے اور عوام لوگ ترک کرتے ہین فرائض کو اور مشغول ہوتے ہین ساتھہ کثرت نوافل کے اصول کو ضائع کرتے ہین اور فضیلتون کو لیتے ہین اور سید ابوالحسن نے کہا کہ کیمیا دو باتون مین بند ہے ڈال تو خلق کو اپنی طرف سے اور قطع کر طمع اللہ سے یعنی امید اسکی کر دیوے تجھہ کو وہ چیز جو تیری قسمت مین نہین۔

(۳) وَعَنْهُ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي رَبِّي بِتِسْعٍ خَشْيَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةِ الْعَدْلِ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَاءِ وَالْقَصْدِ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَاءِ وَأَنْ أَصِلَ مَنْ قَطَعَنِي وَأُعْطِيَ مَنْ حَرَمَنِي وَأَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِي وَأَنْ يَكُونَ صَمْتِي فِكْرًا وَنُطْقِي ذِكْرًا وَنَظَرِي عِبْرَةً وَأَمَرَ

لہ یعنی قرآن مجید مین سورہ الم نشرح مین تنگی کو ایکبار فقط ذکر کیا اور فراخی کو دو بار معلوم ہوا کہ اگر انسان تنگی آوے تو فراخی کا انتظار کرے آسانی کی امید کرے ناامید نہ ہوجاوے ۱۲

یا المعروف وانھوں نے ترجمہ زین ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو تین چیزون کا حکم کیا اللہ سے ڈرنا پوشیدہ اور ظاہر مین اور انصاف کی بات کہنا غصے اور رضامندی کی حالت مین اور میانہ روی کرنا محتاجی اور مالداری مین اور یہ کہ مین جوڑون جو مجھسے توڑے اور دون جو مجھکو نہ دے اور معاف کردون جو مجھپر ظلم کرے اور یہ کہ میرا چپ رہنا فکر ہو اور میرا بولنا ذکر ہو اور میرا دیکھنا عبرت ہو اور یہ کہ مین نیک کام کا حکم کرون۔ رزین اسکے راوی ہین۔

(۴) وعن علی قال وجدنا علی قائم سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعف عمن ظلمک وصل من قطعک واحسن الی من اساء الیک وقل الحق ولو علی نفسک اخرجہ رزین ترجمہ علی مرتضی سے روایت ہے کہ ہمنے پایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار پر لکھا ہوا کہ معاف کر اُس شخص سے جو تجھپر ظلم کرے اور جوڑ جو تجھسے توڑے اور بھلا کر جو تجھسے برا کرے اور کہہ سچ بات اگرچہ اپنے نفس پر ہو۔ رزین اسکے راوی ہین۔

(۵) وعن زید والخیر قال قلت یا رسول اللہ لتخبرنی ما علامۃ اللہ فیمن یرید بہ وما علامتہ فیمن لا یرید بہ فقال کیف اصبحت یا زید قلت اصبحت احب الخیر واھلہ وان قدرت علیہ بادرت الیہ وان فاتنی حزنت علیہ وحننت الیہ فقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فذاک علامۃ اللہ تعالی فیمن یرید بہ ولو اراد لک لغیرھا لھما ان لھا اخرجہ الترمذی ترجمہ زید خیر سے روایت ہے، مینے کہا یا حضرت جس کو خدا چاہے اس مین خدا کی کیا نشانی ہے اور جسکو وہ نہ چاہے اُس مین اُسکی کیا نشانی ہے فرمایا اے زید تو نے کس حالت مین صبح کی مینے کہا اس حالت مین کہ مین نیکی کو اور نیکی کرنیوالون کو چاہتا ہون اور اگر مین نیکی پر قادر ہون تو جلدی کرتا ہون اور اگر نیکی مجھسے فوت ہوجاوے تو مین اُسپر غمگین ہوتا ہون اور روتا ہون تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہی ہے خدا کی نشانی اُس شخص مین جو اسکو چاہے اور اگر تجھکو اُس کے غیر کے واسطے چاہے تو تجھکو اُس کے واسطے مستعد کرے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۶) وعن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ القصد والتؤدۃ وحسن السمت جزء من خمسۃ وعشرین جزء من النبوۃ اخرجہ مالک واللفظ لہ وابو داود القصد الوسط بین الطرفین والتؤدۃ الثانی والتئبت والتمہل الھینۃ الحسنۃ والمراد ان ھذہ الخصال من شمائل الانبیاء وانھا جزء معلوم من اجزاء اعمالھم فاقتدوا بھم فیھا واتبعوھم لا ان من جمع ھذہ الخصال کان فیہ جزء من النبوۃ فان النبوۃ غیر مکتسبۃ ولا مجتلبۃ بالاسباب بل ھی کرامۃ من اللہ تعالی ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میانہ روی اور ہمواری اور نیک روش اور طریق پسند ایک حصہ ہے نبوت کے پچیس حصون مین سے مالک اس کے راوی ہین اور لفظ اُسی کا ہے اور ابو داود کہتے ہین قصد کے معنے ہین دونون طرف کے بیچ مین چلنا۔ اور توءدہ کے معنے ہین دیر کرنا شتابی نہ کرنا۔ اور سمت کے معنی ہین نیک شکل اور اچھی ہیئت اور مراد یہ ہے کہ یہ خصلتین پیغمبرون کی خصلتون مین سے ہین اور یہ کہ وہ ایک معین معلوم حصہ ہے اُن کے کاسون سے سو تم بھی اُن مین پیغمبرون کی پیروی کرو اور انکے تابعدار رہو یہ مطلب نہین ہے کہ جسمین یہ خصلتین ہون اس مین نبوت کا ایک حصہ ہوتا ہے اسواسطے کہ نبوت نہین ہے کمائی ہوئی اور نہ حاصل کی ہوئی چیز ہے بلکہ وہ اللہ تعالی کی طرف سے کرامت اور عطا کی ہوئی چیز ہے۔

(۷) وعن ابی ایوب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اربع من سنن المرسلین الحیاء

وَالتَّعَطُّرُ وَالنِّكَاحُ وَالسِّوَاكُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزیں پیغمبروں کی سنتوں سے ہیں شرمانا اور خوشبو لگانا اور نکاح کرنا اور مسواک کرنا۔ ترمذی اس کے راوی ہیں (۸) **وَعَنْ** عَبْدِ الْمُهَيْمِنِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ عبدالمہیمن بن سہل بن سعد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ توقف اور دیر کرنا کام مین اللہ کی طرف سے ہے یعنے اُسکے الہام سے اور شتابی کرنا شیطان کی طرف سے ہے ترمذی اسکے راوی ہین۔ **ف** یعنے دنیا کے کام بن بدون غور کے شتابی اور جلد بازی کرنا جائز نہین کہ یہ شیطان کا کام ہے۔ لیکن عبادتون مین جلدی کرنا جائز ہے۔

(۹) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ اِنَّ فِيْكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَرَسُوْلُهٗ الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ ذَكَرَ فِيْهَا قِصَّةً طَوِيْلَةً عَنْ زَارِعٍ وَكَانَ فِيْ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمَّا قَالَ لَهٗ ذٰلِكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا اَتَخَلَّقُ بِهِمَا اَمِ اللّٰهُ تَعَالٰى جَبَلَنِيْ عَلَيْهِمَا قَالَ بَلِ اللّٰهُ جَبَلَكَ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَبَلَنِيْ عَلٰى خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَرَسُوْلُهٗ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشج عبدالقیس سے فرمایا کہ تجہ مین دو خصلتین ہین جنکو خدا اور اُسکا رسول دوست رکھتا ہے ایک تو غصہ کا بچاؤ دوسرا درنگ کرنا ترمذی ابوداؤد اس کے راوی ہین اور ابوداؤد نے ایک روایت مین زیادہ کیا ہے کہ ذکر کیا اُس مین قصہ دراز۔ زارع سے یعنے جسکا اشج عبدالقیس لقب تہا اور وہ عبدالقیس کے ایلچیون مین تہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اُس سے یہ فرمایا تو اُس نے کہا یارسول اللہ مین بتکلف ان دو خصلتون کو اختیار کرتا ہون یا خدا نے مجکو انپر پیدا کیا ہے حضرت صلے فرمایا بلکہ اللہ نے تجھکو انپر پیدا کیا ہے تو اُس نے کہا سب تعریف اللہ کو جس نے مجھکو دو خصلتون پر پیدا کیا ہے جنکو خدا اور اسکا رسول دوست رکھتا ہے۔ **ف** یعنے ذراسی خلاف مرضی بات مین غصے سے لال ہونا اور ہر کام مین بدون غور کے شتابی اور جلد بازی کرنا جانورون کی صفت ہے اسواسطے خدا کو غصے کا بچاؤ اور دیر کرنا پسند ہے۔

(۱۰) **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلتُّؤَدَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا فِيْ عَمَلِ الْاٰخِرَةِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دیر و درنگ کرنا ہر چیز مین بہتر ہے مگر آخرت کے کام مین درنگ کرنا اچھا نہین یعنے بلکہ جہانتک ہوسکے جلدی کرے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۱۱) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَاَعِيْذُوْهُ وَمَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِيْبُوْهُ وَمَنْ صَنَعَ اِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَا تُكَافِئُوْنَهٗ فَادْعُوا اللّٰهَ حَتّٰى تَرَوْا اَنَّكُمْ قَدْ كَافَاْتُمُوْهُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو خدا کی پناہ مانگے اُسکو پناہ دو اور جو خدا کے نام سے کچھ مانگے اُسکو دو اور جو تم کو دعوت مین بلاوے اُسکی دعوت قبول کرو اور جو تمہارے ساتھہ بھلائی کرے اُسکو بدلا دو اور اگر تم بدلا دینے کی چیز نہ پاؤ تو اُس کے واسطے دعا کرو یہانتک کہ تم دیکھو کہ اُسکا بدلا آچکے۔ ابوداؤد اور اُس کے راوی ہین۔

(۱۲) **وَعَنْ** جَابِرٍ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ

باللہ تعالیٰ اخرجہ مسلم وابو داود وفی اخری للشیخین والترمذی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اللہ تعالیٰ انا عند ظن عبدی بی زاد مسلم والترمذی وانا معہ اذا دعانی وفی روایۃ لابی داود والترمذی عن ابی ہریرۃ ایضا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان حسن الظن باللہ تعالیٰ من حسن العبادۃ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مرے کو نہ چاہیئے مگر اس حالت مین کہ خدا سے نیک گمان رکھتا ہو مسلم ابو داؤد اس کے راوی ہین۔ اور شیخین اور ترمذی کی دوسری روایت مین ابوہریرہ سے آیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے کہ مین اپنے بندے کے گمان کے پاس ہون جیسا گمان کہ میرے ساتھ رکھے۔ اور مسلم اور ترمذی نے زیادہ کیا ہے کہ مین ساتھ اسکے ہون جبکہ مجھکو پکارے اور ابو داؤد اور ترمذی کی ایک روایت مین ابوہریرہ سے آیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے ساتھ نیک گمان رکھنا نیک عبادت ہے ف ایمان کے وجہ مین خوف اور امید حالت صحت اور زندگی مین خوف خدا غالب رہے تاکہ گناہون سے بچے اور مرنے کے وقت خوف کو خیال نہ کرے کہ وہ وقت گناہ کرنیکا نہین بلکہ اسوقت خدا کو رحیم اور کریم اور غفار اور ستار جان کر بخشش کی امید دل مین رکھے تاکہ خوشی سے خدا کی طرف جاوے اور مرنے سے جی نہ چراوے اور جو مسلمان اسوقت موجود ہون وہ بھی خدا کی رحیمی کریمی کی صفت بیان کرین تاکہ موت کا خیال بندے اور خدا سے نیک گمان پیدا اور مضبوط ہو جاوے اور حسن ظن یہ نہین کہ گناہون پر اڑ جاوے اور یون کہے کہ خدا غفور ورحیم ہے مجھکو بخشے گا بلکہ یہ باطل آرزو اور شیطانی ہوس ہے جیسے کوئی بدون جوتے بوئے خرمن کی آرزو رکھے تو سودائی اور دیوانہ کہا جاوے گا پس حسن ظن یہ ہے کہ نیک عمل کرے اور پھر خدا سے نیک گمان رکھے کہ خدا تعالیٰ مجھکو بخشے گا۔ یعنے خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاوے۔

(۱۳) وعن ابی ذر رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتق اللہ تعالیٰ حیثما کنت واتبع السیئۃ الحسنۃ تمحہا وخالق الناس بخلق حسن اخرجہ الترمذی ترجمہ ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ڈرتے رہو اللہ سے جہان کہ تو ہو اور بدی کے پیچھے نیکی کرو کہ وہ اسکو مٹا دے اور معاملہ کرو لوگون سے ساتھ نیک خو کے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۴) وعن ابی ہریرۃ رضہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن اکثر ما یدخل الناس النار قال الفم والفرج وسئل عن اکثر ما یدخل الناس الجنۃ قال اتقوی اللہ وحسن الخلق اخرجہ الترمذی۔ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت سے پوچھا کہ کون چیز ہے جس کے سبب سے بہت لوگ دوزخ مین داخل ہونگے فرمایا کہ منہ اور شرمگاہ کے سبب سے پھر کسی نے پوچھا کہ کیا چیز ہے جسکے سبب سے بہت لوگ بہشت مین داخل ہونگے فرمایا کہ خدا سے ڈرنا اور نیک خو ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۱۵) وعن انس قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ای المؤمنین افضل قال احسنہم خلقا قیل فای المؤمنین اکیس قال اکثرہم للموت ذکرا واحسنہم لہ استعدادا قبل نزولہ بہم اولئک ہم الاکیاس اخرجہ ابن ماجہ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کون شخص مسلمانون مین افضل ہے فرمایا کہ جو اون مین زیادہ تر نیک خو والا ہو پھر کسی نے کہا کون شخص مسلمانون مین زیادہ تر دانا ہے فرمایا جو موت کو زیادہ تر یاد کرنیوالا اور اسکے واسطے بہت اچھی تیاری کرنیوالا ہو موت آنے سے پہلے

یہی لوگ ہیں دانا زیرک اسکے راوی ہیں۔

(۱۶) وَعَنْ سَمُرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حسب مال ہے اور کرم پرہیزگاری ہے ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۱۷) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رض قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ قِيْلَ فَاَيُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَسَاءَ عَمَلُهٗ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ لوگوں میں بہتر کون شخص ہے فرمایا جس کی عمر دراز ہوا اور عمل نیک ہو کسی نے کہا کہ لوگوں میں بدتر کون آدمی ہے فرمایا جسکی عمر دراز ہو اور بدعمل ہو ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۱۸) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالُوْا بَلٰى قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُّرْجٰى خَيْرُهٗ وَيُؤْمَنُ شَرُّهٗ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَّا يُرْجٰى خَيْرُهٗ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهٗ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا نہ بتلاؤں میں تمکو تمہارے بہتر اور تمہارے بدتر یعنے جو لوگ تم میں بہتر ہیں اور جو لوگ تم میں بدتر ہیں تین بار یہ فرمایا۔ اصحاب نے کہا کیوں نہیں فرمایا تم میں بہت بہتر وہ شخص ہے جسکی بھلائی کی امید ہو اور بدی سے امن ہو اور تم میں بدتر وہ ہے جسکی خیر کی امید نہ ہو اور بدی کی امید ہو ترمذی اسکے راوی ہیں

(۱۹) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ لَّمْ تَكُوْنَا فِيْهِ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاقْتَدٰى بِهٖ وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلٰى مَا فَضَّلَهٗ بِهٖ عَلَيْهِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو خصلتیں ہیں جو جس میں وہ ہونگی خدا اسکو شاکر صابر لکھے گا۔ اور جسمیں وہ نہ ہونگی تو خدا اسکو نہ شاکر لکھے گا نہ صابر جو نظر کرے اپنے دین میں اسکو۔ ۔ ۔ ۔ جو اس سے اوپر ہو تو اُس کی پیروی کرے اور اپنی دنیا میں اسکو نظر کرے جو اُس سے نیچے ہو تو خدا کا شکر کرے اسپر کہ خدا نے اسکو اسپر فضیلت دی ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۲۰) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رض قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا النَّجَاةُ قَالَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا حضرت کیا چیز ہے سبب نجات کا یعنی دنیا اور آخرت میں۔ فرمایا اپنی زبان کو بند رکھ اور اپنے گھر میں تجھکو تاکید ما ہر نہ نکل اور اپنے گناہوں پر رو ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۲۱) وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ قِيْلَ لِلُقْمَانَ الْحَكِيْمِ مَا بَلَغَ بِكَ مَا نَرٰى قَالَ صِدْقُ الْحَدِيْثِ وَاَدَاءُ الْاَمَانَةِ وَتَرْكُ مَا لَا يَعْنِيْنِيْ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ وَالْوَفَاءُ بِالْعَهْدِ ترجمہ مالک سے روایت ہے کہا مجھکو خبر پہونچی کہ کسی نے لقمان حکیم سے کہا کہ کس چیز نے تجھے اس تیجے کو پہونچایا جو ہم دیکھتے ہیں۔ فرمایا سچ بولنے نے اور امانت ادا کرنے اور بیفائدہ باتوں کے چھوڑنے نے اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے اور عہد و پیمان کو پورا کرنے نے

(۲۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَّحْرُمُ عَلَى النَّارِ

وَمَنْ يُحْرَمُ عَلَيْهِ النَّارُ عَلٰى كُلِّ قَرِيْبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمکو نہ بتلاؤں وہ شخص کہ حرام ہے آگ پر اور حرام ہے دوزخ کی آگ حرام ہے ہر نزدیک ہونیوالے نرم طبع نرم خو پر یعنے جو لوگونکی ساتھہ نرمی اور آسانی کے پیش آوے۔ ترمذی اُس کے راوی ہین۔

(۲۳) وَعَنْ ثَوْبَانَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِّنْ ثَلٰثٍ اَلْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مرجاوے اس حال مین کہ تین چیزون سے پاک ہو تکبر سے خیانت سے قرض سے تو وہ بہشت مین داخل ہوگا ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۲۴) وَعَنِ الْخُدْرِيِّ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا حَلِيْمٌ اِلَّا ذُوْ عَثْرَةٍ وَلَا حَكِيْمٌ اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَةٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہے بردبار کامل مگر لغزش کھانیوالا اور نہین ہے حکیم مگر تجربہ والا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲۵) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَكُنْ اَحَدُكُمْ اِمَّعَةً يَقُوْلُ اَنَا مَعَ النَّاسِ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنْتُ وَاِنْ اَسَاءُوْا اَسَأْتُ وَلٰكِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَاءُوْا اَنْ تَجْتَنِبُوْا اِسَاءَتَهُمْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اِلَّا اِمَّعَةَ الَّذِيْ لَا يَثْبُتُ مَعَ اَحَدٍ وَلَا عَلٰى رَأْيٍ لِضُعْفِ رَأْيِهٖ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ ہووے تم مین کوئی امعہ یعنی جو کہے کہ مین لوگون کے ساتھہ ہون اگر لوگ نیک کام کرینگے تو مین بھی نیک کام کرونگا اور اگر بُرا کام کرینگے تو مین بھی کام کرونگا۔ لیکن اپنے تئین ثابت رکھو اگر لوگ اچھا کرین تو اچھا کرو اور اگر بُرا کرین تو اُنکی بُرائی سے الگ رہو۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔ امعہ وہ شخص ہے جو کسی کے ساتھہ ثابت نرہے اور نہ کسی عقل فکر پر ٹھہرے اپنی رائے کے کمزور ہونیکے سبب سے یعنی جسکا کسی بات پر یقین نہ ٹھہرے۔

(۲۶) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يُّذِلَّ نَفْسَهٗ قَالُوْا وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهٗ قَالَ يَتَعَرَّضُ لِلْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيْقُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایماندار کے واسطے لائق نہین کہ اپنے تئین خوار کرے تو لوگون نے کہا اور اپنے تئین کس طرح خوار کرتا ہے فرمایا کہ بلا مین ہاتھہ ڈالے جسکی اُسکو طاقت نہ ہو ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲۷) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رضہ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى عَائِشَةَ رضہا اَنِ اكْتُبِيْ اِلَيَّ كِتَابًا تُوْصِيْنِيْ فِيْهِ وَلَا تُكْثِرِيْ عَلَيَّ فَكَتَبَتْ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ الْتَمَسَ رِضَى اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَى النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ معاویہؓ سے روایت ہے کہ اُس نے عائشہؓ کو لکھا کہ میری طرف خط لکھو کہ مجکو اُس مین وصیت کرنا اور بہت نہ لکھنا یعنے طول نہ کرنا تو حضرت عائشہؓ نے معاویہ کو لکھا کہ تجھکو سلام ہو بعد اسکے بات یون ہے کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جو خدا کی رضامندی ڈھونڈے لوگون کے غصے مین تو خدا اُسکو لوگون کی محنت سے کفایت کرتا ہے اور جو لوگون کی رضامندی ڈھونڈے خدا کے غصے مین تو خدا اُسکو لوگون کی سپرد کرتا ہے یعنے اپنا ذمہ اُٹھا لیتا

لہ اصل یہ کہ جب کسی سے گناہ صادر ہوا اور وہ چاہے کہ لوگ میری پردہ پوشی کرین تو وہ دوسرون سے یہی عفو کرتا ہے اور حکمت کے معنے ہر چیز کی حقیقت جاننا یعنے جو چیزون کا نفع و نقصان بچانے تجربہ سے وہ کامل حکیم ہوا ۱۲

ہے اور تجہیز سلام ترمذی اسکے راوی ہین **ف** حاصل یہہ ہے کہ ہر کام مین خدا تعالی کی رضامندی مدنظر رکھے خواہ لوگ راضی ہون یا ناراض۔

(۲۸) **وعن** ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المؤمن غر کریم والفاجر خب لئیم اخرجہ ابوداود والترمذی غر ای لیس بذی مکر فھو یخدع لافتقادہ ودینہ وھو ضد الخب یرید ان المؤمن المحمود من طبعہ الغرارۃ وقلۃ الفطنۃ للشر وترک البحث عن کل ما وحسن خلق لا جھلا

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایماندار بھولا بزرگ ہوتا ہے اور گناہ کا رسیانہ بخیل بدبخت ہوتا ہے ترمذی اور ابوداود اسکے راوی ہین۔ غر جسنے فریب باز نہین ہوتا سو وہ فریب کہا جاتا ہے فرمانبردار ہونے اور اپنی نرمی کے سبب سے اور وہ ضد ہے خب کی یعنے فاجر ہوشیار ہوتا ہے اور مراد یہ ہے کہ نیک سو من فریب کہا جاتا ہے شرارت کو کم سمجھتا ہے اُس سے کرید نہین کرتا کرم اور نیکخوی کے سبب سے نہ جہالت اور نادانی سے۔

(۲۹) **وعنہ** رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یلدغ المؤمن من جحر مرتین اخرجہ الشیخان وابوداود

ترجمہ اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایماندار نہین کاٹا جاتا ایک سوراخ سے دو بار شیخین اور ابوداود اس کے راوی ہین۔

(۳۰) **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رغم انف رجل دخل علیہ رمضان ثم انسلخ ولم یغفر لہ ورغم انف رجل ادرک ابویہ او احدھما وھو حی ولم یدخلا الجنۃ ورغم انف رجل ذکرت عندہ فلم یصل علی اخرجہ الترمذی

ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خاک مین ملے ناک اُس شخص کی جسپر رمضان کا مہینہ داخل ہوا اور وہ بخشا نہ گیا۔ اور خاک مین ملے ناک اُسکی جسنے اپنے ماں باپ یا ایک کو یا دونون کو زندہ پایا اور دونون نے اُسکو بہشت مین داخل نہ کیا اور خاک مین ملے ناک اُسکی جسکے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھپر درود نہ پڑہے ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۳۱) **وعن** انس رض ان رجلا قال یا رسول اللہ این ابی قال فی النار فلما قفا دعاہ فقال ان ابی وابالک فی النار اخرجہ مسلم وابوداود

ترجمہ انس سے روایت ہے کہ ایک مرد نے کہا یا حضرت میرا باپ کہان ہے فرمایا آگ مین پھر جب اس نے پیٹھ پھیری تو اسکو بلایا تو فرمایا کہ میرا اور تیرا باپ دونون آگ مین ہین مسلم ابوداود اس کے راوی ہین۔

(۳۲) **وعن** ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مر ای عیسی علیہ السلام رجلا یسرق فقال لہ ما سرقت قال کلا واللذی لا الہ الا ھو فقال عیسی علیہ السلام امنت باللہ وکذبت عینی اخرجہ الشیخان والنسائی

ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عیسی علیہ السلام نے ایک چور کو چوری کرتے دیکھا تو اُس سے فرمایا کیا تو نے چوری کی تو چور نے کہا کہ نہین صاحب مین قسم کہاتا ہون اُس کی جسکے سوا کوئی معبود نہین تو عیسی علیہ السلام نے کہا کہ مین اللہ پر ایمان لایا اور اپنی آنکھہ کو جھٹلایا یا شیخین نسائی اسکے راوی ہین۔ **ف** یعنی واقعی ایماندار چوری نہین کرتا میری آنکھہ نے خطا کی سبحان اللہ حسن ظن کے یہہ معنے ہین۔ ایک وہ لوگ ہین جو بدون دیکھے تہمت لگاتے ہین اور غل مچاتے ہین اور ایک پاک لوگ ہین کہ آنکھہ سے دیکھکر بھی بدگمان نہین ہوتے جب اُس نے خدا کی قسم کہا کر چوری سے انکار کیا تو عیسی علیہ السلام نے سمجھے کہ شاید اس مال مین

اسکا کچھ حق ہوگا یا بطور خوش طبعی کے اُس نے لیا ہے آخر یہہ مال مالک کو دیدیگا - یا بنیت قرض لیا ہوگا قرض کو ادا کریگا -
پس مسلمان کو یہی مناسب ہے کہ حسن ظن کیا کرے اور بدگمانی سے بچے -

(۳۳) وعن مالك قال بلغني ان رجلا كتب الى ابن الزبير رضي الله تعالى عنهما الا ان لاهل التقوى علامات يعرفون بها ويعرفون بها من انفسهم من رضي بالقضاء وشكر على النعماء وصبر على البلاء وصدق في الزمان ووفى بالوعد والعهد وتلا القرآن ودان لحكم القرآن وان امامه الامام سوق من الاسواق فان كان من اهل الحق حمل اليه اهل الحق حقهم وان كان من اهل الباطل حمل اليه اهل الباطل باطلهم اخرجه رزين

ترجمہ مالک سے روایت ہے کہا پہونچی مجھکو یہہ حدیث کہ ایک مرد نے ابن زبیر کو لکھا کہ خبردار ہو کہ پرہیزگاروں کے واسطے کئی نشانیان ہین کہ وہ اُن سے پہچانے جاتے ہین اور وہ خود بھی انکو پہچانتے ہین جو تقدیر الٰہی پر راضی ہوا و نعمتون پر شکر کرے اور بلا پر صبر کرے اور زبان سے سچ بولے اور وعدے اور عہد و پیمان کو پورا کرے اور قرآن کو پڑہے اور قرآن کے حکم کا تابعدار بنے اور امام تو بازارون مین سے ایک بازار ہے پہر اگر حق والون سے ہو تو حق والے اسکی طرف اپنے حق کو اٹہا لے جاتے ہین اور اگر اہل باطل سے ہو تو جہوٹ والے اپنے جہوٹ کو اسکی طرف لیجاتے ہین رزین اسکے راوی ہین -

الفصل الثاني في احاديث مشتركة بين آفات النفس

دوسری فصل

آفات نفس کے درمیان مشترک حدیثون کا بیان -

(۱) عن ابي هريرة رضه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ثلثة لا يكلمهم الله تعالى يوم القيامة ولا ينظر اليهم ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم رجل على فضل ماء بفلاة يمنعه ابن السبيل يقول الله تعالى يوم القيامة له اليوم امنعك فضلي كما منعت فضل ما لم تعمل يداك ورجل بايع رجلا بسلعة بعد العصر فحلف له بالله تعالى لقد اخذها بكذا وكذا فصدقه واخذها وهو على غير ذلك ورجل بايع اماما لا يبايعه الا لدنيا فان اعطاه منها ما يريد وفى له وان لم يعطه لم يف له اخرجه الخمسة الا الترمذي

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہین جن سے خدا قیامت مین نہ بولیگا اور نہ انکو دیکھے گا اور نہ انکو گناہ سے پاک کرے گا اور اُن کے واسطے عذاب دردناک ہے ایک تو وہ مرد جو بیابان مین حاجت سے زیادہ پانی پر ہو اور مسافر کو اُس سے روکے خدا تعالیٰ قیامت کے دن اُس سے فرماویگا کہ آج مین تجھکو روکون گا اپنے فضل سے جیسا تو نے حاجت سے زیادہ پانی کو روکا جو تیرے دونو ہاتھہ نے نہین بنایا تہا - اور دوسرا وہ مرد ہے جس نے ایک مرد سے ایک جنس بیچی عصر کی نماز کے بعد پہر اوس سے خدا کی قسم کہائی کہ میںنے اُس جنس کو اتنی اور اتنی قیمت کو لیا تہا - سو اُس نے اُسکو سچا جانا اور کیا اور حالانکہ اُس نے اتنی قیمت کو نہ لیا تہا یعنے اُس نے جہوٹی قسم کہائی - اور تیسرا وہ مرد ہے جس نے ایک امام سے بیعت کی اور صرف دنیا ہی کے واسطے بیعت کی - سو اگر امام نے اُسکو دنیا سے کچھ دیا جو اُس کی مراد تہی تو اس نے عہد بیعت کا پورا کیا اور اگر اُس نے اُسکو دنیا سے کچھ نہ دیا تو اُس نے عہد کو پورا نہ کیا - ترمذی کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین -

(۲) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ لَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ قَالَھَا ثَلٰثًا قُلْتُ خَابُوْا وَخَسِرُوْا یَا رَسُوْلَ مَنْ ھُمْ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَہٗ بِالْحَلْفِ الْکَاذِبِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ اَلْمُسْبِلُ ھُوَ الَّذِیْ یُسْبِلُ اِزَارَہٗ اِذَا مَشٰی تَکَبُّرًا وَفَخْرًا وَالْمَنَّانُ الَّذِیْ یَمُنُّ بِصَنِیْعِہٖ وَعَطَائِہٖ **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی ہین جن سے خدا قیامت کے دن نہ بولیگا اور نہ انکی طرف دیکھے گا اور نہ اُن کو گنا ہون سے پاک کرے گا اور اُنکے واسطے عذاب دردناک ہے حضرت نے تین بار فرمایا میں نے کہا نا امید ہوے اور ٹوٹے مین پڑے یا رسول اللہ وہ کون ہین حضرت نے فرمایا کہ ایک تہ بند لٹکانے والا یعنے جسکا تہ بند یا جامہ ٹخنے سے نیچے رہے دوسرا خیرات کرنیوالا جو دیکر احسان جتاوے تیسرا بیچنے والا جو اپنی چیز کی گرم بازاری کرے جھوٹی قسم کہا کر۔ پانچون اسکے راوی ہین سوائے بخاری کے مسبل وہ ہے جو چلتے وقت اپنا تہ بند یا کرتہ و قمیص نیچے لٹکاوے۔ اور منان وہ ہے جو عطا کرکے احسان جتاوے

(۳) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ لَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ شَیْخٌ زَانٍ وَمَلِکٌ کَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَکْبِرٌ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ مُخْتَصَرًا وَالنَّسَائِیُّ بِتَمَامِہٖ اَلْعَائِلُ الَّذِیْ لَہٗ عِیَالٌ یَحْتَاجُ اَنْ یَقُوْمَ بِاَمْرِھِمْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہین جنسے قیامت کے دن اللہ نہ بولیگا اور نہ انکی طرف رحمت سے دیکھیگا اور نہ انکو گنا ہون سے پاک کرے گا اور انکے واسطے عذاب دردناک ہے ایک بوڑا حرام کار دوسرا جھوٹا بادشاہ تیسرا مغرور محتاج عیالدار یعنے غرور سے نہ بیت المال سے اپنا حق لیوے نہ کسب سے اپنے جورو لڑکون کی خبرگیری کرے مسلم اسکے راوی ہین بطور اختصار کے اور نسائی پورے طور پر عائل وہ ہے جو عیالدار ہو اور انکی خبرگیری کا محتاج ہو **ف** ہر چند حرام کاری اور جھوٹ اور غرور سب کے حق مین بُرا ہے لیکن ان تین شخص کے حق مین نہایت بُرا ہے کہ باوجود بڑھاپے کے حرام کاری سراسر شقاوت ہے اور باوجود بادشاہی کے جھوٹ بون بُرا ہے اور باوجود محتاجی کے غرور کرنا نہایت بُرا ہے۔

(۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَیْھِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَلْعَاقُّ لِوَالِدَیْہِ وَالْمَرْاَۃُ الْمُتَرَجِّلَۃُ وَالدَّیُّوْثُ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ وَلَہٗ فِیْ اُخْرٰی ثَلٰثَۃٌ لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ اَلْعَاقُّ لِوَالِدَیْہِ وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْمَنَّانُ بِمَا اَعْطٰی اَلْمُتَرَجِّلَۃُ ھِیَ الَّتِیْ تَتَشَبَّہُ بِالرِّجَالِ فِیْ ھَیْئَتِھِمْ وَاَفْعَالِھِمْ وَالدَّیُّوْثُ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِیْ لَا غَیْرَۃَ لَہٗ وَلَا حَمِیَّۃَ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہین کہ جنکی طرف خدا قیامت کے دن نظر رحمت سے نہین دیکھے گا ایک اپنے ماں باپ کا نافرمان دوسری عورت مردون کا لباس پہننے والی تیسرا دیوث نسائی اسکے راوی ہین اور انکی دوسری روایت مین ہے کہ تین آدمی بہشت مین داخل نہین ہونگے اپنے ماں باپ کا نافرمان اور ہمیشہ شراب پینے والا اور دیکر احسان جتانیوالا المترجلہ وہ عورت ہے جو بتکلف مردون کی مانند بنے انکی ڈیل ڈول مین اور اُن کے کامون مین اور دیوث وہ مرد ہے جسکو کوئی غیرت اور حمیت نہو

(۵) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ثَلٰثَۃٌ اَنَا خَصْمُھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَجُلٌ اَعْطٰی بِیْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا ثُمَّ اَکَلَ ثَمَنَہٗ وَرَجُلٌ اِسْتَاْجَرَ اَجِیْرًا فَاسْتَوْفٰی مِنْہُ الْعَمَلَ وَلَمْ یُوَفِّہٖ اَجْرَہٗ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ خدا فرماتا ہے کہ تین آدمی ہین کہ مین قیامت مین اُنکا مدعی دشمن ہوجاؤنگا ایک تو وہ مرد جسنے مجھکو درمیان دیا پھر دغا کیا۔

دوسرا وہ مرد جس نے آزاد کو بیچا اور اسکا مول کھایا تیسرا وہ مرد جسنے کسی کو مزدور رکھا یا پھر اُس سے پورا کام کروا لیا اور اُسکو پوری مزدوری نہ دی بخاری اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ يَّضْمَنْ لِيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو ضامن ہو میرے لیے اُس چیز کا جو اُسکے دونو جبڑون اور دونون پاؤن کے درمیان ہے یعنی زبان اور شرمگاہ تو مین اُس کے واسطے بہشت کا ضامن ہوتا ہون بخاری اور ترمذی اُسکے راوی ہین۔

(۷) وَعَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَكْثَرَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ شَهَوَاتُ الْغَيِّ بُطُوْنِكُمْ وَفُرُوْجِكُمْ وَمُضِلَّاتُ الْفِتَنِ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ ترجمہ ابو برزہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر اکثر جس چیز کا تجکو تمپر ڈر لگتا ہے مالداری کی خواہشین ہین اور تمہارے پیٹ اور تمہاری شرمگاہین اور دین کی گمراہ کرنے والی چیزین رزین اُس کے راوی ہین

(۸) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ فِيْهَا اَبْصَارَهُمْ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَقَوْلُهٗ ذَاتَ شَرَفٍ اَيْ لَهَا قَدْرٌ فَيَرْفَعُ النَّاسُ اَبْصَارَهُمْ اِلَيْهَا لِعِظَمِ قَدْرِهَا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین زناکرتا حرام کار جسوقت کے زنا کرتا ہے اور حالانکہ وہ مومن ہو اور نہین چوری کرتا چور جبکہ چوری کرتا ہے اور حالانکہ وہ ایماندار ہو اور نہین شراب پیتا کوئی جبکہ پیتا ہے اُسکو اور حالانکہ وہ مومن ہو اور نہین اچک لیتا کوئی چیز قدر والی جسکی طرف لوگ اپنی آنکھین اُٹھاتین جبکہ اُچک لیتا ہے اُسکو اور حالانکہ وہ مومن ہو۔ پانچون اُس کے راوی ہین اور قول اُسکا ذات شرف یعنی قدر والی چیز کہ اُسکی بڑی قدر ہونے کے سبب سے لوگ اُس کی طرف اپنی آنکھین اُٹھاتین۔

(۹) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْاِيْمَانُ وَكَانَ عَلَى رَاْسِهٖ كَالظُّلَّةِ فَاِذَا نَزَعَ عَادَ اِلَيْهِ الْاِيْمَانُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ قَالَ مُحَمَّدُ الْبَاقِرُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى تَفْسِيْرُهٗ يَخْرُجُ مِنَ الْاِيْمَانِ اِلَى الْاِسْلَامِ نَزَعَ اَيْ اَقْلَعَ عَنِ الذَّنْبِ وَفَارَقَهٗ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مرد زنا کرتا ہے تو ایمان اُس سے نکل جاتا ہے اور چھتری کی طرح اسکے سر پر کھڑا رہتا ہے پھر جب زنا سے الگ ہو تو اُسکی طرف ایمان پھر آتا ہے۔ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔ کہا ترمذی نے محمد باقر نے کہا کہ تفسیر اُسکی یہ ہے کہ نکلجاتا ہے ایمان سے طرف اسلام کی۔ نزع یعنے باز رہے گناہ سے اور اُس سے جُدا ہو۔

(۱۰) وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ وَمَنْ يُّرَائِيْ يُرَائِي اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ سَمَّعَ بِفُلَانٍ اِذَا اَفْضَحَهٗ وَاَظْهَرَ مِنْ عُيُوْبِهٖ مَا كَانَ يَسْتُرُهٗ وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ بِالنَّاسِ فَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ مِثْلَهٗ اَيْ يَسْتَهْلِكُهٗ وَيَكْشِفُ عُيُوْبَهٗ لِلنَّاسِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ترجمہ جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگون کو سُنائیگا خدا اُسکو سنائیگا اور جو دکھاوے

خدا اسکو دکھاوے گا۔ شیخین اسکے راوی ہین۔ سَمَّعَ بِقُلَانٍ یعنے اسکو نصیحت کرے اور اُس کے چھپے عیبون کو ظاہر کرے اور جو لوگون کے ساتھ ایسا کام کرے خدا بھی اُسکے ساتھ اسی طرح کرے گا۔ یعنی اُس کی ہتک کرے گا اور اُس کے عیبون کو دنیا اور آخرت مین لوگون کے آگے ظاہر کرے گا

(۱۱) **وَعَنِ** الْخُدْرِیِّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ لَا یَرْحَمِ النَّاسَ لَا یَرْحَمْہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگون پر رحم نہ کرے خدا اُسپر رحم نہین کرتا ترمذی اسکے راوی ہین

(۱۲) **وَعَنْ** جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَھْلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ حَمَلَھُمْ عَلٰی اَنْ سَفَکُوْا دِمَآءَھُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَھُمْ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بچو ظلم کرنے سے بواسطے کہ ظلم سیاہی ہوگی قیامت کے دن یعنے ظلم کے سبب سے قیامت مین ظالم کے آگے اندھیرا پر اندھیرا ہوگا اور بچو بخیلی سے بواسطے کہ بخیلی نے تم سے اگلون کو ہلاک کیا انکو باعث ہوا اسپر کہ انہون نے خون بہائے اور حرام کو حلال کیا مسلم اسکے راوی ہین۔

(۱۳) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ شَرُّ مَا فِی الرَّجُلِ شُحٌّ ھَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ اَلشُّحُّ اَشَدُّ الْبُخْلِ وَاَلْھَلَعُ اَشَدُّ الْجَزَعِ وَالْمُرَادُ اَنَّ الشَّحِیْحَ یَجْزَعُ جَزَعًا شَدِیْدًا اِذَا یَخْرُجُ مِنْ عَلَادِرَھْمٍ یَقُوْتُہٗ اَوْ یَخْرُجُ مِنْ بَدَلِہٖ وَالْخَالِعُ الَّذِیْ کَاَنَّہٗ خَلَعَ فُؤَادَہٗ لِشِدَّۃِ خَوْفِہٖ وَفَزَعِہٖ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بدترین چیز جو مومن مین ہو بخیل بے قرار کرنیوالا ہے اور نامردی بیدل کرنے والی ابوداؤد اس کے راوی ہین۔ شح کے معنے ہین سخت بخیل۔ اور ہلع سخت گھبرانے کو کہتے ہین اور مراد یہ ہے کہ اگر بخیل کے ہاتھ سے کوئی پیسہ نکلے تو بہت گھبراتا ہے اور نہایت غمگین ہوتا ہے اور خالع وہ ہے جسکا دل شدت خوف کے سبب سے ٹھکانے نہ رہے۔

(۱۴) **وَعَنْ** اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَلْعُوْنٌ مَنْ ضَآرَّ مُؤْمِنًا اَوْ مَکَرَ بِہٖ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابوبکر صدیق سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ملعون ہے جو کسی مسلمان کو ضرر دے یا اُس سے فریب کرے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۵) **وَعَنْ** اَبِیْ صِرْمَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ ضَآرَّ مُؤْمِنًا ضَآرَّہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَنْ شَآقَّ مُؤْمِنًا شَآقَّ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ۔ اَلْمُضَآرَّۃُ وَالْمُشَاقَّۃُ اَلنِّزَاعُ **ترجمہ** ابوصرمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی مسلمان کو ضرر دے خدا اسکو ضرر دیگا اور جو اسکو مشقت مین ڈالے خدا اسکو مشقت مین ڈالے گا۔ ترمذی اسکے راوی ہین مضارہ کے معنے ہین ضرر اور مشاقہ کے معنے ہین نزاع یعنے جو کسی مسلمان سے جھگڑے۔

(۱۶) **وَعَنْ** اَبِیْ تَمِیْمَۃَ رض اَنَّ اَصْحَابَہٗ قَالُوْا لَہٗ وَقَدْ حَدَّثَھُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اَوْصِنَا فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا یَبْنِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ بَطْنُہٗ فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا یُدْخِلَ بَطْنَہٗ اِلَّا طَیِّبًا فَلْیَفْعَلْ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ **ترجمہ** ابوتمیمہ سے روایت ہے کہ اُس کے ساتھیون نے اُس سے کہا اور حالانکہ اس نے انکو حضرت سے حدیث بیان کی تھی کہ ہمکو وصیت یعنے نصیحت کر تو کہا کہ پہلے پہل آدمی کا پیٹ گندہ ہوتا ہے یعنی قہر مین جس سے ہوسکے کہ اپنے

پیٹ مین پاکا درستھری چیز داخل کرے۔ تو چاہیے کہ اس پنیر کہاوے بخاری اسکے راوی ہین۔

(۱۷) وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ اَجْدَرُ اَنْ یُّعَجِّلَ لِصَاحِبِہِ الْعُقُوْبَۃَ فِی الدُّنْیَا مَعَ مَا یَدَّخِرُ لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْبَغْیِ وَقَطِیْعَۃِ الرَّحِمِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہے کوئی گناہ لائق تر اسکے کہ اسکے فاعل کو دنیا مین جلد سزا دیجاوے اور آخرت مین بھی اسکے واسطے عذاب جمع رہے سرکشی اور قطع رحمی سے یعنے یہ گناہ اس لائق ہے کہ اسپر دنیا مین بھی عذاب نازل ہو اور آخرت مین بھی ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۱۸) وَعَنْ عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَوْحٰی اِلَیَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰی لَا یَبْغِیْ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ وَلَا یَفْخَرُ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عیاض بن حمار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے مجھکو حکم بھیجا ہے کہ تواضع کرو یہانتک کہ کوئی کسی پر ستم نہ اٹھاوے اور کوئی کسی پر فخر نہ کرے ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۱۹) وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلنَّارُ قَرِیْبَۃٌ مِّنْ کُلِّ جَعْظَرِیٍّ جَمْعَظٍ مَنَّانٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ خِبٌّ وَلَا بَخِیْلٌ وَلَا مَنَّانٌ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوبکر صدیق سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ کی آگ قریب ہے ہر دغاباز بخیل احسان جتانیوالے سے اور ایک روایت مین ہے کہ بہشت مین داخل نہ ہوگا دغاباز اور نہ بخیل اور نہ دیکر احسان جتانیوالا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲۰) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کُلُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَالْبَسُوْا بِغَیْرِ اِسْرَافٍ وَلَا مَخِیْلَۃٍ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ وَاَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَۃِ بَابٍ ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کھاؤ اور خیرات کرو اور پہنو بدون اسراف اور تکبر کے نسائی اسکے راوی ہین۔ اور بخاری نے ترجمہ باب مین اس کو نکالا۔

(۲۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَحَدَنَا یَجِدُ فِیْ نَفْسِہٖ یُعَرِّضُ بِہٖ اَنْ یَّکُوْنَ خُمَّۃَ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ اَنْ یَّتَکَلَّمَ بِہٖ فَقَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ رَدَّ کَیْدَہٗ اِلَی الْوَسْوَسَۃِ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ کسی نے یا حضرت ہم مین سے کسی کے دل مین خیال آتا ہے یہ کہ وہ کسی کو ہاتھہ مارتا ہے کہ البتہ ہوتا اسکا کوئلہ اسکے نزدیک بہتر ہے اس کے ساتھہ کلام کرنے سے تو فرمایا اللہ بہت بڑا ہے سب تعریف واسطے اللہ کے کہ اس کے مکر کو وسوسہ کی طرف پھیرا ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ یعنے یہ محض شیطانی وسوسہ ہے اسکا کوئی گناہ نہین۔

(۲۲) وَعَنْ اَبِیْ زُمَیْلٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا شَیْءٌ اَجِدُہٗ فِیْ صَدْرِیْ قَالَ مَا ھُوَ قُلْتُ وَاللّٰہِ لَا اَتَکَلَّمُ بِہٖ فَقَالَ اَشَکٌّ مِّنْ شَکٍّ وَضَحِکَ ثُمَّ قَالَ مَا نَجَا مِنْ ذٰلِکَ اَحَدٌ حَتّٰی اَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَاِنْ کُنْتَ فِیْ شَکٍّ مِّمَّا اَنْزَلْنَا اِلَیْکَ فَاسْاَلِ الَّذِیْنَ یَقْرَءُوْنَ الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِکَ فَاِذَا وَجَدْتَ شَیْئًا مِّنْ ذٰلِکَ فَقُلْ ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوزمیل سے روایت ہے کہ مینے ابن عباس سے کہا کہ کیا چیز ہے جو مین اپنے سینے مین پاتا ہون انہون نے کہا وہ کیا ہے مینے کہا واللہ مین اسکو اپنی زبان پر نہین لاسکتا انہون نے کہا کیا کچھ شک کی قسم سے ہے اور ہنسے پھر کہا اس سے کوئی نہین چھوٹا یہانتک کہ خدا نے یہ آیت اتاری پھر اگر تو ہو شک مین اس چیز سے کہ ہمنے تیری طرف اتاری تو پوچھ لے ان لوگون سے جو تجھ سے پہلے کتاب کو پڑھتے

ہین پہر جب تو اُس سے کوئی چیز پاوے تو کہہ ھُوَ الْاَوَّلُ یعنے وہی اللہ پہلے ہے اور وہی پیچھے اور وہی ظاہر اور وہی باطن ہے اور وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۲۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لِمَا یُبْتَغٰی بِہٖ وَجْہُ اللّٰہِ لَا یَتَعَلَّمُہٗ اِلَّا لِیُصِیْبَ بِہٖ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْیَا لَمْ یَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَعْنِیْ رِیْحَہَا وَاِنَّ رِیْحَہَا لَیُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَۃِ کَذَا وَکَذَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّاَحْمَدَ وَابْنِ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیِّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَلَمْ یَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَرِیْحُہَا یُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَۃِ خَمْسِمِائَۃِ عَامٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّابْنِ مَاجَۃَ مِنْ مَسِیْرَۃِ اَرْبَعِیْنَ عَامًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّاَبِیْ دَاؤُدَ وَالدَّارِمِیِّ مِنْ مَسِیْرَۃِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو علم سیکھے اپنی طرف خواب بنا کر بیان کرے تو اُس پر یہ حکم ہوگا یعنے قیامت مین کہ وہ جو کوڑہ دیکر جوڑے اور یہ اُس سے کبھی نہ ہوسکیگا۔ یعنی اور اُس سے عذاب بھی کبھی موقوف نہوگا۔ اور جو کان لگاوے کسی قوم کی بات سننے کو اور اُنکا سننا اُنکو بُرا لگتا ہو تو اُس کے دو کان مین پگھلا سیسہ ڈالا جاویگا قیامت کے دن اور جو کوئی تصویر بناوے تو اُسکو عذاب ہوا کرے گا اور اُسکو تکلیف دیجاوے گی۔ اسکی کہ اوسمین جان ڈالے اور وہ اس مین جان نہ ڈال سکیگا۔ یعنے تو عذاب اُس سے موقوف نہوگا بخاری اور ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ اور آنک کانے سیسے کو کہتے ہین۔

(۲۴) وَعَنْ وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْفِرٰی اَنْ یَّدَّعِیَ الرَّجُلُ اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ اَوْ یُرِیَ عَیْنَیْہِ مَا لَمْ تَرَیَا اَوْ یَقُوْلُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا لَمْ یَقُلْ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ اَلْفِرٰی جَمْعُ فِرْیَۃٍ وَھِیَ الْکَذِبُ

ترجمہ واثلہ بن اسقع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ سب بہتانون مین بڑا بہتان یہ ہے کہ مرد اپنے باپ کو چھوڑ کر غیر کو باپ بتلاوے یا اپنی آنکھون کو وہ دکھلاوے جو آنکھون نے نہین دیکھا یعنے جھوٹا خواب بنا کر کہے یا خدا کے پیغمبر پر وہ بات کہے جو پیغمبر نے نہین کہی یعنے جھوٹی حدیث بنا کر حضرت کی طرف نسبت کرے بخاری اسکے راوی ہین۔ فریٰ کے معنے ہین جھوٹ۔

(۲۵) وَعَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ اَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاکِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ بِمِلَّۃٍ غَیْرِ الْاِسْلَامِ کَاذِبًا مُّتَعَمِّدًا فَھُوَ کَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَہٗ بِشَیْءٍ عُذِّبَ بِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَیْسَ عَلٰی رَجُلٍ نَذْرٌ فِیْمَا لَا یَمْلِکُ وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ کَقَتْلِہٖ وَمَنْ رَمٰی مُؤْمِنًا بِکُفْرٍ فَھُوَ کَقَتْلِہٖ وَمَنْ ذَبَحَ نَفْسَہٗ بِشَیْءٍ ذُبِحَ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنِ ادَّعٰی دَعْوٰی کَاذِبَۃً لِّیَتَکَثَّرَ بِھَا لَمْ یَزِدْہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَّا قِلَّۃً اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَبِیْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیِّ اِخْتِصَارًا

ترجمہ ابوقلابہ سے روایت ہے کہ ثابت بن ضحاک نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اسلام کے سوا کسی اور دین کی جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھاوے تو وہ ویسا ہی ہوجاتا ہے جیسا اُس نے کہا یعنے جو جھوٹی قسم اسطرح کھاوے کہ اگر مین ایسا کرون تو یہودی ہون یا نصرانی یا ہندو تو وہ ویسا ہی ہوجاتا ہے اور جو اپنے تئین کسی چیز سے قتل کرے تو وہ اسی سے قیامت کے دن عذاب کیا جاویگا۔ اور نہین واجب ہوتی آدمی پر نذر اُس چیز مین جسکا وہ مالک نہین اور مومن کو لعنت کرنا اُسکے قتل کرنے کی برابر ہے اور جو کسی مسلمان کو کافر کہے گویا اسنے اُسکو قتل کیا۔ اور جو اپنے تئین کسی چیز سے ذبح کرے وہ قیامت کے دن اُسی چیز سے ذبح کیا جاویگا اور جو جھوٹا دعوی کرے تاکہ اُس سے مال بڑھاوے تو نہین زیادہ کرتا خدا اُسکو مگر کمی یعنے اُسکا مال کم ہوتا جاتا ہے۔ پانچون اسکے راوی ہین اور ابوداؤد اور ترمذی کی روایت مین اختصار ہے۔

(۲۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا ظَھَرَ الْغُلُوْلُ فِیْ قَوْمٍ اِلَّا اَلْقَی اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ قُلُوْبِھِمُ الرُّعْبَ وَلَا فَشَا الزِّنَا

فِي قَوْمٍ اِلَّا كَثُرَ فِيهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ اِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّا فَشَا فِيهِمُ الدَّمُ وَلَا خَفَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ وَاَخْرَجَهُ مَالِكٌ اَلْخَفْرُ اَلْغَدْرُ وَنَقْضُ الْعَهْدِ۔

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے، کہا کہ جس قوم مین خیانت ظاہر ہو خدا انکے دل مین دشمن کا رعب ڈالدیتا ہے اور جن لوگون مین حرام کاری پھیل جاوے اُن مین موت بہت ہو جاتی ہے اور جو لوگ ناپ تول مین کمی کرتے ہین یعنے کہا ہتے تولنے ہین اُن سے روزی بند ہو جاتی ہے اور جو لوگ ناحق حکم کرتے ہین اُن مین خونریزی پھیلتی ہے اور جو لوگ عہد و پیمان توڑتے ہین اُن اللہ دشمن غالب کرتا ہے مالک اُس کے راوی ہین

(۲۷) **وَعَنْهُ** ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ثَلٰثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيْقَ دَمَهٗ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ اَلْمُلْحِدُ اَلْمَائِلُ عَنِ الْحَقِّ اَلْحَدَ فِي الْحَرَمِ اِذَا ظَلَمَ فِيْهِ وَتَعَدّٰى

ترجمہ اور ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگون سے زیادہ تر دشمن خدا کے نزدیک تین شخص ہین ایک تو حرم مکہ کی زمین مین کجروی کرنیوالا یعنی ٹیڑھی چال چلنے والا دوسرا دین اسلام مین کفر کی راہ رسم طلب کرنیوالا تیسرا ناحق کسی شخص کا خون چاہنے والا تاکہ اُسکا خون بہاوے بخاری اُس کے راوی ہین۔ ملحد وہ ہے جو حق سے باطل کیطرف جھکنے والا ہو اور کجروی حرم مین یہ ہے کہ اُس مین ظلم اور تعدی کرے۔ **ف** حرم مین کجروی کرنا یعنے وہ کام کرنا جو وہان حرام ہین جیسے قتل لڑائی شکار کرنا یا کجروی سے سب گناہ مراد ہین کہ جیسے عبادت کا حرم مین دونا ثواب ہے ویسے ہی گناہ کا بھی وہان دونا عذاب ہے اس واسطے کہ حضور مین بے ادبی بہت بُری ہے۔

(۲۸) **وَعَنِ** الْمُغِيْرَةِ ؓ وَكَتَبَ اِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ اَنِ اكْتُبْ اِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ سَمِعْتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَرِهَ لَكُمْ ثَلٰثًا قِيْلَ وَقَالَ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ اَخْرَجَاهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ مغیرہ سے روایت ہے اور حالانکہ معاویہ نے اُنکو لکھا کہ میری طرف کچھ چیز یعنے کوئی حدیث لکھ جو تونے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنی ہے تو مغیرہ نے اُسکی طرف لکھا کہ مین نے حضرت سے سنا کہ فرماتے تھے کہ مقرر خدا نے تمہارے واسطے تین چیزین مکروہ رکھی ہین اول قیل قال یعنے بیفائدہ باتین کرنا دوسرے بے موقع مال کو ضائع کرنا جیسے ناچ رنگ آتش بازی عمارت وغیرہ بے حاجت باتون مین مال کو برباد کرنا تیسرے بے احتیاج بہت سوال کرنا یا ناحق باتین اور بے حاجت مسئلے پوچھنا شیخین اور ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۲۹) **وَعَنْ** اَنَسٍ ؓ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّكُمْ لَتَعْمَلُوْنَ اَعْمَالًا هِيَ فِيْ اَعْيُنِكُمْ اَدَقُّ مِنَ الشَّعْرِ كُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ۔ اَلْمُوْبِقَاتُ اَلْمُهْلِكَاتُ

ترجمہ انس سے روایت ہے، کہا کہ تم البتہ عمل کرتے ہو جو تمہاری آنکھون مین بال سے باریک تر ہین ہم انکو حضرت کے زمانے مین ہلاک کرنے والی چیزون سے گنتے تھے بخاری اسکے راوی ہین۔

(۳۰) **وَعَنْ** وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ بِاَخِيْكَ فَيُعَافِيْهِ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَبْتَلِيْكَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ واثلہ بن اسقع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کی مصیبت مین خوشی ظاہر نہ کر یعنے خوش نہو کہ اُسکو خدا آرام دیوے گا اور تجکو مصیبت مین گرفتار کرے گا۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳۱) **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حُبُّکَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ ابو درداء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا کسی چیز سے محبت رکھنا اندھا اور بہرا کر دیتا ہے مجھکو ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

(۳۲) **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنَ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَی الدَّمِ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان آدمی کے بدن میں پھرتا ہے لہو کی طرح یعنی رگ رگ میں جہاں جہاں لہو پھرتا ہے ابوداؤد اس کے راوی ہیں **ف** یعنی شیطان کا آدمی پر خوب قابو ہے بدفعلی کراتے ہیں۔

(۳۳) **وَعَنْ** مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ اُمَّ سَلَمَۃَ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَہْلِکُ وَفِیْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا کَثُرَ الْخُبْثُ الْخُبْثُ الزِّنَا ترجمہ مالک سے روایت ہے انکو حدیث پہنچی کہ ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک ہو جائینگے سب حالانکہ ہم میں نیک لوگ بھی موجود ہونگے فرمایا کہ ہاں جبکہ گندگی یعنے زنا زیادہ ہو جائے۔

(۳۴) **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَاَۃً عَلٰی زَوْجِھَا اَوْ عَبْدًا عَلٰی سَیِّدِہٖ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَخَبَّبَ اَیْ اَفْسَدَ وَخَدَعَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہم میں سے جو عورت کو اپنے خاوند سے بہکاوے یا غلام کو اپنے مالک سے بہکاوے ابوداؤد اس کے راوی ہیں خبب یعنی بگاڑے اور بہکاوے اور دھوکا دے۔

(۳۵) **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِشِرَارِکُمُ الَّذِیْ یَاْکُلُ وَحْدَہٗ وَیَجْلِدُ عَبْدَہٗ وَیَمْنَعُ رِفْدَہٗ اَخْرَجَہُ رَزِیْنٌ ترجمہ اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا نہ بتلاؤں میں تمکو جو تم میں بدتر ہے وہ جو تنہا کھاوے اور اپنے غلام کو کوڑے مارے اور حاجت سے زیادہ مال کو روکے رزین اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ اٰفَاتِ اللِّسَانِ

تیسری فصل

آفات زبان کے بیان میں

(۱) **عَنِ** الْخُدْرِیِّ رَفَعَہٗ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ کُلَّھَا تُکَفِّرُ اللِّسَانَ تَقُوْلُ اتَّقِ اللّٰہَ تَعَالٰی فِیْنَا فَاِنَّمَا نَحْنُ بِکَ اِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَاِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی صبح کرتا ہے تو سب اعضا زبان کی روبرو عاجزی کرتے ہیں کہتے ہیں کہ ڈر اللہ سے جسکے حق میں اسواسطے کہ ہم تیرے ساتھ ہیں اگر تو سیدھی رہیگی تو ہم بھی سیدھے رہینگے اور اگر تو ٹیڑھی ہو گئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائینگے ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۲) **وَعَنْ** سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حَدِّثْنِیْ بِاَمْرٍ اَعْتَصِمُ بِہٖ قَالَ قُلْ رَبِّیَ اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقِمْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَیَّ فَاَخَذَ بِلِسَانِہٖ ثُمَّ قَالَ ھٰذَا اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ سفیان بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھکو ایسی بات بتلائیے کہ میں اسکو پکڑوں اور اس پر

عمل کرون فرمایا کہہ میرا رب اللہ ہے پھر سیدھا قائم رہ پھر مینے کہا یا حضرت کونسی چیز زیادہ تر خوفناک ہے جسکا آپکو خوف ہے تو حضرت نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا یہ اسکو نگاہ کہہ ترمذی اسکے راوی ہین ۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَلَہٗ فِیْ اُخْرٰی عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو تو چاہیے کہ نیک بات بولے یا چپ رہے ترمذی اسکے راوی ہین ۔ اور اسکی دوسری روایت مین ابن عمر سے ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چپ رہا وہ چھوٹا ۔

(۴) وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَا لَا یَعْنِیْہِ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ مُرْسَلًا وَالتِّرْمِذِیُّ مَوْصُوْلًا ترجمہ علی بن حسین سے روایت ہے اس نے روایت کی ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے اسلام کی خوبی سے ہے یہ بیفائدہ باتون کو چھوڑ دینا راوی اسکے مالک ہین بطور ارسال کے اور ترمذی بطور موصول کے ۔

(۵) وَعَنْ اَنَسٍ رضہ قَالَ تُوُفِّیَ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ اَخُوْلَہٗ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْمَعُ اَبْشِرْ بِالْجَنَّۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَمَا یُدْرِیْکَ لَعَلَّہٗ تَکَلَّمَ بِمَا لَا یَعْنِیْہِ اَوْ بَخِلَ بِمَا لَا یُغْنِیْہِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ ایک مرد مرگیا اور دوسرے مرنے اُس کے واسطے کہا کہ تجھکو بہشت کی خوشخبری ہو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا تو حضرت نے فرمایا تجھکو کیا معلوم ہے شاید اُس نے بیفائدہ بات کی ہو یا بخل کیا ہو اُس چیز سے جو اسکو بے پروا نکرے یعنی ادنی چیز سے ترمذی اسکے راوی ہین ۔

(۶) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰہِ تَعَالٰی لَا یُلْقِیْ لَھَا بَالًا یَرْفَعُہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِھَا فِی الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ مِنْ سَخَطِ اللّٰہِ تَعَالٰی لَا یُلْقِیْ لَھَا بَالًا یَھْوِیْ بِھَا فِی النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا اَخْرَجَہُ الثَّلٰثَۃُ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک بندہ خدا کی رضامندی کی کوئی بات بول جاتا ہے اور دل مین اوسکو کوئی بڑی چیز نہین سمجھتا حالانکہ اُسی بات کے سبب سے خدا اسکے درجے بہشت مین بلند کرتا ہے اور مقرر بندہ خدا کی ناراضگی کی کوئی بات بولجاتا ہے دل مین اسکو کوئی بڑی بات نہین سمجھتا حالانکہ اسی بات کے سبب سے دوزخ مین گر جاتا ہے ستر برس کی راہ دور تینون اور ترمذی اسکے راوی ہین ۔

(۷) وَعَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ دَخَلَ اَبُوْ بَکْرٍ رضہ عَلٰی اِمْرَاَۃٍ مِنْ اَحْمَسَ یُقَالُ لَھَا زَیْنَبُ فَرَاٰھَا لَا تَتَکَلَّمُ فَقَالَ مَا لَھَا لَا تَتَکَلَّمُ قَالُوْا حَجَّتْ مُصْمِتَۃً فَقَالَ لَھَا تَکَلَّمِیْ فَاِنَّ ھٰذَا لَا یَحِلُّ ھٰذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاھِلِیَّۃِ فَتَکَلَّمَتْ فَقَالَتْ مَنْ اَنْتَ قَالَ اِمْرُءٌ مِّنَ الْمُھَاجِرِیْنَ فَقَالَتْ مِنْ اَیِّ الْمُھَاجِرِیْنَ قَالَ مِنْ قُرَیْشٍ قَالَتْ مِنْ اَیِّ قُرَیْشٍ قَالَ اِنَّکِ لَسُؤُلٌ اَنَا اَبُوْ بَکْرٍ قَالَتْ مَا بَقَاءُ نَا عَلٰی ھٰذَا الْاَمْرِ الصَّالِحِ الَّذِیْ جَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِہٖ بَعْدَ الْجَاھِلِیَّۃِ قَالَ بَقَاؤُکُمْ مَا اسْتَقَامَتْ اَئِمَّتُکُمْ قَالَتْ وَمَا الْاَئِمَّۃُ قَالَ اَمَا کَانَ لِقَوْمِکِ رُؤُسٌ وَّاَشْرَافٌ یَاْمُرُوْنَھُمْ فَیُطِیْعُوْنَھُمْ قَالَتْ بَلٰی قَالَ فَھُمْ اُولٰئِکَ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ کہا ابوبکر صدیق نے قوم احمس کی ایک عورت کے پاس اندر گئے جسکا نام زینب تھا سو اسکو دیکھا کہ وہ بولتی نہین تو فرمایا اسکو کیا ہے کہ وہ کلام نہین کرتی لوگون نے کہا کہ اُس نے حج کیا ہے چپکے تو حضرت ابوبکر نے اُس سے

فرمایا کہ بول سوا سطے کہ چپ رہنا حرام ہے کفر کا کا ہے پر اس نے کلام کیا اور کہا کہ تم کون ہو کہا کہ مین مہاجرین مین سے ایک آدمی ہون اُس نے کہا کون مہاجرین مین سے کہا کہ قریش مین سے کہا کون قریش مین سے فرمایا کہ تم بہت تو بہت پوچنے والی ہے مین ابوبکر ہون اس عورت نے کہا کہ کب تک ہے زندگی ہماری اس نیک دین پر جو خدا نے ہمکو کفر کے بعد عنایت کیا یعنے ہمارا دین کب تک قائم اور ٹھیک رہے گا فرمایا جبتک تمہارے امام ٹھیک رہین گے اُس نے کہا کہ امام کون لوگ ہین فرمایا کیا تیری قوم مین سردار اور رئیس لوگ نہین جو ہمکو حکم کرتے ہین اور وہ انکا حکم مانتے ہین اُس عورت نے کہا کہ ہان فرمایا بس امام یہی لوگ ہین بخاری اس کے راوی ہین۔

(۸) **وَعَنْ** بُرَیْدَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ سَیِّدٌ فَاِنَّہٗ اِنْ یَّکُ سَیِّدًا فَقَدْ اَسْخَطْتُمْ رَبَّکُمْ عَزَّوَجَلَّ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کو سردار مت کہو سوا سطے کہ اگر وہ سردار ہو تو تنے خدا کو ناراض کیا ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۹) **وَعَنْ** اُمِّ حَبِیْبَۃَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کُلُّ کَلَامِ ابْنِ اٰدَمَ عَلَیْہِ وَلَا لَہٗ اِلَّا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ نَہْیٌ عَنْ مُنْکَرٍ اَوْ ذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ام حبیبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کا ہر کلام اُسپر بال ہے اسکو نافع نہین مگر نیک کام بتلانا اور برے کام سے ہٹانا یا اللہ تعالی کا ذکر کرنا ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۱۰) **وَعَنِ** ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُبْغِضُ الْبَلِیْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِیْ یَتَخَلَّلُ بِلِسَانِہٖ کَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَقَرَۃُ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر خدا دشمن جانتا ہے بلیغ مرد کو جو اپنی زبان کو پھیرتا ہے جیسے گائے پھیرتی ہے ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۱۱) **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْکَلَامِ لِیَسْبِیَ بِہٖ قُلُوْبَ الرِّجَالِ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ مِنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ وَالْمُرَادُ بِصَرْفِ الْکَلَامِ مَا یَتَکَلَّفُ الْاِنْسَانُ مِنَ الزِّیَادَۃِ فِیْہِ عَلَی الْحَاجَۃِ وَاِنَّمَا کَرِہَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ذٰلِکَ لِمَا یَدْخُلُہٗ مِنَ الرِّیَاءِ وَالتَّصَنُّعِ وَیُخَالِطُہٗ مِنَ الْکَلَفِ الْکَثِیْرِ وَالْاِسْتِیْاءُ اِفْتِعَالٌ مِّنَ السَّبْیِ کَاَنَّہٗ یَنْھَبُ بِکَلَامِہٖ قُلُوْبَ السَّامِعِیْنَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو سیکھے پھیرنا کلام کا تاکہ اُس کے ساتھ لوگون کے دل پھیرے خدا اُس سے قیامت کے دن نہ نفل عبادت قبول کرے گا نہ فرض کو ابوداؤد اس کے راوی ہین اور مراد صرف لسان سے یہ ہے کہ آدمی اس مین حاجت سے زیادہ کلف کرے اور حضرت نے اسکو مکروہ اسواسطے رکھا کہ اُس مین داخل ہوتا ہے ریا اور بناوٹ اور ملتا ہے اُس مین جھوٹ اور کذب اور استباء افتعال ہے سبی سے گویا کہ اُچک لیتا ہے سننے والون کے دل کو

(۱۲) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلَکَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ قَالَھَا ثَلٰثًا اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ اَلتَّنَطُّعُ فِی الْکَلَامِ التَّعَمُّقُ فِیْہِ وَالتَّفَاصُحُ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ملاک ہوئے سختی کرنے والے یہ حضرت نے تین بار فرمایا مسلم اور ابوداؤد اس کے راوی ہین۔ تنطع کے معنے ہین کلام میں گھسنا اور اس میں بہت غور کرنا۔

(۱۳) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَمَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ مشرق سے دو مرد آئے تو دونوں نے خطبہ پڑھا تو لوگ انکی خوش تقریری سے متعجب ہوئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بعض بیان جادو ہوتا ہے یعنی جیسے جادو سے آدمی لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے ویسے بعض آدمی کی تقریر سے بخاری اور مالک اور ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ **ف** علمائے حدیث نے فرمایا کہ اگر کوئی باطل بات میں خوش تقریری کرے تو حرام ہے اور حق بات میں پسندیدہ ہے۔

(۱۴) **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَا زَعِيْمٌ بِبَيْتٍ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَاِنْ كَانَ مُحِقًّا وَبِبَيْتٍ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَاِنْ كَانَ مَازِحًا وَبِبَيْتٍ فِيْ اَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُهٗ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ اَنَسٍ بِمَعْنَاهُ رَبَضُ الْجَنَّةِ مَا حَوْلَهَا مِنَ الْعِمَارَةِ وَالْمِرَاءُ الْجِدَالُ وَالْخِصَامُ ترجمہ ابوامامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں ضامن ہوں ایک گھر کا گرد بہشت کے اُس کے لیے جو جھگڑا چھوڑ دے اگرچہ حق پر ہو اور میں ضامن ہوں ایک گھر کا درمیان بہشت کے اُسکے لیے جو جھوٹ کو چھوڑ دے اگرچہ خوش طبعی سے ہو اور میں ضامن ہوں ایک گھر کا بہشت کے اعلےٰ درجے میں اُسکے لیے جو نیک خو ہو راوی اسکے ابوداؤد ہیں اس لفظ سے اور ترمذی نے انس سے اس کے معنے روایت کیے ہیں۔ رَبَض کے معنے ہیں جو بہشت کے گرد عمارت ہے اور مراء لڑائی اور جھگڑے کو کہتے ہیں۔

(۱۵) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِكَفٰى بِكَ اِثْمًا اَنْ لَّا تَزَالَ مُخَاصِمًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کافی ہے تجھکو یہ گناہ کہ تو ہمیشہ جھگڑالو رہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۶) **وَعَنْ** اَبِیْ بَكْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ قُمْتُ رَمَضَانَ كُلَّهٗ اَوْ صُمْتُهٗ قَالَ فَلَا اَدْرِيْ اَكَرِهَ التَّزْكِيَةَ اَوْ قَالَ لَا بُدَّ مِنْ نَوْمَةٍ اَوْ رَقْدَةٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی یوں نہ کہے کہ میں تمام رمضان کھڑا رہا یعنے عبادت میں یا میں نے اُسکا روزہ رکھا کہا سو میں نہیں جانتا کہ اپنے تئیں پاک کرنے کو مکروہ جانا یا فرمایا کہ سونا اور لیٹنا بھی ضرور ہے۔ ابوداؤد و نسائی اس کے راوی ہیں۔

(۱۷) **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِيْ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِيْ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ لَقِسَتْ بِكَسْرِ الْقَافِ اَيْ غَثَتْ وَاِنَّمَا كَرِهَ خَبُثَتْ هُنَا مِنْ لَفْظِ الْخُبْثِ ترجمہ سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی یوں نہ کہے کہ میرا نفس نجس ناپاک ہوا ولیکن یوں کہے کہ میرا جی بگڑ گیا (مجھے متلی ہوئی) شیخین اسکے راوی ہیں۔ لَقِسَت کے معنے ہیں غثیان ہوا (متلی ہوئی) اور اسکو مکروہ تو خبثت کے لفظ سے نفرت کرنی کو رکھا **ف** یعنے خبیث اور پلید کافر کا لقب ہے مسلمان اپنے تئیں یہ بُرا لفظ نہ کہے اگرچہ دوسرا معنے مراد ہو۔

(۱۸) **وَعَنْ** مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّ بِخِنْزِيْرٍ عَلَى الطَّرِيْقِ فَقَالَ لَهٗ اِمْضِ بِسَلَامٍ فَقِيْلَ لَهٗ تَقُوْلُ هٰذَا لِلْخِنْزِيْرِ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ اَعْوَدَ لِسَانِيْ النُّطْقَ بِالسُّوْءِ ترجمہ مالک سے روایت ہے

کہ انکو یحییٰ بن سعید سے یہ حدیث پہونچی کہ عیسیٰ علیہ السلام راہ مین ایک سور پر گزرے تو اُس سے کہا کہ گذر جا سلامتی سے تو کسی نے اُنسے کہا کہ تو کہتا ہے یہ خنزیر سے کہا مین ڈرتا ہون کہ اپنی زبان کو بدگوئی کی عادت ڈالون۔

(۱۹) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا بَلَغَهٗ عَنِ الرَّجُلِ شَيْءٌ لَمْ يَقُلْ مَا بَالُ فُلَانٍ يَقُوْلُ وَلٰكِنْ يَقُوْلُ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَقُوْلُوْنَ كَذَا وَكَذَا اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے علیہ وآلہ وسلم کا دستور تھا کہ جب اُنکو کسی مرد کی کچھ بُری خبر پہونچتی تو نہ فرماتے کہ کیا حال ہے فلانیکا لیکن یون فرماتے کہ کیا حال ہے اُن لوگون کا جو ایسا ایسا کہتے ہین ابو داؤد اس کے راوی ہین۔

(۲۰) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى الْقَاسِيْ الْقَلْبُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ زیادہ کلام کیا کرو بدون ذکر اللہ کے سو اسکے کہ بہت کلام کرنا بدون ذکر اللہ کے سیاہی دل کا سبب ہے اور سب لوگون مین زیادہ تر دور اللہ سے سیاہ دل والا ہے

(۲۱) **وَعَنْ** اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ اَلْفَخْرُ بِالْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** ابو مالک اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چار خصلتین میری امت مین زمانہ کفر کی رسمین ہین کہ اُن کو چھوڑینگے نہین ایک تو فخر کرنا اپنے خاندان پر دوسری عیب لگانا لوگون کی ذاتون مین تیسری سینہ مانگنا ستارون سے یعنی سینہ کو تارون کی تاثیر سے سمجھنا چوتھی نوحہ کرنا یعنے مردیکی خوبیان کرنا اور فرمایا کہ اگر نوحہ کرنیوالی عورت مرنے سے پہلے توبہ نکرے تو قیامت کے دن کھڑی کی جاویگی اور حالانکہ سمہ پیرہن گندک کا ہوگا اور کرتا رال کا مسلم اسکے راوی ہین۔ **ف** فی الحقیقت یہ کفر کی رسمین اس امت مین جاری ہین تمام عوام اعتقاد نجوم اور نوحہ گری مین مبتلا ہین اور خاندان پر فخر کرنا اور لوگون کی ذاتون مین طعنہ کرنا تو اکثر خواص مین بھی موجود ہے خدا پناہ مین رکھے۔

(۲۲) **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَاْذَنَ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِئْسَ اَخُو الْعَشِيْرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ اَلْبَسَطَ اِلَيْهِ وَالَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حِيْنَ سَمِعْتَ الرَّجُلَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِيْ وَجْهِهٖ وَانْبَسَطْتَ اِلَيْهِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَتٰى عَهِدْتِنِيْ فَاحِشًا اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اِتِّقَاءَ فُحْشِهٖ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت مانگی تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ برا ہے بھائی قوم کا پھر جب وہ اندر آیا تو آپ نے اُس کے واسطے کشادہ پیشانی کی اور نرم کلام کیا پھر جب نکل گیا تو مینے کہا یا رسول اللہ جب آپنے اُس مرد کو سنا تھا تو ایسا ایسا کہا تھا یعنے بُرا کہا تھا۔ پھر آپنے اُس کے روبرو کشادہ پیشانی کی اور نرم باتین کین تو فرمایا اے عائشہ تو نے کب مجھکو فحش بولنے والا پایا تھا سو مقرر سب آدمیون سے بدتر خدا کے نزدیک قیامت کے دن وہ آدمی ہوگا جسکا لوگ ملنا چھوڑ دین اُسکی بدگوئی اور گالی کے ڈر سے بخاری کے سوا جمیع ائمہ اس کے راوی ہین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے۔ لوگون اسکی کہ اُسکی بدگوئی کا ڈر ہو اور مداراۃ یہ ہے

کہ دنیا کو دین کے واسطے خرچ کرے اور مداہنت یہ ہے کہ دین کو دنیا کے واسطے بیچے۔

(۲۳) وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رض قَالَ خَطَبَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِئْسَ الْخَطِيْبُ اَنْتَ قُلْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَّ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو خطبہ پڑھا تو اس نے کہا کہ جو خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اس نے راہ پائی اور جس نے دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ تو برا خطیب ہے یوں کہو کہ جو خدا اور اسکے رسول کی نافرمانی کرے گا وہ گمراہ ہوگا مسلم ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں ف اُس خطیب کو برا اسواسطے کہا کہ اُس نے خدا اور رسول دونوں کو ایک لفظ میں ملا دیا تھا۔ پھر اُسکو سکھایا کہ علیحدہ علیحدہ کہا کرے۔

(۲۴) وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوْا مَا شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَشَآءَ فُلَانٌ وَّلٰكِنْ قُوْلُوْا مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَآءَ فُلَانٌ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یوں نہ کہا کرو کہ جو چاہے اللہ اور چاہے فلانا ولیکن یوں کہا کرو کہ جو چاہے اللہ اور پھر چاہے فلانا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۲۵) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمُ الرَّجُلَ يَقُوْلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَمَالِكٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ وَرُوِيَ اَهْلَكُهُمْ بِضَمِّ الْكَافِ وَفَتْحِهَا وَمَعْنَاهُ بِالْفَتْحِ اَشَدُّهُمْ هَلَاكًا وَّرُوِيَ بِالضَّمِّ اَنَّهٗ هُوَ الَّذِيْ اَيَاسَهُمْ مِّنَ الرَّحْمَةِ بِتَعْيِيْنِهِمْ عَلٰى اِرْتِكَابِ الذُّنُوْبِ وَمُفَارَقَةِ الْمَعَاصِيْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی مرد کو سنو کہتا ہو کہ ہلاک ہوئے لوگ تو اُس نے اُنکو ہلاک کیا مسلم اور مالک اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ اَہلکہم پیش کاف اور زبر سے مروی ہے۔ پیش کے ساتھ یہ معنی ہیں کہ وہ ان میں سخت تر ہے ہلاک ہونے میں اور زبر سے یہ معنی ہیں کہ وہ شخص ہے جسنے اُن کو گناہوں کے ارتکاب کی وجہ سے رحمت سے ناامید کیا۔

(۲۶) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كُلُّ اُمَّتِيْ مُعَافًى اِلَّا الْمُجَاهِرِيْنَ وَاِنَّ مِنَ الْمُجَاهَرَةِ اَنْ يَّعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهٗ فَيُصْبِحُ فَيَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری سب امت عافیت میں ہیں مگر جو اپنے چھپے گناہوں کو ظاہر کرتے ہیں اور البتہ یہ بات بھی اظہار میں داخل ہے کہ بندہ رات کو کوئی برا کام کرے پھر صبح اس حالت میں ہو کہ اُس کے رب نے اس کے گناہ کو چھپا ڈالا ہو تو وہ شخص یوں کہے کہ او فلانے میں نے رات کو ایسا ایسا کام کیا البتہ رات کو اُس کے رب نے گناہ پر پردہ ڈالا اور وہ صبح کو خدا کے پردے کو کھولتا ہے شیخین اسکے راوی ہیں ف اپنے پوشیدہ گناہ کو لوگوں کے آگے ظاہر کرنا سخت کبیرہ گناہ ہے اسواسطے کہ اس میں گناہ پر دلیری ثابت ہوتی اور صاف ظاہر ہوا کہ یہ شخص خدا سے نہیں ڈرتا اور حدیث میں آیا ہے کہ پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ کرے اور ظاہر گناہ کی ظاہر توبہ کرے تاکہ نیک لوگ خوش ہوکر اس کی توبہ کے گواہ ہوں۔

(۲۷) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَقُصُّ عَلَى النَّاسِ اِلَّا

امیر اور مامور اور مختال اخرجہ ابو داؤد اور اراد ان من لم ینصبہ الامیر وخطب الناس بنفسہ مستبدا بذلک طلبا للریاسۃ من غیر ان یامرہ احد من اولی الامر بذلک فھو مختال ای مرائ ترجمہ عوف بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں وعظ سنانا لوگوں کو مگر سردار یا جو حاکم کی طرف سے مامور ہو یا مختال ابو داؤد کے راوی میں مراد یہ ہے کہ جو حاکم کی طرف سے مامور نہ ہو اور خود بخود لوگوں پر خطبہ پڑھے خود مستقل ہو کر اسکے واسطے طلب ریاست کے بدون حکم کسی حاکم کے تو وہ مختال ہے یعنے دکھلاوا لینے والا کار۔

الفصل الرابع فی انواع مختلفۃ

چوتھی فصل مختلف قسموں کی حدیثوں میں

عن الخدری قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما صلوۃ العصر ثم قام خطیبا فلم یدع شیئا کائنا الی قیام الساعۃ الا اخبرنا بہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ وکان فیما قال ان الدنیا خضرۃ حلوۃ وان اللہ تعالی مستخلفکم فیھا فناظر کیف تعملون الا فاتقوا الدنیا واتقوا النساء وقال الا یمنعن رجلا ھیبۃ الناس ان یقول بحق اذا علمہ ثم بکی ابو سعید رضی اللہ عنہ وقال قد واللہ رأینا اشیاء فھبنا وکان فیما قال الا وانہ ینصب لکل غادر لواء یوم القیمۃ بقدر غدرہ ولا غدرۃ اعظم من غدرۃ امام عامۃ وقال ان بنی آدم خلقوا علی طبقات شتی فمنھم من یولد مؤمنا ویحیی مؤمنا ویموت مؤمنا ومنھم من یولد مؤمنا ویحیی مؤمنا ویموت کافرا ومنھم من یولد کافرا ویحیی کافرا ویموت کافرا ومنھم من یولد کافرا ویحیی مؤمنا ویموت مؤمنا ومنھم من یولد کافرا ویحیی کافرا ویموت کافرا الا وان منھم البطیء الغضب سریع الفیء والسریع الغضب سریع الفیء والبطیء الغضب بطیء الفیء فتلک بتلک الا وان منھم بطیء الفیء سریع الغضب الا وخیرھم بطیء الغضب سریع الفیء وشرھم سریع الغضب بطیء الفیء الا وان منھم حسن القضاء حسن الطلب ومنھم سیء القضاء حسن الطلب ومنھم سیء القضاء سیء الطلب فتلک بتلک الا وان منھم حسن القضاء وسیء الطلب وخیرھم الحسن القضاء الحسن الطلب وشرھم سیء القضاء سیء الطلب الا وان الغضب جمرۃ فی قلب ابن آدم اما رأیتم الی حمرۃ عینیہ وانتفاخ اوداجہ فمن احس بشیء من ذلک فلیلصق بالارض قال وجعلنا نلتفت الی الشمس ھل بقی من النھار شیء فقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ لم یبق من الدنیا فیما مضی منھا الا کما بقی من یومکم ھذا فیما مضی منہ اخرجہ الترمذی والرجوع ترجمہ خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو ایک دن عصر کی نماز پڑھا کی پھر خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے جو چیز قیامت تک ہونیوالی تھی سب کی ہم کو خبر دی یاد رکھا اسکو جسنے یاد رکھا اور بھولا اسکو جو بھولا اور جو کچھ فرمایا اسمین یہ بھی تھا کہ دنیا شیرین اور ہری بھری ہے اور بیشک خدا اسکو خلیفہ کرنے والا ہے دنیا میں پھر دیکھنے والا ہے کہ کیسا کیسا کام کرتے ہو خبردار رہو بچو دنیا سے اور بچو عورتوں سے اور مرد کیلئے خبردار نہ روکے کسی مرد کو حق بات کہنے سے ڈر لوگوں کا جب کہ اسکو معلوم ہو تو ابو سعید رونے لگے اور کہا قسم ہے ہم نے کئی چیزیں دیکھیں اور لوگوں کے ڈر سے نہیں کہیں اور جو کچھ آپنے فرمایا اسمین یہ بھی تھا خبردار رہو ہر دغاباز کے لیے قیامت کے دن جھنڈا کھڑا کیا جاویگا بقدر اسکی دغابازی کے یعنی جسقدر دغا ہوگا اتنا ہی نشان بلند ہوگا اور نہیں ہے کوئی زیادہ تر عہد شکنی عام لوگوں کے سردار سے اور فرمایا کہ آدمی پیدا کیے گئے مختلف طبقوں اور جدے جدے قسموں پر سو ان میں بعضا وہ شخص ہے کہ مومن پیدا ہوتا ہے اور ایمان سے جیتا ہے اور ایمان سے مرتا ہے اور بعضا وہ شخص ہے کہ ایمان سے پیدا ہوتا ہے اور ایمان سے جیتا ہے اور کافر ہو کر مرتا ہے اور ان میں سے بعضا وہ شخص ہے کہ کافر پیدا ہوتا ہے اور کافر جیتا ہے

اور ایمان سے مرتا ہے اور اُن مین سے بعضا وہ ہے کہ کافر پیدا ہوتا ہے اور کافر جیتا ہے اور کافر مرتا ہے خبردار رہو اور ان مین سے بعضا وہ شخص ہے کہ اُسکو دیر سے غصہ آتا ہے اور جلد دور ہو جاتا ہے اور بعضا وہ ہے کہ اُسکو جلد غصہ آتا ہے اور جلد دور ہو جاتا ہے اور بعضا وہ ہے کہ اُسکو دیر سے غصہ آتا ہے اور دیر سے جاتا ہے پس یہ بدلا دوسرے کا یعنے دیر سے غصہ آنا اچھی خصلت ہے اور دیر سے غصہ جانا بُری خصلت ہے تو اچھی خصلت بُری کا بدلا ہوئی خبردار اور ان مین سے بعض کو جلد غصہ آتا ہے اور دیر سے جاتا ہے خبردار رہو اور ان مین بہتر وہ ہے جسکو دیر سے غصہ آوے اور جلد دور ہو جاوے اور اُن مین بدتر وہ شخص ہے جسکو جلد تر غصہ آوے اور دیر سے جائے خبردار رہو اور اُن مین سے بعضا شخص ہے کہ اچھا ہوتا ہے ادا کرنے مین یعنی جبکہ دینا ہے اسپر قرض اور اچھا ہوتا ہے طلب تقاضا کرنے مین یعنے جبکہ اسکا کسی پر قرض ہو اور اُن مین سے بعضا وہ ہے کہ بد ہوتا ہے ادا کرنے مین نیک ہوتا ہے طلب کرنے مین اور بعضا بُرا ہوتا ہے تقاضا کرنے مین اچھا ہوتا ہے ادا کرنے مین سو یہ نیک خصلت اُس بُری کا بدلا ہو جاتی ہے خبردار ہو اور ان مین سے بعضا بُرا ہوتا ہے ادا کرنے مین بُرا ہوتا ہے تقاضا کرنے مین اور اُن مین بہتر وہ ہے کہ اچھا ہو ادا کرنے مین اچھا ہو تقاضا کرنے مین اور ان مین بدتر وہ ہے جو بدتر ہو ادا کرنے مین اور بدتر ہو تقاضا کرنے مین خبردار رہو مقرر غصہ مانند آگ کے ہے آدمی کے دل مین کیا تم نہین دیکھتے کہ غصے والے کی دونون آنکھین سُرخ ہو جاتی ہین اور اُسکی گردن کی رگین پھول جاتی ہین سو جو شخص کہ اُس مین سے کچھ پاوے یعنی اثر غصے کا تو چاہیے کہ بجائے زمین سے یعنی لیٹ جاوے کہا اور ہم سورج کی طرف مُڑ کر دیکھنے لگے کہ دن باقی ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ خبردار ہو کہ نہین باقی رہا دنیا سے بہ نسبت اُس مانے کے کہ گذر گیا مگر جتنا کہ باقی رہا اس دن تمہارے سے بہ نسبت اُس مانے کے کہ گذرا اُس سے ترمذی اُس کے راوی ہین مُڑنے کے معنے ہین رجوع کرنا **ف** وقت غصے کے لیٹ جانیکو اسواسطے فرمایا کہ نہ آوے اُسکو کہ میری اصل مٹی ہے مجھکو تکبر کرنا نہ چاہیے بلکہ تواضع کرنی چاہیے اور اس لیٹ جانے کو بہت مفعل ہے دفع غضب مین۔

(۲) **وعن** عیاض بن حمار المجاشعی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ربی امرنی ان اعلمکم ما جھلتم مما علمنی یوما قال کل مال نحلتہ عبدا حلال واني خلقت عبادي حنفاء کلھم وانھم اتتھم الشیاطین فاجتالتھم عن دینھم وحرمت علیھم ما احللت لھم وامرتھم ان یشرکوا بی ما لم انزل بہ سلطانا وان اللہ تعالی نظر الی اھل الارض فمقتھم عربھم وعجمھم الا بقایا من اھل الکتاب قال وانما بعثتک لابتلیک وابتلی بک وانزلت علیک کتابا لا یغسلہ الماء تقرؤہ نائما ویقظان وان اللہ تعالی امرنی ان احرق قریشا فقلت رب اذا یثلغوا راسی فیدعوہ خبزۃ فقال استخرجھم کما اخرجوک واغزھم نغزک وانفق فسننفق علیک وابعث جیشا نبعث خمسۃ امثالہ وقاتل بمن اطاعک من عصاک وقال اھل الجنۃ ثلثۃ ذو سلطان مقسط متصدق موفق ورجل رحیم رقیق القلب لکل ذی قربی ومسلم وعفیف متعفف ذو عیال قال واھل النار خمسۃ الضعیف الذی لا زبر لہ الذین ھم فیکم تبعا لا یبتغون اھلا ولا مالا والخائن الذی لا یخفی لہ طمع وان دق الا خانہ ورجل لا یصبح ولا یمسی الا وھو یخادعک عن اھلک ومالک وذکر البخل او الکذب والشنظیر الفحاش وان اللہ تعالی اوحی الی ان توا ضعوا حتی لا یفخر احد علی احد ولا یبغ احد علی احد رواہ مسلم اجتالتھم الشیاطین ای استخفتھم فجالوا معھم وقولہ ان احرق قریشا ھو کنایۃ عن القتل ویثلغوا راسی ای یشدخوہ وزبر لہ ای لا عقل ولا تماسک ولا یخفی بالکسر ای لا یظھر

Marfat.com

وَمِنْ خَفَا الْبَرْقُ اِذَا لَمَعَ لَمْعًا خَفِيًّا وَالشِّنْظِيْرُ الَّتِيْ الْخُلُقِ وَالْفَحَّاشُ الْمُبَالِغُ فِي الْفُحْشِ ترجمہ عیاض بن حمار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر میرے رب نے مجھے حکم کیا کہ میں تمکو سکھاؤں جو تم نہیں جانتے اُس علم سے جو مجھکو رب نے سکھایا اور فرمایا نے فرمایا کہ جو مال کہ میں نے بندے کو دیا ہے سو حلال ہے اور خدا نے فرمایا کہ میں نے اپنے سب بندوں کو حنفائی پیدا کیا جو باطل دین کی طرف نہ جھکے پھر اُن کے پاس شیطان آئے سو اُن کو اُنکے پیدائشی دین سے پھیر ڈالا اور انپر حرام کیا جو میں نے انپر حلال کیا تھا اور شیطانوں نے انکو حکم کیا کہ میرے ساتھ اُس چیز کو شریک ٹھہراویں جسکی میں نے کوئی دلیل نہیں اُتاری یعنی شیطان اور کفار اگر کسی کو نہ بہکائے تو ہر آدمی اپنے پیدائشی دین پر رہتا شرک نہ کرتا خدا کے حلال کو حرام نہ ٹھہراتا اور مقرر خدا تعالی نے زمین والوں کی طرف نظر کی اور عربیوں نے غیر عربیوں کو دشمن کہا سوائے بقایا اہل کتاب کے اور فرمایا سوائے اسکے کچھ کہ میں نے تجھکو پیغمبر کیا ہے تاکہ تجھکو مبتلا کروں اور تیرے سبب سے اوروں کو مبتلا کروں اور میں نے تیری طرف کتاب اُتاری ایسی کہ اُسکو پانی نہ دھو سکے کہ تو اُسکو سوتے اور جاگتے پڑھے اور مقرر خدا نے مجھکو حکم کیا کہ کفار قریش کو جلا ڈالوں تو میں نے کہا کہ اے میرے رب سو قت میرے سر کو کچل ڈالینگے پس چھوڑ دینگے اُسکو مثل روٹی کے تو خدا تعالی نے فرمایا کہ انکو نکالدے جیسے انہوں نے تجھکو نکالا اور اُن سے جہاد کر ہم تجھکو جہاد کا سامان درست کر دینگے اور خرچ کر ہم تجھپر خرچ کرینگے اور لشکر بھیج کر ہم اُسکی مانند پانچ لشکر فرشتوں کے بھیجینگے اور لڑیں ہمراہ اپنے تابعداروں کے اپنے نافرمانوں سے اور فرمایا کہ بہشتی تین طرح کے لوگ ہیں یعنے جو کہ لائق ہیں کہ مقربین کے ساتھ بہشت میں داخل ہوں تین ہیں۔ ایک تو حاکم عادل احسان کرنے والا لوگوں سے توفیق دیا گیا بھلائیوں کی اور دوسرا شخص بہت مہربان یعنے چھوٹوں پر نرم دل ہر قرابتی پر اور واسطے ہر مسلمان کے یعنے مہربان ہے اپنے بیگانے پر تیسرا بچنے والا اُس چیز سے کہ نہیں ہے حلال پرہیز کرنیوالا یعنے سوال سے اور توکل کرنیوالا اللہ پر عیالدار ہی باوجود عیال کے حرام سوال سے بچتا ہے۔ اور دوزخی پانچ شخص ہیں یعنے مستحق عذاب کے ہیں بسبب ان بداعمالوں کے اور مقصود قید یہ ہے اول سست عقل والا کہ اُسکو عقل نہیں جو اُسکو بدکاموں سے روکے وہ لوگ تمہارے تابع اور خادم ہیں یعنے تمہارے مزدوروں اور مالداروں کے گرد پھرتے ہیں نہیں مدنظر ہے اُس کو مگر پیٹ بھرنا نہیں ڈھونڈھتے ہیں مال اہل کو اور نہ مال حلال کو یعنے حرام کرتے ہیں اور حرام کھاتے ہیں۔ دوسرا شخص دوزخیوں میں سے خیانت کرنیوالا ہے کہ جو لالچ کی چیز اُسکے سامنے ظاہر ہوتی ہے اگرچہ تھوڑی سی ہو اُس میں خیانت کر گذرتا ہے تیسرا وہ شخص ہے کہ صبح و شام تجھکو فریب دیتا ہے تیرے اہل و مال سے یعنی تیرے اہل و مال میں ہر وقت طمع رکھتا ہے ظاہر میں اپنے تئیں پرہیزگار دکھاتا ہے اور باطن میں خیانت کرتا ہے اور ذکر کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بخیل کو اور جھوٹے کو اور بدخلق فحش گو کو اور مقرر خدا نے میری طرف وحی کی کہ آپسمیں تواضع کیا کرو یہانتک کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور نہ کسی پر زیادتی کرے سلم اسکے راوی ہیں۔ اَحَدًا تم یعنے شیطانوں نے انکی عقل ماری اور انکو دین سے پھیرا۔ اور صرادقریش کو جلانے سے قتل ہے وَدَيْدَلُوْهَا اسی یعنے میرا سر پھوڑ ڈالیں۔ اور زبر کے معنے ہیں عقل اور لائحفی سا ہے زیر کے یعنی ظاہر نہیں ہوتا یعنے خفا کے معنے پوشیدہ ہی آتا ہے اور ظاہر ہی اور شِنْظِيْر بدخلق کو کہتے ہیں اور فحاش بہت فحش بکنے والے کو کہتے ہیں۔

(۳) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعْطٰى كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهٗ

۱؎ یعنے جو حضرت عیسی علیہ السلام کے دین پر قائم رہے ۱۲ ۲؎ یعنے ساتھ تبلیغ احکام کے اور مصر کرنے کے ایذا کفار پر ۱۲ ۳؎ یعنے تیرے سر کو کوٹ کر روٹی کی طرح چوڑا کر دینگے بعد اسکے کہ گول ہے ۱۲

فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ وَمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوِ انْتَمٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ الْمُتَتَابِعَةُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا تُنْفِقُ امْرَاَةٌ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِهٖ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذٰلِكَ مِنْ اَفْضَلِ اَمْوَالِنَا وَقَالَ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيْمُ غَارِمٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوامامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر خدا نے ہر حقدار کو اپنا حق دیدیا ہے یعنی مقرر کردیا ہے سو وارث کے واسطے وصیت جائز نہیں اور لڑکا فرش والے کا ہے اور حرام کار کو پتھر اور اسکا حساب خدا کے اختیار میں ہے اور جو غیر باپ کو اپنا باپ بتلاوے یا اپنے غیر مالکوں کی طرف منسوب ہو تو اسپر خدا کی لعنت ہے لگاتار قیامت تک نہ خرچ کرے کوئی عورت اپنے خاوند کے گھر سے بدون اس کے اذن کے کسی نے کہا یا رسول اللہ کھانا بھی کسی کو نہ دیوے فرمایا کہ یہ ہمارے افضل مالوں میں سے ہے اور فرمایا کہ بانگی چیز ادا کی جاوے اور دودھ کے واسطے گائے بکری لی ہوئی پھیر دی جاوے اور قرض ادا کیا جاوے اور ضامن تاوان بھرے ابوداؤد ترمذی اس کے راوی ہیں ف نسخہ در رسل اونٹنی ہے کہ دودھ پینے کے لیے پہانی مسلمان کو دیوے۔

(۴) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْعِنَبَ لِلْكَرْمِ وَلَا تَقُوْلُوْا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ اَخْرَجَهُ السَّبْعَةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انگور کو کرم مت کہو اور نہ کہو ہے زمانے کی نامرادی اسلئے کہ اللہ ہی زمانہ ہے یعنی ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوا الْكَرْمَ وَلٰكِنْ قُوْلُوا الْعِنَبَ وَالْحَبْلَةَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ الْحَبْلَةُ بِفَتْحِ الْحَاءِ وَالْبَاءِ وَرُبَّمَا سُكِّنَتِ الْقَضِيْبُ مِنْ شَجَرِ الْاَعْنَابِ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انگور کو کرم نہ کہا کرو لیکن عنب و حبلہ کہو مسلم اس کے راوی ہیں اور حبلہ درخت انگور کی چھڑی کو کہتے ہیں

(۶) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ فِي النَّارِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ السِّدْرُ بِكَسْرِ السِّيْنِ وَدَرْنُهٗ غَسُوْلُهٗ ترجمہ عبداللہ بن حبشی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بیر کا درخت کاٹے خدا اس کو اسکے سر کے بل دوزخ میں ڈالے گا ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔ سدر بیر کا درخت ہے اور اسکے پتے سے سر دھویا جاتا ہے۔

(۷) وَعَنْ حَسَّانَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَاَلَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ قَطْعِ السِّدْرِ وَهُوَ مُتَّصِلٌ اِلٰى قَصْرِ عُرْوَةَ فَقَالَ اَرٰى هٰذِهِ الْاَبْوَابَ كُلَّهَا لَمَا هِيَ مِنْ سِدْرِ عُرْوَةَ كَانَ يَقْطَعُ مِنْ اَرْضِهٖ وَلَا بَاْسَ بِهٖ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ حسان بن ابراہیم سے روایت ہے کہ میں نے ہشام بن عروہ سے بیر کاٹنے کا حکم پوچھا اور وہ عروہ کے محل سے کیکر تھا تو کہا کیا تو ان سب دروازوں کو دیکھتا ہے یہ سب بیری کے درخت ہیں کہ عروہ اسکو اپنی زمین سے کاٹ کاٹ کر لاتے تھے اسکا کچھ ڈر نہیں ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

(۸) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مُرَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِحِمَارٍ قَدْ وُسِمَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ وَسَمَهٗ وَنَهٰى عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِيْهِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے ایک گدھا گذرا جس کا چہرہ داغا ہوا تھا تو فرمایا خدا لعنت کرے اسپر جسنے اسکو داغا اور چہرہ میں مارنے اور داغنے سے منع فرمایا مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حِمَارًا مَوْسُوْمَ الْوَجْهِ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَا أَسِمُهُ إِلَّا أَقْصَى شَيْءٍ مِنَ الْوَجْهِ وَأَمَرَ بِحِمَارِهِ فَكُوِيَ فِي جَاعِرَتَيْهِ هٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَأَوَّلُ مَنْ كَوَى الْجَاعِرَتَيْنِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ الْجَاعِرَتَانِ مَوْضِعُ الرَّقْمَتَيْنِ مِنْ إِسْتِ الْحِمَارِ وَهُوَ مَقْرَبُ الْفَرَسِ بِذَنَبِهٖ عَلَى مَخْلَبَيْهِ وَقِيْلَ هُمَا حَرْفَا الْوَرِكَيْنِ الْمُشْرِفَانِ عَلَى الْفَخِذَيْنِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک گدھا داغے ہوئے چہرے والا دیکھا اور اسپر انکار کیا اور کہا قسم ہے اللہ کی میں اسکو نہیں داغتا مگر چہرے کی نہایت پچھلی پیر میں یعنے پاس کانوں کے اور حکم کیا اپنے گدھے کا داغنے کا سو اُس کی دبر کے دونوطرف پر داغا گیا مسلم اسکے راوی ہیں۔ جاعرتان جگہہ دو رقمون کی ہے گدھے کی دبر سے اور وہ جگہہ وہ ہے جہاں گھوڑا اپنی رانون پر اپنے دم کو مارتا ہے اور بعضون نے کہا کہ وہ کولہ کے دونوطرف ہیں جو رانون سے اونچے ہیں۔

(۱۰) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ غَدَوْتُ بِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِيُحَنِّكَهُ فَرَأَيْتُهُ وَفِي يَدِهِ الْمِيْسَمُ يَسِمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَأَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ انس سے روایت ہے کہا کہ میں صبح کے وقت عبداللہ بن ابی طلحہ کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے گیا اس کے تالو میں شہد ملنے کو اور حالانکہ آپکے ہاتھہ میں داغنے کا میخا رہتا ہے اونٹون کو داغتے تھے شیخین و ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۱۱) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجْنَحَ اللَّيْلُ أَوْ كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوْهُمْ وَأَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَأَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَأَوْكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرْ إِنَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ شَيْئًا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيْحَ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا جَرَّتِ الْفَتِيْلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ جُنْحُ اللَّيْلِ إِقْبَالُ ظَلَامِهٖ وَقِيْلَ شِدَّةُ ظُلْمَتِهٖ وَأَوْكَاءُ خُطَّ تُشَدُّ بِهِ الْقِرْبَةُ وَنَحْوُهَا وَالتَّخْمِيْرُ التَّغْطِيَةُ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات اندھیری ہو یعنی بعد شام کے تو اپنے لڑکون کو بند رکھو یعنی انکو گھر سے نکلنے نہ دو اسواسطے کہ اسوقت جن بھوت پھیل جاتے ہین پھر جب عشا سے ایک گھڑی گذر جاوے پھر چاہیے انکو چھوڑ دو اور خدا کا نام لیکر اپنا دروازہ بند کیا کرو اور خدا کے نام سے اپنا چراغ بجھایا کرو اور خدا کا نام لیکر اپنی مشک کا مُنہ باندھا کرو اور خدا کے نام سے اپنا برتن ڈھانکا کرو اگرچہ تو اوپر کوئی چیز آڑ رکھے اسواسطے کہ شیطان بند کیے ہوئے دروازے کو نہین کھولتا اور سوتے وقت چراغون کو بجھایا کرو اسواسطے کہ بہت دفعہ چوہا بتی کو کھینچ لیتا ہے اور گھر والون کو جلا ڈالتا ہے۔ سوا نسائی کے جمہون اسکے راوی ہین جنح اللیل یعنے اُس کے اندھیرے کا آنا اور بعضون نے کہا کہ اُسکا سخت اندھیرا اور وکاء تاگا ہے جس سے بکھیا ل غیرہ کو باندھا جاتا ہے۔

(۱۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ جَاءَتْ فَأْرَةٌ فَأَخَذَتْ فَتِيْلَةً فَأَلْقَتْهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُمْرَةِ الَّتِي كَانَ قَاعِدًا عَلَيْهَا فَأَحْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ دِرْهَمٍ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوْا سُرُجَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدُلُّ مِثْلَ هٰذِهِ فَيُحْرِقُكُمْ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوٗدَ الْخُمْرَةُ حَصِيْرٌ صَغِيْرٌ مِنْ صَعَفِ النَّخْلِ أَوْ نَحْوِهٖ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک چوہا بتی کھینچکر لایا اور اسکو حضرت کے آگے چٹائی پر ڈالدیا جسپر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تھے تو اُس نے درہم کے برابر چٹائی جلائی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم سوؤ تو اپنے چراغ کو بجھایا کرو اسواسطے کہ شیطان ایسی چیزون کو ایسے کام کی ہدایت کرتا ہے

تو وہ تم کو جلا دیتے ہین ابو داؤد اس کے راوی ہین۔ خمرہ چھوٹی چٹائی ہے کھجور کے پتے سے۔

(۱۳) **وعن** ابی موسیٰ قال احترق بیت بالمدینۃ علی اھلہ من اللیل فاخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشانہم فقال ان ھذہ النار عدو لکم فاذا نمتم فاطفؤھا عنکم۔ اخرجہ الشیخان ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہے کہا کہ مدینے مین رات کو ایک گھر جل گیا تو حضرت کو اسکے حال سے خبر ملی تو فرمایا کہ مقررہ آگ تمہاری دشمن ہے پس جب تم سونیکا ارادہ کرو تو اسکو بجھا دیا کرو۔ شیخین اسکے راوی ہین۔

(۱۴) **وعن** علی بن عمر بن علی بن الحسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اقلوا الخروج بعد ھدأۃ الرجل فان للہ دوابّ یبثھن فی الارض فی تلک الساعۃ اخرجہ ابو داؤد ترجمہ علی بن عمر ابن علی بن حسین بن علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کم نکلا کرو بعد تہم جانے پاؤن کے اس واسطے کہ خدا کی مخلوق جانور ہین کہ انکو اوس وقت بھیجتا ہے۔ ابو داؤد اس کے راوی ہین۔

(۱۵) **وعن** رافع ابن خدیج قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المدینۃ وھم یأبرون النخل فقال ما تصنعون قالوا شیئا کنا نصنعہ فقال لعلکم لو لم تصنعوہ لکان خیرا فترکوہ ففضت فذکروا ذلک فقال انما انا بشر اذا امرتکم بشیء من امر دینکم فخذوا بہ واذا امرتکم بشیء من رأیی فانما انا بشر اخرجہ مسلم۔ تأبیر النخل تلقیحہ واصلاحہ ففضت الثمرۃ حملھا اذا القتہ من آفۃ یھا ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے مین تشریف لائے حالانکہ مدینے والے کھجور کے درختون کو پیوند کیا کرتے ہے فرمایا کیا کرتے ہو انہون نے کہا وہ چیز کہ ہم کیا کرتے ہے فرمایا اگر شاید تم اسکو نہ کرو تو بہتر ہو تو لوگون نے پیوند کرنا چھوڑ دیا تو کھجور پیدا نہ ہوئی تو یہ حال آپ سے ذکر ہوا تو فرمایا کہ مین ہی آخر آدمی ہون جسبہ مین تمکو دین کی کچھ بات بتلاؤن تو اسپر عمل کیا کرو اور جب مین تمکو اپنے عقل سے دنیا کی کچھ صلاح بتلاؤن تو مین ہی آخر آدمی ہون سلم اس کے راوی ہین۔ پیوند کرنا کھجور کا یہ ہے کہ نر کھجور کی بالی مادہ کھجور مین رکھتے ہین تاکہ پہل لاوے آدر کہتے ہین۔ نفضت الثمرۃ جبکہ درخت کسی آفت سے سب یا میوہ گرا دیوے۔

(۱۶) **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا سمعتم صیاح الدیکۃ فاسئلوا اللہ من فضلہ فانھا رأت ملکا واذا سمعتم نھیق الحمار فتعوذوا باللہ من الشیطان فانہا رأت شیطانا اخرجہ الجماعۃ الا النسائی ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے اسکا فضل مانگو اسواسطے کہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے اور جب تم گدہے کی آواز سنو تو خدا کی پناہ مانگو شیطان سے اسواسطے کہ اسنے شیطان دیکھا ہے۔ پانچون اس کے راوی ہین سوائے نسائی کے۔

(۱۷) **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا سمعتم نباح الکلاب ونھیق الحمیر باللیل فتعوذوا باللہ من الشیطان فانھم یرون ما لا ترون اخرجہ ابو داؤد ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم رات کو کتے اور گدہے کی آواز سنو تو خدا کی پناہ مانگو شیطان سے اسواسطے کہ وہ دیکھتے ہین جو تم نہین دیکھتے یعنے شیطان کو دیکھتے ہین ابو داؤد اس کے راوی ہین۔

(۱۸) **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا تبایعتم بالعینۃ واخذتم اذناب البقر ورضیتم بالزرع وترکتم الجہاد سلط اللہ علیکم ذلا لا ینزعہ عنکم حتی ترجعوا الی

وبذلك اخرجه ابوداؤد وما لعينة ان يبيع التاجر من رجل سلعة بثمن معلوم ثم يشتريها منه باقل من الثمن الذي باعها به فاكثر الفقهاء على جوازها مع الكراهة وسميت عينة لحصول النقد لصاحب العينة لان اشتقاقها من العين وهو النقد الحاضر ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم آئیمین بیع عینہ کرو اور بیلوں کی دُم پکڑو اور کھیتی پر راضی ہو جاؤ اور جہاد کو چھوڑ دو تو تم پر ذلت کو غالب کرے گا پھر اسکو نہ ہٹائے گا یہانتک کہ تم اپنے دین کی طرف پھر جاؤ ابوداؤد اسکے راوی ہیں عینہ کی بیع یہ ہے کہ سود اگر کسی مرد کے ہاتھ کچھ جنس بیچے بمول معین سے پھر وہی جنس اُس سے خریدے ساتھ کمتر قیمت کے اُس قیمت سے کہ اسکے ہاتھ بیچی تھی اور اکثر فقہا کے نزدیک جائز ہے ساتھ کراہت کے اور نام رکھا گیا عینہ واسطے حصول نقد کے واسطے صاحب عینہ کے اس واسطے کہ وہ مشتق ہے عین سے اور عین موجود نقد کو کہتے ہیں۔

(۱۹) وعن ابی امامة قال رای رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم سکة وشیئا من آلة الحرث فقال لا یدخل هذا بیت قوم الا ادخله الله الذل اخرجه البخاری والمعنی ان اهل الحرث تالهم الذلة لما یطالبون به من الخراج ونحوهما ترجمہ ابوامامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہل اور کھیتی کا کچھ اسباب دیکھا سو فرمایا کہ نہیں داخل ہوتا ہے یہ اسباب کھیتی کسی قوم کے گھر میں مگر کہ اللہ اُس قوم میں ذلت ادا بنواری داخل کرتا ہے بخاری اسکے راوی ہیں۔ اور معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ جو لوگ کھیتی میں مشغول ہوں وہ بیشک ذلیل اور بیقدر ہوتے ہیں حاکم اُن سے محصول اور عشر وغیرہ طلب کرتا ہے اور ستاتا ہے اور ہزار طرح سے ذلیل وخوار کرتا ہے۔

(۲۰) وعن انس قال کتب رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم الی کسری والی قیصر والی النجاشی ولیس بالنجاشی الذی صلی علیه والی کل جبار عنید یدعوهم الی الله عزوجل اخرجه مسلم والترمذی ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نامہ لکھا ایران کے بادشاہ کو اور روم کے بادشاہ کو اور نجاشی کو اور یہ نجاشی وہ نہیں جس کا جنازہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھا تھا اور طرف ہر ظالم معاند کے اُن کو خدا کی طرف بلاتے تھے یعنے اسلام کی طرف کہ مسلمان ہو جائیں مسلم و ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲۱) وعن ابن عباس قال بعث رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بکتابه الی کسری فلما قرأه مزقه فدعا علیهم صلی الله علیه وسلم ان یمزقوا کل ممزق اخرجه البخاری ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا نامہ ایران کے بادشاہ کی طرف بھیجا پھر جب اُسنے اسکو پڑھا تو اسکو پھاڑ ڈالا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکے حق میں بددعا کی کہ ٹکڑے ٹکڑے کئے جاویں کے ہر طرح سے پارہ پارہ کیا جانا بخاری اس کے راوی ہیں ف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دعا کی یہ تاثیر ہوئی کہ اُس کے بیٹے نے اُسکا پیٹ پھاڑ ڈالا یہانتک کہ اُسکی سلطنت نیست و نابود ہوئی۔

(۲۲) وعن اسامة بن زید رضی الله تعالی عنهما قال رکب النبی صلی الله علیه وآله وسلم علی حمار علیه اکاف تحته قطیفة فدکیة وارادف اسامة وراءه یعود سعد بن عبادة فی بنی الحارث بن الخزرج قبل وقعة بدر فسار حتی مر بمجلس فیه عبد الله بن ابی بن سلول وذلک قبل ان یسلم عبد الله واذا فی المجلس اخلاط من المسلمین والمشرکین عبدة الاوثان والیهود والمسلمین عبد الله بن رواحة فلما غشیت المجلس عجاجة الدابة خمر عبد الله ابن ابی انفه بردائه ثم قال لا تغبروا علینا فسلم صلی الله علیه وآله وسلم

علیہم ثم وقف ونزل فدعاھم الی اللہ تعالیٰ وقرأ علیہم القرآن فقال لہ عبد اللہ بن ابی ایھا المرء انہ لا احسن مما تقول ان کان حقا فلا توذنا بہ فی مجالسنا وارجع الی رحلک فمن جاءک فاقصص علیہ فقال ابن رواحۃ بلی یا رسول اللہ فاغشنا بہ فی مجالسنا فانا نحب ذلک فاستب المسلمون والمشرکون والیھود حتی کادوا یتثاورون فلم یزل صلی اللہ علیہ وسلم یخفضھم حتی سکتوا ثم رکب وسار حتی دخل علی سعد فقال صلی اللہ علیہ وسلم الم تسمع الی ما قال ابو حباب یرید عبد اللہ بن ابی بن سلول قال وما قال قال کذا وکذا فقال سعد اعف عنہ یا رسول اللہ واصفح فوالذی انزل علیک الکتاب لقد جاءک اللہ بالحق الذی انزل علیک الکتاب ولقد اجتمع اھل ھذہ البحیرۃ علی ان یتوجوہ فیعصبونہ بالعصابۃ فلما ابی اللہ تعالیٰ ذلک بالحق الذی اعطاک شرق بذلک فذلک الذی فعل بہ ما رأیت فعفا عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ یعفون عن المشرکین واھل الکتاب کما امرھم اللہ تعالیٰ ویصبرون علی الاذی قال اللہ تعالیٰ ولتسمعن الذین اوتوا الکتاب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذی کثیرا وان تصبروا وتتقوا فان ذلک من عزم الامور وقال اللہ تعالیٰ ود کثیر من اھل الکتاب لو یردونکم من بعد ایمانکم کفارا حسدا من عند انفسھم من بعد ما تبین لھم الحق فاعفوا واصفحوا حتی یاتی اللہ بامرہ وکان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یتاول فی العفو ما امرہ اللہ بہ حتی اذن لہ فیھم فلما غزا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدرا وقتل اللہ تعالیٰ فیھا من قتل من صادید قریش فقفل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ منصورین غانمین معھم اسارٰی من صنادید قریش قال ابن ابی بن سلول ومن معہ من المشرکین عبدۃ الاوثان ھذا امر قد توجہ فبایعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی الاسلام فاسلموا اخرجہ الشیخان قولہ یتثاورون یقال ثار القوم للخصام اذا انقضوا مسرعین لایقاع الفتنۃ وثاروا وثبوا علیہ ویخفضھم ای ھونھم ویسکتھم والبحیرۃ تصغیر بحرۃ وھی البلدۃ والمراد بھا المدینۃ الشریفۃ والشرق بالکسر الغصص شبہ ما اصابہ من فوات الریاسۃ بالغصۃ والضنادید الاشراف والسادۃ النجدات منھم صنادید وقولہ ھذا امر قد توجہ ای تم امرہ فلا مطمع فی ازالتہ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گدھے پر سوار ہوئے جس پر پالان[1] تھا آپ کے لئے چادر فدک کی تھی اور اسامہ کو اپنے پیچھے سوار کیا سعد بن عبادہ کی بیمار پرسی کو بنی حارث بن خزرج کے قبیلہ میں جنگ بدر سے پہلے پہر چلے یہانتک کہ ایک مجلس پر گذرے جس میں عبد اللہ بن ابی ابن سلول تھا اور یہ واقعہ عبد اللہ کے مسلمان ہونے سے پہلے کا ہے اور گاہ مجلس میں مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہودی ملے ہوئے تھے اور مسلمانوں میں عبد اللہ بن رواحہ بھی تھے جب گدھے کی غبار مجلس پر پڑی تو عبد اللہ بن ابی نے اپنی ناک اپنی چادر سے ڈھانکی پھر اس نے کہا کہ ہم پر گرد مت اڑایا کرو تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو سلام کیا پھر ٹھہرے ہوئے اور اترے اور انکو خدا کی طرف بلایا اور انپر قرآن پڑھا تو عبد اللہ بن ابی نے آپ سے کہا اے مرد جو تو کہتا ہے اگر حق ہے تو اس سے کوئی چیز بہتر نہیں سو اس سے ہمکو ہماری مجلس میں ایذا نہ دیا کر اور اپنی جگہہ میں پلٹ جا جو تیرے پاس آوے اسپر بیان کیا کر تو ابن رواحہ نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہماری مجلسوں میں آکر ہمکو سنایا کریں پھر مسلمان اور مشرک اور یہودی آپسمیں جھگڑنے لگے یہانتک کہ قریب تھا کہ ایک

[1] اکاہے کو کہتے ہیں جو گدھے کے اوپر سوار کے واسطے کیا جاتا ہے پالان ۱۲

دوسرے پر اچھل پڑین اور حملہ کرین سو ہمیشہ انکو حضرت چپ کراتے رہے یہانتک کہ چپ ہوئے پھر حضرت سوار ہوکر چلے یہانتک کہ سعد پر داخل ہوئے تو حضرت نے فرمایا کیا تونے نہین سُنا جو ابو حباب یعنے عبد اللہ بن ابی ابن سلول نے کہا سعد نے پوچھا کہ اُس نے کیا کہا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا ایسا کہا ہے تو سعد نے کہا یا رسول اللہ اُس سے معاف اور درگذر کیجئے سو قسم ہے اُسکی جس نے آپ پر کتاب اتاری البتہ دیا ہے اللہ نے آپ کو دین حق جو آپ پر اُتارا اور البتہ اتفاق کیا تھا اس شہر والون نے کہ اُسکو تاج پہنائین اور سرداری کی پگڑی بندھائین پھر جب انکا رکیا خدا نے اس سے بسبب اُس حق دین کے کہ آپکو دیا تو اُس سے اسکو حسد ہوا پس یہی سبب ہے جس نے اُس سے یہ کام کرایا جو آپنے دیکھا تو حضرت نے اُس سے معاف کیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور آپکے اصحاب کا دستور تھا کہ مشرکین اور اہل کتاب کو معاف کرتے تھے جیسے خدا نے انکو حکم دیا اور تکلیف پر صبر کرتے تھے خدا نے فرمایا البتہ تم سنوگے ان لوگون سے کہ دیئے گئے کتاب پہلے تم سے اور مشرکون سے تکلیف بہت اگر تم صبر کرو اور ڈرو تو یہ بڑے ہمت کے کامون سے ہے اور خدا نے فرمایا کہ دوست کہتے ہین بہت اہل کتاب کہ کاش پھیر دیوین تمکو بعد ایمان تمہارے کے کافر یعنے تم کو اپنے سے پھیر کر کافر کردین واسطے حسد کرنے کے اپنے نزدیک سے بعد اُس کے کہ ظاہر ہو چکا انکو حق یعنے دین سچا سو معاف کرو اور درگذر کرو یہانتک لاوے اللہ حکم اپنا یعنے وعدۂ عذاب کا یا قیامت اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم معاف کرنے میں خدا کے حکم پر عمل کرتے تھے یہانتک کہ آپ کو اُن سے لڑنے کا حکم ہوا پھر جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ کیا اور خدا نے قریش کے سرداروں مین سے قتل کیا جو قتل کیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے اصحاب غنیمت پائے اور یا غنیمت پلٹے اس حال مین کہ آپکے ساتھ قریش کے سرداروں سے قیدی تھے تو ابن ابی ابن سلول اور اس کے ساتھ والے مشرک بت پرستون نے کہا کہ یہ دین غالب ہوا سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسلام پر بیعت کرو تو وہ مسلمان ہوئے شیخین اسکے راوی ہین تِسْتَأْدُوْن کہا جاتا ہے ثار القوم للخصام جبکہ لوگ لڑنے کو اچھلین جلدی سے واسطے فتنہ فساد کرنے کے اور ثتا وراس سے ثقا علوا ہے یثقفہم یعنے انکو آہستہ اور چپکا کرتے تھے اور بُجَیْرَہ تصغیر بحرہ کی ہے اور بحرہ کہتے ہین شہر کو اور مراد اُس سے مدینہ شریف ہے شرق یعنے اُسکا گلا گھونٹا گیا جو عصبیت انکو ریاست کے فوت ہوئی سے پہونچی اُسکو گلا گھٹنے کے ساتھ تشبیہ دی اور صنادید کے معنے ہین رئیس اور سردار بہادر اور ہذا امر قد توجہ یعنی یہ دین مضبوط اور مستحکم ہوگیا ہے اُسکے دور کرنے کی اب کچھ امید نہین رہی۔

(۱۳) وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ وَفَدَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِيكَرِبَ وَعَمْرُو بْنُ الْأَسْوَدِ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ مِنْ أَهْلِ قِنَّسْرِينَ إِلَى مُعَاوِيَةَ ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِلْمِقْدَامِ أَعَلِمْتَ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ تُوُفِّيَ فَرَجَّعَ الْمِقْدَامُ فَقَالَ لَهُ فُلَانٌ أَتَعُدُّهَا مُصِيبَةً فَقَالَ الْمِقْدَامُ وَلِمَ لَا أَعُدُّهَا مُصِيبَةً وَقَدْ وَضَعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِهِ فَقَالَ هَذَا مِنِّي وَحُسَيْنٌ مِنْ عَلِيٍّ فَقَالَ الْأَسَدِيُّ جَمْرَةٌ أَطْفَأَهَا اللهُ تَعَالَى قَالَ الْمِقْدَامُ أَمَّا أَنَا فَلَا أَبْرَحُ الْيَوْمَ حَتَّى أُغِيظَكَ فَأَسُبَّكَ مَا تَكْرَهُ ثُمَّ قَالَ مُعَاوِيَةُ إِنْ أَنَا صَدَقْتُكَ إِنْ أَنَا كَذَبْتُ فَكَذِّبْنِي قَالَ أَفْعَلُ فَقَالَ أَنْشُدُكَ بِاللهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ جُلُودِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوبِ عَلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ الْمِقْدَامُ فَوَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُ هَذَا كُلَّهُ فِي بَيْتِكَ يَا مُعَاوِيَةُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قَدْ عَلِمْتَ أَنِّي لَنْ أُنَجِّيَكَ مِنْهُ يَا مِقْدَامُ

قَالَ خَالِدٌ فَأَمَرَ مُعَاوِيَةُ لِلْمِقْدَامِ بِمِائَةٍ وَأَمَرَ لِأَصْحَابِهِ وَفَرَضَ لِابْنٍ لَهُ فِي الْمِائَتَيْنِ فَقَبَضَهَا الْمِقْدَامُ عَلَى أَصْحَابِهِ وَلَمْ يُعْطِ الْأَسَدِيَّ لِأَحَدٍ شَيْئًا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ أَمَّا الْمِقْدَامُ فَرَجُلٌ كَرِيمٌ بَسَطَ يَدَهُ وَأَمَّا الْأَسَدِيُّ فَرَجُلٌ حَسَنُ الْإِمْسَاكِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ خالد بن معدان سے روایت ہے کہ مقدام بن معدیکرب اور عمرو بن اسود اور ایک مرد اسدی معاویہ بن ابی سفیان کے پاس ایلچی ہو کر گئے اور معاویہ نے مقدام سے کہا کیا تو نے جانا کہ حسن بن علی فوت ہوئے تو مقدام نے انا للہ الخ کہا تو کسی نے اس سے کہا کیا تو اسکو مصیبت گنتا ہے تو تو نے انا للہ کہا تو مقدام نے کہا اور میں اسکو کیوں نہ مصیبت جانوں اور حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو اپنی گود میں رکھا تھا اور فرمایا کہ یہ مجھ سے ہے اور حسین علی سے تو اسدی نے کہا کہ انگارا تھا کہ خدا نے اسکو بجھایا یا تو مقدام نے کہا کہ میں تو آج تجھ سے ہرگز نہ رکوں گا یہاں تک کہ تجھکو غصہ دلاؤں اور تجھ کو ایسی بات سناؤں جو تجھ کو بری لگے پھر مقدام نے کہا کہ اے معاویہ اگر میں سچ کہوں تو مجھ کو سچا کہو اور اگر میں جھوٹ کہوں تو مجھکو جھٹلا دو اُس نے کہا کہ ہاں جیسا تو کہتا ہے مقدام نے کہا میں تجھکو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تو نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ سونے چاندی کے برتن میں پینے سے اور ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے معاویہ نے کہا ہاں کہا میں تجھکو خدا کی قسم دیتا ہوں کیا تو جانتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے یعنی کپڑا پہننے سے اُس نے کہا ہاں کہا میں تجھکو قسم دیتا ہوں کیا تو جانتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درندوں کے چمڑے کے پہننے اور اُسپر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے معاویہ نے کہا کہ ہاں مقدام نے کہا سو قسم ہے اللہ کی اے معاویہ یہ سب کچھ میں نے تیرے گھر میں دیکھا معاویہ نے کہا البتہ میں نے معلوم کر لیا تھا اے مقدام کہ میں تجھ سے ہرگز نہ چھوٹوں گا خالد نے کہا معاویہ نے مقدام کو اُس کے ساتھیوں سے زیادہ مال دینے کا حکم کیا اور مقرر کیا اُس کے بیٹے کے لیے کئی سو سن پر مقدام نے وہ اپنے ساتھیوں کو بانٹ دیا اور اسدی نے کسی کو کچھ نہ دیا یہ خبر معاویہ کو پہونچی تو کہا کہ مقدام تو سخی مرد کشادہ ہاتھ والا ہے اور اسدی بہت بخیل ہے ابو داؤد و نسائی اسکے راوی ہیں۔

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَعَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَرَادَ أَنْ يَبْعَثَنِي بِمَالٍ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ إِلَى مَكَّةَ لِيَقْسِمَهُ فِي قُرَيْشٍ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقَالَ الْتَمِسْ صَاحِبًا فَجَاءَنِي عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ فَقَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُرِيدُ الْخُرُوجَ إِلَى مَكَّةَ وَتَلْتَمِسُ صَاحِبًا قُلْتُ أَجَلْ قَالَ فَأَنَا لَكَ صَاحِبٌ فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ وَجَدْتُ صَاحِبًا قَالَ مَنْ قُلْتُ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ قَالَ إِذَا هَبَطْتَ بِلَادَ قَوْمٍ فَاحْذَرْهُ تِرَتَهُ قَدْ قَالَ الْقَائِلُ أَخُو الْبَرِّ لَا تَأْمَنْهُ فَخَرِّجْ فَجَاءَنِي حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْأَبْوَاءِ فَقَالَ إِنِّي أُرِيدُ حَاجَةً إِلَى قَوْمِي وَوَدِدْتُ أَنْ تَلْبَثَ لِي قَلِيلًا قُلْتُ انْصَرِفْ رَاشِدًا فَلَمَّا وَلَّى ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَدَدْتُ عَلَى بَعِيرِي فَحَرَّبْتُ وَضْعَهُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِالْأَصَافِرِ إِذَا هُوَ يُعَارِضُنِي فِي رَهْطٍ فَأَوْضَعْتُ فَسَبَقْتُهُ فَلَمَّا أَنْ قَدْ فُتُّهُ جَاءَ فِي فَقَالَ قَدْ كَانَتْ لِي إِلَى قَوْمِي حَاجَةٌ أَجَلْ فَمَضَيْنَا حَتَّى نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَنِمْتُ نَوْمَةً فَانْتَبَهْتُ لِلْمَالِ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَخْرَجَهُ أَوْضَعَ نَاقَتَهُ إِذَا حَثَّهَا عَلَى السَّيْرِ وَالْإِيضَاعُ ضَرْبٌ مِنَ السَّيْرِ سَرِيعٌ ترجمہ عبداللہ بن عمرو خزاعی سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ سے روایت کی کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو بلایا اور چاہا کہ مجھکو مال دیکر مکے میں ابوسفیان کے پاس بھیجیں تاکہ اُسکو قریش میں تقسیم کرے بعد فتح مکے کے اور فرمایا کوئی ساتھی تلاش کر سو عمرو بن امیہ میرے پاس آیا تو اُس نے کہا مجھکو خبر پہونچی کہ تو مکے کی طرف جانیکا ارادہ کرتا ہے اور کوئی ساتھی ڈھونڈتا ہے میں نے کہا ہاں اُس

کہا سو مین تیرا ساتھی ہون مینے یہ ارادہ ہی کیا ہے کہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور مینے کہا کہ مینے ساتھی پایا سو فرمایا کون مینے کہا عمرو بن امیہ یہ فرمایا کہ جب تو اس کی قوم کے شہر دن مین اترے تو اس سے بچنا اور ڈرنا اس واسطے کہ کہنے والے نے کہا کہ اپنے بہائی بکری سے نڈر مت ہونا یہانتک کہ جب ہم ابوا (ایک جگہہ کا نام ہے درمیان مکے اور مدینے کے) مین پہونچے تو اس نے کہا کہ مجہ کو اپنی قوم سے کچہ کام ہے اور مین چاہتا ہون کہ تو میرے واسطے تہوڑا ٹہیرے مین نے کہا جا سو حال مین کہ تو راہ پانیوالا ہے پہر جب اس نے پیٹہہ پہیری تو مجہکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول یاد آیا تو مین نے اپنے اونٹ پر سختی کی یعنے اسکو ڈانٹا سو مین اسکو چہوڑتا ہوا چلا یہانتک کہ جب مین اضافر مین پہونچا کہ ایک جگہہ کا نام ہے ایک جگہہ کا نوناگاہ کیا دیکہتا ہون کہ وہ ایک جماعت مین میرے آگے ہے تو مینے اونٹ کو چہوڑا اور مین اس سے آگے بڑہ گیا پہر جب اس نے مجہہ کو دیکہا کہ مینے اسکو پیچہے ڈالا تو میرے پاس آیا اور کہا کہ مجہہ کو اپنی قوم سے کچہ کام تہا مینے کہا نہان اور ہم چلے یہانتک کہ مکے پہونچے تو مینے مال ابوسفیان کے حوالے کیا ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ اواضع ناقہ کے معنی ہین کہ اونٹنی کو چلنے کے واسطے ڈانٹا۔

(۱۵) وعن همام بن منبه قال حدثنا ابو هريرة ره احاديث منها قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اشترى رجل من رجل عقارا له فوجد الذي اشترى العقار في العقار جرة فيها ذهب فقال للذي اشترى العقار خذ ذهبك فانما اشتريت العقار ولم ابتع منك الذهب فقال الذي له العقار انما بعتك الارض وما فيها فتحاكما الى رجل فقال الرجل الكحا ولدا فقال احدهما لي غلام فقال الاخر لي جارية فقال انكحوا الغلام الجارية وانفقوا على انفسهما منه وتصدقوا رواه البخاري ترجمہ ابن ہمام بن منبہ سے روایت ہے کہا کہ ابوہریرہ نے ہم سے بہت حدیثین بیان کین ان مین سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے اگلی امتون مین ایک مرد نے دوسرے مرد سے زمین مول لی تو زمین مول لینے والی نے زمین مین ایک ٹہلیا پایا جس مین سونا تہا تو اس نے زمین بیچنے والے سے کہا کہ اپنا سونا لے لے کہ مینے تو تجہ سے صرف زمین مول لی تہی مینے تجہ سے سونا مول نہین لیا تو زمین کے بیچنے والے نے کہا کہ مینے تو تجہ سے زمین اور جو اسکی اندر تہا سب بیچدالا یعنے وہ تیرا ہی حق ہے میرا حق نہین پہر وہ دونون اپنا جہگڑا فیصل کروانے کو گئے ایک اور مرد پاس یعنی کسی منصف کے پاس تو اس منصف مرد نے کہا کیا تم دونون کی اولاد بہی ہے تو ایک نے کہا کہ میرا ایک لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا کہ میری لڑکی ہے تو اس نے کہا کہ تم دونون اس لڑکے کا لڑکی سے نکاح کر دو اور اس مال کو دونون پر خرچ اور خیرات کر دینے مین لگا رہی ہین

ف اس حدیث مین خوش حالی اور دیانت داری کا بیان ہے سبحان اللہ کیا وہ زمانہ تہا کہ اسوقت لوگ ایسے نیک نیت تہے۔ اور کیا اب یہہ زمانہ ہے کہ دوسرے کا حق جسکو اپنے ہاتھ سے دیدینا چاہیے کہا جاوے۔ لیتے ہین حلال اور حرام مین مطلق تمیز نہین۔

(۱۶) وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس كابل مائة لا يوجد فيها راحلة اخرجه الشيخان والترمذي والمراد بذلك ان الذي يصلح للتحمل من الناس على عزة وجوده كالبعير من الابل الذي لا يوجد في كثير من الابل ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم آدمیون کو پاؤگے جیسے سو اونٹ کہ انکا ایک بہی سواری کے لائق نہ پایا جاوے بخاری اور ترمذی اس کے راوی ہین اور مراد یہ ہے کہ جیسے اونٹ مین بہی ایک عمدہ اور تیز رفتار مشکل سے ہوتا ہے ایسے ہی آدمیون مین بہی ایک عمدہ اور منتخب ہونا مشکل اور بہت کم ہوتا ہے

کثرت سے بین اور کامل کسیاب۔

(۱۷) وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من یصعد الثنیۃ ثنیۃ المرار فانہ یحط عنہ ما حط عن بنی اسرائیل فکان اول من صعدھا خیلنا بنی الخزرج ثم تتام الناس فقال صلی اللہ علیہ وسلم کلکم مغفور لہ الا صاحب الجمل الاحمر فاتیناہ فقلنا تعال یستغفر لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان ینشد ضالۃ فقال لان اجد ضالتی خیر لی من ان یستغفر لی صاحبکم اخرجہ مسلم ثنیۃ المرار بضم المیم وکسرھا وضمھم اشھر وھی عند الحدیبیۃ وتتام الناس ای جاؤا کلھم وتموا ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس ٹیلے پر چڑھ جائیگا جسکا نام ثنیۃ المرار ہے تو اس کے گناہ گھٹائے جاوینگے جیسے بنی اسرائیل کے گناہ گھٹائے گئے تو پہلے اُس پر ہماری قوم بنی خزرج کے سوار چڑھے پھر سب لوگ چڑھے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم سب بخشے گئے سوائے سُرخ اونٹ والے کے پھر ہم اُس کے پاس گئے تو ہم نے اُس سے کہا کہ آ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے واسطے بخشش مانگیں اور وہ گم ہوئے اونٹ کو ڈھونڈتا تھا تو اُس نے کہا کہ مجھکو اگر میرا اونٹ گم ہوگیا ملجائے تو یہ مجھکو بہتر ہے اُس سے کہ میرے واسطے تمہارا ساتھی یعنے پیغمبر صاحب بخشش مانگیں مسلم اُس کے راوی ہین ثنیۃ المرار ایک ٹیلہ ہے پاس حدیبیہ کے ف حضرت ایک بار مدینے سے مکہ کو چلے راہ مین ایک ٹیلا آگے آیا جسکا نام ثنیۃ المرار تھا وہان کافرون نے مارنے کے واسطے چھپے تھے تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کافرون کے دھمکانے کے واسطے اس ٹیلے پر چڑھ جائے اُس کے گناہ معاف ہونگے پھر سب اصحاب اُس پر چڑھ گئے سوائے ایک شخص کے اور بنی اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد کا نام ہے جو حضرت موسیٰ کے ساتھ تھے انکو حکم ہوا تھا کہ کافرون کے شہر مین داخل ہو تو تمہارے گناہ معاف ہون یہان اُسی قصہ کی طرف اشارہ ہے۔

(۱۸) وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تدور رحی الاسلام بخمس وثلثین او ست وثلثین او سبع وثلثین فان یھلکوا فسبیل من ھلک وان یقم لھم دینھم یقم لھم سبعین عاما قلت مما بقی او مما مضی قال مما مضی اخرجہ ابوداؤد ترجمہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پھرتی رہے گی چکی اسلام کی یعنے سُنت کے موافق عمل جاری رہیگا اور فتنون سے امن رہیگا مدت پینتیس برس کی یا چھتیس برس کی یا سینتیس برس کی پھر اگر ہلاک ہون یعنے امر دین مین اختلاف کرین اور گناہ کرین تو انکی راہ اُن لوگون کی سی راہ ہے کہ پہلی امتون مین ہلاک ہوئے یعنے جیسے اُن کا حال ہوا ویسے ہی انکا حال ہوگا اور اگر انکے واسطے انکا دین قائم رہا تو ستر برس تک قائم رہیگا۔ مینے کہا کہ یہ ستر برس سو وقت سے ہین کہ باقی رہا یعنے شروع ان ستر برس کا بعد پینتیس یا چھتیس برس کے ہوگا یا اُسوقت سے کہ گذرا یعنے ابتدا اسلام سے یا ہجرت سے فرمایا اسوقت سے کہ گذرا یعنے ابتدا اسلام سے نہ بعد پینتیس برس کے ابوداؤد اُس کے راوی ہین ف اور شاید مراد انتظام کا ہے یعنے تمام امور مذکورہ کے کہ شوکت اسلام کی امت تک خوب بندوبست کے ساتھ رہیگی۔

(۱۹) وعن [illegible] قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انی لارجو ان لا یعجز اللہ امتی عند ربھا ان یؤخرھا نصف یوم قیل لسعد کم نصف یوم قال خمسمائۃ سنۃ اخرجہ ابوداؤد ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر ہین امیدوار ہون کہ خدا میری امت کو عاجز نہ کریگا دینے مین مہلت دینے مین کسی نے سعد سے پوچھا کہ آدھا دن کتنا ہوتا ہے کہا کہ پانچسو برس ابوداؤد اس کے راوی ہین ف شاید مراد پانچسو برس ہزار سال کے بعد ہے اسواسطے کہ ابتک عمر اُس امت کی تیرہ سو برس سے زیادہ گزر چکی ہین تو مطلب ہے کہ اس امت کی عمر پندرہ سو سال سے زیادہ

نہیں واللہ اعلم بالصواب

(۲۰) **وعن** عیسیٰ بن واقد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا کانت سنۃ ثمانین وما ئۃ فقد احللت لامتی الغربۃ والترھب فی رؤس الجبال اخرجہ رزین ترجمہ عیسیٰ بن واقد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب ایک سو اسی برس گذر جائیں تو میں نے اپنی امت کے لیے تنہائی اور پہاڑ کے سر پر گوشہ گیری حلال کی رزین اسکے راوی ہیں۔

(۲۱) **وعن** ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یسمی الفارۃ الفویسقۃ وقال لا اراھا الا من المسوخ فانھا اذا جعل لھا البان الابل لم تشرب واذا جعل لھا البان الشاء شربت اخرجہ رزین قلت وھو فی صحیح البخاری واللہ اعلم ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے، کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چوہے کا نام جو ذرا فاسق رکھتے تھے اور فرماتے تھے میں اسکو نہیں دیکھتا مگر اس قوم سے جسکا چہرہ بدلا یا گیا اسواسطے کہ جب اس کے آگے اونٹ کا دودھ رکھا جائے تو نہیں پیتا اور جب بکری کا دودھ اس کے آگے رکھا جائے تو پی لیتا ہے رزین اسکے راوی ہیں۔ میں کہتا ہوں اور وہ صحیح بخاری میں ہے واللہ اعلم **ف** اگلی امتوں میں ایک امت کی صورت بدلکر چوہے کی صورت ہو گئی تھی یہ اسی طرف اشارہ ہے۔

(۲۲) **وعن** ابن مسعود رض قال قیل یا رسول اللہ القردۃ والخنازیر ھی مما مسخ اللہ تعالیٰ فقال ان اللہ تعالیٰ لم یھلک قوما او یجعل لھم نسلا وان القردۃ والخنازیر کانت قبل ذلک اخرجہ رزین ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے، کسی نے کہا یا رسول اللہ کیا بندر اور سور اس مخلوق سے ہیں جنکی صورت اللہ نے بدلدی سو فرمایا کہ خدا نے جس قوم کو ہلاک کیا ہے اسکی نسل باقی نہیں چھوڑی اور بندر اور سور اس سے پہلے کے ہیں رزین اسکے راوی ہیں۔

(۲۳) **وعن** عائشۃ رض قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھل روی فیکم المغربون قلت وما المغربون قال الذین یترکون فیھم الجن اخرجہ ابو داود انما سموا مغربین لانہ دخل فیھم غریب وجد فیھم شبہ الغرباء بما دخلہ من لیس من جنسھم ولا علی طباعھم وشکلھم وقیل اراد بشدۃ الجن فیھم امرھم ایاھم بالزنا وتحسینہ لھم فجاءا ولادھم علی غیر رشدۃ ومنہ قولہ تعالیٰ وشارکھم فی الاموال والاولاد ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے، کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں مغرب ہیں پینے کہا اور مغرب کون ہیں فرمایا جن میں جن شریک ہیں ابو داؤد اس کے راوی ہیں اور ان کا نام مغرب اسواسطے رکھا گیا کہ ان میں ایک گ عجیب واقعہ ہوئی اور یا گیا ان میں شبہ غربا کا ساتہ داخل ہونے اس شخص کے کہ نہیں انکی جنس سے اور نہ انکی طبیعت اور نہ انکی شکل پر اور بعضوں نے کہا مراد ہے ان جنوں کے شریک ہونے سے یہ ہے کہ انہوں نے انکے باپوں کو زنا کا حکم کیا اور زنا انکو اچھا کر دکھلایا تو انکی اولاد (لے ہدایت) (او بی طلب ہے، خدا کہ اس قول کا کہ شریک ہو اُن کے مال اور اولاد میں۔

(۲۴) **وعن** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من سکن البادیۃ جفا ومن اتبع الصید غفل ومن اتی ابواب السلطان افتتن وما ازداد عبد من السلطان دنوا الا ازداد من اللہ تعالیٰ بعدا اخرجہ اصحاب السنن ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بیابان میں جا بسا وہ جاہل رہا اور جو شکار کے پیچھے لگا وہ غافل ہوا اور جو بادشاہ کے دروازے

پر آیا وہ فتنے میں پڑا اور بندہ جتنا بادشاہ سے قریب ہوتا ہے وتنا خدا سے دور ہوتا ہے۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہیں۔

(۲۵) **وعن** ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوشک ان طالت بک مدۃ ان ترٰی قوما فی ایدیھم مثل اذناب البقر یغدون فی غضب اللہ تعالٰی ویروحون فی سخط اللہ وقال صنفان من اھل النار لم ارھما قوم معھم سیاط کاذناب البقر یضربون بھا الناس ونساء کاسیات عاریات مائلات ممیلات رؤسھن کاسنمۃ البخت لا یدخلن الجنۃ ولا یجدن ریحھا وان ریحھا لتوجد من مسیرۃ کذا وکذا اخرجہ مسلم قولہ کاسیات ای بنعم اللہ تعالٰی عاریات من شکرہ وقیل تستر بعض اعضائھن ویکشف بعضھا وقیل یلبسن ثیابا رقیقۃ تصف ما تحتھا فھن کاسیات فی ظاھر الامر عاریات فی الحقیقۃ ومائلات ای زائغات عن طاعۃ اللہ تعالٰی ومایلزمھن من حفظ الفروج ممیلات یعلمن غیرھن ذلک وقیل مائلات للشر ممیلات للرجال الی الفتنۃ وقیل غیر ذلک وقولہ رؤسھن کاسنمۃ البخت ای تکبرھن بالخمر والعمائم او بصوغ الشعر بما یصیرھا کاسنمۃ البخت

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب اگر تیری عمر کی مدت دراز ہوئی تو دیکھیگا ایک قوم کو کہ اُنکے ہاتھوں میں کوڑے ہونگے جیسے بیلوں کے دم صبح کرینگے خدا کے غضب میں اور شام کرینگے خدا کے غضب میں یعنے چوبدار ہونگے کہ حاکم کے پاس ظلوموں کو نہیں جانے دینگے اور مارینگے اور فرمایا کہ دو قسم کے دوزخی لوگ ہیں کہ میں نے انکو نہیں دیکھا یعنے حضرتؐ کے وقت ایسے لوگ نہ تھے ایک قوم کہ وہ ہیں کہ انکے ساتھ کوڑے رہیں گے جیسے بیلوں کی دُم کہ اُن سے لوگوں کو مارینگے اور دوسری قسم وے عورتیں ہیں جو کپڑے پہنتی ہیں اور ننگی ہیں مردوں کو اپنی طرف جھکانی ہیں آپ مردوں کی طرف جھکتی ہیں۔ سر اُنکے جیسے اونٹوں کی جھکی کوہان وے عورتیں جنت میں نہ جاوینگی اور اُسکی خوشبو نہ پاوینگی اور البتہ اُسکی خوشبو آتی ہے اتنی اتنی دور سے مسلم اس کے راوی ہیں کاسیات یعنے اللہ کی نعمتیں پہنتی ہیں اور کھاتی ہیں۔ عاریات یعنی ننگی ہیں اُسکے شکر سے اور بعضوں نے کہا معنے یہ ہیں کہ کچھ بدن ڈھانکتی ہیں اور کچھ ننگا رکھتی ہیں اور بعضوں نے کہا کہ باریک کپڑے پہنتی ہیں جن سے بدن نظر آئے یعنی جیسے نہیں ڈھپتے اور جالی کی کرتیاں تو وہ ظاہر میں تو لباس پہنے ہیں اور حقیقت میں ننگی ہیں اور مائلات یعنی منہ پھیرنیوالی ہیں خدا کی بندگی سے اور جو اُنپر لازم ہے اپنی شرمگاہ کے بچانے اور نگاہ رکھنے سے ـــــ ممیلات یعنی اپنی غیر کو یہ معلوم کروانے والی ہیں اور بعضوں نے کہا کہ بدی کی طرف جھکتی ہیں مردوں کو اپنی طرف جھکاتی ہیں اور بعضوں نے کچھ اور کہا ہے۔ اُنکے سر جیسے اونٹوں کی جھکی کوہانیں یعنے سروں کو بڑا کرتی ہیں سر پوش اور اوڑھنیوں اور پگڑیوں سے یا اُس میں بال جوڑتی ہیں تاکہ اونٹوں کی کوہان کی طرح ہو جاویں۔

(۲۶) **وعن** سمرۃ [illegible] جندب رضی اللہ عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان یقد السیر بین اصبعین اخرجہ ابوداؤد

ترجمہ جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا یہ کہ چیر جاوے درمیان دو انگلیوں کے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۲۷) **وعن** عائشۃ قالت ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلعن احدا الا الذین اخرجہ ابوداؤد

ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں سُنا کہ کسی کو لعنت کیا ہو مگر طرف دین کے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۲۸) وعن ابن عباس قال قد کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیما امر وسکت فیما امر وما کان ربک نسیا ولقد کان لکم فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسوۃ حسنۃ اخرجہ البخاری ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھا اسکو جو آپ کو حکم ہوا اور چپ رہے اس سے جو حکم ہوا یعنے چپ رہنے کا اور تیرا رب بھولنے والا نہیں اور البتہ ہے واسطے تمہارے رسول اللہ میں پیروی اچھی۔ بخاری اس کے راوی ہیں۔

(۲۹) وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما اوتیکم من شیء ولا امنعکموہ انما انا قاسم اضع حیث امرت اخرجہ البخاری وابوداؤد ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہ کوئی چیز دیتا ہوں اور نہ اس سے منع کرتا ہوں میں تو حکم کیا گیا ہوں جیسا حکم کرتا ہے ویسا کہتا ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ میں بانٹنے والا ہوں رکھتا ہوں جہاں مجھکو حکم ہوتا ہے۔ بخاری اسکے راوی ہیں ف ابن عباس کی پہلی حدیث کا مطلب اس حدیث سے خوب واضح ہوتا ہے

(۳۰) وعن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عہد الینا ان لا نعد ما نعتد نا من دون الناس شیئا الا بثلاث امرنا ان نسبغ الوضوء وان لا ناکل الصدقۃ ولا ننزی حمارا علی فرس اخرجہ الترمذی والنسائی ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم کے بندے ہی نہیں خاص کیا ہمکو سوائے لوگوں کے مگر ساتھ تین چیزوں کے ایک یہ کہ ہم وضو کو کامل کریں دوسری کہ ہم صدقہ کا مال نہ کھائیں تیسری کہ ہم گدھے کو گھوڑے پر نہ چڑھائیں۔ ترمذی نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۳۱) وعن عمرو بن العاص قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحدث عن بنی اسرائیل حتی نصبح ما نقوم الا الی اعظم صلوۃ اخرجہ ابوداؤد واعظم التی اکبرہ وارادبہ ھھنا الفریضۃ ترجمہ عمرو بن عاص سے روایت ہے کہا کرتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کرتے ہم سے حال بنی اسرائیل کا صبح تک اٹھتے ہم مگر طرف بڑی نماز کے ابوداؤد اس کے راوی ہیں اعظم بڑی چیز کو کہتے ہیں اور مراد اس سے یہاں فرض نماز ہے۔

(۳۲) وعن علقمۃ بن عبد اللہ عن ابیہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تکسر سکۃ المسلمین الجائزۃ بینھم الا من بأس اخرجہ ابوداؤد والمراد بالسکۃ الدراھم والدنانیر المضروبۃ بالشکۃ وانما کرہ تقریضھا لما فیھا من ذل اللہ تعالی ولان ذلک یضیع فیھا وقیل انما نھی فی صدر الاسلام عن ذلک لان کان بعمد احدھم الی اطراف فیاخذھا بالمقراض شیئا فشیئا لھا وخبثا وقولہ الا من بأس ای من امر یقتضی کسرھا لما لرداءتھا او شک فی صحۃ نقدھا ترجمہ علقمہ بن عبداللہ سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے روایت کی کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا مسلمانوں کا سکہ توڑنے سے جو ان کے درمیان مروج ہو مگر ڈر سے ابوداؤد اس کے راوی ہیں اور مراد سکے سے روپیہ پیسا اشرفی وغیرہ ہے جو سکہ لگا ہوا ہو اور اسکا کاٹنا مکروہ تو اسواسطے ہے کہ اس میں اللہ تعالی کا ذکر ہوتا ہے اور اسواسطے کہ [illegible] اور بعضوں نے کہا کہ ابتداء اسلام میں گنتی ہی وزن یعنی تول تھا تو کوئی آدمی قصد کرتا اور اس کے کناروں سے کچھ چاندی سونا قینچی کے ساتھ کاٹ لینا کم کرنے کو اور مگر خوف ہے یعنے اگر پیسہ دیکھا کھوٹا یا ناقص ہوا اس کے کھرے ہونے میں شک ہو یا کوئی اور سبب اسکے توڑنے کو چاہے تو اس سکہ کو توڑ ڈالنا جائز ہے۔

(۳۳) وعن انس قال قال رجل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعقلھا وأتوکل او اطلقھا وأتوکل او اعقلھا

اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ ایک مرد نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ میں اونٹ کا گھٹنا باندھ کر اُس کو اللہ کے بھروسے چھوڑ دوں یا بدون گھٹنے باندھے اُسکو کہلا اللہ کے بھروسے چھوڑ دوں فرمایا کہ اُسکا گھٹنا باندھ کر چھوڑ اور اللہ پر توکل کر ترمذی اسکے راوی ہیں ف معلوم ہوا کہ اسباب توکل کے مخالف نہیں۔

(۳۴) وَعَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَرَادَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَیْسٍ اَنْ یَسْتَعْمِلَ مَسْرُوْقًا فَقَالَ لَهٗ عُمَارَةُ بْنُ عُقْبَةَ اَتَسْتَعْمِلُ رَجُلًا مِّنْ بَقَایَا قَتَلَةِ عُثْمَانَ فَقَالَ مَسْرُوْقٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ قَتْلَ اَبِیْكَ عُقْبَةَ قَالَ مَنْ لِلصِّبْیَةِ فَقَالَ النَّارُ وَقَدْ رَضِیْتُ لَكَ مَا رَضِیَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابراہیم روایت ہے کہ ضحاک بن قیس نے ارادہ کیا کہ مسروق کو عامل کرے تو عمارہ بن عقبہ نے اُس سے کہا کیا تو بقایا عثمان کے قاتلوں سے ایک مرد کو عامل کرتا ہے تو مسروق نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مسعود نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تیرے باپ عقبہ کے قتل کرنیکا ارادہ کیا تو اُس نے کہا کہ لڑکوں کا کون خبر گیر ہوگا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آگ انکی خبر گیر ہے اور البتہ میں راضی ہوا واسطے تیرے جو راضی ہوئے حضرت واسطے تیرے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۳۵) وَعَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ جَآءَ السَّیِّدُ وَالْعَاقِبُ صَاحِبَا نَجْرَانَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یُرِیْدَانِ اَنْ یُّلَاعِنَاهُ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ لَا تَفْعَلْ فَوَاللّٰهِ اِنْ كَانَ نَبِیًّا فَلَاعَنَّا لَا نُفْلِحُ اَبَدًا نَحْنُ وَلَا عَقِبُنَا مِنْ بَعْدِنَا فَقَالَا لَهٗ اِنَّا نُعْطِیْكَ مَا سَاَلْتَنَا وَابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا اَمِیْنًا لَا تَبْعَثْ مَعَنَا اِلَّا اَمِیْنًا فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَبْعَثَنَّ مَعَكُمْ رَجُلًا اَمِیْنًا حَقَّ اَمِیْنٍ حَقَّ اَمِیْنٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُمْ یَا اَبَا عُبَیْدَةَ فَلَمَّا قَامَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ هٰذَا اَمِیْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے کہا کہ سید اور عاقب نجران والے دونوں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے ارادہ کرتے تھے کہ آپ سے مباہلہ کریں تو ایک نے اپنی ساتھی سے کہا کہ مباہلہ نہ کر سو قسم ہے اللہ کی اگر وہ پیغمبر ہے اور اُس نے ہم سے مباہلہ کیا تو ہم کبھی مراد نہ پاویں گے اور نہ ہماری اولاد ہمارے پیچھے سے تو انہوں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ ہم آپکو دیتے ہیں جو آپنے ہم سے مانگا اور ہمارے ساتھ کسی مرد امانتدار کو بھیجئے اور نہ بھیجئے ہمارے ساتھ مگر امانتدار کو تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ میں تمہارے ساتھ بھیجوں گا امانتدار مرد کو جو بیچ مچ امانتدار ہے جو بیچ مچ امانتدار ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب اسکے منتظر ہوئے ہر ایک چاہتا تھا کہ مجھکو بھیجیں تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اٹھ کھڑا ہو اے ابوعبیدہ جب وہ اٹھ کھڑا ہوا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہے امانتدار اس امت کا بخاری اسکے راوی ہیں ف [illegible] عاقب دونوں نجران کے عیسائی تھے انہوں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مباہلہ [illegible]

(۳۶) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ بَایَعَنِیْ عَشَرَةٌ مِّنَ الْیَهُوْدِ لَاٰمَنَ بِیْ الْیَهُوْدُ لَمْ یَبْقَ عَلٰی ظَهْرِهَا یَهُوْدِیٌّ اِلَّا اٰمَنَ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَوْ اٰمَنَ بِیْ عَشَرَةٌ مِّنَ الْیَهُوْدِ لَاٰمَنَ بِیْ الْیَهُوْدُ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ۔ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دس یہودی میری بیعت کر لیتے تو کوئی یہودی بے مسلمان ہوئے زمین پر باقی نہ رہتا اور ایک روایت میں ہے کہ اگر دس یہودی مجھ پر ایمان لاتے تو سب یہودی مجھ پر ایمان لے آتے شیخین اُس کے راوی ہیں۔

(۳۷) **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبِلٌ لِلشَّيَاطِيْنِ وَبُيُوْتٌ لِلشَّيَاطِيْنِ فَاَمَّا اِبِلُ الشَّيَاطِيْنِ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهَا يَخْرُجُ اَحَدُكُمْ بِيَجِيْبَاتٍ مُّتْعَةً قَدْ اَسْمَنَهَا فَلَا يَعْلُوْ بَعِيْرًا مِّنْهَا وَيَمُرُّ بِاَخِيْهِ قَدِ انْقَطَعَ بِهٖ فَلَا يَحْمِلُهٗ وَاَمَّا بُيُوْتُ الشَّيَاطِيْنِ فَلَا اُرَاهَا اِلَّا هٰذِهِ الْاَقْفَاصَ الَّتِيْ يَسْتُرُ النَّاسُ بِالدِّيْبَاجِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بعضے اونٹ شیطانوں کے واسطے ہوتے ہیں اور بعضے گھر شیطانوں کے واسطے ہوتے ہیں سو شیطان کے اونٹ تو میں نے دیکھ لیے کہ تم میں سے کوئی عمدہ اونٹ اپنے ساتھ لیکر نکلتا ہے البتہ انکو پال کر موٹا کیا ہوتا ہے سو اُن میں سے کسی اونٹ پر سوار نہیں ہوتا اور گذرتا ہے اپنے بھائی مسلمان پر جو چلنے سے رہ چکا ہو یعنے نہایت تھک گیا تو اُسکو سوار نہیں کرتا لیکن گھر شیطانوں کے سو نہیں گمان کرتا میں مگر یہی گھر جنکو لوگ دیباسے ڈھانکتے ہیں یعنے انکی دیواروں کو ریشمی کپڑے سے سجاتے ہیں۔ ابوداؤد اُسکے راوی ہیں۔

(۳۸) **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَيْسَ السَّنَةُ بِاَنْ لَّا تُمْطَرُوْا وَلٰكِنَّ السَّنَةَ اَنْ تُمْطَرُوْا ..... وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ شَيْئًا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قحط یہ نہیں کہ تم پر مینہ برسایا جاوے لیکن قحط وہ ہے کہ جسمیں بارش ہو اور زمین کچھ نہ اُگاوے سلم اسکے راوی ہیں **ف** یعنی سخت قحط وہ ہے کہ مینہ برسے اور زمین سے کچھ نہ اُگے کہ اُس میں بالکل امید قطع نہیں اور غضب الٰہی صاف کہلاتا ہے۔

(۳۹) **وَعَنْ** مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَثَلُ ابْنِ اٰدَمَ وَاِلٰى جَنْبِهٖ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ مَنِيَّةً فَاِنْ اَخْطَاَتْهُ الْمَنَايَا دَفَعَ فِي الْهَرَمِ حَتّٰى يَمُوْتَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ مطرف بن عبداللہ سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کی ایسی مثال ہے کہ اُسکے پہلو میں ننانوے آفتیں ہیں یعنے بیماری فقر فاقہ وغیرہ پھر اگر آفتیں اُس سے چوک گئیں یعنے اُن سے بچ گیا تو واقع ہوتا ہے بڑھاپے میں یہانتک کہ مرے ترمذی اسکے راوی ہیں **ف** یعنی آدمی کے ساتھ ننانوے آفتیں ہیں ایک چھوڑتی ہے تو دوسری پکڑ لیتی ہے یہانتک کہ بڈھا ہو یعنی یہ یہ آفت تو ایسی ہے کہ موت تک پیچھا نہیں چھوڑتی اور دن بدن بڑھتی جاتی ہے۔

(۴۰) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اُن میں اکثر لوگ نقصان اُٹھاتے ہیں [illegible] دوسری روزی سے خاطر جمعی بخاری اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔ **ف** یعنی صحت اور فراغت ایسی نعمتیں ہیں کہ آدمی جو اُن میں چاہے کر سکتا ہے لیکن اکثر انکی قدر نہیں کرتے غفلت میں عمر برباد کرتے ہیں اور مفلس رہ جاتے ہیں۔

(۴۱) **وَعَنْهُ** قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اِنْ جَعَلَ لِيْ مُحَمَّدٌ الْاَمْرَ مِنْ بَعْدِهٖ اَتَّبِعُهٗ وَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فِيْ بَشَرٍ كَثِيْرٍ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيْدٍ حَتّٰى وَقَفَ عَلَيْهِ فِيْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ لَهٗ لَوْ سَاَلْتَنِيْ هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا اَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ اَمْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى

فِيكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ مَا أُرِيتُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا أُرِيتُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا فَأُوحِيَ اللّٰهُ تَعَالَى إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِي وَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيَّ صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالْمُرَادُ بِالْعَقْرِ هُهُنَا الْهَلَاكُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ مسیلہ کذاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین اپنی قوم کے بہت آدمی لیکر مدینے مین آیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد اپنی موت کے بعد پیغمبری کا عہدہ مجھکو دین تو مین انکا تابعدار ہون اور اسلام قبول کرتا ہون تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کی طرف متوجہ ہوئے اور آپکے ساتھ ثابت بن قیس تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھہ مین کھجور کی چھڑی کا ایک ٹکڑا تھا یہانتک کہ اُس کے سر پر کھڑے ہوئے اُسکے ساتھیون مین تو آپنے اُس سے فرمایا کہ اگر تو مجھسے یہہ کھجور کی چھڑی کا ٹکڑا مانگے تو اتنا بھی تجھہ کو نہ دونگا اور خدا کے حکم کو جو تیرے حق مین ٹھیر چکا ہے تو اُس سے آگے ہرگز نہ بڑھ سکے گا اور اگر تو اسلام سے منہ پھیریگا تو خدا تیری کونچین کاٹے گا یعنے خدا تجھکو ہلاک کرے گا اور تحقیق مین تجھکو وہی جانتا ہون جو مجھکو خواب مین دکھلایا گیا جو کہ دکھلایا گیا ابن عباس نے کہا سو مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کا مطلب پوچھا کہ البتہ تو وہی ہے جو مجھکو خواب مین دکھلایا گیا جو دکھلایا گیا۔ تو ابوہریرہ نے مجھکو خبر دی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا کہ مینے دیکھا کہ سونیکے دو کنگن میرے ہاتھہ مین ڈالے گئے تو اُن کے حال نے مجھکو غم اور تشویش مین ڈالا تو خدا نے میری طرف وحی کی کہ اُنکو پھونک مار مینے انکو پھونک ماری تو وے دونون اُڑ گئے پھر مینے اُن دونون کنگن کی تعبیر کی ان دونو جھوٹون سے جو میرے بعد نکلین گے اُن دونون مین سے ایک عنسی تھا صنعا کا رہنے والا اور دوسرا مسیلمہ یمامہ کا رہنے والا شیخین اُس کے راوی ہین اور عقر سے مراد ہلاک ہے ف مین دکھلایا گیا یعنے خواب مین دیکھہ چکا ہون کہ تو پیغمبری کا دعوی کرے گا اور خدا تجھکو ہلاک ہی کرے گا اور یمامہ عرب مین ایک ملک کا نام ہے وہان مسیلمہ کذاب پیدا ہوا پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت مین شرکت کا دعوی کرتا تھا اور پھر حضرت کے بعد شرکت کا دعوی چھوڑکر کل نبوت کا دعوی شروع کیا ہزارون لوگ اُس کے تابع ہوگئے صدیق اکبر نے اپنی خلافت مین اُسپر فوج چڑھائی اور ..... اُسکو قتل کیا اور اسکے تابعدارون کو مٹایا۔ اور صنعا یمن مین ایک شہر ہے حضرت کے وقت مین وہان ایک شخص پیدا ہوا اسود عنسی اُسکا نام تھا اُسنے پیغمبری کا دعوی کرتا تھا وہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے فیروز دیلمی کے ہاتھ سے مارا گیا

(۴۲) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُعَيْمِ بْنِ مَسْعُودٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَرَأَ كِتَابَ مُسَيْلِمَةَ إِلَيْهِ لِلرَّسُلِ فَمَا تَقُولُونَ أَنْتُمْ قَالُوا نَقُولُ كَمَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ سلمہ بن نعیم سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مسیلمہ کا خط پڑھا جو اُس نے آپ کی طرف لکھا تھا تو ایلچیون سے فرمایا کہ تم کیا کہتے ہو یعنے میرے حق مین تو دونون نے کہا کہ ہم کہتے ہین جیسا اُس نے کہا تو حضرت نے فرمایا کہ اگر یہہ دستور نہ ہوتا کہ ایلچی قتل نہین کیے جاتے تو البتہ مین تمہاری گردن کاٹ ڈالتا ابوداؤد اُس کے

راوی ہین۔

(۴۳) **وعن** ابن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حین خرجنا معہ الی الطائف فمر بقبر فقال ھذا قبر ابی رغال فکان ھذا الرجل یذود عنہ فلما خرج اصابتہ النقمۃ التی اصابت قومہ بھذا المکان فدفن فیہ وآیۃ ذلک انہ دفن معہ غصن من ذھب فان انتم نبشتم عنہ اصبتموہ فابتدر الناس فاستخرجوا الغصن اخرجہ ابوداؤد وفی ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبکہ ہم آپکے ساتھ طائف کی طرف نکلے تو ہم ایک قبر پر گزرے تو فرمایا کہ قبر ابو رغال کی ہے سو یہ جرم مکہ اُس سے ہٹائے جاتا تہا پھر جب نکلا تو پہونچی اُسکو مصیبت جو اُسکی قوم کو پہونچی اس جگہہ مین پر اُسی جگہہ مین دفنایا گیا اور اُس کی نشانی یہ ہے کہ اُسکے ساتھ ایک سونے کی ایک چھڑی دفنائی گئی ہے اگر تم اُس کی قبر کو کھودو تو اُسکو پاؤگے تو لوگ جلدی کرانہون نے سونکی چھڑی نکالی۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۴۴) **وعن** علی بن ابی طالب قال کان آخر کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ الصلوٰۃ الصلوٰۃ اتقوا اللہ فیما ملکت ایمانکم اخرجہ ابوداؤد وفی ترجمہ علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ تہا آخر کلام حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نماز نماز ہو نماز کو لازم پکڑو ڈرو اللہ سے اپنے غلامون کے حق مین۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

قال مؤلفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ورضوانہ وآتاہ ما یرتجیہ مما عندہ وھھنا انتھی القول فیما جمعتہ وخصصتہ وحررتہ واختصرتہ وانتخبتہ وقد جمع مقاصد الامھات الستۃ واحتوی علیھا فلا یتوصل کما ینبغی الا ان شاء اللہ تعالیٰ الا الیھا لہ یتسیح احد علم منوالہ ولم نسمح ترجمتہ بمثالہ جمعتہ خالصا لوجہ اللہ الکریم لا للریاء والمباھاۃ مقتصرا من الاحادیث المکررۃ علی اخصرھا واجمعھا ومن احادیث المطولۃ علی اقلھا واتفھھا احیانا بہ جزیل الثواب من رب الارباب فھو الجواد الذی لا یخیب من املہ والقریب المجیب لمن قرع بابہ وسالہ وقد رایت ختمہ بما ختم بہ الامام ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری صحیحہ وھو الحدیث العظیم الجامع لاسباب الخیرات والبشائر الصریحۃ واذکرہ بالسند المتصل منی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واسئل اللہ تعالیٰ کما وصل سببی بہ فی الدنیا ان یصل بہ فی الاخرۃ لا افوق رماحنا فاقول معترفا بالتقصیر معتصما باللطیف الخبیر اخبرنا شیخنا الامام العلامۃ الاصیل المحدث الصالح زین الدین ابو العباس احمد بن زین العابدین بن احمد بن عبد اللطیف الشرجی رحمہ اللہ تعالیٰ قراءۃ منی علیہ فی سنۃ سبع وثمانین وثمانمائۃ بمدینۃ زبید عمرھا اللہ تعالیٰ بالایمان **قال** انا شیخنا الامام محدث الدیار الیمنیۃ وابن محدثھا نفیس الدین ابو الربیع سلیمان بن ابراھیم بن عمر العلوی بھا اجازۃ ان لم یکن سماعا بمدینۃ تعز فی سنۃ ثلث وعشرین وثمانمائۃ **قال** انا والد الامام برھان الدین اجازۃ وشیخنا الامام العلامۃ شیخ المحدثین شرف الدین موسی بن مرزی بن علی العزدلی الدمشقی سماعا قالا انا الشیخ المعمر مسند الدنیا ابو العباس احمد بن ابی طالب الحجار الصالحی اجازۃ لا فیھما وسماعا لنا نیھما **قال** انا الشیخ الصالح ابو عبد اللہ الحسین بن مبارک الزبیدی سماعا **قال** انا ابو الوقت عبد الاول ابن عیسی بن شعیب السجزی الھروی سماعا **قال** انا الامام ابو المظفر عبد الرحمن بن محمد المظفر الداودی

سماعاً قال انا الامام ابو محمد عبد الله بن احمد بن احمویۃ السرخسی سماعاً قال انا ابو عبد الله
محمد بن یوسف الفربری سماعاً قال انا امام الحفاظ ابو عبد الله محمد بن اسمعیل بن ابراهیم
البخاری رح سماعاً قال ثنا احمد بن اشکاب قال ثنا محمد بن الفضیل عن عمارۃ بن القعقاع عن ابی
زرعۃ عن ابی هریرۃ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان
فی المیزان حبیبتان الی الرحمن سبحان الله وبحمده سبحان الله العظیم ترجمہ کہا اس کے مؤلف نے اسپر خدا
کی رحمت اور رضامندی ہو اور وہی ہو جس کا وہ امیدوار ہے اس کے پاس سے اور اسجگہ ختم ہوا میرا یہ کلام اس چیز مین
کہ مینے جمع کی ہے چھانٹی اور لکھی اور اختصار کیا اور انتخاب کیا البتہ جمع کیا ہے اس کتاب نے اصل صحاح ستہ یعنے
چھ کتابون کے مقصد کو اور شامل ہے اپنے سو نہین پونچہ سکتا آدمی جیسا چاہیے مقصد کو مگر ساتھ کے نہین بنا کسی نے
اس کے طور پر اور نہین محنت کی کسی جی نے مثل اسکی مینے اسکو خالص خدا تعالی کی رضامندی کے واسطے جمع کیا ہے نہ واسطے دکھلانے
اور فخر کے مکرر حدیثون کو چھوڑ کر مختصر اور جامع ترحدیثون کو لیا ہے اور دراز حدیثون کو چھوڑ کر چھوٹی اور نافع ترحدیثون کو
لیا ہے اس حال مین کہ امیدوار ہون ثواب کا رب الارباب سے سو وہ بڑا سخی ہے کہ کسی کا امیدوار خالی نہین رہتا اور جو اسکا
دروازہ ہلائے اور اس سے مانگے اس کے نزدیک اس کی دعا قبول کرتا ہے اور مینے مناسب جانا ختم کرنا اس کتاب کا
ساتھ اس چیز کے کہ ختم کیا ہے ساتھ اس کے امام ابو عبد الله محمد بن اسمعیل بخاری نے اپنی صحیح کو اور وہ ایک حدیث
ہے بڑی جو جامع ہے واسطے اسباب خیر کے اور مین اسکو ذکر کرتا ہون ساتھ سند کے جو مجھ سے حضرت صلی الله علیہ
وآلہ وسلم تک جڑی متصل ہے اور مین خدا سے دعا کرتا ہون کہ جیسے دنیا مین میری رسی کو حضرت صلی الله علیہ وآلہ وسلم کی رسی
سے جوڑا ویسے ہی آخرت مین بھی مجھ کو آپ کے ساتھ جوڑے تاکہ مین مراد پاؤن اور غنیمت لوٹ سو مین کہتا ہون تصور کا
اقرار کرتا خدا مہربان خبر دار سے ہاتھ ملاتا کہ خبر دی ہمکو شیخ امام علامہ اصیل محدث صالح زین الدین ابو العباس
احمد بن زین العابدین بن احمد بن عبد اللطیف شرجی رحمہ الله نے مینے اسپر بہ ۸۸۶ ع مین اسکی جگہ مین زبید
کے شہر مین خدا اسکو ایمان سے آباد رکھے کہا اس نے خبر دی ہمکو ہمارے شیخ امام محدث یمن کے شہرون کے
اور زمان کے محمد [illegible] ابو الربیع سلیمان بن ابراہیم بن عمر علوی رحمہ الله نے بطور اجازت کے اگرچہ
سنا ہین شہر [illegible] کہا خبر دی مجھکو میرے والد امام رہان الدین نے بطور اجازت کے اور ہمارے شیخ
امام علامہ [illegible] بن مزی بن علی غزولی دشتکی نے بطور سماع کے دونون نے کہا کہ
خبر دی [illegible] طالب حجازی صالحی نے بطور اجازت کے پہلے کو اور سماعت کے
دوسرے [illegible] من بن مبارک زبیدی نے بطور سننے کے کہا خبر دی ہمکو ابو الوقت
عبد الاول بن [illegible] ہمکو ابو المظفر عبد الرحمن بن محمد مظفر داؤدی نے بطور سماعت کے کہا خبر دی
ہمکو امام ابو محمد عبد [illegible] کہا خبر دی ہمکو ابو عبد الله محمد بن یوسف فربری نے بطور سماعت کے کہا خبر دی
ہمکو محدث امام ابو عبد الله محمد [illegible] بطور سماعت کے کہا انہون نے حدیث بیان کی ہمسے احمد بن اشکاب نے کہا حدیث بیان کی ہمسے محمد
بن فضیل نے عمارہ بن [illegible] سماع سے اس نے روایت کی ابو زرعہ سے اس نے روایت کی ابو ہریرہ سے کہا کہ رسول الله
صلے الله علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو کلمے ہین کہ زبان پر ہلکے ہین اور ترازو مین بھاری ہین خدا کے نزدیک پیارے
ایک تو سبحان الله وبحمده دوسرا سبحان الله العظیم انتهی آخر الجزء الثانی من کتاب

تَيْسِيرُ الْوُصُولِ إِلَى جَامِعِ الْأُصُولِ مِنْ حَدِيثِ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَبِتَمَامِهِ تَمَّ جَمِيعُ الْكِتَابِ بِحَمْدِ اللهِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ ترجمہ ختم ہوگئی دوسری جزر کتاب تیسر الوصول الی جامع الاصول من حدیث الرسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اُس کے تمام ہونے پر سب کتاب تمام ہوئی ساتھ حمد بادشاہ بہت بخشش کرنے والے کے

قَالَ مُؤَلِّفُهُ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى نَجَّاهُ وَعَنْ سَيِّئَاتِهِ وَعَامَلَهُ بِلُطْفِهِ فَرَغْتُ مِنْ اخْتِصَارِهِ ضُحَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ الْمُبَارَكَةِ مُسْتَهَلَّ شَهْرِ ذِي الْقَعْدَةِ الْحَرَامِ سَنَةَ سِتَّ عَشْرَةَ وَتِسْعِمِائَةٍ مِنَ الْهِجْرَةِ النَّبَوِيَّةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کہا اُس کے مؤلف رحمہ اللہ نے کہ مین فارغ ہوا اسکے اختصار کرنے سے وقت چاشت کے جمعہ مبارک کے دن ماہ ذیقعدہ حرام کے ابتدا مین سنہ ۹۱۶ھ مین ہجرت نبوی سے۔

لِمُؤَلِّفِهِ عَفَا اللهُ عَنْهُ

تَيْسِيرٌ نَاقَدْ يَسَّرَ اللهُ لِي كَمِثْلِ مَا أَمَّلْتُ إِتْمَامَهُ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى مَا هَدَى إِلَيْهِ لَا أُحْصِرُ إِنْعَامَهُ

کہا مؤلف نے کہ یہ میری تیسیر کتاب کو خدا نے میرے واسطے آسان کر دیا جیسے مین نے اُسکے تمام کرنے کی امید رکھی تھی سب تعریف اللہ کی اسپر کہ اُس نے راہ دکھایا اپنی طرف مین اُسکی انعام نہین گن سکتا۔ اور خدا کی شان یہہ کیا عجیب حُسن اتفاق ہے کہ اس کتاب مستطاب کا ترجمہ اور تحریر کاپی بھی جمعہ مبارک کے دن ختم ہوئی۔

تمت

تمت بالطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ ماہ شعبان ۱۳۲۵ھ ہجر المقدس (علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ) مین کتاب مستطاب مصلح ستہ کا لب لباب۔ مسمی بہ تیسیر الوصول الی جامع الاصول من احادیث الرسول بعہ ترجمہ اُردو سلیس مسمی بہ تلخیص الصحاح چھ جلدون من نہایت صفائی وخوش اسلوبی کے ساتھ مطبع صدیقی لاہور مین طبع ہوئی اگرچہ اس کتاب کے طبع کرانے مین زر کثیر صرف ہوا ہے۔ مگر بہ نظر سہولت خریداران قیمت نہایت ارزان رکھی گئی پس شائقین کو چاہیے کہ اس نعمت سنیہا کی قدر کرین اور اس نعمان یعنما سے بے بہرہ نہ رہین کیونکہ یہہ ایک کتاب کل صحاح ستہ کے قائم مقام ہے اور ترجمہ کے ساتھ ایسی سہل اور عام ہوگئی ہے کہ ہر شخص اُردو خوان بھی اس سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے بناءً علیہ ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اس کتاب کو خرید کر حسب استعداد اس سے فائدہ اُٹھائین اور اپنے متعلقین واحباب کو اس کتاب کے خریدنے اور پڑھنے کی ہدایت کرین کیونکہ فلاح دارین اسی مین مضمر ہے۔ کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کی جائے اور عبادات ومعاملات مین آپکے طریق پر عمل کیا جاوے اور آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی کل معتبر حدیثین اس کتاب مین موجود ہین تو فلاح دارین کا ذریعہ اس کتاب سے بڑھکر دوسرا نہیں ہوسکتا۔ چاہیے کہ کتاب کی درخواستین مطبع صدیقی لاہور مین ارسال کرین ان شاء اللہ بہت جلد انکی فرمائش کی تعمیل کیجاوے گی

اس کتاب کے علاوہ ہر قسم کی کتابین دینیہ ودرسیہ فروخت
کے لیے موجود ہین جس کتاب کی ضرورت ہو ارشاد
فرماوین انشاء اللہ بارعایت کفایت
ارسال کیجائیگی۔

مختصر فہرست کتب دکان شیخ عبدالحی و عبدالسلام تاجران کتب مالکان مطبع صدیقی لاہور

نام کتاب	قیمت
کتب تفسیر عربی و فارسی و اردو	
تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان بزبان اردو مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب کامل سوا جلد ہیں۔ یوں تو تفسیر قرآن مجید کی دنیا میں بیکل تفسیر نظیر نہ رہی تھی تمہیں تمام سلف صالحین کے معلومات قرآن کا نقشہ کھینچکر دکھایا ہوا ملیگا آپ اپنے لیے تفسیر دیکھنی ہو تو تفسیر ترجمان القرآن کا مطالعہ فرماویں۔	
نوٹ جو صاحب کامل تفسیر جلد یکمشت طلب فرمائیں ان سے بجائے قیمت للہ روپے کے سلیقہ روپے جاوینگے۔ اور ہر ایک جلد علیحدہ علیحدہ بھی ملسکتی ہے۔	
تفسیر فتح البیان کامل مترجم بزبان اردو مصنفہ شاہ عبدالقادر صاحب	
تفسیر عزیزی پارہ عم اردو	
تفسیر فارسی مترجم اردو و تفسیر حسینی کامل دو جلد ہیں۔	
تحفۃ الاسلام تفسیر سورۂ فاتحہ	
تذکیر الاخیار تفسیر سورۂ فاتحہ و سورۂ اخلاص	
قل کی تفسیر مصنفہ نواب صاحب	
نان صابون سورۂ یوسف	
تفسیر جلالین مع تفسیر جامع البیان	
بزبان عربی	
تفسیر حسینی فارسی	
تفسیر بمقبول بہ جوزی فارسی	
انتخاب سبع انوار من کلام الملک العلام	
تحفہ قرآن مجید کی فہرست	
تیسیر القرآن فی نفاذ القرآن قرآن	
بجید کی آیات۔	
ہدیۃ الذہب الابریز فی مقاصد الکتاب	

نام کتاب	قیمت
العزیز بزبان فارسی قرآن مجید کی فہرست	۶ر
فضائل القرآن۔ قرآن مجید کی فضیلتیں مصنفہ نواب صاحب	۳ر
کتب حدیث با ترجمہ اردو	
سنن ابوداؤد مترجم اردو کامل ۲ جلد	۷
تسہیل القاری ترجمہ اردو صحیح بخاری مع ترجمہ منہج الساری و قسطلانی و ذیل الاوطار شرح منتقی الاخبار پارہ اول۔	۱۵ر
" " دوم	۱۴ر
" " سوم دوم جلد	۱۲ر
" " چہارم	۱۰ر
" " پنجم	۱۴ر
تلخیص الصحاح مترجم ہال جلد اول	۱۰ر
" " دوم	۱۰ر
" " سوم	۱۰ر
" " چہارم	۱۰ر
" " پنجم (۱۴ر) ششم	۱۴ر
صحیح مسلم مترجم کامل چھ جلد ہیں	۴۰ر
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]

سیرۃ احمدی

یعنے

سوانح اقدس حضور سرور عالم مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

اس کتاب میں حضور کی سوانح عمری کے علاوہ ازدواج واولاد کا بھی ہے، حضور کے طبعی عادات وحالات حضور کی تعلیم اور اسکی فلاسفی، نبوت اور معجزات اور انکی فلاسفی تکثیر ازواج، طلاق، غلامی، اسلام مذہب سیف نہ تھا (نہ ہی)۔ ان عنوانات پر تفصیلاً علیحدہ علیحدہ باب قائم کرکے بحث کی ہے جو اس کتاب کی خصوصیت ہے

مؤلفہ

خان احمد حسین خان صاحب چیف اڈیٹر رسالہ شباب اردو

قیمت قسم اول ۱۰ے قیمت قسم دوم ۱۲ے قیمت قسم سوم ۱۵ے

شیخ محمد عبدالحی تاجر کتب و مالک مطبع صدیقی "مزنگ لاہور" سے طلب کرو

صدف ٹائپ کو اپریٹو پریس وطن بلڈنگ لاہور میں چھپا

ت-ف ۲۹۷۶۲۵
آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا